

علاء اللسنت كى كتب Pdf قائل عين حاصل 2 2 3 "PDF BOOK "نقد حقل" چينل كو جوائل كري http://T.me/FigaHanfiBooks عقائد پر مشتل ہوسٹ حاصل کرنے کے لیے تحقیقات چین شیرام جمائن کریں https://t.me/tehqiqat علاء المسنت كى ثاباب كتب كوكل سے اس لك معالی المعالی المعالی المعالی https://archive.org/details/ @zohaibhasanattari طالب دفا۔ اگر حرقان مطاری لاوسب حسن مطاري

# جمله حقوق تجن نا شرمحفوظ ہیں



امًا مرمن في الذين أن زكرًا بن شرف بووى الله



الوحمزه مُفِيقَ خَلَفِي خَلِيدُ الْحَجْشِيقِ



النا ناصرحسكن قادرى عطارى





باراول ملى 2015ء

برنترز تصديق پرنترز

ناشر میان جوادرسول میان جوادرسول میان شنر ادرسول

قيت \_\_\_\_\_ الولي



042-37112941 في المحالية المح



فيصل معبد اسلام آباد Ph: 051-2254111

E-mail: millat\_publication@yahoo.com

0321-4146464 ووكان تمبر 5- مكر منتر نيوار دوباز ارلاء ور 4146464 و 0321-4146464 Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200





يومن مَارَيْ فَ مِنْ مَرِينَ أردو بازار ٥ لا بور برو كليدور بيان مورور و مورو

# فهرست

36	88-جس نے روز و دار کاروز و افطار کرایا	15	82-محرم شعبان كروز في فسيلت كابيان
39	10-كِتَابُ الْاغْتِكَاف	17	ان روزوں سے افعنل کو کی شیس
39	89-ماورمضان میں اعتکاف کرنے کا بیان	18	83- ذى الحبرك بهلاعشرك ميس روزه ركمنا
39	اعتكاف	19	عشره ذی الحجه کی نعشیلت
42	11-كتَّابُ الْحَبِّ	19	ها و ذوالحجه کی فضیلت ا
42	90- مج كى قرضيت ادراس كى فضيلت كابيان	20	ذى الحجيرك الهم وعا
43	چ کابیا <u>ن</u>		84- يوم عرف اورنو دس محرم كروزون كي فضيلت
52	معزث سائب بن يزيدرض الله نعالي عنه	24	يوم عاشورا وكي اكتبيس خصوصيّات
52	چورانو سے برک کا جوان	_	يوم عاشوراء كے ستحبات
54	اوى جدعاء	26	علم تَصَوُّ ف كابهت براعالم
54 .	لاغرافنی کی تیزرفآری	26	بدم عاشورا کے نصائل
55	قبأتل مين تبليغ اسلام	28	85-شوال کے چھدنوں کے روزوں کے استحباب کا بیان
56	12-كِتَابُ الْجِهَادِ	29	86- بیراور جعرات کے دن روز ہ رکھنامتخب ہے
56 (	91-جهاد كى فرضيت اورمبح وشام كى فضيلت كابيان	31	87-ہر ماہ میں تین دن روز ہ رکھنامستحب ہے
61	تبليخ اسلام كرنے والا مجھيڑيا	32	تم میں مجھ حبیبا کون ہے؟
63	<i>جنت وا جب کر</i> لی	33	ہر ماہ تین دن کے روڑ ہے
67,	قرآن اور نماز كاشيدا كي		حضرت سيدنا عبدالله بن مسعود رضى الله تعالى عنه
71	کو لُی عمل جہادے بڑھ کر نہیں	35	ايا م بيض
		•	

فبرمت	4	شرح رياض الصالحين (جبارم)
داری ہے متاثر 142	82 امانت	كياخرچ كرناسات سوكنائې؟
فتغ كذمان مين عبادت كرنے كي فسيلت كابيان 143	-96 82	مردر ہم كے بد لے سات لا كھ درا ہم
خریدوفروخت اور لین دین میس فری کاذ کر 144	-97 83	كياجم الهي تقدير بى پر بھروسه كرليس؟
لنے کے بارے میں حکایت	91 كم تو.	واللعه بيرمعونه
کے دویہاڑ	93 آگ	حضرت انس بن نضر رضى الثد تعالى عنه
داس سے دُ گنامال صدقہ کرنے کا تواب	94 روزان	خدانے قسم پوری فر ما دی
	102 الجوار	دوسرى مرتبه ل كمياجاؤن
کآداب	.zt 102	فرشتوں کے بال ویر
155 كِتَابُ الْعِلْمِ 155	. 104	شہادت ہے مطلوب ومقصو دمومن
- الله کے لیے علم سکھنے اور سکھانے کی فضیلت		توكل كابيان
ن میں نیکی کی وعوت کا تھم	_	الله(عزوجل) کی مدو
ا بنے اپنے منصب کے مطابق لیکی دعوت دے 160		میری امت کی سیاحت جہاد ہے
	126 برسلا نون ع	غزوهٔ تبوک
الله وه ہے جس کا فائکہ و دوسروں کو پہنچے قول مکافائکہ م		غزوهٔ تبوک کاسب
الون كافائده بانے بانہ ماتے اپنا تواب كھرا 163	130 أسلما آرك 134	92-شہیروں کی جماعت کا بیان 02- نیسک تین کی خون ا
ماحے یا خدما سے اپہا کو اب سرا عزمین کی سلطنت ہے بہتر عزمین کی سلطنت ہے بہتر		93-غلام کوآ زاد کرنے کی فضیلت 94-غلاموں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت
	138 كبيرة	95-جوغلام الله كااورائي مالكول كاحق اداكر
	139 نفيحد	حبشی غلام
174 كِتَابُ مُمْدِاللَّهِ تَعَالَى وَشُكْرِ مِ		ب سے پہلے جنت میں
جمد وشكر كي نضيات	-99 142	مصائب يرصبرقرب البيء تؤخل كاذر يعدب

	_		
م الله شريف كى فضيلت	176	103-سوتے اور جا گئے وقت کیا دعا پڑھی جائے؟	228
ولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟	178	سوتے وقت کیا پڑھے	228
کھانے اور پینے سے پہلے بھم اللہ پڑھٹا	179	بردار ہو کر کیا پڑھے	228
کھانے یا پینے کے بعد حمرالی بحالا نا	179	104-ذكر كے حلقوں كى فضيلت	229
15-كِتَابُ الصَّلُوقِ عَلَى رَسُولِ اللهِ	180	را وعلم كى مشقتوں بين صبر پرانعام	237
بهول الشد 🎝 پردرودو		105-ضح وشام الله تعالیٰ کاذ کر کابیان	242
ملام پڑھٹا	_	دور حمتول سے نشل	244
100-رسول الله 🍇 پر درود پر ﴿ صنے کی اسلات	180	اول وأ خر بيس بجلاه كي	246
فيخ عبدالقادرجيلاني كالجلس مهارك ميس انبيا وليبم السلام كي تشريف آوري	183	جو گناه بیل انبیس مت تکھو	247
ندجریوں سے اجا لے کی طرف	5 187	106-سوتے وقت کیا پڑھے؟	249
رودیاک پڑھنے نے عذاب قبرے بچالیا	189	سوئے جاملے کی سنتیں اور آ داب	252
نضرت سيّدُ مُنا حوارضي الله تعالى عنها كاحق مبر	190	<u> </u>	258
16-كِتَابُ الْأَذْكَارِ	_	107- دعا كاحكم اوراس كى فضيلت	258
10 - ذكر كى فضيلت اوراس كى ترغيب كابيان		دین میں ونیا کی آمیزش	265
فيطان مردود سے حفاظت		ا مام شافعی علبیدر حمنة الله الکافی کی وُعا	269
بے شارنیکیاں		دوانگلیول کے درمیان	281
لرآ خرت كم تعلق فرمان مصطفى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم	200	محضوں کے بل	285
אלנו הינם	201	عاجزى وإنكساري	286
بلوں اور پچھلوں کے گناہ معا <b>ف</b>	8 211	108- کسی کی عدم موجودگی میں دعا کرنے کی نضیلت	287.
10: - الله تعالیٰ کا ذکر کھڑے بیٹھے لیٹے کرنا	, 226	وفاداری اورخلوش کے ساتھ پیش آنا	288
كرالني	226	ژ و <u>ب</u> ے والا	288
	_		

فبرست		5	شرح رياض الصالحين (جارم)
315	قبر میں تلاوت	289	109-دعا کے متعلق بعض مسائل
316	لا تخي روش ۽ وکي		میری ایک بھی وعاد نیامی تبول نه بهوتی
317	حضرت عبادبن بشررض اللذ تعالى عنه		مصيبت كاثلنا
317	حضرت اسيدبن الي اياس عدوى رضى الله تعالى عنه	_	110- اولیاء کی کرامت وفضیلت کابیان
318	چېره سے گھرزدو تن		شجرمريم رضى الله عنهاا ورنبر جبريل عليه السلام
321	حصرت خبيب بن عدى رضى الله تغالى عنه		بحراب مريم
322	كرامات		حضرت مريم رضى الله عنها باكرامت وليديي
322	مكه كي آ واز مدينة پنجي	298	عبادت گاہ مقام مقبولیت ہے
322	ایک سال میں تمام قاتل ہلاک	299	اَمحابِ كَهِف (غاروائے)
323	لاش كوز مين نگل كئ	308	حضرت سعدبن الي وقاص رضى الله تعالى عنه
324	زبان سیدناعمرفاروق رضی الله تعالی عنه اوروی	309	کرایات
325	18-كِتَابُ الْأَمُورِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا	309	بدنصیب بوژها
325	111-غيبت كي حرمت اورز بان كي حفاظت كالحكم	310	وشمن صحابه كاانعام
328	امتِ محمد بیسلی القد تعالیٰ علیه وآلدوسلم کے پانچ طبقے	310	سمستاخ کی زبان کٹ سنگئی
330	زبان کی آ فات		چېره پېښځه کی طرف ټوګيا
345	112-غیبت کاسنا حرام ہے		ایک خارجی کی بلاکت
346	نيبت کي تعريف		حضرت معيد بن زيدرشي الله تعالى عند
348	مسى كومسلمان كى غيبت يا بعز تى مدو كنه كا نۋاب		حضرت عبدالله بن عمر و بن حرام رضى الله تعالى عنه
349	غيبت كابدله	· [	· گرامات
349	113 - غيبت کي بعض مباح صورتيمي	<del> </del>	فرشتول نے سامیر کیا
352	کب غیبت کی رُخصت ہے؟ 	315	كفن سلامت ، بدن تروتازه

فہرست	7	, 	شرح رياض الصالحين (چبارم)
90	رحمت بنا كربهيجا كميا	354	بدغة بيول مصحديث وآيت ندين
91	عام کی بات	354	بدعقبيده فخص كى غيبت
زے 192	122 -غير معين گناه گاروں برلعنت كرنا جا	355	منحوں بدغد ہیوں کی بات تنی ہی ہیں ہے
393	123- ناحق مسلمان کوگالی دینا حرام ہے	355	بدغه بی کی بو
394	د سویں قسم: گالی دینا		ي فيبت نبيل
ے 397	124-مردول كوناحق كالم كلوج كرناحرام		بينے کی تکوار باپ کاسر
398	مرے ہوئے مسلمان کو برائی ہے یا دکر نا	359	114-چنلی کی حرمت
398	غستال مُروے كى بُراكى بيان شكرے	361	چغلی کمها تا
398 🔩	مرنے کے بعد بلندآ وازے کلمہ پڑھا!	_	چغلی کی تعریف
399	م ہے ہوئے کا فرکی فیبت	362	115 - لوگوں کی بات کو بلا وجہ حکام تک لے جانامنع ہے
399	125 - تكليف يهنچانے سے ممانعت كاذكر		میرے صحابہ سے محبت کر و
400	موین کی فرمت کیے سے بر ہ کر ہے		116 - دوز فے آدمی کی ندمت
400	كالل مسلمان كي تعريف		امنانقت
400	دائر دائمان سے نگل جانے کا خطرہ		117 - مجھوٹ کی حرمت سریق
نعت کاذ کر 401	126 - یا ہمی بغض قطع تعلقی اور بے رحی ہے ممال		118-جھوٹ کی جوشمیں جائز ہیں پریشتہ سے
403	127-حىدكى حرمت كابيان	_	
404	128 - توه لگائے کا ذکر	-	فاسق کی خبر پراعتادمت کرو
406	ر گمانی کرنے والوں کی توبہ	_	120 - جھوٹی گواہی کی شدید حرمت کاذ کر م
407	نب فحام برابراً كربيضا	-	جيموڻي گواهي 121 معقب نياس
408	ما كى بيما كى بين جا د	-	121 - معیّن انسان یا جانور پرلعنت کرناحرام ہے۔ اور
يممانعت 409	12-بلاضرورت مسلمانوں کے متعلق بدیکمانی ہے	9 387	لغنت

نبرر_	8	3	شرح رياض الصالحين (جبارم)
אצנוע) 34	ایک دوسرے کے کان میں بات کرنا (جبکہ تیسرا	410	تى نحصلتى <u>ن</u> نىڭ ئىل
نامنع ہے36	139 - غلام جانور عورت اور بيج كومزادي	410	130-مسلمانوں کی تحقیر حرام ہے
139	زخی گدها	411	مُكِبُر سمے كہتے ہیں
440	وه ظالم ب	411	كى كوخقارت سے مت ديھو
444	جورهم بین کرتاای پردهم بین کیاجا تا	413	131-مسلمان کی مصیبت پرخوشی کے اظہار کی ممانعت
445	140-ہرجانورکوآگ سے سزادینامنع ہے	414	132 - جونب ثابت ہیں ان پراعتراض حرام ہے
445	آگ کامالک	416	133-وحوكه وين اور كھوٹ سے ممانعت كابيان
446	<u>ين</u> بيد	418	دھوکے ہے قیمت میں زیا دتی کرنا
ول كرنا 447	141- حق كامطالبكرني برمال داركا نال من	418	مكر وفمريب اور دهو كا دينا
448	142-مبد كودائس لينا مكروه ہے	419	سفر کا اراده مے یا حوشت کھانے کا؟
449	مبدوايس لينه كابيان		134-عهد فتكنى كى حرمت
ومت 451	143-يتم كے مال (كوكھانے) كى تاكىدى	_	حجموثا وعده کرناحرام ہے
453	144-حرمت ربا كاسخت تر بونا	_	وعدہ فیلافی کے کہتے ہیں؟
455	145-ريا کاري کې حرمت		وعده پورا كرنے كى نيت شه وكرا يفا قابورا موجائے تو
455	ریا کاری کوای مثال سے بھے		شُرِی تَباحت بوتو دعده بوراند کرے
456	ر یا کی تعربیف		
458	ریاء کی گغوی واصطلاحی تعریف	·	136-فخروسرکشی کی ممانعت کابیان
459	ریا کاری کی بھیان کے طریقے	·	
459	(۱)رياءبالاحوال	┰	تنكبرنه كرب
459	······································	-1-	138-تىسرىكى اجازت كے بغير دوكامر گوشى كرنائع ہے
459	(٣)ر ياء بالانمال	1434	ید میرک زوجه ہے

		1	
495	تُكَلِّف اور بناوث ہے گفتگو کر نا	460	(٣)ريام بالاصحاب
496	159-میت پرنوحه کرنے چینے کی حرمت کابیان	460	رياكارى حرام ب
501	توحد کے معنیٰ اوراس کے بعض أحکام	462	146-جن چیزوں کے بارے میں دیاہ کا وہم کیاجا تاہے
504	ان کے مند کی ہے مجر دو	463	147 - اجنی عورت اور بے ریش اڑ کے کود یکھنا حرام ہے
505	ور جم بور نے کے لیے رونا	466	رائے میں بیٹھنے کے آواب
506	160 - كابنون جوميول كے باس جاناممنوع ہے.	469	148-اجنی مورت کے ساتھ تنہائی حرام ہے
511	161-شكون لينے كى ممانعت	وں کی	149-لباس بيس مروول كوعورتول كى اورعورتول كومرو
519	162- جاندار کی تصویر کا بچھوٹے پر بنانا حرام ہے.	471	متشابهت اختیار کرناحرام ہے
519	تصويرون كايبان	475	150-شیطان اور کا فرول کے ساتھ مشابہت رکھنامنع ہے
522	بت پرځ کې چر		كمانے كالمريقة .
525	مودى كاشرى تحكم	478	151-مرداور حورت كالهة بالول كوسياه خضاب لكا تامنع ب
5374	163- شكار يا كين كى ركموالى كي بغير كما ركمناحرام	480	152 - سرکے کھ بال مونڈ لیٹا جائز نہیں ہے
538	164-اونث وغيره كے ملے مستحنى الفائے كى كرام	483	153-معنوى بال لكا نا اوردائق كوبار يك كرناحرام ب
540	165-جلاله جانور پرسواري محروه ہے		بالول ميں پيوند
541	166-مىجدىيى تقوكنامنع ہے	486	نذكور واعاديب مباركه كيعض الفاظ كي وضاحت
543	قبلد کی جانب مند کر کے نہ تھو کے	486	ميميه
543	قبله كى طرف تھو كنے والے كى حكايت	488	154-مردكاسراوردارهي كے سفيد بال الحيثر نا
544	و کر ، نماز اور تلاوسته قر آن کمیلئے	490	155 - بغیرعذرشر مگاہ کوچھونے کی ممانعت
544	، 167-مىجدىن جھۇلا كرنا ئىردە ہے	491.	156-بلاعذرایک جوتے یا ایک موزے میں جلنا مروہ ہے۔
548	اشعار كابيان	493	157 - سوتے وقت گھر ہیں آگ چیوڑ نامنع ہے
<b>5</b> 51	168 - البهن بياز كندنا كها كرمىجد مين جانامنع ب	194	158 - برتکلف کوئی کام یابات کرنامنع ہے
	•		

فبرمر	1	0	شرح ریاض الصالحین (چهارم)
ارنے کی ممانعت ج73	178-فائ اور بدعی کومردار کبد کر پ	553	سے پی پیاز کھانے ہے بھی منہ بد بودار ہوجا تا ہے
574	179- بخار کو گالی دینا مروه ہے	553	بد بودار منہ نے کرمسس نوں کے جمع میں جانے کی مما تعت
575	180- ہوا کو گالی دیٹا منع ہے	553	بد بودارمر ہم لگا کرمسجد میں آنے کی ممانعت
577	181-مرغ كوگال دينا كرده ب	553	اَ رَئَدٍْ ی کا تیل
و کی کہنائع ہے 578	182-فلال ستارے کی وجہ سے بارش	555	مسجدوں کوخوشبو دارر کھیئے!
579	183-مسلمان کواے کا فر! کہنا حرام ہے	556	169-جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے وفت احتیام کروہ ہے
ممانعت 580	184 - بے حیائی اور زبان در از کی کی	نپه شرور <sup>ع</sup>	170 - جس کاارادہ قربانی کرنے کا ہوتو وہ عشرہ ذی الج
581	185-كلام بين تكلف كرنا تكروه ب	557	ہونے کے بعد ناخن اور بال قربانی سے سلے ندکا نے
583	پر حکمت گفتگو کا سبب	558	171 - مخلوق کے نام کی قشم کھا نامنع ہے
583	اشعار	559	فتهم المضا نأتكروه
583	سلامتی کانسخه	561	الله عز وجل کافشم
584	چنداشعار	562	172 - جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھا ٹاسخت منع ہے
ہے 584	186-ميرانفس شرير هو گيا کېنا مکروه.	562	جموتی فتم کھانے والے تاجر کیلئے دردنا ک عذاب ہے
584	187 - انگورکوکرم کا نام دینا مکروہ ہے	563	جھوٹی فتم سے بڑ کت مث جاتی ہے
تامنوع ہے 586	188- كى آدى كے ليے كورت كى تعريف كر	564	جھوٹی قشم کی مزا
و <u>جمعے بخش د</u> ہے 586	189-يركبنا كروهب كدائ الله! اگرتوچا ب	564	جھوٹی مشم گھروں کو دیران کر چھوڑتی ہے
ی کہنا مکروہ ہے 588	190 - جواللہ چاہے اور فلال چاہے ہوا	565	173-وہ کرے جس کو بہتر دیکھے اور قشم کا گفارہ دے دے۔۔۔
588	للدعُرَّةِ وَعَلِّ پر بھروسہ	568	174 –لغوشم معاف ہے اس میں کفارہ بیں۔۔۔۔
589	191-نمازعشاءکے بعد گفتگوکر نا مکروہ	569	
جت 589	وشاء کے بعد جلد سونے کی عادت ڈ النے کی <sup>افی</sup>	570	
590	یجه ضروری مسائل	572	

انبيائے كرام بشريل محرانفل البشر 614	جنتی کون ہے؟
204-قبر پر جٹھنے کی حرمت 204	سيدناما لك رحمة الله تعالى عليه كي مناجات
205-قبر پر ممارت بنانے کی ممانعت کا بیان 618	192 - شوہر بول کو جستری کے لیائے تواس کی بات شمانا تمام ہے 592
206-غلام كالهيئ قائة فرار بونا مخت حرام ب 619	193-شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا تغلی روز سے دکھنا حرام ہے 593
قماز قبول نبيس	194-مقتری کورکوع وجود میں امام سے پہلے سرا تھانا حرام ہے 596
207- حدود شن سفارش كرناح ام بے	نمازیں امام سے سبقت کرٹا
208-لوگول كراستديش ياخانه كرنامنع ہے 624	195 - نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے ۔
209- کھڑے یانی میں پیشاب وغیرہ کرنامنع ہے 625	196 – کھانا آ جائے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے
تضائے حاجت کے آداب	197 - نماز میں آسان کی طرف دیکھناممنوع ہے 898
210-والدكالبعض اولادكوبعض يرجبه يس تضيلت دينا تكروه ب 625	198 – نماز میں پغیرعذر کے إدھرأ دھرمتوجہ ہونا نکروہ ہے 600
211-كى ميت پر كورت كا تمن دن سے زياده سوك ترام ہے 627	رحمت پھیر لیتا ہے
212-شہری کا دیباتی کے لئے تھے کرنا حرام ہے 630	محروبات بنماز 601
	199 - قبروں کی طرف (منہ کرکے ) نماز پڑھناممنوع ہے 601
213-شرعی عذر کے بغیر مال ضائع کرنامنع ہے 634	
صاب المت كار على ارزه خير و فرامين مصطفى 634	المازى كآ كے سے گزرنا 608
	201-جب مؤذن المامت كهناشروع كرد مع توثقل بير صفرتع بين 608
214-14 لحديث كالمسلمان كي طرف الثاره كرنے كى ممانعت 638	202- جعد کے دن کونفل نماز کے لئے مخصوص کر ایمنا کروہ ہے 609
215-اذان کے بعد مسجد ہے تکانا مگروہ ہے 639	جمعہ کاروز ہے
مؤود ن كااذان كينے كے بعد محد باہر جانا كيسا؟ 640	
216-بغیرعذر کے خوشبو کا تحفہ واپس کرنے کی ممانعت 640	203 - صوم وصال کی حرمت
فوشبو 641	جب تك زنده ر مول گادن ميل روزه ر كھول گا

فهرست	1	2	شرح دياض الصالحين (چيارم) 
696	مدینہ طعیبہ کے برکات	641	217-منه پرکسی خص کی تعریف کرنے کی ممانعت ہے
696	اہلی مدینہ کے ساتھ بُرائی کرنے کے نتائج		تعریف پسندی
698	قیامت کی نشانیاں	645	تعریف کرنا
699	قیامت کب آئے گی؟	645	تعریف کرنے والے کے لئے آفات
709	رجمت اللي كي اميدر كمناواجب ب	646	ممدورح کے کئے آفات
713	تُوابِ بِإِنْ والاخوشِ نَصيب المام	646	218-جس علاقديس وبالجيل جائے وہائ سے فرامنا پہنديده ہے
714	حضرت سيرتاعمر بن خطاب رضى اللدتعالي عند پر كوشش		219-جادو تخت حرام ہے
714	حضرت سيرنا وحشى بن حرب رضى الله تعالى عنه	652	220- کفار کے علاقہ میں قرآن پاک نے کرجا نامنع ہے
716			221-سونے اور جا ندی کے برتنوں کا استعمال منع ہے
725	كوئى ظالم مجدے ندیج سے گا!		منونے چاندی کے برتنوں کا استنعال س
729	مگان کے کہتے ہیں؟	$\overline{}$	222- زعفران ہے رنگا ہوا کپڑا پہننامنع ہے
729	مگان کی آ تسام		223-میں ہے شام تک خاموش رہنا منع ہے
729	برگمانی کے جائز ہونے کی صورتیں	_	علم ہے گفتگواور حلم سے خاموشی
730			224- باپ کے علاوہ کی طرف نسبت کرنا جائز نہیں
731			225-الشادماس كرسول في جن كامول من كياان من دواف كاذكر
738			226-مع كرده باتول كارتكاب كرنيوا لي كوكيا كرنا چاہئے؟
739			19-كِتَابُ الْمَنْثُورَ السَّوَالْبِلُح
744			227-متفرق احادیث اور قیامت کی نشانیوں کا بیان
758	شقاعت مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں میں میں کا		
769	آبِدَمِرمِ كَانْشَاكُل 20 كارفر بالأحد سائدًا		
771	20-كِتَابُ الْإِسْتِغَفَارِ	695	مدینه طعیبه کی و قامت

فهرست	13	3	پير ح رياض الصالحين (جهارم)
806	موت وحیات کی شکل	771	228-مغفرت وتبخشش طنب كرنا
807	قیامت قائم ہوگی	773	توبدداستغفاركما أبميت وفعنيلت
808	موت كامينڈها	773	علم ہے محروی
		774	رزق مِن عَلَى
		774	وحشب قلبى
***	•	775	مغبول توبه كابيان
		776	مومن بندے کی توبہ
		777	مجھے۔ ہے مغفرت طلب کروہیں جنس دوں گا
,		782	حصرت سيئزنا آدم عليهالصلوة والسلام كاطريقبه
		783	کی آو بہ کے کہتے ہیں؟ پی آو بہ کے کہتے ہیں؟
		783	تو به کی شرا کط
		784	229-الله تعالی نے جنت میں کیا تعتبی تیار کی ہیں؟
	-	785	جنت کے ہر پھل ہے کھاؤ
		786	جننت کا بیان
		793	جنت کتنی بڑی ہے؟
		793	جنت کے درواز ہے
		793	ایک در داز ه کتنا برا اموگا؟
		800	جنت کے باغات ·
		801	ا نبیا مینهم السلام کے دیتے
		804	مور می بانے کاعمل م
		805	کردٹیس بستر وں ہے جدا

٠.

وعائر مصطفى التيمين بنسيلين النح التحيال حيال الله المالة الما قلنا يارسو النبوري الماء إلى المرابع الماء فرا المالية ال وُلِعَالَوْهِ النِّسَ ا حادیث مصطفے کی اثباعث اور میم دینے والوں کے لیے

ا حادیثِ مصطفے کی اثناعت اور علیم دینے والوں کے لیے اے اللہ میرے جانشین کون ہیں ؟ آپ نے عرض کی یارشول اللہ آپ کے جانبین کون ہیں ؟ آپ نے فرایا وہ لوگ جومیرے بعد آئیں گے میری حدثیں بیان کریں گے اور لوگوں کو میری حدثیں مارشوں کی تعلیم دیں گے۔

# بِسْمِ اللَّهِ الْرِّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللَّه كَنام مِي شَرُوعَ جُوبِرُ المهريانُ نَهايت رحم والا ب

محرم شعبان اورحرمت والے مہینوں کے روز سے کی فضیلت کا بیان 82-بَابُ فَضُلِ صَوْمِرِ الْهُحَرَّمِرِ وَشَعْبَانَ وَالْاَشُّهُرِ الْحُرُمِرِ

حضرت الويريره هنگان سے روایت سے آب فریادہ ایک کر رسول اللہ کی نے فریایا: رمضان کے بعد زیادہ فضیلت والے میں میں میں کے اللہ کے حرمت والے میں میں میں اللہ کے حرمت والے میں میں کر اللہ کے حرمت والے میں کر کر اللہ کے حرمت والی نماز تبجد کی نماز کے بعد فضیلت والی نماز تبجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الضِيّامِ بَعْلَ رَمَضَانَ: شَهْرُ الله الْهُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلُوةِ بَعْلَ الْفَرِيْضَةِ: صَلُوةُ اللَّيْلِ وَوَاكُ مُسْلِمٌ.

مخوريج حليمة ، (صعيح مسلم بأب قضل صوم البعوم جوس ١٩٠٠ رقم: ١٩١٢ صيح ابن عربه بأب قضل العبوم في البعوم المعوم في البعوم اذا هو اقضل الصيام يعدشهر ومضان جوس ٢٨٠٠ رقم: ٢٥٠٦ مسلد امام احدين حنبل مسند أبي هريرة رضى الله عنه وجوس ٢٠٠٠ رقم: ١٢٢٢ رقم: ١٢٢٢ رقم: ١٢٢٢ رقم: ١٢٢٢ ومسلول عبد المعدد ا

مرح حديث عليم الأمّن حضرت مفق احمريارخان عليدرهمة الحنّان ال حديث كتحت لكعت بين:

ظاہر ہے ہے کہ حرم سے مراد عاشورہ کا دن ہے نہ کہ سارا ماہ حرم ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے روز سے زیادہ رکھا کرتے ، چونکہ عاشورہ کا دن محرم میں واقع اور عاشورہ میں بڑے اہم واقعات ہو پچئے ہیں : آوم علیہ السلام کی توبہ کہ تہولیت ، نوح علیہ السلام کی سی کا جودی پہاڑ پر تفہر بناء بعقوب علیہ السلام کا اسپے فرز ند بوسف علیہ السلام سے ملنا، فرعون کا غرق اور مولی علیہ السلام کی شجاب البرام کی شفا، یونس علیہ السلام کا مجھل کے پیدے سے باہم آنا وغیرہ عاشورہ ہی خرق اور مولی علیہ السلام کی شجاب البرام کی شفا، یونس علیہ السلام کا مجھلی کے پیدے سے باہم آنا وغیرہ عاشورہ ہی کے دن ہوئے ، بعد بیس شہادت الم حسین رضی اللہ عنہ اور قیامت کا آنا ہی دن بیس ہونے والا تھا اس لیے سارے محرم کو اللہ کا مہینہ فرما یا حمی اللہ کے جو بول کا فہمینہ کہ جو اللہ عنہ البرائی کی مجوز ہوئے وہ اللہ کا ہوجاتا ہے اور جس دن یا جس مہینہ میں کوئی اہم کام ہوا ہو اس بیس عباد تیس کرنا بہتر ہے لہذا رہ تے الآئی کی عمیارہ ویس، رہتے الاول کی بارھویں، رجب کی سن کی کیارہ ویس افسل تاریخیں ہیں اور ان بیس عباد اس میں عباد اس کی تعقید وغیرہ کرنا بہت بہتر ہے ۔ یہ حدیث بہت سے صوفیا نہ وعالمہ نہ سائل کا ماخذ ہے صوفیا ہے کرام بہت سے اعمال کی ذکرہ عاشورہ کے دن اوا کرتے ہیں۔ اس کی تحقیق بیل کی کہتا ہے اور تیس دیں افسل میں دیکھیے۔

فرض سے مراد نماز و بنگانہ ہے معسنن مؤكدہ اور وتر كے، اور دات كى نماز سے مراد تہجد ہے ليتى فرائض وتر اور سنن مؤكدہ كے بعد در حد نماز تہجد كاہے كيول نہ ہوكداس نماز ہيں مشقت بھى زيادہ ہے اور خصوصى حضور بھى غالب، ينى زحضور حفرت عائشہ کا سے روایت ہے کہ رہول منظم میں میں اور جہید ہیں اور کھتے۔ اور ایک رکھتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ تھوڑ سے دن چھوڑ کر سارا شعبان روایت میں ہے کہ آپ تھوڑ سے دن چھوڑ کر سارا شعبان روز سے رکھتے۔ (منز علیہ)

(1252) عَنْ عَائِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

لَهُ يَكُنِ النَّهِى صَلَى الله عَنْيَةِ وَصَلَّمَ يَدُولُ مِنْ

شَهْرٍ آكُارُ مِنْ شَعْهَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اللَّ قَلِيلًا.

كُلُّهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ اللَّ قَلِيلًا.

مُتَّقَقُ عَلَيْهِ.

تختر من حليف (صيح بغاري باب صوم شعبان ج اصوم و مدد رقم: ١٨١٥ صيح مسلم باب صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان ج اصرا المراح السان الكوري للبديلي باب في فضل صوم شعبان ج اصرا ١٦٨٠ رقم: ١٦٨٠ سان ابن ماجه بأب ما جاء في صيام النبي صلى الله عليه وسلم و ج اص ١٩٠٥ رقم: ١١٥٠ مسند امام احد حديث السيدة عائشه رضى الله عنها.

مر حديث: حليم الأمن حضرت مفي احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة إلى:

ال طمرت کہ شعبان کا چاند بہت اہتمام ہے دیکھتے تھے، پھراس کے دن کی شارد کھتے تھے کیونکہ اس پر ماہ رمضان کا دارو مدار ہے، لقرعید کے چاند پر بھی اگر چہرج وغیرہ کا دارو مدار ہے گرج ہرسال ہرشخص نہیں کر تا اور نماز بقرعید وقر بانی چاند سے دس دن دن بعد ہوتی ہے جس میں چاند کا پنة لگ جاتا ہے، رمضان میں چاند ہوتے ہی ہرشخص روز ہے رکھتا ہے لہذا اس کے چاند کا اہتمام زیادہ چاہیے۔ (بڑا ڈالناج جسم ۲۰۱۵)

حضرت مجیمة الباهلیّة اسپے باپ یا بچیاست روایت کرتی ہیں کہ دہ (ان میں سے کوئی ایک) رسول اللہ اللہ کی بارگاہ ہیں حاضر ہوا چھر چلا گیا سال بعد دو ہارہ آیا تو اس نے عرض کی بارگاہ ہیں حاضر ہوا جھ کو بہچائے نہیں؟ فرمایہ:

کو: یارسول اللہ! آپ کیا مجھ کو بہچائے نہیں؟ فرمایہ:

توکون ہے؟ عرض کیا: میں وہی یا حلی ہوں جو ایک سال توکون ہے؟ عرض کیا: میں وہی یا حلی ہوں جو ایک سال بہلے حاضر ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے تہدیل کر دیا ہے تو تو انجھی حائیت میں تھا۔ عرض کی:

(1253) وَعَنْ مُجِيْبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ، عَنْ آبِيُهَا اَوُ عَرِيهَا اَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَرِيهَا: اَنَّهُ اَلَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انظلَق فَاتَاهُ بَعُدَ سَنَةٍ - وَقَلْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ ثُمَّ انظلَق فَاتَاهُ بَعُدَ سَنَةٍ - وَقَلْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْنَتُهُ - فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ اَمَا تَعُرِفُنِيْ قَالَ: وَهَيْنَتُهُ - فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ اَمَا تَعُرِفُنِيْ قَالَ: وَهَنْ اللهِ اَمَا تَعُرفُنِيْ قَالَ: وَهَنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَّهُمْ نَفُسَكَ اللَّهُ قَالَ: "ضُمْ شَهْرَ الصَّالِي، وَيَوْمُ الْمِنْ كُلِّ شَهْرَ الصَّالِي، وَدَنِي قَالَ: وَدُنِي قَالَ إِنْ فِي فَوَقَّهُ قَالَ: وَدُنِي قَالَ: "ضُمْ ثَلَاثَةَ ايَامٍ" صُمْ يَوْمَنُن قَالَ: "ضُمْ ثَلَاثَةَ ايَامٍ" قَالَ: "ضُمْ مِنَ الْحُرُم وَالرَكْ صُمْ مِنَ الْحُرُم وَالرَكْ مَا مِنَ الْحُرُم وَالرَكْ وَقَالَ وَقَالَ الْحُرُم وَالرَكْ وَقَالَ وَقَالَ الْحُرُم وَالرَكْ وَقَالُ وَقَالَ الْحَالِي فَضَمَها، ثُمَّ ارْسَلَها. رَوَاهُ ابُو وَافُر الصَّالِي وَقَالَ الصَّالِي وَقَالُهُ الْمُو الصَّالِي الصَّالِي الصَّالِي الصَّالِي الصَّالِي اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ السَّلَي اللَّهُ الْمُنْ الصَّالِي الصَّالِي الصَّالِي الصَالِي السَّلِي الصَّلِي السَّلِي السَلْلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَلْلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلَي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلَي السَّلَي السَّلَي السَّلُولُ السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلْمُ السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَلْمُ السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلَي السَّلِي السَّلَي السَّلَي السَّلَي السَلَّلِي السَلْمُ السَلْمُ السَلِي السَلْمِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَلْمُ السَّلِ

جب سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں مرف رات کو میں خب سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں مرف رات کو میں فرات کو میں اندائی سے کو تکلیف میں ڈالا۔ پھرفر مایا: تو ماہ رمضان کے روز سے رکھ اور ہر مہینہ کے ایک دن عرض کی جمعے زیادہ کی اجازت دیں کیونکہ جمعے توت حاصل ہے۔ فرمایا: دودن روزہ رکھ اور تو ما میں جن دیا دہ کی اجازت دیں کیونکہ جمعے توت حاصل ہے فرمایا ہم ماہ میں تین دن روزہ رکھ اور کچھے چھوڑ دے خرمت والے مہینوں میں روزہ رکھ اور کچھے چھوڑ دے خرمت والے مہینوں میں روزہ رکھ اور کچھے چھوڑ دے خرمت والے مہینوں میں روزہ رکھ اور کچھے چھوڑ دے خرمت والے مہینوں میں روزہ رکھ اور کچھوڑ دیے خرمت والے مہینوں میں روزہ رکھ اور کچھوڑ دیے خرمت والے مہینوں میں روزہ رکھ اور کچھوڑ دیے اس مرادر مضان میں کیا ہے۔ اور خوشھورالم کیا پھرائی کو شہورالم کیا ہے۔ اور خشھورالم کیا ہے۔ اور خشھورالم کو اس مرادر مضان ہے۔

تخریج حلیت : (سان ابوداؤد باب فی صوه اشهر انحره جاس ۱۹۹۰ رقم: ۱۹۳۰ السان الکبری للبیهای باب فی فضل الصوه فی اشهر انحره جاس المره جاس ۱۹۳۰ المره جاس ۱۹۳۰ رقم: ۱۹۸۰ می است.

# شرح مدیث: ان روز ون سے افضل کوئی نہیں

عضرت سیدنا عبدائلہ بن عمروبن عاص رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تن م نبیوں کے سُر وَر، وو جہان کے تابخور، سلطان بُحر و بُرصٹی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم کومیرے بارے میں بتایا گیا کہ میں کبتہ ہوں کجب تک زندہ ربوں گا دن میں روزہ رکھوں گا اور دات میں عبادت کیا کروں گا۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا، کیا یہ بات تم نے بی کبی ہے؟
میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ایس نے بی کبی ہے ، تو آپ نے فرمایا، تم اس کی طاقت شدر کھ سکو کے لبذا! روزہ بھی رکھواور میں کرو، آر، م بھی کرواور قیام بھی کرو، ہر مہینے تین روزے دکھالیا کروکیونکہ ایک نیکی دس کے برابر ہو تگے۔
زندگی کے دوزوں کے برابر ہو تگے۔

میں نے عرض کیا ، میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشادفر مایا، دودن چھوڑ کرایک دن روزہ رکھو۔
میں نے بچرع ض کیا ، میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشادفر مایا، ایک دن چھوڑ کرایک دن روزہ رکھو، بیہ
صیام داؤد کی ہیں، در میسب سے بہتر روزے ہیں۔ میں نے پھرع ض کیا، میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ "پ
نے ارش دفر مایا ، ان روز دل سے افضل کوئی نہیں۔ حضرت عبدالقد بن عمرور نسی القد عند فرماتے ہیں کہ اگر میں سول القد صلی

القدعليه وسلم كا تين روز ول والافرمان عاليشان قبول كرليما توبه جيمه البخ الل اور مال سے زيادہ پسنديدہ ہوتا۔
جبکہ ایک روایت میں ہے كدسرور كونين صلى اللہ عليه وسلم نے فرمايا، جھے خبر لل ہے كہ تم رات كوتيام كرتے ہواور ون
میں روز ہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض كيا يارسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ عليه كالبوسلم ! میں نیکی ہی کے ارادے ہے ایس كرتا ہوں۔
فرما یا جو ہميشہ روز ور کھائ كوئی روز و نہيں محر میں تہمیں صوم و ہر کے بارے میں بتا تا ہون، (وہ بدہے كه ) ہر مہينے من
تین ون كروز ہے ركھا كرو۔ (مج مسلم، كتاب العمام، باب العمی عن صوم الدح۔۔۔۔۔الی رقم ۱۵۹۹ مین ۵۸۵)

83-بَابُ فَضُلِ الصَّوْمِ وَغَيْرُهُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

(1254) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ آيَامٍ، الْعَمَلُ الصَّائِحُ فِيْهَا آحَبُ إِلَى اللهِ مِنْ مَنْ آيَامٍ، الْعَمَلُ الصَّائِحُ فِيْهَا آحَبُ إِلَى اللهِ مِنْ هَٰذِةِ الْآيَامَ" يَعْنَى آيَامَ الْعَثْمِ . قَالُوا: يَا رَسُولَ هٰذِةِ الْآيَامَ" يَعْنَى آيَامَ الْعَثْمِ . قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَقَالَ: "وَلَا الْجِهَادُ فِي اللهِ وَلَا اللهِ وَاللّهِ وَاللّهِ وَاللّهِ وَلَا اللهِ وَاللّهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا الْمُعَادِقُ وَلَا الْمُعَالِلُهُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَاللّهُ وَاللّهِ وَاللّهُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَاللّهِ وَاللّهِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا الْمُوالِلُهِ وَاللّهِ وَمَالِهُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَاللّهُ وَلَا الْمُعَلّى اللّهُ وَلَا الْمُسَالِةِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَاللّهُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَاللّهُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَلَا الْمُعَالِمُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ

ذی الحجہ کے پہلے عشر ہے میں روزہ رکھنا اور دیگر نیکیوں کی فضیلت کا بیان

حضرت ابن عباس فی است روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فر مایا: ان دنوں میں عمل صالح جس قدر اللہ کریم کو جوب ہے اور دنوں میں ایسا نہیں۔ آپ ذی الحجہ کریم کو جوب ہے اور دنوں میں ایسا نہیں۔ آپ ذی الحجہ کے عشرہ کا ادادہ کرتے ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جہاد فی سمیل اللہ بھی نہیں؟ فر مایا: بال جہاد فی سمیل اللہ بھی نہیں؟ فر مایا: بال جہاد فی سمیل اللہ بھی نہیں اللہ بھی نہیں کے کر داللہ کی راہ میں ایک بیسا اس میں سے کسی چیز کو لے کر والیس نہاو ہے۔ (بناری)

تخريج حليث (صبح بخارى بأب التكبير الى العيد جوص و وقم: ووالسنى الصغرى للبديق بأب العبل الصالح فى العمل الصالح في العمل العبل الصالح فى العشر من ذى المجتة جوص و وقم: ووجه العبل العبل العبل العبل العبل في فضل العبل فى فضل العبل فى العبل فى فضل العبل فى العبل فى فضل العبل فى العبل فى العبل فى فضل العبل فى العبل و العبل فى العبل

شرح صدیمٹ: حضرت سیدنا ابن عہاس رضی اللہ تعالی عظیما ہے دوایت ہے کہ نور کے پیکر ، تمام نبیول کے نمرا و ر، دو جہاں کے تائبوں سے نہاں کے تائبوں میں کیا گیا عمل اللہ عزوج کو بقیہ ونوں جہاں کے تائبوں میں کیا گیا عمل اللہ علیہ وہ کو بقیہ ونوں میں کیا گیا عمل اللہ علیہ وہ کو بقیہ ونوں میں کئے جانے والے تمل سے ذیادہ محبوب ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول ائنہ صلی اللہ علیہ وسم النہ راہ خداعز وجل میں جہاد کرتا بھی ، سوائے اس شخص کے جوابی جان و مال خداعز وجل میں جہاد کرتا بھی ، سوائے اس شخص کے جوابی جان و مال کے ساتھ نظے اوران دونوں میں سے پہلے بھی والیس شلائے۔ (بخاری ، کتاب العبدین ، باب فضل العمل الح ، آم و موہ ، جو اب سے سے کہا میں شال کے ساتھ نظے اوران دونوں میں سے پہلے بھی والیس شلائے ۔ (بخاری ، کتاب العبدین ، باب فضل العمل الح ، آم و موہ ، جو اب سے سے کہا میں شال میں میں نے تحت کھتے ہیں :

یعنی بقرعید کے پہلے عشرہ میں رب تعالٰی کو بندوں کے نیک عمل بہت ہیادے ہیں جن پر بہت تو اب دے گا کیونکہ میر

زمانہ ج کا ہے اور ای عشرہ میں عرفہ کا ون ہے جو تمام دنول سے بہتر ہے ماہ رمضان کی آخری دس را توں میں نیکیاں بہت قبول ہیں کہ بیز مانہ اعتکاف ہے اور اس میں شب قدر ہے ، دب نعائی نے فرمایا: وَ لَیّالِ عَشْیٰ دِس را توں کی قسم۔ خیال رہے کہ دن تو بقر عید کے اول عشرہ کے افعال ہیں اور را تیس رمضان کے آخری عشرہ کی افعال ، ای لیے یہاں آیا م فر ، یا گی اور قر آن شریف میں لیال ، لہذا قر آن وحدیث متعارض نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ افعال دنون میں عبادت بھی افعال ہے ، ای لیے شب معراج ، شب برات ، هب میلاویس عبادات افعال ہیں کہ بیافعال را تیں ہیں۔

بقرعید کے پہلے عشرہ کے اعمال دوسرے زمانہ کے جہادے افضل ہیں ، ہاں میہ جہاد جس بیں غازی جان د ، ل سب مجمد تر بان کردے پہلے عشرہ کی نیکیوں سے افضل ہے۔ معلوم ہوا کہ اس عشرہ کا جہاد تو بہت ہی افضل ہوگا۔
معلوم ہوا کہ اس عشرہ کا جہادتو بہت ہی افضل ہوگا۔

(براة الذيخ من مس ٢٨٢)

عشره ذى الحجه كى فضيلت

ماوذ والحجه كى فضيلت

ذوالحجہ کا مہینہ چار برکت اور حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ اس مبارک مہینہ میں کشر سے نوافس ، روز ، ملاوت قرآن ، تبیح وہنیل ، تکبیر و تقذیب اور صدفات و خیرات وغیرہ اندال کا بہت بڑا تواب ہے۔ اور بالخصوص اس کے بہادی ونوں کی اتی نسیلت ہے کہ اللہ تعالی نے اس عشرہ کی دس راتوں کی قشم یا وفر مائی ہے۔ چنا نچہ ارشاد باری تعالی ہے: کہ اللہ تعالی نے اس عشرہ کی دس راتوں کی قشم یا وفر مائی ہے۔ چنا نچہ ارشاد باری تعالی ہے: وَ الْفَعْدِنِ وَ الْشَفْعَ وَ الْمُؤْتُونِ وَ اللَّهُ لِإِذَا يَسْدِنِ نَ

قتم ہے جھے نجر کی عبیر قربان کی اور دس را توں کی جوذ والحجہ کی پہلی دس را نیس ہیں۔ اور قتم ہے جفت اور طاق کی جور مضان مبررک کی آخری را تیس ہیں، اور قتم ہے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی رات کی۔ اس قتم سے پنہ جلتا ہے کہ عشر ہ ذی الحجہ کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ (فضائل اللیام والشہور صفحہ ٤٦٢)

# ذي الحجه كي الهم وعا

العبد لله الذي في السبآء عيشه ، الحبد لله الذي في الارض قدرته ، الحبد لله الذي في العبد لله الذي في الهواء الذي في جهنم سلطانه ، الحبد لله الذي في الهواء ويحه، و العبد لله الذي لا مفي و لا ملجآ الآاليه والعبد لله رب العليين

ہر خوبی اللہ کے لیے ہے جس کا عرش آسان میں ہے ، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی قدرت زمین پر ہے ،
تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی بیبت قیامت میں ہے ، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کا تھم قبرول پر ہے ،
تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی رحمت جنت میں ہے ، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی بر ہان مشکی اور سمندر
میں ہے ، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی خوشبو ہوا میں ہے ، تعریف اللہ کے لیے ہے کہ سوائے اس کی ذات
کے کوئی بناہ کی جگر نہیں ہے تعریف اللہ کے لیے ہے جورب العالمین ہے۔

84-بَابُ فَضُلِ صَوْمِ يَوْمِر عَرَفَةً وَعَاشُورًا ۖ وَتَأْسُوعَا ۗ

## یوم عرفہ اور نو' دس محرم کے روز ول کی فضیلت

حضرت ابوقادہ موقیۃ ہے روایت ہے ۔ رسول اللہ ﷺ ہے یوم عرفہ کے روزے کے بارے بیں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گنا ہوں کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

(1255) وَعَنُ آنِ قَتَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ. قَالَ: سُيُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةً، قَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةً وَوَالْا مُسْلِمٌ.

تخریج حلایث : (صبح مسلم باب استعباب صبام ثلاثة ایام من کل شهر ج اص ۱۹، رقم: ۱۹،۰۰۰ الساس الکهزی للبهه قی باب صوم بوم عرفة لغیر انجاج ج اص ۲۸۰۰ رقم: ۱۹۰۰ مستد امام احد بین حتبل حدیث أبی قساده الانصاری ج هص ۲۸۰ رقم: ۲۰۱۰)

شرح حديث: مسلم شريف مين سيمل وديث يون ب:

رویت به حفرت ابواتی ده سے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بیس حاضر بوا عرض کیا آپ روز ب سیسے رکھتے ہیں تو اس کی بت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نا داخل ہوئے جب حضرت عمر نے آپ کی نا راہنی دیکھی تو عرض کیا ہم مند کی ربو بیت سنام کے بین ہونے اور محد مصطفے کے بی ہونے سے داخلی ہیں ہم اللہ ورسول کے فضب سے عرض کیا ہم مند کی ربو بیت سنام کے بین ہونے اور محد مصطفے کے بی بونے سے داخلی ہیں ہم اللہ ورسول کے فضب سے اللہ کی پناہ ما نگتے ہیں حضرت عمر سے عرض کیا یا رسول اللہ جو اللہ کی پناہ ما نگتے ہیں حضرت عمر سے بار بار کہتے دہے جتی کے حضور کی ناراضی جاتی دبی پھر حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ جو سری محمر روز سے دبی کے دخل کیا یا فرما یا شدروزہ رکھ سکا اور شدا فرما یا شداک ہے دوز سے درک شد فطار کیا یا فرما یا شدروزہ رکھ سکا اور شدا فرما یا شداک نے عرض کیا جو

دودن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسافر مایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے عرض کیا جوا یک دن روز ہ اور ایک
دن افطار کرے وہ کیسا فر مایا بیدواؤد علیہ السلام کے روزے بیں عرض کیا جوایک دن روز ہ رکھے اور دو دن افطار کرے وہ
کیسا فر مایا میری تمنا ہے کہ جھے بیدطافت ملتی مجرفر مایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ماہ میں تبین دن کے روزے اور
مفنان سے رمضان تک کے روزے ساری عمر کے روزے بیں عرفہ کے دن کا روزہ مجھے اللہ کے کرم پر امید ہے کہ ایک
سال اسکے اور ایک سال بچھلے کا کفارہ ہوجائے اور عاشورہ کے دن روزہ مجھے اللہ کے کرم پر امید ہے کہ بچھلے سال کا کفارہ

عليم الأمنت حضرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة الحتّان ال حديث كتحت لكهة بي:

چندوجہ سے بیناراضی ہوئی: ایک بیرکہ سوال بین باد بی کا شائیہ ہے، سائل کو چا بیٹیے کہ اپنے متعلق سوال کرے نہ کہ منتی کے بارے بیں، انہیں بوچہنا چا بیٹیے تن کہ بیس کس طرح روزے دکھا کردن۔ دومرے بیرکہ حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مختلف سے آپ بھی زیادہ روزے رکھتے ہے تھے بھی کم توجواب دشوار تھا۔ تیسرے یہ کہ بہت سے نیک اعمال حضور انورصلی اللہ علیہ وسلم کم کرتے ہے تا کہ است پردشواری نہ ہوان پر آسانی رہے۔ چوشے یہ کہ حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم تبیغ اسلام حقوق ازواج اورسلطنت کے انتظام ، مہمانوں کی تواضع میں ذیادہ مشغول رہتے ہے جس کی وجہ سے روزے بھی کم رکھتے ہے۔ پانچویں یہ کہ حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑ ہے اغمال پروہ تو اب ماتا تھا جودوسروں کوزیادہ اعمال پر بھی نہیں متا کہ میں تھی۔ بانچویں بے کہ حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کے روزے من کرانہیں کم سمجھتا جسے بعض لوگوں نے حضرت عاکش صدیقہ متا ہے حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات من کرانہیں کم جھتا جسے بعض لوگوں نے حضرت عاکش صدیقہ سے حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات من کرانہیں کم جھتا جسے بعض لوگوں نے حضرت عاکش صدیقہ سے حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات من کرانہیں کم جھتا جسے بعض لوگوں نے حضرت عاکش صدیقہ سے حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات میں کرانہیں کم جھتا جسے بعضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات میں کرانہیں کم جانا۔ (مرقات واشعد والمات)

(حضرت عمر نے عرض کی) لینی میں سارے مسلمانوں کی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ ہم سے جو ہے او ہیں سرز د ہوجاتی ہیں ان کی وجہ یہ ہیں کہ ہمیں آپ کے مراتب کا انکار ہے بلکہ تھن در باری آ داب سے ناواتفیت کی بنا پر ہے۔اعلٰ حضرت نے کیا خوب قرمایا۔ شعر

ہم کوتو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مركارجم كنوارون مين طرزادب كيال

مرقات نے یہاں فرمایا کہ چونکہ حضور انور سلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی پررب تعالٰی بھی تاراض ہوج تا ہے اس سے جناب عمر نے اللہ کے غضب کا بھی ذکر کیا۔ خیال رہے کہ اللہ رسول کے غضب سے سوائے رب کی ہارگاہ کے کہیں پناہ نہیں ملکتی۔ ملکتی۔

معلوم ہوا کہ عاجزی اورخوشامد بڑی انسیر ہے۔ شعر

عاجزى محبوب درگاه خداست

تجز كارانبياءواولياءست

یں شخص جمیشہ دن میں کھانے سے محروم رہاا درروز وں کا تواب مجسی نہ پاسکا کیونکہ سال میں پانچ دن روز ہے نئے ستھے

وہ ان دنوں میں بھی روز ہے رکھ گیا گہا ہوا یا بیت کا اس کے متعلق ہے جو ہمیشہ کے روز وں پر قادر نہ ہو بہت مشقت الخا کر اور نسب کے متعلق ہے جو ہمیشہ کے روز وں پر قادر نہ ہو بہت مشقت الخا کر اور نسب کے خلاف نہیں کہ حضرت ابوطلحہ انصاری اور حمز وابن عمر واسلمی حضور انور صلی القد علیہ وسلم کے ذبانہ ہی میں ان پانچ ونوں کے سواء ہمیشہ روز ہے رکھتے تھے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آئیس مطلع ہونے پر منع نہ کیا ، نیز بہتی شریف میں ہے کہ جو ہمیشہ روز ہے رکھے اس پر دوز ن الی تنگ ہوجائے گی جیسے نوے کا عدد کہ کلمہ کی انگی کا کنارہ الگو تھے کی جڑ میں لگاریا جائے ۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ دیشت ہوجائے گی جیسے نوے کا عدد کہ کلمہ کی انگی کا کنارہ الگو تھے کی جڑ میں لگاریا جائے ۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ دیشتہ ہوا کے لیے ہے جو ہمیشہ روز ہے دکھنے کی وجہ سے اپنے عاد کی ہوجا کیں کہ انہیں جائے ۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ دیشتہ الم اعظم ابو صنیفہ کا چالیس سال مسلسل روز ہے رکھنا اس عا ہے کی ذر میں نہیں ۔ آتا۔

یعنی عام لوگوں پر بھی دشوار ہے اس سے بھی لوگول کے مبارے کا روبار بند ہوجا کیں گے۔اس جواب سے معلوم ہور ہا ہے کہ ممانعت کی وجہلوگوں کی کمزوری ہے اگر کسی میں ہمیشہ روزے رکھنے کی طانت ہوجس سے اس کا کوئی کام بند نہ ہوتو اس کے لیے وہی افضل ہے۔

لیعنی آپ ہمیشہ بول بی روز ے رکھتے تھے یہ بہتر طریقہ ہے یا یہ مطلب ہے کہ عوام پر یہ بھی مشکل ہے یہ تو داؤدعیہ اسلام بی ستھے جواس طرح روز ے رکھ گئے دوسرے معنے زیادہ ظاہر ہیں جیسا کہا گلے مضمون سے ظاہر ہور ہاہے اور دوسری صدیثیں پہلے معنے کی تائید کرتی ہیں ،حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین روز سے داؤد علیہ السلام کے پاس ہیں ۔علماء فرماتے ہیں کہ عمل اتنا کرو جو تہ ہیں علم سے نہ روکے اور علم میں استے مشغول ہونا جو تہ ہیں اعمال سے نہ روکے ، درمیانی جال اچھی ۔

یعنی مجھ پرامت کا بوجے ، از داخ کے حقوق ، مملکت کے انتظامات نہ ہوتے تو میں ای طرح روز ہے رکھا کرتا ، اگر میں ایسے روز ہے رکھنے گئوں تو کمز در مسلمان بھی اس سنت پر عمل کرنے گئیں جس سے ان کے کا روبار بند ہوجا کیں گے۔ یہاں طوقت رکھنے سے مرادموقعہ پانا ہے لہذا ہید حدیث اس کے خلاف نہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم روز و و صال رکھا کرتے سے کہ دو ہمیشد ندر کھتے تھے کہ وہ بھی بھر بھی صحابے ، ورید نہ سمجھے کہ وہ بمیشد ندر کھتے تھے کہ میں ، پھر بھی صحابہ کواس سے منع فرماد یالہذا اس عبادت سے کوئی دھوکہ نہ کھا کہ ورید نہ سمجھے کہ نعوذ باللہ حضور انور سی اللہ علیہ و سلم کے کہ نعوذ باللہ حضور انور سی اللہ علیہ و سلم کم رور سمتے اور آپ میں ان روز وں کی بھی طاقت نہ تھی حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کے غلا ، ن حضرت واضل بریلوی مولان تدر مضاف ن صاحب غلا ، ن حضرت واضل بریلوی مولان تدر مضاف ن صاحب غلا ، ن حضرت واضل بریلوی مولان تدر مضاف ن صاحب قدر سرم میں خرایا ۔ برم بینہ کی تیر ہویں ، چودھویں ، پندرھویں تاری کے دوز سے رکھ لیے جا تیں اور پورے ماہ تیم اللہ ین صدحب نے فرمایا۔ برم بینہ کی تیرھویں ، چودھویں ، پندرھویں تاری کے دوز سے رکھ لیے جا تیں اور پورے ماہ خیم اللہ ین صدحب نے فرمایا۔ برم بینہ کی تیرھویں ، چودھویں ، پندرھویں تاری کے دوز سے رکھ لیے جا تیں اور پورے ماہ میں ان کے روز سے رکھ جا تھی تو اس سے ساری عمر کے روز وں کا تواب مل جاتا ہے۔ دب تو کی فرمایا ہوتا ہے۔ در تاری فرمایا کے در زمایا کے دوز سے در تاری کی در زمای کی فرمایا ہے ۔ مکن کر آئو ان کی مورٹ کے دوز سے در تیں کی فرمایا۔ برم بینہ کی تو اس سے ساری عمر کے دوز وں کا تواب مل جاتا ہے۔ دب تو کی فرمایا۔ برم بینہ کی تواب سے در خود کی کو دوز سے در باللہ کی دوز سے در باتھ کی دوز سے در باتھ کی دوز سے در باتھ کی دوز کر در کی کو دوز وں کا تواب میں جاتا ہے۔ در باتھ کی در باتا ہے ۔ مکن کی تواب کی دوز کے دوز کے دوز کی کو در کو دوز کی کو دوز کی کو دوز کی کو دوز کی دوز کی دوز کی دوز کی کو دوز کی دوز کی دوز کی دوز کی دوز کی دوز کی کو دوز کی دوز کی

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٔ عَثْمُ اَمْثَالِهَا۔ جب ایک کا دس مانا ہے تو ان شاء اللہ! تین روز دن میں تیس کا ثواب ملے گا اس حس بے سے ساری عمر کے روز ہے ہو جا نمیں صحے بیسب رحمتیں اس رحمت والے مجبوب کے صدیقے سے ہیں۔ صبی اللہ عدید وسلم

پہلے عرض کیا جاچکا کہ بیر صیام مصدر ہے نہ کہ صوم یاصائم کی جمع لیعنی ذی الحجہ کی تو تاریخ کا روزہ اگئے بچھلے دوسال کے صغیرہ شہوں تو در جے بلند کر دیتا ہے، گناہ کبیرہ بغیر تو بداور بندول کے حق بغیرادا کئے معاف نہیں ہوتے یعض علا فر ماتے ہیں کہ آئندہ ایک سال کے گناہ مثانے کے معنے یہ ہیں کہ اے گناہ ہے کی توفیق مل جاتی کہ بیر حدیث غیر حاجیوں کے لیے ہے جاتی کے لیے عرفات ہیں اس دن روزہ نہ رکھنا بہتر

، اس حدیث ہے معلوم ہوتا ہے کہ عاشور ہے کے روز ہے سے نویں بقرعید کا روز ہ افضل ہے کیونکہ عاشورہ کا روز ہ تو ایک سال کے گنا ہوں کا کفارہ ہے اور عرفہ کا روز ہ دوسال کا مگر عاشورہ کا دن عرفے کے دن سے بعض اعتبار سے افضل ہے۔ لہذا ریب صدیث گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں جس میں عاشور سے کے دن کی افضلیت بیان کی گئی۔

(برنا ۋالىدىخى، جەس ٢٧٢)

(1256) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ عاشورا وَآمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

تخریج حربیث (صبح بفاری کتاب الصوم باب وجوب صوم رمضان جسس ۱۹۱۰ رقم: ۱۹۱۲ صبح مسبم باب صوم یوم عاشور ایر جسس ۱۵۰ رقم: ۱۲۷۲ السنن الکیزی للبیه قی باب فضل یوم عاشور او جسس ۱۸۱۰ رقم: ۱۹۵۸ سان ابوداؤد باب فی صوم یوم عاشور ایر جسس ۲۰۱۰ رقم: ۱۲۲۳ سان این ماجه باب صیام یوم عاشور ایر بن ص۱۵۵ رقم: ۱۵۲۷)

مشرح حديث: حليم الأمند حصرت مفتى احدياد خان عليد حمة الحتان لكيمة إي:

حضور انورسلی امتدعلیہ وسلم کا بیردوزہ رکھنا موئی علیہ السلام کی موافقت کے لیے ہے نہ کہ ان کی متابعت کے لیے۔موافقت اور متعابعت میں زمین وآسمان کا فرق ہے،رب تعالی فرما تاہے: فَیِهُ لَاسَهُمُ اقْتَدِهُ مِیبال موافقت کا ذکر ہے کہ آپ سر رہے انبیاء کی موافقت فرما نمیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما یا کہ اگر موئی علیہ السلام تجبیات ظہر کی زندہ ہوتے تو آبیس میری اتباع کے بغیر چارہ کارنہ ہوتا، یہاں اتباع کا ذکر ہے۔خلاصہ بیہ کے حضور انور صلی العد عدیہ وسلم انبیء کے موافق ہیں اور انبیائے کرام حضور انور صلی العد علیہ وسلم کے تا ہے۔

چن نچیشروع اسلام میں عاشوراء کاروز وفرض رہا، پیررمضان کی فرضیت سے عاشورا کے روزوں کی فرضیت ومنسوخ ہوگئ گرسنیت اب بھی ہاتی ہے۔ اس حدیث سے چندمسئے معلوم ہوئے: ایک بید کہ معظم واقعات کی یادگا ریں من نار کن اسمامی ہے۔ دوسرے بید کہ بیدیادگاریں محض اس لیے حرام نہ بھی جا تھیں گی کہ ان میں مشاہبت کفار کا شائبہ ہے۔ تیسرے بید کہ اسلامی یادگاریں کھیل کود سے نہ منائی جائیں بلکہ عمادتوں سے منائی جائیں ،دیکھو حضورا ورصلی القہ علیہ وہلم نے مری علیہ السلام کے واقعہ کی یادگار میں روزہ رکھا جو کہ عمادت ہے۔ چوتھ سے کہ اللہ والوں کی خوشی میں شرکت کرنا کچھ سے کا بہانہ ہوجا تا ہے ، بادشا ہول کے نوکر چا کرشہز ادول کی سالگرہ میں دکھلا و سے کی خوشی منا کربھی پچھ پالیتے ہیں تو اگر ہم عیر میلا و ،عید معراج ول سے منائیس تو ان شاء اللہ منہ مانگی مرادیں چائیں گے بلکہ پارہے ہیں ان تمام عیدوں کی اصل یہ صدیث ہے۔ (مرزا فی المنائی عمر الام)

# يوم عاشوراء كى اكتّبس خصوصيّات

حضرت سیّدُ ناابو ہریرہ رضی النّدنعالی عنہ سے مروی ہے ،حضور نبی مُکّرٌ م ،نُورِ بُحسّم ،رسولِ اکرم ،شہنشاہِ بن آدم صلّی ابنہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فر مانِ برکت نشان ہے:

(1) الله عَرِّ وَجُنَّ نِے بنی اسرائیل پرسال میں ایک دن کاروز و فرض کیااور دو یوم عاشوراء کاروز و ہے اور اس ہے مراد ما ومحرم کا دسواں دن ہے۔لہٰڈاتم بھی اس دن کاروز ہ رکھوا درا ہے گھر دالوں پر کھلاخرج کر د (شُعُبُ الا بمان میں ہے: ) جواس دن اپنے اہل وعیال پر مال میں فراخی وکشارگی کرتا ہے الله عُزَّ وَجُلِّ اس پرتمام سال رزق وافر فرمائے گا۔ ( فغب الايران، باب في الصيام، صوم ، متاسع مع العشر ، الحديث ٣٤٥ من ٣١٦ الم ١٣٦١) ليل تم الله دان كا روزه ركهوكه (2) اى دن الله عُرَّ وَجَلَّ نِے حضرت سِیّدُ نا آ دم علی مبینا وعلیہ الصلُّو ۃ والسلام کی توبہ قبول فر ما کرانہیں صَفیٰ اللّہ کے مقام پر فائز فر ما یا ( 3 ) اس ون حضرت سيّدُ نا ادريس عليه الصلُّو ة والسلام كواعلى مقام پر فائز فر ما يا (4) اى ون حضرت سيّدُ نا نوح نجى امتدعديه الصعوة واسدام کوکشتی میں طوفان سے نکالا (5) ای دن حضرت سیّدُ نا ابرا جیم خلیل الله علیه الصلو ة والسلام کوآگ سے نجات می (6) اى دن حضرت سبِّدُ ناموي كليم الله عليه الصلُّوة والسلام برتورات نازل فرماني (7) اى دن حضرت سبِّدُ ، يوسف عهيه الصنوة والسام كوتيد ــــــــر بانئ مل (8) اى دن حفرت سبِّدُ نا يعقوب عليه الصلُّوة والسلام كى بينا في كاضُفف رُور بهوا (9) ى ون حضرت سيِّدُ نا الوب عديه الصلُّوة والسلام كي تكليف رفع كي كن (10) اى دن حضرت سيِّدُ نا يونس عليه الصلوة واسعام مجهل کے پیٹ سے نکالے کئے (11)ای دن دریائے بھٹ کر بنی امرائیل کوراستہ دیا (12)ای دن حفزت سید ، ۱۱وَ میپ الصعوة والسلام كى لغزش معانب ہوئى (13)اى دن الله عَرِّ وَجَلَّ نے حضرت سبِّدُ ناسليمان عليه الصلوة والسلام كومُلك عظيم عطا فرہ یا اور (14) یمی وہ دن ہے جس دن ٹور کے پیکر، تمام نبیوں کے تمرُ ذر، دوجہاں کے تابُؤر، سلطانِ بحر و برستی اسد تعی ملیہ و یہ دسلم کوآپ کے سبب آپ کے اگلول پیچپلول کے ، گناہ معاف کرنے کامڑ دو جال فزا سایا گیا (15) یہی وہ پہلہ دن ہے جس میں امتد تَمَرِّ وَحَبُلُ نے دنیا کو پیدا کیا (16)ای دن آسان سے پہلی بارش بری اور (17) زمین پر سب ہے پہلی رحمت بھی اس دن اُنزی (18) جسنے یوم عاشوراء کاروزہ رکھا گویااسنے ساراز ماندروز ورکھا کہ بیا انبیا اکرام علیہم انصلو ق والسل م کاروز ہے۔ (19)جس نے شبِ عاشوراء کوشب بیداری کی گویا اس نے ساتوں آسمان وا ول ک برابرالته عُزَ وَجُلُ کی عبادت کی (20) جسنے اس رات چار رکھات اس طرح اداکیں کہ بررکھت میں ایک مرتبہ سورة فاتحداد را کا وَان (51) بارسورة اضلاص پڑھی تو اللہ عُزَ وَجُلُ اس کے پیچاس سال کے گناہ معاف فرمادے گا (21) جس نے عشوراء کے دن کمی کو پائی بلا یا اللہ عُزَ وَجُلُ بڑی بیاس کے دن (یعنی بروز قیامت) اسے ایسا جام پیائے گا کہ اس کے بعدوہ بھی بیاسا نہ ہوگا اوروہ ایسا ہوجائے گا کو یا اس فے لیے بھر بھی اللہ عُزَ وَجُلُ کی نافر مانی نہیں کی (22) جس نے اس دن بعدوہ بھی بیاسا نہ ہوگا اوروہ ایسا ہوجائے گا کو یا اس فی کھی بیاسا نہ ہوگا اوروہ ایسا ہوجائے گا کو یا اس فی بیم کی بیاسا نہ ہوگا اوروہ ایسا ہوجائے گا کو یا اس فی بھی کو بیا اللہ عُز وَجُلُ کی نافر مانی نہیں کی دن خسل کیا تو وہ مرض موت کے سوا کسی مرض میں بہتلا شہوگا (24) جس فی اس وائی بیم کے مر پر ہاتھ در کھا یا اس سے حسن سلوک کیا گو یا وہ تمام اولا او آدم کے تمام مریض میں بہتلا شہوگا وی وہ کہ بیا گیا گو یا وہ تمام اولا او آدم مریض میں بیدا کے گئے (29) اس دن اللہ عُز وَجُلُ فی مریض کی عیادت کی گو یا اس فی بیدا کو بیدا فرما یا (30) اس دن حضرت سیّد ناعیلی علیہ الصلوق و والسلام کو آسانوں کی حضرت سیّد ناعیلی علیہ الصلوق و السلام کو آسانوں کی حضرت سیّد ناجرائیل ایس علیہ السلام کو پیدا فرما یا (30) اس دن حضرت سیّد ناعیلی علیہ الصلوق و السلام کو آسانوں کی طرف اُٹھا یا گیا اور (31) اس دن قیامت قائم ہوگی۔

( ماشية اعانة الطالبين وبإب الصوم فصل في صوم التطوع وجهم ١٣٥٥ ١٨٥)

#### یوم عاشوراء کےمستحبات

یوم عاشوراء کے متحبات پہلے بیان کئے جانچے ہیں۔اب پھھا سے امور ذکر کئے جاتے ہیں جو پہلے بیان نہیں ہوئے اپن نہیں ہوئے۔اس داخت کر کئے جاتے ہیں جو پہلے بیان نہیں ہوئے۔اس دن عنسل کرنامتحب ہے۔منقول ہے:اللہ عُزَّ وَجَلَّ محرم کی دسویں رات آب زمزم شریف کو دنیا کے تم م پانیوں میں مدا دیتا ہے نہذا جو محفول اس دن عنسل کرے تمام سال بیاری ہے محفوظ رہے گا۔

اس دن ہیہ موربھی مستحب ہیں: صدقہ کرنا، یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھنا، روزہ دارکوافطار کرانا، پائی پلانا، رضائے الہی نُڑ وَجَالَ کے لئے اُسپیٹے مسلمان بھائی سے ملاقات کرنا، مریضوں کی عیادت کرنا، روزہ رکھنا، گھر وا بول پرخرچ میں کشادگی کرنا، والدین کے ساتھ عزت واکرام ہے چیش آنا، جنازوں میں شرکت کرنا، راستے سے تکایف وہ چیز ہٹانا، خصہ پی جنا، ظلم کومعان کردینا نظل پڑھنااور ذکر الہی مُڑ وَجُلُ کی کشرت کرنا۔

نیز یہ بھی مستحب ہے جو کہا میرالمؤمنین حضرت سبّد ٹاعلی المرتضیٰ کرّ مُ اللہ تَعَالٰی وَتُحَبَدُ الْکَرِیْمِ ہے مروی ہے، بس نے شوراء کے دن ہزار مرتبہ سور ہُ اخلاس پڑھی خدائے رحمن عُرّ وَجَلَّ اس پرنظرِ رحمت قرمائے گا اور جس پر رحمن عُرّ وجل سات کے دن ہزار مرتبہ سور ہُ اخلاس پڑھی خدائے رحمن عُرّ وجل سنظرِ رحمت فرمائے گا تو دو اُسے بھی عذاب نہ دے گا۔ ( نزحۃ الجالس، کتاب السوم، باب فضل دیام ماشوراء الخ ، ج انہ ساسم بختصر )

(1257) وَعَنْ آئِ قَتَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْ مِيامِ الله اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيامِ الله الله الله عَنْ مِيامِ اللهِ عَنْ مِيامُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ لَا اللهُ عَنْ مِيامُ اللهُ اللهُ عَنْ مِيامُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ مِيامُ اللهُ اللهُ عَنْ مِيامُ اللهُ الل

رَوَالْاُمُسْلِمْ.

تخریج حدیث : رصیح مسلم باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر جهص ۱۱۰ رقم: ۱۲۸۰۰ السان الکبری للبری للبری الکبری اللبری المام به ۱۲۸۰۰ السان الکبری للبری به مسلم المام احدیث المام عرفة لغیر الحاج جهص ۲۸۱۰ رقم: ۱۲۵۰ مسلم احمام احمدین حدیث الم قتأدة الانصاری جهص ۲۲۵۰ رقم: ۲۲۵۱۰)

شرح مديث علم تَصَوُّ ف كابهت براعالم

حضرت سیند نااحمد بن محمد برز از علیه رحمة الله الغفار فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عاشورہ کی رات میں ایک مسافر خانے می داخل ہوا تو وہال ایک ورولیش بڑکی روٹی نمک کے ساتھ کھار پاتھا۔ اس کی بیرعالت دیکھ کر میں تڑب اٹھا۔ میرے پاس اس وقت ایک ہزار دینار سے جومیس نے عبادت گزاروں کوئذ رانہ دینے کی غرض سے بہٹ کرر کھے سے میں نے لوگوں ہے ا س ورولیش کے متعلق پوچھا تو پتا چلا کہ وہ علم تَصَوَّ ف کا بہت بڑا عالم اور یہاں کے تمام زاہدوں پرفو قیت رکھتا ہے۔ میں نے سوچا کہ بیتمام وینارا سے دے دینے چاہیں کیونکہ اس سے بہتر کوئی نہیں جس پر مال خرچ کیا جائے۔

چنا نچہ ہی ہوتے ہی میں چندرفقاء کے ساتھ اس درویش کے پاس گیا۔ دہ بڑی خندہ پیشانی سے ملا، میں بھی خوش رُونی سے پیش آیا۔ میں نے کہا: کل میں نے آپ کونمک کے ساتھ جوکی دوئی کھاتے دیکھا۔ میرا خیال ہے کہ من کوروز و رکھتے ہوا ورافطاری میں صرف نمک کے ساتھ جوکی روٹی کھاتے ہو۔ میں چا ہتا ہوں کہ تہمیں پکھے ہدیہ پیش کروں۔ یہ کہہ کر میں نے دیناروں کی تھی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: یہا کہ بڑارد ینار ہیں انہیں قبول فرما کر مجھ پراحسان فرما کیں۔ میں نے دیناروں کی تھی اس کی طرف بڑی عضب ناک نظروں سے دیکھا اور کہا: اپنے دیناروا پس لے جا وا بے شک یہ تواس کی جزاء ہے جس نے آپناراز لوگوں پر ظاہر کردیا ہو، جا واجمیں تمہارایہ مال نہیں چاہے۔ میں نے بہت اصرار کیالیکن اس نے ایک دینار بھی قبول نہ کیا۔

### <u> ہوم عاشورا کے فضائل</u>

اس دن کی قدر دمنزلت معروف ہے کہ اس دن اللہ عُرَّ وَجُلَّ نے حضرت سیدُ نا نوح علی نبینا وعلیہ الصلو ۃ والسلام کو فون سے نجات عطا فرمائی۔ جب آپ علیہ الصلو ۃ والسلام اپنے رفقاء کے ساتھ کشتی سے باہرتشریف لائے تو آپ علیہ الصلو ۃ والسلام اپنے رفقاء کے ساتھ کشتی سے باہرتشریف لائے تو آپ علیہ الصلو ۃ والسلام بیا بیا عظیم دن ہے کہ اس میں نیکیوں کا اجرد گنا کردیا جا تا ہے اور ہر گناہ معاف کردیا جا تا ہے۔ اس دن اللہ غز قبل نے حضرت سیدُ نا آدم صفی اللہ علیہ الصلو ۃ والسلام کی تو بقول فرمائی۔ اس روز حضرت سیدُ نا نوح نجی اللہ علیہ السلام کے قبلی اور اور او والسلام کی تو بقول فرمائی۔ اس روز حضرت سیدُ نا اور آپ علیہ السلام کے قبلی زاور او والے دفقاء کوشتی میں نجات عطا فرمائی۔ اس دن حضرت سیدُ نا ایوب علی نبینا وعدیہ سیدُ نا ابرائیم عمل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلو ۃ والسلام کو عادِ نمروز حضرت سیدُ نا ایعتوب علی نبینا وعلیہ الصلو ۃ والسلام کے طویل دکھ الصلو ۃ والسلام کو مصیبت سے چھڑکا را عطا فرمایا۔ اس روز حضرت سیدُ نا ایعتوب علی نبینا وعلیہ الصلو ۃ والسلام کے مطویل دکھ

درد کے بعد حضرت سیّد تا بوسف علی دینا وعلیہ الصلو ق والسلام کوان سے ملا یا۔ای دن حضرت سیّد نا بونس علی دبینا وعلیہ الصلوق والسلام کو پھلی کے پیٹ سے باہر تکافا۔ای دن بنی اسرائیل کے لئے دریا ہیں راستے بنائے ہے تاکہ وہ اسے پار کرے فرعون سے نجات پاکیں۔ای ون حضرت سیّد نا دا کوعلی دبینا وعلیہ الصلوق والسلام کی لفزش معاف ہوئی۔ای ون حضرت سیّد نا مول کی ۔ای دن الله عَرْ وَجَلْ نے حضرت سیّد نا مول کی مینا وعلیہ الصلوق والسلام کو ملائی کا شرف پخشا اور حضرت سیّد نا میسیٰ روح الله علی مینا وعلیہ الصلوق والسلام کو ہم کلامی کا شرف پخشا اور حضرت سیّد نا میسیٰ روح الله علی مینا وعلیہ الصلوق والسلام کو آسان پراٹھا لیا۔ای ون حضرت سیّد نا جرائیل ایٹن علی دبینا وعلیہ الصلوق والسلام رحمت باری تعالی لے کر نازل ہو ہو ۔اور کی وعظیم دن ہے جس میں حضور سیّد الرسلین ، جناب رحمۃ للتلمین صلّی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا گلوں پھیلوں کے گناہ معاف فریانے کی خوشخری سائی گئی۔
آپ سلّی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا گلوں پھیلوں کے گناہ معاف فریانے کی خوشخری سائی گئی۔

ای دن کی عظمت وشرافت کے لئے تہارے لئے اتنائی کافی ہے کہ جس نے اس دن کا روزہ رکھا گویا اس نے ماری زندگی روزہ رکھا اور جس نے عاشوراء کی رات قیام کیا تو وہ بڑا اجراور بڑی عطایا کر کا میاب ہوا اور جس نے اس دن کی ہے اس دن کہ بڑے پہنا ہے یا بھلائی کا کوئی کام کیا اللہ عَرِّ وَجَلَّ اس کو در دنا ک عذاب ہے محفوظ فر ما دے گا۔ جس نے اس دن کی ستم کی حاجت پوری می یا کہی ہو کے کو کھا تا کھلایا یا کسی کو پانی کا ایک گورٹ پا یا اللہ عُرِّ وَجَلَّ اس کو جنت کے دستر خوان پر کھا نا کھلائے گا اور مہر آئی ہوئی شراب طہورا ور سلسیل ( یعنی جنتی جشے ) کا پانی پلاے گا۔ جس نے اس دن صدقہ کیا بروز تیامت وہ اپنے صدیح کے تصنیا ہے بیں ہوگا۔ جس نے اس دن اپنے گھر والوں پر شرچ میں فراخی کی اس کے دن تیامت وہ اور کی کردی جائے گیا اور اس کی سیرت وصورت کوا چھا کردیا جائے گا۔ پس اس دن النہ عُرُّ وَجَلُ کی خوب پا کی بولوا ور کھلہ طیبہ شریف کی کشرت کرواور انتخابی صالح کے ذریعے طویل سفر کے لئے طیبہ شریف کی کشرت کرواور انتخابی صالح کے ذریعے طویل سفر کے لئے زاوراہ تیار کر ہو۔ اس دن کی فضیلت پر انعامات و اکرامات کی روایات اس کشرت سے آئی جیں کہ ان کے اظہار سے ہر زاوراہ تیار کر ہو۔ اس دن کی فضیلت پر انعامات و اکرامات کی روایات اس کشرت سے آئی جیں کہ ان کے اظہار سے ہر زبان قاصر ہے۔ (زحة الج س، بیاب فشل میام عاشوراء الخ، جائی ۱۳۰۷)

(1258) وَعَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَكُنَ بَقِيْتُ إِلَّى قَابِلٍ لاَصُوْمَنَ التَّاسِعَ ﴿ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تخریج حلیت (صیح مسلم باب ای یوم لصیام فی عاشوراء جسه ۱۵۰۰ رقم: ۱۵۰۰ مصنف ابن ابی شیبة باب فی یوم عاشورادای یوم هو جسٍ ۱۵۰۰ رقم: ۱۹۰۳)

شرح حدیث: حکیم الاُمَّت حضرت مفتی اتحدیار خان علیه دحمة الحنّان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں: پہلے وجو بی تکم دیاا در فرضیت رمضان کے بعد استحالی۔وا تعدید ہوا کہ حضور انور صلی الله علیہ وسلم نے بعد ہجرت یہود مدینه کوروز و رکھتے پایاان سے اس کی وجہ پوچھی وہ بولے کہ اس دن اللہ تعالٰی نے موئی علیہ السلام کوفر عون سے نجات دی کے اسے غرق کیا، سرکار نے فر مایا نکوٹ اُحقی بیٹولی میڈگٹم بمقابلہ تمہارے موٹی علیہ السلام کا ہم پر زیادہ حق ہے یہ فرما کر عاشورہ کا روزہ مسلمانوں پر فرض کردیا، پھرروزہ رمضان ہے اس کی فرضیت تومنسوخ ہوگئ مگر حضور استحبابا خود بھی بیروز، رکھتے رہے اور صحابہ کو بھی تحکم دیتے رہے تب وہ دا قعہ پیش آیا جو یہاں فدکورہے۔

لہذا اگر ہم بھی عاشورے کی تعظیم کریں گے تو اہل کتاب سے مشابہت ہوجائے گی اور کفار سے مشابہت اسلام میں حرام ہے، یہ عرض معروض موج میں ہوئی۔ (مرقات) یعنی یہود ونصاریٰ کی مشابہت سے اس طرح نے جا کیں گے کہ وو صرف عاشورے کا ایک روز ہ رکھتے ہیں اور ہم نویں محرم کا بھی روز ہ رکھ کر دوکر لیا کریں گے یعنی مشابہت کے خوف ہے نیکی بندنه کریں گے بلکہاں میں زیادتی کر کے فرق کردیا کریں گے گرحضورانورصلی اللہ علیہ وسلم ایکے سال تک تشریف فرمانہ رہے بلکہ ای سال رئتے الاول میں وفات یا گئے۔فقہاء قرماتے ہیں کہ اب سنت یمی ہے کہ عاشورے کے دوروزے ر کھے،سنت قولی توصراحہ ہے اورسنت فعلی ارادۂ ۔ال حدیث سے چندمسکے معلوم ہوئے:ایک بیرکہ بزرگوں کی یادگاریں قائم كرناشرك يرحرام نبيس بلكدركن اسلام ب\_ نماز پنجگانه كى ركعتيس بقرعيدكى نماز وقربانى اور جح كےسار باركان يادگار ا نبیاء ہی ہیں (عیبم السلام) دیکھو ہماری کتاب جاءالحق حصہ اول لہذا عرس میلا دشریف جگیار ہویں پاک سب انصل چیزیں ہیں۔ دوسرے بیر کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم باذن الہی احکام کے مالک دمختار ہیں ، عاشورے کے روزے کی کوئی آیت موجود نہیں حضور صلی الله علیه وسلم نے جب جاہا فرض ہو گیا اور جب چاہامتنجب رہ گیا۔ تیسرے یہ کہ حدیث قرآن سے منسوخ ہوسکتی ہے، دیکھو عاشورے کا روزہ حدیث سے ثابت تھا اور اس کا سنخ رمضان سے ہوا جوقر اس سے ثابت ہے۔ چوتھے سے کہ کفارے ہر تخبہ برانہیں بلکہ بری باتوں میں باان چیزوں میں تخبہ حرام ہے جے اسلام نے ان کا قومی یا نه بی نشان قرار دیا ہو۔ تشبہ اوراشتراک میں بڑا فرق ہے، دیکھو واچ تک حضور انور سلی ائلّہ علیہ وسلم نے عاشور سے کا ایک ہی روز ہ رکھااور صحابہ کے عرض کرنے پر بھی اس روز ہے کو ترام نہ کہا۔ یانچویں بید کہ تھوڑ ہے فرق سے تشبہ اٹھ جاتا ہے، تشبہ کے بہانے سے عبادات بندنہ کرو۔ اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جومیلا دشریف کو کنہیا جنم سے اور نیاز فی تحہ کو کنا گنول سے تشبيه دے كرحرام كہتے ہيں،اللہ سجى سمجھءطا قرمائے۔ چھٹے بير كەحضور سلى اللہ عليه وسلم كواپنی وفات كاملم تھا كه اس سال ہوجائے گی ای لیےصرف اس موقعہ پراگرفر مایا، یہا گراہیے شک کے لیے ہیں بلکہ اور وں کوشک میں رکھنے کے لیے جیسے رب تعالى فره تاب :إِنْ يَعْدَم اللهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا ـ (برُاة المناجِي،ج ٣٠١س)

> شوال کے چھود ۔ ں کے روز دل کے استخباب کا بیان

85-بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمُر سِتَّةِ اتَّامِر مِنْ شَوَالٍ (1259) عَنْ آئِيَ آئِيُوبِ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَنْ صَامَر رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَنْ صَامَر رَمَضَانَ ثُمَّ آثَبَعَهُ سِتَّا قِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيامِ اللَّهُ رَوَالُّهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوابوب وفائن ہے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ ایا: جس نے رمضان کا روز ہ رکھا پھراس کے بعد شوال کے چھروز ہے رکھے تو وہ زمانہ بھر کے روز وں کی طرح ہیں۔(مسلم)

تخریج حدیث (صبح مسلم باب استعباب صوم سنة ایام من شوال انباعا لرمضان جسم، رقم: ۱۹۱۹ السنن الکنزی للبدال باب فی فضل صوم سنة ایام من شوال جسم، وقم: ۱۹۱۲ سنن ترمذی باب ما جاء فی صیام سنة آیام من شوال جسم، ۱۲ رقم: ۱۹وزمسند، امام احدین حنبل حدیث انی ایوب الاتصاری جدص، ۱۳رقم: ۱۲۲۰۰)

مرح حديث المبيع الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كي تحت الميع بين:

ا پنے سے یعجے راوی کو لیتنی اپنے ٹنا گر وابن تابت کو ، انہوں نے بیدھ یٹ بیان کی جس کا ذکر آھے آرہا ہے۔
مسلسل یا متفر آن گر متفر آق افضل ، اس طرح کے عید کے سویر سے ایک روز و رکھ لے ، ہاتی پانچ روز سے مہینے
پس کچھ فاصلہ کرتے ہوئے رکھ لے کیونکہ سال بیس دن تقریبًا تین سوساٹھ ہوتے ہیں اور ہر نیکی کا تو اب دس گناہ تو رمضان
کے تیس روز سے تین سو بن گئے اور بیہ چھ روز سے ساٹھ ہو گئے۔ خیال رہے کہ بیدھدیث اس روایت کے خلاف نہیں جس
بیس ارشاد ہوا کہ ہرم بینہ بیس تین روز سے عمر بھر کے روز سے ہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان روز وں کا بھی بہی تو اب ہوا اور ان کا بھی بہی تو اب ایک لیکن اس کے حاصل کرنے کے ذریعے بہت۔

مرقات نے فر ، یا کہ بیصدیث قریباتی صحابہ ہے مروی ہے، تر ندی نے اسے صن فرما یا ، بی آئتیں اسناوی اس کی نہریت صحح نہ یت صحیح ہیں۔ چنانچہ اسے طبر انی ، بزاز ، ابن ماجہ ، نسائی ، ابن خزیمہ ، ابن حبان ، احمد ، بیبی وغیرہ کتب نے ابو ہریرہ ، جبر، اثو بان ، براء . بن عازب ، ابن عباس ، سعد ابن سعید ، ابو ابوب انصاری اور حضرت عائشہ صدیقہ سے روایتیں کیں ، اس حدیث کوضعیف کہن سخت غمطی ہے۔ (بزاۃ المنائج ، جسم ۲۷۵)

86-بَابُ اسُتِحُبَابِ صَوْمِ الْإِثْنَايُنِ وَالْخَبِيْسِ

(1260) عَنْ آبِيْ قَتَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَائِينِ، فَقَالَ: "ذَٰلِكَ يَوْمٌ وُلِلْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ وُلِلْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ وُلِلْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ رُبُعِثْكُ، آوُ أَنْزِلَ عَلَى فِيْهِ، رَوَاللهُ مُسْلِمٌ.

بیرادرجمعرات کے دن روز ہ رکھنامستحب ہے

حضرت ابوقادہ کی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کی ہے ہیں کے روز نے کے متعبق بوچھا گیاتو آپ فر مایاال دن میری بیدائش ہے ای دن میں مبعوث بوااورای دن میں مبعوث بوااورای دن مجھ پروی نازل ہوئی۔ (مسم)

تخريج حديث (صيح مسلم باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر جس ١٦٠٠ وقم: ١٠٨٠ ابسدد ك لنحاكم

ذكر الحبار سيده الموسلين جهص ١٠٠ رقم: ١٠٤ من النسائي الكورى بأب صوم يوم الالنين جهص ١٠١ رقم: ١٠١٠ صويح الله عن عبد المعندة المناف المدورة الالنين جهص ١٠١ رقم: ١١٠ صويح الله عن المناف المدورة الالنين جهص ١٠١ رقم: ١١٠ مصنف عبد الرزاق بأب صيام الدهر به مس ١٠١ رقم: ١٠١٥ عندي مثر حمد يدف حكيم المامنة عمرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنان المديث كتحت لكهة بين:

یا تو پوچھا گیا کہ اس دن میں روزہ رکھتا کیسا ہے اور اس کا کیا تو اب ہے یا بید کہ یارسول اللہ آپ ہر بیر کوروز ہ رکھتے ہیں اس میں کیاخصوصیت ہے۔ (مرقات دلعات)

یعنی پیر کے دن دنیا کو دفعتیں ملیں: ایک میری تشریف آوری اور دوسر بن ول قرآن کی ابتداء کہ فارح ایم پہلی ہی افتا ایسانیم الا بید پیر کے دن ہی آئی لہذا اس دن روزہ رکھنا بہت ہی بہتر ہے۔ اس حدیث سے چندمسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ وقت اور جگداشر ف واقعات کی وجہ سے اشرف ہوجاتے ہیں۔ (مرقات) دوسر سے یہ کہ حضور انور صلی الله علیہ دہم کی ولا دت کر بمدائلہ تعالٰی کی بڑی ہی نفست ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نعبتوں بیس شار کیا ، رب تعالٰی نے مرف اس نعبت پرمُنَ فرما کرا حسان جہایا کہ فرما یا: لکھنڈ مین الله علیہ واللہ علیہ بیس میں اور اس اس اس میں معراج ، عرس وغیرہ کا ثبوت ہوتا ہے۔ یا تجویس ہی کہ یادگار بیس کھیل کو دنہ ہوتا چاہیے بلکہ عماد تیں ہوں اس لیے میلا دشریف ، عید معراج ، عرس وغیرہ کا ثبوت ہوتا ہے۔ یا تجویس ہی دامام ما لک کے ہاں پیرکا دن جمد سے بھی افضل ہے ، ان کی دلیل یہ حدیث بھی ہے۔ (مرزا ڈالدا جے ، جسم سے دروزا ڈالدا جے ، جسم سے میں افتال ہے ، ان کی دلیل یہ حدیث بھی ہے۔ (مرزا ڈالدا جے ، جسم سے دروزا ڈالدا جے ، جسم سے دروزا ڈالدا تھی سے۔ (مرزا ڈالدا جے ، جسم سے بھی افتال ہے ، ان کی دلیل سے حدیث بھی ہے۔ (مرزا ڈالدا جے ، جسم سے بھی افتال ہے ، ان کی دلیل سے حدیث بھی ہے۔ (مرزا ڈالدا جے ، جسم سے بھی ہوں اس ہے دیل ہے کہ بھی ہوں اس کے بال بیرکا دن جمد سے بھی افتال ہے ، ان کی دلیل ہے میں بھی ہوں ہوں اس کے بال بیرکا دن جمد سے بھی افتال ہے ، ان کی دلیل ہے میں بھی ہوں اس کے بال بیرکا دن جمد سے بھی افتال ہے ، ان کی دلیل ہوں اس کے بال بیرکا دن جمد سے بھی افتال ہے ، ان کی دلیل ہوں میں ہوں اس کی دلیل ہوں اس کی دلیل ہوں کی دلیل ہوں

(1261) وَعَنَ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُعُرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْلهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُعُرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْلِاثْنَيْنِ وَالْخَيِيْسِ، فَأَحِبُ اَنْ يُعْمَالُ يَوْمَ الْلِاثْنَيْنِ وَالْخَيِيْسِ، فَأَحِبُ اَنْ يُعْمَالُ يَوْمَ الْلِاثْنَيْنِ وَالْخَيِيْسِ، فَأَحِبُ اَنْ يُعْمَالُ يَوْمَ الْلِاثْمِيْنِ وَالْخَيْمِيْنِ وَالْمَالُ وَاللّهِ وَاللّهُ وَالّهُ وَاللّهُ وَل

حضرت ابوہریرہ میں سے دوایت ہے کہ دسول اللہ کے نے فرمایا: بیراور جمعرات کو اعمال (بارگاہ اللی بین) پیش ہوتے ہیں بجھے سے بات پسند ہے کہ جب میں پیش ہوتے ہیں بجھے سے بات پسند ہے کہ جب میرے نامہ اعمال پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔ اسے تر غری نے روایت کیا اور کہ کہ سے حدیث حسن اسے تر غری نے روایت کیا اور کہ کہ سے حدیث حسن ہے۔ مسلم نے اس کوروز ہے کے ذکر کے بغیر روایت کیا

تخريج حليت: (صبح مسلم بأب النهى عن الشعناء والتهاجر جمص القناسان ترمذى بأب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس جسم ١٠٦٠ رقم: ١٠٢٠ سان النسائي بأب صوم النبى صلى الله عليه وسلم جسم ١٠١٠ رقم: ١٠١٠ مسندامام احمل حديث اسامة بن زيرة جهص ١٠٠٠ رقم: ١٠٨١ مسنداليزار مسنداسامة بن زيدوض الله عنه جاص٢٠٠ رقم: ١١١٠)

شرح حدیث بینیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں. اس طرح کہ اعمال لکھنے والے فرشتے بندوں کے ہفتہ بھر کے اعمال ان دو دنوں میں رب تعالٰی کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔خیال رہے کہ اعمال کا اٹھانا لیعنی آسانوں پر پہنچانا اور ہے اور رب تعالٰی کی بارگاہ میں پیشی کچھاور،اعمال کا افیاناتو روزانہ چوہیں تھنٹے میں ووبار ہوتا ہے کہ دن کے انگال رات سے پہلے ،اور رات کے انگال دن سے پہلے وہاں پہنچائے جاتے ہیں مگر پیشی ہفتہ میں ووبار لہذا ہے حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں روزانہ دوبار انگال اٹھانے کا ذکر ہے۔ (مرقات) یا اس کے معنی ہے ہیں کہ انگال انگھنے والے فرشنے انگال تاہے ان فرشتوں پر پیش کرتے ہیں جو انگال تاہے ان فرشتوں پر پیش کرتے ہیں جو انگال تاموں کی نقل اپنے رجسٹروں میں کرتے ہیں۔ (اشعہ) تب توریحدیث بالکل صاف ہے۔

(جب میرے نامہُ اعمال پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں) تا کہ روزے کی برکت سے رحمت الٰہی کا دریا جوش مارے۔ خیال رہے کہ سال بھر کے اعمال کی تفصیلی پیشی شعبان میں بوتی ہے کیونکہ وہ انڈ کے ہاں سال کا آخری مہینہ ہے اور رمضان سال کا شروع مہینہ جیسے دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ غرضکہ فرشی سال اور ہے جس کی ابتدا ومحرم سے انہنا و بقرعید پر بعرشی سال بچھاور۔ (ازمرقات) (مزا ڈالنائیج، جسم ۲۸۳)

> (1262) وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْإِثْنَانِ وَالْخَيِيْسِ. رَوَالْالرِّرُمِنِيْنَ، يَتَحَرَّى صَوْمَ الْإِثْنَانِ وَالْخَيِيْسِ. رَوَالْالرِّرُمِنِيْنَ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنْ".

انها، حضرت عائشہ صدیقہ اللہ علیہ اور جعرات ہے آپ لگتر فرماتی ہیں کہ رسول اللہ اللہ اللہ اللہ عمرات کے روزے آئی، کی کوشش فرمایا کرتے۔ات تر فذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیا حدیث سن ہے۔

تخریج حل پیمن: (سان ترمذی باب ما جاء فی صوم یوم الالندن والخدیس بیم ۱۱۰۰ رقم: ۴۰۰) شرح حدیث: علیم الاً مُنت حضرت مفتی احمد یا رفان علیه رحمة الحتال ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی حضور انور صلی اللہ علی مسلم اکثر جمعرات اور میر کے دار نفل روز ہے رکھتے تھے اس کی وجہ آگل حدیث میں آریا

یعنی حضورانورصلی الندعلیه وسلم اکثر جمعرات اور پیر کے دن نقلی روزے رکھتے ہتے اس کی وجہ آگلی حدیث میں آرہی ہے۔ پیرکو یوم الاثنین غالبًا اس لیے کہتے ہیں کہ بید حضورانورصلی الندعلیه وسلم کی پیدائش کا دن ہے اور حضورانورصلی الندعلیه وسلم ع بعد از خدا بزرگ تو کی قصر مختصر بعض نے کہا کہ عرب میں ہفتہ اتو ارب شروع ہوتا ہے ٹہذ ااتو ارا بہدا دن ہوا اور پیرد دسمرا، درجعرات یا نچوال مجرعلما حکا تول میہ کہ ہفتہ شیجر سے شروع ہوتا ہے۔ (مرقات) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ کا بہدا دن جمعہ ہے کہ اس دن جمعہ ہوتا ہے۔ (مرقات) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ کا بہدا دن جمعہ ہے کہ اس کی ابتداء پڑی۔ والنداعلم! (بڑا ڈالمنا تے ہی سوس ۲۸۳)

87-بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ آيَّامِ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

وَالْأَفْضَلُ صَوْمُهَا فِي الْأَيَّامِ الْبَيْضِ وَهِيَ الْقَالِثَ عَشْرَ، وَالرَّابِعَ عَشْرَ، وَالْخَامِسَ عَشْرَ، وَالتَّالِثَ عَشْرَ، وَالرَّابِعَ عَشَرَ، وَالرَّابِعَ عَشَرَ، وَالرَّابِعَ عَشَرَ، وَالرَّابِعَ عَشَرَ، وَالطَّالِعَ عَشَرَ، وَالرَّابِعَ عَشَرَ، وَالرَّابِعَ عَشَرَ، وَالطَّيْلُ عَشَرَ، وَالرَّابِعَ عَشَرَ، وَالمَسْدِيْخُ الْمَشْهُورُ هُو الْأَوْلُ لُولُولُولُ اللَّابِعِ الْمُنْ اللْمُنْ الْمُنْ الْمُنْلِقُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْم

ہر ماہ میں تین دن روز ہ رکھنامستحب ہے

افضل میہ کہ ایام بیض بینی تیرہ 'چودہ اور پندرہ کا روزہ رکھے بعض نے کہا کہ ایام بیش بارہ تیرہ اور چودہ بیں لیکن پہلاتول زیادہ سے اور مشہور ہے۔ حضرت ابوہریرہ مؤس سے روایت ہے کہ بھے
میرے خلیل اللہ نے تین کاموں کا تاکیدی حکم فرمایا ہم رہ ہو میں تئین کاموں کا تاکیدی حکم فرمایا ہم رہ میں تئین دان روزہ رکھنا کیا شت کی دور کعتیں اور یہ کہ سونے سے پہلے میں وتر پڑھوں۔ (متنز میہ)

(1263) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَوْصَائِي خَلِيْلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَابٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَى الضَّلَى، وَانُ أُوتِرَ قَبُلَ اَنُ اَنَامَ. مُثَّفَقَّ عَلَيْهِ.

تخريج حديث: (صيح بخارى بأب صلاة الضعى في الحضر ج اصده وقم: ١١٥٨ عصيح مسلم بأب استحباب صلاة الضعى وان اقلها ركعتان واكملها فمان ركعات ج اصده ١٠٠٥ وقي السان الكيزى للبيهةي بأب الاختيار في وقت الوتر ج اص ١٠٠٠ السان الكيزى للبيهةي بأب الاختيار في وقت الوتر ج اص ١٠٠٠ السان الكيزى للبيهةي بأب الاختيار في وقت الوتر ج اص ١٠٠٠ وق

۱۳۰۰ سنن ابوداؤد بأب في الوتر قبل النوم بجاص ۱۳۰۰ رقم: ۱۳۰۰ سان الدار مي بأب صلاة الضعي جاص ۱۰۰۰ رقم: ۱۳۵۰) شرح حديث وتبكيم الما مُست حضرت مفتى احديار خال عليه رحمة الحنّال اس حديث كرتحت لكهت بين:

شروع مہینہ میں ایک روز ہ، درمیان میں ایک، آخر میں ایک، یا ہرعشرہ کے شردع میں ایک روز ہ یا ہرمہینہ کی تیرھویں چودھویں پندرھویں کے روز ہے تیسرا احمال زیادہ قوی ہے۔

اس لیئے کہ آپ بہت رات گئے تک دن کی ٹی ہوئی حدیثیں یاد کرتے تھے۔ دیر میں سوتے اس لیئے تہجد کو اٹھن مشکل ہوتا۔ (مرقاۃ واشعہ) اس سے معلوم ہوا کہ دین طلبہ کے لیئے بہی بہتر ہے کہ رات گئے تک علم میں محنت کریں اور وتر عث ء کے ساتھ پڑھ لیا کریں ان کے لیئے سبق یاد کرنا تہجد سے افضل ہے۔ خیال رہے کہ بعض صحابہ کرام خصوصًا ابو ہریرہ قرآن کی طرح احادیث یادگر تے ہتھے۔ (مِزا ڈالمناجِح ج ۲ س ۵۰۰)

### تم میں مجھ جیسا کون ہے؟

ن جن بی ری برتاب اصوم، باب الوصال ۱۰۰۰ الخی الحدیث ۱۹۷۱، جا بس ۲۳۵ دوسائل الوصول الی تنامل الرسول ۱۰ بباب ۱ س دس فی صعة عبد دند سلی مند ملیدوسلم ،اغصل الثانی فی صفة صومه صلی الله ملیدوسلم بس ۲۲۵ ـ ۲۷۸ ملتقطاً) (1264) وَعَنَ آبِ اللَّرُدَآءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آوُصَائِي حَبِيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْلَابٍ لَنِ آدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثُلَاثَةِ آيَامٍ بِعْلَابٍ لَنِ آدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثُلَاثَةِ آيَامٍ بِعْلَابٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثُلَاثَةِ آيَامٍ بِعْنُ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلُوقِ الضَّلْى، وبِأَنُ لَا آنَامَ حَثْقَ آوُيَرٌ. رُوَالُهُ مُسُلِمٌ.

حضرت الوالداداء ﴿ الله الداداء على مير على حميل مير على حبيب الله الداداء ﴿ الله على مير مع حبيب الله الله على كام كرن كاحكم ديا بيل تاحيات ال كوند جيور ول كاله بر ماه تين دن روزه ركهن واشت كي تماز اور بيك وتراداكر كي بين سودك - (مسم)

تخريج حلايث: (صيح مسلم بأب استحباب صلاة الضي وان اقلها ركعتان السنن الكبرى لدبيها بأب الوصية بصلاة الضعى: جاص، وقم: ١٩٠٩ مسلد إلى الجعد حديث عبدالحبيد بن بهرام وعن ١٩٠٠ رقم: ١٩٨١ جامع الاصول لابن الير الفصل الرابع في صلاة الضعى: جاص١١٠ رقم: ١١٢ مصيح ابن عزيمه بأب ذكر الوصية بالوتر وجاص١٠٠٠ رقم: ١٠٨١)

#### شرح حدیث : ہر ماہ تنین دن کے روز ہے

حضرت سیدنا ابو ذررض اللہ تعالی عنہ ہے روایت ہے کہ اللہ عز دجل کے تحیوب ، دانا نے غیوب ، مُنزَ وغنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ فالہ وسلّم نے فرمایا ، جس نے ہرماہ تین دن کے روزے رکھے توبیہ پورے سال کے روزے ہیں ، اس ہات کی تقعد ابنی اللہ عز وجل کی کتاب میں یوں کی تئی ہے ،

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْمُ امْثَالِهَا

ترجمہ کنزالا بمان: جوایک نیکی لائے تواس کے لیے اس جیسی دس ہیں۔ (پ8،الانعام:160)

(جامع الترمذي ، كمّاب السوم ، باب ما جاء في صوم ثلاثه (ايام ) من كل فتحر ، رقم ٧٢ ٢ ، ج٣ بس ١٩٣)

حضرت عبدالله بن عمرو بن عاص ﷺ مندوایت حضرت عبدالله بن عمرو بن عاص ﷺ مندوز مے کر مایا: ہر ماہ تین دن روز مے رکھناز ماند بھر کےروز ول کی طرح ہیں ۔ (متنق ملیہ)

(1265) وَعَنْ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَبْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَوْمُ ثَلَاثَةِ آيَامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهُرِ كُلِّهِ" مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

تخریج حزیدی: (صبح مسلم باب النهی عن صوم النهر لمن تخریبه او فوت به حقا حص۱۱۰ رقم: ۱۰،۱۳ السان الکبزی ملبهه به باب مسلم باب النهی عن صوم النهر لمن تخریب الفت باب صوم عشرة بام من کرة صوم النهر واستحب الفت فی العبادة جسم۱۰۰۰ رقم: ۱۰۰۱ سنال باب صوم عشرة بام من الشهر جسم۱۰۰۰ رقم: ۱۰۰۱ مسند امام احدین حنبل مسند عبد الله بن عمرو ج اص۱۸۰۰ رقم: ۱۰۰۱)

### شرح حديث:حضرت سيد ناعبدالله بن مسعود رضى الله تعالي عنه

حضرت سیدناعبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی مجلس میں شریک لوگوں سے ارشا دفر مایا: تم لوگ حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے زیادہ نمازیں پڑھنے والے ،ان سے زیادہ روزے رکھنے والے اوران سے زیادہ جہاد کرنے والے ہولیکن وہ حضرات تم سے بہتر ستھے ۔تو لوگوں نے عرض: اے ابوعبدالرحمن!اس کی کیاوجہ ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفر مایا: بیاس کئے کہ حضور رحمت عالم سنی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفر مایا: بیاس کئے کہ حضور رحمت عالم سنی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسنم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ ماجمعین تم سے زیادہ دنیا سے کٹاروکٹی کرنے والے اورتم سے زید و اللہ علیہ وآلہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ والے متھے۔ (الأخذ وَ قَفْرُ اللَّ مَل ص ۵۷)

حضرت معاذة عدویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عاکشہ صدیقہ دی سے سوال کیا کہ کیارسول اللہ بی ہر مہینے تین دن زوز در کھتے ہتے فر مایابال میں نے عرض کیا: مہینہ کے کون سے دنوں میں تو فر مایا آ ب اس بی پروا نہ کرتے ہتے کہ مہینہ کے کون سے دنوں کے روز در کھیں۔ (مسلم)

تخريج حليث : (صيح مسلم باب استعباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر وصوه باسم المن ابن ماجه باب ما جاء في صيام ثلاثة ايام من كل شهر جاصه الا و المناه المام احد بن حنبل حديث السيدة عائشه رضى ماجه باب ما جاء في صيام ثلاثة ايام من كل شهر جاصه الا و التأسيع في الايام المجهولة من كل شهر جاص ١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ من النوع التأسيع في الايام المجهولة من كل شهر جاص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ من المناه على المناه على الايام المجهولة من كل شهر جاص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ من المناه على المناه على الايام المجهولة من كل شهر جام ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ من المناه على ال

چونکہ حضرت عائشہ صدیفۃ حضورا نورصلی التدعلیہ وسلم کا ہر حال نگاہ میں رکھتی تھیں اس لیے سرکار کے حالات زیادہ ترام المؤمنین ہی سے پوچھے جاتے ہتے۔ خیال رہے کہ حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم مہینہ میں مختلف روز ے رکھتے ہتے بھی زیادہ سمجھی کم گرتین دن سے کم بھی ندر کھتے ہتے ،اکثر تیر ہویں، چودھویں، پندرھویں کے روز ے رکھتے ہتے ، بھی ان کے علاوہ اور تاریخوں میں بھی لہذا ہے حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم ان تین تاریخوں میں روز ب رکھتے ہتے کیونکہ وہاں اکثری حالت کا ذکر ہے۔اشعۃ اللمعات نے فرمایا کہ ان تین روز وں کی تاریخ میں ویں ۱۰ تول بیں۔ (بڑنا ڈالمن تیج، جسوم ۱۵۲۷)

(1267) وَعَنْ أَنِى ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صُمْتَ فَالَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثاً. فَصُمْ ثَلَاتَ عَشْرَةً، وَأَرْبَعَ عَشْرَةً، وَفَالَ: "حَدِينَتْ وَخَمْسَ عَشْرَةً وَوَالُهُ البِّرْمِذِينُ، وَقَالَ: "حَدِينَتْ

حفزت ابوذر کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو مہینیہ سے تین دن روز بے رکھتو تیرہ چودہ اور پندرہ کاروزہ رکھ۔اے تریزی نے روایت کیااور کہا کہ بیاحدیث سے۔

تخریج حدیث (سنن ترمذی باب ما جاء صوم ثلاثة ایام من كل شهر جسمس رقم: ١٠٠ السنى الكبرى للبيه في باب من كل شهر جسمس رقم: ١٠٠ السنى الكبرى للبيه في باب من كل شهر يصوم هذه الايام الثلاثة من باب من كل الشهر يصوم هذه الايام الثلاثة من باب من كل الشهر يصوم هذه الايام الثلاثة من

كل شهر جمس ١٠٠٠ رقم: و١٠٠ جامع الاصول لابن الور النوع النامن في ايأم البيض جمن ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠) شرح مديث عليم الأمت معترت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بير:

ائی دنوں کو عربی میں ایام بیش یعنی چیک داردن کہا جاتا ہے جن کی راتیں روش ہیں، نبی کریم صلی اللہ مدید وسلم ن تاريخول مين اكثر روز ب ركمة تقيم مبيها كه الكي حديث مين آرباب، (بزاة الناج، جسم ٢٨٥)

حضرت تآدہ بن ملحان ﷺ ہے روایت ہے کہ ہم كورسول الله ﷺ ايام بيض لعني تيره چوده اور پندر و تارت كروز بركضة كالحكم فرمات تقد (ادد دد)

(1268) وَعَنْ قَتَادَةُ بْنِ مِلْحَانِ رَضِيّ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَا بِصِيتَامِ آيَامِ الْبِيْضِ: ثَلَاتَ عَشَرَةً، وَأَرْبَعَ عَشْرَةً. وَخَمْسَ عَشْرَةً. رُوَاهُ أَبُوْ دَاوْد.

تخريج حديث (سأن ابوداؤد بأب في صوم الثلاث من كل شهر جوصور وقم: ١٠١٥ السنن الكبرى للبيبتي باب من اى الشهر يصوم هلة الإيام الثلاثه جسم وقم: مسمسندامام احد حديث تتاديب ملحان رض الله عده جدصه، رقم:

#### شرح مديث: ايّا م بيض

ئے ہر ماہ اتیا م بیش لیعنی تمری مہینوں کے ۱۳۔۔۔۔۔۔۱۴۔۔۔۔۔۱۵ کے روزے رکھنامستحب ہے ان روز ول کی فسیلت کے بارے میں قطب الاقطاب سیرناغوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه، لکھتے ہیں، حضرت امام زین العابدين رضى التدعنه، نے فرمایا كه ١٣ تاريخ كاروز وتين بزار برس ١٤٠ تاريخ كاروز ودس بزار برس اور ١٥ تاريخ كاروز و ایک ما کھ تیرہ ہرار برس کے روز ول کے برابر ہے۔ (غنیة الطالبین منح 498)

حضرمت ابن عباس کھاسے روایت ہے کہ رسول الله ﷺ ایام بیض کے روزے سفر میں چھوڑتے تھے نہ

(1269) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمًا. قَالَ: كَانَ رَسُوُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّاهُمُ الْبِينِينِ فِي حَضٍّ وَلَا سَفَرٍ. رَوَالُهُ حَضر شل-است سَالَى في سند حسن كم ساته روايت النِّسَائِئُ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ

تخريج حديث (سأن النساني باب صوم النبي صلى الله عليه وسلم - جاص ١١٠ رقم: ١٥٠٠ مسند الهزار مسند ان عباس رضى الله عمهما ج اص، ١٠٠ و قم: ٢٠٠٥ جامع الاصول لابن اثير النوع الثامن في ايام البيض ج ص٠٠٠ وقم ٥٠٠٠٠) شرح حديث: حليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كيّخت لكهة بير:

یباں مرقات نے فرمایا ایام بیش کے متعلق علاء کے نوقول ہیں جن میں سے زیادہ قوی قول یہ ہے کہ وو چاند ک تیرهوی، چودهوی، بندرهوی را تیل بیل، انبیل ایام بیش یا تواس کیے کہتے ہیں کدان کی را تیں اجیالی ہیں اور یواس کیے کہان سکےروز ہے دنوں کونورانی اور اجیالا کرتے ہیں اور یا اس لیے کہ آ دم علیہ السلام کے اعضاء جنت ہے آ کر سیا و پڑ گئے

سے،رب تعالی نے انہیں ان تین روز وں کا علم دیا ہرروزے ہے آپ کا تہائی جسم چکیلا ہواحتی کہ تین روز دل کے بعر ساراجسم نهايت حسين موكميا\_ (مرزاة الهناجي من ٣٩٨)

عِنْدَةُ وَدُعَاءُ الْآكِلِ لِلْمَا كُولِ عِنْدَة

88 بَابُ فَضُلِ مِّنْ فَطَّرَ صَاأَمُمًا وَّفَضُلِ الصَّائِمِ الَّذِي يُؤَكِّلُ ا

(1270) عَنْ زَيْرِ بُنِ خَالِدِ الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "مَنْ فَطُرَ صَائِمًا، كَانَ لَهُ مِثْلُ آجُرِةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُنْقَصُ مِنَ أَجْرِ الصَّاثِمِ شَيْعٌ ۚ رَوَاهُ الرِّرْمِنِيُّ، وَقَالَ: "حَلِيْتُ حَسَنْ صَحِيْحٌ".

اس کی فضیلت کہ جس نے روز ہ دار کاروز ہ افطاركرا يااوراك روزه داركي فضيلت جس کے پاس کھانا کھا یا جائے اور کھانے والااس کے لیے دعا کر ہے جس کے پاس کھایا جائے حضرت زيدبن خالدجهني هظا سعددايت ب افطار كراياتواس كواس كاجرى مثل مطے كاروز وداركا اجر بھی کم نہ ہوگا۔اے تر مذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن سیح ہے۔

تخريج حليث: (سنن ترمذي باب ما جاء في فعل من فطر صائماً جهن ١٠١٠ رقم: ١٠٠٠ السنن الكبري للبيبقي باب من قطر صائماً بجيص ١٧٠٠ رقم: ١٩٩٨ المعجم الكبير للطبراني يأب من اسمه زيدين خالد الجهني جدص١٥٦٠ رقم: ١٥٦٥ سنن النسال الكيزىللييهقى بأب ثوابِ من قطر صائماً ج مص١٠٥٠ رقم: ٢٢٢٠ مستداليزار مستدريدبن خالد الجهني ج ١٠١٠ رقم: ١٥١٥) مرح حديث جليم الأمّت مفرت مفتى احمه يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كيّ تحت لكهة بين:

اس کے کہروزہ دارکوافطار کرانے یا غازی کوسامان دینے میں نیکی پر مدد کرنا ہے،رب تعالٰی فر ما تاہے: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِيرِ وَالشَّقُوٰى - چِونكدروزه دارتفس وشيطان سن جهادكرتا باس ليه است غازي كرماته وكرفر مايا - نيال رب كه روزه افطار کرانے سے تواب روزه ل جائے گا مگراس سے روزه اداند ہوگا وہ تو رکھنے سے ہی ادا ہوگا ، تواب مل جانا اور ب فرض ا دا ہونا پھھاور \_

یہ حدیث تر مذی ، این ماجہ ، نسائی ، این حبان وغیر ہم محدثین نے نقل فرمائی ، تر مذی نے اسے حسن سیح فرمایا، شاید حضرت مصنف قدى مره ان اسنادول برمطلع نه ہوئے اس ليے ان كاذ كرند فر ما يا۔ (بزا ةَ الناجع، ج ٢٥ س٣١٨)

> (1271) وَعَنْ أُمِّر عُمَارَةً الْإنصارِيَّةِ رَضِيَ الله عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَدَّمَتُ اِلَّيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: "كُلِّي" فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت اُم مماره انصاریه ﷺ سے روایت ہے کہ ر سول الند ﷺ اس کے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کی طرف کھانا آ گے کیا تو آپ نے فرمایا: تو کھا اس نے عرض كيا: ميرا روزه ہے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جائے تو اس کے لیے فرشتے دعار حمت ومغفرت کرتے ہیں۔اے تر مذی ب روایت کیااور کہا ہے صدیث حسن ہے۔ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكِلَ عِنْدَة حَتَّى يَفُرغُوا وَرُثَمَّا قَالَ: "حَتَّى يَشْهَعُوا وَوُثَمَّا قَالَ: "حَتَّى يَفُرغُوا وَرُثَمَّا قَالَ: "حَتَّى يَشْهَعُوا وَوَالْالزَّرْمِلِي قَ وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنَ".

تخريج حليت : (سان توملى باب ما جاء في فضل الصائم اذا أكل عندة جهص١٥٠٠ وقم: ٥٨٥ جامع الاصول لابن اثير الفرع السابع في دعوة العِيائم جهص١٩٠٠ وقم: ١٠٠٠)

مرح حديث عليم الأمّت معفرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

· آپ کا نام نسیبہ ابن کعب ابن عوف ہے،کنیت ام مخمارہ ،صحابیہ ہیں ،انصاریہ ہیں ،عاصم ابن زید کی بیوی ہیں ، بیعت عقبہ اور بیعت رضوان ہیں حاضرتھیں ،غز وہ احدیث آپ نے گیارہ زخم کھائے حتی کہ زخموں کی وجہ ہے آپ کا ایک ہاتھ کا شا پڑا تھارضی القد تعالی عنبہا اس کے باوجو دتمام غز وول میں حضور انورصلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں ۔

چنا نچ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا انہوں نے نہ کھایا۔اس سے دوستلے معلوم ہوئے: ایک بید کہ دوزہ وارمہمان کی تواضع خاطر کھ نے سے کرسکتا ہے، ہاں رمضان میں روزہ تو ڑوں اور روزہ چوروں کونہ کھانا کھلائے ندان کے سیے پکائے کہ بید کمناہ پر مدد ہے، رب تعالٰی فرما تا ہے: وَلَا تَدَعَادُنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدُونِ۔ووسرے بید کہ آگرمہمان کی ناراضی کا اندیشہ نہ ہوتو میز ہان نظی روزہ نہ تو ڑے اور مہمان سے عذر کردے۔

(اس کے لیے فرشنے دعا رحمت ومغفرت کرتے ہیں) کیونکہ میدروزہ دار دوعبادتیں کررہا ہے ایک روزہ دومرا کھانا کھاتے دیکھ کرصبراس لیےاس کا اجروثو اب بھی زیادہ ہے اور فرشتوں کی دعا نمیں نفع میں۔فنا ہر میہ ہے کے فرشتوں سے مرادا عمال لکھنے دالے اور حفاظت کرنے دالے فرشتے ہیں۔(مزا ڈالمنانیج،جسم ۴۰۸)

حضرت انس کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے حضرت سعد بن عبادہ کی اس تشریف لائے وہ روئی اور زینون کے کر آئے تو آپ نے وہ کھایا پھررسول اللہ کے نے فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ افطار کیا ہے اور تمہ راکھان تیکوں نے کھایا اور تم پر فرشتوں نے رحمتیں بھیجیں۔ اے ابوداؤد نے استادی کے ساتھ روایت کیا۔

(1272) وَعَنُ أَنْسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَأَ ۚ إِلَّى سَعْدِ بَنِ عُبَادَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَأَ ۚ إِلَى سَعْدِ بَنِ عُبَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ فَبَاءً يِخُبُرٍ وَزَيْتٍ، فَأَكُلُ، ثُمَّ قَالَ رَضِى اللهُ عَنْهُ فَبَاءً يِخُبُرٍ وَزَيْتٍ، فَأَكُلُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْظَرَ عِنْلَكُمُ النَّالِيْلُ وَصَلَّتُ الشَّاكِمُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْظَرَ عِنْلَكُمُ الْمَالِيْكُونَ. وَالْاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْظَرَ عِنْلَكُمُ الْمَالَائِكُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ: "أَفْظَرَ عِنْلَكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمُ اللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَالْمُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ ال

تخریج حدیث (سنن ابوداؤد باب ما جاء فی الدعا لرب الطعام اذا اکل عندة جسم ۲۰۰۰ رقم: ۲۰۵۱ سن الکبزی للبداتی باب ما یدعو به لصائد لدن افطر عنده جسم ۲۰۰۰ رقم: ۲۰۰۰ سنان این ماجه باب فی تواب من فطر صائف جاص ۱۵۵ رقم ۲۰۰۰ سنن الدار می باب دعاء الصائد لبن یقطر تعنده ج ۱۰۰۰ سرقم: ۱۰۵۱ صیح این حیان باب الشیافة ج ۱۱ص ۱۰۰ رقم ۲۰۱۰)



بِسُمِ اللهِ الرَّحْنِ الرَّحِيْمِ 10-كِتَابُ الْاعْتِكَاف

89-بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي رَمَضَانَ

(1273) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا. قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَثْمَرَ الْإَوَاخِرَهِ ثِنْ رَمَضَانَ. مُتَفَقِّى عَلَيْهِ.

الندے نام ہے شروع ہو ہزامہ بان نہایت رقم و ب الندے نام ہے شروع ہو ہزامہ بان نہایت رقم و ب النظاف کا بیان ما ورمضان میں اعتکاف کرنے کا بیان معترت این عمر حقہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ فی رمضان کا آخری عشرہ احتکاف کرتے ہے۔ اللہ فی رمضان کا آخری عشرہ احتکاف کرتے ہے۔ (منتر میہ)

تخريج حليث أرصيح بخارى باب الاعتكاف في العشر الاواخر والاعتكاف في البساجد جسس، وقم: ٥٠٠٠ عبيح مسلم باب اعتكاف العشر الاواخر من رمضان جسس، وقم: ١٩٨٩ سنن ابوداؤد بأب الاعتكاف جس، ٢٠٠٠ وقم: ١٣٠٠ السنن الصغر في لدينه في بأب الاعتكاف ج اس ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ المنتقى لابن الجارود بأب الصيام ص١٠٠ وقم: ٢٠٠٠)

شرح مدیث:اعتکاف

عبادت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد میں تخسر نے کا نام اعتکاف ہے اعتکاف کی تین تشمیں ہیں اول اعتکاف واجب دوسرے اعتکاف سنت تیسرے اعتکاف مستحب۔

(الدرالخيَّادمع دوالمحتارة كمَّاب النهوم، إب الاعتكاف، ج ٣٩٥ ٣٩٣ ٣٥٥ م)

اعتکاف واجب: جیسے کسی نے بیمنت مانی کے میرافلاں کام ہوجائے توہل ایک دن یا دودن کااعتکاف کروں گااور اس کا کام ہو گیا تو بیاعتکاف واجب ہے اور اس کا بورا کرنا ضروری ہے یا در کھو کہ اعتکاف واجب کے سئے روز ہ شرط ہے بغیرروز ہ کے اعتکاف واجب سیجے نہیں۔ (الدرالخاری ردالحتار، کل بالسوم، باب الاعتکاف، نے سابس ۴۹۵ میں ۴۹۲)

اعتکاف سنت موکدہ: رمضان کے آخری دن دنوں میں کیا جائے گا یعنی بیسویں رمضان کوسورج ڈو ہے ہے بہیں اعتکاف کی نیت سے معجد میں داخل ہوجائے اور تیسویں رمضان کوسورج ڈو ہے کے بعد انتیبویں رمضان کو چ ند ہونے کے بعد معجد سے نظے یا در کھو کہ اعتکاف سنت موکدہ کتا ہے ہینی اگر محلّہ کے مب لوگ چھوڑ دیں تو سب آخرت کے بعد معرف دو تاریخ کی اعتکاف کر لیا تو سب آخرت کے مواخذہ سے بری ہوج کی گاں اعتکاف کر لیا تو سب آخرت کے مواخذہ سے بری ہوج کیل گاں اعتکاف کر لیا تو سب آخرت کے مواخذہ سے بری ہوج کیل گاں اعتکاف میں گان ہیں۔

(الدرالخاري روالحزير، كرب السوم الإب الاحتفاف من ٢٩٣ س ٩٥ م. ٣٩٠)

اعتکاف مستحب: اعتکاف مستحب بیہ ہے کہ جب بھی بھی ہی دن یا رات میں مسجد کے اندرو خل ہوتو اعتکاف کی نیت کر ہے جتن ویر تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب یائے گا نیت میں صرف اتناول میں خیال کر لیمنا ورمنہ ہے کہہ لیمنا کا فی ہے گا اعتکاف مستحب کی نیت کی۔ کا فی ہے کہ میں نے خدا کے لئے اعتکاف مستحب کی نیت کی۔

مسئلہ: مرد کے لئے ضروری ہے کہ مجد میں اعتکاف کرے اور عورت اپنے گھر میں اس جگداعتکاف کرے کی جوجکہ اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی ہو۔ (الدرالخار) کتاب السوم، باب الاحتکاف، جسام ۱۹۳۳–۱۹۳۳)

مسکد: اعتکاف کرنے والے کے لئے بلاعذر مسجد سے نگلنا حرام ہے اگر نگلاتو اعتکاف ٹوٹ جائے گا چاہے تصدا نگا ہو یا بھول کرائی طرح عورت نے جس مکان میں اعتکاف کیا ہے اس کواس تھرسے باہر نگلنا حرام ہے اگر عورت اس مکان سے باہر نکل منی توخواہ وہ قصدا نگلی ہو یا بھول کراس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(الدرالخار كماب السوم، بإب الانتكاف، ج ٣،٥٠٠ ٥٠٣ ٥ )

مسئلہ:۔اعتکاف کرنے والاصرف دوعذروں کی وجہ ہے مسجد سے باہرنگل سکتا ہے ایک عذرطبعی جیسے پیشاب پا خانہ اور عسل فرض ووضو کے لئے دوسر سے عذر شرعی جیسے نماز جمعہ کے لئے جاناان عذروں کے سواکسی اور وجہ سے اگر چہ ایک ہی منٹ کے لئے ہوسجد سے اگر ڈکلاتو اعتکاف ٹوٹ جائے گااگر چہ بھول کرہی نکلے۔

(الدرالخارم ردالحتار كاب الصيام ماب الاعتكاف، ج٣،٩٠١ ٥٠٣ ٥٥)

مسئلہ اعتکاف کرنے والا دن رات معجد ہی میں رہے گا دہیں کھائے ہے سوئے گریداحتیاط رکھے کہ کھانے ہینے ہے معجد گندی نہ ہونے پائے اگرکوئی آ دمی معجد معجد گندی نہ ہونے پائے معتکف کے سواکسی اور کو معجد میں کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے اس لئے اگر کوئی آ دمی معجد میں کھانا پینا اور سونا چاہے تواس کو چاہے کہ اعتکاف مستحب کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہواور نماز پڑھے یا ذکر اللی کرے پھر اس کے سنتے کھانے پینے اور سونے کی بھی اجازت ہے۔ (الدرائقارع ردائحتار، کتاب الصیام، باب الاعتکاف، ج ۱۹۸۳)

مسئلہ: اعتکاف کرنے والا بالکل ہی چپ نہ رہے نہ بہت زیادہ نوگوں سے بات چیت کرے بلکہ اس کو چاہے کہ نفل نمازیں پڑھے، تلاوت کرے بلکہ اس کا درس دے، اولیاء وصالحین کے حالات سے اور دومرول کو سنائے ، کثر ت سے درود شریف پڑھے اور ذکر النی کرے اور اکثر باوضور ہے اور دنیا داری کے خیالات سے ول کو پاک صاف رکھے اور بکثر ت روروکراور گڑا کر خداسے دعا نمیں بائے۔ (جنتی زیر ۲۵۸)

(1274) وَعَنْ عَائِشَةً رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّهِ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتَّى نَوَقَاتُهُ اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتَّى نَوَقَاتُهُ اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ الْمُتَافِقَ عَلَيْهِ اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ اللهُ تَعَالَى اللهُ اللهُ

حفرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمفنان کا آخری عشرہ اعتکاف کرتے مضحتی کہ آخری عشرہ اعتکاف کرتے مضحتی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وفات عط فرمائی کھر آپ کے اللہ تعالیٰ نے وفات عط فرمائی کھر آپ کے اعتمانے کیا۔

(متفق بديه) تخويج حدايدي : (صيح بخارى باب الاعتكاف في العشر الاواخر والاعتكاف في المساجل جمس، من من دم، صيح مسدم بأب اعتكاف العشر الاواخر من رمضان جمس منه رقم: ١٨٠٠ السان الصغرى باب الاعتكاف جمس، من من رمضان جمس المنان ابوداؤد بأب الاعتكاف ج ٢ص٤٠٠ رقم: ١٣٠٠سان الدارقطني بأب الاعتكاف ج٢ص٠٠٠ رقم: ١٠٨٠ مسند امام احمد س حنبل حديث السيدة عائشه رضِي الله عنها، جسم ١٠ رقم: ١٢٠٠٥)

شرح حديث خليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحتَّان اس حديث كتحت لكهة بين:

ال جیشکی سے معلوم ہوا کہا عتکا ف سنت مؤکدہ ہےاور چونکہ حضورا نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم امت کو صراحة نه دیا بلکہ رغبت دی معلوم ہوا کہ ریداعت کاف واجب نہیں کیونکہ وجوب کے لیے تھم دینا ضروری ہے، لہذا رید دیث احناف کی دیس ہے کہ رمضان کا اعتکا ف سنت مؤ کدہ ہے ، پھرسارے مدینہ منورہ میں صرف حضور انورصنی امتدعلیہ وسلم اور بعض صی بہ ہی انتخاف کرتے تھے سب مسلمان نہ کرتے تھے بمعلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

لیعن حضورانورصلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی از واج پاک نے ہمیشہ اپنے تھروں میں اعتکاف کیانہ کہ مسجد نبوی شریف میں مسجد میں تو ایک باران ہیو یوں نے اعتکاف کیا تھا ،اعنکاف کے لیے کپڑے کے خیمے لگائے تھے جوحضور انور صلی التدعلیہ وسلم نے اکھڑواو ہے تنے فقہا فر ماتے ہیں کہا گرچے ورت مسجد میں بھی با پر دہ رہ کراعت کا ف کرسکتی ہے تکر اس کے لیے گھر میں اعتکاف بہت اچھاہے۔ (برا ڈالٹاج، جسم ۳۲۳)

حضرت ابوہریرہ عظمہ سے روایت ہے کہ رسول (1275) وَعَنَ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، الله 🍇 ہر ماہ رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تو قَالَ: كَانَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي جب وہ سال آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو آپ نے بیں ون اعتکاف کیا۔ (بندری)

كُلِّ رَمَضَانَ عَشُرَةَ آيَامِهِ، فَلَنَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُيِضَ فِيْهِ اعْتَكُفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُ. تخويج حزيث (صبح بغاري باب الاعتكاف في العشر الاوسط من رمضان جيس، ورقم: ١٠٠٠مسلد امام احمد بن

حديل؛ مستد ابي هريرة رضي الله عنه · ج مصده ، رقم: ١٠٠٥ السان الكيزي للبيهقي يأب الإعتكاف ج مص١١٣ رقم: ١٠٨٨ سان ابوداؤد بأب اين يكون الاعتكاف جوص معرقم: ١٠٩٥ سان ابن ماجه بأب ما جاء في الاعتكاف ج صوره رقم: ١٠١١) لیعنی شروع نبوت ہے مابعد جمرت شروع ہے ہررمضان میں حضرت جبریل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یارہ روز دورہ کرتے ہتھے جس سے بور ہے رمضان میں ایک ختم ہوتا تھا وفات کے سال دو پارہ روز دورکیا جس سے مہینہ میں دو

ختم ہوئے۔ بول مجھو کہ افضل رسول پر افضل مہینہ میں افضل کلام افضل مقام میں لاکر سفتے اور سناتے ہتھے، یہاں معہ وضہ

ے مرادیدارستہ ہے لینی دورشعر

نورآ ياتولا يانور يرنوراني رات اس کیے رمضان کا سارامہینہ نور ہے

اس ہے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی و فات کی خبر تھی کہ اس سال ہوگی ای سیے اس سال سفر آخرت کی تیاری خصوصیت سے فرمارے ہیں بیرحدیث اہل سنت کے بہت سے مسائل کی اصل ہے۔ بیجی معدم ہو کہ ہر مخف بڑھ ہے میں یا مرض وفات میں خصوصیت ہے آخرت کی تیاری کرے دنیاوی تعلقات کم کرنا شروع کردے ہے بھی سنت رسولی ہے، اللہ تعالی توفق وے۔ (مراہ المناج ،جس ٣٢٠)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مبر بان نہایت رحم والا ہے حجم کا بیان

جج کی فرطبیت اوراس کی فضیلت کا بیان الله تعالیٰ نے فرمایا: الله کے لیے لوگوں پر بیت

اللّٰہ کا جج ہے جواس کی طرف راستہ کی طاقت رکھت ہے اور جس نے انکار کیاتو القدسب جہ نوں ہے غنی ہے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْنِ الرَّحِيْمِ 11-كتَّابُ الْحَتِّ 90-بَابُ وُجُوْبُ الْحَتِّ وَّفْضَلِهِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَبِلْهِ عَلَى النَّاسِ جُخُ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَّمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيُّ عَنِ الْعَلَمِيُنَ) (آل عمر ان: 97)

ت شرح: حضرت صدرالًا فانسل سبِّدُ ناموللينا محمنعيم الدين مُراداً بادى مليدرهمة الندالهادى فَزائنُ العرفان بيل اس ك ت لكھتے ہيں،

مسئلہ: اس آیت بین جج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سیدعالم صلی امتہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد وراحلہ سے فر مائی زادیعن تو شدکھائے چنے کا انتظام اس قدر ہونا چاہئے کہ جا کروا ہیں آئے تک کے لئے کا فی ہوا وربیہ والیسی کے وفت تک ابل وعیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہئے راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی: (خزائن العرفان)

(1276) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُنِي الْإِسُلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنُ لَا الهَ الأَاللهُ، وَآنَ الْإِسُلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنُ لَا الهَ الأَاللهُ، وَآنَ فَعَمَّدًا رَّسُولُ الله، وَإِقَامِ الضَّلُوةِ، وَإِيتَاء الزَّكُوةِ، فَعَمَّدًا رَّسُولُ الله، وَإِقَامِ الضَّلُوةِ، وَإِيتَاء الزَّكُوةِ، وَجَمَّانَ مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر طف سے روایت ہے کہ رموں اللہ فل نے فرمایا: اسلام کی بنیاد یا بی چیزوں پر ہے لااللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کی وابی دین نماز قائم کرنا و کو قادا کرنا بیت اللہ کا مج کرنا اور ماہ رمضان کے دوزے رکھنا۔ (منت مید)

تخریج حدیث (صبح بخاری باب الایمان وقول النبی صلی الله علیه وسلم بنی الاسلام علی خس جاص، رقم: ه صبح مسلم باب قول النبی صلی الله علیه وسلم بنی الاسلام علی خس جاص وقم: ۱۱۱ الساس الکبری للبیه فی باب صل فرض الصلاق جاص ۱۹۰۸ رقم: ۱۹۰۸ ستن قرمذی باب ما جاء بنی الاسلام علی خس جه ص و رقم: ۱۹۰۹ سن النسانی الکبری باب علی کم بنی الاسلام، حرص ۱۹۵۰ رقم: ۱۱۵۲۲)

شرح حديث: عليم مأمت مسترت مشقى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كرتحت لكهية بين:

آپ کا نام عبداللہ بن تمر ہے، ظہور نبوت ہے ایک سال پہلے پیدا ہوئے، سیکے دویش شہادت ابن زبیر سے تین ماہ بعد و فات پائی ، ذک طوی کے مقبرہ مباجرین میں ونن ہوئے، چورای سال عمر شریف پائی ، بڑے متقی اور المل باسنة تھے۔رضی اللّٰدعنہ۔(مرقا ة وغیرہ) (اسلام کی بنیاد پائٹے چیزوں پرہے) یعنی اسلام شل خیمہ یا حیوت کے ہادریہ پانچے ارکان اس کے پہنچ ستونوں کی طرح کہ جوکوئی ان بیس سے ایک کا انکار کرے گا وہ اسلام سے خارج ہوگا ، اوراس کا اسلام منہدم ہوجا ویگا۔ خیال رہے کہ ان ان ان کم ل ان کیاں موقوف ہے اور ان کے مانے پرنفس ایمان موقوف ، لہذا جو بچے العقیدہ مسلمان بھی کلمہ نہ پڑھے یا نماز روزہ کا پابند نہ ہو، وہ آگر چیمؤمن تو ہے گرکا ل نہیں ، اور جوان میں ہے کسی کا انکار کرے وہ کا فرے۔ لہذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں ، ندا تال ایمان کے اجزاء ہیں۔

(لااله الا الله معهد وسول الله کی گوای دینا) اس سے سارے عقائد اسلامیہ مراد ہیں جو کسی عقیدے کا منکر ہے وہ حضور کی رسمالت ہی کا منکر ہے۔ حضور کورسول مانے کے بیمعنی ہیں کہ آپ کی ہر بات کو مانا جو ہے۔

( نماز قائم کرنا ) بمیشه پڑھنا ہی پڑھنا ، دل لگا کر پڑھنا ، نماز قائم کرنا۔

(زکو ۃ اوا کرتا) اگر مال ہوتو زکوۃ و کے ادا کرتا فرض ہے ورنہ بین گرا نکا ماننا بہر حال لازم ہے۔ نمی زہجرت ہے پہلے معراج میں فرض ہوئی ، زکوۃ وروز در ساجے میں ،اور جج سے بیس فرض ہوئے۔ (برا ؛ ڈالمنانج ، جامس)

مجج كابيان

ے و سے فرض ہوا نماز وز کو ۃ اورروز ہ کی طرح جج بھی اسلام کا ایک رکن ہے اس کا فرض ہوناتھ اور پیٹین ہے جواس کی فرضیت کا اِ نکار کر ہے وہ کا فر ہے اور اس کی ادائی میں تاخیر کرنے والا گنبگاراور اس کا ترک کرنے والا فاسق اور عذاب جہنم کا سز اوار ہے۔انٹہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فر ما یا کہ:

وَأَيْتُواالُحَجُّ وَالْعُبُرَةَ لِلْهِ

لعنی حج دعمره کواللد کے لئے بورا کرو۔ (ب2، البقرة: 196)

احادیث میں جج وعمرہ کے فضائل اوراجر وثواب کے بارے میں بڑی بڑی بٹارتیں آئی ہیں تگر جج عمر میں صرف ایک ربی فرض ہے۔

ق واجب ہونے کی شرطیں : ق واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں جوت کہ بیہ بتک بیرب نہ پائی جا کیں تج فرض نہیں۔
(۱) مسمان ہونا کا فر پر غ قرض نہیں (۲) وار الحرب میں ہوتو یہ بھی ضروری ہے کہ جات ہو کہ تج سلام ہے ارکان میں ہے ہے اس بالغ ہونا لیخی نابالغ پر ق فرض نہیں (۵) ماقل ہونا الہٰذا مجنون پر ق فرض نہیں (۵) تراوہونا لیخی لونڈ کی فلام پر ق فرض نہیں (۲) تندرست ہونا کہ قح کوجا سکے اس کے اعضاء سلامت ہوں ، اکھیارا ہولہٰذا اپ آج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کئے ہوں اور اس بوڑھے کو جا سکے اس کے اعضاء سلامت ہوں ، اکھیارا ہولہٰذا اپ آج فرض نہیں جس کے پاؤں کئے ہوں اور اس بوڑھے پر کہ سواری پر خود شدیعے سکتا ہوج فرض نہیں یوں ہی اندھے پر بھی ج فرض نہیں اگر جبے پر کر کر لے چلنے والا اس بے مطح الن سب پر بھی میضروری نہیں کہ کو بھیج کر اپنی طرف ہے جج کر اویں (۷) سفرخرج کا ایک جو نااور سواری کی قدرت ہونا چاہے سواری کا مالک ہویا اس کے پاس انتامالی ہو کہ سواری کر ایہ پر لے سکے (۸) جج

(الفتادي الصندية ،كتاب المناسك، الباب الاول، ج ا بس ٢١٨\_٢١٨)

صحت اواکی شرطیس :صحت اداکی نوشرطیس بین که اگریدنه پائی جا عی توج صحح نبیل ہوگا وہ شرائط یہ بیل (۱) مسل ان ہونا (۲) احرام ، بغیراحرام کے ج نبیل ہوسکتا (۳) جی کا وقت یعنی ج کے لئے جو وقت شریعت کی طرف ہے معین ہا سے قبل ج کے افعال نبیل ہوسکتے (۳) افعال جی کی جگہوں پر افعال جی کرنا مثلاً طواف کی جگہ مبجہ حرام ہے وقوف کی جگہ مبیدان عرفات و مزد عذہ ہے کنگر کی مار نے کی جگہ من ہے اگرید کام دومری جگہ کریگا توج صحح نبیل ہوگا (۵) تمیز کرنا اثنا حجون مبیدان عرفات و مزد عذہ ہے کنگر کی مار نے کی جگہ من ہواس کا جی صحح نبیل (۲) عقل والا ہونا کہ مجنون اور دیوانے کا جی صحح نبیل (۷) جی کے فراکش کو ادا کرنا جس میں کسی چیز کی تمیز ہی نہ ہواس کا جی صحح نبیل (۲) عقل والا ہونا کہ مجنون اور دیوانے کا جی صحح نبیل (۷) جی کے فراکش کو ادا کرنا جس نے کی کوئی فرض چیوڑ دیا اس کا جی صحح نبیل ہوا کہ اور اس مال احرام باندھا اور جس مال احرام باندھا اور عبول اگر ہوگا تو جی باطل ہوجائے گا (۹) جس سال احرام باندھا ای سال جی کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور عبول اس سے آئندہ سال جی کرنا اگر اس سال احرام باندھا ای سال جی کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور عبول سے اس ندھ سال جی کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور سے اس سال جی کرنا اگر اس سال جی کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور سے اس سال جی کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور سے اس سال جی کرنا اگر اس سال جی کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور سے اس سال جی کرنا اگر اس سال کرنا اگر اس سال خی کرنا اگر اس سال کرنا اگر اس سال سال

(ردانحتا رمع الدرالخآر، كمّاب الحج ،مطلب فيمن هج بمال حروم ، ج ٣ جس ٥٢٢)

جے کے فرائض: کج میں میہ چیزیں فرض ہیں(۱)احرام کہ میشرط ہے(۲)وقوف عرفہ یعنی نویں ڈوائجہ کے آفاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صد دتی سے پہلے تک کسی وقت عرفات میں تھیم نا (۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیر سے یہ دونوں چیزیں لیمنی عرفہ کا وقوف اور طواف زیارت کچ کا رکن ہیں (۴) نیت (۵) تر تیب یعنی پہنے احرام باندھن پھرعرف میں تھیم زن پھر طورف زیارت (۲) ہرفرض کا اپنے وفت پر ہونا (۷) مکان لیمنی وقوف عرفہ میدان عرفات کی زمین میں ہونا سوا بطن عرنه کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔

(الدر، لخارمع روالحتار، كماب المج مطلب في فروض المج وواجباته، ج٣٩م ٥٣٧\_٥٣٧) (جنتي زيور ٣٩٠\_٣١)

قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ قَلُ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُم الْحَجَّ فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ قَلُ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُم الْحَجَ فَعَالَ: "فَقَالَ رَسُولَ اللهِ فَيَخُوا" فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى فَسَكَت. حَتَّى قَالَهَا ثَلَاقًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَبَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَبَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَبَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْجَبَتْ، وَلَبَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَرُونِي مَا تَرَكُتُكُمْ ! وَلَبَا اللهُ عَلَيْهِ فَي قَالَ: "فَرُونِي مَا تَرَكُتُكُمْ ! وَلَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَي الْمِيامِةِ فَي قَالَا اللهُ عَلَيْهِ فَي الْمِيامِةِ فَي قَالَا اللهُ وَعَلَى اللهُ عَلَيْهِ فَي اللهِ فَي اللهُ عَلَيْهِ فَي اللهُ اللهُ عَلَيْهِ فَي اللهِ فَي اللهِ فَي اللهُ اللهُ عَلَيْهِ فَي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ فَي اللهُ اللهُ

تخريج حن يث الكيرى لديده مسلم بأب قرض الحج مرة في العبر بيه ١٠٠٠ رقم: ١٠٢٠ السان الكيرى لديده مياب وجوب الحج في العبرة موق في العبرة موق في العبرة موق في العبرة موق واحدة بيه ١٠٠٠ صيح ابن حبان بب الحج في العبرة موق واحدة بيه ١٠٠٠ مسلما المنان النسائي الكيري بأب وجوب الحج بيه ١٠٠٠ رقم: ١٠٠١ صيح ابن حبان بب فرض الحج بيه ص١٠٠ رقم: ١٠٠١ مسلما احداد مسلما في هريرة رضى الله عنه وجه ص١٠٠ رقم: ١٠٠١)

مرح حديث : حليم الأمّت معرسة مفتى احمد يا دخان عليد رحمة الحتّان ال حديث كتحت لكهة بين:

یہ خطبہ مج فرض ہونے کے سمال مدینہ منورہ میں تھا د مرج میں فئے کہ ہوئی تو بعض لوگوں نے جے کیا ، وج میں حضورت ابو بکر صدیق نے لوگوں کو جے کرایا اور واج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جے فرمایا ، ابن ہوم فر ، تے ہیں کہ جے ک فرضت مرج یو بیا ، ابن ہوم فر ، تے ہیں کہ جے ک فرضت مرج یو بیا ہے جا ہے ہیں ہے ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استے عرصہ تک جے نہ کرن اس لیے تھ کہ آپ کو اپنی زندگ اور اپنے جج کر نے کا علم تھا جق یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بھی دویا تین جے کہے ہیں جیس کہ تر ذکری ، ابن ما جہ دحاکم نے حضرت جا بروغیر ہم سے روایت کی ۔ (مرقات)

اگر جج کی فرضیت فتح مکہ سے پہلے ہے۔ یا اچ میں ہوئی تواس کے معنی بیہوں گے کہ جب تنہیں مکہ معظمہ پہنچنا میسر ہوج نے توجج کرنی فرض توابھی ہوگیا ہے مگر اس کی ادا جب لازم ہوگی اورا گرفتح مکہ کے بعد مجھے میں فرض ہوا ہے تو اس کے معنی بیابیں کہاس مال ہی جج کرو۔ (ایک آدمی نے عرض کیا کیا ہر سال یارسول اللہ؟) ہے عرض کرنے والے حضرت اقرع ابن حابس تھے، وہ سمجھے ہے کہ ہر رمضان میں روزے فرض ہوئے ایس سے اللہ علیہ کے فرض ہوکہ پھر بیسو چا کہ اس میں لوگوں کو بہت دشواری ہوگی کیونکہ روزے فرض ہوئے گھر میں ہی رکھ لیے جاتے ہیں گرج کے لیے مکہ معظمہ جانا پڑتا ہے اورا طراف عالم سے ہرس بیت اللہ شریف پہنچنا بہت مشکل ہوگا اس لیے آپ نے بیسوال کیا اور بار بارکیا تا کہ مسئلہ واضح ہوجائے۔

اس سوال پر حضور ملی الله علیہ وسلم کی خاموثی اس لیے تھی کہ مائل سوال سے باز آ جائے تا کہ ہم کو جواب کی ضرورت نہ ہو تکر سائل شوق کی زیادتی سے بیاشارہ نہ بمجھ مکا۔

(اگریس کہدویتا ہال تو لازم ہوجاتا) یعنی پوراجواب تو کیامعنی،اگرہم صرف ہاں کہددیتے تب بھی ہرس ل حج فرض ہوجاتا۔اس سے دومسئلے معلوم ہوئے:ایک بید کہ اللہ تعالٰی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوا دکام شرعیہ کا، لک بنایا ہے کہ آپ کہ ہوجاتا۔اس سے دومسئلے معلوم ہوئے:ایک مید کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: دَمَا ہاں اور نہ میں تا شیر ہے جس کے تو می ولائل موجود ہیں کیوں نہ ہو کہ آپ کا کلام دحی اللہی ہے،رب تعالٰی فرماتا ہے: دَمَا يَنْعِدَى عَنِ اللّٰهَ فِي إِنَّ هُولِاللّٰهُ وَمَى يُولُول عَنِي بِوری تحقیق ہماری کتاب مسلطنت مصطفیٰ میں ملاحظ فرم سیئے۔ دوسرے یہ کہ بزرگوں سے اعمال اور وظیفوں میں تیدیا پابندی نہ لگوائی جا ہے بلاقید عمل کرنا چا ہے۔

(جب تک میں تم کوچھوڑ دوں) لینی ہمارے احکام میں کیوں، کیے اور کب کہدکر قید ندلگا نمیں ہم شرعی احکام کی تبیغ ہی کے سیتو بھیجے گئے ہیں ضروری چیزیں ہم خود بیان فر مادیں تے۔(لمعات)

(اپنے انبیاء پراختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوگئے)اس طرح کہ انہوں نے زیادہ بوچھ بوچھ کر پابندیاں لگوالیں، پھر ان پابندیوں پڑمل نہ کرسکے یاانہوں نے ممل تو کیا تکر بہت مشکل ہے جیسے ذکے گائے کاوا قعہ ہوا۔

(1278) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ الْعَمَلِ الْفَضَلُ؛ قَالَ: ﴿اِيُمَانُ بِاللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ الْعَمَلِ الْفَضَلُ؛ قَالَ: ﴿اِيُمَانُ بِاللهِ وَسَلَّمَ اللهِ الْعَمَلِ الْفَضَلُ؛ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ وَرَسُولِهِ "قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؛ قَالَ: "جَجُّ مَيْرُورٌ" مُتَفَقَّ اللهِ "قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؛ قَالَ: "جَجُّ مَيْرُورٌ" مُتَفَقَّ اللهِ "قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؛ قَالَ: "جَجُّ مَيْرُورٌ" مُتَفَقَّ

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا گیا کہ کون سامل زیادہ فضیلت والا ہے و آپ نے فرمایا: اللہ آور اس کے رسول پر ایمان لونا۔ کہا گیا بھر کون سامل فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرن موض کیا

معمیا: بچرکون سافر ما یا حج مقبول\_(متنق ملیه)

اَلْمُهُرُوْرُ ۗ هُوَ: الَّذِي لِا يَرُتكِبُ صَاحِبُهُ فِيهِ

میرود:وہ مج کہ مج کرنے والا اس میں کسی معصیت کاار تکاب ندکر ہے۔

تخريج حليث: (صيح بخارى بأب من قال ان الإيمان عو العبل جاص ١٠٠ وقر: ١٠٠ حصيح مسلم بأب بيان كون الإيمان بالله تعالى افض الإعمال جاص، وقم: «ه محيح اين حيان بأب فضل الإيمان جاص دم رقم: ١٥٠ سان النسائي الكبري باب ما يعدل انجهاد في سبيل الله يجسم ١٠٠٠ وم ١٠٠٠ مستد امام احد بن حنيل مستد ان هريرة رضى الله عنه ج ١٨٠٠ رقم: ١٨٠٠) مرح حديث اللبيم الأمّن حصرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة إلى:

الفنل سے مراد درجہ اور ثواب میں زیادہ، چونکہ ایمان عقائد کا نام ہے اور عقیدہ دل کا تمل ہے اس لیے ایمان کو اعمال میں داخل کیا گیا جوی لوگ جاننے بہجائے اور ماننے کوافعال قلوب کہتے ہیں ، چونکہ سارے اعمال کی صحت وقبولیت بمان يرموقوف إس الياكان كاسب سے يبلے وكركيا كيا۔

الله کی راه کا جہاد وہ جنگ ہےجس میں محض رب کوراضی کرنا اور اسلام کی اشاعت منظور ہو، مال ، ملک ،عزیت حاصل كرنے كے ليے جنگ كرنا فتنہ ہے جہاد نہيں۔ شعر

جنگ مؤمن سنت پیغمبری است

جنك شابال فتنه وغارت كرى است

چونکه جج بدنی و مالی عیادات کا مجموعہ ہے اس کیے اس کا بھی بڑا درجہ ہے۔ جج مقبول ومبروروہ ہے جوہز کی جھکڑ ہے مناه وریوء سے خالی ہوا در سی اوا کیا جائے۔ خیال رہے کہ بعض احادیث میں ایمان کے بعد نماز کا ذکر ہے مگریہاں جہ دکا ذكر آيا اس كيے كه جہاد في سبيل الله اكثر نمازى ہى كرتے ہيں يا بعض بنگاى حالات ميں جہاد نماز سے افضل ہوج تا ہے، دیکھوحضور صلی امتّٰدعلیہ وسلم نے غزوہ و خندق میں زیادہ مشغولیت کی بنا پر پانچ نمازیں قضاء فرمادیں لہذو وادیث میں تعارض نبیں۔ ہنگا می حالات اور ہوتے ہیں معمول پر پہنچنے کے بعددومرے حالات۔ (مزاۃ الناجے، جس س ١٣٢)

فرماتے ہوئے سٹا کہ جس نے مجھ کیو پھرنہ ہے دیوٹی کی بات کی اور ندکوئی گناہ کیا تو وہ ،س طرح لوٹے گاجس طرح جس دن اس کی مال نے اس کوجنم دیا تھا۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: "مَنْ يَجَّ. فَلَمْ يَرُفُكْ، وَلَمْ يَفْسُنَّ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَكَانُهُ أَمُّهُ مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

(شق مديه)

تخريج حليث وصيح بفارى بأب فضل ج المهرور جاص١١١ رقم: ١٥١١ حصيح مسلم بأب في فضل اعج والعمرة ويوم عوفة سيمص ١٠٠٠ رقم: ١٠٦٠ السان الكيزى للبيهق بأب فضل الحج والعبرة جون ٢٦٠ رقم: ١٠١٥ مئن أبن ماجه باب فصل لحج و لعبرة حاص ١٦٠ رقم: ١٨٨٠ سان ترمذي بأب ما جاء في ثواب الحج والعمرة جهص ١٠١٠ رقم: ١١١)

شرح حديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كيّت لكيت بين: ج کے بیان میں رنٹ سے مراد ہوتا ہے بیوی سے صحبت یا صحبت کے اسباب پر عمل یا صحبت کی عفتگوا ورنسق سے مراد ہوتا ہے ساتھیوں سے لڑائی جھکڑا لیتنی جورضائے الیں کے لیے جج کرےاور جج کوفٹش باتوں ہڑائی جھکڑوں سے پاک و صاف رکھے تو مخناہ صغیرہ سے تو یقینًا اور کبیرہ سے احتمالًا بالکل صاف ہوجائے گاحقو ق العباد تو ادا ہی کرنا پڑی مے جق پر

ہے كەتا جرماجى كومجى تواب ملے كالمركلص ماجى سے كم رامرقات ) (مراة المناجى، جسم ساما) فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی وتفہ کے

کیے کفارہ ہے اور جج مقبول کی جزاجنت کے سوا پچھاور خبیں۔(متنق علیہ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْعُهُرَةُ إِيلَ الْعُهُرَةِ كَفَّارَةً لِّيهَا بَينَهُمَّا، وَالْحَبُّ الْمَهُرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَا ۗ إِولاَّ الْجَنَّةَ "

تخريج حليث (صيح بخاري بأب وجوب العبرة وقضلها بجوس رقم: ١١١١ صيح مسلم بأب في فضل الحج والعبرة ويوه عرقة جين ١٠٠رقم: ١٠٤٥ إلسان الكيرى للبويقي بأب فضل الحج والعبرة جه ١٠١٠ رقم: ١٠٦٨٠ سان ابن ماجه بأب فضل الحج والعبرة جهم ١٩٠٠ رقم: ٢٨٨٨ سان النسائي الكيزي بأب فضل العبرة جه ص١٠٠ رقم: ٢٠٠٨)

مرح حديث عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

علما وفر ماتے ہیں کہ دوعمروں کے درمیان کے گناہ صغیرہ معاف ہوجائے ہیں اور حج مقبول میں گناہ کبیرہ کی معانی کی مجی توی امیدہ۔

(جزا جنت کے سوالیجھ ادر نبیں) لیتنی جج مقبول کی جزاءتو ینقینًا ہے اس کے علاوہ دنیا میں غزا، دعا کی قبولیت بھی عطا ہوج ئے تورب کا کرم ہے حصر ایک جانب میں ہے۔ (مِزا ڈالمناجِج،ج م ص ۱۲۳)

(1281) وَعَنْ عَأَئِشَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهَا،

قَالَت: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلَا نُجَاهِلُ؛ فَقَالَ: ﴿ لَكُنَّ آفَضَلُ الْجِهَادِ:

كِخُ مُّ أَرُورٌ "رَوَاهُ الْبُخَارِيُ.

حضرت عائشہ ﷺ ہے روایت ہے کہ میں نے عرض كيا: يا رسول الله! بهم جها دكوزيا ده فضيلت والاثمل مجھتی ہیں' تو کیا ہم جہادنہ کریں۔ آپ نے فر مایا: کیکن زیادہ فضیلت والاعمل حج مقبول ہے۔ ( بخاری )

تخريج حديث (صيح بماري باب قضل الحج المدرور جوص ١١٠٠ر قم: ١٥٢٠مسند، ابي يعلى مسند عائشه رض الله عمها جهص١١١ رقم: ١١١٠مسني الشافعي الباب الاول فيهاجاء في فرض الحج وشروطه ص١١٠ رقم: ٢٠١)

شرح حديث: حليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كتحت لكهية بين:

کہ مجھے بھی میدان جہاد میں اینے ساتھ لے چلیں ،مجاہدین کی مرہم بٹی ودیگر خدمات کروں گی اور اگر ضرورت پڑی تو کفار ہے لڑوں گی بھی۔ (لیکن زیادہ فضیلت والاعمل جج مقبول ہے) لیعنی عورتوں پر جہاد فرض ہیں جج فرض ہے اگر ان میں اس کی حاقت ہو۔ خیال رہے کہ بھی ہنگامی حالات ایسے نازک ہوجاتے ہیں کہ تورتوں کا بھی جہاد کرنا پڑتاہے جب کہ مرد جہ دے بے ٹا کا فی ہوں ، کفار کا و ہا ؤ بڑھ جائے ، بیر صدیث تارل (Normal) حالات کی ہے۔اور جن احادیث میں عور توں کا جب د میں جانا ٹابت ہے وہ ہنگای حالات میں ہے لہذا احادیث میں تعارض نہیں۔اس حدیث ہے وہ یوگ عبرت پکڑیں جو جوان لڑ کیول کو تعلیم کے بہاندا کیلی پر دیس میں جھیج ویتے ہیں جہاں اسکولوں میں مخلوط تعلیم دی ج تی ہے، وہ بھی عبرت پکڑیں جو جہادیریڈ (Prade) کے بہانہ مورتوں کو بے پردہ پھراتے ہیں۔شعر كراب بيفكركه بيثا مج خفيفه بو

(مِزا وَالمناجِيءِ جهم من ١٣٠)

اور الی سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ فر ما یا: کوئی دن ایسانہیں ہےجس میں ایند تعالی عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندے کوجہنم کی آ گ سے آ زاد کرتا (1282) وَعَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمِر آكُثَرَ مِنْ أَن يَعْتِقَ اللَّهُ فِيْهِ عَبُدًا مِنَ النَّارِ مِنْ تَوْمِر عَرَفَةَ ﴿ رَوَاهُ

تخريج حليث: (صيح مسلم بأب في فضل الحج والعبرة ويومر عرفة ج بص،١٠٠ رقم: ٢٥٥٠ سان النسائي بأب ما ذكر في يوم عرقة جدص١٩٥٠ رقم: ٢٠٠٠ السان الصغرى للبيهقي يأب ما يفعل البرء بعد الصفأ والبروة جوص، رقم: ١٤١١ جأمع الاصول الاين اليراباب يومرعرفة بجوص١٩٦٠ رقم: ١٨٦٥)

مرح حديث: حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكي بين:

لیعنی سال بھرکے تمام دنوں سے زیادہ نویں ذی الحجہ کو گنہگار بخشے جاتے ہیں۔عبد کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اس ون حاجیوں کے علد وہ اور بندوں کوبھی بخشاہے ای لیے غیر حجاج کے لیے اس دن روز ہسنت ہے۔

لیخیٰ اس دن الله کی رحمت بند دل سے قریب تر ہوتی ہے اور رب تعالی فرشتوں پر حاجیوں کی افضلیت ،ان کی ش<sub>را</sub>فت وكرامت ظاہر فرما تاہے كہاہے فرشنوںتم نے كہا تھا كہانسان خونريزى وفساد كرے گاتم نے اس پرغور نەكىي كہانسان اپنا محمر باروطن چھوڑ کر پردین بن کر، پریٹان بال، گفن پہنے لبیك لبیك كى صدائيں لگا تا عرفات كے ميدان ميں بھى آئے گا، بتاؤ، ن حاجیوں نے سواء میری رضاء کے اور کیا چاہا ہے ،صرف جھے راضی کرتے کے لیے بیلوگ ان میدانوں میں مارے مارے چھرد ہے ہیں میشرف ندملا نکہ کو حاصل ہے ندجنات کو صرف ان ہی کا حصہ ہے۔ (بڑا ہ ا ناجح ،جس ص٥٠١)

حضرت ابن عباس 🕸 ہے روایت ہے کہ رسول

(1283) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَمْرَةٌ فِي الله الله الله الله الله عن عمره في كرابر بي

# رَمَطَانَ تَعْدِلُ كَبَّةً - أَوْ كَبَّةً مَّيِّي "مُثَّفَقَّ عَلَيْهِ.

المناسان ترملی بأب مرحد الارمضان جسمان جسمان المناد المناد المناد المناد المناد المناد المنان العبرة في رمضان جس، رقم المنان الكناد الكناد المنبية في المنان جسمان جسمان المنان المنان الكناد المنبية في ومضان جسمان جسمان المنان المنان

شرح حديث بحبيم الأشت حفرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنان ال حديث كي تحت لكهة بين:

یعنی ماہ رمضان میں کسی وقت عمرہ دن یا رات میں اس کا ثواب جے کے برابر ہے۔معلوم ہوا کہ جگہ اور وقت کا اڑ عبادت پر پڑتا ہے۔اعلٰی جگہ اوراعلٰی وقت میں عبادت بھی اعلٰی ہوتی ہے۔(مرقات)حضور صلٰی اللہ علیہ وسلم کے سارے عمرہ ذیقعندہ میں ہوئے۔(مِرَا ﷺ المناجح رج ۳ ص ۱۲۵)

(1284) وَعَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةٌ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِةٍ فِي الْحَبِّ، آذَرَكَتْ آنِ اللهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِةٍ فِي الْحَبِّ، آذَرَكَتْ آنِ اللهِ اللهِ إِنَّ فَرِيْضَةً اللهِ عَلَى عِبَادِةٍ فِي الْحَبِّ الْدَرَكِتُ آنِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ا

اورائمی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض
کیا: یارسول اللہ بے شک جی کے بارے میں اللہ کا
فریعنہ آپنے بندول پرمیرے باپ کو پہنچا ہے وہ بہت
بوڑھا ہے سواری پرنیس بیٹے سکتا کیا ہیں اس کی طرف
سے جی کرلول تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ (متنز سے)

تخويج حليف: (صميح بخارى باب وجوب الحج وقضله جهس ۱۹۲۰ قرة ۱۹۱۲ صميح مسلم باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهها أو للهوت جهس ۱۰۰ رقم: ۱۳۱۵ السان الكيزى للهيهة، بأب النيابة في الحج عن الهعضوب والهيت جهس ۱۰۰ رقم: ۱۳۱۰ السان الكيزى للهيهة، بأب النيابة في الحج عن الهين جهس ۱۸۳۱ رقم: ۱۸۳۱ منه ۱۸۳۰ من الهين جه س ۱۸۳۱ وقم: ۱۸۳۱ منه ۱۸۳۱ من الماد مي بأب في الحج عن الحي جه س ۱۸۳۱ وقم: ۱۸۳۱) مرح حد يرث حكمت لكمة إلى ألم من حضرت مفتى الحمد يا دخال عليد حمة الحمدًا ال الدين عديث كمت لكمة إلى:

یعنی میرے باپ پر بڑھا ہے جی تج فرض ہوا ہے یا اس طرح کداسلام میں فرضیت تج کا تھم جب آیا تو بڈھے تھے یا اس طرح کدان کے پاس مال بڑھا ہے جی بی بی آیا ہے، یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اس نے تج نہ کیا حتیٰ کہ بڈھ ہوگیا، پہلے معنی پر بیرحدیث امام شافعی کی دلیل ہے۔ تحیال دہے کہ اگر بہت بڑھا ہے و معذوری کی حالت میں مسلمان صاحب نصاب ہوجب کہ مواری پر بھی سفر نہ کر سکے تو امام ابوضیفہ کے ہاں اس پر تج فرض نہ ہوگا کہ وہ مین استنظام الیّنه سیبیند میں داخل نہیں۔ امام شافعی کے ہاں قرض ہوجائے گا، ہاں صاحبین نے ہاں اگر یہ بڈھا دوسرے ساتھی مددگار کے خرجی تا در ہوتو جے فرض ہوجائے گا، ہاں صاحبین نے ہاں اگر یہ بڈھا دوسرے ساتھی مددگار کے خرجی تا در ہوتو جے فرض ہوجائے گا۔

ہ ہیں طاقت آنے کی امیدنہ ہوئے: ایک یہ کہ ایسا معذور صحف جس میں طاقت آنے کی امیدنہ ہوج ہدل کر اسکتا ہے، جج نفل میں طاقتور آ دمی بھی کراسکتا ہے۔ دوسرے میہ کہ عورت مرد کی طرف سے جج کرسکتی ہے اگر چیدمرد وعورت کے طريقه في من قدر ك فرق موتاب (مزا دالناجي، جسم ١٣٧)

(1285) وَعَنْ لَقِيْنَطُ بُنِ عَامِر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَهُ أَلَى اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَنْهُ: أَنَهُ أَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ آنِ شَيْعُ كَبِيْرٌ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، وَلَا الْحُهُرَةَ، وَلَا اللّهُ مِنْ عَلَيْهُ مَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ الْحِيدُ وَالْمُرْمِلِينَ، وَقَالَ: "حَلِيدًا فَي حَسَنَ صَعِيمٌ".

حفرت لقیط بن عامر منا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ کے پاس آیا ہی عرض کیا: میراب پہت بہت بوڑھا ہے جہ کہ مارت کے پاس آیا ہی عرض کیا: میراب پر بہت بوڑھا ہے جہ کرسکتا ہے نہ عمرہ اور نہ بی سواری پر بہتے سکت ہے۔ آو آپ نے فرمایا: اپنے باپ کی طرف سے جج اور عمرہ کر۔ اسے ابودا وُ داور تر نہ کی ہے روایت کی اور کہا کہ بیحد یث حسن سے ہے۔ ۔

تخويج حلايث والمدين جس المه واود بأب الرجل يحج عن غيرة جه س ١٩١٠ وقم: ١٨١٠ سان ترمذي بأب ما جاه في الحج عن الشيخ الكهار والمدين جس اله وقم: ١٩٠٠ المنتقل لابن الجارود بأب المناسك ص ١٣٠٠ وقم: ١٠٠٠ سان ابن ما چه باب الحج عن الحي اذا لعر يستطع جهس ١٠٠٠ وقم: ٢٠١٠ سأن النسائي الكوري بأب العمرة على الرجل الذي لا يستطيع جه ص ٢٢٠ وقم: ١١١٠) شرح حديث ويكيم الأمت مصرت مفتى احمد يارفان عليه رحمة الحتان ال حديث كرحمت كصة بين:

لیتنی میرے والد زیادہ بوڑھے ہونے کی وجہ سے نہ تو تج وعمرہ کے ارکان اوا کرسکتے ہیں طواف سعی وغیرہ اور نہ سواری پر بیٹے سکتے ہیں طواف سعی وغیرہ اور نہ سواری پر بیٹے سکتے ہیں جو سکمہ عظمہ تک پہنچائے لہذا حدیث پر کوئی اعتراض نبیل ۔ غالبا ان کے والد پر پہلے ہے جج فرض مناسی مجبوری کی وجہ سے جج نہ کہا تھا ورنہ ایسے بوڑھے پراگراس کمزوری ہیں مال آئے تو جج فرض نبیس ۔

(ج آور عرو کر رہ کر اور میں کے اور عرو کر دو یا کسی سے کر ادو نیال رہے کہ ج بدتی و مالی عہادت کا مجموعہ ہے لہذا ہوتت مجبوری دو مرا اس کی طرف سے کرسکتا ہے بعنی ج بدل عمر قدرت ہوتے ہوئے نووہی کرنا ہوگا مجن بدتی عبادات میں مطلقا عاباز ہوئا ہوئا ہوئا ہوئا ہوئی اوا بدت میں مطلقا عاباز ہذا کوئی کسی کی طرف سے نماز روزہ مجمعی اوا بنیس کرسکتا اور ذکوۃ قربانی مہر حال اوا کرسکتا ہے اس کی اجازت سے دیال رہے کہ عرو فرض یا واجب نہیں سنت ہے لہذا حدیث میں دونوں کا محم دینا استحابا ہے ، یعنی بہتر بیسے کہ دونوں بی باب کی طرف سے اوا کرو، آبت کر بہد وَاتِنتُوا الْحَدِّ مَن الْحَدِّ وَالْحَدِّ وَالْمَو مِن عَرو مُرو کے کردیے کے بعدا اس کے پورا کردیے کا حکم ہے یعنی جب جے وعمرہ شروع کردیا تو انہیں ضرور پورا کروں کیونکہ ہر نقل شردع کردیے سے فرض ہوجا تا۔ (یزا ڈالدنا تیج ، جس سے ۱۵)

مَنْ اللهُ عَلَيْهِ فَيْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْنَ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ فَرَايا كَهُ مَعْ مَا اللهُ عَلَيْهِ فَرَايا كَهُ مَعْ مَا اللهُ عَلَيْهِ فَرَايا كَهُ مَعْ وَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَرَايا كَهُ مَعْ وَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَرَايا كَهُ مَعْ وَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَرَايا كَهِ اللهُ عَلَيْهِ فَرَايا كَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَرَايا كَالِه وَسَلَّمَ فَي خَلِيْهِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابنُ سَبِعِ سِنَايِنَ وَوَالْ كَرُوا يا كَيا اللهُ عَلَيْهِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابنُ سَبِعِ سِنَايِنَ وَوَالُو كَرُوا يا كَيا اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُولِ اللهُ الل

حضرت سائب بن یزید ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ججۃ الوداع میں جج کروایا گیااور میں سات سال کا تھا۔ (بنی ری) تخريج حديث (صيح بخارى بأب مج الصبيان جهص ١٠٠ رقم: ١٩٥٨ السنن الكبرى للبيئقي بأب مج الصبي عوص وقم: ١٩٥٨ السنن ترمذي بأب مه المامي به الصبي بعض وقم: ١٩٩٠ سان ترمذي بأب ما جاء في مج الصبي جهص و ١٩٠٥ رقم: ١٩٩٥ سان ترمذي بأب ما جاء في مج الصبي جهص و ١٩٠٥ رقم: ١٩٠٥ سان ترمذي بأب ما جاء في مج الصبيان الصغار ص ٢٠١٠ رقم: ١٠٠١)

# مرود من الفاكهي وكر الحج بالصبيان الصغار ص ٢٠٠٠ وقم: ٢٠٠٠ مثر حديث: حضرت سائب بن يزيدوشي التدنعالي عنه

ان کی کنیت ابویزید ہے بنوکندہ میں سے تنھے۔ ہجرت کے دومرے سال پیدا ہوئے اور جمۃ الوداع میں اپنے والہ کے ساتھ جج کیا۔ امام زہری ان کے شاگر دول میں بہت ہی مشہور ہیں۔ مجھے میں ان کی دفات ہوئی۔ کے ساتھ جج کیا۔ امام زہری ان کے شاگر دول میں بہت ہی مشہور ہیں۔ مجھے میں ان کی دفات ہوئی۔ (الا کمال فی اساوالر جال جزف السین افعل فی اصحابۃ ہم ۵۹۸)

# چورانوے برس کا جوان

حضورا قدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ان کے سمر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔جعید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت سرائب بن یز بدرض اللہ تعالی عنہ چورانو ہے برس تک نہایت ہی تندرست اور تو ی بیکل رہے اور کان ، آنکھ، دانت کسی چیز میں بھی کمزوری کے آٹارنیس پیدا ہوئے تھے۔ (کنزالعمال، ج۱۶ ایس ۱۵)

حضرت سائب بن یز پدرضی اللہ تعالی عنہ کے غلام عطاء کہتے ہیں کہ حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرک انگے حصے کے بال بالکل سفید تھی۔ میں نے جیران ہوکر ہو جھا! اے میں بالکل سفید تھی۔ میں نے جیران ہوکر ہو جھا! اے میں بالکل سفید تھی۔ میں بی جوں کے ساتھ کھیل رہاتی تو میں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں بی بی میں بی کول کے ساتھ کھیل رہاتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعدالہ والہ وسلم میرے پاس کے گزرے اور مجھ سے میرانام ہو چھا میں نے اپنانام سائب بن یز ید بتایا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے میرے سرپر اپناہاتھ مبارک بھیراجہاں تک حضورا قدس صلی اللہ تعدلی علیہ والہ وسلم کے میرے اور آئندہ بھی بھی سفیر نہیں ہول عے۔ علیہ والہ وسلم کا دست مبارک پہنچا ہے وہ بال سفیر نہیں ہو کے اور آئندہ بھی بھی سفیر نہیں ہول عے۔

( كنزالعم ل، كتب الفضائل، فضائل الصحابة ، السائب بن يزيد، الحديث: ٣٤١٣٨،٣٤١٣، ج٤، لجزم ١١٥١، ١٨٨١)

حضرت ابن عباس کی سے دوایت ہے کہ دسول اللہ کی کی سے اور ایک کے سواروں کو روحا کے مقام پر ملے آپ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: مسمن تہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کون تیں؟ کو آگئی ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کون تیں؟ کو آگئی نے فرمایا: اللہ کا دسول ہوں تو ایک عورت نے بچائی مرعض کیا: کیا اس کے لیے جج ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بال اور تیرے لیے بھی اجر ہے۔ (مسلم)

(1287) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا:

اَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِى رَكُبًا بِالرَّوْحَاءُ

فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمُ" قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ. قَالُوا: مَنْ اللهِ قَالُوا: مَنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُواللهُ اللهُ اللهُواللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله

تخريج حليث (صيح مسلم وأب صه ج الصي واجرمن ج يه جهص الموالمصنف ابن انى شيمة باب في الصبى واجرمن ج يه جهص المرقم: ١٠٢٠ المصنف ابن انى شيمة باب في الصبى والعبد والإعرابي يحح جهص ١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ اخبار مكة للفاكهي ذكر الحج بالصبيان الصغار ص ١٠٣٠ رقم: ١٠١٠ السان الصغرى للبيهة بأب ج الصبى جهم مسام وقم: ١٠٢٠ وقم:

شرح حديث: عليم الأمت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے ہيں:

• روحاء مدینه منور و سے چھتیں ۳۶ یا چالیس میل دور مکه معظمه کے راسته پر ایک منزل ہے، یہ ں ہی حضرت آ منه خاتون کا . نتقال ہوا۔

حضور می اللہ علیہ وسلم جمۃ الوداع کے لیے تشریف لے جارہے تھے ادھرے کوئی اور قافلہ بھی جج کے لیے آر ہو تھا کہ ملاقہ ت ہوگئی اور بیسواں وجواب واقع ہوئے اور غالبًا یہ بچیشیر خوار تھا اس نے عرض کیا کہ اگر بیس اس کا احرام بندھوا دول اور اسے گود میں لے کرمہارے ارکان عج اوا کروں تو کیامیرے جج کے مہاتھ اس کا جج بھی ہوجائے گا۔

(ہاں اور تیرے بے بھی اجر ہے) یعنی بچرکجی اس کا تواب کے گا جج کرنے کا اور تھے بھی اس کے جج کا تواب ملے گا جج کرانے کا فقیما وفر ماتے ہیں کہ اگر چرنا بالغ بچرکا جج تواب کے لاظ سے تو ہوجائے گا گر اس سے ججة ال سمام اوا نہ ہوگا، بالغ ہونے پر پھر جج کرنے پڑے گالیکن اگر فقیر یا غلام جج کرے توان کا حجة الاسلام اوا ہوجائے گا کہ امیری یا آزادی کے بعد انہیں ووہارہ جج کرنا ضروری نہیں کہ ہمخص مکہ معظمہ تینج کروہاں کا بی مانا جا تا ہے، مکہ کا فقیر یا غلام جج اسلام کرسکتا ہے گرمعظمہ کے چھوٹے بچوں کے ججة الاسلام اوانہیں ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس جدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس جدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس جدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے ہوتا۔ اس بہتے ہوتا کے بید انہیں نماز دوزہ کا یابند بناؤ۔ (مرزا ڈالمناخی میٹ سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا تواب میں بہتے کہ بھوتا کے بید انہیں نماز دوزہ کا یابند بناؤ۔ (مرزا ڈالمناخی میٹ سے کو بھوتا کے بید انہیں نماز دوزہ کا یابند بناؤ۔ (مرزا ڈالمناخی میٹ سے کو بھوتا کے بید انہیں نماز دوزہ کا یابند بناؤ۔ (مرزا ڈالمناخی میٹ سے کو بھوتا کے بھوتا کے بید انہ سے کو بھوتا کے بید انہوں کی بھوتا کے بید انہوں کی بھوتا کے بید کی بھوتا کے بید انہوں کی بھوتا کے بید کی بھوتا کے بید کی بھوتا کے بید کی بھوتا کے بید کر بھوتا کے بید کر بھوتا کے بید کی بھوتا کے بید کر بھوتا کے بھوتا کے بیاتا کے بید کر بھوتا کے بید کر بھوتا کے بھوتا کے بید کر بھوتا کے بید کر بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کی بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کی بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کی بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کے بھوتا کی بھ

حضرت انس من سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے کجاوہ پر جج کیا اور وہی آپ کا سامان اٹھانے کے لیے بھی تھا۔ (بخاری)

(1288) عَنْ أَنْسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخَ عَلَى رَحُلٍ وَكَانت رَامِلَة هُ عَلَى رَحُلٍ وَكَانت رَامِلَة هُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخَ عَلَى رَحُلٍ وَكَانت رَامِلَة هُ وَالْاللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخَ عَلَى رَحُلٍ وَكَانت رَامِلَة هُ وَالْاللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ مَنْ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ مَنْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مَنْ مُنْ اللهُ عَلَيْهُ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ مَنْ مُنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ مُنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ مُنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ مُنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ مُنْ اللهُ عَلَيْهُ مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ مُنْ عَلَيْهُ مُنْ أَنْ اللّهُ عَلَيْهُ مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ مُنْ اللّهُ عَلَيْ عَلَيْهُ مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ مُنْ ا

تخريج حديث: (صبح بخاري بأب الحج على الرحل ج اص١٦٠٠ وقم: ١٠١٠ الكنزى للبيهة باب من اختار الركوب لها فيه من زيادة لنفقة ج مص ٢٩٠٠ وقم: ٢٩١٠ صبح ابن حيان بأب مقدمات الحج بهص ، وقم: ٢٤٥٠) مثر حديث: حكيم الأمنت حضرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحتان لكصة بين:

برامجوری ومعذوری سواری پرطواف کرناممنوع ہے، طواف میں چانا واجب ہے حضورانور سلی ابتدعلیہ وسلم کا اونٹ پر طواف وگوں کی تعدیم کے لیے تھا تا کہ تمام لوگ بیرطواف و کچھ کرطواف کرتا سیکھ لیں لہذا بید حضور انور سلی المتد مدیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے اور یہ حضور کا معجزہ ہے کہ اونٹ نے اس وقت پیشاب پائخانہ نہ کیا۔ ہم لوگ مجبوری کی حاست میں بھی اونٹ ، گھوڑ احرم شریف میں نیس کے جاسکتے ، ڈولی میں طواف کریں سے جیسا کہ بیارہ بڈ ھے لوگ کرتے ہیں۔ خیال رہے کہ حضورانور صلی، تدعلیہ وسلم نے طوف قدوم تو بیدل کیا اور طواف زیارت سواری پر لہذا بیر حدیث اس حدیث کے خلاف

نبیں کہ حضور سلی انڈ علیہ وسلم نے طواف میں رال کیا اور سواری پر رال ناممکن ہے۔ بعض شرعین نے فرہ یا کہ تعفور انور ان است کے حضور انور نے ایک تعفور انور ان ایک تعمور انور نے ایک تعمور انور نے ایک تعمور انور نے ایک تمرہ شرم منا میں سواری پر کی مریکاری کی وجہ سے اس سعی میں حضور ان پہاڑوں پر چڑھے بھی نہیں ،صفامروہ کی سعی سواری پر کرا تا الناج ، جسم سراہ کی منوع ہے۔ (ازمرقات) (بڑا قالمناج ، جسم سراہ)

اونثن جدعاء

حضرت سیدنا ابوا مامدرضی الند تعالی عندے مردی ہے : میں نے نور کے پیکر ، تمام بیوں کے تمرز قرصلی اللہ تعالی عدیہ وآلد دسلم کو جمتہ الوداع کے موقع پر اپنی افٹنی جدعاء پر سوار ہوکر بیار شادفر ماتے ہوئے سنا: میں تمہیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے پڑوسیوں کے اس قدر حقوق بیان فر ، بے کہ میں نے سوچا: آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اسے وراثنت میں حصد دار بنادیں گے۔

(المعجم الكبيرة الحديث: ٢٥٢٣، ج١٨م ١١)

لاغراونٹنی کی تیز رفتاری

حضرت شیخ محی الدین حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ابوحفص عمر بن صالح حدادی ابنی اونٹی لے کر آیا اور عرض کیا کہ میراجی کا ارادہ ہے اور بیمیری اونٹی ہے جو چل نہیں سکتی اور اس کے سوامیر سے پیس کوئی اونٹی نہیں ہے۔ پس آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو ایک انگی لگائی اور اس کی بیشانی پر اپنا ہاتھ رکھاوہ کہتا تھ کہ اس کی حدیثی میں سے بیچھے رہتی تھی۔ کہتمام سواریوں سے آھے چلتی تھی حالانکہ وہ اس سے قبل سب سے بیچھے رہتی تھی۔

(بجة الامرار ، ذكر فعول من كلامه مرصعابش من مي ئب بس ١٥٣) - كه بير سے كے بير ناخد اغوست اعظم

حضرت ابن عباس کی سے روایت ہے کہ عکاظ میں تاور ذوالجاز مید دورِ جاہلیت کے بازار ہے تو جج کے موقع پر صحابہ نے ان ایام میں تبورت کو گن ہ خیال کی تو میں آیت اتری تم براس میں کو گن حرج نہیں کہتم سے رب رب کا فضل تلاش کرو ہینی جج کے موسم میں ۔ (بندی)

مریدوں کوخطرہ نہیں بحرغم ہے

(1289) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُما، قَالَ: كَانْتُ عُكَاظُ، وَهُمِنَّهُ، وَدُو الْمَجَازِ اَسُواقًا فِي الْبَاهِلِيَّةِ، فَتَا أَمُّوا اَن يَتَجِرُوا فِي الْمَوَاسِمِ، فَازَلَتْ: الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَا أَمُّوا اَن يَتَجِرُوا فِي الْمَوَاسِمِ، فَازَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَن تَبْتَغُوا فَضَلًا مِن (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَن تَبْتَغُوا فَضَلًا مِن رَوَالاً وَيْ مَوَاسِمِ الْحَجْدِ رَوَالاً لِيْنَ الْبُعَارِيْ. (البقرة: 198) في مَوَاسِمِ الْحَجْدِ رَوَالاً الْبُعَارِيْ.

تخريج حليث : (صبح بخاري بأب الإسواق التي كأنت في الجاهلية جاص١٦ رقم: ٢٠١٨ إنسان الكبري لديه في بأب التجارة في الحج جاهس١٦٠٠ رقم: -١٨٩٢ المعجم الكبير للطبراني احاديث عبدالله بن العباس جاهس١١٠٠ رقم: ١١٢٠٠)

شرح مديث: قبائل مين تبليغ اسلام

حضور نی کریم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ ج کے ذیانے جل جب کہ دورد دور کے جی قبائل مکہ بیل بہت ہوتے تھے۔ ان میلوں جس بیل جا بجا بہت سے میلے لکتے تھے جن میں دوروراز کے قبائل عرب بہت ہوتے تھے۔ ان میلوں بیل بھی آپ سلی اللہ تعالی عدر وسلم بین اللہ تعالی عدر وسلم بین فرارہ بھی آپ سلی اللہ تعالی عدر وسلم بین فرارہ کے اسلام کے لئے تشریف لے جائے تھے۔ چنا نچے عکا فائی جمنہ ، فروالجاز کے بڑے بڑے میلوں بیل آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم بین فرارہ ، بنون مرا ، بنون مرا ، بنون مرا کہ بنون مرا کہ بنون مرا ، بنون مرا ، بنون مرا ، بنون مرا ، بنون مرا کہ بنون کر ب کے سامنے دعو میں ان میں اللہ تعالی علیہ وسلی اللہ تعالی علیہ وسلی اللہ بین فرا ہیں گا ہوں ہیں آپ کا اللہ تعالی علیہ وسلی کند ہ ، میا کہ بید میں کند ہ ، میا ہوں ہیں ان میں ان میں کہتا کہ بید میں بیا اللہ تعالی میں ان اللہ بیا کہ اللہ بیا کہ بید میں ان میں میں ان اللہ عدید وسلی اللہ بیا کہ بید میں بیا بیا کہ میں میں ان اللہ عدید وسلی اللہ عدید وسلی اللہ عدید وسلی اللہ عدید وسلی اللہ عدید میں ان میں میں میں میں اللہ عدید وسلی اللہ عدید میں اللہ عدید وسلی الل

حصرت صدرالاً فاضِل سبِّدُ تا موللينا محدثيم الدين مُراداً بادى عليه رحمة الله المعادى فَرَامُنُ العرفان بيس سوره بقره كى اس كے تحت لكھتے ہيں:

شان نزول: بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہ جج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے اس کا تج ہی کیا ۔ اس پر بیآیت نازل ہوئی مسئلہ: جب تک تجارت سے انعال جج کی ادامیں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مہا جے۔ اس پر بیآیت نازل ہوئی مسئلہ: جب تک تجارت سے انعال جج کی ادامیں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مہا جہ بیارت سے انعال ج



يِسْمِ الله الرَّحْنِ الرَّحِيْمِ 12-كتَّابُ الْجِهَادِ 91-بَابُ وُجُوْبُ الْجِهَادِ وَفَضْلَ الْعَلْوَةِ وَالرُّوْحَةِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَقَاتِلُوا الْهُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمُ كَافَّةً وَّاعُلَمُوا أَنَّ اللهَ مَعَ الْهُتَّقِيُّنَ) (التوبة: 36)

وَقُولَ كُرُهُ لِكُمْ اللهُ تَعَالَى: (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ خَيْرٌ وَهُو كُرُهُ لَكُمُ وَعَلَى اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُو خَيْرٌ لَكُمْ وَعَلَى اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُو شَرٌ لَكُمْ وَاللهُ لَكُمْ وَاللهُ لَكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ وَاللهُ عَلَيْ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَال

الله کے نام سے شروع جو بڑا مہر بان نہایت رحم دالا ہے جہاد کا بیان جہاد کی فرضیت اور منج و شام کی فضیلت کا بیان

الله تعالیٰ نے فرمایا: تم تمام مشرکوں کے خلافہ جہاد کروجس طرح وہ تمام تم ہے لڑتے ہیں۔ اور یقین کرو جہاد کروجس طرح وہ تمام تم سے لڑتے ہیں۔ اور یقین کرو کہاللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

اور الله تعالیٰ کاار شاد ہے: تم پر جہاد فرض کر دیا میں اور وہ تمہیں ناپسند ہے۔ قریب ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کر واور وہ تمہارے لیے بہتر ہو۔ اور قریب ہے کہ تم کسی کو پہند کر واور وہ تمہارے لیے بہتر ہو۔ اور قریب ہے کہ تم کسی کو پہند کر واور وہ تمہارے لیے بری ہواور اللہ تعالیٰ جات ہے اور تم نہیں جائے۔

شر**ے:** حضرت صدرالاً فاضِل سِیّدُ تاموللینا محدنیم الدین مُرادآ بادی علیه رحمة الله الحادی فَرَا<sup>م</sup>نُ العرفان میں اس کے تحت لکھتے ہیں:

مسئدہ: جہاد فرض ہے جنب اس کے شرا کط پائے جا نمیں اگر کا فرمسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہ دفرض عین ہوتا ہے در نہ فرض کفاریہ۔(خزائن العرفان)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: (انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَتَقَالًا وَجَاهِلُوا اللهُ وَعَالَىٰ اللهُ وَانْفُسِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ (التوبة: 41).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (انَّ اللهُ اشْتَرَى مِنَ الْهُوْمِنِيْنَ اللهُ تَعَالَى: (انَّ اللهُ الْهُمُ الْجَنَّةَ الْهُوْمِنِيْنَ اللهُ اللهُ وَالْمُوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعُمَّا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعُمَّا لَيْ فَي عَلَيْهِ حَقَّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالقُرُانِ وَمَنَ أَوْفَى عَلَيْهِ حَقًا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالقُرُانِ وَمَنَ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي قَالَى اللهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ النَّذِي فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوا اللهِ فَاسْتَبْشِرُوا اللهُ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوا اللهُ اللهُ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوا اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

اور الله تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم خدا کی راہ میں نکلوتم ملکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔

اوراللہ تعالی کاار شادہے: بے شک اللہ نے ایم ن داروں سے ان کی جائیں اور مال خرید لیے کہ ان کے لیے جنت ہے۔ یس وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ تی کرتے ہیں اور قبل ہوتے ہیں۔ یہ سچا وسدہ تورات انجیل اور قبر آن مجید میں موجود ہے اور اللہ سے بَاْيَغْتُمْ بِهِ وَذُٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)(التوبة: برُهروعده وفاكر نے والاكون ہے۔ توتم ابن تَعَ پرخوش 111)،

شرح: حصرت صدرالاً فاصِل سِیدٌ ناموللینا محرتعیم الدین تراد آیا دی علیه رحمة الله افحا دی تحزائن العرفان میں اس کے بت لکھتے ہیں:

راہِ خدامیں جان و مال خرج کرکے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگارِ عائم نے انہیں جنت عطافر مانا ، ان کے جان و مال کاعوش قرار دیا اورا ہے آپ کوخر بدار فر مایا ، یہ کمال عزمت افزائی ہے کہ وہ ہماراخر بدار بنا اور ہم سے خرید ہے کس چیز کو، جونہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیراکی ہوئی ، حوان ہے تواس کی پیراکی ہوئی ، مال ہے تواس کا عطافر مایا ہوا۔

شان نُزول: جب انصار نے رسول کزیم صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے شب عُقبہ بیعت کی توعیداللہ بن رواحہ رضی الله عنہ نے عرض کی کہ یارسون الله این رت کے لئے اور اپنے لئے پچھشر طفر مالیجئے جوآپ چاہیں، فرما یا ہیں اپنے رت کے لئے توبیشر طکر تا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرواور کی کواس کا شریک نہ تھیم اواور اپنے لئے بید کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہواس کو میر ہے لئے بھی گوار انہ کر و۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو جمیس کیا سلے گا، فرما یا جنت ۔ ( فزائن العرف ن

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (لَا يَسْتَوِى الْقَاعِلُونَ مِنَ الْمُؤْمِيدُنَ غَيْرُ أُولِى الطَّرْدِ وَالْمُجَاهِلُونَ فِي سَبِيْلِ الله بِأَمُوالِهِمُ وَآنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِلِيثَنَ بِأَمُوالِهِمُ وَآنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيثَنَ دَرَجَةً وَّكُلًا بِأَمُوالِهِمُ وَآنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيثَنَ دَرَجَةً وَكُلًا وَعَدَ اللهُ الْمُحَاهِدِيثَنَ وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِيثَنَ عَلَى الْقَاعِدِيثِنَ آجُرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللهُ عَفُورًا رَّخِيمًا) (النساء: 95- 96)

• اور البقد تعالی کا ارشاد ہے: بلا عدر بیٹھنے والے ایما عدار الفتد کی راہ میں اسٹے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے برابر ہیں التدکریم نے مجاہدین کو بیٹھنے والوں پر ورجہ کے لحاظ سے نصلیت عطاکی۔ اور ہرایک کے ساتھ التد تعالی نے جنت کا وعدہ فر مایا اور التدکریم نے مجاہدین کو بیٹھنے والوں پر اجرعظیم کے اعتبار سے نے مجاہدین کو بیٹھنے والوں پر اجرعظیم کے اعتبار سے فوقیت عطاکی۔ بیاس کی طرف سے درج سے مغفرت وقیت عطاکی۔ بیاس کی طرف سے درج سے مغفرت اور رافتہ کریم بخشنے والامہر بان ہے۔

شرح: حضرت صدرالًا فاضِل سِیّدُ تا موللینا محرنعیم الدین مُراداً باوی علیه رحمة الله الحادی خُزائنُ العرف ن میں اس کے خت لکھتے ہیں:

اس آبت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں مجاہدین کے لئے بڑے درجات وثواب ہیں اور بیمسکہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جولوگ بیاری یا بیری وٹاطاقتی یا نابیتائی یا ہاتھ یا وَس کے ناکارہ ہونے اورعذر کی وجہ سے جہادیں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کئے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں۔
حدیث بخاری میں ہے سیّدِ عالم صلی اللّہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت فرہا یا بچھلوگ مدینہ میں وہ گئے ہیں ہم کی گھاٹی یا آبادی ہیں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں آئیس عذر نے روک لیا ہے۔ جوعذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوسکے اگر چہوہ نیت کا تواب پائیس کے لیکن جہاد کرنے والوں کو کمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاص ہے۔ (نزائن العرفان)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَ: (يَا مَيُهَا الَّذِيْنَ امَنُوا هَلُ الْكُمْ عَلَى يَجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ الِيَهِ لَوُمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَمِيلِ اللهِ لَوْمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَمِيلِ اللهِ بِأَمُوالِهُ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَمِيلِ اللهِ بِأَمُوالِكُمْ وَانْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنتُمْ اللهُ وَانْفُسِكُمْ ذَلُوبَكُمْ وَيُدُولِكُمْ اللهُ كُنتُهُ الْكُمْ ذُلُوبَكُمْ وَيُدُولِكُمْ جَنّاتٍ تَعْلَمُونَ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُلُوبَكُمْ وَيُدُولِكُمْ جَنّاتٍ تَعْلَمُونَ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُلُوبَكُمْ وَيُدُولِكُمْ جَنّاتٍ تَعْلَمُ اللهُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّاتِ عَلَيْ فَيْ اللهِ وَفَيْدُ الْعَظِيمُ وَأَخُرَى تُعِبُّونَهَا نَصْرُ عَلَيْ اللهِ وَفَتُحْ قَرِيْبٌ وَبَيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الصف: عَنْ اللهِ وَفَتْحُ قَرِيْبٌ وَبَيْرٍ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الصف: عَنْ اللهِ وَفَتْحُ قَرِيْبٌ وَبَيْرٍ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الصف: عَن اللهِ وَفَتْحُ قَرِيْبٌ وَبَيْرٍ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الصف: عَن اللهِ وَفَتْحُ قَرِيْبٌ وَبَيْرٍ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الصف: 13.10).

وَالْاٰكِاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشُهُوْرَةٌ. وَأَمَّا الْاَحَادِيْتُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُخْصَرَ، فَمَنْ ذٰلِكَ:

(1290) عَنْ أَنِ هُرَيْرَةٌ رَضِى اللهُ عَنْهُ, قَالَ: سُيْلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آئُ الْعَمِلَ آفْضَلُ، قَالَ: "إِيْمَانُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ" قيلَ: ثُمَّ مَاذَا وَ قَالَ: "أَلِجِهَا دُفِي سَبِيْلِ اللهِ قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا وَالَ: " خَمُّ مَّبُرُورٌ " مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

اور الله تعالی کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! کی میں تم کو ایک تجارت پر رہنمائی کروں جوتم کو دردناک عذاب سے نجات دے اور تم الله اور اس کے رسول پر ایمان لا دُ ادر الله کی راہ میں اپنے بالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کر و میہ تہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانے ہوتو وہ تمہادے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغت میں داخل کرے گا جس کے نیچ سے نہریں جاری ہیں اور جیشہ رہنے والی جنتوں میں عمرہ مکانات ہے ہی بڑی کا میائی ہے اور ایک اور چیز جے تم پسند کرتے ہواللہ کی مطاکر دیں۔ طرف سے مدداور نزد کی فتح ہے اور اہل ایمان کو بشارت طرف سے مدداور نزد کی فتح ہے اور اہل ایمان کو بشارت عطاکر دیں۔

ال باب میں آیات بکٹرت مشہور دمعروف ہیں۔ جہاد کی فضیلت میں وحادیث کاا حاط ممکن نہیں کپر بعض احادیث ان میں سے درج ذیل ہیں۔

حضرت الوجريره و التنظيم الما من المل الفضل التنظيم ال

تخويج حديث (صيح بخاري باب من قال إن الإيمان هو العمل جاص١٠٠ رقم: ٢٦ صيح مسلم بأب بيان كون الإيمان بالله تعالى افضل الاعمال ج صء و رقم: مع حميح اين حيان بأب فضل الايمان ج اصه ٥٠٠ رقم: ١٠٠٠ سان النسائي الكيزي بأب مآ يعدل الجهادفي سييل الله جهس ١٠ رقم: ١٠٠٥مسندامام احدين حنيل مسنداني عريرة رهى الله عنه جهص ١٠٠ رقم: ١٠٠٠) مرح حديث عليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحتّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

الصل ہے مراد درجہاور تواب میں زیادہ، چونکہ ایمان عقائد کا نام ہے اور عقیدہ دل کامل ہے اس کیے ایمان کو اعمال میں داخل کیا گیا نحوی لوگ جاننے بہجانے اور ماننے کو افعال قلوب کہتے ہیں ، چونکہ سارے اعمال کی صحت وقبولیت ایمان پرموتوف ہے اس لیے ایمان کا سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔

اللّٰد کی راہ کا جہاد وہ جنگ ہے جس میں محنن رب کوراضی کرنا اور اسلام کی اشاعت منظور ہو، مال ، ملک ،عزت حاصل كرنے كے ليے جنگ كرنا فتنہ ہے جہادہيں ۔ شعر

#### جنگ مؤمن سنت پینمبری است

جنك شابال فتنه وغارت كرى است

چونکہ جج بدنی و مالی عمادات کا مجموعہ ہے اس لیے اس کا بھی بڑا درجہ ہے۔ جج مقبول ومبروروہ ہے جولزائی جھکڑے سناه وریاء سے خالی ہواور سیح ادا کیا جائے۔خیال رہے کہ بعض احادیث بیں ایمان کے بعد تماز کا ذکر ہے تگریہاں جہاد کا ذكرة يا اس ليے كه جهاد في سبيل الله اكثر نمازى بى كرتے ہيں يا بعض بنكامى حالات ميں جهاد نماز سے افضل موجاتا ہے، دیکھوحضورصلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ محندت میں زیادہ مشغولیت کی بنا پر پانچ نمازیں قضاءفر مادیں لہذااحادیث میں تعارض نیں۔ منگامی حالات اور ہوتے ہیں معمول پر پہنچنے کے بعد دوسرے حالات۔ (مزاوۃ المناجے، جسم ص١٣١)

> (1291) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ آئُ الْعَمَلِ آحَبُ إِولَى اللهِ تَعَالَى: قَالَ: ﴿ الصَّلُوةُ عَلَى وَقُتِهَا ۗ قُلُتُ: ثُمَّر آئُ؛ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِلَايْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؛ قَالَ: "الجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ" مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود من اسے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ( 🏝 )! اعمال میں ہے کون سامل الله كريم كوزياده پيارا ہے۔ تو آپ نے فرمايا؛ وفت پرنماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھرکون سا فر مایا والدين ہے بھلائي كرنا ميں نے عرض كيا: بھركون سا؟ توفر ما یا: الله کی راه میں جہاد کرنا۔ (متنق علیه)

تخريج حنايت (صيح بخاري باب فضل الصلاة لوقتها جاص،١١٠ رقم: ٥٠٠ صيح مسلم باب بيان كون الإيمان بالله تعالى افضل الإعمال ج ص ٢٠٠٠ وقم: ٢٠٠٠ سان الدارقطني بأب ما جاء في ان افضل الإعمال الصلاة ج ص٢٠٠٠ وقم: ١٠٠ مسند امام احمد مسند عبد الله بن مسعود جنص ۱۰۰۰ و قم: ۱۸۰۰ مسنده ابی عوانهٔ بیان افضل الإعمال ۱۸۰۰ رقم: ۱۸۰) شرح حدیث : حکیم الاُمّت حضرت دِمْتی احمد یا رخان علید دحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

لعنی ہمیشہ نمازی ونت مستحبہ پرادا کرنا۔علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے ان کی دلیل یہی

حدیث ہے۔ جن روایتوں میں جہاد کونماز سے پہلے بیان کیا گیاوہ بعض بنگا کی حالات میں ہے جب جہاد فرض میں ہو چکا ہو اور شمن کی بیلغار بڑھ گئی ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ جہاد نماز ہی کے لئے ہوتا ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ سائلین کے لحاظ سے حضور کے جواب مختیف ہوئے ،کسی کے لئے جہاد افضل تھا ،کسی کے لیے غریبوں کو کھانا کھلانا ،کسی کے لیے زبان کی حق ظن ،کسی

یہ تربیت سیدنا ابن مسعود کے حال کے لحاظ ہے ہے، ورنہ بعض روایات بیں اس کے برنکس بھی آیا ہے۔

یعنی میں نے سوال ہی اسنے کئے۔ خیال رہے کہ ماں باپ کی خدمت کو نماز سے بہت مناسب ہے کہ نماز رب کی
عہدت ہے اور یہ خدمت مرتی کی اطاعت اس لیے قرآن شریف میں اس خدمت کو عبادت کے ساتھ بیان فرمایا گیا:
وَقَعْفِی دَبُّكَ ٱلْا تَنْعُبُدُا وَاللّٰ یہ۔ (مِرْاَةُ النّاجِح، جَاسِ ۲۰۰۵)

(1292) وَعَنْ أَنِي ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ, قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْعَمَلِ آفَضُكُ عَلَهُ عَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْعَمَلِ آفَضُكُ عَالَ: الْإِيْمَانُ بِاللهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلهِ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوڈر میں ہے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سامل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ (منت علیہ)

تخریج حدایت : (صبح بخاری باب ای الرقاب افضل ، ج ، ص ۱۳۰۰ در قم: ۱۹۰۸ صبح مسلم ، باب بیان کون الایمان بالله تعالی افضل الاعمال ، ج ، ص ۱۲۰ در قم: ۲۲۰ صبح ابن حبان کتاب العتق ج ، ص ۱۳۸ در قم: ۱۳۲۰ سان الکهزی للهیهتی ، باب فضل الدیابه عمن لایهدی جرص ۱۸۰۱ رقم: ۱۱۵۱۱ کتاب الورع لابن ابی الددیا، ص ۲۰ رقم: ۲۰)

شرح حدیث بین الگیت حضرت مفتی احمدیارخان علید دحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی دل و دروغ جسم وغیرہ ظاہری باطنی اعضاء کے اعمال صالحہ میں سے کون ساعمل افضل ہے اس لیے سر کارنے جواب میں دی عمل یعنی ایمان کا ذکر بھی فرمایا۔

المان وہ اِنظل جس پرخاتمہ نصیب ہوجائے ورند محض بے کارہے جیسے ابلیس کابر بادشدہ ایمان اور جہاویس کفارے جہاد بھی شامل ہے اور مجاہدات ریاضات بھی واغل ہیں، رب نتعالٰی فرما تا ہے ذائ الَّذِیْنَ قَالُوْا وَبُنَا اللّهُ ثُمُّ اسْتَظْمُوا ،ور فر، تا ہے: وَالَّذِیْنَ جُهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَهُمُ سُہُلِنَا۔ (بڑاؤالمنا تِحَ،ع۵ ص۲۹۸)

یں رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ حَرْت اللّٰ هُ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ اللّٰهِ هُ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ اللّٰهِ هُ اللّٰهِ الله كَاراه مِن مُ كَا يَعِنا يا تَام كَا يَلِنا وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ كَاراه مِن مُ كَا يَعِنا يا تَام كَا يَلِنا وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰم

(1293) وَعَنْ أَنْسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَغَلُوةً فِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَغَلُوةً فِي اللهِ سَيْلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ ثِنَ اللهُ نُيَا وَمَا فِيهَا" مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

آخر يج حدايث (صبح بخارى بأب الغدوة والزوحة في سبيل الله وقاب قوس إحداكم من الجنة بجسم، رقم: الخريج حدايث والم فضل الغدوة والروحة في سبيل الله جدصه رقم: المحالسان الكيزي للبيهقي بأب من قال لا تحبس الجهعة عن سفر بجمس، رقم: ١٩٠٠ وأن و مراى بأب من قال لا تحبس الجهعة عن سفر بجمس، وقم: ١٩٠٠ وأن و مراى بأب ما جآء في قضل الغدو والرواح في سبيل الله جمس، وقم: ١٩٠١ سان الدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة جمس، ١٩٠٠ وقم: ١٩٠٨ من المدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة جمس، ١٩٠١ وقم: ١٩٠٨ من الدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة جمس، ١٩٠١ وقم: ١٩٠٨ من الدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة جمس، ١٩٠٠ وقم: ١٩٠٨ من ١٩٠٨ من المدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بجمس، ١٩٠٠ وقم المدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بجمس، ١٩٠١ وقم المدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بجمس، ١٩٠٠ وقم المدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بجمس ١٩٠٠ وقم المدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بجمس، ١٩٠٨ والروحة بحمد ١٩٠٠ وقم المدار في بأب الغدوة في الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بحمد ١٩٠٠ والمدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بجمس، ١٩٠٠ والمدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بجمس، ١٩٠٠ وقم المدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بجمس، ١٩٠٠ والمدار في بأب المدار في بأب الغدوة في سبيل الله عزوجل والروحة بعراس ١٩٠٠ وقم المدار في بأب المدار في المدار في

شرح مديث عليم الأمَّت معرب مفتى احديار خان عليد رحمة الحنّان ال مديث كتحت لكمة بن:

مبع سے دو پہرتک کا جانا غدوہ ہے اور دو پہر سے شام تک کا وقت جانا رواح۔اللہ تعالٰی کی راہ میں جانا اس کی بہت مورتیں ہیں: جہاد کے لیے جانا ،نماز کے لیے مبر میں جانا ،طلب علم دین کے لیے مدرسہ یا استاذ کے پاس جانا مراد ہے اس لیے مصنف اے باب الجھاد میں لائے۔

کونکہ دنیا اور دنیا کی نعشیں فانی ہیں اس کا ثواب باتی۔ خیال رہے کہ دنیا کی چیز وہ ہے جس کا تعلق نفس سے مورنماز، روزہ، جج وعباوات، حضور صلی انڈعلیہ وسلم کی زیارت وغیرہ عبادات دنیا ہیں تو ہیں مگر دنیا کی چیزیں نہیں توان کا تعلق قلب وروح سے ہے لہذا کوئی غازی اس سحانی کے گردقدم کونہیں پہنچ سکتا جوایک بارایمان وخلاص کے ساتھ حضور کو وکھے بھر فوت ہوجائے ہم جیسے کروڑوں مسلمانوں کی عمر بھرکی عبادت ایک آن کے دیداریار پرصد تے وقر بان لہذا صدیث پرکوئی اعتراض نہیں۔ (مرز اڈالنا فیج، جہ م محمد)

(1294) وَعَنُ آئِ سَعِيْدٍ الْخَدَرِيِّ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنُهُ، قَالَ: آئَى رَجُلُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: آئَى النَّاسِ آفْضَلُ؛ قَالَ: "مُوْمَنْ قُسَلَّمَ، فَقَالَ: آئَى النَّاسِ آفْضَلُ؛ قَالَ: "مُوْمِنْ ثُخَاهِلُهِ بِنَ النَّاسِ اللهِ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؛ ثُبَاهِلُهِ بِنَ اللهِ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؛ فَعَالَ: ثُمَّ مَنْ؛ فَقَالَ: "مُؤْمِنْ فِي شِغَبِ فِنَ الشِّعَابِ يَعْبُلُ الله، فَقَالَ: "مُؤْمِنْ فِي شِغَبِ فِنَ الشِّعَابِ يَعْبُلُ الله، وَيَلَ عَلَيْهِ فَي النَّاسَ مِنْ شَرِّةٍ" مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ.

حضرت ابرسعید خدری دی ہے ہے دوایت ہے کہ
ایک آ دمی رسول اللہ کی بارگاہ بیں حاضر ہوکر عرض
کرتا ہے۔ لوگوں میں کون زیادہ افضل ہے۔ تو آپ نے
فرمایا نے دہ مومن جواپئ جان و مائی کے ساتھ اللہ کی راہ
میں جبناد کرتا ہے۔ پھر عرض کی پھر کون ۔ فرمایا: ایسا
ایمان دار جو گھا نیوں میں سے کسی گھائی میں ہو وہاں اللہ
کی عبادت کرے اور لوگوں کوا پے شرسے بہائے۔

(شفق مديه)

تخريج حذيث (صيح بخارى بأب العزلة راحة من خلاط السوء جهص١٠٠ رقم: ١٠٠٠ صيح مسلم بأب فضل الجهاد جهص و رقم ١١١٠ السنن الكيزى للبيهقي بأب في فضل الجهاد في سبيل الله جهص١٥٠ رقم: ١٨٩١٠ مسند امام احمد بن حنبل مسند الى سعيد الخدرى جهص و تم: ١١٢٠ سان ايوداؤد بأب في ثواب الجهاد جهص١٦٠ رقم: ١٢٠٨)

شرح حدیث بنانغ اسلام کرنے والا بھیڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ قرماتے ہیں کہ ایک بھیڑ ہے نے ایک بکری کو پکڑ لیالیکن بکریوں کے چروا ہے

نے بھیڑیئے پر جملہ کر کے اس سے بکری کوچھین لیا۔ بھیڑیا بھاگ کرایک ٹیلے پر بیٹھ کمیااور کہنے لگا کہاے چروا ہے! انہ تعالی نے مجھ کورز ق دیا تھا تکرتونے اس کومجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے بین کرکہا کہ خدا کی شم ایس نے آج سے زیادہ مجمی کوئی جیرت انگیز اور تعجب خیز منظر بیس دیکھا کہ ایک بھیڑیا عربی زبان میں مجھے سے کلام کرتا ہے۔ بھیڑیا کہ ا چے واہے! اس سے کہیں زیاوہ مجیب ہات تو رہے کہ تو یہاں بکریاں چرار ہاہے اور تو اس نبی کو چھوڑے اور ان سے س موڑے ہوئے بیٹھا ہے جن سے زیادہ بزرگ اور بلندمر تبہ کوئی نی نہیں آیا۔

اس وفتت جنت کے تمام درواز ہے کھلے ہوئے ہیں اور تمام اہل جنت اس نبی کے ساتھیوں کی شانِ جہاد کا منظر دکھے رہے ہیں اور تیرے اوراس نی کے در میان بس ایک کھاٹی کا فاصلہ ہے۔ کاش! تو بھی اس نبی کی خدمت میں حاضر ہوکر اہڈ کے کشکروں کا ایک سیاہی بن جاتا۔ چرواہے نے اس گفتگو سے متاثر ہوکر کہا کہ اگر میں یہاں نے چلا گیا تو میری بکریوں کی حفاظت کون کریگا؟ بھیٹر سے نے جواب دیا کہ تیرے لوٹے تک میں خود تیری بکریوں کی تلہبانی کروں گا۔ چنانچہ چردا ہے نے اپنی بحریوں کو بھیٹر سیئے کے سپر دکر دیا اور خو دیارگاہ رسالت میں حاضر ہو کرمسلمان ہو گیا اور واقعی بھیڑ ہے کے کہنے کے مطابل اس نے نمی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اصحاب کو جہاد میں مصروف پایا۔ پھر چروا ہے نے بھیڑ یے کے کلام کا حضور صلى الله تعالىٰ عليه وسم سے تذكره كيا تو آپ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نے فرما يا كهم جاؤتم اپنی سب بكريوں كوزنده وسلامت يا ؤ مے۔ چنانچہ چرواہا جب لوٹا تو میمنظرد کیھے کرخیران رہ کمیا کہ بھیڑیا اس کی بکر بوں کی حفاظت کررہا ہے اور اس کی کوئی بکری بھی ضالع نہیں ہوئی ہے چرواہے نے خوش ہو کر بھیڑ ہے کے لئے ایک بمری ذی کر کے پیش کر دی اور بھیڑیا اس کو کھا کر چل و يا- (المواهب اللديمة مع شرح الزرقاني، باب كلام الذئب وهما دند... الخ من ٢٦، ١٠٠٥)

(1295) وَعَنَ سَهُلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رسول الله الله عَنْم ما يا: الله كراه س ايك دن يهرادينا "رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ النَّانْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِحُ سَوْطِ أَحَدِ كُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ النُّذَيَّا وَمَا عَلَيْهَا. وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبُلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى، آوِ الْغَلُوَةُ، خَيْرٌ قِنَ اللُّذِيَا وَمَا عَلَيْهَا ﴿ مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ .

حضرت مہل بن سعد عظا سے روایت ہے کہ د نیاست اور جو کھاس میں ہاس سے بہتر ہے اور جنت میں تم میں ہے کسی کے کوڑے کی جگہ دنیا ہے اور جو ہجھ ال میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور صبح یا شام کوتھوڑی ا دیرالله نغالی کی راه میں چلتا دینا اور جو کھھاس میں ہے بہتر ہے۔(متنق علیہ)

تخريج حديث : (صيح بخارى باب فضل رباط في سبيل الله جسمه رقم: ١٨٨٢ عميح مسلم باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله جمس مرقم: ١٨٥٠مسلد امام احدين حنيل مستدسهل بن سعد جمس ٢٠٠٠ رقم: ١٩٥٠٠السان الكهزي للبيهقي يأب ما يبدأ به من سن اطراف المسلمين بالرجال. جحمه وقم: ١٨٢٢٠ سان ترملي بأب ما جاء في فضل المرابط ج مص١٨٨ ر قم (١٩٩٥)

# شرح مديث: جنت دا جب كرلي

حضرت سیدنا مهل بن خفطلید رضی الله عند فرمات بیل که مم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے تمز ور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر وبرصنی اللہ تعالی علیہ والہوسلم کے ساتھ غزوہ حنین کے دن سفر کررہے ہتے ،سفرطویل ہو کیا یہاں تک کہ رات ہو من - جب الحلے دن ہم نے سرکار مدید ملی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تماز ظہر اداکی تو ایک سوار آیا اور عرض کیا، یارسول انٹدسلی اللدعلیہ وسلم ! میں آپ کے سامنے سے کمیا بہال تک کہ میں قلائی قلاں بہاڑ پر چڑھا تو میں نے ہوازن والوں کو مال سے لدے ہوئے اونٹ ،مولیٹی اورعورتوں کے ساتھ دیکھا کہ دہ حثین کی طرف آنے کے لئے استھے ہوئے ہیں۔تو رسول الله منلی الله تعالی علیه وآله وسلم مسكرانے ملكے اور فرمایا، وه كل مسلمانوں كی غنیمت ہوجائے كی ان شاء الله

محرآب صلى الله عليه فالدوسلم في قرمايا، آج رات جمادے لئے پہره كون دے گا؟ حضرت سيدتا أنس بن افي مر مد غنوی رضی الله عند نے عرض کمیا، بارسول الله علیه وسلم ایس پہرہ دوں گا۔ فرمایا ،سوار ہوجاؤ۔ جب وہ اسپنے تحوثرے پرسوار ہوکرآپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فر مایاء اس کھاٹی کی طرف جا واوراس کی بلندی پر چر صبانا اور تمہاری وجہ سے آج رات ہم دحوکہ نہ کھا جائیں۔ جب صبح ہوئی تو رسول الله صلی الله نتعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جائے نماز پردور کعتیں اواکیں پر فرمایا، کیاتم نے اپنے سوار کودیکها؟ محابر کرام رضی اللہ تعالی عنهم نے عرض کیا، یارسول التُدملي التَدعليه وسلم! بهم في استنبين ويحصار بجرتماز كے ليے اقامت كهي توحضور نبي كريم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم نماز پڑھائے کے اور نماز کے دوران بہاڑی جوٹی کی طرف توجہ فرماتے رہے۔

جب آپ صلی الله تعالی علیه وآله وسلم نے نماز بوری فرمالی تو فرمایا ،خوش ہوجاؤ تمہارا سوار آگیا۔ تو ہم گھاٹی کے در خنوں کے خلاکی طرف ویکھنے کیگے۔ اچانک وہ محانی آ گئے اور رسول الله صلی الله تعدلی علیه وآله وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کرسلام عرض کیا اور عرض گزار ہوئے ، یارسول الله صلی الله علیه وسلم اجس بہال سے روانہ ہونے کے بعد بہاڑ کی چوتی پراس جگه پہنچا جہاں تک چینجنے کا اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تھم فرمایا تھا، جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں چوٹیوں کو دیکھا جب خوب نظر دوڑائی تو کوئی نظر نہیں آیا۔ تو رسول الله صلی الله نتحالی علیہ وآلہ وسلم نے قرمایا ، کمیا رات کوتم بہاڑے اترے ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں صرف نماز اور قضائے عاجت کے لئے اتر اتھ ۔ تو نبی کریم صلی الله تعالی علیه وآله وسلم نے فرما یا بتم نے اپنے گئے (جنت) واجب کرلی ،اب اس بیمرہ کے بعد کوئی عمل نہ کر ناتمہیں نقصان ندد كار (سنن ابرداؤو، كمّاب الجهاد، باب نفل الحرس، قم ا ۲۵۰،ج ۲۳، ص ۱۴)

(1296) وَعَنْ سَلَّمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حضرت سلمان الله عددايت إلى من في سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ: رسول الله الله الله الله عنا الله ون رات كا پہرامبینہ بھر کے روز وں اور قیام سے بہتر ہے اگر ووائ میں مرکمیا تو اس کا تمل جاری کر دیا جائے گا اور اس کا رزق (تواب) جاری کر دیا جائے گا اور قبر کی آزمائش سے اسے محفوظ کر دیا جائے گا۔ (مسلم)

رِبَاطُ يَوْمِ وَّلَيُلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ جَزَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ، وَإِنْ مَاتَ جَزَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ، وَأُجْرِى عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَآمِنَ الْفَتَّانَ ۚ رَوَاتُامُسُلِمُ.

تخريج حل يمث (صيح مسلم بأب قضل الرباط في سهيل الله عزوجل جوس ورقم: ١٠٠٠ الفوالد المعللة لإنى زرعة الدمشقي ص، رقم: ٢٠٠ مامع الاصول لابن اثير الفصل السابع في فضل الجهاد والشهادة

مشرح حديث عليم الأمَّت حصرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين:

خیال رہے کہ جہاد کی بیر تیاری رباط میں واخل ہے فی زمانہ بندوق توپ چلانے کی مشق ،موٹر کار، ٹینک، ہوائی جہازی بمباری سیکھناسب رباط ہے جب کہ جہاد کی نیت ہے ہو،ایک ماہ کے روزے نماز کا ذکر یہاں کثرت کے لیے ہے لہذا ہے حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں زیادہ کا ذکر ہے، یا مجاہدوم رابط کا جیساا خلاص دیسا تواب۔

سبحان الله! کمیا کرم نوازی ہے کہ مرابط جو جونیکیاں زندگی میں کرتا تھا ان سب کا نوّاب قیامت تک اسے پہنچار ہتا ہے اس کا ہرکن جاری بن جاتا ہے۔ ·

لیعن شہید کی طرح اسے بھی قبر میں بمیشہ جنتی رزق ماتا رہے گا، رب تعالٰی فرماتا ہے: یُوزَقُونَ فَیَحِینَ بِهَا اللهُ مُاللهُ مِنْ فَضْلِهِ۔

امن معردف ہے یا مجہول ادر فقان یا نون کے فتہ کا مبالغہ یاف کے ضمہ سے فاتن بہمنی فتہ گرکی ہمع لیے اللہ کی راہ میں مرابط بڑے فتنہ سے بیا فتنہ گری سے محفوظ رہے گا یا محفوظ رکھا جائے گا، بڑے فتنہ سے مراد حساب قبر کا فتنہ و آز مائٹ سے اور فتنہ گری لیعنی آز مائٹ کرنے والوں سے مراد عذاب کے فرشتے ، منکر نکیر یا وجال اور شیطان ہیں۔ مرابط حساب قبر عذاب قبر سے بھی محفوظ ہے ، دوز خ کی آگ اور وہاں کے ملا مگہ کے عذاب سے امن میں رہے گا، نیز شیطان اور اگراس کی زندگی میں وجال نکلے تو اس کے شرعے حفوظ رہے ۔ فتہا ، فرماتے ہیں کہ بجاہد اور مرابط سے سے بھی نہیں ہوگا اور تنگی قبر دحساب قبر سے محفوظ رہے گا، اس فقہی فرمان کا ماخذ بیحد بیٹ بھی ہے۔

(يرَاهُ المناجِي، ح ٥ ص ١٨٩)

(1297) وَعَنْ فَضَالَةً بْنِ عُبَيْنِ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلاَّ الْمُرَائِطُ فِي سَيِيْلِ اللهِ فَإِلَّهُ مُنِيَّةٍ وَيُؤَمِّنُ اللهِ فَإِلَّهُ يُهُمَى لَهُ عَمَلَهُ إِلَّى يَوْمِ الْقِيلِمَةِ، وَيُؤَمِّنُ اللهِ فَإِلَّهُ يَهُمَى لَهُ عَمَلَهُ إِلَّى يَوْمِ الْقِيلِمَةِ، وَيُؤَمِّنُ اللهِ فَإِلَّهُ مِلِيَّةً وَيُؤَمِّنُ اللهِ فَإِلَّهُ مِلْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيلِمَةِ، وَيُؤَمِّنُ اللهِ فَإِلَّهُ مِلْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيلِمَةِ، وَيُؤَمِّنُ اللهِ فَإِلَّهُ مِلْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيلِمَةِ، وَيُؤَمِّنُ اللهُ فَاللهِ فَإِلَّهُ مِلْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيلِمَةِ، وَيُؤَمِّنُ اللهُ عَمَلُهُ إِلَّا لَهُ مِلْهُ وَالرَّرُومِ إِلَيْ اللهِ يَوْمِ الْقِيلِمَةِ، وَيُؤَمِّنُ اللهِ فَاللهِ فَإِلَّهُ مِلْهُ إِلَّا اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُولَةُ اللهُ اللهُ

حضرت فضالہ بن عبید کھنا ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کھا نے قرما یا: ہرمیت سے مل کومبر رکا کر بند کر و یا جاتا ہے لیکن اللہ کی راہ میں پہراد سینے والا اور اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسے ابوداؤد اور تر فدی نے روایت کیا اور کہا کے میرجد بہت صحیح ہے۔

الخوريج حليف (سان ترمان باب ما جاء في فضل من مات مرابطا بيه من ١٦٢٠ البستدرك للعاكم كتاب الجهاد بي ص٨٠٠ رقم: ١١٠٤ سان الدارمي باب فضل من مات مرابطا بيه الادروم: ١٢٢٥ هميع ابن حيان بأب فضل الجهاد: بي اص١٨٠٠ رقم: ١٦٢٩ مسيّد امام احدين حنيل حليف عقبة بن عامر بيه ص١٥٠ رقم: ١٢١١)

شرح مديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال مديث كتحت لكصة إلى:

آپ انصاری محانی ہیں ،غزوہ احداور بیعت الرضوان میں شریک ہوئے ،خیبر کی فننے میں شامل ہتھے ،حضور کے بعد دمشق میں رہے وہاں امیر معاویہ کی طرف سے دمشق کے گورنر ہے ،امیر معاویہ کے زمانہ میں ساتھ جے ہیں دمشق میں ہی وفات یا کی ، وہاں ہی دفن ہوئے۔(اشعہ)

(مبرلگا کربندکردیاجا تاہے) بین آخر حیات میں جونیک و بدل کرتا تھااس پر مرجا تاہے اور مرتے ہی اس کے اعمال ختم ہوجائے ہیں کہ فاعل کی موت افعال کوئتم کردیتی ہے۔

(راہ میں پہرادینے والا) یعنی اسلامی ملک کی سرحد پر جہاد پر تیارر ہااور وہاں ہی قوت ہو گیا، مرابط کے معنی پہلے بیان موچکے ہیں ، بیر بط بمعنی بائد ھنے سے بنا۔ مرابط وہ جوائینے کو کفار کے مقابل باندھ وے، ایپ ہاں جہاد کے لیے گھوڑا باندھے۔

(عمل قیامت تک بزهتار ہتاہے)اس طرح کہ قیامت تک اے ہر گھڑی وہ ہی تواب ملتار ہتاہے جوزندگی میں ملتا تھااس کار ہاط فی سبیل الله صدقہ جاربیہ وجاتاہے کیونکہ مسلمان اس کے دباط سے فائدہ! ٹھاتے رہے ہیں۔

(وہ قبر کی آ زمائش سے محفوظ ہوجاتا ہے) اس طرح کہ اس سے نہ حساب قبر ہونہ اے عذاب قبر ہو، بقیہ صدقات جاریہ میں بیانعام نہیں ملتا بیصرف مرابط کوملتا ہے۔ (بزاءٔ المنائج،ج۵ ص۸۹)

(1298) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ قِنْ اللهِ يَوْمٍ فِيَ اللهِ عَلَيْهِ فَي اللهِ يَوْمٍ فِي اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَي

حضرت عثمان کی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کی کوفر ماتے سنا کہ اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر پہرا دیتا دوسری جگہوں پر ہزار دن پہرہ دینے مدیث حسن سیح ہے۔

سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ" رَوَاهُ الزُّرْمِيْنُ، وَقَالَ: سے بہتر ہے۔اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا "حَدِينَتْ حَسَنْ صَحِينَحْ"-

تخريج حليث: (سان توماني باب ما جاء في فضل المرابط جيس ١٨٠٠ رقم: ١٩٩٤ السان الكيزي للميهني بأب ما يبداريه من سد اطراف البسلين بالرجال جوصوس قرة والمداسان النساق بأب فضل البرابط جوص ١٠٠٠ قرد ١٠٠٠ مسلا امام احدين حنيل مسلاد عان بن عقال سيد صود ، رقم: «««مسلاعيدان حيلامسلاعانان بن عقال من صود المرقم: ١٥)

شرح حديث: حبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

(ایک دن سرحد پر پهرادینا)اسلامی سرحد پر کفار کے مقابلہ میں تھوڑ ابا ندھناوہاں جہاد کے لیے تیارر ہنا۔

(پہرہ دیئے سے بہتر ہے) میرافضکیت اس صورت میں ہے کہ جہاد فرض عین ہو چکا ہو یا اسلامی مرحد پر بہت نطرہ ہو، وہاں ہے مسلما توں کے ہٹ جائے سے اسلامی ملک خطرہ میں پڑ جائے ،امن وسکون کے حالات میں دوسری منازل اس ہے افضل ہوسکتی ہیں لہذا ہے حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ نماز کے بعد نماز کا انتظار اور مجد ميں حاضري كى يابندى بير باطب بير باطب بير باطب بير باطب (مِزاة الناجي، ٥٥ ص٢٥٥)

حضرت ابوہریرہ کھی سے روایت ہے کہ رسول کی راہ میں نکلائی کے نکلنے کا سبب میری راہ میں جہاد ہو اور وہ مجھ پر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق ہوتو میری صانت میں ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کر دوں گایااس کے گھر کی طرف جس سے نکل کر آیا 'اس کو اجروثواب وے کرئیا مال غنیمت دے کرنوٹاؤں گا۔اس ذات كالتم جس ك قبضه ميس محمد ( ) كى جان ب جسے زخم الله کی راہ میں آیا قیامت کے دن ای زخم کے ساتھ آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ اور خوشبو کستوری کی طرح ہوگی اور اس ذات کی قشم جس کے قبضہ میں محد ( 🍓 ) کی جان ہے اگر اہل اسلام پر مشقت کا باعث نه ہوتا تو میں کسی چھو ئے کشکر سے بھی پیچھے نہ رہتا جواللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے لیکن میں اتن گنجائش نبیں یا تا کہ

(1299)وَعَنْ آبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَضَمَّنَ الله لِمَنْ خَرَجَ فِي سَمِيْلِهِ، لاَ يُغْرِجُهُ الأَجِهَادُ فِي سَبِيْلِي، وَإِيْمَانُ بِيْ، وَتَصْدِيْقُ بِرُسُلِيْ، فَهُوَ عَلَى ضَامِنُ أَنْ أُدُخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بِمَنَا نَالَ مِنْ آجُرٍ. أَوْ غَنِيْمَةٍ. وَالَّذِينَ نَفْسُ مُعَتَّدٍ بِيَدِهِ، مَا مِنْ كَلْمٍ يُكُلِّمُ فِيْ سَبِيْلِ الله إلاَّ جَاءً يَوْمَ الْقِيْمَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِم ؛ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمِرٍ، وَرِيْحُهُ رِيحُ مِسْكٍ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدِ بِيَرِهِ. لَوُلَا أَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَلَتُ خِلِافَ سَرِيَّةٍ تَغُرُو فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَبُدًا، وَلَكِنْ لَا آجِلُ سَعَةً فَأَخِلُهُمُ وَلَا يَجِلُونَ سَعَةً. وَيَشُتُّى عَلَيْهِمُ أَنُ يَّتَخَلَّفُوا عَنِيْ. وَالَّذِي نَفْس مُحَتَّدٍ بِيَدِهِ، لَوَدِدُتُ أَنْ أَغُزُو فِيْ سَيِيْلِ اللَّهِ، فَأَقْتَلَ، ثُمَّ

آغزُو فَأَقْتَلَ، ثُمَّ آغُزُو فَأَقْتَلَ وَوَاتُهُ مُسُلِمٌ، وَرَوَى الْبُغَارِ ثَى بَعْضَهُ إِلَّكُلُمُ ": الْجَرْحُ.

ان کوسواریال دول اور ان کے پاس بھی منج کش نہیں ہوتی اور جھ سے پیچھےرہ جاناان پرمشقت ہوتا ہے۔ اور اس ذات کی ہم جس کے قبضہ میں محمد ( اس کی جان ہے میں پیارا جانتا ہول (اس کو) کہ انڈری راہ میں جہ د کروں اور آل کیا جاؤل کی جہاد کروں آو کھر جہاد کروں آو کھر تن کیا جاؤل کیا جاؤل کی جہاد کروں آو کھر جہاد کروں آلو کھر جہاد کروں آلو کھر جہاد کروں آلو کھر جہاد کروں ہیں جہد پھر جہاد کروں ہیں گئی جہاد کی جہاد کروں ہیں جہاد کی جہاد کروں ہیں تن کیا جاؤل ہے۔ ''الگلافر'' : زخم کو کہتے ہیں روایت کیا ہے۔ ''الگلافر'' : زخم کو کہتے

الخويج حديث (صيح بغارى باب تماى الشهادة جرص ۱۰۰ رقم: ۱۰۰ مصيح مسلم ناب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله جرص ۲۰ رقم: ۱۸۳۲۰ رقم: ۱۸۳۲۰ سان ابن ماجه بأب الله جرص ۲۰ رقم: ۱۸۳۲۰ سان ابن ماجه بأب فضل الجهاد في سبيل الله جرص ۲۰ رقم: ۱۸۳۲۰ سان ابن ماجه بأب فضل الجهاد في سبيل الله جرص ۲۰ رقم: ۱۸۳۲۰ رقم: ۱۹۱۰ مسلم احدون حنبل مسلم الي هريرة وضى الله عنه اجرص ۱۲۰ رقم: ۱۹۱۰ مشرح حديث قرآن اورتما زكاشيرائي

(عُنَّةُ نُ الْحِكَاءُ - ٣٣)

12- كِتَابُ الْمِهَارِ ------

انبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ اللہ علامت کے جوکوئی اللہ کے راستہ میں زخمی ہوتا ہے تو وہ تیامت کے دن یول آئے گا کہ اس کا زخم خون بہا تا ہوگا اس کا رنگ خون ساہوگا اورخوشبوکستوری کی طرح ہوگی۔ (منت علیہ)

(1300) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهِ صَلَّى اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مَّكُلُومٍ يُكُلُم فَيْ سَبِيلِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مَّكُلُومٍ يُكُلُم فَيْ سَبِيلِ الله الآجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَكُلُهُ فِي نَامَى: اللَّوْنُ لُونُ لَوْنُ كَوْنُ عَلَيْهِ وَالرِّيْحُ مِسْكِ "مُتَّقَلَّى عَلَيْهِ وَالرِّيْحُ مِسْكِ" مُتَّقَلَّى عَلَيْهِ وَالرِّيْحُ مِسْكِ "مُتَّقَلَّى عَلَيْهِ وَالرِّيْحُ مِسْكِ" مُتَّقَلَّى عَلَيْهِ وَالرِّيْحُ مِسْكِ "مُتَّقَلَّى عَلَيْهِ وَالرِّيْحُ مِسْكِ" مُتَّقَلَّى عَلَيْهِ وَالرَّيْحُ مِسْكِ "مُتَّقَلَى عَلَيْهِ وَالرَّيْحُ مِسْكِ" مُتَّقَلَى عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَالرَّيْحُ مِسْكِ "مُتَّقَلَى عَلَيْهِ وَالرَّيْحُ مِسْكِ" مُتَّقَلَى عَلَيْهِ وَالرَّيْحُ مِسْكِ "مُتَّقَلَى عَلَيْهِ وَلَى اللهُ وَلَالِيْكُ وَلَيْعِ مِسْكِ "مُتَّقَلَى عَلَيْهِ وَلَيْعَ مِسْكِ "مُتَّكُونُ وَلَيْكُ وَلَيْسُلِيلِي اللهُ عَلَيْهِ وَلَيْعَالَمُ وَلَيْعُ مِسْكِ "مُتَعَلَى عَلَيْهِ وَلَيْعُ مِنْ الْمُعَلَى الْعُلَيْدِ وَلَيْعُ مِنْ الْعُنْ عَلَيْهُ وَلَيْ وَلَيْعُ مِنْ الْمُ الْعُلِيْمُ وَلَيْعِ مِنْ الْعُلْمُ فَيْعِ وَلَيْعُ مِنْ اللّهِ عَلَيْهُ وَلَيْعُ مِنْ الْعِلْمُ الْعُلْمُ فَيْعُ مِنْ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَيْعِ الْعُلْمُ فَيْ عَلَيْهِ وَلَيْعُ مِنْ الْعِلْمُ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَيْعُ مِنْ اللّهِ الْعُلْمُ فَيْعُ مِنْ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَيْعُ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَيْعُ مِنْ اللْعِيْمُ اللّهِ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَيْعُ مِنْ اللّهِ عَلَيْهُ وَلَيْعُ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَيْعُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَيْعُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَيْعُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْعُلْمُ فَيْعُ اللّهُ عَلَيْهِ وَالْعُلْمُ فَيْعُ اللّهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ فَيْعُ مِنْ اللّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مَا اللّهِ عَلْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَالْعُلْمُ فَيْ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَ

تخريج حليث: (صيح بخاري بأب المسك جهص١٠١٠ رقم: ١٢١٥ صيح مسلم بأب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله . جهص ٢٠٠ رقم: ٢٠٠٠ مسلم المام احمل بن حديل مسلم الي هرير قارضي الله عنه جهص ٢٠٠٠ رقم: ٢٠١٠ السلن الكبزي للبيهقي بأب في فضل الجهاد جهص ١١٠٠ رقم: ١٩١٦ مسلم البزار مسلم اليهوير قارضي الله عنه جهص ١٠٠٠ رقم: ١٨١٢)

شرح حديث: عَلِيم الْأُمَّت حضرت مفتى احمد بيار خان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين: خواه اس زخم سے موت بوجائے باند ہو۔

اس جملہ کے دومعنی ہوسکتے ہیں: ایک ہی کہ ہر شخص جومیدان جہادیس زخمی ہووہ فی سبیل اللہ زخمی نہیں۔ فی سبیل اللہ زخمی وہ ہے جس بیس ریانیت و نیانہ ہو، ہیرب ہی جانتا ہے کہ کون راو خدا میں زخمی ہوااور کون طلب د نیا میں۔ دوسرے یہ کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ راہ خدا میں زخمی کون ہوتا ہے اسے پوری پوری جزا دے گا۔ جیسے قاللہ اُنظم بِمَا وَضَعَتْ ۔ اس صورت خوب جانتا ہے کہ راہ خدا میں زخمی کون ہوتا ہے اسے پوری پوری جزا دے گا۔ جیسے قاللہ اُنظم بِمَا وَضَعَتْ ۔ اس صورت

میں ریر جملہ اس کی اظہار شان کے لیے ہے۔ بیہاں مرقات نے فیر مایا کفار سے جہاد میں یا باغیوں ڈاکوؤں کے ہاتھوں زخمی ہونے والا ، بوں بی تبلیغ رین کے سلسلہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں زخمی ہونے والا اس میں سب شامل ہیں سب کا بیر بی اجر ہے جو بہاں مذکورہے۔

لیعنی اس کے زخم ہرے ہوں گےان ہے تازہ خون جاری ہوگا مگر اس دن تکلیف نہ ہوگی۔ میخون جاری ہونا اس کے مجاہد ہونے کی نشانی ہوگی جس سے تمام محشر والے اس کی عزت کریں گے۔ بعض روایات میں بجائے یععب کے بتنجر ہے دونوں کے معنی ایک ہی ہیں، یعنی بہانا ۔لہذاوہ خون نہ تونجس ہوگا نہ بدیودار بلکاس کی مہک ہے محشر والے تعجب کریں گے اوراس تخص کا احترام کریں گے، جب زخمی کابیرحال ہے تو راہ خداعز وجل میں شہید ہونے دالے کا کیا بوجھتا، بیخوشبوعہادت کے اڑے ہوگی جیسے روز ہ دار کے منہ کی خوشبور ب تعالی کو مشک کی خوشبو ہے زیادہ پیاری ہے۔ (مزاۃ المناجح،ج٥ص ١٩٨)

حضرت معاذ ﷺ ہے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قرمایا: جس مسلمان نے اللہ کی راہ میں اتنی ویر جہاو کیا جتنے وقفہ کے بعد اونٹنی ووہارہ دودھ دینے کو تیار ہوتی ہے تواس کے لیے جنت لا زم ہوگی ۔ اورجس کواللہ کی راہ میں کچھ زخم آئے یا مجھنسی محور ا نظے بیہ تیامت کے ون خوب گہرا ہو کر آئے گا۔ اس کا رنگ زعفران جیبہ اور خوشبو کستوری جبیس ہوگی۔اسے ابوداؤد اور تر مذی نے روایت کیااورکہا کہ میرحدیث حسن ہے۔

(1301) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ الله من رَجُلِ مُسلِمٍ فُوَاتَى نَاقَةٍ، وَجَبَتَ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحٌ جُرْحًا فِي سَيِيْلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَوَانَّهَا تَجِيئُ يَوْمَ الْقِيْبَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتُ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا كَالْبِسْكِ ۚ رَوَاتُ أَبُو دَاوْدَ وَالرِّرْمِنِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنْ".

تخريج حدايت. (سان ابزداؤد باب فيبن سأل الله تعالى الشهادة ج اص ٢٢٠ رقم: ٢٥٠٠ سان ترمذي باب ما جاء فيبن يكلم في سبيل الله جسم ١٨٥٠ رقم: ١٩٥١٠ السان الكبرى للبيهةي بأب تمنى الشهادة جسم ١٩٠١ رقم: ١٩٠٢٠ سنن النسائي بأب ثواب من قاتل في سبيل الله فواق داقة جهضه ١٠ وقم: ١٢١٢١ مستدر امام اجمدين حديل مسندر معادّ بن جبل رضى الله عده بعدص

(1302) وَعَنْ آيِيْ هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ آضَعَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعُبِ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ قِنْ مَاءً عَنْبَة، فَأَعْجَبَتُهُ، فَقَالَ: لَو اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّغبِ، وَلَنَ ٱفْعَلَ حَتَّى ٱسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَنَ كَرَ ذُلِكَ لِرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول الله ﷺ کے حمالہ میں سے ایک آوی گھانی میں میٹھے پانی کے جشمے کے پاس ہے گزرااس کوودا فیصالگا۔ کہنے نگا اگر میں سب لوگوں سے تنہا ہوکراس گھاتی میں مقیم ہو جاؤں (توبيترہے)ليكن ميں رسول، مندفل سے اجازت ليے بغیراییانه کروں گا چنانچهاس نے میرسول الله 🍇 ذکر کیا

توآب نے فرمایا: توابیانہ کرتم میں سے کی کااللہ کی ہ میں تھیرنان کے گھر میں تمر سال نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ کیاتم نہیں چاہتے کہ اللہ کریم تہیں موت دیدے اورتم کو جنت میں داخل فر مادے۔ انڈی راہ میں جہاد کروجس نے اللہ کی راہ اونٹی کے دود فعدودی دوہنے جتنے ویقنے کی مقدار جہاد کیا۔اس کے لیے جنت لازم ہوگئی۔اے تر مذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔الفُوائی: دو دفعہ دودھ دوسنے کے درمیال وتفهو كهتية بيل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ﴿ لَا تَفعلُ فَإِنَّ مُقامَر أَحَدِ كُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلُوتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبُعِيْنَ عَاماً. أَلَا تُحِبُّنُونَ أَنُ يَّغُفِرَ الله لَكُمْ، وَيُدُخِلَكُمُ الْجَنَّةَ ؛ أَغُرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ مَنْ قَاتَلَ فِيُ سَمِيْلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ " رَوَاهُ الزِّرُمِنِينُ، وَقَالَ: "حَدِيثُ حَسَنُ". وَ"الْفُوَاتُ": مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ.

تخريج حليث: (سان ترمذي بأب ما جاء في فضل الغدو والرواح في سبيل الله جسس١٨١٠ رقم: ١١١٠السان الكبزي للهيهاق بأب في فضل الجهاد في سهيل الله يجه ص١٠٠ رقم: ١٠٨٠٠ المستندك للحاكم كتاب الجهاد جه ص١٠٠ رقم: ٢٢٨٠) مُثررت حديث: حليم الْأَمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنَّان لَكِيمة بين:

عربی میں فواق جانورکودو ہارہ دو ہنے کے درمیان د قفہ کو کہتے ہیں ،اس د نفہ سے مرادیا توضیح شام دو ہنے کے درمیان کا فاصلہ ہے یا ایک وفعہ دو ہے کے درمیان کا وقفہ ہے کیونکہ اوٹنی کو کچھ دوہ کرتھوڑ اٹھبر جاتے ہیں ،استنے میں وہ پھر دودھ ا تارکیتی ہےتواہے پھردو ہے ہیں، پیٹمبرنا فواق کہلا تاہے میپ چندمنٹ کا بی ہوتا ہے۔فواق بناہے فوق سے جمعنی اوپر، چونکہ دودهاو پرسے بی تھن میں آتا ہے اس کیے اسے فواق کہا جاتا ہے۔ (مرقات داشعہ)

یعنی رب تعالی نے اپنے ذمہ کرم پر لازم فرمالیا کہ اسے اول ہی سے جنت میں داخل فرمائے گا گنا ہول کی مزاکے کے اسے دوزخ میں ندر کھے گا کیونکہ اس کے گناہ اس جہاد کی برکت سے معاف ہو چکے، جب بل بھر کے جہاد کا بید درجہ ہے توغور کرو کہ جو ہمیشہ جہاد میں رہاں کامرتبہ کیا ہوگا۔ (برا قالمناج ، ج م ص ١٩٥)

(1303) وَعَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَالله تَسْتَطِيْعُوْنَهُ ۚ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ آوُ تَلَاثًا كُلُّ مہیں کر سکتے۔انہوں نے دوبارہ یا تنین پارسوال نوٹا یا تو ذْلِكَ يَقُولُ: ﴿ لَا تُسْتَطِيْعُونَهُ ۚ! ثُمَّ قَالَ: ﴿ مَثَلُ آپ ہر بارفر ماتے رہے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ الْهُجَاهِدِ فِي سَبِيُلِ اللهِ كَهَثلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ پھر فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اس روز ہ دار قیم كرنے والے آيات قرآنی كى تلاوت كرنے والے ك الْقَانتِ بِآيَاتِ الله لا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ. وَلا صَلوةٍ

انهی سے روایت ہے عرض کیا گیا: یارسول انتدامتد کی راہ میں جہاد کے برابر کون می چیز ہے؟ فرمایا: ووتم

# حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِلُ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ،

ظرح ہے جونماز روزے ہے و تفدنہ کرے جی کہ اہتد کی راہ میں جہاد کرنے والالوٹے (شنق غیہ)

اور بیسلم کے لفظ بیں اور بخاری کی روایت میں ہے ایک آ دمی نے عرض کیا: یارسول اللہ جھے ایس ممل بتا کیں جواللہ کی رابر ہوتو آ ب نے بتا کیں جواللہ کی راہ میں جہاد کے برابر ہوتو آ ب نے فرمایا: میں ایسامل نہیں یا تا پھر فرمایا: کیا تو بیطا فت رکھنا ہو کر بغیر وقفہ کے جب مجاہد نکلے تو اور ست نہ ہواور روز و رکھے اور افطار نہ کرے اور ست نہ ہواور روز و رکھے اور افطار نہ کرے بی اس نے عرض کی اس کی طاقت کس افطار نہ کرے ہیں اس نے عرض کی اس کی طاقت کس کو ہے ؟

تخریج حلیت ارصیح بناری باب فضل انجهاد والسیر به مصده وقد مده مسلم باب فضل الشهادة فی سبیل .
الله تعالُ جه ص ۱۹۰۰ رقم: ۱۹۰۰ السان الکیزی للبیدتی باب فی فضل انجهاد فی سبیل الله به صده رقم: ۱۹۸۰ مصیح این حبان باب فضل انجهاد بی سبیل الله به به ص ۱۹۰۰ رقم: ۱۹۰۰ مصیح این حبان باب فضل انجهاد به دسته به به ص ۱۹۰۰ رقم: ۱۹۰۱ مستدام احدی مستدای هریر قرضی الله عنه به به ص ۱۹۰۰ رقم: ۱۹۰۱ )
شرح حدیث و کی ممل جها و سے برد در کرمیس

حضرت سیدنا معاذبین جبل رضی الله تعالی عنفر ماتے ہیں کہ پس نے سرکار والا عبار ،ہم ہے کسوں کے مددگار جفیتی روز شار ، دوعالم کے ، لک ومختار ، صبیب پر دردگار صلّی الله تعالی علیہ ؤلہ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کیا ، یار سول الله علیہ وسلم! بیست خوب! بہت خوب! بجے کوئی ایسا عمل بتا ہے جو بجے جنت میں داخل کرد ہے۔ رسول الله تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرما یا ،خوب! بہت خوب! بہت خوب! بینک تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے ، بینگ تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے ، بینگ تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے ، بینگ تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے ، بینگ تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے اور ربیکا م ای شخص کے لئے آسان ہے جس کے ساتھ اللہ عز وجل بھلائی کا ارادہ فرمائے ۔ پھر رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرما یا ، مرتے دم تک اللہ عز وجل اور آخر ت پرایمان رکھواور نماز قائم کہ دواورزکو قادا کر داور ایک اللہ کی عبادت کر واور کی کواس کا شر یک خدی شم راؤ۔

پھر فر ، یا ، اے معاذ! اگرتم چاہوتو ہی تہمیں ہر چیزی اصل اوراس کے ستون اور کو ہان کی بلندی کے ورے ہیں ہاؤں۔ ہی بتاؤں۔ ہیں نے عرض کیا ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے مال باپ آپ پر قربان! ضرور بتا ہے۔ فرما یا ، ب شک بر چیز کی اصل یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود تبیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، ورمحمہ (صبی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس دین کا ستون نماز قائم کرنا اور زکو ق واکر نا اور اس کے کو بان اللہ ا عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور جھے تھم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کرول یہاں تک کہ دہ نماز قائم کر انتین زکو ۃ ادا کرنے لگیں اور اس بات کی گوائی دیں کہ اللہ عزوجل کے سواکوئی معبود نہیں ، دہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس بات کی گوائی دیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں تو جب وہ ایہا کر نے لگیں مے توانین جانوں اور اینے اموال کو بچالیں گے سوائے کسی حق کے ماور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔

پھرآ پ صلی اللہ تعانی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ، اس ذات کی تشم! جس کے دستِ قدرت میں محمر صلی اللہ تعالی علیہ دالہ وسلم کی جان ہے فرض نماز کے بعد کوئی عمل جہاد سے بڑھ کرنہیں ، جس میں آخرت کے درجات کی طلب کرتے ، وئے کم مختص کے چبرے کارنگ بدل جائے یا قدم گرد آلود ہوجا عیں اور راہ خدا عزوجل میں دیئے جانے والے جانور یاراہ خدا عزوجل میں دیئے جانے والے جانور یاراہ خدا عزوجل میں سواری کے لئے دیئے جانے والے جانور سے زیادہ وزنی عمل بندے کی میزان میں کوئی نہیں ہوگا۔

(منداحمه وحديث معاذبن جبل وقم ٢٢١٨٣، ج٨٥ ١٢٢)

انہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لوگوں میں بہتر زندگی والہ وہ آدمی ہے جواپنے گوڑے

کی لگام کواللہ کی راہ میں رو کنے والا بوجب گھبرا ہثاور
جنگ کی بات سنتا ہے تو اس کی پشت پراڑ جا تا ہے موت
اور شہادت کو اس کی امکانی جگہوں پر تلاش کرتا ہے۔ یا
وہ آدمی جو کچھ بکر یوں میں موجود ہو۔ ان چو ٹیوں میں
سے کسی چوٹی پر یاان واد یوں میں سے کسی وادی میں جا
میٹر تا ہو ٹماز قائم کرتا ہوز کو ہ اوا کرتا ہوا ورا ہے رب ک
عبادت کرتا ہو یہ سلسلہ اس کی موت تک رہ ہو تو لوگوں
عبادت کرتا ہو یہ سلسلہ اس کی موت تک رہ ہو تو لوگوں
عبادت کرتا ہو یہ سلسلہ اس کی موت تک رہ ہو تو لوگوں
عبادت کرتا ہو یہ سلسلہ اس کی موت تک رہ ہو تو لوگوں

(1304) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلُ فُسِكُ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، يَطِيْرُ عَلَى مَثْنِهِ كُلَّهَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي مَثْنِهِ كُلَّهَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلُ وَالْبَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلُ فِي غُنيْبَةٍ فِي رَأْسِ الْقَتْلُ وَالْبَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلُ فِي غُنيْبَةٍ فِي رَأْسِ الْقَتْلُ وَالْبَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلُ فِي غُنيْبَةٍ فِي رَأْسِ الْقَتْفُ الْوَلِيقِ اللَّهُ وَيَعْبُلُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيهُ فَي اللَّهُ عَلَى اللَّهُ وَيَعْبُلُ رَبِّهُ حَتَّى يَأْتِيهُ لَي يَقِيهُ اللَّهُ وَيَعْبُلُ رَبِّهُ حَتَّى يَأْتِيهُ الْمَنْ اللَّهُ فِي النَّاسِ اللَّ فِي خَيْرٍ " رَوَالاً السَّعْفِي النَّاسِ اللَّ فِي خَيْرٍ " رَوَالاً السَّيْفِي أَلَى النَّاسِ اللَّهُ فِي خَيْرٍ " رَوَالاً مُسْلِمٌ.

تخريج حليث : (صبح مسلم بأب فضل الجهاد جهس وقم: ١٩٠٠ السان الكبزى للبربق بأب في فضل الجهاد جهس وقم: ١٩٠٠ الكبزي للبربق بأب في فضل الجهاد جهس وقم: ١٩٠٠ مشكّوة البصابيح كتاب الجهاد الفصل المحال جهس والمرابع كتاب الجهاد الفصل الروّل جهس والمرابع المرابع كتاب الجهاد الفصل الروّل جهس والمرابع المرابع المحالية الم

شرح حدیث: حکیم الْاُمَّت حضرت ِ مفتی احمد یارخان علیه رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: لفظ معاش عیش جمعنی زندگی ہے بنا ہے زندگی گز ارنے کا ذریعہ یہاں دونوں معنی بن سکتے ہیں مسلمان کی بہترین زندگی یہ ہے اور بہترین ذریعہ ذندگانی یہاں دونوں معنی درست ہیں۔ یعنی ویسے تولوگوں سے بے نیاز رہتا ہے گر جب مسلمانوں کواس کی جانی مدد کی ضرورت ہوتی ہے یا مسلمانوں پر کفار نوٹ پڑی یا ڈاکوملم کریں اسے خبر کے کہ فلال جگہ مسلمان کمزور ہیں مصیبت میں ہیں تو فوڑ او ہاں پہنچ جائے پر ندہ کی طرح یا از کروہاں پہنچ جائے اسلام کی خدمت یا از کروہاں پہنچ جائے اسلام کی خدمت مسلمانوں پر حملہ آور ہوں توبید ہاں پہنچ جائے اسلام کی خدمت مسلمانوں کی مدد کے بیلے۔

یعنی وہ اسلام کا ایسا فدائی ہومسلمانوں کا ایسا مددگار ہو کہ خدمت اسلام وسلمین میں قبل ہوجانا یا مرجانا جینے ہے بہتر سمجھے، خطرناک موقعوں کی تلاش میں رہتا ہو جہاں لوگ جاتے ہوئے گھبراتے ہوں بیرد ہاں شوق ہے پہنچتا ہو بہا در جانباز ہو۔

خلاصہ میہ ہے کہ اول نمبر کامیاب زندگی والاتو وہ پہلاختص ہے اس کے بعد نمبر دوم کا اعلیٰ زندگی والا وہ ہے۔ خیال رب

کہ عرب میں بکریاں بہترین ذریعہ معاش تھیں اور بعض تنقی حضرات دنیا کے جھڑے ہے ہے بیخے کے لیے شہر سے دور جنگل
میں ڈیڑہ ڈال لینے تھے کسی پانی والے سرسبز مقام پر رہنے سہنے لگتے تھے، بکریوں کے دورہ پرگز اداکرتے ، فتنوں سے
الگ رہتے ، اب بھی بعض جگہ ایسے بدود کیھے جاتے ہیں اس لیے بکریوں کا ذکر فرما یا ورنہ جو شخص فتنوں سے بیخے کے لیے
آبادی سے دورر ہے گزارہ کے لیے کوئی چیز پنشن جانورز مین وغیرہ اختیار کرے وہ بھی اس فرمان عالی میں داخل ہے۔
آبادی سے دورر ہے گزارہ کے لیے کوئی چیز پنشن جانورز مین وغیرہ اختیار کرے وہ بھی اس فرمان عالی میں داخل ہے۔
آبادی سے دورر ہے گزارہ کے لیے کوئی چیز پنشن جانورز مین وغیرہ اختیار کرے وہ بھی اس فرمان سے خصوصیت سے ان کا
ذکر جی عبادات ہیں نماز وزکو تا بھی واخل تھیں گر چونکہ نماز وزکو قاعلی ورجہ کی عبادت ہیں اس سے خصوصیت سے ان کا
ذکر علیٰ دورہ کے ایا۔

یقین سے مرادموت ہے کیونکہ اس کا آنا بھین ہے یا چونکہ موت کے بعد ہر مخص کوتو حید، رسالت، فرشتوں، جنت و دوزخ وغیرہ کا بھین ہوجا تا ہے اس لیے موت کو بھین فرما یا بینی و ربعہ بھین رب تعالٰی فرما تا ہے: وَاعْهُدُ دَبَّلَا حَتَّی یَاْتِیکُ الْمُنْ ہِی ہُوجا تا ہے اس لیے موت کو بھین فرما یا بینی و ربعہ بھین رب تعالٰی میں بلکہ بھلائی میں صرف سے ہیں المبتدا عد یث پرکوئی اعتراض نہیں اس حدیث کی بنا پر بعض زاہدین نے فرما یا کہ گوشنشینی افضل ہے، جلوت سے ضوت بہتر گر کن میں ہے کہ خلوت سے جلوت ہے جمعیدین حق سے جمعیدین میں ہے کہ خلوت سے جلوت افضل ، حضرات انبیاء کرام لوگوں میں رہے ، بنیخ کرتے رہے ، نیزجس رہنے سے جمعیدین ماز با ہماعت نصیب ہوتی ہے ، جنگل میں بغتیں کہاں ، شہر میں علم ہے ، ذکر کے جلقے ہیں ، اچھوں کی حبتیں ہیں ۔ حدیث فتنوں کے ظہور کے زمانہ کے متعلق ہے جب شہروں میں امن شدرہے یا اس کمزور آ دی کے لیے ہے جو بستی اور اختلاط کی گالیف پر صبر نہ کر سکے (مرقات) (مزاؤ المنائج ، جو ص ۱۹۲۲)

الله الله في سے روایت ہے کہ رسول اللہ فی نے فرمایا: الله جنت میں سو در ہے ہیں جو اللہ کریم نے اللہ کی راہ میں اللہ جاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں۔ ہر دو در جوں کا

(1305) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ﴿إِنَّ فِي الْجِنَّةِ مِئَةَ دَرَجَةٍ آعَنَّهَا اللهُ لِلْهُجَاهِدِيْنَ فِي سَدِيْلِ اللهِ مَا بَيْنَ النَّوَجَتَيُنِ درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا زمین سے آسان کا فرمسہ

كَمَا بَيْنَ السَّمَاءُ وَالْإِرْضِ وَوَاهُ الْبُخَارِيُ

ہے۔( بخاری)

تخريج حدايث: (صيح بخارى باب درجات المجاهدان في سبيل الله جسم ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ مشكوة المصابيح كتار الجهاد الفصل الاول جرم ٢١٢ رقم: ١٠٤٠ جامع الاصول لابن اثير الفصل السابع في فضل الجهاد والشهادة نوع سادس

مُرْح حديث: حليمُ الْأُمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

قر آن مجیدا در حدیث شریف میں رسول سے مراد حضور صلی الله علیه دسلم ہوتے ہیں ادر الله رسول پر ایمان لانے کا مطلب میہ کے درب نے جو بچھ بھیجااور حضور جو بچھ لائے ان سب پرایمان لائے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ حقیقتا ایمان ہے الله رسول كوملانا ، الله رسول ميس فرق كرنا كفرب، قرآن كريم فرماتاب: أَنْ يُغَيِّ قُوْا بَيْنَ اللهِ وَدُسُلِهِ وَيكُونُونَ نُومِنُ بِبَعْضِ وَنَكُفُرُ بِبَعْضِ وَيُرِينُهُونَ أَنْ يَتَنْضِنُوا بَيْنَ وَلِكَ سَبِينُلَا أُولَيِكَ هُمُ الْكُفِرُونَ حَقّاً ملا ف كمع مارى كاب اسلام كي جيارا صطلاحول مين ديكھو۔

تر مذی میں ہے کہ ہر درجہ اتناوسیتے ہے کہ ان میں سے ایک درجہ میں عالمین جمع ہوجا نمیں توسب کو کافی ہوجا وے۔ مجاہدین سے مراد نمازی حاجی اورنفس سے مجاہدہ کرنے والے سب بی ہیں۔ (مرقات) بشرطیکہ بیکام رضائے البی کے لیے ہوں جیسا کہ فی سبیل اللہ سے معلوم ہوا۔ (برا ڈالمناجے، ج ۵ ص ۱۸۳)

(1306) وَعَنَ آيِ سَعِيْدِينِ الْخُنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: . "مَنْ رَضِي بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإسْلاَمِ دينًا، وَيَمُجَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتُ لَهُ الْجَنَّةُ"، فَعَجِبَ لَهَا ابُوْ سَعِيْدِ فَقَالَ: آعِدُهَا عَلَىٰٓ يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَعَادُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿ وَأَخُرُى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْلَ مِثَةً هَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ كَرَجَتَينٍ كَمَّا بَيْنَ السَّمَاء وَالْإِرْضِ قَالَ: وَمَا هَى يَا رَسُوْلَ اللَّهِ؛ قَالَ: " الجِهَادُ فِيْ سَيِيْنِ اللهِ، الْجِهَادُ فِيْ سَيِيْلِ اللهِ" رَوَالُهُ

حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول الله 🚳 نے قرمایا: جو اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمر (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہواں کے لیے جنت لازم ہوگئ۔ اس سے حضرت ابوسعيد خوش ہو گئے۔ پس عرض كيا: يارسول الله مجھ كو دوباره ارشادفر ما تحیں۔آپ نے اس بات کا اعادہ فرمادید پھرارشاد قرمایا ایک اور چیز ہے جس کے ساتھ اللہ کریم بندے کو جنت میں سو در ہے بلندی عطافر ما تاہے۔ ہر دو ورجوں کے درمیان زمین وآسان جتن فی صلہ ہے۔عرض كيا: اور يارسول الله! وه كيا ہے؟ آو آ ب نے قرباي: الله كى راويس جهاد الله كى راويس جهاد \_(ملم) الصغرى بأب في فضل الجهاد في سبيل الله على طريق الاختصار، جوس ١١٠ رقم: ١٠٠٠ المستندك للعاكم، كتأب الجهاد جوس ١٠٠ رقم: ١٠٠٠ المستندك للعاكم، كتأب الجهاد جوس ١٠٠ رقم: ١٠٠٠ المستندك للعاكم، كتأب الجهاد جوس ١٠٠ رقم: ١٠٠٠ سان اللساق بأب درجة المجاهن في سبيل الله عزوجل جوس ١٠٠ رقم: ١٠١٠ هير ابن حيان بأب فضل الجهاد جوس ١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ هير ابن حيان بأب فضل الجهاد براص ١٠٠٠ رقم: ٢١١١)

مثر حدیث بینیم الاً مّت حصرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحتاب ال صدیث کت لکھتے ہیں:

اس جملہ کے معانی بار بابیان ہو چکے۔ اللہ تعالٰی ہونے کے معنی بیجیں کہ بندہ داخی بہ تضاد ہے بعتوں میں رب تعالٰی کا شکر کرے، مصیبتوں میں مبر کرے، ای طرح اسلام کے دین ہونے پر داخی ہونے کے معنی بید ہیں کہ اسلامی ادکام پر داخی ول سے آبییں پند کرے خواہ بچھیں آویں یائہ آویں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر داخی ہونے کے میمنی ہیں کہ حضور کے تمام اقوال، افعال، اعمال، احوال سے دلی عبت کرے جس چیز کو حضور سے نسبت ہواسے دل سے جو جب جن چیز کو حضور سے نسبت ہواسے دل سے جو جو بر کھے شریعت بطریعت بطریعت بطریعت معرفت کو دل سے پند کرے کیونکہ شریعت حضور الور کے جسم اطہر کے حالات کا نام ہے، بطریقت قلب پاک مصطفی کی واروات ہے، یول ہی حقیقت و معرفت دوح پاک سر پاک کی واروات کا نام ہے۔ خرضیکہ بیسب حضور کی اوا بحی ہیں ایسے خص کے لیے دنیا ہیں ہی جنت واجب ہو چی کہ جنے گا جنتی ہو کر، مرے گا جنتی ہو کر، اس کے جنت و فیا تی جو کہ جنت و نیا ہیں ہے اور دومری جنتی و میان اللہ ایسی بیاری بات ہے۔ حضور کی شریعت ، اطاعت ، عبت و نیا کی جنت و نیا ہیں ہے اور دومری جنتی کرت ہے۔ جنت و نیا ہیں ہی جنت و نیا ہیں ہو اور دومری جنتی کی جنت و نیا ہیں ہے اور دومری جنتی کی جنت و نیا ہیں ہے اور دومری جنتی کی جنت و نیا ہیں ہے اور دومری جنتی کرت ہے۔ جنت و نیا ہیں ہے۔ حضور کی شریعت ، اطاعت ، عبت و نیا کی جنت و میا ہیں۔ ہو جنتی رہ ہو تو کی کرت ہے۔ جنتی و نیا ہیں ہیں ایک کرت ہے۔ حضور کی شریعت ، اطاعت ، عبت و نیا کی جنت ہے۔

(مجھ کو دوبارہ ارشاد فرمائیں) یہ تبجب انتہائی خوشی کا تھا اور دوبارہ کہلوا نااس لیے تھا کہ ایسے ہمارے بشارت والے کلے پھرا ہے بے مثال بشیرونذیر کے لیوں سے بہت لذیذ معلوم ہوئے۔ شعر

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے

گلاب گلش میں دیکھے بلیل ہے دیکھ محکشن گلاب میں ہے اللہ کشن کاب میں ہے اللہ کشن کاب میں ہے (مودرج بلندی عطافر ما تاہے) یعنی دوسری خوشخبری اور سنو اور خوش ہوں نہ خوش ہوں جب رب تعالٰی نے ہم کوا یہے بشیر دنذیر کی امت میں بنایا یعنی ایک مل ایسا بھی ہے جس سے عامل کو جنت کا اوپر والد درجہ ملتا ہے ، جو سودر جے بلند ہے ، ہر دودر جوں کا اتنا فاصلہ ہے جتنا آسان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

(الله كى راه ميں جہاد) اگر چه اسلام ميں جہاد بھى آگيا تھا گر چونکہ بيد دوسرے اعمال ہے بہت افضل ہے اوراس كا تواب بہت زيادہ ہے اس ليے اسے خصوصيت سے عليحد ه بيان فر ما يا يا مطلب مدہے كہ جسے جہاد نصيب ہوجائے اس كے ليے درج بيں راس سے معلوم ہوا كہ جہادا كثر فرض كفامية ہوتا ہے ، مرقات نے اس سے ميةى مسكدم تنبط فر ما يا۔ ليے درج بيں راس سے معلوم ہوا كہ جہادا كثر فرض كفامية ہوتا ہے ، مرقات نے اس سے ميةى مسكدم تنبط فر ما يا۔ ( 7 3 0 7 ) وَعَنْ آبِنِ بِكُو بُنِ آبِنِ مُوْسَى الْأَهُ عَنْهُ، وَهُوَ الْرَشُعَرِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ آبِنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ بَعَضَرَةِ الْعَدُوِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ آبُوابِ الْجَنَّةِ تَعْتَ ظِلاَلِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ آبُوابِ الْجَنَّةِ تَعْتَ ظِلاَلِ عَلَيْهِ السَّيُوفِ" فَقَالَ، يَا آبَا السَّيُوفِ" فَقَالَ، يَا آبَا اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ السَّيْوَفِ" فَقَالَ، يَا آبَا مُعْلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا؛ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى آصَمَابِهِ، وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا؛ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى آصَمَابِهِ، وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا؛ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى آصَمَابِهِ، فَقَالَ: آقُرَا عَلَيْكُمُ السَّلاَمَ، ثُمَّ كَتَرَ جَفُنَ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا؛ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى آصَمَابِهِ، فَقَالَ: آقُرَا عَلَيْكُمُ السَّلاَمَ، ثُمَّ كَتَرَ جَفُنَ فَقَالَ: آقُرَا عَلَيْكُمُ السَّلاَمَ، ثُمَّ كَتَرَ جَفُنَ فَقَالَ: آقُرَا عَلَيْكُمُ السَّلاَمَ، ثُمَّ يَسَيْفِهِ إِمِلَى الْعَلَيْقِ سَيْفِهِ قَالْقَاهُ، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِمِلَى الْعَلَقِ الْعَلَيْقِ الْعَلَى اللهَ مُعْمَى بِسَيْفِهِ إِمِلَى الْعَلَاقِ الْمُعَالِمُ وَالْعَالَةُ اللّهُ مُنَالِكُمْ السَّلاَمَ، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِمِلَى الْعَلَاقِ الْعَلَاقِ مُنْ الْعَلَاقِ الْمُ الْعَلَى الْعَلَاقِ الْمَالِمُ الْمُعْلَاقِ الْعَلَى الْعَلَاقِ الْمَالِمُ الْمُعْلَقِ الْمَالِمُ اللّهُ الْمُعْلَقِ الْمَالِمُ الْمُعْلِقُ الللّهُ الْمَالِمُ الْمُعْلِقُ الْمَالِمُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمَالِمُ الْعَلَى الْعَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ الْمَالِمُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ الْمَعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلَى الْمُعْلِي الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُولُ اللْمُعْلِقُ الْمُعْلَى الْمُعْلِقِ الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ الْمُ

تخریج حلایث: (صبح مسلع باب ثبوت الجنة للشهید جهصه ۳ رقم: ۴۰۰ مسلد امام احمد بن حدیل حدید ان موسی الاشعری جهص ۱۹۶۱ رقم: ۱۹۵۶ مسند الروبانی ماروی ابوبکر بن ابی موسی عن ابیه جهص مرقم: ۴۰۰) شرح حدیث : حکیم الگشت حضرت مفتی احمد یا رخان علیدر حمة الحتان ال حدیث کتحت کهتے ہیں:

تلواروں سے مراد جہاد کے ہتھیار ہیں، چونکہ اس زمانہ میں جہاد میں زیادہ استعال تلواروں کا ہوتا تھ اس لیے خصوصیت سے تلواروں کا ہی ذکر فرمایا۔ آج کل تو پول، بندوتوں، راکٹوں کا بھی بیرحال ہے کہ ان کے پنچ جنت ہے جبکہ وہ جہاد میں استعال ہور ہے ہوں۔ ان تلواروں سے مراد یا تو کفار کی تلواریں ہیں جو وہ غازی مسل نوں کے مقابل کھینچیں بینی ان تلواروں سے جنت بہت قریب ہے کہ مسلمان شہید ہوا اور جنت میں پہنچا۔ جیسے فرمایا گیا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے ان تلواروں سے جنت بہت قریب ہے کہ مسلمان شہید ہوا اور جنت میں پہنچا۔ جیسے فرمایا گیا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے بینچ ہے یا مراد خود مجاہدین کی اپنی تلوار میں جی بین تو ہو ہو ہوں ہوت کفار پر ٹوٹ پڑتے ہیں تو گویا جنت ان سینے ہو اور مارید میں ہوتی ہے اور سامید میں تو خود مجاہدین جیں تو وہ اس وقت ہی جنت میں جی گر بہلی تو جیہ زیادہ تو ک

(ایک خراب حالات دالاص کھڑا ہوا)اس مقبول بندے کا نام معلوم نہ ہوسکا کوئی غریب شکتہ حال ہے پر وجواس جہاد میں آیا تھاوہ یہ بولا ،رضی اللہ عند۔

(اے ابوم رکی ! کمی تو نے میدرسول اللہ سے سنا ہے؟ ) لینن اے صحالی رسول کیاتم نے بلاوا سطرخو دحضور صلی اللہ ملیہ وسلم کو بیفر ماتے سنا ہے یا کسی ذریعہ سے تم کو میفر مان عالی پہنچا ہے اور کیا میفر مان یقین ہے۔ ( تو وہ مخص اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا) جواس کے ساتھ جہاد میں آئے ہوئے تھے۔ (میرانمہیں سلام ہے) اب میں شہید ہونے جارہا ہون لوث کرآنے کا ارادہ نہیں ہے، اب محبوب صلی القد عدیہ وسم کے دمیال کا دفت قریب ہے۔ شعر

مستحنجة لكادل سوئة محرصلي الله عليه وسلم

آ فَيْسِيم كوئے محمصلی الندعلیدوسلم

(اپنی تکوار کی میان کوتو ڈکر میمینک دیا) کیونکہ اب اس غلاف کی ضرورت ندر ہی تکوار بند کرنانہیں ہے، اب مارنا ہے یہ ہے شوق شہادت، جذبہ جہاد حضرت زرا ابن از در رضی اللہ عنہ بغیر زرہ پوشنین پہنے جہاد کرتے ستھے۔ شوق شہادت میں عاشقوں کے حالات بتارہے ہیں۔

(دشمن سے الزاحتی کے شہید ہو گیا) اس طرح کہ نہ معلوم کتنے کا فروں کو آل کیا پھر بہادری کے جو ہر دکھا کر سینے میں حیر تلوار کھا کر شہید ہوا ایسی موت پر ہزارون زند گیاں قربان ، یہ حدیث مسلم کے علادہ احمد ورز مذی نے بھی روایت کی ہے۔ مناسب بیٹھا کہ مؤلف ان دونوں حدیثوں کے متعلق فرمادیتے رواحامسلم۔ (بزا ڈالنانچ، ج۵ ص۲۶)

حضرت ابوعبس عبدائد بن جبر منظما ہے روایت بے کہ دسول اللہ کے نے فرمایا: جس بندے کے قدم اللہ کی راہ بیل غبار آلود ہول اس کوآگ نہ چھو کے گے۔

کی راہ بیل غبار آلود ہول اس کوآگ نہ چھو کے گ

تخريج حليث (صيح بخاري بأب من اغيرت قدماًه في سيل الله جسم ١٠٠٥ رقم: ١٠٦٥ السان الكبرى للهيهق بأب قضل المشى في سهيل الله جسم ١٠١٠ رقم: ١٠٥٥ مسلد الي يعلى مسلد جابر بن عبدالله الانصاري، جسم ١٥٠ رقم: ١٠٠٥ جهيع الزوال للهيني بأب فضل العبار في سهيل الله جوص ١٠٥٠ رقم: ١٠٠٨)

مشرح حديث: عليم الأمّت معزت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس عديث كتحت لكصة إس:

آپ انصاری محانی ہیں، زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام عبدالعزیٰ تھا،اسلام میں آپ کا نام عبدالرحمن ابن جبیر ہوا مگر آپ کی کنیت نام پرغالب رہی،بدر اور تمام غزوات میں شائل ہوئے،ستر سال کی تمرّ پائی ہے میں وفات پائی، مدینہ منورہ جنت البقیع میں دُن ہوئے۔(اشعہ مرقات)

لینی جو مخص رضائے الی کے لیے کوئی راستہ طے کرے اور راستہ طے کرنے میں اس کے قدموں پر گرو و غبار پڑے۔ خیال رہے کہ اللہ کی راہ جج ، طلب علم ، جنازہ کی حاضری ، بیار پری ، بھا بحت نماز میں حاضری سب ہی کو شامل ہے گرمطلقا اللہ کی راہ ہے مرادسفر جہاد ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ سے بو جھا گیا کہ ایک محض نے اپنہ اونٹ فی سبیل اللہ وقف کیا ہے وہ کہان استعمال کیا جائے گا ، فرمایا جے میں ، قر آن کریم میں جومصر ف ذکوۃ میں فی سبیل اللہ واقعہ ہے امام ابو یوسف کے ہاں اس سے مجبور عاذی مراد ہے ، امام ابو یوسف کے ہاں اس سے مجبور عاذی مراد ہے ، امام محمد کے ہاں مجبور حاجی۔ (مرقات)

يعنى اليسي شخص كودوزخ كي آك جلانبيل سكتي جب را وخدا كي غبار كاميه عالم بتوغور كروكه خود جها د كا فائده كيا بهو كاخوف

خداسے آئے سے آنسو، راو فدا کا غبار، دوز ف کی آگ بجمانے میں اسمبرے۔ (بڑا ڈالناج، نا٥ ص ١٩٠)

تخويج حليف وسنن توملى بأب ما جاء في فضل الغيار في سبيل الله بجنس ١٠٠٠ وقم: ١٩٣٠ سان اللسالي بأب فض من عمل في سبيل للله عل قلمه بجنص ١٠٠ وقم: ١٠٠٠ جامع الإصول القصل السابع في قضل الجهاد والشهادة نوع خامس. جهيس عدي قر: ١٨٨١)

شرح حدیث بین الگرمت حصرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الوئان اس حدیث کی تحت لکھتے ہیں:

یعنی جیسے دو ہے ہوئے وورہ کا تھن میں واپس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس فخص کا دوز خ میں جانا ناممکن ہے، جیسے رب
تعالٰی فرما تا ہے: حَتْی بَیلِیجَ الْجُمَّدُلُ فِی سَمِّ الْحِیّدَا ہِا ۔ خوف خدا میں رو نے کے بڑے فضائل ہیں اللہ تعالٰی نصیب فرمادے۔

باش چول دولا ب دائم چیم تر
تا درون محن توروید خضر

(القدکی راہ کا غبار ) راہ خدا کا غبارہ ہ تمبار ہے جورب کی رضا کے لیے راستہ چلا جائے اور وہاں کا غبار بدن یا کپڑوں یا پاؤن یا چبرے پر پڑے جیسے مسجد کو جاتے طلب علم ، جہاد ج وعمرہ وغیرہ کرنے کی حالت میں جوگر دوغبار پڑے۔

یعنی جیسے دوضد میں جمع نہیں ہوسکتیں ایسے بی ایک جگہ میددو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں ، رب تعالٰی نے اس غبار اور دوزخ

کے دھوئی کو تقیف میں یا ضدیں بنادیا ہے بیاس کی بندہ نو ازی ہے۔ چونکہ ناک کے نتھنے پیٹ اور دہاغ کے دروازے ہیں
کہ انہیں کے ذریعہ ہوا اندر با ہرآتی جاتی ہے، اگر ان میں راہ خدا کا غبار پڑتے تو یقینا سانس کے ساتھ پیٹ اور دہاغ میں
بہنچ گا اس لیے خصوصیت سے ان کا ذکر فرمایا گیا۔ خیال دہے کہ لفظ منخر میم اور خ ہے فتح سے بھی بہنچ گا اس کے خصوصیت سے ان کا ذکر فرمایا گیا۔ خیال دہے کہ لفظ منخر میم اور خ کے فتح سے بھی بہت نعات میں بمعنی
پٹی سے بھی اور میم کے فتح اور خ کے کسرہ نے بھی ، بروزن مجلس اور میم کے کسرہ خ کے فتح سے بھی بہت نعات میں بمعنی باکہ کا نشونا ۔

جس مؤمن کے بیٹ میں سانس کے ذریعہ راہ خدا کا غبار پہنتے جائے وہاں دوزخ کا دھواں نہ پہنچے لینی وہ دوزخ میں تو کیا دوزخ کے قریب بھی نہ جائے گا جہاں دوزخ کی آگ کا دھواں پہنچتا ہے۔خیال رہے کہ ووزخ میں کہیں آگ بغیر دھو کیں کی ہے جیسے دنیا میں ویلڈنگ کی آگ اور کہیں دھو تھی والی ہے،لہذا اس حدیث پر سے اعتراض نہیں کہ بعض روایات میں ہے کہ دوزخ کی آگ بغیر دھو تھیں کے ہے پھروہاں دھواں کیسا؟ می اس بخی انجوی کو کہتے ہیں جو مالی مہاوات سے انسان کوروک وے یا ظلم کراوے۔ ایمان سے مراوکا ٹی ایم ن ب ہے میں کا لی مؤمن نہیں بن سکتا پلکہ میں بخل ایمان سے بھی روک و یتا ہے۔ قاروان کے بخل و نجوی ٹیس بوتا اور نجوی آ دی بھی کا ٹی مؤمن نہیں بن سکتا پلکہ بھی بخل ایمان سے بھی روک و یتا ہے۔ قاروان کے بخل نے اسے کا فرینا ویا بخل اور شح بھی عام خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر شح بخل ہے مگر ہر بخل شح میں ۔ شح خدا تعالی کا عذا ہے ۔ خیال رہے کہ عربی بی ول کو قلب کہتے ہیں، تلب کے معنی ہیں النا پلنا، چونکہ در کبھی روح کی طرف ہوجا تا ہے جس سے اس پر فورانی تجلیاں پڑتی ہیں اور کبھی نفس کی طرف جس سے اس پر نفسانی تاریکیاں ورودان تاریکیاں موجا تا ہے دورورواز سے ہیں ایک یار کی طرف (درون خانہ) دومرا غیار کی طرف یا روالا وروداز و کمل جا و سے تو خلوت خانہ ہوجا تا ہے ، در شر جلوت خانہ اس کیے اسے قلب کہتے ۔ (، زمر قات مے از یوجا تا ہے ، در شر جلوت خانہ اس کیے اسے قلب کہتے ۔ (، زمر قات مے از یوجا تا ہے ، در شر جلوت خانہ اس کیے اسے قلب کہتے ۔ (، زمر قات مے از یوجا تا ہے ، در شر جلوت خانہ اس کیا ہے اسے قلب کہتے ۔ (، زمر قات مے از یکھر والا فلم اور گھر والا نظر آ تا ہے ہیں ، بی صاف آ کینہ میں مارا گھر اور گھر والا نظر آ تا ہے ہیں ، بی صاف شفاف دل میں عرش وفرش جنت ودوز خوان قلوق وخالت کی ججی نظر آتی ہے۔ درول مؤمن کم می سے جب میں میں میں خوانہ کی جب کرتو ہے جو کی در ہیں دلہا طلب درول مؤمن کم می میں کو میں کو میں کو میں کو میں کی جو کی در ہیں دلہا طلب درول مؤمن کم میں کرتو ہے جو کی در ہیں دلہا طلب

(مِزا ۋالمناجى،جەم مى ۲۲۲)

حضرت ابن عباس علی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کی کو فرماتے ہوئے سنا۔ ووقت می کا آئد کی جن کو فرماتے ہوئے سنا۔ ووقت می آئکھ جو آئکھیں ہیں جن کو آگ نہ س کر ہے گی۔ ایک وہ آئکھ جو اللہ اللہ کے خوف سے رو پڑی ۔اورایک وہ آئکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہراد ہے ہوئے رات گزاری ۔اسے تریزی فی رات گزاری ۔اسے تریزی فی سے روایت کیا اور کہا ہے حد بہت حسن ہے۔

(1310) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُما، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، يَعُولُ: سَعَيْمَانِ لَا تَمْشُهُمَا النَّارُ: عَنْقُ بَكَتْ مِنْ يَعُولُ: عَنْقُ بَكَتْ مِنْ خَصْيَةِ اللهِ، وَعَنْقُ بَاتَتْ تَعُرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَنْقُ بَاتَتْ تَعُرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَنْقَ بَاتَتْ تَعُرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَنْقُ بَاتَتْ تَعُرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَوَالْمُ النِّهِ وَعَنْ بَاتَتْ تَعْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَنْقُ بَاتَتْ تَعْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَنْقُ بَاتَتْ تَعْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ: حَيْدُ فَي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ: حَيْدُ فَي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ: حَيْدُ فَي مَنْ مَنْ فَي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ: حَيْدُ فَي مَنْ اللهِ وَقَالَ: حَيْدُ فَي اللهِ وَقَالَ وَقَالَ: حَيْدُ اللهِ وَقَالَ: حَيْدُ وَقَالَ: حَيْدُ فَي مَنْ اللهِ وَقَالَ اللهِ وَقَالَ: حَيْدُ وَاللّهُ اللّهِ وَقَالَ: حَيْدُ اللّهُ وَقَالَ: حَيْدُ مَنْ فَي مَنْ اللّهُ وَلَهُ اللّهُ وَالْمُورُ فَيْدُ وَقَالَ: حَيْدُ فَي اللّهُ وَالْمُ اللّهُ وَالْمُ وَقَالَ: حَيْدُ فَي مُنْ فَي مَنْ اللّهُ وَالْمُ الْعُورُ فَي اللّهُ وَقَالَ اللّهُ وَالْمُ اللّهُ وَالْمُ الْعُلِي اللّهُ وَالْمُ الْعُلِي اللّهُ وَالْمُ الْعُلِي اللّهُ وَالْمُ اللّهُ الْعُلِي اللّهُ وَالْمُ اللّهُ وَالْمُ الْعُلْمُ اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

مثر ت حدیث: جگیم الاً مت حضرت مفتی احمد بارخان علیه رحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

دولتهم کی آنکھیں میششنخص نہیں بلکہ نوع ہے۔ خیال رہے کہ جب اس آنکھ کو دوز نے کی آگ نہ چھوئے گرتو آنکھ دوالے
کو بھی نہ چھوئے گی ، یہ مطلب نہیں کہ صرف آنکھ تو آگ ہے بہ بھی رہے باقی جسم آگ میں جائے ، اگر ایک عضو بخش جاوے تو

اس کے صدقہ سے سماد سے اعضاء یخشے جا تیں گے مصنفین علماء دین کی اگر انگلیاں بخش دی گئیں تو ان شرء المتدس راجسم
بخش دیا جائے گا۔

ای طرح جوآ نکھشق مصطفی صلی الله علیہ وسلم میں روئے ان شاءالله بخشی جائے گی ، دونمتیں بڑی شاندار ہیں خوف ندا عشق مصطفی شعر

ن دروعشق نبی از حق طلب · سوز صدیق وعلی از حق طلب نروی طلب

اس طرح کستر جہاد کا غازی سوجاوے، بیہ بندہ ان کا پہرہ دے تا کہ کفار شب خون نہ ہار سکیں بیرات جاگی کر گزارے۔ (بڑا ڈالناجے، ج۵ص ۲۲۳)

(1311) وَعَنُ زَيْدِ بْنِ خَالِي رَضِى اللهُ عَنْهُ:

الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ﴿ مَنْ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلِّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلِّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلِّمَ عَلَيْهِ وَسَلِّمَ عَلَيْهِ وَسَلِّمَ عَلَيْهِ وَسَلِّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلِي اللهُ عَلَيْهِ وَمِنْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهُ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ وَسَلِّمَ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمَعْ عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمُعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمُعْ فَلَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهِ وَمِعْ فَلَا عَلَيْهُ وَالْعَلَاقِ وَمُعْلِمُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْهُ ع

تخریج حدایت : (صبح بغاری باب قضل من جهزغازیا او غلقه بدیر، ج وصوره و رقم: ۱۹۳۲ حدید مسلم باب فضل اعادة الغازی فی سبیل الله بمرکوب وغیرا و غلافته فی اهله بدیر، جوصور و المدتنی لاین انجار و درباب ما بجزی من الغزو و من جهز غازیا صوره و رقم: ۱۹۰۱ می ایمان المدری و در ۱۹۲۰ انجای المدری المدری و درباب الاماری جوهید و درباه)

شرت حدیث بینیم الگیت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت ککھتے ہیں: آپ صحابی ہیں ،عبدالملک کے زمانہ میں کوفہ میں وفات پائی ، الاسے میں بعض نسخوں میں یزیدا بن خالد ہے۔ ( کسی غازی کوسامان دیا) یعنی غازی کوسامان سفرسامان جنگ یاروٹی ، کپڑا ،سواری دینے والے کو بھی جہاد کرنے کا قواب ماتا ہے ، یہاں جہاد سے تھمی جہاد مراد ہے یعنی ثواب۔

(غازی کے اہل کا جس نے بھلائی کے ساتھ خیال رکھا) لینی جو مجاہد کے پیچھے اس کے بال بچوں کی خدمت اس کے گھر بار کی دعمت اس کے سطح میں اس خدمت سے غازی کا ول مطمئن ہوگا جس سے دہ جہادا چھی طرح کر سکے گاتو گو یا بیٹن عازی کے اطمینان ول کا ذریعہ بٹا۔ (بڑا ڈالنا جے ،ج ۵ ص ۱۹۳)

(13.12) وَعَنْ أَيْ أَمَامَة رَضِى الله عَنْهُ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: "أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسَطَاطٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَمَنيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ طَرُوْقَةُ فَيْلٍ فِي سَبنل اللهِ رَوَاهُ الرِّرُمِذِي وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنُ

حضرت ابوامامہ وہ اسے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: زیادہ فضیلت والا صدقہ اللہ کی راہ میں تیمہ کا سامید بینا اور اللہ کی راہ خادم کا عطیہ ہے یا پھر اللہ کی راہ خادم کا عطیہ ہے یا پھر اللہ کی راہ میں فرجانور سے ماوہ کوگا بھن کرنا۔اے تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیرصد برث حسن سیجے ہے۔

تخريج حلايث: (سان تومدي باب ما جاء في فضل الخدمة في سبيل الله يجس ١٠٢٠ وم: ١٠٢٠ المعجم الكبير للطبراني من امهه صدى بن العجلان جيمص ٢٠٠٠ وقم: ٢٠٠٠مشكُوة المصابيح كتاب الجهاد الفصل الثالي جرص ٢٠٠ وقم: ٢٠٠٠) شرح حديث: حليم الْأَمَّت حضرت مفتى احمد يا رخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كيخت لكهت بي:

اس طرح كەمجابدىن كو بالكل ياعارىية خىمەد ب دياجائے كەدەسغر جېادىش اس كےسابىيى بىيھا كرىپ،اس طرح جہاج کوعرفات وغیرہ میں خیمہ مثامیانہ نگادیناء اگرطلباء میدان میں بیٹھ کر پڑھتے ہوں مدرسد کی عمارت نہ ہوان کے لیے سامیکا انتظام کروینا، جہاںمسجد ندہووہاں نمازیوں کے لیے شامیا نہ یا خیمہ لگادینا سب ہی اس میں داخل ہیں۔قسطا طہر حیموٹے بڑے نیمہ کو کھا جاتا ہے۔

خاز بوں ،حاجیوں ، دینی علماء وطلباء کی خدمت کے لیے کوئی آ دمی مقرر کر دینا جس کی شخواہ خود بر داشت کرنا۔ اس فرمان عالی کے دومعنی ہوسکتے ہیں: ایک بیر کرمجاہدین کے لیے جواد نٹنیاں ہوں انہیں حاملہ کرنے کے لیے نراونٹ عاریۃ دے دینا کہ بیجی تواب ہے اس سے جوادنث کی تسل ملے گی اس پرمجاہدین جہاد کریں گے اسے تواب منسکا۔ دوسرے مید کہ مجابد کوسواری کے لیے عاریة اوٹٹ دے دینا۔ (مزا ڈالمناجع، ج٥ص ١٩٣)

(1313) وَعَنْ أَنْسِ رَضِي اللهُ عَنْهُ: أَن فَتَى حضرت الله الله عَنْهُ: أَن فَتَى حضرت الله الله عنه الله عنه أن فَتَى مِّنُ السُّلَمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيْدُ الْعَزُو وَلَيْسَ مَعِي مَا التَجهَّزُ بِهِ، قَالَ: "اتُّتِ فلْأَنَّا فَإِنَّهُ قَالَ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرضَ ۖ فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقُرِئُكَ السَّلاكَمَ، وَيَقُولُ: أَعُطِني الَّذِينُ تَجَهَّزُتَ بِهِ. قَالَ: يَا فَلَانَةُ، أَعُطِيُهِ الَّذِيثِي كُنْتُ تَجَهَّزُتُ بِهِ، وَلَا تَغْيِسِيْ عَنْهُ شَيْئًا. فَوَاللهِ لَا تَخْيِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسۡلِمُدِ

ایک نوجوان نے عرض کی: یارسول اللہ! میراجنگ کرنے کا ارادہ ہے کیکن میرے پاس سامان نہیں ہے جو لے كے جاسكوں اينے ساتھ۔آب نے فرما يا كدفلاں كے باس جاؤاس نے سامان تیار کیا تفالیکن وہ بیار ہوگی ہے وہ توجوان اس آ دمی کے یاس کیا پس اس نے کہا کہ رسول الله ﷺ تحجے سلام سمتے ہیں اور فرماتے ہیں کہتم مجھے وہ سامان دے دو جوتم نے تیار کیا تھا اس نے کہا: اسے فلاشہ! وہ سامان اس آ دی کو دسے دو جومیں نے ایے لیے تیار کیاتھا اور اس سے کو بھی چیز روک کرنہ رکھنا۔اللہ کی قسم تم جو چیز بھی اس سے روکو گی۔المدنعان اس میں برکت نہ دیے گا۔ (معلم)

تخريج حديث (صيح مسلم بأب فضل اعانة الغازي في سبيل الله عركوب وغيرة جرس المرقم: ٥٠١٠ه ساس ابو داؤد

# شرح حدیث: کیاخرج کرناسات سوگناہے؟

حفرت سیدنامعاذ بن جبل رضی الله عنه سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیول کے تمز قدر، دو جہال کے تاہوں سلطان بحر و برصنی الله تعالی عنیہ فالم وسلم نے فرمایا، خوشخری ہے اس کے لئے جوانلہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ذکراللہ کی کثر ت کر سے تواس کے لئے جرائلہ کے موض سر جرارئیکیاں ہیں اوران میں سے جرنی دی گنا ہے اوراللہ عزوجل کی کثر ت کر ساتھ میں خرج کرنا؟ فرمایا، کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول الله صلی الله علیہ وسلم ! اور الله عزوجل کی راہ میں خرج کرنا؟ فرمایا، خرج کرنا بھی ای طرح ہے۔

خصرت سیدنا عبدالرحمن رضی الله عند کہتے ہیں کہ پیس نے حضرت سید تامعاذ رضی اللہ تعالی عند سے پوچھا، کیا خرج کرنا سات سوگنا ہے؟ حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ تعالی عند نے فرہا یا، تمہارا نہم کمزور ہے، بیتواس وقت ہے جب لوگ محمر پر رہتے ہوئے جہاد کئے بغیر خرج کریں اور جب وہ جہاد کرتے ہوئے اپنے مال پیس سے خرج کرتے ہیں تواللہ عزوج ل اپنی رحمت کے اُن خزانوں کو بندوں پر کھول ویتا ہے جو اِن کے لم سے پوشیدہ ہیں اوران لوگوں کا وصف اس طرح سے بیان کیا سمیا ہے، بیاللہ کی جماعت ہے اوراللہ ہی کی جماعت غالب ہے۔ (طبرانی کیر، رقم ۱۳۳۱، ج ۲۰ ہیں کے)

(1314) وَعَنُ أَنِي سَعِيْدِ نِ الْخُلُدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمَالِهُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلُ مُسَلِمٌ وَفِي رَجُلَيْنِ رَجُلُ مُسَلِمٌ وَفِي رَجُلَيْنِ رَجُلُ مُسَلِمٌ وَفِي رَجُلَيْنِ رَجُلُ مُنْ فَعَلَ اللهُ عَنْ اللهَا عِن اللهَ اللهُ عِنْ اللهُ عَنْ اللهُ عِنْ اللهُ عِنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلْهُ عَلَيْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلْهُ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْهُ عَلْمُ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلْمُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُو

حضرت ابرسعید خدری می ایک دست نوج کا دست نوج کا دست نوج کا دست اللہ کی طرف ایک دست نوج کا بھیجا تو فرما یا ہر دوآ دمیول ہیں سے ایک جائے اور تواب دونوں کے درمیان ہے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک اور دونوں کے درمیان ہے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک اور دوا دمیوں میں سے ایک آ دمی نظے دوایت میں ہے ہردوآ دمیوں میں ہوجانے والے کے اہل و پھر بیٹھنے والے کوفر ما یا تم میں جوجانے والے کے اہل و مال میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل ال میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل الم بین بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل الم بین بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بھیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بھیٹ گااس کا جانے والے کے اہل میں بھلائی کے ساتھ بھی بھی بھی ہوگا ہے۔

تخریج حلیت: (صیح مسلم به به قضل اعانة الغازی فی سپیل الله عمر کوب وغیره و خلافته فی اهله بخیر به مصرم، رقم: ۱۳۰۰ هستن الکیزی للبیبه قی به به الامام یغزی من اهل دار من البسلمین به مصرم، رقم: ۱۳۲۰ صیح ابن حیان به به الخروج و کیفیة الجهاد به سه ۱۳۸۰ مسلم ای یعلی مسلم ای سعید الخدری به اص ۱۳۷۰ رقم: ۱۳۸۱ مسلم احمد بن حنبل مسلم ای سعید الخدری به اص ۱۳۷۰ رقم: ۱۳۸۱ مسلم احمد بن حنبل مسلم ای سعید الخدری به سعید الخدری به ۱۳۸۲ مسلم امام احمد بن حنبل مسلم ای سعید الخدری به سعید الخدری به ۱۳۸۲ مسلم امام احمد بن حنبل

شرح مدیث: ہردرہم کے بدلے سات لاکھ دراہم

حضرت سيدنا عمران بن خصين رضى الله عندسة مروى بالله عزوجل كحري بدوانائے عُميوب، مُنزَّ وعُنِ الْعُيوب

منی اللہ تعالیٰ علیہ 6 لہ وسلم نے فرمایا ،جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں مال بھیجا حالا نکہ خود اپنے تھر میں ہی تھہرار ہا اُس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات سوور اہم بیں اور جس نے بذات خود اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کیا اور اپنا مال ہیں جنگ میں خرج کیا تواس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات لا کھ دراہم بیں چھر بیا بہت مبارکہ تلاوت فرمائی ،

وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِبَنَّ يُشَاءُ (بع المقرق ١١١٠)

ترجمه كنزالا يمان: اوراللداس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے جاہے۔

(ابن ماجره كماب الجهاد ، باب فعل النفقة في مبيل الله وقم الا ٢٤٧ ، ج ١٩٠٨)

حضرت براه دی او ی کرسول الله ای ی باس ایک آدی او ہے کے لیاس ایس چیپا ہوا حاضر ہوا۔ اس ایک آدی او ہے کے لیاس میں چیپا ہوا حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی جنگ کروں یا اسلام لاؤں۔ فرمایا: اسلام لا مجر جنگ کروہ اسلام لا یا مجر جہاد کرنے فرمایا: اسلام لا مجر جنگ کروہ اسلام لا یا مجر جہاد کرنے لگا اور شہید ہو گیا تورسول الله اللہ نے فرمایا: اس نے کام تعوز اکیا اور ثواب زیادہ یا یا۔ (متنق علیہ) بیالفاظ بخاری

(1315) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلُ مُقَتَّعُ بِالْحَدِيْدِ، النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلُ مُقَتَّعُ بِالْحَدِيْدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَقَاتِلُ أَوْ أَسُلِمُ وَاللهُ عَالَى اللهُ عَالَى اللهُ عَالَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَاهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ اللهُولِي اللهُ ال

تخريج حريف (صيح البغاري بأب عمل صائح قبل القِتال جيس ١٠٠١ وقم: ١٠١٦ عيم مسلم بأب ثبوت الجنة للشهيد جيس ١٠٠ وقم: ١٠٠ والسان الكورىلليوبق بأب من يسلم فيقتل مكانه في سهيل الله جيس ١٠٠ وقم: ١٠٠١ سان سعيد بن منصور بأب ما جاء في قضل الشهادة جيس ١٠٠ وقم: دده عسست امام احدين حنيل حديث البراء بن عازب جيس ١٠٠ وقم:

مهره المرائح مدیث بشفیخ الرذنبین، انیس الغریبین، سرائح السالکین سنّی الله تعالی علیه وآله وسنّم نے ارشاد فرمایا: بنده جنمیوں کے کام کرتا ہے حالانکه دہ جنمیوں میں سے ہوتا ہے، جنمیوں کے کام کرتا ہے حالانکه دہ جنمیوں میں سے ہوتا ہے، کیونکہ اعمال کا دارو مدارخاتمہ پر بی ہوتا ہے۔ (میچی ایخاری، کتاب الرقاق، باب الانمال بالخواتیم، الحدیث: ۱۳۹۳م ۵۳۵، تقد ما تاخرا) کیا ہم اپنی تقدیم بی پر بھر وسر کر کیں ؟

صرف تقدیر بی پر مجروسه کرلینا درست نہیں کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جب ندکورہ بات کی توعرض کی: یارسول اللہ عزوجل وسلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم! پھر عمل کس لئے کریں، کیا ہم اینی تقدیر بی پر بھروسہ نہ کرلیں؟ تو محبوب ربُ العلمین ، جناب صادق واین عزوجل وسلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرما یا نہیں! بلکم لکر و، کیونکہ جے جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کے لئے وہ کام آسان کردیا جاتا ہے۔ پھرآپ سلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم نے ہی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم نے ہی آ

فَامَّا مَنْ اَعُطَى وَ اتَّانِّى وَ صَدَّقَ بِالْحُسُنَى وَ فَسَنُيَتِهُ فَ لِلْيُسُرُى وَ امَّا مَنُ بَخِلَ وَ اسْتَغُنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسُنَى وَسَنُيَتِهُ فَالِمُعُمُّلِي 0

ترجمه کنز الایمان: تووہ جس نے دیااور پر ہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو بچے مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے اور وہ جس نے بخل کیااور بے پرواہ بنااور سب سے اچھی کو جھٹلا یا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔ (پ30،اللیل:5 تا10) (آلز والاعن افتر انب اللّهٔ) بُرِص ۲۹۳)

حفرت انس می سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا دنیا بھر کی اللہ کے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا دنیا بھر کی تعتیں ملنے کے وعدہ پر بھی وہ دنیا میں لوٹما پسند نہ کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف وٹا یا جائے لیکن شہید ریتمنا کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف وٹا یا جائے پس دس وفعہ آل کیا جائے۔ اس عزت و کرامت کے باعث جو وہ دیکھتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے باعث جو وہ دیکھتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے شہادت کی فضیلت دیکھنے کی وجہ ہے۔ (منیں میں)

(1316) وَعَنُ أَنُس رَضِى اللهُ عَنُهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَنُهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا أَحَدُ يَّدُخُلُ الْجَنَّةُ فَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا أَحَدُ يَدُخُلُ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا أَحَدُ يَدُخُلُ الْجَنَّةُ اللهُ عَنْ اللهُ وَلَى اللهُ فَيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْرُرُضِ مِنَ اللهُ فَيَا، شَيْعُ إِولاً الشَّهِينُ لَهُ يَتَمَلَّى أَنَ يَرُجُعَ إِولَى اللهُ فَيَا، فَيَعُمُ اللهُ فَيَا، فَيُعُمِ إِولاً الشَّهِينُ لَهُ يَتَمَلَّى اللهُ يَرْجُعَ إِولَى اللهُ فَيَا، فَيُعْمَلُ اللهُ عَنْ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَالِيهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ واللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلّهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ الللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ

شرح حديث عليم الأمت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بن:

یہاں روحانی داخلہ مراد ہے جوبعض مؤمنوں کوم نے بی نصیب ہوجاتا ہے، جسمانی داخلہ بعد قیامت ہوگا جب دنیا ختم ہو چکی ہو چکی ہوگی داخلہ بعد قیامت ہوگا جب دنیا ختم ہو چکی ہوگی لہذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔ خیال رہے کہ عام مؤمنین کی قبروں میں جنت کی کھڑکی کھول وی ہ تی ہے جس سے وہاں کی ہوا کیں ،خوشبو کیں وغیرہ آتی رہتی ہیں شہداء وغیرہ کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں داخل ہوجاتی ہوجاتی ہیں بعد قیامت اس جسم کے ساتھ جنت میں داخلہ ہوگا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

(اگرچەدنیا کی ہر چیزاے ملے (کیونکہ دنیا آفات کی جگہہ،اگرچہ دنیا پیس کسی کو بہت زیادہ آرام ملے مگروہ سب آرام اس آرام کے مقد بل تکا بیف ہیں ،جیل کا اے کلاس بھی گھر کی آزادی گھر نے آرام کے مقد بل بیچ ہے۔ (پھردس بارتل کیا جائے ) دس بارے مراد کئی بارے ، یعنی شہید تمنا کرے گا کہ پھر جھے دنیا ہیں بھیج کر شہادت کا موقعہ

دیا جائے،جومزہ راہ خد عزوجل میں سرکٹانے میں آیاوہ کی چیز میں نہآیا۔ ( کیونکہ وہ احترام دیکھتاہے) ظاہر ریہ ہے کہ کرامت سے مراد اخروی عزت وحرمت ہے لینی وہ سویے گا کہ جب ایک دفعہ شہید ہونے سے بھے اتن عزت ملی تو بار بارشہید ہونے سے کتنی عزت ملے گی اور ہوسکتا ہے کہ کرامت سے مرادوہ لذت ہو جواسے راہِ خداعز وجل میں سرکٹانے سے ہوئی ہو،عبادت میں بھی لذت ہے، جسے اللہ کے بندے محسوں کرتے بین۔ (مزاۃ المناجے، ج۵ص ۱۹۹۹)

> (1317) وَعَنْ عَبْى اللهِ بْنِ عَبْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَغْفِرُ اللهُ لِلشَّهِيْنِ كُلَّ شَيْمٍ إِلاَّ اللَّاثَنَ". رَوَالاُمُسُلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَه: "اَلْقَتُلُ فِي سَبِيْلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْعِ إِلاَّ النَّائِنَ.

حضرت عبدالله بن عمرو ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی شہید کو قرض کے سوا سب کچھ معاف فرمادے گا۔ (مسلم)

مسلم ہی کی ایک اور روایت ہے کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونا قرض کے سواسب کچھ (سمنا) مٹادیتا ہے۔

تخريج حن يب الصيح مسلم بهاب من قتل في سبيل الله كفرت خطاياة الا الدين جه ١٩٨٥ رقم: ١٩٩٢ السان الكبزى للبيهة في بأب الرجل يكون عليه دين قلا يغزو والإباذن اهل الدين جهص ١٩٠٥ رقم: ١٩٢٨ مسند البزار مسند عبدالله بن عمرو جهص ١٩٠٥ رقم: ١٩٥٥ المعجم الاوسط للطبراني من اسمه هارون جهص ١١٠ رقم: ١٩٣٠ الاتمام بأحاديث الاحكام لابن دقيق العيد كتاب الجهاد جهص ١٩٠٥ رقم: ١٩٨٠)

شرح حدیث بطیم الاُمت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: فاہریہ ہے کہ یہاں قبل مصدر مجہول ہے بمعنی آل کیا جانا، شہید ہونا، اس کی تائید گزشتہ حدیث کررہی ہے، اور ہوسکتا ہے کہ آل سے مرادش کرنا، یعنی جہاد کرنا ہو۔

اس کی شرح ابھی ہوچکی۔قرض سے مراد وہ قرض ہے جس کا مطالبہ کرنے کاحق بند سے کو ہوخواہ بیوی کا دین ،مہر ہو، یا کسی سے لیا ہوا قرض ، یا ماری ہوئی امانت ، یا غضب کیا ہوا مال کہ بیہ بی بندوں کے حقوق ہیں ،اپنے فر مہر ہی ہوئی زکوۃ فطرانہ ،قربانی ، فرمہ کی نذر یا روز ہنماز وغیرہ مراد ہیں ،مرقات نے یہاں ان سب چیزوں کو دین مانا ہے گریے تو کی نہیں ،ورنہ پھر تو کوئی گناہ معاف نہ ہونا چا ہے کیونکہ ہرگناہ رب تعالٰی کاوہ قرض ہے جو بندے نے مارنیا۔ (مزا ڈامن جے ،ج ۵ س ۲۰۷)

(1318) وَعَنْ آنِ قَتَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيَهِمْ فَنَ كَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيهِمْ فَنَ كَرَ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَالْإِيْمَانَ بِاللهِ اَفْضَلُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

حفرت ابوقادہ کے درمیان کھڑے دوایت ہے کہ رسول اللہ کی ان کے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اورائلہ پرائیان لائے کے متعنق ذکر کیا کہ میہ افضل اعمال ہیں۔ پس ایک آ دمی کھڑا ہو اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اللہ کی راہ میں قبل کیا جاؤں تو کیا میر ہے گن ہ معاف ہو اللہ کی راہ میں قبل کیا جاؤں تو کیا میر ہے گن ہ معاف ہو

جائیں گے تو اس سے رسول اللہ اور تو مبر کرنے والا اور پیجے اللہ و آگے بر صنے والا اور پیجے تو اس کی امیدر کھنے والا ہو۔ آگے بر صنے والا اور پیجے نہ ہنے والا ہو۔ آگے بر صنے والا اور پیجے نہ والا ہو۔ بھر رسول اللہ اللہ اللہ اللہ کے جائے ہیں کہ اگر میں نہ ہنے والا ہو۔ بھر اسول اللہ اللہ کی واہ میں آگر میں اللہ کی واہ میں آگر کی اللہ کی واہ میں آگر کی اللہ کی واہ میں آگر کی امیدر کھنے والا ہوا آگے بر صنے والا کی امیدر کھنے والا ہوا آگے بر صنے والا کی بر صنے والا کی امیدر کھنے والا ہوا آگے بر صنے والا کی امیدر کھنے والا ہوا آگے بر صنے والا کی کہ نے والا نہ ہوسوائے قرض کے (وہ صاف نہیں) کیونکہ جبر سکل علیہ السلام نے جھے یہی کہا ہے۔ (مسلم)

إِنْ قُتِلُت فِي سَمِيلِ الله وَآنْت صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ عَيْرُ مُدْيرٍ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ الله صَلَّ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ،" قَالَ: ارَايُت إِنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ،" قَالَ: ارَايُت إِنْ قُتِلُتُ فَي سَلِيلِ اللهِ اتْكَفَّرُ عَنِي خَطَايَاًى، فَقَالَ قُتِلُتُ فَي سَلِيلِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، وَآنْت رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، وَآنْت صَابِرُ مُحْتَسِبُ مُقْبِلٌ عَيْرُ مُدْيرٍ، إِلاَّ اللَّيْنَ فَإِنَّ صَابِرُ مُحْتَسِبُ مُقْبِلٌ عَيْرُ مُدْيرٍ، إلاَّ اللَّيْنَ فَإِنَّ صَابِرُ مُحْتَسِبُ مُقْبِلٌ عَيْرُ مُدْيرٍ، إلاَّ اللَّيْنَ وَإِنَّ عَالَى فَي خُرِيرٍ وَاللَّ اللَّيْنَ وَإِنَّ مَا اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ - قَالَ فِي خُرِك ، وَوَالُا فَي خُرِك ، وَالْهِ مُنْ اللهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ فِي خُرِك ، وَاللّهُ مِنْ اللّهُ مَالِمُ .

تخریج حلیت (صیح مسلم باب من قتل فی سبیل الله کفر تخطایات الا الدنین ج مصدی رقم: ۱۹۸۸سان الکبری للمیده باب من قتل فی سبیل الله کفر تخطایات الا الدنین ج مسلم باب من و دصده و رقم: ۱۹۱۰ موطأ امام مالك باب الشهداء فی سبیل الله ج اص ۱۹۱۰ رقم: ۱۹۱۷ ما ما ما دار احیاء التراث مصر) سنن ترملی باب ما جاء فیس استشهدو علیه دین ج اص ۱۹۱۳ رقم: ۱۹۱۷ سنن الکبری للنسال باب من قتل فی سبیل الله وعلیه دین ج اص ۱۹۲۳ رقم: ۱۹۱۷ مرقم: ۱۹۲۷ من قتل فی سبیل الله وعلیه دین ج اص ۱۹۲۱ رقم: ۱۹۲۷ مرقم: ۱۹۲۷ مرقم

شرے حدیث : حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمۃ الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: (ان کے درمیان کھٹرے ہوئے) وعظ فر مانے کے لیے یوں توحضور کا ہر کلام وعظ تھ اور ہرمجلس مجلس وعظ تھی گربعض دفعہ امہتم منا قیام فر ماکرکلام فر مایا جاتا تھا ہے بھی ان ہی ہیں سے تھا۔

(بیافضل اعمال ہیں) خیال رہے کہ ایمان دل کاعمل ہے اور جہاد جسم کاعمل، ایمان تو مدار نجات ہے اور اعمال ظاہری ڈرلیو پر تی درجات، بعض حالات میں جہاد نمازے افضل ہوتا ہے اور عام حالائت میں نماز جہاد سے افضل ہے، یہاں وہ ہی خاص حالات مراد ہیں لہذا ہے حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں نماز کوافضل اعمال فرمایا گیا ہے۔

حق بیہ ہے کہ یہاں خطایا ہے مراد سارے صغیرہ اور کبیرہ گناہ ہیں بلکہ تمام حقوق اللہ اور حقوق عبِ دجیسا کہ جواب سے ماہر ہے۔

یہاں تمام گن ہوں کی معانی کے لیے دوقیدیں ارشاد ہو کیں :ایک اخلاص سے جہاد کرنا، دوسرے وہاں سے گھبرا کرنہ بھا گنا، سینہ میں تیریا گولی کھانا۔ یہاں پیٹے پھیرنے سے مراد بزولی کے طور پر بھاگنے کے ارادے سے پیٹے پھیرن ہے،اگر اکیلارہ جانے والاغازی اپنے کیمپ کی طرف قوت حاصل کرنے کے لیے بھاگے یا جنگی چال کے طور پر بیچھے ہے تو اس کا یہ تھم نہیں، رب تعالٰی فرما تا ہے: إلّا مُنتَحَیِّفًا لِیْقِتَالِ اَدُّ مُنتَحَیِّفًا لِالْ فِنگة لَہذ ایہ حدیث آیت کے خلاف نہیں۔ رسول الله نے فرمایا: کیا کہاتم نے؟)حضور ملی اللہ علیہ وسلم اس کا سوال بھول نہ مجئے ہتھے، دوبارہ سوال کرنا اظہار اہتمام کے لیے ہے تا کہاہے میہ جواب خوب یا در ہے۔ (مرقات)

یہاں قرض کے متعلق شار حین کے گئ قول ہیں : بعض نے فرمایا کے قرض سے مراد بندے کے بسارے مارے ہوئے حقوق ہیں چوری ، خیانت ، غصب قبل وغیرہ مرقات نے فرمایا کے قرضہ سے وہ قرضہ مراد ہے جس کے اداکر نے کی نیت نہ ہو، آگر اداکر نے کی نیت نہ ہو، آگر اداکر نے کی نیت تھی مگر موقعہ نہ لما کہ شہید ہو گیا وہ قرض خود قرض خواہ سے معاف کراد یا جائے گا مگر دریا کا شہیداس کا قرضہ بھی معاف ہوجا تا ہے اور اس کی روح بلاواسطہ خود رب تعالی قبض فرما تا ہے حضرت ملک الموت کے سپر دہیں فرما تا ہے حضرت ملک الموت کے سپر دہیں فرما تا رم قادی

یعنی ابھی وجی البی آئی جس میں مجھ سے یہ فرمایا گیا۔اس سے دومسئے معلوم ہوئے: ایک بید کہ حضور پرصرف قرآن کریم کی ہی وجی نہ ہوئی اس کے علاوہ اور بھی وتی ہوئی ہیں۔دوسر سے بید کہ ہروجی کو صحابہ کرام دیکھا نہ کرتے ہے بعض وقت ان حضرات نے وجی آتے دیکھی، بلکہ بعض اوقات جرائیل اجن کو بھی دیکھا اور بعض وقت پھی بھی نددیکھا،رب تعالٰی نے اپنے محبوب سے باتیں کرلیں پاس والوں کو جربھی نہ ہوئی،اس وقت جو وجی آئی بیاسی دوسری قشم کی تھی بچھی شار حین نے فرمایا کہ بیدوجی پہلے آپھی تقی گرید درست نہیں، ورنہ حضور صلی اللہ علیہ دسلم اس سائل سے یہ پہلے ہی فرما و سیتے دوبارہ بلانے اور سوال بو چھنے کی حاجت نہ ہوتی۔(مزا ڈالمنانج، ج میں ۱۰۷)

> (1319) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَ رَجُلُ: آئِنَ الاَيَا رَسُولَ اللهِ إِنْ قُتِلْتُ؛ قَالَ: "فِي الْجَنَّةِ" فَاللهِ عَمْرَاتٍ كُنَّ فِي يَبِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى "فِي الْجَنَّةِ" فَاللهِ عَمْرَاتٍ كُنَّ فِي يَبِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. رَوَالْا مُسُلِمُ.

حضرت جاہر مظیمہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی فیا سے عرض کیا: یارسول اللہ اگر میں قبل ہوجاؤں تو کہاں رہوں گا' آپ نے فرمایا: جنت میں تو اس نے سچھ کھوری چویک ویں جواس کے باتھ میں تھیں' پھراڑ نے لیکھوری چویک ویں جواس کے باتھ میں تھیں' پھراڑ نے لیکھوری کے شہید ہوگیا۔ (مسلم)

تخريج حليف (صيح بخارى بأب غزوة أحلاج اص ١٩٠٥ رقم: ١٩٠١ مسلم بأب ثبوت الجنة للشهيلاج اص ١٩٠٥ رقم: ١٩٠١ مسلم بأب ثبوت الجنة للشهيلاج اص ١٩٠٥ رقم: ١٩١٧ مسلم الحبيلاى احاديث جابر بن عبدالله ص ١٩٠١ رقم: ١٩٢١ مسلم الحبيلاى احاديث جابر بن عبدالله ص ١٩٠١ رقم: ١٩٢١ سنن سعيد بن منصور ابأب ما جاء في فضل الشهادة ص ١١٠٥ (قم: ١٩٥٢)

شرح حدیث بینیم الگمّت حضرتِ مفتی احمہ یارخان علیہ دحمۃ الحتّان ال حدیث کے تحت کھتے ہیں:

یعنی جنت کے اس اعلیٰ مقام میں جوشہ یہ وں کے لیے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بزرگ کا خاتمہ بالخیر ہونے والا تھ

اور تمام گنا ہوں کی معافی اس کے نصیب میں تھی شہادت اس کے مقدر ہو پیکی تھی اس لیے یہ جواب عطا ہوا۔ معنی یہ ہیں تو
شہیر ہوتے ہی جنت میں پہنچے گا۔ وہ سائل چھوارے کھار ہا تھا اور یہ سوال کرر ہا تھا جواب عالی سنتے ہی شہادت و جنت کے

موق میں چھوارے ہیمینک ویے اسے ابتوری زندگی ہی یو جھمعلوم و نے لگی۔

یعض شرصین کا نیال ہے کہ بیصا حب حضرت عمیر این حمام ہیں گرید درمت نہیں کیونکہ حضرت عمیر تو غزوہ بریر شہید ہوئے ہیں اور واقعہ غزوہ احد کا ہے۔ (مزاۂ المناجع، ن۵ ص ۸۳۰)

حضرت انس معن سے روایت ہے کہ رسول الله 🛍 اور آپ کے محابہ میدان بدر میں مشر کین سے ملے پہنچ گئے پھر مٹر کین بھی آ گئے تو رسول اللہ 🎎 \_ فرمایا: جب تک میں نہ کبوں کوئی پھے نہ کر ہے تو مشرک قریب آگئے۔ تب رسول اللہ 🖀 نے فرمایا۔ اس جنت کی طرف اٹھوجس کی چوڑائی آسان و زمین کے برابر ہے۔ حضرت عمیر بن حمام انصاری من کہ کئے ہے: یارسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسانوں اور زمین جتن ہے؟ فرمایا: ہال عرض کی واہ واہ رسول اللہ 🍇 نے فرمایا: تمهیس واه واه کہنے پرکس نے آمادہ کیا۔عرض کیا: يارسول الله! الله كي قتم صرف اس الميد ف كه يس جنت والول میں سے ہول گا۔ فرمایا: تو یقینا جنتی ہے تو اس نے اپنے ترکش سے پچھ محجوریں تکالیں اور کھانے لگا۔ پھرکہااگر میں اپنی ہے مجوریں کھانے تک زندہ رہاتو ہڑی لمی زندگی ہے۔ تو جو تھجوریں اس کے پاس تھیں اس نے هچینک دیں اور ان سے لڑائی شروع کر دی حتی کہ شہید ہو گیا۔ (ملم) قون: قاف اور را پرزبر کے ساتھ تیم ر کھنے کے تقلے یا ترکش کو کہتے ہیں۔

(1320) وَعَنْ أَنِّس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: انظلق رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْعَابُهُ حَتْى سَمَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى بَدْرٍ. وَجَأْ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا يَقُلُمُنَّ أَحَدُ مِنْكُمْ إِلَّى شَيْعٍ حَتَّى ٱكُونَ أَنَا دُوْنَهُ". فَكَنَا الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوْمُوا إِلَّى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّهْوْتُ وَالْأَرْضُ" قَالَ: يَقُولُ عُمَيْرُ بْنِ الْخُمَامِ الْأَنْصَارِيُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّلُوتُ وَالْرَشِ، قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: عَجْ بَيْهَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَعْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ يَحْ يَحْ " قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ الله إلاَّ رَجَاءً أَنْ آكُونَ مِنْ آهُلِهَا، قَالَ: ﴿ فَإِنَّكُ مِنْ اَهْلِهَا ۚ فَأَخْرَجَ تَمْتُرَاتِ مِنْ قَرَلِهِ. فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتَّى اَكُلَّ مَكْرَاتِيْ هْنِيرٌ اِنْهَا لَكَيَاةٌ طَوِيلَةٌ. فَرَفَى يَمَنَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التُّهْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ "اللَّقَرُنَ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءُ: هُوَ جُعْبَةُ النَّشَّابِ

تخریج حَدیث (صیح مسلم باب ثبوت انجنة للشهید جسه دارقم: ۱۰۰۱ سان الکوری للبیهای باب من تورع بالتعرض رجاء احدی انحسنین جاص۳۳ رقم: ۱۵۰۱ مسلم احمدین حنیل مسلم انس بن مالك جس ۱۳۱۱ رقم: ۱۳۲۲ مسلم عبد این حمید مسند انس بن مالك جاص ۱۳۲ رقم: ۱۲۲۱)

شرح حديث: حَلِيمُ اللهُ مَت مَضرتِ مِفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس عديث كِيْحت لكهة بين:

بدرایک محض کا نام تھ جس نے ایک جگہ کنوال کھدوایا اس کنویں کا نام بھی بدرتھا، پھراس میدان کا نام بدر ہو گیا اب وہال بڑی بستی ہوگئی ہے۔ مدینہ منورہ ہے ایک سوچوالیس کیل جانب کہ معظمہ ہے۔ اس فقیر نے اس جگہ اوراس کے متبرک مقامات کی کئی بارزیارت کی ہیں۔ پہلا با قاعدہ اسلامی جہاداسی جگہ ہوا، بدر مذکر بھی بولا جا تا ہے مؤنث بھی لینی حضور صلی اللّٰدعلیہ وسلم اپنے مجاہد محاملے مساتھ بدر میں پہلے بہتے گئے ہشرکین کہ بعد میں وہاں پہنچے۔

(اس جنت کی طرف اٹھو) یعنی اس عمل کی طرف چلو جو جنت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے وہاں جانا تو یا جنت میں ہی جانا ہے جیسے فرما یا گیا ہے کہ جنت بلواروں کے سامیر میں ہے یا جنت ماؤں کے قدموں کے بنچ ہے ہمومًا ہر چیز کی چوڑائی اس کی لمبائی کتنی اس کی لمبائی سے چھوٹی ہوتی ہے، جنت کی چوڑائی تمام آسانوں اور زمینوں کی برابر ہے توغور کرو کہ اس کی لمبائی کتنی ہوگی ،اس سیدالفصی علی اللہ علیہ وسلم نے نہایت نفیس طریقہ سے باریک مسئلہ مجھادیا۔

آپ تميرابن جم مابن اجرع انصاري ملمي جين، انصار بين سب سے پہلے شہيد آپ جين، آپ كو خالد ابن اعلم نے شہيد كيا۔ (مرقات)

(پرکس نے آمادہ کیا) یعنی ہمارے اس فرمان پرتم کیوں خوشی منارہے ہوا ورخوب خوب کیوں کہدرہے ہو پچھاس کی حقیقت بھی ہے یاصرف شغل کرتے ہوئے یہ کہتے ہو آل کے ڈرے کہتے ہویا جنت کی ہمید ہے۔حضورانور کاسوال اس لیے ہے کہ حضرت عمیر جواب دیں اور مسلمانوں کو الن کی اولوالعزی معلوم ہوجائے ورنہ حضور تو ہرا کی ہے دل کی حالت ہے خبر دار سے جیسے جبل احد کے پتھروں کے دل کا حال معلوم کرکے فرما یا کہا حد ہم سے محبت کرتا ہے اور انسانوں کے دل کا حال کی کا حال کی کو کرنہ معلوم ہوگا اس کا خیال ہے۔

( میں جنت والوں میں ہے ہوں گا)معلوم ہوا کہا پٹائمل واخلاص ونیت حضور صلی ایڈ علیہ وسلم ہے عرض کرناریا کاری نہیں بلکہاس ہے عمل ادرزیادہ قبول ہوجا تا ہے۔

(تم یقینا جنتی ہے) یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرایک کے سعید وشقی ہونے پرمطلع ہونا کہ حضرت عمیر کے جنتی ہونے لیتنی ایمان پر خاتمہ اور شہادت حساب محشر میں کا میا لی ، بل صراط سے بخیریت گزرنے کی خبر پہیے ہی ہے وے دے ہیں ہونے لیتنی ایمان پر خاتمہ ان سب منزلوں سے گزرنے کے بعد ہوگا۔ خیال رہے کہ جس کے ایمان وجنتی ہونے کی حضور رجسٹری فرمادیں اس کا جنتی ہونا ایسا ہی تقینی ہے جسے دب کی وحداثیت یقینی ہے۔

قرن قاف اورر کے فتر سے بمعنی ترکش جس میں تیرر کھے جاتے ہیں۔

(اگر میں اپنی سی محجوری کھانے تک زندہ رہاتو بڑی لمبی زندگی ہے) بیہ ہے شوق شہادت کہ اب اپنی زندگی بھی ہوجھ معلوم ہور بی ہے یا بیٹل ہے حضور کے اس فر مان عالی پر کہ قوموا الی جنة ،رب تعالٰی فر ما تا ہے: وَ سَارِعُوۤ الل مَغْفِیَ وَ مِنْ رَّبِکُمْ ۔ (حتیٰ کہ شہید ہو گئے ) اور اپنے مقصد کو پہنچ مخے ، نیت خیر ہے موت کی تمنا ، موت کی دعا ، موت حامل کرنے کی ان کوشش بھی عبادت ہے۔شعر جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت ہے۔ كه يهال مرنے پي همراب نظاره تيرا

(مرافالنائي، ن٥مر، م

انمی سے روایت ہے کہ پچھ لوگ رسول اللہ کے یاس آئے کہ ہمارے ساتھ کھے لوگ بھیج ریں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں تو آپ نے ان کے ساتھ سترانصاري آ دميول كوجيج ديا \_ان كوقراء كهاجا تا تفاران میں میرے مامو*ں حضرت جر*ام بھی ہتھے۔ وہ قرآن پڑھتے اور ایک دوسرے کورات کے وقت ورس دیے اور سیکھتے سکھاتے متھے اور دن کے وقت نماز کے لیے یانی لا كرمسجد بين ركهت تنصه اورنكر يال كاث كريج اور اس سے صفہ والے فقیروں کے لیے کھانا خریدتے توان کورسول اللہ 🖀 نے ان لوگوں کے ساتھ بھیجا تو وہ ان کے دریے ہو سے اور جگہ پر وہنچنے سے پہلے ان کول کردیا' تو انہوں نے مل سے مہلے دعا کی۔اے اللہ! جاری طرف سے ہمارے نبی کریم ( 🍇 ) کوبیہ بات پہنچادے کہ ہم مجھے آ ملے ہیں۔ ہم تجھ سے راضی اور تو ہم سے راضی ہے۔ اور ایک آ دی حضرت انس ﷺ کے ماموں حضرت حرام کی پچھلی طرف سے نیز و کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ توحفرت حرام نے کہارب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگا۔تو رسول اللہ 🚇 نے فر مایا: تمہمارے بھائی تحلّ ہو عے۔ اور انہول نے کیا: اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نی کریم ( 🍓 ) کویہ بات پہنچادے کہ تو ہم سے راضی اور ہم تجھ سے راضی ہیں۔ (متنق علیہ) بدلفظ مسلم

(1321) وَعَنْهُ، قَالَ: جَأَةً نَاسٌ إِهِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن الْبَعَثَ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرُانَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ: الْقُرَّاءُ فِيُهِمْ خَالِيُ حَرَاهُمْ يَقْرَوُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ، وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِينُونَ بِالْبَآءُ فَيَضَعُونَهُ في الْمَسْجِدِ، وَيَخْتَطِبُونَ فَيَبِيْجُونَهُ، وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطُّعَامَر لِأَهُلِ الصُّفَّةِ، وَلِلفُقَرَاءُ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَعَرَشُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبُلَ أَنُ يَّبُلغُوا الْمَكَانَ. فَقَالُوَا: اَللَّهُمَّ بَلِغُ عَنَّا نَبِيَّنَا آلَّا قُلُلَقِيْنَاكَ فَرِضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا، وَأَنَّى رَجُلُ حَرَّامًا خَالَ أَنَّسِ مِّنْ خَلَّفِهِ. فَطَعَنَهُ بِرُمْجِ خَتَّى ٱنْفَلَهُ، فَقَالَ حَرَاهُم: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ إِخُوَالَكُمْ قَلُ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا: ٱللَّهُمَّ بَلِّغُ عَنَّا لَبِيَّنَا أَكَّا قُلُلَّةٍ يُنَاكَ فَرَضِينَا عَنُكُ وَرَضِيْتَ عَنَّا "مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفُظُ مُّسُلِمِ.

تخريج حديدة أرضيح بفاري بأب غزوة الرجيع ورعل وذكوان وبار معونه جهص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ من عبسلم ، بأب ثبوت الهنة للشهيد جوص ١٠٠٥ قر ٢٠٠٥ وولائل التبوة للبرياق بأب غزوة يار معونة جوص ١٠٠٥ رقم: ١١٢٠ جامع لا اصول لابن اثير بأب غزوة بار معونة جهص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ وال

#### شرح حديث: واقعهُ بيرمعونه

ماه صفر سم جومیں بیرمعوشہ کامشہور واقعہ پیش آیا۔ ابو براء عامر بن مالک جوایتی بہادری کی وجہ سے ملاعب الاسنہ (برچیوں سے کھیلنے والا) کہلاتا تھا، بارگاہ رسالت میں آیا،حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کواسلام کی دعوت دی،اس نے نہ تو اسلام قبول کیا نداس سے کوئی نفرت ظاہر کی بلکہ بید درخواست کی کہ آپ اینے چند منتخب محابہ کو ہمارے دیار میں جھیج وييجة مجهاميد المحارو ولوك اسلام كى دعوت قبول كرلين محية بسنة فرما يا كدمجه مجد كارك طرف سي خطره ب-ایو براء نے کہا کہ میں آپ کے اصحاب کی جان و مال کی حفاظت کا ضامن ہون۔(المواهب اللدية وشرح الزرقانی،باب برمعونة وج موم ١٩٧ مورارج المعوت بشمهوم باب چبارم وج موم ١٨٠٠ والكال في التاريخ والسنة الرابعة من المجرة و وكرير معونة وج ٢٩٠٠ (٢٣) اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے محابہ میں سے ستر ختنب صالحین کو جو قراء کہلا تے ہے جیجے ویا۔ بید حضرات جب مقام بیرمعونه پر پہنچ تو کھیر سکتے اور معجابہ رضی اللہ تعالی عنبم کے قافلہ سالا رحصرت حرام بن ملحان رضی اللہ تعالی عنه حضور ملی الله اتعالی علیه وسلم کا خط لے کرعامر بن طفیل کے پاس اسکیے تشریف لے سکتے جو تبیلہ کا رئیس اور ابو براء کا مجتبع اتھا۔ اس نے خطاکو پڑھا بھی نہیں اورا یک مخص کواشارہ کردیا جس نے بیچھے سے حضرت حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیز ہ مار کرشہید کر د یا اور آس پاس کے قبائل بینی رعل و ذکوان اور عصبه و بنولیان وغیر و کوجمع کر کے ایک نشکر تیار کرلیا اور صحابہ کرام پرحملہ کے ` کئے روانہ ہو گیا۔حصرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم بیرمعونہ کے پاس بہت دیر تک حصرت حرام رضی اللہ تعالی عنہ کی واپسی کا انتظار کرتے رہے تھر جب بہت زیادہ دیر ہوگئ تو بیاوگ آ مے بڑھے راستہ میں عامر بن طفیل کی فوج کا سامنا ہوا اور جنگ شروع ہوگئ کفار نے حضرت عمرو بن امبیشمری رضی اللہ تعالی عنہ کے سواتمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کوشہ پدکر دیا ، انہی شہدا وکرام میں حضرت عامر بن قبیر ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہتھے۔جن کے بارے میں عامر بن طفیل کا بیان ہے کہ عَلَى ہونے کے بعدان کی لاش بلندہوکر آسان تک پینی پھرز مین پر آسمی ،اس کے بعد ان کی لاش تلاش کرنے پر بھی نہیں ملی كيونكه فرشتول في البيل ون كرويا\_(المواهب اللدنية مع شرح الزرقاني، باب برمعونة ، ج٢ بس ٩٨ ٣ ـ ٢ • ٥ ملخصاً وميح البخاري ، كماب الغازى، بأب غزوة الرجيح ، الحديث: ٩١ • ٣ ، ج٣٩٥ ٣٨)

حضرت عمرو بن اُمبیشمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامر بن طفیل نے بیہ کہہ کر چھوڑ و یا کہ میری ماں نے ایک غلام آزاد کرنے کی منت مانی تھی اس لئے میں تم کوآزاد کرتا ہوں بیکہااوران کی چوٹی کا بال کاٹ کران کو چھوڑ ویا۔

(المواهب اللدئية مع شرح الزرقاني، باب بترمعونة ،ج٢ بم ١٠٥)

حضرت عمروبن اميه صمرى رضى الله تعالى عنه وہال سے چل كر جب مقامِ قرہ بيں آئے تو ايك درخت كے سائے

میں کفہرے وہیں قبیلہ بوکلاب کے دوآ دی بھی کھم سے ہوئے تھے۔ جب وہ دونوں سو گئے تو حضرت عامر بن أمیلم باللہ تعالی عنہ نے ان دونوں کا فروں کو تل کر دیا اور بیسوچ کردل بیل خوش ہور ہے تھے کہ بیس نے محابہ کرام من اند تعالی عنہ نے ان دونوں کا فروں کو تل کر دیا اور بیسوچ کردل بیل خوش ہور ہے تھے کہ بیس نے محابہ کرام من اند تعالی عنہ کے خون کا بدلہ لے لیا ہے مگر ان دونوں شخصوں کو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امان دے بھے تھے جس کا حضرت کر بین امید صمری من اللہ تعالی عنہ کو علم نے تھا۔

( کتب المغازی الواقدی ، باب غزوة بنی النفیر ، ج ۱۳ ساد السیر قالدی یة لا بن هشام ، مدیث بر معونه ، م ۱۳ ساد السیر قالدی یة لا بن هشام ، مدیث بر معونه ، م ۱۳ ساد المحال در باد رسالت بیل بیان کیا تو اصحاب بیر معونه کی شهادت کی خبر من کرم کار رسالت صبی القد تعالی علیه وسلم کو اتنا عظیم صدمه پنچا که تمام عمر شریف بیل بھی بھی بھی بھی اتناد نج وصدمه بیل بہنچ تھا۔ چنا نچ تعنور صلی الله تعالی علیه وسلم مهمینه بھر تک قبائل رعل و ذکوان اور عصیه و بنولویان پر نماز فجر بیل لعنت بھیج رہ اور دھرت بروی المدین برادا المید میں الله تعالی علیه وسلم میں دونوں کے خون برادا المید صمری رضی الله تعالی علیه وسلم نے ان دونوں کے خون برادا المید صمری رضی الله تعالی علیه وسلم نے ان دونوں کے خون برادا المید صمری رادو الدولات الله الله بیام عشری الزرقانی ، باب بر معونه ، ج ۲ میں ۵۰۸،۵۰۳)

ائمی سے روایت ہے کہ میرے چیاانس بن نفر ه جنگ بدر سے غائب منے انہوں نے عرض کی: یارسو ل الله! مشركون كے خلاف آپ كى ليبلى جنگ مين میں غیرحاضر تفااگر ایڈ تعالی نے مشرکوں سے جنگ میں بجصح حاضر كياتوجو مين كرون كاامتدكريم ظاهر فرمادے كاتو جب أحد كا دن موا مسلمانول كو بظام فكست مولى تو انہوں نے کہا: اے اللہ! میرے ساتھیوں نے جو پھے کی اس سے میں تیری بارگاہ میں معدرت جاہتا ہوں یعنی صحابہ كرام في اور ان مشركوں كى كارروائى سے تيرى طرف بری ہوں پھر آگے بڑھے تو ان کا حضرت سعد ے سامنا ہوا کہنے گئے: اے معد!رب کعبہ کی قتم مجھ احد کے دامن سے جنت کی خوشبو آر بی ہے۔ حضرت سعد بن معاذ کہتے ہیں: یارسول انڈ میں وہ نہ کر سکا جو انس بن نضر نے کیا۔حضرت انس (بن مالک) کہتے ہیں ہم نے ان کو ای (80) سے چند او پر زخموں کے

(1322) وَعَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَيِّى أَنْسُ بَنُ النَّخْرِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، غِبْتُ عَنْ آوَلِ قِتَالِ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَرُنِ اللَّهُ أَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَكِنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَحُ. فَلَنَّا كَانَ يَوْمُر أُحُهِ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي اعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هُوُّلاً - يَعُنِي: آصُفَابَهُ - وَآبُرَأُ إِلَيْك ثِمَّا صَنَعَ هُوُلاَء - يَعِنِيْ: الْمُشْرِكِيْنَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعُلُ بنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعَلَ بنَ مُعَاذٍ. الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّصْرِ، إِنِّي آجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ! فَقَالَ سَعُلُ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَنعَ! قَالَ أنش: فَوَجِلُنَا بِهِ بِضِعًا وَّثَمَّائِيْنَ ضَرِبَةً بِالسَّيْفِ. آوُ طَعْنَةً برُمْع آوُ رَمْيةً بِسَهْمٍ، وَوَجَلْنَاهُ قَلُ قُتِلَ وَمَقَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ. فَمَا عَرَفَهُ آحَدٌ اِلاَّ أَخْتُهُ بِبَنَانِهِ. قَالَ آنسُ: كُنَّا نَرْي - آوُ نَظُقُ - آنَّ هٰنِهِ الأية نَزَلَتْ فِيْهِ وَفَى الشّهَاهِمِ: (مِنَ الْمُؤْمِدِيْنَ رِجَالٌ صَكَفُوا مَا عَاهَدُوا اللّهِ عَلَيْهِ فَرِبُهُمْ مَنْ قطى نَعْبَهُ) (الْأَحْزُابُ: 23) إلى الحِرِهَا. مُتَّفَقً عَلَيْهِ، وَقَدُسَبَقَ فِي بَابِ الْمُجَاهَدَةِ.

ساتھ دیکھا جو آلوار نیزے یا تیر کے تنے وہ ہمیں ایسے حال بیں سلے کہ قریش نے ان کا مثلہ کردیا تھا ان کواس حالت بیل کی نے نہ پہانا صرف ان کی بہن نے انہیں ان کے پورول سے پہانا۔ حضرت الس (بن مالک) کہتے ہیں ہم یہ تجھتے تنے کہ بیآ بت ان کے بارے اور ان جیسول کے بارے اور ان جیسول کے بارے وال ان جیسول کے بارے وال میں خارل ہوئی (ایمانداروں میں سے جھمردوہ ہیں جنہوں نے امتد سے کئے ہوئے وعدہ کوسیا کر دیا ۔ آخر تک) (مثل علیہ) باب انجابدہ میں بیدہ یہ میں یہ انجابدہ میں بیدہ یہ میں ہے۔

تخریج حلایث: (صیح بخاری باب غزوة احدج اص۱۰۶۰ رقم: ۱۰۴۸ صیح مسلم اباب ثبوت انجنة لنشهید ج اص۱۰۰۰ رقم: ۱۰۲۸ صیح مسلم اباب ثبوت انجنة لنشهید ج اص۱۱۰۰ رقم: ۱۲۸ ص۱۲۵ مستند له لنجا کم کتاب انجهاد ج اص۱۲۰ رقم: ۱۲۵۰ السان الکیزی للبیبقی باب ترک القود بالقسامة ج اص۱۲۸ رقم: ۱۲۵۰ المان المان القود بالقسامة ج اص۱۲۹۰ رقم: ۱۲۹۰ المستند امام احد این حنبل امستند السین مالک ج اص۱۲۰۰ رقم: ۱۲۹۰ ا

## شرح مديث: حضرت انس بن نضر رضي الله تعالى عنه

سید مفرت انس بن ما لک رضی اللہ تعالی عند کے بچا ہیں۔ یہ بہت ہی بہاور اور جال باز صحابی ہیں۔ حضرت انس بن ما لک رضی اللہ تعالی عند کے دیا اسکے ہی کفار سے مالک رضی اللہ تعالی عند کا بیان ہے کہ میر ہے جچا حضرت انس بن نظر رضی اللہ تعالی عند جنگ احد کے دن اسکے ہی کفار سے اور تے ہوئے آگے بڑھتے ہی چلے گئے جب آپ نے دیکھا کہ مجھ مسلمان سست پڑگئے ہیں اور آگے نیس بڑھ دے تو آپ نے بلند آ واڑ سے لفکار کر فر مایا: وَالَّذِی نَفْسِی بِیدِ ہِا اِنِی لَاَجِدُ دِیْحَ الْجَفَّةِ دُونَ اُحُدِد وَانَّهَا لَوْرَهُ الْجَفَّةِ ( ایعنی میں اس نے بلند آ واڑ سے لفکار کر فر مایا: وَالَّذِی نَفْسِی بِیدِ ہِا اِن اللہ بیاری اور وات کی میں احد بہاڑے پاس جنت کی خوشہو پار ہا ہوں اور یقیناً بلر شبہ رہے جنت ہی کی خوشہو ہے۔ آپ نے بیفر مایا اور اسکیے ہی کفار کے زغہ میں اور تے لڑتے زخموں سے چور ہو کر یقیناً بلر شبہ رہے جنت ہی کی خوشہو ہے۔ آپ نے بیفر مایا اور اسکیے ہی کفار کے زغہ میں اور تے لڑتے زخموں سے چور ہو کر گئے بین اور شہادت کے بڑف سے برفراز ہوئے۔

ان کے بدن پر تیروں ، تکواروں اور نیزوں کے ای سے زیادہ زخم گئے گئے سے اور کھار نے ان کی آئھوں کو پھوڈ کر اور ناک ، کان ، ہونٹ کو کاٹ کران کی صورت اس قدر بگاڑ دی تھی کہ کوئی شخص ان کی لاش کو پہچان نہ سکا مگر جب ان کی بہن حضرت رہتے رضی القد تعالی عنہا آئیں تو انہوں نے ان کی انگلیوں کے پوروں کود کھے کر پہچانا کہ بید میر سے بھ کی انس بن نفذ مضی اللہ تعالی عنہ کی لاش ہے۔

حضرت انس بن نصر رضی الله تغالی عنه جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے بیچے اس کا انہیں شدیدرنج وقلق تھا کہافسوں

ا میں اسلام کے پہلے غزوہ میں غیر حاضر رہا۔ پھروہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر آئندہ بھی اللہ تغالی نے بیدن دکھایا کہ کفارے جنگ کاموقع ملاتو اللہ تعالیٰ دیکھے لے گا کہ میں جنگ کیا کرتا ہوں اور کیا کردکھا تا ہوں۔

چنانچہ سے پیں جب جنگ احد ہوئی تو انہوں نے خدا تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر کے دکھا دیا کہا ہے ہیں ہ ای زخموں سے زائد زخم کھا کرشہید ہو گئے۔ چنانچے حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فر مایا کہان کی شان میں قرآن کریم کی بیآیت نازل ہوئی۔

مِنَ الْمُوْمِنِينَ رِجَالٌ مَسَدَقُوا مَاعَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ

ترجمه كنزالا يمان :مسلمانوں ميں كروه مردين جنبول نے سياكرد يا جوعبداللہ الله الله

(پ١٣:الاح:١٣)

(الأكمال في اساء الرجال، حرف البحزة بصل في الصحابة بص ٥٨٥ وإسدالغابة والس بن النظر وحزا بص ١٩٨ وجية الله على العالمين، اقاحمة في اثبات كرامات الاولياء . . . الخيم المعلب الثالث في ذكر تملية جميلة . . . الخيم ١٩٨)

خدان فتم بوري فرمادي

حضرت انس بن النعفر رضی الله تعالی عنه کی بهن رئیج رضی الله تعالی عنبانے جھکڑا و تکرار کرتے ہوئے ایک انصاری کی لڑکی کے دوائے ایک انصاری کی لڑکی کے دوائے وائنت تو از ڈالے ۔لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور شہنشاہ کو نین صلی الله تعالی علیہ والہ وسلم نے قرآن مجید کے حکم کے مطابق بید فیصلہ فرمادیا کہ رہے بنت النصر کے دانت قصاص میں تو ڈ دیئے جا کیں۔

جب حضرت انس ابن البضر رضی اللہ تعالی عنہ کو پینہ چلاتو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور رہے کہا: یارسول اللہ!
عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم خدا تعالی کی تنم! میری بہن کا وائت نہیں تو ڑا جائے گا۔ حضورا قدس ملی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرما یا کہ اے انس بہن النضر! تم کیا کہ درہ ہو؟ قصاص تو اللہ تعالی کی کتاب کا فیصلہ ہے۔ یہ گفتگو ابھی ہور بی مقی کارٹر کی والے در بارنبوت میں حاضر ہوئے اور کہنے گئے کہ بیارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم تصاص میں رئیج کا دائت تو ڑنے کے بدلے میں ہم نوگوں کو دیت (مالی معاوضہ) ولا دیا جائے۔ اس طرح انس بن النظر رضی اللہ تعالی عنہ کی دائت تو ڑنے کے بدلے میں ہم نوگوں کو دیت (مالی معاوضہ) ولا دیا جائے۔ اس طرح انس بن النظر رضی اللہ تعالی عنہ کی تاب کا دائت تو ڑے جانے سے بچ گیا۔

حضورا قدر سنی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس موقع پر بیدار شادفر مایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں ہیں ہے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پوری فر مادیتا ہے۔

(منج البخاري، كمّاب التغيير، باب والجروح تصاص والحديث: ٢١١ ٧٥، ج ٣،٥٠ ٢١)

حضورا قدس صلی اللہ تعلی علیہ والہ وسلم کے ارشادگرامی کا بیمطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں بیس ہے پچھا ہے۔ مقولان بارگاہ اللی بیں کہ اگر کسی الیمی چیز کے بارے میں جو بظاہر ہونے دالی نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اگرفتم کھالیں کہ ہوجائے گی تو اللہ تعالیٰ ان مقدس بندول کی قسمول کوٹو نے بیس دیتا بلکہ اس نہ ہونے دالی چیز کوموجود فر مادیتا ہے تا کہ ان مقدس بندول کی تشم پوری ہوجائے۔

و کھے لیجے کہ حضرت رئے رضی اللہ تعالی عنہا کیلئے دربار نبوت سے قصاص کا فیصلہ ہو چکا تھا اور مرحی نے قصاص ہی کا مطالبہ کیا تھالیکن جب حضرت انس بن النصر رضی اللہ تعالی عنہ سم کھا گئے کہ خدا کی سم اجمیری بہن کا دانت نہیں تو ڑا جائے مجاتو خدا تعالیٰ نے ایسا ہی سبب پیدا کر دیا تو ظاہر ہے کہ اگر فیصلہ کے مطابق دانت تو ڈ دیا جاتا تو ان کی سم ٹوٹ جاتی مگر خدا تعالیٰ کافعنل وکرم ہو کیا کہ مدعی کا دل بدل گیا اور اس نے بجائے تصاص کے دیت کا مطالبہ کر دیا اس طرح دانت ٹو فیے سے زیج کیا اور ان کی سم پوری ہوگئے۔

اس کی بہت میں مثالیں اور ثبوت حاصل ہوں سے کہ اللہ والے جس بات کی قشم کھا گئے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کوموجود فرمادیا اگر چیروہ چیزالی تھی کہ بظاہراس کے ہونے کی کوئی بھی صورت نہیں تھی۔

د حفرت عمره فظائدے دوایت ہے کہ رسول اللہ اللہ فی فرمایا: بیل نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے انہوں نے جھے ایک درخت پر جرحایا کی جھے ایک درخت پر جایا کی جھے ایک درخت پر جایا کی جربی داخل کیا جوسب سے اچھا اور انفل تھا جو بیل نے کھی دیکھا نہیں تھا۔ ان دونوں نے کہا یہ شہیدوں کا تھی ہے۔ (بناری) یہ ایک طویل حدیث کا بعض حصہ ہے۔ جس بیل کئی اقسام علم ذکر ہوں حدیث کا بعض حصہ ہے۔ جس بیل کئی اقسام علم ذکر ہوں گی ۔ عنقریب جھوٹ کی جرمت کے باب بیل آئے گی۔ انشا اللہ تعالی ا

مخریج حدید (صیح بفاری باب ما قبل فی اولاد المشرکین جوس ۱۰۰ رقم ۱۸۸۱ معیم این مهان باب فضل الشهادة در استان رقم ۱۸۸۱ معیم این مهان باب فضل الشهادة در استان رقم ۱۸۸۱ معیم این مهان باب فضل الشهادة

شرح خدیث: بیرهدیث مراة میں یوں بیان کی گئی ہے:

روایت ہے حضرت سمرہ ابن جندب سے فرماتے ہیں کہ بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے چہرہ انور سے ہم پرمتوجہ ہوتے فرماتے ہم بیں آج رات کسی نے خواب و یکھا ہے فرماتے ہیں اگر کسی نے خواب و یکھا ہوتا تو اسے بیم پرمتوجہ ہوتے فرماتے ہیں اگر کسی نے خواب و یکھا ہوتا تو اسے بیان کرتا آپ وہ فرماتے جورب چاہتا چنا نچے ہم سے یوچھا فرمایا تم میں سے کسی نے کوئی خواب و یکھا ہے؟ ہم نے عرض ک بیان کرتا آپ وہ فرماتے جورب چاہتا چنا نچے ہم سے یوچھا فرمایا تم میں سے کسی نے کوئی خواب و یکھا ہے؟ ہم نے عرض ک بیان قرمایا کیکن میں نے آج رات دو محقوں کو دیکھا جو میرے پائی آئے انہوں نے میرے ہاتھ پکڑے بھر مجھے مقد س

زمین کی طرف لے گئے توایک مختص بیٹھا تھااورایک هخص کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے جسے اس کے جزئے میں داخل کرتا ہے تواسے چیر دیتا ہے تی کہ اس کی گدی تک پہنچا دیتا مجرا سکے دوسرے جڑے ہے سے ای طرح کرتااوراں کا وہ جبڑا بھرجا تا پھرلوٹیا تواسی طرح کرتاہے میں نے کہار کیاہے؟انہوں نے کہاچکے چنانچہ ہم چل دیئے تی کہایک تخفس پ یہ جواری پیٹے پرلیٹا ہے اور ایک شخص اسکے سر پر پتقریا چٹان لیے کھڑا ہے جس سے اس کا سر پل رہا ہے جب اسے ارتا ہے تو پھر لڑھک جاتا ہے وہ اسے لینے چلاجاتا ہے ووہ اس تک لوث کرنہیں آتاحی کداس کا سر بھر جاتا ہے اور اس کا ہر جبیها تھا ویہا ہوجا تا ہے پھروہ لوٹ کراس تک آتا ہے اور اسے مارتا ہے میں نے کہا بیکیا ہے؟ وہ بولے چلئے تو ہم مطح کہ ہم ایک سوراخ تک پہنچے جوتنور کی طرح تھا کہ اس کا اوپر ننگ نیچا فراخ تھا جس کے پنچے آگ تھی جب آگ بھڑ کی تورہ لوگ او پراچھلتے حتی کہاں کے نکلنے کے قریب ہوجائے اور جب جھتی تو اس میں لوٹ جاتے اس میں ننگے مردو تورتیں تھی میں نے کہا ریکیا ہے؟ وہ بولے چکے ہم چل دیکے تی کہا یک خون کی نہر پر پہنچ جس میں ایک آ دمی درمیان نہر کے گھڑا قااور نہرے کنارے پرایک آ دمی کھڑاہے جس کے سامنے پتھر تھے جوآ دمی نہر میں تھادہ آتا جب نکلنا چاہتا تو پیٹس اس کے منہ میں پتھر مارتا تواسے وہاں ہی لوٹا دیتا جہاں تھا بھر ریکرئے لگا کہ جب بھی بیٹنظنے کے لیے آتا تواس کے منہ میں پتھر ،رتادہ جہاں تھا وہاں لوٹ جاتا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ وہ بولے چکے ہم چلے تی کہا یک سبز باغ تک پہنچ جس میں ایک بڑا در خت تھا جس کی جڑمیں ایک بوڑھے صاحب اور پچھ بچے تھے ایک شخص درخت سے قریب تھا جس کے سامنے آگ تھی جے دو روشن كرر ما تھاريہ ججھے درخت تك لے الكے مجھے اس كھر ميں داخل كيا جو درخت كے ينچے ہى تقااس سے اچھا مكان ميں نے مجھی ندد یکھااس میں پچھلوگ بوڑھےاور جوان اور گورتیں وینچے <u>تھے</u> پھروہ مجھے دہاں سے لے گئے مجھے اس درخت میں جڑ کے پاس ایسے گھر میں داخل کیا جو اس ہے بھی اچھا اور بہتر تھا اس میں بوڑ ھے اور جو ان تھے میں نے ،ن دونوں ہے کہاتم نے بچھے آج رات بھر پھرایا بچھے اس کی خبر دوجو میں نے دیکھاوہ بولے ہاں لیکن وہ مخض جے آپ نے دیکھا کہ س کا جبڑا چیرا جارہا ہے میہ وہ جھوٹا ہے جوجھوٹی خبر دیتا ہے جواس سے نقل کی جاتی ہے حتی کہ سارے ملک میں پھیل جاتی ہے جو پھھ آپ نے دیکھااس کے ساتھ تاروز قیامت کیا جادے گااور جوآپ نے دیکھااس کاسر کیلا جارہا ہے بیروہ مخص ہے جے مند تعالٰی نے قرآن سکھایا اور وہ رات میں اس سے غافل سویا اور دن میں اس کے فرمان پر کمل نہ کیا جو پکھ آپ نے ویکھ، س کے ساتھ رہے تی مت تک کیا جاوے گا اور جولوگ آپ نے تئور میں دیکھے بیز انی لوگ ہیں اور جسے آپ نے نہر میں دیکھ و ہ سودخو. رہے اور وہ بوڑھے صاحب جنہیں آپ نے درخت کی جڑ بیں دیکھا ابرائیم علیہ السلام ہیں اور ان کے آس یا س واے نیچے وہ ہوگوں کی اولا و ہے اوروہ جوآگ روٹن کرر ہے تھے وہ مالک بیل دوز خ کے خزا نجی اور پہلے گھر جس میں سپ کئے وہ عام مسلمانوں کا گھر ہے اور مید گھر شہداء کا گھر ہے ہیں جبر نیل ہوں اور میدمیکا ئیل اپتاسرتو اٹھا ہے ہیں نے اپنا سر اٹھ یا تو نا گاہ میرے سرپر بادل جیسا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ سفید نته بہتہ بادل جیساوہ دونوں بولے بیآپ کا گھر ہے میں نے کہا بھے چھوڑ واپنے تھر میں جاؤں وہ یو لے کہ انجی آپ کی عمریاتی ہے جوآپ نے بوری نہیں کی اگر آپ وہ بوری کر لیتے تو اپنے تھر چنے جائے۔ (بناری) اور عبداللہ این عمر کی حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مدینہ منورہ کے بارے میں باب حرم مدینہ میں ذکر کی مجئی۔

مبيع الأمّن عفرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحمّان ال حديث كفت الكفت إن:

(حفرت سمرہ ابن جندب) آپ کا ذکر ہار ہا ہو چکا ہے کہ آپ عظیم الشان محالی ہیں ، بڑے محدث ہیں ، بھرہ میں آپ کی وفات ہوئی ، ہے جو ہجری میں یا بیز ہجری میں۔

(تم میں آج رات کی نے خواب دیکھاہے )معلوم ہوا کہلوگوں ہے خواب پو چھٹا اس کی تعبیر دینا سنت رسول اللہ ملی انلہ علیہ دسلم ہے بشرطیکہ تعبیر خواب کاعلم ہونہ

(ہم نے عرض کیانہیں) یا توصراحۃ نہیں فر ما یا تمام حصرات خاموش رہے، بیخاموشی نفی کی علامت تھی۔ (مرقات) پہلااحمال زیادہ تو ی ہے۔

(پھر مجھے مقدس زین کیطرف لے گئے) پر حضور کی معراج منامی بعنی خواب کی معراج ہے۔ زبین مقدس سے مراد فلسطین کی زبین ہے جہان بیت المقدس واقع ہوا ہے، چونکہ اس زمین میں حضرات انبیاء کے مزارات بہت ہیں اس لیے اسے قدس کہا جاتا ہے۔ چنانچہ بیت المقدس سے تیس مسل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے خلیل الرحمن وہاں ہے غار انبیاء اس غارمیں ستر ہزار نبیوں کے مزارات ہیں ، میں نے وہاں کی زیارت کی ہے، درمیان میں بیت اللحم آتا ہے جائے پیدائش عیسیٰ علیہ السلام یا زبین مقدس سے کوئی اور پاک زمین مراد ہے۔ واللہ اللم ا

(حتی کہاں کی گلدی تک پہنچادیتا ) بیکھٹرا ہوا تحض فرشتہ عذا ب تھا اور ببیٹیا ہوا تحض مجرم انسان ، بیعذا ب برزخی تھا جو حضور کوآ تکھوں سے دکھا یا حمیا۔

(پھرلوٹنا توای طرح کرتاہے) یعنی دوطرفہ جبڑے چیرنے کا کام مسلسل کررہاتھا داہنا جبڑا چیرتا تواتی دیر میں بایاں جبڑا بھر کر چیرنے کے قابل ہوجا تا اور جب بایاں جبڑا جیرتا تو داہنا جبڑا بھر کر چیرنے کے قابل ہوجا تاہے۔

(انہوں نے کہا چلئے) لین آ ہے چلئے ابھی آ پ نے اور بھی عجائزات و سکھنے ہیں سب کی تفصیل آخر میں ایک ساتھ عرض کر دی جاد ہے گی۔

(چٹان لیے کھڑاہہے) فہریا تو حچوٹی پتھریاں تھی بھر کریامطلقا پتھر۔صخرہ بڑا پتھر بمعنی چٹان شک،راوی کو ہے کہ حضورانور نے فہر فرمایا، یاصخر۔

(وہ اسے لینے چلا جاتا ہے) اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ دہاں صخر فرمایا ہوگا یعنی چٹان کیونکہ بیرصفات چٹان کی ہیں ،لڑھکنا پھراسے اٹھانے جانا ، پتھریوں کے لیے بکھر جانا ،انہیں جمع کرنا (بیننا) کہا جاتا ہے۔ راس کا سرجیہا تھا ویہا ہوجا تاہے ) یعنی اس شخص کے پتقر کینے جانے کے دوران اس شخص کا کچلا ہواسر پہلے کی طرح بالکل درست اور کیلئے کے قابل ہوجا تاہے۔

(اورائے مارتا ہے) گراہے باربار مارنے سرکینے ہے وہ مخص مرتائیں ورنہ عذاب کا دوام کیے ہو۔ (جوتنور کی طرح تھا) مشکوۃ شریف کے بعض نسخوں ہیں بجائے تقب کے نقب نون سے ہے، ثقب ٹ سے ہمآر پار سوراخ کو کہتے ہیں خواہ چھوٹا ہو یابڑا گرنقب نون سے بڑے سوراخ کوہی کہاجا تا ہے، ثقب ٹ سے زیادہ مشہور ہے۔ (جب بجھتی تواس میں لوٹ جاتے) گراس کے باوجودان کی جان نہیں نگتی ہے تا کہ آگ کا یہ عذاب ان پر قائم

(مردوعور تنس تغیس) نیخی پہلے و بیکھے ہوئے دوعذاب شخص تنے بیہ تبسراعذاب تو می تغاجس میں مردوعور تنس مہایک ساتھ ہی گرفتار تنے۔خدا کی پناہ!

(اسے وہاں ہی اوٹا ویتا جہاں تھا) لیتنی جو مختص خون کی نہر میں کھڑا ہے وہ سخت تنگی مصیبت و تکلیف میں ہے وہ وہاں سے نکلنا چاہتا ہے۔ آج گرمیوں کے موسم میں گرم پانی کے نب میں کھڑا ہونا ہی سخت نکلیف دہ ہوتا ہے وہ تو گرم خون میں کھڑا ہوتا تھا اس سے بھا گتا تھا مگر کنار ہے والا آ دی اسے نکلنے نہ دیتا تھا،نہر کے اس پار نکلنے کی راہ نہتی اس لیے وہ اس طرف بھاگ کرآتا اور پتھر کھا کرلوٹ جاتا ہے تو عذا ہے دکھائے گئے اب ثو اب دکھائے جاتے ہیں۔

(وہ بولے چیئے) اور اس کی قدر تیں ورحمتیں بھی دیکھئے۔

(ایک بوڑ ھےصاحب اور کچھ بچے ) یہاں جڑ سے مراد عین جڑنیس بلکہ درخت کی جڑ سے محض جگہ مراد ہے، درخت کے پھیلا ؤکے بیچے وہاں میہ بزرگ اور بچے ہیں۔ (مرقات)

(جودر خت کے بینچ ہی تھا) در خت کے بینچ مکان ہونے کی کیفیت ہماری تجھے ہالا ہے۔اسے دیکھنے والا جانے یا دکھانے والا بہر حال جوصورت بھی ہو ہمار اس پر ایمان ہے۔

(اس سے اچھامکان میں نے بھی نہ دیکھا) یعنی اس دنیا میں بھی ایسا شاندار مکان بند یکھاور نہ منامی جسمانی خوابوں میں جنت میں مکانات دیکھے تھے رہجی جنت کا ہی مکان تھا۔

(جوان اورعورتیں و نبچے تھے) شباب جمع ہے شباب کی بمعنی جوان مرد ہو یاعورت سب پر بولا جاتا ہے۔ (جواس سے بھی اچھااور بہتر تھا) لیتنی اس گھر کی بناوٹ اور یہاں کی زیب وزینت پہلے گھر ہے کہیں زیادہ تھی ،حس سے مراد ہے ذاتی خولی نضل سے مراد ہے آرائش وافضلیت۔

(اس میں بوڑھےاور جوان تھے) یہاں مورتوں بچوں کا ذکر نہیں اس کی وجہ بیان تعبیر سے ہی معلوم ہوگی اس بے کہ یہ جگہ کاملین کی ہےاور عور تیں بیچ کامل کم ہوتے ہیں اس لیے۔ (مجھے اس کی خبر دو) تا کہ خواب کی تعبیر خواب ہی ہیں ہوجاوے۔ سبحان اللہ اس خواب کے بھی قربان جا ہے اور اس تعبیر کے بھی فدا۔

(سارے ملک میں پھیل جاتی ہے) لیعنی جموث کا موجد جموث گفتر نے والا اورلوگوں میں جموث بھیلانے والاجس ہے اورلوگ میں جموث بولین ،اس میں وٹیاوی جموٹ کی واخل بیں اور دینی جموٹ کی ، جو ہے دینی کا موجد جموٹا دین گھٹر کرلوگوں میں شائع کر سے لوگ اس جموث کی تقدیق کریں وہ بھی اس زمرے میں ہے ،مثل مرزانے کہا میں نبی ہوں یہ جموث گھٹرا بھراس کے معتبین نے کہا بال واقعی وہ نبی ہے ہیوئی اس جموث کی اشاعت فرضکہ غلط بات ،غلط مسئلہ ،غلط معتبرہ ایجاد کرنے والول کا بیانی ارتباع ہے۔

(یہ تیا مت تک کیا جادے گا) چونکہ عالم بے مل فاس بھی ہے فاس گر بھی یا گمراہ بھی ہے گمراہ گر بھی کہ اس کی ویکھا ویکھی بہت لوگ بڑمل یا برعقیدہ ہوجاتے ایں اس لیے اس کوعذاب بھی بہت ہوا، چونکہ دات میں تلاوت قرآن ڈیادہ ہوتی ہے دان میں عمل قرآن ڈیادہ کہ نوے فیصدی اعمال دان میں ہوتے ہیں اس لیے مل کو دان کے ساتھ خاص فرما یا اور رات کے متعلق فرما یا کہ موگیا یعنی رات میں نماز تہجہ وغیرہ نہ پڑھی جس میں قرآن شریف کی تلاوت کرتا جوسر خدا کے لیے نہ جھکے وہ کیلئے کے بی قابل ہے۔

(بیزانی لوگ بین) چونکہ ذانی اور زائی فیر کے سامنے نظے ہوتے تنصاس کیے انہیں دوزخ میں نظار کھا گیا تا کہ اپنا بیشوق پورا کریں۔اس سے آئ کل کے فیشن پرست لوگ عبرت پکڑیں جو نیم عربیاں لباس میں باہر پھرتے ہیں ، نیز انہوں نے دنیا میں آتش شہوت بے جا بھڑ کائی لہذا وہ بھڑ کی آگ میں جلائے گئے ، شہوت اپنے کل پرخرج ہوتونور ہے اور بے ل خرج ہوتو نار۔

(وہ سودخوار ہے)چونکہ دنیا ہیں سودخوارلوگوں کےخون چوستاتھا کہ غریبوں کا مال سود کے ذریعہ حرام طریقے ہے جمع کر کے امیر بٹنا تھالہذا! ہے خون کی نہر میں کھڑا کیا گیا۔

(وہ لوگوں کی اولا دہے) علماء فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے چھوٹے بیجے جوعین بحیین میں نوت ہوجاویں وہ برزخ میں، حضرت ابراہیم علیہ السلام وسارہ رضی اللہ عنہا کی برورش میں رہتے ہیں، قیامت میں سوائے ابراہیم علیہ السلام کے باتی تمام جوان ہوں گے بے ڈاڑھی مونچھ۔

(دوز خ كے خزانى) مالك نام بےداروغددوزخ كا۔

(وہ عام مسلمانوں کا تھرہے) بینی وہ جنت کا وہ مقام ہے جہاں عام جنتی مسلمان رہیں گے اس لیے آپ نے وہاں مردعور تیں اور بیچے و کیھے۔

(اور میگھر شہداء کا گھرہے) یعنی میگھرشہیدوں اور خاص مؤمنوں کا ہے اس لیے یہاں عورتیں اور بچے کم ہیں کہ یہ

مراتب ممومًا مردوں کو بی حاصل ہوتے ہیں۔

( مِن جِرِئيل ہوں ) تمام فرشتوں میں افضل حضرت جرائیل علیہ السلام ہیں۔ (مرقات )

(سغید تدبه ته بادل مبیها) میخی ده مکان بهت حسین خوشما، بهت اونچا، بهت وسیع که جهال تک بغیراس کے فغل پاجا سکے به

(آپ کا محرب) جنت کا محمر جنٹا اونمچا اتنا ہی اعلیٰ دوزخ کا تحرجس قدر بنچا اتنا ہی بدتر ، چونکہ حضور ملی الندعليہ و کر تمام جہان سے افغنل واعلی ہیں لبذ ا آپ کا مقام بھی سب سے اونچا واعلیٰ ہے اتنا اونمچا کہ حضور انور صلی الله علیہ وملم نے جنت میں کھڑے ہوکراسے بادل کی طرح اونمچا دیکھا۔

( تواپئے گھر چلے جاتے ) شاید صنورانور نے وہاں رہنا چاہااں لیے بیعرض کیا گیا صرف دیکھنے سے منع نہ کیا گیا ہیں اس گھر میں روحانی طور پر رہنا بعد وفات ہوگا اور جسمانی رہنا بعد قیامت ابھی نہ تو حضور کی وفات ہوگی ہے نہ قیامت اگی ابد البحی کسی شم کار ہنا نہیں ہوسکتالہذا حدیث پر بیاعتراض نہیں کے عمر پوری کرنے پر بھی اس کا داخلہ نہیں وہاں داخلہ تو بعد البد البحی کسی شم کار ہنا نہیں ہوسکتالہذا حدیث پر بیاعتراض نہیں کے بیان کرنے اور تعبیر دینے بیں جلدی بہتر ہے، دیکھو صنور ایست ہوگا۔ اس پوری حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی خواب کے بیان کرنے اور تعبیر دینے بیس جلدی بہتر ہے، دیکھو صنور انور نے دات کی خواب سویر ہے ہی بعد نماز نجر بیان بھی کردی تعبیر بھی دے دی۔ (بڑا ڈالمنا نج ، ج م ص ۲۵۰)

(1324) وَعَنْ النّس رَضِى اللّهُ عَنْهُ: أَنَّ اللّهُ عَنْهُ: أَنَّ اللّهُ عَنْهُ: أَنَّ اللّهُ عَنْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ النّبِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَتُ: يَارَسُولَ اللّهِ اللّهُ عَلَيْهِ فَى اللّهُ عَلَيْهِ وَمَانَ قُيلَ يَوْمَ بَنْهٍ - فَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذُلِكَ اجْتَهَ لَتُهُ اللّهُ كَانَ فَي الْمُ كَانَ غَيْرُ ذُلِكَ اجْتَهَ لَتُهُ اللّهُ عَلَيْهِ فِي الْمُكَادِ فَقَالَ: "يَا أَمْ حَارِثَةَ الْبَقَا جِنَانٌ فِي الْمُكَادِ فَقَالَ: "يَا أَمْ حَارِثَةَ النّهَا جِنَانٌ فِي الْمُكَادِ فَقَالَ: "يَا أَمْ حَارِثَة وَلَا الْمُعَلّى وَوَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ فِي الْمُكَادِ فَقَالَ: "يَا أُمْ حَارِثَة وَسَ الْاعْلَى" رَوَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ فِي الْمُكَادِ فَقَالَ: "يَا أُمْ حَارِثَة وَسَلّا الْمُعَلّى" رَوَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ فِي الْمُكَادِ فَقَالَ: "يَا أُمْ حَارِثَة وَسَ الْاعْلَى" رَوَاللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ فَي اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْكَ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَالَا عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى ال

حفرت انس مھنا سے روایت ہے کہ اُم الربیع بنت براء بیرحارث بن مراقہ کی ماں ہیں رسول اللہ گا کی بارگاہ میں حاضر ہو کیں توعرض کیا: یارسول اللہ کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں نہیں بتاتے وہ بدر کے دن شہید ہوا تھاا گروہ جنت میں ہوتو صبر کردں گی اور اگر بچھ اور ہے تو میں اس پر رونے میں مبالغہ کروں گی تو آپ نے فرمایا: اے حارثہ کی ماں بے شک جنت میں کئی اور جنتیں ہیں اور بے شک تیرے بیٹے نے فردوس اعلیٰ پائی

ہے۔( بخاری)

تخریج حدیث (صبح بخاری باب من آتاناسهم غرب ققتله جهس۱۰۳۰ رقم: ۱۳۲۰ الستن الکوزی لله به به من اتانا سهم غرب فقتله جهس ۲۰۱ رقم: ۱۰۰۰ سان ترمذی باب ومن سور قاله وُمنون بجهس، ۲۳ رقم: ۱۰۰۳ مسلد امام احمد بن حسل مسند انس بن مألك بجرس ۲۰۰۰ رقم: ۱۳۵۱)

مثر حدیث: جلیم الاُمَّت حضرت ِمفتی احمد یار خان علیه دحمة الحنّان اس حدیث کے تحت ککھتے ہیں: یعنی براء ابن عاذب کی دختر نیک اختر ،اشعۃ اللمعات میں شیخ نے فرمایا کہ بیددرست نہیں بلکہ آپ رکتے بنت نضر ہیں اور نضر حضرت انس ابن ما لک کے چیا ہیں اور براء ابن ما لک حضرت انس کے بھائی ہیں ،لبذ اربیع بنت نضر حضرت انس کی مچھوپھی ہیں۔ (اشعہ)

آپ جنگ بدر میں سب سے پہلے شہید ہیں انصاری ہیں۔

(وہ بدر کے دن شہید ہوئے سنے) لینی انہیں غائبانہ تیراگا مارنے والے کا بیتہ نہ چل تھا۔ آگر کسی کو تیر مارا جائے اور مگ جائے دوسرے کے اسے بھی ہم غرب کہتے ہیں مگر یہاں پہلے معنے سراد ہیں۔ مقصد سے کے حضور میرے بیچے حارثہ کا بیتہ بتا دیجئے کہ وہ کہاں سے جنت یا دوزخ میں معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ حضور صلی القدعلیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف فر ما ہوکر جنت و دوزخ کے ہر مقام اور وہاں کے باشندوں کو دیکھ رہے ہیں، پیتہ اس سے پوچھا جاتا ہے جو جانتا ہو ۔ حضور نے بھی یہ نہ فر ما ایک کہفوز ابتادیا جو جانتا ہو ۔ حضور نے بھی یہ نہ فر ما یا کہ مجھے خرنہیں تیرا بیٹا کہاں ہے حضرت جرئیل آئیں مجتوبہ چرکر بتا تھیں گے بلکہ فوز ابتادیا جو جنت کو دیکھ دیا ہے وہ زمین کے زروز رہ کو بھی و کیورہا ہے کیونکہ جنت بمقابلہ روے زمین سے دور ہے، یہ بی معنے ہیں حاضر اظر کے معابہ کرام کا یہ بی تھیدہ تھا۔

(صبر کروں گی) اور بالکل گریہ وزاری نہ کروں اس نعمت کی شکر میں۔ خیال رہے کہ بی بی رائع کو حضرت حارثہ کے شہید ہوئے میں فکک تھا کیونکہ وہ کفار سے لڑے بغیر غائبانہ تیر سے شہید ہوئے تھے نہ معلوم وہ تیر کا فرنے مارا تھا یا کسی مسلمان کا بی لگ گیا تھا۔ اس نے بیتر ود ظاہر کیا بشہید کے جنتی ہونے میں شک نہ تھا کہ بیتو قرآن مجید سے ثابت ہے خبر قرآنی میں کسی مسلمان کو فٹک ویڑ دونہیں ہوسکتا۔

(میں اس پر رونے میں مبالغہ کروں گی) یہاں رونے سے مراد جائز رونا ہے آنسوؤں سے نوحہ ماتم مراونہیں کہ حضرات میں اس پر رونے میں مبالغہ کروں گی بہاں رونے سے مراد جائز رونا ہے آنسوؤں سے ہاتھ بھی دھو بہنے اورجنتی حضرات میں اس محروثی پر روؤں کہ میرا بیٹا جان سے ہاتھ بھی دھو بہنے ااورجنتی مجمی نہ ہوا،اس محرومی پر رونا مجمی عبادت ہے، جیسے اللہ کی نعمت پرخوش ہونا عبادت ہے۔

(تیرے بیٹے نے فردوس اعلیٰ پائی ہے) جنت کے سودر ہے ہیں او پر تلے ہر دوور جول کے درمیان اتن فاصلہ ہے جتنا زمین وا سان کے درمیان ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہے جنت کے درجول میں سب سے اونچا درجہ جنت الفردوس ہے جوسب سے آخری درجہ ہے کہ اب اس کی روح فردوس کی سیر جوسب سے آخری درجہ ہے کہ اب اس کی روح فردوس کی سیر کررہی ہے، بعد قیامت وہ مع جسم اس میں داخل ہوگا۔ رہے ہیرے مجبوب سلی انڈ علیہ وسلم کاعلم غیب کہ حضور مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوکر جنت کے ہر طقیہ کے ہر باشند سے کود کھے دہے ہیں اور آئندہ ہر سعید وشقی اور ان کے درجول مرتبوں کو میں جسی جن جا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ ہے روایت ہے فرمایہ کہ میرے باپ کورسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گی کہان (1325) وَعَنْ جَابِرٍ بَنِ عَبُنِ اللهِ رَضِىَ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا. قَالَ: جِنْعَ بِأَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

كامثلة كميابهوا تفاآب كيسامة ركما كياتوين سنزر کے چبرہ سے کپڑا ہٹانا چاہا تو مجھے لوگوں نے منع لیر رسول الله 🛍 نے فرمایا: فرشتوں نے اس کو پران کے سابييل ليامواب- (منقعليه)

وَسَلَّمَ، قَدُ مُثِلَ بِهِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَكَيْهِ ، فَلَهَبْتُ آكُشِفُ عَنْ وَجُهِم فَنَهَانِي قَوْمِي، فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ مَا زَالَتِ الْهَلاَثِكَةُ تُظِلَّهُ بِأَجٰۡنِحَتِهَا ۗ مُتَّفَقٌّ عَلَيْهِ ـ

تخريج حديث وصيح بخارى بأب الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج في كفده ج اص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ السان الكبر رب للمجافى بأب الدخول على البيت وتقييله جمص» و قم: ١٠٠٠ صعيح مسلم، يأب من قطائل عبدالله بن عرو بن عرام ج، ص۱۵۱۰ر قم: ۱۰۵۱سان النسائي الكوري بأب قضل عهد الله بن حرامر ، جهص ۱۰۰ر قم: ۱۲۲۸)

شرح مديث: دوسري مرتبهل کيا جاؤل

حضرت جابر بن عبدالتّدرضي التّدعنهما قرماتے ہيں كه جب حضرت عبد اللّدرضي اللّه عند ( ليتي مير ـــــــــ والد ) غزاوا مد کے دن شہید ہو گئے تو رسول الله صلّی الله تعالی علیه فالہ وسلّم نے مجھ سے فر مایا ، اے جابر! کیا میں متہبیں نہ بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہمارے باپ سے کیا فرمایا ہے؟ میں نے عرض کیا ،ضرور بتاہیئے۔ آپ نے ارشاوفر مایا ، جب اللہ عزوجل کمی سے کلام فرما تا ہے تو جہاب کے بیچھے سے کلام فرما تا ہے گراس نے تمہارے والدسے بغیر کسی جب وتر جمان کے ہم کلام ہوکر فرمایا ، اے عبد ابلہ! مجھے ما نگ میں سجھے عطافر ماؤں گا۔ تو تمہارے والدنے عرض کیو، یا رب عز وجل! مجھے دوبار و زندگی عطافر ما تا کہ میں تیری راہ میں دوسری مرتبه آل کیا جاؤں۔تو اللہ عز وجل نے فر ما یا کہ میرا یہ فیصلہ ہے انٹھٹم اِلْیُنَالاً يُوجِهُونَ O (پ ۱۰ ۲۰ القصص: ۳۹) ترجمه كنز الايمان: انبيس بهاري طرف پهريانبيس\_

پھراس نے عرض کیا، مجھ سے پیچھے رہ جانے والول تک بیر بات پہنچادے۔ تو اللہ عز وجل نے بیر آیت مبارکہ نازل

وَلَا تَحْسَبَنَ الَّذِينَ قُتِلُوْا فِي سَبِيلِ اللهِ آمُواتًا \* بَلُ آحُيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمُ يُؤِزَّقُونَ

(پ4. آل عران: 169)

ترجمه کنز الایمان: اور جوالله کی راه میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے یاس زندہ بين روز كى يائة بين \_ (ائن ماجه، كمّاب الجهاد، باب فقل الشهادة في بيل الله، رقم ٢٠٠٠ م. ج ١٠٩ من ٣١١)

### فرشتول کے بال و پر

اللّٰد تعالی نے فرشتوں کے بازواور پر بنادیئے ہیں جن سے وہ فضائے آسمانی میں اُڑ کر کا سَات عام میں فرامین ربانی کی تغیل کرتے رہتے ہیں۔ کسی فرشتے کے دوپر کسی کے بین اور کسی کے چار پر ہیں۔

علامہ زمخشری کا بیان ہے کہ میں نے بعض کتابوں میں پڑھاہے کہ فرشتوں کی ایک قشم ایسی بھی ہے جن کوخلاق عالم

جل جلالہ نے چھ چھ ہاز واور پرعطافر مائے ہیں۔ووہاز وؤں ہے تو وہ اپنے بدن کو چھیائے رکھتے ہیں اور دوہاز وؤں سے وہ اُڑتے ہیں اور دوہاز وان کے چیرے پر ہیں جن سے وہ خدا سے حیا کرتے ہوئے اپنے چیروں کو چھیائے رکھتے ہیں۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ درسول اللہ صلی اللہ علیہ و کلم نے بیان فرما یا کہ میں نے سدرۃ المنتئی کے پاس حضرت جرکیل علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کے چے سوباز و تصاور رہی ایک دوایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت جرکیل علیہ السلام سے کہا کہ آپ اپنی اصل صورت مجھے دکھا و پیجئے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ اس کی تاب نہ لا سکیس گرتو آپ صلی اللہ علیہ و کلم نے فرما یا کہ جھے اس کی خواہش بلکہ تمنا ہے تو حضرت جرکیل علیہ السلام ایک مرتبہ ابنی اصل صورت میں وتی لے کرآپ کی پاس حاضر ہوئے تو ان کو و کھتے تی آپ پر غشی طاری ہوگئی تو حضرت جرکیل علیہ السلام نے مورت میں وتی لے کرآپ کے پاس حاضر ہوئے تو ان کو و کھتے تی آپ پر غشی طاری ہوگئی تو حضرت جرکیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو حضرت جرکیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والے ہا کہ وحضرت اسم افیل کو دیکھ لیے اللہ میں ہوا وہ مورت اللہ علیہ واللہ علیہ واللہ تعالی ہوتا؟ ان کو تو اللہ تعالی کے بارہ جرار باز وعطا فرمائے ہیں اوران کا ایک باز و مشرق میں ہواور دسرا باز ومغرب میں ہواور وہ عرش اللی کو این قائے ہوئے ہیں۔

(تغسيرصادي، ج٥٩س ١٦٨٧، پ٢٢٠ فاطر:١) .

فرشتوں کے بازودک اور پروں کا ذکر سورہ فاطرک اس آیت میں ہے کہ: اَلْحَمْدُ اللهِ قَاطِي السَّبَاوٰتِ وَ الْاَدْ مِن جَاعِلِ الْمَلْبِكَةِ دُسُلًا اُولِىٓ اَجْنِحَةِ مَّشَنَّى وَ ثُلْثَ وَ دُہْعَ يَنِيُدُقِ الْخَلْقِ مَا لَيَشَاءُ \* إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَنْءَ قَدِيْدُ ()(پ22فاطر :1)

ترجمہ کنز الایمان: سبخوبیاں اللہ کو جُوآ سانوں اور زمین کا بنانے والافرشنوں کورسول کرنے والاجن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں۔ بڑھا تاہے آفرینش میں جو چاہے بیٹک اللہ ہرچیز پر قا در ہے۔

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ول شہادت طلب کی۔اس کو اللہ کریم شہداء کے درجات تک پہنچاد سے گااگر چہدہ اپنے بستر پر فوت ہو۔ (مسم)

مَنْ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِنْقِ بَلَّغَهُ اللهُ اللهُ مَنَاذِلَ الشُّهَادَةِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ رَوَاهُ مَنَاذِلَ الشُّهَادَ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخريج حليث (صيح مسلم بأب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله ج اص١٠٠٠ رقم: ١٠٠٥ مستدرك للعاكم كتأب الجهاد ج وص١٠٠٠ رقم: ١٠٠١ سان ابو داؤد بأب في الاستفار ج اص١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ سان ابن ماجه بأب القتال في سبيل الله سعائه تعالى ج اص١٠٠ رقم: ١٠٠٠ سان الكيزي للبيه قي بأب تمني الشهادة ومسألتها ج اص١٠٠ رقم: ١٨٠٠ )

شرح حديث: حبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس عديث كيّخت لكهة بين:

آپ محانی بھی انصاری بھی، بدر اور تمام غزوات میں حاضر جوئے ،غزوہ احد میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ جانے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلمی اللہ عنہ نے آپ کو مدینہ منورہ کا گور فرمقرر فرمایا ، پھر فارس پر ۱۳ جو ہیں کوفہ میں وفات پائی ، امیر الموشین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور وہاں ہی دفن کیا۔ (اشعد اللمعات)

(بھىدتى دلشہادت طلب كى) أى طرح كەدل سے شہادت كى آرز وكر سے، زبان سے دعا كر سے اور بفقد رطافت جہاد كى تيارى كر سے ، موقعہ كى تاك بيس رہے ،صرف سچى دعا كوجمى بعض شارعين نے اسى بيس واخل فر ما يا ہے۔

(اگرچہوہ اپنے بستر پرفوت ہو)ای طرح کہ بیے تکی شہیر ہوگا ، جوجنت میں شہداء کے ساتھ رہے گا ،رب تعالی کی عطا ہمار ہے وہم وگمان سے دراء ہے۔ (مزا ڈالمناجح ، ج۵ ص ۵۰ س)

جضرت انس مظام سے روایت ہے کہ رہول اللہ کی نے فرمایا: جس نے اخلاص کے ساتھ شہادت طلب کی وہ اس کو دے دی جائے گا اگر جیدوہ اس کونہ یائے۔ (مسلم)

(1327) وَعَنْ آنَسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ طَلَب الشّهَادَةَ صَادِقًا أَعْطِيبًا ولو لَمْ تُصِبُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخريج حليث: (صيح مسلم باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله جنص ١٠٠٥ م مسند الى عوانة بيان وجوب الشهادة لمن يسألها بصرى نية جنص ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ جامع الاصول لابن اثور الفصل الثالث في صدق النية والاحلاص جنص ١٨٥٠ رقم: ١٠٠٨)

#### شرح حدیث: شهادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن

حفرت سیند نا ابوائمیّه عبدالله بن قیس غِفاری علیه رحمة الله الباری فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لشکر اسلام کے ساتھ جہاد کے لئے گئے۔ جب وشمن سامنے آیا تو لوگوں ہیں شور برپا ہو گیا۔ اس دن ہوا بہت تیز بھی۔ تم م مجاہدین وشمن کے سامنے صف بہ صف سیسہ پلائی و بوار بن کر کھڑے ہوگئے۔ اچا نک میر نے سامنے ایک نوجوان آیا جس کا گھوڑ ا اُمچیل کود ر ہاتھااور وہ اسے دھمین کی طرف دوڑار ہاتھااورا پے آپ سے بول محاطب تھا:

اکنس! کیاتو فلال عاضر ہونے کی جگہ عاضر نہ ہوگا؟ کیاتو مرتب شہادت کا طلب گا نہیں کہ تو کہ رہا ہے: تیرے

ہول اور اہل وعیال کا کیا ہے گا؟ کیا ایسی چیزوں کی طرف توجہ دِلا کرتو جھے واپس لے جانا چاہتا ہے؟ ایسا ہر گزنہیں ہوگا۔

اے نفس! کیاتو مرتبہ شہادت سے منہ موڑتا ہے؟ تیرا کیا خیال ہے کہ میں تیرے بہکاوے میں آکر اہل وعیال کی فکر میں

جہاد سے پیٹے پھیرلوں گا؟ ہر گزنہیں! تیری بی خواہش بھی پوری نہ ہوگی۔ خداعَۃ وَجَلَ کی ہم! آج تو میں ضرور نجھے اللہ

جہاد سے پیٹے پھیرلوں گا؟ ہر گزنہیں! تیری بی خواہش بھی پوری نہ ہوگی۔ خداعَۃ وَجَلَ کی ہم! آج تو میں ضرور نجھے اللہ

عُرَّ وَجَلَ کی ہارگاہ میں پیش کروں گا اب چاہوہ وہ تجھے تبول کر کے مرحبہ شہادت نے نواز دے، چاہے چپوڑ دے۔

وہ نوجوان بیکہا ہوا رشمن کی طرف تھی۔ اسلام کے شیروں نے دشمن پر ہڑھ چڑھ کر حملہ کیاتو وہ نوجوان صف الاّل میں

ہری توجہ اس نوجوان کی طرف تھی۔ اسلام کے شیروں نے دشمن پر ہڑھ چڑھ کر حملہ کیاتو وہ نوجوان صف الاّل میں

وہ تو جوان بد اہتا ہوا دس کی طرف بڑھنے لگا۔ یس نے آبا: آج یس اس کی طرائی کروں گا اور دیھوں گا کہ بدگیا کرتا ہے؟ اب میرک تو جہا ک نو جوان کی طرف تھی۔ اسلام کے شیروں نے دشمن پر بڑھ چڑھ کر حملہ کیا تو وہ نو جوان صف اقل میں بڑے و لیارانہ انداز میں ہملہ کر رہا تھا، اُدھر نے دشمن بھی شدید حملے کر رہے تھے۔ میدان کارزار میں ہم طرف بچنے و پکاراور تلواروں کے فکرانے کا شور ہر پاتھا۔ میں نے اس نو جوان پر اپنی نظریں جمار کھی تھیں۔ وہ بڑی بے جگری اور ہمت سے لار با تھا، دشمن کی تلواروں کے فکرانے کا شور ہر پاتھا۔ میں نے اس نو جوان پر اپنی نظریں جمار کھی تھیں۔ وہ بڑی ہو مرواندوار بڑھ بڑھ تھا، دشمن کی تلواریں اس کے جم کو زخی کر رہی تھیں، اس کا گھوڑا بھی زخوں نے نڈھال ہو چکا تھا کیکن وہ مرواندوار بڑھ بڑھ کر دشمن پر جملہ کر رہا تھا۔ بالا خرائے لاتے زخموں سے بچور بچورہ وکر زیین پر گر پڑا اور اس کی روح تفسی عضری سے عالم کر دشمن پر جملہ کر رہا تھا۔ بالا خرائے کے دیکھا تو اس کے جسم پر تلواروں اور نیز وں کے ساٹھ ( (60 سے بھی زائد گہر بے بالا کی طرف پر واز کرگئی۔ جب بیں نے دیکھا تو اس کے جسم پر تلواروں اور نیز وں کے ساٹھ ( (60 سے بھی زائد گہر بے بالا کی طرف پر واز الوکا یا۔ بھی اس

(1328) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ.
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَجِلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَجِلُ "لَهُ يَجِلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَجِلُ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

حضرت ابوہریرہ میں سے دوایت ہے کہ دسول اللہ کا نے فرمایا: شہید کو قتل کی وجہ سے صرف اتنی اللہ کا میں ہوتی ہے۔ جس طرح تم میں سے کسی کو جیکی کا نے کی دردہ وتی ہے۔ جس طرح تم میں نے دوایت کیا جبکی کا نے کی دردہ وتی ہے۔ اسے تر فدی نے دوایت کیا اور کہا کہ بیرہ دین حسن سے جے۔

تخویج حلایت. (سان ترمذی بأب ما جاء فی فضل المرابط به بص ۱۰۰ رقم: ۱۹۰۸ الفتح الکهبر للسیوهی حرف المهید به به به به ص۱۱۰ رقم: ۱۹۸۸ مسلم المام احده بن حنیل مسنده ای هرید قارضی الله عنه ۱۹۵۰ رقم: ۱۹۵۰ رقم: ۱۹۸۰ میم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحتّان اس عدیث کے تحت لکھتے ہیں: شمرح حدیث : ممبر من الاُمَّت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحتّان اس عدیث کے تحت لکھتے ہیں:

ظاہر یہ ہے کہ یہال شہید ہے مراد حقیقی شہید یعنی ظائما مقتول خصوصًا جہاد میں کفار کے ہاتھ شہید یعنی شہید کونزع کی شدت نہیں، نہایت معمولی چسک می ہوتی ہے اور راو خدا میں جان دینے کی جولذت ہے وہ تو الی ہے جو بیان میں نہیں آ سکتی ہی کہ شہید ہارگا و الہی میں پہنچ کر اس لذت کو حاصل کرنے کے لیے پھر دنیا میں آٹا چاہتا ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ

ہوسکتا ہے کہ اس میں شہید مکمی بھی واخل ہو۔ خیال رہے کہ بعض عشان کومرتے وقت حضور ملی اللہ علیہ وسلم کا جمال وہم یا جا ہے جس میں وہ ایسے وارفتہ ہوجاتے ہیں کہ انہیں نزع کی شدت محسوس نہیں ہوتی۔ ویکھو مھرکی عورتوں نے جمال یو فی میں ہو ہورا ہے ہا تھ کاٹ لیے گر ہائے وائے نہ کی کہ انہیں پچھ تکلیف محسوس نہ ہوئی ، جمال محمد کی شن محسوس کے انہیں پچھ تکلیف محسوس نہ ہوئی ، جمال محمد کی شن عمر مار کے وائے نہ کی کہ آئیل کے قتل کے عوض پھانی دی گئی تو اواف اس نے بھائی کو جو ہا پھر جو ان خوا کی جو ہا پھر جا ان خوا کی جو ہا پھر جا کہ ہوگئی میں عازی عبد الرشید کو ایک گستاخ آریہ کے قتل کے عوض پھانی دی گئی تو اواف اس نے بھائی کو جو ہا پھر جان خوا کے جان خوا کی جو ان خوا کے حوال نگل میں میں میں میں میں میں میں میں جو کے جان خوا کے حوال کی میں میں میں میں میں ہوگئی ہوئی کی جو انہوں کو مرتے دیکی بھی حوالے کردی۔ عاشقوں کے حال نیارے ، لہذا حدیث بالکل ظاہری معنی پر ہے اور ایسے مرنے والوں کو مرتے دیکی بھی سے دورا ایسے مرنے والوں کو مرتے دیکی بھی سے دارزا ڈالدائی جو جو میں جو کے میں کہا ہے۔ (مرزا ڈالدائی جو جو میں جو ک

(1329) وَعَنْ عَبْلَ اللهِ بَنِ آنِ اَوْفَى رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبْلَالهُ مَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبْلَالهُ مَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبْلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ مَعْنَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي النَّاسِ فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ الشَّهُ الْعَلَيْقِ وَالسَّالُوا اللهُ الْعَافِيّة، قَإِنَا لاَ تَتَبَنُوا لِقَاءً الْعَلُوقِ، وَالسَّالُوا اللهُ الْعَافِيّة، قَإِنَا لَا لَهُ اللهُ اللهُ الْعَلَيْقِ اللهُ اللهُ

تخریج حلیث: (صیح البخاری باب لا تمتولقاء العدو ج اصانه وقم: ۱۳۸۲ صیح مسلم باب کواهیة تملی لقاء العدو ج اص ۱۳۳۰ وقم: ۱۲۹ سان ابوداؤد باب فی کواهیة تمتی لقاء العدو ج اص ۱۳۸۰ وقم: ۱۳۲۳ مصنف ابن ابی شیبة باب ماذکر فی فضل الجهاد ج هص سیر وقم: ۱۹۸۵ اتحاف الخیرة البهرة للبوصوری کتاب الامارة ج هص۱۲۰ وقم: ۱۲۰۹)

مرح حديث عليم الأمَّت حضرت مفتى احديار فان عليد رحمة الحنّان ال حديث كَتَحْت لكهة بن:

(حضرت عبدالله بن افی اوفی ) آپ مشہور صحافی ہیں ،آپ کے حالات بار ہابیان ہو چکے ہیں ، پے ہم ہے ہجری میں کوفہ ل و فات یا کی۔

بیمعوم نہ ہوسکا کہ بیہ جنگ کون کی تھی مگر میمعلوم ہوا کہاں جنگ میں مسلمان حملہ آور نتھے کفار نے مدینہ منورہ پرحملہ نہ کیا تھا۔ خیال رہے کہ جہاد ہر طرح جائز ہے مدافعانہ بھی اور جارحانہ طور پر بھی۔ جن بے وتو نوں نے سمجھ کے مسلمان صرف دفاع كريس انهول نے غلط مجھا مواء احدواجزاب كے حضور نے تمام جہاد جارحانہ ي كيے ہيں ..

(سورج کے ڈھلنے کا انتظار کیا) جب کہ دو پہر کی تیزی جاتی رہی نماز ظمیر کا دقت آگیا فتح و نفیرت کی ہوا تھی چلنے گلیں مجابدین قیلولہ کرکے تازہ دم ہو گئے دعا کی قبولیت کا دقت آگیا کیونکہ نماز کے دفتوں میں دعا تی زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ یا توضیح کے دفت جہاد کیا جائے یا دن ڈھلے ، پچ دو بہری میں جہاد نہ کرے۔ (مرقات دغیرہ) حدیث شریف میں ہے کہ دن ڈھلے آسان کے دروازہ رحمت کھل جاتے ہیں۔ (اشد)

لیعنی جنگ کی تمناند کروند دعا مانگو کیونکہ جنگ ایک بلا ہے بلا کی آرز واچھی نہ بہتر اس میں گخر و تنکبر کی ہوہاس لیے اس تمنا سے بچوا بنی قوت و طاقت پر بھر وسرند کرو۔ ہمیشہ اللہ سے فضل و رحمت مانگو۔ بیاری اگر چہ اللہ کی رحمت کا باعث ہے ،سمانپ کانے کی موت شہادت کی موت ہے گرنہ تو ان کی دعا کرونہ کوشش اور جب رب کی طرف سے آجائے تو مبر کرو۔

(اللہ تعالیٰ سے عافیت ماتھو) بینی دعا کروامن دعا نیټ کی نہ کہ جنگ کی ادرا گر کفار سے جنگ کرٹا پڑے تو پھر ہمت و استقلال سے کام کو سبحان اللہ! کیسی نفیس تعلیم ہے۔

۔ تکوارے مراد ہتھیار جنگ ہیں جن بیل تیر بندو ت توب اور بوائی جہاز راکٹ وغیرہ سب شامل ہیں، چونکہ اس زمانہ میں جہاد کا عام استعانی ہتھیار کو ارتقی اس لیے بی اس کا ذکر قربا یا۔ سابی کو ارہے مراد ہے آتھی ہوئی کچی ہوئی تکوار خواہ ہماری میں جہاد کا عام استعانی ہتھیا رکو ارتقی اس لیے بی اس کا ذکر قربا یا۔ سابی کو اربو جو وہ ہم پر اٹھار ہے ہول یعنی جنت جہاد ہے بہت ہی قریب ہے گو یا تکواروں کے سمانی بعد قیا مت جنت میں گو یا تکواروں کے سمانی بعد قیا مت جنت میں جاتے ہی گئا ہے۔ جاتے ہی جنت میں جنت میں جاتے ہی جنت ہیں جنت میں جنت میں جنت میں جاتے ہی جنت ہیں جنت ہیں جاتے ہی جنت ہیں جاتے ہیں جاتے ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جاتے ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جاتے ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں جنت ہیں جاتے ہیں

معلوم ہوا کہ جہادے پہلے دعاءلصرت کرناسنت ہے اور بہتر ہے کہ دعا ہاتو رومائے بید دعا ہویا کوئی اور دعا جوحصور ملی الله علیہ دسم سے منقول ہویا حضرات اولیاء ہے۔ (یزاؤالیا جج ،ج۵ م ۸۶۳)

حضرت بہل بن معد ﷺ موایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قرمایا: وو دعا بیس رہیں ہوتیں یا کم بی رو اللہ ﷺ نے قرمایا: وو دعا بیس رہیں ہوتیں یا کم بی رو ہوتی ہوتی ہے۔ اذان کے وقت کی وعا اور جنگ کے وقت کی دعا جب ازائی شروع ہو۔ اسے ابوداؤد نے سیجے اساد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(1330) وَعَنْ سَهُلِ بُنِ سَعُورٌ ضِى اللهُ عَنْهُ.
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ آوُ قَلْهَا تُرَدَّانِ: اللَّعَاءُ عِنْنَ النِّنَاءِ وَعَنْنَ الْبَاعِينَ عُلِيهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

النِّنَاءُ وَعِنْنَ الْبَالِينَ حِنْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُم بَعضًا النِّنَاءُ وَعِنْنَ الْبَالِينَ حِنْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُم بَعضًا وَوَالْهُ الْوَ دَاوُدَ بِإِنْ مُنَادٍ صَعِيْحٍ.

(سأن ابوداؤد: بأب النحاء عند اللقاء جسمه وقم: ۱۰۳ وقم: ۱۰۳ المستدرك للحاكير، باب في مواقيت الصلاة جامس، وقم. ا ۱۰۰ السان الكيزي لنبيه في بأب الدعاء بين الإذان والإقامة جاص، ۳ وقم: ۱۳۰۳ المعهم الكهير لمصوراني من اسمه سهل بن سعد الساعدي جدص ۱۶۰۰ وقم: ۲۰۱۰ و جامع الاصول لاين الدر الكتاب الاول في الدعاء بيس ۱۳۰۰ وقم: ۲۰۹۰) صَلِيع الْأُمَّت حضرت مِفْتَى احمد بإرضان عليدر حمة الحنّان لكهة بين:

یعنی مؤذن کے اذان سے فارغ ہوتے ہی نہ کہ دورانِ اذان میں کہ وہ جواب اذان کا وقت ہے۔

(جب از انی شروع ہو) یعنی عین کشت وخون کی حالت میں جب غازی کا فروں کولل کرر ہے ہوں اور کا فروں کے ہاتھوں شہید ہور ہے ہوں کہ وہ بہتر مین عبادت ہے۔ یکھم اِنْحا مسے بنا بہتنی گوشت کا ٹنا یعنی لل کرز۔

(مِرْا وَالْمَنَاجِي مِنْ الص ١٣٣٣)

حضرت الس من سے روایت ہے کہ رسوں اللہ جہاد کرتے تو کہتے: اے اللہ! تو میرابازو اللہ اللہ جہاد کرتے تو کہتے: اے اللہ! تو میرابازو اور مددگاررے اور میں تیرے ساتھ پھرتا ہوں تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں۔ سے حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں۔ اسے ابوداؤ دوتر ندی نے روایت کیا اور کہ کہ بیحدیث

(1331) وَعَنْ آنَسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا، قَالَ: "اللهُ هَ آئت عَضْدِئ وَنَصِيْرِئ، بِك آحُولُ، قَالَ: "اللهُ هَ آئت عَضْدِئ وَنَصِيْرِئ، بِك آحُولُ، وَبِك أَقَاتِلُ وَنَصِيْرِئ، بِك آحُولُ، وَبِك أَقَاتِلُ وَوَالُا أَبُو دَاوُدَ وَإِلَى أَقَاتِلُ وَوَالُا أَبُو دَاوُدَ وَالرِّرُمِ لِائَ، وَقَالَ: "عَدِينَتْ عَسَنْ".

سن ہے۔

تخريج حليث (سان ابوداؤد بأب ما يدى عند اللقاء جوص ١٩٦٠ رقم: ١٢٦٧ سان توملى بأب في الدعاء اذا غزاد جوص ١٠٠ رقم: ١٢٩٠ سان سعيد بن منصور بأب من قال لات جوص ١٠٠ رقم: ١٩٠٠ سان سعيد بن منصور بأب من قال لات منولقاء العدو والدعا عند لقيهم جوص ١٠٠ رقم: ١٩٥٢ مصنف عيد الرزاق بأب كيف يصنع بألذى يغل جوص ١٠٠ رقم: ١١٥٠ مصنف عيد الرزاق بأب كيف يصنع بألذى يغل جوض ١٠٠ رقم: ١١٥٠ من لقاء العدو والدعا عند لقيهم الأسمت حضرت مفتى احمد يا دخان عليدر حمة الحمّال ال حديث كرتحت لكهة بين:

احول حوال سے بنا بہ منی دہمن کے مگر وفریب کو پھیر دینا یا برائی ہے اچھائی کی طرف پھر جا لیعنی اللی میں دہمن کے مقابل اپنی توت ، فوج ، ہتھیاروں کے بھروسہ پر نہیں آیا ہوں ، بیتو فقط اسباب ہیں ، بھروسہ تچھ پر ہے تو چاہے تو ابابیل سے فیل مرواد ہے ، کمز ورمسلمان سے قومی کفار کو ہلاک کراو ہے ، دو بچوں سے ابوجہل کو ٹھکانے لگاد ہے۔ بیروہ چیز ہے جو کیفار کے پاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کے اللہ کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کے اللہ کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کے اللہ کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کی برکتوں سے فتح یاتے ہیں۔ (بڑا ڈالمناجے ، جسم مے ہوں کی برکتوں سے فتح یاتے ہوں کی برکتوں سے برکتوں س

اس كى نصليت آيات كريمه واحاديث مباركه سيمجمى جاسكتى بنالله عَزَّ وَجُلَّ كاار شاد تقيقت بنياد ب: (1) وَعَنَى اللهِ فَتَوَكَّكُوْ النَّ كُنْتُمْ مُوْمِينِيْنَ 0

> ترجمه كنزالا يمان: اورجوالله يربهروسهكرت وووات كافى ب- (پ28،الطلاق: 3)

#### (3) إِنَّ اللهَ يُحِبُ الْمُتَوَكِّلِينَ ٥

ترجمه كنزالا يمان: بخنك توكل دالله كوبيار ي اير ( به مآل مران: 159)

حضرت سَیّدُ ناعبدالله ابن مسعود رضی الله تعالی عند ہے مروی ہے۔ کہ بنی مُکُلُّ م ، نُورِ بَعْمَ ، رسولِ آکرم ، شہنشاہِ بنی آدم سلی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عالیہ نان ہے: ہیں نے جج کے موسم ہیں تمام اُمتوں کود یکھا، پس میں نے ابنی امت کو دیکھا کہ انہوں نے میدانوں اور پہاڑوں کو گھیر رکھا ہے، جھے ان کی کثر ت اور انداز نے تعجب میں ڈال دیا، مجھ ہے یو چھا میں اُنہوں ہوں نے میدانوں اور پہاڑوں کے کہا: ہیں راضی ہوں ۔ یو چھا گیا: ان کے ساتھ مزید ستر بزار ہیں جو کسی حساب کے بغیر جنت میں واغل ہوں گے۔

حضور بی کریم ، رو وف رحیم ملی الله تعالی علیه وآله وسلم کی بارگاہ بیس عرض کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فر بایا: جو جسم نہیں واضع ، نہ فال لیتے ہیں اور نہ ہی تعویذات ( ایعنی ممنوع تعویذات ) استعال کرتے ہیں اور اپنے رہ عز وَجَلُ وَجَلُ بِر بِمِروسہ کرتے ہیں۔ حضرت سَیّرُ نا عکا شہرضی الله تعالی عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی: یا رسول الله عز وَجَلُ وصلی الله علیہ وآلہ وسلم ! الله عز وَجَلُ کی بارگاہ ہیں وعافر مائے کہ جھے بھی ان بیس کردے۔ چنانچہ بی رحمت ، قاسم نعمت سلی الله تعالی علیہ وآلہ وسلم نے وُعاما گی : یا اللہ عز وَجَلُ الله علیہ وآلہ وسلم نے وُعاما گی : یا الله عز وجل الله علیہ وآلہ وسلم کے وعافر مائے کہ الله علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے محانی نے کھڑے ہی ان جس سے کردے ۔ آیک دوسرے محانی نے کھڑے ہو کہ کرعرض کی : میرے لئے بھی وعافر مائے کہ الله علیہ وآلہ وسلم کرعرض کی : میرے لئے بھی وعافر مائے کہ الله تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ارشا وفر مایا : عکا شہ (رضی الله تعالی عنہ ) تم پر سبقت لے گئے۔

(الاحسان بترتیب سیح این حبان برکتاب الرقاء والتمائم والحدیث ۲۰۵۲ و ۲۲۸ مراً یت الااً مم : بدله : عرصت علی الا نمم)... ... بر

## الله(عزوجل) کی مدد

حضرت سُیّدُ فاسالم بن عبداللہ نے ایک مرتبہ حضرت سُیّدُ فاعمر بن عبدالعزیز (مس) کولکھا خبر دار ابندے کواپنی نیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد دنصرت حاصل ہوتی ہے، جسکی نیت مکمل ہواسکے لئے رب کا نفات (عز وجل) کی مدد مجمی کمل ہوتی ہے اور جسکی نیت میں نقص ہوتو مدد میں بھی کی واقع ہوتی ہے۔

(1332) وَعَنْ آنِ مُوْسَى رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيّ صَلَى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا، النَّبِيّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا، قَالَ: "اللَّهُ مَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِ هِمْ، وَنَعُودُ بِك مِنَ فَالَ: "اللَّهُ مَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورٍ هِمْ، وَنَعُودُ بِك مِنَ شُرُورِ هَمْ "رَوَاهُ أَبُورَ ذَا وُدَيِالِسُنَادِ صَهِيْح.

حفرت ابوموئی موجی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی جب کسی قوم سے خطرہ محسوں کرتے تو یوں وعا کرتے: اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے مقامبے میں کرتے ہیں۔اوران کے شروں سے تیری پناہ پکڑتے ہیں۔

شرح حدیث جلیم الاً منت حضرت مفتی احمد یا رخان علید رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اس طرح کرآپ کو پینہ چاتا کرفلاں توم ہمارے خلاف سازش یا جنگی تیاری کردہی ہے۔ نیال رہے کہ خوف بہت طرح کا ہے خوف اطاعت وبندگی مرف رب تعالٰی کا بی ہونا چاہیے اورخوف نفرت شیطان وغیرہ دشمنوں سے اورخوف بمعنی خطرہ تکلیف ہرخطرناک چیز سے ہوسکتا ہے۔ موکی علیہ السلام کو وادی سینا بیں سانپ سے خوف ہوا، آپ نے فرعو نیوں سے خوف کو نیوں سے خوف کو ایس کی نفی ہے اورخوف سے خوف کیا ہے اورخوف کے کئیسے تم کہ دوبال خوف اطاعت مراداس ہی کی نفی ہے اورخوف محتے خطرہ۔

نحرسینہ کو بھی کہتے ہیں اور جانور ذرئے کرنے کو بھی فکت لیائیاتی کا اٹ بھی۔ چونکہ دھمن کے مقابلہ ہیں سینہ تان کر ہی کھڑے موتے ہیں اس مقابلہ کو اس لفظ سے تعبیر فرمایا ، نیز اس میں نیک فال بھی ہے کہ خدایا دھمن کو ڈرئ کر دے کہ دہ ہمارے مقابلہ کے لاکق ہی شدرہے۔

(ان کے شرول سے تیری پناہ پکڑتے ہیں) یعن ہمارے اور دھمن کی شرکے درمیان تو آڑ ہوجا تا کہان کی شرہم تک شریخ سکے، بیدوعا بہت ہی مجرب ہے، ایک دھمن کے مقابل مجمی کام آتی ہے اور بہت دشمنوں کے مقابل مجمی نقیراس کا عال ہے اوراس کی برکت سے شراعد اسے محفوظ ہے۔

اسے نسائی ، این حیان اور حاکم نے بھی روایت کیں ۔ حصن حصین شریف ہیں ہے وہمن کے خوف کے وقت الاہلہ فی ایس نیا اللہ کار بیل میں اللہ کار بیل اللہ کار بیل اللہ کار بیل کر ایا کہ اللہ کار بیل کر بیت اولیا ، اللہ نے آز ما یا ہے بہت مجرب ہے ۔ حضرت زیدا بن علی عنب این غز وان عن النہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روایت ، نیز حصن حصین شریف بیس الے نش کیا کہ جب مدد در کار ہوخصوصًا سفر بیل تو کے یا بے با داللہ انجو اللہ اللہ اللہ اللہ میں اللہ میں اللہ کے ایم اللہ اللہ کے ایک اللہ اللہ اللہ کے ایم واللہ میں اللہ کے فیمی بندے اس پر مامور ہیں۔ مرقات نے یہاں فرمایا کہ یہ حدیث یا عباد اللہ حدیث ن ہے وہشائے کی مجرب ، مسافروں کواس کی جبت ضرورت ہے ۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں کو مدد کے لیے پکارٹا بھی سنت ہوادر ومشائے کی مجرب ، مسافروں کواس کی جبت ضرورت ہے ۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں کو مدد کے لیے پکارٹا بھی سنت ہوادر ان سے مدد لینا بھی سنت ، بیشرک نہیں۔ (بڑا ڈالمن نی جب میں ۵۸)

تختريج حنايت : (صيح بخارى بأب الجهاد ماض مع الدر والفاجر به بص وقم: ١٩٨٢ حصيح مسلم بأب الخيل في الخيل في الخيل في الخيل في الحيد الى يوم القيامة به ص ١٩٠٠ رقم: ١٩٠٥ السنة والصيبا الخير الى يوم القيامة به ص ١٩٠٠ رقم: ١٩٠٠ السنة والصيبا الخير الى يوم القيامة به ص ١٩٠٠ رقم: ١٩٠٠ السنة والمينا الخير الى يوم القيامة به ص ١٠٠٠ رقم: ١٩٠٠ السنة الدار مي بأب فضل الخيل في سبيل الله به وص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠) لا بن الجارود بأب ارتباط الخيل بحاص ١٠٠٥ وقم: ١٥٠٠ من الدار من بأب فضل الخيل في سبيل الله به وص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠١) من من من حد يث المرتب عقل الحد يارة ان عليدر حمة الحرّان لكمة بين:

تھوڑے سے مراد جہاد کے تھوڑے ہیں اور پیشانی کے بالوں سے مراد تھوڑے کا ساراجسم ہے یعنی جہاد کا تھوڑ ابر ا

بی مہارک ہے اس کے بال بال میں برکت ہے۔رب تعالی نے محوث کا خصوصیت سے ذکر قرما یا کدار شادفر ما یا: وَاَعِدُوْا لَهُمْ مَنَّ اسْتَطَاعْتُمُ مِنْ فَتُوَّا وَمِنْ دِبَاطِ الْعَيْلِ دِيكھوتوت ميں محوث ابھی داخل تھا محرخصوصیت سے رب تعالی نے اس کا ذکر فرمایا۔(بڑا وَالناجِم،ن٥٥ ص ٢٥٠)

(1334) وَعَنْ عُرُولَةَ الْبَارِ فِي رَضِى اللهُ عَنْهُ:

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلْقَيْلُ

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلْقَيْلُ

مَعْفُودٌ فِي تَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَّ يَوْمِ الْقِيْبَةِ: الْأَجُرُ،

وَالْبَعْدَمُ "مُثَّقَقُ عَلَيْهِ.

حعرت عروہ کا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں مجلائی اللہ کے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں مجلائی قیامت کے باعدودی می ہے۔ بینی اجروفیست۔
قیامت کے باعدودی می ہے۔ بینی اجروفیست۔
(شنق میں)

النفويج حدايات و القيامة و المارئ بأب المهاد ماش مع البر والفاجر جسمه وقم: ١٩٨٣ عميع مسلم بأب النيل في تواصيها النير الى يومر القيامة جسمه وقم: ١٩٥٠ الاحاد والبقاق من اسعه عروة البارقي رفتي الله عنه وجسم المرادة والبقاق من اسعه عروة البارقي رفتي الله عنه وجسم المرادة والبقاق من الله عنه والمرادة والبقاق والمرادة والبقاق والمرادة والبقاق والمرادة والبقاق والمرادة والمرا

مرح مديث عليم الأمن معزت مفتى احديار خان عليدر منة الحنان لكمة بين:

ال طرح کراہے دستِ اقدی سے گھوڑے کی خدمت فر مارہ ہیں یا مطلب بہہ کہ بیار میں اس کی پیشانی پر ہاتھ کھیررہ ہیں بالول کومروڈ سے جاتے ہیں۔معلوم ہوا کہ جہاد کے گھوڑ ول کی خدمت اپنے ہاتھ سے کرنا مجھی سنت ہے اوراس سے مجبت کرنا اس کی پیشانی پر بیارے ہاتھ کھیرنا بھی سنت ہے کونکہ بیآلہ جہاد ہے اور حضور کا بیاراہے۔
فلا جربہ ہے کہ یہال گھوڑ سے سے مراد جہاد کا گھوڑ ا ہے نہ کہ عام گھوڑ سے جو تا نگہ میں چلانے ، یا ریس میں جوا کھیلے کے لیے یائے جاتے ہیں۔ بعض شارمین سے فرمایا کہ یہال جنس گھوڑ ا مراد ہے کیونکہ بیآلہ جہاد ہے اس پر جہاد ہوسکتا ہے۔

بیدونوں یاان میں سے ایک اگرمجا ہدجیت آیا تو تو اب کمالا یا۔اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک گھوڑے جہاد میں کام آئمیں گےد کچے لوآج اس سائنس کے زمانہ میں گھوڑ ہے خچر بہت کام آتے ہیں۔(بڑا ڈالٹا جج،جہم ص ۲۷)

(1335) وَعَنْ آنِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اختبس فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللهِ إِبْمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِه، فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرَيَّهُ ورَوْثَهُ، وَبَوْلَهُ فِي مِيْزَادِهِ يَوْمَ الْقِيْبَةِ "رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ کے اللہ کی راہ میں گھوڑا باعرہا اللہ کی نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑا باعرہا میں اللہ پرائیان لا یا اور اس کے وعدہ کی تقدیق کی وجہ سے تو اس کے کھانے کی چنے اور گوہر بیش ب کواس کے نیکیوں کے رازو میں قیامت کے دن رکھ جائے گا۔

تخریج حدید، (صیح بخاری باب من احتبس فرسا فی سبیل الله جسم، در قم: ۱۹۸۳ السان الکیزی للبیدهی باب ارتباط الخیل عدة فی سبیل الله عزوجل ج ۱۰ ص ۱۰ رقم: ۱۳۰۳ البستنوك للحاكم کناب الجهاد ج ۱۰ ص ۱۰ رقم: ۱۳۵۱ سنن الكيزى للنسائي باب علی الخیل ج ۱۰ ص ۱۰ رقم: ۱۳۲۲ معیح این حبان باب الخیل ج ۱۰ ص ۱۵ در قم: ۱۲۵۲)

مرح مديث: حكيم الأمنة مفرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال مديث كِتحت لكهة بين:

جہاد کرنے کو یا جے یا عمرہ کرنے کو یازیارت کرنے کو گھوڑار کھایا پالا یا مطلب بیہ ہے کہ اس نے گھوڑا فی سبیل اللہ وقف کیا۔ لینی اخلاص سے پالا دنیاوی غرض اس میں شامل نتھی کہ تو اب اعمال کی شرط اخلاص ہے۔

( تواس کے کھانے پینے ) بینی پانی کے وہ قطرے جو بیگھوڑے ہے گھاس کے دہ بینکے جو بیگھوڑا کھائے ای طرح اس کا پیشاب اورلیداس پالنے والے کے نیکیوں کے پلے میں ہول سے۔ (بغاری) (مِزا ڈالمنا جج،ج ۵ م ۲۱۲)

 (1336) وَعَنْ أَنِي مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءً رَجُلُ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَالَة عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَالَة عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَالَة عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَالَة عَلَيْهِ فَقَالَ: هٰذِي فَي سَبِيْلِ اللهِ، فَقَالَ بِمَا يَوْمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'لَك بِهَا يَوْمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'لَك بِهَا يَوْمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'لَك بِهَا يَوْمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'لَك بِهَا يَوْمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'لَوَادُ مُسُلِمُ.

مقرح حدیث جینیم الاً مُت حضرت مفتی احدیار خان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

مقرح حدیث جینیم الاً مُت حضرت مفتی احدیار ما اللہ کا ایک کنارہ اونٹ کی ناک میں ہوتا ہے دوسرا مالک کے معنی خطام بمعنی زمام آتا ہے بینی مہار ، لمبار سر بہتی خطام سر بہمی خطام صرف نقہ کو کہتے ہیں اور زمام پوری مہار و کیلی کو ، نقہ وہ رسی بنگی ہے جو ناک میں ڈوال کر پورے سرے معما کر باندھ دی جائے ، پھراس رسی میں کیل باندھی جادے جیسے عمومًا گاؤں والے بیل بھینس کو باندھتے ہیں ۔

مقما کر باندھ دی جائے ، پھراس رسی میں کیل باندھی جادے جیسے عمومًا گاؤں والے بیل بھینس کو باندھتے ہیں ۔

فقراء کے لیے یا مجاہدین غاز بول کے لیے ، دوسرے معنی زیادہ موزوں ہیں اس لیے مؤلف میرحدیث کتاب الجہاد

میں لائے۔

حق بیہ کہ صدیث بالکل ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضرورت بیس، اللہ تعالٰی بطوراعز از اہل جنت کوسواری کے لیے کھوڑ ہے اونٹنیال عطافر مائے گا جن کی رفتار ہوا سے زیادہ ہوگی جیسے قربانی کرنے والوں کو صراط طے کرنے کے لیے سواری دی جائے گی۔ بعض شارحین نے کہا کہ اس سے مراو ہے سات سواونٹنیاں خیرات کرنے کا تو اب دے گا تگریہ ورست نہیں ورنہ پھر مہار والی ہوئے کے کیا معنی ، کیا تو اب کے بھی مہار ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد میں خرچ

کرنے والوں کو زیادہ تواب ملتا ہے۔مطلب ہیہ ہے کہ تجھے اونٹ کے عوض سات سو بونٹ اور مہار کے عوض سات سو مہاریں عطا ہوں کی تیری کو کی خیرات صالع نہ جاوے گی۔(یزا ڈالناجے،ج۵ ص۳۹۵)

حضرت عقبہ بن عامر جبنی کا است دوایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کا کوفر ماتے ہوئے سنا حالا نکہ آپ منبر پر تشریف فرما ہے "اور تم ان کے لیے تیار کروجو توت تیار کرو ارتوت بھینکنا ہے خبر دارتوت بھینکنا ہے۔ (مسلم)

الكلاى التعريف (صيح مسلم باب فضل الرحى والحث عليه وذهر من عليه ثير نسيه جهص ١٥٠ رقم: ٥٠٠٥ انسان الكلاى للبيبق بأب التعريض على الرحى جهوم ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ البستدوك للعاكم تفسير سورة الانفال جهوم ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ البستدوك للعاكم تفسير سورة الانفال جهوم ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ سان البداؤد بأب فى الرحى جهوم ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ سان الدارمي بأب فى فضل الرحى والامرية جهوم ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ )

مرح حديث عليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين :

آپ صحابی ہیں، جہنی ہیں، المیر معاویہ کی طرف سے مصر کے حاکم رہے جب کہ امیر معاویہ کے بھائی عتبہ ابن ابو سفیان وفات پا گئے پھر امیر معاویہ نے انہیں معزول فر مادیا، ۸۹ ہجری ہیں مصر ہی ہیں وفات پائی وہاں ہی وفن ہوئے، آپ سے بہت سے صحابہ و تابعین نے روایات کی ہیں۔ (مرقات)

منصدیہ ہے کہ بیرحدیث صرف میں نے ہی نہیں تی بلکہ میرے ساتھ بہت صحابہ نے تن ہے کیونکہ آپ نے خطبہ جمعہ یاکسی وعظ میں برسرمنبرعلانی فیرمائی ہے۔

یعن قرآن مجیدی اس آیت بین جس ثبوت کا تھم تا کیدی دیا گیا ہے وہ قوت آئ کل تیرا ندازی ہے۔ آیت کریمہ کا مقصد فی زمانہ ای طرح حاصل ہوگا کے مسلمان تیرلگانے نشانہ لگانے کی خوب مشق کریں فقیر کی اس شرح سے بیاعتر اض انھے گیا اگر صرف تیرا ندازی سیکھنا ضروری ہے تو آئ کل نہ تیر ہیں نہ اس کی مشق تو اب اس آیت پر عمل کیسے ہو کیونکہ اب بجائے تیر کے گولہ ہارود تو ہوں سے ، گولہ ہاری ہوائی جہازوں سے ، بم ہاری ، راکٹ اندازی ہے ، اب ان چیزوں کا سیکھنا اس آیت کریمہ پر عمل ہے بشر طیکہ جہاد تی بیل اللہ کی نیت سے ہو ۔ (مزا اللہ ان جی می ۵۵۵)

 (1338) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمَ اَرُضُونَ، وَيَكُونِكُمُ اللهُ، فلا يَعْجِز أَحَلُ كُمْ أَنَ اور تهين الله تعالى كافى موكاتوتم مين كونى بحي يستى يَلْهُوَ بِأَسُهُيهِ "رَوَالُهُ مُسْلِمٌ.

تخویج حذیث المعیح مسلم باب قصل الوجی والحده علیه وقعد من علیه شد نسیه به سه در آن ۱۹۰۰ مسلدا مام احداین حدیل حدید علیه بن عمار بیس معار الجهای جسس ۱۹۰۰ و آن ۱۹۱۱ الید الکتاب الدالده فی السبق والوجی بیس معار آن ۱۹۱۱ مسلدانی یعلی مسلم علیه بین عامر الجهای جسس ۱۹۰۱ و آن ۱۹۱۱ مسلمان معار ما المحال علیه رحمت الحقال ال حدیث کرت کست بین الیم معنوط سلمان تنها معار ما المحال المحال المحال معار المحال معار معارفی المحال المحال معارفی المحال معارفی المحال معارفی المحال معارفی المحال المحال معارفی المحال معارفی المحال معارفی المحال المحال معارفی معارفی المحال معارفی معارفی المحال معارفی المحال معارفی معارفی المحال معارفی المحال معارفی معارفی المحال معارفی معارفی المحال معارفی معارفی معارفی المحال معارفی المحال معارفی معارفی معارفی المحال معارفی معارفی معارفی المحال معارفی معارفی معارفی معارفی معارفی معارفی معارفی معارفی معارفی المحال معارفی مع

النی سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ہے ہے سا آپ نے فرمایا: جس کو تیراندازی کاعلم ویا گیا پھراس نے اس کور کی ای کے اس کے اس کور کے کہ میں مے سے نبیس یا فرمایا اس نے نافرمانی کی۔(مسلم)

(1339) وَعَنُهُ: اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عُلِّمَ الرَّفِيَ. ثُمَّ تَرَكَهُ، فَلَيْسَ مِثَّا، اَوْ فَقَلْ عَصَى "رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخريج حليث (صيح مسلم بأب فضل الرحى والحده عليه وذه من عليه ثمر نسيه، جاصء رقم: مه والسان الكيزى لديبها في بأب التحريض على الرحى جاص الرقم: ٢٠٢١ مسلدا امام احددين حنيل حديث عقبة بن عمار جسم، رقم: ١٤٣٤ المعجم الكبير للطيراني من اسمه عقبة بن عامر ، جهاص ١٠٠ رقم: ١٤٥١١) شرح مديث: عبيم الأشت معفرت مفتى احمد بإرخان عليد رحمة العنان اس مديث كي تحت كلهة بين:

(تووہ ہم میں سے بین ہم سے ملاہوا ہم سے قریب بین یااں جماعت سے بیں جن ہے ہم راضی ہیں کونکہ اس نے نفران قبین کیا ہے کہ تیرا ندازی جیسی عمادت سیکھ کر مجلادی ہر عمادت کا بیہی حال ہے کہ اسے حاصل کر سے ستی سے معلادیا۔
سے مجلادیا۔

(اس نے نافر مانی کی) عملی یا توحضورا ٹورکا فرمان ہے یاراوی نے تر ددفر ما یا کہ مجھے پورا خیال نہیں یاحضور نے ب فرما یا اور بیا میلفظ ارشادفر ما بیا۔ (مِرُمُو ﷺ انسانچ ،ج۵ ص ۵۵۷)

المی سے روایت ہے کہ بیں رسول اللہ استان آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک تیری وجہ ہے تین ادمیوں کو جنت بیں داخل فرما دیتا ہے تیر بنانے والا جو اس کو جنت بیں جملائی کی امیدر کھے اوراس کو چینکے والا اس کی لکڑی پر بھالا چڑھانے والا اور تیرا ندازی کرواور اس کی لکڑی پر بھالا چڑھانے والا اور تیرا ندازی کرواور سواری سواری کرو اور تیرا ندازی سیکھنا ہے تیراندازی سیکھنا کے بعداس سے اعراض کر کے اس کو چھوڑ دیا تو یہ سیکھنے کے بعداس سے اعراض کر کے اس کو چھوڑ دیا تو یہ ایک بعداس سے اعراض کر کے اس کو چھوڑ دیا تو یہ ایک بعداس سے اعراض کر کے اس کو چھوڑ دیا تو یہ ایک بعداس سے اعراض کر کے اس کو چھوڑ دیا تو یہ ایک کی ہے۔ اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(1340) وَعَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ يَلُخِلُ بِالسَّهُمِ الْوَاحِي لَلاَثَةَ نَقْدٍ الْجَنَّةَ: صَائِعَة يَعْمُ يَلُهُ فِي إِللهَ مِنْ اللهَ عَنْهُ وَالرَّامِ فِي بِهِ، ومُنْيِلَة بَعْمَوا وَارْكَبُوا، وَآنَ لَرُمُوا احْتِ إِلَى مِنْ انْ وَارْمُوا احْتِ إِلَى مِنْ انْ لَوْمُوا احْتِ إِلَى مِنْ انْ لَوْمُوا احْتِ لِللهُ عَنْهُ إِلَى مِنْ انْ لَوْمُوا احْتِ لَلْهُ وَمُوا احْتِ لِللهُ عَنْهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ اللهُ

مرح حديث: عليم الأمّت مصرتِ مقى التمريار خان عليه رحمة الحنّان ال حديث كَيْحَت لكهة بين:

یعن مجاہد جو تیر کفار پر چلائے تو اس کے ایک تیر کی برکت سے تین مسلمان جنتی ہوجاتے ہیں۔ یہاں تین شخصوں سے مراد تین مسلمان ہیں کیونکہ کا فرجنت میں نہیں جاسکتا ، آئ جہاد میں امریکہ روس وغیرہ کے اسلحہ استعال کیے جا تیس تو امریکی عیسائی یاروی وغیرہ اس سے جنتی نہیں ہوسکتے۔ بیداسلام کی قیدا گلے مضمون سے بھی ظاہر ہے اور تیر سے مرادمردمجاہد کا تیر ہے نہ کہ شکار کا تیر۔

(تیر بنانے والا) بینی کاریگر تیرساز تواب کا جب ستحق ہے جب کہ جہاد کی نیت سے تیر بنائے صرف تجارت کی نیت ندہ و ہر جگہ نیت کو بڑاد څل ہے۔ ہوں۔ (اس کو پھیننے والا) جوراہ خدامیں تیرچلائے خواہ جہاد کی حالت میں یا تیرا ندازی کی حالت میں کہ یہ مثل جہاد کی تاری کے لیے ہے۔

منهل بابتغیل ہے ہے یا افعال ہے اسم فاعل بنیل سے بنا بہ منی تیرا نبال یا نبیل کے معنی ہیں تیردینا تیرا ندازی سے رچلاتے وقت یا نشانہ پر کلنے کے بعدا تھا کر لاتا ، اسے دینا ، تیرخواہ اس دینے والے کی ملکیت ہویا تیرا ندازی یا کی تیر چلاتے وقت یا نشانہ پر کلنے کے بعدا تھا کر لاتا ، اسے دینا ، تیرخواہ اس دینے والے کی ملکیت ہویا تیرا ندازی یا کی تیر سے کی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکی کی دوکر تا بھی نیک ہے ، رب تعالی فرما تا ہے : وَتَعَادَ نُواعَلَى الْبِرِدَ التَّقُوٰی ای طرح میں مدوکناہ ہے ، رب فرما تا ہے : وَلا تَعَادَ نُواعَلَى الْبِرِثِ وَالْعُدُونِ۔

لینی صرف پیدل تیرا ندازی کی مشق نه کرو بلکه سواری پر تیر چلا نا بھی سیکھو یا بید مطلب ہے کہ صرف تیرا ندازی کی مثو نه کرو بلکه گھوڑ سواری بھی سیکھواب اس زمانہ میں بندوق چلانا ، نیز ہ بازی کرنا ، ہوائی جہاز رانی کی مشق ،توپ سے کولہ اندازی سیکھنا بہ نیت جہاداسی تھم میں ہے۔

شارصین فرماتے ہیں کہ یہاں گھوڑا سواری سے مراد نیزہ بازی ہے کہ اکثر گھوڑے پر سے دشمن کو بیزے مارے جاتے ہیں تومطلب سے ہوا کہ نیزہ بازی سے تیراندازی اچھی ہے کہ تیراندازی جہاد میں زیاوہ کام آتی ہے یا بیرمطلب ہے کہ تیراندازی کی مشت ہے کہ تیراندازی کی مشت ہے ذیادہ بیاری ہے کیونکہ گھوڑا سواری بھی فخرور یا پیدا کردین ہے۔ (مرقات)

پہیے عرض کیا گیر ہے کہ لہو یعنی کھیل میں دو چیزیں ہوتی ہیں :غفلت اور لذت ،غافل کرنے والا ہر کمل باطل ہے گر لذت والاعمل تفصیل طلب ہے بیہاں لہوسے مرادلذت والاعمل ہے۔

ان تینوں پر تواب ملتا ہے کیونکہ تیراندازی اور گھوڑ ہے کی سواری ہے دین وائیان کی تفاظت ہے کہ یہ تیاری جہاد ہے اور اپنی بیوی کی عصمت وعفت کی تفاظت بھی کہ اور اپنی بیوی کی عصمت وعفت کی تفاظت بھی کہ الی خوش میں دوں کی بیویاں خوبصورت ہوتی الی خوبصورت ہوتی الی خوبصورت ہوتی ہیں گروہ بدصورت رنڈیوں کی محبت میں گرفتار ہوئے ہیں ، کیوں ، اس لیے کہ ان کی بیویوں کوزینت واہو نہیں آتا ور ندرنڈی ہیں کی چیز ہے جو اپنی حلال زوجہ کے پاس نہیں ۔ ول بھانا ایسے موقعہ پرعبادت ہے ، قربان جاسے اس تعلیم کے جس نے مسلمانوں کے گھراور میدان جہاد و دنوں بتادیئے لیمن جے بین آتے ہوں پھروہ ان کی مشت چھوڑ دے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے گھراور میدان جہاد و دنوں بتادیئے لیمن کی اور وہ ناشکری کا مرتکب ہوالہذ اگنہ کار ہوگا جیسے کوئی قرآن مجید مفظ کر کے بھول جانے تو اس نے رب تعافی کی نعمت کی نا قدری کی اور وہ ناشکری کا مرتکب ہوالہذ اگنہ کار ہوگا جیسے کوئی قرآن مجید حفظ کر کے بھول جانے بھی گناہ ہے جب کہ اپنی سستی کی وجہ سے حفظ کر کے بھول جانے بھی گناہ ہے جب کہ اپنی سستی کی وجہ سے حفظ کر کے بھول جانے بھی گناہ ہے جب کہ اپنی سستی کی وجہ سے حفظ کر کے بھول جانے بھی گناہ ہے جب کہ اپنی سستی کی وجہ سے خوند کے قبد رہونا چاہیے۔ (بڑا ڈالمنانج ، جم م ۲۷۵)

(1341) وَعَنْ سَلَمة بْنِ الْأَكُوع رَضِي الله . حضرت سلم بن اللاكوع ولي سيروايت بك

عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَقَرٍ يَّنُتَضِلُوْنَ. فَقَالَ: "ازْمُوْ ابَنِیْ اِسُمْعِیْلَ فَإِنَّ آبَا كُمْ كَانَ رَامِیًا" رَوَالُا البُحَارِیُ،

رسول الله الله الله جماعت پر سے مزرے جو تیر اندازی کر رہے متصتو آپ نے فرمایا: اے اولاد اساعیل تیراندازی کروتمہارے باپ تیراندار تھے۔

(بخاری)

تخويج حدايث: (صبح بخارى باب نسبة اليهن الى اسماعيل جهن ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ السبرة بي باب لا سبق الالى عف او حاصر او نصل ج ١٠٥٠ وقم: ١٠٠٠ الهستدوك للحاكم كناب الجهاد ج ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ سن ابن ماجه باب الرمى في سبيل الله ج ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ سنن سعيد بن منصور باب ما جاء في الرمى وفضله ج ١٠٠٠ وقم: ١٠١٠ وقم: ١٠١٠ )

الرمى في سبيل الله ج اص ١٠٠ وقم: ١٠٨٠ سنن سعيد بن منصور باب ما جاء في الرمى وفضله ج اص ١٠٠٠ وقم: ١٠١٠ )

مرح حديث و حكيم الأمّت حضرت مقتى احمد يا رفان عليد رحمة الختان ال حديث كتحت لكصة بين:

(حضرت سلمہ بن الاکوع) آپ سلمی ہیں، بیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے، بہت ہی بڑے بہا در اور بیادہ لانے والوں کے میں د والوں کے امام شخصہ تیرا ندازی میں کماں رکھتے شخصہ آپ ہی سے بھیڑ ہے نے کلام کیا تھا ،اس برس عمر پائی سی سے میں وفات ہوئی ، جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

بعض شارحین نے فرما یا کہ یہاں سوق سے مراد ایک خاص جگہ ہے جو مدینہ منورہ بین تھی بعض نے فرما یا کہ سوق ساق کی جمع ہے بمعنی پیادہ لیعنی وہ اوگ پیدل تیراندازی کرتے تھے ظاہر بھی بیدی ہے کیونکہ بازار بیس تیراندازی مشکل ہے وہاں لوگوں کا مجمع ہوتا ہے۔

(اے اولا داساعیل تیراندازی کرو) لینی اساعیل علیہ السلام تیراندازی میں کمال رکھتے ہتھے تم ان کی اولا دہوتم بھی اس میں کمال پیدا کروتمہارے باپ کی میراث ہے۔ (مزاۃ المناجج،ج۵ ص۲۷۷)

حضرت عمرو بن عبسه وللله است روایت ہے کہ میں نے اللہ اللہ اللہ اللہ کا کوفر ماتے ہوئے سنا جس نے اللہ کے رسول اللہ کا کی فر ماتے ہوئے سنا جس نے اللہ علام کے راستہ میں ایک تیر پھینکا تو وہ اس کے سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔اسے ابوداؤ داور ترفدی نے روایت کیااور کہا کہ بیرحدیث حسن تھے ہے۔

(1342) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ رَخَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهُ فَهُوَ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ رَخَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ الله فَهُو لَوَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ رَخَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ الله فَهُو لَوَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَالْأَرْمِنِيْنُ، وَقَالَ: لَهُ عِنْكُ مُعَرِّرَةٍ " رَوَاهُ آبُوْ دَاؤِدَ وَالرَّرْمِنِيْنُ، وَقَالَ: "حَدِيْثُ حَسَنْ صَعِيْحٌ".

تخریج حلیت : (سان ابوداؤد: باب فی الرجل بنتهی الی غیر موالیه جسب ۱۹۰۰ رقم: ۱۰۱۰ سان ترمدی باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله جسس ۱۹۰۰ رقم: ۱۹۳۰ الیستدرك للحاكم و کتاب الجهاد جسس ۱۰۰۰ رقم: ۱۹۳۰ سان النسائی الكبری باب فواب من رمی بسهم فی سبیل الله جسس ۱۰ رقم: ۱۵۳۱ مسلامام احمد بین حنیل حدیث عمروبن عبسة و جسس ۱۰ رقم: ۱۳۰۱ مسلامام احمد بین حدیث عمروبن عبسة و جسس ۱۰ رقم: ۱۳۰۱ مشرح حدیث عمرو بین عبسة و جسس ۱۰ رقم: ۱۳۰۱ مسلامام احمد بین حدیث کوت کوت کوت ایم بین : مشرح حدیث عمروبی ایم الگرفت و معروبی احمد بیان این میاب ما کار معلوم به واکه ایم بین جوفی کفار پرصرف تیر بیمینک و می خواد گی یا نه گرتو بیمی است غلام آز ادکر نے کا تواب ملے گار معلوم به واکه

تیر پھیکنے سے تیر مار تاافضل ہے۔ (براؤالناج من٥ ص١١٥)

حفرت الديمي فريم بن فاتك وي سهروايت بحدروايت بحدرول الله في في فرايا: جس في الله كاراه من بي الله كاراه من بي فرج من الله كاراه من بي فرج في الله كاراه من بي فرج في الله بي مات سوعن لكها جاتا بي مديث بي دوايت كيا اور كها كه بي حديث من بي مديث حديث بي مديث من بي مديث بي مديث من بي مديث من بي مديث من بي مديث من بي مديث بي مديث

(1343) وَعَنْ أَنِى يَعْلَى خُرِيْم بْنِ فَاتِكٍ رَضِى اللهُ صَلَّى اللهُ صَلَّى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْفَقَ نَفْقَةً فِي سَيِيْلِ اللهِ كُتِب عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْفَقَ نَفْقَةً فِي سَيِيْلِ اللهِ كُتِب عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْهُ ضِعْفٍ " رَوَاةُ الرَّرُونِيْنَى. وَقَالَ: لَهُ سَبُعُ مِنْةً ضِعْفٍ " رَوَاةُ الرَّرُونِيْنَى، وَقَالَ: مَكِينِيْ حَسَنْ ".

تخريج حليث (سنن ترمذي باب ما جاء في فضل النفقة في سبيل الله جهس،١٠٠ رقم: ١١٠١سان النساق الكواي تفسير سورة البقرة جهص،١٠٠ رقم: ١٠٠٠مميح ابن حبان باب فضل النفقة في سبيل الله جهص،١٠٠ رقم: ١٠٢٠ سان الكواي للبيهقي بأب فضل الانفاق في سبيل الله جهص،١٠٠ رقم: ١٠٢٠ممسندا مأمر احدبن حنيل حديث خريم بن فأتك، جهص،١٠٠ رقم:

مرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے ہيں:

آپٹریم ابن احزم ابن شداد ابن عمروابن فاتک ہیں۔غزدہ بدر میں اپنے بھائی سمرہ کے ساتھ شریک ہوئے یہ بی قولی ہے، بعض مؤرض نے کہا کہ آپ فتح مکہ کے دن اپنے جیٹے ایمن ابن حزیم کے ساتھ ایمان لائے گریہ درست نہیں ،آخر میں شام میں قیام رہا۔ (کمال ،اشعہ)

الله کی راہ میں خرج سے مراد ہردین کام میں خرج ہے جہاد ہویا تی یا طلباء وعلاء کی خدمت، زکوۃ ، فطرہ ، قربانی اور تمام نفی صدقات کہ ان کا تو اب دس گناسے سات سوگنا تک ہے۔ اس صدیث کی تائید قر آن کریم کی اس آیت ہے مشکل اگیزین یُنفِعُنُونَ اَمُولَهُمْ بِیْ سَبِیلِ اللهِ کَهُمُ لِ حَبَّلَةِ الْحُ تُواب کے بیر مختلف در ہے اخلاص کے در جول کے لحاظ سے ہیں اور جہاں خرج کیا اس کی اہمیت کے اعتبار ہے بھی ، اس کے خروج سے جنتادین کوفائدہ ہوگا آتا ہی تو اب زیادہ۔

(يزا ة الناجح، ج٥ص٠٢٠)

حضرت ابوسعید هی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اس دن کی وجہ سے اللہ کریم اس کے چرہ کو رکھتا ہے اس دن کی وجہ سے اللہ کریم اس کے چرہ کو آگ سے سرسال کے فاصلہ تک دور کردیتا ہے۔

آگ سے سرسال کے فاصلہ تک دور کردیتا ہے۔

(متفق علیہ)

(1344) وَعَنْ آبِى سَعِيْدٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَّصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ الأَّ بَاعَلَ الله بِنْ عَبْدٍ يَّصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ الأَّ بَاعَلَ الله بِنْ لِكَ الْيَوْمِ وَجُهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرْيفًا " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تخريج حليث (صيح بخارى بأب فضل الصوم في سبيل الله جس ١٠٠٠ رقم: -١٠٠٠ صيح مسلم باب فصل الصيام و بعد مسلم باب فصل الصيام و بعد مسلم باب فصل الصيام و بعد مدد ابن عزيمه بأب فضل الصوم في سبيل الله جس ١٠٠٠ رقم: ٢١١٢ مسئد عبد بن حميد من مسئد ابي

سعید الاری ص۱۰۰ رقم: ۱۰۰ سان الدارمی باب من صامریوماً فی سبیل الله عووجل ۱۳۰۰ رقم: ۱۳۰۰) شرح حدیث : حکیم الاُمُت حضرت ِ مقتی احمد یا رخان علیدر حمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

عربی میں خریف موسم خزاں کو کہتے ہیں، چونکہ اہلی عرب اپنے کاروبار میں اس موسم سے سال شروع کرتے ہیں اس لیے اس سے پورا سال بھی مراد لے لیتے ہیں وہی یہاں مراد ہے اور حدیث بالکل اپنے ظاہر پر ہے۔ روز سے سفلی روز ہمراد ہے اس سے پورا سال بھی مراد ہے اور اللہ تعلقی روز ہوں کے اور اللہ قبول مراد ہے اس کے سے مسام اگرا یک نظی روز ہ رکھے اور اللہ قبول مراد ہے اس میں لائے بینی بندہ سلم اگرا یک نظی روز ہ رکھے اور اللہ قبول کر ہے تو دوز خ سے قریب بھی نہ ہوگا اور وہال کی ہوا بھی نہ یا ہے گا۔ (برا ڈالمنا جج بنے سمر ۲۸۱)

حفرت ابوا مامہ کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے فرمایا: جس نے اللہ کے راستہ میں ایک ون روزہ رکھا اللہ اس کے ادر آگ کے درمیان زمین و آسان جتنا خندتی بنا دیتا ہے۔ اسے ترفدی نے روایت کیاادر کہا کہ بیرحدیث حسن مجے ہے۔

(1345) وَعَنُ أَنِي أَمَامَة رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النّبِي صَلّى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النّبِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَامَر يَوْمًا فَي سَبِيْلِ اللهِ عَكْلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النّارِ خَنْلَقًا فَيْ سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النّارِ خَنْلَقًا كَا سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النّارِ خَنْلَقًا كَا سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النّاء وَالْأَرْضِ" رَوَاهُ الرِّرُمِينِيُّ، وقَالَ: كَا اللّهُ مَا يَنْ فَاللّهُ وَالْمُ الرِّرُمِينِيُّ، وقَالَ: "حَدِينُكُ حَسَنُ صَعِينُحْ".

تخريج حلايث: (صبح ترمان) بأب قضل الصومر في سبيل الله جهص،١٦٠ رقم: ١٦٢٣ مسند الحادث بأب فيبن صاهر يوماً في سبيل الله جهم، ولم المسلمة المسلمة المسلمة المسلمة عليات جهم، ١٦٤٣ مند هجيع الزوائد بأب فيبن صامر يومر في سبيل الله، جهمي ١٣٠٠ رقم: ١٤١٥)

شرح حدیث جلیم الاً مُت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: الله کی راہ سے مراد جہاد ، حج ، عمرہ ، طلب علم دین کا سفر ہے بینی ان میں سے جو مسافر ایک دن بھی رکھ لے یا اس ہے مرا درضا ہے الٰہی ہے بینی جوکوئی گھریا سفر میں ایک نفلی روزہ رکھ لے۔

یعنی پانچ سومال کی راہ اس سے پہلے ستر سال کی راہ کا فاصلہ بھی آچکا ہے گھران میں آپس میں تئی رض نہیں کیونکہ اخلاص کے فرق سے ثواب میں فرق ہوجا تا ہے۔ خندق فر ماکراس جانب اشارہ فر ما یا گیا کہ ان شاء امتداس تک آگ توکیا آگ کی تپش بھی نہ بھنچ سکے گی جیسے آتی کمبی چوڑی خندق پھلا تگ کردشمن نہیں بھنچ سکتا۔ (ہزاؤالمناجے، جسم ۲۹۲)

(1346) وَعَنَ أَنِي هُرَيْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ مَنْ اللهُ عَنْهُ مَنْ اللهُ عَنْهُ مَنْ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ الله اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ

تخريج حليث: (صبح مسلم يأب نعر من مات ولم يغفر ولم يحدث نفسه بالغزو، جهص، سرقم. ١٠٠٠ لسان الصغري للبيهقي بأب التفسير وماً يستدل به ان الجهاد فرض على الكفاية جهص، هورقم: ١٠١٠ سان ابوداؤد بأب كراهية ترك الغزو جاص ۱۰۰۰ رقم: ۱۰۰۰ سان النسائل الكورى باب التشديده في ترك الجهاد جسس وقم: ۱۰۰۰ مسلد امام احملان حنبل مسندان هريرة رضى الله عنه وجام معدر قم: ۱۸۵۰)

شرح حدیث بھیم الاُمَّت مفترت مفتی احمد یارخان علیدر حمۃ الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: (اوراس نے جہاد نہ کیا) یا اس طرح کہ اس کی زندگی میں جہاد ہوا ہی نہیں یا اس طرح کہ جہادتو ہو گریہ ٹریک نہ ہویا نہ ہو سکے غرضیکہ اس فر مان عالی کی می صورتیں ہیں۔

(نداینے دل میں جہاد کا سوچا)نفسہ سے پہلے فی پوشیدہ ہے اور خیال کرنے سے مرادیا جہاد کی تمنا کرنا ہے یا تیاری جہاد کرنا ہے پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں نیکل کی تمنا بھی باعث ثواب ہے گناہ کی تمنا بھی گناہ۔

(منافقت کے ایک حصہ پرمرے گا) یعنی ایہا آوی منافق ہے مشابہ ہوگا جو جہاد سے بہت بچتے سے اور جو کی توم سے مشابہت رکھے وہ ای قوم سے شار ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مبادک وغیرہ محد شین نے فرما یا کہ بیفر مان عالی زہند نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے کہ اس زمانہ میں جہاوسے بے گا ندر ہنا منافقین کی علامت۔ (مرقات ونووی) جیسے حدیث پاک میں ہے من توك الصلوق متعبد افقد کفی جودانستہ طور پر نماز چھوڑ نے كافر ہے، بیجی ای زمانہ پاک کے متعلق ہے کہ اس زمانہ میں ہوگا در میان فرق نماز ہے، بعض محد شین ہو کہ اس زمانہ میں ہے نمازی ہونا كفار كا نشان تھا، فرماتے جیس کہ مؤمن اور كافر كے در میان فرق نماز ہے، بعض محد شین فرماتے جیس کہ جہاد كا خیال بھی دل میں شدانا نافاق ہیدا كرتا ہے۔ (مرقات) محد یہ ہونا ما با بلکہ گانے كی آواز رغبت سے سنا دلی نفاق اس طرح پیدا كرتا ہے جیسے پانی كاسل گھاس كو۔ اس حدیث كی بنا پر بعض علماء نے فرما یا کہ جہاد فرض مین ہے گرحق ہے کہ بعض حالات میں فرض میں ہوتا ہے اکثر حالات میں فرض میں ہوتا ہے اکثر حالات میں فرض میں ہوتا ہے اکثر حالات میں فرض کفا ہے۔ (مزا ڈالمنا جو، جو می مورد)

(1347) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِى عَزاةٍ فَقَالَ: "إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَّا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا فَقَالَ: "إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَّا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا فَقَالَ: "إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَّا سُرُتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمُ وَادِيًا إِلاَّ كَانُوا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْعُنُدُ - وَفِي الْمَرَضُ . وَفِي إِلاَّ مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْعُنُدُ - وَفِي الْمَرَضُ . وَفِي الْمَحْدِ " رَوَاهُ الْعُنُدُ - وَفِي إِلَا شَرَكُوكُمْ فِي الْاَجْدِ " رَوَاهُ الْمُخَادِئُ وَفِي مِنْ رِوَايَةٍ جَابِي مِنْ رِوَايَةٍ جَابِي مِنْ رِوَايَةٍ جَابِي مِنْ رِوَايَةٍ جَابِي وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةٍ جَابِي وَاللّهُ عَلْ اللّهُ مِنْ رِوَايَةٍ جَابِي وَاللّهُ مَنْ لِوَايَةٍ جَابِي وَاللّهُ مَنْ لِوَايَةٍ جَابِي وَاللّهُ مَنْ لِوَايَةٍ جَابِي وَاللّهُ مَنْ لِوَايَةٍ جَابِي وَاللّهُ اللهُ ا

حضرت جابر ہے اسے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے بہاتھ ایک غزوہ میں سے تو آپ نے فرمایا: یقینا مدینہ میں چھ لوگ ہیں جو نہ تو کسی راستے میں چے ہیں مدینہ میں چے ہیں اور نہ کی وادی کو طے کرنے میں تمہارے ساتھ ہیں گیاں وہ تو اب میں تمہارے ساتھ حصہ وار ہیں انہیں بیاری نے دوک رکھا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ انہیں عذر ایر وقواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں ہے کہ وہ ایروقواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔ بی ری نے وہ ایروقواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔ بی ری نے دوری اسے دوایت کیا اور مسلم نے حضرت انس سے دوایت کیا اور مسلم نے حضرت انس سے دوایت کیا اور مسلم نے حضرت انس سے دوایت کیا اور مسلم نے حضرت

#### جابرے روایت کیا اور بیلفظ مسلم کے ہیں۔

تخريج حليف (صيح بفاري باب من حبسه العلد عن الفؤون جسم ١٠٠٠ قيد مسلم باب ثواب من حبسه عن الفؤو مرض او علد على مسلم في ترك الجهاد عن الفؤو مرض او علد على مسلم والعلد في ترك الجهاد جسم ١٠٠٠ رقم: ١٠٠١ سان ابوداؤد باب في الرخصة في القعود من العلير جسم ١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ سان ابوداؤد باب في الرخصة في القعود من العلير جسم ١٠٠٠ رقم: ١١٠٠ سان ابوداؤد باب في الرخصة في القعود من العلير عن من ١٠٠٠ رقم: ١٠٥٠ سان ابوداؤد باب في الرخصة في القعود من العلير عن من ١٠٠٠ رقم: ١٥٠٠ سان ابن ماجه باب من حبسه العلير عن الجهاد جرم ١٠٥٠ رقم: ١٠٥٠ رقم: ١٥٠٠ رقم: ١٠٥٠ و من ١٠٠٠ رقم: ١٠٥٠ و من ١٠٠٠ رقم: ١٠٥٠ و من ١٠٠٠ و من الجهاد من من المناد من المناد من المناد من ١٠٠٠ و من ١٠٠ و من ١٠٠٠ و من ١٠٠ و من ١٠٠٠ و

شرح حديث وعليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة إلى:

تبوک مدینه منورہ سے چھسوسائھ میل دورجانب شام ہے اس طرح کہ ایک سوساٹھ میل خیبر ہے اور خیبر سے پانچ سو میل جوک سے کچھ فاصلہ پر مان ہے چھر مان کے بعد محمان ہے اردن کا دارالخلاف فقیر نے خیبر کی تو با قاعدہ زیارت کی ہے محرجوک اور مان پر ہوائی جہاز سے پرواز کی ہے محمان اور بیت المقدس جاتے ہوئے ،غز وہ تبوک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غز وہ ہے۔ جیسا کہ اشعد نے فرمایا۔

لیتن مختلف جماعتوں وتبیلوں کے مسلمان وہ بھی ہیں جواس غزوہ میں جانے کی دل سے تمنا کرتے ہے محرکسی سخت مجبوری کی وجہ سے نہ جاسکے۔

اس طرح کہ جسم ان کے مدینہ میں رہے اور دل تمہارے ساتھ جہاد میں رہے، نیز ان کی نیت ان کے اراد ہے۔ تمہارے ساتھ رہے یا وہ اجروثو اب میں تمہارے ساتھ رہے کہ تمہارے بیچھے تمہارے گھریار کی ویکھ بھال اور تمہارے بال بچوں کی خدمت کرتے رہے۔

ال طرح كنفس ثواب مين تمهاد مساتھ شريك د ہے اگر چيملى جهاد مين تم ان سے بڑھ گئے۔ال وجہ سے ننيمت ميں ان كا حصہ ند ہوگا ،رب فرما تا ہے: وَفَضَلَ اللهُ الْمُهُ جِهِدِيْنَ عَلَى الْقُعِدِيْنَ ٱجْزَا عَظِيمًا وَرَجْتِ مِنْهُ وَمَغُفِى اَتَّهُ وَرُحْمَةً ۔ اس سے معلوم ہوا كہ نیت خير كابڑا درجہ ہے ،ال طرح كى نيكى سے رہ جانے پرافسوں كرنا بھى ثواب ہے۔

معذوری ہے مرادواقعی معذوری ہے، جوبعض مخلص صحابہ کوتھی، بناوٹی معذوری نہیں جو بہانہ بازمن فقین نے ظاہر کی تھی ان پرتوسخت عمّاب فرما یا گیاد یکھوسور و توبہ۔ (برزا ہُ المناجج، ج۵ صاا ۷)

حضرت ابومویٰ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس عاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی آ دمی نمنیمت کے لیے لڑائی کرتا

(1348) وَعَنْ آنِ مُوْسَى رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اعْرَابِيًّا أَنَّى النَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَأَ اعْرَابِيًّا أَنَّى النَّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَأَ رَسُولَ اللهِ، الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ، الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ

يُقَاتِلُ لِيُنُكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لَيُزى مَكَانُهُ وَيُقَاتِلُ لِيُزى مَكَانُهُ وَيُ رِوَايَة : رِوَايَة : يُقَاتِلُ شَجَاعَة ، وَيُقَاتِلُ حَبِيَّة . وَيُ رِوَايَة : يُقَاتِلُ خَيَّة . وَيُ رِوَايَة : يُقَاتِلُ خَيْنَ فَي سَبِيلِ الله وَ فَقَالَ رَسُولُ لَيُ الله وَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِبَة الله هِيَ الْعُلْيَا، فَهُو فِي الله هِيَ الْعُلْيَا، فَهُو فِي الله عَي الله عَي الْعُلْيَا، فَهُو فِي الله عَي الله عَيْنَا الله عَلَيْه الله عَي الله عَي الله عَيْنَا الله عَيْنَا الله عَيْنَا الله عَيْنَا الله عَيْنَا الله عَنْ عَلَيْه الله عَيْنَا الله عَيْنَا الله عَيْنَا الله عَيْنَا الله عَنْ عَلَيْه الله عَيْنَا الله عَنْ عَلَيْه الله عَيْنَا الله عَنْ عَلَيْه الله عَنْ عَلَيْه الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ عَلَيْه الله عَنْ عَلَيْه الله عَنْ الله عَلْمُ الله عَنْ اللهُ

ہے اور کوئی آ دفی این لڑائیکے لیے لڑتا ہے کوئی آ دی اپنا مقام ظاہر کرنے کے لیے لڑائی کرتا ہے۔ اور ایک روایت ہے کہ بہادری کے لیے لڑتا ہے اور تعصب کی وجہ سے لڑتا ہے اور آندی وجہ سے لڑتا ہے اور آیک روایت میں ہے: غصر کی وجہ سے لڑتا ہے تو اللہ کی راہ میں کون سما ہے رسول اللہ اللہ کے فرمایا: جس نے اس لیے لڑائی کی تا کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند ہوتو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (متنق علیہ)

تخريج حليث (صيح بخارى باب من سأل وهو قائم عالما جالسا، جاص، وقم: ١٢٦ صيح مسلم باب من وادل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله جسس وقر: ٢٠٠٥ السان الكورى للمديقي بأب بيان النية التي يقاتل عليها ليكون فى سبيل الله جسس ١٤٠١ رقم: ١١٥٠١ مصنف عبدالرزاق باب الشعرى جسس ٢٠١٠ رقم: ١١٥١١ مصنف عبدالرزاق باب الشعرى جسس ٢٠١٠ رقم: ١١٥١١ مصنف عبدالرزاق باب الشعرى ومعدى مدين قرد مدود

شر**ے حدیث** بی الگیت حضرت مفتی احمہ یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: (غنیمت کے لیے لڑائی کرتا ہے) یعنی صرف مال غنیمت حاصل کرنے یا ملک جیننے اور وہان راج کرنے کی نیت ہے جہاد کرتا ہے، رضاء الہی کی نیت نہیں کرتا جیسا کہ آج کل عمومًا جنگ کے وقت ملک وقوم کی خدمت کا نام لیتے ہیں، اللہ کے دین کی خدمت کا ذام لیتے ہیں، اللہ کے دین کی خدمت کا ذکر تک نہیں کرتے اس لیے بچنا جا ہے۔

( کوئی آ دمی این لزائی کے لیے لڑتا ہے ) یعنی صرف اس لیے جہاد کرتا ہے کہ لوگوں میں اس کی بہادری کا چر جا ہواور اسے شہرت وعزت حاصل ہو ، کفار کواپٹی شجاعت دکھا ناان کے مقابل این شان و بہادری بیان کرنا عبادت ہے۔

(کوئی آدی اپنا مقام ظاہر کرنے کے لیے لڑائی کرتا ہے) لیری کی تین قرائیں ہیں:باب فنخ کا مضارع مجبول، باب افعال کا مضارع معروف اور باب فنخ کا مضارع معروف لیعنی تا کہ اس کا درجہ دیکھا جاوے یالوگوں کو اپنا درجہ شخاعت دکھائے مسلمانوں کو یا تا کہ وہ اپنی جنت کی جگہ و کھے لیعنی صرف جنت عاصل کرنے کے لیے جہاد کرتا ہے۔ (مرقات واشعہ) تیسرے معنی صوفیانہ ہیں ۔صوفیاء کے نزد یک جنت عاصل کرنے یا دوزخ سے بیجنے کے لیے بھی عبادت ندکی جائے ،صرف جنت والے دب کو راضی ہوگیا تو سب بچھ

کلمة الله سے مراد کلمہ طبیبہ لا الدالا الله ہے لین اسلام کی اشاعت کرنے اور کفر کا زور توڑنے کے لیے جہاد ہو۔ خیال رہے کہ خدمت دین کے نیت ہوغنیمت کی بیت ہوغنیمت کی نیت ہوغنیمت کی نیت ہوغنیمت کی نیت ہوغنیمت کی نیت ہوغنیمت ملکہ جنت حاصل کرنے کا بھی ارادہ نہ ہو۔ (مرافۃ المنائے، ج۵م ۲۰۱۰)

(1349) وَعَنْ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِى اللهِ صَلَى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ تَغُرُو، عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ تَغُرُو، فَتَعَلَّمُ وَتَسُلَمُ إِلاَّ كَانُوا قَلُ تَعَجَّلُوا ثُلُيُ فَتَغُنَمُ وَتَسُلَمُ إِلاَّ كَانُوا قَلُ تَعَجَّلُوا ثُلُيْ أَنْهُ الْمُورُ هُمْ وَتَسُلَمُ اللهُ كَانُوا قَلُ تَعَجَّلُوا ثُلُيْ أَبُورُ هُمْ وَتَسُلَمُ اللهُ عَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُغْفِقُ وَتُصَابُ اللهُ مُنْ لِيَةٍ تُغْفِقُ وَتُصَابُ إِلاَّ تَمَّلُهُمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُغْفِقُ وَتُصَابُ إِلاَّ تَمْ لَهُمُ أَجُورُ هُمْ "رَوَاهُ مُسْلِمٌ "

حفرت عبراللہ بن عمره بن عاص اللہ بن بری یا ہے کہ رسول اللہ اللہ بنائے نے فرق یا: جہاد کرنے والی بڑی یا چھوٹی جماعت جو بھی جہاد کرئے نفیمت پائے اور سلامت رہے تو انہوں نے اپنے اجروں کا دو تہائی اجر دنیا ہیں پائیا اور جو بڑی یا جھوٹی جہاد کرنے والی جماعت منہ یہ یا نازمی ہوجائے تو این کے لیے پورے اجر ہوتے شہید یا ذخی ہوجائے تو این کے لیے پورے اجر ہوتے

تخريج حليث : (صيح مسلم بأب بنيان قدر ثواب من غزا فغدم ومن لم يغدم بحصم رقم: ١٠٥٥مشكو8 المصابيح كتاب الجهادر الغصل الاول ج عص، ٢٠١٠ رقم: ٢٨١١)

شرح حديث عليم الأمّت حضرت مفتى احد بإرخان عليدرهمة الحنّان ال حديث كتحت لكعترين:

چارسوغازیوں تک کانشکرسریہ کہلاتا ہے اس سے بڑانشکر فوج ، نیز جس جہاد میں حضور انورصلی اللہ علیہ وسلم شرکت نہ فرماویں وہ سریہ ہے اور جس میں حضور بنفس نغیس شرکت فرمادیں وہ غزوہ۔(مرقات واشعہ) بینی آئندہ تھم ہر چھوٹے بڑے لشکر کے لیے ہے۔

کیونکہ جہاد میں رب کی طرف سے تین نعمتیں ملتی ہیں ہسلامتی غنیمت ہٹو اب واجر پہلی دونعتیں دنیا میں اور آخری نعمت ثواب واجر آخرت میں۔

میخفق بنا ہے منطق سے بمعنی مجاہد کا بغیر غنیمت ہونا یا شکاری کا بغیر شکاروا پس لوٹیا، تکلیف سے مراوزخم وشہادت اور دومری تمام تکالیف ہیں جوعمومًا جہاد میں پیش آتی ہیں لیتنی جو غازی غنیمت تو حاصل نہ کر سکے زخی یا شہید ہوجائے۔

لین اسے میتینوں چیزیں آخرت میں ملیں گ۔خیال رہے کے نئیمت اور سلامتی کواجرفر مانااس لیے ہے کہ غزوہ میں میہ مجمی رب تعلٰی کا عطیہ ہوتا ہے ورنہ غازی کا جہاد سلامتی اور غنیمت کے لیے نہیں ہوتا وہ توصرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرتا ہے۔ (یزا ڈوالمناجے،ج۵م ۸۰۷) (1350) وَعَنْ آبِيَ أُمَامَة رَضِىَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اثْنَنْ لِيُ فِي السِّيَاحَةِ وَجَلاً، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اثْنَنْ لِيُ فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ سِيَاحَةً أُمَّتِى النِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ سِيَاحَةً أُمَّتِى النِّهِ عَرَّوَجَلَّ -" رَوَاهُ أَبُو أُمَّتِى النِّهِ عَرَّوَجَلَ -" رَوَاهُ أَبُو ذَا وُدَيِالِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

تخريج حلايث (سنن ابوداؤد بأب في النهى عن السياحة، جاص ١٠٠٠ رقم: ١٢٥٨ السنن الكبرى للبيهةى بأب في فضر الجهاد جاص ١٠٠٠ رقم: ١٥٠٨ السندرك للحاكم، كتاب الجهاد جاص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٨ مسلد الشاميين للطبراني من اسمه العلام عن القاسم ابي عبد الرحمي)

شرح حدیث: میری امت کی سیاحت جہاد ہے

علا نے تقسیر کا بیان ہے کہ ایک دن حضورا کرم ملی اللہ علیہ وسلم نے دعظ فرما یا اور قیامت کی ہولنا کیوں کا اس اندازیں ابیان فرمایی کہ سامعین میں نتر ہوکرزار و قطار رونے گئے ، اور لوگوں کے دل دال گئے اور لوگ اس قدر خوف و ہراس سے فرز ہرا نہ بیان فرمایی کہ دس جلیل القدر صحابہ کرام حضرت عثمان بن مظعون تجی کے مکان پر جمع ہوئے جن میں حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عثمان بن مظعون تجی کے مکان پر جمع ہوئے جن میں حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت عبداللہ بن عمر و حضرت ابو ذر خفاری و حضرت سالم و حضرت مقدار و حضرت عبداللہ بن مقرن و حضرت عبداللہ بن مقرن و حضرت عبداللہ بن مقدار و حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین متھ اور ان حضرات مونے آپس میں مشورہ کر کے میں مصوبہ بنا یا کہ اب آج ہے جم لوگ سادھو بن کر زندگی بسر کریں گے ، نام وغیرہ کے مونے کے اور سادھو بن کر زندگی بسر پر بربیل سوئیں گے اور سادھو بن کر خوشبو لگا عیں گے اور سادھو بن کر رہیں گے اور سادھو بن کر ویے کہ بن گورتوں کے اور سادھو بن کر ندگی تحشبو لگا عیں گے اور سادھو بن کر ویے دیک مونے کے دیک خوشبو لگا عیں گے اور سادھو بن کر دیس میں گشت کرتے بھریں گے اور سادھو بن کر دیس میں گشت کرتے بھریں گے اور سادھو بن کر ایس کے نہ کوئی خوشبو لگا عیں گے اور سادھو بن کر دیس میں گشت کرتے بھریں گے۔

جب حضورا قد س مل الله عليه وسلم كوصحابه كرام كال منصوبه كي اطلاع ملي تو آب نے حضرت عثان بن مظعون رضي اللہ تعالى عنہ سے فرما يا كه ججھے الي الي فبر معلوم ہوئى ہے تم بتاؤكہ واقعہ كيا ہے؟ تو حضرت عثان بن مظعون رضى اللہ تعالى عنہ الله عنہ ما تقيوں كو لے كر بارگا و نبوت بيل حاضر ہوئے اور عرض كيا كه يارسول الله! حضور كوجو طلاع بى ہے وہ بالكل صحح ہدات منصوب سے بجز نيكی اور خير طلب كرنے كے ہماراكوئى دومرا مقصد نہيں ہے۔ يہ كر حضورا قدر صلى اللہ عبيه وسلم كے جمال نبوت پر تقدر سے جلال كا ظهور ہو گيا اور آپ نے فرما يا كہ بيل جو دين نے كرآيا ہوں اس بيل ان با توں كا تحم نہيں ہے۔ سنو! تمہار سے وائوں كا تجمي حق ہے۔ لبلدا يكھ دون روز ور كھواور يكھ دائوں بيس كھا ؤ پيواور رات كے بكھ جھے ہے۔ سنو! تمہار سے اور ترتم باری جانوں كا تجمي حق ہوں الله كارسول ہو كر بھى روز ور دھا ہوں اور تبھى روز ونہيں بھى ركھتا ہوں اور نوشبو بھى ميں جاگ كر عباوت كر واور پہلى تھى اتا ہوں۔ المجھ كيڑ ہے تھى پہنتا ہوں اور اين بح لایا سے بھی تعنق ركھا ہوں اور خوشبو بھى

استعال کرتا ہوں بیمیری سنت ہے اور جومسلمان میری سنت سے مندموڑ ہے گا وہ میر سے طریقے پر اور میر سے فرماں برداروں میں سے نبیس ہے۔

اس کے بعد صحابہ کرام کا ایک مجمع جمع فرما کرآپ نے نہایت ہی مؤثر وعظ بیان فرما یا جس بین آپ نے بر ملا ارشاد فرما کے کہن کو ایس جہن ہیں اس بات کا علم نہیں دیتا کہتم لوگ سادھو ہی کر راہ باند زندگی ہر کرو۔ میرے دین میں گوشت وغیرہ لذیز غذا وک اور عورتوں کو چھوڑ کر اور تمام دنیاوی کا موں سے قطع تعلق کر کے سادھوؤں کی طرح کسی کئی یا پہاڑی کھوہ میں بیٹے رہنا یا زبین میں گشت لگتے رہنا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ سن لوا میری امت کی سیاحت جہاد ہے اس لئے تم لوگ بجائے زبین میں گشت کرتے رہنا ہو کہ جائے رہوا ور میں اور قرور واور نماز وروز واور تج وزکو ہ کی پابندی کرتے ہوئے خدا کی عبادت کرتے رہوا ور اپنی جائوں کو تی میں نہ ڈالو۔ کے وکدی تم لوگوں سے پہلے اگلی امتوں میں جن لوگوں نے سادھو بن کرا پی جائوں کو تی میں ڈالا، تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان لوگوں پر سخت سخت احکام نازل فرما کر انہیں بختی میں جنالا فرما دیا جن احکام کو وہ لوگ نباہ نہ سکے اور بالاً خرنتیجہ بیہ واکہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے منہ موڈ کروہ لوگ ہلاک ہو گئے۔

(تغییر جمل علی انجلالین ،ج۲ بس ۲۲۷ ، پ ۷ ، الما نرة :۸۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اللہ میں العاص اللہ میں العاص روایت ہے کہ رسول اللہ میں نے فرمایا: جہاد ہے والیس آتا جہاد کی طرح ہے۔ اے ابوداؤد نے جیدا سناد کے ساتھ دوایت کیا۔

اَلُقَفُلَةُ: لوٹے کو کہتے ہیں یہاں جہاد سے فراغت کے بعد لوشامراد ہے اوراس کا مطلب بیہ ہے کہ جہاد سے جہاد سے واپس آنے پر بھی ثواب ہوتا ہے۔

(1351) وَعَنْ عَبُدَ اللّٰهِ بَنِ عَمرو بُنِ الْعَاصِ رَضِى اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ﴿قَفُلَةٌ كَغَرُومٌ ﴿ رَوَالُا اللّٰهِ دَاوْدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

"الْقَفْلَةُ"؛ الرُّجُوْعُ، وَالْهُرَادُ: الرُّجُوعُ مِنَ الْهُرَادُ: الرُّجُوعُ مِنَ الْعُرْوِ بَعُلَا فَرَاغِهِ ، وَمَعُنَالُا: اللَّهُ يُقَابُ فِي رُجُوعِهِ الْعُرُو بَعُلَا فَرَاغِهِ ، وَمَعُنَالُا: اللَّهُ يُقَابُ فِي رُجُوعِهِ بَعُدَ فَرَاغِه مِنَ الْعَرُو .

تخريج حدايث (سان ابوداؤد بأب في فضل القفل في سبيل الله جوص ١٦٠ رقم: ١٢٨٠ لسان الكوري للبروق بأب مأ جاء في تجهيز الغازي واجر الجاعل جوص ١٠٠ رقم: ١٠٠٠ المستدوك للحاكم كتاب الجهاد جوص ١٢٠٠ رقم: ١٢٠١ المنتقى لابن الجارود بأب الجعل على الغزو بعض ١٠٠٠ رقم: ١٠٠١ مسندا امام احمد بين حنيل مستدع بدالله بن عمرو جوص ١٠٠ رقم: ١٠١٥) مثر من حديث يمثر المام المامة حضرت مفتى احمد يا دخال عليه رحمة الحمّال المحديث كتحت لكه بين:

ای فرمان عالی کی چند شرصی ہیں: ایک رید کہ غازی کاسفر جہاد ہے اپنے وطن کی طرف لوٹن بھی وہ بی تو اب رکھتا ہے جو جہاد میں ج نا رکھتا تھا۔ دوسرے رید کہ دشمن کو بہکانے کے لیے میدان جہاد سے واپس ہوجانا تا کہ دشمن سطمئن ہوکر تیار ک جنگ ختم کردے پھراچا نک بلٹ کراس پر حملہ کرویا جائے ، یہ ایک جنگی چال ہوتی ہے! س کا تو اب پہلی بار میدانِ جہد میں آنے کی طرح ہے۔ تیسرے رید کہ قیمن کا و باؤبر مصحانے اور اسلامی شکر کے شکست کھا جانے کے بیفین ہوجانے پر جہاد کے میدان سے داپس ہوکرا ہے مرکز میں پہنچ جانااس کا بھی وہی تواب ہے جو جہاد میں جانے کا تواب تھا۔ چوستے بیر کردومری تیسری بار جہاد میں جانے کا وہ ہی نواب ہے جواول بار جہاد میں جانے کا تفا۔ خیال رہے کہ قل اور تغول کے معظ اللہ لوٹنا، واپس ہونا، اس سے ہے قافلہ ہسفر میں جانے والی جماعت کو نیک فال کے لیے قافلہ کہا جاتا ہے، یعنی خریت سے والهن آنے والے مسافروں کی جماعت ۔ (برا ڈالناج، ج ۵ م۸ ۵۰)

حضرت سائب بن يزيد هي سعروايت ب جب رسول الله 🏖 غزوہ تبوک سے واپس آئے۔ تولوگ آب كوسفي تويس في بحول كسك سأته ثمنية الوداع ير آپ( 🚇 ) کے ساتھ ملاقات کی۔ان الفاظ کے ساتھ ابودا وُ دنے اسے سیجے اسناد کے سماتھ روایت کمیااور بخاری نے بوں روایت کیا ہے کہ ہم رسول اللہ 🖀 کو ملنے کے کیے بچول کے ساتھ شدیة الوداع تک سے\_ (1352) وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْلُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَنَا قَلِمَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزُوةٍ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَتَلَقَّيْتُهُ مَعَ الطِّبْيَانِ عَلَى ثَنيَّةِ الْوَدَاعِ. رَوَاهُ أَبُو دَاؤِدَ بِإِسْنَادِ صَوِيْح مِهٰذَا اللَّفَظُ. ورَوَاهُ الْبُعَارِيُّ قَالَ: خَمَّبُنَا لَتَلَقِّي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الطِّبْيَانِ إِلَّى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

الخريج حلايث (سأن ابوداؤد بأب في التلقي جيصه وقم: ١٨١١ حميح بخاري باب استقبال الغزاة جيصه: وقم: ٣٠٨٣ البعجم الكبير للطيراني، من أسمه السائب بن يزيد الكندى. ج، ص٨٧ رقم: ١٦٦٩ دلائل النبوة للبيهقي، بأب تلقي الناس رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم من غزوة تبوك جوص ٥٠٠ رقم: ٢٠١٨ مسند امام احد بن حديث السائب بن يزيدرضى لله عده ، جرصه ١٠٠٠ رقم: ١٩١٨)

# شرح مديث: غزوهُ تبوك

تبوک مدینداورشام کے درمیان ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ سے چودہ منزل دور ہے۔ بعض مؤرضین کا قول ہے کہ جوك ايك قلعد كانام ہے اور بعض كا تول ہے كہ تبوك ايك چشمه كانام ہے۔ ممكن ہے بيرسب يا تنبي موجود موں!

میفرده سخت قحط کے دنول میں ہوا۔ طویل سفر، ہوا گرم ، سواری کم ، کھانے پینے کی تکلیف، نشکر کی تعداد بہت زیادہ ،اس لیے اس غزوہ میں مسلمانوں کو بڑی تنگی اور ننگ دئ کا سامنا کرنا پڑا۔ یہی وجہ ہے کہ اس غزوہ کوجیش انعسرۃ ( ننگ دئ کا نظر) بھی کہتے ہیں اور چونکہ منافقوں کواس غزوہ میں بڑی شرمندگی اور شرمساری اٹھانی پڑی تھی۔اس وجہ سے اس کا ایک تام غزوہ فاضحہ (رسوا کرنے والاغزوہ) بھی ہے۔اس پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ اس غزوہ کے لئے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ماہ رجب وج جعرات کے دن روانہ ہوئے۔

( مدارج النبوت يشم سوم ، بأب تمم ، ج٢ من ٣٣٣ ـ ٣٣٣ والمواهب اللدية وشرح الزرقاني ، باب ثم غزوة تبوك ، ج٣ من ٢٥ \_ ٧٢ ملخصاً )

عرب كاعنساني خاندان جوتيصرروم كےزيراتر ملك شام پرحكومت كرتا تفاچوتكه وه عيهائي تقداس ليے تيصرروم نے ہي

کواپنا آلہ کار بنا کر مدینہ پر فوج کشی کاعزم کرلیا۔ چنانچہ ملک شام کے جوسودا گرروشن دیون بیچے مدینہ آیا کرتے تھے۔
انہوں نے خبر دی کہ قیصر روم کی حکومت نے ملک شام بیں بہت بڑی فوج جمع کردی ہے۔ اوراس فوج بیں رومیوں کے
علاوہ تھا کہ وجذام اور مسان کے تمام حرب بھی شائل ہیں۔ ان خبروں کا تمام عرب بیں ہر طرف چرچا تھا اور رومیوں ک
اسلام فیمنی کوئی وحکی بھی چیز جیس تھی اس لیے ان خبروں کو علا بھی کرنظر انداز کرد سینے کی بھی کوئی وجہ بین تھی۔ اس لیے حضور
اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بھی فوج کی تیاری کا تھم دے دیا۔

کیکن جیسا کہ ہم تخریر کر بچکے ہیں کہ اس وقت جہانے مقدس میں شدید قبط تھا اور بے پناہ شدت کی گرمی پر رہی تھی ان وجو ہات سے لوگوں کو گھر سے نکلنا شاق گزر رہا تھا۔ مدید کے منافقین جن کے نفاق کا بھا نڈا بجوٹ چکا تھا وہ خود بھی فوج میں شامل ہونے سے جی جہاتے سے اور دوسرول کو بھی شخ کرتے سے لیکن اس کے باوجو دئیس برار کا انظام جمع ہوگیا۔ گھران تمام مجاہدین کے لیے سواریوں اور سامان جنگ کا انتظام کرنا آیک بڑا بی مخصن مرحلہ تھا کیونکہ لوگ قحط کی وجہ سے انتہائی مفلوک الحال اور پریشان سے ۔ اس لیے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تمام قبائل عرب سے فوجیس اور مائی المداد طلب فرمائی۔ اس طرح اسلام میں کی کار خیر کے لیے چندہ کرنے کے سنت قائم ہوئی۔

(المواهب اللدمية وشرح الزرقاني ماب ثم غزوة جوك، جسم من ١٨٧-٢٢) ١٠

حضرت ابواہامہ کے جہادکیانہ کی درسول اللہ کے نے رہایان اللہ کے نے رہایان جس نے جہادکیانہ کی غازی کوساہان دیانہ کی غازی کوساہان دیانہ کسی غازی کے محرکا خیال رکھا تو اللہ تعالی اس پر قیامت سے پہلے بڑی مصیبت لائے گا۔اسے ابوداؤد نیامت سے پہلے بڑی مصیبت لائے گا۔اسے ابوداؤد نے استادی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(1353) وَعَنْ أَيْ أَمَامَةُ رَضِى اللهُ عَنْهُ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَنْهُ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "مَنْ لَمْ يَغُرُ، اَوَ يُخُرُهُ وَسَلَّمَ. قَالَ: "مَنْ لَمْ يَغُرُ، اَوَ يُخُلُفُ غَازِيًا فِي اَمْلِهِ بِغَيْرٍ، اَصَابَهُ اللهُ يُخَيِّرٍ أَصَابَهُ اللهُ لِمُعَارِيًا فِي اَمْلِهِ بِغَيْرٍ، اَصَابَهُ اللهُ لِمُعَارِيًا فِي اَمْلِهِ بِغَيْرٍ، اَصَابَهُ اللهُ لِمُعَارِيًا فِي اللهِ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ يَعْلَمُ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ مَا يَوْمِ الْقِيلَةِ " رَوَالْهُ أَبُو ذَاوْدَ بِإِسْنَادٍ مِنْ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ال

من المعلى المن المحلف (سابن ابوداؤد بأب كراهية ترك الغزو جوصورة رقم: ودورسان الكبرى للبيهقي بأب النفير وما يستنل به على ان الجهاد فرض على الكفاية جوصورة رقم: ١٨٥٠سان الدارجي بأب فيبن مات ولم يغز جوصوره رقم: ١٨٥٠سان الدارجي بأب فيبن مات ولم يغز جوصوره وقم: ١٨٥٠سان الدارجي بأب فيبن مات ولم يغز جوصوره وقم: ١٨٥٠سان الدارجي المحدودة وطريقة والمحدودة والمحدودة وطريقة وطريقة والمحدودة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة والمحدودة والمحدودة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة وطريقة والمحدودة وليم والمحدودة والمح

مُرح حديث: حكيم الأمَّت مصرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

لیعنی جوشخص یا جولوگ ان تیزول تعتول سے محروم رہے نہ جہاد کرے نہ مجاہد کوسامان دے نہ مجاہد کے بیوی ، بچوں کی خدمت کرے ۔غالبًا روئے شخن ان لوگوں ہے ہے جن کے زمانہ میں جہاد ہواور وہ یہ تینوں کام نہ کرے اور اگر کسی کو جہاد دیکھنا تصیب ہی نہ ہووہ اس تھم سے علیحدہ رہے۔

قادعہ بناہے قرع سے بمعنی کھڑکا تا بھوکنا ،اب پریشان کن مصیبت کوجی قارعہ کہتے ہیں کہ وہ دل کو کھڑکا دیتی ہے اس لیے قیامت کو قارعہ کہا جاتا ہے اُلْقَادِ عَدُّ مَا الْقَادِ عَدُّ کہ وہ مخلوق کو پریشان کردے گی جس سے عام لوگوں کے حواس جاتے

رييل مسكيه (مزاة المناجع، ج٥ ص١١٥)

حضرت الس من سے روایت ہے کہ ربول اللہ فی نے فرمایا: مشرکول کے ساتھ اپنے الول جانول اللہ فی اور جانول اور خانول اور خانول اور خانول اور زبانول کے ساتھ جہاد کرو۔ است ابوداؤد نے استامی مسیح کے ساتھ دوایت کیا۔

(1354) وَعَنُ أَنِّسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "جَاهِدُوْ الْهُشْرِ كِنْنَ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "جَاهِدُوْ الْهُشْرِ كِنْنَ بِأَمُو اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِيَتِكُمُ " رَوَالُا أَبُو دَاؤِدَ بِأَمُو اللهُ الدُو دَاؤِدَ بِأَمُو اللهُ الدُو دَاؤِدَ بِإِسْدَادٍ صَعِيْح.

تخريج حليث وسان ابوداؤد بأب كراهية ترك الغزورج السردة ومن السنن الصغرى للبيبقي كتأب السير. جسم المرقم: المنا المستندك للعاكم كتاب الجهاد جوص المرقم: الموارعي بأب في جهاد المشركين باللسان واليد، جوص المرقم: المراسان الكيزي للنساق بأب وجوب الجهاد جوص وقم: المرادي بأب

شرح حديث حكيم الأمت حضرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة الحنان ال حديث كتحت لكهة بن.

مشرکین سے مراد کفار حربی ہیں خواہ عرب کے ہول یا مجم کے اور جہاد خواہ محترم مہینہ ہیں ہو یا ان کے علاوہ نیال رہے کہ کفار عرب سے جزید بھی قبول ہے کہ وہ در بیان ہے کہ کفار عرب سے جزید بھی قبول ہے کہ وہ مہارت کے لیے ذریعہ امان ہے اور کفار مجم سے جزید بھی قبول ہے کہ وہ ممارے دعایا بن کر رہیں ،ہم کوئی حفاظت میں جزید دیں اور مارے ملک میں امان سے رہیں ، نیز جہاد کے لیے یہ لازم مہیں کہ کفار ابتداء کریں ،ہم مسلمان مدافعانہ اور جارحانہ ہر طرح کا جہاد کرسکتے ہیں ، رب تعلی فرما تا ہے: فیتلوا المشیر کرین کا قباد گئا گئا گئا ہیں آئے ہے اور اس حدیث نے ترک جہاد اور نری کی تمام آیات اور احادیث کومنو فی فرماد یا چہاد کرین بھی میں ملاحظہ کرو۔

جان کا جہاد تومشہور ہے میدان جنگ میں شمشیریا تدبیر سے جنگ، مال کا جہاد، غازیوں کو سامان دینا، زبان کا جہاد کفار کی زبانی قلمی تروید دلائل ہے کرنا، ان کی شکست کی دعا کرنا، آنہیں ڈرانا دھمکانا۔ یہاں مرقات نے فرمایا کے معبودین کو برا کہنے کی ممانعت کی آیت یا معلل ہے اس کیفیت سے جب مسلمان آئیس گالیاں دینے سے روک زمین میں اس کی مثل لمعات میں ہے۔ (بزا ڈالنا جج، ج۵ ص ۱۱۷)

(1355) وَعَنُ أَنِي عَمْرٍ و - وَيُقَالُ: أَبُوْ حَكِيمٍ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِلُتُ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِلُتُ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِلُتُ وَسُلُمَ، إِذَا لَمْ يُقَاتِلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا لَمْ يُقَاتِلُ مِن أَوَّلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا لَمْ يُقَاتِلُ مِن أَوَّلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا لَمْ يُقَاتِلُ مِن أَوَّلِ اللهَّهُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا لَمْ يُقَاتِلُ مِن أَوَّلِ النَّهُ إِنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَلَى الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ ولَا اللّهُ وَاللّهُ الللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

حضرت نعمان بن مقرن می سے روایت ہے کہ میں دسول اللہ کے ساتھ جنگوں میں حاضر ہوا۔ جب آپ دن کے وقت شروع الزائی نہ کرتے تولڑائی کومؤخر آپ دن کے وقت شروع الزائی نہ کرتے تولڑائی کومؤخر کرتے حتیٰ کہ دن ڈھل جاتا' ہوا بھی چلتی. اور مدد انرتی۔ایوداؤداور ترفری نے روایت کیااور کہ کہ بیعد یہ صحیح ہے۔

تخريج حديث (سنن ابرداؤد بأب في اي وقت يستحب اللقاء جس وقم: ١٥٥٤ سنن ترمذي باب ما جاء في الساعة

التي يستحب فيها القتال: جوص ١٦٠ رقم: ١٦١٠ السان الكورى لليوهقي بأب اي وقت يستحب اللقاء: جوص ١٥٠ رقم: ١٩٠٠ سان النسائي الكوري بأب الوقت الذي يستحب فيه لقاء العلود جوص ١٩٠ رقم: ١٩٢٨ مسلد امام احدون حديث النعبان بن مقرن جوص ١٩٠ رقم: ١٤٠٤ )

مرح مديث عليم الأمّت حفرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة العنّان ال مديث كحت لكهة بين:

آپ نعمان ابن عمروا بن مقرن مزنی ہیں ، سوید ابن مقرن کے بھائی ، حضرت سوید فتح کے دن قبیلہ مزنیہ کے علمبردار تھے، آپ نے اپنے ساتھ بھائیوں اور چارسوساتھیوں کے ساتھ ہجرت کی تھی ، پھر بھر ہیں قیام پذیر رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے نباوند کے گورز ہتھے، وہاں ہی اکیس الاج بس فوت ہوئے ، رضی اللہ عنہ۔

جہادے مرادبنس جہادے یعنی بہت سے جہادوں میں شریک ہوا ہوں۔

> (1356) وَعَنْ أَنِى هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَمَنَّوُا لِقَاءً الْعَلُوِّ، وَاسْأَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُهُوْ هُمُ فَاصْبِرُوْا" مُتَّفَى عَلَيْهِ.

تخريج حلايث وصبح بخارى بأب كأن النبي صلى الله عليه وسلم اذا لعريقاتل اول النهار جرس اور قرد ١٩١٠ عميه مسلم اذا لعريق حلايث ولامر والصور عند اللقاء جوص ١٩٠٠ رقم: ١٩٠٠ مسان النسائي الكوزي بأب تملى لقاء العدو عدم المدر والصور عند اللقاء جوص ١٩٠٠ رقم: ١٩٠٠ مسان النسائي الكوزي بأب تملى لقاء العدو جوص ١٩٠٠ رقم: ١٩٠٠ مسان سعيد بعد ١٩٠٠ من قال إلى تتهنو القاء العدو جرص ١٠٠ رقم: ١٢٠٠ من الاحكام من قال إلى تتهنو القاء العدو جرص ١٠٠ رقم: ١٢٠٠ )

شرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحمّان لكصة إلى:

لینی جنگ کی تمناند کروند دعا مانگو کیونکہ جنگ ایک بلا ہے بلا کی آرز واجھی نہ بہتر اس میں فخر و تکبر کی ہوہا ہی تمنا سے بچوا پنی توت و طاقت پر بھروسہ نہ کرو۔ ہمیشہ اللہ ہے فضل ورجمت مانگو۔ بیاری اگر چہ اللہ کی رحمت کا باعث ہے، سانپ کا نے کی موت شہادت کی موت ہے گرنہ توان کی دعا کرونہ کوشش اور جب رب کی طرف ہے آجائے توصر کرو۔

یعنی دعا کروامن وعانیت کی ندکه جنگ کی اوراگر کفارے جنگ کرنا پڑے تو پھر ہمت واستقلال ہے کام نو سبحان

اللد! كيسى نفيس تعليم ب\_ (يزاة الناجع، ج٥ ص٥٢٨)

انمی سے اور حضرت جابر کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے قرمایا: جنگ دھو کہ ہے۔ (متنز علیہ)

(1357) وَعَنْهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَنْحَرُبُ خَنْعَةُ" مُتَّفَقُ عَلَيْهِ .

تخريج حليث : (صيح بخارى بلب قتل الخوارج والملحدين بعد اقامة الحجة جهون رقم: ١١٠٠ صيح مسلم باب التحريض على قتل الخوارج جهون المنان ابن ماجه باب التحريض على قتل الخوارج جهون المنان وقم: ١١٥٠ سان ابن ماجه باب التحريض على قتل الخوارج جهون ١١٠٠ وقم: ١١٥٠ سان ابن ماجه باب المنكر في الحرب جهون ١٠٠٠ سان ابن ماجه باب الخديعة في الحرب جهون ١١٠٠ وقم: ١٠٥٠ سان ترمنى بأب ما جاء في الرخصة في الكلب والخديعة في الحرب جهون ١١٠٠ وقم: ١٠٥٠ سان ترمنى بأب ما جاء في الرخصة في الكلب والخديمة في الحرب جهون ١١٠٠ وقم: ١٠٠١ وقم المنان ترمنى الحرب المنان المنان

خدعہ خی کے فتحہ یا پیش ہے، کسرہ سے بھی آتا ہے مگر کم یعنی جنگ کی جان دشمن کو دھوکہ بیں رکھنا ہے کہ اسے ہمارے اصلی ارادہ اوراصلی حال پر خبر شہونے پائے ، اپنی تھوڑی جاعت کو بہت ظاہر کیا جائے تھوڑے سامان کو بے شار دکھایا جائے یہ جنگی کمال اور مجاہد کی چال ہے۔ کسی میدان کو خالی چھوڑ دینا کہ دشمن اسے خالی جان کرا پنی فوج کے آوے بھر دا ہے جائے یہ جنگی کمال اور مجاہد کی چال ہے۔ کسی میدان کو خالی جس سے ساری فوج ہتھیار ڈال دہے، یہ دھوکہ اس دھوکہ سے مراد بائیں اور پیچھے سے نکل کر اس کی فوج کو گھیر لینا جس سے ساری فوج ہتھیار ڈال دہے، یہ ہوکہ اس دھوکہ سے مراد مجھوث اور ناجائز مکر وفریب نہیں اب بھی چنگوں ہیں ایس چالیں بہت چلی جاتی ہیں۔ مرقات نے فر مایا کہ بید حدیث قریبا متواثر ہے کہ اسے احمد، ابودا وُد، تر فدی اور مسلم، بخاری، ابن ماجہ، برزاز، طیر انی ابن عساکر اور جامع صغیر میں بہت سے مابہ متواثر ہے کہ اسے احمد، ابودا وُد، تر فدی اور مسلم، بخاری، ابن ماجہ، برزاز، طیر انی ابن عساکر اور جامع صغیر میں بہت سے مابہ کرام نے نقل فرما یا۔ (مرا افادان جی بی میں اب

92-بَابُ بَيَانِ جَمَّاعَةٍ بِّنَ الشُّهَا آءِ فِي ثَوَابِ الْإِخِرَةِ يُغْسَلُونَ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ مُر بِخِلا فِي الْقَتِيلِ فِي عَلَيْهِ مُر بِخِلا فِي الْقَتِيلِ فِي حَرْبِ الْكُفَّارِ

(1358) وَعَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلشَّهَاا مُنْسَةٌ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيْقُ، وَصَاحِبُ الْهَلَمِ، وَالشَّهِيُدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ "مُتَّفَقًى عَلَيْهِ" مُتَّفَقًى عَلَيْهِ "مُتَّفَقًى

آخرت کے نواب کے بارے میں شہیدوں کی جماعت کا بیان ان کوشس دیا جائے ان کا جنازہ پڑھا جائے ان کا جنازہ پڑھا جائے جبکہ کفار کے ساتھ جنگ میں جومفاول ہواس کا پیم نہیں

حضرت ابوہریرہ کھی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے فرمایا: شہید پانچ ہیں طاعون والا پید کے مرض والا ڈوب کر مرنے والا دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔ (متنق علیہ)

تخريج حدايث: (صيح بخارى بأب الشهادة سبع سوى القتل جيص٢١ رقم: ٢٥٢١ صيح مسلم باب بيان الشهداء

چەھىدە رقم؛ دىمەمۇطا دىمامر ھىدى ياپ ما يكون من البومە شهانلە چەھىيە. رقم: ۱۰۰۰مىلى دىمامر دىجىدىن حديل مىسلىدى ھريرقارطى اللەعدە ، چەھى، دولاد دەدە بىسلى اليزار دىسلىدالىھرىرقا ؛ چەھىنىتەرقم: ۱۸۱۸م)

شرح حديث: مبيم الأمنت معزب منتي احديار خان عليدهمة الحنان اس حديث كي تحت لكهة بين:

شہید کے عنی ہیں گواہ یا حاضر، چونکہ قیامت میں شہید مرکاری گواہ ہوگا، ٹیز وہ اپنے خون سے تو حید ور مالت کی گواہی
ویتا ہے اور میمرتے ہی بارگاہ اللی میں حاضر ہوتا ہے اور اس کی جان کی پر رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، ان وجوہ
سے اسے شہید کہتے ہیں۔ شہید حقیقی وہ ہے جوظلما قل ہو۔ اور شہید حکی وہ جنہیں شہادت کا اثو اب دے دیا ج نے ، شہید حکی
قریبًا • ٨ ہیں جس میں سے یہاں پانچ کا ذکر ہے: جو طاعون کی بیاری میں صابر ہوکر مرے وہ شہید ہے، جو پیٹ کی بیاری
وست وغیرہ میں مرے، اتفاتے وو ب جائے ، او منچ سے گرجانے یا عمارت میں دب جائے میسب حکمی شہید ہیں۔ دیدہ
وائت دریا میں وہ بنا والے یا اوپر سے کودنے والے حرام موت مریں گے شہید نہوں گے، اس جگہ مرقاق نے شہادت کی
بہت کی شمیں بیان فرما میں۔

عَكِيم الْأُمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكفت إلى:

(1359) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تَعُنُّوْنَ الشُّهَدَا وَيُكُمْدَ" فَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قَبِلَ فِي سَيِيلِ اللهِ فَهُو فَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قَبِلَ فِي سَيِيلِ اللهِ فَهُو شَهِيْلٌ. قَالَ: "مَنْ قُبِلَ فَي سَيِيلِ اللهِ فَهُ مَنَ السُولَ اللهِ قَالَ: "مَنْ قُبِلَ فِي سَيِيلِ اللهِ فَهُ وَ شَهِيْلٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَيِيلِ اللهِ فَهُ وَ شَهِيْلٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطّاعُونِ فَهُ وَ شَهِيْلًا اللهِ فَهُ وَ شَهِيْلٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطّاعُونِ فَهُ وَ شَهِيْلًا اللهِ وَمُنْ مَاتَ فِي الطّاعُونِ فَهُ وَ شَهِيْلًا وَمُنْ مَاتَ فِي الطّاعُونِ فَهُ وَ شَهِيْلًا اللهِ وَمُنْ مَاتَ فِي الطّاعُونِ فَهُ وَ شَهِيْلًا اللهِ وَمُنْ مَاتَ فِي الطّاعُونِ فَهُ وَ شَهِيْلًا اللهِ وَمُنْ مَاتَ فِي الطّاعُونِ فَهُ وَ شَهِيْلًا وَمُنْ مَاتَ فِي الْطَاعُونِ فَهُ وَ شَهِيْلًا وَمُنْ مَاتَ فِي الْطَاعُونِ وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَمُنْ مَاتَ فِي الْطَاعُونِ وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَمُنْ مَاتَ فِي الْطَاعُونِ وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَمُنْ مَاتَ فِي الْطَاعُونِ وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَالْعَالِ وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَالْعَرِيْقُ مُنْ مَاتَ فِي الطَّالِ وَالْعَرِيْقُ شَهِيْلًا وَالْعَرِيْقُ مُنْ الْعَلَالُونِ وَالْعَرِيْقُ فَا الطَّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالْعُولِ وَالْعَرِيْقُ الْمُسْلِكُ وَالْعَالِي وَالْعَلَا عَلَالَا عَلَى الْمُسْلِكُولُ اللهُ وَاللّهُ وَالْعَالِي اللّهُ وَلَوْلُولُ اللّهُ اللهُ اللّهُ وَاللّهُ وَالْعُولِ اللّهُ اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالْعَلَا اللهُ ال

تخريج حديث (صيح مسلم بأب بيأن الشهداء جساه وقم: ٥٠٠٥ مسند احد بن حدين مسند الي هريرة رضى الله عنه و جوست المراسن اليون المريض الله عنه و الله عنه و المراسن المريض الله عنه و الله و الله

شرح حدیث بھکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یارخان علیدر حمۃ الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یہاں عد جمعنی شار کرنا بھی ہوسکتا ہے اور جمعنی گمان کرنا بھی لہذ امتعدی ہر دومفعول ہے اور ماجنس کے سوال کے لیے بھی آتا ہے نوع کے سوال کے لیے بھی اور کہی وصف کے لیے بھی اورافراد کے سوال کے لیے بھی یہاں تمام معنی درست ہیں این تم کس کس مسلمان کوشہید بیجھتے ہویا کس صفت ہے شہادت کا حاصل ہونا جانے ہو۔ (مرقات) شہید بروزن فیل صفت مصبہ یا بہعنی مفعول ہے جیسے شہیر بہعنی مشہور یا بہعنی فاعل جیسے خریب بہعنی خارب اور سیلفظ یا شہادت بہعنی گوائی سے بنا ہے یا شہود بہعنی مفعول ہے جیسے شہیر بہعنی و کیھنے ہے لین اپنے خون کے قطروں سے تو حیدورسالت کی گوائی دینے والا یا جس کی بخشش وعزت کی قرآن وحدیث نے گوائی دی یا مرتے ہی رب تعالی کی بارگاہ میں یا جنت میں حاضر ہونے والا یا مرکز بہتی محتان کا مشاہدہ کرنے والا یا جرات تم بال مشاہدہ کرنے والا یا جنت کی فعم توں کو دیکھنے والا یا حضرات انبیاء کرام کی طرح دومری امتوں پر گواہ، اور بھی تمام جہان کا مشاہدہ کرنے والا یا جنت کی فعم توں کو کھنے والا یا حضرات انبیاء کرام کی طرح دومری امتوں پر گواہ، اور بھی اس کے بہت معنی ہیں۔ الس کے بہت معنی ہیں۔ الس کے بہت میں بال آنے والے ہیں۔ اب تک ان سے نہ طان پرخوشیاں مناد ہے ہیں کو تقریب وہ لوگ مرکز یا شہید ہوکر ہمادے یاس آنے والے ہیں۔ اب تک ان سے نہ طان پرخوشیاں مناد ہے ہیں کو تقریب وہ لوگ مرکز یا شہید ہوکر ہمادے یاس آنے والے ہیں۔ ریارسول اللہ جو اللہ کی راہ میں قال ہوہ وہ شہید ہے) لینی شہادت کے لیے ہم نے دوشرطیں تبھی ہیں: ایک قبل ہوٹا اور دوسرے راہ خدا میں تبین جوادیس کفار یا باغیوں وغیر ہم کے ہاتھوں قبل ہوں ۔

(اس طرح میری امت کے شہیر تو بہت تھوڑ ہے ہوں گئے ) کیونکہ ان دوشرطوں سے بہت سے حقیقی شہیر بھی نکل جائیں گے جیسے چورڈ اکو کے ہاتھوں مقتول اور حکمی شہداء توسار ہے ہی نکل جادیں گے۔

(جواللہ کی راہ میں مزتمیا وہ شہیدہے) لینی وہ آنو نہ ہوائی موت مرے مگر مرے اللہ کی راہ میں جیسے حاجی سفر جج میں یا طالب علم طلب علم کے زمانہ میں اور جوانلہ کا کام کرتے کرتے مرے بیسب شہید ہیں۔

(اور جوطاعون میں فوت ہواوہ شہید ہے) یعنی جہان طاعون تھیلے وہاں سے بھاگ نہ جائے اور طاعون سے مرجائے وہ کو کے دو کھیلے میں اور جوطاعون میں فوت ہوتا ہے کہ وہ بھی شہید ہے کیونکہ وہ جنات کا مفتول ہے۔ طاعون بڑا ہے طعن سے جمعنی نیز ہ مارٹا طاعون والے کومسوں ہوتا ہے کہ میرے جسم میں کوئی نیز سے مارر ہا ہے اس لیے اسے طاعون کہتے ہیں لہذا میرخص شہید ہوتا ہے۔

پیٹ کی بیاریوں سے مرنے والاحکما شہیر ہوتا ہے جیسے دست، درد، استسقاء، چونکہ ان بیاریوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے کہ پیٹ کی خرابی تمام بیاریوں کی جڑ ہے اس لیے اس سے مرنے والاحکما شہید ہے۔ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے محکی شہداء کے متعلق ایک کتاب کھی ہے جس میں فرمایا ڈ وب کر ہلاک ہونے والا، جل کر، ویوار وغیرہ سے دب کر مرنے والا، مسافر، مرابط، جو جمعہ کی رات یا دن میں مرے ریسب شہید ہیں کہ قیامت میں شہداء کے زمرہ میں انھیں گے۔ (مرقات) یہ سب کرامتیں حضور کی طفیل ہیں۔

طبرانی نے کبیر میں بروایت سلمان فاری حدیث نقل کی کے حضور انور نے اس جواب میں فر مایا کہ اس کی راہ میں قلّ طاعون عورت کا نفاس میں مرجانا، جل کر مرتا، ڈوب کر مرتا، پبیٹ کی بیاری سے مرتا، سل کی بیاری سے مرتا، بیتمام شہادت میں ۔ (مرقات) (مرتا ڈالمناجج، ج۵ ص ۷۰۷)

حضرت عبدالله بن عمروبن عاص 🍪 ـــــــ روایت

(1360) وَعَنْ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَمرو بْنِ العاص

ہے کہ رسولِ اللہ ﷺ نے فرمایا: جوا پنے مال کی حفاظت کرتا ہوآئل ہوا' وہ شہیر ہے۔ (منت علیہ)

رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْلًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تخريج حديث (صيح بخارى باب من قاتل دون ماله جهن الله مده مسلم بأب الدليل على ان من قصد اخل مال غيرة بغير حق جاميد رقم: منه السان الكيزى للبيهقي بأب من له ان يصلى صلاة الخوف جهن ١٦٥ رقم: ١٠٥٠ المعجم الصغير للطوراني بأب من اسمه حويث جهن ١٠٠٠ رقم: ٢٦٠ سان اين ماجه بأب من قتل دون مأله فهو شهيد جون ١٢٥٠ رقم: ٢٥٨٠)

حفرت ابواعورسعید بن زید بن عمرو بن تقیل کی است روایت ہے جوان دی صحابہ میں سے ایک ہیں جن کو جنت کی خوشخبری دی گئی ۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ اللہ سے سنا آپ نے فرمایا: جواپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا وہ شہید ہے اور جواپنے تحون کی حفاظت کرتا ہوا وہ شہید ہے اور جواپنے تھر والوں کی حفاظت کرتا ہوا وہ شہید ہے اور جواپنے تھر والوں کی حفاظت کرتا ہوا وہ شہید ہے اور جواپنے تھر والوں کی حفاظت کرتا ہوا تو شہید ہے۔ اسے ابوداؤداور تر ذکی نے روایت کیا اور کہا کہ بیصد یث حسن میجے ہے۔

(1361) وَعَنُ أَنِي الْأَعُورِ سَعِيْدِ بِنِ زَيْدِ بِنِ مَنْ فَيْلِ الْحَالَةُ الْحَالَةُ الْمُ اللّهُ عَنْهُمُ وَاللّهُ عَنْهُمُ وَاللّهُ عَنْهُمُ وَاللّهُ عَنْهُمُ وَاللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ عَنْهُمُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ وَالْحُولُ وَاللّهُ وَاللّه

تخوریج حلیب : (سان ترمائی باب ما جاء فی من قتل دون ماله فهو شهیده جسس، رقم: ۱۹۱۱سان ابوداؤد باب فی قتال اللصوص، جسس، و قم: ۱۹۱۷سان الکیزی للبیهتی باب من له ان یصلی صلاقا اکنوف جسس، ۱۹۰۰رقم: ۱۹۰۰سان النسائی الکیزی، باب من قاتل دون دیده جسس، ۱۹۰رقم: ۱۹۵۸مسند امام احمد بن حتیل مسلده سعید بن زیده جسس، ۱۱۰رقم: ۱۹۵۲)

شرح مدیث جلیم الاُمت حضرت مفتی احمد یارخان علید رحمة الحتان اس مدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی کفار نے اس پر یا اس نے کفار پر حملہ کیا اور مید مارا گیا یا کسی کلمہ گو ہے دین سے کسی و بی مسئلہ میں اس سے از ائی

مومی اور به مارا گیا توشهبیدے۔

اس طرح کہ کوئی ظالم اسے قبل کرنے یا اس کے گھر والوں کی بے حرتی کرنے یا اس کا مال چھینے آیا ، پیٹنے قال بان ہوا جان ،عزت ، مال کی حفاظت کے لیے ان کے مقابل ہوا اور مارا گیا تو یہ بھی شہید ہے کہ ظلمنا مارا گیا ہے اورا گراس نے اس ظالم کو مارڈ الا کیونکہ بغیر قبال اس سے بیچنے کی کوئی صورت نہ تھی تو اس پر اس قبل کی وجہ سے قصاص یا دیت نہیں بمکہ موجودہ حکومتیں ایسی صورت میں بہادری کا انعام دیتی جیں۔ (مزاۃ المناجے ،ج ہ ص ۴۳۸)

حضرت الوہريرہ ﷺ سے روایت ہے كہ ایك آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض كيا:

(1362) وَعَنْ آنِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلُ إِلَى رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یارسول الله اگر کوئی آ دمی آئے اور میرامال جھینے کا ارادہ کرے فرمایا اس کو اپنا مال نہ دے۔ اس نے عرض کیا: اگر وہ مجھے سے لڑے تو' آب نے فرمایا: تو اس سے ر' عرض کیا: اگر وہ مجھے ل کردے تو فرمایا تو شہید ہے' عرض کیا: اگر میں اس کوئل کردوں فرمایا وہ دوز خ میں ہے۔

فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَرَايَتُ إِنَّ جَاءً رَجُلُ يُرِينُ اَخُلَ مَالِيُ؛ قَالَ: "فَلاَ تُعْطِهِ مَالَكَ" قَالَ: اَرَايَتِ إِنْ قَاتَلَيْنَ، قَالَ: "قَاتِلُهُ" قَالَ: ارَايُتِ إِنْ قَتَلَيْنَ، قَالَ: "فَانَتُ شَهِينٌ" قَالَ: ارَايُتَ إِنْ قَتَلَتُهُ، قَالَ: "هُوَ فِي النّارِ" رَوَالاُمُسُلِمٌ.

(مسم)

تخريج حلايث (صيح مسلم بأب الدليل على ان من قصد اخله مال غيرة بغير حق جاص، دقم: عنه السان الكبرى للبرية عنى منع الرجل نقسه وحريمه وماله، جمص ١٩٠٠ رقم: ١٨٠٩٠ جامع الاصول لابن اثير الفصل الرابع من الباب الثاني من حتاب الجهاد في الشهدة جهص ١٢٥٠ رقم: ١٢٥٠ مشكوة المصابيح بأب ما يضهن من الجنايات الفصل الاول جوص ١١٠٠ رقم: ١٢٥٠ مشكوة المصابيح بأب ما يضهن من الجنايات الفصل الاول جوص ١١٠٠ رقم: ١٢٥٠)

مثر**ح حدیث: حکیم** الاُمَّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی ناحق لینا چاہے خصب یا چوری یا ڈکیتی سے اور جونق لینا چاہے تو ضرور دے دے لہذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔

( تواس سے از ) یعنی اس صورت ہیں اے اپنامال ندد ہے کیونکہ اپنے کوظلم سے بچانا اچھ ہے، ای طرح سود، رشوت، مالی ، جرمانہ ہیں اپنامال ندد ہے کہ بیتی اس صورتیں ممنوع ہیں۔ خیال رہے کہ بیٹی حرمت کی نہیں ، نیز حالت مجبوری اس سے مستثنی ہے ، بیسی خیال رہے کہ اپنے سے ظلم دفع کرنے کے لیے رشوت دینا جائز ہے اور کسی برظلم کرانے کے لیے حرام گر مشتنی ہے ، بیسی خیال رہے کہ اپنے سے ظلم دفع کرنے کے لیے رشوت دینا جائز ہے اور کسی برظلم کرانے کے لیے حرام گر رشوت دینا جائز ہے اور کسی برظلم کرانے کے لیے حرام گر رشوت لینا بہر حال حرام ہے ۔ اس کی تفصیل شامی میں ملاحظ فرما ہے ۔ بیسی کم بھی اجازت و آبا حت کا ہے وجوب کا نہیں لہذا اگر کو کی مخص اس حالت میں جنگ ندکر ہے تو مجرم نہیں ۔

كيونكر تومظلوم باورظلمًا مقنول شهيدب-

لیعنی نہ تو گنہگار ہے نہ تجھ پر تصاص یا دیت ہے بلکہ اب تو حکومتنیں ایسے بہادری سے مار دینے والوں کوانعام اور تمفے دیتی ہیں۔(بڑا ڈالمنانچ،ج مین ۴۳۲)

93-بَابُ فَضُلِ الْعِتْقِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (فَلَا اقْتَحَمَرِ الْعَقَبَةَ وَمَا اللهُ تَعَالَى: (فَلَا اقْتَحَمَرِ الْعَقَبَةَ وَمَا الْعَقَبَةُ فَكُرَقَبَةٍ) (البلاد: ـ11-ـ13)

(1363) وَعَنُ آئِي هُرَيْرَةً رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

غلام کوآ زاد کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے کسی بندے کی گردن حصلہ ا

حضرت ابوہریرہ کھا سے روایت ہے کہ رسول

الله الله المحصر مایا: جوسی مسلمان کی گردن کو آزاد کرے گااللہ اس کے ہرعضو کے بدیاں کے ہرعضوکو آزاد آزاد کردے گااللہ اس کے ہرعضوکے بدیاں کی شرم گاہ کواس کی شرم گاہ کے اس کی شرم گاہ کواس کی شرم گاہ کے بذیلے کے اس کی شرم گاہ کواس کی شرم گاہ کے بذیلے کے ۔ (آزاد کردیے گا)۔ (منفق علیہ)

قَالَ إِنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنَهُ، عُضُوًا مِنْهُ فِي النَّارِ، حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ" مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

تخريج حليث، (صيح بخارى باب قول الله تعالى او تعوير رقبة واى الرقاب اذى بجدص ۱۹۰ رقم: ۱۱۵ عفيح مسلم بأب فضل العتى بجسم ۱۹۰ رقم: ۱۹۸۱ المام المهاب المعجم بأب فضل العتى بجسم ۱۹۰ رقم: ۱۹۸۱ المعجم الكورى لليوالى بأب فل اعتماق اللسبة وفك الرقبة جراص ۱۹۰ رقم: ۱۹۸۱ المعجم الكور للطور الى احاديث عبد بن العباس جراص ۱۹۰ رقم: ۱۹۲۰ المام النسالي بأب فضل العتى جرص ۱۹۸ رقم: ۱۹۸۳ مصنف ابن الكور للطور الى او الوسى بجرص ۱۹۸۰ قم: ۱۹۷۵ مصنف ابن النسالي بأب فضل العتى بحرص ۱۹۸۰ رقم: ۱۹۸۳ مصنف ابن النسبة بأب في ثواب الوسى بجرص ۱۹۸۰ رقم: ۱۹۲۵ م

شرح حدیث جبیم الاً مّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

مسلمان کی قید لگائے ہے معلم ہوا کہ سلمان غلام کا آزاد کرنا بہتر ہاں کا تواب زیادہ پھر بمقابلہ فاسق غلام کے متع پر ہیزگارغلام کا آزاد کرنا افضل حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد فرما کر دین و دنیا میں وہ مرتبہ پایا کہ سبحان اللہ اسور و واللیل شریف اس آزاد کی کے فضائل بیان فرماد بی ہے۔حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ ابو بکر نے بلال کو آزاد فرما کر مجھے پر احسان کیا، امام ما لک فرماتے ہیں کہ سبتے مسلمان غلام کو آزاد کرنے سے قبیتی کا فر غلام کا آزاد کرنا افضل ہوگا ای قدر آزاد کرنے غلام کا آزاد کرنا افضل ہوگا ای قدر آزاد کرنے والے کا درجہ اعلیٰ ای لیے اولا داساعیل کے غلام کو آزاد کرنے کے بڑے فضائل ہیں، یہاں اس پر مرقات میں بہت انچھی بحث فرمائی۔

یعنی اس کا ہرعضوآ زاد کرنے والے کے اعضاء کا فدید بن جائے گا جیسے قربانی یا عقیقہ کے جانور کے اعضاء دینے والے کے اعضاء کا فدید بن جاتے ہیں اس لیے عقیقہ پر پڑھا جاتا ہے ولہا بدونے ملھا بلحمہ شعرھا بشعر ہ ببر ہ ل غلام آزاد کرنا بہتر بن عمل ہے جب کہ رضائے البی کے لیے ہو۔ شرمگاہ کا ذکر خصوصیت سے اس لیے فربا یا کہ بیتی م اعضاء بدر جداولی عضو ہے کہ منا پاکی کا محل ہے ذیادہ گاہ اس سے ہوتے ہیں جب کہ بیعضو بھی دوز نے سے آزاد ہوگیا تو باقی اعضاء بدر جداولی آزاد ہول کے مال کی کا محل ہے دیا جہ کہ مردتو آزاد ہول کے مال حدیث کی بنا پر بعض حضرات کہتے ہیں کہ تھی یا ذکر کئے غلام کو آزاد کرنا بہتر نہیں اور بہتر بیہ ہے کہ مردتو مرد کو آزاد کرنا بہتر نہیں اور بہتر بیہ ہے کہ مردتو مرد کو آزاد کرنا بہتر نہیں اور بہتر بیہ ہوتا ہے۔ یہ حدیث محتف مرد کو آزاد کرے اور عورت کو جیسا کہ ابوداؤد ابن حبان کی بعض روایات سے تابت ہوتا ہے۔ یہ حدیث محتف عبارتوں سے بہت اسنادوں سے بہت محدثین نے نقل فرمائی۔ (بڑا ڈالمنائج، جہ صے ۲۹)

حضرت ابوذر ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہے میں سے کون سا اللہ ﷺ ہے میں نے عرض کیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان اور اللہ

(1364) وَعَنْ أَنِي ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَاتَا قَالَ: قَالَ: قَالَ: قَالَ: قَالَ: قَالَ: قَالَ: قَالَ: قَ

آئُ الرِّقَابِ اَفُضَلُ وَالَّنَ "أَنْفَسُهَا عِنْلَ اَهْلِهَا، وَآنُفَسُهَا عِنْلَ اَهْلِهَا، وَآكُنُوهَا مُتَفَقَّى عَلَيْهِ.

کے رائے میں جہاد کرنا کہتے ہیں میں نے عرض کیا! غلاموں میں سے کون سما غلام زیادہ نصیات وال ہے تو آپ نے فرمایا: اس کے مالکوں کے ہاں جوزیادہ عمدہ اورزیادہ قیمتی ہو۔ (متنق علیہ)

تخویج حلیث: با بیان کون الایمان با با الوقاب افضل ، ج مص ۱۳۰۰ رقم: ۱۲۵ صفیح مسلم ، باب بیان کون الایمان باله تعالی افضل الاعمال ، ج ۱ص ۱۲۰ رقم: ۲۲۰ صفیح ابن حبان کتاب العتق ، ج ۲۳ س ۱۲۸ ، رقم: ۲۲۰ سان الکبری للبده تی باب فضل النیابه عمن لایه ای جوس ۱۸۰۱ رقم: ۱۵٬۵۱۰ کتاب الورع لابن ابی الدیا ، ص۲۰ رقم: ۲۰)

مثرح حدیث جلیم الأمّت حضرت مفتی احمد یارخان علیدر حمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی دل و د ماغ جسم وغیرہ ظاہری باطنی اعضاء کے اعمال صالحہ ہیں سے کون ساعمل انضل ہے اس لیے سرکار نے جواب میں د نیمل یعنی ایمان کا ذکر بھی فرمایا۔

اس حدیث کی بنا پرامام ما لک فرماتے ہیں کہ قیمتی غلام آ زاد کر ناافضل ہے اگر چہ کا فر ہی ہو گرحق میہ ہے کہ یہاں مراد قیمتی اورمؤمن غلام مراد ہے جیسا کہ گزشتہ صدیث سے معلوم ہوا۔ (برزا ڈالنانچ ،ج ۵ ص۲۹۸)

94- بَابُ فَضُلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمْلُوكِ عَلامول كَماتها حمان كرن كَى نَصْلِت

(1365) وَعَنِ الْمَعُرُورِ بْنِ سُويْدٍ. قَالَ: رَايَتُ اَبَا ذَرٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ. وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلاَمِهِ مِثْلُهَا. فَسَالَتُهْ عَنْ ذَٰلِكَ، فَنَ كَرَ اَنَّهُ قَلُ

اللہ تعالیٰ نے قرمایا: اور اللہ کی بندگی کرواوراس کا شریب کسے بھلائی کرواور ماں باپ سے بھلائی کرواور رشریب کے بھلائی کرواور رشتہ داروں اور بینیموں اور مختاجوں اور باس کے بھسائے اور دور کے جسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر

اورا بنی باندی غلام سے بے شک اللّٰہ کوخوش نہیں آتا کو کی اتر انے والا بڑائی مارنے والا یہ

معرور بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اوذر رہے کودیکھا کہ آپ پرایک فیمتی حلّہ تھ اوران کے غلام نے بھی دیسا ہی حلّہ پہن رکھا تھا۔ اس کے بارے میں سَابٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَعَيْرَهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ امْرُؤُ فِينَكَ جَاهِليَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمُ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَخْتَ آيَدِيْكُمُ. فَمَنْ كَانَ ٱخُوْهُ تَحْتِ يَدِهِ فَلْيُطْعِنْهُ مِتَا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسُهُ مِتَا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفُتُهُوْهُمْ فَأَعِينُوْهُمْ مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ.

میں نے ان سے موال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مس نے ایک آدی کودی رسول اللہ 🚇 کے زمانہ ظاہری مس كانى اوراس كى مان پرعيب لكايا تورسول الله 🆀 نے فرمایا: تجھ میں جا ہلیت کا اثر یقینا موجود ہے بیتمہارے بعائى اور خادم بين \_ان كوالله تعالى في تمهار مه ما تحت بنايا بيهة وجس مخص كالجعائي اس كاما تحت بهووه اس كووي كملائة جوخود كھاتا ہے۔ اور وہى بہنائے جوخود بہنتا ہے۔ان کی ہمت سے زیادہ کام کی ان کو تکلیف مت دو اورا گرتم ان کونکلیف دوتوان کی مدد کرو\_(متنق ملیه)

تخويج حلايث: (صيح البخاري بأب المعاصى من امر الجهالية جاص٥٠٠ قم: ٢٠صيح مسلم بأب اطعام المهدوك مما يأكل والباسه هما يلبس ولا يكلفه هما يفليه، جهص ٩٠ رقم: ١٠٠٠٠السان الكيزى للبيبقي بأب ما جاء في تسوية البالك بين طعامه وطعام رقيقه جمس، رقم: ١٦١٥ سان ابن ماجه بأب الإحسان الى البياليك جوس١١١٠ رقم: ١٢١٠مسند البزار مسند ابي ذر الغفاري رضي الله عنه و جوسهه رقم ۲۰۰۰)

مشرح حديث بيليم الأست حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنان ال حديث كتحت لكعة بين: الحوانكم يا تو پوشيره مبتدا ك خبرب يعن تبهار علام تبهار سانساني يادين بعائي بين، يا بيمبتدا باور علم الدخبر مطلب بیہ ہے کہتم اور تمہارے غلام انسائیت اور دین میں تمہاری مثل ہیں کہتم اور وہ ووٹوں اولا وآ دم اور مسلمان ہیں، رب تعالی اس کے عکس پر بھی قا در تھا کہ انہیں مولی اور تمہیں غلام بنا دیتا اس کا کرم ہے کہتم کومولی اور اس کوغلام بنا دیا ،اس کا شكرىدىدىك كهماركاس عم برحمل كرو-

بيتهم استحبابي ہے۔خیال رہے کہ مولی پراپنے غلام لونڈی کا کھانا کپڑا شرعا واجب ہے تکراپنے جیبا کھانا کپڑا ویٹا متحب ہے جس پر بہت سے صحابہ کرام نے مل کیا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ بیہاں ممایا کل جنس کے بیان کے لیے ہے نہ کہ نوع کے سے بینی مولیٰ کو چاہیے کہ اپنی طرح غلام کو بھی یا تجامہ، کرتہ، ٹو ٹی یا تمامہ دے اگر چیاس کا اپنابیاب اعلی کیٹھے ململ کا ہوغدام کامعمولی گاڑھے کا ،گریملے معنے زیادہ توی ہیں۔

لیعن اگر غلام سے بھاری ومشکل کام کرائے تو خود با اپنے دوسرے غلام یا اپنی اولا د کواس میں شریک کردے اگر بھاری شہتیر اٹھوانا ہے تو غلام کے ساتھ خود بھی لگ جائے یا اپنے سی ماتحت کولگادے۔ (بڑا ڈالناجے، ج۵ ص۲۲۲)

حفرت ایو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول الله 🕸 نے فرمایا: جب تم میں ہے کسی کا خادم اس کے

(1366) وَعَنْ آبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَنَّى آحَدَ كُمْ یاں کھانا لائے تو اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے!گر ساتھ نہ بٹھائے تو ایک دو لقے ضروراس میں سے اس کو کھلا دے کیونکہ اس نے اس کو تیار کیا ہے۔(بخاری) انگاکہ: ہمزہ پر جیش کے ساتھ لقمہ کو کہتے ہیں۔

خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُخِلِسُهُ مَعَهُ، فَلَيُنَاوِلُهُ لُقُهَةً أَوُ لُقُهَتَيُنِ آوُ أَكُلَةً أَوُ أَكْلَتَدُنِ ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلاَجَهُ وَوَالْمَالُبُخَارِيُ.

"الأَهُكُلَةُ" بِضَيِّرِ الْهَبُزَةِ: وَهِيَ اللَّقُبَةُ.

تخریج حلیث: (صیّح البخاری باب اذا اتاه خادمه بطعامه بجه ۱۵۰۰ رقم: ۱۵۰۵ مسند امام احد بن حنبل مسند عبدالله بن مسعود به ص ۱۲۰ وقم: ۱۵۲۰ مسند ابی یعلی مسند عبدالله بن مسعود به ص ۱۵۰ قم: ۱۲۰۰) شرح حدیث فیمیم الاً مَّنت حضرت مفتی احد یا رخان علیه رحمة الحیّان اس حدیث کیمت کیمت بیس:

يبال خادم ميل لونڈي غلام بلكه نوكر جاكرسب شامل ہيں۔

لینی اگر کھانا کافی ہے تواس پکانے والے خادم کواپے ساتھ دسترخوان پر بٹھا کر کھلائے ،اسے ساتھ بٹھانے میں اپنی ذلت نہ سمجے جبیبا کہ متنکبرین کا حال ہے جب مسجد اور قبرستان میں امیر دغریب ،آتا وغلام یکجا ہوجائے ہیں تو یہاں بھی یکجا ہون تو کیا حرج ہے۔

مشغوا شغة سے بنا بمعنی ہونٹ ہشفو ہ وہ پانی یا کھانا ہے جس پر بہت سے لوگ کھانے والے جمع ہوجا کیں ، بہت سے مشغوا سنے ہوہا کیں ، بہت سے مند کھا تا ہے جو ہونٹوں اور مند میں لگ کررہ سے مند کھا تا ہے جو ہونٹوں اور مند میں لگ کررہ جائے اس مناسبت سے یامشفو ہ وہ کھا تا ہے جو ہونٹوں اور مند میں لگ کررہ جائے اس مناسبت سے یامشفو ہ وہ کھا تا ہے جو ہونٹوں اور مند میں لگ کررہ جائے۔

۔ میکم استخبابی ہے جس میں بڑی حکمتیں ہیں ان دوایک لقبوں سے کھانے پرنِظر ندیکے گی مالک کواچھی طرح ہمنم ہوگا،نقصان نددے گا نیز بید مکارم اخلاق ہے ہے۔ (بڑا ڈالمناجی،ج۵ص۳۲)

اس غلام کی فضیلت جواللہ کا اورائینے مالکوئ کاحق اداکرے

95-بَابُ فَضَٰلِ الْهَمُلُوكِ الَّذِيثِ 25-بَابُ فَضَٰلِ الْهَمُ لُوكِ الَّذِيثِ يُؤَدِّئُ حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوَ الِيُهِ

تخريج حديث (صيح بخارى باب العبداذا احس عبادة ربه ونصح سيدة جسم وقم: ١٥٠١ صيح مسلم باب ثواب العبد واجرة اذا نصح لسيدة واحس عبادة الله جهص وقم: ١٥٠١ السنن الكيزى للبيبق باب فضل الهملوك اذا نصح جمص الرقم: ١٦٠١ سنن ابوداؤد باب ما جاء في المملوك اذا نصح جمص وقم: ١١١١ سنن البوداؤد باب ما جاء في المملوك اذا نصح جمص واحس عبادة جمع ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠ و ١٠٠

## شرح مديث بطبشي غلام

حضرت سیّد ناعبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں مکہ مکر مہ حاضر ہواتو میں نے دیکھا کہ
لوگ خشک سالی میں مبتلاء ہیں اور مبحد حرام میں بارش کے لئے دعاما نگ دہے ہیں۔ میں ہاب ہی شیبہ کی طرف موجود قعا کہ
ایک حبثی غلام آیا ،اس نے کھدر کے دو کیڑے پہن دکھے تھے۔ایک کیڑے کا تبدید باندھ دکھا تھا جبکہ دوسرا کیڑا کندھوں پر
اوڑھ رکھا تھا۔ وہ وہاں ایک جگہ جھیپ کر بیٹے گیا۔ میں نے اسے اس طرح دعاما بیکتے ہوئے سنا: یہ الی عزوج ل اسما ہوں کی
کشرت اور برے عیبوں نے چروں کوسیاہ کر دیا، تو نے خلوق کی عبرت کے لئے ہم سے باران رحمت کوروک لیا، تو اے علیم
عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ،اے وہ پاک ذات جس سے اس کے بندے مجملائی ہی پاتے ہیں! انہیں ابھی ٹورا ہی

حضرت سبقت الدر میکھتے ہیں و میکھتے ہرسات ورحمت اللہ تعالی علیہ فریاتے ہیں کے بھی اس جبٹی غلام نے اتناہی کہا تھا کہ آسان پر باول چھا گئے اور دیکھتے ہیں و میکھتے ہیں اس کا گھر و کیکھنے کے لئے اس کے پیچھے چل و یا۔ پھر جب ہیں حضرت سبتہ نافضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے بو چھا: آپ کیوں افسر دہ ہیں؟ ہیں نے کہا کوئی دو مراہم سے سبقت لے گیا اور اللہ عزوجل نے ہمارے بجائے اسے اپنا دوست بنالیا۔ انہوں نے بوچھاوہ کیسے؟ تو ہیں نے بورا قصہ بیان کردیا۔ آپ دھمۃ اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی اس میارک دحمۃ بورات سے سبقت سے گرا اور اللہ عزوجل نے ہمارے بجائے اسے اپنا دوست بنالیا۔ انہوں نے بوچھاوہ کیسے؟ تو ہیں نے بورات میں کردیا۔ آپ دھمۃ اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی علیہ افسوں ہے تم پر ، مجھے ان کے پاس لے چلو۔ ہیں نے کہا: ابھی وقت بہت کم ہے ، ہیں ان کے بارے ہیں معلویات عاصل کرتا ہوں۔

پھر جب اگلادن آیا تو میں نے فجر کی نماز پڑھی اوراس جبٹی غلام کے گھر کی طرف چل ویا۔ ہیں نے گھر کے درواز بے

پر ایک بوڑھے کو دیکھا جو چادر بچھا کر جیٹھا ہوا تھا۔ جب اس نے جھے ویکھا تو پیچان کر کہنے لگا: مرحب! اے ابوعبد الرحن
! خوش آمدید مفرمائے کیے تشریف لائے؟ میں نے کہا: جھے ایک غلام کی حاجت ہے۔ اس نے کہا: ہاں! میرے پاس بہت

سے غلام ہیں ، آپ ان میں سے جے چاہیں پیند فرمالیں۔ پھراس نے آواز دی: اے غلام اجوابا ایک چاک و چو بند غلام

ہم رفکا تو اس ہوڑھا تھے نے جھے بتایا کہ بیغلام بہت نیک سرت ہے ، آپ کے لئے بہت اچھار ہے گا۔ تو میں نے کہا: نہیں ،

مطلوبہ غلام کو بلایا تو اسے دیکھ کرمیری آعکھوں میں نی تیرنے گئی۔ بوڑھے نے پوچھا: کیا یہ غلام آپ کو پہند ہے؟ میں

مطلوبہ غلام کو بلایا تو اسے دیکھ کرمیری آعکھوں میں نی تیرنے گئی۔ بوڑھے نے پوچھا: کیا یہ غلام آپ کو پہند ہے؟ میں

نے کہ: ہاں۔ مگروہ کہنے لگا: میں اس غلام کوئیس کی سکتا۔ میں نے پوچھا: وہ کیوں؟ جواب دیا: اس کا میرے گھر میں رہنا

ہاعث برکت ہے کیونکہ جب سے بیاس گھر میں آیا ہے جھے کوئی مصیبات نہیں بیتی۔ میں نے پوچھا: اس کا کھانا کہ ب سے باعث برکت ہے کونکہ جب سے بیاس گھر میں آیا ہے جھے کوئی مصیبات نہیں بیتی۔ میں نے پوچھا: اس کا کھانا کہ ب سے باعث بورکہ ہو جھا: وہ کیوں؟ جواب دیا: اس کا کھانا کہ ب سے باعث برکت ہے کونکہ جب سے بیاس گھر میں آئیا ہے جھے کوئی مصیبات نہیں بیتی۔ میں نے پوچھا: اس کا کھانا کہ ب سے باعث جب کے بی نے بیات کی کھر سے باس گھر میں آئیا ہے جھے کوئی مصیبات نہیں بیتی۔ میں نے پوچھا: اس کا کھانا کہ ب سے باس کھر بیا کہ باک کھوں بیات کی میں نے بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کہر بیات کہ بیات کی کے بات کی کھر بیات کی کھر بیات کے بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کے بیات کی بیات کی کھر بیات کے بیات کے بیات کی کھر بیات کے بیات کی کھر بیات کے بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کے بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کے بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کے بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کے بیات کے بیات کے بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کی کھر بیات کے

آتا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ بھوری رسیاں بُن کر پچھوٹم کمالیتا ہے، اگر رسیاں پک جا تھیں تو فیما ور نہ وہ دن یو نہی گزارلیتا ہے اور میر سے غلاموں نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے کہ بیطویل ترین راتوں میں بھی بالکل نہیں سوتا، ان سے زیادہ میل جول نہیں رکھتا اور اپنے نفس پرکڑی نظر رکھتا ہے، میر سے دل میں اس کے لئے بڑی محبت ہے۔

یہ من کرمیں نے اس بوڑھے سے کہا: میں اپن مراد بوری ہوئے بغیر (حضرت سید نا) نضیل بن عیاض اور (حضرت سید نا) نضیل بن عیاض اور (حضرت سید نا) سفیان توری رحمتہ اللہ تعالی علیہ اکے باس چلنا ہوں۔ (واپسی پر) میں دوبارہ اس کے باس گیا اور اس غلام کے لئے منت ساجت کی تواس نے کہا کہ آپ کا میرے باس چل کرآنا ہی بڑی بات ہے آپ اسے جتی قیمت میں چاہیں نے جا کہا کہ آپ کا میرے باس چل کرآنا ہی بڑی بات ہے آپ اسے جتی قیمت میں چاہیں نے جا کہا کہ آپ کا میرے باس جل کرآنا ہی بڑی بات ہے آپ اسے جتی قیمت میں چاہیں نے جا کہیں۔

بهرحال میں نے وہ غلام خریدلیااورا سے لے کرحضرت سید نافضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے گھر کی طرف ہل يرا يهورى دور جلنے كے بعداس نے مجھ سے كہا: اے آتا! ميں نے كہا: لبيك! (يعني ميں حاضر موں \_) تواس نے كہا: لبیک ند کے کیونکہ غلام لبیک کینے کا آ قاسے زیادہ ستحق ہے۔ میں نے کہا: میرے دوست احمہیں کس چیز کی عاجت ہے؟ اس نے کہا: میں کمزور بدن والا ہوں، آپ کی کوئی خدمت نہیں کریاؤں گا، آپ میری جگہ دوسراغلام خرید لیتے، میرے ما لک نے آپ کومجھ سے طاقتورغلام بھی دیکھا یا تھا۔ تو میں نے جواب دیا: میں تجھ سے خدمت تھوڑی لوں گا؟ میں نے تو تھے اس کیے خریداہے کہ مجھے اسپے بیٹول کی طرح رکھوں ، تیری شادی کراؤں اور خود تیری خدمت کروں۔ بیس کروہ رونے لگا توس نے اس سے پوچھا: مجھے کس چیز نے زلایا؟ تواس نے جواب دیا: شایدآب بیسب اس لئے کررہے ہیں کہ آپ نے مجھے اللہ عزوجل کے ساتھ مناجات کرتے ہوئے ویکھ لیا ہوگا، ورنہ آپ ان غلاموں میں سے میرائی انتخاب کیون كرتے؟ ميں نے كہا: بس، مجھےتم سے ایك يہی حاجت ہے۔اس نے كہا: ميں آپ كواں تُدعز وجل كوشم دے كراس حاجت کے بارے میں پوچھتا ہوں۔توہیں نے بتایا کہ میں نے تہیں تمہاری دعا کی مقبولیت کی وجہ سے خرید اے۔اس نے کہا · : میراآپ کے ہارے میں حسن ظن ہے کہآپ ایک نیک آ دمی ہیں ، الله عز وجل اپنی مخلوق میں کچھ بندوں کو چن لیتا ہے جن کے اُحوال اینے محبوب بندوں ہی پر ظاہر فرما تا ہے اور انہی بندول پر ظاہر فرما تا ہے جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔ پھروہ کہنے لگا: کمیا آپ کچھ دیرمیراانظار کریں گے،میری رات کی کچھ رکعتیں باقی ہیں، میں وہ ادا کرنا جا ہتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا: حضرت سیّد نافضیل بن عیاض رضی الله تعالی عنه کا گھر قریب ہی ہے وہاں ادا کرلینا: اسے کہا کہ میں یہیں نمازیرُ هنا پیند کرتا ہوں کیونکہ اللہ عزوجل کے احکام بجالانے میں دیر تہیں کرنی چاہیے۔ چنانچہ وہ مسجد میں داخل ہوا اور دیر بھے نماز میں مشغول رہا پھرمیرے پاس آ کر بولا: اے ابوعبدالرحمن! کیا آپ کوکوئی حاجت ہے؟ میں نے یو چھا وہ کیوں؟ اس نے کہا: اس کیے کہ میں دالیں جانا جا ہتا ہوں۔ میں نے بوجھا: کہاں جانا جا ہے ہو؟ کہا: آخرت کی طرف ییں نے کہا: ایسا نەكرومىن تم سے نفع تواٹھالوں \_تواس نے مجھ سے كہا: جب تك معالمہ مير سے ادرالله عز وجل كے درميان تھااس وقت تك

بھے زندگی پیندنھی مگراب جبکہ آپ بھی اس پرمطلع ہو سکتے ہیں توعنقریب اور بھی بہت ہے لوگ جان لیں سے لہذا بھے اس ک کوئی حاجت نہیں۔ پھر وہ منہ کے بل گر کر وعا ما تکٹے لگا: یا الہی عزوجل! بھی فور آمیری روح قبض فر مالے۔ میں اس کے قریب ہواتو دیکھا کہ اس کا انقال ہو چکاہے۔

حضرت سیّدُ ناابن مبارک رحمة الله لغالی علیه فرماتے ہیں: خداعز وجل کی تنم ایس جب بھی اسے یاد کرتا ہوں تو میراغم طویل ہوجا تا ہے، دنیامیری نظروں میں چھوٹی ہوجاتی ہے اور مجھے اپنے مل حقیر نظر آنے کلتے ہیں۔ (بخز الدُ مُوعِ وقی ہوجاتی ہے اور مجھے اپنے مل حقیر نظر آنے کلتے ہیں۔ (بخز الدُ مُوعِ وقی ہوجاتی ہے اور مجھے اپنے مل حقیر نظر آنے کلتے ہیں۔ (بخز الدُ مُوعِ وقی ہوجاتی ہے اور مجھے اپنے مل حقیر نظر آنے کیتے ہیں۔ (بخز الدُ مُوعِ وقی ہوجاتی ہے اور مجھے اپنے مل

(1368) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْعَبْيِ الْمَهْلُوكِ الْمُصْلِحِ آجْرَانِ"، وَالَّذِي نَفْسُ آبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِيدِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَالْحَجُّ، وَبِرُ أَمِّى، لاَحْبَبْتُ أَنُ أَمُوتَ وَأَنَا فَعَلُوكِ مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

الخريج حليف (صيح بخارى باب العبد) اذا احس عبادة ربه ونصح سيدة جوص ١٠٠٠ رقم: ١٩٠٨ حميخ مسلم باب ثخر يج حليف (صيح بخارى باب العبد) اذا نصح ثواب العبد واجرة اذا نصح نسيدة واحس عبادة الله جهص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ السنن الكوزى للبيهق باب فضل الهبلوك اذا نصح جهص ١٠٠٠ رقم: ١٠٢٠ مستد امام احمد بن حديث مستد ابي هريرة رضى الله عده مجهو ١٠٠٠ رقم: ١٠٢٠ ممام الاصول لابن الير الير اليوع الفامن في العبد الصائح جمص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠)

### شرح مديث: سب سے پہلے جنت ميں

حضرت سيدنا ابوہريره رضى الله عند فرماتے ہيں كه سركار والا عبار، ہم بے كسول كے مددگار، شفي روز شخار، دوعاكم كے مالك ومختار، صبيب پروردگار سكى الله تعليه فالم وسلّم فرما يا كه مجھ پر سب سے پہلے جنت ميں واخل ہونے والے تين فضى چين سي بيلے جنت ميں واخل ہونے والے تين فخص چين كي وردگار ملى الله عليہ فرح عبادت مختص چين كي وہ بيلوگ ہيں (۱) شہيد (۲) يا كدامن شخص اور (۳) وہ غلام جو الله عز وجل كى اچھى طرح عبادت كرے اورا ہے آتا كے ساتھ خيرخوانى كرے (ترندى، كتاب نصائل الجعاد، باب اعاء فى ثواب النبيد، تم ١٦٣١م ٢٠٠٠)

(1369) عَنْ أَنِي مُوسى الْأَشْعَرِيِّ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَهُ لُوك الَّذِي يُحُسِنُ عِبَادَةَ رَبِّه، وَيُؤَدِّى إِدِلْ سَيِّدِهِ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَالتَّطِيعُةِ، وَالطَّاعَةِ، سَيِّدِهِ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَالتَّطاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالتَّطاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالتَّطاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالتَّامِيْءَ وَالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةِ، وَالتَّامِيْءَ وَالْمُالِيُّ وَالْمُؤْلِقُ الْمُعَارِئُي.

حضرت ابوموی اشعری کی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرما یا جو غلام اپنے رب کی خوب عبادت کرتا ہے اوراپنے رب کاحق اوا کرتا ہے اوراپنے مالک کے ساتھ خیر خوائی اور اس کی اطاعت کرتا ہے تو مالک کے ساتھ خیر خوائی اور اس کی اطاعت کرتا ہے تو اس کے لیے دوا جر ہیں۔ (بخدی)

تخريج حدايث: (صيح بخاري باب كراهية التطاول على الرقيق جهص ١٥٠ رقم: ١٥٥١ مسنداني يعلى حديث الى موسى

شرح مدیث:مصائب پرمبرقرب الهی عُزَّ وَجَلَّ کا ذریعہ ہے

(1370) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَّهُمْ آجُرَانِ: رَجُلُ قِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَّهُمْ آجُرَانِ: رَجُلُ قِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَّهُمْ آجُرَانِ: رَجُلُ قِنْ اللهِ وَحَنَّى مَوَالِيهِ، وَالْعَبُلُ الْكِتَابِ امْنَ بِنَيِيّهِ، وَآمَنَ بِمُحَنَّيٍهِ وَالْعَبُلُ الْكِتَابِ امْنَ بِنَيِيّهِ، وَآمَنَ بِمُحَنَّيْهِ وَالْعَبُلُ اللهِ وَحَنَّى مَوَالِيهِ، وَرَجُلُ اللهِ وَحَنِّى مَوَالِيهِ، وَرَجُلُ اللهِ وَحَنَّى مَوَالِيهِ، وَرَجُلُ اللهِ وَعَنِي مَوْلِيهِ وَاللهِ وَمَا اللهِ وَاللهِ وَلَا اللهِ وَاللهِ وَاللهُ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِيهِ وَاللّهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَلِي اللهُ وَلَاللهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَلِلْمُ اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَلِلللهُ وَلِي اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلِي الللهُ وَلَا اللهُ وَلِللّهُ وَلّهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا الللهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللهُ

انمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ کتاب کا تغین آ دی بیل جس کو دو گنا اجر ملتا ہے۔ اہل کتاب کا آ دی جوائے نبی پرایمان لا یا اور حضرت محمد ( ) پر آ دی جوائے نبی پرایمان لا یا اور حضرت محمد ( ) پر ایمان لا یا اور مملوک غلام جواللہ کا اور اپنے مالکوں کا حق ایمان لا یا اور مملوک غلام جواللہ کا اور اپنے مالکوں کا حق اوا کر سے ایک وہ آ دی جس نے اپنی بائدی کی خوب اوا کر سے ایک وہ آ دی جس نے اپنی بائدی کی خوب تربیت کی اسے اچھی طرح تعلیم دی بھر آ زاد کر کے اس سے شادی کی ۔ اس کے لیے دواجر ہیں۔ (متنق ملیہ)

تخریج حلایث (صیح بخاری باب تعلیم الرجل امته واهله جاص وقم: عاصیح مسلم باب وجوب الایمان برسالة نبیدا همد صلی الله علیه وسلم بجاص و رقم: ۱۳۰۰ السان الکوری للبروقی باب الرجل یعتی امته ثمر یتزوج بها، جنص ۱۲۰ رقم: ۱۳۱۰ مسئد امام احدین حدیث حدیث ای موسی الاشعری جهص ۲۰۰۰ رقم: ۱۳۱۱ مصنف عبد الرزاق باب اعتقها صداقها بجنص ۱۳۰۱ رقم: ۱۳۱۱ مسئد امام

#### شرح حدیث: امانت داری سے متاثر

حضرت سیدنا نونع رضی الله تعالی عند فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی الله تعالی عنہی کے ساتھ مدینہ من حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی الله تعالی عنہی کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک وادی میں گیا۔ ہمارے ساتھ کچھاورلوگ بھی تھے۔ گرمی اینے جو بن پرتھی گویا سورج آگ بر سارہا تھا۔ ہم نے ایک سابیدوار جگہ میں وستر خوان لگایا اور سب مل کر کھانا کھانے گئے۔ تھوڑی ویر بعد ہمارے قریب سے ایک چرواہا گزرا، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرضی الله تعالی عنہمانے اس سے فرمایا: آئے! آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمائے۔ چرواہ مے جواب ویا: میراروزہ ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہمائے اس سے فرمایا: تواس شدیدگری کے عالم میں سارادن جنگل میں بحریاں چراتا ہے، تواتی مشتت کا کام کرتا ہے اور پھر مجمی تونے نفلی روزہ رکھا ہوا ہے؟ کیا تجھ پر نفلی روزہ رکھنا ضروری ہے؟

یہ کن کروہ چرواہا کہنے لگا: کیاوہ و و تت آگیا جن کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا گیا:
کنگوا وَ اشْرَابُوا هَنِيَتْ الْإِمَالُ اللّهُ عَلَيْمِ فِي الْا تَيَامِ الْهَالِيَةِ ٥

ترجمه كنزالا يمان: كما وَاور بيور چهاموا، صله اس كاجوتم نے كزر مدنوں بيس آئے بيجا۔ (پ29، الح تة: 24)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرض اللہ تعالی عنہما اس چرواہے کی حکیما نہ باتیں سن کر بڑے جیران ہوئے اوراس سے فرمانے سکے: تم ہمیں ایک بکری فروخت کر دوہم اسے ذرئے کریں گے، اور تمہیں بکری کی مناسب قیمت بھی دیں گے۔ آپ رضی اللہ تعالی عند کی سید بات سن کروہ چروا ہا عرض گزار ہوا: حضور ایہ بکریاں میری ملکیت بین نہیں بلکہ سیمیر ہے آتا کی بین، بین تو غلام ہوں میں آئیس کیے فروخت کرسکتا ہوں؟ آپ رضی اللہ تعالی عنداس کی امانت داری سے بہت متاثر ہوئے ۔ اور ہم سے فرمایا: ریجی تو مکن تھا کہ رید چروا ہا ہمیں بکری جے دیتا اور جب اس کا آتا ہو چھتا تو جھوٹ بول دیتا کہ بکری کو بھیٹر یا کھا عمیالیکن دیکھو یہ کتنا امین وشقی چروا ہا ہمیں بکری جے دیتا اور جب اس کا آتا ہو چھتا تو جھوٹ بول دیتا کہ بکری

چرواہے نے بھی یہ بات من لی۔ اس نے آسان کی طرف انگی اٹھائی اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا، اگر چہ میرا آ قا بھے نہیں دیکھ رہالیکن میرا پروردگا رعز وجل تو جھے دیکھ رہاہے، میر ارب عز وجل تو میر سے ہر ہڑفتل سے باخبر ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرضی اللہ تعالی عنہما اس جرواہے کی باتوں اور نیک میرت سے بہت متاثر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالی عنداس جرواہے کے مالک کے باس پہنچ اور اس نیک جرواہے کوخرید کر آز اوکر ویا اور ساری بکریاں بھی خرید

كراس چرواب كوبه بركروي \_ (عُنْعُ نُ الْمِكَا يَات ١٥٥)

96-بَابُ فَضُلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرُجِ وَهُوَ: الْإِخْتِلاَطُ وَالْفِتَنُ وَنَعُوْهَا

(1371) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَادٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "العِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَىّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فننے اور فساد وغیرہ کے زیانے میں عبادت کرنے کی فضیلت کا بیان عبادت کرنے کی فضیلت کا بیان حضرت معقل بن بیار میں سے کہ دست میں عبادت کرنا دسول اللہ کے فرمایا: فننے کے دفت میں عبادت کرنا الید کے میں طرح میری طرف ہجرت کرنا۔ (سلم)

تخريج حلايث: (صبح مسلم بأب فضل العبادة في الهرج جمص ١٠٠٠ رقم: ١٥٥٨ المعجم الكبير للطوران احاديث معقل بن يسار ج عص ١٢٠٠ رقم: ١٥٠٥ سان ابن ماجه بأب الوقوف عند الشهائ ج اص ١٢٠٠ رقم: ١٥٠٥ سان تومذي بأب ما جاء في الهرج والعبادة فيه جسم ١٠٠٠ رقم: ١٠٠١ صبح ابن حبان بأب ما جاء في الفان ج ١١ص ١٠٠٠ رقم: ١٥٥٠ ) في الهرج والعبادة فيه جسم ١٠٠٠ رقم: ١٠٠١ صبح ابن حبان بأب ما جاء في الفان ج ١١ص ١٠٠٠ رقم: ١٥٥٠ )

لینی جونواب فتح مکہ سے پہلے میر ہے ہجرت کر کے آنے کا تھاوہ ہی ٹواب اس پرفتن زمانہ میں عبادت کرنے کا ہوگا جسے مہاجرا ہے عزیز وا قارب سے منہ موڈ کر دب کی طرف آجا تا ہے ایسے ہی سے میں ان تمام سے منہ موڈ کرالند کی طرف آ ہے۔ (بزا ڈالنانے من 2 می 2012)

97 بَابُ فَضُلِ السَّبَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْفِطَاءُ وَحُسُنِ وَالْفِطَاءُ وَحُسُنِ وَالْفِطَاءُ وَحُسُنِ الْقَضَاءُ وَالْاَعْلَىٰ وَالْعِطَاءُ وَحُسُنِ الْقَضَاءُ وَالتَّقَاضِى وَارْجَاحِ الْبِكْيَالِ وَالْبَهْ عَنِ التَّطْفِيُفِ وَالْبِهُ عَنِ التَّطْفِيُفِ وَالْبَهْ عَنِ التَّطْفِيُفِ وَالْمُؤْسِرِ الْمُغْسِرَ وَقَضْلِ اِنْظَارِ الْمُؤْسِرِ الْمُغْسِرَ وَقَضْلِ اِنْظَارِ الْمُؤْسِرِ الْمُغْسِرَ وَالْوَضْعِ عَنْهُ وَالْوَضْعِ عَنْهُ وَالْوَضْعِ عَنْهُ

قَالَ اللهُ تَعَانَى: (وَمَا تَفُعَلُوُا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيْمٌ) (البقرة: 215)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَيَا قَوْمِ أَوُفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسُطِ وَلا تَبْغَسُوا النَّاسَ آشُيَاعُهُمَ) (هود:85)،

وَقَالَ اللّهُ تَعَالَى: (وَيُكُلِّ لِلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيكَ إِذَا اللّهُ تَعَالَى: (وَيُكُلِّ لِلْمُطَفِّفِيْنَ النّاسُ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ اَوُ وَزَنُوهُمْ يُغْسِرُ وَنَ الا يَظُنُّ اُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبُعُونُونَ وَزَنُوهُمْ يُغْسِرُ وَنَ الا يَظُنُّ اُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبُعُونُونَ لِيَ وَرَبُوهُمُ النّاسُ لِرَبِ لِيَوْمِ النّاسُ لِرَبِ لِيَوْمِ النّاسُ لِرَبِ لِيَوْمِ النّاسُ لِرَبِ لِيَوْمِ النّاسُ لِرَبِ الْعَالَمِينَ (المطففين: 1-6)

خریدوفروخت اور لین دین میں نرمی اور قم کی ادائیگی اور اچھارو بیاختیار کرنے جھکا تولنے اور نا ہے کی فضیلت اور کم تولنے اور ناہیے کی ممانعت اور مال دارو تنگ دست کو مہلت دینے اور اس سے قرض کومعاف مہلت دینے کی فضیلت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو بھلائی کرو بیٹک اللہ

اوراللہ تعالیٰ نے ارشاد فر مایا: اور اے میری توم نانپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرواورلوگوں کوان کی چیزیں گھٹا کرنے دو۔

اہے جاتا ہے۔

اوراللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کم تولئے والول کی خرائی ہے وہ کہ جب اورول سے ماپ لیس پورالیں اور جب اثرین میں کیا ان توگوں کو جب اثبیں ماپ تول کر دیں کم کردیں کیا ان توگوں کو گمان نبیس کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے جس وان سب لوگ رہ العالمین کے حضور کھڑے ۔

## شرح: كم تولنے كے بارے ميں حكايت

ایک شخص کابیان ہے: ممیں ایک مریض کے پاس گیاجس پرموت کے آٹارٹمایاں بتھے،میں نے اسے کلمہ شہادت کی تلقین شروع کردی لیکن اس کی زبان پرکلمہ جاری نہیں ہور ہاتھا، جب اسے افا قد ہوا تومیں نے کہا: اے بھائی! کیا وج ہے کہ میں تجھے کلمہ شہادت کی تلقین کررہا تھا لیکن تمہاری زبان پرکلمہ جاری نہیں ہورہا تھا؟ اس نے بتایا: اے میرے بھائی! تراز و کے دستے کی سوئی میری زبان پرتھی جو جھے یو لئے سے مانع تھی۔ میں نے اسے کہا: اللہ عز وجل کی پناہ! کیا تم کم تو لتے تھے؟ اس نے کہا: نہیں اللہ عز وجل کی قتم! گرمیں نے پچھ مدت تک اپنی تراز و کا بٹ ( بینی پتھر ) تھے نہیا۔ پس بیاس کا حال ہے جواپٹی تراز و کا پتھر تھے نہ کرے تواس کا کیا حال ہوگا جوتو لڑائی کم ہے۔

( ألزّة وَلِرُعَنَ إِثْرُ الْبِ لَلْهَابِرُ ١٨٠)

### آگ کے دو پہاڑ

حضرت سیدنا ما لک بن وینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ اپنے پڑوی کے پاس میا اس حال میں کہ اس پرموت کے آثار نمایا ل تھے اور وہ کہ رہاتھا: آگ کے دو پہاڑ، آگ کے دو پہاڑ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس سے پوچھا: کیا کہ در ہے ہو؟ تو اس نے بتایا: اے ابو بحی امیر سے پاس دو پیما نے ہے، علیہ فرماتے ہیں: میں افرا اور ایک ایک سے دیتا اور دوسر سے سے لیتا تھا۔ حضرت سیدنا ما لک بن دینا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں افرا اور ایک بیانے کو دوسر سے پر ( توڑنے کی خاطر ) مارنے لگ کیا۔ تو ابن نے کہا: اے ابو بحی اجب بھی آپ ایک کو دوسر سے پر مراتے ہیں معالمہ نیا دہ شدید اور بخت ہوجاتا ہے۔ پس وہ ای مرض میں مرکبیا۔

سن نیک بزرگ کا قول ہے: ہرتو کنے اور ماپنے دالے پر آگ بیش کی جائے گی کیونکہ کوئی نہیں نیج سکتا سوائے اس کے جسے اللہ عز وجل بچائے۔ (الا ة الا يَمُن إِنْهِ اللهَ) بِر ٥٨٠)

(1372) وَعَنَ أَيْ هُرَيْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَ رَجُلًا أَلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَا عُلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَا عُلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُ اصْعَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُونُهُ فَوَانَ لِصَاحِبِ الْحَقِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُونُهُ فَانَ لِصَاحِبِ الْحَقِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُونُهُ فَانَ لِصَاحِبِ الْحَقِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُونُهُ فِأَنَّ لِمِنَا مِنْ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهِ اللهِ الْمَعْلُونُهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الْمَعْلُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُولُ اللهُ اللهُ

حفرت ابوہریرہ کے اس روایت ہے کہ ایک آدی رسول اللہ کے لیاس آیا وہ آپ سے (قرض) وصول کرنے کے لیے نقاضا کرنے آیا اس نے آپ علیہ السلام پر حنی کی ۔ صحابہ نے اس کو سرزاد سے کا ارادہ کی تو رسول اللہ کی ۔ صحابہ نے اس کو میوڑ و کہ صاحب حق کو رسول اللہ کی نے فرمایا: اس کو جھوڑ و کہ صاحب حق کو بات کرنے کا اختیار ہے۔ پھر فرمایا اس کو اتن عمر کا اونٹ و وجتی عمر کا ان کا تھا۔ یس نے عرض کیا: کہ اس جیس نہیں وجتی عمر کا اس کا تھا۔ یس نے عرض کیا: کہ اس جیس نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہے فرمایا وہ دے دو۔ تم میں سے بلکہ اس جو اچھی طرح ادا یکی کرتے ہیں۔ ایک رہے ہیں۔ ایک

تخريج حديث (صيح بخارى بأب الوكالة في قضاء الديون جس وقرد ١٠٠٠ صيح مسلم بأب من استسلف شيئاً فقص خيرا منه جهص، وقم: ١٠١٠ السان الكيري لليهاتي بأب الرجل يقضيه خيرا منه بالاثر طاطيبة به نفسه جهص٥٠٠ وقم: مداانسان ترمانی بابما جاء فی استقراص البعیر اوالشی من الحیوان جاص ۱۳۱۰ رقم: ۱۳۱۰ مسلد امام احمد بن حنبل مسلو ابی هریرة رضی الله عده ، جاص ۱۳۹۰ رقم: ۱۸۸۱)

شرح حدیث بینیم الاُمَّت مطرت مفتی احمد یا رخان علید رحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ( تو آپ پر سختی کی) پیختی کرنے والاقرض خواہ یا تو کو کی یہودی وغیرہ کا فرجوگا یا آ داب سے نا دا قف بدوی جوهنورملی

الله عليه وسلم كے احترام سے خبر دار نه تھے، وہ تو بغير قرض بھی گفتگو ميں بہت تنی كرتے ہے ادر حضور انور قل فرمات تھے، در نہ می بہکرام سے سیختی ناممکن ہے۔ (لمعات دمرقات)

(صحابه نے مجھ کرناچاہا) ماربید یاسخت جواب یابارگاه عالی سے نکال دیناچاہا۔

(حق والے کو پھھ کہنے کاحق ہے) لینی قرض خواہ کوحق ہے کہ اگر مقروض غنی ہوکر ٹال مٹول کرے تواس کے ظاف وعوی کر دے ا وعوی کردے یا اسے ظالم خائن کے یا کیے کہ تو تا دہند بہانہ خور ہے۔ خیال رہے کہ بیر قانون نا دہند مقروضوں کے لیے ہ جو حضور ابور نے اس موقع پر بیان فر ما یا ورنہ حضور انوران تمام ٹال مٹول وغیرہ سے معصوم ہیں۔

(ہم تو اس کی عمر سے بہتری پاتے ہیں) لینی جواد دے اس نے آپ کوقرض دیا تفاوہ کم عمراور دہلا تھا،اب بازار سے ایسے دیسے کم عمراونٹ نہیں ملتے اس سے ایتھے موٹے رہاعیہ ل رہے ہیں۔

( البحرین وہ ہے جوقرض المجھی طرح اداکرے ) طبرانی ، ابن حبان ، حاکم ، بیہ قی نے حضرت زیدا بن سعنہ سے روایت کی کہ میں یہود کے بڑے پاور یوں میں سے تھا، میں نے حضورا ٹورش تمام علامات نبوت تو دیکھ کی تھیں دو کی آن کش کرنا فی اس تھا ایک حلم ، دوسر سے حق کے جواب میں بڑی ، میں نے حضورا ٹورکو کچھ چھو ہار ہے ادھار دیے اور وقت اداء ہے دود ل فی اس تھا ایک حلم ، دوسر سے حق کے جواب میں بڑی ، میں نے حضورا ٹورکو کچھ چھو ہار ہے ادھار دیے اور وقت اداء ہے دود ل فی اس تعام کرنے کے لیے آئی آپ کی چا در بیل کر کر نہایت ختی سے بولا کہ میرا قرض دو، بنی عبد المطلب عموما نا دہند ہوت ہیں ، جناب عمر فاروق نے فرمایا کہ آگر اس آستانہ کا ادب مانع نہ ہوتا تو سیٹوار تیرے سر پر ہوتی ، حضورا نور نے فرمایا اسے عمر ہوتا کہتم مجھور میں دیے دواس ختی کے عوض جوتم نے النا میرے حسن پر حتا ہوں اوا الدالا اللہ محمد رسول انٹھ سے میں نبوت کی دو علامتوں کا امتحان کر دہا تھا، میں نے درست پالیس ، میں پڑھتا ہوں لا الدالا اللہ محمد رسول انٹھ سیتے والوں نے حق کی دوا علم میں اور دعا عمل بھی ، جیب کہ ماتھے والوں نے حق ہے والوں نے حق ہور کی روایت میں ہے۔ (مرقائی) (پڑا ڈالمنائی میں عطا نمیں بھی دی ہیں اور دعا عمل بھی ، جیب کہ میں اور دوا میں جو سے در مرقائی (پڑا ڈالمنائی میں موروں)

حفرت جابر کھی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کے فرمایا: اللہ اس آدی پررتم کرے جو بیجے' خریدتے اور قم کا تقاضا کرتے وقت نرم ہو۔ (بخاری)

(1373) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَحْمَ اللهُ وَسُلَّمَ قَالَ: "رَحْمَ اللهُ رَجُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَحْمَ اللهُ رَجُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ قَالَ: "رَحْمَ اللهُ رَجُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَالَى اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَالَى اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَالَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَالَى اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلْمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهُ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهُ وَالْمُالُونُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُو

الخريج حليف (صيح بخارى بأب السهولة والسماحة في الشراء والهيع جسم، ورقم: ١٠٠٠ جميع الزوائد للهيشي بأب السماحة والسماحة في الشراء والهيع جسم، ورقم: ١٠٠٠ جميع الزوائد للهيشي بأب السماحة والسهولة وحسن الممايعة جسم ١١٠٠ رقم: ١٠١٠ جامع الإصول لابن اثير الفصل الثاني في الشاهل والتسامح في البيع بمن ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠)

شرح حدیث جمیم الاست حفرت مفتی احمہ یار خان علیہ رحمۃ الحکان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
یہ میں نری ہے کہ گا ہک کو کم یا خراب چیز دینے کی کوشش نہ کرے اور خرید نے ہیں نرمی ہے کہ قیمت کھری
دے اور بخو لی اداکرے، بیو پاری کو پریشان نہ کرے، تقاضے ہیں نرمی ہے کہ جب اس کا کسی پر قرض ہوتو نرمی ہے انگے
اور مجبور مقروض کو مہلت دے وے اس پر تنگی نہ کرے جس میں ریشی صفتیں جمع ہوں وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے،، رب تعالی فرما تا ہے : دَ إِنْ کَانَ ذُوْعُسُمَاۃٌ فَنَظِرہٌ ﴿ إِلَى مَيْسَمُ ہُ ٓ اگر مقروض تندرست ہوتو اسے دسعت تک مہلت دے دو۔

(يزاهٔ المناتج،جهم ١٩٧٠)

حفرت ابوقادہ ہیں ہے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کے کوفر ماتے ہوئے سناجس کو بیہ بات خوش کرے کہ اللہ کے اللہ کا اللہ کے اللہ کریم قیامت کے دن کی تکلیف سے نجات عطا کرے تواس کو چاہیے کہ تنگ دست کو مہلت نجات عطا کرے تواس کو چاہیے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا معاف کردے۔ (مسلم)

(1374) وَعَنُ أَنِ قَتَاكَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمَنْ سَرَّةُ أَنْ يُنَجِّيهُ اللهُ مِنْ كُرِبِ يَوْمِ الْقِيْمَةِ. فَلْيُعَقِّمُ عَنْهُ رَوَاهُ مُسَلِمٌ.

تخريج حليث: (صيح مسلم بأب فضل انظار البعسر؛ جهص وقم: ١٠٠٠ الكيل للبيهة ، بأب ما جاء في انظار البعسر والتجوز عن البوسر؛ جهص وقم: ١٠٥٠ البعجد الاوسط للطيراني من اسمه عبدان جهص وقم: ١٥٠٠ هميع الزوائد للهيشي بأب فيبن قرج عن معسر او انظر 10 توك الغارم جهص ١٠٠٠ رقم: ١٠٥٠ م)

مثر حدیث بطبیم الاست مفرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: کُرْبَ کاف کے پیش رکے فتح ہے، کر بدہ کی جمع ہے جمعنی تکلیف، محنت، مشقت اس لفظ میں قیامت کی دھوپ، پیاس، تمبرا ہٹ ملائکہ کی شخق وغیرہ سب کچھ داخل ہے۔

فلینفس تنفیس سے بنا بمعنی تاخیر کرنا، ویراگانا، مہلت دینا۔ وضع سے مرادیا قرض بالکل معاف کر دینا، اگر قرض خواہ کی طرف سے وکیل قبض کواس کی اجازت ہوتو وہ بیکام کرسکتا ہے۔ خلاصہ بیہ ہے کہتم بھی رب نعالی کے مقروض ہولہذ ۔ اپنے مقروضوں کومعافی یا آسانی دوتم پراللہ آسانی کرے گا۔ (مزا ڈالمناجج، جسم ۵۰۴)

حفزت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آ دی لوگوں کے ساتھ قرض کا معاملہ کرتا تھا اور اپنے خادم کو کہتا کہ جب تو تنگ دست (1375) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ رَجُلُّ يُدَايِنُ النَّاسُ. وَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاتُهُ: إِذَا آتَيْتَ کے پاس جائے تواس سے اعراض کرنا۔ ہم سے ٹا یدانہ کریم سے ٹا یدانہ کریم کی بارگاہ میں مامنر کریم کی بارگاہ میں مامنر مواتواس سے اللہ کریم سے درگز رفر مایا۔ (متنق علیہ)

مُعۡسِرًا فَتَجَاوَزُ عَنُهُ لَعَلَ اللّٰهَ أَنَ يَتَجَاوَزُ عَنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا. فَلَقِى اللّٰهَ فَتَجَاوَزُ عَنْهُ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

تخريج حليت (صيح بخارى بأب امر حسبت أن اصاب الكهف والرقيم جسم ١٠٨١ رقم: ١٠١٦ صيح مسلونه بأب فضل انظار المعسر والتجوز عن الموسر جوص ١٠٠٠ أن اصاب الكهف والنظار المعسر والتجوز عن الموسر جوص ١٠٠ رقم فضل انظار المعسر والتجوز عن الموسر جوص ١٠٠ رقم فضل انظار المعسر والتجوز عن الموسر جوص ١٠٠ رقم المعسر والتجوز عن الموسر جوص ١٠٠ رقم المعسر المعسل المعاملة والرفق في المطالبة جهص ١٠٠ رقم المعتمد المام احداين حدمل مسنداني هويوته جهص ١٠٠ رقم المعاملة والرفق في المطالبة جهص ١٠٠ رقم المعتمد المام احداين حدمل مسنداني هويوته جهص ١٠٠ رقم المعاملة والرفق في المطالبة المعسر والمعتمد المام احداين حدمل مسنداني المعاملة والرفق في المطالبة المعسر والمعتمد المام احداين حدمل مسنداني المعاملة والرفق في المطالبة المعسر والمعتمد والمعتمد المعسر والمعتمد والمعت

تشرح حدیث: حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: نوکر سے وہ نوکر مراد ہے جومقروضوں سے نقاضا کرنے کومقرر قنا جیسا کہ عام تجار ساہوکارا پسے لوگ رکھتے ہیں۔ فی ساتھی کوبھی کہتے ہیں نوکر وغلام کوبھی ،اس کے لغوی معنی ہیں جوان۔

یا سارا قرض معاف کردے یا کچھ قرض یا مہلت دے دے کہ جلدی تقاضا نہ کرے ، معافی میں بیرب کچھ دافل ہے کہ اس کے سازے گناہ بخش دے ۔ اس سے چند سئے معلوم ہوئے: ایک بیر کہ غلام یا نوکر کو قرض وصول کرنے کا وکل کرسکتے ہیں۔ دوسرے بیر کہ وکیل کو معافی یا ٹری کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ تیسرے بیر کہ دعا میں بہت کے صنح استعال کرنا بہتر ہے کہ اس نے کہا تھا عثا کہ اگر ایک کے حق میں دعا قبول ہوگئ تو ان شاءاللہ سب کے حق نی قبول ہوجائے گی، چوستے یہ کہ گزشتہ دین کے احکام ہمارے لیے بھی قابل عمل جیں جب کہ قرآن یا حدیث میں نقل ہووں۔ (نودی، مرقات) یا نچویں بیر کہا ہے مقروض پر مہریانی کرنا اپنی بخشش کا ذریعہ ہے۔ (یزا ڈالمنائی، جسم ۵۰۰۰)

حضرت ابومسعود بدری کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں ہیں ایک آدمی کا حساب لیا گیا۔ اس کے پاس اور کوئی نیکی نہیں ملی صرف یہ کہ وہ خوش حال تھا اور لوگوں کے ساتھ معاملات کرتا تھا اور ایٹ کو دو تنگ دست سے درگز دکریں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اس بھلائی کے مرتا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگز دکریں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اس بھلائی کے ہم تجھ سے ذیا وہ تن دارہیں ہیں اسے معاف کردو۔

تخريج حليث (صيح مسلم بأب فضل انظار المعسر جدص مورقم: ١٠٨٠ الادب المفرد للبخاري باب مس الخلق الخوريج حليث (صيح مسلم بأب فضل انظار المعسر جدص والتجوز عن الموسر جدص وم رقم: ١٢٠١ سنن الخاق فقهوا ص١٠٠ رقم: ١٢٠٠ لسنن الكوري للبديقي بأب ما جاء في انظار المعسر والتجوز عن الموسر جدص وم رقم: ١٢٠١ سنن

تومذي بأب ما جاء في انظار المعسر والرفق به جمع ۱۳۰۰ وقم: ۱۳۰۰ مصنف اين ان شيبة باب انظار المعسر والرفق به جمع ۱۰ رقم: ۲۰۱۱)

## شرح مدیث: روزانداس سے وگنامال صدقه کرنے کا تواب

ایک روایت میں ہے کہ جس نے قرض کی ادائیگی کے وقت سے پہلے تنگدست کومہلت دی اسے روز اندا تنامال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے وقت ادائیگی کے بعد مہلت دی اسے روز انداس سے ڈگنا مال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب البیع ع، باب نی من فرج عن معر، رقم ۲۶۱۷، جسم سم ۲۳۲)

(1377) وَعَنْ حُذَيْفَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: اللهُ تَعَالَى بِعَبْ بِمِنْ عِبَادِةِ اتَاةُ اللهُ مَالًا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عُمِلُتَ فِي اللّهُ نَعَالَى: "وَلَا يَكُتُمُونَ اللّهَ لَهُ: مَاذَا عُمِلْتَ فِي اللّهُ نُيّا؛ قَالَ: "وَلَا يَكُتُمُونَ اللّهَ خَدِينُفًا" قَالَ: يَا رَبِّ اتَيْتَنِيْ مَالَك، فَكُنْتُ اتَايعُ لَيَهُا" قَالَ: يَا رَبِّ اتَيْتَنِيْ مَالَك، فَكُنْتُ اتَيْسَمُ عَلَى النّهُ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَاذُ، فَكُنْتُ اتَيْسَمُ عَلَى النّهُ وَعَالَى: "اَنَا احَقُ اللّهُ مَعْلَى اللّهُ وَعَالَى: "اَنَا احَقُ اللهُ وَعَلَى اللهُ وَعَلَى اللهُ عَنْهُمَا: بِلنَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي" فَقَالَ اللهُ تَعَالَى: "اَنَا احَقُ عِبْدِي فَقَالَ عُقْبَةً بْنِ اللهُ مِنْكُو وَا عَنْ عَبْدِي" فَقَالَ عُقْبَةً بْنِ عامِر، وَآبَوْ مَسْعُودٍ الْآلَهُ اللهُ عَبْدِي اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مَلْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَ وَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت حذیفہ ہے ایک آدمی اللہ اللہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لا یا جائے گا۔ جس کواللہ نے اللہ ویا تھا اسے فرمائے گا: تو نے دنیا میں کیا کیا؟ اور فرما یا وہ اللہ سے بچھ جھیا نہ سکے گا۔ عرض کرے گا: اے میر ے اللہ سے بچھ جھیا نہ سکے گا۔ عرض کرے گا: اے میر ے مرب! تو نے جھے اپنا مال دیا میں بوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کا معاملہ کرتا تھا اور میری عادت میں معاف کردینا تھا۔ میں فرات وست پر آس لی کرتا اور عگل دست کومہلت دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرہ یا: ہم اس محاف کردو۔ حضرت عقبہ بن عامراور حضرت ابومسعہ معاف کردو۔ حضرت عقبہ بن عامراور حضرت ابومسعہ

# 

تخويج حن يث المعام المعام ملم مها فضل الظار المعمر بعص الرقم: عنه المستدرك للحاكم تفسير سورة النساء، جاصوات رقم: عام المعجم الكبير للطوران احاديث عقبة بن عمرو ابومسعود جماص ١٢٣٠ رقم: ١٣٣٢ مسند امام احمدين حنول بقية حديث الى مسعود جنص ١١١٠ رقم: ١٠١٥)

شرح حديث عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان ال حديث كتحت لكصة بين:

ظاہر سے کہ بیسوال اس سے جانگی کے وقت ہوا یا قبر میں اور سوال کرنے والے یا تو وہ فرشتے تھے جو جان نکالئے آئے تھے یا مشکر نکیر جوحساب تبر لیتے ہیں اگر چیقبر میں صرف ایمان کا حساب ہے اعمال کا حساب تو قیامت میں ہوگا گریہ اس محتص کی خصوصیات سے ہے کہ اس سے قبر ہی میں اعمال کا حساب بھی ہوگیا ، بعض شار حین نے فرما یا قبل ہمعنی بقال ہے اس محتص کی خصوصیات سے ہے کہ اس سے قبر ہی میں اعمال کا حساب بھی ہوگیا ، بعض شار حین نے فرما یا قبل ہمعنی بقال ہے اور بیروا قد سوال وجواب کا قیامت میں ہوگا مگر پہلی تو جیہ تو ی ہے۔ (لمعات اشد امر قات)

معلوم ہوا کہ مرتے وقت اور قبر میں حشر میں انسان کواپنے برے بھلے اعمال یاد ہوں سے، رب تعالٰی فرما تا ہے: ہیلِ الْاِنْسُانُ عَلَیٰ نَفُسِهِ ہَمِدِیْرَةٌ وَّلُوَالُغِی مَعَاذِیْرَةً ۔

لینی میرے معاملات بہت درست نتھے ان میں اخلاق کو دخل تھا اگر امیر کو ادائے قرض میں ویر گئی تھی تو میں مبر کرتا تھا اس پرجلدی ما نگ کر بختی نہ کرتا تھا اور اگر میر امقروض قرض ادا کرنے کے قابل نہ ہوتا تو اسے بالکل معاف کر دیتا تھا تا کہ وہ دنیا وا آخرت میں بھنسانہ رہے۔

اس سے دومسئلے معلوم ہوئے: ایک بید کہ جو بندول پر مہر یائی کرتا ہے رب تعالٰی اس پر کرم فرما تا ہے کسی کو بھانے ک کوشش نہ کرو بلکہ بھینے کو نکا لئے کی کوشش کرو۔ دوسرے بید کہ معمولی نیکی کوبھی معمولی سمجھ کرچھوڑ نہ دو بھی ایک قطرہ نہاں بچالیتا ہے۔ ممکن ہے کہ جھوٹا ممل بخشش کا ذریعہ بن جائے اور کوئی معمولی گناہ جھوٹا سمجھ کر کرنہ لوبھی جھوٹی چھوٹی مارا

یعنی مجنسوں کو نکالنا ،لوگوں پر رتم کرنا میری صفت ہے جب تو اخلاق الہیہ سے موصوف ہوا تو میں بھی تجھے بخش ویتا ہوں ، یہ بی اس صدیث کا مطلب ہے کہ تخلقو ایا خلاق اللہ اللہ تعالٰی کی عادات اختیار کرو۔اس ہے معلوم ہوتا ہے کہ انسان عبادات کے ساتھ معاملات بھی ٹھیک کرے۔ (مِزَانَ النائِج،جسم ۴۹۸)

(1378) وَعَنْ أَنِي هُرِيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ مَنَ الْظُرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَد الْقِيْبَةِ تَعْتَ طِلْ عَرْشِهِ يَوْمَد لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلَّهُ "رَوَاهُ الدِّرْمِنِيْ،

حضرت ابوہر میرہ کھٹا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: جس نے تنگ دست کومہلت دی یا معاف کیا قیامت کے دن اس کو متدکر یم اپنے عرش کے معاف کیا قیامت کے دن اس کے میائے میں میابیہ عطا کرے گا جس دن اس کے میائے

#### کے سوا اور کوئی سامیر ندہ وگا۔اے تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیر عدیث حسن صحیح ہے۔

وَقَالَ: "حَدِيْثُ حَسَنٌ صَعِيْحٌ".

تخريج حدايث وسأن تومذي بأب ما جاء في انظار المعسر والرقع به جهس وقع: ١٠١٠ الاحاد والمثاني احاديث ابواليسر كعب بن مالك جهس وه وقم: ١١١٠ السان الكيزي للبيهة في بأب ما جاء في انظار المعسر والتجوز عن الموسر جهصه و رقم: ١١١٠ المعجم الاوسط للطيراني من اسمه عبدان جهس ١٠٠ رقم: ١٠٠٠ سان الدار في بأب قيس انظر معسر الجاس ٢٠٠٠ رقم:

شرح حدیث امام الل سنت الشاه احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن ننگ دست کومهلت دینے کے متعلق فناوی رضوبیہ میں ایک جگه فرماتے ہیں :

مسئلہ: شرع محمدی حنفیہ مذاہب کا اس سوال کے جواب میں کیا تھم ہے میرام ہرسات سوروپے کا تھا میں نے اپنے شوہر کومعاف کردیا میں نے نیک کام کیا یانہیں؟ بینواتو جروا۔ الجواب

(مسندایام احمد عدیث ایون دوانساری مطبع دارانفکر ۵/۸۰۳)

جواہے مدیون کومہنت دے یامعاف کردے قیامت کےدن عرش کے سامین ہو۔

روالا الامأمراحيد ومسلم عن إلى هريرة رض الله تعالى عنه والامأمر البغوى شرح السنة عن إلى قتادة رض الله تعالى عنه وقال هذا حديث حسن-

(است امام احمداور امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنة میں ابوتیاً دہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور کہا بیحدیث شن ہے۔ت)

اگلی اُمتوں میں ایک گنہگار آدی اہنے مدیونوں سے درگز دکرتا تھا جبؤہ مرا اللہ تعالٰی نے اُس کے گناہوں سے درگز رفر مائی ۲ روالا الشیخان عن حذیفة دضی الله تعالٰی عنه (اس کو بخاری اور سلم نے حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنه سے روایت کیا ہے۔ ت) اور اُسے جنت بیل جگہ بخش سے رویا لاعنه وعن اِس مسعود دضی الله تعالٰی عنها (انہوں نے اس سے اور ابو مسعود رضی الله تعالٰی عنها (انہوں نے اس سے اور ابو مسعود رضی الله تعالٰی عنها سے دوایت کیا ہے۔ ت) مولی تعالٰی نے قرمایا: جب بیا ہے مدیون سے درگز رفر ماؤں سے درگز رفر ماؤں سے روایت کیا ہے۔ ت) مولی تعالٰی نے قرمایا: جب بیا مرضی الله تعالٰی عنها کلهم عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم (اس کو مسلم نے ابو مسعود وعن عقبة بن عامر رضی الله توی عنها سے عنها کلهم عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم (اس کو مسلم نے ابو مسعود اور عقبہ بن مامر رضی الله توی عنها سے روایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله تعالٰی علیہ کے سے روایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله تعالٰی علیہ کے سے دوایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله تعالٰی علیہ کے سے دوایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله تعالٰی علیہ کی الله تعالٰی علیہ کے دوایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله تعالٰی علیہ کے الله می دوایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله تعالٰی علیہ کے دوایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله تعالٰی علیہ کی الله کو الله کی دوایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله کی کی دوایت کیا ہے۔ ت) والله تعالٰی الله کو کی دوایت کیا ہے۔ ت) والله کی دوایت کیا ہے۔

تصل انظار المعسر النخ قد می کتب خانه کراچی ۱۸/۲) (۱۸ می کتب خانه کراچی ۱۸/۲) (۳یه سیمی کتاب المها قاة دائر ایز فصل انظار المعسر النخ قد می کتب خانه کراچی ۱۸/۲) (فآد کی رضوییه، ج۱۲ می ۱۳۸۸)

حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رہول اللہ ﷺ نے اس سے اونٹ خرید اتوان کو وزن کر کے دیا اور جھکا ہوا (لیعنی زیادہ) دیا۔ (متفق ملیہ) (1379) وَعَنَ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اشْتَرْى مِنْهُ بَعِيْراً، فَوَزَنَ لَهُ فَارُبُحَ. مُتَّفَقُ عَلَيْهِ.

تخويج حليث (صعيح بخارى بأب الطعام عند القدوم وكان ابن عمر يقطر لمن يغشاة جسم، رقم: ١٠٠١منيم مسلم بأب بيع البعير واستثناء ركوبه، جهص ١٠٠ رقم: ١٨٠٠السان الكيزى للبيهقي بأب ما جاء في هبة المشاع جهص ١١٠٠م ١٢٢٠١مستخرج الى عوالة بأب ذكر خبر الموجب على الوزن أن يرجح اذا وزن جهص ١٣٣٠ رقم: ٣٩٣٢ مسند الطيالسي احاديث محارب بن دثار عن جاير رضى الله عنهما ص١٢٠٠ر قم: ١٤١٥)

شرح حدیث: ابوحامد حضرت سیرناامام محمد بن محمد غزالی علیه رحمتهٔ الله الله الله بنی منفر دتصنیف اَلَا قرب فی الدّ تا جرکے آوا بیوں بیان فرماتے ہیں:

#### تاجر کے آواب

( تجارت کرنے والے کو چاہے کہ ) مسلمانوں کے راستے ہیں نہ پیٹے کہ اس ہے انہیں چلنے ہیں دشواری ہوگی ، ایسے ہے دارو ذہین فلام ( نوکر ) کوکام کے لئے رکھے کہ جونہ تو ناپ تول ہیں اور نہ ہی و ذن ہیں کی کرے ، اسے برابری کا حکم دے ، سامان و فیر و تولئے ہیں جلدی نہ کرے ، اس کا تر از وور کی ہیں سنار کے تر از واور اعتدال ہیں معیاری تر از وی طرح ہو ، اس کی ڈور ہیاں کمی اور او پری کنارے باریک ، ہوں ، اس کے چھوٹے بڑے تمام باٹ وزن ہیں پورے ہوں ، دو ذانہ سب سے پہلے تر از وصاف کرے ، رطل اور سنگ تر از و ( بٹ ایسی تول و فیرہ کے پتقر ) کے عیبوں کا خص خیر ان رکھے ، فلام ( نوکر ) کو تھم دے کہ تیل اور رو خیر ات و فیرہ تو ہے وقت احتیاط سے کام لے ۔ جب کوئی مہذب شخص کے جسے آئے تو اس کی عرب نہ تو اس کی عرب کہ تو اس کی عرب نوگ کے سینے آئے تو اس کی عزت و بھر بی کہ کرے ، پڑوی آئے تو اس کے ساتھ انساف سے پیش آئے ، چیزوں کو ان کی قیمت و بھو و کی مقدار کے اعتبار سے بیچ ، اگر کسی چیز کی قیمت کم ہوتو و بیچنے والا ) خریدار کو زیادہ قیمت ہیں دے سک بعض مقدار کے اعتبار سے بیچ ، اگر کسی چیز کی قیمت کم ہوتو و بیچنے والا ) خریدار کو زیادہ قیمت ہیں دے سے بیش آئے ، چیزوں کو ان کی تیمت کے بیش کہ بعض اوقات اگر چیز کی قیمت نیادہ ہوتو وہ خر پدار کو کم قیمت ہیں دے ویتا ہے ۔ اس کی تمام تر تو جدور س قر آن ( اور علم دین ) کی مقل میں صری کی طرف ر ب ، غیر محرص اور امر دوں کو دیکھنے سے نگا ہوں کو بیائے در کھے ، واقف کا ر ب و تو ف سے کھل میں صری کی طرف ر ب ، غیر محرص اور امر دوں کو دیکھنے سے نگا ہوں کو بیائے در کھے ، واقف کا ر ب و تو ف سے اپنی عزت بیائے ، سائل کو خالی ہاتھ منہ لوٹائے ، خوش طفے پر عطیہ و بخشش کو شدو ہے ۔ اس کی تمام کی کھروں کی طرف ر ب بی تو تو گھروں کو کی کھروں کو می کھروں کی کھروں کی کھروں کی کے بر موری کی کے بی کا کھروں کی کھروں کی کھروں کی کے بر کو کی کھروں کو کی کھروں کی کھروں کی کھروں کی کھروں کی کھروں کو کھروں کی کھروں کی کھروں کی کھروں کو کھروں کو کھروں کی کھروں کے کھروں کی کھروں کی کھروں کی کھروں کو کھروں کو کھروں کی کھروں کو کھروں کو کھروں کی کھروں کی کھروں کی کھروں کے کھروں کو کھروں کو کھروں کے کھروں کو کھروں کے کھروں کے کھروں کو کھروں کو کھروں کی کھروں کو کھروں کو کھروں کی کھروں کی کھروں

تا جرنے جو کام مذرم پر لازم کیاہے اگرخوداس کا ذمہ دارہے تو بہتر بیہے کہ خود کرے۔ ناپ تول اوروزن کرنے کا پیانہ اور تر از و کا پتھر معتبر و قابل اعتماد لوگوں سے خریدے ، پیچے وقت مال کی جھوٹی تعریف اور خریدتے وقت بے جہذمت نہ کرے، لوگوں کو کوئی خبر و فمیر و وسینے یاسٹانے وقت سچائی سے کام لے، نیلای کے دقت فخش کوئی اور گفتگو کرتے وقت مجھوٹ یو لئے سے بہتے ، وُ کان دارول کے ساتھ ہے ہودہ ولغو ہا تول میں نہ پڑے اور نئے لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق نہ کرے اوراز ائی جھکڑا نہ کرے۔

(1380) وَعَنُ أَنِي صَفُوان سُويُنِ بِنِ قَيْسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَبْتُ انَا وَعَنْرَمَهُ الْعَبْنِ بُي بَرَّا وَضَارَمَهُ الْعَبْنِ بُي بَرَّا وَعَنْرَمَهُ الْعَبْنِ بُي بَرَّا النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيُلَ، وَعِنْدِى وَزَانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ، فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيُلَ، وَعِنْدِى وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ: "زِنُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ: "خِرِيْنُ وَقَالَ النَّهِ كَاوْدَ، وَالنِّرُمِينِى وَقَالَ: "حَلِيْكٌ عَلَيْهِ كَسَنُّ صَعِيْحٌ".

جعزت الوصفوان سوید بن تیس و الله سے روایت کے کہ میں اور مخر مدعبدی اجر سے کہ کھ کیڑ افر و خت کرنے کے لئے لائے تو رسول اللہ اللہ اللہ بارے پاس تشریف لائے شلوار کا سودا طے کیا میرے پاس ایک آ دمی اجرت پر سکے تو لئے کے لیے تھ۔ رسول اللہ اللہ ایک آ دمی وزن کرنے والے کے لیے تھ۔ رسول اللہ ایک آ دمی وزن کر اور جھکنا وزن کر اور جھکنا تول۔ اسے ابوداؤداور تر فذی نے روایت کیا اور کہا کہ بی حدیث حسن صحیح ہے۔

النجارات جها رقم: ١٥٥٩ إلى الرجمان في الوزن والوزن بالاجر بهان و ١٠٥٠ وقم: ١٢٢٨ سان ترمذي باب ما جاء في الرجمان في الوزن والوزن بالاجر بهان و ١٠٥٠ وقم: ١٢٢٨ سان ترمذي باب ما جاء في الرجمان في الوزن جهن ١٠٠٩ وقم: ١٠٠٠ الادن الجارود بأب في السراويل جهن ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ المنتقى لابن الجارود بأب في التجارات جهند وقم: ١٠٠٠ وقم: ١٠٠ وقم: ١٠٠٠ وقم: ١٠٠ وقم: ١٠٠ وقم: ١٠٠٠ وقم: ١٠٠ وقم: ١٠٠٠ وقم: ١٠٠ وق

شرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمه بإرغان عليه رحمة الحنّان ال حديث ك يحت لكيت بين:

سویدابن قیس کی کنیت ابوعمرہ ہے، صحالی ہیں، آپ سے صرف یہ ہی ایک حدیث مردی ہے، مخرفہ بھی صحالی ہیں داؤ ۔
معنی مع ہے یا عاطفہ ہر دونوں صاحب شرکت میں مقام ہجر سے کپڑا تجارت کے لیے لائے تھے، ہجر کا کپڑا امشہور تھا،
ہجرتین بستیوں کے نام ہیں، یمن کا ایک شہر ہے، ہجرین کے ایک علاقہ کا نام بھی ہے اور مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی بھی ہے۔ (اشعہ) یہاں تنیسری بستی مراد ہے میر کپڑا الی بستی ہے آیا تھا۔ (مرقاۃ)

مضورانورصلی الله علیه وسلم سے پائجامہ خرید ناتو ثابت ہے گر پہننا ثابت نہیں ہمیشہ تہبند شریف استعال فر مایا، حضرت عنہ ن غنی شہادت کے دن پائجامہ پہنے ہوئے تھے، پائجامہ ہی شی آپ کی شہادت ہوئی، بھاؤ چکانے کا مطلب یہ ہے کہ بھر وَ طے کر کے خریدلیا۔ (مرقات) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تو ددوکان پر جا ٹا اور تا جرکی مندما تکی تیمت ندوینا بلکداس سے طے کرنا بچھ کم کراناسنت ہے، اگر چرا بے خدام سے بی خرید کی جائے اس بھاؤ تاؤ کرنے میں عارفہیں، حضورانور کے ذمانہ شریف میں یا مجامہ کا متعال ہوتا تھا۔
شریف میں یا مجامہ کا استعمال ہوتا تھا۔

چونکہ اس زمانہ میں نوٹ تو بیٹے نہیں درہم کا عام رواج تھا جن کے گننے میں بہت دفت لگ ہے اس لیے تول کرادا کئے جو جہتے ہے، درہم تولینے دالا تاج کی طرف سے مقرر ہوتا تھا جس کی اجرت (تولائی) فریدارکے ذمہ ہوتی تھی ،اب بھی تھم یہ بی ہے کہ قیمت کی تو لائی خریدار کے ذمنہ ، مال کی تو لائی بائع کے ذمہ ہے کہ قیمت دینا خریدار پر لازم ہے اور ، لرینا بئی پر ضروری ہے ۔ تو لنے والاجس کا کام کرے ، اس سے دام لے ۔ آج کل مال کی تو لائی خریدار سے بیتے ہیں بیغلا ہے ۔

یعنی جو قیمت طے ہے اس سے زیادہ دے دو ، یہ کرم کریمانہ ہے کہ طے شدہ سے زیادہ قیمت عطاکی ، جنگی خرید نے میں نقصان ہے ، طے شدہ سے زیادہ دیئے میں احسان ۔ نقصان برا ، احسان اچھا۔

میں نقصان ہے ، طے شدہ سے زیادہ دیئے میں احسان ۔ نقصان برا ، احسان اچھا۔

اسے نسائی ، ابن حبان اور جا کم نے اپنی مشدرک میں نقل فرمایا۔ (مرقات) (یزنا ڈالنانجی ، جسم ۲۹۸)



يِسْمِ اللهِ الرَّمْنِ الرَّحِيْمِ 13-كِتَابُ الْعِلْمِ

98- مَاكِ فَضُلِ الْعِلْمِ تَعَلِّمًا وَتَعَلِّمًا وَتَعَلِّمًا لِللهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَقُلَ رَبِّ دِذْنِي عِلْمًا) (طه: ١

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (قُلُ هَلَ بِسُتُوى الَّذِيْنَ يَعُلَمُونَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعُلَمُونَ) (الزمر: 9).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (يَرْفَعِ اللهُ الَّذِيْنَ امَنُوَا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ ذَرَجَاتٍ)(المجادلة: 11)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (اللَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِةِ الْعُلَبَاءُ) (فاطر: 28)

(1381) وَعَنَّ مِعَاوِية رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنُ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهُ فِي الرَّيْنِ". مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ.

الله كنام بي شروع جوبرا امهر بان نها يت رحم والا ب علم كا بيان الله كي ليعلم سكيف اورسكها في كي قضيكت الله كي ليعلم سكيف اورسكها في كي قضيكت الله تعالى نرفر بابان اورع ض كروكه ا بي مير

الله تعالی نے قرمایا: اور عرض کرد کداے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔

اوراللدنتالي نے ارشادفر ما يا:تم فرما كاكيابرابريس جانے والے اورانجان -

اور الله تعالیٰ نے ارشاد قرمایا: الله تنهارے ایمان والول کے اور ان کے جن کوعلم دیا ممیا در ہے بلند قرمائے گا۔

اوراللہ تعالیٰ نے ارشاد قرمایا: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جوعلم والے ہیں۔

حضرت معاویہ کا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کھلائی کا ارادہ اللہ کھلائی کا ارادہ اللہ کھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اس کے ساتھ اللہ کھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ فرماتا ہے۔ اس کودین میں مجھ ہو جھ عطافر مادیتا ہے۔ (متنق علیہ)

تخريج حليف (صبح بخاري باب من يرد الله به خير ايفقهه في الدين جاصده رقم: المصيح مسلم باب النهي عن الهسألة، جسمه رقم: المحيد مسلم المام احدابان حديث معاوية بن اليسقيان جسم» رقم: ١١٨٨٥ سأن الكولى لدنسائي باب فضل العلم جسمه ومرقم: ١١٨٨٥ سأن الكولى لدنسائي باب فضل العلم جسمه و ومرد و ١٨٨٩ المعجم الاوسط من اسمه يكر جسم ٢٣٠ رقم: ١٨٨٨ سأن الداراد الله بعبد بغير افقهه في الدين جوص ٢٠٠ رقم: ١١٨٥ سان الدار في ياب الاقتداء بالعلماء جاص ١٨٠ رقم: ١٢٥٠)

شرح حدیث: نِقد کے شرعی معنی میہ ہیں کہ اُحکامِ شُرُ عِیَّہ فُرْ عِیَّہ کو اِلْحَاقِ مِلْ سے جاننا۔ (اس حدیث مرح حدیث اللہ جسے کے شرعی معنی میہ اِلی عطافر مانا چاہتا ہے اسے فقید بناتا ہے۔ (ماخوذ از نزمة القاری شرح میجی ابتخاری، ج ا جس ۲۲۳)

تحکیم الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه دحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: آپ کا نام شریف معاویہ ابن ابوسفیان ابن حرب ابن امیہ ابن عبدالشمس ابن عبدمناف ہے، آپ یا نجویں پشت ین عبد المناف میں حضور سے مل جاتے ہیں ، آپ کی والدہ ہند بنت عتبہ ابن ربیعہ ابن عبد النظم ابن عبد مناف ہیں ۔ آپ صلح حدید بیسے سال اسلام لائے ، مگر فتح مکہ کے دن اسلام ظاہر کیا۔ حضور کے سالے ہیں ، کا تب دتی ہیں ، عبد فاروتی مر شام کے حاکم ہے ، چالیس سال وہال کے ، تی حاکم رہے ، امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہمانے آپ کے حق میں فلافت سے وست برداری فرما کر صلح فرمالی ۔ آپ کی وفات ۳ رجب ۴ جے لتو ہ کی بیاری سے ہوئی ۲۸ سال عمر پائی ، آپ کے پائی متن دور کا تبدید ، چاور شریف قبیل مبارک اور کچھ بال وناخن شریف تھے وصیت کی تھی کہ جھے اس لباس شریف میں کفن دینا دور میرے منداور تاک میں ناخن اور بال شریف رکھ دینا ، آپ کے پورے حالات شریف ہماری کتاب امیر معاوریہ شریف ہماری کتاب امیر معاوریہ شریف دیکھو۔

(1382) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ: "لَا قَالَ: قِالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَلَ اللهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ حَسَلَ اللهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى اللهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى اللهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى اللهُ الْحَلَيةِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلُ اتَاهُ اللهُ الْحِكْمَة، فَهُو عَلَى هَلَكَتِه فِي الْحَقِّ، وَرَجُلُ اتَاهُ اللهُ الْحِكْمَة، فَهُو يَعْلَى هَلَكَتِه فِي الْحَقِّ، وَمُو آن يُتَمَثِّى مِثْلَهُ عَلَيْهِ وَالْمُوادِ بِالْحَسَدِ: الْحِبُطَةُ، وَهُو آن يُتَمَثِّى مِثْلَهُ.

حفرت ابن مسعود ﷺ نے دوایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: قابل رشک دوآ دمی ہیں ایک جس کو
اللہ کی نے مال عطا کر دیا۔ پھراس کوراہ حق میں فرج
کرنے کی ہمت عطا کی اور دوسرا وہ جس کوانٹد کریم نے
دانائی عطا کی ہے وہ اس کے ساتھ نیصلے کرتا اور اس کی
قعلیم دیتا ہے۔ (متعق علیہ) اور ' حسد' سے مراد غبطہ ہے
اور وہ سے کہ انی کی مثل تمنا کرنا۔

تخريج حليث (صيح بخارى بأب الاعتباط في العلم والحكمة، جاصه ، رقم: المصيح مسلم بأب فصل من يقوم بألفر أن ويعلمه و فصل من يقوم بألفر أن ويعلمه و فصل من تعلم حكمة من فقه جاص ١٠٠٠ رقم: ١٩٠٠ السنان الكؤى بأب وجوة الصدقة وما على كل سلامي من الناس جيص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٠ رقم: ١٢٠٠ رقم: ١٠٠٠ المعجم الاوسط بأب من اسمه ابراهيم و جيص ١٢٠٠ رقم: ١٢٠٠ سأن ابن ماجه بأب الحسر جرص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٠ من المحمد الاوسط بأب من اسمه ابراهيم و جيص ١٢٠٠ رقم: ١٢٠٠ سأن ابن ماجه بأب الحسر جرص ١٠٠٠ رقم: ٢١٠٠ من المحمد بأب الحسر جرص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٠ من المحمد الاوسط بأب الحسر و باب الحسر و بعض ١٠٠٠ من المحمد بأب الحسر و بعض ١٠٠٠ من المحمد المحمد باب الحسر و بعض ١٠٠٠ من المحمد باب اب المحمد باب المح

شرح حديث: حكيم الْأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنَّان ال حديث كَتَحت لَكِيحة بن.

سی نعمت والے پرجلنا اور اس کی نعمت کا زوال ،اپنے لیئے حصول چاہنا حسد ہے ، جو بہت بڑا عیب ہے جس سے شیطان مارا کمیا تکردوسروں کی کی نعمت کا زوال ،اپنے لیئے حصول چاہنا خبطہ (رفتک) ہے حسد مطابقا حرام ہے ، خبطہ دوجگہ جو تزہم یہ ب صدیمتنی غبطہ ہے۔

یعنی مالدارتنی جسے خدا استھے کاموں میں خرج کرنے کی توفیق دے ایسے ہی بافیض عالم دین جس کے علم سے لوگ فائدُ واٹھا نمیں قابل رفتک ہے۔ سبحان اللہ البعض علم و کے علم اور بعض شخیوں کے مال سے لوگ تا قیامت فوئد واٹھاتے ہیں۔اللہ تعالٰی فقیر کی اس کتاب ہے مسلمانوں کوفائدہ پہنچائے۔ (آمین)

عیال رہے کہ نیکی کی تمنا کرنے والا ان شاء اللہ تعالٰی قیامت میں نیکوں کے ساتھ ہی ہوگا۔ (بزا ڈالنا نی منا اس ۲۰۰

حضرت ابوموی کی سے روایت ہے کہ رسول الله 🚨 نے قرمایا: جس علم اور ہدایت کے ساتھ اللہ لعالی نے جھے مبعوث فرمایا ہے۔اس کی مثال باول کی طرح ہے جوز مین پر برستا ہے۔ پس زمین کا ایک حصہ یا کیزہ ہوتا ہے وہ اس یانی کو قبول کرتا ہے تو وہال گھاس اور زیادہ سبزہ گاتا ہے اور اس کا مجھ سخت ہوتا ہے وہ یانی کو روک لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو گفع عطا فرماتا ہے وہ اس سے پیتے ہیں اور ہلاتے ہیں اور زراعت كرتے بيں اور ايك حصدوہ موتا ہے جس ميں دلدل ہوتی ہے وہ حصہ نہ یانی روکتا ہے نہ وہاں گھاس اگتا ہے تو اس آ دمی کی مثال کی طرح ہے جو اللہ کا دین سکھے اور اللہ اسے جس چیز کے ساتھ نفع دے جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا حمیا وہ اس کا علم سیکھے لوگوں کو سكهائ اورجوآ دمي اية مركوبي ندا شائ وه اس كي مثل ہےاوراللہ تعالی کی ہدایت قبول نہ فرمائے جس کے ماتھ مجھے بھیجا گیاہے۔(منق ملہ)

قَالَ: قَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثُلُ مَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثُلُ مَا تَعَثِيى الله بِهِ مِنَ الْهُلْى وَالْعِلْمِ كَبَثَلِ غَيْبٍ أَصَابَ ارْضًا ، فَكَانَتُ مِنْهَا طَايْفَةٌ طَيِّبةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَكَانَتُ مِنْهَا طَايْفَةٌ طَيِّبةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَكَانَتُ مِنْهَا طَايْفَةٌ طَيِّبةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَكَانَتُ مِنْهَا طَايُفَةٌ طَيِّبةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَكَانَتُ مِنْهَا طَايُفَةٌ طَيِّبةٌ وَكَانَ مِنْهَا الْمَاءَ فَكَانَتُ مِنْهَا طَايُفَةٌ فَيْدِبُ الْمُسَكَّتِ الْبَاّءُ، فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقُوا وَزَرَعُوا، وَاصَابَ طَايْفَةٌ فَيْدِبُ اللهِ وَنَفَعَهُ فَيْدِبُ اللهِ وَنَفَعَهُ فَيْدِبُ اللهِ وَنَفَعَهُ فَيْدِبُ اللهِ وَنَفَعَهُ ثَنِي اللهِ وَنَفَعَهُ مُنْ اللهِ الَّذِي اللهِ وَنَفَعَهُ مِنْ اللهِ الَّذِي اللهِ وَنَفَعَهُ مِنْ اللهِ الَّذِي أَنَّ اللهِ وَنَفَعَهُ مِنْ اللهِ الَّذِي أَنَّ اللهِ وَنَفَعَهُ مِنْ اللهِ الَّذِي أَنْ اللهِ وَنَفَعَهُ اللهِ الَّذِي أَنَّ اللهِ الْمَنْ أَمُ اللهِ الَّذِي أَنْ اللهِ الَّذِي أَنْ اللهِ الَّذِي أَنْ اللهِ الْمُنْ أَلَهُ اللهُ اللهِ الَّذِي أَنْ اللهِ الْمَاءُ وَلَمْ يَقْبَلُ هُدَى اللهِ الَّذِي أَنْ اللهِ الْمَاتُ اللهُ الْمُؤْتَى اللهِ الْمَانَ اللهِ الَّذِي أَنْ اللهِ الْمَاءُ وَلَمْ يَقْبَلُ هُدَى اللهِ الَّذِي أَنْ اللهِ الْمَاتُ اللهُ الْمُؤْتَى اللهِ الْمَنْ اللهِ الْمَاتِ الْمُؤْتَى اللهِ الْمَاءُ وَلَمْ يَقْبَلُ هُدَى اللهِ الْمَاتِ الْمَاتِ الْمَا الْمُؤْتَى اللهُ اللهِ الْمَاءُ اللهِ الْمَا الْمُؤْتَى اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُولِي اللهُ ال

تخريج حلايث. (حميح بخاري بأب فضل من علم وعلم بج اص، و قم: المصيح مسلم باب بيان مثل ما بعث به النبي صلى الله عليه وسلم من الهنئ والعلم ، ج اص١٩٦ رقم: ١٠١٢ حميح ابن حيان بأب الاعتصام بالسنة وما يتعلق به نقلا وامر؛ ورجرا ، جنص سرقم: سسن الكيرى للنسائي بأب مثل من فقه في دين الله تعالى جنص ٢٠٠ رقم: ١٨٨٥ مسلامام احمايي

شرح مدیث: طبیع الگامّت مفرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحتان اس مدیث کے تحت لکھتے ہیں:

اس سے اشار ق معلوم ہوا کہ علم اور ہدایت ایک نہیں بھی علم ہوتا ہے، ہدایت نہیں ہوتی جیسے اس امت کے ہدین علم اور ہدایت ایک نہیں ہوتا جو بطم ہیں شرایمان دار ہیں بھی علم اور ہدایت دولوں علم اور ہدایت دولوں حمل ہیں شرایمان دار ہیں بھی علم اور ہدایت دولوں حمل ہیں موجاتے ہیں، جیسے علمائے دین ہیں۔ ہدایت علم سے افضل ہے، ای لیئے اس کا ذکر پہلے ہوا، علم کتا اوں سے ہتا ہے

(جوز مین پر برستاہے) اس سے اشارۃ معلوم ہوا کہ حضور کے بہال علم ادر فیضان کی کی نہیں تمام دنیا فیض نے لے تو مختانیں کوئی نہ لے تو بریکار بچتانیں جیسے سورج کی روشنی اور بادلوں کا یائی۔

(اس کا کچھ تخت ہوتا ہے)" اُ جَادِبْ"اَ جُدَبْ کی جمع ہے، بمعنی وہ شخت زمین جو پانی کو چوں کرختم نہ کردے اس لیئ قط کو مدب کہتے ہیں، یہاں سرادشی زمینیں ہیں تالاب بن جاتے ہیں۔

(وہ اس کاعلم سیسے نوگوں کوسکھائے ) اس تشبیہ ہے دو فائدے حاصل ہوئے: ایک بید کدکوئی شخص کسی درجہ پر پہنچ کر حضور سے ہے نیاز نہیں ہوسکتا، زمین کیسی اعلٰی ہواور کتنا ہی اچھاتخم ہویا جائے، ہمر بارش کی مختاج ہے، دین و دنیا کی سرری بہاریں حضور کے دم سے ہیں۔ شعر

شکرفیض توچن چو**ں کندا ہے ابر بہار** کہا گرخاورگرگل ہمہ پر ور دو مست

دوسرے بیکہ تا قیاست مسلمان علاء کے حاجت مند ہیں کہ ان کی کھیتیوں کو پانی آئیس تالا ہوں سے ملے گا حضور کی رحمت المبن کے ذریعے نصیب ہوگی۔

(جس كے ساتھے جھے بيجا كيا ہے) اس ميں اشارة بتايا كيا كداكر بفرض كال كى كو صنور كى نبوت كى خبرى نہ پنج تو اسے عقيدة تو حيد كافى ہے، خيال رہے كہ مشہر بہل زمين كے تين جھے بيان فرمائے كئے گرمشہہ ميں انسان كى صرف دد جماعتوں كا ذكر بهوا كيونكہ علماء بدايت ميں عالى ہيں اور كفار گراہى ميں عالى ، درميانى لوگ يعنى صالح مؤمن خود مجھ ميں تا جاتے ہيں اي كئے ان كا ذكر تد ہوا۔ خيال و ہے كہ تالاب بہت كاتتم كے إلى بڑے جھوٹے ، بہت نافع كم نافع موسل

نالا بول سعام برب ماری او مالی وارد و این میند مو بال کا نالاب ایندای ها و شعب این ایس مواند و بر این میند بن آن جیسه مارول امام بلاش کاملین و برا العمل راهین وارد می مران شربه می مدین و بر اور به من منسرین و برتشبیدان سب کوشاش سته در (برا وال نام و مناوم ۱۳۸۸)

(1384) وَعَنْ سَهِّلِ إِن سَعْدٍ رَحِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَنهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ مَثَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَنِي رَحْنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَنِي رَحْنَ اللهُ عَنهُ: "فَوَاللهِ لِأَنْ يَبْدِي اللهُ بِكَ رَحْنَ اللهُ عَنهُ: "فَوَاللهِ لِأَنْ يَبْدِي اللهُ بِكَ رَحْنَ اللهُ عَنهُ وَنَ اللهُ عَنْهُ وَالْمِنَ اللهُ عَنْهُ وَنَ اللهُ عَنْهُ وَنَ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَالْمُولُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَلَا مِنْ اللهُ عَنْهُ وَلَا لَهُ اللهُ عَنْهُ وَلَا لَهُ اللهُ عَنْهُ وَلَا لَهُ اللهُ عَنْهُ وَلَا لَهُ اللّهُ عَنْهُ وَلَا لَا لَهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَنْهُ وَلَا مِنْ اللّهُ عَنْهُ وَلَا لَهُ اللّهُ عَنْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَهُ اللّهُ عَنْهُ وَلَا مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَالْمِلْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَى اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَالْمُ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَالْمُلْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا لَا اللّهُ وَلَا مِنْ اللّهُ وَلَا اللّهُ مُنْ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّ

الله الى الكوزى باب فطنائل على رحى الله عند بوس الم على يديه رجل به سند رقم: ١٠٠٠ عديد مسلم باب من فضائل على الم الله المامر احدان حديث الى مالك سهل بن سعد به صبحه رقم: ١٠٨٠ ١٠سان الله الكوزى باب فطنائل على رحى الله عند بوس ١٠٠٠ رقم: ١٠٨٠ ١٠سان الرويال احاديث يعلوب بن عبدالرجن الوهرى عن ال

المازوراص ۱۹۱۱ر في ۲۰۱۱)

مشر ت حدیث بیشی بیت ایک با اگر مند حضرت مفتی اجدیار فان علید حمد الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی ایک کا فرکوسلمان بانا و نیا کی بڑی دولت ہے بھی بہتر ہے بلکہ کا فرکون کرنے ہے بہتر ہے کداسے دفہت دے

کرمسلمان کر لیا جاوے کہ اس سے اس کی ساری کسل مسلمان ہوگ ۔ یہاں مرقات نے فرما یا کہ پہلے دن حضور نے حضرت

ابو کرصد بیت کی سرکردگی بین نظر بھیجا سخت جنگ ہوئی گرکا میا فی نہ ہوئی ، دوسرے دن حضرت عمر کی سرگردگی بین نظر بھیجا

ابو کرصد بیت کی سرکردگی بین نظر بھیجا سخت جنگ ہوئی گرکا میا فی نہ بہوئی ، دوسرے دن حضرت علی کی سرکردگی بین نظر بھیجا

اس دن بہت تھمسان کا رن پڑ اگر فیبر فی نہیں ہوا ، تیسرے دن فیج کی بشارت دی اور جھنرت علی کی سرکردگی بین نظر بھیجا

آپ کے ایک ہاتھ پر فیج نے موال میں دوسرے بین تکوار یہوو خیبر قلعہ سے نکل آئے سخت جنگ ہوئی ایک یہودی نے آپ

میں تھا آپ کے ہاتھ بین ڈ ھال تھی دوسرے بین تکوار یہوو خیبر قلعہ سے نکل آئے سخت جنگ ہوئی ایک یہودی نے آپ

کرایک ہاتھ پر کوئی چیز ماری جس سے ڈ ھال گرگئ آپ نے قلعہ کا درواز واٹھالیا۔ اورا سے ڈ ھال کی طرح استعال فرمایا

ذرکا ہے ہافت حدیدری۔ (مرقات) شعر

ذرکا ہے ہافت حدیدری۔ (مرقات) شعر

پرتو دست قدرت په لاکھول سلام

شيرشمشيرزن شاه خيبرشكن

اسے امام احمد نے باب مناقب میں روایت کیا حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت علی نے دروازہ نیبراکھیٹرااور مسلمانوں کواس پر سے اتار دیا خیبر فتح ہوگیاء بعد میں چالیس آ دمیوں نے اسے اٹھانا چاہانداٹھ سکے بعض روایات میں ہے سترصحابہ نداٹھا سکے رحاکم نے اربعین میں حضرت علی سے روایت کی کہ جب سے حضور کا لعب میری آنکھ میں مگا میری رضى الله عَنْهُمَا: أَنَّ النَّيْ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَيِّرُهُوا عَنْ يَنِي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهُ وَحَيْرُهُوا عَنْ يَنِي الله عَلَيْهُ وَمَنْ كَنْ مَتَعَيِّمُ الله وَالله الله عَلَيْهُ وَمَنْ كَنْ مَتَعَيِّمُ الله وَلَا عَنْ يَنِي الله عَلَيْهُ وَمَنْ كَنْ مَتَعَيِّمُ الله وَلَا عَلَيْهُ وَالله الله وَلَا عَلَيْهُ وَمَنْ كَنْ مَتَعَيِّمُ الله وَلَا عَلَيْهُ وَمَنْ كَنْ مَتَعَيِّمُ الله وَلَا عَلَيْ الله وَلَا عَلَيْهُ وَلَا اللهُ الله وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عُلَالًا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا اللهُ ال

ماہے۔(یخاری)

تخريج حليت : (صيح بخارى بأب ما ذكوعن بنى اسرائيل جسس ١٠٠٠ رقم: ١٣٣١ الاداب للبيباني بأب من غدا وراح في تعلم الكتاب والسنة بعد ص ٢٠٠٠ رقم: ١٣٣١ رقم: ١٣٨٠ سأن ترمذى بأب ما جاء في الحديث عن بنى اسرائيل جهس ٣٠٠ رقم: ٢٠١٩ سأن الدار مى بأب البلاغ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتعليم السان جاص ١٠٠٠ رقم: ٢٠١٥ مسلا عبد الله بن حديل مسلاعب الله بن عبرو جاص ٢٠٠٠ رقم: ١٨٨٨)

شرح مدیث: قرآن میں نیکی کی دعوت کا تھم

خدائے ترحمٰن عزوجل نے اپنے پاک قُران ہیں مختلف مقامات پر نیکی کی دعوت کی جانب رغبت ولائی ہے، چنانچہ۔ دعوت اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۂ المدینہ کے مطبوعہ ترنجے والے پاکیزہ قراب،'' کنزالا یمان مُع نزائن العرفان صُفحہ 128 پرسورۂ آل عمران پارہ 4 کی آیت نمبر 104 میں ارشاوہ وتا ہے:

وَلْتَكُنُ مِنْكُمُ أُمَّةٌ يَّدُعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعُرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكِرِ وَالْمِلَكَ هُمُ الْمُقَلِّحُونِ ٢٠

تر نجمهٔ کنزالایمان:اورتم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بُلا ئیں اور اپھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں اور یکی لوگ مراد کو پہنچے۔

ہرایک اینے اپنے منصب کے مطابق نیکی دعوت دے

مُنفَّرِ هُمِيرِ مُلَيعٌ الْأُمَّت ،حضرت مِفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان ' تفسیر نعیمی' میں اِس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے مُسلمانو! تم سب کو ایسا گروہ ہونا چاہیے یا الیم تنظیم بنو یا الیم تنظیم بن کر رہو جو تمام فیز ھے (یعنی بگڑے ہیں: اے مُسلمانو! تم سب کو ایسا گروہ ہونا چاہیے یا الیم تنظیم بنو یا الیم تنظیم بنو یا الیم تنظیم بنو یا الیم تنظیم کی رہو ہو تمام فیز ھے (یعنی بگڑے ہوئے) لوگوں کو تیم نیکی کی دعوت دے ، کا فیروں کو ایمان کی ، فاسِقوں کو تقوے کی ، غافِلوں کو بیداری کی ، جاہدوں ہوئیر ( یعنی نیکی ) کی دعوت دے ، کا فیروں کو ایمان کی ، فاسِقوں کو تقوے کی ، غافِلوں کو بیداری کی ، جاہدوں

کوعلم ومعرِ فت کی بخشک مِزاجوں کو لَذَ سَ مِعْشَق کی بھونے والوں کو بیداری کی اور اچھی باتوں ، اچھے عَقیدوں ، اچھے عَمَلوں کا زَبانی اَنْکی بَمُلی ، گؤست سے ، نَرگ سے (اور حاکم اپنے گلوم و مانتحت کو ) گری سے تھم دے اور بُری باتوں ، بُرے عقیدے ، بُرے کاموں ، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے اپنے مُنصَب کے مطابق ) ذَبان ، دِل ، مُل اَنْکم ، تلوار سے زوگے سے مربید فرماتے ہیں :

ہرمسلمان مبلغ ہے

سارے مسلمان مبلغ ہیں ،سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا تھم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔
(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۷ ، وَعُغَیر ) کچھ آ کے چل کر حضرت قبلہ مُفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر نعیمی میں بخاری شریف کی میہ حدیث پاک نقل کی ہے کہ تا جدار رسالت بفتی نشاہ فئڈ ت ، تَخز بن مجودو تخاوت ، ہبیکر عظمت و شرافت بُسن إنسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ و کلم نے ارشاد فرما یا: بَلِغُوْاعَیْنَ وَلُوْائِیَۃ کیفی میری طرف سے پہنچا دواگر چِد ایک ہی آ بیت ہو۔ ( مجھے بناری ج ۲ م ۲۲ م ۲۲ مدیث ۱۲ میں ) ...

الضل مل وه ہے جس كا فائدہ دوسروں كو پہنچ "

مُمُتُرِهُ مِيرِ مُعِيمِ الْمُنْتُ حَضَرتِ مِقْتَى الحَدِيادَ فَانَ عليه رحمة الحنان مزيد فرمات بين: "اسلام بين تبغ برى اَبَم عهادت عبى معاوت كدام عها وقول كا فا كده ومرول كوجى - "لا أيم" (يعنى صرف البئ وات كوفا كده به بينيا نے والے مُثل ) - "معدى" (ايباعمل جود ومرول كوجى فا كده ويرول) فضل ہے۔ (روايت بين ہے كد) كمى نے حضور الور سلى اللہ تعالى عليه فالدوسلم ہے ہو جھا كہ بہترين بنده كون ہے؟ فرمايا: اللہ تعالى ہے ور نے والا، صله مله يون (يعنى مرات الله تعالى سے دورك و الا، ور الله بين الله بين الله تعالى ہے دور نے والا، ور الله بين الله بين الله تعالى ہے دورك كرا الله الله بين الله ب

جاتا ہے اور پھر تھنے کے اندر کی چیزیں بھر جاتی ہیں۔ (مُصَنّف ابن أَلِي شَنيہ ج٨ص ٢٢٥ رقم ١٢٥،١٢٨)

حضرت ابوہریرہ کھی سے روایت ہے کہ رہول اللہ کے نے فرمایا: جو کسی راہ میں علم کی تلاش کے چلااللہ کریم اس کے لیے جنت کی طرف راستہ آبران کر دیتا ہے۔ (مسلم)

(1386) وَعَنَ آبِي هُرَيْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَمَنَ سَلُكَ طَرِيْقًا يَلُتَبِسُ فِيْهِ عِلْبًا، سَهًلَ اللهُ لَهُ لَهُ طَرِيْقًا يَلُتَبِسُ فِيْهِ عِلْبًا، سَهًلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ". رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

تخريج حلايث، (صيح مسلم بأب تعريم الظلم بج مصه وقم: ١٩٥٢ الإداب للبيهق بأب من احب الله عزوجل واحب رسول الله صلى الله عليه وسلم بج ١٩٥٥ وقم: ١٩٥٥ المستنوك للحاكم كتاب الحنود ج ١٩٠٥ وقم: ١٩١٨ مدنن ابوداؤد بأب ف المعونة للمسلم بج مص١٩٠٠ وقم: ٨٩٥ مدنى بأب ما جاء في السترة على المسلم بج ١٥٠٠ وقم: ١٩١٠)

مثر**ح حدیث:** امام ابل سنت الشاه احمد رضا خان علبیه رحمته الرحمن علم دین سیکھنے کے متعلق فمآوی رضوبہ میں ایک عجر رماتے ہیں:

علم دین سیکھنااس قدرہے کہ ند ہب تن ہے آگاہ ہو، وضوشس ،نماڑ ،روزے وغیر ہاضروریات کے احکام سے مطلع ہو۔ تا جرشجارت ، مزارع زراعت ،اجیراجارے ،غرض ہرشخص جس حالت بیں ہے اس کے متعلق احکام شریعت سے واقف ہو،فرض عین ہے جب تک بیرحاصل کرے ،جغرافیہ ،تاریخ ، وغیرہ میں ونت ضائع کرنا جا رزنہیں۔

صريث يل ع: طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمات

( فواتح الرحموت بذيل أمستصفى المقالمة الثانية الباب الثاني منشور أت الشريف الرضي قم إيران ا / ١٣ )

ہرمسلمان مردعورت پرعلم کی تلاش فرض ہے۔(ت)

جوفرض چھوڑ کرنفل میں مشغول ہو حدیثوں میں اس کی سخت برائی آئی اور اس کا وہ نیک کام مردود قرار پایا، کہ ابینا دن الذکوۃ من فتالونا (جیسا کہ ہم نے اسے اپنے فالوی کی بحث زکوۃ میں تفصیلاً بیان کرویا ہے۔ س) نہ کہ فرض چھوڑ کر فضولیات میں وفت گنوانا ، غرض بیعلوم ضرور بیآو ضرور مقدم ہیں اور ان سے غافل ہو کرریاضی ، ہندسہ، طبعیا سے ، فلفہ یاد بگر خرافات وفلفہ پڑھنے پڑھانے میں مشغول بلاشیہ متعلم و مدرس دونوں کے لئے حرام ہے اور ان ضروریات سے فراغ کے بعد پوراعلم دین فقہ حدیث تفسیر عربی زبان اس کی صرف ، نحو، معانی ، بیان ، لغت ، ادب وغیر ہا آلات علوم و بینے بطور آلات سکھنا سکھانا فرض کفاریہ ہے ،

التدنعالى فرما تاہے: فلولائفرمن كل فراقة منهم طائفة ليتفقّهوا في الدين۔

• پھرابیانہ ہوا کہان کے گروہ میں سے ایک جماعت نگلتی تا کہلوگ دین کی تمجھ حاصل کرتے۔(ت)

(القرآن الكريم ٩ / ١٢٢)

یمی علوم علم دین بیں اور انہیں کے پڑھنے پڑھانے میں ثواب اور ان کے سواکو کی فن یازبان پچھ کارِ ثواب ہیں ، ہاں

جو من منروریات و مین مذکورویے قرافت پاکراقلیدس، حساب، مساحت، جغرافیہ وغیریا وہ کنون پڑھے جن میں کوئی امر مخالف شرمی نہیں توایک مہاح کام ہوگا جب کہ اس کے سبب کسی واجب شرعی میں خلل ندپڑھے ورنہ مہادادل آن فروہا بیشاد مہادادل آن فروہا بیشاد

(الله كرياد) كمينے كاول مى خوش ند موجس نے وئيا كے لئے دين بربادكرديا۔ت) واللہ تعالى اعلم-

( تآوي رشوييه ج ۲۳ بص ۱۵۱ )

حصرت ابوہر برہ ملائہ سے بیابھی روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ سے نے فرمایا: جس نے ہدایت کی طرف ہلایا اس کے لیے چروی کرنے والوں جتنا اجر ہے ۔ اور اس سے ان کے اجر جس کی نہ ہوگی۔ (مسلم)

(1387) وَعَنْهُ آيضًا رَّضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ دَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ دَعَا إِلَى هُلِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ تَبِعَهُ لَا إِلَى هُلِي كَانَ لَهُ مِنَ الْاجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا إِلَى هُلِي كَانَ لَهُ مِنَ الْاجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ خُلِكَ مِنْ أَجُورِ هِمْ شَيْمًا". رَوَانُ مُسْلِمٌ.

تخريج حديدي وصيح مسلم باب من سنة حسنة او سيئة ومن دعا الى هدى او ضلالة جسسه و مداسك ابوداؤد باب نوم السنة جسسة او سيئة جاسه الموداؤد باب نوم السنة جسسة او سيئة جاسه الموداؤد باب نوم السنة حسلة او سيئة جاسه الموداؤد باب نوم السنة حسلة او سيئة جاسه الموداؤد باب نوم السنة عبد الرحم الموداؤد باب مسلم الى يعلى مسلم الى هرير قارضى الله عنه مرحم المود و رقم المدال المسلم المعلم المود عبد الرحم الموداؤر مدار الموداؤرد الموداؤر الموداؤرد ال

شرح حدیث: مسلمانون کا فائده

القدر بُ العلمين جُلُ جِلَاكَ بِإِره ٢٢ سورة الذّيب كَي آيت تمبر ٥٥ بين ارشادفر ما تا ہے: و ذيخ فيان اليّ كُرْى تَنْفَعُ الْمُومِنِينُ ٥٥ (پ٢٢ سورة الطّورآيت نبر٥٥) ترجَمَه كنرُ الا يمان: ادر سمجما و كرسمجما نامسلمانوں كوفا كدود يتا ہے-

كوئى مانے باند مانے اپنا تواب كھرا

اگر ہماری بات کوئی نہیں مانتا پھر بھی اِن شاء اللہ عُوّ وَجُلَ ہمیں نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ل جائے گا۔ چُنائچہ کُجُۃُ اللّا سلام حضرت سِیّدُ نااہ مُحمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللّهِ الوالی مُکاحَفَۃُ القلّوب بیس فرماتے ہیں ،حضرت سیّدُ ناموکا کیم اللہ علی اللہ الوالی مُکاحَفۃُ القلّوب بیس فرماتے ہیں ،حضرت سیّدُ ناموکا کیم اللہ علی اللہ عَلَی اللہ الوالی مُکاحَفۃُ القلّوب بیس فرماتے ہیں ،حضرت سیّدُ ناموک کے ور بُرائی ہے مَنینا وَ قَلْنِیالصَّلُو ہُو السَّلُام نے عرض کیا ،اے اللہ عَوِّ وَجُلَّ الجواجے بِعالی کو بَلائے۔ اُسے نیکی کا تھم کرے ور بُرائی ہے روکے ،اس کی کیا جُراہے ،فرایا ، بیس اُس کی ہربات پرایک سال کی عِبادت کا تُواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سز ،وینے میں بجھے تیا آتی ہے۔ (مُکافَعۃُ القلّوب س ۸۳)

رُوئے زمین کی سلطنت سے بہتر

اگراتے کی اِنفِر ادی کوشش ہے کوئی ٹماز وں اور سنتوں کی راہ پرچل پڑاتو آپ کا بھی بیڑا پار ہوج نے گا۔ جیسہ کہ

13- كِتُنَابُ الْعِلْمِ رَخْمَتِ عَالَم ،نورِ بِمَّمَّ ،شأوِ بن آدم ،رسولِ مُسْتَثَمَّ صلى الله تعالى عليه فالهوسلم كاإرشادِ معظم ہے،الله تعالى أيك فخص كوتيرين قریعہ سے ہدایت فر مادے توریہ تیرے لیے تمام رُوئے زبین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔

( جائد الشغير ص مهم مرتم الحديث الم)

جب ابن آ دم مرجا تا ہے تو تین قسم کے سوااس کے اعمال كم جات بين مدقه جارية مفيدعكم نيك اولا وجواس کے لیے دعائے فیر کرے۔ (ملم) (1388) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مَاتَ ابْنُ أَدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثُلَابِ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمِ يُلْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَهِ صَالِحٌ يَّلُ عُوْلَهُ" . رَوَالْا مُسُلِمٌ .

تخريج حلايث : (صيح مسلم بأب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته جهص ١٠٠ رقم: ١٠١١١٠١١سان الصغرق للبيهاقي، بأب ما يلحق البيت بعد، موته، جوص ۱۰۰۰ رقم: ۲۲۲۳ سان ترمازي، بأب في الوقف، جوص ۱۱۰ رقم: ۱۲۵۱ سان اللسال بأب فضل الصدقة عن البيسة جـ ص١٥٥٠ رقم: ١٥١٣ من الدارجي بأب البلاغ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتعليم السأن

مشرح جديث :حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين:

انسان سے مرادمسلمان ہے کل سے مرادنیکیوں کا نواب، جبیا کہا گلے مضمون سے ظاہر ہے بہذا اس حدیث پر ہے اعتراض بیں کہ بعض مقبول قبر میں نماز وقر آن پڑھتے ہیں جیسا کہ احادیث میں ہے کیونکہ ان اعمال پر ثواب نہیں اس کے بى مرد ك زندول سے تواب بخشنے كى تمناكرتے ہيں جيسا كدروايات ميں ہے كيونكد ثواب زندگى كے اعمال پرنے۔

میرتین چیزیں جن کا تواب مرنے کے بعدخواہ تو اہ پہنچار ہتا ہے کوئی ایصال تواب کرے یا نہ کرے۔مدقہ جاریہ سے مراد اوقاف ہیں جیسے مسجد میں ، مدر سے ، وقف کیے ہوئے باغ جن سے لوگ نفع اٹھاتے رہتے ہیں ، ایسے ہی علم ہے مراد دینی تصانیف، نیک شاگر دجن سے دینی فیضان تینچتے رہیں۔ نیک اولا دیے مراد عالم عامل بیٹا۔مرقاۃ نے فر ، یا کہ يَدُعُوْا كَ قيرتر غيبي هِ يعني بينے كو جِامِينے كه باب كودعائے خير مِن ياد كھے حتى كه نماز ميں ماں باپ كودعا ئيں پہلے دے بعد میں سلام پھیرے ورندا گرنیک بیٹا دعا بھی نہ کرے مال باپ کوثو اب ملتا رہے گا۔ خیال رہے کہ بیرحدیث اس کے خلاف مہیں جس میں ارشاد ہوا کہ جواسلام میں اچھاطر لیقہ ایجاد کرےاہے قیامت تک تواب ماتا ہے یا فر مایا گیا کہ نمازی کو ہمیشہ تواب ملتار ہتاہے کیونکہ وہ سب چیزیں صدقہ جاربہ ہیں یا نافع علم میں داخل ہیں۔ (یزا : اُلہٰ ایج، جاس ۲۰۱)

(1389) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ كَرِيت مِكِين في رسول الله ﴿ كُو صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللَّهُ نَيَا مَلْعُونَةٌ، فرمات موك سادنيا ملعون إورجو يَحواس بير ب سب پرلعنت کی گئ ہے۔ مشتیٰ صرف اللہ کا ذکر خد اورجوائ كى اطاعت كرے اور عالم اور معتعلم .. اسے

مَلْعُونٌ مَّا فِيْهَا، إِلاَّ ذِكْرَ الله تَعَالَى، وَمَا وَالاتُه وَعَالِمًا، أَوْ مُتَعَلِّمًا ﴿ رَوَالُا الرِّرْمِنِينُ، وَقَالَ: حَدِيْتُ حَسَنَ قَوْلُهُ: "وَمَمَا وَالْرَهُ": أَثَى طَاعَة مَرْمَى نَهِ روايت كَيااوركَهَا كه بيرهديث سن ب-الله الله.

تخريج حديث (سان تومني باب ما جاء في هوان الدنيا على الله عزوجل جهود وقم: ١٠٠٠ سنن الدارمي بأب في فضل العلم ياصد فضل العلم والعالم بعص ١٠٠٠ قم: ١٠٠٠ تعاف الخيرة المهرة للبوصيري بأب ما جاء في العلم يعص ١٠٠٠ قم: ١٠١٠ المعجد الاوسط للطيراني من اسه على جرص ٢٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ سنن ابن ماجه بأب مثل الدنيا - جاصن ١٠٠٠ رقم: ١١٠٠)

شرح حديث وتعليم الأمنت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنّان ال حديث كي تحت لكيمة جيل:

ہم مہلے بتا تھے ہیں کہ جو چیز اللہ ورسول سے غافل کردے وہ دنیا ہے یا جواللہ ورسول کی تاراضی کا سبب ہووہ دنیا ہے، بال بچوں کی پرورش،غذالباس، گھر دغیرہ حاصل کرناسنت انبیاء کرام ہے بید نیانبیں۔اس معنی سے واقعی دنیااور دنیا والی چیزیں کھنتی ہیں۔

ساستا منقطع ہے کونکہ میں چیز یہ دنیا نہیں ہیں۔ اللہ کے ذکر سے مراد ساری عبادات ہیں۔ والا بنا ہے ولی سے جمعتی قرب یا محبت یا تابع ہونا یا سبب لبدائ جملہ کے چار معنی ہیں: وہ حضرات انبیاء واولیاء جواللہ سے قریب کردیں یا اللہ تعالٰی ان سے محبت کرتا ہے، یا جو ذکر اللہ کا سبب ہے۔ تعالٰی ان سے محبت کرتا ہے، یا جو ذکر اللہ کا سبب ہے۔ (اشعہ) یعنی اللہ کا ذکر اللہ کے مجوب ہیں۔ حدیث اللہ کا ذکر اللہ کے محبوب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کا ذکر ہر عبادت ہر سعادت کا مرہ جیسے بدن کے لیے جان ضروری ہے ایسے ہی مؤمن کے لیے ذکر اللہ کا بقاء آسان و زمین کا قیام ہے۔ (مرقات) جب ذاکرین فنا ہوجا کی گے تو قیامت آجاوے گی۔ (برنا ڈالدانج ، بی کے موال کا بقاء آسان و زمین کا قیام ہے۔ (مرقات) جب ذاکرین فنا ہوجا کی گے تو قیامت آجاوے گی۔ (برنا ڈالدانج ، بی کے موال کا بقاء آسان و زمین کا قیام ہے۔ (مرقات) جب ذاکرین فنا ہوجا کی گے تو قیامت

(1390) وَعَنْ آنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَرَجَ فَيْ طَلْبِ الْعِلْمِ فَهُو فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَثْنَى يَرْجِعَ". رُوَالُالرِّرْمِيْنِيْ، وقال: "حَدِيْثُ حَسَنَّ".

حضرت انس کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے سے فرمایا: جو شخص علم کی ملاش میں نکلے وہ اللہ اللہ کے سے درایت میں نکلے وہ اللہ کے درایت میں سے حق کے دواہی آ جائے۔ اسے ترمذی فروایت کیااور کہا کہ رہے دیث حسن ہے۔

تخریج حلیت: (سنن ترمذی باب فضل طلب العلم ، جوص ۱۰۰ رقم: ۱۳۷۵ المعجم الصغیر للطبرانی باب انحاء من ۱۳۸۰ الحسان جوص ۱۵۲۰ رقم: ۱۵۲۰ و

جس کا نواب بعد موت بھی ملتار ہتاہے۔ (یزا ڈالمناجے، جاصے ۱۲)

(1391) وَعَنْ آئِ سَعِيْدٍ الْخَلَدِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

"لَنْ يَشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنَ خَيْدٍ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاكُ

الْجَنَّةَ". رَوَالُاللِّرُمِذِئْ، وَقَالَ: "حَدِيْدُ حَسَّى".

مثر حديث: حليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے ہيں: ليعن علم مين كرچ صرور الديك معادمة من منتقب منتقب

لین علم دین کی حرص ایمان کی علامت ہے، جتنا ایمان تو می اتن ہی بیر حرص ذیا دہ، بڑے بڑے علاء علم پر قناعت نہیں کرتے۔ صوفی وفر ماتے ہیں اُطلبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ اِلْعَارہ سے قبر تک علم سیکھو۔اس حدیث میں علم کے حریص کو جنت کی بشارت ہے۔ ان شاء الله علم دین کا متلاثی مرتے ہی جنتی ہے۔ علاء فرماتے ہیں کہ سی کو اپنے خاتمہ کی فرم منبیل سواعالم وین کے کہان کے لیئے حضور نے وعدہ فرمالیا کہ اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے عم دین ویتا ہے۔

(يرنأ ڈالسنانيج، جا س ۲۱۹)

حضرت ابوامامہ کی عابد پر نصیلت ہوں ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: عالم کی عابد پر نصیلت یوں ہے جیسی تم میں سے کم تر آ دی پر میری فصیلت ہے۔ پھر رسول اللہ کی نے فرمایا: یقینا اللہ اور اس کے فرشتے اور آسان و زیبن والے حتیٰ کہ بلول میں چیونٹیاں اور پانی میں محیلیاں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم وینے والے کے لیے وعائے خیر کرتے ہیں۔ اے تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیصد برث حسن ہے۔

(1392) وَعَنُ آيِ أَمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "فَضُلُ الْعَالِمِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "فَضُلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَالِمِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ وَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ وَمَلَا يُكُونُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ وَمَلَا يُكُونُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ وَمَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ وَمَلَا يُكُونُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهِ اللهُ ا

تخريج حليث (سان تومذي بأب ما جاء في فضل النفقة على العبادة جوص مرقم: ١٠٨٥ سان الدارمي باب من قال العدم الخشية وتقوى الله جوص-١٠١ قم: ١٨٩ مستدالحارث بأب فضل العلماء جوص ١٠٥ قم: ٢٨٩ المعجم الكبير للطبر الى من اسمه صدى بن العجلان جمص ٢٦٣ رقم: ١١٢٤)

شرح حديث : حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحتّان ال حديث كتحت لكهة بين:

ظاہر سیہ کہ ان سے خاص مرومراز نبیں بلکہ عمومی سوال ہے، لینی اگر دوآ دمیوں میں سے آیک عالم اور آیک عابد ہوتو درجہ کس کا زیادہ ہوگا ، عالم وعابد کے معنی ہم پہلے بیان کر تھے۔

(میری فضلت ہے) یہ تشبیہ بیان نوعیت کے لئے نہ کہ بیان مقدار کے لئے، لین جس قسم کی بزرگی مجھ کو تمام مسلمانوں پر حاصل ہے اس قسم کی بزرگی عالم کو عابد پر لیتیٰ دینی بزرگی نہ کہ محص دنیاوی، آگر چان دونوں بزرگ بول میں مسلمانوں پر حاصل ہے اس قسم کی بزرگی عالم کو عابد پر لیتیٰ دینی بزرگ نہ کہ محص دنیاوی، آگر چان دونوں بزرگی الدار کو فقیر پر مال کی، جتنے والے کو بے کس پر قوت کی، حسین کو بدشکل پر جمال کی بزرگی حاصل ہے، جوابدا آلآباد تک قائم جمال کی بزرگی حاصل ہے، جوابدا آلآباد تک قائم ہمال کی بزرگی حاصل ہے، جوابدا آلآباد تک قائم ہما ایسے بی عالم کو جانل پر آجی سکندر کو کسی فقیر پر ملکی بزرگی نہیں، گرامام ابوطنیفہ کو تمام مقلدین پر بے پناہ عظمت اب بھی حاصل ہے۔ دبیال رہے حضورانور صلی اللہ تو اللہ تعالم کو نبیوں پر اور درجہ کی بزرگی ہے، صحابہ پر اور درجہ کی، اونیاء و علماء پر افران ہی کی مثال نور چراغ سے دی گوئین رہ تعالی فرما تا ہے: مُدَّدُلُ نُورِ ہِ کَیِشْکُرة فِیْهَا مِصْبَامُ اس آیت میں نور الٰہی کی مثال نور چراغ سے دی گوئی ہوئی کی میں اس آخری درجہ کی طرف اشارہ ہے۔ فرماتے ہیں: وَاحْشُدُنُ کُورِ ہِ کَیِشْکُرة فِیْهَا مِصْبَامُ اس آیت میں نور الٰہی کی مثال نور چراغ سے دی گوئی طرف الناکہ چراغ کے فورکواس نور سے کیانسیت کا ایسے میں ہوئی تمثیل ہے۔

منائکہ سے حاملین عرش فرشتے اور احل سلوت سے باقی فرشتے مراد ہیں۔ائڈ کی صلوۃ سے اس کی خاص رحمت اور علی کی صلوۃ سے حاملین عرش فرشتے اور احل سلوت کے لیے ہیں۔ رب علوق کی صلوۃ سے خصوصی وعائے رحمت مراد ہے، ورنہ عام رحمتیں اور عام وعائمیں سارے مسلمانوں کے لیے ہیں۔ رب تعالٰی فرماتا ہے: وَیَسْتَغْفِیٰ وَنَ لِمَّنْ فِالَٰ فِی یُصَالِحَ کَ لِیے ہیں۔ رب تعالٰی مرب نہ اور فرماتا ہے: وَیَسْتَغْفِیٰ وَنَ لِمَّنْ فِالَٰ فِی اللّٰہِ کُلُوت کے مُلَا فِی مِلْوَیْ کُلُوت کُلُوت کُلُوت کُلُوت کُلُوت کُلُوت کُلُوت کے مرابر ہوجا کی کوئکہ حضور پر بھی رب تعالٰی صلوۃ ہمیجہ ہے اور علماء پر بھی۔ (برا ڈالناجی، جام 10)

حفرت ابودرداء ﷺ ہوئے سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفر ماتے ہوئے سن جو کسی راستہ میں علم کی طلب کرتے ہوئے چلا اللہ اس کے ہے جنت کا راستہ آسمان کر دے گا۔اور فرشتے طالب عم کے کام پر خوش ہوکراس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں ورع م کے الیے آسمان وز بین والے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ پانی کی محیولیاں اور عائم کی نفسیت عابد پر یوب حتیٰ کہ پانی کی محیولیاں اور عائم کی نفسیت عابد پر یوب ہے جیسے چاند کوسب ستاروں پر نفسیلت صاصل ہے اور عام وریم و عالم انہیاء کے وارث ہیں اور ہے فتک انہیاء کے در جم و

وَعَنْ اللهُ وَاللهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ لَهُ عَلَيْهًا سَهَلَ عَلِيْقًا يَبْتَنِي فِيْهِ عِلْبًا سَهَلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِنَّ الْمِلَائِكَةَ لَتَضَعُ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِنَّ الْمِلَائِكَةَ لَتَضَعُ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِنَّ الْمِلَائِكَةَ لَتَضَعُ وَإِنَّ الْمُلائِكَةَ لَتَضَعُ وَإِنَّ الْمُلائِكَةَ لَتَضَعُ وَإِنَّ الْمُعَالِمِ الْعِلْمِ رَضًا عِمَا يَضَنَعُ وَإِنَّ الْمَائِدِ وَمَن فِي السَّلوبِ وَمَن فِي الْمَائِدِ الْمُواكِدِ وَمَن فِي السَّلوبِ وَمَن فِي الْمَائِدِ الْمُواكِدِ وَمَن فِي السَّلوبِ وَمَن فِي الْمَائِدِ الْمُواكِدِ عَلَى الْمُائِدِ الْمُواكِدِ وَالْتَهُ الْمُعَالِمِ الْمُعَلِيدِ كَفَضُلِ الْقَهْرِ عَلَى سَائِدِ الْكُواكِدِ، وَالْ الْمُعَلِيدِ الْمُعَلِيدِ كَفَضُلِ الْقَهْرِ عَلَى سَائِدِ الْكَوَاكِدِ، وَالْكَواكِدِ، وَالْكَواكِدِ، وَالْكَواكِدِ، وَالْكُولِكِ الْمُعَلِيدِ الْمُعْلَى الْمُعَلِيدِ عَلَى سَائِدِ الْكُولِكِ الْمُؤْتِ الْمُعْلِقُولُ الْمُعْلِيدِ وَاللّهُ الْمُعْلِيدِ الْمُعْلِيدِ وَاللّهُ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ الْمُعْلِيدِ الْمُعْلِيدِ وَالْمُعْلِيدِ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ الْمُعْلِيدِ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِيدِ الْمُعْلِمُ الْمُؤْتِ الْمُولِ الْمُعْلِيدِ الْمُعْلِمُ اللّهُ الْمُعْلَى الْمُعُمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ

دیتار کا وارث کمی کونیس بنایا انہوں نے مرند کو ہے وارث بنایا ہے توجس نے اس کولیااس نے بزست سے بر حاصل کیا۔ (ترندی)

دِيْنَارًا وَّلَا دِرُهَمًا وَّائِمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنُ آخَلَهُ ٱخَلَىٰ بَحَظِّ وَّافِرٍ \* رَوَاهُ الرِّرْمِنِ فَيُ

تخويج حلايث أرسان ابوداؤد بأب الحث عل طلب العلم به من المه وقم: ١٩٠٧ الإداب دلبر التي بلب من عرير الم في تعلم الكتاب والسلة بعن من وقر ١٠٠٠ سران مرد من المعلم الكتاب والسلة بعن المدادة بعن العبادة بعن العباد والعباد والعباد بعن المعام والعباد بعن المعام والعباد بعن المعام بعن المعام العباد والعباد بعن المعام والعباد بعن المعام المعلم والعباد بعن المعام المعلم والعباد بعن المعام بعن المعام المعلم والعباد بعن المعام المعلم والعباد بعن المعام بعن المعام بعن المعام بعن المعام بعن المعام المعلم المعلم والعباد بعن المعام بعن المعام

(طالب علم کے کام پرخوش ہوکراس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں) ظاہر یہ کہ پہال حقیقی معنی ہی مراد ہیں کہ بنب طالب علم میں مشغول ہوتا ہے تو اس کا کلام سفنے کے لیئے ملائکہ ینچاتر آتے ہیں اور گفتگو سفتے ہیں جیسہ تلاوت قر ان کے موقعہ پر یا قیامت ہیں طالب علم کے قدموں کے ینچ فرشتے اپنے پر بچھا کیں گے یا مطلب یہ ہے کہ طالب عم کے بیئے ملائکہ نیا زمندی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کی مشقتوں کو آسان کرتے ہیں۔ دب تعالی فرما تا ہے: وَاغْیِفْقُ لَکُمُنْ بِمُنْکَا اللّٰ اِسَ جگہ مرقا ہے نے اس کے متعلق بجیب وا قعات بیان فرمائے ہیں۔

ر عالم کی نضیلت) عالم سے مراد وہ عالم ہے جو صرف ضروری اٹلال پر قناعت کرے اور بجائے نوافل سے عمی خدمات انجام دے۔عابد سے دہ شخص مراد ہے جو صرف اسپے ضروری مسائل سے واقف ہواور اسپے اوقات نوافل ہیں خدمات انجام دے۔عابد سے دہ شخص مراد ہے جو صرف اسپے ضروری مسائل سے واقف ہواور اسپے اوقات نوافل ہیں گزارے ۔بدین اور فاس عالم اور فرا جائل عابد اس گفتگو سے خارج ہے۔خیال یہ چاند آفی ہے سے نور لے کر رات میں سارے عالم کو جگرگاد بتا ہے،ایسے بی عالم نبی سلی الشعلیہ وسلم سے فیض لے کردین روشنی پھیلاد سیتے ہیں۔ تاریخ ورنور ہیں سمارے عالم کو جگرگاد بتا ہے،ایسے اور عالم عالم کے لیئے کوشش کرتے ہیں،عابد اپنی کملی بچیا تا ہے، عالم عوفان سے لوگوں کا جہاز نکال لے جاتا ہے، عالم عندی افضال۔

(علماء انبیاء کے دارت ہیں) سبحان اللہ! جب مورث اتنے اعلٰی تو دارث کیے شان دار ہوں ہے۔ مرقاۃ نے فر مایو کہ

علائے مجتبدین رسولوں کے وارث ہیں اور علمائے غیر مجتبدین نبیوں کے، لفظ علماء وا نبیاءان دونوں کوش مل ہے۔خیال رہے کہ علمائے اسلام حضور کے وارث اور چونکہ حضور تمام نبیوں کی صفات کے جامع ہیں لہذا علماء سار بے انبیاء کے وارث ہوئے۔

خیال رہے کہ بعض انبیاء تارک الد نیا تھے جنہوں نے کچھ جمع نہ کیا جیسے حضرت بھی عیسیٰ علیما السلام اور بعض نے بہت مال رکھا۔ جیسے حضرت سلیمان وواؤدعلیما السلام لیکن کسی نمی کی مالی میراث نہ بٹی ،ان کا چھوڑ ا ہوا مال دین کے لیئے وقف ہوتا ہے اور تا قیامت علماءان کے وارث، ای لیئے علماءکووارثین انبیاءکہا جا تا ہے۔ (براہ ڈالمناجی، جام ۲۱۰)

(1394) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍهِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "نَضَّرَ اللهُ امْرَأُ سَمِعَ مِنَّا شَيْقًا، فَبَلَّغَهُ كَبَا يَعْوَلُ: "نَضَّرَ اللهُ امْرَأُ سَمِعَ مِنَّا شَيْقًا، فَبَلَّغُهُ كَبَا يَعْوَلُ: "نَصَّرَ اللهُ امْرَأُ سَمِعَ مِنَّا شَيْقًا، فَبَلَّغُ كَبَا شَمِعَهُ، فَرُبَّ مُبَلِّغُ آوَنِي مَنَ سَامِعٍ". رَوَاهُ البِّرْمِلِي فَي سَامِعٍ". رَوَاهُ البِّرْمِلِي فَي سَامِعٍ". رَوَاهُ البِّرْمِلِي فَي سَامِعٍ". وَقَالَ: "حَلِيْكَ حَسَنَ صَوِيْحٌ".

حضرت ابن مسعود و است روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ اور کو رائے ہوئے سبار اللہ اس آ دمی کو تر وایت ہے کہ میں تر وتازہ رکھے جس نے ہم سے پچھ پسن کر اس کو آگے پہنچایا جس طرح سنا تھا کیونکہ کتنے ہی پہنچانے والے سننے والے سے زیادہ سجھ رکھتے ہیں۔ اسے تر مذی نے دوایت کیا اور کہا ہے حدیث سن سجے ہے۔

تخريج حلايث (سأن ترمذي بأب ما جاء في الحد على تبليغ السباع جهس ولم: ١٠١٠ الإداب للهيها أياب من غلاوراح في تعلم الكتاب والسنة جهس الرقم: ١٠١٠ سن ابوداؤد بأب فضل نشر العلم جهس الارقم: ١٢١٠ سن ابن ماجه بأب من بلغ علما جهس وقم: ٢٢٠ من المحمد باب من بلغ علما بعن مراجه والسنة باب المن ماجه بأب من بلغ علما بعن مراجه والمداد باب من بلغ علما والمداد والمدا

شرح حدیث: حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: (جوہم سے مجھ سنے) لیتن مجھ سے یامیر ہے محابہ سے میرایا ان کا کوئی قول یا ممل سنے ۔لہذا حدیث چارت می ہوئی حضور کا قول اور فعل محابہ کا قول اور فعل ۔ای لیئے میڈا جمع اور شیشاً نکرہ ارشاد ہوا۔

(پھرجیسا سنے ویسائی پہنچادے) اس طرح کہ ضمون شدید لے یا حدیث کے الفاظ میں فرق شہ پیدا ہو۔ خیال رہے کہ ابن عمر ، مالک ابن انس ، ابن سیرین وغیر ہم کے نز دیک حدیث کی روایت بالمعنے حرام ہے ، کیونکہ بسااو قات لفظ کے بد لئے ہے معنی بدل جائے ہیں اور راوی کو خبر نہیں ہوتی اور امام حسن ، شعی بختی و مجاہد و غیر ہم کے نز دیک روایت بالمعنی جائز کہ راوی حدیث کے الفاظ اس طرح بدل دے کہ معنی نہ بدلیں۔ پہلے قول میں احتیاط ہے دوسر سے میں مخبائش ، بہتر یہی کہ راوی حدیث کے الفاظ اس طرح بدل دے کہ معنی نہ بدلیس۔ پہلے قول میں احتیاط ہے دوسر سے میں مخبائش ، بہتر یہی ہے کہ الفاظ ہی نہ بدلیس۔ دیکھیے حضرت واکل ابن جمر نے نماز کی آمین کے بارے میں فر مایا منڈ ببھا صَوتَ نہ بعض راویوں نے اسے رَفع ہما صَوتَ نہ ہم الفاظ ہمی نہ بدلیس کے است روایت کیا۔ وہ سمجھ کہ دونوں کے معنے ایک ہی ہیں گر بعد والوں کو دھو کہ داکہ کہ شایداس کا ترجمہ تھا کہ آمین کھنے کر الف کے مدے ساتھ کہی ، روایت بالمعنی میں یہ خطرے ہیں اس لیئے فرمایا کہ جیسی سے والی پہنچائے۔ (برا ڈالنائج ، جاس ۲۲۲)

(1395) وَعَنُ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجِمَ يَوْمَ الْقِيْمَةِ بِلِجَامٍ شِنْ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجِمَ يَوْمَ الْقِيْمَةِ بِلِجَامٍ شِنْ نَادٍ". رَوَاهُ آبُو دَاوْدَ وَالرِّرْمِيْرَيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنْ".

تخريج حليث (سأن ابوداؤد باب كراهية منع العلم جهن ١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ سنان ترمذي باب ما جاء في كيان تعبو جوص الرقم: ١٩١١ البستندلك للعاكم كتاب العلم بجاص ١٩٠١ رقم: ١٩٠٥ له مجم الاوسط من احمه همده جوص ١٠٠٠ رقم ١٠٠٠ المعجم الاوسط من احمه همده جوص ١٠٠٠ رقم ١٠٠٠ المعان اين ماجه بأب من سئل عن علم فكتبه بجاص ١٠٠ رقم ١٠٠٠)

شرح حدیث: کبیره گناه ،

تقييحت طلب كرو

ایک دن دافتی رخ و تان ل، صاحب نجو دونوال سلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم نے خطبہ ارشا دفر ما یا اور مسلما نوں کے بجھے گروہوں کی تعریف فر مائی ، پھرار شا دفر مایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جوایئے پڑوسیوں کونیوں سے نہیں سکھتے ، نہ نئی کی دعوت دیتے اور نہ ہی برائی سے شخ کرتے ہیں ، اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جوایئے پڑوسیوں سے نہیں سکھتے ، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی تھیجت طلب کرتے ہیں ، الله عزوجل کی قسم! چاہے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے ، سمجھتے اور نہ ہی تھیجت کرے اور نیکی کی دعوت دے ، ای طرح دوسری قوم کو چاہے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سکھے ، سمجھ اور تھیجت کرے اور نیکی کی دعوت دے ، ای طرح دوسری قوم کو چاہے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سکھے ، سمجھ اور تھیجت حاصل کرے ور نہ جلہ ہی انہوں اس کا انجام بھگٹنا پڑے گا۔

پھرآ ہے ملی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف سے بیچے تشریف لے آئے ، توصحابہ کرام علیہم الرضوان نے (ایک دوسرے سے) استغسار قربایا کرآ ہے کے خیال میں رسول بے مثال ، پی بی آ منہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ان لوگوں سے کون سے لوگ مراو لئے ہیں؟ تو دوسروں نے انہیں بٹایا: ان سے مراد اَشعری قبیلہ والے ہیں کیونکہ وہ فقہاء کی تو م ہے اور ان کے پڑوی جھا کیارا عرائی ہیں۔

ترجمه کنز الایمان :لعنت کئے سکتے دہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عینی بن مریم کی زبان پریہ بدلهان کی نافر مانی اور سرکشی کا۔ (پ6،المائمة:78)

( مجمع الزوائد، كمّاب العلم، باب في تعليم من لا يعلم ، الحديث ٨ س، ير، ج ا ، م ، انغظ بدم الفطن )

ساتھەردايت كىياہے۔

(1396) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْبًا ثِنَا يُبْتَغَى بِهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْبًا ثِنَا يُبْتَغَى بِهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمُهُ إِلاَّ لِيُصِيْبَ بِهِ وَجُهُ اللهِ - عَزَّوجَلَّ - لاَ يَتَعَلَّمُهُ إِلاَّ لِيُصِيْبَ بِهِ عَرْضًا مِنَ اللَّهُ نَيَا، لَمْ يَجِلُ عَرُفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ عُرَضًا مِنَ اللَّهُ نَيَا، لَمْ يَجِلُ عَرُفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْجَنِّةِ يَكُومُ الْجَنِّقُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْجَنِينَ : رِيْحَهَا ـ رَوَالُا اللهُ كَاوُدَ بِإِسْنَادٍ الْجَنِينَ : رِيْحَهَا ـ رَوَالُا اللهُ كَاوُدَ بِإِسْنَادٍ مَنْ اللهُ اللهِ يَعْنَى: رِيْحَهَا ـ رَوَالُا اللهُ كَاوُدَ بِإِسْنَادٍ مَنْ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ا

مُ تخريج حليث (سان ابوداؤد باب في طلب العلم لغير الله تعالى جهس١٠٠ رقم: ٢٠١٠سان ابن ماجه بأب الانتفاع

بالعلم ولاعمل به جاص ۱۰ وقم: ۱۵۱ مسئن امام احمد بن حنبل مسندان هريوة وضى الله عنه جاصده وقريم مسند المام احمد مسند المام احمد مسند أن المام المام احمد المام احمد المام المام

شرح حديث: حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنّان اس حديث كتحت لكهترين:

سی حدیث گزشته احادیث کی شرح ہے جس میں قرمایا گیا کہ علم وین رضائے الہی کے لیئے حاصل کر واسے صرف دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ونیا کے سامان سے رو بہی بیر بھی مراد ہے اور دنیوی عزت وجاہ بھی۔ مرقاق نے فرمایا کرنے کا ذریعے دنیا حاصل کرنے کی دوصور تیں ٹیل: ایک مید کرد نیا اصل مقصود ہوا درعلم دین تحف اس کا دسیلہ میں تحت برائے وہی یہاں مراد ہے۔ دوسرے مید کہ علم وین سے دین ہی مقصود ہو گر حیحا دنیا بھی حاصل کی جائے تا کہ فراغت سے خدمت وی یہاں مراد ہے۔ دوسرے مید کہ علم وین سے دین ہی مقصود ہو گر حیحا دنیا بھی حاصل کی جائے تا کہ فراغت سے خدمت دین ہوسکے میرمنوع نہیں ، کیونکہ اب دین مقصود ہے اور دنیا اس کا دسیلہ فقیر عالم کا دعظ دلوں میں موثر نہیں ہوتا۔ حضرات خلفائے راشدین نے خلافت پر تنو این کیس۔ جہاد کا بھی یہی تکم ہے کہا گر فقط غنیمت کے لئے کرتا ہے تو براا درا گر تولیخ دین کے لئے ہا دونگیمت و ملک اس کا دسیلہ ہے تو اچھا ہے۔

(جنت کی خوشبوبھی ندسو تکھے گا) اولاً اگر چیریا کاری کی سزا بھگت کریاحضور کی شفاعت کے ذریعہ معافی ہوجائے گ۔ (جنت کی خوشبوبھی ندسو تکھے گا) اولاً اگر چیریا کاری کی سزا بھگت کریاحضور کی شفاعت کے ذریعہ معافی ہوجائے گ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے روایت ہے کہ بیس نے رسول اللہ کے کوفر ماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو بول قبض نہ فرمائے گا کہ سینوں میں سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو بول قبض نہ فرمائے گا کہ سینوں میں سے علم چھین لے بلکہ اہل علم کوفیض کر کے علم کوفیض کر کے علم کوفیض کر کے اللہ وہ کا تو لوگ جا بالوں کو گا۔ حتیٰ کہ جب عالم کوئی نہ درہے گا تو لوگ جا بالوں کو سردار بنالیس مے ۔ پس لوگ ان سے سوال کریں گے تو وہ بغیرعلم کے فتو ہے دیں گے خود بھی گراہ ہوں گے لوگوں وہ بغیرعلم کے فتو ہے دیں گے خود بھی گراہ ہوں گے لوگوں کوبھی گراہ کریں گے ۔ (متنق علیہ)

(1397) وَعَنْ عَبْلَ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاضِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ الْعِلْمَ الْعَلَى اللهَ اللهَ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ الْعَلْمَ اللهَ اللهَ اللهُ اللهُ

تخریج حلیت : (صبح بخاری: باب کیف یقیض العلم : جاص ۱۳ رقم: ۱۰۰ صبح مسلم ، باب رفع العلم و قبضه وظهود الجهل والفتن فی آخر الزمان جهض ۲۰ رقم: ۱۵۰ میان این ماجه باب اجتناب الرای والقیاس جاص ۲۰ رقم: ۱۵ المعجم الصغیر للطبرانی باب الزای من اسعه ترکویا جهص ۱۳۰ رقم: ۱۵۰ میان ترمذی باب ما جاء فی فعاب العلم ، جوص ۱۳ رقم: ۱۵۰ الصغیر للطبرانی باب الزای من اسعه ترکویا جهص ۱۳۰ رقم: ۱۵۰ رقم المصلی ترمذی المحالی باب ما جاء فی فعاب العلم ، جوص ۱۳ رقم: ۱۵۰ می الصغیر المصلی ترم حدیث کی تحت لکھتے ہیں:
میر حدیث کا ترمی میں فرما یا گیا کے قریب قیامت علم اُنھ جائے گیا، جہالت پیمل جائے گی ، ایمنی اس کے ایمنے کا در بعد نہ دوگا کہ لوگ پڑھا ہول جائے گی ، ایمنی اس کے ایمنے کا ذر بعد نہ ہوگا کہ لوگ پڑھا ہول جائے گی ، ایمنی اس کے ایمنے کا ذر بعد نہ ہوگا کہ لوگ پڑھا ہول جائے گی ، ایمنی اس کے ایمنی کی در بعد نہ ہوگا کہ لوگ پڑھا ہول جائے گی گی کے بلک علماء وقات یا تے رہیں گے اور بحد میں ودموے علماء بیدا نہ ہول گ

جبیہ کداب ہور ہاہے کہ آیک خلقت انگریزی کے پیچھے پھر رہی ہے، دین رسول اللہ پیٹیم ہوا۔ رہ میں ہیم ہے ہم ، ین مر ، ہے۔



الله كے نام سے شروع جوبر امہر بان نہایت رم والا ہے اللدكي حمدوشكرك بيان مين

الثد تعالیٰ نے فر مایا: تو میری یا د کرومیں تمہر اچ جا کرول گا اورمیراحق مانواورمیری ناشکری نه کرو\_

تَعَالَى وَشُكُرِهِ حمدوشكركي فضيلت 99-بَابُ فَضُل الْحَبُد وَالشُّكُر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَاذُكُرُونِي آذُكُرُكُمُ وَاشَكُرُوا لِي وَلا تَكُفُرُونِ) (البقرة: 152)

يشعر اللوالؤمن الزحيم

14-كِتَأْبُ حَمْلِ اللهِ

مشرح: حضرت صدرالاً فاضل سيِّدُ ناموليما محدنعيم الدين مُراداً بادى عليدرهمة الله الهادى فَزاين العرفان ميساس ك

ذكرتين طرح كا موتاب-(١) كساني (٢) قلبي (٣) بالجوارح \_ذكرلساني تشبيح ، تقذيس ، ثناء وغيره بيان كرنا ب خطبه توبداستغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکر قبلی اللہ تعالیٰ کی نعبتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرناعلما و کا استنباط مسائل میں غور کرنا بھی اس میں داخل ہیں۔

وكربالجوارح بيهب كماعضاء طاعب اللي مين مشغول مون جيرج كے لئے سفركرنابيذكر بالجوارح مين واخل بي نماز تنیوں مسم کے ذکر پرمشمنل ہے تھے وکلبیر ثناء وقراءت تو ذکراسانی ہے اورخشوع وخصوع اخلاص ذکرقلبی اور قیام ، رکوع وجود وغيره ذكر بالجوارح ہے۔ابن عباس مضى الله عنهمائے فرمایا:الله تغالی فرما تاہےتم طاعت ہے لا کر جھے یا د کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گاصحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی فرما تا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کوانیے ہی یا دفرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا موں۔ قرآن وحدیث میں ذکر کے بہت نصائل وارد ہیں اور میہ ہرطرح کے ذکر کوشامل ہیں ذکر بالجمر کوبھی اور با ماخفاء کو مجمى \_ (خزائن العرقان) \_

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَأَنْ شَكَرُتُمْ لِأَزِيدَنَّكُمُ) اورالله تعالی نے ارشا وفر مایا: اگر احسان مانو مے تو میں تمہیں اور دو نگا۔

شرح: حضرت صدرالاً فاضِل سِیّدُ نامولینا محد نعیم الدین مُراداً بادی علیه رحمة الله افهادی فَرَ اس العرفان میں اس کے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے ۔شکر کی اصل سے ہے کہ آدی تعمت کا تصور اور اس کا ا ظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ نیم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خُوگر بنائے۔ یہاں ایک بار کی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالٰی کی نعتوں اوراس کے طرح کے فضل وکرم واحسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعتیں زیاوہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالٰی کی تحبت بڑھتی چئی جتی ہے۔ یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلٰی مقام ہیہ ہے کہ نیعم کی تحبّت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باتی نہ رہے ، یہ مقام صدیقوں کا ہے۔ اللہ تعالٰی اپنے فضل ہے جمیں شکر کی تو فیق عطافر مائے۔ (خزائن العرف ن

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَقُلِ الْحَهُدُ لِلهِ) (بنى اسرائيل: 111)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَأَخِرُ دَعُوَاهُمُ آنِ الْحَهْلُ لِلْهِرَبِّ الْعَالَبِيْنَ) (يونس: 10).

اورالله تعالی نے ارشاد فرمایا: اور بول کبوسب خوبیان اللہ کو۔

اورالله تعالی نے ارشادفر مایا: اور ان کی دعا کا خاتمہ بیہ ہے کہ سب خوبیوں سراہااللہ جورب ہے سارے

جہان کا۔

حضرت ابوہریرہ کی اسے دوایث ہے کہ رسول اللہ کی کے پاس شب معراح کو دو پیانے لائے ۔
اللہ کی کے باس شب معراح کو دو پیانے لائے ۔
ایک شراب کا اور دورہ (کا پیالہ) لے ایا تو حضرت دوئوں کو دیکھا اور دورہ (کا پیالہ) لے ایا تو حضرت جبرائیل نے کہا: کیا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت عطا فر مائی۔ اگر آپ شراب پکڑ کیتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی ۔ (مسلم)

(1398) وَعَنُ آئِ هُرَيُرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِي لَيْلَةَ أَسْرِى بِهِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِي لَيْلَةَ أَسْرِى بِهِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِي لَيْلَةَ أَسْرِى بِهِ بِقَدَرَ إِولَيْهِمَا فَأَخَلَ اللهِ النَّيْقَ هَاكَ النَّيِي اللهِ النَّيِي هَاكَ النَّيِي اللهِ النَّيِي هَاكَ اللهُ النَّيِي هَاكَ النَّيِي اللهِ النَّيِي هَاكَ اللهِ النَّيِي هَاكَ اللهُ النَّيِي هَاكَ اللهُ النَّيِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ النَّيِي اللهُ اللهُ النَّيِي اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ الله

تخريج حليت ، رصيح بخارى باب قوله اسرى بعيدة ليلا من البسجد الحرام جهس ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ السان الكيلى للبيهة بأب ما جاء في تحريد الخير جهس ٢٨٠٠ رقم: ١٤٤١ سان الدارجي بأب ما جاء في الخير جهس ١٠٠١ رقم: ١٠٨٨ صيح مسلم بأب جواز شرب الدين جهس ١٠٠٠ رقم: ١٠٥٥ مسلد امام احدين حتيل مسلداني هريرة مجهس ١١٥ رقم: ١٠١٥)

مرح حديث: حكيم الأُمَّت معرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كتحت لكهة بين:

خیال رہے کہ فیہ خمر فرما کر بتایا گیا کہ شراب اس برتن میں تھوڑی کی تھی اور احدهالبن فرما کر بتایا کہ دووھ برتن میں بہت زیادہ تھا گویا خود برتن دودھ بن گیا تھا، دنیا کی ہدایت اور ایمان واعمال دودھ کی شکل میں چیش ہوئے اور یہال ک بدعقیدگی بدعملی ن شراب کی صورت میں دکھائی گئیں، یہاں کے اعمال وہاں اجسام ہیں۔

بیاختیاردینا فرشنوں کودکھانے کے لیے تھا کہ اللہ تغالٰی چینور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو حضور کی برکت ہے تھے گا۔ (ازمرقات)

چونکہ بچہ پیدا ہوکر پہلی غذاوود ھے حاصل کرتا ہے اس لیے فطرت دودھ کی شکل میں دکھائی مئی اورشراب انسان کی شکل

14- كِتَابُ مُنْ اللَّهُ وَتَعَالَ وَمُنْ اللَّهِ عَالَى وَمُنْ اللَّهِ اللَّهِ وَعَالَى وَمُنْ اللَّهِ

بگاڑ کرصد ہابد تملیاں برعقبد گیاں اس سے کرادی ہے اس لیے گمرائی سرٹی شراب کی شن میں دیوائی فی جیسے فی سیسیسی ا رحمتوں اور آفتوں کو مختلف شکلوں میں دیکھ لیتے ہیں۔ شاوم عمر نے قبط سالیوں کو خشک بالبیوں دیا گاہوں کی شاہر میں طرح حضرات انبیاء کرام آئندہ وا تعات کو مختلف شکلوں میں ملاحظہ کرتے ہیں۔

اس سے چند سیکے معلوم ہوئے: ایک سے کہ نبی کے مل کا امت پر اثر پڑتا ہے کہ شراب آپ اختیار فرہ نے اور مراب بین است دومرے مید کہ تا قیامت ان شاء اللہ مارے مسلمان بھی گمراہ ند ہوں گے، ان شرا آیک جماعت خرور حق بند ہوں است دومرے مید کہ تا قیامت ان شاء اللہ مارے مسلمان بھی گمراہ ند ہوں گے، ان شرا آیک جماعت خرور جائے ہوں انبعوا السواد الاحظم بڑے ہوئے واورہ ہی جماعت سب پر غالب بین اور ای ۸۰ بلکہ نوے ۹۰ فیصر یہ کی چیروی کرو۔ الحمد للہ اللہ سنت والجماعت اب ہمیشہ سب پر غالب بین اور ای ۸۰ بلکہ نوے ۹۰ فیصر یہ کی چیروی کرو۔ الحمد للہ اللہ سنت والجماعت اب ہمیشہ سب پر غالب بین اور ای ۲۰ بلکہ نوے ۹۰ فیصر یہ کی چیروی کرو۔ الحمد للہ اللہ سنت والجماعت اب ہمیشہ سب پر غالب بین اور ای ۲۰ بلکہ نوے ۹۰ فیصر یہ اللہ اللہ تا ہے کہ بنچائی تمیں ، ویکون خواب میں دورہ یہ ان شاء اللہ وہ ہدایت پر رہے گا اور اے فیر آئی اور نے اللہ کی توفیق سے دورہ بی اختیار کیا ، جو کوئی خواب میں دورہ یہ ان شاء اللہ وہ ہدایت پر رہے گا اور اے فیر توفیق سے کی اس تعبیر کا ماخذ میر حدیث ہے۔ (بڑا ڈالمان فی میروں میں ۲۰۵۵)

الله مَا الله عَلَيْهِ مَا الله مَا الله عَلَيْهِ عَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالله مَا الله عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالله وَمُ الله عَلَيْه وَسَلَّم وَالله وَله وَالله و

تخريج حذيه، (سان ابوداؤد بأب الهدى في الكلام بجيسه وقم المهمال الكيرى للبياق بأب ما يستنل به عن وجوب التحبيد في خطبة الجبعة جيسه وقم المعدمة البيد النازاد مسنداني هويرة رض الله عنه بجيسه وقم المدالية المبعد المعجد المكير للطوراني احاديث كعب بن مالك الانصاري جياص الارقم المدال المالية النكاح جيص الارقم المدالية المكير للطوراني احاديث كعب بن مالك الانصاري جياص الارقم المدالية المالية النكاح جيص الارقم المدالية المرح حديث المدالية ال

بے تنگ سب سے پہلے جس کلام سے زبان گفتگو کا آغاز کرے، وہ یہ ہے کہ انسان بادشاہ حقیقی عَزِّ وَجَلَّ کے نام سے
ابتداء کرے جس کی جمیں کا کنات کے سروار مجبوب پروردگار عَزِّ وَجَلَّ وَسَلَّى اللّٰه تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے ال فرمان
سے خبر دی کہ جو بھی اہم کام بشم اللہ الرَّحْمِ الرَّحْمِ سے شروع نہیں کیا جَا تَا و دِنا کمل رہتا ہے۔

(الدراكمنحوروسورة الناتحان الس٢٦)

ایک روایت میں آفتطنے کی حکبہ آئے تک کالفظ ہے۔ اس کامعنی ہے، تاتقی اور کم برکت والا۔
حضرت سیّد تا این عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حُسن اَ فلاق کے بیکر، نبیوں کے
تا جور بحدوی ترت آ کبر عُرِّ وَحَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کو بیاد شاد فرماتے سنا: لوگوں میں اور روئے زمین پر چلنے
والوں میں سب ہے بہتر علم سکھانے والے ہیں۔ کیونکہ جب ہے دین ظاہر ہوا بنہوں نے اس کی تجدید کی، لوگوں کودین

سکھا یالیکن ان سے اجرت طلب نہ کی۔ اور جب استاذ بچے کو کہنا ہے: بیشیم الله الدُّحْمَٰینِ الدَّحِیْم پڑھ۔ تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس بچے ، اس کے والدین اور استاذ کے لئے جہم سے براہ ت (لینی رہائی) لکھ دیتا ہے۔

(تغبير القرنبي ، البقرة ، فحت الآية ، ٣٠ الجزء اله ول تحت ج ١ مس ٢٧٧)

حضرت سيئذ نا جابر بن عبداللدرض الله تعالى عنها في ارشادفرها يا: جب يسيم الله المؤهلين المؤهبيم نازل بموتى توباق مشرق سيمغرب كي سمت دور سيء بهوا مي سماكن بو تكيل بسمندر جوش مين آسميا، چو پايون في غور سي سننے كے لئے اپنے كان لگا ديئے ، شيطا نون پر منتقر برسائے گئے ، اور الله عز قرض في ارشادفرها يا: جمعے ميرى عزت وجلال كي تسم الجس في پر يسيم الله المؤهلين المؤهبيم پر حمى من ميں اس ميں بركمت و الله والى اور جس في يستم الله المؤهبيم پر حمى من ميں اس ميں بركمت و الله والى اور جس في يستم الله المؤهبين المؤهبيم پر حمى من ميں اس ميں بركمت و الله والى اور جس في يستم الله المؤهبين المؤهبيم پر حمى وه جنت ميں واخل ہوگا۔ (الدر المنه ور الفاتورج المراب مين الله المؤهبين المؤهبين المؤهبين المؤهبيم برامي وه جنت ميں واخل ہوگا۔ (الدر المنه ور الفاتورج المراب مين الله الله المؤهبين المؤهبيم الله المؤهبيم الله والله المؤهبيم الله المؤهبيم الله المؤهبيم الله والمؤهبيم الله المؤهبيم الله والمؤهبيم والمؤهبيم الله والمؤهبيم وا

حضرت سبید تا جا بررض الله تعالی عند سے مروی ہے کہ جب کوئی فخص اپنے تھر میں داخل ہوتے وقت بیسیم الله المؤھلین المؤھلین المؤھلین البیخ آپ سے کہتا ہے: تمہا رے لئے بہاں ندرات بسر کرنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ اور جب کوئی فخص واخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو شیطان اپنے آپ سے کہتا ہے: تنہیں رات کرارنے کی جگہ ہی اللہ نہ پڑھے تو شیطان اپنے آپ سے کہتا ہے: تنہیں رات کرارنے کی جگہ ہی ال کئی اور کرارنے کی جگہ ہی اللہ نہ پڑھے تو کہتا ہے: تنہیں رات کرارنے کی جگہ ہی ال گئی اور رات کا کھانا بھی ال گئی۔ اور جب کھانے کے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو کہتا ہے: تنہیں رات کرارنے کی جگہ ہی ال گئی اور رات کا کھانا بھی ال گئی۔ (میچ مسلم، کا بالاثر بنہ باب آ داب البعام والشراب واحکامهما والحدیث 2018 می 2018)

(1400) وَعَنْ أَنِي مُوْسَى الْأَشْعَرِ تِي رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللهُ عَالَى لِمَلاَئِكَتِهِ: إِذَا مَاتَ وَلَى الْعَبْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى لِمَلاَئِكَتِهِ: وَبَاللهُ تَعَالَى لِمَلاَئِكَتِهِ: وَبَعْمُ فَيَقُولُونَ: نَعَمُ، فَيَقُولُنَ: ثَمَمُ فَيَقُولُنَ: ثَمَمُ فَيَقُولُنَ: ثَمَمُ فَيَقُولُنَ: ثَمَمُ فَيَقُولُنَ: ثَمَمَ فَيَقُولُنَ: ثَمَمَ فَيَقُولُنَ: ثَمَمَ فَيَقُولُنَ: مَمَلَكَ وَاسْتَرْجَعَ، مَاذًا قَالَ عَبْنِ ثَنَ فَيَقُولُونَ: حَمَلَكَ وَاسْتَرْجَعَ، مَاذًا قَالَ عَبْنِ ثَنَ فَيَقُولُونَ: حَمَلَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيقُولُونَ: حَمَلَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيقُولُ اللهُ تَعَالَى: الْبُنُوا لِعَبْنِ ثَى بَيتًا فِي الْجَنَّةِ، فَعَلْنَ: الْمُنْوا لِعَبْنِ ثَى بَيتًا فِي الْجَنَّةِ، فَيقُولُ اللهُ تَعَالَى: الْبُنُوا لِعَبْنِ ثَى بَيتًا فِي الْجَنَّةِ، فَيقُولُ اللهُ تَعَالَى: الْبُنُوا لِعَبْنِ ثَى بَيتًا فِي الْجَنَّةِ، وَقَالَ: وَسَمُّونُ كُونَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَقَالَ: حَبْنِينُ مُسَنَّ وَاللهُ وَقَالَ: وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَلَاكَ وَالْمَالِي مُنْ مُنْ وَقَالَ: وَمَالَانَانَ الْمُنْ مُنْ مُنْ مُنْ وَالْمَالِي مُنْ مُنْ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُ وَالْمُولِكُ وَلَالَالْمُنْ وَلَالِهُ الْمُرْمِلِي مُنْ وَقَالَ: وَالْمَالِكُونَ وَالْمَالِكُونَ وَالْمَالِكُ وَالْمَالِكُونَ وَالْمَالِكُونَ وَلَالْهُ وَلَوْلَ الْمُنْ وَالْمُولِ مُنْ وَالْمَالِقُولُ وَلَالْمُ وَالْمُولِ وَلَا الْمُؤْلِقُولُ وَلَالْهُ وَلَالْمُولِ وَلَى الْمُولِ فَي مُنْ وَالْمُؤْلِقُ وَلَالْمُولُولُ وَلَالِهُ وَلَا الْمُولُولُ وَلَالْمُولُولُ وَلَالْمُولُولُ وَلَالْمُولُولُ وَلَالِهُ وَلَالَالِهُ وَلَالَالِهُ مُلْكُولُولُولُولُولُولُولُولُولُ وَلَالْمُ وَلَالْمُولُولُولُولُولُ وَلَالْمُولُولُولُولُولُولُ وَلَالْمُولُولُولُولُولُولُولُولُولُ وَلَالِهُ وَلَالْمُولُولُولُولُو

حضرت ابوموی اشعری کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے را یا جب کسی آ دمی کا بیٹا فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرئی۔ پس وہ کہتے ہیں ہال تو اللہ تعالی فرماتا ہے : تم نے اس کے دل کہتے ہیں ہال تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرا بندہ کیا کہتا ہے تو فرشتے کی اللہ تعالی فرماتا ہے میرا بندہ کیا کہتا ہے تو فرشتے میں اللہ تعالی فرماتا ہے میرا بندہ کیا کہتا ہے تو فرشتے وانا الله واجعون پڑھتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرا بندہ کیا کہتا ہے اور انا الله میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بنادواوراس کان م میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بنادواوراس کان م میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بنادواوراس کان م میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بنادواوراس کان م میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بنادواوراس کان م میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بنادواوراس کان م میرے بیت الجمد رکھو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ،ور کہا یہ صدیث حسن ہے۔

تخريج حليث: (سان ترمذي بأب فضل المصيبة اذا احتسب جهم ١٠٠١ رقم: ١٠٠١ جأمع الاصول لابن الور الكنار الثالث وهو كتاب الصور جهم ٢٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ مصيح ابن حبان بأب ما جأء في الصور جهم ٢٠١٠ رقم: ١٠٠٠ الاداب للبيهة في الصور والانرجاع مع الرخصة في الهكاء جهم ٢٠٠٠ (قم: ١٥٠١)

شرح حدیث: اولا د کی موت پرکس نے کیا کہا؟

اولا دکی موت بڑا دل سوز، روح فرسااور صبر آزما حادثہ ہوا کرتا ہے اس سانحہ پر بزرگوں دحمۃ اللہ تعالی علیم سے چنر اقوال پڑھیئے اور عبرت حاصل سیجئے۔ واللہ تعالی ھوالمونق!

حضرت انس رضی اللہ تعالی عند کتے ہیں کہ ہم لوگ حضورا کرم صلی اللہ تعالی علید وآلہ وسلم کے فرز ند حضرت ابراہیم رض اللہ تعالی عندی وفات کے وقت آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گئے تو صاحبزادہ کی جائنی کا منظر دیکھ کرآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آئھوں سے آنو جاری ہو گئے تو عبدالرحن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اعز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکیا آپ رور ہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آنو بہنے گئے عوف کے بیٹے ارضی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و بہانا شفقت ہے ، پھر دوبارہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آنو بہنے گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان العیان تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا مایو حفی دہنا وانا بعض اتف یا ابوا ہیم لیحزو تون سے بینی آئی آنسو بہاتی ہے اور دل شکین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہر دارب عزوجل راضی ہواور بلا شہا ہے ابراہیم! رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم تمہاری جدائی پڑھکین ہیں۔ (سٹی ق ج: س ۱۵ اور ہیل)

خضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزندگی وفات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سعد بن عبادہ ومعاذین جبل وأبی بن کعب وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ بھی تھے تو بچہ اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آتھوں سے آسو جاری کی گور میں دیا گیا جب کہ وہ جائن کے عالم میں تڑپ رہا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آتھوں سے آسو جاری ہوگئتو حضرت سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! عزوجل وسلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرما یا کہ یہ شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دی ہے اور اللہ تعالیٰ انھیں بندوں پر دم فرماً تا ہے جو دوسروں پر دم کم کرتے ہیں۔

( ضحیح البخاری، كمّاب البخائز، ماب قول النبی صلی الله علیه دسلم ... الخ ، الحدیث: ۱۲۸۴، ج۱ بس ۴۳۳)

مجا نك پرجمي جا دُ محتو د وتمهارا بحيتمهارا انتظار كرر با بوگا.

(المستدللامام احمد بن منبل معديث فرة المرنى ، الحديث ٢٠٣٨ م. ٢٠٨٣ )

(1401) وَعَنَ انْسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الله لَيْرُطَى عَنِ الْعَبْدِ يَأْكُلُ الْأَكْلَةَ، فَيَحْبَلُهُ عَلَيْهِا، لَيْرُطَى عَنِ الْعَبْدِ يَأْكُلُ الْأَكْلَةَ، فَيَحْبَلُهُ عَلَيْهَا، وَيَشْرَبُ الشَّرُبَةَ، فَيَحْبَلُهُ عَلَيْهَا "رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخویج حدیده ارقم مسلم بآب استعباب جدافله تعالی بعد الإکل والشرب ج ۱۳۰۰ درقم: ۱۱۰۰ سان ترمذی باب ما جاء فی انحید علی الطعام این استعباب جدافله تعالی بعد الإکل والشرب ج ۱۳۰۰ درقم: ۱۹۱۰ مسلد بأب ما جاء فی انحید دفته ج ۱۳۰۰ درقم: ۱۹۱۱ مسلد ایویعل مسئد سند این ای شیبة بأب فی التسبیة علی الععام ای به ۱۳۲۲ مصدف این ای شیبة بأب فی التسبیة علی الععام ای مصدف این ای شیبة بأب فی التسبیة علی الععام ای مصدف این ای شیبة بأب فی التسبیة علی الععام ای مصدف این ای شیبة بأب فی التسبیة علی الععام ای

شرح مديث: كهان اوريد سي يهلي بهم الله يرهنا

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عندنے کہا کہ سرور عالم ملی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کوشیطان اپنے لیے حلال سمجھتا ہے۔ (مسلم ، قم ۱۰۱۲ میں ۱۱۱۱)

اور حضرت سیرنا ابن عماس رضی الله عندے مردی ہے کہ کدرسول کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں کوئی چیز شد پیو۔ بلکہ دو تنین مرتبہ پیواور جب ہیوبسم اللہ کہ لواور جب منہ سے مثا و تو الحمد للہ ک

(ترندی، کتاب الدشرية ، رقم ۱۸۹۲، چسيم ۳۵۳)

الله تعالیٰ جمیں اپنی زبان کھانے اور پینے سے پہلے ہم الله الرحم پڑھنے میں استعال کرنے کی تو نیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی الله علیہ وسلم

كھانے يا يينے كے بعد حمر الى بجالانا

حضرت انس رضی الله عند سے مردی ہے کہ مرور عالم ملی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الله تعالیٰ اس بندے سے یقینا راضی ہوتا ہے جو کھانا کھا تا ہے تو اس پر اس کی حمد بجالاتا ہے اور پانی بیتا ہے تو اس پرجھی اس کی حمد وشنا کرتا ہے۔

(الترغيب والترجيب، كمّاب الطعام، رقم، جسم ١٠٤)

حضرت انس رضی الله عند سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فریایا: الله تعالی اس بندے سے یقینا راضی ہوتا ہے جو کھانا کھا تا ہے تو اس پراس کی تھر بجالا تا ہے اور پانی بیتا ہے تو اس پر بھی اس کی تھرو ثنا کرتا ہے۔

(الترغيب والتربيب، كمّاب الطعام، رقم ، ج٣٥ ص١٠٧)

اللدكے نام سے شروع جو برامہر با ننہایت رحم دالا ہے

رسول اللدي يردرودو

سلام يرهنا

رسول الله لل يردرود يرضي كي

فضيلت اوراس كيعض صيغ

درود مصیح میں اس خیب بتائے والے پرانے ایمان والو

ان پردرودادرخوب سلام جيجو

اللدتنولي نے فرمایا: بیشك الله ادراس كے فرشتے

بِسُمِ اللهِ الرَّحْنِ الرَّحِيْمِ 15-كِتَابُ الطَّلُوةِ عَلَى رَسُولِ اللوصلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 100- بَأْبُ الْأَمْرِ بِالصَّلْوِقِ عَلَيْهِ وَفَضْلِهَا وَبَعْضَ صَيْغِهَا

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (إنَّ اللهَ وَمِلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ لِمَا يُبَا الَّذِينَ امْنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسُلِيمًا) (الأحزاب: 56).

شرح: حضرت صدرالًا قاضِل سيِّدُ نامولينا محدتيم الدين مراداً بادى عليه رحمة الله المعادى فحزائن العرفان مين اس ك

سيدِ عالم صلى الله عليه وآله وسلم پر درود وسلام بھيجنا واجب ہے ہرايك مجلس بين آپ كا ذكر كرنے والے پر بھى اور سنے والے پر بھی آیک مرتبہاور اس سے زیادہ مستحب ہے، بہی قول معتند ہے اور اس پرجہبور ہیں اور نماز کے قعد ہُ اخیرہ جسی العز تشہد درو دشریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل واصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے لینی درود شریف میں آپ کے نام اقدی کے بعدان کوشائل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پرحضور کے سواان میں سے کن پر در و د بھیجنا مکر وہ ہے۔مسکلہ: در د دشریف میں آل واصحاب کا ذکر متوارث ہے اور رہجی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔ درود شریف اللہ تعالی کی طرف سے بی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے علّمہ ونے الہم صل علی محمد کے معنی میربیان کئے ہیں کہ یارت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوعظمت عطافر ماء دنیا میں ان کا دین بلندان کی دعوت غاب فرہ كراوران كي شريعت كوبقاعنايت كر كے اور آخرت ميں ان كى شفاعت قبول فرما كر اور ان كا تو اب زيادہ كر كے اور ولين ذ آ خِرین پران کی نضیات کا ظہار فر ما کراورانبیاء ،مرسلین وطائکہ اور تمام خَلق پران کی شان بلند کر کے۔

مسك : درودشريف كى بهت بركتين اور ضيلتين بين حديث شريف مين سيسيد عالم صلى ابتدعليه وآلبوسهم في فرمايد كه جب درود بھینے والا مجھ پر درود بھینجا ہے تو فرشنے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پرایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالٰی اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ تریذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامتے میراذ کرکیا جائے اور وہ درود نہ جیجے۔ (خزائن العرفان)

(1402) وَعَنْ عَبُدَ اللَّهِ بُنِ عَمْرِو بُنِ الْعَاصِ.

حضرت عبدالله بن عمروین پاش 🏶 ہے روایت

رَصِى اللهُ عَالَهُمَا: آذَهُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَمُ اللهُ عَلَمُ اللهُ عَلَمُ اللهُ عَلَمُ عَلَمُ صَلَّى اللهُ عَلَمُ عَلَمُ صَلَّى عَلَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَى صَلْوةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ مُسُلِمٌ.

ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کا کوفر ماتے ہوئے سنا۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھااس پر اللہ کریم دس بار رحمت فرما تاہے۔ (مسلم)

تخويج حن يث أوصيح مسلم باب استعباب القول مثل قول البؤةن لبن سععه ثمر يصلى على النبى صلى الله عنيه وسلم بين معمد فريد يصلى على النبى صلى الله عنيه وسلم بين في النبى صلى الله عنيه وسلم بين في النبى صلى الله عنيه وسلم بين الله عنيه وسلم بعد الإذان بين التساق الكوري بأب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد الإذان بين عموه الاذان بين عموه و بين مدادر قم 1010 مسئد المأمر احدن ميسند عد الإذان بين عموه بين عموه بين عموه بين عموه بين عموه بين الماري الماري الماري الماري الماري الماري الماري الماري الماري عمود بين عمود بين عمود بين مدادر قم 1010)

شرح حديث: عبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان لكهة جين:

اس حدیث کی تائید قرآن کریم کی اس آیت ہے ہوتی ہے مئی جانا بیالنئے منٹ فاف عَشْرُ اَمْشَالِهَا اسلام میں ایک نیکی کا بدلہ کم از کم وس گناہ ہے۔ تعیال رہے کہ بندہ اپنی حیثیت کے لاکق ورود شریف پڑھتا ہے مگر رب تعالی اپنی شان کے لاکق اس پر دخمتیں اتار تاہے جو بندے کے خیال وگان سے وراء ہے۔ (ہزا ڈالنانج، جمام ۱۳۷)

(1403) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَوْلَى

التَّاسِ فِي يَوْمَ الْقِيْمَةِ آكْتُرُهُمْ مَثَلَّ صَلْوَلَةً". رَوَالاً

التَّاسِ فِي يَوْمَ الْقِيْمَةِ آكْتُرُهُمْ مَثَلَّ صَلْولَةً". رَوَالاً

البِّرْمِذِي وَقَالَ: "حَدِينَ مُحسَنْ".

*--نن--*

قیامت میں سب نے آرام میں وہ ہوگا جو حضور کے ساتھ دے اور حضور کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ درود شریف کی کثر ت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام تیکیوں سے جنت ملتی ہے اور ، س سے بزم جنت کی کثر ت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام تیکیوں سے جنت ملتی ہے اور ، س سے بزم جنت کے دولہا حسکی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْدِوَسُلَم ۔ (براؤالله اللّٰے ، ۲۴ م ۱۳۹)

(1404) وَعَنْ أُوس بْنِ أَوْسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُهُعَةِ، فَا كُرُرُوا عَلَىّ مِنَ

حضرت اوس بن اوس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہار سے نضیدت واسے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے تو،س میں مجھ پر کشرت 15-كِتَابُ الصَّلُوقِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَالَى

سے درود بجیجا کرو تمہارے درود بجی پر پیش کیے بہار کے صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تک اللہ درود کیے بہنچنے گا۔ جب کہ آپ تو بوسیرہ ہوجا کی ہے فرمایا: بے فتک اللہ تعالیٰ نے زبین پر انبیاء کے جسمول کو کھانا حرام کر لیا ہے۔ اے ابوداؤد نے فتح انادی ساتھ روایت کیا ہے۔

الصَّلُوةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلُوتَكُمْ مَعُرُوضَةً عَلَى ". قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيفَ تُعُرَضُ صَلاتُنَا عَلَيْك وَقَنُ ارَمُت اللهِ، قَالَ: يَقُولُ بَلِيْت قَالَ: "إِنَّ الله حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ الجَسَادَ الْأَنْبِيَاء ". رَوَالا ابْو دَاوْدَ بِإِسْنَادٍ صَعِيْحٍ.

تخريج حليث (سأن ابوداؤد: بأب فضل يومر الجبعة وليلة الجبعة جنص من رقم: ١٨٨ مسند امامر احد بن حنبل حنين ونبل وسين اوس بن أوس الثقفي جنص ١٩٠٠ رقم: ١٥٥٥ البستدرك للعاكم وكتاب الجبعة جنص ١٩٠٣ رقم: ١٠٠١ سان ابن ماجه بإلى فضل الجبعة جنص ١٩٠٠ رقم: ١٥٠١ سان الدار مي بأب في فضل الجبعة جنص ١٩٠٥ رقم: ١٥٠١)

شرح حديث جليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے إلى:

(انظل دن جمد کا دن ہے کہ اس میں حضرت آ دم پیدا ہوئے) اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک بذکہ جس ہار اور جس دن میں کوئی ہم واقعہ بھی ہوجائے وہ دن اور تاریخ تا قیامت اہم بن جاتی ہے۔ دوسرے بیک اس دن اور الر تاریخ میں ان واقعات کی یادگاریں قائم کرنا مہتر ہے۔ تیسرے بیک وہ یادگاریں عبادات سے قائم کی جا میں ندکہ ابوالا کا میں کو سے بین اس دن زیادہ عبادتیں کی جا میں ۔ میلاد شریف، گیار عویں شریف، عید معراج ، عرس بزرگاں کا بی مقصد ہے اور ان سب کی اصل میر صدیث اور قرآن شریف کی بیآ بیتیں ہیں، دیکھ و جاء انحق مصاول۔

(تواس میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو) بینی جمعہ کا دن تمام دنوں سے افض کہ اس میں ایک نیکی کا تواب ستر • کے گزاہے اور درود دوسری عبارتوں سے افضل ، لہذا افضل دن میں افضل عب دت کرو کیونکہ اس دن کا درود خصوصی طور پر جماری بارگاہ میں بیش ہوتا ہے اور جم قبول فرماتے ہیں۔ خیال رہے کہ جمیشہ ہی درود شریف حضور میں اللہ علیہ دسلم پر جیش ہوتا ہے اور جم قبول فرماتے ہیں۔ خیال رہے کہ جمیشہ ہی درود شریف حضور میں اللہ علیہ دسلم پر جیش ہوتا ہے خصوصی قبولیت۔ (سرقاق)

ں ہر ۔ اللہ تعالٰی نے زمین پرانبیاء کے جسمول کو کھا ناحرام کرلیا ہے ) کہذاان کے جسام زمین کھاسکتی ہی نہیں اور (بے شک اللہ تعالٰی نے زمین پرانبیاء کے جسمول کو کھا ناحرام کرلیا ہے ) کہذاان کے جسام زمین کھاسکتی ہی نہیں اور

وہ کلنے سے محفوظ ہیں۔قرآن کریم فرمارہا ہے کہ حضرت سلیمان بعد وفات جیہ ماہ یا ایک سال نماز کی ہیئت پر مکڑی کے سہارے کھٹرے رہے پھر دیمک نے آپ کی لاٹھی تو کھائی لیکن آپ کا پاؤں شریف نہ کھایا۔اس حدیث کی بنا پر بعض على وفر مات بين كدا يوب عليدالسلام كرخمول يرجراثيم ند تتصاور ندانهول نے آپ كا كوشت كھا يا كوئى اور بيارى تھى كيونكد پیغمبرکاجسم کیز انہیں کھا سکتا۔جنہوں نے میدوا قعہ درست مانا ہے وہ فرماتے ہیں کہ بیتکم بعد دفات ہے،زندگی میں امتی نہ بی ہوسکتا ہے جیسے تلوار جادواورڈ نگ ان پر اثر کردیتے ہیں۔ شیخ نے فرمایا اس جملہ کے معنی ہیں کدانبیاء کیہم السلام ابنی قبروں میں زندہ ہیں ،وہ زندگی بھی و نیاوی جسمانی اور حقیق ہے نہ کہ شہیدوں کی طرح صرف معنوی اور روحانی ۔اس کی پوری شخفیق عَبْدُ بُ الْقُلُوبِ اور مَا رِينَ مِيدِينَة مِيس ملاحظه يجيئ \_ (افعة )اورعلامه جلالى الدين سيوطى في ابني كمّا ب شر ح الصّد و رفي اُنُوَ الِ الْقَبُوْ رِمِين حيات انبياء پر بهت ہی نفیس بحث فر مائی ہے۔وہ فر ماتے ہیں کہ بید حضرات اپنی قبروں میں فرشنوں کی طرح کھانے پینے سے بے نیاز ہیں گر نمازیں پڑھتے ہیں ،قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ،ذکر اللہ کی نذت پاتے الي-(مرقاة)

اس روایت کو ابن خبان ابن خزیمہ نے اپنی سیح میں نقل کیا ، حاکم نے فرمایا کہ بیرحدیث سیح ہے علی شرط بخاری ہے، نووی کہتے ہیں کہاس کی اسنادی ہیں۔ (برنا ڈالناج ،ج س ص ٥٩١)

حضرت سيدنا تتيخ عبدالقا درجيلاني كيجلس مبارك مين انبياء يبهم السلام كي تشريف آوري

حضرت سیرنا شیخ عبدالقا در جیلانی رحمة الله تعالی علیه کی مجلس مبارک میں باوجودیه که شرکاء اجتماع بہت زیادہ ہوت منظ کیکن آپ رحمتهٔ الله تعالیٰ علیه کی آ واز مبارک جیسی نز دیک والوں کوسنا کی دین تھی و لیبی ہی ڈوروا یوں کوسنا کی دین تھی یعنی دوراورنزد یک والول کے لئے آپ رحمۃ اللہ تعالی علید کی آ وازمبارک کسال تھی۔

(بجة الامرار، ذكر وعظه رحمة الله تعالى عديه ص ١٨١)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث د بلوی قدس سره العزیز فرماتے ہیں: آب رحمة الله تعالی علیه کی مجلس شریف میں کل اولیاء عليهم الرحمة اورانبياء كرام عليهم السلام جسماني حيات اورارواح كےساتھ نيزجن اور ملائكة شريف فر ، ہوتے تھے اور حبيب ِ ربُ العالمين عز وجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم بهي تربيت و تائيد فرمانے كے لئے جلوہ افر وز ہوتے ہتھے اور حضرت سیدنا خصرعلیہ السلام تو اکثر اوقات مجلس شریف کے حاضرین میں شامل ہوتے تھے اور نہ صرف خود آتے بلکہ مشاکخ زمانہ میں ہے جس سے بھی آپ علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو ان کو بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تا کید فر ماتے ہوئے ارشا دفر ماتے کہ جس کو بھی فلاح و کا مرانی کی خواہش ہواس کوغوث یا ک رحمۃ الند تعالیٰ عدیہ کی مجلس شریف ک ہمیشدحاضری ضروری ہے۔(اخبارالاخیاریس ۱۳)

حضرت ابوہر برہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول

(1405) وَعَنْ أَبِيَّ هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَغِمَ آنُفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَاهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ". رَوَاهُ الرِّرْمِنِيْ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَّىٰ".

تخريج حليث (سنن ترمذي بأب قول رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم الف رجل جدص ده رقم: الله عليه وسلم رغم الف رجل جدص ده رقم: المعتدد للحاكم كتأب الدعا والتكبير جاص ١٦١٠ رقم: ١٠١١مسند امام احد ابن حديل مسند ابي هريرة المعام المعا

شرح حديث وعليم الأمَّن حصرت مفتى احمر بإرخان عليدر حمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

لین ایسا مسلمان خوار و ذکیل ہوجائے جومیرا نام سن کر درود نہ پڑھے۔ عربی بیں اس بددعائے مرادا ظہار ناراضی ہوتا ہے حقیقنا بددعا مراد نہیں ہوتی ،اس حدیث کی بناء پر بعض علاء نے فرمایا کہ:ایک ہی مجلس بیں اگر چند ہار حضور کا نام شریف آوے تقیقنا بددعا مراد نہیں ہوتی ہوتی ہوتی ہے۔ شریف آوے تو ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے، گریدا ستدلال کچھ کمز درسا ہے کیونکہ رشم آنف ہلکا کلمہ ہے جس سے درود کا استحباب ثابت ہوسکتا ہے نہ کہ وجوب مطلب یہ ہے کہ جو بلامحنت دس رحمتیں ، دس درجے ، دس معافیاں حاصل نہ کرے بڑا ہوتو ف ہے۔ (مرزا ڈالدانج ، جام ۱۵۳)

(1406) وَعَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اللهِ عَنْهُ قَالَ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَجْعَلُوا تَم مِرى قَرر وعيد مناليا اور مجه پر درود مجيد كونكه تم قَيْرِي عِيْدًا. وَصَلُّوا عَلَى فَانَ صَلُوتَكُمْ تَبْلُغُنى جَبال مجى مومير عياس تمهارا درود مَنْ فِي كالله عَيْهُ كالله عَيْمُ كُنْهُ هُو مَر عياس تمان درود مَنْ فِي كالله عَيْمُ عَيْمُ الله عَنْهُ كُنْهُ مُنْ الله الوداؤد في النادة عَيْمُ كَانَهُ هُو دَاوْدَ يِاللهُ عَالَيْهِ مَا يُولِدُ وَاللهُ اللهِ الوداؤد في النادة عَيْمُ كَانَهُ هَا اللهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ

تخريج حليث (سأن ابوداؤد بأب زيارة الفهور جوصون الدوسه الإيمان للبيهق بأب فضل الحج والعبرة بجوصون الإيمان للبيهق بأب فضل الحج والعبرة بجوصون وقريد الفصل العالمة في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم جومون وقريد الفصل العالمة في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم والفصل العالم جومون و المعالمة على النبي صلى الله عليه وسلم والفصل العالم جومون و ١٢٠٠ قريده المسابيح بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم والفصل العالم بحوم و ١٢٠٠ قريده و ١٢٠٠ وقريده و ١٤٠ و ١٤٠ و ١٢٠٠ وقريد و ١٢٠٠ وقريده و ١٤٠ و ١٤

مرح حديث: عليم الأمت معرت مفتى أحمد بإرخان عليدهمة الحنّان ال عديث يحت لكهة إلى:

یعنی جیے عیرگاہ میں سال میں صرف دو بار جائے ہیں ایسے میرے مزار پرندآ وَ بلکدا کنڑ حاضری دیا کرویا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لیے میدون میں جائے ہیں ایسے تم ہمارے روضہ پر بے ادبی سے ندآیا کرو بلکہ باادب رہا کرو۔

مرقات نے بہال فرما یا کہ ارواح قد سید بدن سے نکل کر ملائکہ کی طرح ہوجاتی ہیں کہ وہ سہ رہے عالم کو کف دست کی طرح دیکھتی ہیں اوران کے لیے کوئی شے تجاب نہیں رہتی۔ بہی مضمون کچھ فرق کے ساتھ اشعۃ اللمعات نے بھی بیان فرما یا لہذا اس حدیث کے معنی سے ہوئے کہتم جہال بھی ہوتمہارے درود کی آواز مجھ تک پینچتی ہے جب آج بجل کی طاقت سے وارلیس اور ریڈ ہو کے ذریعے لاکھوں میل کی آوازی کی جاتی ہے تو کی بعید

ہے۔ یعقوب علیداسلام فےمد ہامیل ست پیرائن ہو ف علیدالسلام کی خوشبو یائی سلیمان علیدالسلام نے تین میل سے چیونٹی کی آوازسنی حالانکہ آج نک کوئی طافت پڑیونٹی کی آواز بندسناسکی تو ہمارے حضور مجمی درود خوانوں کی آواز ضرور سنتے يل\_(مِزا وَالدَّنِّ عَامِي ١٥٢)

> (1407) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "مَا مِنْ آحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَى إِدِلاَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَى رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ". رَوَاهُ أَبُو دَاوْدُ بِإِسْنَادٍ صَوِيْحٍ.

ائمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جوکوئی مجمی مجھ پرسملام بھیجتا ہے تو القد تعالی مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیما ہوں۔اے ابوداؤد نے اسادی کے ساتھ روايت كميا\_

المنويج حدايد والمان ابوداؤد بأب زيارة القبور جوص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ مسلد امام احدين حنبل مسلد الي هويو قرطى الله عديه ، جوص ١٤٤٠ رقم: ١٩٨١ سان الكورى للهوياتي يأب زيار القور الذي صلى الله عليه وسلم ، جوص ١٩٩٥ رقم: ١٩٠٠ عيدار اعبيان لابي تعييم باب اليام جراص ١٠٠١ رقم: ١٠٠١ المعجم الاوسط للطبر الى من اسمه يكر ، جرص ١٠٠٠ رقم: ٢٠٠١)

شرح حديث: حليم الأمَّت مصرت مفتى احمد يار خان عليه دحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة إلى:

یہاں روبے سے مراد توجہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے حضور تو بحیات وائمی زندہ بیں۔اس حدیث کا بیہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے درود پڑھنے پر زندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہرآن حضور پر لا کھوں درود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لا کھوں بار آپ کی روح نگلتی اور داخل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حضورا یک آن میں بے نثار درودخوانوں کی طرف میسال توجہ رکھتے ہیں ،سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سورج بیک وقت سارے عالم پرتو جد کرلیتا ہے ایسے آسان نبوت کے سورج ایک وفت میں سب کا درود سلام س بھی لیتے ہیں اوراس کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن اس میں آپ کوکوئی تکلیف بھی محسوں نہیں ہوتی کیوں نہ ہو کہ مظہر ذات کبریا ہیں ارب تعالٰی بیک

وقت سب کی دعا تعین سنتا ہے۔ (مِزا ڈالمناجع، ج م ص ۱۵۱)

حصرت علی ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ (1408) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ نے فرمایا: پخیل وہ ہےجس کے پاس میرا ذکر ہواور وہ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَّيْهِ وَسَلَّمَ: "ٱلْبَخِيْلُ مَنْ مجھ پر درود نہ بھیجے۔اے تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ ذُكِرْتُ عِنْدَةً، فَلَمْ يُصَلِّي عَلَى ". رَوَاهُ الرُّرْمِلِيُّ، بيرهديث حسن سيحيح ہے۔ وَقَالَ: "حَدِيْثُ حَسَنٌ صَمِيْتُ".

تخریج حدایت "(سان ترمذی بأب قول رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم الف رجل جون اهد رقم: ۱۳۹۳ المستدرك لمعاكم كتاب الدعاء والتكيير ، ج ١٥٠٠ رقم: ٢٠١٥ سان النساقي الكوزي باب من البعيل ح ١٩٨٠ رقم: ١٩٨٠ صحيح ابن حيان بأب الادعية جيس١٨٠٠ قم: ١٠٠٠ مسلدامام احمداين حنيل حديث الحسين بن على وضى الله عده جاص١٠٠ رقم: ١٠٠٠) .

مشرح حدیث بھیم الامنت مفترت مفتی احمد یارخان علید رحمۃ الحوقان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ درود میں کچھ خرج تو ہوتانہیں اور ثواب بہت مل جاتا ہے اس ثواب سے محرومی بڑی ہی بدھیبی ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بھی حضور کانام سنے یا پڑھے تو دور دشریف ضرور پڑھے کہ بیمستحب ہے۔

یعنی چنداسنادوں سے مروی ہے۔ بعض اسناو میں حسن ہے، بعض میں سیحے بعض میں غریب۔ (مزاۃ المناجے،ج ۲ م ۱۵۹)

حضرت فضالہ بن عبید کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے ایک آدی کونماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ اس نے اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ کی بزرگ بیان نہ کی اور نہ رسول اللہ کے پر درود سلام بھیجا تو رسول للہ کے نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے پھراس کو بلا یا اس کو کہا یا کی وروفر مایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پر صے تو یا کی اورکوفر مایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پر صے تو اسے چاہیے کہا ہے دما اسے چاہیے کہا ہے دروایت کیا اورکوفر مایا کہ دورود بھیجے پھراس کے بعد جو چاہے دعا مائے ۔اسے ابوداؤ داورتر فری نے روایت کیا اورکہا کہ میں میں سے کیا اورکہا کہ میں سے کی دوایت کیا اورکہا کہ میں سے کی دوایت کیا اورکہا کہ میں سے کی دوایت کیا اورکہا کہ میں سے کی دورود بھیجے کی دوایت کیا اورکہا کہ میں سے کی دوایت کیا اورکہا کہ میں میں میں ہے۔

(1409) وَعَنْ فَضَالَةً بِنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْهُ قَالَ: سَعِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَهُ رَجُلًا يَلُعُو فِي صَلُّوتِهِ لَمْ يُعَجِّدِ الله تَعَالَى، وَلَهُ يُصَلِّ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يُصَلِّ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يُصَلِّ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَالرَّرُوانِيُّ وَالْ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ الللهُ عَلَيْهِ الللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ الل

تخریج حلیف (سان ابوداؤد باب الدعاء جاصافه رقم: ۱۲۸۳ سان ترملی باب جامع الدعوات عن الدی صلی الله علیه وسلم جوس، وقم: ۱۲۸۳ السان الکیزی للبیه قی باب الصلاة علی الدی صلی الله علیه وسلم فی التشهد جوس، وقم: ۱۲۸۳ السان الکیزی للبیه قی باب الصلاة علی الدی صلی الله علیه وسلم فی التشهد جوس، وقم: ۱۲۸۰ البعجم الکیور للطورانی احادید فضالة بن عبید الانصاری جداص ۱۲۰۰ رقم: ۱۵۵۱ می عبید الانصاری جداص ۱۲۰۰ رقم: ۱۵۵۱ می

مرح حديث عبيم الأمَّت حضرت مفتى احد يارخان عليد حمة الحتان اس حديث كتحت لكهت بين:

آپ صحافی ،انصاری ،اوی ہیں ،کنیت ابو محمد ہے ،غر وہ احد وخیبر میں حاضر رہے ، بیعت رضوان میں شریک ہتھے ، مشق میں قیر م رہا ،امیرمعاویہ کی طرف سے دہاں کے قاضی رہے ، سات چیں وہیں وفات یائی۔

کیونکہ رب دینے والا ہے اوراس کے حبیب دلوانے والے اور بانٹنے والے یا یوں کہو کہ رب سے مانگنا ہے تو حضور صلی الندعلیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگنا ہے لہذا حمد وصلوۃ کے بعد مانگو۔

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی دعا بغیر حمصلوۃ قبول نہیں ہوتی بید دونوں تبول دعا کی شرطیں ہیں۔ ایسے بی اسے ابن خزیمہ حاکم اور ابن حبان نے نقل کیا تر مذی نے اسے سے کہا۔ (مزا ڈالمناج ،جسم ۵۹) (1410) وَعَنْ آیِی مُحَدَّینٍ گَغْبِ بْنِ شَجْرَةً وَرَضِی صحرت ابوٹھ کعب بن مجرہ ﷺ سے رویت ہے الله عَنهُ، قَالَ: مَرَجَ عَلَيْمَا الدِّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْمَا: يَا رَسُولَ اللهِ قَلْ عَلِمُنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّى عَلَيْكَ؛ قَالَ: "قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَبَّدٍ، وَعَلَى اللِ مُحَبَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اللهِ ابْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ جَمِينًا فَجَيْدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اللهِ ابْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ جَمِينًا فَجَيْدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اللهُمَّ بَارِكَ عَلَى الْمُحَبَّدِ، وعَلَى اللهِ مُحَبَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ. ابْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ جَمِينًا فَجَيْدٌ، مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعن التشهد جوص النبى صلى الله عليه وسلم وجوص عن رقم: عوا وصلح مسلم بأب الصلاة على النبى صلى الله عليه الصلاة على النبى صلى الله عليه الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعن التشهد جوص المراد على النبى على التشهد جوص عود التشهد جوص عود المراد المرد المراد المرا

شرح حدیث: اندهیر بول سے اجالے کی طرف

اینے پیارے حبیب، حبیب لبیب صلّی اللّٰد تعالی علیہ وآلہ وسلّم کے فضل وشرف کے لئے اپنی مقدّس کتاب قرآن کریم میں بیآیت مبارکہ نازل فرمائی:

هُوَالَّذِی یُصَلِیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلَیِکَتُهٔ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمْتِ إِلَى النُّوْدِ \* وَکَانَ بِالْمُوْمِنِیْنَ رَحِیْاً 0 ترجمهٔ کنزالایمان: ون ہے کہ درود بھیجا ہے تم پروہ اور اس کے فرشتے کہ تہمیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اوروہ مسلمانوں پرمہر مان ہے۔ (پ۳۲،الاحزاب:۳۳)

الله عُرِّ وَجُلُّ نَے اس بَی رحمت سلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کے ذریعے آب زمزم اور حظیم کعبہ کومشرف فرمایا۔ آپ صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کومجتبی اور مصطفی کی شانوں سے خاص کیا۔ اس نے اپنے مبارک ناموں میں سے دوناموں رو و ف ورجم کے ساتھ آپ سلّم کومجتبی اور حسلتم کا نام رکھا۔ لہٰذاجس نے آپ سلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کی شریعت کی بیروی کی اس نے بہت بڑافضل پالیا ، اور جنت میں تازگی اور فعمتوں کو حاصل کرلیا۔ آپ صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم نے کتنے قید یوں کو آزاد کیا۔ کتنے تید یوں کو آزاد کیا۔ کتنے تی بیروی کی الله تعالی علیه وآله وسلّم کومید میں بیروی کی بیروی کی الله تعالی علیه وآله وسلّم کومید میں بیروی کومی الله تعالی علیه وآله وسلّم کومید کی بیروں پر رحم فرمایا۔ حضرت سیدنا آدم صفی الله علی و عَلَیْ الصّلُوهُ وَالسّرَا م نے آپ صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کومید

بنایا پس انہوں نے آپ متنی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر درود شریف بھیجا توعزت دکرامت کے ساتھ لوئے حضرت سيدنا نوح نجى الله علَى مَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلُوقُ وَالسَّلَامِ نِے ان كے فقيل دعا كى تو ڈو بنے سے محفوظ رہے ۔حضرت سيرنا ابراہیم خلیل الله علی مَیدِیّا وَعَلَیْهِ الصَّلُوةُ وَالسَّلَام نے ان کے دسلے سے بارگا والٰہیءُ وَ حَبَلَ میں عرض کی تو آگ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔ جب حضرت ِ سیر تا اساعیل ذیخ الله علی مُبیّناً وَعَلَیْدِ الصَّلُوةُ وَالسَّلَام نے آب صلّی الله تعدلی علیه داآله وسلم پردرودوسلام کی کثرت کی اور ان کےصدیے مرد کے خواستگار ہوئے تو فدریہ کے ذریعے مدد فرمائی گئی اور بیاستیں اضافے کے بعد برقر ارر ہیں۔حضرت سیرنا موئ کلیم الله علی نبیّنا وَعَلَیْ اِلصَّلُوةُ وَالسَّلَامِ نے آپ صلّی ابتد تعالیٰ علیہ وآ یہ وسلم پرورودِ پاک پرُ حا توانبیں اللّٰدعَرُ وَحَالً سے ہم کلامی کاشرف عطا ہوااور حضرت سیدناعیسی روح اللّٰدعلی مَبِیّنا وَ عَلَيْ الصَّلُوهُ والسلام نے حضور انور، شافع محشرصِلَی الله تعالی علیه وآله وسلم کی آمد کی بشارت وخوشخبری دی توانبوں نے رفعت وسبقت کو پالیا ۔اوررحمتِ عالم ،نورمجسم صِلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی ذات دالاصفات ہی ہے جس پر درختوں اور پتھر دل نے سلام پڑھااورمقدس فرشتوں نے درود پاک بھیجا تواب وہ رب کم یَزُل مَرَّ وَجَلَّ کی بارگا دہیں اس نعمت پرنا زاں ہیں۔ ا ہے نا فرمانوں کے گروہ المبہیں کس چیز نے کمی مدنی سلطان ،رحمت عالمیان ،مرداردوجہان صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود باک پڑھنے سے غافل کررکھاہے۔ درود یاک تووہ عظیم عبادت ہے جو بڑے بڑے گنا ہوں کومٹادیتی اور پڑھنے والے کوعزت وسکر میم عطا کرتی ہے۔ پس تم حضور نبی رحمت مضعی است صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے ورودشریف پڑھا کرواوران کی ایسی تعظیم وادب کروجس کاتمہارے مولی عُزِّ وَجُلَّ نے تنہیں تھم فرمایا ہے۔اس طرح تم ٠ جنت اوراس كى نعمتون سے سرفراز كئے جاؤ بے اور عذاب اور ناردوز نے سے نج جاؤ كے۔ الله عُزَّ وَجَلَّ نے آپ صلّى الله تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اس شان کو بیان فر ما یا جوآب صلّی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اضاق عالیہ اور مخلوق کے متعلق ہے۔چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَكَانَ بِالْمُزْمِنِيُنَ رَحِيًّا •

ترجمهُ کنزالا بمان: اوروہ سلمانوں پرمہر بان ہے۔(پ۴۲،الاتزاب: ۴۳) ایڈوئز وَجَلِّ نے حضورنبی کریمی،روُوف رحیم سلّی اللّٰد تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّمٰ کے

الله عَرُّ وَجَلَّ نَے حضور نبی کریم ،رءُ وف رحیم صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کاس امتی کوجنت میں فضیلت ومرتبه ک بشارت دی ہے جس نے آپ صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم پردرود پاک پڑھا۔ چنانچه، الله عُرُّ وَجَلَّ ارشادفر، تاہے: تَحِیّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْدَهٔ سَلَا ؟ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْوًا گیمیّتان

ترجمه كنزالا يمان: ان كے لئے ملتے وقت كى دعاسلام ہے اور ان كے لئے عزت كا تو اب تير ركر ركھا ہے ..

(۳۳:پ ۲۵:۲۲ پ

تواے اسلامی بھائیو! تم معنیع جودو سخاوت ، قاسم نیمت ،سرایا زحمت ،شافع اُمّت صلّی الله تع کی عدید وآیدوستم پر درود

شریف کی کثرت کرو که درود یا ک غمول ادر مصیبتول کودور کرتا اور بیار بول سے شفادیتا ہے۔

( أَلَّوْ وَمَنْ الْفَا كِنْ لِي الْمَوَ الِمِينَةِ وَالرَّقَا يُنْ صِ ٢٠٩)

حفرت اپوسعود بدری کھا سے روایت ہے مارے یاس رسول اللہ 🎥 تشریف لاے اور ہم اس ونت سعد بن عماده هلا كالمجلس مين منته معفرت بشير ابن معيد في عرض كيا: يارسول الله الميس الله تعالى في آب پر درود مجيخ كاظم ويا بهاتو بم آب پر كسے درود پڑسیں؟ رسول اللہ 🚇 خاموش ہو سکتے حتی کہ ہم نے تمنا ک کہ کاش ہم آپ سے سوال نہ کرتے تو بہتر تھا۔ پھر اور حصرت محمد ( 🚇 ) کی آل پر درود بھیج ۔جس طرح تو نے آل حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر درود بینجا ہے اور حصرت محمداور حضرت محمد ( 🚇 ) کی آل پر بر کت ڈ ال جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آں پر . بر کت ڈالی ہے تو یقینا تعریف کیا حمیا بزرگی والا ہے۔اور سلام توبقينا كرتم جانة بو\_(مسلم)

(1411) وَعَنْ أَنِ مَسْعُودِ الْبَدُرِيِ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، قَالَ: آتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، وَلَمْنُ فِي مَهُولِيسِ سَعُنِ بَنِ عُبَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بَنُ سَعُنِ بَنِ عُبَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بَنُ سَعْنِ: امْرَنَا الله تَعَالَى آنُ نُصَيِّ عَلَيْكِ فَقَالَ لَهُ بَشِيرٌ عَنْ سَعُنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْكِ عَلَيْكِ مَسَلِّك مَنْ لَلهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْك مَنْ فَسَلِّى مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْك مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْك مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْك مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْك مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْك مَنْ الله عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْك مَنْ اللهُ عَلَيْه وَسَلَّم عَلَى اللهُ عَلَيْه وَعَلَى عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْ اللهُ عُمَيْدٍ وَعَلَى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْه وَعَلَى اللهُ عُمَيْهٍ وَعَلَى اللهُ عُمَيْدٍ وَعَلَى اللهُ عُمَيْدٍ وَعَلَى اللهُ عُمْ الله اللهُ عَلَيْه وَسَلَّم عَلَيْه اللهِ اللهُ عَلَيْه وَعَلَى اللهُ عَمْ الله المُعَمّ وَالله عَلَيْه وَالسَّلا عُمْ كَمَا عَلْ اللهِ الْمَعْمُ وَالله المُعَلَيْدُه مِنْ اللهُ اللهُ عَلَيْه وَالسَّلا عُمْ كَمَا قَلْ عَلِيهُ عُمْ اللهِ المُعْمَ وَالسَّلا عُلْ عَلَيْهُ وَالسَّلا عُلْمَ عَلَيْهُ وَالسَّلا عُلْمُ عُمْ الله المُعْمَد وَالسَّلا عُلْمُ عَلَيْهُ وَالسَّلا عُلْمُ عَلَيْه وَالسَّلا عُلْمُ عَلَيْه وَالسَّلا عُلْمُ عَلَيْه وَالسَّلا عُلْمُ عَلَيْهُ وَالسَّلا عُلْمُ عَلَيْهُ وَالسَّلَامُ وَالسَّلِي اللهُ عَلَيْهُ وَالسَّلَامُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ اللهُ عَلَيْهُ وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ اللهُ عَلَيْهُ وَالسَّلِه عَلَيْهُ وَالسَّلَامُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَالسَّلَامُ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْهُ وَالسَّلُولُ اللهُ عَلَيْهُولُوا اللهُ عَلَيْهُ وَالسَّلَامُ اللهُ عَلَيْهُ وَالسَّلَامُ الل

يُخريج حدليث (صيح مسلم بأب الصلاة على النبي صلى للله عليه وسلم بعدالتشهد ج اص١٠٠ رقم: ١٩٢٠ السان الكبرى لنبيهقي بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في التشهد ج اص١٠٠٠ رقم: ١٩٠١ سنن ترمذي بأب ومن سورة الاحزاب جهص١٠٠٠ رقم: ١٣٢٠ سنن الدارمي بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم جاص١٠٠٠ رقم: ١٣٢٠ مسند امام احمد حديد الى مسعود عقبة جه ص١٠٠٠ رقم: ١٢٠٠٠)

شرح مدیث: درودِ یاک پڑھنے نے عذابِ قبرے بحالیا

مرکار دوعالم ملی اللہ تعالیٰ علیہ دا کہ وسلم پر درو دیا ک پڑھنے کے نشائل میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک عورت کا بیٹا تھا جو
بہت گنا ہگارتھا۔ وہ اس کو نیکی کا تھم دیتی ، بے حیائی اور بر ہے کا موں ہے تع کرتی (لیکن وہ بازنہ آتا) آخر کارتقدیر س پر
غالب آئی اور وہ گنا ہوں کی حالت میں مرگیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر تو بہ کئے مرگیا۔ اس نے تمنا ک
کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کوعذاب میں جبٹا دیکھا تو وہ مزید ممکین ہوگئی۔ جب بچھ
مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کودیکھا تو اس کی حالت اچھی تھی اور وہ خوش وخرم تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے اس

(1412) وَعَنْ آنِ مُمَيْدِ فِالشَّاعِدِيِّ رَضِي رَضِي اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهُ كَيْفَ نُصَيِّلٍ عَلَى مُعَنَّدٍ وَعَلَى عَلَيْكَ قَالَ: "قُولُوا: اللهُمَّ صَلِّ عَلَى مُعَنَّدٍ وَعَلَى عَلَيْكَ قَالَ: "قُولُوا: اللهُمَّ صَلِّ عَلَى مُعَنَّدٍ وَعَلَى الْوَاحِدِ وَدُرِيَّتِهِ مَنَا صَلَّيْتَ عَلَى الْ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى الْوَاحِدِ وَدُرِيَّتِهِ مَنَا اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الْوَاحِدِ وَدُرِيَّتِهِ مَنَا اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الْوَاحِدِ وَدُرِيَّتِهِ مَنَا اللهُ الْمُرَاهِيْمَ النَّاكَ عَلَى الْمَالِي الْمُرَاهِيْمَ النَّكَ عَلَى اللهِ الْمُرَاهِيْمَ النَّكَ عَلَى اللهِ الْمُرَاهِيْمَ النَّكَ عَلَيْلُ هَمِيْلُ هَمِيْلُ اللهِ الْمُرَاهِيْمَ النَّكَ عَلَيْلُ هَمِيْلُ هَيْمَ اللهِ الْمُراهِيْمَ النَّكَ عَمِيْلُ هَمِيْلُ هَمِيْلُ اللهِ الْمُرَاهِيْمَ النَّكَ عَمِيْلُ هَمِيْلُ هَمِيْلُ اللهِ الْمُرَاهِيْمَ النَّكَ عَمِيْلُ هَمِيْلُ اللهِ الْمُراهِيْمَ النَّكَ عَمِيْلُ هَمِيْلُ اللهِ الْمُراهِيْمَ النَّكَ عَمِيْلُ هَمِيْلُ الْمُحْمَى اللهُ الْمُراهِيْمَ الْمُلْكَ عَمِيْلُ هَمِيْلُ اللهِ الْمُراهِيْمَ النَّكَ عَمِيْلُ هَمِيْلُ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُنْفَى اللهُ اللهِ اللهُ ال

عليه)

تخريج حليث (صيح بخارى بأب يزفون الصاقات /النسلان في المشي بهم ١٢٢٠ وقم: ٢١٨١ صيح مسلم بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعدالتشهل جمس ٢٠٠٠ وقم: ٢٠٠٠ مؤطا امام هيد بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعدالتشهل جمس ٢٠٠٠ وما المام هيد بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم جمس ٢٠٠٠ وقم: ٢١٠٠ مسند امام احداد في حنيل احاديث رجال من اصاب النبي صلى الله عليه وسلم جمس ٢٠٠٠ وقم: ٢٠٠٠ مصنف عبد الرزاق بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بجمس ٢٠٠٠ وماد من ١٠٠٠ مصنف عبد الرزاق بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بجمس ٢٠٠٠ وقم: ٢١٠٠ مصنف عبد الرزاق بأب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بجمس ٢٠٠٠ وقم الله عليه وسلم المناه المناه

شرح حديث: حضرت ِسيِّدَ مُناحوارضي اللُّدنْعَالَى عنها كاحق مهرِ

حصرت سبِّدُ نا وجب بن مكنِّه رضى الله تعالى عنه فرمات بين: جب الله عَرَّ وَجَلَّ فِي حصرت سبِّدُ نا آ دم صفى الله عليه

الصلوة والسلام كوپيدا فرمايا اوران بين روح بچوكل اورانهول نے اپنی نگابيں كھوليں تو جنت كے دروازے پرياكھا ہوا ويكھا، لآ إللة إلّا اللهُ مُحَمَّدٌ دُسُولُ الله۔

191

توعرض کی: یااللہ عُرِّ وَجُلُ اِکیا تو نے کسی ایسی مستی کو بھی پیدا فریایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ ہے بھی زیادہ معزز ہے؟ تواللہ عُرُّ وَجُلُ کی جانب سے جواب ملا: ہاں اوہ تیری اولادیس سے ایک ہی ہے۔ پھر جب اللہ عُرِّ وَجُلُ نے حضرت سیّد مُتنا اہاں حوارضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا فرہا کر حضرت سیّد تا آدم علیہ الصلوة والسلام نے اللہ عن اللہ عن اللہ علیہ الصلوق والسلام نے اللہ عن اللہ علیہ الصلوق والسلام نے اللہ عن اللہ عَرْ وَجُلُ نے ارشاد فرہا یا: اس کاحق مہرادا کرو۔ آپ علیہ الصلوق والسلام نے عرض کی: اس کاحق مہر کیا ہے؟ اللہ عُرُ وَجُلُ نے ارشاد فرہا یا: اس نام والے پرسومرت درود پاک بھیجو۔ عرض کی: یااللہ عُرُ وَجُلُ اللہ عَرْ وَجُلُ اللہ عَرْ وَجُلُ نے فرہا یا: ہاں۔ چنا نچہ، حضرت سیّد ثنا حوالہ اللہ عَرْ وَجُلُ نے فرہا یا: ہاں۔ چنا نچہ، حضرت سیّد ثنا حوالہ اللہ علیہ اللہ تعالی عنہا اللہ تعالی عنہا کا مہرتھا۔ پھر اللہ عَرْ وَجُلُ نے آپ علیہ اللہ تعالی عنہا کہ حضرت سیّد ثنا حوارضی اللہ تعالی عنہا سے کردیا۔ (زحة الحالی، باب منا قب فاطمة الزحم ادر میں اللہ تعالی عنہا کا مہرتھا۔ پھر اللہ عَرْ وَجُلُ نے آپ علیہ الصلوق والسلام کا نکاح حضرت سیّد ثنا حوارضی اللہ تعالی عنہا سے کردیا۔ (زحة الحالی، باب مناقب فاطمة الزحم ادر میں اللہ تعالی عنہا کا مہرتھا۔ پس با تب مناقب فاطمة الزحم ادر میں اللہ تعالی عنہا کے درویا ہے۔ العملوق والسلام کا نکاح حضرت سیّد ثنا حوارضی اللہ تعالی عنہا سے کردیا۔ (زحة الحالی، باب مناقب فاطمة الزحم ادر میں اللہ تعالی عنہا کا مہرتھا۔ العمل فی ترفی عام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ عمرت اللہ کا میا میں عالم اللہ عن اللہ علی میں اللہ علی علی اللہ علی اللہ علی الل



الله کے نام سے شروع جوبرا مہربان نہایت رحم واللہ الدی اللہ کا اللہ کا بیان فاللہ کا بیان فاللہ کا بیان فاللہ کا بیان فضیلت اور اس کی ترغیب کا بیان اللہ کا ذکر سب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے

بِسُمِ اللهِ الرَّمْنِ الرَّحِيْمِ اللهِ الرَّحْنِ الرَّحْنَ الرَّحْنَ اللهِ الرَّحْنَ الرَّحْنَ اللهِ الرَّحْنَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ المُدَى اللهِ الْحَدَى اللهِ الْحَدَى اللهِ الْحَدَى (العدكموت: 45).

شرح: حضرت صدرالاً فاضِل سیّدُ تا مولینا حمدیث بین عراد آبادی علیه رحمة الله الهادی فواین العرفان بین اس کے خت لکھتے ہیں: کہوہ افضل طاعات ہے۔ ترفدی کی حدیث بین ہے۔ سیدِ عالمی صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا بین تہمیں مد بتا کان وہ عمل جوتمہارے اعمال میں بہتر اور ربّ کے نزد کی یا گیزہ تر ، نہایت بلندر تبداور تمہارے لئے سونے چاندی وہ عمل جوتمہارے الله، فرمایا وہ الله وہ الله وہ الله ، فرمایا کا دوریت کیا تھا کہ دو نہ تی میں جو مرک حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریا فت کیا تھا کہ دو نہ تیا مت الله تعالی کا ذکر ہے۔ ترفدی کی دو سری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریا فت کیا تھا کہ دو نہ تیا مت الله تعالی کا ذرویہ نون میں ربیاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں ربی جائے جب بھی والا؟ فرمایا اگر وہ اپنی تلوارے افغل ہے کہ مایا کہ بیاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں ربی جائے جب بھی والا؟ فرمایا اگر وہ اپنی تلوارے والی کا درجہ اس سے بلند ہے۔ حضرت ابن عباس رضی الله تعالی مختمانے اس آیت کی تغییر بیفر مائی ہے کہ الله تعالی کا درجہ اس سے بلند ہے۔ حضرت ابن عباس رضی الله تعالی کا ذکر بڑا ہے بے حیائی اور بڑی باتوں سے فراد کے اور دوری کی درخوائن المرفان)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: (فَاذَكُووْنِ أَذَكُوكُمُ - اورالله تعالى في ارشاد فرمايا: توميرى يدكرويس (البقرة: 152). (البقرة: 152).

، شرح: جغرست صدرالاً فاضِل سیّد نامولینا محدثیم الدین مُرادآ بادی علیه رحمة الله الهادی فَرَامَ العرفان میں اس کے تحت لکھتے ہیں: ذکر تین طرح کا ہوتا ہے۔(۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بالجوارح۔ ذکر لسانی تشبیح، تفذیس، ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ تو بہ استغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرتا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا علاء کا استنباط مسائل میں غور کرنا مجی اسی میں داخل ہیں۔

ذکر بالجوارح میہ ہے کہ اعضاء طاعتِ اللی میں مشغول ہوں جیسے جے کے لئے سفر کرنا پیدؤ کر بالجوارح میں داخل ہے لہز تنیوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے تنج و تکبیر ثناء وقراءت تو ذکر لسانی ہے اور خشوع وخصوع اخلاص ذکر قلبی اور قیام، رکوع و بجود وغیرہ ذکر بالجوارح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا: اللہ تعالی فرما تا ہے تم طاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تنہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گاھیجین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی فرما تا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد فرما تا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں ۔قرآن وحدیث میں ذکر کے بہت فصائل وارد ہیں اور میہ ہرطرح کے ذکر کوش مل ہیں ذکر بانجبر کوجھی اور بالدخف ء کو مجمی۔ (خزائن العرقان)

وَقَالَ اللهُ تَعَانَى: (وَاذْكُرُ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَصَرُعًا وَجِينَفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالغُنْقِ وَالْأَعًا وَجِينَفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالغُنْقِ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ) (الأعراف: والأصالِ وَلَا تَكُنَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ) (الأعراف: 205).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمُ تُفْلِحُونَ) (الجمعة: 10).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّ الْهُ لَيْهُ اللهُ وَالنَّاكِرِيْنَ اللهُ وَالنَّاكِرِيْنَ اللهَ وَالْهُسُلِبَاتِ) ... إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَالنَّاكِرِيْنَ اللهَ كَوْيُرُا وَّالنَّاكِرِيْنَ اللهُ كَوْيُرًا وَّالنَّاكِرَانِ اعْنَى اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَاجْرًا كَوْلُهُ وَاجْرًا عَظِيمًا) (الأحزاب: 35)،

اورالله تعالی نے ارش دفر ، یا: اورائید درب کوایے دل میں یاد کروز ارک اور ڈرسے اور ہے آواز نکلے زبان سے مج اورشام اور غافلوں میں نہ ہونا ۔

اورالله تعالی نے ارشاد فرمایا: اور الله کو بہت یا دکروہ اس امید پر کہ فلاح یا ک۔

اوراللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے بختک مسلم مرداور مسلمان عور تیں ... اللہ تعالیٰ کے اس تول تک ۔ اوراللہ کا بکٹر ت ذکر کرنے والی کا بکٹر ت ذکر کرنے والی عور تیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑاا جرتیار عور تیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑاا جرتیار

کیاہ۔

شرح: حضرت صدرالاً فاضل سيّد ناموللينا محد نعيم الدين فراد آبادى عليه رحمة الله الهادى فرائن العرفان بيس اس كے تحت لكھة ہيں: شان ثرول: اساء بنت عميس جب اپ شوہر جعفر بن افي طالب كے ساتھ حبشہ ہے واليس آئيس تو از واج في كريم صلى الله عليه وآلہ وسلم سے ل كرانهوں نے دريافت كيا كه كيا عورتوں كے باب بيس بھى كوئى آيت نازل ہوئى ہے؟ انہوں نے فرما يانبيس تو اساء نے حضور سيدِ عالم صلى الله عليه وآلہ وسلم سے عض كيا كه حضور عورتيں بڑے ثو نے بيس ہيں فرما يا كيوں؟ عرض كيا كه وتا ہے۔ اس بريه آيت كريم، زل ہوئى اوران كيوں؟ عرض كيا كه ان كاذكر خير كے ساتھ ہوتا ہى نہيں جيسا كه قردول كا ہوتا ہے۔ اس بريه آيت كريم، زل ہوئى اوران كيوں؟ عرض كيا كه ان كاذكر خير كيساتھ ذكر كئے گئے اوران كے ساتھ ان كى مدح فرمائى گئى اور مراتب بيل سے بہلامر تبداسل ميں جو خدا اور رسول كى فرما نہردارى ہے ، دومراا يمان كه وہ اعتقاد ہے اور ظاہر و باطن كا موافق ہونا ہے ، تيسرامر تبدقوت عنی طاعت ہے۔

چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ صدقی نیات وصدقی اقوال وافعال ہے، اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بین ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا ادر ممنوعات سے احتر از رکھنا خواہ نفس پر کنٹا ہی شاق اور گران ہورض نے الہی کے لئے اختیار کی جائے ، اس کے بعد پھر چھٹے مرتبہ خشوع کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب وجوارح کے ساتھ متواضع ہون ہے،

اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدقہ کا بیان ہے جواللہ تعالٰی کے عطا کئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں بطریق فرنس الل دیناہے پھرآ تھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے ہیجی فرض نقل دونوں کوشامل ہے۔ منقول ہے کہ جس نے ہر بفتدا یک درم میدقد ر وہ متصد قین میں اور جس نے ہرمہیندایا م بیض کے تین روز ہے رکھے وہ صائمین میں شار کیا جاتا ہے۔اس کے بعد نویں مرتبہ عِقْت کا بیان ہے اور وہ بیہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بیچے ، مب ہے سخر میں وسویں مرتبہ کثرت ذکر کا بیان ہے ذکر میں تنہیج ،تحمید تہلیل ،تکبیر ، قراء منتو قرآن علم دین کا پڑھنا پڑھانا ،نمرز ، وعظ تصیحت ،میلا وشریف ،نعت شریف پڑھناسب داخل ہیں ۔کہا گیا ہے کہ ہندہ ڈاکرین میں جب شار ہوتا ہے جب کہ دو كمرس، بينه، لين برحال بين الله كا وكركر \_\_ (خوائن العرفان)

اوراللد تنالي نے ارش دقر مایا: اے ایمان والواللہ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (يَا يُهَا الَّذِينَ امْنُوا اذْكُرُوا کو بہت یاد کرواور مبع وشام اس کی پاک بولو۔ الله ذِكْرًا كَثِيْرًا وَسَيْعُونُهُ لِكُرَةً وَأَصِيلًا) (الأحراب: 41-42) الراية

وَالْإِيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرُةً مَّعَلُومَةً.

اس سلسله بس آیات بکشرت مشهور این -حضرت ابوہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول (1413) وَعَنُ أَنِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: الله على فرمايا: دو كلي ايس بين جوزبان پر ملك قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلِمَتَانِ ميزان ميں وزني' رحمن كومحبوب ہيں وہ ہيں: مُبغَّعَانَ اللَّهِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، وَيُحَمُّونِهِ سُيْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيْمِدِ (النَّرْسِ) حَدِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْلِ: سُبْحَانَ اللهُ وَيُعَمَّدِهِ. سُبْعَانَ الله الْعَظِيْمِ . مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ .

تخريج حليث (صيح بخاري بأب فضل التسبيح جمص٥٠٠ رقم: ١٠٠١ صيح مسلم بأب فضل العبديل والتسبيح والنجاء جدص، وقرد ٢٠٠١ سان ابن ماجه رأب قضل التشبيح جوص ١٥٢١ رقم: ١٠٨٩ سان ترملي بأب ما جاء في قضل التسبيح والتكبير والتهليل والتجميد جمص، وقم: ٢٠٠١ممان النسائي الكبزي بأب ما يثقل الميزان جهص، ٢٠٠ رقم: ١٠٦١١)

شرح حديث: حليم الأمّت حضرت مفتى احمد يا رخان عليد رحمة الحنّان اس حديث كتحت لكهة بين: سبحان الله! کیسی پیاری قصیح وبلیخ زبان ہے اس پیارے محبوب کی صلی الله علیه وسلم مدخفیفتان، ثیقیلتان میخی بھارے ملکے،اس میں متضادین کا اجتماع ہے لسان ومیزان میں متاسین کا اجتماع ہے کیونکہ نسان انسانی زبان کوبھی کہتے ہیں اور تراز و کی زبان کو بھی ،جو ہاتھ کی مٹھی میں بروفت تو لئے کے رہتی ہے،صبیبتان ورحمُن اس میں ایک مناسبت ہے کہ سبحان الله محبت ورحمت میں بہت ہی تعلق ہے بینی بیدونوں کلے پڑھنے میں زبان پر بہت آسان ہیں مگرکل قیامت میں ان کا وزن بہت زیادہ ہوگا کیونکہ ہمارے کلام ہے رب تغانی کا نام وزنی ہے، پھرخوبی بیرکہ رب نغالی کو بیاکلمات بڑے یں رے ہیں تو جوان کا ور دکرے گاوہ بھی بیارا ہوگا اس کی زبان بیاری ہوگی۔

یددو کلے رب تعالٰی کی دونوں قتم کی حمدول کوعلٰی وجدالکمال جامع ہیں۔عیوب سے پاکی کانکمل بیان سبحان اللہ میں ہے اور صفات کمالیہ سنے موصوف ہونے کا کاٹل بیان و بحمہ ہیں ہے ای لیے بیکلمات بہت جامع ہیں اور رب تعالٰی کو بیارے ہیں۔ (برا ڈالناجے، جسم ۵۲۲)

(1414) وَعَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لأَنْ أَقُولَ: سُرُعُنَا اللهِ وَالْحَهُ لَا اللهِ وَالْحَهُ وَاللهُ آكُورُ اللهِ اللهِ وَالْحَهُ وَاللهُ آكُورُ اللهِ اللهِ اللهِ وَالْحَهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ آكُورُ اللهُ آكُورُ اللهُ اللهِ وَاللهُ آكُورُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ وَاللهُ آكُورُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ال

العلوية جوس ١٠١٠ رقم: ١٩٥٠ سان النسائي بأب فصل التهليل والتسبيح والدعاء جوس ١٠١٠ رقم: ١٠١٠ سان ترمذي بأب في العفو والعافية جوس ١٠١٠ رقم: ١٩٤٠ سان النسائي بأب افضل الذكر وافضل الدعاء جوس ١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ وهيع ابن حبان باب الاذكار، جوس ١١٠ رقم: ١٨٣٠ مصنف ابن ابي شهبة بأب في ثواب التسبيح جود صدور قم: ٢٠٠١ )

شرح حدیث جلیم الاُمنت حضرت مفتی احمد بارخان علید رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: لینی ریکمات مجھے ساری دنیا ہے بیارے ہیں کیونکہ دنیا فانی ہے اور ان کا نواب باتی ، نیز دنیا رب تعالٰی سے غافل

کرنے والی ہے اور بیرسب رب تعالٰی کی یا دولانے والے۔ نیال رہے کہ منا طلعت علید الشبس سے مراد ساری ونیا ہے زمین یا زمین کی چیزیں ہول یا آسان اور آسان کی چیزیں ، رہا قرآن وصدیث جماری عبا دات وغیرہ اس سے علیحدہ ہیں کہ یہ چیزیں اگر چدونیا میں ہیں گرونیا نہیں ندان میں دنیا ہے لہذا حدیث پر بیاعتراض نہیں کہ یہ کلمات اور ان کے پڑھنے

یر بھی توسورج طلوع ہوتا ہے اور ریجی تو دنیا ہیں ہیں۔صوفیا وفر ماتے ہیں کہ ول دنیا میں رکھو مگر دن میں دنیاندر کھوور نہ ہارک

موجا دُ مع المشق در يا ميس ربتو خير بي كيكن اكردر يا تشق مين آجائي تو بلاكت ب\_ (مراع الدانيج ،جسم ١٥٥)

وَيُعَنْدِهِ، فِي يَوْمِر مِثَةً مَرَّةٍ، مُقَلَّفٌ خَطَايَاتُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِفْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ". مُثَّفَقَى عَلَيْهِ.

کے نیے شیطان سے حفاظت کا سبب ہوتا ہے۔ اس سے افسال مل کے را در کوئی فخص شد آسے گا۔ سوائے اس افسال مل کے جواس ڈکر کو زیادہ کرسے اور فرمایا جس نے ایک دن میں سو بار کہا سبعان اللہ و بحدلا تو اس کے برابر مناہ جھڑ جائے ہیں آگر چہوہ سندر کی جھاگ کے برابر میں سو بار کہا سبعان اللہ و بحدلات تو اس کے برابر میں سو بار کہا سبعان اللہ و بحدل تو اس کے برابر میں سو بار کہا سبعان اللہ و بحدل کے برابر میں سو بار کہا سبعان اللہ و بحدل کے برابر میں سو بار کہا سبعان اللہ و بحدل کے برابر میں سول ۔ (متنق علیہ)

تخويج حلايث وصيح بفارئ بأب صفة ابليس وجنودة جهص١٠٠ رقم: ٢٠١٣ صيح مسلم: بأب فطل التهديل والتسبيح والدعاء جهص١٠٠ رقم: ١٠٠٥ صيح ابن حبان بأب الاذكار جهص١٠٠ رقم: ١٨٠١ لمعجم الاوسط للطبوالى بأب من اسمه عبيدالله جهص١٠٠ رقم: ٢٠٠١ مؤطأ امام مالك بأب ما جاء في ذكر الله تبارك و تعالى ص١٠٠ رقم: ٢٨٨)

شرح حدیث: حبیم الاً مَّت حضرت مفتی احمد بارخان علیه رحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: خواہ ایک دم ایک ہی مجلس میں سو ہار کے یا مختلف اوقات اورمختلف مجلسوں میں \_غرضکہ چوہیں تھنٹے میں یہ ثہر پوری

کرے۔(مرتات)

يهاں مرقات نے فرما يا كەربەدە كلمەتوحىدى ئے متعلق قرآن كريم فرما تا ہے: مَثَلَا كَلِمَةُ طَيِّبَةُ كَشَجَرَةَ طَيِّبَةِ اُصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرُعُهَا فِيُ السَّمَاءِ۔

اس سے اشارۃ معلوم ہورہا ہے کہ اگر بندہ رات میں یہ پڑھ لیا کرے توضیح تک شیطان سے محفوظ رہے گر چونکہ بندہ
دن میں جا گتا ہے اور جا گئے ہی میں شیطان زیادہ گناہ کراتا ہے اس لیے دن کا ذکر فرمایا اگر چہ بیر کلمات ایک دم یا علیحدہ
علیحدہ ہروقت پڑھنا درست ہے لیکن سبح کے وقت ایک دم پڑھنا افضل ہے تا کہ دن بھر شیطان سے محفوظ رہے ، یہ تا ثیر توسو
ہار پڑھنے کی ہے اگر اس سے زیادہ پڑھے تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ غرضکہ میمل بہت ہی پرتا ثیر ہے۔ (مرقات)

، سوائے اس آ دمی کے جواس ذکر کوزیادہ کرے) اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے لیعنی کوئی وردوظیفہ پڑھنے والانہ اس حبیباوظیفہ پڑھ مکے گانہ اس حبیبانواب وظیفہ پاسکے گا، یہ فضیلت دیگروظیفوں سے ہے۔ (بڑا ڈالنا جج،ج ۲۳ س<sup>۵۲ ۱</sup>۵۰)

ے بیارگردنیں آزاد کرنے کے برابر ڈاب ہے۔ (منق میہ) (1416) وَعَنَ آنِ آيُوبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَالَ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحُلَّهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْهُلْكُ: وَلَهُ الْحَهُلُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْعٍ قَلِيْرٌ، عَشْرَ الْهُلْكُ: وَلَهُ الْحَهُلُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْعٍ قَلِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ. كَانَ كَنَى أَعْتَقَ الرَّبَعَةَ الْفُسِ مِنْ وَلَلِا إِسْمَاعِيْلَ". مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ. تخريج حليث: (صيح بخارى باب اللكو بعد الصلاة جاص ١٠٠٠ رقم: مه صعيح مسلم بأب فضل التهليل و لتسبيح والدعاء جدص و رقم: ١٠٠٠ سان النسائي الكورى بأب ثواب من قال في دير صلاة الغاة لا الله جص ١٠٠ رقم: ٢٠٠٠ المعجم الكهور للطوراني باب من اسمه عالدين زيدين كليب جيص ١٠٠٠ رقم: ٢٠٢٠)

## شرح مديث: شيطان مردود ـــــحفاظت

حضرت سیدنا ابوقر آ اءرضی اللہ تعالی عند ہے روایت ہے کہ آقائے مظلوم ، مرور معصوم ، حسن اخلاق کے پیکر ، نبیوں کے تاجور ، نحبو ہور کی جید دوزانو جیٹھ کرکوئی بات کرنے ہے پہلے کے تاجور ، نحبو ہیں ترتب اکبر حلّی اللہ تائی علیہ کالہ وسلم نے فرمایا ، جو نجر کی نماز کے بعد دوزانو جیٹھ کرکوئی بات کرنے ہے پہلے یہ کلمات وس مرتبہ پڑھے گا ، الزائمة إلا الله وَحْدَنَ الله الله وَحْدَنَ الله الله وَحْدَن الله وَحَدَن الله وَحَدَن الله وَحَدَن الله وَحْدَن الله وَحْدَن الله وَحَدَن الله وَحَدَن الله وَحَدَن الله وَحَدَن الله وَحَد الله وَحَدَن الله وَحَدَن الله وَحَد ہم الله وَحَد ہم الله وَحَد ہم الله وَحَد ہم جَذِن ہم الله وَحَد ہم جَذِن ہم الله وَحَد ہم الله وَحَد ہم جَذِن ہم الله وَحَد ہم وَحَد ہم الله وَحَد الله وَحَدُن الله وَحَدُنَ الله وَحَدُنَ الله وَحَدُنَ وَحَدُنَ وَحَدُنَ وَاحَدُنَ وَحَدُنَ وَاحْدُنَ وَاحَدُنَ وَاحْدَنَ وَاحْدَنَ وَاحْدَنَ وَاحْدَنَ وَاحْدُنَ وَاحْدُنَا وَاحْدُنْ وَاحْدُنَا وَاحْدُنَا وَاحْدُنَا وَاحْدُنَا وَاحْدُنَا وَاحْدُنُونُ وَامُونُ وَاحْدُنُونُ وَاحَدُنُ وَاحَدُنُونُ وَاحَدُنُونُ وَاحْدُنُونُ وَاحْدُنُونُ وَاحْدُنَا و

تواللہ عزوجل اس کے ایک مرتبہ پڑھنے پراس کے لئے دس نیکیاں کھے گا ، اس کے دس گنا ہوں کومٹا دے گا ، اس کے دس درجات بلند فرز ہادے گا ، اس کا وہ پورا دن ہر نا پسندیدہ چیز سے حفاظت میں گزرے گا ، اس کی شیطان مردود سے حفاظت کی جا نیگی اور اس کا ہرمر تبہ بیر کلمات پڑھنا اولا واساعیل علیہ السلام سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا جس کی قیمت بارہ ہزار ہے اور شرک کے علاوہ اس دن اسے کوئی ممناہ نہ پہنچ سکے گا اور جس نے نماز مغرب کے بعدان کلمات کو پڑھا اس کے بیاد اس کا مار جس کے نماز مغرب کے بعدان کلمات کو پڑھا اس کے بلیجی یہی اجروثو اب ہے۔ (مجمع الزوائد، تمار الذکار، باب مایقول بعد مسلوۃ اسمے والمغرب، قرم ۱۲۹۵۸، ج ۱۰م ۱۰م ۱۰م)

حضرت ابوذر ﷺ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہیں اللہ کی طرف سب سے زیادہ پیاری کلام کی منہیں خبر نہ دوں۔ یقینا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیاری کلام سُبُحَان الله قریحة بین ہے۔ (مسلم)

(1417) وَعَنْ آنِ ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آلا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِ الْكَلاَمِ إِلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَامِ إِلَى اللهِ: سُبْعَانَ اللهِ وَبِحَنْدِهِ". رَوَاهُ مُسْلِمُ.

تخريج حن ين (صيح مسلم بأب فضل سمان الله وبحدة جهص ١٠٠ رقم: ١٠٠١ مصنف ابن ابي شيبة بأب في ثواب التسبيح جراص ١٠٠ رقم: ١٣٠٠ جامع الاصول الفصل الثاني في الاستغفار والتسبيح والتبليل والتكبير بص ١٠٠٠ رقم: ٢٠٢١) شرح حديث: بي شارتيكيال

حضرت سيرنا زيد بن مهل انصارى رضى الله تعالى عنه سے روايت ہے كەنور كے پيكر، تم م نبيوں كے سُر وَ ر، دو جہاں كے تا جُور، سلطانِ بُحر و بُرصلَّى الله تعالى عليه فالبوسلم نے فرما يا كہ جس نے لاَاللهٔ اِلاَّ اللهُ كَبا وہ جنت ميں داخل ہوگا۔ يا يہ فرما يا، اس كے سے جنت واجب ہوجائے گی، اور جس نے سومرتبہ سُبتھائ اللهِ وَبِحَدْدِ اللهُ كِها اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيهُ كَا اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ع

ر کھ دیا جائے تو اس سے بھی زیادہ وزنی ہوجا بھی پھر تعنیں آئیس گی اوران تمام نیکیوں کو لیے جائیس کی پھر اللہ بور جل ابنی ہ رحمتوں سے فضل فرمائے گا۔ (المتدرک، کتاب التوبة ،باب من قال لاالدالااللہ دجیت لدالجنة ،رقم ۲۵۲۵، ج۵، ۴۵۰۵)

 (1418) وَعَنَ آئِي مالك الْأَشْعَرَى رَضِى اللهُ عَنَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِنْمَانِ، وَالْحَبْلُ لِللهِ تَمْلاُ الْمِيْزَانَ، وَالْحَبْلُ لِللهِ تَمْلاُ الْمِيْزَانَ، وَالْحَبْلُ لِللهِ تَمْلاُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْعَانَ اللهِ وَالْحَبْلُ لِللهِ تَمْلاً فِي اللهِ وَالْحَبْلُ لِللهِ تَمْلاً وَ الْحَبْلُ لِللهِ مَا لَيْنَ اللهِ وَالْحَبْلُ لِللهِ تَمْلاً فِي اللهِ وَالْحَبْلُ لِللهِ مَا لَكُونَ وَالْاَمْسُلِمْ.

تخريج حلايث (صيح مسلم بأب فضل الوضوء جاص ۱۳۰۰ رقم: ۱۵۰سان البيبق بأب فرض الطهور جاص برقم: ۱۸۱سان الدار مي بأب فرض الطهور جاص ۱۸۹ مند المام المنار مي بأب ما جاء في الطهور جاص ۱۲۱۰ رقم: ۱۸۹ مسند المام احده بن حنيث ابى مالك الاشعرى جهص ۱۲۰۰ رقم: ۱۸۹ مصنف ابن ابى شيبة بأب في المحافظة على الوضوء جاص ۱۲۰ رقم: ۲۸)

شرح حدیث جلیم الأمّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: آپ صحالی ہیں ،حضرت ابوموکی اشعری کے ججا ہیں ،عہد فاروتی میں وفات یائی۔

ظاہریہ ہے کہ طہور سے ظاہری پاکی اور ایمان شے عرفی ایمان مراد ہے۔ چونکہ ایمان بھی گن ہوں کو مٹاتا ہے اور وضوء بھی ہیں ایمان جھوٹے بڑے سارے گناہ مٹا دیتا ہے اور وضوء مرفت جھوٹے ،اس لیے اسے آوھا ایمان فرمایا۔ ایمان باطن کو عیبوں سے پاک فرماتا ہے اور وضوظ ہر کو گندگیوں سے ،اور ظاہر باطن کا گویا نصف ہے یا ایمان ول کو برائیوں سے پاک اور خوبیوں سے آراستہ کرتا ہے اور طھارت جم کو فقط گندگیوں سے پاک کرتی ہے، لہذا یہ نصف ہے اور مکن ہے کہ نماز ہو، رب فرماتا ہے: لیفیشہ آیٹ نگئم۔ مطلب ہے کہ نماز کی ساری شرطیس شرط عہادت کے برابر ہیں۔ غرضکہ حدیث پریہاعتراض نہیں کہ ایمان اسیط چیز ہے پھراس کا آدھا اور تہائی کیہ ؟

جو شخص ہرحال میں الحمد نلد کہا کرے تو قیامت میں میزانِ عمل کے نیکی کا بلہ اس سے بھر جائے گا اور ایک حمد تمام گنا ہوں پر بھاری ہوگی۔ کیونکہ بیبی جارے کام اور وہ ہے دب کا نام۔

لینٹی ان دوکلموں کا تواب اگر دنیامیں پھیلا یا جائے توا تناہے کہ اس سے سارا جہان بھر جائے یا مطب بیہے کہ ہو ن اللہ میں اللہ کی ہے بیبی کا اقر ارہے اور الحمد لللہ میں اس کے تمام کمالات کا اظہار۔اور بیدو چیزیں وہ ہیں جن کے دیال سے ونیا بھری ہوئی ہے کہ ہر ذرہ اور ہر قطرہ رب کی تبیج وحمد کر رہا ہے۔(مِزَا ۃُ النائِج، جَاص ۲۵۰)

حضرت سعد بن انی وقاص ﷺ ہے رویت ہے کہایک ویہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے (1419) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَنِي وَقَّاصٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءً مَعُرَابِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلِّهُ فِي كَلاَمًا اَتُولُهُ، قَالَ: "قُلُ لَا اللهُ إِلاَّ اللهُ وَحُلَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَالَ اللهِ رَبِّ الْعَالِمِيْنَ، وَلَا وَالْحَمُنُ لِللهِ كَثِيرًا، وَسُبْعَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالِمِيْنَ، وَلَا وَالْحَمُنُ لِللهِ وَبِ الْعَالِمِيْنَ، وَلَا عَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلاَّ بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ: عَوْلَ اللهُ مَ الْحَوْلُ فِي اللهِ وَالْمُ اللهُ مَ اللهُ اللهُ مَ اللهُ مَ اللهُ مَ اللهُ مَ اللهُ مَ اللهُ مَ اللهُ اللهُ اللهُ مَ اللهُ ا

تخريج حلايث: (صيح مسلم ول فعل التهليل والتسهيح والدعاء جدص، رقم: ١٠٠٥ صيح ابن حيان بأب الادعية جوص ١٢٠ رقم: ١٩٠١ مسئد امام احدون حنيل مسئد سعدين ابي وقاص جوص ١٨٠٠ رقم: ١١٥١ مسئد ابي يعلى مسئد سعدين ابي وقاص جوص ١٢٠ رقم: الإنمسئد البزار مسئد سعدين ابي وقاص جوص ١٠٠٠ رقم: ١١١١)

مرح حديث جبيم الأمنت حضرت مفتى احمد يار فان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة إلى:

بطور وظیفہ نماز وں کے بعد یا وہسے ہی او قات مقررہ میں معلوم ہوا کہ مشاک سے وظیفے پوچھنا اور ان کی ، جازت حاصل کرناسنت ہے کدا جازت سے خاص تا ٹیر بیدا ہوجاتی ہے تو اب حاصل کرنے کے لیے سی اج زت وغیرہ کی ضرورت مہیں بریعی معلوم ہوا کہ علاوہ نماز و تلاوت قر آن کے اور ور دو ظیفے بھی کرنے جا ہمیں ۔ نماز و تلاوت تو روح نی غذا میں ہیں اور یہ وظیفے روحانی میوے ، غذا اور میوے دونوں ہی فائدہ مند ہیں۔

ر میرے لیے کیا ہے ) سبحان اللہ! کیے مزے کا سوال ہے بینی یا حبیب اللہ ان الفاظ میں رب تعالٰی کی حمد تو ہوگئ کچھ دعا ئید کلے ندآئے میں اس کی حمد بھی کرنی چاہتا ہوں اور اس سے بھیک مانگنی بھی۔

یعنی میرسے گناہ بخش دے،مغفرت فرما، مجھ پررتم کر کہ مجھےاطاعتوں کی توفیق دے،اچھی زندگی گز.رنے کی توفیق دے، ہدایت دے، مجھےحلال روزی عطافر ما۔

یعنی بھے ایسی مصیبت میں گرفتارنہ کرجمی کا انجام میرے لیے برا ہو۔ (مرقات) عافیت کے بیاعتی نہایت نیس ہیں انس عافیت معصیت ہے امن ہے۔

غالب راوی سے مراد صحابی ہول یعنی اسناد کے آخری راوی۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی اور راوی مراد ہول ن میں بیا شک ہو کہ حضور صبی استد مدید وسلم نے عاقبیٰ فرمایا یا نہیں ، بہتر بیہ کہ عاقبیٰ بھی پڑھا جائے ممکن ہے کہ ریھی وعا کا جز ہو ، فیت میں و یہ و دنیا کی سری امتنیں واقل ہیں ، یوسف علیہ السلام نے معصیت کے مقائل مصیب افتیار فرمائی کہ عرض کیا رَبَ السِّجُنُ اَحَدُ اِنَ مِنْ اَنْ اَلَٰ اَلَٰ اَلَٰ اَلَٰ اَلَٰ اِللَٰ اللَٰ اللّٰ اللّٰ

(1420) وَعَنَ ثَوبِانَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلُوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: "اَللَّهُمَّ اَنْتَ السَّلاَمُ، وَمِنْكَ السَّلاَمُ، تَبَارَكُتَ يَاذَا الْجَلالِ السَّلاَمُ، تَبَارَكُتَ يَاذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرَامِ قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ - وَهُوَ اَحَلُ رَوَاقُ الْحَيِيْثِ وَالْإِكْرَامِ قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ - وَهُوَ اَحَلُ رَوَاقُ الْحَيِيْثِ وَالْإِلَى وَاللهِ مَنْ اللهِ السَّعْفَلُ اللهِ السَّعْفَلُ اللهِ وَالْاللهِ وَاللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُو

تخريج حليث (صيح مسلم بأب استعباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته جاصه رقم: ١٠١١سان النسال عندالانصراف من الصلاة جنص الرقم: ١٠١٠مث لموقة المصابيح بأب الذكر بعد الصلاة الفصل الاؤل جاص ١٠٠٠رقم: ١٠١١)

اص ۱۹۶۰ گرداد) مشرح حدیث بینیم الگیمت حضرت شقی احمد یارخان علیه رحمة الونان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: پہلے سلام سے سلامتی دینے والا مراد ہے اور دوسرے سے سلامتی ۔استغفار وعاکی آ داب میں سے ہے اس لیے دہ سے پہلے استغفار فریاتے۔ بیرحدیث گزشتہ حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں کہ وہاں بھی تقریبی مقدار مراد۔ مقمی اور یہاں بھی ۔اس ہے معلوم ہوا کہ جن فرضوں کے بعد شتیں ہوں ان میں وعا مختر یا نظے ۔خیال رہے کہ ذوالحلال

ب مراد فاستون سے برلد لینے والا اور اکرام سے مراد نیک کارول کو انعام دینے والا۔ (بزا ڈالن جے، ج ۲ ص ۱۸۱)

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَرَخَ مِنَ الصَّلُولِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا إِللهَ إِلاَّ اللهُ وَحْلَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلُكَ وَلَهُ الْحَبُّلُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْمٍ قَدِيْرٌ، اللَّهُ مَّ لَا مَائِعَ لِبَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِى لِبَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. مُعْطِى لِبَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

رسول الله الله جب تمازے فارغ ہوت اورسام بھیر المعالیٰ الله کے ایک تبیل وہ الله کے ایک تبیل وہ الکیلا ہے اس کا کوئی شریک تبیل اس کے لیے بادشان اس کے لیے بادشان ہے اور اس کے لیے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہاوراس کے لیے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ جوتو دسے اسے رو کئے والا کوئی تبیل اور جوتو نہ و سے وہ دسینے والا کوئی تبیل اور جوتو نہ و سے وہ دسینے والا کوئی تبیل اور کوشش کرنے والے کواس کی کوشش تجھے سے (فرار ہونے تیجے) کی کھے فائدہ تبیل ورسے کی کوشش تجھے سے (فرار ہونے تیجے) کی کوشش تجھے سے (فرار ہونے تیجے) کی کھے فائدہ تبیل

الخوريج حدايث : (صويح بماري، بأب اللكو بعد الصلاة جاس ١٠١٠ والم المسلم بأب اعتدال اركان الصلاة وتخفيفها في تميام، جاص ١٠٠ وقم: ١٠٠٠ السان الكبزي للبيهالي بأب القول عدد رفع الراس من الركوع جاص ١٠٠ وقم: ١١٠٠ سان الوداؤد، بأب ما يقول الرجل اذا سلم، جاص ١٠٠ وقم: ١٠٠١ سان الدارجي، بأب القول بعد رفع الرأس من الركوع، جاص ١٠٠٠ وقم:

"" شرح حدیث بینیم الگیئت حضرت مفتی احمد بیار خان علیدر حمته الحئان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں : خواہ فرضوں کے بعد بیاسنتوں وغیرہ سے فارنخ ہو کر۔(مرقاۃ)اس سے معلوم ہوا کہ سنتیں بھی مسجد میں پڑھنا اور فرضوں کے علاوہ سنتوں کے بعد بھی دعا ما تکناسنت ہے۔

اس کی شرح پہلے گزر چکی۔ بیاوراس جیسی اور بڑی دعا نمیں عمر وفجر میں تو فرضوں سے متصل تھیں اور ظہر وغیرہ میں سنتوں اور نوافل کے بعد نبذ ابیر حدیث ان گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں جن میں تھا کہ حضور صلی اللہ عدید وسلم صرف اللّٰهُمَّ اَذْتَ السَّلَامُر کہتے ہتے۔ (بڑا ڈالمنا جج، جوس ۱۸۷)

## شكرگزار بنده

حضرت سیرنامغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے دوایت ہے کہ مردارِ مکہ کرمہ سلطانِ مدینہ منور وصفی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اتن کمبی نماز ادا فرماتے ہے کہ مبارک قدموں میں ورم آجا تا یاان میں زخم ہوجاتے اور جب آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ہے اس کے بارے میں عرض کی جاتی ( کہ اتنی مشقت کس کئے؟) تو ارشا دفر ماتے : کیا میں اپنے رب عزوجل کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (صحح ابخاری کتاب الرقاق ، باب العبر عن محارم اللہ ، الحدیث : ۵۳۲م ص ۵۳۳)

حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ہرنماز کے بعد سلام پھیر کر کہتے کہ اللہ کے سواکو کی

(1422) وَعَنْ عَبُنِ اللّٰهِ بَنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ دُبُرَ كُلِّ صَلَّوتٍهِ حِنْنَ يُسَلِّمُ: "لَا إِلَّهَ إِلاَّ اللهُ وَحُلَاهُ لَا هَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلُكُ وَلَهُ الْحَمُلُ وَهُو عَلَى كُلِّ شَيْعٍ قَلِيْرٌ لَا حُولَ الْمُلُكُ وَلَهُ الْحَمُلُ وَهُو عَلَى كُلِّ شَيْعٍ قَلِيْرٌ لَا لَا الْمُلَكُ وَلَهُ الْحُمُلُ اللهِ إِلاَّ اللهُ وَلَا نَعْبُلُ الأَ إِيَّالَا اللهُ اللهِ وَلَا نَعْبُلُ اللهِ اللهُ مُخْلِصِهُ لَا اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ مُخْلِصِهُ لَا اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ مُخْلِصِهُ لَاللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ مُخْلِصِهُ لَهُ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ اللهُ

عبادت کے لائی نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی نریک نہیں اس کے لیے بادشائی ہے اس کے لیے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ گناہ سے پھرنا اور نیکی کی توت اللہ کی تو فیصل کے اللہ کی تو فیصل کے اللہ کی تو فیصل کی عبادت کرتے ہیں اس کے لیے فیمت اور فضل ہے اور اس کی عبادت کرتے ہیں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگر چہ یہ نہیں ہم اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگر چہ یہ بات کا فرول کو بری نگے۔ حضرت ابن زہیر نے کہا کہ بات کا فرول کو بری نگے۔ حضرت ابن زہیر نے کہا کہ بات کا فرول کو بری نگے۔ حضرت ابن زہیر نے کہا کہ بات کا فرول کو بری نگے۔ حضرت ابن زہیر نے کہا کہ بات کا فرول کو بری نگے۔ حضرت ابن زہیر نے کہا کہ بات کا فرول کو بری نگے۔ حضرت ابن زہیر نے کہا کہ بات کا فرول کو بری نگے۔ حضرت ابن زہیر نے کہا کہ بات کی بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کے بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کی تو کی بین دان کا مات کے بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کی تو حیر بات کی تو کہا کہ بات کی تو کی بین دان کا مات کے بات کی تو کے بین دان کا مات کے بات کی تو کہا کہ بات کی تو کہا کہ بین کی تو کہا کی بین کی کہا کی بین کی کے بین دان کا مین کرتے تھے۔ (مسلم)

تخريج حلايث (صيح مسلم بأب استعباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته ج اص١١ رقم: ١١٥١٠ السان الكبزى للبيئة بأب جهر الامام بألذكر اذا احب ان يتعلم منه ج اص ١٠٠٠ رقم: ٢٥٥ مسلد امام احداب حديث عبدالله بن الزبير، جوس وقم: ١١٥٠ مصنفي ابن اليشيبة بأب ما يقال في دبر الصلوات ج اص ١٢٠٠ رقم: ١٨٤١)

شرح حديث: طبيع الْأَمْت مصرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين:

لینی فرض نماز سے جماعت میں کیونکہ اشراق یا تہجد وغیرہ کے بعد اونچا ذکر سنت نہیں ۔"اعنے" سے معلوم ہوا کہ بید ذکر بہت او نچی آ واز سے ہوتا تھا جو محلے کے گھر دل میں سنا جا تا تھا۔ ۔

نعمت سے مراد دنیا دی نعمتیں مراد ہیں اور نصل سے مراد آخرت کی نعمت سے مراد عبادات کی توفیق ہے اور نصل سے مراد تبولیت لینی مماری مخلوق کو ملاواسطہ یا بالواسطہ جوملارب سے ملااور جسے اس نے دیا اپنے فضل سے دیا کسی کاس پر ذاتی حق نہیں۔

مخلصین میں منافقین یاریا کارول کی تر دید ہے اگر چہوہ عابد ہیں گراخلاص ہے محروم۔ (مِزوۃ مناجیج. ج ۲ ص ۸۸ )

معنرت ابوہر مرہ دھی سے روایت ہے کہ فقراء مہاجر مین رسول اللہ ﷺ کے پاک حاضر ہوئے اور عرض کیا: مالول والے بلند درج اور باقی رہنے والی نعتیں لے گئے جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم زوزے رکھتے ہیں ان کے لیے زائد مال ہیں وہ جج عمرے اور جہاد و (1423) وَعَنْ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ فَقُرَا اللهُ عَنْهُ: أَنَّ فَقُرَا اللهُ عَلَيْهِ فَقُرا اللهُ عَلَيْهِ فَقُرا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ آهُلُ اللهُ ثُورِ بِاللَّرَجَاتِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ آهُلُ اللهُ ثُورَ بِاللَّرَجَاتِ الْعُلَى. وَالنَّعِيْمِ الْهُقِيْمِ، يُصَلَّونَ كَمَا نُصَلِى. الْعُلَى وَالنَّعِيْمِ الْهُقِيْمِ، يُصَلَّونَ كَمَا نُصَلِى. وَالنَّعِيْمِ الْهُقِيْمِ، وَلَهُمْ فَضُلُ يِّنْ كَمَا نُصَلِى. وَيَتُصَلَّونَ كَمَا نَصُولُ. وَيَتُصَلَّونَ كَمَا نَصَلِى. وَيَتُصَلَّونَ كَمَا نَصُولُ. وَيَتُصَلَّونَ كَمَا نَصَلِى. وَيَتُصَلَّونَ كَمَا نَصُولُ. وَيُعَاهِدُونَ وَيَتَصَلَّونَ اللهُ وَيَتُصَلَّونَ اللهُ وَيَعْمَلُونَ اللهُ وَيَعْمَلُ وَنَ اللهُ وَيَعْمَلُونَ وَيَتَصَلَّونَ اللهُ وَيَعْمَلُونَ وَلَعْمُ وَلَا فَعْمُونَ وَيَعْمَلُونَ وَيَعْمَلُونَ وَيَعْمَلُونَ وَيَعْمَلُونَ وَالَعْمَالُونَ وَيَعْمَلُونَ وَاللّهُ وَلَا عُلَيْ وَلَى اللهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَا وَالْعَالُونَ وَاللّهِ وَلَا عَلَى اللهُ وَلَى اللّهُ وَلَا مُعْلَى اللّهُ مُعْلَى اللهُ وَلَهُ وَلَا لَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَا عَلَيْ وَلَهُ وَلَا مُعْلَى اللّهُ مُعْلَى اللهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَا مُعْلَى اللّهُ وَلَهُ وَلَوْنَ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَا مُعْلَى اللّهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلَا مُعْلَى اللهُ وَلَا مُعْلَى اللّهُ فَعْلَا وَالْمُوا وَالْمُوالِقُونَ وَلَالِهُ وَلَا مُعْلَى اللهُ وَالْمُوا

نَقَالَ: "آلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْقًا تُنْدِكُونَ بِهِ مَنْ مَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونَ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبَقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونَ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبَقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونَ مَا اللهِ مَنْ مَعْنَعَ مِثْلَ مَا اللهِ قَالَ: اللهُ عَنْ كَمْ اللهِ قَالَ: صَنَعْتُمْ وَلَا اللهِ قَالَ: اللهِ قَالَ: اللهُ عَنْ كَيْرُونَ. خَلْفَ كُلِ صَلوةٍ لَلهَ اللهُ عُنْ اللهُ عَنْ كَيْرُونَ. خَلْفَ كُلِ صَلوةٍ لَا اللهُ وَلَا اللهُ اللهُ

صدقات کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا ہیں تمہیں ایک الی شے نہ سکھا دول جس سے تم اپنے سے بڑھے والوں کو پالؤاوراپے بعد والوں سے بڑھ جاذ اورکوئی تم سے زیادہ فضلت والا نہ ہوگا سوااس کے جواس طرح کرے جس طرح تم کرو۔ انہوں نے عرض کیا: بیوں نہیں یارسول اللہ ضرور بتا کیں۔ فرمایا: برنماز کے بعد تم نہیں یارسول اللہ ضرور بتا کیں۔ فرمایا: برنماز کے بعد تم ابو ہر یرہ سے روایت کرتے والے راوی ابوصالے سے ابو ہر یرہ سے روایت کرتے والے راوی ابوصالے سے جب ان کے ذکری کیفیت کے بارے بیل پوچھا گیا تو انہوں نے کہا سبحان الله اور الله اور الله اور الله اور الله عربے مرایک شینتیس بار ہو جائے۔ (منتی طیہ)

وَرَّادَ مُسُلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِولَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوا: سَمِعَ إِخُوانُنَا آهُلُ الْاَمُوالِ بِمَا فَعَلْنَا فَقَالُوا: سَمِعَ إِخُوانُنَا آهُلُ الْاَمُوالِ بِمَا فَعَلْنَا فَقَالُوا مِثْلُهُ عَلَيْهِ فَقَالُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَقَعَلُوا مِثْلُهُ عَلَيْهِ فَقَالُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ مَنْ وَسَلَّمَ: "ذَلِكَ فَضُلُ الله يُوتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ". "أَلَانُ ثُورُ جَمْعُ دَثْرٍ - بِفَتْحِ النَّالِ وَإِسْكَانِ لَيْسَاءُ". "النَّالُ وَإِسْكَانِ اللّهَالُ الْكَثِيرُ.

اور مسلم کی روایت میں بید اضافہ ہے کہ فقراء مہاجر بین رسول اللہ کی طرف اوٹے اور عرض کیا:
( بارسول اللہ ) مالول والے بھائیوں نے من لیا۔ ہم نے بیکیا تو انہوں نے بھی ایسا کرنا شروع کردیا ہے تو رسول اللہ کی ایسا کرنا شروع کردیا ہے تو رسول اللہ کی نے فرمایا: بیداللہ کا فضل ہے جسے جاہتا ہے عطا فرما تا ہے۔الد تور: در کی جمع ہے دال پرز براور ثاء مثلثہ فرما تا ہے۔الد تور: در کی جمع ہے دال پرز براور ثاء مثلثہ کے سکون کے ساتھ۔ کشرت مال کو کہتے ہیں۔

تخريج حديث (صيح بخاري بأب الدعاء بعد الصلاة جدس، رقم: ١٠٦٠ صيح مسلم بأب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيأن صفته جوس» رقم: ١٠٠٠ صداة جوس، رقم: ١٠٠٠ منه المصلى في مصلاة جوس، ١٠٠ رقم: الصلاة وبيأن صفته جوس، وقم: عنه الكوري للبيهق، بأب الترغيب في مكت المصلى في مصلاة جوس، ١٠٠ رقم:

شرح حدیث بھیم اللّ مَّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحتان اک حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

(باتی رہنے دالی نعمتیں لے گئے) یعنی ہمارے مقابل درجات میں بڑھ گئے اور جنت کی اعلی نعمتوں کے ستحق ہو گئے
اس میں نہ تو رہ کی شکایت ہے اور نہ مالداروں پر حسد بلکہ ان پر دشک ہے دینی چیزوں میں رشک جائز ہے بعنی دوسروں
کی ہی نعمت اپنے لیے بھی چا ہمنا، حسد حرام ہے بعنی دوسروں کی نعمت کے ذوال کی خواہش۔

نیعنی بدنی عبارتوں میں وہ ہمارے برابر ہیں اور مالی عبارتوں میں ہم ہے بڑھ کر۔اس حدیث کی بنا پر بعض علا ، \_ فر ما یا کہ شر کرغنی صابر نقیرے افضل ہے گزشیجے ہیہے کہ فقیر صابر غنی شاکر ہے افضل کیونکہ دب نے فر ما یا اگرتم شکر کر و مے <del>ت</del>و حمہیں اورزیادہ نعتیں دیں گے،اورفر مایا کہاللہ صابروں کے ساتھ ہے بیعن شکر سے متیں ملتی ہیں اور صبر سے اللہ تعالی

(جس سے تم اینے سے بڑھنے والول کو یالو) یہال آ گے اور پیچھے سے درجول میں آ گے پیچھے ہونا مراد ہے نہ کہ زیانہ میں لینی جوسی بتم سے درجہ میں بڑھ گئے ہیں ان کلمات کی وجہ سے تم ان کے برابر ہوجا دُےاور جو تمہارے برابر ہیں اور پہ کلمات نہیں پڑھتے ان سےتم بڑھ جا وَ گے درنہ غیرصحالی کتنی ہی نیکیاں کرےصحابی کی گر دقدم کونہیں پہنچ سکتے کیونکہ وہ صحبت يافتة جناب مصطفي الندعليه وسلم بين حضرت جبريل عليه السلام سار بے فرشتوں سے افضل كيونكه دوہ غادم انبياء بين توصي بعدا نبياء سارى مخلوق سے افضل كيونكه وہ خادم جناب مصطفي الله عليه وسلم \_

يك زمانه محسيئة بالمصطفى بهترازلكه مراله طاعت بدي

(سواال کے جوای طرح کرے جس طرح تم کرو) یعنی جونی سحانی بدیڑھے گاوہ تم سے انصل ہوجائے گا۔ یعن بنے گاندنماز کے بعد ۱۳۳۳بارسیوان اللہ ۱۳۳۳بارالحمد نشداور ۱۳۳۳باراللہ اکبر کہدلیا کرو، یہ بنتے فاطمہ کہلاتی ہے کیونکہ محضور انورصلی اللہ علیہ وسم نے قریبًا یہی تہی حضربت فاطمہ زہرا کو بتائی تھی اس بٹا پر آئ تسبیح کے دانوں میں ۳۳ دانوں پر ایک نائب امام ڈالا جو تاہے۔خیال رہے کہ ظہر مغرب عشاء میں تشبیج سنتیں وغیرہ پڑھ کر پڑھی جائے گی۔

(مِرْ اُ اُولِمُوا جِي مِنْ ١٩٠)

الى سے روایت ہے كدرسول الله كائے فرمایا: جس نے ہرنماز کے بعد تینتیس بارامللہ کی تبیع ' تینتیس بار الحمدللةُ اور تينتيس بارتكبيراورسو (كى تعداد) مكمل كرنے ك بعدكها لَا اِللَّهَ اللَّهُ اللَّهُ وَحُدَاهُ لَا شَهِرِيْكَ لَهُ. لَهُ الْمُلُكُ وَلَهُ الْحَمُلُهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ تُواسَ کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اگر چیہ وہ سمندر کی حجماگ کے برابر بی کیوں نہ ہوں۔ (مسم)

(1424) وَعَنْهُ، عَنَّ رَشُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ سَبَّحَ الله فِي دُبُرِ كُلِّ صَلْوةٍ ثلَاثًا وَثلاثِيْن. وحِمد الله ثلاثًا وَثلاثِيْن. وَكَبّر الله ثَلَاثًا وَّثُلَاثِيْنَ. وقال تَمَامَر الْمِثَةِ: لَا إِلٰهَ اللَّهُ اللَّهُ وَحُلَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنَّ كَانَتْ مِثُلَ زَبِي الْبَحْرِ ﴿ رَوَاكُامُسُلِمٌ ۗ

تخريج حلايث (صيح مسلم بأب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته جمسمه رقم: ١٢٨٠ السار. الكبرى لبيهق بأب الترغيب في مكث المصلي في مصلاة ج اص ١٨٠٠ رقم: ٢٨٢٨ حميح ابن خزيمه بأب استحباب التهليل بعد التسبيح والتحميداو متكبير جاهيم والمراج والمراحد المام احداين حنبل مسلداني هريرة رضى الله عنه جوس معرقم مدر

شرح حديث: حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يا دخان عليه دحمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بير: لیعنی جواس تبیج فاطمه پر یا بندی کرے گااس کی خطائیں اگرچیشارے زیادہ ہوں بخشی جائیں گی۔خیال ہے کہ شار کے لیے عقد اتا مل بہت اعلیٰ چیز ہے ہرمسلمان کوسیکھنا جا ہے اگروہ نہ آتا ہوتو بوروں پرشار کرے، بدرجہ مجبوری کنکروں یا تسبع پرشار کرے ،حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک دھامے میں ہزار گرہیں لگالیں تغییں جن پر بھی شار کیا کرتے تے۔(مرقا7) فقہاء نے لیج پر سلنے کو بدعت نہاہے یعنی بدعت حسنہ سی کی اصل صحابی سے ثابت ہے۔

(برًا أوالهمنا فيح من المس ١٩٢)

حفرت کعب بن عجرہ مظا سے روایت ہے کہ رسول الله 🚇 نے فرمایا: پہرا دینے والے کلمات ان کو كينے والا يا كرنے والا نامراد بيس ہوتا ہر فرض فماز كے بعد تنينتيس بالسبيح، تنينتيس بارالحمد للداور چونتيس بارالله اکبر کیج۔(مسلم)

(1425) وَعَنْ كَعُبِ بْنِ عَجْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مُعَقِّباتُ لَا يَغِيْبُ قَائِلُهُنَّ - أَوُ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلْوَةٍ مُّكْتُوْبَةٍ: ثَلَاكٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً. وَثَلَاثُ وَثُلَاثُونَ تَغَيِينَكَّهُ وَارْبَعُ وَثُلَاثُونَ تَكْبِيْرَةً". رَوَاتُومُسُلِمُ.

آخر يج حليث: (صيح مسلم؛ يأب استعباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته؛ ج×ص٨»، رقم: ١٢٤٠ السان الكنزى للبيبقى يأب الترغيب في مكب البصلي في مصلاته ج ٢٠٠٠ من ١٠٠٠ سان ترمذي بأب ما جاء في التسبيح والتكبير والتحبيد عندالبنام. جعص، ١٠٠٥ قم: ١١١٠٠ سان النسائي الكوزي. ذكو حديث كعب بن عجرة في البعقبات ج ص٣٠٠ رقم: ١١٨١٠ مستداين ابي شهبة حديث كعب بن عجرة عن النبي صلى الله عليه وسلم جوص ١٠٠ م: ١٥٠)

شرح حديث: حبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يار خان عليه رحمة الحنَّان ال حديث كتحت لكصة بيل: معقبات کے کئ معنی ہیں: (۱) نماز کے بعد والا وظیفہ (۲) وہ مل جس کے لکھنے پر ہر فرشنہ پیش قدمی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسر بے فرشتوں کواپنے سے چیچے کردوں (۳) وہ وظیفے جو کیے بعد دیگرے پڑھے جاتے ہیں (۴) وہ وظیفے جن کا انجام احچھاہے۔

بلكة تحوري بهت محنت سے بہت نفع حاصل كرليتا ہے۔

يه پوراسينكره باى كا تام بيج فاطمه بقادرى سلسله كمشائخ اس كربهت بإبنديس . (مزاة الناجي بهم ١٩١)

حضرت سعد بن انی وقاص 🕮 ہے روایت ہے رسول الله 🍇 تمام نماز وں کے بعدان کلمات کے ساتھ بناہ پکڑتے <u>تنے۔اے</u>ا متدمیں بزولی اور بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ نا کارہ عمر تک لوٹا یا جاؤں اور دنیا کے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور قبر کے فتنہ سے تیری بناہ میں

(1426) وَعَنْ سَعْدِيْنِ أَنِي وَقَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ يَتَعَوَّذُ دُبُرُ الصَّلُواتِ مِنْؤُلاَء الْكَلِمَاتِ: "اللَّهُمَّ إِنِّي اَعُوُذُ بِكَ مِنَ الْجُبُنِ وَالْبُخُلِ، وَاعُوَذُ بِكَ مِنَ اَنُ أُرَدَّ إِلَى أَرُذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْدُ بِكَ مِنَ فِتُنَةِ اللَّأْنَيَا، وَآعُوٰذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ الْقَائِرِ" ـ رَوَاتُ الْبُعَارِيُ.

تخریج حلیت : (صیح بخاری باب الاستعادی من فتنة الغنی جمص ۱۹ رقم: ۱۹۳۱ بمسلل البزاد مسند سعد بن ابی وقاص جاص ۱۳۰۰ رقم: ۱۱۱۱)

بدوعا بماری تعلیم کے لیئے ہے حصور سلی اللہ علیہ وسلم تو پیدائی کل کے راجہ ہیں جگ کے داتا ہیں۔

(نا کارہ عمر تک لوٹا یا جاؤل) لین بڑھا ہے گی وہ حالت جب ہاتھ پاؤل جواب دے جائیں رب کی عہادت نہ کر سکے، دنیوی کام انجام ندوے سکے،اس سے خدا کی پناہ۔

ممکن ہے کہ بیددعاحضورعلیہالصلو ۃ والسلام ساری نماز ون خصوصًا تنجد کے بعد ماشکتے ہوں ،نماز پنج گانہ ہیں سنتوں سے فارغ ہوکرتا کہ بیرحدیث دیگراحادیث کےخلاف نہ ہو۔ (مِزاۃ الناجِ، ج۲ص۸۱)

(1427) وَعَنْ مُعَادٍ رَضِى اللهُ عَنهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَلَ بِيَهِ، رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَلَ بِيَهِ، وَقَالَ: "أُوصِيْك وَقَالَ: "أُوصِيْك يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَ فِي دُبُرٍ كُلِّ صَلْوة تَقُولُ: اللَّهُمَّ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَ فِي دُبُرٍ كُلِّ صَلْوة تَقُولُ: اللَّهُمَّ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلْوة تَقُولُ: اللَّهُمَّ اللهُمَّ اللهُ عَلَيْ صَلْوة تَقُولُ: اللهُمَّ اللهُ اللهُمَّ اللهُ عَلَيْ صَلَّوه تَقُولُ: اللهُمَّ اللهُ اللهُ عَلَيْ عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسُنِ عِبَادَتِكَ . وَحُسُنِ عِبَادَتِكَ . وَعُمْنَ عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسُنِ عِبَادَتِكَ . وَمُعْنَى عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسُنِ عِبَادَتِكَ . .

حضرت معافی سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ ان کو ہاتھ سے پہڑا اور فر مایا: اے معافی اللہ کی نے ان کو ہاتھ سے محبت کرتا ہوں پھر فر مایا: اے معافی کی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں پھر فر مایا: اے معافی میں تجھ کوتا کیدی تھم کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد یہ کہنا بڑک نہ کرتا ۔اے اللہ اپنے ذکر شکر اور اچھی عبادت پر میری عدد فر ما۔ اے الوداؤد نے اساد سے کے ساتھ میری عدد فر ما۔ اے الوداؤد نے اساد سے کے ساتھ روایت کہا۔

تخريج حليث اسن أبوداؤد بأب في الاستغفار ج صاده رقم: ١٩٥٢ السنن الكبرى للنسبائي بأب الحديد على قول رب اعنى على ذكرت جاص وقم: ١٩٥٥ السنان الصغرى للبيلةي بأب استعانة العيد عمودة على حسن عبادته جاص، رقم: ١٠٠ المستدرك لمعا كم بأب التأمين جاص وقم: ١٠٠٠ المعجم الكبير للطبراني من اسمه معاذين جبل الانصاري جوس وقم: قر: ١٩٠١)

شرح حدیث بخبیم الاُمَّت معنرت مفتی احمد بارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں : اس سے معنوم ہوا کہ جس ہے محبت ہواسے خبر دنے دیے جیسا کہ بعض احادیث بیں صراحتا آیا ہے درنہ حضور صلی اللہ علیہ دسلم کس کے دلی حالات اور محبت وعدوات سے بے خبر نہیں۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں جنہیں پتھر کے دل کا حال معلوم ہے کیا نہیں اٹسانوں کے دل کا حال معلوم نہ ہوگا۔ بید دعاغالبًا سلام سے پہلے نماز کے اندر مانکی جائے ای لیے صاحب مشکودًاس باب میں بیصدیث لائے۔

(يرا والناتي مجمع ص ١١٥)

حضرت ابو ہریرہ کے است روایت ہے کہ رسول اللہ کے سنے فر مایا: جبتم میں سے کوئی تشہد پڑھ لے تو اسے واللہ کی بناہ پڑے کے اس کے اسے واللہ کی بناہ پڑے کے اسے واللہ کی بناہ پڑے کے اسے اللہ کی بناہ پڑے کے اسے اللہ کی بناہ پڑے کے اسے اللہ ایسی عذا ہے جہنم عذا ہے جہنم عذا ہے جہنم عذا ہے جہنم عذا ہے تیری بناہ میں آتا فتنہ اور مسلم کے فتنہ کے شر سے تیری بناہ میں آتا ہول۔ (مسلم)

(1428) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا تَشَهَّلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا تَشَهَّلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا تَشَهَّلَ اللهُمَّ احَدُكُمُ فَلْنَسَتَعِلْ بِاللهِ مِنْ اَرْبَحٍ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِلَيْ اعْوَدُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَلَابٍ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَلَابٍ عَهَنَّمَ، وَمِنْ عَلَابٍ اللهُ عَنَا اللهُ اللهُ

الخريج حليب (صيح مسلم باب ما يستعاد منه في الصلاة جوسود رقم: ۱۳۵۲ السان الكيري للبيبقي باب ما يستعب له ان لا يقصر عنه من النعاء قبل السلام بعوص ۱۵۰۰ رقم: ۱۳۵۰ مستد امام احد بن حنبل مستد ابي هريرة وضي الله عنه بعوض ۱۸۰۰ رقم: ۱۳۵۰ مستد امام احد بن حنبل مستد ابي هريرة وضي الله عنه بعوض ۱۸۰۰ رقم: ۱۸۰ رقم:

شرح حدیث بیشی الگئست حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اور درود ابرا میسی پڑھ سے کے۔اس سے معلوم ہوا کہ نمازنفل ہو یا فرض دعااس کے آخری قعدے میں ہی مانکی ج یے گی ہاں نفل میں دونوں درود ابرا میسی دونوں تعدوں میں پڑھے جائیں گے۔

خیال رہے کہ بڑا دجال تو ایک ہی ہے جو قریب قیامت ظاہر ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ماراجائے گا تگر چھوٹے دجال بہت ہیں جو ہرز مانے میں رہتے ہیں ہر گمراہ کن دجال ہے۔(برزا ڈالمناجے ،ج م جر ۱۲۲)

(1429) وَعَنْ عَلِيْ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَامَ إِلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلُوةِ يَكُونُ مِنْ اخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّهِ وَالتَّسُلِيْمِ: "اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِيُ مَا قَلَّمْتُ وَمَا وَالتَّسُلِيْمِ: "اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِيُ مَا قَلَّمْتُ وَمَا التَّمْوُتُ وَمَا التَّمْرُتُ وَمَا اعْلَنْتُ، وَمَا اسْرَفْتُ، وَالْمُ اللهُ قَلِيمُ، وَانْتَ الْمُقَلِّمُ، وَانْتَ الْمُقَلِّمُ، وَانْتَ الْمُقَلِّمُ، وَانْتَ الْمُؤَخِّرُ، لاَ إِلهَ إِلاَّ انْتَ ". رَوَاتُامُسُلِمْ.

حضرت علی کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ جب نماز کے لیے گھڑے ہوتے تو تشہد اور سمام کے ورمیان میں کہتے۔اے اللہ! میرے لیے بخش دے میرے اللہ! میرے لیے بخش دے میرے اللہ! میرے لیے بخش دے میرے اللہ! بیرے اللہ! بیرے اللہ! بیرے اللہ! بیرے اللہ! بیرے اللہ کے قاہر کیا اور جو میں نے حدے تجاوز کی جنہیں میں نے ظاہر کیا اور جو میں نے حدے تجاوز کی اور جس کا مجھ سے زیادہ تجھے علم ہے تو ہی آئے کرنے اور جس کا مجھ سے زیادہ تجھے علم ہے تو ہی آئے کرنے والا ہے۔ تیرے سواکوئی معبود نہیں۔

(مسلم)

الخريج حديدة (صيح مسلم بأب الدعاء في صلاة الليل وقيامه جوصود رقم: ١٠٠٠ السان الصغرى مسيق به النتاح الصلاة بعد العكرير بوص ١٠٠٠ ومن المعارق مسيق به النتاح الصلاة بعد العكرير بوص ١٠٠٠ ومن الرقم عنه المناوداؤد بن المستفتح به الصلاة من الدعاء بوص ١٠٠٠ ومن وقم: ١٠٠٠ من الدعاء عدن اعتداح الصلاة بالليل جوس رقم: ١٠٠٠)

شرح مدیث: علیم الاً مُت معفرت مفتی احمد بارخان علیه رحمة الحنان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں: سجان اللہ! بیا انتہائی استغفار ہے جس میں ہرتہم کی غلطیوں سے معافی مانجی گئی ہے۔ یہ بھی ہماری تعلیم کے لیے ہے کہ ہم بہت سے مناہ ایسے بھی کر لیتے ہیں جو ہمیں یا دبھی نہیں رہتے یا اول ہی ہے ہمارے علم میں نہیں ہوتے۔

کہ جب چاہے اپنے اطاعت کی تو نیق دے کر فرشتوں سے آگے بڑھادے اور جسے جب چاہے تو نیق خیر نہ دے جس سے وہ بندہ شیطان سے بزتر ہوجائے ،ایسے ہی جسے چاہے شاہ بنا کر سب سے آگے بڑھائے ، جسے چاہے گدا کر کے بیچھے ہٹاد ہے۔

ہدایت عامہ و خاصہ ہدایت وینی و دنیوی تیری ہی طرف سے ہے جسے تو ہدایت نہ دیاس کی ہدایت کا راستہ ہی کوئی شہریں اگر چہ گمراہی کا بجی بہی حال ہے۔لیکن بارگاہ النی کا ادب بینھا کہ اس کی طرف ہدایت ہی منسوب کی جائے۔ نیال رہے کہ دب کی طرف ہدایت ہی منسوب کی جائے۔ نیال رہے کہ دب کی طرف سے بعض مرف مسلمانوں کو بعض مرف مسلمانوں کو بعض صرف انسانوں کو بعض صرف مسلمانوں کو بعض صرف اولیاء کو بعض صرف انہیاء کو بعض صرف حضور سیدالانہیاء کو۔ ہدایت کی تعریف اور اقسام ہماری تفسیر نعیمی کسورۃ فاتحہ شی دیکھو۔

جسے تو پکڑے اسے کوئی چھڑ انہیں سکتا اور جسے تو عذاب دینا چاہے اسے کوئی بچانہیں سکتا۔ خیال رہے کہ انہیاء واور ہو کی بنا دیونہی مجرم کا حاکم کے پاس اور مریض کا طبیب کے بناہ لینے جانا حقیقت میں رب ہی کی پناہ ہے کہ بیاس کے بندے جیں اور اس کے تھم سے ان کے پاس جاتے جیں۔ رب فرما تاہے: وَلُوْاَنَّهُمْ إِذْ ظُلْمُنْوَا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْنَ الْحُ

(مِزْاةَ السَّاجِعِ،ج م ص ٢٣)

 (1430) وَعَنْ عَأَيْشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكُورُ أَنَ يَّقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سَبِّخَانَك اللَّهُمَّ رَبَّنَا يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سَبِّخَانَك اللَّهُمَّ رَبَّنَا وبِحَهْرِك، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مُثَّفَقَى عَلَيْهِ

تخريج حن يث : رصيح بخارى بأب التسهيح والدعا في السجود جاص١٠١٠ رقم: عدمصيح مسلم باب ما يقال في السجود جاص١٠١٠ رقم: ١٠١٠صيح مسلم باب ما يقال في الركوع والسجود جاص٠١٠ رقم: ١٠١٠السان الكيزى للبجاني بأب الذكر في السجود جاص١٠٠ رقم: ١٠٠٠سان ابوداؤد بأب في

الدعاء في الركوع والسجود بع ص، ١٠٠ رقم: ١٠٠ مسلك امام احدان حديث حديث السيدة عائشه رهى الله عنها جنص٠٠٠ رقم:

بشرح مدیث جلیم الاُمَّت حفرت مقتی احمد یارخان علیه رحمة الحکان اس مدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعن وفات شریف کے قریب جب بیآیت کر بر اتری فسیّ ج بیعید دیات کا استفیف ہوتا ہو افل خصوضا تبجد کے

رکوع سجدے میں یہ پڑھا کرتے ہے۔ ظاہر بہی ہے کہ بید عالمی نوافل میں تھیں کو نکہ حضور صلی اللہ علیہ وسم فرائفل مسجد
میں پڑھاتے ہے۔ اس وقت عاکثہ صدیقہ آپ ہے بہت دور ہوتی تھیں، ہاں تبجد دفیرہ نوافل تھر میں پڑھتے ہے اس

لیے آپ بڑونی یہ سب ہجوس کرتی تھیں۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ دسلم کا اپنے لیے دعائے بخشش کرنا تعلیم است
کے لیے تھا یا اس سے کہ استغفار بھی عبادت ہے اور بلندی درجات کا ذریعہ ورندآ پ گنا ہوں ہے معموم ہیں۔

(يرزا ۋالىن جىم ،ج مام س ٩٧)

(1431) وَعَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسُجُودِةِ: عَلَيْهِ وَسُجُودِةِ: عَلَيْهِ وَسُجُودِةِ: عَلَيْهِ وَسُجُودِةِ: سَبُّوحُ وَسُجُودِةٍ: سَبُّوحُ فَكُوسُ رَبُ الْمَلَاثِكَةِ وَالرُّوجَ - رَوَاهُ مُسُلَمُ.

تخريج حديث (صيح مسلم بأب ما يقال في الركوع والسجود جسمه وقم: ١١١٠ السنن الكبري للبيبق بأب القول في الركوع والسجود جسمه وقم: ١١٠٠ السنن الكبري للبيبق بأب القول في الركوع وصيودة جسمه ٢٠٠ وقم: ١٠٠٠ سنن النسائي الكبري بأب الذكر في الركوع جسم ٢٠٠ وقم: ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠)

مرح حديث: حكيم الأمَّت مضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

یددونوں صینے مبالغہ کے ہیں سُبُوع سے مراد ہے ذاتی عیوب سے پاک قُدُّوش سے مراد ہے۔ صفاتی عیوب سے یاک، لہذا کے مقرر نہیں۔

اگر چدالقد تعانی ساری مخلوق کارب ہے گر چونکہ فرشتے ہے گناہ اور ہمیشہ عبادت کرنے والی مخلوق ہیں ، نیز سب سے بوی مخلوق فرستے ہی ہیں اس لیے خصوصیت سے ان کا ذکر فر مایا۔ روح سے مراد یا جان ہے یا حضرت جریل علیہ السلام جن کا لقب روح الا بین ہے یا خاص فرشتوں کی جماعت یا وہ فرشتہ ہے جس کے ستر بزار (۲۰۰۰) چبرے ہیں ہر چبرے میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لغتوں سے خدا تعالی کی حمد۔ مرقات نے فر مایا کہ انسان جنات کا دسواں حصہ ہیں اور جنات کرونی فرشتوں کا دسواں حصہ اور کرونی فرشتے باتی ملائکہ کا دسواں حصہ در را ان الن جی مناسم میں اور جنات کا دسواں حصہ ورکرونی فرشتے باتی ملائکہ کا دسواں حصہ در را ان الن جی مناسم میں اور جنات کا دسواں حصہ ورکرونی فرشتے باتی ملائکہ کا دسواں حصہ در را ان الن جی مناسم میں اور جنات کرونی فرشتوں کا دسواں حصہ اور کرونی فرشتے باتی ملائکہ کا دسواں حصہ در را ان الن جی مناسم میں اور جنات کرونی فرشتوں کا دسواں حصہ اور کرونی فرشتے باتی ملائکہ کا دسواں حصہ بیں اور جنات کرونی فرشتوں کا دسواں حصہ اور کرونی فرشتے باتی ملائکہ کا دسواں حصہ بیں اور جنات کرونی فرشتوں کا دسواں حصہ اور کرونی فرشتے باتی ملائلہ کا دسواں حصہ بیں اور جنات کرونی فرشتوں کا دسواں حصہ اور کرونی فرشتے باتی ملائکہ کا دسواں حصہ بیں اور جنات کرونی فرشتوں کی در جنات کی میں کرونی فرشتوں کی خوالے کی کی حصر جنات کی حصر کرونی فرشتوں کی کرونی فرشتوں کی حصر کرونی فرشتوں کرونی فرشتوں کی کرونی فرشتوں کرونی فرشتوں کرونی فرشتوں کرونی فرشتوں کرونی فرشتوں کی کرونی فرشتوں کرونی فرشتوں کی کرونی فرشتوں کرونی فرشتوں کی کرونی فرشتوں کرونی کرونی فرشتوں کرونی فرشتوں کرونی کر

حضرت ابن عباس ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول

(1432) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنَّهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَامًا

ر سے مرایا: پس جب رکوع ہوتوا ہے ربعز وجل اللہ ﷺ نے قرمایا: پس جب رکوع ہوتوا ہے ربعز وجل الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبِ - عَزَّوَجَلَ -، وَأَمَّنَا كَالْعَلَيْم بِيان كرواور بود بَن كُوشُ اورم الغه كر تُم السُّجُودُ فَاجْتَهِ لُوا فِي الدُّعَامِ فَقَيِنَ أَنْ يُسْتَجَابَ وعَاكرو - توقع ب كرتم ارى وه بول بوك (ملم) لَكُمُ ". رَوَاكُ مُسُلِمٌ .

تخريج حدايت قراة القرآن في الركوع والسجود، جاص مدر وقم الوكوع والسجود، جوص وقم والسنون الكبزى للبيدة في الركوع والسجود، السان الكبزى للبيدة في الركوع والسجود، المسان الكبزى المدين عن قرأة القرآن في الركوع والسجود، جوص ١٦٠٩ سان الوداؤد، بأب في الدعاء في الركوع والسجود، جوص ٢٢٠٩ رقم: ١٢٠٥ مسند المام احدين حنبل مسند عبدالله بن العباس جوص ١٤٠٥ رقم: ١٩٠٠ مسند العباس جوص ١٤٠٥ رقم: ١٩٠٠ )

شرت حديث : طبيع اللَّمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكصة بين: المعنى كَبُوت بين: المعنى منزت من المعنى المع

لیتی نظل نماز کے سجدوں میں صراحتا دعا تھیں مانگواور دیگر نمازوں کے سجدوں میں رب کی تبیع وتمحید کرو کہ یہ بھی خمنی دع ہے، کریم کی تعریف بھی دعا ہوتی ہے۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ وہ سجدے میں گرکر دعا تمیں مانگتے ہیں ان کا ماخذیہ صدیث ہے کیونکہ سجدے میں بندے کورب سے انتہائی قرب ہوتا ہے، اس حالت کی دعا ان شاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

(1433) وَعَنَ آئِي هُرَيُرَةَ رَضِى اللهُ عَنَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَقُرَبُمَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَقُرَبُمَا يَكُونُ اللهُ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِلٌ، فَأَكْثِرُوا يَكُونُ الْعَبُلُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِلٌ، فَأَكْثِرُوا اللهُ عَالَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَالَى اللهُ عَالَى اللهُ عَالَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَالَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَعُلَا اللهُ عَلَيْهُ وَعُلَالُهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَاهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَاهُ اللهُ عَلَالِهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَاهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَ

تخريج حلايث وصيح مسلم بأب ما يقال في الركوع والسجود جاص وقم: الذا السان الكبرى للبيبقي بأب الاجتهاد في الدعاء في السجود رجاء الاجابة جاص الدرقم: ١٢٠٦ من الدعاء في الدعاء في السجود رجاء الاجابة جاص ١٠٠ مقم: الدعاء في الدعاء في الدعاء في السجود جاص ٢٠٠ مقم الاجتهاد في الدعاء في الدعاء في السجود جاص ٢٠٠ مقم المداني و مسلم المداني و مسلم

یعنی رب تو ہم سے ہرونت قریب ہے ہم اس ہے دور رہتے ہیں،البتہ سجد سے کی عالت میں ہمیں اس سے خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے لہذا اس قرب کو غذیمت ہمچھ کر جو ما نگ سکیس ما نگ لیں۔اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں سجدہ قیام سے افصل ہے۔خیال رہے کہ نوافل کے سجدوں میں ہمیشہ دعاما نظے ،فرائفل کے سجدوں میں مہمی ،بعض لوگ سجدے میں گر کر دعا تمیں مانگتے ہیں بینی دعا کے لیے سجدہ کرتے ہیں ان کا ماخذ رہے دین ہے۔

(مزاة المناجع، ج + ص ٠٠)

(1434) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُولُ فِي سُجُودِةِ: "اَللَّهُمَّ اغْفِرُ فِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُولُ فِي سُجُودِةِ: "اَللَّهُمَّ اغْفِرُ فِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُولُ فِي سُجُودِةِ: "اَللَّهُمَّ اغْفِرُ فِي عَلَيْهِ وَالْمَعْ وَعِلَاهِ فَالْحِرَةُ، وَعَلاَيْهَ وَالْحِرَةُ، وَعَلاَيْهَ وَالْحِرَةُ، وَعَلاَيْهَ وَالْحِرَةُ، وَعَلاَيْهَ وَالْحِرَةُ، وَعَلاَيْهَ وَاللهُ مُسْلِمٌ.

تخريج حليث مسلم بأب ما يقال في الركوع والسجود جوص وقر: ١١١٠ السان الكبرى للبيبقي بأب الاجتهاد في الدعاء في السجود رجاء الإجابة جوص ١١٠ رقم: ١١٠٠ المستنوك للحاكم بأب التامين جوص ١٩٠ رقم: ١٠٠ سان الوداؤد بأب في الدعاء في السجود رجاء الإجابة جوص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ سان الوداؤد بأب في الدعاء في الركوع والسجود جوص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٨ الدوداؤد بأب الدعاء في السجود جوص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ سان

(نوٹ: رسول اللہ کی طرف نسبت ذنب ہوتو اس کے معنی میں دواختال سی موجود ہیں۔ آ۔ کہ رسول اللہ کے متعنقین کے ذنب (سمناه) مراد ہیں۔ مناسب شفاعت والا اپنے ساتھ کسی کو طلالیتا ہے۔ پھراس عزت کی وجہ سے معافی لے کر دیتا ہے۔ کہ اس عزت کی وجہ سے معافی لے کر دیتا ہے۔ کہ افغا ہر خلاف اولی کام۔ 3۔ ذنب کامعنی ہے پیروکار ہے بیاختال بھی لفت کے اعتبار سے موجود ہے۔ (واللہ اعلم) عصمت انبیاء تقیقی موقیق موقیف ہیں بات ہے۔ بلاشک وشبرکل انبیاء معصوم ہیں۔ مترجم)

مرح حديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنان ال حديث كي تحت لكيم إلى الم

فلا ہر رہے کہ دعا تہجد یا کسی اور نفل کے سجد ہے ہیں تھی یا کبھی بھی فرائف کے سجد ہے ہیں بیان جواز کے لیے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیدعا نمیں امت کی تعلیم کے لیے ہیں ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہ تو کیا عمناہ کے ارادے سے بھی محفوظ ہیں۔ (مزاۃ المناجے مجمع میں ۱۱۸)

اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف

> ( 1435) وَعَنْ عَآئِشَةً رَضِى اللهُ عَنْهَا. قَالَتُ: افْتَقَلْتُ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَلَيْلَةٍ، فَتَحَسَّسْتُ، فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ - اَوْ سَاجِلًا-يَقُولُ: سُبْعَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلهَ إِلاَّ اَنْتَ وَفِيْ

رِوَايَةٍ: فَوَقَعَتْ يُدِى عَلَى بَطْنِ قَلَمَيْهِ، وَهُوَ فِي الْبَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُو يَقُولُ: "اللَّهُمُّ إِلَىٰ اعْدُدُ بِرِضَاكَ مِنْ سَفَطِكَ، وَيَمْعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَهِكَ، وَآعُودُ بِكَ مِنْكَ، لَا أَحْمِى ثَنَاءً عَلَيْكَ عُقُوبَهِكَ، وَآعُودُ بِكَ مِنْكَ، لَا أَحْمِى ثَنَاءً عَلَيْكَ الْبَتَ كَمَا آفَتَهُتَ عَلَى نَفْسِكَ ، رَوَالْاَمُسُلِمُّ.

(پاک ہے تیری وات تیری تھ ہے تیرے واکونی مہو،
سیس ) ایک روایت میں ہے کہ تابی کرتے ہوں اول آپ

ہاتھ آپ علیہ السلام کے قدموں کے گوائی واٹا آپ

سیدہ میں ہے اور آپ کے دونوں قدم کھڑے ہوں

سیتھ آپ فرمارے ہے القدا میں تیری رمائے میری رمائے میری ناراضکی اور تیری معانی کے ساتھ تیری رمائے سیری ناراضکی اور تیری معانی کے ساتھ تیری من تیری سیاتو نے وو سے تیری پناہ چاہتا موں۔ میں تیری تیری تعریف کا ماط ہیں کرسک تو وید کی سے جیسا تو نے وو

للخوريج حل يدف: (صيح مسلم بأب ما يقال في الركوع والسجود جوه الا المصنف عبدالرزاق بأب القول في الركوع جوهب و قرم المدور السان الكوري للبديقي بأب ما جاء في المهلوس جوه الا 184 وقوم المام مالك بأب القول في الدعاء جوه الا وقرم والإسان ابوداؤد بأب في الدعاء في الركوع والسجود جوه ١٤٧٠ وقم ١٤٠١ و

شرح حدیث جنیم الاً مُت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحنان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی میرے ہاں قیام کی باری تھی ، رات اند جبری تھی گھر میں چراغ نہ تھا، میری آنکھ کلی تو مجھے آپ کا بستر شریف نولی محسوس ہوا تو میں گھبرائم ٹی کہ مجھے اطلاع دیئے بغیر کہاں تشریف لے گئے۔

یعن سجد ہے میں گر کر دعا نمیں مانگ رہے ہے، سجد نبوی چونکہ حضرت عائشہ کے جرے ہے بالکل می ہوئی تھی ، کی طرف دروازہ تھا اس کیے آپ کا ہاتھ اپنے بستر پر بیٹھے بیٹے آ جد میں بیٹنی گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونا وضوئیں تو ڈتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے جدے میں جی اور بغیر آ ڈے ام المؤسنین کا ہاتھ آپ کے تکوؤں شریف کو لگا اور حضور سلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہ چھوڑی ، نہ وضود و ہارہ کیا۔ ان انگیوں کے قربان جو حضور میں اللہ عدیہ وسلم کے تلوؤں سے تکبین ، نصیب والے کا کر جلے گئے۔ شعر

جوہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لیٹ کے قدموں سے لیتے اتر ن

سے نامرادی کے دن مکھے تھے ۔ پینی آگر تو علی بغرب بین تو بینی اور کہیں بلاتشیہ یوں سجھوکہ جب بیخ کو ہ ں ، رتی ہ اور پرنے کرتی ہے تو بچہ مال ہی سے لیٹن ہے کیونکہ اس کی آخری پناہ وہی ہے۔ خیال رہے کہ حضور صلی مند ملیہ وہم کی بندہ میں آنا اس حدیث کے خلاف نییں کیونکہ حضور صلی القد علیہ وہم کی آ آستانہ رب کا آستانہ ہے، خود فرماتے ہیں آنا فِئَةُ الْہُ سیدین میں آنا اس حدیث کے خلاف نییں کیونکہ حضور صلی القد علیہ وہم کی آئے اُن اللہ علیہ وہم کی آئے اُن اللہ علیہ وہم کی آئے اُن اللہ علیہ وہم کی اُن اللہ علیہ وہم کی بندہ وہم کی بناہ ہوں ، رب فرما تا ہے: جَائِونُ آن اللہ علیہ وہم میں آنے اللہ علیہ وہم میں آنے اللہ علیہ وہم میں اللہ علیہ وہم کی بناہ ہوں ، رب فرما تا ہے: جَائِونُ آن اللہ دربرا ڈالدائج، جوہم وہ ا (1436) وَعَنْ سَعُنِ بَنِ أَنِ وَقَاصٍ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُ قَالَ: كُنّا عِنْدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَيُعْجِزُ آحَدُ كُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَيُعْجِزُ آحَدُ كُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْكُ مِنْ جُلَسائِهِ: يَوْمِ الله حَسنَةٍ! فَسَائِلُهُ سَائِلٌ قِنْ جُلَسائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ الله حَسنَةٍ؛ قَالَ: "يُسَيِّحُ مِئَةً تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ الله حَسنَةٍ، أَوْ يُحَتَّظُ عَنْهُ الله حَسنَةٍ، أَوْ يُحَتَّظُ عَنْهُ الله خَطِيئَةٍ". رَوَالْا مُسُلِمٌ.

قَالَ الْحُبَيْدِينَ، كَذَا هُوَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ: "أَوَ الْحُبُونِينَ، كَذَا هُوَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ: "أَوَ الْحُبُطُ وَالْحَالَ الْبَرُقَانِيَ: وَرَوَاهُ شُعْبَةً وَابُو عَوَالَةً، وَيَخْتَى الْقَطَّانُ، عَنْ مُوسَى الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ من جهيه فَقَالُوْا: "وَيُحَطِّ بِعَيْرِ النِّهِ.

حضرت سعد بن افی وقاص ﴿ الله علی مروایت ب نے کہ ہم رسول الله الله کی اس حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا: کیاتم میں سے کوئی اس عادت سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکی کمائے حاضرین مجلی میں سے ایک فرمایا: عرض کی: (یارسول الله!) کس طرح ایک ہزار نیکی کمائے؟ تو آپ نے فرمایا: جوسو ہارتیج کے اس کے لیے ایک ہزار نیکی کھے اس کے لیے ایک ہزار نیکی کھے اس کے لیے ایک ہزار نیکی کھے اس کے کے ایس کے ایک ہزار میلی کا ومٹاو سے جا کی جات گی۔ یا اس سے ایک ہزار گان مٹاومٹاو سے جا کی گرار مسلم)

حمیری نے کہامسلم بیں ای طرح ہے ''اؤ تیخظ''
کے الفاظ لیعنی یا مفادیئے جا کیں ہے۔ برقائی کہتے ہیں
کہ اسے شعبہ اور ابوعوانہ اور پیجی قطان نے مولی سے
روایت کیا جیسا کہ مسلم نے اپنے طریقے سے روایت
کیا۔الف کے بغیراور و تیخظ پڑھا۔

کیا۔الف کے بغیراور و تیخظ پڑھا۔

تخريج حليبة (صيح مسلم بأب فضل التهليل والتسبيح والناعاء جمس الرقم: ١٠٠٤ سان ترمذى بأب ما جاء في فضل التسبيح والناعاء جمس الم احدد بن حديل مسئل سعن بن اني وقاص خضل التسبيح والتكبير والتهليل والتعبيل جهص اله رقم: ١٩٢٩ سئل امام احدد بن حديل مسئل سعن بن اني وقاص جاصور رقم: ١٩٨٩ سئل عيد مسئل سعد بن اني وقاص جاص ١٩١٠ رقم: ١٩٨٩ سئل عيد مسئل سعد بن اني وقاص حديد و ١٩٨١ مسئل سعد بن اني وقاص حديد و انتها و انت

ترح حدیث بین الاً مّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں : یعنی مسلسل روزاند ایک ہزار نیکیاں کرتے رہنا طاقت انسانی سے باہر ہے، یہ عام انسانوں کا حال ہے ورنہ بعض مخصوص بندے تو ہرسانس میں نیکی کرتے ہیں۔

ظاہریہ ہے کہ بہاں آؤ بمعنی واؤ ہے بینی موبار سجان اللہ پڑھ لینے سے پڑھنے والوں کو ہزار نیکیاں بھی ملیس گی اوراس سے ہزار گناہ بھی معاف ہوں گے اور اگر اَوُ اپنے بی معنی میں ہوتو مطلب ہیہ ہو کہ بیرب تعالٰی کے کرم پرموتوف ہے چاہتوا سے ہزار نیکیاں دے چاہاں کے ہزار گناہ معاف کردے۔ خطیب شتہ سے معلوم ہوا کہ گناہ صغیرہ معاف ہوں سے حقوق العباداور گناہ کیرہ کی معافی اس سے نہ ہوگی۔

یعنی مسلم شریف میں حضرت موکی تجہتی سے بہت میں روایات منفول ہیں ان سب میں اؤ ہے، یہ موکی جبنی ابن عبداللہ ہیں، قبیلہ جہنیہ سے ہیں، کوفی ہیں، انہوں نے حضرت مجاہد مصعب ابن سعد سے روایات لیس اور ان سے شعبہ، تھی ابن

سعید قط ن نے احادیث نقل کیں۔

آب ابو براحدا بن محد خوارزی برقانی ہیں ، برقان خوارزم کی ایک بستی کا نام ہے۔

لین ان روایات میں اؤنہیں بلکہ واؤ ہے بینی اس کو ہزار نیکیاں بھی ملتی ہیں اور اس کے ہزار گن ہ بھی معاف ہوتے ہیں لیکن اگر پہلی روایت میں اؤ بمعنی واؤ ہو یا پہل واؤتنو لیج لیعنی بیان نوعیت کے لیے ہوتو دونوں روایتوں میں کوئی فرق نہر اور ہوسکتا ہے کہ پہلی روایت میں رب تعالٰی کے قانون کا ذکر ہواور اس روایت میں اس کے فضل وکرم کا رب تعالٰی فرما تا ہے: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَدُعَشُمُ اَمْتُ الِهَا۔ دوسرے مقام پرفرما تا ہے: دَاللّٰهُ یُضْعِفُ لِبَنْ یُشَاءُ۔

(مِرُا قَالَمَا نِيْ مِنْ اللهِ اللهِ مِنْ اللهِ اللهِ مِنْ اللهِ اللهِ مِنْ إلى اللهِ مِنْ إلى اللهِ مِنْ

حضرت ابوذر کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے ہر جوڑ (کی اللہ کی نے فرمایا: تم میں سے ہرایک کے ہر جوڑ (کی سلامتی) پرصدقہ ہے اور ہر تمید صدقہ ہے اور ہر تمید صدقہ ہے اور ہر تبلیل بینی لااللہ اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تبلیل بینی لااللہ اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تبلیل کا تکم دین صدقہ ہے اور بر کی سے روکنا صدقہ ہے اور پیا گاتھ دین صدقہ ہے اور بر کی لینائی سب سے کفایت کرتا ہے۔ (مسلم)

(1437) وَعَنْ آبِي ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَشِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَشِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُصْبِحُ عَلْ كُلِّ سُلاَلْى مِنْ آخِدِ كُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَشْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَخْبِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَبُمُنْ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَبُمُنْ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيَجْرَهُ مِنْ فَلِكَ رَكْعَمَا مِنَ الطَّلِي رَقِواهُ مِنْ فَلِكَ رَكْعَمَانِ يَرْكُعُهُمَا مِنَ الطَّلِي رَوَاهُ مُسْلِمُ مَنْ فَلِكَ رَكْعَمَانِ يَرْكُعُهُمَا مِنَ الطَّلِي الْمُعْرَوقِ مَنْ فَلِكَ رَكْعَمَانِ يَرْكُعُهُمَا مِنَ الطَّعْمَ رَوَاهُ مُسْلِمُ مُسْلِمُ مُسْلِمُ اللهُ مَنْ الْمُنْ كُولِكُ وَلَاكُ وَكُولُ مَنْ يَرْكُعُهُمَا مِنَ الطَّعْمُ وَاهُ مُنْ فَلِكَ رَكْعَمَانِ يَرْكُعُهُمَا مِنَ الطَّعْمُ وَالْمُنْ مُنْ فَلِكَ وَكُمَانُ مِنْ فَلِكَ وَكُولُ مَنْ مُنْلِكُ مُنْ الْمُنْ مُونِ فَلِكُ مُنْ مَنْ فَلِكُ وَمُنْ فَلِكُ مُونَانُ مِنْ فَلِكَ مُنْ مُنْ فَالِكُ مُنْ الْمُنْ مُونِ فَالْمُنَا مُنَا اللَّهُ مُنْ الْمُنْ مُونَانُ مِنْ فَلِكُ مُنْ الْمُنْ اللّهُ مُعْمَانُ مِنْ الْمُنْ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

تخريج حابيث (صيح مسلم بأب استعباب صلاة الضي وان اقلها ركعتان واكبها ثمان ركعاب جا صدوي رقم؛ معهم لابن عدام معهم لابن المام احمد مسلم المائد المنذرج وصودا و المام معهم لابن المام احمد مسلم المائد المنذر بعدام المعهم لابن عساكر ص أبير قم: ١٠٠١ إطراف المسلما لمعتلى من اسمه ابوالاسود الدئل جرص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠)

شرح حديث : حليم الأمّت حضرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بي :

لیعنی ان سب میں صدقہ نفلی کا ثواب ہے اور بیر بدن کے جوڑوں کی سلامتی کا شکر بیھی ہے ہمذ اگر کوئی انسان روز نہ تنین سوسا ٹھ نفلی نیکیاں کر ہے تومحض جوڑوں کا شکر میادا کر ہے گا باقی نعتیں بہت دور ہیں۔

اس فرمان علی شان سے معلوم ہوا کہ جوکوئی سُٹیخان اللہ مااللہ اُکبَریا اُلْحَدُنُ للہ یالاَ للہ اِللہ اُللہ کسی طرح بھی کے صدقہ فلی کا تواب پائے گاخواہ ذکر اللہ کی نیت ہے یا کسی حاجت کی لیے بطور وظیفہ بیالفہ ظریز ھے یا مجیب بات س کر سبحان ، للہ دغیرہ کے یا خوشخری پاکراکم مدللہ پڑھے۔ بہر حال تواب ملے گا کیونکہ اللہ کا نام لینا ، بہر حال عبادت ہے ، اگر کوئی شخص ٹھنڈک کے لیے اعضائے وضو دھوئے تب بھی وضو ہوجائے گا کہ اس سے نماز جائز ہوگی ، اللہ کا نام زبن کا وضو

چوں بیا یدنام یا کش دروہاں نے پلیدی ما نمونے آں وہاں

یعنی ہر تیلیغ میں خیرات کا ثواب ہے بلکہ اس کا ثواب ہے لوابوں سے زیادہ کہ اس میں ذکر اللہ بھی ہے اور لوگوں کوفیض بہنچا بھی۔ قلم تبلیغ صدقہ جاریہ ہے کہ جب تک لوگ اس کی کتاب ہے دین فائدہ اٹھا کیں گے تب تک اے نواب متر رے گا، بیا کے کلمہ بہت جامع ہے۔

یہاں چاشت سے مراد اشراق بی ہے،اس نماز کے بڑے فضائل ہیں۔ بہتر بیہے کہ نماز فجر پڑھ کرمصلے پر بی بیضا رہے، تلاوت یا ذکر خیر ہی کرتار ہے، بیر کعتیں پڑھ کرمسجدے نظے ان شاء اللہ ممرہ کا تواب پائے گا۔

(برا ۋالناجي،ج مر ۵۳۵)

أم المؤمنين حضرت جويريد الله المؤمنين حضرت جويريد كدرسول الله الله ان كے ياس مصح سوير كي كى نماز کے وقت باہرتشریف لائے اور بیان سجدوگاہ میں تخمیں۔ بھر جاشت کے دنت آپ دالیس آ کے تو وہ بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا: اس طرح بیٹھی ہے جس طرح میں جہیں چھوڑ کر گیا تھا۔عرض کی جی ہاں! تو رسول التد نے فرمایا: میں نے تیرے یاس سے جانے کے بعد جار كلمات تين بار كے يں۔ اگر ان كا وزن اى سے كيا جائے جوتم پڑھتی ہوتو وہ وزن میں اس سے زیادہ ہو جَائِ "سُبُعَانَ اللهِ وَيَحَمُدِمْ عَدَدَ خَلُقِهِ، رِضَا تَفْسِه، وَزِنَةَ عَرْشِه، وَمِدَادَ كَلِمَاتِه "مِم الله كُلْبِيج اس کی حمد سے ملا کر کرتے ہیں۔اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہے اور اس کی رضامتدی کے مطابق اس کے عرش کے وزن کے موافق اس کے کلمات کی سیابی کے برابر-(مسلم)

(1438) وَعَنُ أُمِّرِ الْهُؤُمِنِيْنَ جُويْرِيَّةَ بِنُتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: آنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِّجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكُرَةً جِئِنَ صَلَّى الصُّبُحَ وَهِيَ فِي مُسْجِدِهِ أَن قُمْ رَجَعَ بَعُلَ أَنُ أَضْعَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: "مَا زِلْتِ عَلَى الحالِ الَّتِي فَارِقَتُكِ عَلَيْهَا اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَقُلُ قُلْتُ يَغْدَكِ أَرْبَعَ كَلِبَاتٍ ثَلَاتَ مَرَّاتٍ، لَوُ وُزِنَتُ مِمَا قُلْتِ مُثُلُ الْيَوْمِ لَوَزَنَعُهُنَّ: سُبُعَانَ الله وَيُحَمُّونِ عَنَدَ خَلْقِهِ، وَرِضًا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرُشِهِ، وَمِنَادَ كَلِمَاتِهِ". رَوَاتُهُمُسُلِمُ،

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهْ: سُبُحَانَ الله عَلَدَ خَلُقِهِ. سُبُحَانَ الله رِضًا نَفْسِه، سُبْحَانَ الله زِنَةَ عَرْشِه، سُبْحَانَ الله مِدَادَ كُلِمَاتِهِ".

سالم کی ایک اور روایت میں ہے۔ شبخان الله رِضًا نَفْسِهِ. سُبْحَانَ الله زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْعَانَ الله مِدَادَ كَلِهَاتِهِ۔ اورتر مذى كى ايك روايت من جكيا من شخصية كلمات نه سكما و سوتو كه بسبعان الله عَلَدُ خَلْقِهِ سُبعان الله وضا نَفْسِه، سُبعان الله ونة عَرْشِه سُبعان الله ونة عرشِه سُبعان الله ونة عرشِه سُبعان الله ونة عرشِه سُبعان الله وناد كليتاتِه، سُبعان الله مِناد كليتاتِه سُبعان الله مِناد كليتاتِه مُناد كليتاتِه مُناد كليتاتِه سُبعان الله مِناد كليتاتِه سُبعان الله مِناد كليتاتِه سُبعان الله مِناد كليتاتِه سُبعان الله مِناد كليتاتِه مُناد كليتاتِه مُناد كليتاتِه مِناد كليتاتِه مِنا

وَفِي رِوَايَةِ الرِّرُمِنِّيَّى: "آلا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ

تَقُوْلِينَهَا، سُبَعَانَ الله عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبَعَانَ الله عَدَد خَلْقِه، سُبُعَانَ الله عَدَد خَلْقِه، سُبُعَانَ الله عَدَد خَلْقِه، سُبُعَانَ الله رِضَا نَفْسِه، سُبُعَانَ الله رِنَةَ عَرْشِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَرْشِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَرِشِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَلِمَاتِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَلَمَاتِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَلِمَاتِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَلِمَاتِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَلِمَاتِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَلِمَاتِه، سُبُعَانَ الله مِدَادَ عَلَيْهُ مِنَادَ الله مِدَادَ عَلَيْهُ الله مِدَادً عَلَيْه مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً عُلِهُ الله مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً عَلَيْه مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً عَلَيْه مِدَادً عَلَيْه مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً عَلَيْه مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً الله مِدَادً عَلَيْهُ الله مِدَادً الله مِدَادً عَلَيْهُ الله مَادً اللهُ الله مِدَادً اللهُ مِدَادً اللهُ اللهُ الله مِدَادًا ال

تخريج حليت (صيح مسلم بهاب التسبيح اول النهار وعدد النوم جهص ۱۸۰۰ قرد ۱۸۰۰ الادب البفر دللبخاري باب من ذكر عددة النبي صلى الله عليه وسلم فلم يصل عليه ص ۱۲۰۰ رقم: ۱۳سان ابوداؤد باب التسبيح بالحصى به ص ۱۸۰ رقم و۱۰۰ مسلم الحبيدي أحاديث بن عباس رضى الله عنه م جهص ۱۳۰۰ رقم: ۱۳۱۱ الاحادوالبثاني احاديث جويريه بنت الحارث جهص ۱۳۰۰ رقم: ۱۳۰۱ الاحادوالبثاني احاديث جويريه بنت الحارث م

شرح حديث جكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكصة إين ا

حضرت جویریہ بنت حارث حضورانور صلی الله علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ این اسلمانوں کی والدہ ،آپ کا نام برہ تھانی کریم صلی الله علیہ وسلم نے بدل کر جویریہ رکھا،آپ میں غزوہ مریسی میں گرفتار ہوکر حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں انہوں نے آپ کوم کا تب کردیا ،اان کا بدل کتابت نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے اداکیا اور انہیں آزاد کرکے ان سے نکاح کیا ،مال عمر شریف ہوئی ، رہے الاول اول ای جی میں وفات یائی رضی الله عنہا۔

یعن حضورانور صلی الله علیه وسلم بعد نماز فجر آپ کے دولت خاندے باہر تشریف لے گئے اسوت آپ اپنے مصلے پر مبیضی ہوئی ذکر الله اور وظیفہ پڑھ رہی تھیں مسجدے مراد مصلے ہے یعن سجدہ گاہ یا وہ جگہ جو گھر میں نماز کے لیے خاص کر ل جائے۔

لینی حضورانورصلی الله علیه وسلم نماز چاشت کے دقت (دوپہرکو) آپ کے پاس واپس آئے تو انہیں کی مصلے پرای طرح بیٹے دیکھا، الله اکبریہ ہے از واج پاک کا شوق عبادت۔ خیال رہے کہ حضور انورصلی الله علیه وسلم پر اپنی نیکیال خاہر کرنا ریانہیں بلکہ ذریعیہ قبولیت ہے، ای طرح حضور انورصلی الله علیه وسلم ہے اپنے گناہ عرض کرن پر دہ دری نہیں بلکہ مع فی کاذریعہ۔

لینی ہم نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد بیدوظیفہ پڑھ لیا جو کی میں بہت باکا اور آسمان ہے۔ یبنی مرکل قیامت میں رب تعالٰی میزان کے ایک میلے میں تمہارا آج کا سارے دن کا بیدوظیفہ رکھے اور دوسرے بیے میں ہی رے بیکمات

ر کھے تو تواب میں پیکمات بڑھ جائیں ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ میں رب تعالٰی کیا لیک میچ کرتا ہوں جوتمام مخلوق کے برابر ہو،اس کی رضاء کا باعث ہو،اس کے عرش کی زینت ہواور کلمات الہید کی جوروشائی ہے اس کے برابر ہو۔ان جامع الفاظ میں ساری چیزیں آئٹیس کوئی چیز باقی ندر ہی لہذا ہیں ام وظیفہ ہے اس لیے اس کا اجر بھی زیادہ ہے۔(بڑا ڈالمنانج، جسم ۵۲۵)

(1439) وَعَن آئِى مُوسى الْآشْعَرِيِّ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَثَلُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَثَلُ الْنِيْ يَنُ كُونُهُ مَثَلُ الْحَيْقِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَثَلُ الْحَيْقِ اللّهِ يَالُكُونُ مُثَلًا الْحَيْقِ اللّهُ فِيهِ وَوَاتُهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: وَالْهَ يَبِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي يُنَ كُو اللهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي يُنَ كُو اللهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي يُنَاكُو اللهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي يُنَاكُو اللهُ فِيهِ، مَقَلُ الْحَيِّ وَالْبَيْتِ ".

حضرت ابدموئی اشعری و این سے دوایت ہے کہ رسول اللہ اللہ نے فرمایا: اس فض کی مثال جوائے رب کو کر کرتا ہے اور جو ذکر کہتاں کرتا کندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ (بناری) مسلم کی روایت ہوں ہے: آپ نے فرمایا کرداس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور جس

تخريج حرايث (صيح بخاري بأب فضل ذكر الله تعالى جمص ١٨٠ رقم: ١٠٠ معديج مسلم باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في البسجان جمص ١٨٠ رقم: ١٩٨٥ مسند، إلى يعلى حديث أبي موسى الاشعرى جاص ١٠٠٠ و ١٠٠٠ مسند الروياني باب ما روى ابوير دة بن الي موسى عن ابيه ص ١٠٠ رقم: ١٨٠ معيج ابن حبان يأب الاذكار ، جسم ١٠٠ رقم: ١٨٨)

شرح حديث: حكيم الأسّت معزبة مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث ك تحت لكمة إلى:

یعنی جیسے زندہ کا جسم روح سے آباد ہے مردہ کا غیر آباد، ایسے ہی ذاکر کا دل ذکر سے آباد ہے غافل کا دل ویران یا جیسے شہروں کی آبادی زندوں سے ہے مردول سے نہیں ایسے ہی آخر شے گی آبادی ذاکر مین سے ہے غافلین سے نہیں، یا جیسے زندہ دوسروں کو نفعہ ان پہنچاسکتا ہے مردہ نہیں، ایسے اللہ کے ذاکر سے نفع ونفصان خاتی حاصل کرتی ہے غافل سے نہیں یا جیسے مرد سے کوکوئی دوایا غذا مفید نہیں ایسے ہی غافل کوکوئی عمل وغیرہ مفید نہیں اللہ کا ذکر کر و پھر دوسر سے اعمال، ذاکر مرکز بھی جیتا ہے غافل زندہ رہ کر بھی مردہ ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اس بیں اشارۃ ارشاوہ واکہ جی لا یموت کا ذکر ذاکر کو حیات غیرفانیہ بخش دیتا ہے۔ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسر سے گھریں چلے جاتے ہیں۔ (مرقاۃ)

س دیا ہے۔ اوریاء اللہ مرسے میں بعدایت سرسے دو ہر سے سرس ہے بات بیں۔ اوری مالی ہوں مردہ ہے گھر مسلم شریف میں ہے کہ جو گھر اللہ کے ذکر ہے آباد ہوں ہون نے اور جو گھراس کے ذکر ہے خالی ہوں مردہ ہے گھر ہے مرادمؤمن کا دل ہے کہ دو اللہ کا گھر ہے مبارک ہے دوجواس گھر کوآبادر کھے نحوس ہے وہ جواسے ویران کردے۔ شعر آباد وہ ہی دل ہے جس میں تمہاری یا دے ہو یا دے غائل ہواویران ہے برباد ہے

(مِرْا قَالْمَنا لِيجِ، جِيمِ صُلِيمِهِ)

حضرت ابوہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی فرما تا ہے میں اپنے بندے

(1440) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُولُ اللهُ

تَعَالَى: أَنَا عِنْلَ ظَنِّ عَبْدِيْ فِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فإنُ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكُرُتُهُ فِي نَفْسِيْ، وَإِنْ ذَكْرِيْ فإنُ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكُرُتُهُ فِي نَفْسِيْ، وَإِنْ ذَكَرِيْ فِي ملإِ ذَكُرِتُهُ فِي ملاٍ خَيْرٍ مِنْهُ مُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کے گمان کے مطابق اس کے بیاس ہوتا ہوں۔ جب وہ میراذکرکرتا ہے تو جس اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ بہ اگر میراذکرکرتا ہے تو جس اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ بہ اگر وہ اپنے دل میں میراذکرکرے تو جس بھی اپنے دل میں میراذکرکرے تو جس عت میں میر ذکر اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جم عت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ (منت علیہ)

تخریج حدایث (صیح بخاری باب قول الله تعالی و بحذر کیر الله نفسه به باس ۱۱ رقم: ۵۰ مه صیح مسلم به باب الی علی ذکر الله تعالی جهص ۱۲ رقم: ۱۹۹۹ مسلم البزار مسلم البور قرض الله عنه به به سه ۱۹۰۸ الابانة الكبزى (ابن بطة باب جامع من احادیث الصفات رواها الاثمة به سه ۱۳۸۳ رقم: ۱۳۲۹ سان این ماجه باب فضل العبل به سه ۱۳۸۳ رقم: ۱۳۲۹ سان این ماجه باب فضل العبل به سه ۱۳۸۳ رقم: ۱۳۸۳ مشرح حدیث محمد بین :

یمان عبدسے مراوبندہ مومن ہے اور طن بمعنی بقین بھی آتا ہے جیسے یَظُنُونَ اَنَّهُمْ مُسُلُقُوا رَبِّهِمُ اور بمعنی گمان نیک بھی است مراوبندہ مومن ہے اور فول معنے درست خینے اللہ ویڈوں نون کے اللہ ویڈوں مینے درست اللہ یعنی بندہ میرے متعنق جیسا بھی رکھے گا جس ویسا ہی معاملہ اس سے کروں گا یابندہ میرے متعنق جیسا گمان کرے گا جس ویسا ہی معاملہ اس سے کروں گا یابندہ میرے متعنق جیسا گمان کرے گا جس ویسا ہی معاملہ اس سے کروں گا یابندہ میرے متعنق جیسا گمان کرے گا جس ویسا ہی معاملہ اس سے کروں گا یابندہ میرے متعنق جیسا گمان کرے گا جس ویسا ہی معاملہ اس سے کروں گا یابندہ میرے متعنق جیسا گمان کر دو وجہ دت ضرور میں ویسائن کروں گا اور گرون کا مید بھی کہ ویسائن کروں گا اور گرون کی امید بھی رکھوٹل نہ کہ اور کی کروں گا اور گرون کی امید بھی اور کی کروں گا مید بھی اور کی کروں گا مید ہی کہ امید بھی اور کی کروں گا مید کی امید بھیڈا وہا کی کا مید بھیڈا وہا کا دیسے مولانا فرماتے ہیں۔ شعر کا دیسے مولانا فرماتے ہیں۔ شعر

ازمکا فات ممل غافل مشو بعض لوگ امیردهو کے میں فرق بیس کرتے وہ اس حدیث سے دھوکا کھاتے ہیں ، صدیث واضح ہے۔ رحمت وکرم ہتو نیق ومہر مانی خیال رہے کہ بندہ رب سے ذکر اللہ کرتے وقت بہت قریب ہوتا ہے، جو ہروت ذکر کرے دہ ہرونت رب سے قریب ہے۔

بہتر جمع سے مراداروال انبیاء واولیاء بین لہذا حدیث پرکوئی اعتراض نیں اور ہوسکتا ہے اس جمع سے مرادمقرب فرشانوں کا جمع ہوچونکہ بعض لحاظ سے فرشتے انسان سے افضل ہیں کہ ہم انسان نیک وبد مرطرح کے مرکز سے ہیں ،فرشنے صرف نیک کام ہی کرتے ہیں ای لیے انہیں خایز اصنعام کھا گیا۔ لیڈ احدیث پر بیاعتراض نیں کہ انس فرشتے ہے فضل ہے بھریہاں فرشتوں کوانسان سے افضل کیوں فرمایا گیا۔

مسكد: ما بيت انسان ما بيت فرشته سے افضل ب،رب تعالٰی فرما تا ہے: وَلَقَدُ كُرُمْنَا بِنِي ادْ مَر الى ليے سان كو

اشرف المخلوقات كهاجا تا برب افراداس بن تفصيل بيب كه خاص انسان جيب انبياء واولياء خاص وعام تمام فرشتوں بيد افضل إلى محرعام مسلمان سے خاص فرشتے افضل ارب كفار وہ تو گدھے كتے ہے بھى بدتر إيں ،رب تعالى فرما تا ہے: أوليك افضل إلى محرعام مسلمان سے خاص فرشتے افضل بي كفار وہ تو گدھے كتے ہے بھى بدتر إيں ،رب تعالى فرما تا ہے: أوليك هم شمّ الدّبوليّةِ باك حديث سے معلوم ہواكہ ذكر بالحجم افضل ہے كه آ ہت ذكر كرنے والول كا ذكر وہال بھى خلامية ذكر بى ہوتا ہے جيسے فرشتے وا نبياء داولياء سنتے ہيں ذكر بالحجم والول كى بيد اور بحم مالان اللہ بير والول كى بيد حديث قوى وليل ہے۔ (برا فالمان جم محم ٢٨٨)

(1441) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبَقَ الْهُقَرِّ دُوْنَ قَالُوا: وَمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبَقَ الْهُقَرِّ دُوْنَ قَالُوا: وَمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النَّا كِرُوْنَ اللهَ اللهُ قَالَ: "النَّا كِرُوْنَ اللهَ كَالَ: "النَّا كِرُوْنَ اللهَ كَالَ: "النَّا كِرُونَ الله كَالَ: "النَّا كِرُونَ الله كَالَ: "النَّا كِرُونَ الله قَالَ: "النَّا كِرُونَ اللهُ قَالَ: "النَّا كِرُونَ اللهُ قَالَ: "النَّا كِرُونَ اللهُ قَالَ: "النَّا كِرُونَ اللهُ هُوْلَ اللهُ فَاللهُ اللهُ ال

ائمی سے روایت ہے رسول اللہ فی نے فرمایا:
مفردون (بے شل تنهائی والے) سبقت لے گئے۔
صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مفردون کون ہے؟
فرمایا: اللہ تعالی کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرداور
عورتیں۔ (مسلم)مفردون راء کی شد کے ساتھ اور
بغیرشد کے دونوں طرح روایت ہے کیکن مشہوراور سے راء

کی شد کے ساتھ ہے۔

تخريج حليف (صيح مسلم بأب الحد على ذكر الله تعالى جهص ١٠٠٠ رقم: ١٩٨٠ المعجم الاوسط للطبراني بأب من اسمه الراهيم جهص ١٠٠١ رقم: ١٠٠٠ ومسلم الإصول لابن اثير حوف اللال الكتأب الاؤل في الذكر وجه مساورة والمه المعتمد المعتمد وقم: ١٠٠١ سان ترملى بأب في العقو والعاقية وجه مساورة وقم ١٠٠١ مسلاما ما حد مسلاما المعدد المعدد المعدد والعاقية وجه مساورة وقم المعدد المعدد

یہ بہاڑ مدید منورہ کے قریب ہے مکہ معظمہ کے راستے پر یہاں سے مدید منورہ پیدل ، یک راٹ کے فیصلے پر ہمرائی نے مطرائی نے مطرت ابن مسعود سے روایت کیا کہ ایک دوسرے کو نام بنام پکارکر پوچھتے ہیں کہ کیا تجھ پر گوئی ابتد کا ذا کر را ااگر کوئی پہاڑ کہتا ہے کہ ہاں مجھ پر گزرا توسب کہتے ہیں مبارک ہو عوارف المعارف میں حضرت انس سے روایت کے کہ روزانہ من وشام زمین کے بعض جے بعض سے پوچھتے ہیں کہ کیا تجھ پر کوئی بندہ ایسا گزرایا جیفا جو القد کا ذکر کر رہا ہو اگر کوئی طبقہ کہتے ہیں تو ہم سب سے افضل ہے۔ مرتات موں اگر کوئی طبقہ کہتے ہیں تو ہم سب سے افضل ہے۔ مرتات اے جماعت صحابہ یہ جمد ان پہاڑ ہے یہاں اللہ کاذکر کرتے چلوتا کوئل قیامت میں تمہار اگواہ ہو۔

مفہ ددن تفہیدہ سے ہے بمعنی الگ کرنا ، جدار کھنا ، یعنی جنہوں نے اپنے کود نیاوی الجھنوں ، اغیار کی مجلس ہے ایگ رکھا یا جنہوں نے تمام ذکر دل سے اللہ کے ذکر کو چھانٹ لیا۔جس میں وہ ہروقت لگے رہتے ہیں۔

ميه ما سوال احوال كے ليے ہے نہ كہ سوال ذات كے ليے جيسے فرعون نے موئل عليه السلام سے بوچھا تھا د ما رب العلمين ليعنى الله تعالى الله علم نے جواب بھى وہ عن يت العلمين ليعنى الله تعالى والى الله علمين ليعنى الله تعالى والى الله علم الله علم نے جواب بھى وہ عن يت

فرما یا جوسوال کےمطابق ہے۔

چونکہ اللہ کے ذاکر مروزیادہ ہیں عورتیں کم ،اس کیے مردوں کا ذکر پہلے ہواعورتوں کا بعد ہیں۔مرقات نے فرمایا کہ اللّٰد كا بهت ذكركر نے والا وہ ہے جوكس حال ميں رب كونہ بھولے غلوص سے اس كى عبادت كرے خلقت ہے مستغنى رہے فكر وشكر ميں حريص ہوجو خداسے غافل كرے اس سے دوررہ اللہ كے ذكر ميں الي لذات پائے جوكس اور چيز ميں نہ يائے بتعالى فرماتاب، وَتَبَتَّلُ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا يَعِنى تمام غيرالله المكررب كم موجا ور (مزاة الناجي، جسم ١٨١٥)

حضرت جابر الله سے روایت ہے کہ میں ہے رسول الله 🚇 كوفر مات جوئے سنا' زیادہ فضیلت والا و كراك إلى إلا الله ب-استرندى في روايت كياور کہا کہ ہیرہ دیث جسن ہے۔

(1442) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَفْضَلُ النِّ كُرِ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللَّهُ". رَوَاهُ الزُّرُمِنِ ثُي. وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَرُ".

آنخر يج حليت (سأن ترملي بأب ما جاء أن دعوة البسلم مستجابة جوص ٢١٠ رقم: ٢٠٣٨ البستنرك للعاكم، كتاب الدعاء والتكيير والعهليل جءص١٥١٠ رقم: ١٨٠٠ سان النسائي الكيزي بأب افضل الذكر وافضل الدعاء جاص٠٠٠ رقم: ١٠١٠ معيح ابن حيان بأب الاذكار بعص١٠١٠ رقم: ١٠٨٠ الاداب للبريقي بأب من حدد الله عزوجل في السراء والصراء بعاص،٢٠٠ رقم:

شرح حديث جليم الأمّنة حضرت مفتى احمد بأرخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة إلى: لأاله الا الله عدراد بوراكلمة شريف بياين مع محدرسول الله سلى الله عليه وسلم كورند صرف لا الله الا الله توبهت ے موحد کفار بلکہ ابلیس بھی پڑھتا ہے، وہ شرک تبیس موحد ہے۔جس چیز سے مؤمن بنتے ہیں وہ ہے محدرسول املہ، چونکہ کلمہ شریف سے کفر کی گندگی دور ہوتی ہے،اسے پڑھ کر کا فرمؤمن ہوتا ہے،اس سے دل کی زنگ دور ہوتی ہے،اس سے ففلت جاتی ہے، دل میں بیداری آتی ہے بیجم الی ونعت مصطفویٰ کا مجموعہ ہے اس لیے بیافضل الذکر ہوا۔ صوفی نے کرام فر سے این كرصفائی ول كے ليے كلمه طبيبها كسيرے \_ (يزاة الناجي،جسم، ٥٣٠)

> (1443) وَعَنْ عَبْلَ اللَّهِ بْنِ بَسَرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجِّلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِحَ الْإِسْلَامِهِ قَنُ كَأُرُتْ عَلَى فَأَخْيِرَنِي بِشَيْيِ الْشَبِثُ بِهِ قَالَ: ﴿ لَا يَزِالُ لِسَانُكَ رَطَبًا ثِنَ ذِ كُرِ الله -. رَوَاهُ الرِّرْمِلِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثُ حَسَنَّ

حضرت عبداللہ بن بسر ملک ہے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول لند! اسلام کے احکام مجھ پر زیادہ ہوگئے۔ جھے ایک چیز بتادیں جس سے میں جے حاوَل تو آپ نے قرمایا: اللہ تعالیٰ وَکرے تیری زبان ہمیشہ تر رہے۔اے تر ہری نے روایت کیا اور کہا کہ بیہ

تخريج حليت . (سان ترمذي بأب ما جاء في فعل الله كر جهص ١٩٠٠ رقم: ١٠٢٥ مسند مام ١حمد بن حنين حديث

عهدالله بن بسر جهص١٠٨٠ رقم: ١١٤١١ معيدف ابن ابي شهية بأب ما جاء في فضل ذكر الله جدص١٠١٠ رقم: ٢٥٠٥٢ مستدرك ملحاكم كتاب الدعاء والتكهير والعهليل جهص١٠١٠ رقم: ١٨٢٧)

شرح حديث ومبيم الأمن معنرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كِرْحْت لكهة بين:

جوتنصیل دار جھے یا زئیں ہوسکتے وہ مجھ پرغالب ہیں ہمعلوم ہوا کہمل عالم بننا فرض نہیں بلکہ فرض کفا یہ ہے ، ورنہ حضورانورصلی التدعلیہ وسلم انہیں تمام مسائل سکھنے کا تھم دیتے۔

غالبًا سائل کاسوال توافل کے متعلق تھا،اس لیے آئیس یہ جواب دیا گیا مقصدیہ ہے کہ ہروتت زبان پرکوئی ذکراللہ جاری رہے نہ معلوم موت کب آجائے جب بھی ملک الموت تمہاری جان نکا لئے آئیس تو تہیں غافی نہ پائیس،انلہ اتعالی الیں زندگی نصیب کرے،رطب فرما کراشارہ بتایا کہ جیسے ترککڑی آگ میں نہیں جلتی ایسے ہی اللہ کا ذکر زبان کی تری ہے جس سے بندہ دو درخ میں نہ جل سکے گا۔

بيحديث ابن حبان ، ابن الى شيبداور حاكم في بحى روايت كيا\_ (برا : المناجي ،ج ١٠٥٥)

حضرت جابر کھا ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کے فرمایا: جس نے کہا سبحان اللہ وہحدہ اللہ اللہ وہحدہ اللہ اللہ علیہ جنت میں ایک ورخت کھور کا لگ جاتا ہے۔ اسے ترفی نے روایت کیا اور کہا بیجدیث حسن ہے۔ اسے ترفی نے روایت کیا اور کہا بیجدیث حسن

(1444) وَعَنْ جَابِرِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ اللهُ عَنْهُ، عَنِ اللهُ عَنْهُ، عَنِ اللهُ عَنْهُ، عَنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "من قَالَ: "من قَالَ: "من قَالَ: "من قَالَ: "مَن قَالَ: "مَن قَالَ: "مَن قَالَ: "مَن قَالَ: "مَان الله وَحِمدِلِة، غُرِسَتُ لَهُ نَغَلَّهُ فِي الْجَنَّةِ". رَوَالاً البّرُمِدِلِيُّ، وَقَالَ: "حَدِينَتُ حَسَنُ".

تخريج حليمة فرسان ترمذي بأب ما جاء في قضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحبيل جهص١٠٥٠ رقم: ١٨١٥ مستروك للحاكم كتأب الدعاء والتكبير والتهليل جهص١٥٠ رقم: ١٨١٠ المعجم الصغير بأب من اسمه اسماق جاص١٨٠٠ رقم: ١٨١٠ المعجم الصغير بأب من اسمه اسماق جاص١٨٠٠ رقم: ١٨١٠ مستد أبي يعلى مستدجابو بن عبد للله جهص١٣٠ رقم: ١٢٦٦ مستداليزار مستدعب الله بن عرو جهص ١٨٠ رقم: ١٢٦٨) مرح حديث عليم اللهم من من المرح المرحة الحتان المحديث من عمرة بين:

جنت کی بعض زمین تو میوے پھولوں کے درختوں سے بھری ہے، بعض زمین خالی ، اس خالی زمین میں ہمارے نیک انتال مثل درختوں کے نمودار ہوتے ہیں یہاں اس خالی زمین کا ذکر ہے، جنت میں باغات تو ہیں گر کھیت نہیں کیونکہ کھیت میں دانے ہوتے ہیں جوغذ اکے کام آتے ہیں وہاں نہ بھوک ہے نہ غذا کی ضرورت ، باغوں میں پھل پھول ہوتے ہیں جن میں درختوں میں کھور کا درخت بہت ہی مفید ولذیذ ہے اس لیے لاحول نثریف سے درخت کھور ہوتا ہے۔ (مزا ڈالنانج، جسم ۵۲۸)

حضرت ابن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں شب معراج حضرت ابر ہیم (1445) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے فرمایا: اے محد ( ) ا اپٹی امت کومیر اسلام کہنا اور آنہیں خبردینا کہ جنت کی منی پاکیزہ ہے اس کا بائی میشا ہے اور صاف میدان ہے اس میں درخت لگانے کا طریقہ شبختات اللہ، آگھٹٹ یلا اور لا اللہ الا اللہ اور آللہ آگہر کہنا ہے۔ اے تر مذی نے روایت کیا اور کہا ہے حدیث سن ہے۔

الَّقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيُلَةً أَسْرِيْ فِي فَقَالَ: يَا مُحْمَّلُ الْمِيْنُ الْمُعَنَّلُ الْمُحَمَّلُ الْمُورِيُّ الْمُتَتَّكُ مِنِي السَّلاَمَ، وَاخْبِرُهُمُ اَنَّ الْجَنَّةُ طَيْبَةُ النَّانِ وَالنَّهَا قِيعَانُ وَانَ طَيْبَةُ النَّانِ وَالنَّهَا قِيعَانُ وَانَ طَيْبَةُ النَّانِ وَالنَّهُ وَلَا اللهِ الأَلْهُ اللهُ وَلَا اللهِ الأَلْهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ اللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَلا الله الأَلْهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ الله

المعجم الاوسط المخريج حليت (سان ترمذي بأب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل جه ص١٠٥ رقم: ٢٣٦٠ المعجم الاوسط للطبران من اسمه على جوص ١٠٠٠ رقم: ٢٠١٠ المعجم الزوائد للهيمي بأب ما جاء في الهاقيات الصالحات ونحوها ج٠٠ص ١٠٠ رقم: ١٠١٠٠) مشرح حديث عليم الأمست حضر نت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنان ال حديث كتحت لكت إلى:

خصوصی ملاقات چھٹے آسان پروہاں ہی گفتگوہوئی ،عمومی ملاقات توسارے انبیاء سے بیت المقدس بیں ہو پکی تھی مگر وہاں بیر گفتگونہ ہوئی وہاں کی گفتگو بچھاور تھی جوان شاءاللہ حدیث معراج کی شرح بیں عرض کی جائے گی۔

ال سے چندمسکے مصوم ہوئے : ایک یہ کہ اللہ کے مقبول بندے بعد وفات ایک دوسرے سے بھی ملتے ہیں ، اور زندہ مقبول بندول سے بھی ۔ دوسرے یہ کہ دہ حضرات زندول کا سلام سنتے بھی ہیں اور انہیں سلام کہلوائے بھی ہیں۔ تیسرے یہ کہ وفات یا فتہ بندول کو اور جو ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں ان کو بھی سلام کہلوانا جائز ہے جب کہ ان کو بہتی سکے ، ابر اہیم علیہ السلام نے قیامت تک کے مسلمانوں کو سلام کہلوایا جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم لوگوں تک پہنچ گیا ، سلطان العارفین بایز بد بسطامی رحمة اللہ علیہ خرقان پنچ تو لوگوں کو فجر دی کہ اس سرزین میں سوبرس کے بعد خواجہ ابوالحس خرقانی پیدا ہوں گے جو انہیں یائے میر اسلام بہنچائے۔ مولانا فرماتے ہیں شعر

کهاز عال ابوالحن از پیش دید

آن شنیدی داستان بایزید آخر میں مولانا فرماتے ہیں۔شعر بلکہ قبل از زادن توسالہا

مرمرتز ادا نذبجمليه حالبها

محابہ کرام قریب الوفات صحابہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا سلام عرض کرنا۔ چوتھے یہ کہ ہم کو بھی چہے کہ ابراجیم علیہ السلام کو بھی سلام کیا کریں کہ سلام کا جواب دیٹا ضروری ہے۔

ینی جنت کی بعض زمین درختوں سے بھری ہوئی ہے اور وہ درخت بھیلوں سے لدے ہوئے ہیں ای حصہ میں آ دم علیہ الصلو قرواسل م کورکھا گیا تھا اور بعض زمین سفیدہ ہے جس میں تمہار ہے وظیفوں وا مثال سے ورخت لگیں گے، جب تم یہاں آؤگے تو دونوں تسم کے باغ پاؤگے لہذا اس حدیث پر میاعتراض نہیں کہا گر دہاں کی زمین سفیدہ ہے تو اسے جنت کیوں کہتے ہیں، جنت کے معنی تو ہیں باغ اور نہ میاعتراض ہے کہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج ہیں وہاں باغ اور

ميل سب مجهد ملاحظه فر مائة - (يرا لا المناجع مع ١٠٠١)

حعرت ابودروہ ملاہ ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ کی نے فرمایا: کیا ہیں تم کو تمہارے حقیق بادشاہ کی بارگاہ میں تمہارے میں تمہارے میل کی فہرنہ بارگاہ میں تمہارے میل کی فہرنہ دول ۔ اوروہ تمہارے درجات میں بہتر ہے کہ تم دشمن کو ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن کو ملوتو ان کی گردنیں مار یہ ۔ صحب بہ ملوتو ان کی گردنیں مار یہ ۔ صحب بہ کا فران کی گردنیں مار یہ ۔ صحب بہ کا ذکر ۔ اسے تر فری نے روایت کیا ابوعبداللہ حاکم نے کو ایت کیا ابوعبداللہ حاکم نے کہا اس کی سندھی ہے۔

تخویج حلیم : (سان ترمان باب ما جاء فی فضل الذکر جهصه ۱۳۰۵ رقم: ۱۳۲۵ مستدرك للحاکم کتاب الدعاء والتكبير والتهلين جهصه ۱۹۰ رقم: ۱۸۲۵ مؤطأ امام مالك باب ما جاء فی ذکر الله تبارك و تعالی جهص ۲۰۱۰ رقم: ۱۳۰۷ مستده امام احمد بن حنبل حديث معاذبن جبل جهص۲۲۰ رقم: ۲۲۱۲۲)

> شرح حديث بطبيع الأمّت معفرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كتحت لكهة بي: يعنى بدنى ومالى عبادات سے افضل ہوں۔

اگریہاں ذکر اللہ ہے مراد زبانی ذکر ہے تواس کی افسیات کی وجہ یہ ہے کہ ذکر اللہ با واسط رب تعالیٰ تک پہنچا تا ہے
اور دوسری عبادتیں بالواسطہ اور ظاہر ہے کہ بلاواسطہ یہ پچانے والا بالواسطہ ہے افسل ہے۔ اور اگر ذکر سے مراد قبلی و دلی ذکر
اللہ ہے تو ظاہر ہے کہ بید ذکر دلی عبادت ہے اور دوسری عبادات بدنی عبادت اور دل بادشاہ ہے۔ اعشاء اس کی رعایا بادشاہ
کا عمل بھی رعایا کے اعمال سے افسل ہے، ای لیے رب تعالیٰ فی قرآن کریم میں ذکر اللہ کے بڑے درج بیان فرہ نے
کا قربایا فیاف ڈکن فی آڈ ڈکن کٹم تم جھے یا دکر ویس تہمیں یا دکروں گا صدیث قدی ہے "انا جلیس من ذکر فی " میں اپنے ذاکر کا ہم
منسین ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض آسان عمل مشکل عملوں سے درجہ میں بھی بڑھ جاتے ہیں ویکھوؤکر اللہ آسیان ہوا۔
اور جہاد دشوار مگر تو اب میں ذکر اللہ بڑھ گیا مگر سیاس جہاد کا ذکر ہے جواللہ کی یا دسے خالی ہو آئیکن آگر ہاتھ میں تھوا راور زبان
پر ذکر یار ہو تو سجان اللہ سب سے بہتر ۔ شیخ نے فر ما یا کہ بعض لا ذم عمل متعدی عمل ہے بہتر ہوج تے ہیں جیسا یہاں ہوا۔
صوفیا فر ماتے ہیں کہ جہاد میں کا فروں کو مارا جاتا ہے اور ذکر اللہ میں قس وشیطان کو ای لیے ذکر مقد جب دا کہر ہے کہ اس میں ویسے علاوت قرآن شریف و درود شریف میں درسرے ذکروں سے افسل ہیں ویسے علاوت قرآن شریف و درود شریف دوسرے ذکروں سے افسل ہیں ویسے علاوت قرآن شریف و درود شریف دوسرے ذکروں سے افسل ہیں ویسے علاوت قرآن شریف و درود شریف

مؤطاامام مالک میں توبیرہ بیٹ موقوف ہے اور باتی محدثین کے ہاں مرفوع اسے حاکم نے بھی مشدرک میں مرفوعای نقل فرمایا۔ (برزا ڈالنہ جے برج سوم ۱۹۳۳ء میں ا

(1447) وَعَنْ سَعْنِ بْنِ أَنِ وَقَاصِ رَضِيَ اللّهُ عَلَيْهِ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى امْر أَوْ وَبَهْنَ يَكَيْها نَوْى - أَوْ حَصَى - فَسَيّخ بِهِ فَقَالَ: "أَخْيِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ فَسَيّخ بِهِ فَقَالَ: "أَخْيِرُكِ بِمَا هُو أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ فَلَا - أَوْ أَفْضَلُ - فَقَالَ: "مُبْعَانَ الله عَدَدَ مَا خَلَق فِي الْرُوضِ فَلَا الله عَدَدَ مَا خَلَق فِي الْرُوضِ فَي السّبَاءِ، وسُبُعَانَ الله عَدَدَ مَا خَلَق فِي الْرُوضِ، وسُبُعَانَ الله عَدَدَ مَا خَلَق فِي الْرُوضِ فَي السّبَاءِ، وسُبُعَانَ الله عَدَدَ مَا خَلَق فِي الْرُوضِ، وسُبُعَانَ الله عَدَدَ مَا بَهْنَ ذَلِك، وسُبُعَانَ الله عَدَدَ مَا خَلَق فِي الْرُوضِ فَي السّبَاءِ، والله آثَهُ وَاللّهُ مِثْلَ ذَلِك، وَالْحَدُلُ الله عَدَدَ مَا خَلَق فَي الْرُوضِ، فَلَ خَلِك، وَاللّهُ مَثْلَ ذَلِك، وَالْحَدُلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولًا وَلَا اللّهُ مِثْلَ ذَلِك، وَلَا عَوْلَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولًا عَلَى اللّهُ مِثْلَ ذَلِك، وَلَا عَوْلَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولً وَلَا عَلَى اللّهُ مِثْلَ ذَلِك، وَلَا عَوْلَ وَلَا عُولًا وَلَا اللّهُ مِثْلُ ذَلِك، وَلَا عَوْلَ وَلَا عُولَ وَلَا عُولًا وَلَا اللّهُ مِثْلُ ذَلِك، وَلَا عَوْلَ وَلَا عُولًا وَلَا اللّهُ مِثْلُ ذَلِك ، وَلَا عَوْلُ وَلَا عُولًا عُلْكَ اللّهُ مِثْلُ ذَلِك . وَوَلَا عَوْلُ وَلَا عُولًا وَقَالَ: "حَوْلًا عُلْلًا عُلَاللّهُ مِثْلُ ذَلِك . وَوَلًا عَلَا السّرَاعِ مِثْلُ ذَلِك . وَوَلَا عَلَا السّرَاعِ مِثْلُ ذَلِك . وَوَلًا عَلَى اللّهُ مِثْلُ ذَلِك . وَوَلَا عَوْلُ وَلَا عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عُلَى اللّهُ مُعْلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عُلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عُلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عُلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَا عَلْمُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الل

حضرت سعد بن افی دقاص کے ایک زوجہ کے کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ کے پاس گئے ان کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ کے باس گئے ان کے ساتھ آپ کی ایک ریاں پڑی تھیں۔
ان پر وہ تبیع پڑھ رہی تھی۔ تو آپ نے فرمایہ: کیا میں تھیے اس کی خبر دول جو تجھ پر اس سے زیادہ آسان یا اس تعداد کے حساب سے جواس نے آسان میں پیدا کی اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اس حساب سے جواس نے زمین اور اللہ تعالیٰ پاک ہے بس حساب سے جواس نے زمین اس نے اس حساب سے جو اس خیاب ہے جو اس خیاب سے جو اس خیاب ہے جو اس خیاب سے جو کھو وہ آئندہ پیدا کیا اور اللہ الا اللہ الا اللہ الا اللہ الا اللہ اللہ

بعد المحريج حلايث السان ترمذي باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم وتعودة دبو كل صلاة جوس ٢٠١٠ وقم: ٢٠١٠ مستندك للعاكم كتاب النصاء والتكبير والتهليل جاص ٢٠١٠ وقم: ٢٠١٠ سنن ابوداؤد بأب التسبيح بالحصى جاص ١٠١٠ رقم: ٢٠١١ مستند البزار امسلا سعد ابن ابي وقاص جاص ١١٠١ وقم: ١٠١١ مستند البزار امسلا سعد ابن ابي وقاص جاص ١٠١٠ وقم: ١٠١١ مستند البزار امسلا سعد ابن ابي وقاص جاص ١٠٠٠ وقم: ١٠١١ مستند البزار المستند البزار المستند البزار المستند البزار المستند البروق المن المناه والمناه المناه والمناه وقاص جاص ١٠٠٠ وقم: ١٠١١ مستند البزار المستند البزار المناك المستند البزار المستند البزار المستند البزار المستند البزار المستند المستند البزار المستند البزار المستند البزار المستند المس

یہ واقعہ پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے یا جانے سے مراد صرف ان کے پاس پہنچنا ہے نہ کہ انہیں بے پردہ دیکھنا۔ شیخ نے لمعات اور اشعہ میں فر ما یا کہ ریہ لی بی صاحبہ جناب ام المؤمنین جو پر پہنیس رضی اللہ تعالی عنہا۔

یعن سیسی ان دانوں پر شار کر دی تھیں، یہ عدیث مروجہ دھا گہوالی تیج کی آصل ہے کہ بھھرے دانوں اور دھاگے میں پروئے ہوئے دانوں میں کوئی فرق نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیہ بھی استعال ندکی ، آپ ہمیشہ بطریق عقد انامل انگلیوں پر شار فرماتے منظے مگرایک صحابیہ کو بیہ کرتے دیکھا منع ندفر مایالہذات میں کی سنت عملی ہے اور حضورانور صلی اللہ علیہ وسیم کی سنت سکوتی۔ مرقات نے فرمایا جن لوگوں نے اس تیج کو بدعت کہا غلط کہا۔ مشاکے فرماتے ہیں کہ تبیج

شیطان پرکوڑہ ہے۔ حضرت جنیدولایت کی انتہاء پر پہنچ کر بھی تبیج پڑھا کرتے تھے کسی نے اس کی وجہ پو پھی جواب دیا کہ اس کے ذریعہ ہم خدا تک پہنچے ہیں اسے ہم کیسے چھوڑیں۔ (مرقات) بعض بزرگ ختم آیت کریمہ کے لیے تھیاوں اور بوریوں میں بادام یا گٹھلیاں جمع کرد کھتے ہیں ان کی اصل بھی رپیصدیث ہے۔

یہ آؤیمعنی واؤے۔ مطلب یہ ہے کہ اس دعا میں تمہارا وقت بھی کم خرج ہوگا اور تمہیں ان تکلفات کی ضرورت بھی نہ پڑنے گی اوران کلمات کا تواب تمہاری ان کنگر یوں سے زیادہ ہوگا یا اَؤیمعنی مَلْ ہے تب تو مطلب ظاہر ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ رب کی تبیح میری گنتی شار سے وراء ہے کیونکہ آسان وزمین کی یہ چیزیں میرے عم وادراک سے خارج ہیں، رب کی عطا نمیں ہمارے شارسے باہر ہیں تواس کی تبیح بھی ہمارے شارسے باہر ہونا چاہئیں۔

یعنی گزشتہ اور آئندہ گلو قات کی بھر رائٹ اکر بھی کہتا ہوں اوراس قدر الحمد للہ بھی اوراس قدر دا المالا اللہ بھی اوراسی قدر لاحل اللہ بھی اوراسی قدر لاحل اللہ بھی اوراسی قدر کے دورار اللہ اللہ اللہ بھی اوراسی قدر الرائے اللہ بھی اس طرح یکھات میرے پڑھنے میں توایک ہیں لیکن رب کے نصل سے ثواب میں ان چیزوں کی تعداد کے برابر۔ (برزا ڈالمنا تھی میں ہوں)

 (1448) وَعَنْ آئِ مُولْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آلا أَكُلُك عَلَى كُنْدٍ مِّنْ كُنُورِ الْجَنَّةِ؛ فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولُ الله قَالَ: "لَا حَوْلُ وَلَا قُوْقَ إِلاَّ بِاللهِ مُتَقَقَّ رَسُولُ الله قَالَ: "لَا حَوْلُ وَلَا قُوْقَ إِلاَّ بِاللهِ مُتَقَقًى عَلَيْهِ مُتَقَقًى عَلَيْهِ مُتَقَقًى عَلَيْهِ مُتَقَقًى عَلَيْهِ مُتَقَقًى عَلَيْهِ مُتَقَقًى عَلَيْهِ مَا لَكُورِ مُتَقَقًى مَا الله قَالَ: "لَا حَوْلُ وَلَا قُوْقَ إِلاَّ بِاللهِ مِنْ مُتَقَقًى عَلَيْهِ مَا اللهِ قَالَ: "لَا حَوْلُ وَلَا قُوْقَ إِلاَّ بِاللهِ مِنْ مُتَقَقًى عَلَيْهِ مَا اللهِ عَالَى اللهِ مَا اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَالَ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُهُ عَلَى اللهُ عَلَى

تخريج حديث (صيح بخاري باب غزوة خيير به ص١٣٥٠ رقم: ١٩٢٠صيح مسلم باب استحباب خفض الصوت بالذكر بهمس مدرقم: ١٩٠٤ المعجم الكبير للطبراني احاديث معاذين جبل الإنصاري ج ٢٠٠٠ من رقم: ١٢٥٥ سان ابوداؤد باب ف الاستغفار بع ص١٥٠ رقم: ١٩٢٨ سان ابن ماجه باب ما جاء في لاحول ولا قوة الإبالله ج ص١٥٠ رقم: ١٨٢٥)

شرح حديث: عليم الأمَّت مضرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة الحيَّان ال حديث كِيَّت لكيت بين:

یعنی تم جو اپنے دل بیں لاحول شریف پڑھ رہے ہو ہم اس پر مطلع ہیں اس کے فضائل سے تم کو اطلاع دیتے ہیں۔ خیال رہے کہ لاحول شریف بیں انسان ابنی انتہائی بے بی کا اقر اراور رب تعالٰی کی انتہائی قدرت کا اعتر اف کرتا ہے میہ بندگی کا مدار ہے اس لیے بیے جنت کا خزائہ ہے۔ حول کے معنی ہیں ظاہری طاقت ، قو ق کے معنی ہیں باطنی قدرت یا حوں سے مراد ہے وفع شرکا حیلہ اور قوت سے مراد ہے خیر حاصل کر نے کا ذریعہ لیعنی بندے ہیں بغیر رب تعالٰی کی مدد کے نہ ظاہری طاقت ہے نہ اندرونی قوت ، اس کے بغیر کرم بندہ نہ گنا ہوں سے نہ سکتا ہے نہ نیکیاں کرسکتا ہے۔ اس سے معنوم ہوا کہ استہ کی دین ، اس کے کرم سے بندہ میں ظاہری باطنی طاقتیں آسکتی ہیں جیسا کہ اولیاء وا نہیاء کے کرا ، مت و مجزات سے معنوم ہوتا کہ ویرت آصف بن برخیا بل بھر ہیں یمن سے تحت

، بلقیس لے آئے بیر بانی طاقتیں رحمانی عطاسے تھیں ، بکل کے بلب ، تنظیم مشین وغیرہ بغیر پاور تحض بریکار ہیں پاور آج سئے تو بہت طاقتور ہوجاتے ہیں، بجلی کا تارآ دی کیا ہاتھی کو ہلاک کر دیتا ہے۔قر آن کریم میں جو من دون اللہ کی برائیاں آتی ہیں ب وبن ہیں جو خداست الگ اور دور ہیں، رب تعالی نے فرمایا: وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ الْمُوَاتَّيْنِ تَذَوْدَانِ لِعِنِ مُوكَ عليه السام نے مردوں ہے الگ دور دوعورتوں کو دیکھا جواپنے جانور پکڑے کھٹری تھیں ، دیکھودون کے معنی الگ یا دور ہیں حضور انور مسی القدعليه وسلم نے ان کلموں کونز انداسی ليے فرما يا كەرىيە كلے جنتی نعمتوں كے خزانے ملنے كے سبب ہیں يا انقد تعدلى ہے دوسرى قوموں سے بیکلمات ایسے جھپائے تھے جیسے خزانے غیروں میں چھپائے جاتے ہیں۔ (مِزْ) ڈالن جِح ،ج na مر ۵۲۵)

102 - بَابُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى قَارُمُنَا اللهُ تَعَالَى قَارُمُنَا اللهُ تَعَالَى كَاذِكُر كَمْرِ \_ بيضے ليف بے وضوجنا بت اور حیض کی حالت میں درست ہے ہان قرآن کی تلاوت جنبی اور حیض والی کے لیے درست نہیں

الله تعالی نے قرمایا: بے فٹک آسانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی با ہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عظمندوں کے لئے جواللّٰہ کی یا دکرتے ہیں کھٹرے اور بینشے اور کروٹ پر لیٹے۔ میشے

حضرت عائشہ ﷺ ہے روایت ہے؟ پ فرماتی ہیں کہرسول اللہ ﷺ ہروفت اللہ کا ذکر کمیا کرتے ہتھے۔ أَوْ قَاعِدًا وَّمُضَطَجَعًا وَّمُحَرِّثًا وَّجُنْبًا وَّحَاثِضًا إلاَّ الْقُرُآنَ فلأنجِلُ لِجُنْبٍ وَّلَا حَاثِضٍ

قَالَ اللَّهُ لِتَعَالَى: (إنَّ فِي خَلْقِ السَّلْمُوتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لاُوْلِي الْإِلْبَابِ الَّذِينَ يَنْ كُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَّقُعُوُدًا وَّعَلَى جُنُوْمِهِمُ) (آل عمران: 190، 191).

(1449) وَعَنْ عَأَثِشَةً رَضِيَّ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُكُرُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ آخْيَـانِهِ. رَوَاتُهُ مُسْلِمٌ.

تخريج حلايث: (صيح مسلم بأب ذكر الله تعالى في حال الجنابة وغيرها، جاص ١٨٠٠ رقم: ١٨٥١ السان الكوري للبيهقي بأب الرجل يذكر الله تعالى على غير طهر : جاص ٩٠٠ رقم: ٢٣٠ سان ابن مأجه بأب ذكر الله عزوجل على الخلاء والخاتم في الخلاء ج اص۱۱۰ رقم: ۲۰۲ سان ترمذی باب ما جاء ان دعوة البسلم مستجابة· جهص۲۲۳ رقم: ۱۲۲۳مسند امام احمد حدیث السیدة عائشه رضي الله عنها، ج صديه، رقم: ٢٠٠١)

شرح حديث: ذكراللي

حضرت عائشەرضى الله تغدلى عنها كابيان ہے كه آپ صلى الله تعالى عليه وسلم ہروفت ہر گھۇى ہر لحظه ذكر الهي ميس مصروف رہتے تھے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ، کھاتے ہتے ، موتے جاگتے ، وضوکرتے ، نئے کیڑے پہنتے ، موار ہوتے ، سوار کی سے اترتے ،سفر میں جاتے ،سفرے والیس ہوتے ، بیت الخلاء میں داخل ہوتے اور نکلتے ،مسجد میں آتے جاتے ، جنگ کے وقت، آندهی، بارش، بحل کڑکتے وقت، ہروقت ہرحال میں دعائیں ور دِ زبان رہتی تھیں۔ خوشی اور فی کے اوقات میں ، مبح مادق طلوع ہونے کے وقت، غروب آفاب کے وقت، مرغ کی آوازس کر، گدھے کی آوازس کر ، فرض کون ساایہا موقع تھا کہ آپ کوئی دعانہ پڑھتے ون ہی میں نہیں بلکہ رات کے سناٹوں میں بھی ہرابر دعا خوانی اور ذکر اہلی میں مشخوں رہتے یہاں تک کہ بوقت وفات بھی جوفقرہ بار بارور دِ ذَبان رہاوہ اکٹھ تی الرقائی الدُونیتی الْائع لی کی دعائقی۔

(محاح سنه دحصن وقميره كتنب اهه ويث)

حضرت ابن عباس کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: جب تم بیل سے کوئی اہل کے پاس (جماع کے لیے) آئے تو اللہ کا نام لے ادر کے: اے اللہ جم کو مشیطان سے بچا اور جو جم کو عط کرے اس کو جس شیطان سے بچا تو اگر بچہ پیدا ہوا تو اس کو شیطان نفرے سے گا۔ (شنق علیہ)

" (1450) وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ وَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوُ آنَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوُ آنَ احَدَّ كُمُ إِذَا آتَى آهُلَهُ قَالَ: بِسُمِ اللهِ اللهِ اللهِ مَرِّنَهُ اللهُ مَرْدُونَ اللهُ مَنْ اللهُ مَا مُرَونَ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَرْدُونَ اللهُ مَنْ اللهُ مُ اللهُ اللهُ اللهُ مُنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ ا

الخريج حدايت (صبح بخارى باب التسبية على كل حال وعدد الوقاع جاس ورقم: ١١٠١ صبح مسلم باب ما يستحب ان يقوله عدد الجماع جاسه والمان والكوزى للبيهةي بأب ما يقول الرجل اذا اراد ان يأتي اهله جهس المرقم: ١٠١٠ المان الكوزى للبيهةي بأب ما يقول الرجل اذا اراد ان يأتي اهله جهس المرقم: وقم: ١٠١٠ سان ابوداؤد بأب في جامع الدكاح جاس ١٠١٠ رقم: ١٠١٠ سان ترملي بأب ما يقول دا دخل على اهله جسس ١٠٠٠ رقم:

شرح حدیث بھیم الاُمَّت حضرت مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ردعاستر کھولنے سے پہلے پڑھے اور حلال صحبت پر پڑھے، حرام پر پڑھناسخت جرم ہے بلکہ اس میں کفر کا اندیشہ ہے جسے شراب نوشی یہ خزیر کھانے یا جوئے پر بسم اللہ پڑھنا، اھل ہے مراد ہوی یالونڈی ہے۔

یعنی اس صحبت میں شیطان ند شریک ہواور ندیجے کوشیطان کھی بہکائے، ہم اللہ سے مراد پوری ہم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ خیاں رہے کہ جیسے شیطان کھانے پینے میں ہمارے ساتھ شریک ہوجاتا ہے ایسے ہی صحبت میں بھی اور جیسے کھانے پینے کی برکت شیطان کی شرکت سے اور جن تی بیار یول پینے کی برکت شیطان کی شرکت سے اور جن تی بیار یول میں گرفتارہ ہی ہے اور جیسے ہم اللہ پڑھ لینے سے شیطان کھانے پینے میں ہمار سے ساتھ شریک ہوسکتا اسے ہی ہم اللہ پر میں اللہ برا میں ہوتی جس ہوتی ہوتا ہے اور آسیب وغیرہ سے افضلہ تعلی محفوظ بھی کی برکت سے صحبت میں شیطان کی شرکت نہیں ہوتی جس سے بچھ نیک ہوتا ہے اور آسیب وغیرہ سے افضلہ تعلی محفوظ بھی رہتا ہے ، بہتر رہے کہ خاوند بیوکی دونوں پڑھ لیں۔

بہم امتد وغیرہ کی برکت ہے بچے کو نہ تو اہلیں مجھی نقصان پہنچا سکے گا نہ اس کی ذریت، بچے جنون ،مرگی وغیرہ جن تی امراض ہے بھی محفوظ رہے گا اورمؤمن رہے گا ان شاءاللہ (مرقات) اس لیے یہاں شیطان نکرہ فرہ یا گیر، ایسے بچہ کو ان

شاءاللەنىك اعمال كى بھى توفىق ملے كى\_

اس حدیث کوتر مذی بنسانی ،ابن ماجه ،ابودا وُد نے حضرت ابن عباس سے مرفوعًا روایت فرمایا ، بیمل نہایت مجرب ہے۔(برًا ڈالمناجِح ،ج مهم مهم)

سوتے اور جاگتے وقت کیا دعا پڑھی جائے؟

حضرت حذیف اور حضرت ابوذر رہا ہے لیئے تو ہے کہ رسول اللہ فی جب بستر پر آرام کے بے لیئے تو کہتے اے اللہ فی جب بستر پر آرام کے بے لیئے تو کہتے اے اللہ تیرے نام کے ساتھ میں جیآا ور مرتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جی جس نے ہم کو مار نے کے بعد زندہ کیا اور اس کی طرف ہم نے اٹھنا ہے۔ (بناری)

# 103 - بَابُمَا يَقُولُهُ عِنْدَنَوْمِهِ وَإِسْتِيْقَاظِهِ

(1451) عَنْ حُذَيْفَةً، وَآنِ ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ مَّ اللهُ مَّ الحَيَا اللهُ مَّ اللهُ مَ الحَيَا وَاللهُ وَاللهُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ اللهُ

تخريج حليت (معيح بخارى بأب وضع اليد اليبنى الاخذ الايمن جهص وقرة الاستالاداب للبيبق بأب ما يقول الحا الدان ينام والما استيقظ جنص ١٠٠ رقم: ١٨٠ سنن ابوداؤد بأب ما يقال عند النوم والما استيقظ جنص ١٠٠ رقم: ١٨٠ سنن ابوداؤد بأب ما يقال عند النوم والما استيقظ والمان ابن ماجه بأب ما ينحو به الحا التبه من اليل جوص ١٠٠٠ رقم: ١٨٠ سنن الدار مي بأب ما يقول الخاانتيه من نومه جوص ١٠٠٠ رقم: ١٠٨٠ سنن الدار مي بأب ما يقول الخاانتيه من نومه جوص ١٠٠٠ رقم: ١٨٠٠ سنن الدار مي بأب ما يقول الخاانتيه من نومه جوص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٨٠ من الدار مي بأب ما يقول الخاانتيه من نومه جوص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٨٠ من الدار مي بأب ما يقول الخاانتيه من نومه جوص ١٠٠٠ رقم: ١٨٠٠ سنن الدار مي بأب ما يقول الخاانتيه من نومه بعوص ١٠٠٠ رقم: ١٠٨٠ من المان المان مي بأب ما يقول الخاانتية من نومه بعوص ١٠٠٠ وقريب من المان المان من المان الم

شرح حدیث: سوتے وقت کیا پڑھے

حضرت سیرنا ابوا ما مدرضی الله عند سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب آولاک، سیّاحِ افلاک صلّی الله تعالی علیه الله و وسلّم نے فرما یا، جو با دضوا ہے بستر پر آئے بھر الله عزوجل کا ذکر کرے یہاں تک کداس پر غنودگ جھاجائے تو رات کی جس سمٹری میں وہ الله عزوجل سے دنیا د آخرت کی جو بھلائی مائے گا اللہ عزوجل اسے وہ بھل کی عط فرمادے گا۔

(ترفدي كماب الدعوات، بإب (١٠١) رقم ٣٥٣٥، ج٥، ١٠٥)

## بيدار ہو کر کیا پڑھے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تا جدار رسالت، شہنش و نبوت، مخزنِ جودو سخاوت ، پیکرعظمت وشرافت بحروب برت العزت مجسنِ انسانیت صلَّی الله تعالیٰ علیہ فالہ وسلّم کوفر ماتے ہوئے من، جب الله عزوج بندہ الله عندہ بندہ الله عزوج بندہ بندے کی روح رات کو اے واللہ عزوج کی اسے ضرور قبول فرما تا ہے۔

(الترغيب والتربيب، كماب النوافل، باب الترغيب في كلمات... الخير بم ٢ من ٢٣٨)

104 مَاكُ فَضُلِ حِلَقِ النِّ كُرِ وَالنُّدُبَ إِلَى مُلاَّزِ مَتِهَا وَالنَّهُي عَنْ مُفَارِقَتِهَا لِغَيْرِ عُنْدٍ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (واصْدِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَنَ يَدُعُونَ رَبَّهُمُ بِالغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِينُونَ وَجُهَهُ وَلَا يَدُعُونَ رَبَّهُمُ بِالغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِينُونَ وَجُهَهُ وَلَا تَعُدُعُنَ عَيْداكَ عَنْهُمْ) (الكهف: 28).

(1452) وَعَنُ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ يِلْهِ تَعَالَى مَلاَثِكَةً يَطُوْفُونَ فِي الظُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ آهُلَ اللِّاكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمَرُا يَنْ كُرُونَ اللَّهَ -عَزَّوَجَلُّ - تَنَادَوُا: هَلُئُوا إِيلٌ حَاجَتِكُمْ. فَيَحُقُّونَهُمُ بِأَجْنِحَتِهِمُ إِولَى السَّمَاءُ التُّنْيَا، فَيَسْأَلُهُمُ رَبُّهُمُ - وَهُوَ آغُلَم -: مَا يَقُولُ عِبَادِيْ ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يُسَيِّحُونَك، ويُكَيِّرُونَك، وَيَحْمَدُ وَنُكَ وَيُمَجِّدُ وَنَكَ فَيَقُولُ: هَلَ رَاوُنِي ا فَيَقُوْلُونَ: لَا وَاللهِ مَا رَاوُكَ. فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوُ رَاوُنَى اللَّهُ اللَّهُ لَوُنَ لَوْ رَاوُكَ كَانُوْا أَشَلَّ لَكَ عِبَادَةً، وَآشَدَّ لَكَ تَمْجِينًا، وَآكُثَرَ لَكَ تَسْبِيُعًا. فَيقُولُ: فَمَاذَا يَسْأَلُونَ؛ قَالَ: يقُولُونَ: يَسْأَلُونَك الْجَنَّةَ. قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَآوُها؛ قَالَ: يَقُولُونَ: لا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَاوُهَا ـ قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاوَهَا؛ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوُ آئَهُمْ رَاوَهَا كَانُوا آشَلَّ عَلَيْهَا حِرْصًا. وَأَشَدَّلَهَا طَلَبًّا، وَأَعْظَمَ فِيُهَا رَغْبَةً.

ذکر کے حاقول کی فضیلت ان کے النزام کا مستحب ہونا اور بلا عذر النزام کا مستحب ہونا اور بلا عذر ان سے علیجدگی اختیار کرناممنوع ہے ان سے علیجدگی اختیار کرناممنوع ہے اللہ تعالی نے فرمایا: اور ابنی جان ان سے مانوس رکھو جو مبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڈ کر اور پر نہ چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڈ کر اور پر نہ

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اليے بيں جوراستوں ميں چکرنگاتے رہتے بيں اور اہل ذ كركو تلاش كرتے ہيں ۔ پس جب وہ يجھ لوگوں كو يا بيس جوالثد تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں تو ایک دوسرے کو یکارتے ہیں آؤتمہاری ضرورت (کی چیز) یہاں ہے۔ تووہ ان کو (ذکر کرئے والوں کو) آسان دنیا تک اپنے برول سے و معانب کیتے ہیں۔ان کارب ان سے بوجھا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔میرے بندے کیا کہتے ہیں۔فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری شبیح کرتے ہیں اور تیری کبریائی بیان کرتے ہیں اور تیری حمد بیان کرتے بین تیری بندگی بیان کرتے ہیں (اللہ تعالی ) فرما تا ہے: كياانهول نے مجھے ديكھا ہے عرض كرتے ہيں۔ نہيں اللہ كى قسم انہوں نے تھے نہيں ديكھ۔ اللہ تعالى فرما تا ہے کیسا ہواگر وہ مجھے دیکھ لیں۔تو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وه تخصے دیکھ لیں تو وہ تیری عبادت ،ورّ زیادہ کریں کے اور تیری بزرگی اور حمد زیادہ بیان کریں۔ پھر ملد

قَالَ: فَهِ يَتَعَوَّدُونَ، قَالَ: يَقُوْلُونَ: يَتَعَوَّدُوْنَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَهَلْ رَاوُهَا، قَالَ: مِنَ النَّارِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَهَلْ رَاوُهَا، قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللهِ مَا رَاوُهَا. فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَاوُهَا كَانُوا اَشَلَّ مِنْهَا رَاوُهَا كَانُوا اَشَلَّ مِنْهَا وَارَاوُهَا كَانُوا اَشَلَّ مِنْهَا فَيَقُولُ: فَأَشْهِلُ كُمْ فِرَارًا، وَاشَلَّ لَهَا عَنَانَ لَوْ رَاوُهَا كَانُوا اَشَلَّ مِنْهَا فَيَوْلُ مَلَكُ مِنْهَا وَاللهِ فَيْ مِنْهُمْ الله الله وَيَقُولُ مَلَكُ مِن الله الله وَيُقُولُ مَلَكُ مِن الله الله وَيَقُولُ مَلَكُ مِن الله وَيَقُولُ مَلَكُ مِن الله وَيَقُولُ مَلَكُ مِن الله وَيَقُولُ مَلَكُ مِن الله وَيَعْمَ وَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ وَيَهُمُ الله الله وَيَعْمَ وَلَوْنَ لَكُولُ الله وَيَشْعَى وَلِهُمْ الْهُلَاثُ لَا يَشْعَى وَلِهُمْ الْهُلَاثُ اللهُ ا

تعالی فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا ماسکتے ہیں۔ تو فر میے عرض کرتے ہیں تجھ سے تیری جنت کا سوال کرتے ين\_ (رسول الله ﴿ نَعْرِمَا مِا: ) الله تعالى فرما تا ي: كيا انہوں نے جنت كو ديكھا ہے؟ فرشتے كہتے ہيں كہ اے ہارے ربّ !اللّه كي قشم انہوں نے اس كونيس و یکھا۔ فرمایا: اگر وہ اس کو دیکھے لیس تو ان کا حال کیہ ہوگا؟ فرشتے کہتے ہیں: اگر وہ اے دیکھ لیس تو ان کی حرص طلب اوراس ميس شوق اورزياده موجائ التد تعالی فرما تا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ ما تکتے ہیں۔ فرضتے کہتے ہیں آگ سے فرمایا کہ الله فرماتا ہے کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: تبین الله کی فتم ! انہوں نے اسے دیکھانہیں ہے۔اللہ تعالی فرما تاہے: اگروہ اسے دیکھ لیس توان کی کیفیت کیا ہو۔ فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھے لیں تو اس سے بھا گئے ڈرنے اور بیچنے میں زیادہ کوشش كزيں - بيں الله تعالی فرما تا ہے تم گواہ ہوجاؤ میں نے ان سب كوبخش ديا-آب عليه السلام نے فرمايا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے ان میں جوفلا ل شخص تھاوہ ان میں سے بیس تھاوہ توصرف کسی کام سے آیا تھا۔اللہ تعالی فرما تاہے: وہ ایسے ہم مجلس ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نبیس ہوسکتا۔ (شغق علیه)

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے حضرت ابو ہریرہ کی ہے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فر مایا کہ اللہ کی نے فر مایا کہ اللہ کے کہوں ایسے فر شیتے ہیں جو چلتے رہتے ہیں فضیلت کے حال ہیں مجالس ذکر کے متلاشی رہتے فوضیلت کے حال ہیں مجالس ذکر کے متلاشی رہتے

وَفِيُ رِوَايَةً لِمُسْلِمٍ عَنَ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِن لِلهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَنَّعُونَ فَجَالِسَ النِّكُرِ، فَإِذَا وَجَنُوا فَجُلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ، قَعَلُوْا مَعَهُمُ، وَحَقَّ

بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَثَّى يَمْلُؤُوا مَا بَيْنَهُمُ وَبَيْنَ السَّمَاءُ الدُّنْيَا، فإذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوْا وَصَعلُوا إِهِلَى السَّهَآءُ، فَيَسُأَلُهُمُ اللهُ - عَزَّوَجَلُّ - - وَهُوَ اَعْلَمُ -: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ فِي الْأَرْضِ: يُسَبِّعُوْنَكَ، ويُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ، وَيَعْمَلُوْنَكَ، وَيَسْأَلُوْنَكَ. قَالَ: وَمَاذًا يَسْأَلُونِي ۚ قَالُوا: يَسْأَلُونَك جَنَّتَك. قَالَ: وَهَلَ رَاوُا جَنَّتِي اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ وَإِلَّهِ عَالَ: فكيفَ لَوْ رَآوًا جَنَّتِي؛ قَالُوا: وَيَسْتَجِيْرُونَكَ. قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُونِي وَالْوا: مِنْ قَارِكَ يَا رَبِّ. قَالَ: وَهَلْ رَآوُا كَارِي؛ قَالُوا: لَا، قِالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَآوُا نَارِيْ:! قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنِكَ؛ فَيَقُولُ: قُلُ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَاعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجَرُمُهُمْ هِنَا اسْتَجَارُوْا. قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبِّ فِيُهِمُ فَلْأَنَّ عَبُدٌ خَطَّا ۗ إِنَّمَا مَرٌ، لَجُلَسَ مَعَهُمُ. فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْغَى عِهِمْ جَلِينُسُهُمُ".

ہیں۔ جب ان کوکوئی مجلس ذکر ملے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور بعض کو اپنے پرول سے ڈھانپ سے ہیں۔ حتیٰ کہان کے اور آسان دنیا کے درمیان سب جگہ پر کر دیتے ہیں جب بیب بھر جائیں تو وہ آسان کی طرف چڑھ جاتے ہیں تو ان سے اللہ تعالی پوچھتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے تم کہاں ہے آئے ہو۔ تو وہ کہتے ہیں ہم ز مین سے تیرے کچھ بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تبیج و تکبیر اور خمید میں مصروف ہیں اور تجھ سے وہ ما تکتے ہیں۔اللدفر ماتا ہے ادروہ مجھے کیا ما تکتے ہیں۔ وہ عرض کرتے ہیں تیری جنت کے سوانی ہیں۔اللد فر ما تا ہے کیا انہوں نے میری جنت ویکھی ہے۔عرض کرتے بیں: اے ہمارے رتِ! مبیس اللہ تعالی فرما تا ہے: اگر وہ دیکھ لیں تو کیا ہو؟ تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: اور تجھ ے بناہ طلب کرتے ہیں۔فرمایا: کس چیز سے بناہ جاہتے ہیں' فرشتے عرض کرتے ہیں یارب تیری آگ ے الله قرماتا ہے: كيا انہوں نے ميرى آگ كو ديكھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔پس التد تعال فرما تا ہے وہ اگر میری آگ دیکھیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ ہے مغفرت طلب کرتے ہیں 'توابتد فرہ تا ہے۔ میں نے ان کو بخش دیا اور جو انہوں نے مانگاال کو دیااورجس چیزے بچنے کے لیے پناہ جائے ہیں اس چیز ے ان کو پٹاہ دی۔ فرشتے کہتے ہیں!ے رت ! ان میں فلاں شخص گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا تو اللہ تعالی فرماتا ہے اور میں نے اس کوجھی بخش دیا وہ سے لوگ ہیں کہان کے یاس ہیٹھنے والا بھی بدبخت منہیں رہتا۔

تخريج حديث وصيح بخارى باب فضل ذكر الله تعالى جمص٨٠٠ رقم: ١٣٠٨ عسدم باب فضل عبالس الذكر جهص ١٠ رقم: ١٠٠٥ مستدرك للحاكم كتاب الدعاء والتكبير والتهليل جاص١٠١٠ رقم: ١٨١١ مسند امام احد بن حنبل مسير الى هويوة رضى الله عنه جوسمه وقم: ١٨٠٨)

تشرح حديث: طبيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے ہيں:

(اہل ذکر کو تلاش کرنے ہیں) یہاں فرشتوں سے وہ فرشتے مراد ہیں جوذ کراللہ سننے پرمقرر ہیں راستوں ہے میلمان خصوضا ذاکرین ہے راستے مراد ہیں یعنی پیفرشتے ذاکرین کے راستوں میں چکر نگاتے رہتے ہیں تا کہان کی زیارے کریں اوران سے التد تعالی کا ذکر سیس یعنی وفت ہے پہلے وہ حضرات مجلس ذکر کے اردگر دگھو متے رہتے ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ انہیں ذاکرین اوران کے محلوں کی خبر ہیں ہے خبری میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

(تمهاری ضرورت (کی چیز) یہناں ہے) آؤدوڑوان ذاکرین کی زیارت کردان کی زبان سے القدرسول کا ذکر سنو۔ معلوم ہوا کہ دومروں سے رسول کا ذکر سننا بھی محبوب ہے اور محفل میلا دشریف گیار طویں شریف وغیرہ میں رحمت کے فرشتے شرکت کرتے ہیں کہ رہیجی اللہ رسول کے ذکر کی مجلسیں ہیں۔ شعر

فرشتے محفل میلا دمیں رحمت کے آتے ہیں . رسول اللہ خوداس برم میں تشریف لاتے ہیں

اس شعرکے پہلے مصرع کی اصل میحدیث ہودسرے مصرع کی اصل آئندہ اعادیث میں آئے گی۔

( آسان دنیا تک اینے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں ) لینی بیفر شتے پرے بنا کر ان مجس والوں پر اس طرح چھا جاتے ہیں جیے رحمت کے بادل زمین پراور سے پرے آسان تک جنچے ہیں کہ بنچے ایک پرواس کے او پردوسرااس پرتیسرا۔ (میرے بندے کیا کہتے ہیں) مجلس ختم ہونے پرلوگ تواپنے گھروں کولوٹ جاتے ہیں اور بیفرشتے بررگا والہی میں حاضر ہوجاتے ہیں تب رب تعالی ان ہے بیروال فرما تاہے گربیروال رب کی بے علمی سے بیں بلکہ فرشتوں کوا گلے مضمون یر گواہ بنائے کے لیے ہوتا ہے۔

(اور تیری بزرگ ورحمدزیادہ بیان کریں) یا تو بلا واسطہ یا بالواسطہ اس طرح کہ تیرے محبوبوں کاعظمت ہے ذکر کررے ہتے اور تیرے دشمنوں کا حقارت سے تذکرہ کرتے تھے جیسا کہ شروع یاب میں عرض کیا گیا۔ بغیر دیکھے تیرے عاشق ہیں اللہ تعالی محبوب حقیقی ہے کہ بغیر دیکھے دلول میں اس کاعشق ہے اس کا پرتوحضور انور صلی اللہ علیہ وسم ہیں کہ آج ان كاد كيھنےوالاكوئى نہيں عاشق جانباز كروژوں\_

(اور تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں) میددونوں سوال تعجب کے اظہار کے لیے ہیں کہ جب میرے بندے مجھے بغیر د یکھے صرف میر ہے اوصاف میں کرمیری ایسی والہانہ عبادت کررہے ہیں تو اگر جھے دیکھ لیس تو ان کی محبت وعبادیت کا کیاں ل ہو۔اس میں اشرہ ۃ فرمایا جارہاہے کہ اے فرشتوں تم نے تو کہا تھا انسان خونریز فاسد ہوگا دیکھوانہی نسانوں میں ایسے نمازی ذاکر بھی تو ہیں جن ہے ساراعالم چھپا ہوا ہے اور عالم شہادت لینی دنیا کے ہزار ہا جنجالوں میں گرفتار ہیں مگر پھر بھی

رب کے ذاکر و پرستار ہیں بے معلوم ہوا کہ ایمان بالغیب رب نعالی کی بڑی نعمت ہے۔

صرف من کراس پرائیان لائے اور اس کے طلبگار ہو گئے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ جنت پیدا ہو چکی ہے جو وگ کہتے ہیں کہ بعد قیامت بیدا ہوگی غلط کہتے ہیں اس کی مکمل بحث ہماری تفسیر نعبی عبلد اول اور امرار الا دکام میں ملاحظہ فرما ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالٰی سے جنت ما نگنا برانہیں ، ہاں صرف جنت حاصل کرنے کے بیے عبادت کرنا برا ہے عب دت توصرف رضائے الہی کے لیے چاہئے جنت اس کے فضل سے ملے گی۔

(اگروہ اس کود کھے لیس تو اس سے بھا گئے ڈرنے اور بیچے میں زیادہ کوشش کریں) یعنی بھرتو بےلوگ جنت کی طلب میں تارک الد نیا ہوئیت میں زن وفرزند کو بھول بیٹھیں کیونکہ معائے خبر سے زیادہ تو ک ہے معلوم ہوا کہ انسانوں سے جنت چھپانے میں ہزار ہا تھکمتیں ہیں ،اگر جنت دکھاوی جاتی تو کوئی شخص کوئی دنیاوی کام نہ کرتا۔

یعنی دوزخ کی آگ سے خیال رہے کہ قرشتے بیٹیں کہتے کہ دوزخ سے بناہ ما نگ رہے منتھ کیونکہ دوزخ میں داخہ تو قیامت کے بعد ہوگا گرآ گ کا عذاب مرتے ہی شروع ہوجا تا ہے۔ اس لیے آگ کے عذاب سے بناہ ، نگنا چاہیئے قرآن کریم نے جوجامع دعا ہم کوسکھائی ہے اس کے آخری میں ہے وقنا عذاب النار نیز دوزخ کے شدند کے طبقوں میں بھی آگ ہی کا عذاب ہے گرم طبقوں میں آگ کے دوری سے عذاب جیسے دنیو میں گرم مردموسموں میں سورج کی دوری وزد کی سے سردی گری ہوتی ہے۔

اس طرح کہ پھردوزخ کے خوف ہے د نیا ہیں عیش وآ رام بھول جا کمیں ، ہمیشہ روتے رہیں بھی نہنسیں ۔معلوم ہوا کہ اگروہ عالم ظاہر کردیا جائے تو ربیعالم تباہ ہوجائے اگر رب تعالٰی کا نظارہ یہاں ہوجائے توکوئی کا فرندر ہے۔شعر

کفرواسلام کے جھڑ ہے تر نے چھنے سے بڑھے تو اگر پروہ اٹھا دے تو تو ہی تو ہو جائے گزشتہ ساری گفتگوای آخری جملہ کے لیے تھی کہ فرشتوں کوان ذاکر مؤمنوں کی بخشش پر گواہ بنانا تھا خیاں رہے کہ رب تعالٰی نے تید نفر مایا کہ ان کے گناہ بخشا ہوں کہ اس بیس شبہ ہوتا کہ شاید پچھلے گناہ بخشے گئے بلکہ فر مایا انہیں بخشا ہوں لیمن آئندہ گن ہوں سے بچنے کی تو نیق دول گا اور اگر بھی ان سے کوئی گناہ ہو بھی جائے گا تو اس کی بخشش کا آج فیصلہ کئے دیتے ہوں، گناہ بخشا اور ہے گنہگار کو بخشا گیاہے۔

یعنی ذکر القد سننے ندآیا تھا بلکہ کسی کام کوجارہا تھا راستہ میں میکس نظر پڑی تو پچھ دیر کے بیے بیٹھ کیا یا کھڑے کھڑے
کچھ ذکر سن لیا یہ عرض دمعروض اس کو بخشوانے کے لیے ہے۔ معلوم ہوا کہ فرشتے ذاکرین کے بڑے خیر خواہ ہیں ہم کو بھی
چ بیئے کہ ان کے لیے دعائے خیر کیا کریں ، دلائل الخیرات میں بعض دعا تھی فرشتوں کے لیے بھی آتی ہیں ، ہمیں ان سے کام
پڑتا ہے ان سے تعلق رکھنا چاہیئے۔

ینی ان مجس والول کوتو ذکر کی وجہ سے بخش دیا اور اس گزرنے والے کوان احجیوں کی صحبت کی برکت سے بخش دیا۔

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ نیک صحبت ساری عبادات سے افضل ہے دیکھو صحابہ کرام سارے جہان کے اولیاء سے افضل ہیں کون اس لیے کہ صحبت یا فتہ جناب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ، اصحاب کہف کا کتا بھی بہتر ہو گیا اولیاء کی صحبت کی برکت سے ۔ مرقات نے فرمایا کہ اللہ کی صحبت کرومورا نا فرماتے سے ۔ مرقات نے فرمایا کہ اللہ کی صحبت کرومورا نا فرماتے ہیں ۔ شعر

بركه خوابد جم نشيني باخدا اونشيند در حضورا ولياء

یعنی ان فرشتوں کے ذرمہ سوائے اس گھومنے پھرنے کے اور کوئی ڈیوٹی نہیں بعض صوفیاء ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں جہاں عرس وغیرہ مجلس ذکر ہوتی ہیں شرکت کرتے ہیں ان کا ماخذ ریہ صدیث ہے۔ (مرقات) فضل بعض نسخوں میں ف کے پیش ض کے فتح سے بیعنی دوسرے فرشتوں ہے افضل۔

اس طرت کہاس ٹوٹی چٹائی سے فرش پر بیٹھ جاتے ہیں جہاں ذاکرین بیٹے ہیں کوئی اعلیٰ جگہ نیں ڈھونڈتے تا کہانہیں فیض دیں اوران سے فیض لیں۔

یعن بعض فرشنے ان بعض انسانوں کو یا بعض فرشنے بعض فرشنوں کواپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں کہ نیچے والے · او پروالون کے پروں کے سامیر میں ہوجاتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ ذاکرین کی آواز آسمان تک پہنچی ہے کہ وہاں تک کے فرشتے سنتے ہیں جب بھی کے ذریعہ آج انسانی آواز ہزار ہامیل تک پہنچی ہے، تونورانی آواز کہاں تک پہنچے گی۔

اس طرح كىجلى ختم ہوجاتى ہے اور لوگ اپنے اپنے گھروں يا كاموں كو چلے جاتے ہیں۔

کیونکہ بیفرشتے توصرف مجلس ذکر سننے آتے ہیں،اکیلوں کا ذکر سنناان کا کام نہیں،اس کے لیے دوسرے فرشتے ہیں اس سے بھی معلوم ہوا کہ ذکر بالجبر ذکر خفی سے افضل ہے بیرحدیث حضرات قادر بیہ چشتیہ کی دلیل ہے حضرات نقشبندیہ ک دلائل دوسری احادیث وآیات ہیں۔

وہ فرشتے ان بندوں کے نام اور جگہ کا پورا پیۃ عرض کرتے ہیں، سبحان اللہ! ان لوگوں اور اس جگہ کے بھاگ جاگ جاتے ہیں کہذکراللمی کی برکت سے معصوموں کی زبان پر بارگا واللی بیں ان کے نام آجاتے ہیں،مبارک ہیں دین مدر سے اور خانقہ ہیں جہاں ہمیشہ ہی اللہ کا ذکر دہتا ہے۔ شعر

ز ہے محبد و مکتب و خانقا ہے کہ در دے بود قبل و قال محمد

خیال رہے کہ جنت کی نسبت اللہ تغالٰی کی طرف بھی ہوتی ہے جیسے یہاں ہے کیونکہ رب تغالٰی جنت کا خاس اور حقیق ما لک ہے اور بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوتی ہے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بعطائے اللی جنت کے مالک بیں۔ رب تعالٰی فرما تا ہے: إِنَّا اَعْظَائِمْنَاتُ الْكُوْتُوْ۔ اور بھی مسلمانوں کی طرف کیونکہ یہ لوگ حضور انور صلی امتد علیہ وسلم کے صدقے سے اس کے ستحق ہیں انہی کی خاطر بنائی می ہے۔ شعر

مسلمانوں کوکوئی خلدسے روکے تو کیوں روکے ہے تھر کی

مسلم، بخاری کی روایتوں میں فرق بیہوا کہ بخاری کی روایت میں تبجب کا اظہار بھی مذکور ہے اور فرشتوں کا جواب بھی گرمسلم کی روایت میں فرشتوں کا جواب مذکور نہیں صرف اظہار تبجب کا ہی ذکر ہے فرشتے جواب دیتے ہیں گریہاں اس کا ذکر نہیں۔

جب عام ذا کروں کی جنس کی بیہ برکت ہے توحضورانورصلی الندعلیہ دسلم کی صحبت پاکسیسی بابرکت ہوگی ،ان کا نام لیوا سمجی بدنصیب نہیں ہوتا۔ شعر

ان بن سے اور حضرت ابوسعید کا وونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا نے فر مایا: جوتوم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹے۔ ان کو فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت ان پرسکون ، زل ہوتا ہوتا ہے اور ان پرسکون ، زل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان میں فرما تا ہے جواس کے یاس ہیں۔(مسلم)

(1453) وَعَنْهُ وَعَنْ أَنِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَقْعُنُ قَوْمٌ يَّنْ كُرُونَ الله - عَزَّوَجَلَّ - وَسَلَّمَ: "لَا يَقْعُنُ قَوْمٌ يَّنْ كُرُونَ الله - عَزَّوَجَلَ - الله حَقَّتُهُمُ الرَّخْمَةُ وَنَوَلَتَ الله حَقَّتُهُمُ الرَّخْمَةُ وَنَوَلَتَ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ ؛ وَذَكَرَهُمُ الله فِيمَنْ عِنْدَالًا . وَذَكَرَهُمُ الله فِيمَنْ عِنْدَالًا . وَوَالْهُمُ الله فِيمَنْ عِنْدَالًا .

تخريج حليت وصيح مسلم بأب فضل الاجتماع على تلاوة القران وعلى الذكر جهصاء رقم: ٥٠٠ مسند امام احمد بن حنبين مسلد الى سعيد الخدري جهص ١٠٠ رقم: ١٨٨٢ شعب الايمان فضل في ادامة ذكر الله عزوجل جنص ٢٠٠ رقم: ٥٠٠ مسدد ابي يعلى من مسلداني سعيد الخدري جهص ١٠٠٠ رقم: ١٢٥١)

شرح حديث عبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان اس حديث كے تحت لكھتے ہيں:

سے مراد کھڑے ہے کہ بیٹھنے سے مراد کھڑے ہونے کے متنا بل ہے ،لبذاال جملہ ہے دومشے معنوم ہوئے: ایک یہ کہ ذکر اند بیٹھ کر کرنا افضل ہے کہ اس میں سکون زیادہ ہوتا ہے۔ دومرے میہ کہ ذکر اللہ جماعت میں کرنا افضل ہے جیسا کہ آگے آ ہے ممکن ہے کہ بیٹھنے سے مراد ہمیشہ ذکر اللہ کرنا ہوئیکی ہمیشہ کرتا افتشل ہے۔

یہاں فرشتوں سے مراد وہ فرختے ہیں جوز مین کا جَبُرانگاتے رہتے ہیں ذکرالُبی کے طبقے ڈِ تیونڈ ھتے بچرتے نیں اور رحمت سے مراد خاص رحمت الٰہی ہے جو ذ اکر ہیں کے لیے مخصوص ہے لبذ ااس جملہ پر میاعتر اش نہیں کہ فرشتے تو انسان کوہر ونت ہی گھیر ہے دہتے ہیں کیونکہ ہرونت ساتھ رہنے والے فرشتے حافظین تیں۔

سكينه كى شرح" باب فضائل القرآن ميں گزرچكى كه يا تواس سے مرادخاش ملائكه بيں يادل كا نورياد لى جين وسكون ہے الله كے ذكر ہے دل كوچين نصيب ہوتا ہے رب تعالى فرما تا ہے: آلا بِن كُي الله تظنيِقُ الْقُلُوبُ اور فرما تا ہے: هُوالَّا فِي كَيْ اللهُ عَنْ اللّهُ فَي اللّهُ عَلَوْبُ الْهُ وَمِنِيدُنَ۔ ائترال السّكِيدُنَة فِي قُلُوبِ الْهُ وَمِنِيدُنَ۔

لینی اللہ تعالٰی کے ملائکہ مقربین ہیں جو ہمیشہ اس کے پاس دہتے ہیں انتظام عالم کے لیے نہیں آتے اور ارواح انبیاء کی السلام واولیاء عظام میں لوگوں کا ذکر فخر سے عزت وعظمت سے کرتے ہیں۔ (مرقاق) بیرحدیث اس آیت کی شرح ہے فاڈ کُرُوڈِج اَڈ کُرُکُم پھر جس طرح بندہ رب کو یا دکرتا ہے ای طرح رب بندے کومثل بندہ کہتا ہے کہ مولی میں گنبگار ہوں رب فرما تاہے بندے مت گھبرا میں غفار ہوں وغیرہ۔ (بزان النانج ، جس ۵۸۳)

حضرت البودا قد حارث بن عوف الله مسجد ميں ہے کہ رسول اللہ في کچھ لوگوں کے ساتھ مسجد ميں تشريف فرہا ہے کہ قين آ دئي آئے دورسول اللہ في کی طرف متوجہ ہوئے اورا یک چلا گیا۔ بس دونوں رسول اللہ فی کی اللہ فی کے باس کھڑے ہوگے۔ ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی تو اس میں بیٹے گیا اور دوسرا مجلس کے آخر میں بیٹے گیا اور تیسرا پیٹے بھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ فی فارغ ہوئے تو فرہا یا کیا میں تم کوان تحب رسول اللہ فی فارغ ہوئے تو فرہا یا کیا میں تم کوان تحب رسول اللہ فی فارغ ہوئے تو فرہا یا کیا میں ہے دی الدی کے اللہ کے بارے میں بتلاؤں۔ ان میں سے دی اللہ کی طرف بناہ لی۔ اس کواللہ تعالی نے بناہ کی دی اور دوسرے نے اس سے حی می تو اللہ تعالی نے بناہ کی دوسرے نے اس سے دی میں ہورا تو اللہ تعالی نے اس کومعاف فرمادیا۔ اور تیسرے نے منہ ہورا تو اللہ تعالی نے اس

رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْهُمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْبَسْجِيهِ والتّاسُ مَعَهُ وَسَلَّمَ بَيْهَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْبَسْجِيهِ والتّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَذَهَب واحِلٌ وَقَقَا عَلَى صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَذَهَب واحِلٌ وَقَقَا عَلَى صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامّا الرّخُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامّا الرّخُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامّا وَآمّا الرّخو فَرَاى فُرْجةً فِي الْحَلُقَةِ فَبَلَسَ فِيْهَا، وَآمّا الرّخو فَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمّا الرّخو فَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمًا الرّخو وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الرّخورُ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ الرّخورُ وَامًا الرّخورُ وَامَا وَامُولَى اللهُ عَلَى اللهُ الله

#### نے اس سے اعراض فرمالیا۔ (متنق علیہ)

اللهُ عَنْهُ ﴿ مُتَّفِّقٌ عَلَيْهِ.

آتخر یکے حلایت (صمیح بخاری باب انحلق وانجلوس جامن استان رقم: ۱۰۰ مقیح مسلم باب من انی مجنسا فوجد فوجه الجلس فرمها والاوراء همه جومن رقم: ۱۰۵۰ الاداب للیوهای باب خور المجالس اوسعها ، جامن «رقم: ۱۰۱ سان النسائی الکوزی باب انجلوس حید یا پایی به المجلس جون ۱۵۰۰ رقم: ۱۰۰ همؤطا امام مالك باب جامع السلام ، جون ۱۲۱۱ رقم: ۲۵۲۱)

شرح حدیث: را وعلم کی مشقتوں میں صبر پرانعام

حضرت سیدنا ابوالحس فقیہہ صفار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فریاتے ہیں: ہم مشہور محدث حضرت سیدنا حسن بن سفیان النسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ضدمت بابر کت بیس رہا کرتے تھے،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علیہت کا فی نکا ملک ہمر میں نج رہا تھا، لوگ تحصیلِ علم کے لئے دور دراز سے سفر کرکے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت بیس حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے احادیث من کرکھ لیتے ، الفرض آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے مشہور ومعروف محدث اور فقیہہ ستھے اور آپ کا شانہ اطہر پر طالب علموں کا جموم لگار ہتا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان علم دین کے متو الوں کوا حادیث مبارک کھواتے اور آئیس فقہ کے مسائل سے آگاہ کرتے۔

ایک مرتبہ جب ہم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بلس علم میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث الله وال کی بجائے لوگوں سے فرمایا: پہلے آج تم لوگ توجہ سے میری بات سنواس کے بعد تمہیں حدیث الصوائ گا، تمام لوگ بڑی توجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سننے گئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے دین کاعلم سیکھنے کے لئے دور در از سے سفری صعوبتیں اور تکالیف جھیل کر آنے والو! بے شک میں جانا ہوں کتم خوب نازوہم میں پلے ہوا ور اہلی فضیلت میں سے ہوہتم نے دین کی خاطر اپنے اہلی دھیال اور دطنوں کو چوڑ الرب یقینا تمہاری قربانی ہے) لیکن خبر دار! تمہارے دل میں ہرگزیہ خیال نہ آئے کہ تم نے جوسفری شفتیں اور تکالیف برداشت کی ہیں اور حصول علم دین کے لئے اپنے اہل وعیال سے دوری اختیار کی ہے اور بہت می خواہشوں کو قربان کیا مگر ان تمام مشکلات پر صبر کر کے تم نے علم دین سیکھنے کاحق اوائیس کیا کیونکہ تمہاری تکیفیں دین کی داہ جس بہت کم ہیں۔ آؤ میں تمہیں اپنے زبانہ طالب علمی کی پڑھ تکا یف سنا تا ہوں تا کہ تمہیں بھی تکالیف پر صبر کرنے کی ہمت ورغبت طے۔

سنو! جب بجھے کم دین سکھنے کاشوق ہواتو اس وقت میں عالم شاب میں تھا، میری شدید خواہش تھی کہ میں صدیت وفقہ کا علم حاصل کروں۔ چنانچہ ہم چند دوست حصول علم دین کے لئے مصری طرف روانہ ہوئے اور ہم نے ایسے اس تذہ اور محد ثین کی تلش شروع کر دی جوائے ہوئے دور کے سب سے زیادہ ماہر صدیث اور سب سے بڑے فقیہہ اور صوفا لحدیث ہوں، بڑی تلش کے بعد ہم اس زمانے کے سب سے بڑے محدث کے پاس پہنچوہ ہمیں روز انہ بہت کم تعداد میں احدیث املاء کرواتے (یعنی کھواتے) وقت گزرتار ہا یہاں تک کہ مدت طویل ہوگی اور ہمارا ساتھ لایا ہوا نان و فقہ بھی ختم ہونے لگا۔ جب سب کھانا وغیرہ ختم ہوگیا تو ہم نے ایخر جن و وحت کیں اور پچھ کھانا وغیرہ خرید ایکر جن وہ

مجی ختم ہو گیا تو فہ توں کی نوبت آخمی۔ ہم سب دوست ایک مسجد میں رہا کرتے ہتھے، کوئی ہماری مشقتوں اور تکالیف سے واقف نه تقااور نه ہی ہم نے بھی اپنی تنگدی اورغربت کی کسی سے شکایت کی ،ہم صبر وشکر سے علم دین حاصل کرتے رہے، اب ہمارے پاس کھائے کو پچھ بھی ندر ہایا لآخر ہم نے نتین دن اور نتین را تیں بھوک کی حالت میں گزار دیں۔ ہمری کزور کی اتیٰ بڑھ گئی کہ ہم حرکت بھی نہ کر سکتے تھے۔ چوتھے دن بھوک کی وجہ سے ہماری عالت بہت خراب تھی ،ہم نے سوچا کہ ار ہم الی حالت کو بینے چکے ہیں کہ میں موال کرنا جائز ہے کیوں نہ ہم لوگوں سے اپنی حاجت بیان کریں تا کہ میں چھ کھے کول جائے کیکن ہماری خود داری اورعزت نقس نے ہمیں اس پرآ مادہ نہ ہونے دیا کہ ہم لوگوں کے سامنے ہاتھ بھیلا کمیں اور ا پئی پریشانی ان پرظاہر کریں، ہم میں ہے ہر محض اس بات سے انکار کرنے لگا کہ وہ نوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے لیکن حالت الييم كمي كه بم سب قريب الرك يتھے اور مجبور ہو گئے تھے۔ چنانچہ بیہ طے پایا كه بهم قرعہ ڈالتے ہیں جس كانام أسمي و ہی سب کے سے لوگوں سے کھانا طلب کر یگا تا کہ ہم ابنی بھوک ختم کرسکیں جب سب کے نام لکھ کر قرعہ ڈالا کمیا توقر مہ میرے نام نکلا، چنانچہ میں باول نخواستدلوگوں سے اپنی حاجت بیان کرنے کے لئے تیار ہو گیالیکن میری غیرت اس بات کی ا جازت نہ دے رہی تھی پس میں عزت نفس کی وجہ ہے لوگول کے پاس مانگنے کے لئے نہ جاسکا اور میں نے مسجد کے ایک کونے میں جا کرنماز پڑھنا نثروع کردی اور بہت طویل دورکعت نماز پڑھی پھرانڈعز وجل سے اس کے یا کیزہ اور بابر کمت نامول کے وسلے سے دعا کی کہ وہ ہم سے اس پریشانی اور تکلیف کو دور کردے اور جمیں اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ بنائے۔ ابھی میں دعاسے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ مسجد میں ایک حسین وجمیل نوجوان داخل ہوا۔ اس نے نہایت عمدہ کپڑے ہیے، اس کے ساتھ ایک خادم تھاجس کے ہاتھ میں رو مال تھا۔اس نو جوان نے مسجد میں واخل ہوئے ہی بوچھا؛تم میں ہے حسن بن سفیان (رحمۃ اللد تعالیٰ علیٰہ) کون ہے؟ بین کر میں نے سجدے سے سراٹھا یا اور کہا: میرانا م حسن بن سفیان ہے جمہیں مجھے سے کیا کا م ہے؟ وہ تو جوان بولا: ہمارے شہر کے حاکم طولون نے تہمیں سلام بھیجا ہے اور وہ اس بات پر معذرت خواہ ہے کے تم ایسی سخت نکلیف میں ہواورا ہے معلوم ہی نہیں کہتمہاری حالت فاقوں تک پہنچ چکی ہے، ہی را حاکم اپنی اس کوتا ہی پر آپ لوگول سے معافیٰ کا طلبگار ہے ،اس نے آپ کے لئے ریکھانا بھجوا یا ہے ،کل وہ خود آپ لوگوں کی خدمت میں عاضر ہوکرمعذرت کریگا، برائے کرم! آپ ہیکھانا قبول فر مالیں، پھراس نو جوان نے کھانا اور پچھتھیییاں ہمارے سامنے رکھیں جن میں ہم سب، حباب کے لئے ایک ایک سودیٹار تھے، ہم سب میددیکھ کر بہت حیران ہوئے۔

میں نے اس نوجوان سے کہا: یہ سب کیا قصہ ہے اور تمہارے حاکم کو ہمارے ہارے بیں کس نے خبر دی ہے؟ تووہ نوجوان سے کہا: یہ سب کیا قصہ ہے اور تمہارے حاکم کو خادم خاص ہول۔ آج شنج جب میں اس کی محفل میں گیا تو اس کے پاس اور بھی بہت سے خدام اور در بار کی موجود نھے، کچھد پر بعد ہمارے حاکم طولون نے کہا: میں کچھد پر خلوت چاہتا ہوں ہذاتم سب یہاں سے خدام اور در بار کی موجود تھے، کچھد پر بعد ہمارے حاکم طولون نے کہا: میں کچھد پر بھی ہمی نہ تھ کہ چلے جو کرچنہ نچہ ہم سب اسے تنہا جھوڑ کر اپنے اپنے گھروں کی طرف پلٹ گئے، میں گھر پہنچا اور ابھی میں بیٹھ بھی نہ تھ کہ

امیرطولون کا قاصد میرے پاس آیا، اس نے آتے ہی کہا جہمیں امیرطولون بلارے ہیں، جتنا جلدی ہو سکے ان کی برگاہ میں حاضر موجا کہ بین بہت جیران ہوا کہ بھی تو وہاں ہے آیا ہوں پھر الین کیا بات ہوگئ کہ بیجھے طلب کیا گیا ہے بہر حال میں جلدی سے حاضر در بار ہوا جب میں اس کے کمرے میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ اکیلائی کمرے میں موجود ہے۔ اس نے اپنا دایاں ہاتھ اسپنے پہلو پر رکھا ہوا ہے اور شدید تکلیف کی حالت میں ہے۔ امیر طولون کے پہلومیں شدید در د ہور ہاتی جیسے بی دایاں ہاتھ اسپنے پہلومیں شدید در د ہور ہاتی جیسے بی میں ان کے پاس پہنچا تو مجھ سے کہنے گئے: کیا تم حسن بن سفیان اور ان کے رفیق طلبا و کو جانے ہو؟ میں نے عرض کی:

تو کہنے گئے: فلان محلہ کی فلال مسجد جس جاؤ، یہ کھاٹا اور قم مجی لے جاؤ اور بھد احترام ان نوگوں کی ہوگاہ میں پیش کرنا، وہ دین کے طالب علم تین دن اور تین راتوں سے بھو کے ہیں، اور جبری طرف سے ان سے معذرت کرنا کہ بیں ان کی
طالت سے نا واقف رہا حال نکہ وہ میر سے شہر میں ہے جس اہٹی اس حرکت پر بہت شرمندہ ہوں ،کل میں خود ان کی ہارگاہ میں
طاخر ہوکر معافی ما گلوں کا ۔اس لوجوان نے ہمیں بتایا کہ جب میں نے امیر طولون سے یہ ہا تیں شیس تو میں نے عرض کی :
حضورا آخر کہا واقعہ چش آیا ہے اور آپ کو یہ کمر کی تکلیف یکدم کیسے ہوگئ حالانکہ انجی تھوڑی ویر پہلے آپ بالکل شمیک شاک سندی

امیر طولون نے بھے بتایا کہ جبتم لوگ یہاں سے چلے گئے تو ہیں آ رام کے لئے اپنے بستر پر لیٹا، ابھی میری آ کھیں بندہی ہوئی تھیں کہ ہیں نے خواب ہیں ایک شہروار کو دیکھا جو ہوا ہیں اس طرح اڑتا آ رہا تھا جیسے کوئی شہروارز مین پرچلتا ہے، اس کے ہاتھ ہیں ایک نیز ہ تھا۔ بھے اس کی بیرحالت دیکھ کر بڑا تجب ہوا، وہ اڑتا ہوا میر سے درواز سے پر آ یا پھر محدور سے ساتر ااور نیز سے کی نوک میر سے پہلویں رکھ دی اور کہنے لگا: فور آ اُٹھواور حسن بن سفیان اور ان سے رفقاء کو سے انٹر ااور نیز سے کی نوک میر سے پہلویں رکھ دی اور کہنے لگا: فور آ اُٹھواور حسن بن سفیان اور ان سے رفقاء کو سائر کرو، جلدی اُٹھو، جلدی کرو، دہ دین کے طلبا وراہ خداعز وجل کے مسافر تین دن سے بھو کے ہیں اور فلال مسجد میں قیم فرما ہیں۔

میں نے اس پراسرار شہسوار سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: میں جنت کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں ،اور تمہمیں ان دین کے طلباء کی حالت سے خبر دار کرنے آیا ہول ،فور آان کی خدمت کا انتظام کرو۔ اتنا کہنے کے بعد وہ سوار میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور میری آئے کھل گئی بس اس ونت سے میرے پہلومیں شدید در دہور ہاہے تم جدی کرواور میس مارا مال ادر کھانا وغیرہ لے کران وین کے طلباء کی خدمت میں چیش کردوتا کہ مجھے یہ تکلیف دور ہوجائے۔

حضرت سیدناحسن بن سفیان رحمة الله تعالی علیه فرماتے ہیں: اس نوجوان ہے یہ با تیں س کرہم سب بڑے جیران ہوئے اوراللہ عزوجل کاشکرا دا کیااوراس رحیم وکرتیم مالک کی عطا پر سربہجود جو گئے۔

پھرہم سب دوستوں نے میرفیصلہ کیا کہ انجھی رات ہی کوہمیں اس جگہ ہے کوچ کرجانا جا ہے درنہ ہمارا واقعہ لوگوں میں

مشہور ہوج نے گا اور حاکم شہر ہماری حالت سے واقف ہوکر ہمارا ادب واحترام کریگا ،اس طرح لوگوں میں ہماری نیک نائی
ہوجائے گی ، ہوسکتا ہے پھر ہم ریا کاری اور تکبر کی آفت میں جتلا ہوجا نمیں۔ ہمیں لوگوں سے عزت افزائی نہیں چاہے ، ہمی
تواج نے رب عز وجل کی خوشنو وی چاہے۔ ہم ابنا عمل صرف اپنے مالک حقیق کے لئے ہی کرنا چاہتے ہیں ، لوگوں کے لئے ہم
عمل کرتے ہی نہیں اور نہ ہی ہمیں یہ بات پیند ہے کہ ہمارے انتمال سے لوگ واقف ہوں۔ چنا نچے ہم سب دوستوں نے
راتوں رات وہال سے سفر کیا ،اس علاقے کو خیر با دکہا ،اور ہم مختلف علاقوں میں چلے گئے علم دین کی راہ میں ایسی مشقوں
اور تکالیف پر صبر وشکر کرنے کی وجہ سے ہم میں سے ہم ایک اپنے دور کا بہترین محدث اور ہا ہم فقیہد بن اور علم دین کی برکت
سے ہمیں بارگاہ خداوندی عز وجل میں اعلیٰ مقام عطا کیا گیا۔الْکھُنْدُونْ فِر قِرا الْعُلْمَدِیْنَ حَدُدًا کَوْدِیْنَا۔

پھر جب سے امیر طولون اس محلے میں آیا اور اسے معلوم ہوا کہ ہم یہاں سے جا بچے ہیں تو اس نے اس تمام محلے کوٹریدا اور وہاں ایک بہت بڑا جامعہ بنوا کر اسے ایسے طالب علموں کے لئے وقف کر دیا جو وہاں دین کاعم سیکھیں، پھراس نے تمام طلباء کی خوراک اور دیگر ضرور بیات اپنے ذمہ لے لیں اور سب کی کفالت خود ہی کرنے لگا تا کہ آئندہ کسی طالب علم کوبھ ایسی پریشانی نہ ہوجیسی ہمیں ہوئی تھی ہمیمی جو سعاد تیں ملین وہ سب علم دین کی برکت اور ہمار سے یقین کامل کا نینچ تھیں۔ ایسی پریشانی نہ ہوجیسی ہمیں ہوئی تھی ہمیمی جو سعاد تیں ملین وہ سب علم دین کی برکت اور ہمار سے یقین کامل کا نینچ تھیں۔

(عُرُوْنُ الْجِكَا يَا سَدْصِ ١٨١٦٥)

حضرت ابوسعید خدری الله سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ دی اس مجدیں ایک طقہ کے پاس آئے اور قرما یا تہہیں کس چیز نے بھا یا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ فرما یا: کیا اللہ کا قشم الله کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ فرما یا: کیا اللہ کا تسم الله کا دکر کرنے بیٹھے ہیں۔ فرما یا: کیا اللہ کا الله کا کہ میں ای مقصد نے بھا یا ہے۔ آپ انہوں نے بڑا یا کہ میں ای مقصد نے بھا یا ہے۔ آپ اللہ کی سے حلف بے اعتمادی سے فرما یا: میں اللہ کی سے حلف بے اعتمادی سے نہیں لیا۔ اور دسول اللہ کی سے حدیث بیان کرنے میں میں سے کوئی آ دی میری مثل نہیں ہے۔ ایک دن رسول اللہ کی ایک حلقہ کے پاس آئے۔ انہوں نے کہ رسول اللہ کی ایک حاقہ کے پاس آئے۔ آپ ماللہ کی ایک حاقہ کے پاس آئے۔ آپ ماللہ کی اللہ کا ذکر اور جمد کر دہ ہیں کہ اس نے بھا یا ہے۔ انہوں نے کہ اللہ کا ذکر اور جمد کر دہ ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی

(1455) وَعَنُ آئِ سَعِيْدِ الْخُلُدِ كِيْ رَضِى اللهُ عَنْهُ عَلَى حَلُقَةٍ عَنْهُ قَالَ: خَرَجٌ مُعَاوِيَةُ رَضِى اللهُ عَنْهُ عَلَى حَلُقَةٍ فِي الْبَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا آجُلَسَكُمْ؛ قَالُوْا: جَلَسْنَا لَا اللهُ عَنْهُ عَلَى حَلُقَةٍ لَكُمُ اللهُ عَنْهُ عَلَى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ عَالَى اللهُ عَالَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ مَنْ اللهُ وَنَعْبَدُهُ عَلَى مَا هَمَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ خَرَجٌ عَلَى حَلُقَةٍ عَلَى اللهُ وَنَعْبَدُهُ عَلَى مَا الْجَلَسَكُمُ وَاللّهُ اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ وَالْتُوالُولُولُ اللهُ وَالْحَدُولُ اللهُ وَاللّهُ اللهُ اله

ہرایت دی اور اس کے ساتھ ہم پر احسان فر ہیا۔ آپ نے ارشاد فر مایا: کیا تشم اللہ تے ہو کہ تم کوای مقصد نے بھوایا۔ انہوں نے کہا: ہم اللہ کی تشم اللہ تے ہیں کہ ہم کوتو اس مقصد نے ہی بھایا ہے فر مایا ہیں نے تم سے بے اس مقصد نے ہی بھایا ہے فر مایا ہیں نے تم سے ب اعتمادی کی وجہ سے حلف نہیں لیا۔ لیکن میر سے پاس اعتمادی کی وجہ سے حلف نہیں لیا۔ لیکن میر سے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے جسے بتایا کہ اللہ تع نی تمہماری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما تا ہے۔ (مسلم)

تخريج حليث (صيح مسلم بأب قضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر جهص، رقم: ١٠٠١ المعجم الكبير لعطيرالى بأب من اسمه معاوية جهوس ١١٠ رقم: ١١٢٠١ سن ترمةى بأب ما جاء قى القول يجلسون فيذكرون الله عزوجل مالهم من الفضل جهص ١٦٠ رقم: ١٢٠٩ مسلم امام أحمل بن حنبل حديث معاوية بن أبي سفيان جهص ٢٠٠ رقم: ١٦٨٨١ مصنف ابن ابي شيبة بأب في ثواب فكر الله عزوجل ج١٠صه ١٠٠ رقم: ٢٠٠٨٠)

منگرح مدیث بینیم الگشت مفترت مفتی احمد یارخان علید رحمة الوتان اس جدیث کے تحت لکھتے ہیں:

کولوگ معجد نبوی یا کسی اور مسجد میں ذکر اللہ کے لیے حلقہ بنائے بیٹھے متھے، نماز کے انظار میں نہ بیٹھے متھے، کیونکہ
اس وقت صف بستہ بیٹھنا چاہیے حلقہ بنانامنع ہے، لبند ایہ مدیث حلقہ بنائے کی ممانعت کی مدیث کے خلاف نہیں۔
اس مفرح کہ ایک صاحب ذکر فیرکر دہے ہیں اور یاقی حضرات من دہے ہیں، کو یا مجلس وعظ کی مجلس ہے یا ہاری باری سے مختص ذکر اللہ کر رہا ہے یا سب ملکز کلمہ طعیبہ وغیرہ پڑھ دے ہیں۔

پہلا القداصل میں اوا الله تھا ہمزہ استفہامیہ واؤ تھمید، واؤکو الف سے بدل ویا تمیا، اور لفظ اللہ کو جر ہے بعض نوں میں زبر بھی ہے اس کی دوسری توجید ہے یعنی کیا خدا کی نتم تم لوگ صرف ذکر کے لیے ہی بیٹے ہودوسرے اللہ کی اصل عبارت بد ہے اوٹ یا نعم نقسم باللہ۔

لینی میں نے آپ حضرات کوجھوٹا مجھ کرفتیم نہ لی ہے آپ حضرات صحابہ کرام ہیں صحابہ سب عاول ہیں بلکہ اوائے سنت کے لیے رہتیم کی ہے۔

کیونکہ میں رسول الند صلی الند علیہ وسلم کا سالا بھی ہوں کہ حضرت ام حبیبہ رضی الند تعالٰی عنها کا بھائی ہوں اور کا تب وہی بھی ہوں اس کیے مولا ناروم نے حضرت امیر معاویہ کو سلمانوں کا امام فرما یا مگرروایت حدیث بہت کم کرتا ہوں احتیاط کے لیے دیکھو حضرت ابو بکر صدیق عمر محضور انور صلی الند علیہ وسلم کے ساتھ رہے مگر آپ نے روایت حدیث بہت کم فرم سمیں ،اس حدیث کا مطلب میڈیس ہے کہ حضرت امیر معاویہ کو حضرت ابو بکر صدیق وعرفاروق سے بھی زیادہ حضور انور مسلی الند علیہ وسلم سے ترب رہا ہو، بلکہ آپ جن لوگوں سے خطاب کررہے ہیں یا جو آپ کے زمانہ میں صی بہ موجود ہتے ان

کے مقابلہ میں اپنی جزوی فضیلت قرب بیان فر مارہے ہیں۔خیال رہے کہ جن صحابہ نے حدیث کی روایت بالمعنی جائز تجھی تھی وہ احادیث زیادہ روایت کرتے تھے اور جن کے نز دیک روایت بالمعنی جائز نہ تھی وہ بہت کم روایت کرتے تھے حضرت امیر معاویہ دوسری جماعت سے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کی سب سے بڑی نعمت ہدایت ایمان ہا اور سب سے بڑا احسان حضور سیدعالم میں اللہ علیہ وسم کا دامن پاک ہاتھ آجانا ہے، خود فرماتا ہے: بیل الله یکئ علیمگٹم آئ هال کٹم لیلا ٹیلن ادر فرماتا ہے: لَقَدُ مَنَ اللهُ عَلَی الْهُ وَمِنِدُنَ إِذَ بَعَثَ فِیْهِمْ دَسُولًا۔ ایمان اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے سواء سی اور نعمت بررب تعالٰی نے لفظ من ارشاد نیس فرمایا۔ شعر

حق تعالی کی منت پیدلا کھوں سلام

رب اعلی کی نعمت پراعلی ورود

ریجی معلوم ہوا کہ اسلام اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے جلسیس کرنا حلقے بنا کر بینصنا سنت صحابہ ہے بیرحدیث مجلس میلا دشریف کی اصل ہے۔

کیونکہ ہرمؤمن پرعموماً اورمعابہ کرام پرخصوصًا بدگمانی کرنا جائز نہیں بلکہ بیشم نہیں تمہاری عظمت وعزت کے اظہار کے لیے ہے۔

اس طرح کے فرشتوں سے فرمار ہاہے میرے ان بندول کودیکھو کفس وشیطان کے تسلط میں ہیں، دنیاوی رکاوٹیس موجود ہیں، شہوت وغضب رکھتے ہیں اتنی رکاوٹیس ہوتے ہوئے سب پرلات مار کرمیراذ کر کررہے ہیں یقینا تمہارے ذکر سے میرایہ ذکر افضل ہے، چونکہ فرشتوں ہی نے انسان کی شکایت کی تھی کہ وہ خون ریز وفساوی ہوگا اس لیے انہی کو بیسنایا جارہا ہے کہ دیکھواگر انسان میں فسادی ہیں تو ایسے نمازی وغازی بھی ہیں جونفس وشیطان وطفیان و کفارسب سے ہی جہاد

كرتة ربع إلى (مزاة الناجي، جسم ٥٠١)

105-بَأْبُ النِّ كُرِ عِنْكَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءَ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَاذْكُرُ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَطَرُّعًا وَخِيْفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِ وَالْأَعُرُ وَالْأَعُرُ وَالْخُدُوِ وَالْغُدُو وَالْخَدُو وَالْخَدُو وَالْخَدُو وَالْخَدُو وَالْخَدُو وَالْخَدُو وَالْخَدُو وَالْخَدُو وَالْخَدُونَ الْغَافِلِيْنَ) (الأعراف: 205)

قَالَ آهُلُ اللَّغَةِ: "الْأَصَالُ": يَمْتُحُ آصِيْلٍ، وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغُرِبِ.

اال لغت نے کہا ہے کہ ' الاصال اصل کی جمع ہے اور بیعصراور مغرب کے درمیانی وفتت کو کہتے ہیں ۔

صبح وشام الله تعالى كاذ كركابيان

صبح اورشام اورغافلوں میں نہرونا ۔

الله تعالیٰ نے فرمایا: اور ایپے رہ کو ایپے ول

میں یاد کروزاری اورڈرے اور ہے آواز نکلے زبان ہے م

شرح: حضرت صدرالًا فاضِل سبِّدُ ناموللينا محد تعيم الدين ترادآ بادي عليه رحمة الله الهادي خُواْئِ العرفان ميں اس كے

تحت لکھتے ہیں: شام عصر ومغرب کے درمیان کا وقت ہے ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز نجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اس طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے اس لئے ان وقتوں میں ذکر مُستَّب ہوا تا کہ بندے کے تمام اوقات قربت وطاعت میں مشغول رہیں۔(خزائن العرفان)

> وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَسَيِّحُ بِحَمُّدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا) (ظهْ: 130).

> وقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَسَيِّحُ بِحَهُدِ رَيِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاَوِهُكَارِ) (الهؤمن: 55).

> قَالَ أَهِلُ اللَّغَةِ "الْعَشِيُّ": مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّيْسِوغُرُوْمِهَا.

> وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (فَيُ بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنَ تُرْفَعَ وَيُهَا بِالْغُدُةِ وَالْإِصَالِ وَيُهُا بِالْغُدُةِ وَالْإِصَالِ وَيُهَا بِالْغُدُةِ وَالْإِصَالِ وَيَهَا بِالْغُدُةِ وَالْإِصَالِ وَيَهَا اللهَ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَجَالًا لَا تَعْفِيمُ مِنْ فَيَارَةً وَلا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ الْأَية (النور: 36 ـ 37).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّا سَخَّرُنَا الْحِبَالَ مَعَهُ يُسَيِّحُنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ) (ص: (18.

(1456) وَعَنْ آبِي هُرَيْرَةٌ رَضِي اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِنْن يُصْبِحُ وَحِنْن يُمْسِى: سُبُعَان الله وَيُعَنْبِهِ مِئَةً مِنْ يُصْبِحُ وَحِنْن يُمْسِى: سُبُعَان الله وَيُعَنْبِهِ مِئَة مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ احَلْ يَوْمَ الْقِيلة فِي إِنْضَل فِيَا جَآءِ بِهِ إِولاً احَلُّ قَالَ مِثْلُ مَا قَالَ اوْزَادَ"، رَوَاتُهُ مُسْلِمُ.

اور الله تعالی نے فرمایا: اس کی باکی بولوسورج حکنے سے پہلے اوراس کے ڈو سے سے پہلے۔

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اینے رب کی تعریف کرتے ہوئے اور شام اس کی پاکی بولو۔ تعریف کرتے ہوئے میں اور شام اس کی پاکی بولو۔ الل لغت نے کہا کہ ''العش' زوال اور غروب آفاب کے درمیانی ونت کو کہتے ہیں۔

اور الله تعالی نے ارشاد فر مایا: ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے تھم دیا ہے اوران میں اس کا نام لیا جا تا ہے اللہ کی تیج کرتے ہیں ان میں صبح اور شام وہ مردجنہیں غافل نہیں کرتا کو کی سوداا ورنہ فرید وفر وخت اللّٰہ کی یاد اور نماز ہریار کھنے اور زکو قدیئے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں اللہ کا یاں دن سے جس میں اللہ جا کیں سے دل اور آکھیں۔

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بیشک ہم نے اس کے ساتھ بہاڑ مسر فرمادیئے کہ بیج کرتے شم کو اور سورج جیکتے۔

حضرت ابوہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سیحان اللہ ﷺ مؤسومر تبہ سیحان اللہ و بحد باہ کہا۔ روز حشر اس سے زیادہ نصلیت والا عمل کوئی شرائے گا۔ کیان وہ مخص جس نے اس کلمہ کواتنی باریازیادہ کہا ہوگا۔ (مسلم)

تخريج حديث: (صيح مسلم بأب قضل التهليل والتسهيح والدعاء بعدص ٦٠ رقم: ١٠٠١ سان ترمذي باب ما جاء في

فضل التسبيح واستكبير والعبليل والتحميد جهضاه رقم: ١٢٦٦ مسلد المأهر احمد الاصند الم هريرة رض الله عنه جهضائه رقم: ١٨٨١ مشكّوة البصابيح بأب ثواب التسبيح والتحميد الفصل الاوّل جهض ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٠) شرح حديث: دورجمتول سے صل

حضرت سيدنا زيد بن بهل انصاري رضى الله تعالى عند سے دوايت ہے كه نور كے بيكر، تمام بيوں كے نمز وَر، دو جهل ك تا بُخور، سلطانِ بَحر و بُرصلَّى الله تعالى عليه فالہ وسلّم نے فر ما يا كہ جس نے كرافه الله الله كها و ، جنت بيس داخل ہوگا۔ يا يہ فر ما يا ، اور جس نے سومر تبد سُبُحّان الله وَ يَحَدِّيهِ كَهَا الله عَر وجل استَكَ لِيُحَا يَكُ لِي اور جس نے سومر تبد سُبُحّان الله وَ يَحَدِّيهِ كَهَا الله عَر وجل استَكَ لِيُحَا يك لَي عَلَى الله عَ

رَجُلُ إِلَى النّبِينَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَآءَ رجلُ إِلَى النّبِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ الله مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَة ! قَالَ: "أَمَا لَوُ لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَة ! قَالَ: "أَمَا لَوُ لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَة ! قَالَ: "أَمَا لَوُ لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي اللّهِ التّامَّاتِ اللّهِ التّامَّاتِ فَلُتَ حِنْنَ أَمُسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّهِ التّامَّاتِ فَلُتَ حِنْنَ أَمُسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّهِ التّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلْقَ: لَمُ تَطُرَفُ فَ يَكُم مَا ثَعْلَى اللّهِ التّامَاتِ اللّهِ التّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلْقَ: لَمُ تَطُرَفُ فَالَّ . رَوَالاَمُسُلِمْ.

تخریج حلایت: (صیح مسلم باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغیرة جدص، رقم: ۵۰، مؤطا امام مالك باب ما یؤمر به من التعوذ ج اصاحه رقم: ۱۰،۱ سان ابوداؤد باب كیف الرقی جسم ۱۰۰۰ رقم: ۲۱۰۰ مسند، امام احد، بن حنبل حدید دجل من اسلم رض الله عنه ، ج هص ۲۳۰ رقم: ۲۲۵۰)

مرح حديث: عَلِيمُ الْأُمَّت حَفرت مِفْتَى احمد يارخان عليه رحمة الحتّان ال عديث كِتحت لكهة بين:

م موصولہ ہے اور جملہ مبتداء ہے جس کی خبر پوشیدہ ہے بعنی مجھے جتنی تکلیف بینی بیان نہیں کرسکتا یا ما ستفہا میہ ہے اور استفہام تعجب کے لیے بعنی تعجب ہے کہ مجھے کتنی تکلیف بینی ۔

اس سے معلوم ہوا کہ بیدوعا ہمیشہ ہی پڑھنی چاہیے، میج کے وقت پڑھ لینے سے شام تک زہر ملی چیزوں ہے امن ہے اورش م کو پڑھ لینے سے مجے تک امن۔ (مِرُا وَالمنازِج، جسم اس)

اورانمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صبح کے وقت

(1458) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: "اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ ثَمُّوْتُ، وَبِكَ ثَمُّيَا، وَبِكَ ثَمُّيَا، وَبِكَ ثَمُّوتُ، وَبِكَ ثَمُّونُ وَاللَّهُمَّ بِكَ وَاللَّهُمَّ بِكَ وَاللَّهُ وَالْمُ وَاللَّهُ وَالْمُوالِمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُوالِمُ اللَّهُ اللَّهُ وَالْمُوالَّهُ اللَّهُ وَالْمُوالِمُ الللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّه

سیکہا کرتے تھے اے اللہ! تیری بی (رحمت) کی وجہ سے ہم میح کرتے ہیں اور تیری بی (رحمت) کی وجہ سے ہم میام کرتے ہیں اور تیری بی وجہ سے ہم شام کرتے ہیں اور تیری بی وجہ سے ہم زندہ رہے ہیں اور تیری بی وجہ سے ہم مرتے ہیں اور تیری بی طرف ہم نے اکٹھے ہونا ہے۔اس کو ابودا کا داور ترفذی کے دوایت کیااور کہا کہ دیے حدیث حسن ہے۔

تخویج حلایت، (سان ابوداؤد باب ما یقول اذا اصبه جسس ۱۳۰۰ قم: ۱۳۰۰ دسان ترمذی باب ما جاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی جوس ۱۳۰۱ رقم: ۱۳۰۱ مصنف این ان شیبه باب ما یقول اذا اصبح جوس ۱۳۰۱ رقم: ۱۳۰۱ مصنف این ان شیبه باب ما یستعب ان یدعو به اذا اصبح جودا امسی جوس ۲۰۰۰ برقم: ۱۳۰۰ مسی جوس ۲۰۰۰ رقم: ۲۰۰۰ می باب ما یقوله اذا اصبح واذا امسی جوس ۲۰۰۰ رقم: ۲۰۰۰ می باب ما یقوله اذا اصبح واذا امسی جوس ۲۰۰۰ رقم: ۲۰۰۰ می باب ما یقوله اذا اصبح واذا اسبی جوس ۲۰۰۰ رقم: ۲۰۰۰ می باب ما یقوله اذا اصبح واذا اسبی باب ما یقوله اذا اصبح واذا اسبی باب می باب می

مشرح حدیث بیسی الگیت حضرت مفتی احمد یارخان علید حمت الحقان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

عیال رہے کہ انسان کے مرنے پر تبجب نہیں بلکہ اس کی زندگی حیرت تاک ہے کیونکہ اندرونی اور بیرونی دخمن استے

ہے کہ خدا کی پناہ ااستے دشمنوں میں گھر ہے ہوئے ہوئے کے باوجوداس کا زندہ رہنا اللہ کی قدرت ہی ہے۔اس دعائے
شریف کا یہ یہی مطلب ہے کہ خدایا تیرے ہی کرم اور مہر بانی سے ہم شام سے سویرا پالیتے ہیں اور سویر سے سے
شام، ہماری زندگی اور موت تیرے ہی قبضہ میں ہے، یہ مضف تو بالکل ظاہر ہیں، یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ خدایا ہماری زندگی وموت تیرے کہ خدایا ہماری زندگی وموت نسس دنیا یا شیطان کے لیے ہیں بلکہ الحمد للہ تیری عبادت کے لیے ہے۔

نشود نشرے بنا بمعنی بھیلنا، ای ہے ہے منتشر، چونکہ قیامت کی زندگی بھیلے ہوئے بھرے ہوئے اجزاء کو جمع کر کے ہوگی اس لیے اس زندگی کونشور کہا جاتا ہے ای لیے مرقات وغیرہ نے اس کا ترجمہ کیا بعث بعد الموت ۔ بیمطلب بھی ہوسکتا ہے کہ دنیا بیس کا فر، مؤمن، منافق سب جمع جیں گر قیامت میں سب جھٹ جا کیں گے کہ تھم ہوگاؤ امٹیڈو االیوقر ایٹھا الْہُجْدِمُونَ اس لیے اس المصنے کا نام نشور ہے ای وجہ سے مرقات نے اس کے معنے کے والمتفرق بعد الجہ ع۔

(ير ُا وَالْمَنَاجِعِ، جِي مِلْ ٨)

اور انہی ہے بیروایت بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ہے ایسے مدیق ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ہے کہ عض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلمات بتا تیں جو بیں صبح اور شام پڑھا کروں تو رسول اللہ! آ جانوں اور اللہ! آ جانوں اور زمینوں کے بیدا کرنے والے غیب اور فاہر کے جانے

(1459) وَعَنْهُ: أَنَّ أَبَا بَكُرِ فِ الطِّيِّانِ وَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهُ مُرُنَى بِكُلِمَاتٍ آقُولُهُنَّ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مُرُنَى بِكُلِمَاتٍ آقُولُهُنَّ إِلاَّا اللهُ عَنْهُ قَالَ: "قُلَ: اللهُمَّ اللهُمَّ إِذَا المُسَيِّتُ، قَالَ: "قُلَ: اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمُ اللهُ اللهُ اللهُ الأَلْمَ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِى وَشَرِّ الشَّيْطِي وَشِرُكِهِ قَالَ: "قُلُهَا إِذَا اَصْبَحْتَ، وَإِذَا اَمْسَيْتَ، وَإِذَا اَخَنْتَ مَضْجَعَكَ". رَوَالُا أَبُو دَاؤِدَ وَالزِّرْمِنِيْنُ، وَإِذَا اَخَنْتَ مَضْجَعَكَ". رَوَالُا أَبُو دَاؤِدَ وَالزِّرْمِنِيْنُ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنُ صَعِيْتُ".

والے ہرشے کے دب ادراس کے مالک میں گوائی دیا ہوں کہ تیرے سواکوئی معبود نہیں میں تجھے پنوائل ہوں اپنی ذات کے شرسے ادر شیطان کے شرسے اور شیطان کے شرسے اور اللہ کے شرسے اور اللہ اور جب توضیح کر اس کے شرک ہے۔ آپ نے فر ، یا ادر جب توضیح کر اور شام کرو اور جب اپنے ہستر پر آئے تو یہ پڑھا کرو۔ اسے ابوداؤ داور ترفدی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث ہے۔

تخريج حلايث: (سان ابوداؤد بأب ما يقول اذا اصبح جهص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٥ سنن ترمدى بأب ما جاء في الدعاء اذا اصبح واذا أمسى به عص ١٠٠٠ رقم: ١٠٢٠ البستدرك للعاكور كتاب الدعاء والتكبير والتبليل جهص ١٠٠٠ رقم: ١٨١٠ سان النسائي الكبزى بأب فاطر السبوات والارض بهيص ١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ مستدرا بي يعلى مستدرا بي يكر الصديق دض الله عنه جنص ١٠٠٠ رقم: ١٠١٠ مستدرا بي يعلى مستدرا بي يكر الصديق دض الله عنه به ص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ مستدرا بي يعلى مستدرا بي يعلى مستدرا بي يعلى مستدرا بي يكر الصديق دض الله عنه والمن والتحريف والمن والتحريف من محمل المن المنافق الم

حضرت سیر ٹانس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشا وخوش خِصال ، پیکرِشن و جمال ، ، دافیع رنج و ملال ، صاحب بجود و نوال ، رسول بے مثال ، فی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم نے فر ما یا ، انسان کے دومحا فظ فرشتے اللہ عزوجی ک بارگا ہ میں دن اور رات میں لکھے گئے اعمال اٹھا کر لے جاتے ہیں تو جب اللہ عزوجی صحیفہ کے اوں و آخر میں بھلائی دیکھا ہے توفرشتوں سے قرما تا ہے ہیں تہمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان جو سیکھ ہے اسے معاف کردیا۔ (سنن التر ذی برتاب البنائز، باب ۹، قم ۱۹۸۳، ۲۹۰، ۲۹۰)

(1460) وَعَنِ ابْنِ مَسُعُودٍ وِرَضِى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَمْسَى قَالَ: كَانَ نَبِى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَمْسَى قَالَ: أَمُسَى الْمُلُكُ بِلْهِ وَالْحَهُ لُو الْمُسَى الْمُلُكُ بِلْهِ وَالْحَهُ لُو اللهِ لاَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ الله

حفرت این مسعود الله سی روایت ہے کہ رسوں الله کی جب شام جوتو یہ پڑھا کرتے: جہ رے لیے شام جوتو یہ پڑھا کرتے: جہ رے لیے شام جوگئ اور آنام اللہ کی بادشاہی ہیں بھی شام جوگئ اور آنام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کے سواکوئی معبود نیس وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ۔ راوی حدیث نے کہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ۔ راوی حدیث نے کہ بارشاہی ہیں اگ کی بارشاہی ہیں ای کی بارشاہی ہیں ای کی بارشاہی ہیں ہیں جودات کی جمد ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میر ے دب ایر وہ ہر نے کہ اس کی جمد ہے اور وہ ہر نے کہ قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میر ے دب ایر تی جودائی کی سواں کی جمد آنے وی جودائی کی سواں

کرتا ہوں۔اور میں اس رات کے شر اور اس کے بعد آنے والے شرکی تجھے بناہ ما تکتا ہوں۔ ے میرے رب! میں تیری پناہ ما نگا ہوں استی سے بر صابے کی بری حالت سے اے میرے رب! میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ ما تگتا ہوں اور عذاب تبر کی۔ اور جب آپ 🖨 منح کرتے تو بھی بھی پڑھتے: کہ ہمارے ليصبح موكئ اورالله كى بادشابى ميس بهى مبح موكى \_

الْقَابِرِ"، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَٰلِكَ أَيُضًا "أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلُكُ لِلَّهِ". زَوَالُامُسْلِمُ.

الخريج حديد (صيح مسلم بأب التعوذ من شرماً عمل ومن شرمالع يعمل جمص ٨١٠ رقم: ١٨٠٤ سان ابو داؤد بأب ما يقول اذا اصبح جيميمه و قرة منه وسأن ترملي بأب ما جاء في الدعاء اذا اصبح واذا أمسي، جوص ٢٠١٠ رقم: ٣٢٠٠ مسند امام احمد مسلد عبدالله بن مسعود جوص ٢٠٠ رقم: ٢٠١٧مصنف ابن ابي شيبة بأب ما يستحب ان يدعو اذا اصبح جوص ٢٠٠ رقم:

## شرح حدیث: جو گناه بین انبیس مت لکھو

حضرت سیدنا عبدالله بن بسروضی الله عند سے مردی ہے ہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے تمر ور، دو جہال کے تا جور، سلطان بحر وبُرصلَى البُّدتعا لَى عليه فالهوسلم نے فرمايا ،جس نے دن كى ابتداء كى اجھے كام سے كى اوراپينے دن كوا يجھے كام ہى پر تحتم كياتواللدعز وجل البيخ فرشتول سے فرمائے گاءان دونوں كدرميان جو گناه ہيں انہيں مت تكھو۔

. ( جُمِع الزوائد، كمّاب الاذكار، بإب ما يقول اذ الأمبح واذ المسى، رقم ١٦٩٨٣، ج ١٠ص ٨١٨)

(1461) وَعَنْ عَبْلَ اللهِ بن خُبَيْبٍ - بِضَيْر ر سول الله 🛍 نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ اور شام کے وقت تم تنين دفعه مورهُ اخلاصُ أورسورة القنق اورسورة الناس پڑھ لیا کرو تیرے لیے ہرے سے سے کفایت کریں گے۔اے ابوداؤراور تریزی نے روایت کیا اور کہا کہ میہ حدیث حسن ہے۔

الْخَادُ الْمُعْجَمَةِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيُ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقْرَأْ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدُّ. وَالْمُعَوِّذَتَايِنِ حِيْنَ تُمُسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاكَ مَرَّاتٍ تَكُفِينُكَ مِنَ كُلِّ شَيْئٍ ۗ. رَوَاتُهُ أَبُو دَاوْدَ وَالرِّرْمِنِ يَنُّ، وَقَالَ: "حَدِينَتُ حَسَنُ صَعِينَةً"

تخريج حديث (سان ابوداؤد بأب ما يقول اذا اصبح جس ٣٨٠ رقم: ١٨٠٠مسان ترمذي بأب في انتظار الفرج وعير ذلك جدص، و رقم: هده و مسلم عيد بن حيد احاديث عيدالله بن خبيب صدد رقم: ۱۵۰۰ شعب الإيمان باب تخصيص المعوذاتين بالذكر ، ج اصعاد رقم: اعدا) شرح حدیث: علیم الله مت حفرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
یعنی ہم حضور انورصلی الله علیه وسلم کے ساتھ سفر ہیں تھے حضور انورصلی الله علیه وسلم تو آ گے بڑھ گئے ہم لوگ پیچھے رہ
گئے تو ہم نے رفتار تیز کردی تا کہ حضور انورصلی الله علیہ وسلم سے ل جا تھیں۔ چنانچہ ہم اپنے مطلوب ومجوب تک پہنچ گئے اور
اپنے مدعا کو یالیا۔

ہمارے سلسہ میں ایک عمل ہے کہ بعد نماز فجر ومغرب حسب ذیل سور تیں پڑھ لیا کرے سورہ حشر کا آخری رکوئ، اذا زلزلت الادض، قبل یاابیھا الکفیون، قبل ہو الله احد، تین بارفلق، تاس بحیشہ اس پرعمل کرے ان شاء اللہ دنیاوی مصیبتول سے محفوظ رہے گا اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا اور مرتے وقت اپنی جنت کی جگہ خواب میں دیکھ لے گا اور قریب موت اسے خواب میں اطلاع دے دی جائے گی کہ تیراوقت قریب ہے تیاری کر لے فقیر نے یعمل اپنے بزرگوں سے پایا ہوت اسے خواب میں اطلاع دے دی جائے گی کہ تیراوقت قریب ہے تیاری کر لے فقیر نے یعمل اپنے بزرگوں سے پایا ہوا در بھرہ تعالی اس پر عامل ہے اس کے نتائج کی اپنے دب سے امیدر کھتا ہے اللہ نصیب کر ہے۔

یعنی تجھ سے ہرآ فت کے ٹالئے اور ہر مصیبت کو دفع کرنے میں کائی ہوں گی یا تجھے جرور دو ظیفے سے غنی کرویں گی کہ لیعنی تجھ سے ہرآ فت کے ٹالئے اور ہر مصیبت کو دفع کرنے میں کائی ہوں گی یا تجھے جرور دو ظیفے سے غنی کرویں گی کہ

یعنی تجھے ہر آفت کے ٹالنے اور ہر مصیبت کو دفع کرنے میں کائی ہوں گی یا تجھے ہر ور دو ظیفے سے ٹی کر دیں گی کہ ان کے ہوتے تجھے دفع ضرر کے لیے اور کوئی دظیفہ کرنا نہ پڑے گا اس دوسرے معنے کی تفسیر وہ حدیث ہے کہ ان سورتوں سے بہتر کوئی تعویذ ہیں ہے بہترین تعویذ وامان ہے۔ (بزاؤالمناجج، جسم ۳۸۸)

عَنْهُ صفرت عثان بن عفان من سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ اللہ عبار مایا: جوآ دمی ہرروز صبح اور شام تین و علی سے وہ جس کے نام سے کہ کیل و فعہ سے پڑھ لے۔ اللہ کے نام سے وہ جس کے نام سے کی گیل کوئی چیز نقصان نہیں ویتی ۔ زمین میں اور ندآ مان میں کی فیصان نہیں ویتی ۔ زمین میں اور ندآ مان میں اور وہ سننے والا جانے والا ہے تو اسے کوئی چیز بھی نقصان کی گھڑ والا جانے والا ہے تو اسے کوئی چیز بھی نقصان کیا گذاؤ کہ نہیں و سے گی ۔ اسے ابوداؤد اور تر فدی نے روایت کیا اور کہا کہ بیرحدیث حسن ہے۔

(1462) وَعَنْ عُنَانَ بُنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ: "مَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَّقُولُ فِى صَبَاحٍ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ يَنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِى صَبَاحٍ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْ عَبْرٍ مَعَ اسْمِهِ شَيْعٌ فِى لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لِا يَطُرُ مَعَ اسْمِهِ شَيْعٌ فِي لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لِا يَطُرُ مَعَ السَمِهِ شَيْعٌ فِي الْكَلِيمُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

تخريج حليت (سان ابوداؤد بأب ما يقول اذا اصبح جهن ٢٨٠ رقم: ١٠٠ دسان ترمذي باب ما جاء في الدعاء اذا اصبح واذا أمسى جهن هذه رقم: ١٩٠٨ المستدرك للحاكم كتاب النحاء والتكبير والتهليل جهن ١٩٠٥ رقم: ١٩٨٥ سان ابن ماجه باب ما يدعو به الرجل اذا اصبح واذا أمسى جهن ١٢٤٢ رقم: ١٨٠٩)

شرح حدیث: حلیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمہ یارخان علیہ دحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: بیدعا مجرب ہے، فقیر بفضل رب قدیراس کا عامل ہے، الحمد للنداس کی برکت سے ہرآ فت سے امن رہاہے، مبع پڑھلو شام تک حفاظت ہے اور شام کو پڑھوتو مبع تک امن۔

، المن الله الن عثمان فرماتے بیں لوگوں نے آپ نے مید مدیث تی تھی ان سے کوئی تعجب کرے آپ کود کھنے لگا کہ

آپ توبیدهدیث روایت کرتے ہے اور بقین ہے کہ آپ اس پر عامل بھی ہوں گے اور بید عا پڑھتے بھی ہوں تے بھر آپ پر فالج کا اثر کیوں ہو گیا اور اس آفت ہے آپ اس ٹیل کیوں شد ہے ،حضرت ابان ان کا تعجب بچھ گئے اس لیے آپ نے وہ جواب و یا سبحان اللہ! کیا پاکیزہ فرمان ہے کہ حدیث ہے صدیث والے مجبوب سے ارادہ الہی برحق ،جس دن مجھے فالج مونے والا تھا اس دن میں بیٹل پڑھنا ہی بھول گیا تھا اس لیے بیرفالج ہوا۔

یدالفاظ گزشته الفاظ کی گویا شرح ہے کہ اس دعا کی برگت سے ٹا گہانی بیاری اور زہر میلے جانور کے کا شخے اور دوسری اچا تک آفتوں سے حفاظت رہتی ہے دوسری قسم کی مصیبت آسکتی ہے۔ خیال رہے کہ سی دعاسے موت نہیں ٹل سکتی وہ تو یقینی آتی ہے جسے کوئی تدبیر نہیں نال سکتی نہ دعا، نہ دوا۔ یہاں مرقات نے فرما یا کہ فجاءت سے مراد کوئی بڑی آفت ہے جوانسان کو گھبراوے، اچا تک ہویا آستہ معمولی تکالیف و بیاریاں توانسان کو گلی بی رہتی ہیں۔ (بڑا ڈالمناتی می میں میں ا

### سوتے وقت کیا پڑھے؟

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک آسانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں ہیں نشانیاں ہیں فقلندوں کے لئے جواللہ کی یا دکرتے ہیں کھڑے اور جیٹے اور کروٹ پر لیٹے اور آسانوں اور زمین کی پیدائش ہیں غور کروٹ پر لیٹے اور آسانوں اور زمین کی پیدائش ہیں غور کرتے ہیں۔

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِهِ عَالِيْهُ مِن صَدِيفِهِ اور حضرت ابوذر هي سے روایت الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِهِ كَهِ رسول الله هي جب ابن بستر پرتشریف لت تو بالله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِهِ عَالِيْهِ صَتَّ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهُ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله وَالله وَلْمَا الله وَالله وَلِي وَالله وَلِي وَالله وَالله

106-بَابُمَا يَقُولُهُ عِنْدَالنَّوْمِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (انَّ فِيْ خَلْقِ السَّهُوْتِ وَالْاَرْضِ وَالْحَيْلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِاُولِى وَالْزَصْ وَالْحَيْلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِاُولِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اللَّهِ يَعَامًا وَقَعُودًا وَعَلَى الْوَلْبَابِ الَّالِيْنَ يَنُ كُونَ الله قِيَامًا وَقَعُودًا وَعَلَى الْوَلْبَابِ اللَّهِ فَيَامًا وَقَعُودًا وَعَلَى الْوَلْبَابِ اللَّهِ فَيَامًا وَقَعُودًا وَعَلَى الْوَلْبَابِ اللَّهِ فَيَامًا وَقَعُودًا وَعَلَى الْوَلْبَابِ اللَّهِ فَيَعَمَّلُونَ فِي خَلْقِ السَّهُ فِي السَّهُ وَيَعَلَى السَّهُ وَيَعَمَّلُونَ فِي خَلْقِ السَّهُ وَيَعَلَى السَّهُ وَالْمَا وَالْمَالِ فَي السَّهُ وَالْمَالِقُ وَالْمَالِي اللَّهُ وَالْمَالِقُ الْمَالُونِ وَالْمَالِي السَّهُ وَالْمَالِقُ وَالْمَالِي السَّهُ وَالْمَالَى الْمُولِي وَالْمَالِقُ السَّهُ وَلَوْلَ اللَّهُ الْمَالَى اللَّهُ وَالْمَالِقُ السَّهُ وَالْمَالَى اللَّهُ وَالْمَالَى الْمَالِقُ السَّهُ وَالْمَالِقُ الْمُعَلِى السَّهُ وَالْمَالِقُ السَّهُ وَالْمَالِقُ السَّهُ وَالْمَالِقُ السَّهُ وَالْمَالِقُ السَّهُ وَالْمُولِي وَالْمُولِي وَالْمَالِقُ السَّهُ وَالْمُولِي السَّهُ وَالْمُولِي وَالْمُولِي وَالْمَالِقُ السَّهُ وَالْمُولِي وَالْمُولِي السَّهُ وَالْمُولِي وَالْم

(1463) وَعَنْ حُنَايُفَةً، وَآنِ ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ إِذًا أَوْى إِلَّى فِرَاشِهِ، قَالَ: "بِأَسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَاللهُ فَرَاشِهِ، قَالَ: "بِأَسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَالْمَوْتُ". رَوَالْمُ الْبُخَارِيُّ.

تخريج حليث: (صيح بخارى باب وضع اليداليه بني الإخذ الاين جمص ورقم: ١٥١١ الاداب للبدوق بأب ما يقول اذا ارادان ينام واذا استيقظ جاص ١١٣ رقم: ١٨٠ سان ابوداؤد بأب ما يقال عند النوم برص ١٥٣ رقم: ١٥٠ سان ابن ماجه بأب ما

يدعو به اذا انتبه من اليل ج ٢٠٠٠ وقم: ١٢٠٠ وقم: ١٨٠٠ سان الدار هي باب ما يقول اذا انتبه من نومه ج ٢٠٠٠ وقم: ٢١٨١) شرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يا دخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين:

آپ کا بستر شریف تیر کے ڈرخ بچھا یا جا تا ہے کہ قبلہ کے وابینے سرمبارک ہوتا اور قبلہ کے بائیں پاؤں شریف حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم سیدھی کروٹ پر لیٹتے ، واہنا ہاتھ وابنے رضارہ کے نیچے رکھتے تھے۔ قبر میں میت کی ہیئت بھی ہے، ی ہوتی ہے، چونکہ نیندموت کا نمونہ ہے اس کیے حضور علیہ السلام کا بستر قبر کے نمونہ کا ہوتا تھا تا کہ لیٹنے کے وقت موت یا وہ سے کہ کھی

قبرمیں بھی لیٹناہے۔

(1464) وَعَنْ عَلِي رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ ولِقَاطِمَةً رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: "إِذَا أُويُتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا - أَوُ إِذَا آخَنُهُمَا اللهُ عَنْهُمَا: "إِذَا أُويُتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا - أَوُ إِذَا آخَنُهُمَا مَضَاجِعَكُمَا - قَكَبِّرًا ثَلَاقًا وَثَلَاثِمُنَ وَثَبِيَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِمُنَ وَثِيمَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِمُنَ وَفِي رِوَايَةٍ: وَالتَّهُمُ التَّكْمِيمُ وَثَلَاثِينَ، وَفِي رِوَايَةٍ: التَّكْمِيمُ التَّسُمِيحُ أَرْبِعًا وثلاثين، وَفِي رِوَايَةٍ: التَّكْمِيمُ النَّهُ وَثَلَاثِمِينَ، وَفِي رِوَايَةٍ: التَّكْمِيمُ النَّهُ وَثَلَاثِمِينَ، وَفِي رِوَايَةٍ: التَّكْمِيمُ النَّهُ وَثَلَاثِمِينَ، وَفِي رِوَايَةٍ: التَّكْمِيمُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَاثِمِينَ مُتَّفَعً عَلَيْهِ .

حضرت علی سے دوایت ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ اللہ جبتم اللہ جبتم اور حضرت فاطمہ ھی ہے فرہ یا کہ جبتم اپنے بستر ول پرآ و اور لیٹ جاو تو تبنیتیں دفعہ اللہ کر اور تینتیں دفعہ اللہ پڑھا کرو اور تینتیں دفعہ الجمد للہ پڑھا کرو اور آیک دوایت میں سجان اللہ چوتیں دفعہ ہے اور ایک روایت میں سجان اللہ چوتیں دفعہ ہے اور ایک روایت میں سجان اللہ چوتیں دفعہ ہے۔

مخريج حابيث (صيح بخاري بأب التكبير والتسبيح عند المنام، جمص، رقم: ١٢١٨ صيح مسلم بأب التسبيح الحل النباع وعند النوم جمص من رقم: ١٢١٨ صيح مسلم بأب التسبيح الحل النباد وعند النوم جمص من رقم: ١٠٠٠ السان الكبرى للبيه في بأب ما يستحب لهار عايته لحق زوجها وان لم يدزمها عمر جاص من رقم: ١٢٠٠ مسلن ابوداؤد بأب في التسبيح عند النوم جس منه رقم: ١٢٠٥ مسلد عل بن الى طالب جاص ١٣٠ رقم: ١١٠١ رقم: ١١٠١)

شرر حدیث بینیم الاُمَّت مفرتِ مفتی احمد یارخان علیه رحمۃ الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: مفرت فاطمہ زہراحضور صلی الله علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی بیاری چہتی صاحبزادی تھیں، شادی سے پہلے کام کاج نہ کیا تھا،حضرت علی کے ہاں آگرتمام کام کرنے پڑے، کام سے کپڑے کا لے اور چکی سے ہاتھوں میں چھالے پڑگئے تھے جو پھوٹ کرزخم بن گئے تھے۔ شعر

آئیں جب خاتون جنت اپنے گھر کام سے کپڑے کھی کالے پڑ گئے

یڑ گئے سب کام ان کی ذات پر ہاتھ میں پیکی سے چھالے پڑ گئے

اس دن حضور انور صلی الله علیه وسلم کا قیام حضرت ام المؤمنین عائشه صدیقه کے گھرتھا اس لیے خاتون جنت انہیں کے تعمر تشریف لائمیں مگرا تفاقاً حضورانورصلی الله علیه وسلم باہر تنصے دولت خانے میں نہ نتصاس کیے والدہ ما جدہ سے عرض کر کے واپس ہو کنیں۔شعر

والده ہے عرض كر كے آگئيں

يرند تھے دولت کدہ میں شاہ دیں

خود حضرت علی نے حضرت خاتون جنت کو بتا یا تھا کہ آج قیدی غلام حضور کے ہاں آئے ہیں ،حضور غلام بانٹ رہے ہیں ایک لونڈی تم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ما نگ لوجو گھر کا کام کاج کرے۔اس سے معلوم ہوا کہ شا دی کے بعد بھی اولا دماں باپ سے ما تک سکتی ہے، اس میں نہ گناہ ہے نہ شرم۔

والده نے ماجرا سارا کہا تھری تکلیفیں سانے آئی تھیں مچکی اور چو لیے کے دکھ سے وہ مجیس

محمريس جبآ ئے حبيب كبريا ة طمه جيما لے وكھانے آئى تھيں ایک لونڈی آپ آگران کوجھی دیں

حضور انورصلی الله علیه وسلم نے نہ توحضرت عائشہ کو کچھ جواب دیا ، نہ دن میں حضرت فاظمہ کے ہال تشریف لائے رات کوسوتے وقت تشریف لائے تو بستر فاطمہ پر اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ ایک قدم فاطمہ پرتھا دومرا جناب علی کے سینه پرانوار پرواس سینه کے قربان جوقدم رسول جو ہے۔

لونڈی خادم کا فائدہ تم کوصرف دنیا ہیں پہنچے گا مگر اس وعا کا فائدہ دنیا ،قبر چشر ہرجگہ یا ؤگی ،حضور نے انہیں خادم کیوں نهعطافر مايابه شعر

ا و رکہاں وختر ہے اے جا ن پدر باب جن کے جنگ میں مارے گئے تم پرسا ہے ہے رسول اللہ کا آسرا رکھو فقط اللہ کا

شب کوآئے مصطفی زہرا کے گھر : ہیں میہ خادم ان بتیموں کے لیے

اس كانام البيح فاطمه ہے جوتمام سلسلوں میں خصوصا سلسلہ قادر بیمیں بہت معمول ہے، اس تبیح كے ليے عام تسبيحول میں ہر ساس دانہ پر چھوٹا امام پڑا ہوتا ہے۔ال حدیث ہے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو حضرت ابو بکریر اس لیے طعن کرتے ہیں کہانہوں نے فاطمہ زہرا کامطالبہ پورانہ کیا انہیں میراث نہ دی جس سے ان کے دل کو نکلیف پہنچی ،وہ آج حضورانور صلی الله عليه وسلم كوكي فتو ي دي محمه (مِرّاة المناجع، جهاص١)

حضرت ابوہریرہ کھی ہے روایت ہے رسول الله ﷺ نے فرمایا: جبتم میں ہے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے

(1465) وَعَنْ آئِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِذَا اَوٰى

آحَلُ كُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضُ فِرَاشَهُ بِلَاخِلَةِ إِزَارِةِ فَإِنَّهُ لِا يَنُدِئَى مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِأَسْمِكَ رَبِّنْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ. وَبِكَ أَرُّفَعُهُ، إِنْ اَمُسَكِّتَ نَفُسِي فَأَرْ كَمُهَا، وَإِنَّ اَرُسَلَّتُهَا، فَاحْفَظُهَا يِمَا تَخْفُظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ.

لگے۔ تو اس کو چاہیے کہ بستر کو چادر کے کنارے ہے جھاڑے کیونکہاں کو میلم نہیں کہاں کے بعداس پر کیا چیز آئی۔ پھر کے تیرے نام کے ساتھ اے میرے رب میں اینا پہلور کھتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اس کو انشاؤل گا۔اگرتو میری جان کوروک لے تواس پررتم کرنا اوراگراس کو چیوڑ ہے تو اس کی حفاظت اس طرح کرجس طرح تواپنے صالح بندوں کی حقاظت کرتا ہے۔

(متفق عليه)

تخريج حلايث: (صيح بخاري بأب التعوذ والقرأة عده المنام ، جمس، وقم: ١٣٢٠ صحيح مسلم بأب ما يقول عده النوم واخل البضجع جمصه، رقم: ٤٠٠٤ سان ابوداؤد بأب ما يقال عند النوم جمس ٢٠٠ رقم: ٢٥٠٥ مسند امام احمد بن حنيل مسلام الى هو يوقار طى الله عنه ، ج اص ٢٠٣٠ قم: ٥٠٠٠ سان النسائي الكيزي بأب وما يقول من يفزع في منامه ، ج اص١٩٠٠ قم: ١٠٦٢٠)

شرح صدیث: سونے جا گئے کی سنتیں اور آ داب

نیند بھی ایک طرح کی موت ہے۔ جب بھی ہم سونے لگیں تو ہمیں ڈرجانا چاہیے کہ ہیں ایسانہ ہو کہ آئکھ ہی نہ کھلے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہی سوتے ندرہ جائیں۔البذار دزانہ سونے سے پہلے بھی اپنے گنا ہوں سے تو بہ کر لینی چاہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم سنت کےمطابق دعائیں وغیرہ پڑھ کرسوئیں تو ان شاء اللہ عز وجل ہمیں سونے کا بھی چھے نہ پچھے فی کدہ حاصل ہوئی جائے گا۔ابسونے اور جاگئے کے بارے میں سنتیں اور آواب وغیرہ بیان کی جاتی ہیں:

(۱) سونے سے پہلے بہم اللہ شریف پڑھ کر بستر کونٹین بارجھاڑ لیس تا کہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہوتونکل جائے۔

(٢) سونے سے پہلے میدوعا پڑھ لیٹا سنت ہے۔ آللُھم بِلِاشیك آمُوْتُ وَآخَيْ ترجمہ: اے اللّه عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیا ہوں ( یعنی سوتا اور جا گٹا ہوں )۔

( تشجح البخاري، كما **ب الدعوات، باب ما**يقول اذانام، الحديث ۲۳ ۲۳، ج ۱۳، ص ۹۲، )

(m) النالیخی پیٹ کے بل نہ سوئیں ۔حضرت سیرناا یو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عتہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب نو لاک ،سیّاحِ افلاک صلّی الله تعالی علیه ڈالہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فر مایا: اس طرح سِیٹنے کوا ملد نعمالی پسند میں فرما تا۔ (سنن این یاجہ کتاب الادب، باب اٹھی عن الاضطجاع علی الوجہ الحدیث ۳۲۳ م،ج ۲۶ مر ۲۱۳ ) ( ۱۲ ) دا تمیں کروٹ لیٹناسنت ہے۔حضور تا جدار مدینہ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پرتشریف لے جاتے توا پناسیدھ ہاتھ مبارک سیدھے دخسار شریف کے <u>نیچ</u>ر ک*ھ کر* لیٹتے۔

( شَاكُل النّر مَذِي ، كمّاب الشماكُل ، باب ما جاء في صفة نوم رسول الله صلى الله تعالى عليه ، الحديث ٢٥٣ ، ج٥ ، ص ٥٣٩)

(۵) قرآن مجید کے آواب میں سے میں جی کہ اس کی طرف پیٹی نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جا تھی، نہ پاؤں کواس سے اونچا کریں، نہ ہید کہ خوداو نجی جگہ پر ہواور قرآن مجید نیچے ہو۔ (بہار شریعت، هد، ۱۲ ہی۔ ۱۱۱۱) ہاں اگر قرآن پاک اور مقدی طفر سے وغیرہ او نجی جگہ ہول تواسست پاؤں کرنے میں مضایق ٹبیس۔ (انعادی ہمندید، ج ۵ ہم ۳۲۲) مقدی طفر سے وغیرہ او نجی جگہ ہول تواسست پاؤں کرنے میں مضایق ٹبیس۔ (انعادی ہمندید، ج ۵ ہمی ہمی میں تر پر بھی فرش زمین پر ہی سوجا تیں۔

(4) جا گئے کے بعد بیدوعا پڑھیں: الْحَدُدُولِيَّهِ الَّذِي اَحْيَادًا بَعُدَ مَا اَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النَّشُودُ ترجمہ: تمام تعریفی اسَد عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعدز عرد کیا اور ای کی طرف لوٹ کرجانا ہے۔

(میخ البخاری، كماب الدعوابت، باب مایخول اذانام، الحدیث ۲۳۱۲، جسم ۱۹۲)

حضرت عائشہ کے سے دوایت ہے کہ رسول اللہ کے جب اپنے بستر پر لیٹنے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں چونک مارتے اور معو ذات پڑھے تے اور دونوں ہاتھوں کوجسم پر چیبرتے تھے۔ (متنق علیہ) اور ایک اور متنق علیہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ کے جب بستر کی مشفق علیہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ کے جب بستر کی طرف پناہ لیتے تو ہر رات دونوں ہیں گئل کھو اللہ آکھ اور گئل انگوڈ پڑت النگایس کھونک مارتے اان دونوں میں گئل کھو اللہ آکھ الا ایک اور گئل انگوڈ پڑت النگایس اکھونک ہے ہو جہاں تک ہوسکتا اپنے جسم پر ہاتھ چھیرت اور ائل لغت نے کہا کہ 'النفف '' وہ لطیف چونک ہے اور ائل لغت نے کہا کہ 'النفف '' وہ لطیف چونک ہے ابر انٹراء کرتے اور اپنے جسم کے ایکے حصد پر آپ بیر تین مرتب کرتے ۔ (متنق علیہ)

(1466) وَعَنْ عَأَيْشَةُ رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأْنَ إِذَا آخَلَ مَضْجَعَهُ نَفَتَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَا بِالْمُعَوِّذَاتِ، ومَسَحَ مَضْجَعَهُ نَفَتَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَا بِالْمُعَوِّذَاتِ، ومَسَحَ مِهِمَا جَسَلَهُ. مُتَّعَقَّ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا: أَنَّ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأْنَ إِذَا أَوْى إِلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأْنَ إِذَا أَوْى إِلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأْنَ إِذَا أَوْى إِلَى وَرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ بَمْعَ كَفَيْهِ، ثُمَّ نَفْتَ فِيهِما فَقَرَا وَرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ بَمْعَ كَفْيُهِ، ثُمَّ نَفْتَ فِيهِما فَقَرَا وَيُولَ اعْوَدُ بِرَتِ الْفَلَي. وَمُلَا اللّهُ احَلَّهُ وَقَلُ اعْوَدُ بِرَتِ الْفَلَي. وَقُلُ اعْوَدُ بِرَتِ الْفَلَي. وَقُلُ اعْوَدُ بِرَتِ الْفَلَي. وَقُلُ اعْوَدُ بِرَتِ الْفَلَي. وَقُلُ اعْودُ بِرَتِ الْفَلَي. وَقُلُ اعْودُ بِرَتِ الْفَلَي. وَقُلُ اعْودُ بِرَتِ الْفَلَي. وَقُلُ اعْودُ بِرَتِ النَّفَاعِ. اللّهُ اعْلَى اللّهُ اعْلَى اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللللللّهُ اللللللّهُ الللللللللللّهُ الللللللللّهُ الللللللللللللللللللللللللللللّهُ الللللللللللللللللللللل

تخريج حليث (صيح بخاري بأب التعوذ والظرأة عند الهنام بهص وقم: ١٠٠٥ صيم مسلم بأب رقية الهريض بأله عوذات والنفط جه صاء رقم: ١٠٠٥ عند الموسط بالهعوذات والنفط جه صاء وقم: ١٠٠٥ من المعجم الاوسط للطبراني بأب من اسمه عمد وجوص و مسلم وقم: ١٠٠٥ من النساق الكوزي بأب وما يقول من يفزع في مسامه جه صاء وقم: ١٠٠٠٠) للطبراني بأب من اسمه عمد والموسان وقم: ١٠٠٠٠) من المرحمة الحرّان المرحمة المرحمة الحرّان المرحمة الحرّان المرحمة المرحمة الحرّان المرحمة المرحمة

ہر رات کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ ریم کل دن کے قیلولہ میں نہ کرتے تھے،صرف رات کوسوتے وقت کرتے تھے، بستر سے مرادخوابگا ہے لہذاا گرحضورانورصلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جنگل میں بھی رات کوسوتے تو بیم ل کر کے سوتے۔ نفیخ اور نفٹ دونوں کے معنے ہیں پھونکنا مگر نفیخ میں تحض سانس نکالنا ہوتا ہے اور نفٹ میں سانس کے ساتھ کچھ لعاب دہن بھی شامل ہوتا ہے۔

يهان فقراء كى ف الى ہے بيے رب تعالى كافر مان : فَإِذَا قَيَّاتُ الْقُلْمَانَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ يَا جِيے إِذَا قُهْتُهُمْ إِلَى الطَّلُوةِ فَالْمُتَعِنْ بِاللهِ يَا جِيے إِذَا قُهْتُهُمْ إِلَى الطَّلُوةِ فَالْمُعُلُوةِ وَمُؤْفِكُمْ لِعِنْ جب يسرّ بِر لِيُتِ اور دم كرنا چاہتے تو ميسورتيں پڑھتے۔ بيمطلب نہيں كه دم تو پہلے كر ليتے اور سورتيں بعد ميں پڑھتے لہذا ہمارا ترجمہ ورست ہے ف كے خلاف نہيں بعض نسخوں ميں ونفث واو سے ہے، تب تو بالكل واضح ہے۔

تا کے قرآن کی برکت کے ساتھ اپنے سانس اور ہاتھ شریف کی برکتیں بھی شامل ہوجا کیں ،اس سے بزرگوں کا دم درود یا مرض کی جگہ ہاتھ رکھ کر یا ہاتھ پھیر کر دم کرنا ٹابت ہوا۔ ·

ہم کوبھی اس پر ممل کرنا چاہیئے اس سے آفات سے حفاظت رہتی ہے۔

لیعنی وہ حدیث مصانیح میں یہاں تھی تکر ہم اسے باب المعراج میں بیان کریں مے کیونکہ وہ اس باب سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔(مِزا ڈائسانچ ،ج موم ے ۵ س)

(1467) وَعَنِ الْبَرَاءِ بُنِ عَازِبٍ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُمُا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا النَّيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَشَّا وَضُونك وَسَلَّمَ: "إِذَا النَّيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَشَّا وَضُونك وَسَلَّمَ: "إِذَا أَلَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَشَّا وَضُونك لِلطَّلُوةِ، ثُمَّ الضَّطَحِعُ عَلَى شِقِكَ الْأَيْتِ، وَقُلَ: لِلطَّلُوةِ، ثُمَّ الضَّلُتُ نَفْسِى إلَيْك، وَوَجَّهْتُ وَجُهِى اللَّهُ مَّ السَّلَمْتُ نَفْسِى إلَيْك، وَوَجَّهْتُ وَجُهِى اللَّهُ مَّ السَّلَمْتُ نَفْسِى إلَيْك، وَوَجَّهْتُ وَجُهِى اللَيْك، وَأَنْجَاتُ طَهْرِي اللهُ الله الله وَالْجَاتُ طَهْرِي الله الله الله الله الله الله وَالْحَاتُ الله وَالله الله وَالله وَله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَله وَالله وَاله وَالله وَله وَالله وَله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله

حضرت براء بن عاذب کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پرلیٹوتو نماز کے وضوحیساوضوکر و پھر دائیں پہلو پرلیٹواورکہوا ہے اللہ میں نے اپنا آپ تیر کے سردکیا اپنا چرہ تیری طرف کردی اینا معاملہ تیر ہے سردکیا اور اپنی پیٹے تیری طرف کردی تیری ذات کی دغمت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے تیری ذات کی دغمت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے تیر ہے سوامیرا ٹہکوئی ٹھکانہ ہے اور نہ ہی کو جائے بناہ میں تیری کتاب پرایمان لایا جوتو نے نازل فرمائی بناہ میں تیری کتاب پرایمان لایا جوتو نے نازل فرمائی اور تیر سے نی پر جوتو نے بھیجا پس آگر (اسے بندہ) اور تیر سے نی پر جوتو نے بھیجا پس آگر (اسے بندہ) کہنا۔ (منعق علیہ)

تخريج حليت (صيح بخارى باب فضل من بات على الوضورج اصده رقم: ١٠٥ صيح مسلم باب ما يقول عند النوم واخذ الهفج ج اص، ١٠٠ رقم: ١٥٠ الإداب للبديقي باب كيف ينامر وما يقول عند النوم اص ١٠٠ رقم: ١٠٠ سان ابن ماجه باب ما يدعو به اذا أوى الى فراشه ج اص ١٠٤٥ وقم: ١٠٠ مسلك امام احد بن حنيل مسلك البراء بن عازب وضى الله عنه حس ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠) شرح حديث الأمت معزت مفتى احمد بإرخان عليد حمة الحنان اس مديث كي تحت لكهة بين:

نفس سے مراد ذات یا جان ہے اور وجہ سے مراد چہرہ یا توجہ یا دل کارخ یا ان دونوں جملوں میں اپنے ظاہر دباطن کی طرف اشارہ ہے بیٹنی الہی میر ایا طن بھی تیرے مطبع ہے کہ اس میں ریاء (شرک) سرشی نہیں اور میرا ظاہر بھی تیرافر ، نبر دار کہ میرا کوئی عضو یا غی نہیں ، غرضکہ میرا اپنا می تیرین ، شب میچھ تیرا ہے سوتے دفت میکل ت اس لیے عرض کیے تا کہ معلوم ہوا کہ میرا سونا بھی تیرے تھم کے ماتحت ہے۔ (لمعات دغیرہ)

لہذا بچھے اندرونی و بیرونی آفات سے بچالے اور میری معاش ومعاد اچھی کرد ہے، رغبت تو تفویض کے لحاظ سے ہے اور بیب الوائت کے اعتبار سے ہے، چونکہ بیداری بیل انسان کچھ ذمددار ہوتا ہے اور بااختیار گرسوجانے پرسب کچھ کھو بیٹھتا ہے اس موقعہ پریدوعا بہت ہی موزوں ہے، نیزسوتے وفت بیخ بہیں ہوتی کہ اب سویر سے کو اٹھوں گا یا تیامت بیں اس لیے یہ کہرسونا بہتر ہے کہ خدایا اب سب کچھ تیرے میرد۔ شعر

سپردم تبو مایه خویش را تو دانی حساب سم ونبش را

یعنی تیرے غضب سے پناہ مرف تیری رحمت کے دامن میں ہی السکتی ہے اور تیری پکڑ سے رہائی صرف تو ہی وے سکتا ہے، تیرے غضب کی آگ کو صرف تیری رحمت ہی کا پانی بجھا سکتا ہے، اگر تو عدل کر سے تو او نیچے او نیچے کا نپ جا کیں اسکتا ہے، اگر تو عدل کر سے تو او نیچے او نیچے کا نپ جا کیں اسکتا ہے، اگر فضل فرمائے تو گنہگاروں کی بھی امید بندھ جائے۔ شعر

عدل كريس تے تفر تفر كنين اچيال شانال والے فضل كريں تو بخشے جاون ميرے بيعيد منه كالے

کتاب سے مرادقر آن شریف ہے اور نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مراومجہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بدالفاظ ہماری تعلیم کے لیے ہیں ورنہ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات یعنی نبوت درسالت وغیرہ کاعلم حضور کے لیے علم حضوری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تولوگوں کے لیے عین ایمان ہیں جیسے اللہ تعالٰی اپنی تو حید وصفات کو جانیا تو ہے گراسے موحد یا مؤمن اس معنے سے نبیس کہ سے تھے ، یونمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خداکے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم خداکے مسلی اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم خداکے قرآن کے مؤمن ہیں نہ کہ اپنی تو وسالت کو جانے تو ہیں گراس جانے کو ایمان نہیں کہا جائے گا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم خداکے قرآن کے مؤمن ہیں نہ کہ اپنی ہیں تہ کہ اپنی ایمان اللہ علیہ وسلم کا ساراقرآن پر ایمان ہے اورقرآنی آیات ہی حضور کی رسالت کی بھی الرسول ہرسالت ہی من حضور کی رسالت کی بھی آیات ہیں حضوران کے مصدات ہیں کی لؤ سے اپنی جو مؤمن ۔ (ازمرقات من زیادة)

یعنی بیدد عائیکلمات مبح تک اس کے ایمان کی گارٹی ہیں، پھرسویرے کو نیار وزنٹی روزی ہے۔

یعنی اگرسوتے وقت تمہارا وضونہ ہوتو اس اہتمام سے وضوکرلوجس اہتمام سے نماز کے لیے کرتے ہوئع مسواک و ادائے سنن ومتحبات ، میکم استحبابی ہے ، پہلے بحوالہ مرقات عرض کیا جاچکا ہے کہ اگر اس وقت تیم بھی کرے جب بھی ان شناءالله بيه بي فائده موگا\_

سیتمام کلام حضرت براء کا ہے جواختصار ابیان فرمایا۔ ظاہر سے کداس وعامیس کتاب سے قرآن شریف اور نبی سے حضورانورصلی اللہ علیہ وسلم مراد بیں اور ممکن ہے کہ کتاب سے تمام آسانی کتب اور نبی سے تمام نبی مراد ہوں کہ مب پرایمان لا ناضروری ہے۔ (اشعہ) نبی یا تونیاء سے بٹا بمعنی خبر، نبی خبر دینے والاکس کی اللہ کی ذات وصفات، معاش ومعاد کی۔ بنی بلندور ہے والا۔ (مرقات)

حضرت الس معلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے جب اپنے بستر کی طرف پناہ لیتے تو کہتے تم م تعریف اللہ کے اللہ کی طرف پناہ لیتے تو کہتے تم م تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا ہاری کفالت فرمائی اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ کتنے ہی ایسے الوگ ہیں جن کو کفایت کرنے والا پناہ دینے وال کوئی شہیں۔ (مسلم)

(1468) وَعَنْ أَنْسِ رَضَى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ إِذَا أَوْى إِلَى فِرَاشِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ إِذَا أَوْى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: "أَنْحَنْهُ لِلْهِ الَّذِي اللهِ الَّذِي الطَّعَبَدَ وَسَقَانًا، وكفَانَا وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلا مُؤْوِى - رَوَاهُ وَآوانًا، فَكُمْ يَتَنُ لا كَافِي لَهُ وَلا مُؤْوِى - رَوَاهُ مُسْلِمُ.

ما يقول اذا أوى الى فراشه جاص١٣٠ رقم: ١٠٦١ من ايوداؤد بأب ما يقال عند النوم واخذ البضاري به مند و مند و مند و البخاري باب ما يقول اذا أوى الى فراشه جاص١٣٠ رقم: ١٢٠١ من ايوداؤد بأب ما يقال عند النوم جهص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٥ مند ترمذي بأب ما جاء في الدعاء اذا أوى الى فراشه جهص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٦ مسئد المام احمل ين حنيل مسئد انس بن مالك جهص ١٠٠٠ رقم: ١٢٠٦ مسئد المام احمد بن حنيل مسئد انس بن مالك جهص ١١٠٠ وقم: ١٢٠٦ مسئد المام الحمد الحتال المام يث من منالك بهم المام مناه و المناه المام المناه المناه

کفایت سے مرادموذی جانوروں،آفتوں، بلاؤں سے محفوظ رکھنا، بچانا، حاجات بوری فرمانا۔ پناہ دینے ہے مراد ہے د ہنے کے لیے گھردینا، مردی گرمی سے بچنے کوبستر وغیرہ عطافر مانا۔

چنانچہ کفار کورب تعالٰی نے نفس ،شیطان کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا ،اب وہ ہرطرح ان کے بس میں ہیں ،ای طرح بعض وہ مس کین ہیں جن کے پاس ندور ہے نہ بستر ،ایمان نفس وشیطان سے امان ہے ،مکان دبستر مصیبتوں ہے امان ہے ،امتد کاشکر ہے کہ اس نے ہم کودونوں امان عطافر ما تھیں۔(یزانی المنائج ،جسس ہ) (1489) وَعَنْ مُلَيْفَةَ رَضِى اللهُ عَدُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَدُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَرُولُهُ وَضَعَ يَلَهُ النَّهُ عَلَيْهِ مَسَلَّمَ خَلِيْهِ ثُمَّ يَعُولُ: وَضَعَ يَلَهُ النَّهُ عَلَيْهِ مَعْمَ خَلِيْهِ ثُمَّ يَعُولُ: وَوَاهُ اللهُ عَلَاهُ وَوَاهُ اللهُ وَاللهُ كَانَ الرَّرُمِنِينُ وَقَالَ: "حَلِينَتْ حَسَنَّ". ورَوَاهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ كَانَ المُنْ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ كَانَ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ كَانَ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ كَانَ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ا

حفرت حذیفہ میں ہے دوایت ہے کہ رسول اللہ کی جب سونے کا ادادہ کرتے تو اپن دایاں ہاتھ اپنے مذاب رخساد کے بیچر کھتے پھر کہتے اے اللہ جھے اپنے عذاب سے بچا جس دان تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔اے تر مذی نے دوایت کیا اور کہا کہ بیاصد یث حسن ہے۔اور ابوداؤد کی دوایت کیا اور کہا کہ بیاصد یث حسن ہے۔اور ابوداؤد کی دوایت جو حضرت حفصہ کی ہے دوایت ہے۔

تخویج حلیت البعد البعد البعد البعاری باب ما یقال عند النوم به مصابه رقم: ۱۳۱۰ سند و مذی باب ما جاء فی البعاء اذا أوی الی فراشه به صابه و قم: ۱۳۲۱ البعد الب

\*\*\*\*

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

17-كِتَابُ النَّعُواتِ

107- بَابُ الْأَمْرِ بِاللَّهَاءُ وَفَضْلِهِ وَبَيَانُ جَمَلِ مِّنَ آدُعِيَةِ مِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وقَالَ رَبُكُمُ ادْعُونِيَ

أَسْتَجِبُ لَكُمُ) (البؤمن: 60)،

الله کے نام سے شروع جو بڑا مہر یا ننہا یت رخم والا ہے و عا و کی کا بیان

دعا کا تھم اوراس کی فضیلت اوررسول الترصلی الترصلی التدعلیدوآلہ وسلم کی ادعید ما تورہ کا بیان التدعلیہ وآلہ وسلم کی ادعید ما تورہ کا بیان التدعلیہ نے ارشا دفر مایا: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھے ہے دعا کروہیں تبول کروں گا۔

تر ح: حضرت صدرالاً فاضل سید نا مولینا محد تیم الدین مراد آبادی علیه رحمة الشدالها دی فتوائن العرفان میں اس کے
تحت لکھتے ہیں: اللہ تعافی بندوں کی دعا میں اپنی رحمت سے قبول فرما تا ہے اور ان کے قبول کے لئے چندشر طیس ہیں ایک
اخلاص دعا میں ، دوسر سے بیہ ہے کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسر سے بید کہ وہ دعا کسی امر ممنوع پر مشتمل نہ ہو، چوستے
بید کہ اللہ تعالی کی رحمت پر لیقین رکھتا ہو، پانچویں بید کہ شکایت نہ کر سے کہ شل نے دعا مائلی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے
دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مرد دنیا ہی
میں اس کو جلد دیدی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس کے گنا ہوں کا گفارہ کردیا جاتا ہے۔
میں اس کو جلد دیدی کی جاتی ہے کہ دعا سے مرادعبادت ہے اور قرآن کریم میں دعا بمعنی عبودت بہت جگہ وارد ہے۔
میٹ شریف میں ہے: اللہ عام گو گؤ العِبَادَةُ (ابودا کو دوتر نہیں) اس تقدیر پر آیت کے متی میہ ہوں گے کہ تم میری عبادت
کر دمیں تہمیں تو اب دول گا۔ (خوائن العرفان)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (أَدُعُوا رَبَّكُمُ تَطَرُّعًا اورالله تعالَى في ارشاوفر ما يا: النِي رب سے رعا وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (أَدُعُوا رَبَّكُمُ تَطَرُّعًا لَا عَراف: 55). كُورُ لَرُّ النَّه اور آسته بِ شَك مدسے برُصنے والے وَخُفَيَةً إِنَّهُ لاَ يُعِبُ الْمُعْتَدِينَ ) (الأعراف: 55).

أست بسندنيس -

شرح: حضرت صدرالاً فاضل سيّد تا موللينا محرفيم الدين مُرادا آبادى عليه رحمة الله الهادى فَوَائ العرفان مين، سك تحت لكهة بين: دعاالله تعالى سي خيرطلب كرنے كو كہتے بين اور بيداخل عبادت به كيونكه دعا كرنے والا الله الله عنه والا الله عنه والله والله عنه والله والله عنه والله و

ر سالہ: اس میں عظماء کا اختلاف ہے کہ عمیا دارت میں اظہار افضل ہے یا اِخفاء ، بعض کہتے ہیں کہ اِخفاء افضل ہے کیونکہ مسئلہ: اس میں عظماء کا اختلاف ہے کہ عمیا دارت میں اظہار افضل ہے یا اِخفاء ، بعض کہتے ہیں کہ اِخفاء افضل ہے کیونکہ وہ ریا ہے بہت دور ہے ، بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس ہے دومروں کور غبت عبادت ہیدا ہوتی ہے۔
تریزی نے کہا کہ اگر آ دمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہوتو اس کے لئے اِخذاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہوا ندیشہ ریا
نہ ہوتو اظہار افضل ہے ۔ بعض حضرات بیفر ماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے ، نما نہ فرض معجد ہی میں بہتر ہے
اور زکو تا کا ظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نقل عبادات میں خواہ وہ نما زمو یاصد قد دغیرہ ان میں اخفاء افضل ہے ۔ دعا میں
صدے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں ہے ایک بیمی ہے کہ بہت بلند آ واز سے چینے ۔ (نزائن العرفان)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد قرمایا: اورائے محبوب جب
تم ہے میرے بندے بجھے پوچیس تو میں نزد یک بوں
دعا قبول کرتا ہوں پکارنے دالے کی جب مجھے

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَإِذَا سَالَكَ عِبَادِئَ عَنَى عَنَى فَإِنَّ سَالَكَ عِبَادِئَ عَنَى فَالَى فَإِنَى فَرَيُبُ أُجِيْبُ دَعُوَةً النَّاعِ إِذَا دَعَانِ) الْآية (البقرة: 186)،

يكارے\_

شرح: حضرت صدرالاً فاضل سيّدُ نا مولينا محرفيم الدين مُرادا بادى عليه رحمة الله الهادى خُوائن العرفان ميل اس ك تحت لكهت بين: اس ميل طالبان حق كى طلب مولى كابيان ہے جنہوں فے عشق اللي پراہنے حوائج كو قربان كرديا وہ اس كے طلبگار بين انہيں قرب ووصال كرم وہ سے شادكام فرما يا شان نزول: ايك جماعت صحابہ نے جذبہ عشق اللي ميں سيدعالم صلى الله عليه والديم سے دريافت كيا كہ مارارب كہاں ہے اس پر توية قرب سے سرفراز كركے بتايا ميا كہ الله تعالى مكان سے پاك ہے جو چيزكس سے مكانى قرب ركھتى ہے وہ اس كے دوروالے سے ضرور بعدركھتى ہے اور الله تعالى سب بندوں سے قريب ہے مكانى كى بيشان نہيں منازل قرب ميں رسائى بندہ كوابئ غفلت دوركرنے سے ميسرا تى ہے۔ووست نزديك ترازمن بمن ست۔ويں عجب تركہ من اذرو حدورم

اور دعاعرض حاجت ہے اور اجابت ہیہ کہ پروردگاراہ نے بندے کی دعا پر کبینگ عَیْدی فرما تا ہے مرادعظا فرما تا ورمری چیز ہے وہ بھی بھی اس کے کرم ہے فی الفور ہوتی ہے بھی بمقتضائے تکست کسی تا فیر ہے بھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے بھی آخرت میں کھی بندے کا فقع دو مری چیز میں ہوتا ہے وہ عطائی جاتی ہے بھی بندہ مجبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے ۔ بھی دعا کرنے واسے میں صدق و اخلاص وغیرہ شرا کیا قبول نہیں ہوتے اس کے اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے۔

مسئلہ: نا جائز امری دغا کرنا جائز نہیں دعائے آ داب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کر ہے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہو کی ترفدی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثناءاور درود شریف پڑھے مجرد عاکرے ۔ ( فزائن العرفان )

اور الله تعالیٰ نے ارش دفر مایا: یا وہ جولا چار کی سنتا

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (آمَّن يُجِينبُ الْمُضْطرَّ إِذَا

دَعَاهُ وَيَكُشِفُ السُّوُ ﴾ (النبل: 62).

(1470) وَعَنِ النَّعْمَانِ بِنِ بَشِيْرِ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "النَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ". رَوَاهُ اَبُوْ دَاوْدَ وَالرِّرْمِلِئُ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنُ صَعِيْتُ ".

تخريج حليث (سان ابوداؤد باب المعاد ج صافة رقم: ۱۳۸۱ سان ترمذي باب ومن سورة المؤمن جدص مردر في المدورة المؤمن جدص مردر في المدورة المؤمن جدص مردر في المدورة المؤمن جدص مردر المدورة المدورة المؤمن المدورة ال

شرح حديث: حكيم الأمّن حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان ال مديث كي تحت لكهة بن:

(دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب جھے پکارے) ہے آیت شہادت کے طور پر پیش فر مائی کہ جیسے رب اتولی سنے نماز روزے کا تھم دیا ہے ۔ اوراس پر قبولیت کا دعدہ فر مایا ہے۔ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ قبولیت دعا کی تین صورتیں ہیں، مدمی پورا کر دینا کوئی آفت ٹال ویٹا، ورجات بڑا ویٹا، وغیرہ اس کے بعد رب تعای فرمارہا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکُیْرُدُنَ عَنْ عِبَا دَیْ ۔ دعا کے بعد عبادت کا ذکر فرمانے ہے معلوم ہوا کہ دعا عبوت ہے۔ خیال دے کہ دعا مائگا اکثر مستحب ہے واجب نہیں لہذا آیت کی بید وعید اس کے لیے ہے جو تکبر سے دعا نہ مائگے کہ بیتو کفر ہے۔ دامعات ) (مزا ڈالنائج، جسم ۲۵۰۵)

(1471) وَعَنْ عَأَئِشَةً رَضِىَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالَيْهِ يَسْتَحِبُ الْجَوَامِعَ مِنَ النَّعَامُ وَيَدَعُ مَا سِوْى

حضرت عائشہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعا تیں پہند فر ماتے اور ویگر و یاؤں کو ترک کر دیے جامع دعا تھے۔ اسے البوداؤد نے جیدا سناد کے ساتھ روایت کی

ذُلِك رَوَالُهُ أَبُوْ ذَاؤُدَ بِأِسْنَادٍ جَيِيرٍ ـ ج-

تخريج حليث (سان ابوداؤد بأب الدعاء جاص، وقم: ۱۳۸۰ جامع الاصول لابن اثير الفصل الثالث في كيفية الدعاء جسم، ۱۹۰ رقم: ۱۲٫۱۰ رقم: ۱۲٫۱۱)

مرح حديث عليم الأمنت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة إلى:

جامع دعا وہ کمبلاتی ہے جس کے الفاظ تھوڑ ہے ہوں،معافی زیادہ جیسے رَبَّنَاۤ آتِنَا نِی الدُّنیک حَسَنَةُ الابیہ۔اور جیسے اللّٰهُمَّ اِنِّیَ اَسْتَلُکُ الْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنیکاوَالْاَنِحَرَةِ ۔ یہاں عمومی حالات مراد جیں یعنی حضورانور صلی اللّٰد ملیہ وسلم عام طور پر جامع دعا نمیں مانگتے ہے،خاص موقعوں پرخاص دعا نمیں بھی مانگی ہیں۔جیسے استسقاء بیں ہارش کی دعا وغیرہ لہذا میں جدیث ان روایات کے خلاف نہیں۔ (بزا ڈالمنانِج،ج سام ۲۰۰۰)

(1472) وَعَنُ أَنِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللَّهُمَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَقِي الْاجْرَةِ حَسَنَةً، وَقِينَا عَلَيْهِ وَلَيْ عَسَنَةً، وَقِينَا عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ وَكُانَ النَّالِ الْمَتَّقَعُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ

حضرت انس کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی اکثر دعا یہ بھلائی اللہ کی اکثر دعا یہ بھلائی عطافر مااور جمیں اگر سے عطافر مااور جمیں آگ کے عظافر مااور جمیں آگ کے عذاب ہے بچا۔ (متنق علیہ) اور حسلم کی روایت میں سے اضافہ ہے۔ حضرت انس جب کوئی دعا کرتے تو بید دعا کرتے اور جب کوئی فاص دعا کرتے تو ان الفہ ظ کواس کوشال فرمالیۃ۔

تخور يج حليت : (صيح مسلم بأب قضل الدعاء جمصه وقم: ١٠١٠ الادب المفود بأب دعوات النبي صلى الله عليه وسلم مص ٢٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ مستن ابي يعلى مسنن البي بن مألك جمص ١٠٠٠ وقم: ١٥٥٥ مسنن امأم احدل بن حنيل مسند الس بن مألك جمس ٢٠٠ وقم: ١٠٠٠ مستن البزار مستن النس بن مألك جمص ١٨٠٠ وقم: ١٢٠١)

م حدیث علیم الأمت حضرت مفتی احمد بارخان علید حمنة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: کرآینم زیکے اندر اور دعا بعد نماز میں اور اس کے علاوہ اکثر حالات میں بید عاما کا کرتے ہتھے۔

بد دعا بہت ہی جا مع ہے جس میں دین وونیا کی ساری نعمتیں مانگی گئی ہیں، رب تعافی نے قر آن کریم میں بھی بیدہ سکھا کراس کے مانگئے والوں کے متعلق فر مایا: اُولِیا کہ اُم نیصیٹ مِنٹا کسکٹوا الاید قر آن شریف میں اس دعا اور استغفار کے بزے فوائد بیان فر مائے ۔ مطلب بیہ ہے کہ اے ہمارے پالنے والے ہم کوموت سے پہلے والی تمام نعمتیں موھ فر ، جیب صحت، روزی ، نیکیوں کی تو فیق ، دین پر استفقامت، حسنِ خاتمہ ، علم عمل وغیرہ اور آخرت کی تم منعمتیں بخش جیسے حساب قبرہ صحت، روزی ، نیکیوں کی تو فیق ، وین پر استفقامت، حسنِ خاتمہ ، علم عمل وغیرہ اور آخرت کی تم منعمتیں بخش جیسے حساب قبرہ حشر میں آسانی و کامیا نی ، اعمال کی قبولیت ، جنت اور وہاں کی تمام نعمتیں اور ہم کو دوز خ سے بالکل بی لے کہ وہاں کا عذاب ہم کو بالکل نہ چھوٹے یہ ند ہو کہ مزایا کر جنت میں جائیں ۔ حضرت شنے نے اشعۃ اللمعات میں فر ، یا کہ اس کے ، نگتے و تت

تمام نیکیوں ونعمتوں کا خیال کرلینا چاہیے۔ بہتر ہیہ کہ ونیا کی نعمت سے کمال مصطفوی اور آخرت کی بھلائی سے جہال مصطفوی مراد لے، یعنی ہم کوونیا میں ان کے کمال کا چھیٹا دے، آخرت ہیں ان کا جمال دکھا کہ ان ہیں سب کچھآگیا۔

اسے ابودا کو درنسائی نے بھی روایت کیا۔ حصن حصین شریف ہیں دَبَّنَا ابْتِنَا ہے اگر اَکْلُھُمْ دَبَّنَا ابْتِنَا ہے تو بہتر ہے کہ اس میں دونوں روایتوں پڑی ہے اور اگر فقط دَبِئنَا ابْتِنَا ہے تو بھی ٹھیک ہے کہ قر آن کریم ہیں یوں ہی ہے۔ (ازمرقات)

اس میں دونوں روایتوں پڑی ہے اور اگر فقط دَبِئنَا ابْتِنَا ہے تو بھی ٹھیک ہے کہ قر آن کریم ہیں یوں ہی ہے۔ (ازمرقات)

(بڑا اُالن جُح ہے ہم ص ۱۰۳)

. (1473) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَرَضِى اللهُ عَنْهُ:

أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ اللهُ عَنْهُ:

إِنِّ النَّالُكِ اللهُ لَي والتَّقَى، وَالْعَفَافَ، والغِلَى ".

والغِلَى ".

تخريج حليث (صيح مسلم باب التعوذ من شرما عمل ومن شرمالم يعمل جمع المرقم المدينج حليث وعده الله على التسبيح بالين جوص١٥٠ رقم: ١٢٨٠ مسلن امام احمد بن حنبل مسند عبدالله بن مسعود جاص١٨٠٠ رقم: ١٦٩٣ مسند ابي يعل مسند عبدالله بن مسعود جاص١٨٠٠ رقم: ١٦٩٣ مسند ابي يعل مسند عبدالله بن مسعود جاص١٨٠٠ رقم: ١٦٩٣ مسند ابي يعل مسند عبدالله بن مسعود

شرح حدیث جلیم الگست حضرت مفتی احمد یا دخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: بدایت سے مرادا بیچھے عقا کد ہیں ،تفویل سے مرادا تیجھا کمال، یا کدامن سے مراد برائیوں سے بچنا ہے اور تونگری سے مراد مخلوق کا محتاج نہ ہونا اللہ دسول کا حاجتمند رہنا ہے اس ہیں دین ود نیا کی تمام بھلائیاں ما نگ کی گئیں۔

(مِرْنَا قِبْ الْمِنَا تِيحِ مِنْ مِي السروو)

حضرت طارق بن اشیم ﷺ سے روایت ہے کہ جب کوئی آ دمی مسلمان ہوتا تواس کو رسول ، بلد ﷺ نماز سکھائے بھراس کو ان کام سکھائے بھراس کو ان کلمات کے ساتھ دی کرنے کا تھم دیے تھے۔ اے اللہ میری بخشش فر ما اور مجھ پررتم فر ، اور مجھے ہدایت دے اور مجھے صحت عطافر ما اور مجھے رزق عطافر ما۔ (مسلم)

اورایک روایت میں حضرت طارق سے یہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ اللہ کا کوفر ماتے ہوئے سند آپ کی بارگاہ میں کوئی آدمی آیا اس نے عرض کیا: یارسول

(1474) وَعَنْ طَارِقِ بُنِ اَشْيَمَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا اَسُلَمَ عَلَّمَهُ التَّبِيُ صَلَّى عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا اَسُلَمَ عَلَّمَهُ التَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّلُوةَ ثُمَّ اَمْرَهُ اَنْ يَّنْهُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّلُوةَ ثُمَّ اَمْرَهُ اَنْ يَنْهُ وَالْمُنْ فَي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّلُوةَ ثُمَّ أَمُ وَالْمُنْ فَي وَالْمُنْ فَالِكُوا وَالْمُنْ فَي فَى وَالْمُنْ فَالْمُ فَالْمُ الْمُنْ فَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ فَالْمُ فَالْمُ فَالْمُ فَالْمُ لَا مُنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْ فَى وَالْمُنْ فَالْمُ لَا فَالْمُ لَا الْمُلُولُونُ فَالْمُ لُولُولُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الل

وَفِيُ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ طَارِقٍ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَالُارَجُلُ فَقَالَ: يَارَسُولُ اللهِ، اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَالُارَجُلُ فَقَالَ: يَارَسُولُ اللهِ، كَيْفَ اَقُولُ جِنْنَ اَسُأَلُ رَبِّيْ؛ قَالَ: "قُلِ: اللَّهُمَّ اغُفِرُ لِيُ. وَازْ حَمْنِيُ، وَعَافِينَ، وازْزُقْنِيْ، فإنَّ هُوُلَاءً مِ تَجْبَعُ لَك دُنْيَاكَ وَاخِرَتَكَ .

تخريج حليث (صبح مسلم بأب فضل التهليل والتسبيح والدعاء جمص ، رقم: ٢٠١٠ رقم: ٢٠١٠ مشكوة المصابيح باب جامع الدعاء الفصل الاول ج مصعور قم: ٢٢٨١)

شرح حدیث جگیم الأمّت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: معلوم ہوا کہ مسلمان ہوتے ہی نماز فرض ہوجاتی ہے، جب تک که قرآن شریف و دیگر ارکان یا و نہ ہوں وہ جماعت سے اواکر تارہے اور بہت جلد خود یا دکرے بہاں نماز سے مراد ترتیب وارنماز کے مسائل ہیں۔

ہدایت سے مراد یا تو ملی ہوئی ہدایت پر قائم رکھنا ہے یا ایمان کی ہدایت کے بعد نیک اعمال کی ہدایت مانگنا ہے، عافیت سے مرادد بنی ودنیاوی امان ہے، رزق سے مراد حلال روزی ہے۔ (مرزا ڈ، لسنانچ ، جسم ص ۱۰۳)

(1475) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ و بُنِ الْعَاصِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُ مَاللَّهُ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ اللهُ مُسَلِّمُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَرِفُ اللهُ مُسَلِّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِي اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

تخريج حليث وصيح مسلم باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء جهصاد رقم: ١٩٢١ مسند عبد بن حميده مسند عبدالله بن عمرو ص ١٩٠٠ رقم: ١٣٠٨ مشكوة المصابيح باب الإيمان بالقدر الفصل الاوّل جاص ٢٠٠ رقم: ١٨١) .

شرح مديث: حكيم الْأَمَّت مضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال مديث كتحت لكصة إلى:

میدعا کفارومؤمن، نیک کاروبدکارسب، کی کے لیئے ہے لینی بدکارول کے ول نیکی کی طرف پھیرد ہے اور نیک کارول کے دل نیکی پر قائم رکھ۔ خیال رہے کہ بید عاور حقیقت دومرول کے لئے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سید المعصو مین ہیں ان سے گناہ ناممکن ہے، ان کے لیئے بدایت رب تعالٰی نے ایسی لازم کردی ہے جیسے سورج کے لیے روشی یا آگ کے لیے گری، اُن کی شان تو بہت بلند ہے۔ ان کے خاص غلامول سے بدایت اور تقوی لازم ہے، رب تعالی صیبہ کرام کے بارے میں فرما تا ہے: وَ اَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ النَّقُولی عصمتِ انبیاء کی بحث ہماری کتاب جاءالی اور عظمت صحابہ کی بحث ہماری کتاب جاءالی اور عظمت صحابہ کی بحث ہماری کتاب امیر معاویہ میں دیکھو۔ (یزا ڈالنا جج، جاسے ۸)

(1476) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلاَءَ وَدَرَكِ الشُّقَاءِ وَسُوْءَ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سُفْيَانُ: اَشُكُ اَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِّهُ مِ

الله ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے پناہ مانگو' مصیبت کی مشقت سے اور بدبختی کی پکڑ سے اور برے فیصلہ ہے اور دشمنول کے خوش ہونے سے۔ (منق علیہ)اور ایک روایت میں ہے کہ سفیان رادی کہتے ہیں مجھے تنک ہے كميس في ال يس كى ايك كالضافه كرديا ہے۔

تخويج حليث (صيح بخاري بأب من تعوذ بالله من درك الشقاء وسوء القضاء بجمس١١١٠ رقم: ١١١٦ صيح مسدم باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيرة جمصا، رقم: ١٥٠١مسند أبي يعلى مسندابي هريرة رضي الله عنه، ج١١ص١٠٠ رقم ١٩٦٢ سان النسائي الكورى بأب الاستعادة من درك الشقاء جس ١٥٠٠ رقم: ١٩٢٨ صيح ابن حبأن بأب الادعية جس ١٩٠٠ رقم

شرح حديث: حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال حديث كيَّجت لكهة بين: آ فتول کی مشقت سے مرادوہ دنیاوی یادینی مصیبتیں ہیں جن کے دفع پرانسان قا در ندہوحصرت عبداللہ ابن عمر فر ماتے ہیں کہ کثر ت عیال وقلت مال جہد بلا ہے کہ اس سے انسان بھی کفر میں جتلا ہوجا تا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کا دالفقہ ان يكون كفرار

دوزخ کے کام کر بیٹھنا ورک شااء ہے اصل بربخی دوزخ کا داخلہ ہے دوزخی عرض کریں سے رَبَّنا عَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقُوتُنَا إور دوزخ میں پہنچانے والے عقیدے یا اعمال اختیار کرلینا شارء بدیختی کا پانا ہے۔اس سے اللہ کی پنوابرے فیصلہ سے مراد ہے کفر پر مرنے کا فیصلہ لیعنی میرے مولا میں دوز خیول کے کا موں سے تیری پناہ مانگیا ہوں اور اس سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں کہ تو میری بدکاریوں کی وجہ ہے میرے دوزخی ہونے کا فیصلہ کردے۔ اِس شرح ہے میداعتراض اٹھا گیا كەفىھىلدالنى توپىلىلى جوچكااب اس سے پناە مائتىنے كے كيامعنى كيونكېريہاں وەفىھىلەم رادنېيں۔

لیعنی مولی مجھے الین دین و دنیاوی مصیبتول میں شہ پھنسا جن سے میرے دشمن خوش ہوں اور مجھ پر طعنے کریں، آوازے کسیں ،اس سے بھی تیری پناہ ،بیدها بہت جامع ہے۔ (بڑا ڈالمنانی ،جسم ۲۰۰۰)

(1477) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اَللَّهُمَّ أَصْلِحُ لِيُ دِيْنِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ آمُرِي، وَآصُلِحُ لِيُ دُنُيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَأَصْلِحُ لِيُ أَخِرَيْ الَّتِي فِيْهَا مَعَادِيْ. وَاجْعَلِ الْحَيْوِةَ زِيَادَةً لِنَّ فِي كُلَّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيَ مِنْ كُلِّ شَرِّ - رَوَاهُ مُسْلِمُ.

النمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہتے ہتھے اے اللہ! میرے دین کی اصلاح کر جومیرے معالمے کی حفاظت کا سبب ہے اور میرے لیے میری دنیا کو سنوارجس میں میری روزی ہے اور میرے لیے میری آخرمت کودرست کرجس میں میرا نوٹما ہے اور میری زندگی كومير ك ليے ہر بھلا كى ميں اضافہ كاسب بنا۔ اور موت كومير ك ليے برشر سے نجات كاذ ربعہ بنا۔ (ملم)

تخریج حلایث: (صیح مسلم یاب التعوذ من شرما ما عمل ومن شرما لیه یعیل جهص ۱۰ رقم: ۱۰۰۰ جامع الاصول لابن اثیر انقسم الثالی ادعیهٔ خیر مؤقته ولا مضافة جهص ۲۲۳۰ رقم: ۲۲۳۰)

شرح حدیث: دین میں دنیا کی آمیزش

حضرت سِیدُ نا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاكرم ایک شخص سے ملے تواس نے آپ سے پوچھا كہ اے ابواس آ پ كاكيا حال ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جواب میں بیا شعار پڑھے:

> قَلَادِيُنُنَايَيْنِى وَلَامَانُرَقِعُ وَجَادَ بِبُنْيَاةُ لِبَا يَتَوَقَّعُ

ئُرَقِّعُ دُنيَانَا بِتَهْزِيْقِ دِيْنِنَا فَطُوْنِي لِعَبْدٍ آثَوَ اللهَ رَبَّهُ

ترجمہ: (۱) این دین کونفصان پہنچا کرہم اپن دنیاستوار تے رہتے ہیں، بیل نہتو ہمارا دین ہاتی رہتا ہے اور شہا دنیاسنورتی ہے۔

(۲) خوشخبری ہے اس بندے کے لئے جس نے اللہ رب العزت عزوجل (کی عبادت) کوتر جیح دی اور اپنی دنیا کے ذریعے آخرت کوسنوارا۔ (بُکُرُ الدُمُؤَرِعه)

حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ جھے رسول اللہ ﷺ نے فر مایا: بیرکہا کروا ہے اللہ! جھے ہدایت دے اور درست فر مااور ایک روایت میں ہے کہا ہے اللہ میں تجھے ہدایت اور در تکی کاسوال کرتا ہول۔ (مسلم) تخريج حدايت المحدم مسلم باب التعود من شرما عمل ومن شرمالد يعبل جمص مرقم: ١٠٠٠ سن ابوداؤد باب ما جاء في خاتم الحديد جمع مده وقر ١٠٢٠ سن النسائي الكوزي بأب النهى عن الخاتم في السبابة جمع دوم وقر ١٠٢٠ مسندان النسائي الكوزي بأب النهى عن الخاتم في السبابة جمع دوم وقر ١٠٢٠ مسندان المراب عن المحدد وقر ١٠٢٠ مسندان المراب عن المحدد وقر ١٠٢٠ مسندان المراب عن ١٠٢٠ وقر ١٠٢٠ مسندان المراب عن مسندان المراب عن مسندان المراب عن مسندان المراب المحدد وقر ١٠٢٠ مسندان المراب المحدد وقر ١٠٢٠ مسندان المراب المحدد وقر ١٠٢٠ وقر ١٠٢ وقر ١٠٢ وقر ١٠٠ وقر

شرح حدیث بطبیم الاَمَّت حضرت ِ منتی احمد یا رخان علیه دحمة الحقان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: دنیا میں انسان سوار کی طرح ہے، مسافر کی سواری کتنی ہی اچھی ہولیکن اگر اے راستہ سیجے نہ لیے یا صبیح راستہ تو لیے گر اس پر سیحے چل نہ سکے ، تو بھی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔اس دعا کا مقصد سے کہ مولٰی مجھے اپنے تک پہنچنے والا راستہ بھی دکھا اور

دکھا کراس پر چلنے کی تو فیق بھی نصیب کر ہے۔

یعنی جب بیدعا ما گلوتو ہدایت سے داہ الہی مرادلوجس پر چلنے سے دب تعالٰی تک پہنچا جا سکے اور در کی وسیدھ کی سے کال در کی اور پڑھا ہیں مرادلو، تیر کی تشبید سے بیدی مراد ہے اس جملہ کی اور شرص بھی کی گئی ہیں تکر بیشرح بہت تو ی ہے۔ (مزاۃ امنا بچی بیجی مراد ہے)

(1479) وَعَن أَنَسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّ اَعُودُ بِك مِن الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُنْنِ، وَالْهَرَمِ، وَالْجُنْنِ، وَالْهُرَمِ، وَالْجُنْنِ، وَاعُودُ بِك والبُخْلِ، وَاعُودُ بِك مِن عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاعْدُ بِك مِن عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاعْدُ وَصَلَح مِنْ عَذَابِ اللهُ يُنِي وَاللهُ : "وَضَلَح اللهَانُيْنِ، وَعَلَيْهُ الرِّجَالِ". رَوَالاً مُسُلِمٌ.

حضرت الس کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ وعا کرتے ہے: اے اللہ! میں تجھ سے بناہ ما گئا ہوں عاجزی سنتی برولی بڑھا ہے اور بخل سے اور عاجزی سنتی برولی بڑھا ہے اور بخل سے اور عذاب قبر سے تیری بناہ ما نگرا ہوں اور تیری بناہ میں آت ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اور ایک روایت میں ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اور ایک روایت میں ہے اور قرض کے جڑھ جانے سے اور آ دمیوں کی زبردی سے سے اور آ دمیوں کی زبردی

تخويج حليث (صيح مسلم بأب التعوذ من العجز والكسل وغيرة جمص ده رقم: ١٥٠٥ الادب المفرد للمغارى باب دعوات النبى صلى الله عليه وسلم وصيح مسلم وقم: ١٥٠٥ من الرفيد و الكسل وغيرة جمع ١٥٠٥ وقم: ١٥٠٥ سان النسائي الكبرى وعوات النبى صلى الله عليه وسلم وصيح وقم: ١٥٠٠ من الكبرى بأب الاستعادة من العجز وجمع وقم: ١٩٠٠ وقم: ١٩٠٠ مسلم احمال مسلم السيم مالك رضى الله عنه وجمع ١١٠ وقم: ١٢٠١٠)

مشرح حدیث بیشیم الگیّت مطرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
ان الفاظ کی شرح اور رئے خم کا فرق پہلے باب میں عرض کیا گیا۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ قرض کی فکرعقل خراب کردیتی
ہے۔ حدیث شریف میں اکٹین شکیٹ الدیّت قرض دین کا عیب ہے۔ (مرقات) لوگوں سے مراد ظالم یا قرض خواہ ہیں۔ یہ
دعا بھی بہت جامع ہے کہ اس میں خارجی داخلی مصیبتوں اور جسمانی روحانی اذیتوں سے بناہ ما نگ لی گئی ہے۔
دعا بھی بہت جامع ہے کہ اس میں خارجی داخلی مصیبتوں اور جسمانی روحانی اذیتوں سے بناہ ما نگ لی گئی ہے۔
اس حدیث کو ابودا دَر ، تر ذری ، نسائی نے بھی روایت کیا ، حصن حصین شریف میں میہ حدیث صرف بخاری کی قرار

دى ـ والله اعلم! (مِرْاةُ المناجِي، جهم ١٥٥)

(1480) وَعَنُ آئِي بَكْرِ فِ الصِّلِيْقِ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ ال

وَفِي رِوَايَةٍ: ﴿وَفِي بَيْنِيْ وَرُوِي: ﴿ طُلُمًا كَثِيْرًا وَرُوِي: ﴿ طُلُمًا كَثِيْرًا وَرُوِيْ: ﴿ كَبِيْرًا بِالشَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْبَاءِ

حضرت ابو برصدیق ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے مرض کیا: (یارسول اللہ!) مجھے کوئی دی سکھا کی جو میں ایٹی ٹمازیس کیا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: یہ کہا کرو! اللہ! میں ایک ٹمازیس کیا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: یہ کہا کرو! اے اللہ! میں نے ایک جان پر ظلم کیا ہے۔ بہت زیادہ ظلم اور تیرے بغیر گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ بس تو میرے لیے اینے پاک سے خاص مغفرت فرمااور مجھ پر میرے لیے اینے پاک سے خاص مغفرت فرمااور مجھ پر میرے فرمایقینا تو بی بخشنے والا مہریان ہے۔ (منفق علیہ) رحم فرمایقینا تو بی بخشنے والا مہریان ہے۔ (منفق علیہ) ایک روایت میں ہے و فی بیتی بھی ہے' (معنی یہ ہو کا کہ اپنی نماز اور اینے گھر میں دعا مانگو' اور ظلماً

تخريج حليث وصيح بخارى بأب الدعاء قبل السلام باصده وقم به مسلم بأب استحباب خفض الصوت باللكر به مسلم عنه من الدعاء جاص١٥٠ وقم الصوت باللكر به مسلم عنه من الدعاء جاص١٥٠ وقم الصوت باللكر به مسلم الدعاء جاص١٥٠ وقم الله عنه سنن ابن ماجه بأب دعاء رسول الله و به الاسمال المراه و مسلم المام اجدين حنيل مسند ابي بكر الصديق رضى الله عنه براص، وقم ٢٨٠)

شرح حدیث: حکیم الاً مَّت حفرت مفتی احمد یارخان علید دحمة الحنان اس حدیث کے تحت کیمنے ہیں: یعنی نماز کے آخر میں التحیات و درودوں سے فارغ ہوکر کیونکہ اس کے علاوہ نماز میں اورکوئی وقت دعا کانہیں۔ظاہر ہی

ہے کہ نماز سے نفل نماز مراد ہے اگر فرائض میں بھی بھی بھی بید عاصی ماتے تو بہتر ہے۔

صدیق اکبرے بیالفاظ کہلوانا یا آوم علیہ السلام کا کہنا ڈبئنا فلکنٹا آنفیسٹا یا یوس علیہ السلام کا عرض کرنا ایق محمدی میں الظلیمیٹن انتہائی درجہ کا انکسارٹفس ہے۔ یہاں ظلم کے وہ معنی کیے جا تھیں جوان کی شان کے لائق ہوں ، کا فر کاظلم کفر ہے ، ہما داظلم گناہ ، اولیا واور انہیا و کاظلم لفزشیں اور خطا تھیں۔ جو شخص ان کلمات کوئن کر ان کی شان میں گئت فی کرے وہ بے دین ہے ، ہما دافلم گناہ ، اولیا واور انہیا و کاظلم لفزشیں اور خطا تھیں۔ جو شخص ان کلمات کوئن کر ان کی شان میں گئت فی کرے وہ بے دین ہے ، ہما صوفیا و کوفر ماتے ہوئے سنا گیا کہ بھی جھوٹ مجبوبیت کا ذریعہ بن جاتا ہے اور بچ مردودیت کا سبب، شیطان نے بچ کہا تھا کہ خدایا تو نے بچھے گمراہ کیا ، ھادی و مضل رب بی ہے گرائی بچ سے شیطان مارا گیا ، وہ محبوب بندے جو گناہ کے قریب بھی نہ گئے ان کا میر عرض کرنا کہ خدایا ہم بڑے گئے ہیں ہے جھوٹ گرتقر ب کا ذریعہ حضرت صدیق اکبر نے بھی سے تھوٹ گرتقر ب کا ذریعہ حضرت صدیق اکبر نے بھی سناہ کا ارادہ بھی نہیں کیا۔

خیال رہے کہ حقوق العباد بندہ بخشاہے گر گناہ صرف رب ہی بخش سکتا ہے، جہاں انبیائے کرام فرمادیتے ہیں کہ ج تیرے سارے گناہ معاف۔ وہ رب کی طرف سے کہتے ہیں زبان ان کی ہوتی ہے کلام رب کالہذا اس حدیث پرکوئی اعتراض ہیں۔ (بزا ۃ المناجے، ج۲م ۱۲۸)

(1481) وَعَنْ آَنِ مُوْسَى رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ كَانَ يَلُّعُوْ بِهِلَا النَّعَاء: "اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِى خَطِينَتَى وَجَهَلِى، وَإِسْرَافِى اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِى خَطِينَتَى وَجَهَلِى، وَإِسْرَافِى اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِى أَمْرِى، وَمَا انْتَ اعْلَمُ بِهِ مِنْى، اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِى فِي اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِى جَدِيى وَهَزُلِى، وَمَا انْتَ اعْلَمُ بِهِ مِنْى، اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِى جَدِيى وَهَزُلِى، وَمَا انْتَ اعْلَمْ وَعَمْدِى، وَكُلُّ ذُلِكَ عِنْدِى، اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِى اللهُمَّ اغْفِرُ لِى مَا قَلَمْ تُومَا اخْرَتُ، وَمَا اسْرَرْتُ

حفرت ابومول کی سے روایت ہے رسول اللہ کے ان الفاظ کے ساتھ دعا کیا کرتے ہے: اے اللہ اللہ الفاظ کے ساتھ دعا کیا کرتے ہے: اے اللہ! میرے غلطیاں اور میری جہالت ادر میر سے معاملات میں میراحد سے بڑھن اور جہالت ادر میر سے معاملات میں میراحد سے بڑھن اور جس کوتو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔اے اللہ میرے لیے معافل اور جان معاف فرما میری سنجیدہ یا مزاحی غلطی اور خطا اور جان

وَمَا آغُلَنْتُ، وَمَا آنْتَ آغُلَمُ بِهِ مِنِيْ، آنْتَ الْمُقَلِّمُ، وَآنْتَ الْمُؤَيِّرُ، وَآنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَلِيْرُ مُتَّفَقً عَلَيْهِ.

یو جھ کر کیا ہوا اور بیہ سب میرے پال ہے۔ اے انتہ میرے بیال ہے۔ اے انتہ میرے لیے کیا اور جو بیجے کے میرے کیا اور جو بیجے کے اور جو بیجے کے اور جو بیل نے ایک کیا اور جو بیجے کے اور جو بیل اور جس کو تو جھے ایا اور جو ظاہر کمیا اور جس کو تو جھے نہ اور جو بی ایکے کرنے والا ہے۔ تو ہی بیجے زیادہ جانیا ہے۔ تو ہی بیجے ہٹانے والا ہے۔ تو ہی بیجے ہٹانے والا ہے اور تو ہم چیز پر تدرت والا ہے۔

(متغلق عليه)

تخريج حدايت وما اخرت جدص المرى النبى صلى الله عليه وسلم اللهم اغفرى ما قدمت وما اخرت جدص المررم.
۱۳۱۸ صحيح مسلم الب التعوذ من شرما عمل ومن شرمالم يعمل جدص الرقم: ١٥٠١ صفيح ابن حبان باب الادعية جاس المراه المراه

شرح حديث بحكيم المُ مَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه وحمة الحنّان ال حديث ك تحت لكهة بن:

(ہرکام میں حدسے بڑھ جانے کو بخش دے) خطا سے مراد مطلقا گناہ ایں اور جہل سے مرادان چیزوں سے ناوا تغیت جن سے واقف سے مراد اللہ ہیں جودین احکام سے ناوا تغیت کی وجہ سے مرز دہوجا کیں۔امراف سے مراد مطلقا زیادتی ہے بین بندگی کی حدود توڑوینا،امراف خطاء سے زیادہ عام ہے۔

(اسے بخش دے) لیعنی میر ہے سارے وہ گنا جو جھے یا دہمی ندرہے یا وہ گناہ جنہیں میں نیک سمجھ کر ہیٹھا مگر واقع میں وہ گناہ تھے وہ بھی بخش دے۔

(برے ارادے جومیرے پاس ہیں) یعنی میرے مارے وہ گناہ جواہی تک بخشے نہ گئے بلکہ میرے پاس یعنی میرے نامہ انگال میں موجود ہیں وہ بخش دے دنیال رہے کہ میرے ارادے بھی گناہ ہیں، ہورے نویولت جو فیر اختیاری طور پرول میں آ جا کمیں وہ معاف ہیں لہذااس حدیث پر میاعتراض نہیں کہ جب میرے ارادے گناہ بی نیس توان سے معافی ما تکھے کے کیامعنے۔

(جوحچے کرکیے) بعنی پرانے اور نے گناہ یوں على على ميد اور خفيد گناہ بخش وے ،عدانيہ خفيد سے زيادہ برے إلى کي على ميد گناه کا اظہار مجی تو گناہ ہے۔

(اور جوتو مجھ سے زیادہ جانتاہے) میر سے دہ گناہ بھی پخش دے جومیر سے خیال ہیں توسعمول وصغیرہ ہیں گرتیر ہے مم میں بڑے ہیں اور کبیرہ ہیں۔ خیال رہے کہ گناہ صغیرہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ بن جا تا ہے، رب تعالی فر ما تا ہے : وَكَمْ يُهِمَّاوُا عَلَىٰ مَمَا فَعَلَٰوُا اور بھی بندے کے منہ سے ایک معمولی کا بات نگل جاتی ہے جسے بندہ محسوں بھی نہیں کرتا مگر رب تعالی کے نزد کی بندہ اس سے دوز خی بن جا تا ہے۔ اس فتم کی تمام دعا تیں ہماری تعلیم کے لیے ہیں ورنہ مصرات تبیاء بعد نبوت توہر عناه صغیرہ یا کبیرہ سے معصوم بیل اور بیل نبوت گناہ کبیرہ سے اور ان صغیرہ گناہوں سے معصوم بیں جونفرت کا باعث ہوں اور ہمارے حضور سلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبوت سے پہلے یا بعد بھی کسی گناہ کا ارادہ بھی نہ کیا چہ جا نیکے عن دکرنا۔ اس عظمت انبیا ، ک نفیس حقیق ہماری کتاب حمر کبریا برمنکرین عصمت انبیاء میں ملاحظہ سیجتے اور یہاں مرقات نے بھی اس پر بچے بحث کی ہے تفسیرات احمد میداور شرح فقدا کبر میں اس مسئلہ پر کھمل بحث کی۔

بینی توجے چاہتو فیق خیر دے کرا گے بڑھادے کہاں کے درجے بلند کر دے ادر جسے چاہتو فیق نددے، جس سے وہ اپنی برعملیوں کے باعث دوز ن میں پہنچ جائے لہذااس پر بیاعتراض بیں کہ جب رب تعالی نے ہمیں بیجھے کر دیا تو ہمارا کیا قصور ہے کیونکہ ہمارا پیچھے ہٹ جانا اپنی بڑملی ہے ہے۔

بيحديث البودا و و، تزمذي اورنساني نے بھي مختلف طريقوں سے قل فرماني ۔ (بزا ۽ المناجي، جسم ٩٨)

حضرت عائشہ علی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک دعا میں نید کہا کرتے ہے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ ما تکتا ہول ایٹ اس ممل کے شرہے جو میں نے کیا اور جو میں نے کیا ہوں ا

(1482) وَعَنْ عَأْلِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَايُهِ: النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَايُهِ: "اللَّهُ مَّ إِنِّي أَعُودُ بِك مِنْ ثَيْرٍ مَا عَمِلُتُ وَمِنْ ثَيْرٍ مَا عَمِلُتُ وَمِنْ ثَيْرٍ مَا لَمُ أَعُلُتُ وَمِنْ ثَيْرٍ مَا لَمُ أَعْمَلُ". رَوَّالُا مُسُلِمٌ.

تخريج حديدة المعيح مسلم بأب التعوذ من شرما عمل ومن شرما لم يعمل جمعى، رقم: ١٠٠٠ سان ابوداؤد بأب في الاستعاذة جاص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ مسئد امام اجدابي حديل الاستعاذة جاص ١٠٠٠ رقم: ١٠٢٠ مسئد امام اجدابي حديل حديد السيدة عائشه رضي الله عنها جمعه وقم: ١٠٢٠ مسئد امام ١٠٠٠ من حديد السيدة عائشه رضي الله عنها جمعه ١٠٠٠ ومنده ١٠٠٠ مند النهاي شيبة كتاب الربعاء جمعه المداد وقم: ١٠١٠ ومندار الم

شرح حديث ذا مام شافعي عليه رحمة اللدالكافي كي دُعا

یا رَبُ العَلَمْ مَن عُرُ وَجُن ا مِن تیری پا کیزگی کے نوروغلمت اور تیرے جلال کی برکت کی پناہ ما گلا ہوں ہر آفت و مصیبت اور شریح بن وانس کے پیش آنے ہے، سوائے اس کے جو فیر لائے۔اے اللہ عُرَّ وَجُلُ ا تو ہی میری پناہ گاہ اور جائے قرار ہے الہٰذا ہیں تجھی سے بناہ طلب کرتا ہوں۔اے وہ ذات جس کے آگے بڑے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جبک جاتی ہیں اور بڑے بڑے برکشوں کی گردنیں تم ہوجاتی ہیں۔ یا اللی عُرَّ وَجُلُ ا بیل تیرے سامنے رسوا ہونے ، عیبوں کا پردہ چاک ہونے ، تیری یا دبھول جانے اور تیرے شکر سے مُنہ موڑنے سے تیرے جلال وکرم کی پناہ میں آتا ہوں۔ میرے دن وات ، تیری یا دبھول جانے اور تیرے شکر سے مُنہ موڑنے سے تیرے جلال وکرم کی پناہ میں آتا ہوں۔ میرے دن دات ، آرام وسکون ، اور سفر تیرے حفظ وامان میں ہیں۔ تیری حمد وثناء میرا اوڑ ھنا بچھوٹا ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں ہرعیب سے تیری پاک کرتا ہوں اور تیرے وجہ کریم کی تکریم کرتا ہوں۔اے سب سے بڑھ کر رحم فرانے والے ایم میں مرعیب سے تیری پاک کرتا ہوں اور تیرے وجہ کریم کی تکریم کرتا ہوں۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فران والے ایم میں اور تیرے کھوظ فر مااور بری خفید تد ہیرے کھوظ فرہ ۔ مجھ پر اپنی تھا ظت کے فرمانے والے ایم میں مراز کی ایک عزایت کی تھا تھت میں وافل فرمادے۔ (آئین)

(طبية الاولهاء، الإمام الشافعي، الحديث 13202 /13203 ، 90، 87)

(1483) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُما، قَالَ: كَانَ مِن دَعَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ إِنِّى آعُونُهُ بِكَ مِنَ زُوالِ نِعْمَتِك، وَتَحَوُّلِ يَعْمَتِك، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِك، وَتُحَوِّلِ عَافِيَتِك، وَتُحَوِيع سَغَطِك". وَتَحَوَّلُ عَافِيتِك، وَتَحَوَّلُ عَافِيتِك، وَتَحَوِيع سَغَطِك". وَتُحَوِّلُ عَافِيتِك، وَتُحَوِيع سَغَطِك". وَتَحَوَّلُ عَافِيتِك، وَتَحَوِيع سَغَطِك". وَتَعَوَّلُ عَافِيتِك، وَتُحَوِيع سَغَطِك". وَتَعَوَّلُ عَافِيتِك، وَتَحَوِيع سَغَطِك". وَتُحَوِيع سَغَطِك ".

حفرت ابن عمر مل سے روایت ہے کہ بدر ہوا اللہ اللہ کی دعاہے: اے اللہ! میں تیری بناہ چبت بول تیری نعمت کے ذائل ہوجانے سے اور تیری عافیت کے پھرنے سے اور تیری اچا نک گرفت سے اور تیری تمام تاراضگیول سے ۔ (مسلم)

تخريج حليف وصيح مسلم بأب كثر اهل الجنة الفقراء واكثر اهل النار النساء جمسه رقم: ١٢٠ الادب البغرد للبخارى بأب دعوات النبى صلى الله عليه وسلم وسلم وسلم والتهيل البخارى بأب دعوات النبى صلى الله عليه وسلم وسلم وسلم الله عليه وسلم والتهيل والتهيل البخارى بأب الاستعادة من زوال النعية. عص الاستعادة من زوال النعية.

مشرح حدیث بحکیم الگامت مصرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الونان اس حدیث کے تحت کیسے ہیں: زوال وانقلاب میں فرق سے ہے کہ فعت کا جھن جانا زوال ہے اور نعمت کے عوض نغمت ومصیبت آ جانا انقلاب بغرت سے مراد اسلام ، ایمان ، تندرتی ، غنا وغیرہ تمام و بنی و دنیاوی نعتیں ہیں ، اللہ تعالٰی دے کرنہ لے وہ تونہیں چھینتا ہم اپنی برعملیوں سے زائل کردیتے ہیں اِن اللہ لایئے تیوّم میا یہ قور عَتیٰ یُنوَیْدُوْ اصّابِ اَنْفُسِیدہ م

لينى خدايا جميس اليسكامول سے بجاجو تيرى ناراضى كاباعث بيں ۔ (يراؤ، الناج،ج،ج،م٥)

(1484) وَعَنْ زَيُنِ بُنِ اَرْقُمْ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "اللهُمَّ إِنِّ اعُوْدُ بِكَ مِنَ الْعَجْدِ وَالْكَسَلِ، يَقُولُ: "اللهُمَّ الِّي اعُودُ بِكَ مِنَ الْعَجْدِ وَالْكَسَلِ، وَالبُخْلِ وَالْهُمُّ الِّي الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ الِي الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ الْتِ نَفْسِى وَالبُخْلِ وَالْهُرَمِ، وَعَبْابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ الْتِ نَفْسِى وَالبُخْلِ وَالْهُرَمِ، وَعَبْابِ الْقَبْرِ، اللهُمَّ الْتَي وَلِيُّهَا وَالبُخْلِ وَالْهُمُ الْتَي وَلِيمُ اللهُ وَمَنْ عَلْمِ لَا تَشْبَعُ ، وَمِن وَمِن قَلْسِ لَا تَشْبَعُ ، وَمِن وَمِن قَلْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَمِن دَعُوةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا " ـ رَوَاقُومُ اللهُ اللهُ اللهُ مَا اللهُ الله

م تخور کے حاربیت: (صبح مسلم باب التعوذ من شرماعل ومن شرمالد یعبل جمص مرقم: ۱۰۰۰ الاحاد والمثانی حدید زیر بن ارقم رضی الله عنه ، جسم ۱۳۰۰ رقم: ۱۲۰۰ المعجم الکبیر للطبرانی من اسمه زیر بن ارقم جمص ۲۰۰ رقم: ۱۰۰ دسال النسک الکبری باب الاستعافلامن دعوات لا یستجاب لها جسم ۱۳۰۰ رقم: ۱۳۲۸ مسئل امام احمد بن حدید حدید ریس درقم برضی الله عنه جسم ۱۳۰۱ رقم: ۱۳۲۸ مید ریس درقم

شرح حديث عليم الأمّن حفرت مفتى احمه بإرخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بن:

عاجزی سے مرادعبادات نہ کرسکنا ہے جیسے روزہ ،نماز ، جج ، جہاد وغیرہ اور سستی سے مراد ہے کہ قادر ہونے کے باوجود نہ کرنا ، کنجوی سے حقوق مالیہ ادا نہ کرنا ہیں خواہ حقوق اللہ ہوں جیسے زکوۃ ،قربانی اور حج وغیرہ یا حقوق العباد جیسے بیوی بچوں ، والدین ،عزیز ول کے نان ونفقات نہ دینا۔ بڑھا ہے سے مراد وہ بے عقلی اور مث کٹ جانا ہے جوزیا دتی عمر کے سبب ہوجاتی ہے۔

کہ تو بچھے دنیا میں عذاب قبر والے اعمال سے بچا ہے اور بعد موت خوداس عذاب سے محفوظ رکھ۔ خیال رہے کہ عذاب قبر کفارکو دائمی ہوجاتی ہے اس لیے عذاب قبر کفارکو دائمی ہوجاتی ہوجاتی ہے اس لیے عذاب قبر کفارکو دائمی کا ذکرنہ کیا۔ یہاں عذاب فرما یا تنگی کا ذکرنہ کیا۔

عربی میں ظاہری پاکی کوطہارت اور باطنی پاکی کونزکیہ کہتے ہیں اسی لئے فد ہوج جانور کومزگی کہتے ہیں، رب تعالی فرما تا ہے: فَالَّهَمَةَ الْحَجُودَةَ وَ تَقُولَهَا۔ فرما تا ہے: فَالَهَمَةَ الْحَجُودَة وَ تَقُولَهَا۔ فرما تا ہے: فَالَهَمَةَ الْحَجُودَة وَ تَقُولَهَا۔ خیال رہے کہ کسب طہارت بندے کا کام ہے اورخلق طہارت رب کا کرم جیسے نے بودینا بندے کا کام ہے پیدوار رب کا کو میں نابندے کا کام ہے پیدوار رب کا کو میں کا نصل یعنے ہمارے کسب سے تیراکرم افضل واکمل ہے۔

لینی میرے نفس کو غنوئی و سے کیونکہ تواس کا ولی ہے اور اسے پاک کردے کیونکہ تواس کا وارث ہے، دونعتوں کے لیے دوصفت الہید کا ذکر جوا۔

غیرنا فع علم سے مراد باتو دنیاوی علوم ہیں جن سے دین میں کوئی نفع نہ ہو جیسے سائنس، ریاضی ، منطق ، فلسفہ جن سے دین کی خدمت نہ لی جائے یا وہ علم دین ہیں جو دنیا طلبی کے لیے سیکھے جائمیں یا جن پر عالم خود ممن نہ کرے دومروں کوسکھائے نہیں یا اس سے نقصان و وعلوم مراد ہیں جیسے جادو وغیرہ کے علوم جن سے فساد کچیلا یا جائے۔

جس دل میں اللہ کے ذکر سے جین ،عذاب کے ذکر سے خوف ، جنت کے ذکر سے شوق ، جنن میں اللہ کے ذکر سے شوق ، حضور علیہ السلام کے ذکر سے وجدان نہ پیدا ہو وہ سخت ہے اللہ اس سے بچائے اور جس نفس میں قناعت وسیری نہ ہوں ایسے حریص نفس سے خدا کی بناہ ۔ خیال رہے کہ تین فعمتیں کسی کو ملتی ہیں: کفایت ، قناعت ، دیاضت جسے یہ تین نعمتیں ال گئیں وہ بادش ہوں سے بناہ وخوش نصیب ہے ، اس جملہ میں تعیوں فعمتیں ما نگ کی ہیں ۔ (مِرَا وَالمناجِح ، ج م م ع ع)

(1485) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اللَّهُ مَّ لَكَ اسْلَمْتُ، وَبِكَ امْنَتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنْبُتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَى خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ.

حضرت ابن عباس کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی کہا کرتے ہے۔ اے اللہ میں تیرے لیے اسلام لایا اور تیم براعتاد کی اسلام لایا اور تیم براعتاد کی اور تیم کے طرف رجوع کیا اور تیم کی مددسے میں نے جھگڑا

فَاغُفِرُ لِيُمَا قَلَّمُتُ، وَمَا أَخُرُتُ، وَمَا أَسُرَرُتُ، وَمَا أَسُرَرُتُ، وَمَا أَعُلَنُتُ الْمُؤَخِّرُ، لاَ إِلَّهَ إِلاَّ الْمُؤَخِّرُ، لاَ عُضُ الرُّواةِ: "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلاَّ إِلَّا لَا مُؤَلِّ وَلَا حُولً وَلَا قُوَّةً إِلاَّ إِللَّهُ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَلَا عَوْلًا عَوْلًا عَوْلًا عَوْلًا وَلا عَوْلًا وَلا عَوْلًا وَلا قُوَّةً إِلاَّ إِللَّهُ مُتَّفِقًى عَلَيْهِ وَلا عَوْلًا عَوْلًا عَوْلًا عَلَيْهِ وَلا عَلْمُ اللهِ مُتَّفِقًى عَلَيْهِ وَلا عَوْلًا عَلَيْهِ وَلا عَلَيْهِ وَلا عَوْلًا عَلَيْهِ وَلا عَوْلًا عَلَيْهِ وَلا عَوْلًا عَلَيْهِ وَلا عَلَيْهِ وَلا عَوْلًا عَلَيْهِ وَاللَّهُ مُثَلِّقًا عَلَيْهِ وَلَا عَوْلًا عَلَيْهِ وَاللَّهُ مُتَّافِّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهُ مَا لَا مُنْ اللَّهُ مُتَافِّقًا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَمُنْ اللَّهُ مُتَنْفًا عَلَيْهِ إِلَّا اللّٰهُ وَمُتَّافِقًا عَلَيْهِ وَاللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُلْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ مُنْ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ ا

کیا اور تیری طرف فیصلہ دایا۔ پس تو میرے ہے بخر دے جو میں نے آگے کیا اور جو میں نے بیچھے کیا اور جو میں نے چھیا یا اور جو میں نے ظاہر کی تو ہی آگر کر والا ہے تو ہی چیھے کرنے والا ہے۔ تیرے مواکوئی عہاوت کے لائق نہیں۔ بعض را دیول نے بیزیادہ کیا اور ، گناہ سے پھرنے کی طاقت ہے نہ بیکی کرنے کی قوت موا النّد تعالیٰ کے۔ (متنق علیہ)

تخویج حلایث: (صیح بخاری باب التهجد باللیل جوص وقم: ۱۱۲۰ صیح مسلم باب التعوذ من شرماعل ومن خرماله ومن شرماعل ومن غرمالع یعمل جهص ۱۰۰ رقم: ۲۵۰۵ الإداب للبیهقی باب ما یقول اذا ازاد آن ینام واذا استیقظ جوص ۱۰۰ رقم: ۱۲۰۵ سان الدار می باب النجاء عند التهجد جوص ۱۱۰ رقم: ۲۸۱ مسلا امام احمد بن حنبل مسلا عبد الله بن العباس جوص ۱۲۰۸ رقم: ۲۲۱۸) شمرح حدیث عمر میث عمر سوم مفتی احمد یارخان علید وحمد الحتان اس حدیث کرتحت لکھتے ہیں:

حقیقی ووائی بادشاہی ہے تیری عطاسے عارضی و چندروز ہ بادشاہ تیرے بعض بندے ہیں چنانچہ دنیا میں صد ہا ، وشاہ گزرے جن کے نام ونشان ندرہے۔ خیال رہے کہ اللہ تعالٰی نے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوسماری خلق کا دائمی سیطان بنایا گریہ سلطنت عارضی وعطائی ہے رب تعالٰی کی حقیق و ذاتی۔

یعنی ظاہر و باطن میں تیرامطیع ہوں اور تیرے سارے احکام کوحق سمجھتا ہوں ، ایمان وسلام کا فرق کتاب الایمان کے شروع میں بیان ہو چکا۔

صوفیا فرماتے ہیں کہ گناہوں سے باز آ جانا تو ہہ ہےاور غفلت سے باز آ کر بیدار ہوجانا انابت ،شریعت والوں کا توکل میہ ہے کہ اسباب پرمل اور "مُسَیّب الْاَمْسَیَابُ پرنظر طریقت والوں کا توکل یہ ہے اسباب کی آڑکو پھوڑ وینا اور یارتک پہنچ حانا۔

یعنی تیرے لیئے میراجہاد ہے اور جہاد میں تیری مدد پر نظر ہے میرااور کفار کا فیصلہ تو فر ما کرمیر ایچے اور ان کا جھوٹ فاہر فر مادے۔

نہایت جامع استغفار ہے جس میں ہرتنم کی غلطیوں گناہوں کا ذکر آئٹگیا، بیسب پچھ ہماری تعلیم کے لیئے ہے در نہ حضور صلی ابتد علیہ وسلم تک گناہوں کی رسائی نہیں وہ گناہ کرنیکے لیئے پیدانہیں ہوئے بلکہ گنہ گاروں کی دشکیری کرنے کے لیئے تشریف لائے۔

تونے اپنے نفل دکرم سے جھے درجہ میں سب سے آگے دکھااور زمانہ میں سب بیجوں سے بیچھے یا آخرت میں تونے مجھے سب سے آگے رکھا اور دنیاوی ظہور میں سب سے بیچھے یا تو نے میری امت کو سماری امتوں سے درجوں میں آگے برُ هادیااورد نیوی ظهور میں ستے پیچھے رکھااس کی تغییروہ حدیث ہے تنٹن الابنے مُدُنّ السّابِ تُغُونَ۔( زمرۃ سے)اس جملہ کی اور بہت تغییر یک ہیں۔

اس کے بہلے جملہ میں غیرسے الوہیت کی فی صمنا ہے دوسرے میں صراحاً۔ (مزا ڈالن جے ،ج م ص سس)

حضرت عائشہ کی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے ہے۔ اے اللہ بین اللہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے ہے۔ اے اللہ بین تیری پناہ میں آتا ہول آگ کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے اور غناء اور نقر کے شرسے ۔ اے البوداؤ داور ترفی نے روایت کی اور کہا کہ بیصد یہ شسن ہے۔ اور بیالفاظ البوداؤ دی ہیں۔

(1486) وَعَنْ عَأَيْسَةً رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِى صَلَى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِى صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلُّعُو بِهُولاً النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلُّعُو بِهُولاً النَّالِ، اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَلَى وَالْفَقْرِ". رَوَالُا أَبُو وَعِنْ شَرِّ الْعِلَى وَالْفَقْرِ". رَوَالُا أَبُو وَعِنْ شَرِّ الْعِلَى وَالْفَقْرِ". رَوَالُا أَبُو وَعَنْ شَرِّ الْعِلَى وَالْفَقْرِ". وَعِنْ شَرِّ الْعِلَى وَالْفَقْرِ". رَوَالُا أَبُو وَعَنْ شَرِّ الْعِلَى وَالْفَقْرِ". وَعَنْ صَعِينَحُ وَالْمُرْمِلِيُّ مَعِينَحُ وَقَالَ: "حَدِينَتْ حَسَنْ صَعِينَحُ وَالْمُرْمِلِيُّ وَقَالَ: "حَدِينَتْ حَدَى اللهُ وَالْمُؤْمِلِيُّ وَقَالَ: "حَدِينَتُ حَدَى حَسَنْ صَعِينَحُ وَالْمُؤْمِلِيُّ وَقَالَ: "حَدِينَتْ حَدَى اللهُ الْفَظُ آبِى دَاوْدَ وَالوِّرُمِلِيُّ فَي وَقَالَ: "حَدِينَتِ اللهُ الْفُظُ آبِى دَاوْدَ وَالوِّرْمِلِيُّ وَقَالَ: "حَدِينَا فَي اللهُ وَالْمُؤْمِلِيْ الْفَظُ آبِى دَاوْدَ وَالوِّرْمِلِيْ الْفَظُ آبِى دَاوْدَ وَالوَّرُولُ وَالْمُؤْمِلُ الْفُطُ آبِى دَاوْدَ وَالْمُؤْمِلُ الْفُطُ آبِى دَاوْدَ وَالْمُؤْمِلُ الْفُطُ آبِى دَاوْدَ وَالْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْفُولُ آلِهُ وَالْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ اللّهُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ اللهُ الْمُؤْمُ اللْمُؤْمُ اللّهُ الْمُؤْمُ اللّهُ الْمُؤْمُ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْمُ اللّهُ الْمُؤْمُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْمُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

تخريج حديث (سان ابوداؤد بأب في الاستعادة جاص٥٠٠ رقم: ١٩٠٥ سان ترمذي بأب ما جاء في عقد التسبيح بأليد جوص٤٠٥ رقم: ١٩٠٥ مسلد أبي يعلى مسلدعاكشه رضى الله عنها ، جوص١١٠ رقم: ١٠٢٩ سان ابن ماجه بأب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عديه وسلم ، جرص١٢٠١ رقم: ٢٨٢٩ سان النساك بأب الاستعادة من وندنة القير ، جمص٢١١ رقم: ٢٠١٥)

شرح حديث عبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة إلى:

کفارا گ میں معذب ہوں گے مؤمن گنبگار معذب نہوں کے بلکہ مؤدب ومہذب ہوں کے لیکے مؤدب ومہذب ہوں کے لیعنی انہیں آگ کے ذریعہ پاک وصاف کر کے جنت کے لائق بنایا جائے گا۔آگ کے فتنہ سے مرادوہ گناہ ہے جوآگ میں جانے کا باعث بنا لہذا کلام میں تکرار نہیں ،آگ کا عذاب اور ہے آگ کا فتنہ کچھاور۔

بیخی خفلت اورسرکشی، گناموں کی طرف میلان، مال وعزت پر پھول جاناغنی کا فتنہ ہے۔ مالداروں پر حسد جمع فلت بقری ففلت اورسرکشی، گناموں کی طرف میلان، مال وعزت پر پھول رہے کہ ندامیری بُری ہے نہ فقیری، دونوں جن بیاب مصطفے است جن بیاب مصطفے است اس میں انتظاف ہے کہ فقیری افضل ہے باامیری موفیاء فرماتے ہیں کہ بعض کے سے فقیری افضل ہے، بعض کے است اس میں اختلاف ہے کہ فقیری افضل ہے باامیری صوفیاء فرماتے ہیں کہ بعض کے سے فقیری افضل ہے، بعض کے لیے امیری، جس کے ذریعہ بار ملے دہ ہی بہتر بعض بیاروں کوکڑوی دوامفید ہوتی ہے بعض کوبیٹی ، بیتمام دع سمی اللہ تعالی تعلیم کے لیے ہیں، اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو ہرفتنہ سے محفوظ فرمایا تھا، آپ کا فقر بھی اکسیرتھ اورغن بھی ۔ صلی اللہ تعالی عدید آلہ داصی بہورا کہ داروں کو اللہ میں اللہ تعالی عدید آلہ داصی بہورا کہ داروں کو اللہ میں اللہ تعالی عدید آلہ داصی بہورا کہ داروں کو اللہ میں اللہ تعالی عدید آلہ داروں کو اللہ میں اللہ تعالی عدید آلہ داروں کو اللہ میں اللہ تعالی عدید آلہ داروں کو اللہ میں کوبیل کے بین اللہ تعالی میں کوبیل کے بین میں کوبیل کوبیل کو برفتنہ سے محفوظ فرمایا تھا، آپ کا فقر بھی اکسیرتھ اورغن بھی ۔ صلی اللہ تعالی عدید آلہ داروں کو کوبیل کے بین میں اللہ تعالی کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کے بین میں کوبیل کوبیل کی کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کے بین میں کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کوبیل کی کوبیل کوبی

خطاؤں کو دوزخ کی آگ قرار دیا اور مغفرت و رحمت کو برف کا پانی ، جوآگ بجھا بھی دے اور اس جگہ کو ٹھنڈ ابھی کر دے بینی مجھے شم تسم کی رحمتوں ومغفرتوں کے ذریعہ دوزخ کے اسباب سے پاک وصاف کر دے۔

(مِرْ اَ وَالْمَنَاجِي مِنْ ١٣٨ ص ٧١)

(1487) وَعَنْ زِيَادَ بْنِ عِلِاقَةً عَنْ عَرِبْ. وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِى اللّهُ عَنْهُ. قَالَ: كَانَ النّبِيُ صَلّى اللّهُ عَنْهُ. قَالَ: كَانَ النّبِيُ صَلّى اللّهُ عَنْهُ. قَالَ: كَانَ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللّهُمُ إِنّى اعْوُدُ بِك صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللّهُمُ إِنّى اعْوُدُ بِك مِنْ مُنْكَرَاتِ الْإِخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَهُواءِ". مِنْ مُنْكَرَاتِ الْإِخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَهُواءِ". وَالْأَعْمَالُ، وَالْأَهُواءِ". رَوَالْ الرِّرْمِيلِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيدُ اللّهُ حَسَنْ".

مخريج حلايث: (سان ترمان باب ادعاء أمرسلية جوهن دور قم المستدرك للعاكم كتاب الهاء والمرابع المرابع الم

مر حدیث الحیات مراد باطنی و اندرونی اعمال بی جوخلاف شرع بول جیسے بدھتیدگی، حدد کیدوفیرواور بسی برسی اخلاق سے مراد باطنی و اندرونی اعمال بی جوخلاف شرع بول جیسے بدھتیدگی، حدد کیدوفیرواور بسی اعمال سے وہ ظاہری اعمال بی جوخلاف شریعت بیں جیسے زنا، جوری، جبوث، فیبت وفیرہ اور بری خواہشول سے مبرائیوں کی طرف ول کا میلان ہے ۔ حویٰ کے لغوی معنی بیں حبت، بری چیز سے بو یا اچھی سے پہلی موئی بری ہود، نی برائیوں کی طرف ول کا میلان ہے ۔ حویٰ کے لغوی معنی بیں حبت، بری چیز سے بو یا اچھی سے پہلی موئی بری ہود، نی انجھی گراس کا اکثر استعمال بری رفیتوں میں بوتا ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے: وَمَنْ الصَّلَ مِتَنِ النَّبِعَ مَلِولَ بِعَنْ مِنْ اللَّهِ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّ

حضرت شكل بن جميد و ايت ب كدين فرض كيا: يارسول الله مجھے كوئى د ناسكھا كي ۔ آپ فرمايا: كجوا اے الله بي تيرى بناه ما تما بول اپنے كان كثر سئ البئ آكھ كي شرس البن ذبان كشر سئ البند دل كي شرسے ادر ابنى شرمياء كئر سے الب البوداؤد اور ترفرى نے روایت كيا اور كبا بي

حدیث حن ہے۔

تخويج حليف (سان ترمذي باب ما جاء في عقد التسبيح باليد جوس وقي استدرك للعاكم كتاب الدعاء والتكبير والتبليل جوس ورقم: عدا سنن ابوداؤد باب في الاستعافة جوس وقم: عدد سنن النسائي الكبرى بأب الاستعافة من شر الذكر المني جوس ورقم: ومد مسند امام احدين حديل حديث شكل من حيد جوس ورقم: منه الاستعافة من من الذكر المني جوس ورقم: ومد من المام احدين حديل حديث شكل من حيد جوس ورقم: منه المناب منه المناب منه المناب ا

یعیٰ وہ وعائیہ کلمات سکما سیئے جن کے ڈر بعہ برائیوں ہے رب تعالٰی کی پناہ لوں ہتعویذ اس کاغذ کے پرزے کو بھی سمتے وں جس میں قرآنی آیت یا دعا نمیں لکھ کرا ہے یا ہی رکھیں کہاس ہے مقصود بھی پناہ لانا ہےاس لفظ کا ، خذیہ صدیث سے ہ

بری چیز، گانے بچانے وغیرہ سنتا کان کا شر ہیں، جھوٹ اور فیبت اور نقصان وہ یا بکا سر باتی کرنا زبان کا شراور دید، کین، برے مقیدے ول کاشر ہے اور زناو اسباب زنا میں جتلا ہونا منی کا شر ہیں ۔ منی سے مرادوہ بی مشہور چیز ہے جس کے فارج ہونے سے مسل واجب ہوتا ہے۔ بعض شار حین نے فرمایا کرئی متنیقا کی جمع ہے بعنی موت یا اُمنیتا کا کی جمع ہے بامنیتا کی جمع ہے بامنیتا کی جمع ہے بیا آمزو و جمنا خدایا بری تشم کی موتوں سے تیری پناہ میا د نیوی کمی امیدوں سے تیری پناہ مر پہلے معنے زیادہ توی ہیں۔ (مرقات، واحد اللمعات) (مزا ڈالمنانج من مولال)

(1489) وَعَنْ النَّهِ عَنْهُ: أَنَّ النَّهِ عَنْهُ: أَنَّ النَّهِ عَنْهُ: أَنَّ النَّهِ عَنْهُ: أَنَّ النَّهِ مَا لَكُودُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّ اعُودُ مِلْمَ كَأَنَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّ اعُودُ لِي النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ يَقُولُ: "اللّهُمَّ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ يَقُولُ: "اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَسَلِّيمُ وَسَلِّيمُ وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنْونِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُنْونِ، وَالْجُنْونِ، وَالْجُنْونِ، وَالْجُنْونِ، وَالْجُنْونِ، وَالْجُنْونِ وَالْجُنْونِ، وَالْجُنْونِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَلَيْهُ وَالْجُنْونِ وَالْجُنْونِ وَالْجُنْونِ وَالْجُنْونِ وَالْمُونِ وَالْجُنْونِ وَالْمُونِ وَالْجُنْونِ وَالْجُنْونِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَالْجُنْونِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَالْجُنْونِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ وَالْوَدَيْلِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ

کے ساتھ روایت کیا۔

تخريج حليب : (سان ابوداؤد باب في الاستعادة جاصه هو رقم: ۱۰۵۱ صعيح ابن حبان بأب الادعية جسم ۱۰۹۰ رقم: ۱۰۱۱ مسئد أبي يعل مسئد انس بن مالك رضى الله عنه ، جهص ۱۰۶۰ رقم: ۱۸۸۰ مسئد امام احمد بن حنبل مسئد انس بن مالك رضى الله عنه ، جهص ۱۱۰ روقم: ۱۲۰۲۱ مصنف ابن ابي شيبة كتأب الدعاء ، جهص ۱۸۰۰ رقم: ۲۹۲۲۹)

مشر حمدیث: طبیع الأشت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان ال جدیث کے تحت لکھتے ہیں:
برص یا توجسم کے سفید داخ ہیں اورجسم ہیں سودا پھیل کرجواعضاء کی اصل صورت بدل و ہے جس ہے بھی انگلیاں جھڑ
جاتی ہیں،جسم پر پھوڑ ہے پھیل جاتے ہیں بیجڈ ام ہے بینی کوڑھا ورعقل کا جاتار ہنا یا بگڑ جانا جنون ہے، چونکہ برص وجذ ام
میں تکلیف بھی ہے اور لوگول کی نفرت بھی جن کی وجہ ہے انسان بہت ک عبادات سے محروم ہوج تا ہے اور عقل بگڑ جانے پر
آدی برے بھلے میں تمیز نہیں کرتا اس لیے ال بیار یوں سے بناہ مانگی۔

جیسے استنقاء ، سل ، دق اور وہ لمبی بیار یاں جن میں انسان صرفیمیں کرسکتا ، لوگوں پر ہوجھ بن جاتا ہے ، لوگ اس سے محموم ہوجاتا کھراکر اس کی موت کی دعا بھی کرنے لگتے ہیں ، بندہ ان کی وجہ سے حقوق الله وحقوق العباد ادا کرنے سے محموم ہوجاتا ہے ۔ الله تعالٰی چیتے ہاتھ یا دَں اٹھا لے آمین نے بیال رہے کہ بید دعا جماری تعلیم کے لیے ہے ورند تمام انبیاء کرام حضور سید الانبیاء یک میں اسلوق والسلام ان امراض سے محفوظ ہیں ۔ بعض لوگ جذام کو متعدی بیاری جمحتے ہیں یعنی اڑ کر مگنے والی ، اس کی تحقیق آن شاء اللہ لاعد ای کی شرح ہیں ہوگ ۔ (مزاۃ استجمع ہوس میں)

(1490) وَعَنَ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللهُمَّرِ إِنِي اَعُودُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَوَاتَّهُ بِنُسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُودُ بِكَ مِنَ الْجِيَائَةِ، فَوَاتَّهُ بِنُسَ الضَّجِيْعُ، وَاعُودُ بِكَ مِنَ الْجِيَائَةِ، فَوَاتَهُ بِنُسَتِ الْبِطَائَةُ". رَوَالُا أَبُو دَاوْدَ بِإِسْنَادٍ صَعِيْح.

حضرت ابوہریرہ میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی کہا کرتے ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ ، نگا ہوں۔ بھول۔ بھوک ہے اور میں ہوں۔ بھوک ہے اور میں خیات ہے تیری پناہ ما نگھا ہوں۔ کیونکہ وہ بری مخفی چیز خیات ہے تیری پناہ ما نگھا ہوں۔ کیونکہ وہ بری مخفی چیز ہے۔ اے ابوداؤر نے اسٹادیج کے ساتھ روایت کیا۔

تخريج حليف: (سان أيوداؤد باب في الاستعافة جاص، ١٥٠٥ قم: ١٥٠٥ سان ابن ماجه باب التعوذ من الجوع جاص، ١٠ رقم: ١٠٠٠ سان البسائي الكوري باب الاحدية، جاص، ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ معنيج ابن حبان بأب الادعية، جاص، ١٠٠٠ رقم: ١٠٠١ مصنف عبدالرزاق بأب الادعية، جاص، ١٠٠٠ (قم: ١٠٠١ مصنف عبدالرزاق بأب الدعية، جاص، ١٠٠٠ (قم: ١٩١٢)

شرح حدیث : بحوک سے وہ بھوک مراو ہے جوعبادات سے روک دے ، خیال پر آگندہ کردے کہ اس سے انسان بہت سے گناہ کر بیٹھتا ہے ، روز ہ کی بھوک تو عبادت ہے۔ خیال رہے کہ بھی زیادتی بھوک بیس حرام حلال ہوجا تاہے ، رب تعانی فرما تاہے : فَهَنِ اصْطَرُ إِنْ مَدْحَمَعَة ۔

(1491) وَعَنْ عَلِيْ رَضِى اللّهُ عَنْهُ: أَنَّ مُكَاتِبًا جَائَهُ فَقَالَ: إِنِّى عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاعِنِيْ، قَالَ: جَائَهُ فَقَالَ: إِنِّى عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاعِنِيْ، قَالَ: اللهِ مَلَى اللهُ مَلَى اللهُ مَلَى اللهُ مَلَى اللهُ مَلَى اللهُ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبُلِ دَيْنًا أَذَاهُ اللهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبُلِ دَيْنًا أَذَاهُ اللهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبُلِ دَيْنًا أَذَاهُ اللهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبُلِ دَيْنًا أَذَاهُ اللهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبُلِ دَيْنًا أَذَاهُ اللهُ عَنْكَ وَمَا لَكُونِي وَعَلَيْكَ عَنْ اللهُ عَنْكَ وَقَالًا اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ سَوَاكَ وَاللّهُ عَنْ اللهُ عَنْ سَوَاكَ وَاللّهُ اللّهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللّهُ عَنْكَ وَاللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْكُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَالًا اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْكُ عَلَالًا اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْكُ عَلَالًا اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّ

حفرت علی هنا ہے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آ یا اور عرض کیا: پیس اپنی مکاتب ک ملام ان کے پاس آ یا اور عرض کیا: پیس اپنی مکاتب ک رقم اوا کرنے سے عاجز ہو گیا ہوں۔ میری مدوفر ما کیں فر مایا کیا بیں تجھ کو جو کلمات نہ سکھا ووں۔ جو رسول اللہ کی نے بھے سکھا نے اگر تجھ پر پہاڑ برابر قرض ہوتو اللہ تعالی اس کو بھی تجھ سے اوا کر دے گا۔ تو پڑھ: اے اللہ تجھے اپنے حلال کے ساتھ حرام سے کفایت فر مااور اللہ جھے اپنے خلال کے ساتھ اپنے سوا سے بے نیاز فر ما۔ جھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا سے بے نیاز فر ما۔ اسے تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن اسے تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن

النعام والتكوير والعهليل جاص ١٩٠٠ رقم: ١٩٠٢ مسلد امام احدين حنيل مسلد على بن ابي طالب جاص١٥٠٠ رقم: ١٠٠٠ مسند الهزار مسلد على بن ابي طِألب ج ص ١١٠ رقم: ١٩٢٥)

شرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

یعنے میرے مولائے کچھ مال پرمیری آزادی موقوف رکھی ہے جسے اداکر کے میں آزاد ہوں ادر میرے پاس وہ مال نہ ہے اور نہاں کے حاصل کرنے پر قدرت ہے، براہ کرم مال یا دعا ہے میری مددفر مائیں۔معلوم ہوا کہ حضرت علی بفضل اللہ العلی مشکل کشا دافع بلا ہیں ،ان ہے مصیبت میں مددلینا شرک نہیں بلکہ سنت بزرگاں ہے۔

ظاہر رہے کہ جناب علی نے وانستہ طور پراس کی مالی مدد نہ کی کہ اس سے اس کا کام تو چل جاتا مگر اسے غنامیسر نہ ہوتا ،آپ نے اسے وہ دعا بتائی جس سے وہ ہمیشہ کے لیےلوگوں سے غنی ہو گیا دتنی حاجت روائی سے سائل کوغنی بنا دینا بہتر

مرنماز کے بعد ایک ہار۔ غالب سے کہ لفظ قل حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سناتھا اور ہوسکتا ہے کہ آپ کا خود اینا قول ہو۔ (مرقات) مشائخ کو ہمیشہ حسب ضرورت اور ادوظیفہ ایجاد کرنے کاحق ہے جسے اطباءکو معجونیں دوائیں ایجاد کرنے کاحق ہے اور منقولہ دعاؤں کی اجازت دینے کابھی اختیار ہے۔

لینی حلال روزی بھی اتنی دیے کہ مجھے حرام کی طرف توجہ نہ ہواور میرے دل میں حرص بھی نہ پیدا ہونے دے تا کہ میں حرام سے بچار ہوں خلاصہ رہے کہ کفایت وہ تناعت دونوں نصیب کر۔

کہ دنیا والوں کے پاس حاجت لے کر مجھے نہ جانا پڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پرواہی توسخت محرومی بلکہ کفر ہے، شیطان نبوت سے بے پرواہ ہوکر مارا کمیا۔

ا سے حاکم نے بھی روایت کیا، بیدعا بہت مجرب ہے نقیر کا اس پڑل ہے اور اس کا بہت فائدہ فقیرز مار ہاہے۔ یعنے مصابح میں وہ حدیث یہاں تھی گر میں نے مناسبت کا کھاظ رکھتے ہوئے اس باب میں ذکر نہ کیا۔ان شاءاللہ اس کی وجہ مناسبت وہاں ہی بیان کی جائے گی۔(مِزاقُ المنائِح،ج مس ۲۷)

(1492) وَعَنْ عَمْرَانَ بْنِ الْخُصَمُّنِ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ ابَاهُ عَنْهُمَا: آنَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ ابَاهُ عَنْهُمَا: آنَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ ابَاهُ خَصَيْنًا كَلِمَتُونِ يَنْعُو مِنْهَا: "اللَّهُمَّ الْهِمْنى خُصَيْنًا كَلِمَتُونِ يَنْعُو مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُمَّ اللهُمْنَ اللهُمْنَ اللهُمْنَ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُنَى وَنَ مَرْ نَفُسِى ". رَوَاهُ الرُّرُمِنِينَى، وَاعِلُنِى مِنْ شَرِّ نَفُسِى". رَوَاهُ الرُّرُمِنِينَى وَاللهُ الرُّرُمِنِينَى، وَقَالُ: حَدِينَى حَسَلُ".

حضرت عمران بن حصین ﷺ بروایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے ان کے والد حصین کو دو کلے سکھائے
کہان کے ذریعے وہ دعا کریں۔اے اللہ! مجھے ہدایت
عطافر مااور مجھے میرے نفس کے شرسے محفوظ فرہ۔اسے
تر فذی نے روایت کیااور کہا ہے حدیث حسن ہے۔

تخريج حدايث (سان ترمذي بأب جامع الدعوات من النبي صلى الله عليه وسلم جدص ١٩٥٠ رقم: ٢٠٨٠مسند البزار

مسند عمران بن حصون رضى الله عنه ، جرس مرقم: مده المعرفة الصحابة لابي تعيد بأب من اسمه حصون جرس ، وقم: ١٥١٠ رقم:

شرح حديث: حَلِيم الْأَمَّت معنرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے ہيں:

آپ کانام عمران ،کنیت ابوالخیر ہے ،خزاعی کعبی ہیں ،خیبر کے سال اپنے والد حسین کے ساتھ ایمان لائے ،عہد فاروتی میں بھرے بھیجے گئے ، پھر وہاں رہ گئے ،بھر نے ہی میں ۵۲ھے میں وفات ہوئی۔ابن سیرین فر ماتے ہیں کہ عمران جیما سے فیزاں کا کہ میں میں میں میں میں میں میں سے میں میں است میں کا میں میں است میں کہ عمران جیما

پر ہیز گاروافضل کوئی بھر ہ میں نہ تھاء آپ کوفر شتے سلام کرتے تھے۔ ( کتاب افکاشف مولانا عبدالحق ،از حاشیہا کم س

ہر محض کی خاص ہدایت جداگا نہ ہے جورب تعالٰی نے اس کے نصیب میں رکھی ہے، کی کو صرف ایمان کی ہدایت، کی کو تقویٰ کی ، کسی کوعرفان کی ، کسی کوعشق رحمان کی ۔ مقصد بیہ ہے کہ مولٰی میں ایمان تو لے آیا، اب میر بے نصیب میں جو مخصوص ہدایت تو نے کی ہے وہ عطافر مااور میرانفس شرار توں کی جڑ ہے اس کی شرسے مجھے بچالہذا صدیث پراعتراخ نہیں کہ حضرت حصین ہدایت تو با چھے ستھے پھر ہدایت کیوں ما گئی۔ ہدایت کی تحقیق اس کے اقسام ہماری تفییر نعیمی میں افید فا الشہد تقیقہ میں مالاحظہ فرمائے۔ خیال رہے کہ شیطان کی شرارت سے نفس کی شرارت نیادہ ہے کہ شیطان تولاحول وغیرہ سے بھاگ جا تا ہے، یہ مارا آستین کی عمل سے قبضہ میں بیس آتا ہے، صرف رب تعالی کے فضل سے آتا ہے۔

(مِزْا قَالَمَة جِيْءِج مِنْ مِنْ ١٩٢)

حفرت ابوالفضل عباس بن عبد المطلب والله الدوایت ہے کہ بیس نے عرض کیا: یارسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا کیں جو بیس اللہ تعالیٰ سے کروں ۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت ما نگو۔ بیس پچھ دن گفہر کر پھر حاضر موا۔ بیس سے عافیت ما نگو۔ بیس پچھ دن گفہر کر پھر حاضر موا۔ بیس نے عرض کی: یارسول اللہ جھے پچھ (دع) سکھا تیس جو بیس اللہ تعالیٰ سے ما نگوں تو آپ نے جھے فرمایا: اے عباس اے اللہ کے رسول کے پچیا! اللہ تعالیٰ میں جو بیس اللہ تعالیٰ سے ما نگو۔ اسے تر مذی نے موا۔ سے دنیا اور آخرت کی عافیت ما نگو۔ اسے تر مذی نے روایت کیا اور کہا ہے حدیث میں جو سے دنیا اور کہا ہے حدیث حسن میں جو سے۔

(1493) وَعَنُ آبِ الْفَصْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلَمْ فَالَ: تَعَالَى قَالَ: سَلوا الله عَلَمْ مَنْ شَيْعًا اَسُالُهُ الله تَعَالَى قَالَ: سَلوا الله الْعَافِيةَ فَمَكُفْتُ الله الله الله عَلَيْنِي شَيْعًا اَسُالُهُ الله تَعَالَى قَالَ: يَا رَسُولَ الله عَلَيْنِي شَيْعًا اَسْالُهُ الله تَعَالَى قَالَ لِى: "يَا الله عَلِيْنِي شَيْعًا اَسْالُهُ الله تَعَالَى قَالَ لِى: "يَا الله عَلَيْنِي شَيْعًا اَسْالُهُ الله تَعَالَى قَالَ لِى: "يَا عَمَّ رَسُولُ اللهِ مِ سَلُوا الله الْعَافِيةَ فِي عَنَاسُ، يَا عَمَّ رَسُولُ اللهِ مِ سَلُوا الله الله الْعَافِيةَ فِي اللّهُ فَيَالُ وَاللّهِ الْعَافِيةَ فِي اللّهُ فَيَالُ: "حَلِينَكُ عَمْنَ صَيْعِينًا وَالْمُ خِرَةِ". رَوَاهُ الرِّرْمِنِينُ، وَقَالَ: "حَلِينَكُ حَسَنُ صَيِينًا فَي عَنِينًا مُنْ صَيْعِينًا ".

تمخر یج حدایث (سنن ترمذی بأب فی العفو والعافیة جهص ۱۵۰ رقم: ۲۵۰۰). شرح حدیث الله م الل سنت الشاه احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن دعاول کے متعلق فناوی رضویه میں ایک جگه فر مات عبدالله بن عرف الله تعالى عنها كى حديث من ب حضورا قدى صلى الله تعالى عليه وسلم فرات بين: عليكم عهادالله بالدعاء ووالا الترمنى مستغرباً والحاكم وصححه-

( جامع الترغري ابواب الدعوات مطبوعه المن من كتب خاندر شيديد يلي ٢ / ١٩٣٠ )

فدا کے بندو! دعا کولازم پکڑو۔ا ہے ترفدی نے دوایت کر کے قریب کہااور حاکم نے روایت کر کے جے کہا۔ حدیث: زید بن فارجرض اللہ تعالٰی عنہا کی حدیث میں ہے دسول اللہ حلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: مسلوا علی واجتهدوائی الدعاء۔ دوالا الاصامر احدی والنسائی والطبران فی الکبیر وابن سعد وسبوید واله عوی والیاوردی وابن قانع۔

(سنن النسائي باب الصلُّوة على النبي صلى الله عليه وسلم مطبوعة نورمجمه كارخانه تنجارت كتب كرا چي ا / ١٩٠)

مجھے پر درود بھیجواور دعامیں کوشش کرو۔اسے امام احمد ،نسائی ادر طبر انی نے کبیر میں ، ابن سعد ،سموید ، بغوی ، باور دی اور ابن قانع نے روایت کیا۔

صدیث: الس رضی الله تعالی عند کی حدیث میں ہے سیدعالم ملی الله تعالی علیه وسلم فرماتے ہیں:
لاتعجزد افی الدعاء فاند لن يهلك مع الدعاء احد - روالا ابن حبان فی صحيحه والحاكم
وصححه - (المتدرك السيمين كرب الدعاء مطبور دار الكتب بيروت السم)

دعامیں تقصیرنہ کروجود عاکر تارہے گا ہرگز ہلاک نہ ہوگا۔اسے این حبان نے سیحے میں اور حاکم نے روایت کرکے صحیح قرار دیا۔ صحیح قرار دیا۔

صديث: جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنها كن صديث بين بين ين ملى الله تعالى عليه وسم فرمات بين: تدعون الله ليلكم ونها دكم فان الدعاء سلاح المؤمن - روالا ابويعلى

(مندانی یعلی مردی از جابر رضی الله تعالی عنه حدیث ۲ ۰ ۱۸ مطبویه موسسة ۱۳۹۸ نقرآن بیروت ۳۲۹/۲)

رات ذن خدا ب دعا ما نظو كه دعامسلمان كا بتھيار ہے۔اسے ابويعلى نے روايت كيا ہے۔ حدیث ۵:عبداللہ بن عباس ضى اللہ تعالٰی عنهما كی حدیث میں ہے رحمت عالم صلی اللہ تعالی عدیہ وسلم فرہ تے ہیں: اکثر والد عاء بالعافیة۔ روالا الحاكم بسند حسن۔

(المستدرك على الصحيحين كتاب الدعاء مطبوعه دارالفكر بيروت الم ٥٢٩)

عافیت کی دعا اکثر ما نگ۔امام حاکم نے اسے سندسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ حدیث ۲: انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے سید المرسین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فر ، تے ہیں: اکثر من الد عاء فان الد عاء یرد القضاء المد برعر۔ اخرج ابوالشیخ فی الشواب۔ ( کنزالعمال بحواله النی اشیخ عن انس رضی الله عنده دیث ۱۲ مطبوء مکتبة التر اث الاسلام بیروت ۲ میلی دعا کی کثرت کروکه دعا قضائے مبرم کورَ دکرتی ہے۔اسے ابواشیخ نے تواب میں نقش کمیاہے۔ اس حدیث کی نثرح فقیر کے رسمالہ ذیل المدعا میں و کھئے۔

حدیث عباده صامت وابوسعید خدری رضی الله تعالی عدیثوں میں ہے ایک بار حضورا قدس ملی الله تعالی علیہ وسلم نے دعا کی فضیلت ارشا وفر مائی محابہ نے عرض کی: اذا نکٹو ایسا ہے تو ہم دعا کی کشرت کریں گے، فرمایا: الله اکثر الله عزوجل کا کرم بہت کشرے وفی الدوایة الاخی ی (دوسری روایت میں ہے۔ت) الله اکبرالله بہت بڑا ہے، (جامع التر فدی الدوایة الاخی کی (دوسری روایت میں ہے۔ت) الله اکبرالله بهت بڑا ہے، (جامع التر فدی الدوایت المعوم دارالفریروت الاسلام دی الله المردی ادا الترم ندی والحاکم عن عبادة وصححالا واحد والبزاد وابوی علی باسانید جیّدة والحاکم و قال صحیح الاسناد عن ابی سعید رضی الله تعالی عنها۔

اسے امام ترندی اور حاکم نے حضرت عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کر کے حجے قرار دیا، امام احمد، بزاراور ابعالٰی عنہ سے روایت کر کے حجے قرار دیا، امام احمد، بزاراور ابدیعلٰی نے اسانید جیدہ کے ساتھ روایت کیا ہے اور حاکم نے حضرت ابوسعیدرضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرکے فرمایا کہ اس کی سندھے ہے۔ (ت)

حديث ٩ و • ١: سلمان قارى وابو هريره رضى الله تعالى عنهما كى حديثون بلب هي حضور والاصلى الله تعالى عليه وسلم فرمات

من سهادان يستجيب الله له عند الشدائد فليكثر من الدعاعند الرغاء - رواد الترمذي عن ابي هريرة والحاكم عنه وعن سلبان وقال صحيح واقهود -

(جامع التر مذى ابواب الدعوات مطبوعه المن كمين كتب خاند شيد بيد الى ٢ / ٣٤)

جے خوش آئے کہ اللہ تعالٰی سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت رکھے۔اسے ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندے اور حاکم نے ان سے اور حضرت سلمان رضی للہ تعالٰی عنبما سے روایت کر کے فرمایا کہ میر جھے ہے اور محد تثین نے اس کی صحت کو برقر اررکھا۔

حدیث ان ابو بریره رضی الله تعالی عندی حدیث بی بے حضور پرتورسلی الله تعالی علیه وسم فر ، تے بیں: من لم یسأل الله یغضب علیه دروالا احمد وابن ابی شبیبة والبخاری فی الادب اسفه د والترمذی وابن ماجة والبزار وابن حبان والحاکم وصححالا

( ه مع التر فدگ ایواب الدعوات مطبوعة ایمن کمینی کتب خاند شید بیده بلی ۲ /سما) (ادب المفرد باب ۲۸۷ عدیث ۲۵۸ مطبوعه المکتبة ال تربیة سمانگاریل ص ایرنی) ( مسنداحمد بن حنبل مروی از ایو بر میره دخسی الله عنه مطبوعه وارالفکر بیروت ۲ / ۳۲۳) (مصنف این اتبی شیبه کتاب مده و حدیث میرند.

مطيوعدا دارة القرآن والعلوم الاسلاميدكرا چي ١٠٠/١٠)

جواللہ تعالٰی ہے دعانہ کرے گا اللہ تعالٰی اس پر غضب قرمائے گا۔اے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے ادب المفرومیں، ترمذی، ابن ماجہ، برزار، ابن حبان اور حاکم نے روایت کر کے تیج کہا۔

( قَرَاوِيْ رَضُوبِ قِ ٨ جُس٩ ٣٤ ـ ٥٣٣ )

حضرت شہر بن حوشب ہے روایت ہے کہ یک بنے حضرت اُ مسلمہ علی ہے کہا: اے ام المؤمنین! رسول اللہ ﷺ جب آپ کے پاس ہوتے تو اکثر کون می وعا کرتے ہے۔ فر ما یا: تو انہوں نے آپ کی زیاد و تر دعامیہ متمی کہا ہے دلوں کو بھیر نے والے میرے دل کو اپنے وین پر ثابت فر ما۔ اسے تر فدی نے روایت کیا اور کہا ہے وین پر ثابت فر ما۔ اسے تر فدی نے روایت کیا اور کہا ہے۔

(1494) وَعَنْ شَهْرِ بُنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قُلْتُ لَامِّرِ سَلَبَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا، يَا أَمَّرَ الْمُؤْمِنِدُنَى مَا لَالْمُ مِنْكُولُ اللهُ عَنْهَا، يَا أَمَّرَ الْمُؤْمِنِدُنَى مَا كَانَ آكُنُرُ دَعَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ آكُنُرُ دُعَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كَانَ عِنْدَكِ، قَالَتُ: كَانَ آكُنُرُ دُعَائِهِ: "يَا مُقَلِّبٌ الْقُلُوبِ قَيِّتُ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ". رَوَالُهُ اللّهُرُمِنِينُ، وَقَالَ: "حَدِينَتْ حَسَنُ".

تخريج حليت : (سان ترمذي باب ما جاء في عقد التسبيح بأليد جوصه ۱۵۰۰ رقم: ۱۵۰۳ المعجم الاوسط للعبراني من اسمه الهيشم و جاص ۱۹۰۰ رقم: ۱۹۲۷ مسلد امام احد بن حنيل حديث امر سلبة زوج النبي صلى الله عنيه وسلم و جاص ۱۹۰۹ رقم: ۱۹۵۱ مصدف ابن اني شيبة بأب فيس كان يقول يأمقلب القلوب جواص ۱۹۰۰ رقم: ۱۹۸۱)

مدیث سے۔

شرح حدیث: دوانگلیوں کے درمیان

جب وافح رنج وملال مساحب بجودونوال سنّی القد تعالی علیه وآله وسلّم بیدوعا ما تیجتے تو اُم المؤمنین حضرت سید تناعا کشه صدیقه رضی الله تعالی عنبها نے عرض کی آب سنّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کثرت سے بیدوعا ما تیکتے ہیں کیا آب سلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کوجی کوئی خوف ہے؟ تو رسول بے مثال ، بی بی آمنه کے لال صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم نے ارشادفر ما یا: میں بین وہ بے خوف کیسے رہ سکتا ہوں ، حالا انکہ قلوب و حن عزوجل کی (قدرت کی) انگیوں میں سے دوائگیوں کے درمیان ہیں، وہ جب اینے کسی بندے کے دل کو پھیرنا چاہتا ہے پھیردیتا ہے۔

بِ شك الله عزوجل نے پخته علم والوں كى اس دعا پران كى تعريف فرمائى:

رَبَّنَا لَا تُرِغُ قُلُوبُنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبُ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْبَةً ۗ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَقَابُ ٥

ترجمه کنز الایمان: اے رب جمارے دل ٹیمرھے نہ کر بعد اس کے کہ تونے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاک سے رحمت عطا کر نے شک توہے بڑا دینے والا۔ (پ3ال عمران: 8) (الا وَارْمَعَنَ اثْتَر اف الْلَهُ رُص ۱۹۳)

حضرت ابودرداء ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول

(1495) وَعَنْ آبِي النَّرْدَآءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَأَنَ مِنْ دُعَاء دَاوْدَ: اللَّهُمَّ إِنِّي ٱسْأَلُك حُبَّك، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُك، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّك، اللَّهُمَّ اجْعَلَ حُبَّكَ آحَبَّ إِلَىَّ مِنْ نَّفْسِيْ. وَآهُلِيْ. وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ". رَوَاهُ الرِّرْمِنِ يُّي، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"،

الله 🚇 نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعامیری: اے اللہ میں تجھے سے تیری محبت كاسوال كرتا ہوں اور اس كى محبت جو تجھ سے محبت كرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچار سے اے اللہ اپنی محبت مجھے میری جان 'اور میرے اہل اور خھنڈے یاتی سے زیادہ محبوب بنا دے۔اے تر مذی نے روایت کیا اور کہا بیحدیث حسن ہے۔

تخويج حلايث (سنن ترمدي بأب ما خاء في عقد التسبيح بأليل جهص١٥٠ رقم: ١٩٩٠ مسند البزار مسند أبي الدرداء رطىالله عده ، جوص ۱۱۱ رقم: ۸۰۰)

شرح حديث: حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحنّان اس مديث كي تحت لكهة بين:

اس جملہ کے کئی معنی ہوسکتے ہیں: ایک ریہ کہ مجھے تو فیق دے کہ تجھ سے بھی محبت کر دبل اور ان بندول ہے بھی جو تجھ سے محبت کرتے ہیں علاء،اولیاء،انبیاء سے محبت بالواسطہ تجھ سے ہی محبت ہے۔دوسرے بید کہ خدایا مجھ سے تو بھی محبت کر اور تیرے محبوب بندے بھی محبت کریں لینی حب کی اضافت یا مفعول کی طرف ہے یا فاعل کی طرف۔

اس کے بھی وہی دومعنی ہیں کہا ہے عمل کی تو قیق دے جس کی برکت سے تو میر امحبوب بن جائے یا میں تیرامحبوب بن جاؤل-اس معلوم مواكبعض اعمال مين عشق ومحبت پيداكرنے كى تا ثير موتى ہے۔

لین مجھے تو فیق دے کہ تو مجھے میری اپنی ذات گھر بار مال ودولت سے زیاوہ بیارا ہوجائے بلکہ جیسے سخت گرمی اور پیاس کی شدت میں مصندا پانی پیارا ہوتا ہے،اس سے زیادہ تیری محبت مجھے پیاری ہو۔خیال رہے کہ محبوبیت کے لیے اس کے محبوب بندوں کی محبت لازم ہے۔ شعر

> حاصل نشودرضائ سلطان تا خاطر بندگاں بخو ئی

يعني دا ؤد عليه السلام اينے زمانه ميں سب سے بڑے عابد نتھے جيے رب تعالیٰ بنی اسرائیل ے فرما تا ہے: أَتِي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعُلَيدُينَ لَهِذَا إلى سے مدلازم تبيل آتا كدواؤدعليه السلام، حضرت ابراہيم عليه الصعوة والسلام يا بهارے حضورصلی الله علیہ وسلم سے زیادہ عابد ہوں اور نہ میفر مان اس آیت کریمہ کے خلاف ہے جس میں نوح علیہ الصلوۃ والسلام ك بار \_ ين فرما يا كيا: إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا - (مِزَاةُ المناجِيمَ من ١١٢)

(1496) وَعَنْ أَنْسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: حضرت الله عَنْهُ وَالله عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النَّظُوابِيَا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النُّظُوابِيَا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النُّظُوابِيَا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النُّظُوابِيَا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ )". رَوَاهُ الرِّرْمِنِيْ قُ. وَرَوَاهُ النِّسَائِيْ مِنْ رِّوَايَةِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرِ الصَّعَابِي قَالَ الْحَاكِمُ: "حَدِيْتُ صَعِيْحُ الْرَسْنَادِ". "اَلِظُوا": بِكُسُرِ اللَّامِ وَتَشْدِينِ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ. مَعْنَاهُ: الزَمُوا هٰذِي النَّعُوتَا وَآكُورُوا مِنْهَا.

خوب دعا کرویا چمد جاؤ۔ امام تریزی اور امام نسائی نے اسے ربیعہ بن عامر صحافی کی روایت سے بیہ بیان کی ہے۔ حاکم نے کہا یہ حدیث سیح الاسادے ہے۔اَلِظُوا:لام پرزبراور خا پرمجمہ شد کے ساتھاس کا مطلب ہے اس دعا کولازم کرلواورزیا دہ سے زیادہ پڑھا

تخريج حليث (سان ترمدي بابما جاء في عقد التسييح باليد جوص ١٠٠٠ رقم: ٢٥٢٠ سان النسائي الكبزي باب قوله تعالى ذى الجلال والاكرام: ٣٠ص٥، رقم: ١١٥١١ المستدرك للعاكم كتاب الدعاء والتكبير والعليل ج١ص١٥١٠ رقم: ١٩٨٢٠ المعجم الكهير للطنزاق من اسمه ربيعه بن عمار بن يجاد جه ص١٠٠ رقم: ١٥٥٠ مسئد ابي يعلى مسئد انس بن مالك جوصه ١٠٠٠

شرح صديث: وعاك شروع بين الله عزوجل كواس كمحبوب نامول سے يكارنے كى اہمين بيان كرتے ہوئے رئيس المتكلمين مولا تانقي على خان علبيد حمة الرحمن إرشادفر مات بين:

شروع میں الله عزوجل کواس کے محبوب ناموں سے بکارے۔رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرماتے ہیں: الله تعالیٰ نے اسم پاک آڈیم الوّاجہ اِن پرایک فرشنہ مقرر فرمایا ہے کہ جو تحق اسے تین بار کہنا ہے، فرشنہ ندا کرتا ہے: ما نگ کہ آڈ تم الرّاجين تيرى طرف متوجه بوا- (المعدرك، كتاب الدعاء والتكبير ... إلى باب إنّ نشدملكا موكل ... إلى ، الحديث: ٥٠٠ من ج١٠ م ٢٣٩) (أحسن الوعاء لآواب الدعاء وذيل المدعا ملاأ حسن الوعاء ص ٤٠)

امام الل سنت الشاه احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن دعاول بين وسيلے متعلق فرّوي رضوبيه ميں ايک حجمه فرماتے

اورانبياءومل تكميهم الصنُّوة والسلام كانسبت فرما تاب:

اوليك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة (الرآن ١١/٥٥)

وہ ہیں کہ دعا کرتے اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔

اورآ دم عليهالصلُو ة والسلام وديكرا نبياء وصلحاء وعلماء وعرفاء يبهم التحية والثناء كاقديماً وحديثاً حضورا قدس غاية ابغه يات، نہایۃ النہایات علیہ انصل الصلوۃ واکمل التسلیمات ہے حضور کےظہور پرنور سے پہلے اور بعد بھی حضور کے زمان برکت نثان میں اور بعد بھی عہد مبارک صحابہ وتا بعین ہے آج تک اور آج سے قیام قیامت وعرضات محشر و دخول جنت تک استشفاع وتوشل احادیث وآثار میں جس قدر دفور وکثرت وظهور وشہرت کے ساتھ وار دمختاج بیان نہیں، جسے اس کی گونہ تفصیل دیمینی منظور ہوموا ہب لدنیہ امام قسطلانی و خصائص کبرائے امام جلال الدین سیوطی وشرح مواہب عدامہ زرقانی و

مطالع المسر ات علامه فائ ولمعات واشعه شروح مشكوة وجذب القلوب الى و يارالحيوب و مدارج النيوة تصانيف شيخ مهمة و مولنا عبد الحق صاحب و الموى وغير ما كتب وكلام علمائے كرام وفضلائے عظام يلبهم رحمة العزيز العلّام، كى طرف رجوئ السير كه و مال حجاب غفلت منكشف بهوتا ہے اور مصنف خطاسے منصرف و بالله سيحنه وتعالى التو فيق -

ای طرح سیح بخاری شریف میں امیر المونین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا سیدنا عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے طدب باراں سے توسل کرنا مروی ومشہور جھس تھیں میں ہے:

وان يتوسل الى الله تعال بانبيالاخ رمس والصالحين من عبادلا

(حصن حصين آ داب دعاء أفضل المطالع انڈیام ۱۸)

یعنی آ داب دعا ہے ہے کہ انٹد تعالٰی کی طرف اس کے انبیاء سے توسل کرے۔اسے بخاری و بزاز وحاکم نے امیرالمومنین عمررضی امٹد تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور اللہ کے نیک بندول کا دسیلہ پکڑے،اسے بخاری نے انس رضی امتد تعالٰی عنہ سے روایت کیا ور اللہ کے نیک بندول کا دسیلہ پکڑے،اسے بخاری نے انس رضی امتد تعالٰی عنہ سے روایت کیا یہ

اورلطف بہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں تقضی لی بصیغہ معروف واقع ہوا یعنی یارسول اللہ! میں آپ کے توسل سے خدا کی طرف تو جہ کرتا ہول کہ آپ میری حاجت روائی کردیں۔

مولين فاصل على قارى عليه الرحمة البارى حرزتمين شرح حصن حصين ميس فرماتيين:

ونی نسخة بصیغة فاعل ای لتقض الحاجة بی والهعنی تکون سببا لحصول حاجتی ووصول مرادی فالاسنادمجازی - (حرز شمن شرح صن صین مع صن صین صلو قالیجة افتال الطابع ایزیامی ۱۲۵) اورایک نسخه مین معروف کا صیغه ہے لیمنی تو میری حاجت روائی فرماء اور معنی بیہے که آپ میری حاجت روائی کاسبب بنیں، پس بیاسنادمجازی ہے اھ (ت) (فادی رضوبیہ جے میں ۵۸۵-۵۸۵)

(1497) وَعَنْ آنِ أَمَامَةُ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بدُعاهِ حَوْلَةٍ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بدُعاهُ كَوْلَةٍ اللهِ عَنْهُ شَيْعًا، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ خَوْرَتَ بِدُعاهُ كَيْدٍ لَمْ نَحْفَظُ مِنْهُ شَيْعًا، فَقَالَ: وَعَوْتَ بِدُعاهُ كَيْدٍ لَمْ نَحْفَظُ مِنْهُ شَيْعًا، فَقَالَ: اللهُ مَا يَجْبَعُ ذٰلِك كُلَّهُ، تقول: اللهُ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا

> تخریج حلیت: (سنن ترمذی باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید جه ص ۲۰ و قم: ۲۰۲۱) شرح حدیث: گھنول کے بل

حضرت سیدنا ابوذ رخفاری رضی الله تعالی عنہ ہے روایت ہے کہ نور کے پیکر ، تمام نیبوں کے تر ور و جہاں کے تابخور، سلطان بحر و برصلی الله تعالی علیہ وایت کرتے ہوئے فر مایا ، اے میرے بندو! میں فظام کرنے کواپنے آپ پر ترام کردیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی ترام کردیا ہے لہذا ایک دوسرے پرظلم نہ کیا کرو۔ فظلم کرنے کواپنے آپ پر ترام کردیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی ترام کردیا ہے لہذا ایک دوسرے پرظلم نہ کیا کرو۔ اسے میرے بندو! تم سب گراہ ہو گر جے بیل نے ہدایت دی تو مجھے ہا ہو بیل تمہیں ہدایت دونگا۔ اے میرے بندو! تم سب بھو کے ہو گر جے بیل نے ہدایت دی تو مجھے کھانا طلب کرویٹن تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بندو! تم میں نے کپڑے پہتائے تو مجھے لیاس طلب کرویٹن تمہیں لباس عطافر ماؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گناہ دل کو بین تمام گناہ دل کو بخش دیتا ہوں تو مجھے مغفرت طلب کرویٹن تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میرے نفع بہنچ سکو۔ اے بندو! تم میرے نفعان کو بین تی سکتے کہ مجھے نفعان پہنچا کا اور تمہارے انس وجن تم میں ہے کی ایک متقی پر ہیزگار کی طرح ہوج میں تو بھی میری میرے میں حسید کا ایک متقی پر ہیزگار کی طرح ہوج میں تو بھی میری میرے میں جب کی ایک متقی پر ہیزگار کی طرح ہوج میں تو بھی میری میرے میں حسید کی ایک متقی پر ہیزگار کی طرح ہوج میں تو بھی میری میں میں دور کا میری میرے میں دور کا میار کی ایک متقی پر ہیزگار کی طرح ہوج میں تو بھی میری میرے میں حسید کی ایک متقی پر ہیزگار کی طرح ہوج میں تو بھی میری میر

سلطنت میں پکھاضافہ نہ ہوگا۔اے میرے بندو!اگرتمہارےاگلے پچھلے تمہادے انس وجن تم میں سب سے زیادہ گناہ گاہ خض کی طرح فاجر ہوجا کیں تو بھی میرے بندو!اگرتمہارےا گلے پچھلے انس وجن گاہ خض کی طرح فاجر ہوجا کیں تو بھی میرے بندو!اگرتمہارےا گلے پچھلے انس وجن کی نہ ہوگی۔اے میرے مندو! گرتمہارےا گلے پچھلے انس وجن کی نہ کو گئی نہ مکان میں یکچا ہوکر مجھ سے سوال کریں اور میں ہرانسان کا سوال پورافر مادول تو بھی میرے بندو! پہتمہارے اعمال ہیں آئے گئی مگراتی کہ جیسے کسی سوئی کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ جنتی کی کرتی ہے۔اے میرے بندو! پہتمہارے اعمال ہیں جنہیں میں شارکرتا ہوں پھرتمہیں ان کا پورااجر عطافر ماؤں گالہذا جو بھلائی پائے تو وہ انڈعز وجل کا شکرادا کرے اور جواس کے علاوہ پائے تو وہ انڈعز وجل کا شکرادا کرے اور جواس

حضرت سیدنا سُعِیُد رضی اللّٰدعند فر ماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوا در بیں خولا نی رضی اللّٰدعنہ جب بیہ حدیث مہارک سناتے تو محننوں کے بل کھڑے ہوجا یا کرتے ہتھے۔

ُ ( ميح مسلم ، كذَّب البرد . والخ مباب تحريم إنظلم ، وقم ٢٥٢٧ بم ٣٣٣ ) ( أَنْتَجُرُ الرُّ انْ في ثوَّ اب الْعَارَ عم العه)

حضرت ابن مسعود کے اسے روایت ہے کہ رسول اللہ کی ایک وعامیتی ۔اے اللہ! میں تجھ سے تیری اللہ کی ایک وعامیتی ۔اے اللہ! میں تجھ سے تیری مغفرت رحمت کے اسباب کا سوال کرتا ہوں ۔اور تیری مغفرت کے اسباب کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں اور ہر نیکی کوغنیمت جانے جنت کے ساتھ کا میابی کا اور آگ ہرنیکی کوغنیمت جانے جنت کے ساتھ کا میابی کا اور آگ سے شیخ است کا سوال کرتا ہوں ۔ حاتم نے کہا بیرحد بہت شرط مسلم کے مطابق صحیح ہے۔

(1498) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءً رَشُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ إِنِّى اَسْأَلُكَ مُوجِبَاتٍ رَحْبَتِك، وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ إِنِّى اَسْأَلُكَ مُوجِبَاتٍ رَحْبَتِك، وَالسَّلَامَة مِنْ كُلِّ إِنْ اَسْأَلُكَ مُوجِبَاتٍ رَحْبَتِك، وَالسَّلَامَة مِنْ كُلِّ إِنِّى السَّلَامَة مِنْ كُلِّ إِنِّهِ وَالشَّكِمَة مِنْ كُلِّ إِنِّهِ وَالشَّكَانِةِ وَالشَّعَاقَ مِن اللهِ وَقَالَ: "حَدِيثَ لَى النَّادِ". رَوَالُو الْمَا كُمُ ابُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ: "حَدِيثَ لَيْ النَّهُ مَنْ اللهِ وَقَالَ: "حَدِيثَ قَرْطِ مُسْلِمٍ".

مخريج حليث (المستندك للعاكم كتأب الدعاء والتكبير والتهليل جرس ١٩٢٥ قم: ١٩٢٥)

شرح حدیث:عاجزی و إنکساری

سرکایودال تبار، ہم بے کسوں کے مددگار شفیج روزِشَار، دوعالَم کے مالک ومختار، صبیب پر دردگارعز وجل وصلی اللہ تعانی عدید آلہ دکتام کا فرمانِ خوشبودار ہے: اللہ عز وجل اپنے بندے کواس حال میں دیجھنا پہند فرما تا ہے کہاس کا بندہ اس کی بارگاہ میں عاجزی و اِنکساری کرتے ہوئے دعامیں مشغول ہو، اگروہ اس سے مائے تو وہ اسے عطافر ما تا ہے اور دی کرتے تو قبول فر، تا ہے۔

آگاہ ہوجاؤ اللّذعز وجل ارشاد فرما تاہے: مَیْن آلابہ کرنے والوں کا دوست، گلوق کے دھتکارے ہوؤں کی جے بناہ اور فریاد کرنے والوں کا فریاد رّس ہول۔ ہے کوئی جس نے مجھے سے سوال کیا ہواور میں نے اسے محروم رکھا ہو، ہے کوئی جس نے تو بہ کی ہواور میں نے تبول نہ کی ہواور ہے کوئی ایسا جس نے مجھ سے ما نگاہوا ور میں نے اسے عطانہ کیا ہو۔ مَیں کریم ہوں اور کرم میری طرف سے ہے، میں بئو او ہوں اور جو دوعطا میری ہی طرف سے ہے، میں اس کو بھی عطا کرتا ہوں جو مجھ سے ما نگراہے اور اسے بھی جوہیں ما نگرا ،میری رحمت کے دروازے سے گنچاروں کو دھنگا رانہیں جاتا۔

مهر تاجدار رس نت ، شهنشاه نبوت ، فخزن جودو مخاوت ، ويكرعظمت وشرافت ، محبوب زب العزت محسن انسانيت عز وجل وسكى الله تعالى عليه وآله وملم في بيآيت تلاوت قرما كى:

رَبُّنَا ظَلَمُنَا النُّفُسَنَا ﴿ وَإِنْ لَمْ تَغْفِرُ لَنَا وَتَرْحَمُنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخِيرِينَ ٥

(پ۸،۱،۱۶راف:۲۳)

ترجمه كنزالا يمان: اسه رب جارب جمار بهم في اينا آپ براكياتو اگرگوجمين ند بخشے اور جم پررخم نه كرے تو جم ضرور تقصان والول ميں ہوئے۔ (قُرِّ مُّ الْعُنَعُ نِ وَمُغْرِّ مُ الْعَلْبِ الْحُرْدُ وْنَصِ ١٣٨١)

108-آبُ فَضَلِ النَّاعَاءِ تَلَيْ كَانِ موجود كَي مِين اس كے لیے دعا کرنے کی فضیلت

الله تعالی نے فرمایا: اور وہ جوان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے جارے رب میں بخش دے اور ہارے بھائیوں کو جوہم سے پہلے ایمان السے ۔

اورالله تعالیٰ نے ارشاد قرمایا: تو جن لوکہ اللہ کے سوائسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب ایپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوس اورعورتوس کے مناہوں کی معافی

اورالله تعالی نے ارشاد قرمایا: اور الله تعالی نے حضرت ابراہیم کی خبر دیتے ہوئے بیان فرمایا: اے ہمارے رب جھے بخش دے اور میرے مال باپ کواور سب مسلمانول کوجس دن حساب قائم ہوگا۔

حضرت ابودرداء ﷺ ہے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ 🏙 کوفر ماتے ہوئے سن کہ جومسلمان یندہ اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجود کی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اور تجھے بھی اس جیسی مرا دعطا ہو۔ يظهر الغيب

قَالَ تَعَالَى: (وَالَّذِيْنَ جَاءٌ وَا مِنْ بَغْدِهِمْ يَقُوُلُونَ رَبَّنَا اغْفِرُ لَنَا وَ لِإِخْوَائِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِٱلْإِيْمَانِ) (الحشر:10)،

وَقَالَ تَعَالَى: (وَاسْتَغُفِرُ لِلنَّبِكَ وَلِلْمُوْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) (عمد:19).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: إِخْبَارًا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (رَبَّنا اغْفِرُ لِي وَلِوَالِلَاقَ وَلِلْهُوْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ) (ابراهيم:

(1499) وَعَنْ آبِي النَّارُ دَآءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: آنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَذُعُوُ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ يَمِثُلِ" ـ رَوَالُامُسُلِمُ

(مىلم)

تخريج حليث : (صيح مسلم بها قصل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب جمص من رقم: ١٠٠٤ سان ابوداؤد باب الدعاء بغير يم حليت الحريد باب الدعاء بغير الغيب باس من وقم العداد عبار مكة للفاكهي ذكر المتابعة بين الحج والعبرة وقضل ذلك ج وص مه رقم المن مسند مسند امام احمد بن حنيل حديد أم الدراء رض الله عنها باس معها باس معها والمن منه المام احمد بن حنيل حديد أم الدراء رض الله عنها باس معها والمن منه المناه و المناه و

شرح حدیث: وفاداری اورخلوص کے ساتھ پیش آنا

وفاداری کا مطلب ہے ہے کہ اس کی محبت پر تابت قدم رہے اور اس کے مرنے تک اسے برقر ارر کھے اور جب وو مرجائے تو اس کی اولا داور دوستوں سے دوئی رکھے کیونکہ محبت سے اُخروی فا کدہ مقصود ہوتا ہے اگر وہ مرنے سے پہلے فتم موجائے تو مل اور کوشش ضائع ہوجاتی ہے ہی اگر مصلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب ان سات قسم کے لوگوں کا ذکر ہوجائے تو مل اور کوشش ضائع ہوجاتی ہے بی اگر مصلی اللہ تعالی علیہ وسائے گا تو فر مایا وہ آدی جواللہ (عزوجل) کے سے ایک کیا جنہیں قیامت کے دن اللہ (عزوجل) کے سے ایک دوسری سے محبت کرتے ہیں اور اس پر الگ ہوتے ہیں۔ (شرح المنے جلد ۲۸ مدید ۲۸ مدید ۲۸ مدید سے بین میں دوسری سے محبت کرتے ہیں اور اس پر الگ ہوتے ہیں۔ (شرح المنے جلد ۲۸ مدید ۲۸ مدید ۲۸ مدید کو سے بین سے تعور دی کی دفائی کی زندگی میں زیادہ و فاسے بہتر ہے۔

و مین حضرات نے فرما یا کہ کی کے مرنے کے بعد اس سے تعور دی کی دفائی کی زندگی میں زیادہ و فاسے بہتر ہے۔

و مینے والا

نى اكرم ملى الله تعالى عليدوسكم معمروى بكرة ب صلى الله تعالى عليه وسلم في مايا:

قبر میں میت کی مثال ڈو سنے والے فض کی طرح ہے وہ اپنی اولا دیا والدیا بھائی یا قریبی رشتہ دار کی طرف ہے دہ کا منتظر ہوتا ہے اور مرنے والوں کی قبروں میں زندوں کی دعا تھی بہاڑوں جیسے انوار کی شکل میں داخل ہوتی ہیں۔ مسلم سمسی بزرگ نے فرمایا کے فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا زندہ لوگوں کے لئے تحفوں کی طرح ہے فرشتہ ہیت کے پاس

اس طرح جاتا ہے کہاں کے پاس نور کا ایک تھال ہوتا ہے جس پرنور کا ایک رومال ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ تیرے فلال ، دوست کی طرف سے تیرے لئے ہدریہ ہے یا تیرے فلال رشتہ دار کی طرف سے ہے وہ فر ماتے ہیں کہ اس پر میت خوش

ہوجاتی ہے جس طرح زندہ آ دمی تخف ملنے پرخوش ہوتا ہے۔ (فیضان احیاء العلوم ص ۳۲۱)

بور (مىلم)

الخوليج حلايت (معيح مسلم بأب فضل النعاء للبسليين بظهر العيب جمع ١٠٠٠ رقم: ١٠٠٠ مشكّوة البصابيح كتاب الدعوات الفصل لاولـ وجمع مراقم: ٢٢٢٨)

شرح مديث ومكيم الأشت حضرت مفتى احمريارخان عليد حمة الحنان ال مديث كتحت لكهة بن

کسی کے سامنے اس کے لیے دعا کرنے میں چاپلوی ،خوشامد، ریاء وغیرہ کا اختال ہے مگر پس پشت دعامیں ہے کوئی اختال ہے ملائیں ہے کوئی اختال ہے ملائیں ہے کہ اس میں اخلاص ہی ہوگا اس لیے پس پشت کی قیدلگائی۔اس معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کی خدمت بہترین عمادت ہے اوراس کی خیرخواہی بہترین ممل۔

بیفرشته کوئی اور فرشته ہے جس کے ذمہ رہے ہی خدمت کہ ایسی دعا دل پر آمین کہا کرے بحافظ یا کا تب اعمال فرشتہ ہیں وہ فرشتہ تو داہنے ہائمیں ہروفت رہتے ہیں۔

لین تم مسممان بھائی کے لیے دعا کر وتو فرشتہ تمہارے لیے دعا کرے گا اگرتم نے فرشتہ کی دعالیا ہے تو دوسروں کو دعادو

بعض بزرگ جب کوئی دعا کرنا چاہتے ہیں تو پہلے دوسروں کے لیے دعا کرتے ہیں اور اپنے لیے بھی جمع کے صیغہ سے دعا

کرتے ہیں ،ان عملوں کا ماخذ میہ صدیث ہے میں کہی ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا کر لے پھر دوسرے کے لیے دب اغفرالی ولوالدی ۔(مزا ڈالنانی جمع مع معسم معسم)

# 109-بَابُ فِي مَسَائِلِ مِنَ اللَّهُ عَآءِ

(1501) وَعَنْ أَسَامَةُ بْنِ زَيْبٍ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صُبِعَ إلَيْهِ مَعْرُوفٌ، فَقَالَ لِفاعِلهِ: وَسَلَّمَ: "مَنْ صُبِعَ إلَيْهِ مَعْرُوفٌ، فَقَالَ لِفاعِلهِ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، فَقَلْ البَّلْغَ فِي الثَّنَاءِ". رَوَاهُ البَّرْمِلِيَّ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنَّ صَعِيْحٌ".

## وعاليے متعلق بعض مسائل

حضرت اسامه بن زید وقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ مجلائی کی گئی وہ محلائی کرنے والے کو کہے: جزال الله خیراً (سخجے اللہ جزائے کرنے والے کو کہے: جزال الله خیراً (سخجے اللہ جزائے خیرعطافر مائے) تواس نے خوب تعریف کر دی۔ اسے تر ذکی نے روایت کیا اور کہا کہ بیاحد بیٹ حسن صحی

تخريج حنيث (سأن ترمان بأب ما جاء في المتشيع عالم يعطه جسم من رقم: ١٠٠٥ سن النسائي الكون باب ما يقول لمن منع اليه معروف جوص ١٠٠ رقم: ١٠٠٠ المعجم الصغير من اسعه يزين جوص ٢٠١٠ رقم: ١٨٢ جامع الاصول حرف الفاء كتاب الثناء والشكر وجوص ١٠٠٠ رقم: ١٠٠١ مسلل المؤار مسئل اسامة بن زين جوص ٢٠٠٠ رقم: ٢١٠١)

شرح حديث: حبيم الأمَّت مضرت مفتى احمد بإرخان عليه دحمة الحنّان ال عديث كَتَحت لَكَصَة بين:

کیونکہ اس کا مطلب ہیہ ہے کہ میں تو بدلہ سے عاجز ہوں، رب تعالٰی تجھے دین و دنیا ہیں اس سوک کی جزا و خیر دے ،اس مختصر سے جملہ میں انگی تعمل ہوگیا، اپنے مجز کا اظہار بھی اور اس کے حق میں دعائے خیر بھی شکر مید کا مقصد میں جملہ میں کے دیے والے کی جھوٹی تعریف اور خوشامدانہ گفتگونہ کرے ، فاسق کو و لی نہ مقصد میں بھی ہے کہ دینے والے کی جھوٹی تعریف اور خوشامدانہ گفتگونہ کرے ، فاسق کو و لی نہ

کے، جابل کوء کم نہ بتائے ، نقیر کوشہنشاہ نہ کے کہ جھوٹ پولنا گناہ بھی ہے اور بے قائدہ بھی ، یوں بی اگر کوئی تم سے برسول کرے تواسے گالیاں نہ دو، برامجلانہ کہو ملکہ کہو ملک اللہ لك واصلح حالك اللہ تجھے بخشے اور تیری اصلاح کرے۔ (مرا ڈالمن جی میں میں ا

(1502) وَعَنْ جَابِر رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلْعُوا عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلْعُوا عَلَى اللهِ سَلَّمُهُ، وَلَا تَلْعُوا عَلَى اللهِ سَاعَةً تَلْمُوا عَلَى اللهِ سَاعَةً تَلْمُوا عَلَى اللهِ سَاعَةً يُسَاعُ وَاللهِ عَلَا عَطَاءً فَيَسَتَجِيْبَ لَكُمْ". رَوَاهُ يُسَالُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسَتَجِيْبَ لَكُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخریج حلیث: (صیح مسلم باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی پسر جهص۱۲۲۰ رقم: ۱۰۵۰ سان ابوداؤد باب اللهی عن ان یدعو الانسان علی اهده و ماله جوص۱۵۳۰ رقم: ۱۵۲۲ صیح ابن حبان باب اللعن جواصور و رقم: ۱۶۰۱ه) شرح حدیث علیم الامست حضرت مقی احمد یارخان علیه رحمة الحیّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

دعا کے بعد اگر علیٰ آئے تو وہ دعا بمعنی بددعا ہوتی ہے ادر اگر لام آئے تو بمعنی دعائے خیر یہاں علیٰ ہے۔ مطلب بیہ کہ غضے یا جوش میں اپنی جان ، اولا دکونہ کوسو ، مال ، جانور ، غلام کی ہلاکت کی دعائہ کر بیٹھو۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت کہ غضے یا جوش میں اپنی جان ، اولا دکونہ کوسو ، مال ، جانور ، غلام کی ہلاکت کی دعائہ کر بیٹھو۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو ان بددعا دُن کے عادی ہو چکے ہیں ، بات بیس کہتے ہیں ، مرجا وَں تو مث جائے ، تجھے سانپ کانے ، تجھے سانپ کانے ، تجھے سانہ کولی گئے۔ معاذ اللہ ! اور اگر کوئی ! بیاحادثہ ہو جائے تو چھر مر پکڑ کرروتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبولیت کی گھڑی صرف جمعہ یاشپ قدریا آخری رات ہی ہیں نہیں ہے اور وقت میں بھی ہوتی ہے ، گر بھی بھی تو ہر ساعت میں اختال ہے کہ وہ قیولیت کی جو، اس لیے جمیشہ اچھی وعا ئیں ہی مائے ، بھی بدوعا منہ سے نہ کا لے۔خیال رہے کہ لعان میں ایسے بی مباہلہ میں ایسے کو بدوعا دینا اظہار تق کے لیے ہوتا ہے وہ محض بدوعا نہیں ہوتی وہاں سے کہا جاتا ہے کہ اگر میں تن پر نہ ہوں تو ہلاک ہوجا ڈل ، لہذا سے حدیث آیت لعان اور آیت مباہلہ کے خلاف نہیں ، وہ آیات اپنی جگری ہیں۔ (براہ ڈالناجی، جسم ۲۵۳)

(1503) وَعَنْ آئِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقْرَبُ مَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقْرَبُ مَا يَكُونُ اللهِ صَلَّى رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِلُه فَا كَثِرُوا يَكُونُ الْعَبْدُ مِن رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِلُه فَا كَثِرُوا اللهُ عَا اللهُ عَالَهُ اللهُ عَا اللهُ عَالَى اللهُ عَا اللهُ عَالَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ اللهُ عَا اللهُ عَا اللهُ عَالَى اللهُ عَلَى اللهُ عَالَى اللهُ عَالَى اللهُ عَالَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سنے فرمایا: بندہ اپنے رت کے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے تو سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو۔ (مسلم) تفريج حليف واصبح مسلم باب ما يقال في الركوع والبهود جوس الدا الكوري للبيق بأب الدعاء في الركوع والبيود بعد مسلم بأب الإجهاد بعد مسلم الإجهاد باب في الدعاء في الركوع والبيود بعض الاجهاد باب في الدعاء بعض الدعاء بعد مسلم المربع مسلم المربع مسلم المربع مسلم المربع والبيون العبون العبون العبون العبون العبون العبون من الله على الدعاء المربع المربع المربع والبيود بعد مسلم المربع مسلم المربع المربع والمربع والمرب

مشرح حدیث المبلیم الاً مُسع حضرت مفتی احمد بارخان علیه دحمة الوکان اس حدیث کیخت کیمنے ہیں:

یعنی رب تو ہم سے ہروفت قریب ہے ہم اس سے دور رہتے ہیں،البتہ سجد ہے کی حالت میں ہمیں اس سے حبومی قرب نصیب ہوتا ہے لہذا اس قرب کوفئیمت مجھ کرجو ما تک کیس ما تک لیس۔اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں سورہ قیام سے افصل ہے۔خیال رہے کہ ٹوافل کے سجدوں میں ہمیشہ دعا مانگے ،فرائض کے سجدوں میں ہمی ہمین اوک سورہ میں گرکروعا میں مانگتے ہیں یعنی دعا کے لیے سجدہ کرتے ہیں ان کا ماخذ بہ حدیث ہے۔

(مِزاُ وَالْمَانِيِّ ، ج٢ ص ١٢٠)

(1504) وْعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لِأَحَلِ كُمْ مَا لَمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لِأَحَلِ كُمْ مَا لَمْ يَعْجَلُ: يَقُولُ: قَلْ دَعُوتُ رَبِّي، فَلَمْ يَسْتَجِب لِيُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِنَّهُ سُلِمٍ: "لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْنِ مَا لَمُ لِلْعَبْنِ مَا لَمُ لِلْعَبْنِ مَا لَمُ لَلْعَبْنِ مَا لَمُ لَمُ لَكُمْ لِأَنْمِ. أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمُ يَسْتَعْجِلُ قِيْلَ: يَا رَسُولُ اللهِ مَا الْرِسْتِعْجَالُ؛ يَا رَسُولُ اللهِ مَا الْرِسْتِعْجَالُ؛ قَلْ دَعَوْتُ، وَقَلْ دَعَوْتُ، فَلَمُ ارَ قَالَ: "يَقُولُ: قَلْ دَعَوْتُ، وَقَلْ دَعَوْتُ، فَلَمُ ارَ قَالَ: "يَقُولُ: قَلْ دَعَوْتُ، وَقَلْ دَعَوْتُ، فَلَمُ ارَ يَسْتَجِبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْ لَالِكَ وَيَنَ عُاللَّهَاءً".

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بندہ کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی رہتی ہے۔ جب تک وہ گناہ کی یاتطع حمی کی وعا نہ کرے اور جب تک جلدی میں نہ پڑے۔

کی وعا نہ کرے اور جب تک جلدی میں نہ پڑے کہ عرض کیا: یارسول اللہ! جلدی میں پڑٹا کیا ہے؟ فرمایا کہ کہے میں نے وعا کی ہے۔ میں نہیں کہے میں نے وعا کی ہے۔ میں نہیں سے محت کے میں نے وعا کی ہے۔ میں نہیں سے محت کے میں کے وعا کی ہے۔ میں نہیں اور دعا کی ہے۔ میں جائے میری دعا قبول ہوگی توائن وقت وہ تھک جائے میری دعا قبول ہوگی توائن وقت وہ تھک جائے میری دعا کوچھوڑ دے۔

تخریج حدیث (صیح بخاری بأب یستجاب للعبد مالم یعجل، جمص، رقم: ۱۳۰۰ حمیح مسلم باب بیان انه یستجاب للداعی مالم یعجل فیقول دعو ت فلم یستجب لی جمص، رقم: ۱۱۰۰ سان ابوداؤد بأب الدعاء جاص، هه رقم: ۱۲۸۰ سان ترمذی باب ما جاء فی یستجل فی دعائے جهص، ۱۳۰۰ رقم: ۱۳۰۷ مستد المام احم، بن حنبل مسند الى هریرة رضی الله عنه حدم دور قر برد)

شرح حديث: عليم الأُمت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين:

اس معلوم ہوا کہ مخناہ کی وعانہ مائے کہ فدایا جھے شراب پینا نصیب کریا فلال آئی کرا سنے کا وقی، سرایی رشتوں کے جوڑنے کا حکم ہے ان کے تو رنے کی وعانہ کرسے کہ فدایا جھے میر سے باپ سے دور رہے۔ یہاں مرقات نا فرمایا کہ مامکن چیزوں کی وعاما تکما مجمع ہے جیسے فدا جھے و تیا ہیں ان آ تکھوں سے اپنا دیدار کراد سے یا فی مرمون کو مرحوم مغفور یا رحمۃ ابتدعلیہ کہن جرم ہے مطاب مدین کا میں ہے کہ تاجا کر چیزوں کی وعائر چیزوں کی وعائر چیزوں کی وعائر چیزوں کی دعائہ کرے ورنہ قبول نہ وگی۔

یعنی تبول دعا کی دوسری شرط بیہ ہے کدا گرقبول دعایس دیر کے تو ندول تنگ ہوندر ب تعالٰی کی رحمت ہے اور اور کھو حضرت موک و بارون علیما السلام کی دعا کہ خدایا فرعون کو ہلاک کردے چالیس سال کے بعد قبول ہوئی بعنی قبول کا خہر استے عرصہ بعد ہوا، بعقوب علیہ السلام فراق یوسف علیہ السلام میں چالیس یا ای سال تک روئے گر رب تدلی کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے وائد کی رحمت سے ناامید ند ہو فرطکہ بر سے مایوس نہ ہوئے بلکہ اپنے بچول سے فرما یا وَلاَ تَاہِدُ مُوا وَن دُرْجِ اللهِ اے بچواللہ کی رحمت سے ناامید ند ہو فرطکہ بر کام کا ایک وقت ہے، دعا ما تھے جائے ، ما تکنا بندے کا کام ہے دینا رب تعالٰی کا کام اپنے کام کواس کے کام پر موتوف نہ سے کے شعر

حافظ وظیفے تبو وعا کرون است وہس دربندآں مباش کے شنیدیا نہ شنید قبول دعا کی بہت تشمیس ہیں، مدعامل جانا، دعا کی برکت سے کوئی آفت ٹل جانا دعا کا ثواب مل جانا، درجات بلند

ہوج نا، جو یکھ ہوجائے ہمارامد عا حاصل ہے۔ (بزا ڈالنا جے، جس س ۲۵۲)

حفرت ابوامامہ مؤلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی سے عرض کیا گیا: کون می دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ تو آ ب نے وقرض کیا این رائت کے پچھلے ہمراور فرض نماز کے بعد۔ (ما تکی می دعا) اسے تریزی نے روایت کیا اور کہا کہ بیرصدیث حسن ہے۔

(1505) وَعَنْ آنِ أَمَامَةُ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَيْلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آئُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آئُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آئُونُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

تخريج حليث (سان لزملى بأب ما جاء في علاد التسهيح بأليد جوص وقم: ١٠٠٠ سان النساق الكبرى بأب ما يستحب من الدعاء دبر الصلوات والمكتوبات جوص وقم: ١٠٠٠ جامع الاصول لابن اثير الكتاب الاول في الدعاء الفصل الاول جوص و ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ وقم: ١٠٠٠ والدين التين الت

شرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة الحتّان ال حديث كَتَحت لكهة بين:

آپ کے حال ت پہلے بیان ہو چکے کہ آپ تبیلہ باہلہ سے ہیں جمص میں قیام رہاحسور علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات کے وقت آپ کے حال سے ہیں جمص میں قیام رہاحسور علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات کے متعد، آپ کی سے وقات پائی رضی اللہ عند، آپ کی روایات بہت تھوڑی ہیں۔

یعنی دو وقت دعا نمیں زیاوہ قبول ہوتی ہیں ایک تو آخری رات کے پیچ میں۔ددسرے فرض نماز وں کے بعد۔خیال رہے کہ آخر جوف کی صفت ہے لیتن رات کا درمیانی حصہ جو آخری شب میں ہے اس طرح کدرات کے دوجھے کرو، آخری آ و ھے كا درمياني حصه لويمي وقت تہجد كے ليے بہتر ہے اس وقت دعائيں زيادہ قبول ہوتی ہيں اور فرض نماز سے يا توخود فرائض مراد ہیں یا پوری نماز ،لہذا بہتر میہ ہے کہ نماز پنج گانہ میں فرضوں کے بعد بھی مختفر دعا مائے اور پھرسنت و<sup>قف</sup>ل ہے فارغ ہوکر بھی دعا کر ہے کہ بیساری نماز فرض نماز شارہے۔(یزا ڈالتاجی،ج ۲ ص۱۹۳)

حفرت عبادہ بن صامت ﷺ ہےروایت ہے کہ (1506) وَعَنْ عُبَادَةً بْنِ الصَّامَتِ رَضِيَ اللهُ. عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَّنْعُو اللهَ تَعَالَى بِلَعُو يَوْ اللَّهُ اتَّاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا، أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءَ مِثْلَهَا. مَا لَمْ يَدُعُ بِإِثْمِرِ، أَوُ قَطِيْعَةِ رَحِيْ، فَقَالَ رَجُلُ مِنَ الْقَوْمِ: إِذَّا نُكُرُرُ قَالَ: "اللَّهُ آكُثُرُ". ، وَالْمَ الرِّرُمِنِ يُ وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنَّ صَعِيْحٌ". وَرَوَاتُ الْحَاكِمُ مِنُ رِّوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍهِ وَّزَادَ فِيْهِ: "أَوُ يَدِيْرَ لَهُ مِن الُاجُرِ مَقُلَها".

ہے دعا کرتا ہے۔اللہ نتعالیٰ اس کو وہی عطافر ما دیتا ہے یا اس طرح کی کوئی برائی اس سے دور فرما دیتا ہے جب تک گناہ یاقطع حمی کی دعا نہ کر ہے۔ قوم میں ہے ایک آدی نے کہا: اس وقت ہم زیادہ کریں؟ تو آ ب ہے فرمایا: الله! ال سے زیادہ عطافرمائے گا۔اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیرحدیث حسن سی ہے۔ حاکم نے فرمایا: حضرت ابوسعید ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے اور اس میں اضافہ کیا ہے۔ ( دعا کی قبولیت کی تیسری صورت) كه اس كے ليے اس جيبا اجر ذخيرہ فرما ليتا

تخريج حليث (سان ترمذي بأب في انتظار الفرج وغيرذلك جلد 5، ص 566. رقم 3573 جامع الاصول لابن اثير، الفصل الثامن في فضل الدعاء والذكر. جلد 9. ص512 رقم 740 مستدرك للحاكم. كتاب الدعاء والتكبير و التهليل جلد 1. ص670 رقم 1816 شعب الإيمان للبيهتي، بأب ذكر فصول في الدعاء يحتاج الى معرفتها. جلد 2. ص47. رقم 1128)

## شرح حدیث: میری ایک بھی دعاد نیامیں قبول نہ ہونی

حضرت الی سعید خدری رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے! کہ جناب رسول کریم صلّی الله تعالی علیه کا له وسم نے ارش و فرمایا! جب کوئی مسلمان بندہ دعا کرتا ہے تو وہ دعاضر ورقبول ہوتی ہے، بشرطیکہ! کسی گناہ یا ناجائز بات کے لئے، یاکسی بیگا نے مسلمان کی تکلیف دہی کیلئے دعانہ کی ہو لیکن اس کا اثر یا تو یہاں ظاہر ہوجا تا ہے، یا دعا کا اثر دوسری صورت میں نظر آتا ہے! کہ کوئی آسانی یا دُنیوی بلا اور مصیبت اس بندے پر تازل ہو نیوالی تھی، وہ اس کی دعاہے وقع ہوگئی۔ اور اس بندے کو

اس بلا کی خبر بھی نہ ہوئی۔ یااس کی دعا کا اثر قبیا مت میں ظاہر ہوگا۔جونہا یت ضر ورت کا دفت ہے، اور وہاں ہرا یک مماری یہ ایک مماری دعا کیں آج ہی قبول ہوتیں۔ یہ تمنا کر یگا! کہ کمیا ہی اچھا ہوتا، کہ میری ایک بھی دعا و نیا میں قبول نہ ہوتی۔ ساری کی ساری دعا کیں آج ہی قبول ہوتیں۔ یہ تنوب)
(طبرہ قبوب)

#### مصيبت كاللنا

ایک اورطویل می صدیثِ مباد که میں اس طرح بھی آیا ہے! کہ قیامت کے دن رب العالمین عُرِّ وَجُلُّ البِیٰ بندوں کوسامنے بلا کرفر مائے گا۔ تمہاری فلال فلال دعا، فلال وقت ہم نے قبول فر مائی ، گر اس کا اثر ہم نے بدل دیا۔ س کے مسلم نے فلال دعائے سبب دہ مصیبت دفع کر دی۔ اور تمہیں اس کے صدمے سے بی لیا۔ بدلے تم پرمصیبت آئے والی تھی ، ہم نے فلال دعائے سبب دہ مصیبت دفع کر دی۔ اور تمہیں اس کے صدمے سے بی لیا۔

معلوم ہوا! کہ اللہ تعالیٰ عُرِّ وَجَلَّ کی طرف سے دعا کا اثر ظاہر نہ ہونا اور آخرت کیلئے اٹھار کھنا یا کسی بلاکونال دین کمان رحمت کی دلیل ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صیبتیں بڑی آفتوں کے بٹلنے کا سبب بھی ہوتی ہے۔ اور اللہ عُرُّ وَجُلِّ اپنے بندوں کوآ زیا تا بھی ہے۔ اور مصائب وآلام گنا ہوں کے مٹنے اور ذرّ جات بلند ہونے کا سبب بھی ہوتے ہیں۔

ہماری تو یہی دعا ہونی چاہے! کہ اے پاک پروردگار عُرِّ وَجَلَّ ہمارے گنا ہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما کر پغیر آزمائش کے ہمیں دنیااور آ خِرت کی بھلائیاں عطافر ما کر ہر بلاومصیبت سے محفوظ فرما۔اور ایمان وی فیت کے ساتھ مدیخ میں موت ، جنّت البقیح میں مدفن اور جنّت الفردوس میں پیارے پیارے آ قاصلی اللہ تعالیٰ علیہ وُلہ وسلم کا پڑوں عط فرہ۔(امین بجاہ النبی ایا میں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(1507) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا:

اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
عِنْكَ الْكَرْبِ: "لَا إِلَّهَ إِلاَّ اللهُ الْعَظِيْمُ الْعَلِيْمُ، لاَ عِنْكَ الْكَرْبِ: "لَا إِلَّهَ إِلاَّ اللهُ الْعَظِيْمُ الْعَلِيْمُ، لاَ إِلَّهَ إِلاَّ اللهُ الْعَظِيْمِ، لَا إِلَّهَ إِلاَّ اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلَّهَ إِلاَّ اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلَّهَ إِلاَّ اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَرَبُ الْعَرْشِ رَبُ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْعَرْشِ وَرَبُ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، وَرَبُ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْكَرْبِيمِ، وَرَبُ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْكَرْبِيمِ، وَرَبُ الْعَرْشِ الْكَرْبِيمِ، وَرَبُ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، وَرَبُ الْكَرْبِيمِ، وَرَبُ الْكَرِيْمِ، وَرَبُ الْكَرْبِيمِ، وَرَبُ الْكَرِيْمِ، وَرَبُ اللهُ اللهُولِ اللهُ ا

۔ حضرت ابن عمبال کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے سخت پریشانی میں یہ کہتے ہے۔ اللہ کے سواکوئی عمبادت کے لائٹ کے سواکوئی عمبادت کے لائق نہیں وہ عظمت والاحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سواکوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کارب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سواکوئی عبود نہیں وہ عرش عظیم کارب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سواکوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہ آسانوں کا رب ہے اور عزت وا ہے عرش کا رب ہے اور عزت وا ہے عرش کا رب ہے اور عزت وا ہے عرش کا رب ہے۔ اور عزت وا ہے عرش کا رب ہے۔ اور عزت وا ہے عرش کا رب ہے۔ اور عزت وا ہے۔ اور عزت وا ہے۔ کرش کا رب ہے۔ کرش کا رب

تخريج حدايث (صبح بخارى باب الدعاء عند الكرب جلد 8 ص 75 رقم الحديث 6346 صبح مسلم باب دعا الكرب جلد 8 ص 85 رقم الحديث 750 مسلم باب دعا الكرب جلد 8 ص 85 رقم الحديث 7097 سنن اين مأجه بأب بالدعاء عند الكرب جلد 2 صفحه 1278 رقم 3883 مسلم احدد بن حنبل مسند عبد الله بن العبس جلد 1، ص 228 رقم 2012 مسند المزار . مسند اين عباس رضى الله عنه جلد 2 ص 315 رقم 5329)

شرح حديث بمبيع الأمّت حضرت مفتى احمر يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكية جن

کرب سے مرادوہ تخت نکلیف یارنج وغم ہے جودل کو گھیرے حلیم کے معنے بیں مذاب میں جدی نہ فر ، نے والد بھد اپنے مجرم کو باز آجانے پر بخش دینے والا اور اس کاغم وغیرہ دور کردینے والا بعنی بیہ تکلیف ہماری کسی خطاکی وجہ سے سے مرب تعالی میں معافی دے گااورا سے دور فریادے گا۔

کریم یا تورب کی صفت ہے اور مرفوع ہے یا عرش کی صفت ہے اور مجرور۔ خیال رہے کہ یہاں صرف رب تعالی کی حمد ہے دعا کا لفظ ایک بھی نبیں مگر چوتکہ کریم کی حمد ہے ، نیز ذکر اللہ ہے بلائیں ٹی اس کے لیے اس کا نام دعائے کرب ہے اور ای کا نام دفع کرب ہے۔ (لمعات ، نودی) یا یہاں زبان پر حمد ہے دل میں سوال ۔ (مرقات)

(بزاۋالناچ، چەس دس)

### ادلياء كى كرامت وفضيلت كابيان

الله تعالیٰ نے فرہ یا: خبردار الله کے ولیوں کو نہ خوف ہے اور نہ وہ شمکین ہول کے وہ جو ایمان دار صاحب تقوی ہے۔ ان کے لیے دنیا میں خوشخبری ہے اور آخرت جیل بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے تبدیل نہیں موت یہی بڑی کامیا نی ہے۔

### 110 بَابُ كُرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءُ وَفَضَلُهُمْ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (اَلاَ إِنَّ اَوْلِيَا اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمُ وَلَا هُمُ يَعْزَنُونَ ۞ الَّذِيْنَ امْنُوا وَكَانُوا يَعْنَوُنَ لَهُمُ الْبُشُرى فِي الْحَيَاةِ النُّنْيَا وَفِي الْاَخِرَةِ يَتَقُونَ لَهُمُ الْبُشُرى فِي الْحَيَاةِ النُّنْيَا وَفِي الْاَخِرَةِ لَا تَبْدِيلُ لِكُلِبَاتِ اللهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ لا تَبْدِيلُ لِكُلِبَاتِ اللهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (يونس: 62-. 64)،

نے فرما یا کہ ولی وہ ہیں جوخالص انڈ کے لئے تحبت کریں ، اولیاء کی بیرصفّت احاد بہت کثیرہ ہیں وارد ہوئی ہے۔ بعض اکا بر نے فرما یا ولی وہ ہیں جو طاعت سے قُربِ اللّٰہی کی طلب کرتے ہیں اور انڈ تعالٰی کرامت سے ان کی کا رسازی فرما تا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ النّٰد نفیل ہواوروہ اس کا حقّ بندگی اوا کرنے اور اس کی خَلق پر دہم کرنے کے لئے وقف ہو کے ۔ بیمحانی اورعبارات اگر چہ جدا گانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہرایک عبارت میں ولی کی ایک سفت بیان کروی گئی ہے جسے قرب اللّٰی حاصل ہوتا ہے بیٹمام صفات اس میں ہوتے ہیں۔ ولا یت کے در ہے اور مراحب میں ہرایک بقدرا ہے در جے کے فضل و شرف رکھتا ہے۔

( یکی بڑی کا میابی ہے ) اس خوش خبری سے یا تو وہ مراو ہے جو پر ہیزگار ایمانداروں کو تر آنِ کر یم ہیں جابجادی گئ ہے یا بہترین خواب مراد ہے جوموئ و یکھنا ہے یااس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کر شیرا حادیث میں وارد ہوا ہے اوراس کا سبب ہے کہ ولی کا قلب اوراس کی روح دونوں ذکر الّہی میں مستخرق رہتے ہیں تو وقت خواب س کے دل میں سوائے ذکر ومعرفت الہی کے اور پھی ہوتا اس لئے ولی جب خواب دیکھنا ہے تو اس کی خواب جی اورائلہ تعالٰی کی طرف سے اس کے جی میں بشارت ہوتی ہے ۔ بعض مفتر بن نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد ل ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کے لئے کیا ارشاد فریاتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اورلوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، فرمایا ہیموئ کے لئے بشارت عاجلہ ہے ۔ علیا عفرماتے ہیں کہ بیہ بشارت عاجلہ رضائے اللہ اللہ کے خویت فرمانے اللہ کے کو اس کو زمین میں اللہ کے خویت فرمانے اور قاتی کے دل میں تعریف ڈال و بینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آبیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کردیا جاتا ہے ۔ قادہ نے کہا کہ طائکہ وقت موت اللہ تعالٰی کی طرف سے بشارت دیے ہیں۔ عطاکا قول ہے کہ و نیا کی بشارت تو دہ ہے جو مل مکہ وقت موت سناتے ہیں اور آخرت کی بیشارت وہ ہے جوموئ کو جان تعلٰے کے بعد سائی جاتی کے دائی سے اللہ راضی ہے۔ (خزائن العرفان)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَهُزِى إِلَيْكِ بِجِنُ عِ النَّخُلَةِ اورالله تَعالَى نِ ارشَاد فرمايا: اور تَجُور كي جر بكر كر تَسَاقِطَ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيتًا فَكُلِي وَاشْرَنِ ) ابن طرف الاتجه برتازى بِكَ مجوري كري كي توكها ور المساقِط عَلَيْكِ رُطبًا جَنِيتًا فَكُلِي وَاشْرَنِ ) ابن طرف الاتجه برتازى بِكَ مجوري كري كي توكها ور (مريم :26,25)

شرح: شجرمريم رضى الله عنهاا ورنهم جبريل عليه السلام

حضرت عیسیٰ عدید السلام حضرت فی فی مریم کے شکم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ جب ولادت کا وقت آیا تو حضرت فی فی مریم کے شکم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ جب ولادت کا وقت آیا تو حضرت فی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنها آبادی سے بچھ دورایک تھجور کے سوکھ درخت کے یئے تنہائی میں بیٹھ گئیں اور اُسی درخت کے یئے حضرت عیسیٰ علیدالسلام کی ولادت ہوئی۔ چونکہ آب بغیر باپ کے کنواری مریم رضی اللہ تعالیٰ عنه کے شکم درخت کے یئے حضرت مریم بڑی قکر منداور بے حدادائی تھیں اور بدگوئی وطعند زنی کے خوف سے بستی میں نہیں سے بیدا ہوئے۔ اس سے حضرت مریم بڑی قکر منداور بے حدادائی تھیں اور بدگوئی وطعند زنی کے خوف سے بستی میں نہیں

آر ہی تھیں۔ اور ایک انبی سنسان زمین میں تھجود کے سو تھے درخت کے پنچ بیٹی ہوئی تھیں کہ جہاں کھانے پینے کا کوئی سامان نہیں تھا۔ نا گہال حضرت جمریل علیہ السلام اُئر پڑے اور اپنی ایڑی زمین پر مارکرایک نہر جاری کر دی اور اچانک تھجور کا سوکھا ورخت ہرا بھرا ہوکر پختہ پھل لا یا۔ سو تھے درخت میں پھل لگ جانا اور نہر کا اچانک جاری ہونا، جاشہ سے دونوں حضرت مریم رضی اللہ تعالی عنہاکی کرامات ہیں۔

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (كُلَّهَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكِرِياً الْمِحْرَابَ وَجَلَ عِنْدَهَا رِزُقًا قَالَ يَا مَزْيَهُ الله لَكِ اللهِ الْمِحْرَابَ وَجَلَ عِنْدَهَا مِنْ عَنْدِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَرُزُقُ مَنْ يَّشَاءُ هُذَا قَالَتُ هُو مِنْ عِنْدِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَرُزُقُ مَنْ يَّشَاءُ مِغَيْدٍ حِسَابٍ) (ال عمران: 37)،

اور الله تعالى نے ارشاد فرمایا: جب ذکریا اس کے پاس نیا پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہ ب سے آیا بولیس وہ اللہ کے پاس سے ہے ہے شک اللہ جے چاہے ہوگین وہ اللہ کے پاس سے ہے ہے شک اللہ جے چاہے

### شرح: محراب مريم

حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی والدہ ما جدہ حضرت مریم (رضی اللہ عنہا) کے والد کا نام عمرانا ور ماں کا نام حنہ تھا۔ جب بی بی مریم اپنی ماں کے شکم میں تھیں اس وقت ان کی ماں نے بید منت مان کی تھی کہ جو بچے پیدا ہوگا میں اس کو بیت المقدس کی فرمت کے لئے آزاد کردوں گی۔ چنانچے جب حضرت مریم پیدا ہوگی تو ان کی والدہ ان کو بیت المقدس میں لے کرکئیں۔
اس وقت بیت المقدس کے تمام عالموں اور عابدوں کے امام حضرت ذکر یا علیہ السلام ستھے جو حضرت مریم کے خالو ستھے۔
حضرت ذکر یا علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو اپنی کفالت اور پرورش میں لے لیا اور بیت المقدس کی بالائی منزل میں تمام منزلوں سے الگ ایک محراب بنا کر حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو اس محراب میں تضمرا یا۔ چنانچے حضرت مریم رضی اللہ عنہا اس محراب میں اکہ فی خدا کی عبادت میں مصروف رہنے لکیس اور حضرت ذکر یا علیہ السلام منج وشام محراب میں ان کی خبرگیری اور خورد ونوش کا انتظام کرنے کے لئے آتے جاتے رہے۔
ان کی خبرگیری اور خورد ونوش کا انتظام کرنے کے لئے آتے جاتے رہے۔

چندہ کی دنوں میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی محراب کے اندر میہ کرامت نمودار ہوئی کہ جب حضرت زکر یاعلیہ السلام محراب میں جاتے تو وہاں جاڑوں کے پھل گرمی میں اور گرمی کے پھل جاڑوں میں پاتے۔حضرت زکر یاعلیہ السلام حیران موکر پوچھتے کہ اے مریم میہ پھل کہاں سے تمہارے پاس آتے ہیں؟ تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا میہ جواب دیتیں کہ میہ پھل امتد کی طرف ہے آتے ہیں اور اللہ جس کو چاہتا ہے بلاحساب روزی عطافر ما تا ہے۔

حضرت ذکر یا علیہ السلام کو خداوند قدوس نے نبوت کے شرف سے نواز اٹھا مگران کے کوئی اولا دنہیں تھی اور وہ بالکل ضعیف ہو چکے تھے۔ برسوں سے ان کے دل میں فرز عد کی تمنام وجزن تھی اور بار ہاانہوں نے گڑ گڑا کر خدا سے اولا دِنریند کے سئے دعا بھی ما تھی تھی مگر خدا کی شان بے نیازی کہ باوجوداس کے اب تک ان کوکوئی فرز ندنہیں ملا۔ جب انہوں نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی محراب میں بیرکرامت دیکھی کہ اس جگہ بے موسم کا کیسل آتا ہے تو اس وقت ان کے دل میں خیال آیا کہ میری عمراب اتنی شعیفی کی ہوچکی ہے کہ اولا دکے پیٹل کا موسم ختم ہوچکا ہے۔ مگر وہ اللہ جو حضرت مریم کی محراب میں ہیں جو معافر مادے۔ چنانچہ آپ نے کر اب میں ہیں ہیں میں ہیں مطافر مادے۔ چنانچہ آپ نے کراب مریم کمیں موسم کی اولا دکا کیسل عطافر مادے۔ چنانچہ آپ نے کراب مریم کمیں موسم کی وعامقبول ہوگئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بڑھا ہے میں آپ کو ایک فرزند عطافر مایا جن کا نام فور مداوند عالم نے بیٹی مطافر مایا۔

# حضرت مريم رضى التدعنها باكرامت وليه بين

وا تعہ مذکورہ ہے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہاصاحبِ کرامت اور مرتبہ ولایت پر فی کز ہیں کیونکہ فدا کی طرف ہے۔ ان کی محراب میں پھٹل آتے تھے اور وہ بھی جاڑوں کے پھل گری ہیں اور گری کے پھل جاڑوں میں۔ بیان کی است بیان کی محراب میں پھٹل آتے تھے اور وہ بھی جاڑوں کے پھل گری ہیں اور گری کے پھل جاڑوں میں۔ بیان کی ایک بہت ہی عظیم الشان اور واضح کرامت ہے جوان کی ولایت کی شاہدعدل ہے۔

# عبادت گاہ مقام مقبولیت ہے

اس واقعہ سے میکھی ثابت ہوا کہ اللہ والیاں بس جگہ عبادت کریں وہ جگہ اس قدر مقدل ہوج تی ہے کہ وہ اس دمقد ک ہوج تی ہے کہ وہاں رحمت خداوندی عز وجل کا نزول ہوتا ہے اور وہاں پر دعا نمیں مقبول ہوا کرتی ہیں جیسا کہ حضرت زکر یاعلیہ السلام کی دعا محراب مریم میں مقبول ہوئی۔خالانکہ وہ اس سے پہلے ہیت المقدس میں بار بارید دعاما نگ بچکے تھے مگر ان کی مراد پوری نہیں ہوئی تھی۔

قبروں کے بیاس دعا:۔ جہان اللہ کے مقبول بندے اور مقبول بندیاں چندون بیٹھ کرعباوت کریں جب ان جگہوں پر دعا تمیں مقبول ہوتی ہیں تو ان مقبولان بارگا و اللهی کی قبروں کے بیاس جباں ان بزرگوں کا پوراجسم برسہا برس تک رہا ہے، وہاں بھی ضرور دعا تمیں مقبول ہوں گی۔ چنانچے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب کسی مسئلہ کاحل میرے لئے مشکل ہوجا تا تھا تو میں بخداد جا کر حضرت امام اعظم ابو حفیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے بیاس بیٹھ کر اپنے اور خدا کے ورمیان امام مردوی کی مبارک قبر کو وسیلہ بنا کر دعا ما تا تھا تو میری مراد برآتی تھی اور مسئلہ کی ہوجا یا کرتا تھا۔

( الخيرات الحسان ، الفصل الخامس والثلاثون في نادب الائمه معه في ممانة الخ بص • ٢٣ )

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جبتم ان سے
اور جو کھے دواللہ کے سوابو جتے ہیں سب سے اسک ہوجا کا
تو غار میں بناہ لوتمہار ارب تمہار سے لئے اپنی رحمت
کچیلا دے گا اور تمہار سے کام میں آسانی کے سامان
بنادے گا اور تمہار ہے کام میں آسانی کے سامان
بنادے گا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب

وَقَالَ تَعَالَى: (وَإِذِ اعْتَزَلْتُهُوْهُمُ وَمَا يَغُبُلُونَ إِلاَّ اللهَ فَأُووا إِلَى الْكَهُفِ يَنْشُرُ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا رَبُّكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا وَبُكَمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا وَبُكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا وَتَرَى الشَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلَا اللللْمُ اللللْمُ اللَّهُ الللّهُ اللللْمُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ ال

(الكهف: 18-17)

الله المهارة الناسة فارسة الني طرف في جاسم اور جب أو بها من الني من بالعي طرف كن اجا تا م

### شرح: اسحاب کہف (غاروالے)

حضرت میسی علیہ السلام کے آسان پر اٹھا گئے جانے کے بعد عیسائیوں کا حالؓ بے حد شراب اور نہایت ابتہ ہو تمیا۔ لوگ بت پرتی کرنے لگے اور دوسروں کو بھی بت پرتی پر مجبور کرنے لگے۔خصوصاً ان کا ایک بادشاہ دقیا نوستواس قد . ظالم تھا کہ جو تھی بت پرتی سے انکار کرتا تھا یہ اُس کولل کرڈ الٹا تھا۔

اصحاب کہف کون ہتے؟:۔امسحاب کہف شہراُ نسوس کے شرفاء ہتے جو بادشاہ کےمعزز در باری بھی ہتے۔ محربہ اوگ ماحب ایمان اور بت پرتی ہے انتہائی بیز ارتھے۔ دقیانوس کے ظلم و جبرے پریٹان ہوکر بیلوگ اپناایمان بجانے کے لئے اُس کے در بارے بھاگ نکلے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہوئے اور سو سکتے ، تو تین سو برس سے زیادہ عرصے تک ای حال میں سوتے رہ گئے۔ دقیا نوس نے جب ان لوگوں کو تلاش کرایا اوراُس کومعلوم ہوا کہ بیلوگ غار کے اندر ہیں تو وہ بے حدیثاراض ہوا۔ اور فرط غیظ وغضب میں سے تھم دے دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار اُٹھا کر بند کردیا جائے تا کہ بیلوگ اُسی میں رہ کرمرجا نمیں اور وہی غاران لوگوں کی قبر بن جائے ۔گر د قبا نوس نے جس محض کے میرو میاکا مکیا تفاوہ بہت ہی نیک دل اورصاحب ایمان آ دی تھا۔ اُس نے اصحاب کبف کے نام اُن کی تعدا داور اُن کا پوراوا قعدا یک تختی پر محندہ کرا کرتا نے کے صندوق کے اندیوز کھ کر دیوار کی بنیاد میں رکھ دیا۔اورای طرح کی ایک تخبی شاہی خزاند میں بھی محفوظ کرادی۔ پچھ دنوں کے بعد دقیانون بادشاہ مرکمیا اور ملطنتیں برلتی رہیں۔ بیہاں تک کہایک نیک دل اور انصاف پرور بادشاہ جس کا نام بریدروس تھا ،تخت نشین ہواجس نے اڑسٹھ سال تک بہت شان وشوکت کے ساتھ حکومت کی۔اُس کے دور میں ندہبی فرقہ بندی شروع ہوگئ اور بعض لوگ مرنے کے بعداً تھنے اور قیامت کا انکار کرنے کے قوم کا پیرحال ویکھ کریادشاہ رنج وغم میں ڈوب ممیااور دہ تنہائی میں ایک مکان کے اندر بند ہو کر خداوند قدوس عزوجل کے دربار میں نہریت بے قراری ے ساتھ کریدوزاری کرے دعائیں مانگنے لگا کہ یا اللہ عزوجل کوئی ایسی نشانی ظاہر قرمادے تا کہ لوگوں کومرنے کے بعد زندہ ہوکرا تھنے ادر تیامت کا یقین ہوجائے۔ بادشاہ کی بیدعامقول ہوگئ اوراجا نک بکریوں کے ایک چرواہے نے اپنی بکریوں کو تضمرانے کے لئے ای غار کو نتخب کیا اور دیوار کو گرا دیا۔ دیوار گرتے ہی لوگوں پر ایسی ہیبت و دہشت سوار ہوگئی کہ دیوار ترانے دالے ارزہ براندام ہوکروہاں سے بھاگ گئے اوراصحابِ کہف بحکم البی اپنی نیندے بیدار ہوکر اٹھ بیتے اور ایک دوسرے سے سلام دکلام میں مشغول ہو گئے اور تماز بھی اوا کرلی۔ جب ان لوگوں کو بھوک بگی تو ان لوگوں نے اپنے ایک ساتھی پملیخا ہے کہا کہتم ہازار جا کر پچھ کھا ٹالاؤاور نہایت خاموثی نے بیجی معلوم کرو کہ دقیا نوسہم لوگوں کے بارے میں کیا ا رادہ رکھتا ہے؟ بمینخا غار ہے نکل کر بازار گئے اور بیدد بکھے کرحیران رہ گئے کہ شہر میں ہر طرف اسلام کا چرج ہے اور ہوگ

اماز نید معزیت میسی مالیدالسالام کا کلمه پراهدی بیاتی بید منظرد کیونرگونیرت ۱۶ ک کدالهی به ما جرا بیات ایدال ب تو دیمان واسفام کا نام لین مجی جرم تما آخی بیدانتقلاب کهال سے اور کیونکر آگیا؟

حکام نے غار پر پہنچ کرتا ہے کا صندوق برآ دکیا اورائی کے اندر سے تحقی نکال کر پر ھاتو اُسی تحقی پر اصی ہے ہف کا نام پہنی تحریر بھا کہ بیمومنوں کی جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیا نوس بادش و کے توف ہے اس غاریش بناہ کر ایس ہوگی ہے۔ ہم یہ صل اس سے کہتے ایس بناہ کر ایس ہوگی ہے۔ ہم یہ صل اس سے کہتے ایس کہ جب ہمی ہمی بیر فار کھلے تو اس کے جال پر مطلع ہوجا ہمی۔ دکام تختی کی عبارت پڑھ کر جران رو گئے۔ اور ان کو گول نے اپنی بہنچا تو اصحاب کہف کے حال پر مطلع ہوجا ہمی۔ دکام تختی کی عبارت پڑھ کر جران رو گئے۔ اور ان کو گول نے اپنی بہنچا تو اصحاب کہف نے غارت نگل کر بادشاہ سے محافتہ کیا اورا پئی سرگزشت بیان کی۔ بید روس و دش میں سے دوس محافتہ کیا اورا پئی سرگزشت بیان کی۔ بید روس و دش صحبد دیس کر کر حداد ندتد وی کا شکر اوا کر نے لگا کہ میری و ما تبول ہوگئ اورا لند تعالی نے ایک نش کی موہر کر دی ہوگئا ور سے سے معافتہ کیا اور مار کے بار میں ہوگیا۔ اس سے بھی اللہ تعالی تیری بادشاہ کی کو د ما تمیں و سے کے کہ اللہ تعالی تیری بادشاہ کی کو د کا تعالی فرما کے در و گئا اور مار کہ کار کر تحداد تھا گی نے ان کوگول کو وفات و سے دی۔ بھرا صوب کے انداز کی کا صند و تر بو کر اسحاب کہف اس مالت میں اند تھائی نے ان کوگول کو وفات و سے دی۔ بادشاہ میدودوں نے سال کی کاری کا صند و تر بو کر اسحاب کہف اس مالت میں اند تھائی نے ان کوگول کو وفات و سے دی۔ بادشاہ میدودوں نے سال کی کاری کا صند و تر بو کر اسحاب کہف

کی مقدس لاشوں کواس میں رکھوا دیااور اللہ تعالی نے اصحاب کہف کا ایسار عب اوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیا کہ کسی کی مید مجال نہیں کہ غار کے منہ تک جاسکے۔اس طرح اصحاب کہف کی لاشوں کی تفاظت کا اللہ تعالیٰ نے سامان کر دیا۔ بھر بیدروس باوشاہ نے غار کے منہ پر ایک مسجد بنوا دکی اور سالانہ ایک دن مقرد کر دیا کہ تمام شہروا لے اس دن عید کی طرح زیارت کے لئے آیا کریں۔ (خازن منج سیس ۱۹۸۰۔۲۰۰)

حضرت ابومجمد عبدالرحمن بن ابو بكرصديق كالسب روایت ہے کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ ستھے اور ایک بار رسول اللہ 🖀 نے قرمایا: جس کے پاس دو آ دمیوں کا كهانا ہے وہ تيسرے كوساتھ لے جائے اورجس كے پاس جار کا کھانا ہے وہ یا نچویں جھٹے کو لے جائے باجس طرح آپ نے فرمایا: حصرت ابو بحرصدیق علی تین آ دی لے کئے اور نبی کریم 🏚 دس آ دمی لے گئے حضرت ابو بكر هي في شام كا كھانا رسول الله 🖀 ك پاس تناول فرما یا مچرکھبرے رہے حتیٰ کہ نمازعشاء پڑھی بھررات کا کچھ حصد گزر جانے کے بعدرسول اللہ 🍇 ا بے گھر تشریف لے گئے۔ پس جب دات کا پچھ حصر کر عميا جتنا الله في جابا آب واليس آئة توآب كى بيوى نے کہا: آپ کوآپ کے مہمانوں سے سے نے روکا ہے؟ كها: كميا توفي ان كو كها ناتبيس كهلايا؟ تو وه كهني لكيس: انہوں نے آپ کے آئے سے پہلے کھانے سے انکار کر دیا'ان پر کھانا بیش کیا ہے۔حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں كه مين جاكر حييب كميا "آب نے فرما يا: اے نا دان! اور برا مجلا کہا اور مجھ پر غصہ کیا اور مہمانوں سے کہا کھ و' تمہارے لیے برکت شہوراللد کی قشم میں اس کو بھی نہ چکھوں گا۔ کہتی ہیں اللہ کی قشم! ہم جولقمہ بھی اٹھاتے نیچے ے اور زیادہ بڑھآ تا۔ حتیٰ کہ سب شیر ہو گئے اور کھا نا

(1508) وَعَنْ أَبِي مُعَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْلَ بْنِ أَبِي بَكْرِ نِ الصِّنْدِيْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: 'أَنَّ أَضْعَابَ الصُّفَّةِ كَالُوا أَنَاسًا فُقَرَا ۗ وَأَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: ﴿ مَنْ كَانَ عِنْكَهُ طَعَامُ اثَّنَدُنِ فَلْيَنْهُ مَنْ بِثَالِبِهِ، وَمَنْ كَأَنَ عِنْدَةُ طَعَامُر اَزْبَعَةٍ، فَلْيَدُمُّ ثِغَامِسٍ بِسَادِسِ أَوُ كَمَا قَالَ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، جَأَءً بِعْلَاكَةٍ، وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، وَأَنَّ آبًا بَكْرِ تَعَشَّى عِنْكَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِكَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجِّعَ، فِهَا يَعُدَمَا مَطَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ. قَالَتِ امْرَآتُهُ: مَا حَبَسَك عَنْ آَضْيَا فِكَ؛ قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ؛ قَالَتْ: أَبَوْا حَثَّى تَجِيْنَ وَقُلُ عَرْضُوا عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَلَهَبتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ: يَا غُنْثُرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا لَا هَنِيْناً وَاللَّهِ لِا أَظْعَمُهُ أَبُّنَّا، قَالَ: وايُمُ اللهِ مَا كُنَّا تَأْخُذُ مِنَ لُقُمَةٍ إِلاَّ رَبّا مِنُ آسُفَلِهَا آكارَ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا. وَصَارَتُ أَكْثَرَ مِثَا كَانَتُ قَيْلَ ذٰلِك. فَنَظرَ إِلَيْهَا آبُو بَكْرِ فَقَالَ لِإَمْرَ آتِهِ: يَا آخُتَ يَنِيْ فِرَاشٍ مَا هٰذَا؛ قَالَتُ: لاَ وقُرَّةٍ عَيْنِيْ لَهِيَ الْأِنَ آكُثُرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثلاَثِ مَرَّاتٍ! فَأَكَلَ مِنْهَا آبُوْ بَكُرِ وَّقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّيْظِانِ،

يَعْنَى: بَرِيْنَهُ. ثُمَّ أَكُلَّ مِنْهَا لُقْبَةً. ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى
النَّهِي مَثَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتُ عِنْدَةً.
وَكَأْنَ بَيْلُنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدً، فَمَعَى الْأَجَلُ،
فَتَقَرَّقْنَا اثْنَىٰ عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكُلُوا مِنْهَا
النَّاسُ، اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكُلُوا مِنْهَا
ابْنَعُونَ.

وَفِيُ رِوَايَةٍ: فَعَلَفَ ابُو بَكُرٍ لَا يَطْعَبُهُ، فَعَلَفَ ابُو بَكُرٍ لَا يَطْعَبُهُ، فَعَلَفَ الطَّيْفُ. - آوِ الْاَضْيَافُ. الْمَرَّاةُ لاَ يَطْعَبُهُ أَوْ يَطْعَبُوهُ حَتَّى يَطْعَبَهُ وَقَالَ ابُو الْمُرَاةُ لاَ يَطْعَبُهُ أَوْ يَطْعَبُوهُ حَتَّى يَطْعَبَهُ وَقَالَ ابُو الْلَّا يَطْعَبُهُ أَوْ يَطْعَبُوهُ حَتَّى يَطْعَبُهُ وَقَالَ ابُو اللَّهُ يَكُرٍ: هٰلِهُ مِنَ الشَّيُطْنِ الْمَنَا بالطَّعَامِ فَاكَلَ بَكُرٍ: هٰلِهُ مِنَ الشَّيُطْنِ الْمَنَا بالطَّعَامِ فَاكَلَ وَاكَلُوا الْمَيْعُونَ لُقُبَةً إِلاَّ رَبَتْ مِنَ الشَّيْطِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَنَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَنَا مَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا مَا اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا مَ فَذَا كُنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ فَذَا كُنَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ فَذَا كُنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ فَذَا كُنَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ فَذَا كُنَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ فَا كُلُوا اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ الْكُنُ الْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا هُ الْمَالِمُ الْمَالِمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمَنَا هُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمَنَا هُ الْعَلَامُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمَنَا اللّهُ عَلَيْهُ وَمَنَا هُ الْعَلَامُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمَنَا الْمُعُ عَلَيْهُ وَمَنَا هُ مِنْ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْهُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ

جنا تا اس بی بی زیادہ ہو گیا۔ تو ابو بر مدات نے ابنی بیوی کی طرف و یکھا اور کہا اے بی فراس کی بین ایر کی ہے ہوں کی طرف و یکھا اور کہا اے بی فراس کی بین ایر کی ہے ہوں کی معندک کی جم اب یہ یقینا بیلے سے تین حصر زیادہ ہے۔ تو اس میں سے ابو بر مدین مولان نے کھا یا اور کہا میرات کھا نا دہ تو شیطان کی طرف سے تھا۔ پھر اس سے ایک لقمہ کھا یا پھر اس کورسول سے تھا۔ پھر اس سے ایک لقمہ کھا یا پھر اس کورسول اللہ دی کے طرف اٹھا کرنے گئے۔ وہ کھا نا آپ کے باس تی تھا۔ جار سے اور ایک قوم کے در میان معاہدہ تھا اس کی مدت کھل ہوگئ تو ہم بارہ آ دی بھر سے ہوئے اس کی مدت کھل ہوگئ تو ہم بارہ آ دی بھر سے ہوئے وار ہر ایک کے ساتھ گئی آ دی تھے۔ اللہ تعالی بی جانتا ہے۔ ہر آ دی کے ساتھ گئے آ دی تھے۔ اللہ تعالی بی حانتا ہے۔ ہر آ دی کے ساتھ گئے آ دی تھے۔ اللہ تعالی بی حانتا ہے۔ ہر آ دی کے ساتھ گئے آ دی تھے۔ اس ان

اورایک روایت پس ہے کہ حضرت ابو بھرنے تشم اٹھائی کہ اس کونہ کھا بھی گے تو ان کی بیوی نے بھی حلف اٹھایا کہ وہ اس کونہ کھائے گی۔ تو مہمان یا مہمائوں نے بھی کھانا نہ کھانے کی شم اٹھائی کہ جب تک آپ نہیں کھا بھی کھانا نہ کھانے کی شم اٹھائی کہ جب تک آپ نہیں کھا بھی کھانا ہے ہے بھی کھانا نہ کھان کی طرف سے ہے۔ چنا نچہ آپ نے کہا یہ کھانا منگوا کر کھایا اور مہمائوں نے بھی کھایا۔ تو وہ جولقمہ اٹھائے نے اس سے ذیا دہ براہ ہوا تا تو آپ کہا اے بی فراس کی بہن! بہدیا ہے؟ تو وہ کہنے لگیں: میری آٹھ کی فراس کی بہن! بہدیا ہے؟ تو وہ کہنے لگیں: میری آٹھ کی فراس کی بہن! بہدیا ہے؟ تو وہ کہنے لگیں: میری آٹھ کی فراس کی بہن ابہوں نے کھایا اور رسول فراس کی جہم نے اس انہوں نے کھایا اور رسول اللہ کھایا۔ اور رسول سے کھایا اور رسول سے کھایا۔

وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّ آبَا بِكُرِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْنِ: كُوْلُكُ أَطْنِيَا فَكَ، فَوَالِي مُنقطلتُ إِلَى التَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاقُرُغُ مِنْ قِراهُم قَبْلُ آنُ آجِيجٌ، فَانْطَلَقَ عَبُدُ الرَّ مُنْ الرَّ مُنْ فَأَتَاهُمْ بِمَنَّا عِنْدَةً فَقَالَ: اطْعَهُوا ، فَقَالُوا: أَيْنَ رَبُّ مَلْزِلِعاً: قَالَ: اطْعَبُوا، قَالُوا: مَا كَعُنُ بِأَكِلِيْنَ حَتَّى يَجِيئَ رَبُّ مَنْ ذِلِنَا، قَالَ: اقْبَلُوا عَنَا قِرَاكُهُ، فَإِنَّهُ إِنَّ جَأَةً وَلَمْ تَطْعَنُوا. لَتَلْقَارَنَ مِنْهُ فَأَبُوا ، فَعَرَفُتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَى فَلَمَّا جَأَةً تَنَجَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ: فَأَخْبَرُوْتُهُ فَقَالَ: يَا عَبُلَ الرَّحْسِ، فَسَكَتُ: ثُمَّ قَالَ: يَا عَبُلَ الرَّحْلِ، فَسَكَتُ، فَقَالَ: يَا غُنْكُرُ ٱقْسَمْتُ عَلَيْك إِنْ كُنْتَ تُسْبَعُ صَوْتِيْ لَبَا جِئْتَ الْخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: سَلُّ اَشْيَافَك، فَقَاٰلُوا: صَنَكَ، اَتَأْنَا بِهِ. فَقَالَ: إِنَّمَا الْتَظَرُ مُونِي وَاللهِ لا ﴿ أَطَعَهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْإِخَرُونَ: وَاللَّهِ لاَ نَطْعَبُهُ حَثَّى تَطْعَبَهُ فَقَالَ: وَيُلَكُمُ مَا لَكُمُ لاَ تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمُ؛ هَاتِ طَعَامَك، فَجَآءً بِهِ، فَوَضَعَ يَدَةُ فَقَالَ: بِسُمِ اللهِ. الْأَوْلَى مِنَ الشَّيْظِي، فَأَكَّلَ وَأَكَلُوا. مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ.

اورایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بحر واق نے عبدالرحن سے قرمایا اسپے مہمانوں کو لے ماسمیں۔ میں رسول الله الله كالمرف جاريا مون إنوان كي مهمان نوازي ے میرے آئے سے بہلے فارغ ہوجانا عبدالرحمن جلے مستق توجو پھھان کے پاس تفاان کے پاس لائے اور کہا کھاؤ۔انہوں نے کہا جارے اس محرکا ما مک کہاں ہے کہا کھانا کھالو۔ انہوں نے کہا ہم اس وقت تک نہ كما ي سن جن جب تك صاحب منزل ندم جائے-كبا ہاری مہمان نوازی قبول کرد۔ آگردہ آئے اور تم نے کھانا ند کھایا ہوگا تو وہ ہم سے تاراض ہون کے۔انہوں نے انکارکیا۔اب میں سمجھ کیا آپ مجھ پر ناراض ہوں سے۔ يس جب وه آئے تو ہيں ايك طرف ہو كيا۔ آپ نے كہا تم نے کیا کیا۔ انہوں نے بنایا تو آپ نے آواز دی اے عبدالرحمن میں چپ رہا کہا اے بے وفامیں تجھ پرقشم ڈالٹا ہوں کے نکل آ اگر تومیری آواز سن رہاہے تو میں نکلِ آیا۔ میں نے کہامہمانوں سے بوجیدلیں۔انہوں نے کہا بين كہتا ہے بيہ مارے پاس كھانالا يا تھا۔ فرمايا: تم نے ميراانتظاركياالله كي قتيم ميں اس كوآج رات نه چڪھول گا۔ مہمانوں نے کہااللہ کی شم! ہم بھی آپ کا کھا تا نہ کھا تعیں مے حتیٰ کہ آب جارے ساتھ کھائیں۔آب نے فرمایا: تم پر بڑے کی بات ہے۔تم میری مہمان نوازی کو قبول كيون نبيس كرتے۔ ابنا كھانا لاؤ وہ اس كولائے تو آپ نے اپتاہاتھ رکھ دیا اور کہا: اللہ کے نام سے شروع کہا فتعم شیطان کی طرف ہے تھی۔ پھر آئی نے اور مہمانوں نے کھاٹا کھایا۔ (منفق ملیہ)

دو فی از اور تا این معمد پر پیش نون ساکن اور تا کے ساتھ تھوئی: جاہل کو کہتے ہیں۔ جد گاغ: کالی کو کہتے ہیں۔ جد آغ کا کے کہتے ہیں۔ جد گاغ کا گئے کے معنی ہیں بھی آتا ہے۔ تیجوں علی جیسے ہیں جہتے ہوئے ہوں جیسے ہوں جسم پر زیر کے ساتھ مطلب ہے جمعہ پر سخت غصے ہوں

قَوْلُهُ: عَنْ تَرْبِعُنْ بِعَنْ مُعْجَبّةٍ مَضْبُوْمَةٍ ثُمَّ نُوْنٍ سَا كِنَةٍ ثُمَّ ثَاءٍ مُعَنَّ مُعْجَبّةٍ مَضْبُوْمَةٍ ثُمَّ نُونٍ سَا كِنَةٍ ثُمَّ ثَاءٍ مُّ مُنَّ تَعَةٍ وَهُوَ: الْعَبِيُّ الْجَاهِلُ وَقَوْلُهُ: الْعَبِيُ الْجَاهِلُ وَقَوْلُهُ " يَجِلُ الْقَطْعُ قَوْلُهُ " يَجِلُ الْقَطْعُ قَوْلُهُ " يَجِلُ عَلَى هُو بِكُنْ مِ الْجِيْمِ : أَنِي يَغْضَبُ . عَلَى هُو بِكُنْ مِ الْجِيْمِ : أَنِي يَغْضَبُ .

تخريج حدايث: (صيح بخارى بأب السبرمع الضيف والاهل جلد 1، ص 124 رقم 602 صيح مسدم بأب اكرام الضيف و فضل ايثارة جلد 6، ص 130 رقم 5486 مستد البزار مستد عبدالرجن بن أبي بكر الصديق رضى الله عنها جلد 1 من 354 رقم 237 مستد امام احدد بن حتيل مستد عبدالرجن بن أبي بكر الصديق رضى الله عنها . جلد 3 من 237 رقم 1712)

شرر حدیث علیم الأمّت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
حضرت عبدالرحمن جناب صدیق الم مرک بڑے بیٹے اور جناب عائشہ صدیقہ کے سکے بھائی ہیں، ان دونوں کی والدہ جنب
ام رومان ہیں، آپ کا نام پہلے عبدالکعہ تھا، صدیبیہ کی سال اسلام لائے حضور انور نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا۔ (اشد ومرقات)
صفہ کا ترجمہ ہے چبوترہ مسجد نبوی شریف کے مصل ایک چھتا ہوا چبوترہ بنایا گیا تھا جس میں وہ حضرات رہتے تھے۔ ان
جنہوں نے اپنے کوطلب علم اور خدمت دین کے لیے وقف کرویا تھا، بید حضرات ستر سے آئیس اسحاب صفہ کہتے تھے۔ ان
حضرات میں مشہور صحابہ کرام بیہ ہیں ابو ذر غفاری، تھار این یام ،سلمان فاری، صہبیب، بلال، ابو ہریرہ، خبب ابن
ارت، حذیفہ ابن مجان ، ابوسعید خدری، بشیر ابن خصاصہ ، ابوسو ہے وغیر ہم رضی الله عنہم ، آئیس حضرات کے متعلق یہ آیت
کریر نازل ہوئی دَاف بیڈن فَسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَان عُونَ دَبُّهُمُ اللهِ ﴿ رَمِقَتُ

ان حضرات کا کھانا بینا مدینہ دالوں کے ذمہ تھا، اب تک بینی دستور چلا آر ہاہے کہ دینی علم کے طلب ءمساجد میں رہتے جیں اورمسلمان محلہ والے ان کے مصارف بر داشت کرتے ہیں ای ظرح دین چل رہا ہے اور جاتا رہے گا۔

یعن آج وا تعدیہ ہوا کہ جناب ابو بکرصد ہی تین طالب علم لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس طلباء کومہمان بنایا بید ل نا ہمیشہ کے لیے نہ تھا صرف رات کے لیے تھا۔ بعض تخی مسلمان اینے ہاں طالب علموں کامستقل کھا نالگادیتے ہیں ہے، ن ک ہمت ہے، سب سے بہتر صدقہ جادیہ یہ ہے کہ کسی کواپٹے خرچہ سے عالم بنایا جاوے جیسے امام اعظم نے امام ابو یوسف کواپ خرچہ پرا بن تعلیم سے جیدعالم بلکہ امام مجتهد بنادیا جن کافیض تا قیامت رہے گا۔

یعنی حضرت ابو بکرصد این عشاء کی نماز تک حضور صلی الله علیه وسلم کے گھر شریف پررہے، پھر حضور کے ساتھ نمی زعش ء پڑھی پھڑ بعد عشاء حضور کے گھرلوٹ گئے اور بعد نماز عشاء حضور کے ساتھ کھانا کھا یا اس میں رات کافی گزرگنی۔ ادھر حضرت صدیق اکبر کے مہمان سارے گھروالے آپ کے منتظر ہے کسی نے کھانا نہیں کھایا ،ان کا خیال تھا کہ جنب صدیق کے آنے پرسبل کرکھائی مے، صاحب خانہ کا انتظار سنت صحابہ ہے جیسا کہ معلوم ہوا۔

یعنی تمہارے دیر سے آنے سے تمہارے مہمانوں کو تکلیف ہو کی وہ اب تک بھوکے ہیں تم بہت دیر ہے آئے ،الی یا تنبی ہواہی کرتی ہیں اس میں ہےاد بی یا محتاخی کاسوال پیدانہیں ہوتا۔

آپ نے سوال کیا کہتم نے مہمانوں کومیرے بغیر ہی کیوں کھا تانہیں کھلا دیا ،انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے کھا نا پیش کیا تفاظر مہمانوں نے کہا کہ ہم جناب صدیق اکبر کے ساتھ ہی کھا تیں ہے،اس زمانہ بیس قاعدہ تھا کہ مہمان میز بان م کرکھا نا کھاتے ہتھے اب بھی عرب بیس بیہی دستورہے۔

جناب صدیق اکبر کوخیال ہوا کہ ہمارے گھروالوں نے مہمانوں سے بوں بی رسٹا کھانے کے لیے کہا ہوگا اصرار نہیں کیا ہوگا ورنہ وہ ضرور کھا لیتے اس لیے آپ گھروالوں پر ناراض ہوئے اور کھا نانہ کھانے کی تشم کھالی۔ (مرقات)

نی بی صاحبہ کا نہ کھانے کی قشم کھالیں اس لیے تھا کہ خاوند کے بغیر بیوی کھانا کھالیہا معیوب بجھتی ہیں بینی اگرآپ بھو کے رہیں گئے تو میں بھی بھوکی رہوں گی مہمانوں نے خیال کیا کہ ہماری وجہ سے بیآ پس کی شکر رنجی ہوئی تو وہ بولے ہم مجی نہیں کھائیں سے ہم لوگ اس خانہ بنگی کا باعث بے مطلب یہ ہے کہ آپ لوگ پہلے آپس میں صلح کریں پھر ہم کھانا کھائیں گے۔

اہلی عرب خصوصا مسلمان مدینہ اپنے مہمانوں کا بڑا احترام کرتے ہے اور کرتے ہیں اکئی ہرضد پوری کرتے ہیں اس لیے آپ نے اپنے مہمانوں کی خاطر اپنی قشم توڑ دی ، اب بھی مہمان کی خاطر نقلی روزہ توڑ دینا جائز ہے جب کہ مہمان روزہ دار میزبان کے بغیر کھاٹانہ کھائے ، یوں ہی اگر مہمان روزہ دار مواور میزبان کھائے کی ضد کرے تو مہمان نقلی روزہ تو رسکتا ہے گرفضا واجب ہوگی۔

بیہ ہوئی جناب صدیق اکبری کرامت یعنی خود آپ اور آپ کے مہمان بلکہ سب تھر والے جب ایک لقمہ برتن سے
اٹھاتے تو اس جگہ بیالہ بیں نیچ سے کھانا اور نمودار ہوجاتا جو اٹھائے ہوئے لقمہ سے زیادہ ہوتا سبحان اللہ! کرامت مجز سے
گفتم سے ہے کہ کھانے کی برکت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجز ہی ہے حضرت صدیق اکبری کرامت ہیں۔

اس سے سے کہ کھانے کی برکت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجز ہی ہے حضرت صدیق اکبری کرامت ہیں۔

اس سے سے کہ کھانے کی برکت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجز ہی ہے حضرت صدیق اکبری کرامت ہیں۔

آپ کی بیوی صاحبہ کا نام ام رومان ہے،آپ قبیلہ بن فراس سے تھیں اس لیے جناب صدیق نے انہیں اخت بنی فراس فرما یا بینی اس قبیلہ دالوں کی بہن۔

قہاقا عینی لینی آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد حضور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بیں۔(اشعہ)

لینی پیکھانا کھا چکنے کے بعد پہلے سے تین گنازیادہ ہو گیار فقط اندازہ ہے۔

سبحان الله! كيهامبارك كھاناتھا كەاسے جناب صديق اكبران كے گھر دالوں النے مہمانوں نے بھی كھايا اور آخر ميں

خاتم النبین ملی الله علیه وسلم نے بھی کھا یا وہ کھا نا تو میارک درمیارک ہوگیا۔ نینی وہ حدیث مصابع میں بہال تھی گرہم نے مناسبت کے کا ناسے باب المعجز ات میں بیان کر دی۔

(بزا دالمناجي، ن٥٨مر١٩١)

حضرت ابو ہر مرہ کی ہے دوایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: تم سے بہلی امتوں میں سے بجواول میں سے محدث ہوتا) تواگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ (بخاری) مسلم نے یہ صدیث حضرت عائشہ ہی ہے دوایت کی ہے اور دونوں دوایات میں ایون دہب نے کہا کہ محدثوں کا معنی ہے روایات میں ایون دہب نے کہا کہ محدثوں کا معنی ہے الہام کے گئے۔

(1509) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةُ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: اللهُ عَنْهُ قَالَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقَلْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقَلْ كَانَ فَيَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ يَبْكَ فِي فَيهَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمْمِ كَاشَ مُّعَدَّدُونَ. فَإِنْ يَبْكَ فِي فَيهَا قَبْلُكُمْ مِنَ الْأُمْمِ كَاشَ مُّعَدَّدُونَ. فَإِنْ يَبْكَ فِي الْمُعَادِينَ فَإِنْ يَبْكَ فِي اللهُ عَمْرُ ". رَوَاهُ البُعَادِينَ مِنَا وَرَوَاهُ البُن مُسْمِمُ قِنْ رِوَايَةً عَالِشَةً وَفِي رِوَايَةً مِنَا لَا ابْن اللهُ عَلَى ابْن اللهُ عَلَى ابْن اللهُ عَلَى ابْن اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ

تخریج حلیت : رصیح بخاری باب مناقب عربن الخطاب ابي حفص القرشي رضي الله عنه، جلب 5. ص 12، رقم 3689 صیح مسلم، باب من فضائل عروض الله تعالى عنه، جلب 7. ص 115، رقم 6357 مسئد الحبيدي، احاذيب عائشه رضي الله عنها، جلب 1، ص 123، رقم 253 جامع الاصول لاين اثير الجزري، ذكر عربن الخطاب رضي الله عنه، جلب 8، ص 610، رقم 6435)

شرح حديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد بإرخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كيّق الله: من نسب الرئيس المراس المراس

ال فرمان عالی کے بہت مطلب ہو سکتے ہیں۔آسان مطلب سے کہ محدثون سے مراد ہیں صاحب وہی انبیا وکرام یعنی گرشتہ امتوں ہیں حضرات انبیا وکرام ہوتے ہیں۔آسان مطلب سے بھی کوئی نبی ہوتے تو وہ عمر ہوتے ،اس کی شرح وہ عدیث مشامتوں ہیں حضرات انبیا وکرام ہوتے ہیں ہوتا تو جناب عمر نبی ہوتے ورنہ حضور کی امت میں ہرز مانہ میں ہزار ہا صدیث ہوار ہا اس میں ہزار ہا الہام والے اولیاء اللہ ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے،تمام صحابہ خصوصًا حضرت عثمان وعلی وصدیق صاحب البام اولیاء اللہ متھے۔ (ازمرقات) (بزا ڈالمنانج ،ج ۱۸ م ۲۷۹)

(1510) وَعَنْ جَابِرٍ بْنِ سُمْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَكَاآهُلُ الْكُوْفَةِ سَعْلًا يَعْنى: ابْنَ آبِي وَقَامِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، إلى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِى وَقَّامِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكُوا اللهُ عَنْهُ فَعَرَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكُوا كَاتُهُ فَعَرَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكُوا كَاتُهُ فَعَرَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكُوا فَي اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ عَنْهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ ا

حضرت جابر بن سمرہ کی ہے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد بن انی وقاص کی شکایت معربی خطاب فی ہے سکایت کی۔ آپ نے معرب خطاب کی ہے شکایت کی۔ آپ نے ان کی طرف حضرت عمار کی کو گورنر بنا کر بھیج دیا۔ تو انہوں نے حضرت سعد کے خلاف یہاں تک شکایت بیان کی کہ وہ اجھے طریقہ سے نماز نہیں پڑھاتے تو بیان کی کہ وہ اجھے طریقہ سے نماز نہیں پڑھاتے تو بیان کی کہ وہ اجھے طریقہ سے نماز نہیں پڑھاتے تو

تُعْسِنُ تُصَيِّعٍ، فَقَالَ: أمَّنَا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّى كُنْتُ أَصَيِّع بِهِمْ صَلُوثَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَ أُخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلْوتَى الْعِشَاءُ فَأَرَّكُنَّ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأَخِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ: ذَٰلِكَ الظُّنُّ بِك يَا اَبَا إِسْعَاقَ، وَارْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا - اور جَالًا - إِلَى الْكُوفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوْفَةِ، فَلَمْ يَلَاغُ مَسْجِدًا إلاَّ سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثَنُّونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبُسٍ، فَقَامَر رَجُلٌ مِنْهُمَ، يُقَالُ لَهُ أَسَامَهُ بْنُ قَتَاكَةً. يُكُنِّي آبًا سَعْلَةً. فَقَالَ: أَمَا إِذْ نَشَدُتُنَا فَإِنَّ سَعُدًا كَانَ لا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْلُ: أَمَا وَاللَّهِ لِأَدْعُونَ بِعَلَاثٍ: ٱللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبُلُكَ هٰلَا كَاذِبًا، قَامَر رِيَاءً، وَسُمْعَةً، فَأَطِلُ عُمُرَةُ. وَأَطِلُ فَقْرَهُ، وَعَرِّضُهُ لِلْفِتَنِ. وَكَأْنَ يَعْنَ ذَٰلِكَ إِذَا سُثِلَ يَقُوْلُ: شَيْحٌ كَبِيرٌ مَّفْتُونٌ، أَصَابَتُنِي دَعُوَةً سَعُدٍ. قَالَ عَبُدُ الْمِلْكِ بْنِ عُمَّيْدِ الرَّاوِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةً: فَأَنَا رَآيُتُهُ بَعْلُ قَلُ سَقَطَ حَاجِبَاتُهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِ فِي فِي الطُّرُقِ فَيَغْمِزُ هُنَّ. مُتَّفَقُ عَلَيْهِ.

حضرت عمر ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور کہا اے ابواسحاق بدلوگ سکہتے ہیں کہتم انچھی طرح نماز نہیں پڑھائے تو انہوں نے کہا: میں تو انٹد کی قشم! رسول الله 🦀 جيسي تماز ان كوپڙھا تا ہوں۔ اس ميس كي نہيں كرتاب بين عشاء كي نماز پڙھا تا ہوں تو پہلي دور کعتوں کو طویل کرتا ہوں اور پہلی دو رکعتوں کو مختصر فرمایا: اے ابواسحاق تیرے بارے میں گمان یمی ہے چران کے ساتھ ایک آدی یا زیادہ آدمیوں کو بھیجا کہ اس کے بارے میں اہل کوفہ سے دریافت کریں۔ وہ کوفہ کی ہر مسجد میں گئے۔ (حضرت سعد کے متعلق) بوجھا سب ان کی تعریف کرتے حتیٰ کہ بنوعس کی مسجد میں داخل ہوئے۔ توان میں سے ایک آؤی جس کا نام اسامہ بن قاده تفا كمرام وكمياراس كى كنيت ابوسعده تقي راس کہاجب تونے شم دے کر ہوچھاہے توسعد کشکر جہاد کے ساتھ ہیں جاتے۔ برابر تقسیم ہیں کرتے۔ فیصلہ میں عدل نہیں کرتے تو حضرت سعد نے کہا الله کی قسم میں تین دعائمیں کروں گا۔اے اللہ اگر تیرا بیہ بندہ جھوٹا ہے ریا کاری اورطلب شہرت کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمركمبي كراس كي مختاجي طويل فريا اوراس كوفتنوں كا نشانيه بنا دے۔ دہ آ دمی پھراس حال کو پہنچا کہ اس کو بو جھا جا تا تو كهتا بهت بوژها بول فتؤل ميں مبتلا ہوں مجھے حضرت سعد کی بددعا گل ہے۔ جابر بن سمرہ ﷺ سے روایت كرنے والے عبدالملك بن عمير كہتے ہيں ميں نے اس (جھوٹے) کو دیکھا کہ اس کے ابرو آئکھوں پر ڈ ھلکے ہوئے تھے اور وہ راستہ میں تو جوان لڑ کیوں کے پیچھے لگا

### رہتااوران کوارشارے کرتا۔ (متنق علیہ)

تخريج حديث (صيح بخارى باب وجوب القرأة للامام والماموم في الصلوات كلها في الحضر و النصر ، جلد 1 ص 151 من بيج حديث و النصر ، جلد 1 ص 35 م أكديث 1044 السنة لل الكون للميهة في الظهر و العصر ، جلد 2 ص 35 م أكديث 1044 السنة لل المولدة في الظهر و العصر ، جلد 2 صفحه 258 من حبان بأب صفة الاصلاة ، جلد 5 صفحه 168 من تطويل الاوليين و تعفيف الاخريين جلد 2 من 65 م قم 2584 صبح ابن حبان بأب صفة الاصلاة ، جلد 5 صفحه 168 م 1859

شرح مديث: حضرت سعد بن ابي وقاص رضي الله تعالى عنه

ان کی کنیت ابواسی آق ہے اور خاندان قریش کے ایک بہت ہی نامور خف ہیں جو مکہ مکر مد کے رہنے والے ہیں۔ یا ان خوش نعیب سے ایک ہیں جن کو نبی اکرم سلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے جنت کی بشارت دی۔ یہ ابتدائے اسلام ہی میں جب ابھی ان کی عمر سنز و ہرس کی تھی وامن اسلام میں آگئے اور حضور نبی اکرم سلی اللہ تعالی علیہ والہ وسم کے ساتھ ساتھ تمام معرکوں میں حاضرر ہے۔ یہ خووفر ما یا کرتے سنے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالی کی راہ میں کفار پرتیر چلا یا اور ہم لوگوں نے حضور علیہ الصلو ہ والسلام کے ساتھ رہ کراس حال میں جہاد کیا کہ ہم لوگوں کے پاس سوائے ہول کے پتول اور براول کی تجاہوں کے وئی کھانے کی چیز نہتی۔ (الاکمال فی اساء والر مال جرف السین بصل فی اصحابہ میں ۱۹۵ معتقطاً و معرفة العی بد معرفة سور بن انی وقاص ۔ وہ نے الحد مدین ابی وقاص ۔ وہ نے ابیال کی میں ابیال کی اب اور اس کی سے بین ابی وقاص ۔ وہ نے ابیال کی مدین ابی وقاص ۔ وہ نے ابیال کی تعالی میں ابیال کی کی ابیال کی ابیال کی ابیال کی ابیال کی ابیال کی ابیال کی کی ابیال کی کی کی کی کی کرف کی کو کی کی کو کی کو کر کی کی کر کی کر کی کر کی کر کی کر کی کر

حضورا قدس ملى الله تعالى عليه والدولم في خاص طور بران كه لي مدوعافر مألى: اللهم سَدّة مسهّة وأجِبْ دُعُوتُهُ

( کنزالعمال، کتاب الفضائل، نضائل الصحابة ،سعد بن الې وقاص ۱۰۰۰ الخ ،الحدیث ۳۲۲۳ من ۲۰۱۰ بجزو۳۱ م ۹۲ میلا ۹۲) اے اللّه! عزوجل ان کے تیر کے نشانہ کو درست فر مادے اور ان کی وعا کو مقبول فر ما!

خلافت راشدہ کے زمانے ہیں بھی بی فارس اور روم کے جہادوں ہیں سپر سالار رہے امیر المؤسنین حضرت عمرضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے دورخلافت ہیں ان کو کوفد کا گور فرمقر رفر ما یا پھراس عہدہ سے معزول کرویا اور میر برابر جہادوں ہیں گف سے بھی سپاہی بن کر اور بھی اسلامی لشکر کے سپر سالار بن کر لڑتے دہے۔ جب حضرت عثان غنی رضی اللہ تعدالی عنہ امیر المومنین ہوئے تو انہوں نے دوبارہ آئیس کوف کا گور فر بنادیا۔ بید یہ منورہ کے قریب مقام عقیق میں مناا کے گھر بن کر ک میں رہتے تھے اور 20 ہے ہیں جکہ ان کی عمر شریف پچھٹر برس کی تھی ای مکان کے اندروصال فرہ یا۔ آپ وہ وہ ت سے میں رہتے تھے اور 20 ہے ہیں جکہ ان کی عمر شریف پچھٹر برس کی تھی ای مکان کے اندروصال فرہ یا۔ آپ وہ تنگ بدر میں گفار میں سے جہاد کیا تھا چنا نچہ وہ جہآ ہے کے گفن ہیں شامل کیا گیا۔ لوگ فرط عقیدت سے آپ کے جن ذرے کو کندھوں پر خو کر مقام عقیق سے مدینہ منورہ لائے اور حاکم یہ بیدم وال بی ان انکام نے آپ کی تماز جنازہ پڑھ کی ورجنت البقیج ہیں آپ کی قبر مقام عقیق سے مدینہ منورہ بنائی۔

عشرہ مبشرہ لیعنی جنت کی خوشخبری پانے والے دل صحابیوں میں سے مہی سب سے اخیر میں دنیا سے تشریف لے گئے اوران کے بعدو نیاعشرہ مبشرہ کے ظاہری وجود سے خالی ہوگئی گرز ماندان کی برکات سے بمیشہ بمیشہ ستفیض ہوتار ہے گئے۔ (الا کمال فی اسام الرجال مرف السین فصل فی اصحابے بھی ۵۹۲ واسد الغابے بمعدین مالک القرشی مج ۲ بھی ۲۳۷،۳۳۷ ملحقطاً وسلخف)

كرامات

آپ کی کرامتوں میں سے چند کرامات مندرجہ ذیل ہیں:

بدنصيب بوژها

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عند سے روایت ہے کہ کوفد کے پچھاوگ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عند کی اللہ تعالی عند کے دربا یہ خلہ نت مدینہ منورہ میں پنچے - حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالی عند کے دربا یہ خلہ نت مدینہ منورہ میں پنچے - حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالی عند نے ان شکایات کی تحقیقات کے لیے چند معتد صحابیوں رضی اللہ تعالی عنهم کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عند کے ساتھ کوفہ بھیجا اور یہ تکم فر ما یا کہ کوفہ شہر کی ہر مسجد کے نماز بول سے نماز کے بعد بیہ پوچھا جائے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کیے آدی ہیں؟ چنا نچہ تحقیقات کرنے والوں کی اس جماعت نے جن جن مسجد وں میں نماز بوں کوشم دے کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کے بار سے ہیں ور یا فت کیا تو تمام مجدول کے نماز بول نے ان کے بار سے ہیں کہ فیر کہا اور مدح وثناء کی مسجد میں اور کہا: لا یکھیسٹم پالسویقیة وَلا یکسین ہوا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کی تمین شکایات پیش کیں اور کہا: لا یکھیسٹم پالسویقیة وَلا یکسین ہوا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کی تمین شکایات پیش کیں اور کہا: لا یکھیسٹم پالسویقیة وَلا یکسین ہوا ہو میں نہیں جاتے دور مقد بات کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے اور خود کشکروں کے ساتھ جہاد میں نہیں جاتے اور مقد بات کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے اور خود کشکروں کے ساتھ جہاد میں نہیں جاتے اور مقد بات کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے اور مقد بات کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے اور مقد بات کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے اور مقد بات کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے کے ساتھ جہاد میں نہیں کرتے اور مقد بات کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے کے ساتھ جہاد میں نہیں کرتے کو مقد کیا جب کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے کے ساتھ جہاد میں نہیں کرتے کی ساتھ جہاد میں نہیں کرتے کو مسلم کی ساتھ جہاد میں نہیں کرتے کو مسلم کے ساتھ کی ساتھ جہاد میں نہیں کرتے کے مسلم کی ساتھ جہاد میں نہیں کرتے کو مسلم کے ساتھ کے مسلم کی ساتھ کے مسلم کی ساتھ کیا کہ کو مسلم کی ساتھ کی ساتھ کے مسلم کی ساتھ کی کرتے کی کو مسلم کی ساتھ کی کی ساتھ کی ساتھ

بین کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عند نے فورا ہی بید عاما تکی: اے الله! اگر پیخض جھوٹا ہے تو اس کی عمر

المبی کرد ہے اور اس کی مختاجی کو در از کرد ہے اور اس کوفتنوں میں جنالا کرد ہے۔ عبد الملک بن عمیر تا بھی کا بیان ہے کہ اس دعا

کا میں نے بیا اثر دیکھا کہ ابو سعد ہاس قدر بوڑھا ہو چکا تھا کہ بڑھا ہے کی وجہ ہے اس کی دونوں بھوی اس کی دونوں

آنکھوں پر لئک پڑی تھیں اور دوہ در جد بھیک ما نگ ما نگ کر انتہائی فقیری اور مختاجی کی زیم گی بسر کرتا تھا اور اس بڑھا ہے میں

مجھی وہ راہ جاتی ہوئی جوان جوان لڑ کیوں کو چھیٹر تا تھا اور ان کے بدن میں چٹکیاں بھرتا رہتا تھا اور جب کوئی اس سے اس کا

حال بو جھتا تھا تو وہ کہا کرتا تھا کہ میں کیا بتاؤں؟ میں ایک بڑھا ہوں جوفتنوں میں جتال ہوں کیونکہ مجھ کو حضرت سعد بن ابی

وقاص رضی الله تعالیٰ عنہ کی بدوعا لگ گئی ہے۔

(جية الله على العالمين ، الحاتمة في اثبات كرامات الاولهاء ... الخي ، المطلب الرّاث في ذكر جملة جميلة ... الخي بم ١١٥)

وشمن صحابه كاانسجام

ایک خص حفرت سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عند کے سامنے صحابہ کرام رضی الله تعالی عنهم کی شان میں گر فی و باولی کے الفاظ کبنے لگا۔ آپ رضی الله تعالی عند نے فرایا کہتم اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہوور نہیں تہارے لئے بدوعا کرووں گا۔ اس گرتاخ و بے باک نے کہدویا کہ جھے آپ کی بددعا کی کوئی پرواہ نہیں۔ آپ کی بددع سے میرا کچھ کھی نہیں بگڑ سکتا ۔ یہن کرآپ کو جلال آگیا اور آپ نے اس وقت یددعا ما گل کہ یا الله اعز وجل اگر اس شخص نے تیم سے بیارے نہی کے پیارے محابیوں کی تو ہین کی ہے تو آج ہی اس کواپٹے قہرو خصب کی نشانی دکھا دے تا کدد وسروں کواس سے دوڑ تا عبرت حاصل ہو۔ اس وعا کے بعد جسے ہی وہ شخص محبد سے باہم نکا اتو بالکل ہی اچا تک ایک پاگل اون کہیں سے دوڑ تا مبوا آیا اور اس کو وائتوں نے بچھاڑ ویا اور اس کے او پر بیٹے کر اس کواس قدر ذور سے دبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چور چور موثئیں اوروہ نور آ ہی مرگمیا۔ یہ منظر کے کر کوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سعدرضی الله تعالی عنہ کو مبادک با دو سے لئے کہ آپ کی دھ مقبول ہوگئی اورصحا بہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ می کا دھیا۔

( د لاكل النهوة للبينة مي ، باب ما جا وتي دعا ورسول الشصلي الشه عليه وسلم إسعد بن اني و قاص . . . الخ ، ج٢ بم ٩٠ )

سسّناخ ک زبان کٹ گئ

جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عند اسلامی نظروں کے سید سالار تھے لیکن آپ زخمول سے اللہ علیہ اللہ علیہ کے ایک تکیدر کھ کر اور پیدے کے بل لیٹ کر خاص سے اللہ علیہ کے ایک تکیدر کھ کر اور پیدے کے بل لیٹ کر فوجوں کی کمان کرتے رہے۔ بڑی خونر بڑ اور گھسان کی جنگ کے بعد جب مسلمانوں کی گئے مبین ہوگئی تو ایک مسلمان سیابی نے یہ کستاخی اور بیاد بی کہ حضرت سعد بمن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عند پر نکتہ جنگ کرتے ہوئے ان کی شان میں جواور بیاد لی کے اشعار کھ ڈالے جو یہ بین:

نُقَاتِلُ حَتَٰی یُنْزِلَ اللهُ نَصْرَهٔ فَ وَسَعَدُ، وَسَعَدُ بِبَابِ الْفَادِسِيَّةِ مُعْصَد. (ہم لوگ جَنگ کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالی ابنی مدونا زل قرمادیتا ہے اور حضرت سعد (مِنسی اللہ تعالی عنه) کا یہ حال ہے کہ وہ قادسیہ کے کھا تک پر محفوظ ہو کر بیٹھے ہی رہے ہیں۔)

قَائُرَنَا وَقَدُ الْمَتُ نِسَاءٌ كَثِيرَةٌ اللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ال

باته مجى كث ممياا وروو فخض ايك لفظ بعى نه بول سكااس كادم ككل مميا\_

(الهداية والنعاية اسنة الرفع عشرة من أمجرة، غروة القادسية ، ج٥، س١١١ ملعقطأ وثم دخلت سنة اربح ومسين ، ذكر تو في فيها...، لخ، ج٥، م ٢٤٠٨ ـ ٤٤٣ ملعقطأ وريائل النهوة لأ في مع ما جابية الدعوة ، المعم كف لسانه... والخ، ج٢، ص١٢١)

چېره پینه کی طرف ہوگیا

ایک عورت کی بینادت برتھی کہ وہ بمیشہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان میں جھا نکہ جھا نکہ کر آ آپ کے محمر بلوحالات کی جستجو و تلاش کیا کرتی تھی۔آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے بار باراس کو سمجھا یا اور منع کیا مگر وہ کسی طرح بازنیں آئی۔ یہاں تک کہ ایک وان نہایت جلال میں آپ کی ذبان مبارک سے یہ الفاظ نکل پڑے کہ تیرا چرہ مجڑ جائے ان لفظوں کا یہا تر ہوا کہ اس عورت کی کرون تھوم کئی اور اس کا چرہ پڑھ کی طرف ہوگیا۔

(جية الله على العالمين ، الخاتمة في البّات كرامات الادلياء ... الخ ، المطلب الثّالث في ذكر جملة جميلة ... الخ بص ١١٢)

## ایک خارجی کی ہلا کت

ایک گستاخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کوگالی دی۔ حضرت سعد بن افی وقاص رضی اہلّہ تعی لی عنہ بیس کرر نج وغم میں ڈوب گئے اور جوش میں آکر بیدوعا کردی کہ یا اللہ! عزوجل آگر بیہ تیرے اولیا و میں سے ایک ولی کوگالیال دے رہا ہے تواس مجلس کے برخاست ہونے سے قبل ہی اس محفص کو اپنا قبر وغضب دکھا دے۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی زبان اقد س سے اس دع کا نکلنا تھا کہ اس مردود کا گھوڑ ابدک گیا اور وہ پتھروں کے ڈھیر میں منہ کے بل گر پڑا اور اس کا سرپاش پاش ہوگیا جس سے وہ ہلاک ہوگیا۔

(جمة الشكل العالمين ، الخاتمة في اثبات كرامات الاولياء .. . والخ ، الطلب الألث في ذكر جملة جميلة .. . الخ بس ٢٧)

حضرت سعد بن انی و قاص رضی الله تعالی عند کی مذکورہ بالا ان پانچ کرامتوں ہے ہم کو و سبق ملتے ہیں:

اول: بید کہ مجوبان بارگاہ اللی یعنی انبیاء علیہم الصلوۃ السلام وصد یقین اور شہداء کرام وصالحین رحمۃ الله تق کی عیہم کی شان میں اونی درج کی بدرعا اور پیوٹکار اور ان میں ان بیر رگوں کی بدرعا اور پیوٹکار اور ان میں ان میں گتا خی اور ہے اور بالکت آفریں بلا کی بیر ان بر رگوں کی بدرعا اور پیوٹکار اور ان کی شان میں گتا خی اور ہے اور بی سی الله کی اسکن ہے ۔ ان خدا کے مقدس اور مجبوب بندوں کی ذرای بھی ہے اوبی کو خداوند قدوس کی شان تب رہی و جباری معافی ہیں قرماتی بلکہ ضرور ان گتا خوں کو دونوں جہان کے عذاب میں گرفتار کردیتی ہے ۔ ووم: یہ کہ اللہ تعالی کے عوب بندوں علماء ، اولیاء اور تمام صالحین کی بدوعا کیں بہت ہی خطر ناک اور بلاکت آفریں بلا کی بین ان بر رگوں کی بدوعا اور پیشکار وہ تلوار ہے جس کی کوئی ڈھال نہیں اور بیتا ہی و برباوی کا وہ ذیم آلود تیر ہے جس کی فنی ڈھال نہیں اور بیتا ہی و برباوی کا وہ ذیم آلود تیر ہے جس کی فنی ڈھال نہیں اور بیتا ہی و برباوی کا وہ ذیم آلود تیر ہے جس کی فنی ڈھال نہیں کرتا لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ زندگی بھر ہر ہر قدم پر بید دھیان رکھے کہ جسی بھی اللہ تعالی کے نیک بندوں کی شان میں ذرہ بھر بھی ہے اور بر رگان دین میں سے کسی کی بھی بدوعا نہ لے بلکہ بھیشداس کو بندوں کی شان میں ذرہ بھر بھی ہے اوبی شہونے یائے اور بر رگان دین میں سے کسی کی بھی بدوعا نہ لے بلکہ بھیشداس کو بندوں کی شان میں ذرہ بھر بھی ہے اور بر رگان دین میں سے کسی کی بھی بدوعا نہ لے بلکہ بھیشداس کو

مشش میں لگار ہے کہ خداعز وجل کے نیک بندوں کی دعا نمیں ملتی رہیں کیونکہ نیک بندوں کی بدعا نمیں بربادی کا خوفناک سگنل اوران کی دعا نمیں آبادی کاشیریں پھل ہیں۔

(1511) وَعَنْ عُرُوةَ بِنِ الزُّبِيْدِ: اَنَّ سَعِيْدِ بِنِ فَيْلِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، خَاصَمَتْهُ اَرُفِى بِنْتُ اَوْسِ اللهُ مَرُوَانَ بَنِ الْحَكْمِ، وادَّعَتُ ارَفِى بِنْتُ اَوْسِ الله مَرُوَانَ بَنِ الْحَكْمِ، وادَّعَتُ النَّهُ اَخَلُ شَيْئًا مِّنَ ارْضِهَا، فَقَالَ سَعِيْلُا: اَنَا كُنْتُ الْخُلُ شَيْئًا مِّنَ ارْضِهَا بَعْلَ الَّيْنِي سَعِعْتُ مِنَ الْخُلُ شَيْئًا مِّنَ ارْضِهَا بَعْلَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا: قَالَ: مَاذَا لَمُعُتَ مِنَ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا: قَالَ: مَاذَا سَعِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَى اللهُ عَلَيْهِ الْمُعَلِيْةِ الْمُعْلَقِ فَى اللهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْلَ اللهُ عَلَيْهِ الْمُعْمَلِهُ فَى اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْهِ الْمُعْلَقِ الْمُعْلَقِ الْمُعْلِقِ الْمُعْلَقِ الْمُعْلِقِ الْمُعْلِقِ

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بُنِ زَيْدِ بُنِ عَبْ اللهِ بَنِ عُمَرَ مِمَعْنَاهُ، وَآنَّهُ رَاهَا عَمْيَاءً تَلْتَمِسُ اللهِ بَنِ عُمَرَ مِمَعْنَاهُ، وَآنَّهُ رَاهَا عَمْيَاءً تَلْتَمِسُ اللهِ بَنِ عُمَرَ مِمَعْنَاهُ، وَآنَّهُ رَاهَا عَمْيَاءً تَلْتَمِسُ الْجُنُدَ تَقُولُ: أَصَابَتُنِيْ دَعْوَةً سَعِيْدٍ، وَآنَها مَرَّتُ الْجُنُدَ تَقُولُ: أَصَابَتُنِيْ دَعْوَةً سَعِيْدٍ، وَآنَها مَرَّتُ الْجُنُدَ تَقُولُ: أَصَابَتُنِيْ دَعْوَةً سَعِيْدٍ، وَآنَها مَرَّتُ عَلَى الْجُنُدَ تَقُولُ: أَصَابَتُنِي دَعْوَةً سَعِيْدٍ، وَآنَها مَرَّتُها مَرَّتُ عَلَى مِنْ اللّهُ إِلَيْنَ خَاصَمَتُهُ فِيهَا، فَوَقَعَتُ فِيهَا، وَوَقَعَتُ فِيهَا، وَكَانَتُ قَبْرَها .

حضرت عروہ بن زبیر . 🕮 کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ﷺ ہے اروی بنت اوس نے جھکڑا کیاادرانہیں مروان بن علم کے پیس کے اور دعویٰ کیا کہ حضرت سعید نے اس کی زمین میں سے کچھ وبالى ئے حضرت سعید نے کہا میں اس کی زمین لوں کا؟ جب کہ میں نے رسول اللہ اللہ عصص عدیث تی ہے مروان نے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سا ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ 4 کوفر ماتے ہوئے م جس نے ایک بالشت زمین بطورظلم چھینی اس کوسات زمینوں تک اس کا طوق پہٹا یا جائے گا۔مروان نے کہ اس کے بعد میں آپ سے کوئی گواہی طلب نہیں کرتا۔ حضرت سعید نے کہا اے انگدا کر میرجھوٹی ہے تو اس کو إندها كرديه اوراس كى زمين ميں اس كونل كرنا۔عروہ كہتے ہيں كدوہ مرتے سے بہلے اندهى ہو كئي اور اس دوران که جب وه این زمین میں چل رہی تھی ایک گڑھے ہیں گر کر مرحمیٰ ۔ (متنق علیہ )

اور مسلم کی ایک روایت حضرت محمد بن زید بن عبدالرحمن عمره سے اسی کے ہم معنی روایت ہے۔ اس میں ہے ہم معنی روایت ہے۔ اس میں ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کواندھی ویوارول کو میں ہوئی کو دیکھا کہتی تھی مجھے سعید کی بدوعا لگی اوراس زمیس میں جس کا جھاڑا حضرت سعید رہے ہے کیا تھ کے زمیں میں جس کا جھاڑا حضرت سعید رہے واس میں گر پڑی ور ایک کنویں کے بیاس سے گزری تو اس میں گر پڑی ور وی ایس کی قبر بن گئی۔

تخريج حدايث (صيح بخارى باب ماجاء في سبح الرضين جلد 4. صفحه 107. رقم 198 صيح مسلم، باب تحريم الظلم وغصب الارض وغيرها، جلد 5. ص 58، رقم 4219 مسند امام احدين حنيل مسند سعيد بن زيد جلد 1. ص 188 رقم سرح الظلم وغصب الارض وغيرها، جلد 5. ص 58، رقم 4219 معرفة الصحابة مصنف ابن اني شيبة، بأب في الرجل ليسرق من الرجل الخداء و الارض جلد 4. ص 449، رقم 22014 معرفة الصحابة ولا بن بعيد، بأب معرفة ما أسند سعيد بن زيد عن رسول الله بخ بجلد 2. ص 106، رقم 547)

شرح مديث: حضرت سعيد بن زيدرضي الله تعالى عنه

یے عشرہ مبشرہ بعنی ان دس صابیوں رضی الند تعالیٰ عنہم میں سے ہیں جن کورسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عنق ہونے کی خوشخبری سائی ہے۔ یہ خاندان قریش میں سے ہیں اور ذیا شہا بلیت کے مشہور موحد ذید بن عمرو بن نفیل کے فر زند اورا میر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ حذکے بہنوئی ہیں یہ جب مسلمان ہوئے توان کو حضرت عمرضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی مارا مگر عند نے رسی سے باندہ کر مارا اوران کے گھر میں جاکران کو اورا بنی بہن فاطمہ بنت الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی مارا مگر یہ ووثوں استقامت کا پہاڑ بن کر اسلام پر ثابت قدم رہے۔ جنگ بدر میں ان کو اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور اگر مسلم اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ابوسفیان کے قافلہ کا بتا لگانے کے لیے بھیجے دیا تھا اس لئے یہ جنگ بدر کے معرکہ میں اگر مسلم اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ابوسفیان کے قافلہ کا بتا لگانے کے لیے بھیجے دیا تھا اس لئے یہ جنگ بدر کے معرکہ میں حصہ نہ کے مدراز قد، خوبصورت اور بہاور جوان میں یہ ششیر بلف ہو کر کفار سے جمیشہ جنگ کرتے رہے ۔ گندی رنگ ، بہت ہی وراز قد، خوبصورت اور بہاور جوان میں یہ ششیر بلف ہو کہت ابھیج میں فن کیا کرمقام عقیق میں وصال فرما یا اورلوگوں نے اسی ، فعل فی اللہ عنہ مبارکہ کو مدینہ منورہ لاکر آنپ کو جنت ابھیج میں فن کیا۔ (الا کمال فی اساء الرجال، حرف اسین ، فعل فی السمانہ ، میں ۱۹۵۰ السمانہ ، جمہ میں ۱۹۵۰ کو السمانہ ، عمر میں ۱۹۵۰ کو اللہ اللہ کی اسمانہ کو بات العمانہ کو بالہ کو بالے الموال ، حمہ میں ۱۹۵۰ کو بالسمانہ کو بالمان کی اور اسلام کو بالمان کی اسمانہ کی کو بالے کو بالمان کی اور کو بالمان کی اسمانہ کو بالمان کی اسمانہ کی کو بالمانہ کو بالمان کی اور کو بالمان کی ادار کو بالمان کی ادار کو بالمان کی اسمانہ کو بالمان کی ادار کہ کو بالمانہ کی ادار کو بالمان کی کو بالمانہ کی کو بالمان کی ادار کو بالمان کی کو بالمانہ کی کو بالمانہ کو بالمانہ کی کو بالمانہ کو بالمانہ کی کو بالمانہ کو بالمانہ کو بالمانہ کو بالمانہ کو بالمانہ کے بالمانہ کی کو بالمانہ کو بالمانہ کی کو بالمانہ کو بالمانہ کو بالمانہ کو بالمانہ کو بالمان کو بالمانہ کی کو بالمانہ کو بالمانہ کو بالمانہ کو بالمانہ

اللہ والوں کی بیکرامت ہے کہ ان کی دعا تھی بہت زیادہ اور بہت جلد مقبول ہوا کرتی ہیں اور ان کی زبان سے نکلے انفاظ کاثمرہ خداوند کریم ضرور عالم وجود میں لاتا ہے۔ بچے ہے۔

جوجذب كے عالم ميں فكالب مومن سے

صرت عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حَضَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِى الله وَضَى الله وَضَى الله وَضَى اللهِ وَضَى اللهِ وَضَى اللَّيْلِ اصدادن المَّاتِ عَنْهُمَا قَالَ: مَا اُرَانَى اِلاَّ مَفْتُولًا فِي اَوْلِ مَنْ يُقْتَلُ مِن اللّهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاثِي لاَ اَثْرُكُ حسب التَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاثِي لاَ اللهِ صَلَّى مول الله عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَوْصِ مِول الله عَلَى اللهُ عَلَى مَا اللهِ عَلَى مَا اللهُ عَلَى مَا عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى الله

و ہ بات حقیقت میں تقدیر الہی ہے حضرت جابر ہیں عبداللہ ﷺ سے روایت ہے جب احد کا دن تفاقو مجھے میر ہے باپ عبداللہ نے رات کو جلایا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ رسوں اللہ ﷺ کے صحابہ میں سبب ہے پہلے میں شہید کیا جاؤں گا۔ میں اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کے سواکوئی تجھ سے زیادہ پیارا چھوڑ نہیں رسول اللہ ﷺ کے سواکوئی تجھ سے زیادہ پیارا چھوڑ نہیں رہا۔ اور میر سے ذمہ قرض ہے اواکر دینا۔ اپنی بہنوں کا انجھی طرح خیال کرنا مجمع ہوئی تو وہ سب سے پہلے شہید

ہوئے۔ میں نے انہیں ایک اور آدی کے ساتھ ایک قبر میں انہیں ایک اور آدی کے ساتھ ایک قبر میں انہیں ایک اور آدی کے ساتھ ایک قبر میں انہیں انہیں ایک قبر میں رکھنا نا مناسب محسوس ہوا۔ میں نے ان کو چھ ایک قبر میں رکھنا نا مناسب محسوس ہوا۔ میں نے ان کو چھ ماھ کے بعد نکالاتو وہ ای طرح متے جس طرح ان کو قبر میں رکھا تھا۔ صرف ان کے کان پر پہھے خراش تھی تو میں نے رکھا تھا۔ صرف ان کے کان پر پہھے خراش تھی تو میں نے ان کو کان پر پہھے خراش تھی تو میں نے ان کو اگلے قبر میں وفن کر دیا۔ (بناری)

وَدَفَنْتُ مَعَهُ اخَرَ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ لَمُ تَطِبُ نَفْسِيْ آنُ اَتُرُكُهُ مَعَ اخَرَ، فَاسُتَخُرَجُتُهُ بَعُلَاسِتَّةِ اَشُهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعُتُهُ غَيْرَ أُدْنِهِ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَيْرٍ عَلِي حِلَةٍ رَوَالاَ الْبُعَارِيُّ.

تخريج حدايث: (صيح بخارى، بأب هل يخرج المبيت من القبر و اللحد لعلة. جلد 2. ص 93. رقم 1351 السان الكبرى البيدة في، بأب من احتاط فا وصى بقضاء ديونه جلد 6، ص 285. رقم 13054 جامع الاصول لابن اثير، الفصل الخامس في الدفن الفرع الاول في دفن الشهداء جلد 11، ص 136، رقم 8635 المستندك للعاكم، بأب ذكر مناقب عبد الله بن عمرو بن حرام، جلد 6، ص 322، رقم 1361) و من عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري، جلد 4 ص 222، رقم 1371) مثر حديث : حضر مت عبد الله بن عمر و بن حرام رضى الله توالى عنه

سید بیند منورہ کے رہنے والے انصاری ہیں اور مشہور صحافی حضرت جابر رضی اللہ تعالی عند کے والد ماجد ہیں۔ قبید انصار میں بدا ہے خاندان بنی سلمہ کے مروار اور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ والدوسلم کے بہت ہی جاں نثار صحافی ہیں۔ جنگ بدر میں بڑی بہا دری اور ج ں بازی کے ساتھ کقارے لڑے اور سے جس جنگ احد کے دن سب سے پہلے جام شہادت سے سیراب ہوئے۔ (اسد الغابة ،عبداللہ بن عمرو بن حرام ، ج سوم ۳۵۳)

بنی ری شریف وغیرہ کی روایت ہے کہ انہوں نے رات میں اپنے فر زند حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کو ہا کریہ فرہ یا: میرے پیارے بیٹے اکل مسیح جنگ احد میں سب سے پہلے میں ہی شہادت سے سرفراز ہوں گا اور بیٹا سن لوارسول اہلہ عزوجل وصلی انلہ تعدلی علیہ والہ دسلم کے بعدتم سے زیادہ میرا کوئی بیارانہیں ہے لہٰذاتم میرا قرض اوا کر دین اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھاسلوک کرنا ہے میری آخری وصیت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ واقعی صبح کو میدان جنگ میں سب سے پہلے میرے والدحصرت عبداللہ بن عمر و بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بی شہید ہوئے۔

( ميح البخاري، كمّاب البخائز، باب حل يخرج الميت من الغبر ... الح ، الحديث: ١٣٥١، ج ١،٩٥٨)

حرامات فرشتول نے س

حضرت جابر رضی اللّٰد تعالیٰ عنه کہتے ہیں کہ جنگ احد کے دن جب میر ہے والد حضرت عبداللّٰد انصاری رضی اللّٰد تعالیٰ

عند کی مقد کی لائی کواٹھا کر بارگاہ رسمالت میں لائے تو اٹکا میے حال تھا کہ کا فروں نے ان کے کان اور ناکہ کو کا فران کی صورت بگاڑ دی تھی۔ میں نے چاہا کہ ان کا چہرہ کھول کر دیکھوں تو میری براوری اور کنبہ قبیلہ والوں نے مجھے اس خیال سے منع کر دیا کہ لاکا اپنے باپ کا میرحال دیکھر رخج وغم سے ٹڈھال ہوجائے گا۔ استے میں میری بھو پھی روتی ہوئی ان کی لائل منع کر دیا کہ لاکا اپنے باپ کا میروا کرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان پر ردد کیا نہ رود فرشتوں کی فوج برابر لگا تاران کی لائل پر اپنے بازووں سے سامیر تی رہی ہے۔

(معيح البخاري، كماب الجعاد والسير ، باب ظل المنتكة على الشبيد، الحديث:٢٨١٢، ج٢ م ٢٥٨)

### كفن سلامت، بدن تروتازه

حضرت جابرض الله تعالی عنه کابیان ہے کہ جنگ احد کے دن میں نے اپنے والد حضرت عبدالله رضی الله تعالی عنه کو ایک دوسرے شہید (حضرت عمروبن جموح رضی الله تعالی عنه ) کے ساتھ ایک بی قبر میں فن کرویا تھا۔ پھر جمھے بدا چھا نہیں لگا کہ میرے باپ ایک دوسرے شہید کی قبر میں فن بین اس لئے میں نے اس خیال سے کہ ان کو ایک الگ قبر میں فن کروں۔ چھا ماہ کے بعد میں نے ان کی قبر کو کھود کر لاش مبارک کو نکا لاتو وہ بالکل ای حالت میں ہے جس حالت میں ان کو میں نے فن کیا تھا بجزائ کے کہ ان کے کہ ان کی قبر کو کھود کر لاش مبارک کو نکا لاتو وہ بالکل ای حالت میں ہے جس حالت میں ان کو میں نے فن کیا تھا بجزائ کے کہ ان کے کہ ان کے کہ ان کے کان پر پچھ تغیر ہوا تھا۔

(ميح ابخاري، كمّاب البنائز، باب مثل يخرج الميت من التير ... الخ ، الحديث: ١٣٥١، ج ا بم ٣٥٣)

اورا بن سعد کی روایت بین ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عند کے چہرے پر ذخم لگا تھاا وران کا ہاتھ ان کے زخم پر تھا جب ان کا ہاتھ ان کے زخم سے ہٹا یا گیا تو زخم سے خون بہنے لگا۔ پھر جب ان کا ہاتھ ان کے زخم پر رکھ ویا گیا تو خون بند ہوگیا اوران کا کفن جوایک چا در تھی جس سے چہرہ چھپا دیا گیا تھا اوران کے پیروں پر گھاس ڈیال دی گئی تھی ، چا دراور گھاس دونوں کوہم نے ای طرح پر پڑا ہوا پایا۔ (الطبقات الکبری لابن سعد عبداللہ بن محروبن جرام ،جسم سم سرم س

پھراس کے بعد مدینہ منورہ پیس نہروں کی کھدائی کے وقت جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعی گی عند نے بیاعلان کر ایا کہ سب لوگ میدان احد سے اپنے اپنے مردوں کوان کی قبروں سے تکال کر لے جائی توحفرت جابر رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں کہ ہیں نے دوبارہ جھیالیس برس کے بعدا پنے والد ما جد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعی کی عند کی قبر کھود کران کی مقدک لاش کو نکالاتو میں نے ان کواس حال ہیں پایا کہ اپنے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ جب ان کا ہاتھ اٹھا یا گیا تو زخم سے خون بہنے رگا تھور کے جو جب ان کا ہاتھ اٹھا یا گیا تو زخم سے خون بہنے رگا تھور جب ہاتھ در تھے جب ان کا ہاتھ اٹھا یا گیا تو خون بہنے رگا اوران کا کفن جوایک چاور کا تھ بدستور سے وسالم تھا۔

مقدل اللہ بھر جب ہاتھ در خم پر دکھ دیا گیا تو خون بند ہو گیا اوران کا کفن جوایک چاور کا تھ بدستور سے وسالم تھا۔

(جیناللہ علی العالمین مالخاتمہ فی اثبات کر ایات الاولیاء ... انٹی مالملے اللہ مثنی ذکر عمد تھیلہ ... انٹی ہم کا ا

#### قبرمين تلاوت

حضرت طلحه بن عبیداللّٰدرض اللّٰدنعالی عنه فرماتے ہیں کہ میں اپنی زمین کی دیکھ بھال کے لیے غابہ جار ہاتھا تو راستہ میں

رات ہوگئی۔اس لئے میں حصرت عبداللہ بن عمر و بن ترام رضی اللہ تعالیٰ عند کی قبر کے پاس کفہر گیا۔ جب چھورات گزر کئی تو میں نے ان کی قبر میں سے تلاوت کی اتنی بہتر بین آ واز تنی کہ اس سے پہلے اتنی اچھی قر اُت میں نے بھی بھی نہیں ہی تھی۔ جب میں مدینہ منورہ کولوٹ کر آ یا اور میں نے حضورا قدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ارشا و فرمایا کہ کیا اے طلحہ! تم کو یہ معلوم نہیں کہ خدانے ان شہیدوں کی ارواح کو بیش کر کے زبر جداور یا قوت کی قذیلوں میں رکھاہے اور ان قندیلوں کو جنت کے باغوں میں آ ویز ان فرمادیا ہے جب رات ہوتی ہے تو یہ روحیں قندیلوں سے نکال کران کے جسمول میں ڈال دی جاتی ہیں چھوج کووہ اپنی جگہوں پر واپس لائی جاتی ہیں۔

(جِمة أنتُد كل العالمين، الخاتمة في اثبات كرامات الاولياء... الخ ، المطلب الثالث في ذكر جملة جميلة ... الخ بس ٢٢٠)

بیمستندروا پات اس بات کا ثبوت ہیں کہ حضرات شہداء کرام اپنی اپنی قبردل میں پورے لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں اوروہ اسپے جسموں کے ساتھ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں تلاوت کر سکتے ہیں اور دوسرے قسم تسم کے تصرفات بھی کر سکتے اور کرتے ہیں۔

رجلين مِنْ اَصْحَابَ النّبِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، رَجِلين مِنْ اَصْحَابَ النّبِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، فِيْ خَرَجًا مِنْ عِنْدِ النّبِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِبَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِبَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاعَيْنِ بَيْنَ الْمُلَةِ مُّظْلِبَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاعَيْنِ بَيْنَ الْمُلَةِ مُثَلِّبَةً وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاعَيْنِ بَيْنَ الْمُلَة مُنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَعَيْهُمَا وَاحِدٍ مِنْهُمُهُمَا وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٍ مِنْهُمُهُمَا وَاحِدٌ مِنْ مُؤْتِي وَوَعَيْهُمَا وَاحِدٍ مِنْهُمُهُمَا وَاحِدُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُهُمَا وَاحِدٍ مِنْهُمُهُمَا اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ السّمِيمُ مِنْ مُطَيْرٍ وَعَيْادُ بُنُ اللّهُ عَنْهُمَا اللّهُ اللّهُ عَنْهُمَا اللّهُ اللّهُ عَنْهُمَا اللّهُ عَنْهُمَا اللّهُ اللّهُ عَنْهُمَا اللّهُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُمُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

تخريج حليث: (صيح بخارى بأب سؤوال المشركين أن يربهم النبي تقاراهم ، جدى 1331 رقم 3440 مسند المجار، مسندالس بن مالك رضى الله عنه جلى 2، ص 339، رقم 7179 1505 صيح بخارى، باب هل يستاسر الرجل و من لم يستاسر ومن ركع ركعتين عين القتل جلى 4، ص 67، رقم 3045 السان الكيزى للبيهق، باب صلاة الرسير اذا قدم بيقتل، جدد وس ركع ركعتين عين القتل جلى 4، ص 304، رقم 3045 السان الكيزى للبيهق، باب صلاة الرسير اذا قدم بيقتل، جدد و. ص 145، رقم 14888 المحجم الكيزر للطيراني بأب من اسعه خبيب بن عدى الانصارى، جلد 4، ص 221، رقم 1492 سان المديرة النسائي الكبرى باب توجيه العيون والتولية عليهم، جلد 5، ص 261، رقم 8839 مسند امام احدين حديل. مسند الى هريرة رضى الله عنه، جلد 2، ص 294، رقم 2940 مسند، على 294، رقم 7915

شرح حديث: لأَهِي روشْن مُوكِي

ا یک مرتبه حصرت عباد بن بشر اور حضرت اسید بن حضیر رضی الله تعالی عنهما دونوں در باور سالت سے کافی رات گزرنے

کے بعد اپنے کھروں کوروانہ ہوئے۔اند میری رات میں جب راستہ نظر نہیں آیا تو اچا نک ان بی اینمی ناریق بی ہر تر وشی ہوگئی اور بیدونوں اس کی روشن میں چلتے رہے۔ جب دونوں کا راستہ الگ الگ ہو کمیا تو حضرت اسید بان حضیہ رضی انڈ تی ں عنہ کی لائھی بھی روشن ہوگئی اور دونوں روشنی میں اسپنے اسپنے تھر پہنچ گئے۔(اسداللا بیڈ بھاد بن بشرین ڈنش، نے ۱۳ می ۱۳ میں مصرت عمیا دبین بشر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ م

ید مدیند منورو کے باشدہ انصاری ہیں۔ جو خاندان بنی عبدالا ہمبلکے ایک بہت ہی نامور مخص ہیں۔ حضور علیہ العسوۃ والسلام کی ہجرت سے بل ہی حضرت مصعب بن عمیررضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام تبول کیا۔ بہت ہی د نیر اور جہ نباز صحابی ہیں۔ جنگ بدراور جنگ احدوغیرہ کے تمام معرکوں میں بڑی جراکت و شجاعت کے ساتھ کفاو سے جنگ آز ہجوئے۔
محابی ہیں۔ جنگ بدراور جنگ احدوغیرہ کے تمام معرکوں میں بڑی جراکت و شجاعت کے ساتھ کفاو سے جنگ آز ہجوئے۔
کصب بن اشرفیہو دی جوحضور علیہ الصلوۃ والسلام کا بدترین و شمن تھا، آپ حضرت محمد بن مسلمہ وابوعبس بن جبرا ورابو نا کما دغیرہ چند انصار ہوں کوا ہے ساتھ لے کراس کے مکان پر گئے اور اس کونی کرڈ الا ۔ افاضل صحاب رضی امتد تعالیٰ عنہم میں آ سکا شار ہے۔
آ سکا شار ہے۔

حضرت اسید بن افی ایاس عدوی رضی الله تعالی عنبا کا بیان ہے کہ حضورا کرم صلی الله تعالی علیه واله وسلم نے حضرت عود بن بشر (رضی الله تعالی عنه) کی آ وازسی توفر ما یا کہ الله تعالی حیفرت عباد بن بشر پرا پنی رحمت نازل فر مائے سیا جے کی جنگ میمامه میں شہید ہو گئے جبکہ آ کی عمر شریف صرف بینیتالیس سال کی تھی۔ (اسدالغابة ،عباد بن بشر بن قش، ج ۳ میں ۱۳۹،۱۳۸) حضرت اسید بن افی ایاس عدوی رضی الله تعالی عنه

حضرت ساریہ بن زیم منی اللہ تعالی عندجن کو حضرت عمر منی اللہ تعالی عند نے مدید منورہ میں مسجد بوی علی صاحبها العسلوة والسلام کے منبر سے پکاراتھا اور وہ نہاوند ہیں سے بیا نہی کے بہتیج ہیں بیٹ عرضے اور حضور نبی کریم علیہ العسلوة والسلام کی ججو میں اشعار کہا کرتے ہے۔ نی کہ کہ کہ دن بھاگ کرطا نف بطے گئے ہے۔ بیان اشتہاری مجرموں میں سے مضح جن کے بارے میں اشعار کہا کرتے ہے۔ نوی اللہ جہال اور جس حال میں ملین قبل کرد سے جا کیں۔ اتفاق سے حضرت ساریہ مضی اللہ تعالی عند کا حاکم بان نبوی تھا کہ بیہ جہال اور جس حال میں ملین قبل کرد سے جا کیں۔ اتفاق سے حضرت ساریہ مضی اللہ تعالی عند کا حاکم فی برگاہ رسالت میں مضی اللہ تعالی عند کا حاکم فی برگاہ رسالت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کر اور تو تبہاری جائے گی۔

اسید بین کرطائف سے اپنے مکان پرآئے اور کرتا ہی کراور کامہ باندھ کرخدمت اقدی ہیں حاضر ہو گئے اور عرض کیا کہ اگر وہ کی کہ کہ آپ نے اسید بن ابی ایاس کا خون مباح فرمادیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں !انہوں نے عرض کیا کہ اگر وہ مسلمان ہوکرآپ کی خدمت اقدی ہیں حاضر ہوجائے تو کیا آپ اس کا قصور محاف فرمادیں ہے؟ ارشاد ہوا کہ ہاں! بین کرانہوں نے اپنا ہا تھ حضورا کرم علیہ الصلو ، والسلام کے دست اقدی ہیں دے کر کلمہ پڑھ، ورع خ کی کہ یا رسوں، بند! عزوج کی ملیہ والدوسم نے فورا ہی ایک علیہ والدوسم نے فورا ہی ایک

آ دمی کوچیج کراعلان کرادیا که اسیدین افی ایاس مسلمان ہو گئے ایں اور سرکار رسالت نے ان کوامن کا پروانہ عطافر ماوی ہے۔ پھرانہوں نے حضورا قدس میلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھا۔

(اسدالفابة ،اسیدین انی اناس ، جا بس ۸ سااملخصاً وکنزالهمال ، کتاب الفضائل ،نضائل الصحابة ،الحدیث :۳۱۸۱۹، ج ۷ ،ابجز و ۱۳۱۸ می ۱۳۳۸) چهره سست گھر روشن

جب بیمسلمان ہو گئے توحضور انور صلی اللہ قعالی علیہ والہ وسلم نے خوش ہوکر ازراہ کرم ان کے چہرے اور سینے پر اپنا منور ہاتھ پھیراجس سے ان کو بیکرامت نصیب ہوگئ کہ بیہ جب کسی اندھیر سے گھر میں قدم مبارک رکھتے ہے تو اس گھر میں ان کے نورانی چہرے کی روشنی سے اجالا ہو جایا کرتا تھا۔

( كتزالهمال، كمّاب الفضائل، فضائل الصحابة والحديث: ٣٦٨١٩، ج٤، الجزء ١١١ م ٢٣)

حضرت ابوہریرہ کھنا سے روایت ہے کہ رسول کے لیے روانہ فرما یا اوران کا امیر حضرت عاصم بن ثابت انصاری ﷺ کومقرر فرمایا۔ چنانچہ بیرچل پڑے ہے گئا کہ جب مقام عسفان اور مكه مكرمه كے درمیان مقام حداق پر بنچ تو ہذیل کے ایک قبیلہ جس کو بنولیان کہتے ہتے ان کے بارے میں کہا گیا کہ وہ تقریباً ایک سوتیرا ندازوں کے ساتھ ان کے قدموں کے نشانوں پرچل پڑے ہیں جب حضرت عاصم اور آب کے ساتھیوں کو ان کے تعاقب کا پند چلاتو انہوں نے ایک طبکہ پناہ نے لی۔ بذيل والول في ان كا محاصره كرليا اوركها كديني اتر آ و اورائے آپ کو ہمارے سپر دکر دو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہتم میں سے کسی کول نہیں کریں سے۔حضرت عاصم بن ثابت نے فر مایا: لوگو! میں توکسی کا فر کی پناہ میں نہیں اترون گا (اوردعا کی) اے اللہ! ایتے رسول اللہ 🎥 کو ہمارے حال کی خبر کردے۔ پس انہوں نے تیراندازی کی اور حضرت عاصم کو قتل کرد یا تو تنین آ دی جن میں

(1514) وَعَنَ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً رَهْطٍ عَيْنًا سَرِيَّة، وَأَمَّرَ عَلَيْهَا عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوَا بِٱلْهَدُاقَةِ ؛ بَيْنَ عُسُفَانَ وَمَكَّلَةً ؛ ذُكِرُوا لِحَى مِنْ هُنَيْل يُقالَ لَهُمْ: بَنُوا لِحُيّانَ. فَنَفَرُوا لَهُمُ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِثَةِ رَجُلِ رَامِرٍ، فَأَقْتَصُّوا أَثَارَهُمْ. فَلَنَّا أَحَسَّ عِهِمُ عَاصِمٌ وَّأَصْفَاتُهُ لَجَأُوا إِيلَ مَوْضِحٍ، فَأَحَاظَ مِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوْا: انْزِلُوْا فَأَعُطُوا بِأَيْدِيْكُمُ وَلَكُمُ الْعَهْنُ وَالْبِيْثَاقُ اَنُ لِأَ نَقُتُلَ مِنْكُمُ أَحَدًا. فَقَالَ عَاصِمُ بِنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ. أَمَّا أَنَا. فَلَا آنْزِلُ عَلَى ذِمَّةِ كَافِرِ: اللَّهُمَّ ٱخْبِرُ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَرَمُوَهُمُ بِالدَّبُل فَقَتلُوا عَاصِمًا، وَنَزَلَ إِلَيْهِمُ ثَلَاثَةُ نَفَرِ عَلَى الْعَهْرِ وَالْمِيْثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بِنُ اللَّائِنَةِ وَرَجُلٌ أخَرُ فَلَتَّا اسْتَمَكَّنُوا مِنْهُمُ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ. فَرَبِطُوْهُمْ بِهَا. قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰنَا آوَّلُ الْعَنْدِ وَاللَّهِ لِا أَصْعَبُكُمْ إِنَّ لِي يَهُولُاءُ أَسُوتًا، يُرِيْدُ الْقَتُلْ، لَجُرُّوْلُا وِعَالَجُوْلُهُ فَأَلِي أَنْ يَصْحَرَبُهُمْ، فَقَتَلُوْلُهُ وانْطَلَقُوا بِخُبَيبٍ، وزَيْدِ بْنِ النَّرْثِنَةِ. حَتَّى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّلَةً بَعْدَ وَقُعَةِ بَدُرٍ ، فَالْبَتَاعَ بَنُو الْعَارِثِ بْنِ عامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِي خُبِيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبُ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَر بَدُرٍ. فَلِيتَ خُبَيْبُ عِنْلَهُمْ أَسِارًا حَتَّى أَبْمَعُوا عَلَى قَتْلِهِ، فَأَسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَدَاتِ الْحَارِثِ مُوْسَى يَشْتَجِدُّ بِهَا فَأَعَارَتُهُ، فَلَرَجَ بُنَتَى لَّهَا وَهِي غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ، فَوَجَهُ تُعُلِسُهُ عَلَى فَغُلِيدٍ وَالْمُؤسَى بِيَدِهِ. فَفَزِعَتْ فَرْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبُ. فَقَالَ: أَكْفَشَيْنَ أَن أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَٰلِكَ! قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا رَايَتُ ٱسيرًا خَيْرًا مِّنْ خُبَيْتٍ، فَوَاللَّهِ لَقَنْ وَجَنَّتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِّنُ عِنَبٍ فِي يَدِيدٍ وَإِنَّهُ لَهُوَثَقَ بِأَلْمَادِ وَمَا مِمَكَّةً مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتُ تَقُولُ؛ إِنَّهُ لَرِزُقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا. فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُونُهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبُ: دَعُوْنِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُونُهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَهُنِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْلَا أَنُ تَحْسَبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَّزِدْتُ: ٱللَّهُمَّ ٱخْصِهِمُ عَنَدًا، وَاقْتُلْهُمُ بِلَدَةًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمُ أَحَلًا

فَلَسْتُ أَبَالِيُ حِنْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلَى آئِي جَنْبٍ كَأْنَ لِلْهُ مَصْرَعَى عَلَى آئِي جَنْبٍ كَأْنَ لِلْهُ مَصْرَعَى وَذَٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَا يُبَارِكَ عَلَى آوُصَالِ شِلْوِ مُّمَزَّعِ

حضرت ضبیب' حضرت زیربن دمنه اور ایک تیسرے محالی بنے ان لوگوں کے بیٹاق پر اتر آئے جب کا قرول نے ان کو قابو کرئیہ تو ان کی کم نوں کی تانت کھول کران کو ہا ندھ دیا۔ تیسرے آدمی نے کہا یہ پہلی عبد فنكنى ہے۔ الله كافته إلى توتمهار مصاتھ بالكل نہیں جاؤں گا یقینا میں تو ان کی اقتداء کروں گا۔وہ ان کے قبل کا ارادہ رکھتے ہے پس ان کا فروں نے انہیں خوب تحينجااور ہرحربہ استعال كياليكن وہ ان كے ساتھ نہ تشخيخ \_حضرت خبيب اور اور حضرت زيد بن دمنه كو وه ساتھ لے گئے جی کہ واقعہ بدر کے بعد انہیں مکہ مکرمہ میں فروخت کرویا۔ بنوحارث بن عامر بن نوقل بن عبد مناف نے حضرت ضبیب کوخر بیدا اس کئے کہ حضرت ضیب نے بدر کاٹرائی میں حارث کولل کیا تھا عضرت ضبیب ان کی قید میں رہے حتی کہ انہوں نے حضرت ضبیب کول کرنے کا ارادہ کیا۔حضرت ضبیب نے حارث ك أيك بين سے صفائى كے لئے استرا مانكا اس نے ما تنگنے پر دے دیا۔ مال نے دیکھا کہ اس کی بے خبری میں اس کا بیٹا حضرت خبیب کی ران پر بیٹھا ہوا ہے اور استرا ان کے ہاتھ ہیں ہے تو وہ سخت تھبرائی حضرت خبیب نے اس کی تھبراہٹ دیکھ کر فرمایا کیاتم خوف محسوس کرتی ہو کہ میں اس کو مار دول گامیں ایسا بالکانہیں كرول گا۔عورت كہنے لگى الله كى قسم! ميں نے حضرت ضبیب سے اچھا کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ ایلد کی قسم میں نے ایک دن دیکھا کہان کے ایک ہاتھ میں انگور کا کچھا ہے اور وہ اے کھارہے ہیں جب کہ ان کے ہاتھ لو ہے

کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور مکہ میں اس ونت کوئی مچل بھی نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی کہ میرزق ضبیب کو اللدنے دیا ہے جب کا فران کوئل کرنے کے ہے جم سے حل کی طرف روانہ ہوئے تو حصرت ضبیب نے ان ے کہا جھے دورکعت نماز پڑھنے دو۔انہوں نے آپ کو جھوڑ و یا حتی کہ حضرت خبیب نے دو رکعت نماز ادا كرئے كے بعد قرمايا: الله كي فتيم! اگر مجھے بيہ ڈر ند ہوتا كتم ميرے اس عمل كوميري هجراہث مجھو گے تو ميں ضرورز باوہ نماز ادا کرتا پھرآپ نے دعاماتی: اے اللہ! ان کو کن کن کے مارنا اور ان کوعلیجد ہ کر کر کے ختم کرنا اور ان میں سے کی کو ہاتی نہ رہنے وینا اور فر مایا: جب میں مسلمان شهيد كيا جاؤن توجهے اس بات كى كوئى پرواه نبيں كهيس الله كى راه يس مرربا مون اور اگر وه جائية ميرے کئے ہوئے جسم كے اعضاء بيس بركت پيدا فرما

اور حضرت ضبیب نے قید کی حالت میں صبر وقل کے لیے ماتھ درجہ شہادت پانے والے مسلم نوں کے لیے نفل اداکر نے کا طریقہ جاری فر مایا جس دن بید حضرات شہید ہوئے تھائی دن رمول اللہ اللہ سے صحابہ کرام کو مطلع فر ما دیا تھا جب اہل قریش کو پتہ چلا کہ حضرت عاصم بن ثابت شہید کرو ہے گئے تو انہوں نے چند آ دی مان کے جسم کے کی معروف حصہ کو لانے کے لیے بھیج ان کے جسم کے کس معروف حصہ کو لانے کے لیے بھیج کی کرد کے دینرت عاصم کی ان کے سرداروں میں ہے کہ بڑے وائد تعالی نے حضرت عاصم کی طرح بڑے کو تا نے دھنرت عاصم کی طرح بیت کو محفوظ رکھنے کے لیے بادل کے سائے کی طرح میت کو محفوظ رکھنے کے لیے بادل کے سائے کی طرح

وَكَانَ خُبَيبُ هُو سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُبِلَ صَبْرًا الصَّلُوةَ. وَاخْبَرَ - يعنى: النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلُوةَ. وَاخْبَرَ الْمَعْنَةُ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّابَةُ يَوْمَ أُصِيْبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ وَسَلَّمَ الْمُعَنَّةُ يَوْمَ أُصِيْبُوا خَبَرَهُمْ وَكَانَ خُلِاثُوا اللَّهُ فِي اللهِ عَاصِمِ بَنِ ثَابِتٍ حِنْنَ خُلِاثُوا اللَّهُ وَاللهُ فَيْنَ خُلِنُهُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا فَيْنَ عُظَمَا عَلِمُ مَ فَلَمَ يَعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا فَيْنَ عُظَمَا عَلِمُ مَ فَلَمَ يَعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا فَيْنَ عُظَمَا عَلِمُ مَنْ لُسُلِهِمْ فَلَمْ يَعْرَفُ الظَّلَّةِ مِنَ الله لِعَاصِمِ مِقْلَ الظَّلَّةِ مِنَ الله لِعَاصِمِ مِقْلَ الظَّلَّةِ مِنَ الله لِعَاصِمُ مِقْلَ الظَّلَّةِ مِنَ الله لِعَاصِمُ مِقْلَ الظَّلَّةِ مِنَ الله لِعَاصِمُ مِقْلَ الظَّلَّةِ مِنَ اللهُ لِعَاصِمُ مِنْ اللهُ لِعَامِمُ مِقْلَ الظَّلَّةِ مِنَ اللهُ لِعَامِهُ مِنْ اللهُ لِعَامِمُ اللهُ لِعَامِمُ مِقْلَ الطَّلَةِ مِنَ اللهُ لِعَامِمُ مِقْلَ الطَّلَةِ مِنَ اللهُ لِعَامِمُ مِنْ اللهُ لِعَامِمُ مِنْ اللهُ لِعَامِمُ مِنْ اللهُ الْمُعَالِقُومَ اللهُ الْمُعَالِقُومَ اللهُ الْمُعَالِقُومَ اللهُ الْمُعَالِقُومَ اللهُ الْمُعَالِقُومَ الْمُعَالِقُومَ اللهُ الْمُعَالِقُومَ اللهُ الْمُعَالِقُومَ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ السُلَقِيمُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ اللهُ الْمُعَالِقُومُ اللهُ اللهُ

شہد کی تھیال بھیج دیں۔ چنانجہ وہ نوگ ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کریلے جائے پر قا درنہ ہوسکے۔ (بغاری)

الهداه: جگه كانام هـمدظله: بادل دبر: شهر
کی کھیاں۔ اور اقبتلہ مدید گان میں باء پرزبراورزیر
دونوں پڑھے جاتے ہیں۔ جوزبر پڑھے ہیں وہ اسے
"بدة" کی جمع بتاتے ہیں اس کامعنی ہے حصہ ادراس
(جملہ) کا مطلب اب بیہوگا کہان میں سے ہرایک کو
ایک ایک حصہ کر کے تن ردے اور جوزیر پڑھے ہیں
ان کے نزدیک اس کامعنی ہوگا ایک کے بعددوسرے کو
قتل کرنا۔ اب بیتبدیدسے ہوگا۔

اس باب بیس بہت ی احادیث مردی ہیں ان میں سے بعض اس کتاب میں اپنی جگہوں پر گزر چکی ہیں۔
ان میں سے ایک اس لڑ کے والی حدیث ہے جوراہب کے پاس جا تا تھا۔ ایک ان میں غاروائی حدیث ہے۔
جس جن پر چٹان نے غار کا منہ بند کر دیا تھا۔ اور ایک س آدمی والی حدیث ہے۔
قال کے باغ کومیراب کر ۔ وغیرہ ۔ اوراس باب میں فلال کے باغ کومیراب کر ۔ وغیرہ ۔ اوراس باب میں ولائل بکٹرت مشہور ہیں اور تو فیق اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔

قَوْلُهُ: "الْهَدُاكَا": مَوْضِعٌ، "وَالظَّلَّهُ": السَّحَابُ.
"وَاللَّهُرُ": النَّحُلُ. وَقَوْلُهُ: "اقْتُلُهُمْ بِلَدَّا بِكُسْمِ
الْبَاءُ وَفِتجِهَا، فَمَنُ كَسَرَ قَالَ هُوَ جَمْعُ بِلَّةٍ بِكُسْمِ
الْبَاءُ وَفِي النَّصِيْبُ وَمَعْنَاكُ: اقْتُلُهُمْ جَصَصًا
الْبَاءُ وَهِي النَّصِيْبُ وَمَعْنَاكُ: اقْتُلُهُمْ جَصَصًا
مُنْقَسِبَةً لِكُلِّ واحدٍ مِنْهُمْ نَصِيبٌ، وَمَنْ فَتَحَ مُنْفَسِبَةً لِكُلِّ واحدٍ مِنْهُمْ نَصِيبٌ، وَمَنْ فَتَحَ قَالَ مَعْنَاكُ: مُتَقَرِّقِيْنَ فِي الْقَتُلِ وَاحِلًا بَعْنَاكُ وَاحِلًا فَتُلُ وَاحِلًا اللَّهُ اللِهُ اللَّهُ اللْعُلِي اللللْهُ اللَّهُ الللْهُ اللْهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ الللْهُ الللْهُ الللْهُ اللْهُ اللَّهُ الللْهُ الللْهُولُ الللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْهُ الللْهُ الللْه

تخريج حليث (صيح بخارى باب اسلام عمر بن الخطاب رضى الله عنه جلى 5. ص 48. رقم 3866 الهستدرات للحاكم مناقب امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه جلى 4. ص 165. رقم 4503 دلائل النبوة للبهة لل باب اعلام الجنى صاحبه بخروج النبى في جلى 2. ماروى سى كرامات امير المؤمنين عمر بن الخطاب جلى 2. ص 462. رقم 2391 و من كرامات امير المؤمنين عمر بن الخطاب جلى 2. ص 462 رقم 2391)

شرح مديث: حضرت خبيب بن عدى رضى الله تعالى عنه

یہ مدینہ منورہ کے انصاری ہیں اور قبیلہ انصار میں خاندان اوس کے بہت ہی نامی گرای فرزند ہیں۔ بہت ہی پر جوش اور جانباز صحالی ہیں اور حضورا کرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے انکو بے بناہ والبائہ عشق تھا۔ جنگ بدر میں ول کھول کر انتہائی بہادری کے سرتھ کھاڑے۔ جنگ احد میں بھی آپ کے مجاہدانہ کارنا مے شجاعت کے شاہ کارکی حیثیت رکھتے ہیں لیکن سے بین عسفان و مکہ مکرمہ کے درمیان مقام جیمیں یہ کفار کے ہاتھوں گرفتار ہوگئے۔ چونکہ انہوں نے جنگ بدر میں کفار مکہ کہ ایک مشہور سروار صادث بن عامر گوفل کرویا تھااس لئے ان کے بیٹوں نے ان کوخریدلیا اور و ہے کہ زنجیروں میں جیگر کران کو اپنے گھرکی ایک کوٹھڑی میں قید کرویا ۔ پھر مکہ حکرمہ سے باہر مقام جیمیں لے جا کر ایک بہت برخ ہے کہ ملک کوٹھڑی میں بید کیا نے فوٹن نصیب صحافی ہیں جن کو کفار نے سولی پر چڑھ کر مہید کیا۔ اسلام میں بید پہلے فوٹن نصیب صحافی ہیں جن کو کفار نے سولی پر چڑھ کو کمیس میں کے جا کرانا تی جا ہوا ہوا ہیں اور امیرا دل تو بہی چاہتا تی کر شہید کیا۔ سولی پر چڑھ نے سے پہلے انہوں نے دور کعت ٹماز پڑھی اور فر ما یا کہا ہے گروہ کفار سن اور امیرا دل تو بہی چاہتا تی کہ دو پر تک نماز پڑھی از پڑھی دیاں آگیا کہ کہیں تم لوگ بید نہ کے دور کوٹ میں نہ جو لو کہ میں خواد کہ میں خواد کہ میں اور ایمان افروز اشعار پڑھے پھر حادث بن عامر کے بیٹے ابو سروے نے آپ کے مقد سید ہیں نیزہ در کر آپ کو خیمید کردیا۔ در کی ابخاری، تاب المغازی، باب نزوۃ الربی ہے مرادت بن عامر کے بیٹے ابوسروے نے آپ کے مقد سید ہیں نیزہ در آپ کو شہید کردیا۔ در المجان الموالی المورد نے المورد بیا ہوں اس المورد بی المورد ہوں کہ بالمورد برا ہوں اس المورد کوٹر المورد کیا اس کے بیٹے ابوسروے نے آپ کے مقد سید ہیں نیزہ در کرا ہوں کے المورد برا ہوں اس المورد کی بالمورد برا ہوں کرا ہوں کی بالمورد برا ہوں اس المورد کی بالمورد برا ہوں کرا ہوں کی براد کرا ہوں کی بیا ہوں المورد برا ہوں کرا ہوں کوٹر کوٹر کوٹر کرا ہوں کرا ہوں کیا ہوں کرا ہوں کی بیٹر کرا ہوں کوٹر کرا ہوں کوٹر کوٹر کرا ہوں کرا ہوں کرا ہوں کوٹر کرا ہوں کوٹر کرا ہوں کرا ہوں

کرامات مکه کی آواز مدینه پیچی

جب حضرت ضبیب رضی اللہ تعالیٰ عند سولی پر چڑھائے گئتوانہوں نے بڑی حسرت کے ساتھ کہا کہ یا ہتدا عزوجل میں یہاں کسی کوئیں پاتا جس کے قرریعے میں آخری سلام تیرے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ عبیہ والد دسلم تک پہنچا سکوں لہٰ داتو میراسلام حبیب علیہ الصلو ق دالسلام تک پہنچا دے معابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بیان ہے کہ حضور سرور عالم صلی اند تعالیٰ علیہ والد وسلم مدینہ منورہ کے اندرا پنے اصحاب کی مجلس میں رونق افر وزیتے کہ بالکل ہی ٹاگہ ں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والدوسلم مدینہ منورہ کے اندرا پنے اصحاب کی مجلس میں رونق افر وزیتے کہ بالکل ہی ٹاگہ ں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والدوسلم منے بلند آواز سے وعلیک السلام فر ما یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول ابتداعز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلدوسلم اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلدوسلم علیہ والدوسلم اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلدوسلم منے ارشاد فرما یا کہ تجہاراد بنی بھائی ضبیب ابھی ابھی مکہ کر مدیس سولی پر چڑھا دیا گیا ہے اور اس نے سولی پر چڑھ کر میر س

(جمة الندعلى العالمين، الخاتمة في أثبات كرامات الاولياء ... الخي المطلب الثالث في ذكر جملة جميلة ... الخي م ٩ ٢ وفق برى شرح سيح البخارى، كمّا ب المغازى، وب غزوة الرّجميج ... الخي بخت الحديث: ٨٠١ مهم بي ٢ جس ٣٢٧)

# ایک سال میں تمام قاتل ہلاک

روایت ہے کہ ولی پر چڑھائے جانے کے دفت حصرت ضبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاتکوں کے مجمع کی طرف دیکھ کریہ دعا، نگی: اَللّٰهُمَّ اَحْصِیهِمْ عَدَدًا وَّاقْتُنْهُمْ ہَدَدًا وَّلَا تُبْتِی مِنْهُمْ اَحَدًا۔ (لیمنی اے اللہ! عزوجل تو میرے ان تمام

### لاش كوز مين نكل سي

حضورا قدس مئی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ارشاد فرہا یا کہ مقام تعظیم میں حضرت ضیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش سوئی ہوئی ہے جو سلمان ان کی لاش کوسولی سے اتار کر لائے گا جس اس کے لیے جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔ یہ تو شخبر کی می کر حضرت زبیر بن العوام اور حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتیز رفنا رگھوڑوں پر سوار ہوکر راتوں کوسفر کرتے اورون میں چھپتے ہوئے مقام تعظیم جس گئے۔ چالیس کفارسولی کے پہرہ وار بین کرسور ہے سے ان دونوں حضرات نے لاش کوسولی سے ہیں انکس تر وتازہ تھی اور زخموں سے تازہ اور وار بی سے تازہ فول فیک ردجانے کے باوجود لاش بالکل تر وتازہ تھی اور زخموں سے تازہ وار می کر کہ پیٹر مورہ کا رخ کیا گرسٹر کا فروں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا۔ جب ان دونوں حضرات نے دیکھا کہ اب ہم گرفتار ہوجا کیں گئے وان دونوں نے مقدس لاش کوزیین پر رکھ دیا۔ خدا کی شان دیکھتے دونوں حضرات نے دیکھا کہ اب ہم گرفتار ہوجا کیں گئی اور پھر زبین اس طرح برابر ہوگئی کہ پھٹنے کا نام ونشان بھی باتی نہ دہا۔ یہ وجہ ہے کہ حضرت ضبیب رضی اللہ تعالی عنہ کا لقب بلیج الارض (جن کوزیمن نگل گئی) ہے۔ پھران دونوں حضرات نے نے فرہا یا کہ اے کا دونوں حضرات وی کی کہ بی ہم تو دونوں حضرت ضبیب رضی اللہ تعالی عنہ کا لقب بلیج الارض (جن کوزیمن نگل گئی) ہے۔ پھران دونوں حضرات نے لیا کہ اس کی ایک کی دونوں کے بی کا کا موں کی کہ بی تو وہ اورک کہ واپی جا گئے۔

(مدارج النبوت الشم سوم الإب سوم الج ٢ جس ١٩١١)

شہیداسلام حضرت خبیب انصاری صحافی رضی اللہ تعالی عنہ کی ان چاروں کرامتوں کو پڑھ کر عبرت حاصل سیجئے کہ خداوند کریم شہداء کرام بالخصوص اپنے حبیب علیہ الصلوق والسلام کے اصحاب کرام کوئیسی کیسی عظیم الشان کرامتوں سے مرفراز فرما تا ہے اور بیصیحت حاصل سیجئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے دین اسلام کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں پیش کی بیلی اور پھر خدا کا نام لے کیلی اور پھر خدا کا نام لے کراور پھر خدا کا نام لے کراہ تھئے اور اسلام کے لیے کیا کرد ہے ہیں؟ اور جمیں کیا کرتا چا ہے اور پھر خدا کا نام لے کراہ تھئے اور اسلام کے لیے کیا کرد ہے ہیں؟ اور جمیں کیا کرتا چا ہے اور پھر خدا کا نام لے کراہ تھئے اور اسلام کے لیے کیا کہ دام اسلام کی خال کے دام کیا کہ دام اسلام کے لیے کہ کھا کر ڈالے۔

(1515) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا،

حضرت ابن عمر ﷺ ہے روایت ہے کہ میں نے

جب بھی حضرت عمر رہے کہتے ہے من کہ میرا گمان ہے یہ یول ہے تو وہ ای طرح ہوتا جس طرح وہ گرن کرتے ۔ ( بخاری )

قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُ يَقُولُ لِشَيْمِ جَبِ بَكَلَ مَعْرَتُ مِ قَطُ: إِنِّى لاَظُنَّهُ كَذَا، إِلاَّ كَانَ كَمَا يَظُنُّ. رَوَاهُ ہے يہ يول ہے تو البُغَارِ ثُی.

شرح حديث: زبان سيرناعمر فاروق رضى الله تعالى عنه اوروى

حضرت انس بن ما لک رضی الله عند سے دوایت ہے کہ حضرت عمرضی الله عند نے فرمایا: میر سے دب نے تین ہاتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار یہوا کہ یا رسول الله! کاش! ہم مقام ابرا ہیم کونماز کی جگہ بنا کیں تو تھم نازل ہوا۔
(اور مقام ابرائیم کونماز کی جگہ بناؤ) اور پروے کی آیت، میں نے حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یہ رسول الله! کاش آپ از واج مطہرات کو پردے کا تھم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بدہر شم کے نوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آئیت اگرہ صلی الله علیہ وآلہ وہ کی آئیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی از واج مطہرات نے رشک کے باعث آپ ص الله علیہ وآلہ وسلم پرد باؤ ڈ الاتو میں نے ان سے کہا۔ ''اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا دب انہیں اور بیزیں عطافر مادے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔

( مُخَارِي شريف كتاب الصلاة باب ما جاء في القبدة 1/ 157 الحديث رقم: 393 )

حضرت عبداللہ ابن عمروضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عندنے کہا میر سے رب نے تین امور میں میری موافقت فر مائی ، مقام ابراہیم میں ، حجاب میں اور بدر کے قید یول میں ( تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورندان آیات کی تعدا دزیا وہ ہے ) (مسلم شریف، کا بنائل السحاب، باب من فضائل عمر، 4/1865 ، الحدیث قم: 2399)

حضرت عبداللہ بن عمرض اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے عمر ک زبان اورول پرحق جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمرض اللہ عنہا کہتے ہیں جب بھی لوگوں میں کوئی معاملہ در پیش ہوااوراس کے متعتق لوگوں نے بچھ کہااور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہا نے بھی بچھ کہا (خارجہ بن عبداللہ راوی کوشک ہے کہ کس طرح آپ کا نام لیا گیا)۔ اس بارے میں رائے بیان کی توضر ور حضرت عمرضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوا۔ (ترندی شریف، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، 617/5، الحدیث رقم: 3682)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قر آن نازل ہوتا۔ (بین أي هبيه في المصنف،6 /354 الحدیث رقم:31980) الله كنام من شروع جوبرام بربان نها يت رحم واله ب الله كمنع كرده كامول كابيان غيبت كى حرمت اورزبان كى حفاظت كاعلم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور ایک دوسرے کی فیبت نہ کرد کیاتم میں کوئی بہندر کھے گا کہ اپنے مرے بنائی کا گوشت کھائے تو ہے تہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیٹک اللہ ہمت تو بہول کرنے والام مربان ہے۔

# بِسُمِ اللّهِ الرَّّمُ فِي الرَّحِيْمِ 18-كِتَابُ الْكَامُّوْرِ الْمَثْمِقِيَّ عَنْهَا 18-كِتَابُ الْكَامُورِ الْمَثْمِقِيِّ عَنْهَا 111-بَابُ تَعْرِيْمِ الْغِيْبَةِ وَالْاَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ وَالْاَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَغْضًا اللهُ تَعَالَى: (وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَغْضًا اللهِ أَنُ يَأْكُلَ لَخْمَ آخِيهِ مَيْتًا فَكِرِهُ مُنْتُونًا وَاللهُ إِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ) فَكَرِهُ مُنْهُونًا وَاللهُ إِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ) (الحجرات: 12)

شرح: حضرت صدرالاً فاضل سيّدُ نامولاً المحدثيم الدين مُراداً بادى عليه رحمة الله الهادى خُواكن العرفان مين اس ك تحت لكهة بين: حديث شريف: مِن بِ كه غيبت بيب كه مسلمان بهائى كه پينه بيجهايي بات كهى جائے جواسے ناگوار گذرے اگروہ بات تي ہے تو غيبت ہے ورنہ بہتان۔

تومسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارانہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ چیچے برا کہنااس کے مرنے کے بعداس کا گوشت کھانے کے مثال کے مرنے کے بعداس کا گوشت کھانے کے مثال ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کا نئے ہے اس کو ایڈ اموتی ہے اس طرح اس کو بدگوئی سے قبلی تکلیف ہوتی ہے اور در حقیقت آبر د گوشت سے زیادہ بیاری ہے۔

شان نزول: سبّدِ عالم صلی الله علید وآلہ وسلم جب جہادے لئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مال واروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کوکر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے وہ اے کھلا کی پلا کی ہرایک کا کام چلے اس طرح حضرت سیمان رضی اللہ تعافی عند دوآ دمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ، ایک روز وہ سوگئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے آمیں کھ نا طلب کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ، حضور کے خادم مطبخ حضرت نے آمیاں کھ نا طلب کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ، حضور کے خادم مطبخ حضرت اسلمان رضی اللہ عند نے بہی آکر کہد دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ (رضی اللہ تعالی عند) نے بحل کیا ، جب وہ حضور صی اللہ عیہ عند نے بہی آکر کہد دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ (رضی اللہ تعالی عند) نے بحل کیا ، جب وہ حضور صی اللہ عیہ و آلہ دسلم کی خدمت میں صاضر ہوئے ، فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھا ہوں ، انہوں نے عرض کیا بہم نے گوشت کھایا۔

مسکلہ: غیبت بالد نفاق کمائز میں ہے ہے،غیبت کرنے والے کوتوبہ لازم ہے،ایک صدیث میں رہے کہ غیبت کا گف رہ رہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ مسئلہ: فاسقِ معلِن کے عیب کا بیان غیبت نہیں ، حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بیا -

مسکدہ:حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدیذہب)، دومرا فاسق معلمِن ، تیسر ابا دشاہ ظالم ، یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔ (خزائن العرفان)

> وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَلَا تَقْفُ مَا لَيُسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّبُعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسُثُولًا) (بنى اسرائيل: 36)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (مَا يَلُفِظُ مِنْ قَوْلِ إِلاَّ لَكَيْهِ رَقِيْبُ عَتيدٌ) (ق: 18) ِ

إعُلَمُ الله يَلْبَنِي لِكُلِّ مُكَلَّفٍ انَ يَخْفَظُ لِسَانَهُ عَنْ بَعِيْعِ الْكَلامِ إِلاَّ كَلامًا ظَهَرَتْ فِيْهِ لِسَانَهُ عَنْ بَعِيْعِ الْكَلامِ إِلاَّ كَلامًا ظَهَرَتْ فِيْهِ الْمَصْلَحَةُ، ومَتَى اسْتَوَى الْكَلامُ وَتَرُكُهُ فِي الْمَصْلَحَةِ، ومَتَى اسْتَوَى الْكَلامُ وَتَرُكُهُ فِي الْمَصْلَحَةِ، فَالسُّنَّةُ الْإِمْسَاكَ عَنْهُ لِإِنَّهُ قَلْ يَنْجَرُ الْمَسَاكَ عَنْهُ لِإِنَّهُ وَذَٰلِكَ كَثِيْرُ الْمُسَاكَ عَنْهُ وَذَٰلِكَ كَثِيْرُ فَي الْعَادَةِ وَذَٰلِكَ كَثِيْرُ فَي الْعَادَةِ وَالسَّلامَةُ لا يَعْدِلُهَا شَيْعٌ.

اوراللد تعالی نے ارشاد فرمایا: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑجس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آئھاورول پیچھے نہ پڑجس کا تجھے علم نہیں۔ ان سب سے سوال ہوتا ہے۔

اوراللدتغالیٰ کا ارشاد ہے: کوئی بات وہ زبان ہے نہیں نکالٹا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

(امام نووی کہتے ہیں کہ) جان لے کہ مکلف کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنی زبان کو ہر کلام سے محفوظ کے یہ لازم ہے کہ وہ اپنی زبان کو ہر کلام سے محفوظ کر سے۔ صرف ایسی کلام ہو لے جس کا فائدہ ظاہر ہواور جب کلام کا فائدہ اور نقصان دونوں برابر ہوں تو سنت یہ جب کلام کا فائدہ اور نقصان دونوں برابر ہوں تو سنت یہ ہے کہ اس سے رک جائے کیونکہ مباح کلام بھی مکر وہ یا حرام تک پہنچاوی ہی ہے اور بیادت میں بکثر ت ہے اور میادت میں بکثر ت ہے اور میادت میں بکثر ت ہے اور میامتی سلامتی کے برابر کوئی چرنہیں۔

شرح: حضرت صدرالاً فاضِل سِیدُ ناموللینا محرنعیم الدین مُرادا آبادی علیه رحمة الله الهادی مُوّائنُ العرفان میں اس کے تحت لکھتے ہیں: خواہ وہ کہیں ہوسوائے وقت قضائے حاجت اور وقتِ جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے مث حاتے ہیں۔

مسکلہ: ان دونوں حالتوں ہیں آ دی کو بات کرنا جا کز نہیں تا کہ اس کے لکھنے کے لئے فرشتوں کو اس حالت ہیں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو، یہ فرشتے آ دی کی ہر بات لکھتے ہیں بیاری کا کراہنا تک راور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جا کہ عدیث روایت کی ہے کہ جب آ دی ایک فرت چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجروثو اب یا گرفت وعذاب ہو۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آ دی ایک نئی کرتا ہے تو دہنی طرف والافرشتہ با کمیں جانب والے فرشتے سے نئی کرتا ہے تو دہنی طرف والافرشتہ با کمیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ بھی تو قف کر شاید میشخص استعفاد کرلے مئیرین بعث کا روفر مانے اور اپنے قدرت وعلم سے ان پر جنیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتا یا جا تا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیا مت کے وقت پیش آ نے کہ بعد انہیں بتا یا جا تا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیا مت کے وقت پیش آ نے

# والی ہے۔ اور صیفهٔ ماضی سے ال کی آمد کی تعبیر فرما کراس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے جنانچدار شاد ہوتا ہے۔

( فحزائن لعرفان )

حضرت ابوہریرہ کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: جوکوئی اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ اس کو چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ اس کو جاہی میں صرت کے کہ کلام اس وقت کرے جب اس کا بہتر ہونا معلوم ہوا ور بہتر وہ ہے جس کا فائدہ ظاہر ہواور جب فائدہ ظاہر ہونے میں خک ہوتو کلام نہ کرے۔

(1516) وَعَنْ آنِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّهِ عَنْهُ، عَنِ النَّهِ عَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ النَّهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْهُتُ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَهُنَا صَرِيحٌ فِي آنَهُ يَنْبَغَى أَنْ لأَ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَهُنَا الْكَلاَمُ خَيْرًا، وَهُو الَّذِي لأَي يَتَكَلَّمَ الأَ إِذَا كَانَ الْكَلاَمُ خَيْرًا، وَهُو الّذِي قَلْهُورِ الْبَصْلَحَةِ فَلاَ يَتَكُلَّم مَصْلَحَتُهُ وَمَعْى شَكَ فِي ظُهُورِ الْبَصْلَحَةِ فَلاَ يَتَكُلَّم الْمَالَحَة فَي عُلُورُ الْبَصْلَحَة فَى فَلاَ يَتَكُلَّم الْمَالِكُورُ الْبَصْلَحَة فَي فَلاَ يَتَكُلَّم الْمَالَحَة فَي اللّهُ عَلَيْهُ وَمَعْى شَكَ فِي ظُهُورِ الْبَصْلَحَة فِي اللّهُ عَلَيْهُ وَمَعْى شَكَ فَى ظُهُورِ الْبَصْلَحَة فِي اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

تخريج حدايت : (صبح بخارى، بأب اسلام عمر بن الخطاب رضى الله عنه، جلد 5. ص 48، رقم 3866 البستدرك للحاكم مناقب امير البؤمنين عمر بن الخطأب رضى الله عنه، جلد 4، ص 165. رقم 4503 دلائل النبوة للبيهةي، بأب اعلام المحاكم مناقب امير النبي المشخوص المداء والمحارب المحاكم عنه عند المحارب المائل السنة للالكائي بأب ماروى سن كرامات امير المؤمنين عمر بن الخطأب جلد 2، ص 462 رقم 2391)

مرح مديث: عليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال مديث كي تحت لكهة بين:

نیرسے مرادیا اچھی بات ہے خواہ واجب ہویا فرض یاسنت یا مستحب یا ہر مباح بات ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ مباح بات بھی زیادہ ندکرے تاکہ کا جائز بات میں نہ کھنس جائے۔ تجربہ ہے کہ زیاوہ بولنے ہے اکثر نا جائز باتیں منہ سے نکل جاتی ہیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ جو خاموش رہاوہ سلامت رہا جو ملامت رہاوہ نجات پاگیا۔ فی صدی پچیا نوے گناہ زبان سے ہوتے ہیں اور پانچ فی صدی گناہ دوسرے اعضاء ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مؤمن کا مل وہ ہے جو بھی بات منہ سے نکا لے ورنہ خاموش رہے۔ خیال رہے کہ بات ہی مردوو۔

(مرْأَةُ النَّهُ فِي مِنْ ٢ من ٩١)

حضرت ابوموکی فیشناہے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول ابتدمسلمانوں میں سے کون زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فر، یا: جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(1517) وَغَنْ آئِ مُوسَى رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ آئَى الْمُسَلمِيْنَ ٱفْضَلُ، قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَهِهِ مُثَّقَقً عَلَيْهِ.

(متفق مدیه)

شرح حديث: عَلِيمِ الْأُمَّت حضرتِ مفتى احمد يا رخان عليدرحمة الحنّان لكصة بين:

یعنی کامل مسلمان جولغۃ شرعا ہر طرح مسلمان ہو، وہ مؤمن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے،گالی، طعنہ، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسیمان کی غیبت نہ کرے،گالی، طعنہ، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسیمان کی جائے ہے۔ مسلمانوں کی سلامتی کا ذکر خصوصیت ہے اس لیے فرمایا کہ بعض صورتوں میں کفار سے کڑنا بھڑنا، انہیں برا کہنا عبادت ہے۔ یہاں ضمنا غیبت وافیت مراد ہے۔ اس حدیث کا مطلب رنہیں کہ ظالم مسلمان کا فر ہے، یارتم دل کا فرمسلمان ہے۔

لیعنی کامل مہا جروہ مسلمان ہے جوترک وطن کے ساتھ ترک گناہ بھی کرے یا گناہ جھوڑ نا بھی لغۃ ہجرت ہے جو ہمینے

جارى رہے گی۔ (برا ڈالناجی نامی) امست محمد سیس کی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے یا نے طبقے

حضرت سيّدُ تالبرائيم بن إسحاق بينيا كورى عليه رحمة الندائقوى فرمات بين: بيس في حضرت سيّدُ نامُسيّب بن وَاضِّح عليه رحمة الندا لخالق كوي فرمات ميّدُ تا عبدالرحن بن مُبَا دَك صُو رِى عليه رحمة الندائقات كوية رمات عنا: بيس حضرت سيّدُ تا عبدالرحن بن مُبَا دَك صُو رِى عليه رحمة الندائقوى كساته ملك وَرَوام كَى طرف جاد باتحاه راست بيس آپ رحمة الله تعالى عليه فرمايا: العرم مُنيّب! عام نوگ فساه بيس مبتان بيس بوت مُرخوام كى وجه سے - بيس في كها: حضور! الله مُوَّ وَجَانَ! آپ پررتم فرمايا: اس كو وجه سے - بيس في كها: حضور! الله مُوَّ وَجَانَ! آپ پررتم فرمايا: اس كو وجه سي عبد على المائة على على مواحد بالله فرا ورزا بدول اور زابدول كا، تيسرا غازيول كا، چوتفا تا جرول كا جبكه پانچوس طبقه بيس عالم وقاضى شامل بيس علىء كرام توانيا عليهم السلام كوارث بيس عابدول اور زابدول كا، تيسرا غازي وقتا تا جرول كا جبك بي نجويس طبقه بيس عالم وقاضى شامل بيس علىء كرام عليهم السلام كوارث بيس عابدول اور زابدول كا، وموارث بيس عابدون ابده و توان كا مرام عليهم السلام كوارث بيس عابدول اور دال من عرف الله موجائ توجائل كى چيروى كرين؟ عابدون ابدون ابدون الموض والله وجائل كى هيروى كرين؟ عابدون ابدون ابدون الموض والمن بي جيروى كرين؟ عابدون ابدون ابدون بي عاليس عيرويات توتائب كى اقتداء كرين بي بيس وه خود مى خائل مي وجائل كري عيروى كرين؟ عابدون ابدون ابدي بي بيس وه خود مى خائل جوانه عائل بي خائل يراع ادكري المي ادران اور وافظ المي مين تورعايا كي دو يكه بيال اوران كي حفاظت كون كريكا؟

(الله عَزَّ وَجُلَّ جَمِيں اپنی حفظ وامان میں رکھے اور دین متین کی خدمت کرنے کی تو فیق عطافر ، ئے۔ خدا کرے کہ ہمار کی وجہ سے کی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے ، ہمارے ہاتھ و و بان سے تمام مسلمان محفوظ رہیں ہم وگوں کے بدخواہ نہ ہوں بلکہ خیر خواہ ہوں ۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جوا پے مسلمان بھائیوں کی خدمت کر کے اللہ ورسول عُزَّ وَجُلَّ وَسلَّی اللہ تعالٰی عیہ وآلہ وسلّم کی رضا کے طالب ہوتے ہیں۔ ایسول کو قلبی سکون اور حقیق سرور نصیب ہوتا ہے کسی کے ساتھ خیر خوا ہی کر کے انسان کو ایک عجیب می خوش اور اطمیمان حاصل ہوتا ہے۔ یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ جو دوسروں کے ساتھ بھال کی کرتے ہیں ، ان کے ساتھ بھال کی کر انسان کو ایک بھائی ہی کو اموا ملہ ہوتا ہے۔ یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ جو دوسروں کے ساتھ بھال کی کرتے ہیں ، ان کے ساتھ بھائی ہی کا معاملہ ہوتا ہے۔ )

## اورون کے لئے رکھتے ہیں جو بیار کا جذبہ

(1518) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَضْمَنْ لِيُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَضْمَنْ لِيُ مَا بَدُنَ لَخَيْبُهِ وَمَا بَدْنَ رِجْلَيْهِ اَطْمَنْ لَهُ الْجُنَّةُ مُثَنَّةً مُثَنِّقًا مِنْ اللهِ مَا يُهِ مِنْ اللهِ مَا يُهِ مِنْ اللهِ مَا يُهِ مِنْ اللهُ مَا يَهُ مِنْ اللهُ مَا يَهُ مِنْ اللهُ مَا يَهُ مِنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَا يَهُ مِنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَا يَهُ مُنْ مَنْ مَا يَهُ مِنْ مَنْ اللهُ مَا يَهُ مِنْ مَا يَهُ مِنْ مَا يَهُ مِنْ مَا يَعْمَى مَا يَهُ مِنْ مَا يَهُ مُنْ مَا يَهُ مِنْ مَا يَعْمَى مَا يَعْمَى مَا يَعْمَى مَا يَهُ مِنْ مَا يَعْمَى مَا يَعْمَاعِمَى مَا يَعْمَى مَا يَعْمَى مَا يَعْمَى مَا يَعْمَى مَا يَعْمَى مِنْ مَا يَعْمَى مُعْمَى مَا يَعْمَى مُعْمَى مُعْمَعْمَى مُعْمَى مُعْمَى مُعْمَاعِمُ مُعْمَى مُعْمَى مُعْمَى مُعْمَى مُعْمَى مُعْمَى مُعْمَاعِمُ مُعْمَى مُعْمَاعِمُ مُعْمَى مُعْمَع

وہ لوگ مجھی ٹوٹ کے بھھر انہیں کرتے

حضرت سہل بن سعد مھی ہے روایت ہے

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: میں اس کے
لیے جنت کی صفائت دیتا ہوں۔ جو بجھے اپنے دوجبڑوں
کے درمیان والی کی اور دونا تکوں کے درمیان والی کی

ضائت دے۔ (متنق علیہ)

تخريج حديث (صيح بخارى بأب حفظ اللسان جلد 8 ص100. رقم 6474 وبلدب الاغار لعطيرى ذكر من الخريج حديث الاغار لعطيرى ذكر من الكرالبستانة بكل حال جلدد 1. ص88. رقم 78 الاداب للبرية في بأب فضيلة الصبت و حفظ اللسان عمالا يحتاج اليه، جلد 1. ص 173 رقم 290، رقم الحديث 1755.

مرح حديث: حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كيَّ تحت لكهة بين:

دو جہڑوں کے درمیان کی چیز زبان و تا لووغیرہ ہے اور دو پاؤں کے بیچ کی چیز شرمگاہ ہے یعنی اپٹی زبان کو جھوٹ فیبت ناجا کزبا تیں کرنے سے بچائے ، اپنے مند کو ترام غذا سے تحفوظ رکھے ، اپنی شرمگاہ کو زنا کے تریب نہ جانے دے ظاہر بات ہے کہ ایسامسلمان مؤمن متنی ہوگا۔ خیال رہے کہ قریبات ۸ فی صدی گناہ زبان سے ہوتے ہیں جو اپنی زبان کی پابندی کرے وہ تو چوری ڈکیتی قبل بھی نہیں کرتا ، انسان جرم جب بی کرتا ہے جب کہ جھوٹ ہولئے پر آ ، دہ ہوجائے کہ اگر پکڑا گیا تو میں انکار کردوں گا ، جھوٹ تی ہوگا ، جو لیے ہے اور حضور کی یہ ضائت تا قیامت انسانوں کے لیے ہے اور حضور کی میضائت تا قیامت انسانوں کے لیے ہے اور حضور کی صائت خداکی ضائت ہے ۔ (برنا ڈالن بی ج میں ۱۹)

(1519) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الْعَبُلَ سَمِعَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الْعَبُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكُلِمَةِ مَا يَتَبَيِّنُ فِيْهَا يَزِلُ بِهَا إِلَى النَّارِ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكُلِمَةِ مَا يَتَبَيِّنُ فِيْهَا يَزِلُ بِهَا إِلَى النَّارِ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكُلِمَةِ مَا يَتَبَيِّنُ فِيْهَا يَزِلُ بِهَا إِلَى النَّارِ النَّارِ اللهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَمَعْلَى: "يَتَبَيِّنُ الْمَشْرِقِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَمَعْلَى: "يَتَبَيِّنُ الْمَشْرِقِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَمَعْلَى: "يَتَبَيِّنُ الْمُشْرِقِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَمُعْلَى: "يَتَبَيِّنُ الْمُشْرِقِ وَالْمَعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَمُعْلَى: "يَتَبَيِّنُ الْمُقَالِمُ النَّامِ النَّهُ الْمُعْرِبِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَمُعْلَى: "يَتَبَيِّنُ الْمُقَالِمُ النَّهُ الْمَعْرِبِ مُتَعْفَى اللهُ اللهُ اللهُ الْمَعْرِبِ مُثَنِّ اللهُ الْعَلَيْهِ وَالْمُعْرِبِ مُتَعْلَى الْمُعْرِبِ مُنْ الْمُعْرِبِ مُ الْمُعْلِى النَّالِمُ النَّامِ النَّالِمُ الْمُعْرِبِ مُنْ الْمُعْرِبِ مُنْ اللّهُ الْمُعْرِبِ اللّهُ الْمُعْرِبِ الللهُ اللّهُ الْمُعْرِبُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الْمُعْرِبُ اللّهُ الْمُعْرِبُ اللّهُ الْمُعْرِبُ اللّهُ الْمُعْرِفُ اللّهُ الْمُعْرِبُ الللهُ اللّهُ الْمُعْرِفِقِ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ الْمُعْرِبُ اللّهُ الْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ ا

حضرت ابوہریرہ وہ اسے دوایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ لا پروائی سے کوئی بات کہددیتا ہے اورائی کی وجہ سے مشرق ومغرب کے درمین جننے فاصبے سے زیادہ دور آگ بی جا گرتا ہے۔ (منعق عیہ) اور ''یک کہ آئی'' کا مطلب ہے خور کرے موسیے کیاوہ بہتر ہے پانیں۔ مطلب ہے خور کرے موسیے کیاوہ بہتر ہے پانیں۔

تخريج حن يدن إصبح بخاري بأب حفظ اللسان جلد 8، ص 100 رقم 6477 صبح مسلم، بأب التكلم بالكهة بهوى بها في الدار جلد 8، ص 223 رقم 7672 السان الكورى للبروقي بأب ما على الرجل من حفظ اللسان عند السلطان وغيرة جدد 8. ص 164 رقم 1710 صبح ابن حيان بأب ما يكونه من الكلام و مالا يكونه جلد 13. ص 15. رقم 5707 مسند امام احد بن حنبل مسند ابى هريرة رضى الله عنه ، جلد 2. ص 334 رقم 8392)

شرح حديث: حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے ہيں: یعنی بعض با تیں انسان کے نز دیک معمولی ہوتی ہیں اللہ تعالٰی کے نز دیک عظیم الثان کہ بولنے والے کوظیم الثان بنا

یعنی بعض با تیں انسان کی نگاہ میں نہایت معمولی ہوتی ہیں رب نعالٰی کے نز دیک بدتر مین جرم کہ انسان کو دوزخی بنادیق ين لهذاز بان كى بهت بى هاظت چاہيے۔

دوزخ میں جس تدرینچائی زیادہ ای قدرعذاب سخت، جنت میں جس قدراد نچائی زیادہ اس قدر نواب اعلیٰ، دوزخ کا طبقہ ہاویہ سب سے نیچا ہے۔مطلب بیہ ہے کہ برنملی کی وجہ سے انسان دوز خ کے او نیچے طبقے میں جاد ہے گا جہاں عذاب ہاکا ہے تگر برے کلام کی وجہ سے ینچے طبقہ میں جاوے گا جہال عذاب سخت تر ہے۔رب تعالی نے انسان کو ارکان (اعضاء) جنان ( دل) لسان ( زبان ) عطا فرمائے ہیں ارکان و جنان کے گناہوں سے نسان کیجی زبان کا جرم برترین ے-(مزافالن جی، جدص ۱۳۸)

> (1520) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْعَبْلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِبَةِ مِنْ رِضُوَانِ الله تَعَالَى مَا يُلَقِى لَهَا بَالَّا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا كَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَّلَيَّةِ مِنَ سَخَطٍ اللهِ تَعَالَىٰ لاَ يُلُقِى لَهَا بَأَلَّا يَهُوِيْ بِهَا فِيُ جَهَنَّمَ ". رَوَاكُ الْبُخَارِيُ.

النمي سے روايت ہے كەرسول الله الله الله الله که یقینا بنده الله کی خوشنوری کی بات کهددیتا ہے۔اس کی طرف اس کی اتنی زیادہ تو جہ بھی نہیں ہوتی تو اس کو الله تغالي بهت درج بلندي عطأ كرتا ہے۔ اور بندہ الله کی ناراضگی کی کوئی الیسی بات کہدنیتا ہے جس طرف وہ توجبیں کرتا تواس کی وجہہے وہ جہنم میں گرجا تاہے۔

تخريج حليث: (صيح بخارى بأب حفظ اللسان جله 8 ص 101 رقم 6478 السان الكبرى للبيهتي. باب ما على الرجل من حفظ اللسان عند السلطان وغير تدجله 8، ص 164. رقم 17108 مسئد امام اجده بن حنبل، مسنده الى هو يرة رضى فله عنه جلى2. ص334 رقم 8393 مسلد البزار ، مسلد البريرة رضى الله عنه جلد 2. ص478 رقم الحديث 8979) شرح حديث: زبان كي آفات

جان لو! زبان کا خطرہ بہت بڑا ہے اور اس کے خطرے سے نجات صرف خاموشی میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بی ا کرم ، نورِجسم ، شہنشاہِ بن آ دم صلّی اللّٰد نعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے خاموش کی تعریف کی اور خاموش رہنے کی تر غیب دی۔ چنانچہنور کے پیکر، تمام نبیول کے تمر ور، دو جہال کے تاجؤر، سلطانِ بحرو برصلی اللہ تعالیٰ عدیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ى ميثان ہے: مَنْ صَمَتَ نَجَا ترجمہ: جو خاموش رہااس نے نجات یا کی۔

( جامع الترغدي، الواب صفة القيامة ، باب حديث من كان يؤمن الغذ فليكرم ضيفه ، الحديث ١٥٠١م ١٩٠٣)

سَبِدُ المُبلَّغِينَ ، رَخْمُنَةً لِلْعَلَمِينُ صلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عليه وآله وسلَّم كافر مانِ عاليشان ہے: الطَّهَتُ حِكَمْ وَقَلِيْلٌ فَاعِلُهُ

خاموشی حکمت ہے اور اِسے اختیار کرنے والے کم ہیں۔

(شعب الايمان بيه تى ، باب فى حفظ اللهان بصل فى نصل السكوت ممالا يعنيه ، الحديث ٢٦٠٥، ج٣، بس٣٢٠)

شهنشا ونبوت، مهيكرِ جود وتحكمت صلَّى الله تعالى عليه وآله وسلَّم كافر مان ذيشان إن بين

مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي مَا بَيْنَ لِحُينِهِ وَرِجُلَيْهِ اَتَّكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ

جو خصے ووجبڑوں کے درمیان والی چیز ( یعنی زبان ) اور دوٹائگوں کے درمیان دانی چیز ( لیعنی شرمگاہ ) کی ضانت دیے میں اسے جنت کی ضانت دیتا ہوں۔

(منج ابغاری، كماب الرقاق، باب حفظ البّسان، لحدیث ۲۳۷ بص ۵۳۳ مفهوما)

مُروی ہے کہ حضرت سیّدُ نامعاذین جبل رضی اللہ تعالیٰ عند نے عرض کی: یارسول اللہ عُرَّ وَجَالَ وَسلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم الجمجے وصیت فرما کئیں۔ آپ سلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَرَّ وَجَالَ کی اس طرح عبادت کر تو یا تواہد و مکھے دمیت فرما کئیں۔ آپ کور نے والوں میں شارکر، اورا گرتو چاہے تویس تجھے بتاؤں، کہ تیرے لئے کون می چیز بہتر ہے، پھرآپ سلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ابنی زبان مبارک کی طرف اشار وفرمایا۔

(موسوعة لا بن الي الدنياء كمّاب الشنت وآ داب اللِّسان، باب حفظ اللسان وفعنل الفهمت والله يث ٢٢، ج من ٢٣ مس ٢٣)

حضرت سبِدُ نا معاذبن جبل رضی الله تعالی عند ہے مروی ہے آپ فرماتے جیں کہ میں نے عرض کی: یارسول الله عز قبّل وصلّی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسم نے ارشاد عزّ وَجَلَ وصلّی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسم نے ارشاد فرمایا: اے ابن جبل استری ماں تجھ پرروئے ،لوگوں کوان کے نقنوں کے بل جہنم میں گرائے وائی زبان کی کائی بوئی کھیتی فرمایا: اے ابن جبل اورکیا ہے۔ (جامع التر مذی ،ابواب الا مجان باب ماجاء فی حرسة الصلاة ،الحدیث ۲۲۱۲ میں ۱۹۱۵)

کہاں تک پہنچ گا۔ اس کی وجہ سے القد تعالیٰ اس بندہ

کے لیے روز حشر تک ابنی نا راضگی لکھ دیتا ہے۔ اس کوامام
مالک نے مؤطا میں روایت کیا اور امام تر مذی نے اور کہا
کہ بیر عدیث حسن صحیح ہے۔

سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِر يَلُقَانُ ﴿ رَوَاهُ مَالِكُ فِي الْهُوطَّا َ، وَالرِّرْمِنِ يُنُ. وَقَالَ: ﴿ حَدِيثِ عُسَنَّ صَعِيْحٌ ﴿ ـ

تخريج حليث: (سان ترمذى بأب قيمن تكلم بكلية يضعك بها الناس، جلد 4. ص 557، رقم 2314 مؤطا امام مالك، بأب ما يؤمر به من التحفظ في الكلام، جلد 2. ص 985، رقم 1781 اليستدرك للحاكم، كتاب الايمان، جلد 1. ص 63، رق الحديث 139 البعجم الكبير للطنواني، من اسمه بلال بن الحارث البنزل، جلد 1. ص 367، رقم 134 أمسلد امام احدين حنيل حديث بلال بن الحرث رضى الله عنه، جلد 3. ص 469، رقم 1589)

مثر **حدیث بحبیم الاَمَّت حضرت مِفتی احمد یارخان علی** دحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یہ وہ بلال نہیں جوحضور الورکے مؤذن تنصے وہ تو بلال این انی رباح حبثی ہیں یہ بلال ابن حارث مزنی ہیں، ان کی کنیت ابوعبدالرحمن ہے، ہے پانچ ہجری میں وفد مزینہ میں حضور کی خدمت میں آئے ،حضور انور نے آپ کوفرع کے

علاقہ کا حاکم مقرر فرما یا ، فرع مرینہ منورہ سے پانچ دن کے راستہ پر ہے ، فتح کمہ کے دن مزینہ کا حصنڈ اان کے ہاتھ میں

تفاءای ۱۸۰ سال آپ کی عمر ہو گئی سے بیساٹھ ہجری میں وفات پائی۔

یعنی اسے خبر نہیں ہوتی کہ رہ بات جو میں بول رہا ہوں اللہ کے زدیکیسی عظیم الثان ہے یوں ہی بول ویت ہے۔
یہاں الی انتہاء کا نہیں اور حدیث کا مطلب بینیں کہ قیامت تک تو رب اس سے راضی رہ گا بعد میں ناراض
ہوجاوے گا بلکہ مطلب بیہ ہے کہ اس رضا کا ظہور دنیا میں بی نہیں بلکہ روز قیامت تک رہے گا جیسے رب نے شیطان سے
فرمایا اِنْ عَلَیْكَ لَعُنَیْتی اِلْ یَوْمِ الدِیْنِ عُرضکہ رحمت کے آثار کا ظہور ابدالا باد تک ہے اور عطا رب غفور بعد قیامت
ہوگی۔ (اشعہ) غرضکہ اس فرمان سے مرادابدالا باد ہے جیسے کہا جاتا ہے میں تجھ سے قیامت تک نہ بولوں گایا بحد شوش رہوں گا۔

لیتن کوئی بات ایک بری بول دیتا ہے جس سے رب تعالٰی ہمیشہ کے لیے ناراض ہوجا تا ہے لہذاانسان کو چاہیے کہ بہت سوچ سمجھ کر بات کیا کر ہے۔ حضرت علقمہ فر ما یا کرتے ہتھے کہ جمھے بہت کی باتوں سے بلال ابن حارث کی حدیث روک دیتی ہے۔ (مرقات) لیتن میں مجھے بولنا چاہتا ہوں کہ بیرحدیث سمامنے آجاتی ہے اور میں خاموش ہوجا تا ہوں۔

(1714) 12.53.51 11.11)

حضرت سفیان بن عبداللہ ﷺ ہے روایت ہے کہ بیں نے (رسول اللہ ﷺ ہے) عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایک الیمی بات بتا تیم کرجس کے ساتھ میں (1522) وَعَنْ سُفْيَانَ بَنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِى اللهُ عَنْ اللهُ عَلَىٰ اللهُ اللهُ عَلَىٰ اللهُ ا

يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَخُوفُ مَا تَخَافُ عَلَى: فَأَخَلَ اللهِ مَا أَخُوفُ مَا تَخَافُ عَلَى: فَأَخَلَ بِلِسانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: "هٰنَا". رَوَاهُ الرَّرُمِلِيْكُ. وَقَالَ: "حَدِيْدُ مِنْ تَعِيْجٌ".

مضبوطی سے سہارا حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا: تو کبہ
میرا دب اللہ ہے بھراس پر ثابت قدم ہوجا۔ میں نے
عرض کیا: یارسول اللہ آپ کو مجھ پرسب سے زیادہ ور
کس بات کا ہے تو آپ نے اپنی زبان کو پکڑا پھرفر مایا
اس کا۔ اے ترفری نے روایت کیا اور کہا کہ بیصد بث
حسن سے ہے۔

تخريج حليث: (سان ترمذى بأب ما جاء فى حفظ اللسان جلد 4. ص 607. رقم 2410 البستدرك للحاكم. كتاب الرقاق، جلد 4. ص 647. رقم 7874 البعجم الكيور للطوراني من اسمه سفيان بن عبدالله الثقفي، جلد 7. ص 69. رقم 6412 شعب الإيمان، فصل فى قضل السكوت عن كل مالا يعنيه، جلد 4. ص 237. رقم 4921 مستدر امام احد بن حنيل، حديث سفيان بن عبدالله الثقفي جلد 3. ص 413، رقم 41357)

شرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كيّت لكيت إلى:

آپ کا نام سفیان ابن عبداللہ ابن ربید ہے،کنیت ابوعمرو، تبیلہ بن ثقیف سے ہیں،طاکف کے رہنے واسے تھے،حضرت عمررضی اللہ عند کی خلافت میں طاکف کے حاکم رہے۔

یعنی میرے اعضاء سادے ہی خطرناک ہیں تگران سب میں زیادہ خطرناک کون ساعضو ہے جو مجھے بہت زیادہ نقصان پہنچاسکتاہے۔

> (1523) وَعَنِ ابْنِ عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا تُكُورُوا الْكَلاَمِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ؛ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلاَمِ

حضرت ابن عمر ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے بغیر گفتگوکوزی دہ نہ کرو کیونکہ زیادہ گفتگو دل کی سختی کا سبب ہے اور لوگوں میں بِعَيْرٍ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى قَسُونَةً لِلْقَلْبِ! وَإِنَّ البُعَلَ الله سے زیادہ دوروہ دل ہے جو سخت ہے۔ التَّاسِ مِنَ اللهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي". رَوَالُهُ الرِّزِمِيْنَ گُو. في روايت كيا۔

السكون عن كل ما لا يعيده. جلد 4، ص 245، رام 1951، رام 1951، و المان على 107، والم 2411 شعب الإيمان. فصل في فطر

شرح حديث : حكيم الأمن معنرت ومفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بن:

یہاں زیادہ ہاتوں سے مراد بیکار ہاتیں ہیں جن کا کوئی فائدہ نہ ہولہذا تجارتی ہاتیں گھریلومفید ہاتیں ہی ہی زیادہ ہاتوں میں شامنہیں۔

سختی دل کا انجام بیہ ہوتا ہے کہ اس میں وعظ تھیں تا ٹرنہیں کرتا بھی انسان اپنے گزشتہ گنا ہوں پر روتا نہیں آپیت الہیہ میں غور نیس کرتا اللہ تعلٰی محفوظ رکھے زیادہ کلام اور بہت ہنسنا دل کو شخت کرتا ہے اور زیادہ ذکر امتدیا اللہ والول کی محبت موت کی یاد آخرت کا دھیان قبرستان کی زیارت دل میں زمی پیدا کرتی ہے۔

چوں بصاحب دل ری گوہر شوی بخر ضکہ دل کے لیے آگ عشق تو نرم کرنے والی چیز ہے، صحبت نیک عمد و سانچہ ہے۔ نگاہ مرد کامل کاریگر کا ہنر ہے ان تنین چیز دل سے قلب کچھ کارآ مد بنتا ہے۔ (بڑا ۃُ المناجْح، جسوس ٥٠٠)

(1524) وَعَنُ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ وَقَاهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ وَقَاهُ اللهُ شَرِّ مَا بَيْنَ رِجُلَيْهِ كَخَلَ اللهُ اللهُ شَرِّ مَا بَيْنَ رِجُلَيْهِ كَخَلَ اللهُ اللهُ شَرِّ مَا بَيْنَ رِجُلَيْهِ كَتَلَ اللهُ اللهُ شَرِّ مَا بَيْنَ رِجُلَيْهِ كَتَلَ اللهُ اللهُ

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو امتد تعالی س کے جروں کے درمیان کے جروں کے درمیان اور اس کی ٹانگوں کے درمیان کے شرے سے بچاہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسے تریزی نے روایت کیااور کہا کہ بیرجد بیٹ حسن ہے۔

تخريج حلايث. (سان ترمنۍ باب ماجاء في حفظ اللسان جل 4.00 وقم 2409 الستندك لنحاكم كتاب الحدود، جند 6.ص393 و 8055) شرح حدیث امام حافظ شباب الدین علی الرحمة فتح الباری شرح سیح بخاری میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
دوجبر وں کے درمیان والی چیز سے مراد زبان اور ٹاگوں کے درمیان والی شے سے مراد شرم گاہ ہے۔ اور حفاظت کی منانت دینے کا مطلب ہے کہ انسان انہیں رب تعالیٰ کی نافر مانی والے کا موں سے بچانے کا پختہ عہد کرے مثلاً زبان سے وہی کلام کرے جو ضروری ہواور بے کارباتوں سے بچے ،ای طرح شرم گاہ کوطل جگہ استعال کرے اور اسے حرام میں بتلاء ہونے سے بچائے سیدنا ابن بطال علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ بیحدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کے بتلاء ہونے کے سیدنا ابن بطال علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ بیحدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کے دنیا کی سب سے بڑی آ زمائش اس کی زبان اور شرم گاہ ہے۔ لہذا! جو اِن دونوں کے شرسے بیخے میں کامیاب ہوگیا وہ بہت بڑے شرے فی گیا۔ (فق الباری برا ارتقاق میں ۱۳ میں ۱۳۲۲)

(1525) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَا النَّجَاةُ وَاللهُ عَالَ النَّجَاةُ وَاللهُ عَالَ النَّجَاةُ وَاللهِ مَا النَّجَاةُ وَاللهِ وَاللهِ مَا النَّجَاةُ وَاللهِ وَاللهِ اللهِ مَا النَّجَاةُ وَاللهِ وَاللهِ اللهِ مَا النَّجَاةُ وَاللهِ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ

حضرت عقبہ بن عامر وہ سے روایت ہے کہ میں فی سے روایت ہے کہ میں فی مرض کیا: یارسول اللہ! نجات کا ڈر بعد کیا ہے۔ آپ نے فر مایا: اپنی زبان پر کنٹرول کرا ہے گھر میں رُک جا (ضرورت کے بغیر با ہر ندرہ) اور اپنی فلطی پر رو۔ اسے تر نذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیحد بیث حسن ہے۔

بخريج حليت (سنن ترمذي بأب ماجاء في حفظ اللسان، جلد 4، ص 605، رقم 2406 المعجم الكهير للطبرا في من اسمه عقبة بن عامر الجهني، جلد 17، ص 270، رقم 14429 شعب الإيمان و هو باب في المهدية من شعب الإيمان و هو باب في الخوف من الله تعالى جلدو 1، ص 492، رقم 805)

شرح حدیث جلیم الْامَّت مفرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحنان ای حدیث کے تحت لکھتے ہیں: آپ قبیلہ جہینہ سے ہیں،امیرمعاویہ کی طرف سے مصرکے حاکم رہے پھرمعز ول کردیئے 'گئے،مصر میں ہی میں آپ کی وفات ہوئی، ۵۸ھے میں۔(اکمال)

یعن ہم دین ددنیا کی مصیبتوں سے کیسے بھیں دنیا ہیں آفتیں آوگر دوغبار کی طرح بھیلتی ہیں ان سے بچاؤ کی تدبیر کیا ہے۔ املاک الف کے کسرہ سے ہاب ضرب کا امر ہے ملک جمعنی قبضہ قابو ہے بینی اپنی زبان کو قبضہ میں رکھواس کی حفاظت روبری ہات بولنے سے روکو۔

لینی بلاضر درت گھرسے باہر نہ جاؤ لوگوں کے پاس بلاوجہ نہ جاؤ گھرسے نہ گھراؤ اپنے گھر کی ضوت کوننیمت جانو کہ اس میں صدیا آفتوں سے امان ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ سکوت ،لزوم بیوت اور قناعت بالقوت الی ان یموت امان کی چالی ہے بعنی خاموشی ، گھر میں رہنا، رب کی عطا پر قناعت ،موت تک اس پر قائم رہنا۔

یعنی اپنے گزشتہ گنا ہوں پر نادم ہوکررو ٹااختیار کرودوسروں کی عیب جو کی کی بجائے اپنی عیب جو کی کرو۔

(يراه الناليز جيج مجه ص ١٧٢)

18- يَتَأَبُ الْأَمُوْرِ الْمَنْفِيِّ عَنْهَا

حفرت ابوسعید خدری کا است روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فر مایا: انسان جب شیخ انتقاع ہے تو تر مایا: انسان جب شیخ انتقاع ہے تو تر مایا انسان جب شیخ انتقاع ہے تو تر کا منت ساجت کرتے ہیں کہتے ہیں اگر تر ہمارے بارے اللہ سے ڈرڈیم تیرے ساتھ ہیں اگر تو درست رہیں مجے ادر اگر تو ٹیڑ کی ہو درست رہیں مجے ادر اگر تو ٹیڑ کی ہو کی تو ہم بھی ٹیڑ ھے ہو جا نمیں سے۔ اسے تر ذی نے روایت کیا۔ قد کھوڑ اللّه سان: کا مطلب ہے ذلیل وخوار روایت کیا۔ قد کھوڑ اللّه سان: کا مطلب ہے ذلیل وخوار مونا اور انکساری کرنا۔

(1526) وَعَنْ أَنِي سَعِيْدِهِ وَالْخُدُدِي رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا اصْبَحَ ابْنُ ادَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءُ كُلَّهَا تَكُفُّرُ اللِّسانَ، وَمُبَحَ ابْنُ ادَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءُ كُلَّهَا تَكُفُّرُ اللِّسانَ، تَقُولُ: اتَّى الله فِينَا، فَإِنَّمَا نَعِن بِك ، فَإِن تَقُولُ: اتَّى الله فِينَا، فَإِن اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا. اسْتَقَمْتُ اسْتَقَمْنَا، وَإِن اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا الْمُتَوَمِّدُنَا اللَّمَانَةِ الْمُتَعْمَلُ اللِّسَانَةِ الْمُتَالِقَانَةً اللَّهُ اللَّمَانَةِ اللَّهُ اللَّمَانَةِ الْمُتَعْمَلُ اللَّمَانَةُ اللَّهُ اللَّهُ

تخريج حلايث: (سان ترمذي باب ماجاء في حفظ اللسان، جلد 4، ص605 رقم 2407 مسنداني يعلى، مسنداني سعيد الخدري، جدد 2، ص403 مسنداني على، مسنداني سعيد الخدري، جدد 2، ص405 مسندام الم عالا يحتاج اليه، جلد 1، ص175 رقم 294 مسندامام احمد بن حديل، مسنداني سعيد الخدري، جلد 3، ص95 رقم 1927 مسند عبدان عميد من مسلداني سعيد الخدري، صفحه 302 رقم 302 رقم 302 مسند عبدان عميد من مسلداني سعيد الخدري، صفحه 302 رقم 979)

شرح حدیث بیشی الاُمَّت حضرت منتی احمد یا رخان علیه رحمة الحنّان اس حدیث کرخت لکھتے ہیں: چونکه راوی کو بید یا دند رہا کہ حضرت ابوسعید خدری نے کن الفاظ سے حدیث کومرفوع کیاسمعت النبی صلی الله علیه اسلم کہا یا خالی رسول الله صلی الله علیه وسلم یاعن النبی صلی الله علیہ وسلم اس لیے رفعہ کہد دیا۔ (مرقات)

تکفر بناہے کفرسے بمعنیٰ ذلت وعاجزی دخواری ، کہا جاتا ہے کفرا لیھودی لینی یہودی ذلیل ہو گیااہیے صاحب کے آگے جھک گیا۔

یعن نفع نقصان راحت و آرام نکالیف و آلام میں ہم تیر ہے ساتھ وابستہ ہیں اگر توخراب ہوگی ہماری شامت آجاوے گی تو درست ہوگی ہماری عزیت ہوگی۔ خیال رہے کہ زبان دل کی ترجمان ہے اس کی اچھائی برائی دل کی اچھائی برائی کا پہتہ دیت ہوگی۔ خیال رہے کہ زبان دل کفتی والایسان لہذا بیصدیت اس حدیث کے خلاف نہیں کہ دل دین ہے۔ عرب کہتے ہیں: لسان الانسان الد البیان للکفی والایسان لہذا بیصدیت اس حدیث کے خلاف نہیں کہ دل کے درست ہوجائے سے تمام جسم درست ہوجاتا ہے کہ دل وزبان کا حال یکساں ہے، بار ہا منافقین کی زبان ان کے دل کشان دے دیتی تھی، دل دیگ ہے زبان اس کا جمیر ہے۔ (بڑا ڈالمنائجی جمیر میں میں ا

صرت معاذ الله عن مُعَاذٍ رَضِى الله عَنْهُ قَالَ: عَرْضَ مِنَادَ الله عَنْهُ قَالَ: عَرْضَ مِنَادَ الله بِحَدِي وَعِيهُ وَ الله عَنْهُ قَالَ: عَلَى الْجَنَّةَ عَرْضَ مِنَا: يَارِسُولَ الله بِحَدِي الله عَمْلِ يُكْجُدُونَ بِعَمْلِ يُكْجُدُونَ الله عَمْلِ يُكْجُدُونَ بِعَمْلِ يُكْجُدُونَ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ عَلْمُ مَنْ النّافِي عَمْلُ مَنْ النّافِي عَمْلُ مَنْ الله الله عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْ الله عَنْهُ الله وَ عَنْهُ الله عَنْهُ الله وَ عَنْهُ الله عَنْهُ الله وَ عَنْهُ الله وَعَنْهُ الله وَ عَنْهُ الله وَ الله وَ عَنْهُ الله وَالله وَ عَنْهُ الله وَ الله وَ عَنْهُ الله وَ الله وَالله وَاله وَالله و

تَعْبُدُ الله لا تُشَرِكَ بِهِ شَيْعًا. وَتُقِيْمُ الصَّلُولَةَ وتُؤَلِّي الزَّكُولَةِ، وتَصُوَّمُ رَمَضَانَ، وتَحُبُّحُ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: ﴿ آلَا أَذُلُّكَ عَلَى أَبُوابِ الْخَيْرِ؛ ٱلصَّوْمُ جُنَّةً. وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْمَةَ كَما يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلُّوهُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلا: (تَتَجَالَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) حَتَّى بَلَغَ (يَعْمَلُونَ) (النور: 16) ثُمَّ قَالَ: ﴿ اللَّهُ الْحَيْرُكَ بِرَاسُ الْأَمْرِ، وَعَمُوْدِهِ، وَذِرُوَةِ سِنَامِهِ قُلْتُ: بَلَّى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "رَآسُ الْأَمُرِ الْإِسُلامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلُوةُ. وَذِرُوتِ سِنَامِهِ الْجِهَادُثُمَّ قَالَ: "آلَا أُخْبِرُكَ يِمِلاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ! قُلُتُ: بِلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَخَلَ بِلِسانِهِ وَقَالَ: "كُفَّ عَلَيْك هٰلَا قُلُتُ: يَا رَسُولَ الله وَإِنَّا لَمُؤَاخَلُونَ بَمَا نَتَكَّلُّمُ بِهِ؛ فَقَالَ: " ثَكِلَتُك أُمُّك! وَهَلْ يَكُبُّ الناسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوْهِهِمُ إِلاَّ حَصَائِكُ ٱلسِنَتِهِمُ؟". رَوَاهُ الرِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَذِيْتُ حَسَنُ صَعِيْحٌ"، وَقَالُ سَبَقَ شَرْحِهِ فِي بَابِ قَبْلَ هٰلَا۔

كيابيجس پراللدتعالى أسان كردے تواس كے ليے آسان ہے۔ تو اللہ کی عبادت کراوراس کے ساتھ کسی کو شریک ند مفہرا۔ نماز قائم کر زکوۃ اوا کر رمضان کے روزے رکھ بیت اللہ کا ج کر اگر تھے اس کے راستہ کی طافت ہو پھر فرما یا کہا میں تجھے بھلائی کے دروازوں کی رہنمائی شدوں؟ (سن)روز ہ ڈھال ہے صدقہ کن ہوں كويوں بجماديتا ہے جس طرح ياني آخ كو بجماديتا ہے۔ اور آدى كى رات كے وقت كى نماز كھر آپ نے بيآيت تلاوت کی کہ ''ان کے پہلو بستروں سے دور ہوتے ہیں'' حتیٰ کہ آپ نے''بعلمون'' تک پڑھا پھرفر مایا كياحمهيس اس دين والفي كام كے سر ستون اور كو بان كى چوتی کی خبر نه دول؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللد! كيول نبيل \_آب نے فرمايا: دين كى بنياد قبول اسلام ہے اور اس کاستون نماز ہے اور اس کی کو ہان جہاد ہے۔ پر فرمایا: کیامیں تجھے اس کام کی اصل توت کی خبر نہ وول ۔ بیس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فر مایا' اس کوایٹے آپ پر روک میں نے عرض کیا: بارسول اللہ! کیاز مان سے گفتگو کرنے کی وجہ ہے بھی ہم پکڑے جائیں گے۔ فرمایا: اے مغاذ التجھ پر تیری ماں روئے لوگوں کو آگ میں منہ کے مل یاان کے نقنوں سے بل ان کی زبانوں کی ہاتیں ہی ا الرائيل كى - است ترندى نے روایت كيا اور كہا كه بير حدیث حن سی ہے۔اس کی شرح اس سے پہنے ایک باب میں گزر چکی ہے۔ (مترجم کہتاہے: یہ بات تسامح پر مبنی ہے یانسخوں کا اختلاف ہے پہلے کہیں پر حدیث نہ

#### آئی۔)

تخریج حدیث (سنن ترمذی باب ماجاء فی حرمة الصلاة جلد 5 بس 11، رقم 2616 مسند امام احد بن حنبل حدید معاذبن جبل جلد 5 بس 231، رقم 22069 مسند عبد بن حمید مسند معاذبن جبل رضی الله عده جلد 1 ص 68 رقم 11394 سان النسال الكبيري تفسير سورة السجدة جلد 6، ص 428، رقم 11394)

شرَح حدیث: حکیم الاُمُت حفرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: غزوہ تبوک میں دو پہر کے وقت جب سخت گرمی تھی، جب تمام صحابہ الگ الگ درختوں کے بینچ تھمرے اور میں نے حضور کے ساتھ آرام کیا۔ (مرقاق)

(مجھ کو جنت میں وافل کردے اور مجھ کو دوزخ سے دور کردے) بیاسناد مجازی ہے جنت ، دنیا، دوزخ سے بچانار ب کا کام ہے۔ چونکہ کمل اس کا ذریعہ ہے اس لیے اسے فاعل قرار دیا گیالہذا ہے کہہ سکتے ہیں کہ حضور جنت دیتے ہیں، دوزخ سے بچاتے ہیں، ہمارے اعمال سے حضور کا توسل زیادہ قوی ذریعہ ہے۔

( تونے بہت بڑی بات کا سوال کیا ) کیونکہ آگ سے بچٹا جنت میں پنچنا بڑی فعمتیں ہیں تو ان کا ذریعہ بھی بڑا ہی ہوگا ( جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے ) یعنی بید ذریعہ بتانا مجھ کو آسان ہے کہ رب نے مجھ کو ہرشے پر مطلع کیا ہے یا وہ اعمال ای پر آسان ہوں گے جس پر اللہ کرم کرے ، ڈھیلاخود نیچ گرتا ہے کی کے اٹھائے سے او پر ہوتا ہے ، ہماری پیدائش مٹی سے ہے ہمارا بھی بہی حال ہے۔

(الله کی عبادت کر) لین اسلام لاؤ جوساری عبادتوں کی جڑ ہے کیونکہ عبادات کا ذکرتو آ گے آرہاہے یہاں مضارع مجمعنی امرہے نہ کہ معنی خبر۔

(بیت اللّٰد کا حج کرا) ای طرح که نماز روزانه پانچ ونت ،روزه هرسال رمضان میں ،زکوة هرسال ،اگر پاس جج عمر میں ایک مرتبہ۔ظاہر بیہ ہے کہ بہال صرف فرائض مراد ہیں جن پرجنتی ہوتا موقوف ہے۔

(میں تجھے بھلائی کے درواز ول کی رہنمائی نہ دول؟) لینی وہ نیک اعمال جو بہت ی نیکیوں کا ذریعہ ہیں جیسے روز ونفس تو ژینے کا ذریعہ ہے نفس ٹوٹ جانے پرانسان بہت می نیکیاں کرسکتا ہے۔ کیونکہ رو کئے والانفس ہی ہے۔

(روزه ڈھال ہے)جس کی برکت ہے روزہ دارتک گناہوں کا تیزبیں پہنچااور شیطان کا راستہ بندہوجا تاہے۔

( جس طرح یانی آگ کو بچھا دیتاہے ) چونکہ خیرات میں اللہ کی عبادت بھی ہے اور بندوں کا نفع بھی ،غریبوں ک رئے تھے اور بندوں کا نفع بھی ،غریبوں ک

حاجت روائی بھی،اس کئے کہ میرگناہوں کومٹانے میں اکسیر ہے، جو بندوں پرمہر بان ہورباس پرمبر بان ہوتا ہے۔ ( آ دمی کی رات سے دفتہ کی نماز ) لیعنی نماز تھورنماز ہے گان سے لوں نماز میریں اعلٰی سیاد نماز دل میں اور عمہ

(آدمی کی رات کے دفت کی نماز) یعنی نماز ہجر، نماز پنجگانہ کے بعد مینماز بہت اعلی ہے اور نماز وں میں اوعت غالب ہے اس نماز میں عشق ، نیز مینماز رب نے فاص حضور کے لیے بیجی ، حضور کے طفیل سے ہمیں ملی ، فر ، تا ہے : فَتَهَجَّدُ بِهِ مَافِيلَةً لَكَ.

(ان کے پہلوبسر وں ہے دور ہوتے ہیں) لینی عشاء کے بعد کچھ سولیتے ہیں، پھراٹھ کرتبجد پڑھتے ہیں، تبجد کے ہے پہلے سولینا شرط ہے ور نہ بستر ول کاؤ کرنہ ہوتا ، بعد تہجد بھی سونا سنت ہے، یہ بھی اسی آیت سے ثابت ہے یعنی بستر بچھے ہوتے ہیں مگر وہ مصلے پر ہوتے ہیں۔

(متہمیں اس دین والے کام کے ترستون اور کوہان کی چوٹی کی خبر شددوں؟) یہاں دین کواونٹ سے تشبید دی گئی ، بھر اس کے لیےسریا وَں اور کوہان ٹابت کیا گیا جیسا استعارہ ہالکنا بیاور خلیل میں ہوتا ہے۔

(میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں) میسوال جواب سائل کوشوق دلانے کے لئے ہیں کیونکہ انتظار کے بعد جو شے حاصل ہوخوب یا درہتی ہے۔ چیز سے مراودین ہے۔ دینداری اسلام کے بغیر خبیس قائم روسکتی ، جیسے سرکے بغیر زندگی اور نماز سے دین کوقوت و بلندی ہے، جیسے ستون سے حجمت کی۔

جہاد چونکہ دشوار ہے اور جہادی ہے وین کی زینت ورونق ہے، جیسے کو ہان سے اونٹ کی زینت اور کو ہان تک پہنچنا سچھ مشکل بھی ہوتا ہے۔ جہاد سمنی مشقت ہے یہ لِسان، سنان، اقلام سجی سے ہوتا ہے، کا فروں پر جہاد ہل ہے مگراپنے لفس پرمشکل ریکلہ سب جہادوں کوشائل ہے۔

ملاک وہ ہے جس سے کسی چیز کا نظام اور قوام قائم ہو، یعنی اصل اصول ۔

کہ پہنے تولو بعد میں بونو، زبان کولگام دو، رب نے جھونے کے لیے دوہاتھ، چلنے کے لیے دو پاؤں، دیکھنے کے لیے دو آئکھیں، سننے کے لیے دوکان دیئے، گر بولنے کے لیے زبان صرف ایک ہی دی کہ کلام کم کروکام زیادہ۔

یعنی بات توسعمونی چیز ہے۔ اس پر کمیا پکڑ چوری ، زنا ، آل وغیرہ جرم قابل گرفت ہیں گروہ زبان ہے نہیں ہوتے۔ عرب میں بدلفظ (مال روئے) محبت و پیار میں بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے بچوں سے مائیں بیار میں کہتی ہیں۔ اسے رُڑ جانئیں ، اڈپڈ جو نئیں اردو میں مارے ہتیارے ، ارے مث گئے وغیرہ لیعنی تو کم جائے یا مرجائے اور مال مجھے روروکر وھونڈے یا یا دکرے۔

کیونکہ ہاتھ پاؤں سے اکثر گناہ بی ہوتے ہیں۔ گرز بان سے گفر، شرک، غیبت ، چنفی، بہتان سب پکھ ہوتے ہیں جو دوز خ میں ذلت وخواری کے ساتھ پھیلنگے جانے کا ذریعہ ہیں۔ حصائدوہ جگہ ہے جہاں کھیت کا ٹ کررکھا جاتا ہے یعنی کھلیان یہ کٹوتی انسان کا ہرلفظ نامہ کا انمال میں لکھا جاتا ہے۔ وہ دفتر گو یااس کا کھلیان ہے۔ (بڑا ڈ مناجے بن صمع)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جانے ہو کہ فیبت کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جائے ہیں۔ فر میا: تیراا ہے بھائی کی نسبت وہ بات ذکر کرنا جس کو وہ نا پسند

(1528) وَعَنَ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "آتَلْرُوْنَ مَا الْخِيبَةُ، قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالُ: فَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالُ: فَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالُ: فَالُوا: لَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالُ: فَالَى اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَالَدُيبَةُ وَلَا اللهِ اللهُ عَلَمُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ اللهُ عَالَى فَا اللهُ عَلَى اللهُ

کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: اگر چہ اس میں دہ ہوجو میں کہوں۔ فرمایا: اگر اس میں جوتو نے کہا وہ ہوتو' تون کہوں۔ فرمایا: اگر اس میں جوتو نے کہا وہ ہوتو' تون اس کی غیبت کی اور اگر وہ نہ ہوتو' پھرتو نے اس پر بہتان نگایا۔ (مسلم)

آئِيُّ مَا آقُولُ؛ قَالَ: إِنَّ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُولُ، فقل الْعُنْ لَمْ مَا تَقُولُ، فقل الْعُنْ الْمُعْ مَا تَقُولُ فَقَلُ الْمُعَالَّةُ مَا تَقُولُ فَقَلُ الْمُعَالَّةُ مَا تَقُولُ فَقَلُ اللّهُ مَا اللّهُ مَا لَكُولُ اللّهُ مَا اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُلّمُ مُنْ اللّهُ مُلّمُ اللّه

تخريج حليث (صبح مسلم، بأب تحريد الغيبة، جلد 8، ص 21، رقم الحديث 6758 الإداب للبيهالي، بأب ترك الغبرة و تتبع عودات المستدن جلد 1، ص 67، رقم 11 سان ابو داؤد، بأب في الغيبة، جلد 4، ص 420، رقم الحديث 4876 سان ترمذي بأب ما جاء في الغيبة، جلد 2، ص 387، وقم 3714 سان ترمذي بأب ما جاء في الغيبة، جلد 2، ص 387، وقم 2714) مرح مديث حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدحمة الحمّان الرحديث كتحت لكهة بين:

لینی قرآن مجید میں ہے لائیعُقبُ بعض کم بعضالین بعض مسلمان بعض کی غیبت ندکریں ،کیاج نتے ہوغیبت کیا ہے اوراس کی تغییر کیا ہے۔

(جس کووہ ناپند کرتا ہے) بینی کسی کے خفیہ عیب اس کے پس پشت بیان کرناعیب خواہ جسمانی ہوں یا نفسانی دنیاوی یا دنیاوی یا دنیاوی یا دیلی یا اس کی اولا دیے یا ہیوی کے یا گھر کے خواہ زبان سے بیان کرد یا قلم سے یا اشار سے ہے خرض کسی طرح سے لوگوں کو مجھاد دحتی کہ کی نگڑ ہے یہ پشت نقل کرنا انگڑ اکر چلنا یا بمکلا کر بولناسب پچھ غیبت ہے بیفر مان بہت وسیع ہے۔ (مرقات)

(اگرچہاں میں وہ ہوجومیں کہوں) سائل غیبت اور بہتان میں فرق نہ کریکے وہ سمجھے کہ کی کوجھوٹا بہتان لگانا غیبت ہےاس کیے انہوں نے بیسوال کیا، وہ ما بکرہ کے لفظ ہے دھو کہ کھا گئے۔

سبحان اللد! کیانفیس جواب ہے کہ فیبت سے عیب بیان کرنے کو کہتے ہیں اور بہتان جھوٹے عیب بیان کرنے کو۔ فیست ہوتا ہے سے گر ہے ترام ، اکثر گالیاں سی ہوتی ہیں گر ہیں بے حیائی وحرام ہرسے حلال نہیں ہوتا، خلاصہ یہ ہے کہ فیست ایک گناہ ہے بہتان دو گناہ۔

غیبت و بہتان کا بیفرق ضردرخیال رہے بہتان بہر حال براہے غیبت بھی بری بھی بری نہیں جیسا کہ ہم شروع باب میں عرض کر بچکے کہ غیبت کے حرام ہونے کی چند شرطیں ہیں: کسی خاص کی ہوں وہ خاص شخص مسلمان نہو، وہ عیب بھی اس کا خفیہ ہوا در بیان بھی کرے بلاضر درت۔ رہا بہتان وہ بہر حال حرام ہے خواہ کسی کولگائے کسی طرح لگائے۔

(مِرْا ةَ المناجِج، جِ اص ۲۷)

حضرت ابو بكره رها الله المراه المراه

(1529) وَعَنْ أَنِي بَكُرة رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَيْهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَيْهِ يَوْمَ لَكُمْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَيْهِ يَوْمَ اللَّهُ عِمَا لُكُمُ اللهُ عَلَيْهِ الْوَدَاعِ: "إِنَّ دِما لُكُمُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ الْوَدَاعِ: "إِنَّ وَمَا لُكُمُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللهُ الللللهُ اللللهُ الللهُ اللّهُ الللهُ الللهُ الللهُ

عزت وآبروئتم پراسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی عزت وحرمت ال جہینہ میں تمہار ہے اس شہر میں ہے سنوکیا میں نے بات بہنچا دی ہے۔(منت عید)

وَامُوَالَكُمُ، وَاعْرَاضَكُمُ، حَرَامٌ عَلَيْكُمُ كَعُرُمَةِ يَوْمِكُمُ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمُ هٰذَا، فِي بَلَي كُمُ هٰذَا، الإ مَلُ بَلَّغُتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تخريج حدايث (صيح بخارى باب الخطبة ايام منى جلدك ص176، رقم 1739 عير مسلم باب مجة النبى دله مفعه 98، رقم 3009 السنددك صفعه 98، رقم 3009 السند الكورى للبيهة باب كيف يستحب ان تكون الخطبة باد 3، ص 215، رقم 6016 المستددك للعاكم ذكر مناقب عربن عدى بلدة م 533، رقم 5982 مسندامام احداين حديث الى بكرة نفيع رضى الله عنه الدة ص 40. ق 20516

جلد 5، ص 49، و قم 20516)

مثر حدیث : حکیم الاً مَّت حضرت مفتی احمہ یارخان علیہ دحمۃ الحکان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یارس دی الحجہ کا خطبہ جمعتی وعظ ونفیحت ہے نہ کہ وہ خطبہ مسنونہ جوج ہیں ہوتا ہے کہ وہ گیار حویں بقرعید کومنی میں

ہے، یہ خطبہ اس خطبہ کے علاوہ ہے جبنویں کوعرفات میں دیا جاتا ہے، ان خطبوں میں بقیدار کان جج کی تعلیم ہوتی ہے۔ اسکھے
مضمون ہے معلوم ہور باہے کہ یہ خطبہ جج نہیں ہے ور نداس میں مسائل جج بیان ہوتے ، یہ خطبہ بعد نماز ظہر تھا۔
عام علاء فرماتے ہیں کہ جدود حرم میں جیسے نیکی ایک کی ایک لا کھ بن جاتی ہے ویہ ہے، میں اس کے سے اس کیے
عام علاء فرماتے ہیں کہ جدود حرم میں جیسے نیکی ایک کی ایک لا کھ بن جاتی ہے ویہ ہی گناہ بھی ایک کا لا کھ ہے اس کیے

علم ما مرماح بن در حدور رم سل سے حل ایک ایک و طابق بات کے گزاہ سے شخت تر ہے ایسے ہی مسلمان کے خون مال آبروظلمنا حضور نے ارشاد فرما یا جیسے یہاں کا محناہ ووسرے مقامات کے گزاہ سے شخت تر ہے ایسے ہی مسلمان کے خون مال آبروظلمنا برباوکرنا سخت تر ہے، رب تعالی فرما تا ہے: وَ مَنْ بُرِدُ فِیْدِ بِالْحَادِ بِنُطُنْم ثَیْدَ قُدُ مِنْ عَذَابِ اَلِیْم مِحققین علماء فرماتے ہیں کہ بیزیادتی کیفیت میں ہے نہ کہ مقدار میں، رب تعالی فرما تا ہے: وَ مَنْ جَاءَ بِالسَّیِتَةِ فَلَا یُخِرِی اِلَا مِثْلَقا۔

لین قیامت میں رب تعالی تمہارے ہر جھوٹے بڑے عانی مالی اجمال کا حساب فرمائے گا ابھی سے اس حساب کا خیال رکھ وحضرت علی مرتفی فرماتے ہیں حاسبوا قبل ان تحاسبوا حساب ویئے سے پہلے اپڑا حساب خود کیتے رہو۔

(برا فالناجي، چېم شا۲۷)

حفرت عائشہ فیا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ فی سے عرض کیا: آپ کی از واج میں سے صفیہ اس طرح ہے۔ راویوں میں سے بعض نے کہا 'آپ کا اراوہ یہ تھا کہ ان کا قد چھوٹا ہے تو آپ نے فرمایا: تو نے الی بات کی کہ اگر سمندر کے بانی میں ملا دی جائے تو اس کا ذاکقہ بدل و سے بانی میں ملا دی جائے تو اس کا ذاکقہ بدل و سے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے کسی کی بات کے متعلق عرض کی تو آپ نے کسی کی ۔ ابت کے متعلق عرض کی تو آپ نے کسی کے بیابند

(1530) وَعَنْ عَآئِشَةً رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُك مِنْ صَفِيَّةً كَنَا وكَنَا. قَالَ بَعْضُ الرَّوَاقِ: تَعْنَى مِنْ صَفِيَّةً كَنَا وكَنَا. قَالَ بَعْضُ الرَّوَاقِ: تَعْنَى عَمَاءً عَصِيْرَةً، فَقَالَ: "لَقَنْ قُلْتِ كَلِيَةً لَوْ مُزِجَتْ عِمَاءً الْبَعْرِ لَيَزَجَتْهُ! قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ: " الْبَعْرِ لَيَزَجَتْهُ! قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ: " مَا أُحِبُ آنِ حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَالَّنَا وَالَّذَا وَكَنَا وَكُولَا وَكَنَا وَكَالَ وَكَنَا وَكَنَا وَكَنَا وَكَنَا وَكُولَا وَكُولَا وَكُولُوا وَالرَّرُولُ وَالرَّوْمِ وَقَالَ وَكُولُوا وَالْوَا وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَلَا لَا وَكُنَا وَكُنَا وَكُولُوا وَلَا وَلَا لَا وَكُنَا وَكُنَا وَكُولُولُوا وَلَا لَا وَلَا اللّهُ وَلَا اللهُ وَلَا وَلَا وَلَا وَلَا اللهُ وَلَا وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا وَلَا اللهُ وَلَا وَلَا اللهُ وَلَا الل

نہیں کے کسی کی بات میرے لیے نقل ہواور ہے۔ سام لیے اتنا اور اتنا ہو۔اے ابوداؤ داور تریزی نے روائد کیااورکہا کہ میرحدیث حسن ہے۔

اور مَزَجَتْهُ كَامِعَنْ ہے اس میں ال کراس کا ذائر یا پومنغیر کردے اور اس کی بد بواور قباحت کی شدت ک وجہ سے وہ تبدیل ہوجائے۔ بیرحدیث غیبت پر مختر

اللد تعالیٰ نے قرمایا: کہوہ خواہش نفس سے بولتے ہی نہیں جو کچھ بولتے ہیں وہ وقی ہوتی ہے جوآپ کے طرف کی جاتی ہے۔

وَمَعْلَى: "مَزَجَتُهُ خَالَطَتُهُ مُخَالَطَةً يَتَغَيَّرُ جِهَا طَعْمُهُ أَوْرِيْحُهُ لِشِنَّةِ نَتْنِهَا وَقُبْحِهَا. وَهٰنَا الْحَدِيْثُ مِنْ أَبِلَغِ الزَّواجِرِ عَنِ الْغِيْبَةِ.

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَمَا يَنُطِقُ عَنِ الْهَوْي إِنَّ هُوَ إلاَّ وَمُنْ يُوْلِحَى) ـ (النجم: 3)

تخريج حليث: (سنن أبوداؤد بأب في الغيبة، جلد 4. ص 420، رقم 4877سنان ترمذي، بأب ماجاء في متقه اواني الحوض، جلد 4، ص 660، رقم 2503 مسئل امام احمل بن حنبل، حليث السيدة عائشه رضى الله عنها، جلد 6، ص 206، رغ 25749 السان الكبرى للبيهقي، پاپ من عقه غيرة بحد اونفي لسب ردت شهادته. جلد 20, ص 247. رقم 21677)

مرح حديث: حيبيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين: اس طرح کہ جناب عائشہ نے بالشت دکھا کرفر مایا کہ صفیہ اتنی بڑی ہیں بیٹی میرے بالشت کی برابر میرع طن ومعروض حضرت صفیہ بنت چی کے پس پشت ہوئی اس لیے اسے نیبت کہا گیا۔ معلوم ہوا کہ نیبت اشارہ سے بھی ہوجاتی ہے۔ یعنی بظاہر میہ بات جھوٹی معلوم ہوتی ہے گراتی بڑی ہے کہا گر اس رنگت کو پوڑیا کی شکل دے دی جادے اور اے

سمندر میں گھول دیا جا و ہے تو سار ہے سمندر کورنگین کر دے تو بیتمہار ہے دل کو یقیبتا گدلا کر دے گی تمہارے نیک اعمال کا رنگ بھی بگاڑ دیے گی ،اس سے تو ہر کرواور آئندہ بھی کسی کی غیبت نہ کرو۔اس حدیث سے دومسئے معلوم ہوئے: ایک میہ کہ حضرات صحابه کرام گناہوں سے معصوم ہیں،معصوم یا فرشتے ہیں یا حضرات انبیاءکرام، بیدحضرات عادل ہیں کہ گناہ پر جتے تہیں تو بہ کر لیتے ہیں۔ دوسرے یہ کے غیبت حق العبد جب ہے جب کہاس کی خبراس کو پہنچ جاوے جس کی غیبت کی گئی ورنہ ق اللّذے كة توبدے معاف ہوجاتى ہے، ديكھوحضور صلى اللّه عليه وسلم نے حضرت عا نَشْه صديقة كو جناب صفيه ہے معانی مانگنے كا

تحكم ندديا كيونكه حضرت صفيه كواس كي خبر شهو كي لهذابير فق اللَّدر بني \_ (برا ة المناجع، ج١٥ ١٣ ١٨٠) الله تعالى في قرآن مجيد من ارشادفر ما يا ي كه:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ امَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمُ مِنْ قَوْمِ عَلَى آنُ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِنْ نِسَآءِ عَلَى آنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تُلْمِزُوا النَّفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ ۚ بِئُسَ الِاسَّمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ

## الْإِيْمَانِ \* وَمَنْ لُمْ يَتُبُ فَأُولَيْكَ هُمُ الظَّلِمُونَ ٥

تر جمہ کنز الایمان: اے ایمان والونہ مردمردوں ہے جنسیں عجب نبیں کہ وہ ان جننے والوں ہے بہتر ہوں اور نہ عورتی عورتی عورتوں سے دورنبیل کہ وہ ان جننے والیول سے بہتر ہول اور آئیل میں طعنہ نہ کر واور ایک دوسم ہے کہ برے کے برے تام نہ رکھوکیا ہی برانام ہے مسلمان ہوکر فاس کہلا ٹااور جوتو بہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

(پ26) فجرات: 11)

وری ہدایت: قرآن کریم کی ان چیکتی ہوئی آیتوں کو بغور پڑھے اور عبرت حاصل ہیجئے کہ اس زمانے میں جوایک فاسقانہ اور سراسر مجر ماندرواج نکل پڑا ہے کہ سیدوشیخا ور پٹھانگہلانے والوں کا بیدستور بن گیا ہے کہ وہ ڈھنیا، جولا ہا، نجو ا، قصائی، نائی کہہ کرمخلص وشقی مسلمانوں کا نداق بنایا کرتے ہیں بلکہ ان قوموں کے عالموں کو محف ان کی قومیت کی بناء پر زلیل وحقیر سجھتے ہیں بلکہ اپنی مجلسوں ہیں ان کا نداق بنا کر ہنتے ہناتے ہیں۔ جہال تو جہال بڑے بڑے موں اور بیران طریقت کا بھی یہی طریقہ ہے کہ وہ بھی یہی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔ حد ہوگئی کہ جولوگ برسون ان قوموں کے عالموں کے سامنے زانو کے تنمذ طے کر کے خود عالم اور شیخ طریقت سے ہیں گر کھر بھی محفی تو میت کی بناء پر اپنے استادوں کو تقیر و ذکیل سامنے زانو کے تنمذ طے کر کے خود عالم اور شیخ طریقت سے جی گر کھر بھی محفی تو میت کی بناء پر اپنے استادوں کو تقیر و ذکیل سامنے زانو کے تنمذ طے کہ تر ہے ایں۔ اور اپنے نسب و ذات پر افخر کر کے دوسروں کی ذلت و حقارت کا چرچا کرتے رہتے ہیں۔ بلا بہتا ہے کہ قرآن مجید کی روشنی ہیں ایسے لوگ کئنے بڑے جم جیں؟

ملاحظ فرما ي كرر آن مجيد في مندرجه ذيل احكام اوروعيدي بيان فرماني بين:

- (۱) کوئی توم کسی توم کا نداق نداُڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ جن کا نداق اُڑار ہے ہیں وہ نداق اُڑانے والوں سے دنیا وآخرت میں بہتر ہوں۔
  - (۲) مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ ایک دومرے پر طعنہ زنی کریں۔
  - (m) مسلمانوں پرحرام ہے کہ ایک دوہرے کے لئے برے برے تام رکھیں۔
    - (٣) جوابيا كريده مسلمان بوكر فاستني-
    - (۵) اورجوا پی ان حرکتوں سے توبہ ند کرے وہ ظالمہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما نے فر مایا کہ اگر کوئی گناہ گارمسلمان اپنے گناہ ہے تو بہ کر لے تو تو ہے بعداس کو اس گناہ ہے دولا نا بھی اس ممانعت میں داخل ہے۔ اس طرح کسی مسلمان کو کتا، گدھا، سور کہد دینا بھی ممنوع ہے یا ک مسلمان کو ایسے نام یا لقب ہے یا دکرنا جس میں اس کی برائی ظاہر ہوتی ہو یا اس کونا گوار ہوتا ہو یہ ساری صورتیں بھی اس ممانعت میں داخل ہیں۔ (تغییر فزائن العرفان جم ۱۳۰۰ ہے باتر الترات: ۱۱)

اور حوزت عبدالله بن مسعود صحابی رضی الله تعالی عند نے فرمایا کدا گریس کسی کوحقیر مجھے کراس کا مذاق بناؤں تو مجھے ڈرمگ

شرح رياض الصاكحين (چبارم)

وين (چبارم)

ے كركبي اللہ تعالى بحص كاند بناوے - (تغير مادى ،ج ٥٩ م ١٩٩١، ٢١، الجرات: ١١)

(1531) وَعَنُ أَنْسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ:

قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا عُرِجَ الله الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ عَلَيْهِ وَمِلْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ اللهُ وَمَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَمِلّا اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَا اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَا اللهُ الل

حضرت انس کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے فرمایا: جب جھے معراج پر بلایا گیا تو میرا اللہ کے فرمایا: جب جھے معراج پر بلایا گیا تو میرا ایک قوم کے پاس سے گزر بواان کے ناخن تانبے کے سخے وہ اپنے چہرول اور سینول کو کھر ج رہے تھے میں نے کہا اے جرائیل یہ کون ہیں؟ تو انہول نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جولوگوں کا گوشت کھا تے اوران کی عزتوں پر اوگ ہیں جولوگوں کا گوشت کھا تے اوران کی عزتوں پر امراک کی عزتوں کی عزتوں کی عزتوں کیا ہے۔

تخريج حدايت (سان ابو داؤد، يأب في الغيبة، جلى 4، ص 420، رقم 4880 الإداب للبيهةي، يأب ترك الغيبة و تتبع عورات البسليدي، جند 1، ص 67، رقم 118 اطراف البسلي البعل، من اسمه راشدين سعد البقرائي، جلد 1، ص 391، رقم 570 مسلد امام احدين حديل، مسلد السان الك، جلد 3، ص 224، رقم 1336 مسلد الشاميين للطيرائي، احاديث صفوان عن عبد الرحمن بن جبيرين نفرزة، جلد 2، ص 68، رقم 932،

مرح مديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال مديث كي تحت لكهة إلى:

ظاہر رہے ہے کہ یہال معراج سے مراد جسمائی بیداری کی معزاج مراد ہے جو نبوت کے گیار ہویں سال ستا کیسویں رجب سوموار کی رات ہوئی۔منامی لیتنی خواب کی معراجیں حضور کو قریبًا تیس ہوئی ہیں،نماز کی فرضیت اس جسمانی معراج میں ہوئی۔

اس طرح کہان پرخ رش کا عذاب مسلط کردیا گیا تھا اور ناخن تا نے کے دہار دار اور نو سکیلے ہتھے ان سے سینہ چبرہ کھچلاتے ہتھے اور ذخی ہوئے جو مشخصہ وسلم اللہ علیہ وسلم کے اللہ علیہ وسلم کے اللہ علیہ وسلم کے آنکھوں ہے دیکھا۔

لیعنی بیلوگ مسلمانوں کی غیبت کرتے ہتے ان کی آبروریزی کرتے ہتے، بیکام عورتیں زیادہ کرتی ہیں انہیں اس سے عبرت لینی چاہیے۔(مِرُا ۃُالناجِی،ج۲ص۸۲)

(1532) وَعَنَ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عُنهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ اللهُ وَعَرْضُهُ اللهُ وَعَرْضُهُ اللهُ وَمَالُهُ وَعَرْضُهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله

شرح حديث: حَكِيمُ الْأُمَّت مصرتِ مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان ال حديث \_ أيَّ

حضرت ابوہریرہ نھے: ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرمایا: ایک مسلمان خون عزت اور اس کا مال دوسرے مسلمان پرحرام ہے۔ (مسلم)

ستعوا

لیعن مسلمان کونہ تو ول میں حقیر جانو نہ اسے حقارت کے الفاظ ہے بکارو یا ہرے لقب سے یا دکرونہ اس کا غذاق بناؤ آج ہم میں ریمیب بہت ہے۔ پیٹیوں ہسبوں، یاغربت وافلاس کی وجہ ہے مسلمان بھائی کوحقیر جانتے ہیں حتی کہ صوبحاتی تعصب ہم میں بہت ہو گیا کہ وہ پنجا لی ہے، وہ بنگالی، وہ سندھی، وہ مرحدی، اسلام نے بیسارے فرق مثادیئے۔ شہد کی ملحی مختلف کچھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہوجا تا ہے، مختلف لکڑیوں کو آگ جلادے تو اس کا نام را کھ ہوجا تا ہے،آم، جامن، بول كافرق مد جاتا ہے يول بى جب حضور كا دامن بكر ليا توسب مسلمان ايك ہو كے حبثى مويا رومی ۔مولا نا جا می قرماتے ہیں شعر

بنده عشق شدی ترک نسب کن جامی که دریس راه قلال ابن فلال چیز مے نیست یعنی اسلام میں عزت تقویٰ و پر ہیز گاری ہے ہے اور تقویٰ کا اصلی ٹھکا نہ دل ہے۔ تمہیں کیا خبر کہ جس مسکین مسلمان کو تم حقير بجصتے مواس كا ول تقوى كى عمع سے روش مواوروہ الله كا بيارا موتم سے احجما موشعر۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر توچیدانی کدریں را وسوارے باشد

صوفیا وکرام اس جملہ کے معنی بیرکرتے ہیں کہ حضور نے اپنے سیند کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تفویٰ و پر ہیز گاری یہاں ہے بعن تقویٰ کی کان پر ہیز گاری کا مرکز میر اسینہ ہے،میرے سینہ سے تمام اولیاء وعلماء کے دلوں کی طرف تقویٰ کے در یا بہتے ہیں ان سینوں سے عوام کے سینوں کی طرف تقویٰ کی نہریں تکلین۔ (مرقات)حضور کا سینہ کشف غیوب کا آئینہ ہے کونین میں حضور کی عطائمیں بہتی ہیں۔(مرقات)

یعنی کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیراس کی اجازت ندلے بھی کی آبروریزی نه کرے بھی مسلمان کوناحق اور طلمنا اللَّ ندكر الله المستخدج م بي - (مراة الناجي، ١٥٥٥ م٥١٥)

112 - بَابُ تَعْرِيْمِ سَمّاع الْغِيْبَةِ وَأَمْرِ مَنْ فيبت كاسناح ام به اورجوم ام فيبت نے سَمِعَ غِيْبَةً هَٰٓ عَرِّمَةً بِرَدِّهَا وَالإِنكَارِ الكَوْعَم بَ كَهُوه غَيبت كرنے والے كا عَلَى قَائِلِهَا فِإِنْ عَجْزَ أَوْلَمُ يَقْبَلُ مِنْهُ فَأَرَقَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ إِنْ آمُكُنَهُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغُوَ اَعُرَضُوا عَنْهُ) (القصص: 55)،

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (والَّذِينَ هُمُ عَنِ اللَّهُ مُغُرِضُونَ) (المؤمنون: 3)،

جواب دے یااس کا ذوسرے بولنے والے پرانکار کردے اگرعاجز ہو اوروہ نہ مانے تو مجلس سے اٹھ جائے الله تعالیٰ نے فرمایا: اور جب بیہود ہ بات سنتے ہیں اس مے تعاقل کرتے ہیں۔ اورالندتعالی کاارش د ہے:اوروہ جوکسی بیہودہ ہات

کی طرف النفات نہیں کرتے۔

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک کان اور آنکھاور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (انَّ السَّهُعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُوْلَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولًا) (بنى اسرائيل: 36).

مشرح اس آیت کے تحت تفسیر قرطبی میں ہے کہ یعنی ان میں سے ہرایک سے اس کے استعمال کے بارے میں سوال ہوگا، چنانچہول سے پوچھا جائے گا کہ اس کے ذریعے کیاسو چا گیااور پھر کیاا عتقادر کھا گیا جبکہ آ نکھاور کان سے پوچھا جائے گاتمہارے ذریعے کیاد یکھااور کیاستا گیا۔ (تغیر قرطبی ج۲۰ ص۱۳۹)

جبکہ علامہ سید محمود آلوی بغدادی علیہ الرحمۃ تفسیر روح المعانی بیں ای آیت کے تحت نکھتے ہیں کہ ، بی آیت اس بات پر کرنے میں اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گناہ کا پختہ ارادہ کر لینا . . یا . . دل کا مختلف بیاریوں دلیل ہے کہ آدمی کے دل کے افعال پر بھی اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گناہ کا پختہ ارادہ کر لینا ۔ یا . دل میں کسی گناہ مثلاً کیئے ، حسد اورخود پیندی و قمیرہ میں جتلاء ہوجاتا ، ۔۔۔۔۔ ہاں علاء نے اس بات کی تضر سی فر مائی کہ دل میں کسی گناہ کے بارے میں محض سوچنے پر پکڑنہ ہوگی جبکہ اس کے کرنے کا پختہ ارادہ نہ دکھتا ہو۔ (تنسیر دوح المعانی جو ابس م

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَإِذَا رَايُتَ الَّانِيْنَ اللهُ تَعَالَى: (وَإِذَا رَايُتَ الَّانِيْنَ اللهُ تَعَالَى وَاللهُ اللهُ الله

ادراللہ تعالیٰ نے فرمایا: اورائے سننے والے جب تو ان سے انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں توان سے منھ کھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں مخھ کھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں مخھے شیطان محلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیڑھے۔

(1533) وَعَنَ أَبِي النَّدُدَآءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّهِ عَنْ اللَّهُ عَنْ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ رَدَّ عَنْ عَنِ النَّارِ مِنْ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجُهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْعَيَامَةِ . رَوَاهُ النِّرُمِنِ فَى وَجُهِهِ النَّارَ يَوْمَ القيامَةِ . رَوَاهُ النِّرُمِنِ فَى وَجُهِهِ النَّارَ يَوْمَ القيامَةِ . رَوَاهُ النِّرُمِنِ فَى وَجُهِهِ النَّارَ يَوْمَ القيامَةِ . رَوَاهُ النِّرُمِنِ فَى وَجَهِهِ النَّارَ يَوْمَ القيامَةِ . رَوَاهُ النِّرُمِنِ فَى وَجَهِهِ النَّارَ يَوْمَ المَدَّرُمِنِ فَى وَجَهِهِ النَّارَ يَوْمَ العَيَامَةِ . حَدِيثَ فَي المَدَّرُمِنِ فَى وَقَالَ: "حَدِيثَ فَي المَدْرَمِنِ فَى وَقَالَ: "حَدِيثَ فَي المُدَامِةِ . وَقَالَ . "حَدِيثَ فَي اللَّهُ عَنْ وَجُهِهِ اللَّهُ . وَقَالَ: "حَدِيثَ فَي المُدَامِةِ . وَقَالَ . "حَدِيثَ فَي اللَّهُ عَنْ وَجُهِ اللَّهُ المُعْرَاقُ اللَّهُ عَنْ وَجُهِ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ وَجُهِ اللَّهُ . وَقَالَ . "حَدِيثَ فَي اللَّهُ عَنْ وَجُهِ اللَّهُ المُنْ المُنْ اللَّهُ عَنْ وَجُهِ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ وَجُهِ اللَّهُ . وَقَالَ . "حَدِيثَ فَي المُنْ المُنْ المُوالِقُ اللْهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ عَنْ وَجُهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُوالِقُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللْهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

حفرت ابودرداء کی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کی عزت کا دفاع اللہ کی عزت کا دفاع کی اللہ کی عزت کا دفاع کی اللہ کی عزت کا دفاع کی اتو قیامت کے دن اللہ تعالی اس کے چہرہ کوآگ سے بچائے گا۔ اسے تر فدی نے روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

تخريج حليث (سأن ترمئى. بأب ماجاء في الذب عن عرض المسلم جلد 4 ص 327. رقم 1931 السن الكبزى للبيهة في بأب ما في الشفاعة والذب عن عرض افيه جلد 8، ص 164، رقم 1712 مسند امام بن حنيل بقية حديث أفي الدواء رضى الله عده جلد 6، ص 449، رقم 27576 مسند الحارثا، بأب فيمن ودعن عرض، جلد 3، ص 409، رقم 870 مسند عبد بن حميد، مسند الى الدرداء، صفحه 100، رقم الحديث 206

شرح حدیث:غیبت کی تعریف

غیبت بیہ ہے کہتم اپنے کسی بھائی کا ذکران الفاظ میں کروکہ اگراس تک بیہ بات پہنچے تو وہ اِسے ناپیند کرے۔خواہ تم

اس کے بدن یا خاندان کے عیب کا ذکر کرویااس کی فعلی ، تولی ، دین یاد نیوی کوتا ہی بیان کرد۔ یہاں تک کہ اس کے لہاس ، مکان اور جانور کا عیب بیان کرنا بھی غیبت ہے۔

جان لواغیبت کے سلسلے میں اشارہ محفظو کرنا اور مجھنا صراحتا محفظو کے طرح ہے اورا میں حرکت جس ہے مقصود سمجھ میں آجائے اس میں اور صریح محفظو کرنے میں کوئی فرق نہیں اور غیبت سننے والاغیبت کرنے والے کے ساتھ (عمنا و میں ) شریک ہوتا ہے ، غیبت ہے ، کیونکہ یہ بھی غیبت میں ) شریک ہوتا ہے ، فیبت ہے ، کیونکہ یہ بھی غیبت کرنے والے کی بات پر اظہار تبجب بھی غیبت ہے ، کیونکہ یہ بھی غیبت کرنے والے کی بات پر اظہار تبجب بھی غیبت ہے ، کیونکہ یہ بھی غیبت کرنے والے کی بات پر اظہار تبجب بھی غیبت ہے ، کیونکہ یہ بھی غیبت کرنے والے کی مدد کرنا اور اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔

حضرت سیّدُ نَا ابودرداء رضی اللّه تعالی عند سے مروی ہے ، شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعب نوول سکینہ، فیض تخییہ سنّد نیا کی غیر موجودگی نوول سکینہ، فیض تخییہ سنّد نیا کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت میں اس کی عزت کی حفاظت میں اس کی عزت کی حفاظت فرمائے گا۔ (موسومۃ لدبن الله کی ترت کی حفاظت فرمائے گا۔ (موسومۃ لدبن الله کا الدین کی تاب الله کی ترت کی حفاظت فرمائے گا۔ (موسومۃ لدبن الله الدین کی الله کا داواب اللّه ان، باب ذب المسلم من عرض اُحیہ ، الحدیث ۲۳، ج ۲۵، م

(1534) وَعَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، فِيْ حَدِيْفِهِ الطَّوِيْلُ الْبَشْهُوْرُ الَّلِبِيِّ تقتَّمَ فِي عَنْهُ، فِيْ حَدِيْفِهِ الطَّوِيْلُ الْبَشْهُوْرُ الَّلِبِيِّ تقتَّمَ فِي اللهِ عَلَيْهِ الرَّجاء قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَقُلُ ذَٰلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُ الله وَلاَ رَسُولُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلُ ذَٰلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُ الله وَلاَ رَسُولُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلُ ذَٰلِكَ وَجُهَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلُ ذَٰلِكَ وَجُهَ اللهِ وَاللّهُ يُرِينُ لِللهُ وَاللّهُ اللهُ يَلِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ اللهُ وَاللّهُ اللهُ يُرِينُ لِللهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ يَلُولُكُ وَجُهَ اللهِ وَاللّهُ اللهُ يَبْتَغِيْ لِذَٰلِكَ وَجُهَ اللهِ " مُتَفَقَّ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّهُ يَلِيَّالُ اللهُ يَبْتَغِيْ لِذَٰلِكَ وَجُهَ اللهِ " مُتَفَقَّ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّهُ يَلُولُكُ وَجُهَ اللّهِ " مُتَفَقَّ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّهُ يَنْ اللهُ يَبْتَغِيْ لِذَٰلِكَ وَجُهَ اللهِ " مُتَفَقَّ عَلَيْهِ اللّهُ يَبْتَغِيْ لِذَٰلِكَ وَجُهَ اللهِ " مُتَفَقَّ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّهُ اللهُ يَبْتَغِيْ لِذَالِكَ وَجُهَ اللّهِ " مُتَفَقَّ عَلَيْهِ اللّهُ يَبْتَغِيْ لِذَالِكَ وَجُهَ اللّهِ " مُتَفَقَى عَلَيْهِ اللّهُ اللهُ يَبْتَغِيْ لِللهُ اللّهُ يَبْتَغِيْ لِلّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللهُ اللهُ يَلْمُ النَّهُ اللّهُ اللهُ يَعْلَمُ النَّهُ اللّهُ اللهُ الله

وَ اللهُ فَشَهُ الْمُعَمِّمِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَحُكَى الْمَشْهُورِ وَحُكَى طَمُّهَا وبعدها تا معناة من فوق ثُمَّ بأَ مُوحَّلَةً وَطَعِّمُ وَ اللهُ فَشَمَ الْمُعَمِّمِ الدَّالِ وَإِسْكَانِ الْمُاءِ وَضَعِّمُ الشَّانِ الْمُعَجَمَعُ أَنِي اللَّالِ وَإِسْكَانِ الْمُعَجَمَعُ أَنِي وَضَعِّمُ الشَّانِ الْمُعْجَمَعُ أَنِي وَاسْكَانِ الْمُعْجَمَعُ أَنْ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الل

تخریج حدیث (صیح بخاری باب ماجاء فی المتاولین جلد 9 صفحه 18 رقم 6938 صیح مسلم باب الرحصة فی التخلف عن الجماعة بعذر ، جلن2، ص126، رقم 1528 صیح این خزیمه باب الرخصة فی ترك العمیان الجماعة فی الامطار جدد 3 ص77 رقم 1653 المعجم الكبير للطبرائی من اسمه عتبان بن مالك الانصاری جلد 18، س31، رقم 14762 السان الكبري للبيهق، بأب لايقبل الجرح فيهن ثبتت عدالته جلد 10، ص124، رقم 20893)

شرح مدیث: کسی کومسلمان کی غیبت یا بے عزتی سے رو کئے کا تواب

سرکار والائبار، ہم بے کسول کے مددگار شقیع روز شار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیب پر دردگار صلّی القد تعالیٰ عبیر فاله وسلّم نے فرما یا کہ جس نے اپنا عذاب دور فرمادے گا۔ پھر وسلّم نے فرما یا کہ جس نے اپنا عذاب دور فرمادے گا۔ پھر رسول القد صلی القد تعالیٰ علیہ فالہ وسلم نے بیآیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُوْمِنِيْنَ 0

ترجمه كنزالا يمان: اور جارے ذمه كرم پرميمسلمانوں كى بد دفر مانا۔ (پ، 21 ماردم: 47)

(الترخيب والترحيب ،كتاب الادب ، باب من الغيية . . . الخ ، رقم ٢ ١٣، ج ١٩ م ١ ١١٥)

حضرت میں اس کا جمنا ہ طے گا۔ (الترفیب والتر ہیں۔ کی در کر پیکر ، تمام نبیول کے تمرُ قرر دو جہاں کے تا بُوّر رہ سلطانِ بِحَرِ وَبَرْصَلَّی اللّٰهِ تَعَالَی عَند سے روایت ہے کہ نور کے پیکر ، تمام نبیول کے تمرُ قرر دو وہ اس کی مدد کرسکتا ہو پھر بحر و بَرْصَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ اللّٰ کی فیدبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کی تو اسے دنی اگر وہ اس کی مدد کر سے تو اللّٰہ عز وجل دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فر مائے گا اور اگر اس نے اس کی مدد نہ کی تو اسے دنی و آخرت میں اس کا مدد نہ کی تو اسے دنی و آخرت میں اس کا جماع کا۔ (الترفیب والتر ہیب ، کتاب الادب ، باب من الغیمة ، . . . الحق میں اس کا جماع سے سام

حضرت کعب بن ما لک رہے گا اس بیل یہ بیا ہے کہ محد یہ تو بہ کے باب بیل گزر چکی اس بیل یہ بیہ کہ رسول اللہ فی نے جوک بیل لوگوں کے درمیان بیٹے ہوئے را مایا کعب بن ما لک نے کیا کیا تو بنوسمہ کے ایک آدی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کو اس کی عمده چا دروک لیا جا دروک اور اپنے کندھوں پر نظر ڈاسنے نے روک لیا ہے۔ تو حضرت معاذ بن جبل ہے نے اس کو کہ تو نے بہت بری بات کی ہے۔ ابلہ کی شم یارسول اللہ، س کے بہت بری بات کی ہے۔ ابلہ کی شم یارسول اللہ، س کے بادے ہم جھلائی کے سوا کھی نہیں جائے ' تو رسول باللہ بیل خاموش ہوگئے۔ (متفق سیہ)عطفاہ: دونوں بہلوا ہے خاموش ہوگئے۔ (متفق سیہ)عطفاہ: دونوں بہلوا ہے آب بیل فارش ہوگئے۔ (متفق سیہ)عطفاہ: دونوں بہلوا ہے آب بیل فارش ہوگئے۔ (متفق سیہ)عطفاہ: دونوں بہلوا ہے۔

(1535) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ فِي حَبِيْهِ الطَّوِيُلِ فِي قِصَّةِ تَوْبَتِهِ وَقَلْ سَبَقَ فَيْ تَابُ التَّوْبَةِ وَقَلْ سَبَقَ اللهُ عَلَيْهِ فَي بَابُ التَّوْبَةِ وَقَلْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُولَكَ: "مَا فَعَلَ وَسَلَّمَ وَهُو جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُولَكَ: "مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنِ مالكٍ: فَقَالَ رَجُلُ قِنْ يَنِي سَلَمَةً: يَا كَعْبُ بْنِ مالكٍ: فَقَالَ رَجُلُ قِنْ يَنِي سَلَمَةً: يَا رَسُولَ اللهِ حَبَسَهُ بُرُدَاهُ والنَّظُرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: بِثْسَ مَا قُلْتَ وَالله يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلِيْمَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَّلُ وَالله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَّلُ فَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَّلً اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَّلُ الْعُومَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَّلُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَلًا اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَّلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَّلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَلًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَقَلًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَالَةً إِللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَوْلًا اللهِ عَلَيْهِ وَمُو الشَّارَةُ إِللهِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَالَةً إِللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَالًا اللهِ عَلَيْهِ وَمُو الشَّوْ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَمُو الْمُعَالِيهِ مَعْمَا أَنْ الْعَالِمُ اللهُ عَلَيْهِ وَمُو الشَارَةُ اللهِ الْعَالِيهِ مَنْهُ اللهُ مَا عَلْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ الْعُلَاهِ مَنْ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلَا الْعَلَامُ اللهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا الْعَلَامُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا الللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ الْعَلَامِ اللهُ اللهُ

تخريج حديث (صيح بخارى بأب ما يجوز سن اغتياب اهل الفساد والريب جلد 5. ص 31. رقم 5707 مسند امام احمد بن حنيل، حديث السيدة عائشه رضى الله عنها، جلد 6. صفحه 38. رقم 24152 صيح مسلم، بأب مدار اقامن يتقى فحشه، جدد 4. صفحه 21، رقم نحديث 1676 سان الكبرى للبحاقي، بأب من خرق اعراض التأس ليكالهم أموانهم جدد 10، ص 245 رقم 20939سان ابوداؤد، بأب في حسن العثار لاجلى 2. صفحه 666، رقم 4792)

شرح مديث: غيبت كابدله

سے کہ کوئی فض اس کی غیبت کرتا ہے تو ول میں خوش ہو کہ کوئی دومراا سکے گنا ہوں کا بو جھا تھار ہاہے ( کیونکہ غیبت کرنے والے کے سرپراسکے گنا ہوں کا بوجھ بعدر فیبت ڈالا جا تا ہے جسکی اس نے فیبت کی )۔

اورخوش ہوکہ اسکی نیکیال میرے نامہ انگال میں آر بی ہیں البتہ ایک احتیاط بیکرے کہ بیہ بنیت دل ہی میں کرے زبان کے ذریعے اسکا اظہار کرنا بہتر نہیں۔

عدیث پاک میں ہے: بندے کا حساب ہوگا تو کی آفت کے آجائے سے تمام اعمال بے کار ہوجا کیں گے یہ ں تک کہ وہ خوض جہم کا مستحق ہوجائے گا پھر اسکے نیک اعمال کا دفتر کھولا جائے گا جس سے اسکے لئے جنت واجب ہوجائے گا وہ تعجب کریگا اور کیے گا کہ استحق ہوجائے گا کہ بیا عمال آن ویس نے کھی نہیں گئے ، تو جواب دیا جائے گا کہ بیا عمال ان لوگوں تعجب کریگا اور کیے گا کہ ایمال ان لوگوں کے جہر جنہوں نے تیمری غیبت کی ، تجھے اذبیت پہنچائی اور تجھ پرظلم کیا (الفردوس بماثورالنطاب، جنول ہوں میں ۱۹۷ معدید، ۲۳۲)

ایک دومری روایت میں ہے کہ بندہ قیامت کے دن ایسے اٹھال لے کرآئے گا جو پہاڑوں کے برابر ہو تکے اور اگر
ان نیک اٹھال کا تواب ای کو ملے تو واخل جنت ہوجائے لین اسنے دنیا میں کی پڑھا کیا ہوگا ، کسی کو گی دی ہوگی اور کسی کو مار ا
ہوگا، چنا نچہ ہرایک کو اسکے نیک اٹھال میں سے بفتر ظلم حصد دے دیا جائے گا یبال تک کہ اسکی نیکیاں ختم ہوجا تیں گی تو
فرشتے کہیں گے کہ اسکی نیکیاں توختم ہو گئیں لیکن مطالبہ کرنے والے ابھی باتی جی اب ررب کا کٹات وارشا دفر ہائے گا کہ ان
لوگوں کے گذرہ اس کے سرڈ الدواور پچراسے جنم کا پروانہ کی دو۔ (جائیۃ الاولیاء، خاول، می ۱۵۸، ترجہ ۱۹)

113 بَابُمَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيْبَةِ

إعْدَمُ أَنَّ الْغِيبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ عَعِيْمٍ شَرُعِيٍّ لاَ يُمْكِنُ الْوُصُولُ النِّهِ اللَّيِهَ الآبِهَا، وَهُوَ سِتَّةُ أَسْبَابٍ:

ٱلْأُوّلُ: التَّظُنُّمُ، فَيَجُوّدُ لِلْمَظْلُومِ آنَ يَّتَظَلَّمَ اللَّهُ الْوَلِيَّةُ اللَّهُ الللْلِي اللللْمُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمُ الللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ الللْمُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

الثَّانِي: ٱلْإِسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ، وَرَدِّ

غيبت كى بعض مباح صورتيں

امام نووی کہتے ہیں جانٹا چاہیے کہ غیبت شرق نیک مقصد کی صورت میں جائز ہے جبکہ اس کے بغیر مقصد تک پہنچٹا ٹامکن ہو۔

نمبر ا -ظلم کی شکایت مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ سلطان یا قاضی کے پاس جا کرظلم کی شکایت کرے جائز ہے ان جس کے پاس انصاف دلائے کے لیے قوت ہے ان کے پاس انصاف دلائے کے لیے قوت ہے ان کے پاس شکایت لانا جائز ہے ۔ پس کے کہ مجھ پر فلال نے اس طرح ظلم کیا ہے۔

نمبر2-برائی تبدیل کرنے پر اور غلط کار کو درنتگی

الْعَاصِىٰ إِلَى الصَّوَابِ، فَيَقُولُ لِمَنْ يَرُجُو قُلُدُتهُ عَلْ إِزَالَةِ الْمُنْكِرِ: فَلْأَنَّ يَعْمَلُ كَنَا، فَازُجُونُ عَنْهُ وَنَعُو ذُلِكَ ويكونُ مَقْصُوْدُهُ التَّوَصُّلُ إِلَى إِزالَةِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ يَقْصِدُ ذُلِكَ كَانَ حَرَامًا.

القَّالِينَ، ٱلْإِسْتِفُتَاءُ، فيقُولُ لِلْهُفَيْنَ، ظَلَّمَيْنَ إِنَ اَوْ اَيْنَ، اَوْ زُوْتِنَ، اَوْ فَلَانَ بِكَنَّا فَهَلْ لَهُ ذُلِكَ، وَمَا طَرِيْقِيْ فِي الْخَلاصِ مِنْهُ، وتَحْصِيْلِ حَقِّى، وَدَفْعِ الْظُلْمِ اوَنَحُو ذٰلِكَ، فَهْذَا جَائِزٌ لِلْعَاجَةِ، وَلٰكِنَ الْأَحُوطُ وَالْأَفْضَلَ آنَ يَّقُولُ: مَا تقولُ فِي رَجُلِ اوَ شَغْصِ، اَوْرُوتٍ كَانَ مِنْ آمُرِةٍ كَنَا اقَالَتُهُ يَحُمُلُ لِهِ شَغُصِ، اَوْرُوتٍ كَانَ مِنْ آمُرةٍ كَنَا اقَالَتُهُ يَحُمُلُ لِهِ الْعُرْضُ مِنْ غَيْرِ تَعْيِينٍ، وَمَعَ ذٰلِك، فَالتَّغِيدُنُ الْعُرْضُ مِنْ غَيْرِ تَعْيِينٍ، وَمَعَ ذٰلِك، فَالتَّغِيدُنُ جَائِزٌ كَمَا سَنَلُ كُرُة فِي حَدِيْكِ هِنْ إِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالَىٰ.

الرَّابِعُ: تَعْلِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيْحَتُهُمْ، وذَٰلِكَ مِنَ وُجُوْدٍ:

مِنْهَا جَرُثُ الْمَجْرُوجِيْنَ مِنَ الرُّواةِ وَالشُّهُوْدِ وذلك جَائِزُ لِأَبْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، يَلُ وَاجِبٌ لِلْعَاجَةِ

وَمِنْهَا: الْمُشَاوَرَةُ فِي مُصاهَرَةِ إِنْسَانٍ اوَ مُصاهَرَةِ إِنْسَانٍ اوَ مُصاهَرَةِ إِنْسَانٍ اوَ مُصاهَرَةِ إِنْسَانٍ اوَ مُصاهَرَةِ اوْ عَيْرٍ ذَلِك. مُشاركتِه، او إِبْدَاعِه، او مُعامَلَتِه، او غَيْرٍ ذَلِك. او مُعامَلَتِه، او يعب عَلَى المُشَاوَرِ ان لا يُخْفِى حَالَه، او مُعب عَلَى المُشَاوَرِ ان لا يُخْفِى حَالَه، بَلْ يَنْ وُيُه بِنِيتَةِ النّصيحة و يَلْمُ الْمُسَاوِ النّصيحة ويُه بِنِيتَةِ النّصيحة و

کی طرف لانے کے لیے مدد حاصل کرنا جس سے امید ہوکہ وہ برائی زائل کرنے پر قادر ہے۔ اس سے کہے کہ فلاں اس طرح کرتا ہے تو اس کو جھڑ کئے اور اس طرح کے الفاظ کرنا ہواگر۔ کے الفاظ کہنے اور اس کا مقصد برائی کو زائل کرنا ہواگر۔ ہے ارادہ شہوتو حرام ہے۔

نمبر 3-فتوی طلب کرے اور مفتی ہے کہ میرے بائمیرے بھائی یا میرے شوہریا فلال نے مجھ پراس طرح ظلم کیا ہے۔ کیا بیاس کے لیے جائز ہے۔ اس سے خلاصی کی صورت کیا ہے۔ اپناحق حاصل کرنے اورظلم دورکرنے کا کیا طریقنہ ہے وغیرہ تو بیضرورت کی وجہسے جائز ہے۔اورزیاوہ احتیاط اور فضیلت کی بات ہے وہ بیر کیے کہ فلال آ دی انسان یا شوہر کے بارے میں کیا تھم ہے جس نے ایسا کیا؟ تو اگر اس کے ساتھ مقصد بورا ہوتا ہے تواس کے باوجود تعین جائز ہے۔جیسا کے ہم حضرت ہند کی حدیث انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ نمبر4-مسلمانوں کواس کے شرسے بچانے کے لياوران كى خيرخواى كے لياس كى كئ صورتيں ہيں: ایک تو بیہ ہے کہ قابل جرح راو بوں اور گواہوں پر جرح كرنا- اور بير باجماع امت مسلمد جائزے بك ضرورت کی بنا پرواجب ہے۔

اور ایک بیہ ہے کہ کی انسان سے رشتہ داری قائم کرنے کا حصد دار بنانے اس کے پاس! مانت رکھتے تعنق قائم کرنے یا پڑوی بنانے کے بارے میں دوسرے ہے مشورہ کرے۔ تومشورہ دینے والے پر ان زم ہے کہ اس کا حال نہ چھیائے بلکہ واضح کرکے بتا دے جو ومنها: إذَا رأى مُتفقِها يَتَرَدُدُ إمِلْ مُبْتَدِع.

اَوُ فَاسِقٍ يَاكُنُ عَنْهُ الْعِلْمَ، وَخَافَ اَنْ يَتَضَرَّرَ

الْبُتَفَقِّهُ بِلْلِك، فَعَلَيْهِ نَصِيْحُتُهُ بِبَيانِ حَالِه،

الْبُتَفَقِّهُ بِلْلِك، فَعَلَيْهِ نَصِيْحُتُهُ بِبَيانِ حَالِه،

إِشَرُطِ آنَ يَقْصِدَ النَّصِيْحَة، وَهٰلَا عِنَا يُعْلَطُ فِيْهِ.

وقد يَعيلُ الْبُتَكَلِّمَ بِلْلِك الْحَسَّلُ، وَيُلَيِّسُ

الشَّيْطانُ عَنَيْهِ فَلِك، ويُغَيْلُ إلَيْهِ آنَهُ نَصِيْحَةً

الشَّيْطانُ عَنَيْهِ فَلِك، ويُغَيْلُ إلَيْهِ آنَهُ نَصِيْحَةً

قليُتَهَظَنُ لِللِك.

وَمِنْهَا: آنَ يُّكُونَ لَهُ وِلاَيَةً لاَّ يَقُومُ بِهَا عَلْ
وَجُهِهَا: إِمَّا بِأَنْ لاَّ يَكُونَ صَالِعًا لَهَا، وَإِمَّا بِأَنْ
يَكُونَ فَاسِقًا، آوُ مُغَفَّلًا، وَنَحْوَ ذٰلِكَ فَيَجِبُ ذِكْرُ
يَكُونَ فَاسِقًا، آوُ مُغَفَّلًا، وَنَحْوَ ذٰلِكَ فَيَجِبُ ذِكْرُ
ذٰلِك لِبَنْ لَهُ عَلَيْهِ وِلاَيَةً عَامَّةً لِيُرِيلَهُ، وَيُولِّى مَنْ
يَصُلُحُ، آوُ يَعْلَمَ ذٰلِك مِنْهُ لِيُعَامِلَهُ مِنْقُتَطَى حَالِهِ،
وَلا يَغْتَرُبِه، وَآنُ يَسْفَى فِي آنُ يَحُقَّهُ عَلَى الاسْتِقَامَةِ
آوُ يَسْتَبُولَ بِه، وَآنُ يَسْفَى فِي آنُ يَحُقَّهُ عَلَى الاسْتِقَامَةِ
آوُ يَسْتَبُولَ بِه، وَآنُ يَسْفَى فِي آنُ يَحْقَهُ عَلَى الاسْتِقَامَةِ

الْخَامِسُ؛ آنْ يَكُونَ مُجَاهِرًا بِفِسُقِهِ أَوْ بِلُعَتِهِ كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَبْرِ، وَمُصَادَرَةِ النَّاسِ، وَاَخْلِ الْبَكْسِ، وجِبَايَةِ الْاَمُوالِ ظُلْبًا، وَتَوَلِّى الْاَمُورِ الْبَاطِلَةِ. فَيَجُوزُ ذِكُونَ بِمَا يُجَاهِرُ بِهِ، وَيَحُرُمُ ذِكُونَ بِغَيْرِهِ مِنَ الْعُيُوبِ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ لِجِوازِةِ سَبَبْ بِغَيْرِهِ مِنَ الْعُيُوبِ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ لِجَوازِةِ سَبَبْ - أَخَرُ مِنَا ذَكُرُ نَاهُ.

اَلسَّادِسُ: التَّعَرِيْفُ، فَإِذَا كَانَ الْإِنْسَانُ

فامیاں اس میں موجود ہوں نیت فیرخوائی کی رکھے۔
ادرایک بیہ کہ طالب علم کو کسی برعتی یا فاس کے
پاس طلب علم کے لیے آتا جاتا دیکھتے اور فطرہ ہو کہ
طالب علم اس کی وجہ سے نقصان میں پہنچ جائے گا۔ اس
پر اس طالب علم کی فیرخوائی کرنااس کا حال بیان کرنا
لازم ہے۔ بشرطیکہ نیت فیرخوائی کی ہو۔ اس میں بسا
اوقات فلطی ہوجاتی ہے کیونکہ بھی بات کرنے والے کو
اوقات فلطی ہوجاتی ہے کیونکہ بھی بات کرنے والے کو
حسد اس پر برانگمتہ کرتا ہے۔ اور شیطان اس کو الجھاؤ
میں ڈال دیتا ہے اور اسے اس کی طرف خیال ولاتا ہے
میں ڈال دیتا ہے اور اسے اس کی طرف خیال ولاتا ہے

اورایک بیہ کے کہ صاحب منصب ہوا ور ذمد داری
پری نہ کرتا ہو۔ خواہ اس میں اہلیت ہی نہ ہوا ورخواہ اس
کے فاسق یا لا پر واہ ہونے کی وجہ سے ہوتو بڑے عہدہ
والے کواس کے متعلق بتا ٹالازم ہے کہ اس کا ازالہ کر ب
اور الل صلاحیت کو مقرر کرنے یا بیہ کہ اس کو علم ہوتا کہ اس
کے حسب حال اس سے معالمہ کرے تا کہ وہ دھو کہ میں
نہ رہے اور اس کی اصلاح کی کوشش کرے یا اس کو
تیر مل کردے۔

نمبر 5- مرعام فسق و بدعت کا اظبار کرتا ہوجیا کہ شراب بینالوگوں پرظلم کرنا تاوان بینا یا ظلما مال لینا اور دیگر باطل کام کرتا ہوتو اس کے علائیہ گناہوں کا ذکر جائز ہے۔ لیکن محض گناہوں کا ذکر جائز نہیں۔ بال سابقہ اسباب جواز میں سے کوئی سبب اس کی اجازت سے ہوتو الگ مات ہے۔

تمبر 6 -اب کوئی کسی لقب وغیرہ سے مشہور ہوتو

پہچان کروانے کے لیے جیسے اعمشاعر جامم اعمیا حول وغیرہ تو بہچان کروانے کے لیے ان الفاظ سے ذکر کرنا جائز ہے اور نقص ظاہر کرنے کی نسبت سے ان کا اطلاق جائز ہے اور نقص ظاہر کرنے کی نسبت سے ان کا اطلاق جائز ہیں۔ اور اگر کسی اور طریقہ سے بہچان آ مان ہوتو وہ ذیادہ بہتر ہے تو میہ چھسبب ہیں علماء نے ان کو ذکر کی ہے اکثر پر اجماع منعقد ہے۔ اس کے دلائل میح احادیث سے تابت ہیں ان میں سے چند ہے ہیں۔

مَعُرُوفًا بِلَقَبِ، كَالْاعْمَشِ، وَالْاعْرَجِ، وَالْاَصْلِمْ، وَالْاعْرِجِ، وَالْاَصْلِمْ، وَالْاعْرِفِ مَا تَعْرِيْفُهُمْ بِالْلِكَ، وَيَعْرُمُ إِطْلَاقُهُ عَلْى جِهَةِ التَّنْقِيصِ، ولو بِلْلِكَ، وَيَعْرُمُ إِطْلَاقُهُ عَلْى جِهَةِ التَّنْقِيصِ، ولو المكن تعرِيْفُهُ بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ آوُلْ، فَهْلِمُ سَتَّةُ المُكنَّ تعرِيْفُهُ بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ آوُلْ، فَهْلِمُ سَتَّةُ المُكنَّ تعرِيْفُهُ بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ آوُلْ، فَهْلِمُ سَتَّةُ السَّابِ ذَكرَهَا الْعُلَمَاءُ وَآكَثَرُها مُجْهَعٌ عَلَيْهِ، السَّابِ ذَكرَهَا الْعُلَمَاءُ وَآكَثَرُها مُجْهَعٌ عَلَيْهِ، السَّابِ ذَكرَهَا الْعُلَمَاءُ وَآكَثَرُها مُجْهَعٌ عَلَيْهِ، وَدَلاَئِلُهَا مِنَ الْاَحادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةً. فَمِنْ فَلَاكَ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةً. فَمِنْ فَلْكَ: فَلَاكَ الْعُلْكَ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةً. فَمِنْ فَلْكَ:

# شرح: كب غيبت كى رُخصت ہے؟

غیبت کرنے کی اجازت اس وقت ہے جب شرعی طور پر کوئی سیجے مقصد ہو،ادر بیہ چیوصور تیں ہیں:

(۱) ظالم کی شکایت کرنا: جس طرح کوئی فخص قاضی کے سامنے سی کے یہ شوت لینے یاظلم وغیرہ کرنے کی شکایت کرے، بیرجائز ہے۔

(٢) مدوطلب كرنا: يعنى برائى كوبد لتے اور كمنا مگاركو إصلاح كى طرف لونانے كے لئے مدوطلب كرنا۔

(٣) فتوی کے لئے: اس کی صورت رہے، کہ وہ اِس طرح کے: میرے باپ یا بھائی پراس معاملہ میں ظلم کیا گیا، اس سے بچنا کیسے ممکن ہے؟ لیکن اس معاملہ میں اشارۃ کہنازیا وہ مناسب ہے۔

(س) مسلمانوں کو برائی سے بیچانا: حضور نبئ پاک،صاحب کو لاک،سیاتِ اُفلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسنّم کافرون الدین

أَذْكُرُوا الْفَاجِرَبِهَا فِيهِ مِنْ مُسَاوِيْهِ يَحُنُدُون النَّاسُ

ترجمہ: فاجر کی برائیاں بیان کرو، تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

( الكال في ضعفاء الرجال لا بن عدى ، الرقم الاسم، الجارود بن يزيدا بوالفهجاك النيب بورى ، ج ٢ جس • ٢٠٠)

(۵) عیب والے نام سے معروف ہونا: کوئی شخص اپنے کسی عیب کے ساتھ معروف ہوجیے لنگزا، اندھا تو اس صورت میں اے اس نام سے بیکار نے میں غیبت نہیں۔

(۱) اعلانہ فیسن کا مرتکب ہونا: جوش اعلانہ فیس کا مرتکب ہوجیے بیجؤا، شراب کی مجلس قائم کرنے والا اوراعلانہ شراب پینے والا بنی مُکَرَّم ، تُورِ مُحِسَّم ، رسولِ اَ کرم ، شہنشاہ بن آ دم سلّی اللہ تعالیٰ علیہ وا لہ وسلّم کا فرمانِ عالیہ شان ہے: مَن اَکُیْ جِلْبَابِ الْحَیَاءِ عَنْ وَجْهِا فَلاَغِیْبَهَ لَهُ-

تر جمہ: جو صل ایتے چہرے سے حیا کی چادرا تاردے اس کی نیبت نہیں ہوتی۔ تر جمہ: جو صل ایتے چہرے سے حیا کی چادرا تاردے اس کی نیبت نہیں ہوتی۔ (مكارم الاخلاق لا بن الى الدنياء باب ذكر المنياء وماجاء فيه الحديث ٢٠١، من ١٨٨ مبدون عمن وجعه)

(1538) عَنْ عَآئِشَةً رَظِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلِمُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَالِكُوا عَلَا عَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلِمُ عَلَيْهُ وَلِل

تخريج حديث (صبح بخارى باب ما يجوز سن اغتياب اهل الفساد والريب، جلد 5، ص 31، رقم 5707 مسلاد امام اجدان حديث حديث السيدة عائشه رض الله عنها، جلد 6، صفحه 38، رقم 24152 صبح مسلد، بأب مداراة من يتقى فحشه، جدد 4، صفحه 21، رقم الحديث 6761 سان الكبرى للبريقى، بأب من خرق اعراض الناس ليث الهد أموالهد، جلد 10، ص 245، رقم 20939 سان ابوداؤد باب في حسن العشرة جلد 2، صفحه 666، رقم 4792)

شرح حديث: حَلِيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يار خان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكه بن :

حضورانور نے یہ بات اس وقت فر مائی جب کہ وہ ابھی حضور کے پاس پہنچا نہ تھا دروازہ پر ہی تھا یعنی اس کے پس پشت بیان فر ما یا جولفۃ فیبت ہے اس لیے صاحب مشکوۃ یہ حدیث یبان اس باب بین لائے۔اس مخص کا تام عین ابن حصن تھا۔مؤلفۃ القبوب سے تھا، ابنی قوم کا سردار بہت بخت طبیعت تھا، حضور کے پردہ فر مانے کے بعد مرتد ہوگیا، پھر حضرت ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر دوبارہ مسلمان جوا گر اس کا خاتمہ اسلام پر جوا اس کا بھیتجا حرب ابن قیس پختہ مسلمان صاحب علم ،حضرت عرضی اللہ عند کا خاص مقرب تھا، اس کا واقعہ وہ ہے جو بخاری شریف کتاب التغییر میں ہے کہ پختی صاحب علم ،حضرت عرضی اللہ عند کا خاص مقرب تھا، اس کا واقعہ وہ ہے جو بخاری شریف کتاب التغییر میں ہے کہ پختی اس بھیتے کی معرفت حضرت عرضی اللہ عند کے پاس پہنچا اور آپ ہے کہا کہ آپ انصاف نہیں کرتے ہم کو ہما راحت نہیں دیتے ، آپ ناراض ہوئے سزا دینی چاہی ، حرب ابن قیس نے عرض کیا گئی العَقْدَ وَ اَمْدُ بِالْعُدُفِ وَ اَعْمِ ضُ عَنِ الْحَجِولِيُنَ۔ حضور میہ جائل ہے آپ العَقْدَ وَ اَمْدُ بِالْعُدُفِ وَ اَعْمِ ضُ عَنِ الْحَجِولِيُنَ۔ حضور میہ جائل ہے آپ ان الغی نے اس بیت اس میں میں اللہ جب اس بیت کے اس بی جائل ہے آپ ناراض ہوئے سزا دینی چاہی ،حرب ابن قیس نے عرض کیا گئی العَقْدَ وَ اَمْدُ بِالْعُدُفِ وَ اَعْمِ ضُ عَنِ الْحَجِولِيُنَ۔ حضور میہ جائل ہے آپ ان سے درگز رکریں۔ (مرقات ، اشعہ)

اس مدیث معلوم ہوا کہ سی شخص کامشہور عیب پس پشت بیان کرنا نیبت نبیں ، نیز لوگوں کواس کی شرہے بچانے کے لیے اس کی شریر برمطلع کردینا نیبت نبیس ، نیز کسی کی اصلاح کے لیے اس کو برانہ کہتراس سے اضلاق سے پیش آنا سنت رسول اللہ ہے سلی اللہ علیہ وسلم ۔ ہر مخص کی اصلاح کے طریقے جداگانہ ہیں حضور حکیم مطلق ہیں ۔

(يرًا والناجع، ج٢٥ ( ٨٩)

ائمی ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال نہیں کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کو پچھ بھی

(1537) وَعَنْهَا، قَالَتُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَنَّمَ: "مَا آظُنُ فَلَانًا وفلَانًا يَعْرِفانِ

مِنْ دِينِنَا شَيْفًا رَوَاهُ الْبُعَارِيْ. قَالَ: قَالَ بَحِظَ مول - (بنار) ليث بن معدراوى حديث كَبَرِ اللَّيْثُ بُنِ سَعْدٍ أَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: هٰذَانِ آي كديدونول آدى منافقين شي سے تھے۔ الرَّجُلاَنِ كَانَامِنَ الْمُنَافِقِيْنَ.

تخريج حدايث: (صيح بخارى بأب ما يجوز سن الظن، جلد 5، صفحه 48، رقم 5720 جامع الاحاديث للجزرى حرف الميد، جلد 18، صفحه 76 رقم 10486 رقم 10486 كنز العمال الميدم، جلد 18، صفحه 76 رقم 10486 كنز العمال للمتقى، فعل في صفات المدافقين، جلد 1، ص 301، رقم 859)

شرح حديث: بدمذ مبول مصحديث وآيت نهني

حضرت علامہ امام ابو بکر محمد ابن سیرین علیہ رَحمت اللبہ المبین کی خدمت میں دو بدعقیدہ آق می حاضر ہوئے اور کہنے لئے: اے ابو بکر! ہم آپ کوایک حدیث سناتے ہیں۔ فرمایا: میں نہیں سنوں گا۔ دونوں نے کہا: انجھ چلئے قرانِ کریم کی ایک آیت آئی سنوں گئے۔ فرمایا: نبیس سنوں گئے، م دونوں میرے پاس سے چلے جا دور نہ ہیں اُٹھ کر چلاجا تا ہوں۔ آخروہ چلے گئے تو اس میں تو بعض لوگوں نے (حیرت سے ) عرض کی: اے ابو بکر! آپ اگران سے حدیث پاک یا آیت قرانی من لیتے تو اس میں آخر کیا حرج تھا؟ فرمایا: مجھے بیخوف لاحق ہوا کہ یہ لوگ قران وحدیث کے ساتھ ابنی مجھ تا ویل لگا میں اور وہ میرے ول میں رہ جائے ( تو ہلا کہ ہوجا دیل اس لیے ہیں نے ان سے قران وحدیث سنا گوارانہ کیا)۔

(منكن داري ج اص ۱۳ رقم ۱۳ سون از كي رضويه ج ۱۵ س ۱۰۲)

بدعقبده فخص كي غيبت

اس حکایت میں مشہور تا بھی گذرگ امام المنفقر مین حضرت سیّد ناامام ابو بکر محمد ابن سیر مین علیہ رحمته اللہ المبین نے دو شخصوں کے بارے میں ہے جوفر ما یا ہے کہ بھے بیٹوف الاخش ہوا کہ بیلوگ قران وحدیث کے ساتھ اپنی بھی تاویل لگا کیں یہ بنظا ہر بدگمانی وغیبت ہے گئر میں جائز بدگمانی وغیبت ہے بلکدالسی غیبت باعث ثواب آ فرت ہوتی ہے کیوں کہ وہ دونوں بد عقیدہ متصلاہ تھا ہزا آ پ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی بدعقیدہ تصلاہ کا المار فرماد یا۔ دعوت اسمامی کے اِشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 312 میں معلمیت ہے ہوئے کی کالوگوں پراظبار فرماد یا۔ دعوت اسمامی کے اِشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 312 ہوئے آن کی بدعقیدہ تو اس اور مدینہ اس مولیا مفتی محمد ہوئی اس کے بوئی نقصان ) الملر یقہ حضرت عدامہ مولیا مفتی محمد ہوئی اس سے جو مدعقیدہ وگول سے فاسِن ہے جو بدعقیدہ وگول سے بہت کم ہے جو بدعقیدہ وگول سے بہت کی ہے جو بدعقیدہ وگول میں قائم ہو پھر بہتی ہو ہی ہیں بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی ہی بیار کی بیار کیار کی بیار کی کی بیار ک

کے بیان کرنے میں ہر گز در لیغ نہ کریں۔(بہار شریعت) منحوں بد مذہبول کی بات سنی ہی ہیں ہے

ندكوره حكايت سے ان لوكوں كو بھى درس حاصل كرنا جاہے كہ جو يہ بجھتے إلى كہ جوكوئى بھى قران وحديث بيان كرے التحصيل بندكر كأس سيئن ليهما جاكرابيا بوتا تومسلمانول كيطبيل القدرامام معترت سيدُ ناامام الوبمرمحمد ابن سيرين علية زحمة الله المبين جيس عظيم عالم وين في أن برعقيده آ دميول سة قران وحديث كوكيون بيس سنا إبس بول مجهوك انهول نے نہ الکر کو یا ہم جیسوں کو مجھایا ہے کہ میں بھی نہیں ستاتم بھی مت سنو! حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ عربی دان اور جلیل القدر عالم ومجئنید تنصے ،اگروہ بدعقیدہ لوگ تاویل کرتے تو پکڑ ہے بھی جانے تھران منحوں بدند ہبوں سے سنتا ہی نہیں ہے کہ شیطان کو بہکاتے ویرنہیں لگتی ۔اگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ من لیتے تو دوسروں کے لئے دلیل ہو جاتی اور وہ سُن کر ممراہ ہوتے۔اور ہاں آپ نے ان کو جو چلے جانے کا تھم فر ما یا وہ کوئی بداَ خلاتی نہیں تھی بلکہ ایسا کرنا عین حسنِ اَ خلاق ہے۔اللہ و رسول عَزَّ وَجَلَّ وصلَّى الله تعالى عليه فالهوسلم كوشمنون كى خاطِرتواضع نبيس كى جاسكتى -

دعوت اسلامی کے إشاعتی ادارے مكتبة المدينه كى مطبوعه 61 كففات برمشمل كماب، ملفوظات اعلى حضرت (مكتل) صَفْحة 302 پر ب: حضرت عمر فاروتي اعظم رضى الله تعالى عنه نما زِمغرِ ب يره كرمسجِد سے تشريف لائے شے كه ا یک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیرُ الْمُؤمِّنِین (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) نے خادم ہے ارشا دفر مایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا (تو) اے کھانا منگا کردیا۔ مسافر نے کھانا شروع بی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلاجس سے بدندہی کی بُوآتی تھی ،فورا کھاناسامنے سے اُٹھوالیااوراسے نکال دیا۔ ( گنز الکمال ج ۱۰ ص ۱۵ ارتم ۲۹۳۸)

(1538) وعَنْ فَاطِمَةَ بِنُتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ صَرْت فاطمه بنت قيس هُ اللهُ عَدوايت هم كه كى: مجھے ابوالجہم اور معاویہ نے پیغام نكاح دیا ہے۔ تو ر مول الله 🏥 نے قرمایا: معاویة توغریب آ دمی ہے۔ اس کے پاس کھی تیں۔ اور رہے ابوالجہم تو وہ ابنا عصا كندهے سے يتي نہيں ركھتا۔ (متنق عليه)مسلم كى ايك روایت میں ہے کہ ابوالجہم توعورتوں کو بہت مار نے والا ہے۔عصا کندھے سے نیچے ندر کھنے سے بھی یمی مراد ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کامعنی ہے زیادہ سفر کرنے والا

فَقُلْتُ: إِنَّ آبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَّةً خَطَبَانِي ۚ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا مُعَاوِيَهُ، فَصُعُلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو الْجَهْمِ، فلاَ يَضَعُ الْعَصَاعَنُ عَايِقِهِ مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةً لِّهُسْلِمٍ: وَأَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَطَرَّابٌ لِّللِّسَاءُ وَهُوَ تَفْسِيْرُ لِرَوَايَةِ: ﴿ لَا يَضَعُ الْعَصَاعَنَ عَاتِقِهِ وَقِيْلُ: مَعْنَاهُ: كَثِيْرُ الْإَسْفَارِ.

تخريج حليف: (سنن النسائي باب التعديل والجرح عدد البسائة، جلد 3، ص 495, رقم 6032 ميح مسلو, باب البطلقة ثلاثا لانفقة نها، جلد 4، صفحه 195، رقم 3770 السان الكيزي للبيبةي، باب اعتبار اليسار في الكفاء 6 جلد 7 صفعه 135, رقم 14148 البعدي الجارود باب العدد صفحه 191، رقم 760 البؤطا امام مالك، باب ماجاء في نفقة البطلقة جدد صفعه 580, رقم 1210)

شرح حديث: بيفيبت نهيس

مازم رکھنا ہو، کسی کے بیہاں ملا زّمت کرنی ہو، تجارت وغیرہ میں شراکت دار (PARTNER) بننا ہو، ہل اُدھ ر دینا ہو، کسی سے کرائے پر مکان لیمنا ہو، شادی کرنی ہو، کسی کے ساتھ سفر کرنا ہو وغیرہ دغیرہ ظروریات کے مواقع پر معلومات حاصل کرنے میں کوئی مُضایقہ نیس بلکہ تحقیق کرلینی چاہے تا کہ دھوکہ نہ کھانا پڑے ۔ نیز جس سے مشورہ سیا گیا وہ امینے 'س کیلئے واچب ہے کہ تھے مشورہ دے لیمنی اگروہ اُس کی ایسی برائی جانتا ہے جس سے مشورہ طلب کرنے والے کو نقصان ہوسکتا ہے تو بتا ناظر وری ہے

ہاں ایس بڑا ئیاں ظاہر نہ کرے جس کی حاجت نہیں۔ بہاہ شریعت حصنہ 10 اُسٹی 177 پر ہے: جس سے کسی ہت کا مشورہ الیا گیا ہوا اگر اُسٹی فض کا عیب و بُرائی ظاہر کرے جس کے مشعکی مشورہ (لیا گیا) ہے، یہ فیبت فیس حدیث میں ہے: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ لہٰ ذااس کی بُرائی ظاہر نہ کرنا خیانت ہے، مُثلًا کسی کے یہاں اپنا یا ابتی اور دو فیرہ کا کرنا چاہتا ہے، دوسر ہے سے اس کے متعلق تذکرہ کیا کہ میر اارادہ ایسا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ اُسٹی فض کو جو پچھ معلومات ہیں بیان کردینا فیبت نہیں۔ اس طرح کسی کے ساتھ تجارت و فیرہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھنا چاہتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سکونت (لیتن رہائش اختیار) کرنا چاہتا ہے اوراُس کے متعلق دوسر ہے سے مشورہ بیتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سکونت (لیتن رہائش اختیار) کرنا چاہتا ہے اوراُس کے متعلق دوسر ہے سے مشورہ بیتا ہے اوراُس کے متعلق دوسر ہے۔

حضرت زید بن ارقم کے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے کے ساتھ ایک سفر پر نکلے۔ اس میں لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔ عبدالللہ بن اللی اپنے ساتھیوں سے برئی تکلیف ہوئی۔ عبداللہ بن اللی اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: جورسول اللہ کے پاس ہیں ان پرخرج نہ کرو تاکہ دہ بھاگ جا میں۔ اور کہا اگر ہم مدینہ آئے تو جو عزت دوالا ہے وہ ضرور ہے وق رکونکال دے گا۔ ہس میں رسول اللہ ہے کہ اس حاضر ہو آپ کواس کی خبر دی۔

(1539) وَعَنْ زَيْنِ بْنِ آرُقُمْ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْ سَفَرٍ آصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِنَّةٌ. فَقَالَ عَبْنُ اللهِ فَيْ سَفَرٍ آصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِنَّةٌ. فَقَالَ عَبْنُ اللهِ بُنِ أَبِّ: لَا تُنفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرُ مِنْهَا الْأَكْلُ. فَاتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعَرِّتُهُ إِلَيْكِ.

فَارُسَلَ إِلَى عَبْنِ اللّهِ بْنِ أُنِيِّ فَاجْتَهُنَّ يَرِيْنَهُ: مَا فَعَلَ اللّهُ عَلَيْهِ فَعَلَ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَمَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَمَلَّ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَلَّمَ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِى مِتَا قَالُولُهُ شِنَّةٌ خَلَى آثَرْلَ اللّهُ تَعَالَى تَصْدِيْقِي: (اذَا جَائَك الْمُتَافِقُونَ) ثُمَّ اللّهُ تَعَالَى تَصْدِيْقِي: (اذَا جَائَك الْمُتَافِقُونَ) ثُمَّ دعاهُمُ التَّيِيُ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلُوّوُ الرُّوُوسَهُمُ . مُتَفَقَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلُوّوُ الرُّوُوسَهُمُ . مُتَفَقَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلُوّوُ الرُّوُوسَهُمُ . مُتَفَقَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغُفِرَ لَهُمْ فَلُوّوُ الرُّوُوسَهُمُ . مُتَفَقَّ عَلَيْهِ .

آپ نے عبداللہ بن انی کی طرف پیغام بھیجا۔ اس نے اسمیس کھا کرکہا کہ اس نے اسانہیں کہا 'لوگ کہنے گئے:

زید نے رسول اللہ کی ہے جھوٹ بولا ہے۔ ان کی اس بات ہے میرے دل میں سخت افسوس ہوا۔ حتی کہ اللہ نتائی نے میری تقد این میں آیت نازل فر مائی۔ "جس وقت آپ کے پاس منافق آ نیں " یت نازل فر مائی۔ "جس وقت آپ کے پاس منافق آ نیں " یہ بھررسوں اللہ کی نے ان کو بلایا تا کہ ان کے لیے استغفار کریں ۔ توانہوں نے ان کو بلایا تا کہ ان کے لیے استغفار کریں ۔ توانہوں نے انے اس کھیر لیے۔ (شفق علیہ)

تخريج حديث، (صبح بخارى بأب التقسير سورة البنافقون، جلد 4، صفحه 186، رقم 4622 صبح مسلم، بأب صفات البنافقين و إحكامهم، جلد 8، صفحه 119، رقم 7200 البنافقين و إحكامهم، جلد 8، صفحه 119، رقم 7200 البنافقين و إحكامهم، جلد 8، صفحه 153، رقم 1930 مسئد المام احدين حديث زيدين ارقم جلد 4، صفحه 368، رقم 1930 مسئد البزار، مسئد زيدين ارقم، جلد 2، صفحه 132، رقم 1930، رقم 4306، رقم 4306)

شرح مدیث: بینے کی تلوار باپ کاسر

میں بنوا کہ صطبق کی مشہور جنگ ہوئی اس میں ایک مہاجر اور ایک انصاری کی باہم الزائی ہوگئی معمولی بات تھی گر بڑھ گئی ہرایک نے اپنی اپنی توم ہے دوسرے کے خلاف مدد چاہی اور دوفریق ہوگئے۔ قریب تھا کہ آپس میں بڑائی ہوجائے گربعض لوگوں نے درمیان میں بڑ کر صلح کرادی عبداللہ بن ائی منافقوں کا سرداراور مسلمانوں کا سخت مخالف تھا گر چونکہ اسلام ظاہر کرتا تھا اس کئے اس کے ساتھ خلاف کا برتاؤنہ کیا جاتا تھا۔ اور یہی اس وقت کے من فقوں کے ساتھ عمر برتاؤ کیا جاتا تھا۔ اور یہی اس وقت کے من فقوں کے ساتھ عمر برتاؤ کیا جاتا تھا۔ اس کو جب اس قصے کی خبر ہوئی تو اس نے حضور صلی القد تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شن میں گستا خانہ فظ ہے اور اپنا ہی کیا ہوا ہے۔ تم نے ان لوگوں کو اپنے شہروں میں گھا نا دیا اپنے دوستوں سے خطاب کر کے کہا کہ میسب بچھتھا را اپنا ہی کیا ہوا ہے۔ تم نے ان لوگوں کو اپنے شہروں میں ٹھکا نا دیا اپنا ہی کیا ہوا ہے ور دوتو ابھی سب جلے جا نمیں اور میہ تھی کہا کہ خدا مالوں کو ان کے درمیان آ دھا آ دھا بانٹ دیا اگر تم ان لوگوں کی مدد کرنا چھوڑ دوتو ابھی سب جلے جا نمیں اور میہ تھی کہا کہ خدا مروح کی کی مشمر کی شما گر جم مدینے بی جی کھور کی اس نے نکال دیں گے۔

حضرت زید بن ارقم رضی الله تعالی عند نوعمر بچے تھے۔ وہال موجود تھے بیہ سنگر تاب ندلا سکے کہنے سگے خداعز وجل کی متاب اور کیل ہے، تو الیل ہے، تو الی ہی تقوم میں بھی ترجیحی نگاہوں سے دیکھاجا تا ہے۔ تیرا کوئی جمایی نہیں، ورمحرصلی الله تعالی عدیہ والہ وسلم عزت والے ہیں۔ رحمن عز وجل کی طرف سے بھی عزت دیے گئے ہیں اور اینی قوم میں بھی عزت والے ہیں عبد ابته بن الی فرت والے ہیں عبد ابته بن الی عند نے کہا اچھا چیکا رہ میں تو ویسے ہی مذاق میں کہدر ہاتھا مگر حضرت زیدرضی الله تعالی عند نے جہر حضور، قدر صلی ابتد تعب لی علیہ والہ وسلم سے نقل کردیا۔ حضرت عمرضی الله تعالی عند نے جہر حضور، قدر صلی ابتد تعب لی عند الی گارون اڑاوی جے مگر حضور صلی علیہ والہ وسلم سے نقل کردیا۔ حضرت عمرضی الله تعالی عند نے درخواست بھی کی کداس کا فرکی گردن اڑاوی جے مگر حضور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اجازت مرحمت ندفر مائی۔عبداللہ بن آبی کو جب اس کی خبر ہوئی کہ حضور تک یہ قصہ پہنچ میں ہے۔ واضر خدمت ہوکر جھوٹی قشمیں کھانے لگا کہ بیس نے کوئی ایسالفظ نہیں کہا ہے۔ فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھوٹ نقل کرریا ہے۔ انصار کے بھی پہنچھ کو گئی ایسالفظ نہیں کہا ہے۔ فرید رضی اللہ تعالیٰ علیہ واللہ تعالیٰ علیہ واللہ علی علیہ واللہ علی موئی ہو یا سمجھنے میں مصنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واللہ وسلم عبد اللہ واللہ واللہ علیہ واللہ وسلم علیہ واللہ واللہ واللہ وسلم علیہ واللہ واللہ واللہ وسلم علیہ واللہ واللہ واللہ واللہ وسلم علیہ واللہ واللہ

حضرت زیدرضی الله تعالی عنه کو جب اس کی خبر ہوئی کہ اس نے جھوٹی قسموں ہے اپنے کوسی ٹابت کردیا اور زید کو حجثلا دیا توشرم کی وجہ سے ہا ہر نکلنا چھوڑ دیا۔ ہا لا خرسور ہ منافقون ٹازل ہوئی:

يَقُولُونَ لَيِنَ رَّجَعُنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَ الْاَعَرُّمِنُهَا الْاَذَلُ \* وَيِلْهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُوْمِنِيْنَ وَ لَكِنَّ الْمُنْفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُونَ ٥

کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزّت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جونہایت ذکت والا ہے اورعز سے اللہ اور اس کے ساتھ کے اللے ہے گرمنا نقوں کوخبر نہیں۔

(1540) وَعَنْ عَأَلِشَةً رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ هِنْدُ امْرَاكُ أَنِي سُفْيَانَ لِلنَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ آبًا سُفْيَانَ رَجُلُ شَعِيْحُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ آبًا سُفْيَانَ رَجُلُ شَعِيْحُ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكُفيني وَوَلَيْنِي الأَمّا اَخَلْتُ مِنْهُ، وَهُو لاَ يَعْدَمُ وَقَالَ: "خُذِي مَا يَكُفِيْكِ مِنْهُ، وَهُو لاَ يَعْدَمُ وَقَالَ: "خُذِي مَا يَكُفِيْكِ وَوَلَلَاكِ إِلَّهُ عَرُوفِ". مُتَّفَقَى عَلَيْهِ وَوَلَلَاكِ إِلَيْهَ وَلِلْهِ فَيْكِ وَوَلَلَاكِ إِلَيْهِ الْهَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلَيْهُ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلَيْهِ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلَيْهِ الْهَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلَيْهِ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكُ إِلَيْهِ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلَيْهِ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلَيْهُ مِنْ فَي مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلْهُ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلْهُ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلْهُ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلْهُ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلْهَ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَكُ إِلَاكُ إِللَّهُ مَا يَكُفِينُكِ وَوَلَلَاكِ إِلَالَهُ مِاللَهُ مِاللَّهُ وَلَيْقِ مَا يَكُفِينُكِ وَلِلَاكِ إِلَيْهِ إِلَيْهُ مَا يَكُونُ فَلَ مَا مَنْ مُنْ عَلَيْهِ وَلِلَاكِ إِلَيْهُ الْمُعْرُوفِ". مُتَّفَقَى عَلَيْهِ وَلِي الْمِي إِلَيْهُ عَيْمُ وَلِي اللّهُ عَرُوفِ". مُتَفَقَى عَلَيْهِ وَلِي اللّهُ عَرُوفِ". وَاللّهُ عَرُولُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلِي اللّهُ عَرُولُ وَالْمُنْ اللّهُ عَرُولُ وَلِي اللّهُ عَلَيْهُ وَلِي اللّهُ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَرُولُ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْعِلْمُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ الْعِلْمُ المُعَلّمُ اللّهُ الْعُلْمُ المُل

حفرت ما نشہ اللہ اللہ ہے کہ ابوسفیان کی بیوی حفرت ہند اللہ اللہ ہے حرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں جھے کو اتنا نہیں دیت جو مجھ کو اور میری اولاد کو کافی ہو۔ سوائے اس مال کے جو میں خود کے لول اوراس کو علم منہ ہوتو آپ نے فر مایا: اجھے طریقہ کے اتنا کے لوج تہمیں اور تمہاری اورا دکو کافی ہو۔

(شنق عليه)

تخريج حديث (صيح بخارى باب اذالع الرجل فللمراة أن تأخذ بغير عليه، جلد 7. صفحه 536 رقم 5364 صيح مسلم. باب قفية هند، جلد 5، صفحه 129 ، رقم 465 السان الكورى للبيهة ق. باب رجوب النفقه للزوجه، جلد 7، ص 466 ، رقم 16108 سنن ابوداؤد، باب في الرجل بأخل حقه في تحت يزيد جلد 3 ، ص 313 ، رقم 3534 سنن ابوداؤد، باب في الرجل بأخل حقه في تحت يزيد جلد 3 ، ص 313 ، رقم 3534 سنن ابن ماجه باب ما للمرأة من مأل زوجها ، جلد 2293 ، رقم 2293 ، رقم 2293 ، رقم 2293 ،

114-بَابُ تَحْرِيْمِ النَّبِينَةِ وَهِي نَقُلُ كِالْكَالُمِ النَّالِينَةِ وَهِي نَقُلُ كِالْكَالُمِ النَّاسِ عَلَى جِهَةِ الْإِفْسَادِ أَلَا اللَّهُ تَعَالَى: (هَمَّازٍ مَشَّاءً بِنويْمٍ) (ن: قَالَ اللهُ تَعَالَى: (هَمَّازٍ مَشَّاءً بِنويْمٍ) (ن: اللهُ تَعَالَى: (هَمَّازٍ مَشَّاءً بِنويْمٍ)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (مَا يَلْفِظُ مِنَ قَوْلِ الأَلَدَهِ رَقِيْبُ عَتِيْلُ) (ق: 18).

(1541) وَعَنْ حُلَيْفَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿لَا يَنْخُلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿لَا يَنْخُلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿لَا يَنْخُلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا يَنْخُلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا يَنْخُلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا يَنْخُلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَا عُلَالُهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَا عُلَالِهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَا عُلَالُهُ عَلَا عُلَا عُلَا عُلَالِهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَا عُلَا عَلَا عَا عَلَا عَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاهُ عَلَا عَا

چنلی کی حرمت اور بیاوگوں کے درمیان فساد ڈاکنے کے لیے بات آ کے منتقل کرنا ہے اللہ تعالی نے فرمایا: بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی اُدھرنگا تا پھرنے والا۔

اور الله تغالی نے ارشاد فرمایا: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیر رنہ ہیں ہو۔ حضرت حذیفہ ملائلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ فی نے فرمایا: چغل خورجنت میں نہ جائے گا۔ (متغق

تخريج حن يده : (صبح بهارى باب ما يكوه من النبيبة، جلن 6. صفعه 225 رقم 5709 صبح مسلم، باب بيان غط تحريج النبيبة، جلن 1، صفعه 225 رقم 5709 صبح مسلم، باب بيان غط تحريج النبيبة، جلن 1، صفعه 300 رقم عند النبيبة، جلن 1، صفعه 370 رقم 23373 مستد البزار، حديث حذيفة بن اليان جلن 1، ص 441 رقم 2898 اخبار اصبهان، من اسمه موسى، جلد 9، صفعه 372 ، قر 1886)

م ر حدیث: هیچیم ال منت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان ای حدیث کے تحت کیصے ہیں:

قات وہ خض ہے جو دو مخالفوں کی با تیں جھپ کر سنے اور پھر انہیں زیادہ لڑانے کے لیے ایک کی بات دوسرے تک پہنچائے اگر یہ خض ایمان پر مراتو جنت میں اولاً نہ جائے گا بعد میں جائے تو جائے ،اگر کفر پر مراتو بھی وہاں نہ جاوے گا۔ جیال رہے کہ جو دو طرفہ جھوٹی با تیں لگا کر صلح کرادے وہ نمام نیس مصلح ہے، نمام وہ ہے جولڑ ائی وف دے لیے بیر کات کرے۔ (برنا ڈالمنانیج، جام م م م م م کا کے ایک کرادے وہ نمام نیس مصلح ہے، نمام وہ ہے جولڑ ائی وف دے لیے بیر کات کرے۔ (برنا ڈالمنانیج، جام م م م م م کا کے ایک کرے۔ (برنا ڈالمنانیج، جام م م م م م کا کے ایک کرادے وہ نمام نیس مصلح ہے، نمام وہ ہے جولڑ ائی وف دے لیے بیر کات

(1542) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: "إِنَّهُمَا يُعَنَّمَانِ، وَمَا يُعَنَّمَانِ فِي كَبِيرٍ! بَلْي

حفرت ابن عباس کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے دو قبروں کے باس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی

إِنَّهُ كَبِيْرُ: أَمَّا أَحَلُهُمَا، فَكَانَ يَمْنُوى بِالنَّبِيمَةِ، وَأَمَّا اللَّهِ وَأَمَّا اللَّهِ وَأَمَّا اللَّهُ وَأَمَّا اللَّهُ وَكَانَ يَمْنُونِ بَوْلِهِ وَمُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَلَا يَسْتَرَرُ مِنْ بَوْلِهِ وَمُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَلَا يَسْتَرَرُ مِنْ بَوْلِهِ وَمُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَاللَّهُ فَا اللَّهُ فَا لَهُ فَا لِهُ فَا اللَّهُ فَا إِنْ اللَّهُ فَا اللَّهُ الْمُلِي اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللِيْمُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ ال

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعُلَى: "وَمَا يُعَنَّبَانِ فِيْ كَبِيْرِ أَيْ: كَبِيْرٍ فِيْ زَعْمِهِمَا. وقِيْلَ: كَبِيْرٌ تَرْكُهُ عَلَيْهِمَا.

بڑی بات بیر عذاب نہیں ہور ہا۔ کیول نہیں وہ بڑی بات ہے ایک تو چغلی لے کر چلتا تھا اور دوسرا ہے۔ ان جی سے ایک تو چغلی لے کر چلتا تھا اور دوسرا بیشاب ہے نہ بچتا تھا۔ (مشن ملیہ) یہ بخاری کی روایات میں ہے ایک کے الفاظ ہیں۔

علاء نے کہا کہ فی کہیڑ ان کوکی بڑی ہت میں عذاب نہیں ہورہا ہے' کا معنی ہے کہان کے گمان میں عذاب نہیں ہورہا ہے' کا معنی ہے کہان میں بڑا گناہ نہ تھا جس کی وجہ سے وہ عذاب میں ہتاا ہوئے اور بعض نے کہا کہ کمیر کا معنی پر مشقت ہے کہ اس کو چھوڑ ناان کے لیے مشکل تھا۔

تخريج حدايث (صيح بخارى باب من الكبائر أن لايستتر من بوله، جلدد. صفحه 53 رقم 216 معيح مسلم، باب النفيل على بخاسة البول و وجوب الاستبراء منه، جلد 1، صفحه 166 رقم 703 سان ترمذى باب ماجاء في التشديد في البول جلد 1. صفحه 29 رقم 1374 سان ابوداؤد بأب الاستبراء من البول بالرستبراء من البول، جلد 1. صفحه 113 رقم الحديث 3747 سان ابوداؤد بأب الاستبراء من البول، جلد 1. صفحه 9، رقم 20)

شرح حديث: حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بين:

سے صدیت بڑے معرکی ہے اس ہے ہے شار مسائل منتنظ ہو سکتے ہیں جن بیں سے چند یہ ہیں: (۱) حضور کی نگاہ

کے لئے کوئی شے آ رنہیں ، کھلی بچی ہر چیز آپ پر ظاہر ہے کہ عذاب قبر کے اندر ہے حضور قبر کے اور یہ کیا کرتا تھا، فرماویا
عذاب دیکھ رہے ہیں۔ (۲) حضور خلقت کے ہر کھلے بچھے کام کو دیکھ رہے ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے اور یہ کیا کرتا تھا، فرماویا
کہ ایک چنٹی کرتا تھا اور ایک پیشاب ہے نہیں بچتا تھا۔ (۳) گناہ صغیرہ پرحشر وقبر بیس عذاب ہوسکتا ہے۔ ویکھوچنٹی وغیرہ
گناہ صغیرہ ہیں گرعذاب ہور ہا ہے۔ (۳) حضور ہرگناہ کا علاج بھی جائے ہیں، دیکھوقبر پرشاخیس گا کی تا کہ عذاب بلکا
ہو۔ (۵) قبروں پر سبزہ، پھول، ہار وغیرہ ڈالناسنت سے تابت ہے کہ اس کی شبخ سے مردے کو راحت ہے۔ (۲) قبر پر
مور (۵) قبروں پر سبزہ، پھول، ہار وغیرہ ڈالناسنت سے تابت ہے کہ اس کی شبخ سے مردے کو راحت ہے۔ (۲) قبر پر
مرد سال کی تالوت، وہاں حافظ بٹھا تا بہت اچھا ہے کہ جب سبزہ کے ذکر سے عذاب ہاکا ہوتا ہے تو ان ن کے ذکر سے
مرد سال کی تاب ہوگی اس میں اور میں تاکہ جائے ہیں۔ ہورے کی قام وغیرہ اس کی قبر ہیں تاری کی تنبیج سے مرد سے کوراحت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے ہی ہود رے کا اگر چنہ برخشک و تر چرتیج پڑھتی ہے مگر سبزے کی تنبیج سے مرد سے کوراحت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے ہی جدین کی تلاوت قبر آن کا کوئی فائدہ ہیں کہ اس میں کفر کی خشل ہے۔ سوئن کی تروں پر سبزہ مفید ہور کوراحت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے ہی ہود رے کی تاب جو گی کہ جو رہ کی کہ کوراحت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے ہی ہوتی ہے۔ ایسے مورد کے قدم وغیرہ۔ (۹) طال جانوروں کا بیشا بنجی ہے جرسے بین کی ترون کا تواب و درجہ بڑھا ہے گا۔ جسے مبورے تھرم وغیرہ۔ (۹) طال جانوروں کا بیشا بنجی سے جس سے بین

واجب۔دیکھو اونٹ کا چرواہا اونٹ کے پیشاب کی چھینٹوں سے پر ہیز نہ کرنے کی دجہ سے عذاب میں گرفتار ہوا۔(۱۰)خشک نہ ہونے کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ بیتا ٹیرصرف حضور کے ہاتھ شریف کی نتھی ہم بھی قبر پر سبزہ ڈالیس تو یہ تاثیر ہوگ۔(۱۱) بزرگوں کے قبرستان میں قدم رکھنے کی برکت سے وہاں عذاب اٹھ جاتا ہے یا کم ہوجاتا ہے۔(مرق ق)(برزاؤالنانچ بن اس سر ۲۲ س

(1543) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ:

ان النّبي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "آلَا أُنَيِّفُكُمُ

مَا الْعَضْهُ، هَى النّبَينَةُ ، الْقَالَةُ بَيْنَ النّاسِ".

رُوَاكُ مُسْلِمُ.

"الْعَضْهُ": بِقَتْح الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ، وَإِسْكَانِ الْمُهْمَلَةِ، وَالسَّكَانِ الطَّادِ الْمُعْجَمَةِ، وَبِالْهَاءُ عَلَى وَزُنِ الْوَجُهِ، وَرُوكَ الطَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى الطَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى "الْعِضَةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى الْرِوَايَةِ وَرُنِ الْعِلَةِ، وَهِي: الْكَانِبُ وَالْبُهُمَّانُ، وَعَلَى الْرِوَايَةِ وَرُنِ الْعِلَةِ، وَهِي: الْكَانِبُ وَالْبُهُمَّانُ، وَعَلَى الْرِوَايَةِ الْهُولِي الْعَضْهُ مَصْدَرُ يُقَالُ: عَضَهَهُ عَضْهَا، آئ: الْكُولُ: الْعَضْهُ مَصْدَرُ يُقَالُ: عَضَهَهُ عَضْهَا، آئ: رَمَالُوالْعَضْهُ.

حضرت ابن مسعود رہے ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے قرمایا: کیا میں تم کو بتاؤں کہ عضفگیا ہے ہیہ چنلی ہے لوگوں کے درمیان بات کرنا۔ (مسلم)

"الْعَظَهُ": عين مهمله پرزبر ضاد مجمه پرسکون اور ياء كے ساتھ" وج" كے وزن پر ہے اور "الْعِظة " الجمه روايت كيا حميا ہے۔ عين پر زير ضاد مجمه پر زبر "عدة" كے وزن پراس كامنى جموث اور بہتان ہے ، اور جهلی روایت كے مطابق عضه مصدر ہے كہ جاتا ہے عضهه عضها لين اس كوتهمت لگائی۔

تخور مج حن يدف (صيح مسلم، باب تحريم النبيبة، جلد 4، صفحه 28، رقم 6802 مسند أني يعلى، مسند عبدالله بن مسعود جلد 9، صفحه 28، رقم 6802، رقم 6363 الاداب للبيهةي، بأب في ذمر النبيبة التي فيها فساد ذات البين، صفحه 62، رقم 108 مسند امام احدود، صفحه 62، رقم 437 مسند ابن أبي شيبه، بأب مارواة عبدالله بن مسعود، صفحه 635، رقم 4160 مسند ابن أبي شيبه، بأب مارواة عبدالله بن مسعود، صفحه 635، رقم 636، رقم 637)

شرح مديث: چغلي كهانا

حضرت سبّدُ نا عبدالله بن مبارک رحمة الله تعالی علیه ارشاد فر ماتے ہیں: غیر ثابت النسب ( یعنی بغیر نکاح کے پیدا ہونے والا ) راز کوئیس جھیاتا۔

اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو تھی (راز کی) بات کوئیں چھپا تا اور چنگی کھا تا ہے، تو بیاس کے حرامی ہونے کی دلیل ہے،انہوں نے اللّٰدعُرُّ وَجُلَّ کے اس فر مان ہے اِستدلال کیا ہے:

عُتُلِّ بُعُدَ ذَٰلِكَ زَنِيْمٍ ٥

ترجمهٔ كنزالا يمان: وُرُشت خُواس سب پرطره بيكهاس كى اصل ميں خطا۔ (پ29، انقام: 13) زينم سے مرادحرامی ہے اور الله عُرَّ وَجَلَّ كافر مانِ حقيقت نشان ہے:

وَيُلُ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةً

ترجمه کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لئے جولوگوں کے منہ پرعیب کرے، پیٹھ بیٹھے بدی کرے۔ (پ30،الہزة:۱)

> هُمَزَةٍ سيمراد بهت زياده چغلى كھانے والا ہے۔الله عَرَّ وَجَلَّ نے ارشادفر ما ما: حَمَّالَةَ الْحَطَّبِ 0

> > ترجمه ٔ کنزالا یم ن :لکڑیوں کا گھاسر پراٹھاتی۔(پ30،اللہب:4)

کہتے ہیں کہوہ چغلی کھانے والی اور باتوں کو إدھراُ دھر پہنچانے والی تھی۔

اللَّهُ عُرٌّ وَجَلُّ فِي إِن السَّاوْرِ ما يا:

فَخَاتَتُهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمًا مِنَ اللهِ شَيْعًا

تر خمه کنز الایمان: پھرانہوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللہ کے سامنے آھیں پچھ کام نہآئے۔ (پ28ءالحریم:10)

صديث پاك ميں ارشاوہ بنائي گئي الْجَنْلَة فَتَنَابُ ترجمہ: چننل خورجنت ميں داخل ندہوگا۔ صديث پاك ميں ارشاوہ بنائي گئي الْجَنْلَة فَتَنَابُ ترجمہ: چننل خورجنت ميں داخل ندہوگا۔ (مجمع ابخاری، کمّاب الادب، باب ما يكردمن النميمة ، الحديث ٢٠٥٦، ١٠٥٥)

وتتات ہے مراوچ فل خور ہے،اس کے متعلق بہت تی احادیث مبارکہ واروہیں۔

چغلی کی تعریف

چنگی کی تعریف بیہ ہے کہ ایسی بات ظاہر کرنا جس کا ظاہر کرنا نا پہند ہو۔خواہ وہ نا پہند کرے جس سے ٹی گئی یا جس کے بارے میں سن گئی یا کوئی تبسر وا آ دمی نا پہند کرے۔خواہ بول کر یا لکھ کرواس کا اظہار ہو یا اشارہ ، کنامیہ سے ہو۔

"ين-

پس چغلی کی حقیقت نوشیده بات کوظا مرکرنا اوراس سے پرده بٹانا ہے۔(لباب الاحیاء ۲۲۲)

لوگوں کی بات کوفساد وغیرہ کے خوف کے بغیر بلاوجہ حکام تک کے جانامنع ہے متال نفیان شریع ہے

الله تعالی نے قرمایا: اور گنه اور زیادتی پر باہم مدد

گزشتہ باب میں اس ہے متعلق بعض احادیث

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثَمِ وَالْعُلُوانِ) (المائدة:2).

وَفِي الْبَابِ الْإَحَادَيِثِ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ

قَبُلَهُ؞

(1544) وَعَنِ أَنِي مَسْعُودٍ وَرَضِى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُبَلِّغُنِيْ آحَدُ مِنْ أَصْعَانِ عَنْ آحَدٍ شَيْمًا، فَإِنِّ أُحِبُ يُبَلِّغُنِيْ آحَدُ مِنْ أَصْعَانِ عَنْ آحَدٍ شَيْمًا، فَإِنِّ أُحِبُ يُبَلِغُنِي آحَدُ مِنْ أَحْدِ مِنْ أَحْدِ مِنْ أَمْ الطَّنْدِ". رَوَاهُ آبُو انْ آنُو وَالزَّرُمِنِ فَي اللهُ مُن الطَّنْدِ". رَوَاهُ آبُو وَالزَّرُمِنِ فَي اللهُ مُن الطَّنْدِ". رَوَاهُ آبُو وَالزِّرُمِنِ فَي اللهُ مُن الطَّنْدِ". رَوَاهُ آبُو وَالزِّرُمِنِ فَي اللهُ مُن الطَّنْدُ وَالزِّرُمِنِ فَي اللهُ مُن الطَّنْدُ وَالرَّرُمِنِ فَي اللهُ مَن الطَّنْدُ وَالرَّرُمِنِ فَي اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَالِلْهُ وَاللّهُ وَلّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللللّهُ الللللللللّهُ الللللللللللللللللللّ

حضرت ابن مسعود و ایت ہے کہ رسول اللہ دی نے فرمایا: مجھے میرے معابہ میں سے کوئی دوسرے معابہ میں سے کوئی دوسرے کے بارے بات نہ بہنچائے۔ کیونکہ میں بیا چاہتا ہوں کہ تمہاری طرف صاف سینہ کے ساتھ نکلا کرول۔اے ابوداؤ داور تر ندی نے دوایت کیا ہے۔

تخريج حديث (سان ابوداؤد بأب في رقع الحديث من البجلس، جلد 4، صفحه 415، رقم 4862 سنن ترمذي بأب فضل ازواج النبي يحقي و 415، رقم 3896، رقم 3896، و فقعه 266، و فقعه 3886 مسند المام المدين عبدالله بن مستوح جلد 9، صفحه 266، و فقعه 5388 جامع الاصول لابن الير، الكتاب الخامس في الفيهة و البديمة، جلد 8، صفحه 451، و قم 262، و قم 262، و قم 266، و قم 262، و قم 266، و قم 262، و قم 266، و قم 265، و قم 266، و قم 266، و قم 265، و قم 265،

## شرح حدیث: میرے صحابہ سے محبت کرو

حضرت سنِدُ ناائس رضی اللہ تعالی عند سے مروی ہے، سرکار والا بہار، ہم ہے کسوں کے مددگار، شعبی روز شار، وعالم کے مالک ومخار باذن پروردگار کُر قبُل عند سے مروی ہے، سرکار والا بہار، ہم ہے کسوں کے مددگار ہاذن پروردگار کُر قبُل عند سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میر ہے صحابہ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میر ہے صحابہ سے محبت کرتا ہے اور جو میر ہے صحابہ سے محبت کرتا ہے اور جو میر ہے صحابہ سے محبت کرتا ہے اور جو میر ہے صحابہ سے محبت کرتا ہے اور جو قرآن پاک سے محبت کرے اور جو قرآن پاک سے محبت کرتا ہے اور جو میں اور جو میں اور جو میں ایس جنہیں اللہ تعالی نے بنانے اور پاک رکھنے کا تھم و یااور ان میں برکت رکھی ۔ پس یہ خیر و برکت والی جمہیں ہیں اور ان کے رہنے والے بھی خیر و برکت میں ہیں ۔ یہ پندید و جمہیں ہیں اور ان میں ہوتے ہیں تو اللہ عُرَّ وَجَالَ ان کی ضرورت پوری فرماتا ہے ۔ یہ سیا جد میں ہوتے ہیں تو اللہ عُرَّ وَجَالَ ان کی ضرورت پوری فرماتا ہے ۔ یہ سیا جد میں ہوتے ہیں تو اللہ عُرَّ وَجَالَ ان کی اللہ عُرَا وَاسِنے مقاصد میں کامیا بی عطافر ما تا ہے ۔

(البحرومين لا يمن حبان ، الرقم 1271 ، الومعمر، ج2 مِس 510 ، بعظير )

مروی ہے، اللہ کے تحیوب، وانائے عُیوب، مُنُرَّ وہ مُن الْعُیوب عَرُّ وَجُلَّ وَحَلَّ وَحَلَّ وَحَلَّ وَحَلَّ الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّد نا ابو بمرصد لیّل رضی الله تعالیٰ عنہ ہے ارشا وفر ما یا: اے ابو بمر أِ الله عَرُّ وَجَلَّ نے مجھے نور کے جو ہر سے پیدا فر ما یا، پس اس جو ہر پر نظر کرم فرمائی اور مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کیا تو مجھے حیاسے بسیند آگیا اور پینے کے چار قطرے کر پڑے۔ اب ابو بمر! اللہ عَرِّ وَجَلَّ نے بہلے قطرے سے تہمیں پیدا فرمایا، دومرے سے عمرکو، تیسرے سے عثمان کو اور جو متھے سے ملی کو بیدا فرمایا، اے ابو بکر! اللہ عَرِّ قرطان اور علی کا نور میرے نور سے ہے۔

حضور سید الا نبیاء والمرسلین صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: بے شک الله عُرَّ وَحَالَ نے میرے صی بهٔ کرام کوتمام مخلوق پر نصیات دی: ابو بکر جمر،عثان اور بی سے جارکونصیات دی: ابو بکر جمر،عثان اور

على رضوان اللدنعالى ينهم الجمعين \_ (البرومين لا بن مهان، الرقم ٥٦٨ عبدالله بن مهائح كا تب الليث المهرى ون بن ص ٥٣٥) 116 - بأب ذقر ذي الْوَجَهَانِينِ وَوَرُحِ مَا وَرُحِ كَا وَرُحَ كَا وَرُحَ كَا وَرُحَ كَا وَرُحَ كَا وَرُحَ كَا

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (يَسْتَخُفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخُفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخُفُونَ مِنَ اللهِ وَهُوَ مَعَهُمُ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لاَ يَسْتَخُفُونَ مِنَ اللهِ وَهُوَ مَعَهُمُ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لاَ يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللهُ مِمَا يَعْمَلُونَ خُويْطًا). يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللهُ مِمَا يَعْمَلُونَ خُويْطًا). (النسام: 108).

(1545) وَعَنُ آئِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنَهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَجِدُونَ
النَّاسَ مَعَادِنَ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلَةِ النَّاسِ فِي هُلَا الْإِسُلاَمِ الْمَا فَقُهُوا، وَتَجِدُونَ خِيَارَ النَّاسِ فِي هُلَا الْمُسْلاَمِ الْمَا فَقُولُاء وَتَجِدُونَ خِيَارَ النَّاسِ فِي هُلَا الشَّانِ الشَّلَاهُ مَا النَّاسِ فَي هُولًا النَّاسِ اللَّهُ اللهُ اللهُ

الله تعالیٰ نے قرمایا: آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے بیس چھپتے ہیں اور اللہ ان کے پاس ہے جب دل میں وہ بات جو یز کرتے ہیں جو اللہ کونا بیند ہے اور اللہ ان کے کامول کو گھیر ہے ہوئے ہے۔

حضرت الوہريرہ ﴿ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ ا

شر**ن حدیث:** حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحمّان اس حدیث کے تحت ککھتے ہیں: قرآن کریم فرما تا ہے: اِنَّ اکْمُرَمَکُمُ عِنْدَ اللهِ اَتَّقٰسکُمْ۔ خیال رہے کہ انسان کیلئے تقویٰ ذاتی شرافت وعزت ہے اسے حسب کہتے ہیں اور عالیٰ خاندان عارضی عزت ہے اسے نسب کہتے ہیں مبارک ہے وہ جو حسب ونسب وونوں ہیں اس ہو۔

معادن جمع ہے معدن کی بمعنیٰ کان ،قبیلہ کومعدن کہتے ہیں کہ وہ ایک جماعت کی کان ہوتا ہے یعنی کیے تم مجھ ہے عرب کے قبائل کے متعلق بوجھتے ہو کہ کونسا قبیلہ اشرف ہے۔

یعنی اسلام ما نے سے اعلی خاندانی آدمی کی شرافت گھٹ نہیں جاتی بلکہ بڑھ جاتی ہے اور اگر وہ عالم بائمل بھی ہوج و نے توصرف خاندانی مسلمان سے افضل ہو وہ مسلمان ہو وہ سلمان ہو وہ اسلام وہ مسلم ہا ویندار ہو کہ ہوجا و سے تو اس کی ہوجا و سے تو اس کی شرافت کو ، ور چار چاندلگ جادیں گے مثلاً آج کوئی بڑا عزت والا پادری یا پنڈ ت مسلمان ہوجا و سے تو اسے نومسلم یا دیندار کہ کہ کر حقیر نہ جانو اس کی عزت واحتر ام باتی رکھوا دراگر وہ عالم ہوجا و سے تو اس کا بہت احتر ام کرویہ اس فقد سے مر دعام

ہا مل ہے، پھر بھی مطلب وہ بی ہوا کہ شرافت علم وتفق کی پرہے خرصکہ حسب دنسب دونوں کی شرافت کا اجتماع رب کی رحمت ہے۔ (برزا ڈالنا نیج منع ۲ مس ۲۲۳)

(1546) وَعَنْ مُعَبَّدِ بْنِ زَيْدٍ: آنَ تَأْسًا قَالُوْا لِهِ بِي عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: إِلَّا نَلْخُلُ عَلَيْهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: إِلَّا نَلُخُلُ عَلْ اللهُ عَنْهُمَا: إِلَّا نَلُخُلُ عَلَى اللهُ عَنْهُمَا اللهُ عَنْهُمَا اللهُ عَنْهُمُ إِذَا مَن عِنْدِهِمْ. قَالَ: كُتَا نَعُلُّ هٰذَا يِقَاقًا عَلَى عَنْدِهِمْ. قَالَ: كُتَا نَعُلُّ هٰذَا يِقَاقًا عَلَى عَنْدِهِمْ. قَالَ: كُتَا نَعُلُّ هٰذَا يِقَاقًا عَلَى عَنْدِهِ وَسَلَّمَ. رَوَاللهُ عَلَى عَنْدِهِ وَسَلَّمَ. رَوَاللهُ عَلَى عَنْدِهِ وَسَلَّمَ. رَوَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت محر بن زید مظامت روایت ہے کولوگوں
ف ان کے وادا حضرت عبداللہ بن عمر الله کو کہا کہ ہم
اسپے حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں توان کے لیے ایک
بات کہتے ہیں جوہم ان کے پاس سے باہرا کر کہتے ہیں
اس کے خلاف ہوتی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم
رسول اللہ علی کے عہد اقدس میں اس کو منافقت شار

كرت تھے۔( بخاري)

تخريج حليث (صبح بخاري بأب مايكرة من ثداء السلطان واذا خرج قال غير ذلك، جدن 6، صفحه 2626، رقم 6756 الكفاية في علم الراوية 6756 السنن الكبرى للبيبقي، بأب مايكرة من ثناء السلطان جلد 8، صفحه 164. رقم 1047 الكفاية في علم الراوية للغطيب، بأب ذكر بعض احاديث من بين ما اسعبات فيه غير الراوي، ص 221، رقم 197 جامع الاصول لاين اثير، الكفاب السابع في العفاق، جلد 11، صفحه 569، رقم 1848)

شرح مديث: منافقت

منا فقت بیہ ہے کہ کوئی مخص آپی میں مخالف دواشخاص میں سے ہرایک کے پاس جائے اور ہرایک سے اس کے موافق بات کرہے، یہ عین نفاق ہے۔ چنانچہ حضرت ہینڈ نا عمار بن یاسرضی اللہ تعالی عنہماسے مروی ہے، حضور سیّدُ اللہ علیہ اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کا فر مانِ عبرت نشان ہے:

مَنْ كَانَ لَهُ وَجُهَانِ فِي الدُّنْيَاكَانَ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ تَارِيَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمه: جوفض دنيايس دوچېرول والا بوبروز قيامت اس کي آگ کې دوزيانيس بول گي۔

(سنن الي دا دُد، كمّاب الا دب، باب في ذي الوجعين ، الحديث ٣٨٤٣م م ١٥٨١)

حجفوث كي حرمت

الله تعالیٰ نے فرمایا: اورجس کا تجھ کوئلم نہیں اس کے جھے۔ یہ

اورالله تعالیٰ نے فرمایا: کوئی بات وہ زبان سے تہیں نکالیّا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹے ہو۔

117 بَابُ تَحْرِيُدِ الْكِنُبِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ) (بني اسرائيل: 36).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (مَا يَلْفِظُ مِنَ قَوْلِ إِلاَّ لَكَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْلًى) (ق: 18). (1547) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ.
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشِيدُةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشِيدُةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشِيدُةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشِيدُةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَالْ الْجَنَّةِ وَالْ الْجَنَّةِ وَالْ الْجَنَّةِ وَالْ الْجَنَّةِ وَالْ اللهِ صِيدِينُهُ اللهِ صِيدِينُهُ اللهِ صِيدِينُهُ اللهِ صِيدِينُهُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفُجُودِ، وَإِنَّ الْفُجُورِ يَهُ إِنَّ اللهِ كَنَّ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفُجُودِ، وَإِنَّ الْفُجُورِ يَهُ إِلَى اللهِ كَنْ اللهِ كَنْ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَإِلَى اللهِ كَنَّ اللهِ كَنَّ اللهِ كَنَّ اللهِ كَنَّ اللهِ كَنْ اللهِ كَنْ اللهِ عَلْمَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهِ كَنَّ اللهِ كَنَّ اللهِ كَنَّ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهِ كَنَّ اللهِ كَنَّ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهِ كَنَّ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهِ كَنَّ اللهُ كَنَّ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عِلْهُ عَلَيْهِ عَلْهِ عَلَيْهِ عَلَ

(تنزمير)

مشرح صدیث: علیم الاُمْت حضرت مفتی احمد بارخان علیه دحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جو تفس سے بولنے کا عادی ہوجاوے اللہ تعالٰی اسے نیک کار بنادے گااس کی عادت الجھے کام کرنے کی ہوجاوے گی ،اس کی برکت سے وہ مرتے وفت تک نیک رہے گابرائیوں سے بچگا۔

اور جواللہ کے نزدیک صدیق ہوجاوے اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے اور وہ ہرتشم کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے ہرتشم کا تواب پاتا ہے اور دنیا بھی اسے سچا کہنے اچھا بچھنے گئی ہے ،اس کی عزت لوگوں کے دلوں میں بیٹے جاتی ہے۔ اور جھوٹا آ دمی آ مے چل کر یکا فاسق و فاجر بن جاتا ہے جھوٹ ہزار ہا گناہوں تک پہنچادیتا ہے ،تجربہ بھی اسی پرشاہد

اور بھوتا اوں اے ہی مربع فائی و فاجر بن جاتا ہے جوٹ ہزار ہا کنا ہوں تک پہنچادیتا ہے، بجربہ بنی اس پرشاہد ہے۔ سب سے پہلے جھوٹ شیطان نے بولا کہ مفرت آ دم علیدالسلام سے کہا کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں پہلا تقیہ پہلا مجھوٹ شیطان کا کام تھا۔

جس کا نتیجہ بیہ دوتا ہے کہ پھر میٹھ ہوشم کے گنا ہوں میں پھنس جاتا ہے اور قدرتی طور پر لوگوں کواس کا اعتبار نہیں رہتا لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

بیحدیث بہت طَریقوں سے مروی ہے جنہیں مسلم، بخاری، جامع صغیر وغیرہ نے روایت فر مایا وہ تمام الفاظ یہال مرقات نے جمع فرمائے۔(یزان المناجج، ج۲ م ۲۵۹)

> (1548) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بُنِ عَمْرِ و بُنِ الْعَاصِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرُبَعُ مِّنْ كُنَّ فِيْهِ، كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتُ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ. كَانَتُ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ يِّفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا أَوْمُحِنَ خَانَ، وَإِذَا حَتَّمَتَ

حضرت عبداللد بن عمرو بن عاص المحقية بروايت به مرسول الله الله الله بن قر مایا: منافق کی نشانی چر چیزی بای جب بات کرتا ہے توجھوٹ بوتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے۔ اور جب اس کو امانت دی جائے تو خیانت کرتا ہے۔ اور جب اس کو امانت دی جائے تو خیانت کرتا ہے۔ اور جب

كَلَبَ. وَإِذَا عَاهَدَ غَلَدَ، وَإِذَا خَاصَمَ لَجُرَ". مُتَّفَقَى عَلَيْهِ. وَإِذَا خَاصَمَ لَجُرَ". مُتَّفَقَى عَلَيْهِ وَقَلُ سَبَقَ بَيَانُهُ مَعَ حَدِيْهِ آبِي هُرَيْرَةً

بِنَحُومٌ فِي ۖ تَأْبِ الْوَفَائِ بِٱلْعَهْدِ.

جھڑا کرے توگالیاں دیتا ہے۔ (منن مدیہ) اس حدیث کا بیان باب ایفائے عہد میں حضرت ابوہریرہ کی حدیث کے ساتھ ہوجیکا۔

مُثرِح حديث: حبيم الأمَّت مفرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كتحت لكصة بين:

به حدیث پیچهای حدیث کے خلاف نہیں ایک چیز کی بہت می علامتیں ہوتی ہیں بھی ساری بیان کر دی جاتی ہیں بھی تم و بیش لہذاوہ تین بھی نفاق کی علامتیں تفیس اور بیہ جاربھی۔

منانق عملی بینی منافقون کے سے کام کرنے والا جیسے رب فرما تا ہے: اقینیٹوا العَملُوةَ وَلَا تَنْکُونُوا مِنَ الْمُشْمِ کِیْنَ یا حضور فرماتے ہیں۔ من تذک الصَّلُوٰةَ مُتَعَیِّدٌ افَعَدُ کَفَرَ یعنی بِنمازی ہونا کفر ملی ہے۔ (کا فروں کا ساکام)

اس سے ان لوگوں کوعبرت میٹرنی چاہیئے جن کے ہاں تبرّ ااور کلیاں بکنا عبادت بلکہ اصل ایمان ہے اسلام میں شیطان فرعون وہا مان کوجی گالیاں دینا براہے کہ اس میں شیطان فرعون وہا مان کوجی گالیاں دینا براہے کہ اس میں اپنی ہی زبان گندی ہوتی ہے۔ (بڑا ڈالنا جے ،جامس میں)

(1549) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عَنِ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عَنِ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَعَلَّمَ وَكَنْ بِعُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِفَ آنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنَ يَعُلِم لَمْ يَرَهُ كُلِف آنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنَ يَعْقِدَ اللهِ عَنْهِم وَهُمَ لَهُ يَعْقِلَ، وَمَنِ السَّتَبَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمُ لَهُ يَعْقِلَ، وَمَن السَّتَبَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمُ لَهُ كَارِهُونَ مُثَنِ السَّتِبَعَ إِلَى حَدِيثِ فَوْمَ الْقِيلَةِ، وَمَنْ كَارِهُونَ مُورَةً عُلِّبَ وَكُلِف آنُ يَنْفُحَ فِيْهَا الرُّوحَ صَوَّرَ صُورَةً عُلِبَ وَكُلِف آنُ يَنْفُحَ فِيْهَا الرُّوحَ وَلَيْفَ آنُ يَنْفُحَ فِيْهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنا فَيْهِ . رَوَاتُ الْبُخَارِئِي.

''تَحَلَّمَ ''یعنی وہ کے کہ میں نے خواب ایسا دیکھاہے حالانکہ وہ مجھوٹا ہے۔

"الْإِنْك" مدكى ماتھ نون پر پیش اور كاف مخفف كيما تھا۔ پھلے ہوئے سير كو كہتے ہیں۔ "تَعَلَّمَ": أَيْ قَالَ إِنَّه حَلَّمَ فِيُ نَوْمِهٖ وَرَاى كَذَا وَكَنَا، وَهُوَ كَاذِبُ.

وَ الْأِنُكَ بِالْمَدِّ وَضَمِّ النُّوْنِ وَتَخْفِيُفِ الْكَافِ: وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُلَابُ

تخريج حليث (صيح بحاري باب من كلب في حلمه، جلد 6. صفحه 42، رقم 7042 الاداب للبيه في باب من تحدم كأنباً. صفحه 415، رقم 681 سنن النسائي باب ذكر ما يكلف اصحاب الصور يوم القيامة، جلد 8، ص 215، رقم 5359 مسند امام احدين عنبل مستدعيناتله بن العياس، جلد 1، ص 216. رقم 1866 مشكّوة البصابيح، يأب التصاوير، جلد 2، صفير 519، رقم 4499)

شرح مدیث : علیم الاُ مُت معرت مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحتان اس مدیث کے تحت کہتے ہیں :

بعض شارمین نے فرما یا کہ جھوٹی خواب محمر نے سے مراد ہے نبوت یا ولایت کا دعویٰ کرنا اورلوگوں سے یہ کہنا کہ رب
تعالیٰ نے یا حضور ملی الند علیہ و کلم نے یا فلال ولی نے جھے خواب میں فرما یا ہے کہ تو نبی یا ولی ہے یا فلال غیب کی جھے خردی ہے گرفت یہ ہے کہ حدیث میں میدکوئی قید نبیل ہر جھوٹی خواب محرث والا اس مزا کا مستق ہے خواہ کھڑے ہے گرفت یہ ہے کہ حدیث میں میدکوئی قید نبیل ہر جھوٹی خواب محرث والا اس مزا کا مستق ہے خواہ کھڑے ہے اور وی نفی ہے تو خواب محرث نے والا ارب تعالی پر جھوٹ با ندعت کیونکہ مؤس کی بچی خواب نبوت کا جھوٹوں اس مصدہ اور وی خی ہے تو خواب محرث والا رب تعالی پر جھوٹ نوا ہیں ہے اور وی الی جھوٹی تھڑ نے اس لیے عام جھوٹوں سے یہ جھوٹ بڑا تخت جرم ہے ، بعض لوگ تبلیخ کے بہانہ جھوٹی خوا ہیں کہی بڑے کی طرف نسبت کرد ہے ہیں کہ حضور کے روضہ کے فلال خادم نے خواب میں حضور کود یکھا آپ نے فرما یا کہی بڑے کی طرف نسبت کرد ہے ہیں کہ حضور کے روضہ کے فلال خادم نے خواب میں حضور کود یکھا آپ نے فرما یا کہی بڑے کی طرف نسبت کرد ہے ہیں کہ حضور کے روضہ کے فلال خادم نے خواب میں حضور کود یکھا آپ نے نہر میا کہ کھوٹی کو اس میں اور کو میں گرہ لگانے کا حکم دینا وجوب کے لیے ہیں عام جو بیس کر میں اور دی اور عذاب ذیے کے لیے ہے۔

لینی جودوسرول کی خفیہ بات حجب کرنے اس کے کان میں قیامت کے دن سیبہ گرم کر کے انڈیلا جاوے گا۔ حدیث بالکل ظاہر پر ہے اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں ، واقعی اسے قیامت میں بیعذاب ہوگا کہ ریجی راز و نیاز کا چور ہے۔ (مِزَا ۃَ المناجِح، ج۲م۳۳)

حضرت ابن عمر مختاسے بروایت ہے کہ رسول اللہ کے نے مایا: سب سے برا جھوٹ سے ہے کہ آدمی اللہ کے آدمی اللہ کے آدمی اللہ کا آدمی آدی آدی آدی آدی آدی آدی آدی آدی اللہ کا دوہ دکھلائے جو انہوں نے دیکھا نہیں۔ (بخاری) اس کامعنی بیرے کہ جو پچھ نیس دیکھا کے میں نے

(1550) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِىُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْرَى الْفِرْى آنَ ثِيرِى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمُ تَرَيَا". رَوَاهُ الْفِرْى آنَ ثِيرِى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمُ تَرَيَا". رَوَاهُ الْفِرْى آنَ ثِيرِى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمُ تَرَيَا". رَوَاهُ الْفِرْى آنَ ثِيرِى الرَّجُلُ عَيْنَاهُ: يَقُولُ: رَآيَتُ، فِهَا لَمْ يَرَهُ.

تخريج حديث (صيح بخارى بأب من كذب في حلمه جلد 6. صفحه 2582 رقم 6636 مسند امام احمد مسند عبدالله بن عمر، جلد 2. صفحه 179 م مند الشافعي، كتاب التعبير جلد 1 مفحه 179 رقم 650 معرفة السان والإثار للبريقي، جلد 1 مفحه 267 رقم 650 معرفة السان والإثار للبريقي، جلد 1 مفحه 242 رقم الحديث 18 مشكّوة المصابيح. كتاب الرؤيا جلد 2 مفحه 547 رقم 4626)

ویکھاہے۔

شرح حدیث: طبیع الما مُت مصرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کتحت لکھتے ہیں:

یہاں آنکھوں سے مرادخواب کی آنکھیں ہیں جن سے بندہ خواب میں سب بچھ دیکھا ہے یعنی جھوٹی خواب گھڑ کر
لوگوں کوسنائے، میچھوٹ دومرے جھوٹوں سے بدتر اس لیے ہے کہ اس میں دب نتالی پراور نبوت کے جھیا میسویں جزء پر
جھوٹ باندھنا ہے۔ جامع صغیر میں ہے کہ بدترین جھوٹے تین ہیں: ایک وہ جو کہ اپنانسب بدلے، اپنے غیرکو باب کی طرف

نسبت دے، دوسرا وہ جوجھوتی خواب مھٹرے، تیبرا وہ جوحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باتد ھے بیخی جھوٹی احادیث وضع كرب\_ (مرقات) (براة الناجج، جه ص ١٢١١)

حفرت سمره بن جندب سے روایت ہے کہ رسول الله استي صحابه سے اکثر يو چھا كرتے كدكياتم ميں سے مسی نےخواب دیکھا ہے توکوئی آپ پروہ کچھ بیان کرتا جوالله تعالیٰ چاہتا کہ وہ کرے۔آپ نے ایک دن فرمایا کہ گزشتہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ چلومیں ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہم ایک لیٹے ہوئے آدی کے پاس آئے اور ایک وصرا آدى بڑا پھر لے كراس كے پاس كھڑا ہے۔ وہ اس چھرکواس کے سر پر مارتا ہے۔اس کا سر کیلا جاتا ہے ہیں وہ پتھر دورلڑھک جاتا ہے۔ پھر جا کر پتھراٹھالاتا ہے۔ اس کے لوٹ کرآئے ہے پہلے سرجس طرح تھا ای طرح ورست ہوجا تا ہے۔ پھراس پرلوش اورای طرح دوبارہ کرتاجس طرح پہلی بار کمیا فر ما یا کہ میں نے ان سے کہا سبحان الله (بيرمقام تعجب ہے) بيد دونوں كيا ہيں انہوں نے کہا چلو ہم چل پڑے پھرایک آ دمی کے یاس آئے جوسیدهالیٹا ہوا ہے اور ایک اور مخص نو ہے کی آ ر لے کر اس کے باس کھڑا ہے وہ اس کے چبرہ کی ایک طرف ے ڈال کراس کے جڑے ناکا تھے کو گدی تک چیر ڈالٹا ہے۔ پھر دوسری جانب آتا ہے اور اس کے ساتھ اس طرح كرتا ہے۔جس طرح كيلى جانب كے ساتھ كيا۔ دوسری جانب سے فارغ ہونے سے پہلے پہلی جانب درست ہوجاتی ہے۔ جیسے کہ بھی پھراس پرلوٹ کر دوبارہ ای طرح کرتاہے جس طرح پہلی دفعہ کیا تھا۔ قرمایا: میں

(1551) وَعَنْ سَمُرَةً بْنِ جُنْلُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِتَا يُكُورُ أَنُ يَّقُولَ لاَصْعَابِهِ: "هَلْ رَأَى آحَنَّ مِينَّكُمْ مِنْ رُوْيَا؛ فَيَقُضُ عَلَيْهِ مَنْ شَاءً اللَّهُ أَنْ يَّقُضَّ، وَإِنَّهُ قَالَ لِنَا ذَاتَ غَلَاقٍ: "إِنَّهُ آتَانِيَ اللَّيْلَةَ اتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا قَالًا لِي: إِنْطَلِقُ، وَإِنَّى انْطَلَقتُ مَعَهُمًا، وَإِنَّا آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُّضْطَحِعٍ، وَإِذَا أَخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَغُرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهُوِى بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ. فَيَثْلَغُ رَاسَهُ، فَيَتَدَهُ لَهُ الْحَجَرُ هَا هُذَا، فَيَتُبَعُ الْحَجَرَ فَيَأَخُذُهُ فَلَا يَرُجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأَسُهُ كَمَا كَانَ. ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأَوْلَ! قَالَ: "قُلْتُ لَهُمَا: سُبْعَانَ اللَّهِ! مَا هُلَانٍ؟ قَالاً إِنْ اِنْطَلِقِ إِنْطَلِقُ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيُنَا عَلْي رَجُلٍ مُّسَتَلْقِ لِقَفَاهُ. وَإِذَا أَخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكُلُّوبِ مِنْ حَدِيْدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِيُ أَحَلَ شِقَّىٰ وَجُهِم فَيُشَرُّ شِرُ شِدُقَهُ إِلَّى قَفَائُهُ وَمِنْخَرَ ثُوالًى قَفَائُهُ وعَيْنَهُ إِلَّى قَفَائُهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْأَخَرِ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلُ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْإَوَّلِ، فَمَا يَفُرَغُ مِنْ ذَٰلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَأْذِبُ كَمَا كَأَنَ. ثُمَّ يَعُوُّدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلُ مَا فَعَلَ فِي الْمِرَّةِ الْأُولَىٰ قَالَ: "قُلْتُ: سُبُعَانَ اللهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالاً لِيْ: اِلْطَلِقِ اِلْطَلِقِ، فَانْطَلَقَنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّوْرِ فَأَحْسِبُ آنَّهُ قَالَ: ﴿ فَإِذَا فِيهِ لَغُطُ، وَآصُوَاتُ، فَأَظَّلَعُنَا فِيهِ فَإِذَا

نے کہا سبحان اللہ (مقام تعجب ہے) مید دونوں کیا ہیں۔ انہوں نے کہا چلوہم پھرچل پڑے پھرہم ایک تنورجیسی چيز پرآئے ميرا كمان ہے كمآب فرمايا: اجانك اس میں چینیں شور والی آوازیں ہیں ہم نے اس میں جمائکا تواس میں منظے مرد اور تنگی عور تنس این اچا نک ان کے یاس نیچے سے شعلہ آتا جب ان کے پاس شعبہ پہنچا تو وہ چینے۔ میں نے کہار کیا ہے انہوں نے مجھے کہ چلو چلو ہم چل پڑے ہم ایک نہر پر آئے۔میرا گمان ہے کہ آب نے فرمایا: دہ نہرخون جیسی سرخ تھی اور اس نہر میں ایک آ دمی تیرر ہاہے اور نہر کے کنارے پر ایک آ دمی ہے جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہیں۔ اور جب وہ تیرنے والا تیرکراس کے پاس آتا ہے جس نے پتفرجع كرر كھے ہيں اوراس كے ياس آكرمنه كھول ہے تووہ اس کے منہ میں پتھرڈ الیاہے وہ پھر جا کر تیرتاہے پھرلوٹ کرآتا ہے جب بھی وہ اس کے پاس لوٹ کرآتا ہے اس کے لیے مند کھولتا ہے۔ وہ اس کے منہ میں پتفر ڈالٹا ہے۔ میں نے کہا میدونوں کیا ہیں تو انہوں نے مجھے کہا چلو چلو۔ پھر ہم چل پڑے پھر ہم ایک انتہائی بدصورت چہرے والے آدمی کے پاس آئے جیسے تم کسی ا نتهائی بدصورت انسان کو دیکھو۔ دیکھا تو وہ آگ جل رہا ہے اور اس کے اردگرد دوڑتے ہوئے چکر لگار ہاتھا میں نے ساتھیوں سے کہا یہ کیا منظر ہے؟ انہوں نے مجھے کہ: چلوچلو۔ پھرہم ایک گھنے ہاغ میں آئے۔اس میں بہار کے ہرفتم کے پھول ہیں اور اچا تک باغ کے درمیان ایک کمبے قد کا آ دی ہے۔ قریب تھا کہ اس کی لمبائی کی فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاتًا، وَإِذَا هُمْ يَأْتِي هِمْ لَهَبُ مِّنَ اَسُفَلَ مِنْهُمُ ، فَإِذَا آتَاهُمُ ذَٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا. قُلْتُ: مَا هُوُلَاء؛ قَالاً لِيُّ: إِنْطَلِقِ إِنْطَلِقِ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهْرِ حَسِينَتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "أَخْمَرُ مِثْلُ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهُرِ رَجُلٌ سَائِحٌ يُسْبَحُ، وَإِذَا عَلَىٰ شَيْطِ النَّهُرِ رَجُلٌ قَلُ جَمَعَ عِنْدَلَهُ رَجُارَةً كَثِيْرَةً، وَإِذَا ذُلِكَ السَّائِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأَيِّهُ لْحَلِكَ الَّذِي قُدُ جَمَعَ عِنْدَةُ الْحِجَارَةَ. فَيَفْغَرُ لَهُ فَاتُد فَيُلُقِبُهُ خَجُرًا، فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلُّمَا رَجَعَ اِلَيْهِ. فَغَرَ لَهُ فَائُهُ فَأَلَّهُمَهُ حَجَّرًا. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰلَانِ؛ قَالَا لِيُ: إِنْطَلِقِ إِنْطَلِقَ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلِ كَرِيْهِ الْمِرْآةِ، أَوُ كَأَكْرَةِ مَا آنتَ رَاءُ رَجُلًا مَّرُأَيُّ، فَإِذَا هُوَ عِنْدَةُ نَارٌ يُّحُشُّهَا وَيَسْغِي حَوْلَهَا. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؛ قَالَا لِيُ: إِنْطَلِق اِلْطَلِقُ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُّغْتَهَّةٍ فِيُهَا مِنْ كُلِّ نَوْدِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَى الرَّوْضَةِ رَجُلُ طَوِيْلُ لاَ أَكَادُ أَرْى رَأَسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حُوْلَ الرَّجُلِ مِنْ آكُثَرِ وِلِدَانِ رَايُتُهُمُ قَطُّ، قُلْتُ: مَّا هٰذَا؛ وَمَّا هٰؤُلَاء؛ قَالَا لِيُ: اِنْطَلَقِ اِنْطَلَقِ فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيُنَا إِلَى دَوْحَةٍ عَظِيْهِ ۗ لَمْ أَرَ دَوْحَةً قَتُظ أَعْظِمُ مِنْهَا، وَلَا أَحْسَنَ! قَالَا لِيُ: ارْقَ فِيْهَا، فَأَرْتَقَيْنَا فِيُهَا إِلَى مَدينَةٍ مَبْرِيَّةٍ بِلَبْنِ ذَهَبِ وَّلَبُنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَأْتِ الْهَدِيْنَةِ فَاسْتَفُتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا فَكَخَلْنَاها، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطُرٌ مِّن خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءً! وَشَطْرٌ مِّنْهُمُ كَأَقْبَح

مَا أَنْكَ رَاءُ! قَالَا لَهُمْ: إِذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَٰلِكَ النَّهُورُ وَإِذَا هُوَ مَهُرٌ مُّعُنَّوضٌ يَجْوِئُ كَأَنَّ مِأْتُهُ الْبَعْضُ فِي الْبَيَّاضِ، فَلَهْبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ. ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْمَا قَلُ ذَهَبَ ذَٰلِكَ السُّوِّ عَلَهُمْ. فَصَارُوْا فِيُ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ: "قَالِا لِيُ: هَٰلِيْ جَنَّهُ عَلْنِ، وَهٰلَاكَ مَا زِلُكَ، فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا، فَإِذَا قَصْرُ مِعْلُ الرَّبَاتِةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَا لِي: هَلَاكَ مَأْزِلكَ، قُلْتُ لَهُمًا: بارك اللهُ فِيكُمّا، فنَرَانِي فَأَدُخُلَهُ. قَالَا لى: آمَّا الْأِنَّ فَلَا . وَآنُتَ دَاخِلُهُ. قُلْتُ لَهُمَّا: فَإِنَّى رَآئِتُ مُنْذُ اللَّيْلَةَ عَجَبًا؛ فَمَا لِمُلَا الَّذِي رَآيتُ، قَالَا إِنَّ الْمَا إِلَّا سَنُخُبِرُكَ: أَمَّا الرَّجُلُ الْإَوَّلُ الَّذِي آتَيْتَ عَلَيْهِ يُفْلَغُ رَاسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرُانَ فَيَرْفُضُهُ، ويَنَامُ عَنِ الصَّلُوةِ الْمَكْتُوبَةِ. وَآمًّا الرَّجُلُ الَّذِي آتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرِّشَرُ شِدُقُهُ إِلَّى قَفَاتُهُ ومِنْخَرُةُ إِلَى قَفَاتُهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاتُهُ فِإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغُدُوا مِنْ بَيُتِهٖ فَيَكُنِبُ الْكِنُبَةَ تَبُلُغُ الْإِفَاقَ. وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ الْعُرَاتُةُ الَّذِيثَنَّ هُمُ فِيُ مِثُلِ بَنَاءُ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيَّ وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِينُ ٱلَّيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ، وَيلقم الْحِجَارَةُ. فَإِنَّهُ أَكِلُ الرِّبَا. وَإَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْبَرُ آوَّالَّانِ يُعِنُدُ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْلَى حَوْلَهَا، فإنَّهُ مَالِكُ خَازِنُ جَهَنَّمَ. وَآمَّا الرَّجُلُ الطُّويُلُ الَّذِينَ فِي الرَّوْضَةِ، فإنَّهُ إِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَامَّا الْوِلْدَانِ الَّذِينَ حَوْلَهُ، فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَّاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَة الْبَرُقَائِي: وَلِلَا عَلَى الْفِطْرَةِ

وجہ ہے بیں اس کا سر نہ دیکھوں اور اس آ دمی کے کرد اتنے زیادہ بچے تھے جتنے ہی میں نے ندد کھے ہوں۔ میں نے کہا بیر کیا ہے انہوں نے کہا چلو چلو۔ ہم چل یڑے پھرہم ایک بڑے درخت کے یاس آئے اتنابرا درخت کہ میں نے اس سے بڑا اور زیادہ خوبصورت در خت بھی شدد میکھا دونوں نے مجھے کہا آب اس پر چڑھو ہم اس پر چڑ ہے تو وہاں ایک شہرتھا جس کی تعمیر میں ایک اینٹ سوٹے اور ایک جائدی کی تھی ہے۔ ہم نے وردازے پرآ کردستک دی وہ کھولا کیا۔ توہم اس میں داخل ہوئے تو وہاں ہمیں مجھ لوگ ملے جن کا بعض جسم انتهائی خوبصورت حبیها آپ نے مجھی نددیکھا ہواور بعض حصد انتہائی برصورت جیسا آپ نے بھی ندو یکھا ہو۔ دونوں فرشتوں نے ان سے کہا جاؤاس نہر میں چھلا تگ لگاؤ دہاں باغ میں ایک نہر چوڑ ائی میں بہدر ہی تھی۔اس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا وہ کئے اس میں چھلانگیں لگائیں بھر ہماری طرف لوٹے اور ان کے جسم کی وہ بدصورتی محتم ہو چکی تھی۔ وہ بہت حسین صورت ہو کیکے <u> شتھے۔ فرمایا کہ دونوں نے جھے کہا بیہ جنت عدن ہے اور</u> وہ آپ کا مکان ہے وہاں میری نظراو پر اٹھی تو ایک محل سفید بادل کی طرح موجود ہے۔ دونوں نے کہا بیآ پ کا مكان ہے ہيں نے كہا اللہ تنهين بركت دے مجھے جھوڑ و تا كه ميں اس ميں چلا جاؤں۔ انہوں نے كہا انھى نہيں لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں سے میں نے ان ے کہا: میں نے جوآج رات عجیب منظر و یکھے ہیں وہ کیا ہیں؟ توانہوں نے کہا ہم بتاتے ہیں پہلا آ دمی جس کے

یاں آپ آئے اور اس کا سر پھر سے کچلا جار ہاتھاوہ وو تضاجوقر آن پڑھتہ تضاور پھراس کو جھوڑ دیتا تضااور فرضی نمازوں سے سوجاتا تھا۔ اور وہ آ دی جس کے مزیا کے کو گری اور آنکھ کوگری تک چیرا جار ہا تھا وہ ایسا آ دی ہے جو گھر سے اٹھتا اور جھوٹ بولٹا ہے اور وہ مجھوٹ وور ورراز تک پہنچ جاتا ہے اور ننگے مرداور ننگی عورتیں جو تندور جيسى چيز بيس يتضه وه زنا كارمر داورغورتيس بين اورجس آدمی کے یاس آب آئے کہ وہ تہریس تیرتا ہے اور اس کو پھر کھلائے جاتے ہیں وہ سودخور ہے اور وہ آ دمی جو انتياني برصورت ہے اور آگ بھٹر كار ہاہے وہ ووزخ كا واروغه ما لک ہے اور لمیا آ دی جو باغ میں تھا وہ حضرت ابراجيم عليه السلام تضاور بيح جوان كاردگرد تصوو وہ بیج ہیں جو دین قطرت پر نوت ہوتے ہیں اور برقانی کی روایت میں ہے کہ جو دین فطرت پر پیدا ہوئے بعض مسلمانوں نے عرض کیا: پارسول اللہ اور مشرکوں کی اولادتو رسول الله نے فرمایا: اورمشرکوں کی اولاو وہیں ہول کے اور وہ لوگ جن کے جسم کا نبعض حصہ بہت خوبصورت اوربعض حصه بهت بدصورت تفيه وه السي قوم ہیں جنہوں نے ایتھے برے مل ملے جلے کیے تو اللہ نے ال كومعاف كرديا ـ ( بخاري )

ایک اور روایت بخاری میں ہے: ہیں نے گزشتہ رات دوآ دمیوں کو دیکھا۔ وہ میرے پائی آئے اور جھے مقدی پاک آئے اور جھے مقدی پاک مرز مین کی طرف لے گئے۔ پھر فر مایا کہ ہم ایک سوراخ کی طرف گئے جو تنور کی طرح تھ اس کا او پر والا حصہ ننگ اور نیچے والا کھلا تھا اس کے بیچے آئے جا

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ: "رَايُتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتَيَانِيْ فَاخْرَجَانِيْ إِلَّى آرْضٍ مُّقَنَّسَةٍ لُمَّ ذَكْرَهُ وَقَالَ: فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَقْبٍ مثلِ التَّنُّورِ، أَعْلاهُ ضَيِّقُ وَاسْفَلُهُ وَاسِعٌ ، يَتَوَقَّلُ تَعْتَهُ نَارًا، فَإِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَقَعُوا حَتَّى كَادُوا آنَ يَخْرُجُوا، وَإِذَا خَمَلَتُ!

رَجَعُوْا فِيْهَا ۚ وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّلِسَاءٌ عُرَاتًا ۗ. وَفِيْهَا: - حَتَّى اَتَيُنَا عَلَى نَهُرِ مِّنَ دَمِر وَلَمْ يَشُكَ وِيْهِ رَجُلُ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهُرِ وَعَلَى شَيِّطِ النَّهِرِ رَجُلَّ، وَبِيْنَ يَدَيْهِ جِهَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرُّجُلُ الَّذِي فِي النَّهِرِ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَخُوُ بَحَرَهَى الرَّجُلُ بِحَجَدٍ فِيُ فِينِهِ، فَرَدَّةُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلُّمَا جَآ ۚ لِيَخْرُجَ جَعَلَ يَرْمِي فِي فِيْهِ بِعَجِرٍ، فَيُرَجِعُ كُمَّا كَأَنَّ. وَفِيْهَا: "فَصَعِدًا بِي الشُّجَرَةً، فَأَدُخَلاَنِي دَارًا لَّهُ اَرَ قَتُطُ آخُسَنَ مِنْهَا. فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَّشَهَابٌ. وَفِيْهَا: "الَّانِيْ رَايَتَهُ يُشَقُّ شِدُقُهُ فَكَنَّابُ، يُعَيِّثُ بِالْكِنْبَةِ فَتُعْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَمْلُغَ الْأَفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ مَا رَايُتَ إِلَّى يَوْمِ الْقِيمَةِ"، وَفِيْهَا: "الَّذِي رَايُتَهُ يُشْدَخُ رَاسُهُ فَرَجُلُ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرُانَ. فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلُ فِيْهِ بِالنَّهَارِ، فَيُفْعَلُ بِهِ إِلَّى يَوْمِ الْقِيْهَةِ. والنَّارُ الْأَوْلَى الَّذِي كَخُلْتَ كَارُ عَامَّةِ الْمُومِينِينَ، وَآمَّا هُذِي النَّارُ فَلَارُ الشُّهَلَاءِ وَآناً جِبْرِيْلُ، وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ، فَأَرْفَعُ رَأْسَكَ، فَرَفَعُتُ رَأَسِيْ. فَإِذَا فَوُتِي مِثُلُ السَّحَابِ، قَالاً: ذَاكَ مَنْزِلُك، قُلْتُ: دَعَانِيْ آدُخُلُ مَنْزِلِيُ، قَالَا: إِنَّهُ يَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَّمُ تَسْتَكْمِلُهُ. فَلَوِ اسْتَكْمَلُتَهُ آتَيُتَ مَنْزِلَك م رُوَاهُ الْبُخَارِيُ.

رہی تھی جب وہ بلند ہوتی تو ریہ بلند ہو جاتے حتیٰ کہ نکلنے کے قریب ہوجاتے اور جب وہ بیت ہوتی تو بدیست ہو جائے اوراس میں بنگے مرداور عور تیں تھیں اس میں رہجی ہے کہ ہم ایک خون کی نہر پر آئے۔ اور اس میں شک (نہیں) اس میں ایک مرد نہر کے درمیان کھڑا ہے اور ایک نہر کے کنارہ پرموجود ہے۔اس کے سامنے پتھر یں تو وہ آ دی جونہر میں تھا جب باہر <u>نکلنے</u> کا ارادہ کرتا تو اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اسی جگہ پہنچتا جہاں تھا۔اور اس میں میجی ہے کہ دونوں نے مجھے درخت پر چڑھایا لى مجھے ايك بہت ہى خوبصورت كھريس داخل كيا۔ جو میں نے بھی نہ دیکھااس میں بوڑ مصے مروا ورجوان ہیں۔ اس میں ریجی ہے کہ جس کوآپ نے ویکھا کہ اس کے منہ کو بیاڑا جاتا ہے تو وہ جھوٹا ہے جوجھوٹی بات کہہ دیتا ہے اس سے دور دراز تک وہ جھوٹ مچیل جاتا ہے تو اس کے ساتھ قیامت تک ہونہی کیا جائے گا۔اوراس میں بیہ تجی ہے کہ وہ جس کو آپ نے دیکھا کہ پھراس کا سر کیلا جاتا ہے۔وہ ایما آدمی ہےجس کو اللہ تعالی نے قرآن سکھا یا وہ اس سے رات میں سو یا رہا اور دن میں اس پر عمل نہ کیا تو اس کے ساتھ قیامت تک میں کیا جائے گا۔ اور پہلا گھرچس میں آپ داخل ہوئے عام ابل ایمان کا تھر ہے اور مید گھرشہیدوں کا ہے اور میں جبریل ہوں اور بيدميكا ئيل عليه السلام ب- ايناسر اللهائي ميس في ا بِنَا سرا مُعَايا تو ميرے او پر بادل جيسي چيز تھي۔ دونوں نے کہا ہے آپ کا مکان ہے میں نے کہا مجھے چھوڑ و میں اہیے مکان میں چلا جاؤں کہنے سکتے انجمی آپ کی سجھ ممر

يشلغ راسه: تامثلثه اورغين مجمد كے ماتھاں كا قَوْلُهُ: "يَعْلَغُ رَأْسَهُ هُوَ بِالثَّاءُ الْمُثَلَّثَةِ وَالْغَيْنِ مطلب ہے وہ اس کے سرکو کیلتا ہے۔ یتدهدی: اس کا الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يَشُكَخُهُ وَيَشُقُّهُ. قَوْلُهُ: مطلب ہے وہ اڑھکتا ہے الکلوب: کاف پرزبر اور لام "يَتَكَهُلَهُ أَيْ: يَتَلَحْرَجُ. وَ"الْكَلُّوبُ بِفَتُح الْكَافِ یر شد کے ساتھ مشہور چیز ہے۔ فیشر شر:اس کا وَضْمِ اللَّامِ الْهُشَدَّةِ، وَهُوَ مَغْرُوفٌ قَوْلُهُ: مطلب ہے وہ کا ٹما ہے۔ ضوضوا: دو ضادمجمہ کے ﴿ فَيُشَرُّشِرُ \* : آئي: يُقَطِّعُ. قَوْلُهُ: ﴿ ضَوْضَوًا وَهُوَ ساتھ اس کا مطلب ہے انہوں نے شور کیا۔ فیفغو: ف بِضَادِيْنِ مُعُجَهَتَيْنِ؛ أَيْ صَاحُوْا. قَوْلُهٰ: اور نمین معجمہ کے ساتھ اس کا مطلب ہے کھولتا ہے "فَيَفْغَرُ هُوَ بِالْفَاءِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يَفْتَحُـ البرأة: ميم يرزبرك ساته الكا مطلب بمنظر قَوْلُهُ "الْمَرُ آيَّ هُوَ بِفَتْحِ الْبِيْمِ، آي: الْمَنْظِرِ. قَوُلُهُ: یعشها: یا پرزبر حا اورشین پر پیش کے ساتھ اس کا "يَخُشُّها هُوَ بِفَتْحِ الْيَأَءُ وَضَمِّ الْحَاءُ الْمُهُمَلَةِ وَالشِّيْنِ مطلب ہے وہ آگ جانا تا ہوروضة معتبة: ميم پر الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يُؤْقِلُهَا. قَوْلُهُ: "رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ هُوَ بیش عین ساکن تا پر زبر اور میم پر شد کے ساتھ اس کا بِضَيِّر الْبِيْمِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الثَّاءُ وَتَشْدِيْدِ مطلب ہے گھنی اور بہت زیادہ سرسبز دوحة: دال پرزبر الْمِيْمِ، أَيْ: وَافِيَةِ الْنَّبَاتِ طَوِيْلَتِهِ. قَوُلُهُ: واؤساکن اور جا کے ساتھ اس کا مطلب ہے بہت بڑا "مَوْحَةُ هِيَ بِفَتْحِ الدَّالِ وَإِسْكَانِ الْوَاوِ وَبِأَلْحَاءُ درخت المعض: ميم پرزبرها ساكن اورضاد مجمه كے الْبُهُمَلَةِ: وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ. قَوْلُهُ: "الْمَحْضُ هُوَ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَاسْكَانِ الْكَاءُ الْمُهْمَلَةِ ساتھ اس کا مطلب ہے دودھ قسماً بصری: اس کا مطلب ہے آئیس اوپر اٹھیں صعد ا: صاد اور عین پر وَبِالضَّادِ الْمُعُجَمَةِ، وَهُوَ: اللَّبَنِّ. قَوْلُهُ فَسَمَا پین کے ساتھ اس کا مطلب ہے بلندی اونچائی الربابة: بَصَرِيْ آي: إِرْتَفَحَ. وَ صُعُنَّا بِضَمِّر الصَّادِ وَالْعَيْنِ، را پر زبر اور با موحدہ مررہ کے ساتھ اس کا مطب آئي: مُرْتَفِعًا. وَ الرَّبَايَةُ بِفَتْحِ الرَّاءُ وَبِالْبَاءُ

ے۔ معلوم ہوا کہ لوگوں سے خواب بوچھٹااس کی تعبیر دیناسنت رسول الندسلی اللہ علیہ وسلم ہے بشرطیکہ تعبیر خواب کاعلم ہو۔ یا توصراحة نمیں فرمایا تمام حضرات ظاموش دہے، بیخاموشی فی کی علامت تھی۔ (مرقات) بہلااحتمال زیادہ تو ک ہے۔

یہ حضور کی معراج منامی لیعنی خواب کی معراج ہے۔ زمین مقدس سے مراد فلسطین کی زمین ہے جہاں بیت المقدس واقع ہوا ہے، چونکہ اس زمین میں حضرات انبیاء کے مزادات بہت ہیں اس لیے اسے قدس کہا جاتا ہے۔ چنا نچہ بیت المقدس سے تمیس مسلم کے فاصلہ پر ایک بستی ہے فلیل الرحمن وہاں ہے غار انبیاء، اس غار میں ستر ہزار نبیوں کے مزادات ہیں، میں نے وہاں کی زیادت کی ہے، درمیان میں بیت اللحم آتا ہے جائے پیدائش عیسی علیہ السلام یا زمین مقدس سے کوئی اور پاک زمین مراد ہے۔ واللہ المم

ید کھڑا ہوا خفس فرشتہ عذاب تھا اور ببیٹھا ہوا خفس مجرم انسان ، بی عذاب برزخی تھا جوحضور کوآئکھوں سے دکھا یا گمیا۔ یعنی دوطرفہ جبڑے جیرنے کا کام مسلسل کررہا تھا داہنا جبڑا چیرتا تو اتن دیر جیں بایاں جبڑا بھر کر چیرنے کے قابل ہوجا تا اور جب بایاں جبڑا چیرتا تو دابتا جبڑا بھر کر چیرنے کے قابل ہوجا تا ہے۔

لین آئے چلئے ابھی آپ نے اور بھی عجائبات و کیھنے ہیں سب کی تفصیل آخر میں ایک ساتھ عرض کردی جاوے گی۔ فہریا تو چھوٹی پتھریاں مٹھی بھر کریامطلقا پتھر ۔ صخرہ بڑا پتھر بمعنی چٹان شک،راوی کو ہے کہ حضورانور نے فہر فرمایا، یا ز۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں صخر فر مایا ہوگا لینی چٹان کیونکہ ریصفات چٹان کی ہیں ہڑھکنا پھراسے اٹھ نے ہا، پتھریوں کے لیے بکھر جانا ،انہیں جمع کرنا (بینا) کہا جاتا ہے۔

. یعنی اس شخص کے پتھر لینے جانے کے دوران اس شخص کا کیلا ہوا سر پہلے کی طرح بالکل درست اور کیلنے کے قابل ہوجا تا ہے۔

مراسے بربار مارنے مرکبلنے سے وہ خص مرتانہیں درنہ عذاب کا دوام کیے ہو۔

منتکوۃ شریف کے بعض سخوں میں بجائے ثقب کے نقب نون سے ہے، ثقب شسے ہرآ رپارسوراخ کو کہتے ہیں خواہ مچوٹا ہو یا بڑا مگرنقب نون سے بڑے سوراخ کو بی کہا جاتا ہے، ثقب شہدے سے زیادہ مشہور ہے۔

مگراس کے ہاوجودان کی جان تہیں نکلتی ہے تا کہ آگ کا بیعذاب ان پر قائم رہے۔

لیعنی پہلے دیکھے ہوئے 'دوعذاب شخص نتھے یہ تبسراعذاب قومی تھا جس میں مردوعورتیں سب ایک ساتھ ہی گرفتار تھے۔خدا کی بناہ!

ینی جو شخص خون کی نہر میں کھڑا ہے وہ سخت تنگی مصیبت و تکلیف میں ہوں وہاں سے نکلنہ چاہتا ہے۔ آج گرمیوں کے موسم میں گرم پانی کے ٹپ میں کھڑا ہونا ہی شخت تکلیف دہ ہوتا ہے وہ تو گرم خون میں کھڑا ہوتا تھا اس سے بھا گناتھا مگر کنارے والا آ دمی اسے نکلنے نہ دیتا تھا ہنہر کے اس پار نکلنے کی راہ نہتھی اس لیے وہ اس طرف بھاگ کر آتا اور پتھر کھا کر لوٹ جاتا یہ توعذاب دکھائے گئے اب تواب دکھائے جاتے ہیں۔

اوراس کی قدر تیس ورخمتیں بھی و سیمنے۔

يبال جزيب مراوعين جزنبيل بلكه ورخت كى جزيب محض جگه مرادي، درخت كے بيميلاؤكے ينج وہال مديراري،

ں۔ رسیدہ میں ہے۔ ور خت کے کی کیفیت ہماری سمجھ سے بالا ہے۔اسے دیکھنے والا جانے یا دکھانے والا بہروا ہو صورت بھی ہو ہارااس پرایمان ہے۔

یعنی اس دنیا میں بھی ایسا شاندار مکان نه دیکھا ورنه منامی جسمانی خوابوں میں جنت میں مکانات دیکھے ہتھے یہ می جنت کائی مکان تھا۔

نائن مفان عد۔ شباب جمع ہے شباب کی بمعنی جوان مرد ہو یاعورت سب پر بولا جاتا ہے۔ لیعنی اس گھر کی بناوٹ اور یہاں کی زیب وزینت پہلے گھر سے کہیں زیادہ تھی، حسن سے مراد ہے ذاتی خوبی نظل ہے مراد ہے آ راکش وانضلیت۔

. یہان عورتوں بچوں کا ذکر نبیں اس کی وجہ بیان تعبیر ہے ہی معلوم ہوگی اس لیے کہ بیہ جگہ کاملین کی ہے اورعور تیں بچ كامل كم بوتے ہيں اس ليے۔

تا كەخواب كى تعبيرخواب بى بىس بوجاوے \_ سبحان الله اس خواب كے بھى قربان جائے اوراس تعبير كے بھى فدا\_ لیعنی جھوٹ کا موجد جھوٹ گھڑنے والا اور**لوگوں میں** جھوٹ بھیلانے والاجس سے اورلوگ بھی جھوٹ بولیس ،اس میں د نیاوی جھوٹے بھی داخل ہیں اور دین جھوٹے بھی، جو ہے دین کا موجد جھوٹا دین گھڑ کر لوگوں میں شائع کرے لوگ اس حجنوث کی تصدیق کریں وہ بھی ای زمرے میں ہے ہمثلاً مرزانے کہامیں نی ہوں پیرجھوٹ گھڑ پھراس کے تبعین نے کہ ہاں واتعی وہ نبی ہے بیہ ہوئی اس جھوٹ کی اشاعت ۔غرضکہ غلط بات،غلط مسئلہ،غلط عقیدہ ایب د کر نے و لوں کا بیرانجام

چونکہ عالم ہے مل فاس بھی ہے فاس گر بھی یا گمراہ بھی ہے گمراہ گر بھی کہ اس کی دیکھا دیکھی بہت ہوگ بدمل یا بدعقیدہ ہوجاتے ہیں اس کیے اس کوع**زاب بھی بہت ہوا، چونکہ رات میں تلاوت قر آن زیادہ ہوتی ہے دن میں عمل قر آن زیادہ کہ** نوے فیصدی اعمال دن میں ہوتے ہیں اس لیے مل کودن کے ساتھ خاص فر مایا اور رات کے متعلق فر مایا کہ سو گیا یعنی رات میں نماز تہجد دغیرہ نہ پڑھی جس میں قرآن شریف کی تلاوت کرتا جوسر خدا کے لیے نہ جھکے وہ کیلئے کے ہی قابل ہے۔ چونکہ زانی اور زانیہ غیر کے سامنے نظے ہوتے سے اس لیے انہیں دوزخ میں نظار کھا گیا تا کہ اپنا بہ شوق پورا کریں۔اس سے آج کل کے فیشن پرست لوگ عبرت پکڑیں جو نیم عریاں لباس میں باہر پھرتے ہیں ، نیز .نہوں نے دنیا

میں آتش شہوت ہے جا بھڑ کا فی لہذاوہ بھڑ کی آگ میں جلائے گئے بشہوت اپنے کل پرخری ہو ونور ہے اور ہے کل خرج ہو تو

چونکہ دنیا میں سودخوارلوگوں کےخون چوستا تھا کہ غریبوں کا مال سود کے ذریعہ حرام طریقے ہے جمع کر کے امیر بنا تھا لبذااست خون کی نهر میں کھٹرا کیا عمیا۔

علاء قر ماتے ہیں کہ مسلمانوں کے چھوٹے ہیج جوعین بچپن میں فوت ہوجادیں وہ برزخ میں ،حضرت ابراہیم علیہ السلام وسارہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں رہتے ہیں، قیامت میں سوائے ابراہیم علیدالسلام کے باتی تمام جوان ہوں سے یے ڈاڑھی موٹچھ۔

ما لک نام ہے دارو خدد وزخ کا۔

یعنی وہ جنت کا وہ مقام ہے جہاں عام جنتی مسلمان رہیں گے اس لیے آپ نے وہاں مردعور تیں اور بیچے و کیھے۔ یعنی میگھر شہیدوں اور خاص مؤمنوں کا ہے اس لیے یہاں عورتیں اور بیچے کم ہیں کہ بیمراتب عمومنا مروول کو ہی

تمام فرشتول میں افضل حضرت جرائیل علیہ السلام ہیں۔ (مرقات)

لیعنی وہ مکان بہت حسین خوشنما، بہت اونچا، بہت وسیح کہ جہاں تک بغیراس کے فضل کے نہ پہنچا ہا سکے۔

. جنت كالجمر جتناا ونبيأا تنابى إعلى دوزخ كالحمرجس قدر نيجا اتنابى برتر، چونكه حضور صلى الله عليه وسلم تمام جبان ہے افضل واعلیٰ ہیں لہذا آپ کا مقام بھی سب ہے اونچا واعلیٰ ہے اتنا اونچا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں کھڑے ہوکر اسے بادل کی طرح اونچاد یکھا۔

شايد حضورانورنے وہاں رہنا چاہاس ليے بيرع ش كيا كيا صرف ويھنے ہے منع ندكيا كيا يعنى اس گھر ميں روحاني طور پر ر بن بعد و فات ہوگا ادر جسمانی ر ہنا بعد قیامت ابھی نہ توحضور کی وفات ہوئی ہے نہ قیامت آئی نبذ اابھی کسی قشم کار ہنا نہیں ہوسکتالہذا حدیث پر بیاعتراض نہیں کہ عمر پوری کرنے پر بھی اس کا داخلہ نہیں وہاں داخلہ تو بعد قیامت ہوگا۔اس پوری حدیث سے معموم ہوا کہ اچھی خواب کے بیان کرنے اور تعبیر دینے میں جلدی بہتر ہے، ویکھو حضور انور نے رات کی خواب سویرے بی بعد نماز فجر بیان بھی کردی تعبیر بھی دے دی۔ (مِرَا اُلمَانِے ،ج ۲ ص ۲۵۷)

118 - بَابُ بَيّانُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْكِنُبِ جَمُوثُ كَى جُوتُمْسِ جَارَ بِين

اِعْلَمْ أَنَّ الْكَذِب، وَإِنْ كَأَنَ آصُلُهُ مُحَرَّمًا، فَيَجُوْزُ فِي بَعْضِ الْآخْوَالِ بِشُرُوطٍ قَدُ أَوْضَعُتُهَا فِي كِتَابِ: الْآذُكَارِ ، وَهُؤْتَصَرُ ذَٰلِكَ: أَنَّ الْكَلَامَ

جان لو کہ جھوٹ اگر جہ دراصل حر، م ہے کیکن بعض صورتوں میں جائز ہے جس کی بعض شرائط میں نے کتاب الاذ کار میں واضح کی ہیں اس کا خد صدیہ ہے کہ

وَسِيلَةٌ إِلَى الْبَقَاصِدِ، فَكُنُّ مَقْصُودٍ فَخَبُودٍ يُمُكِنُ تَعْصِيْلُهُ بِغَيْرِ الْكَذِبِ يَغْرُمُ الْكَذِبُ فِيْهِ. وَإِنْ لَّمْ يُمْكِنُ تَعْصِيلُهُ إِلاَّ بِالْكَنِبِ، جَازَ الْكَنِبُ، ثُمَّ إِنْ كَانَ تَخْصِيْلُ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدِ مُبَاحًا كَانَ الْكَنْبِ مُبَاحًا، وَإِنْ كَانَ وَاجِبًا، كَانَ الْكَذِبُ وَاجِبًا. فَإِذَا الْحُتَفَى مُسْلِمٌ مِّنَ ظَالِمٍ يُرِينُ قَتْلَهُ، أَوْ أَحْلَ مَالِهِ وَٱخْفَى مَالَهْ وَسُئِلَ اِنْسَانٌ عَنْهُ، وَجَبَ الْكَالِبُ بِأَخْفَاثِهِ. وَكَنَا لَوْ كَانَ عِنْكَةُ وَدِيْعَةٌ، وَٱرَادَ ظَالِمٌ ٱلْحَلَاهَا، وَجَبَ الْكَالِبُ بِإِخْفَائِهَا. وَالْاَحْوَظُ فِيْ هٰٰٰذَا كُلِّهِ أَنَ يُوَرِّئَ. وَمَعْنَى الْتَوْرِيَةِ: أَنْ يَّقُصِلَ بِعِبَارَتِهِ مَقْصُوْدًا صَمِيْحًا لَّيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسُبَةِ اِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فِي ظَاهِرِ اللَّفَظِ، وَبِالنِّسْبَةِ إِلَّى مَا يَفُهَنُهُ الْمُخَاطِبُ، وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَاطْلَقَ عِبَارَةَ الْكَلِبِ، فَلَيْسَ بِحَرّامٍ فِي هُلَا الْحَالِ.

جس کا حاصل کر تا جھوٹ کے بغیرممکن ہواس میں جھوٹ بولنا جائز نبيس اوراً نراس كاحصول جھوٹ کے بغیرمكن نه ہوتو جموٹ بولنا جائز ہے۔ پھراس مقصود کو حاصل کرنا مباح ہے توجیوٹ بولنا بھی صرف مباح ہی ہوگا اور اگروہ مقصدواجب ہے تو ریہ جموث بولنا بھی واجب ہے۔ جب مسلمان تسي ظالم سے چھے جواس کونل کرنے بااس کا مال لوٹنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے مال جھیا یا اور کسی انسان سے اس کے بارے میں یو چھاتو اس پر چھیانے کے لیے جموٹ بولنا واجب ہے۔ای طرح اگر اس کے پاس امانت ہے اور کوئی اس کو چھیننے کا ارادہ کرے اس کو چھیانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اِس تمام میں احتیاط یوں ہے کہ ذومعنی کلام کرے اس کا مطلب بیہ ہے کہ این عبارت کے ساتھ سے مقصد کا ارادہ کر ہے جو اس کی نسبت سے جھوٹ ہیں اگر جیداس کا جومعنی می طب سمجھ رہا ہے اس کی نسبت سے وہ ضرور جھوٹ ہے اور اگر ذومعنی کلام کوترک کیا اور صرت مجموث بولا تو بھی اس حالت بیں حرام نبیں۔

کلام مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے تو ہر پیندیدہ مقسر

علماء نے اس حال میں جھوٹ کی اجازت پر حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت اُ م کلوم سے روایت ہے کہ مضرت اُ م کلوم سے روایت ہے کہ من ماتے ہوئے سنا کہ وہ جھوٹا نہیں جولوگوں کے درمیان صلح کرائے کے لیے وہ جھوٹا نہیں جولوگوں کے درمیان صلح کرائے کے لیے اچھی بات بنائے۔(منت میہ)

وَاسُتَكُلُ الْعُدَّاءُ يَجُوازِ الْكُنِبِ فِي هٰنَا الْعُدَاءُ الْعُلَامِ الْعُدَّاءُ الْعُلَامُ عَنْهَا، أَنها الْحَالِ بِحَدِيدِهِ أَمِّر كُلُثُومٍ رَضِى اللهُ عَنْهَا، أَنها سمعت رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَيْسَ الْكَنَّابُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَيْسَ الْكَنَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَتْمِى لَيْسَا الْكَنَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَتْمِى خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا . مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ

شرح: حکیم الاً منت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: پیرام کلثوم بنت رسول النامہیں بلکہ ام کلثوم بنت عقبہ ابن ابومعیط ہیں ، مکہ معظمہ بیں اسلام لائیں اور وہاں ہے پیدل یدید منورہ پہنچیں، حضرت زید این حارثہ کے لکاح میں آئیں، جب غزوہ موتہ میں جناب زید شہید ہو سکتے تو ان سے زبر این عوام نے لکاح کرلیا انہوں نے طلاق دے دی تو ان سے عبدالرشن این عوف نے نکاح کرلیا ان سے دو بیٹے ہوئے ابراہیم اور حمید پھر عبدالرحن کی وفات کے بعد عمروا بن عاص کے نکاح میں آئیں اور اس نکاح سے ایک ماہ بعد وفات پائی، حضرت عثمان غنی کی افعیا فی بہن ہیں، آپ سے آپ کے صاحبزادہ حمید نے احادیث دوایت کیں۔ (مرقات)

مسلم نے ایک روایت میں اضافہ کیا کہ آم کلاؤم
کہتی ہیں کہ میں نے آپ علیہ السلام کولوگوں کو ہاتوں
میں سے کسی جھوٹ کی آج زت نہ وسیتے ہوئے سناسوائے
تین صورتوں کے کہن میں اجازت ہے جنگ میں اور
لوگوں کے درمیان سلح کرانے میں اور بیوی کی مرد سے
بات کرنے میں اور مرد کی بیوی سے ہات میں۔
بات کرنے میں اور مرد کی بیوی سے ہات میں۔

زَادَ مُسُلِمٌ فِي رِوَايَةٍ: قَالَتُ أَمُّ كُلُثُومٍ: وَلَمُ الشَّاعُةُ يُرَجِّضُ فِي رَوَايَةٍ: قَالَتُ أَمُّ كُلُثُومٍ: وَلَمُ الشَّاسُ إِلاَّ فِي الشَّعُةُ يُرَجِّضُ فِي شَيْعٍ مِثَا يَقُولُ النَّاسُ إِلاَّ فِي لَكُرْبَ، وَالْإِصْلاَحَ بَيْنَ النَّاسِ، لَكُرُبَ، وَالْإِصْلاَحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَكَرِيْتُ الْمَرْآةِ ذَوْجَهَا.

مرح: علیم الاً مُت حضرت مفتی احمد بارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت کیجے ہیں: ا یعنی جن مسلمانوں ہیں آپس میں لڑائی ہوان میں جھوٹ بول کرسلے کراوے کہ ہرایک تک ووسرے کی ول خوش کن بات گھڑ کر سنادے کہ وہ تمہاری بڑی تعریف کرتا تھاتم سے ل جانے کا خواہش مندہ بوغیرہ وغیرہ و

لین حضور صلی اللہ علیہ دسلم نے تین موقعہ پر خلاف واقعہ بات کہددیے کی اجازت دکی کدان کا انجام بہت اچھاہے۔ (جنگ میں) لیعنی جہاد میں اگر مسلمان کمزور ہوں کفار تو ک پھر مسلمان کہیں کہ ہم بڑے حاقتور ہیں تم کوفنا کر دیں گے ہمارے پاس سامان جنگ بہت ہے جس ہے کفار کا حوصلہ بست ہو بالکل جائز ہے کہ یہ اگر چذہ توجھوٹ مگر ہے جنگ تد ہم ۔۔

(مرد کی بیوی ہے بات میں) اس طرح کے زوجین میں ہے کوئی دوسرے سے اپنی بہت محبت ظاہر کرے حاما نکہ اسے اتنی محبت نہ ہویا اپنی بیوی سے زیور کا وعدہ کرے مگر بنوانہ سکے بیسب اسر چہہے جوٹ مگر ہے جائز کہ اس میں مع شرے کی

اصلاح ہے۔(مرا ڈالناجع،ج۲ص۸۵۹)

119-بَابُ الْحَتِّ عَلَى التَّقَتُبُتِ فِيمَا يَقُولُهُ وَيَحُكِيْهِ فِيمَا يَقُولُهُ وَيَحُكِيْهِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَلَا تَقُفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلُمٌ) (بنى اسرائيل: 36)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ الرَّلَكَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْلٌ) (ق: 18).

(1552) وَعَنُ آئِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّيْ عَنْهُ: أَنَّ النَّيْ عَنْهُ: أَنَّ النَّيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ النَّيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ النَّيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ كَالْمَرْدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ كَالْمَرْدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ

جویات کہی جائے اور نقل کر نے اس کی تحقیق کرلی جائے

الله تعالیٰ نے فرمایا: اور اس بات کے بیجھے نہ پر جس کا مجھے علم نہیں۔

اور الله تعالیٰ نے فرمایا: جو بھی کوئی بات کرتا ہے تو اس کے پاس ایک تہمان تیار ہے۔

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدی کے جموث کے لیے اتنا کانی ہے کہ وہ جو سنے وہ بات کہہ دے۔(مسلم)

تخريج حازيث (صيح مسلم، بأب النهى عن الحديث بكل ماسمع. جلدد 1، ص 8، رقم 7 مسلد البزار، مسلد أن هريرة جلد 2، صفحه 417، رقم 8201، رقم 8201 مسلم البحد حديث شعبة عن ابر اهيم الهجرى، ص 109، رقم 627 مشكّوة البصابيح بأب الإعتصام بالكتاب والسلة ، جلد 1، ص 34، رقم 156 معرفة السان و الإثار للبينق، انتقاد الرواية وما يستدل به على عطاء الحديث، جلد 1، ص 34، رقم 156

مشرح حدیث علیم الاً مُت مطرت مفتی احمہ یارخان علیہ دحمۃ الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی ہرا پر سے غیر سے کی ہر بات بغیر تحقیق کیے بیان کرد ہے۔ خصوصا احادیث شریف ورنہ محد شین، فقہ ء، عماء ان کی ہر بات پرعوام کواعتی و کرنا پڑ سے گا۔ رب تعالی فرما تا ہے: لیکٹی و وُقا قَوْمَهُمُ اِذَا دَجَعُونَالبذ اید حدیث فقہاء کے اس تول کے خلاف نہیں کہ دین باتوں میں ایک کی خبر معتبر ہے ، محد شین خبر واحد کا اعتباد کرتے ہیں۔ (بزا وَا امناجِ مِی جام ۱۵۴) فاست کی خبر میراعتما دمت کرو

۔ ہے ہے خورہ بنی مصطبق بیں جب مسلمان فتح یاب ہو گئے اور حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیعہ کے سروار کی خورت جو یر بیرضی اللہ تعالی عنہا سے نکاح فر مالیا توصحا بہ کرام نے تمام اسیران جنگ کو یہ کہہ کر رہا کر و یا کہ جس خوندان میں رسول النہ علیہ وسلم نے شادی کرلی ، اس خاندان کا کوئی آ دی لونڈی غلام نہیں روسکتا۔ مسلم نول کے اس حسن سبوک اوراخلاقی کر بمانہ سے متاثر ہوکرتمام قبیلہ مشرف بداسلام ہوگیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو اس قبیلہ والوں کے پاس بھیجا تا کہ وہ قبیلے کے دولت مندول سے ذکو قاوصول کر کے ان کے فقراء پرتقسیم کرویں۔ متبیلہ والوں کے پاس بھیجا تا کہ وہ قبیلے کے دولت مندول سے ذکو قاوصول کر کے ان کے فقراء پرتقسیم کرویں۔ قبیلہ بنی المصطلق کے لوگوں کو جب ولید کی اس آ مدکاعلم ہوا تو وہ عامل اسلام کے استقبال کے لئے نوشی خوشی ہوتی وہ جھیا ر

لے کربستی ہے باہر میدان میں نظے۔ فرمانہ جا بھیت میں اس قبیلہ اور والید میں پہینا چاتی رہ پی تھی اس لئے پرانی عدادت کی بنام پر استقبال کے لئے اس اہتمام کو ولید نے دوسری نظر ہے و یکھا اور سجما اور قبیلہ والوں ہے اسٹی معاملہ دریا فت کئے بغیر ہی مدید والیس چلا آیا ، اور در بار نبوت میں حاضر ہو کرع ض کیا کہ قبیلہ بی مصطلق کے اور سلمان ہے حدیم افر وخت ہو گئے اور انہوں نے زکو ہ جہاد کی تیاریاں ہو نے آلیس اور حریف مصطلق کو ولید کے اس مجیب طریق ہے ہوں کے دریا و خد ہو گئے اور جب ان لوگوں کو جہاد کی تیاریاں ہو نے آلیس اور حریف مصطلق کو ولید کے اس مجیب طریق سے بڑی جبرت ہوئی اور جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ ولید نے دربار نبوت میں غلط بیائی اور تہمت طرازی کر دی ہے تو ان لوگوں نے ایک معزز اور با وقار وفد دربار نبوت میں بھیجا جس نے بی اُلم مطلق کی طرف سے صفائی چیش کی ۔ اس بھیجا جس نے بی اُلم مطلق کی طرف سے صفائی چیش کی ۔ اس بھیجا جس نے بی اُلم وفوں با تیس من کر حضور علیہ الصلا ہے نے خاموشی اُفتیار فر ہائی ۔ اور وہی اہلی کا انتظار فر ہائے ۔ اور وہی اُلم کی کا ورسور تجر است کی آیات نے نازل ہو کر منصر ف معاملہ کی حقیقت ہی واضح کر دی بلکہ اس خصوص میں ایک مستقب تو نون اور معیار تحقیق بھی عطافر مادیا۔ وہ آیات جن کا ترجہ دیے ۔

ر جمہ کنزالا یمان: اے ایمان والواگر کوئی فاس تمہارے پاس کوئی خبرلائے تو شخین کرلو کہ میں کسی تو م کو بے جانے ایذا و ندد سے بیٹو پھرا ہے گئے پر پچتاتے رہ جا واور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں بہت معاملوں میں اگر بیتمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑولیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلول میں آراستہ کردیا اور کفر اور تھم عدولی اور نافر ، نی تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (پ 26ء الحجرات: 6-8)

درس ہدایت: (۱) خبروں کے بیان کرنے میں عام طور پ لوگوں کا بہی مزاج اور طریقہ بن چکا ہے کہ جوخبر بھی ان کے کا نول تک پنچے اس کو بلا تکلف بیان کردیا کرتے ہیں اور حقیقت حال کی تفتیش اور جستجو بالکل نہیں کرتے ۔خواہ اس خبر سے کسی بے گناہ پرافتراء کیا جاتا ہویا کسی کونقصان پہنچتا ہو۔ (تغییر خزائن العرفان ہس ۹۲۸ سپر ۱۰۶۱ مجرات: ۱)

اسلام نے اس طریقہ کو بالکل غلط قرار دیا ہے بلکہ قر آن نے اسلامی آ داب کا یہ قانون بتایا ہے کہ ہر خبر کوئ کر پہنے اس کی تحقیق کرلین جاہے جب دہ خبر پایہ ثبوت کو بہتے جائے تو پھراس خبر کولوگوں سے بیان کرتا چاہے اس بات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریز عبیہ فرمائی ہے کہ

کفی بِالْمَدُرَءِ کِذَابَّا اَنْ بِیْحَدِّتَ بِکُلِّ مَا سَبِعَ (سَجِمُسلم، بابالنمی عن الحدیث بنگ ماسم، قم الحدیث مر ۸) معنی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے بہی کافی ہے کہ وہ جو بات بھی سنے لوگوں سے (بلاتحقیق) بیان کرنے لگے۔ (واللہ تعالی اعم)

(۲) ال آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل اور پابند شریعت ہوتو اس کی خبر معتبر ہے۔

(۳) بعض مفسرین نے فرمایا کہ بیر آیت ولید بن عقبہ ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بیر آیت عام ہے اور ہر فاس کی خبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۔ (۳) ولید بن عقبہ کوسحانی ہوتے ہوئے آن مجیدنے فاسق کہا تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ اس واقعہ کے بعد جب ولید بن عقبہ نے صدتی ول سے سجی تو بہ کرلی تو ان کافسق ڈائل ہو گیا۔ لہٰذا کسی محانی کو فاسق کہنا ہرگز ہرگز جا بزنہیں ہے کیونکہ اس پراجماع ہے کہ ہرمحانی صاوق ، عاول اور پابند شرع ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

 (1553) وَعَنْ سَمُرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَنْ عَمْدَةً وَالْ: مَنْ حَدَّتَ فَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّتَ فَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّتَ فَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ وَسُلَّمَ: عَنْ وَهُو اَحَلُ الْكَاذِبِيُنَ. عَنْ وَهُو اَحَلُ الْكَاذِبِيُنَ. وَقَالُا مُسُلِمٌ.

تخريج حاريث: (صيح مسلم، باب وجوب الرواية عن الثقات و ترك الكذابين، جلدد. ص 7، رقم 1 سان ابن ماجه، بأب من حدث عن رسول الله تشخر على و هويرى الله كلب، جلد 1، ص 1، رقم 38 سان ترمذى بأب فيبن روى حديثا وهويرى الله كلب، جلد 5، ص 36، رقم 2662 مسئد امام احمد بن حنبل حديث البغيرة بن شعبه رضى الله عنه، جلد 4، ص 255، رقم 18266 مصنف ابن ابي شيبة، بأب ما ذكر من علامة النقاق، جلد 5، ص 237، رقم 25614)

شرح حديث: حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كِتحت لكهة بين:

سمرہ قبیلہ بنی نزار سے ہیں،انصار کے حلیف ہیں، بہت احادیث کے حافظ ہیں روج میں بھرے میں وفات پائی ۔حضرت مغیرہ بنی تقیف سے ہیں،خندق کے سال اسلام لائے، بجرت کر کے مدینہ طبیبہ آگئے،امیر معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم رہے ،ستر سال عمر ہوئی روج کوفہ میں وفات ہوئی۔

یعنی حدیث گھڑنا بھی گناہ اور دیدہ ودانستہ موضوع حدیث بیان کرنا بھی گناہ، بلکہ جس حدیث کے متعلق موضوع ہونے کا گمان غالب ہواسے بھی بیان نہ کرے نقط موضوعیت کا وہم کافی نہیں، ہاں اس کی موضوعیت بتا کرؤ کر کرنا جائز ہے تا کہ لوگ بجیں۔ (مزاۃ امنا جے، ج اص ۱۹۷)

(1554) وَعَنْ أَسُمَاء رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْمُراَةُ قَالَتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِى ضَرَّةً فهل عَلَى الْمُراَةُ قَالَتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِى ضَرَّةً فهل عَلَى جُنَاحُ إِنْ تَشَبَّعُتُ مِنْ زَوْجِى غَيْرَ الَّانِيْ يُعُطِينِيْ: جُنَاحُ إِنْ تَشَبَّعُتُ مِنْ زَوْجِى غَيْرَ الَّانِيْ يُعُطِينِيْ: فَعَلَ عُنْ وَمِنْ نَوْجِى غَيْرَ الَّانِيْ يُعُطِينِيْ: فَعَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللهُ تَشَبِّعُ عِمَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللهُ تَشَبِعُ عِمَا لَهُ يَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللهُ تَشَبِعُ عِمَا لَهُ لَهُ يُعَلِيهِ فَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللهُ تَشَبِعُ عِمَا لَهُ لَكُونِي نَوْنِي نُونِي ذُوْدٍ". مُتَفَقَّ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ وَلَيْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ وَلَهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله

حضرت اساء ہو ہے دوایت ہے کہ ایک عورت سے کو ایک عورت سے عرض کیا: یارسول اللہ میری ایک سوکن ہے کیا مجھے گناہ ہے اگر میں ایپ شوہر کی طرف سے وہ ظاہر کروں میں ایپ شوہر کی طرف سے وہ ظاہر کروں جواس نے مجھے دیا نہیں ۔ تو رسول اللہ کے نے فر مایا: جو ایک چیز کے ساتھ مجھوٹ ظاہر کرنے جواس کونہیں ویا ایک چیز کے ساتھ مجھوٹ ظاہر کرنے جواس کونہیں ویا گیا۔ جھوٹ کے دو کپڑے ہے۔

وَالْمُتَشَبِّعُ وَمُعَنَاكُ هُوَ الَّذِي يُظُهِرُ الشَّبَعَ وَلَيْسَ بِهَبْعَان. وَمَعُنَاكُ هُنَا: أَنْ يُظْهِرُ الشَّبَعَ وَلَيْسَ لِهُ لِمُعَلَّلَ لَهُ عَصَلَ لَهُ فَصِيلَةً وَلَيْسَتُ حَصَلَ لَهُ فَصِيلَةً وَلَيْسَتُ حَاصِلَةً. وَلابِسُ تُولِي رُوْدٍ أَيْ يُولِي وَهُوَ الَّيْ يُكُولِي وَلابِسُ تُولِي رُودٍ أَيْ يَكُولِي وَلابِسُ تُولِي رُودٍ أَيْ يَكُولِي وَلابِسُ وَلَيْسَ مُو اللَّهُ وَلَيْ يَكُولُي التَّاسِ وَلَيْسَ هُو بِيلُكَ الصِّقَةِ. وَقَيْلَ عَيْرُ لَلِكَ التَّاسُ وَلَيْسَ هُو بِيلُكَ الصِّقَةِ. وَقَيْلَ عَيْرُ لَلِكَ وَاللَّهُ آعُلَمُ.

منتفیع وہ آدی جواہے آپ کوسیر شدہ ظاہر کرے حالانکہ وہ سیر شدہ نہیں اس جگہ اس کا معنی ہے ہے کہ وہ الیم فسیلت کا اپنے لیے اظہار کرے جواسے حاصل نہیں ۔ تو اس کے لیے ثابت نہیں۔ لایش تھلی ڈور کا معنی ہی ہے کہ جھوٹ والے اور وہ مختص ہے جولوگوں کے لیے جھوٹ ظاہر کر ہے۔ مثلاً اہل علم اہل ڈہد یا مالدار لوگوں کا لہاں پہنے تا کہ اس کے ساتھ لوگ دھوکہ میں پڑ جا نمیں حالانکہ وہ صفیتیں اس میں نہیں۔ بعض ۔ نے اور معنی بھی حالانکہ وہ صفیتیں اس میں نہیں۔ بعض ۔ نے اور معنی بھی بیان کے بیں۔ اور انڈین نریا وہ علم والا ہے۔

تخريج حايف: (صيح بغارى بأب البتشيع عالم ينل وما ينهى من افتغار الصرة، جلدة، ص 201، رقم 4921 صيح مسلم، بأب النهى عن التتروير في اللباس وغيرة والتشيع بمالم يعط، جلد 6، ص 168، رقم 5705 الإهاب للبيبق، بأب المتشيع عالم يعط، صفحه 705، رقم 4999 صيح ابن حبان، بأب الكذب، جلد 4، صفحه 457، رقم 4999 صيح ابن حبان، بأب الكذب، جلد 13، صفحه 499، رقم 5739)

شرح مديث: عبيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان ال عديث كتحت لكهة بين:

عربی میں سوکن کو ضرۃ کہتے ہیں ضرہ ضرۃ ہے بنا ہے جمعنی نقصان چونکہ سوکن ضرر ونقصان کا سبب ہے یہ نقصان کا بنا ہے پہنچانے کی عمومًا کوشش کرتی ہے اس لیے اسے ضرہ کہتے ہیں،اس کا دوسرانام فطیعہ بھی ہے، جمعنی بہت سمجھ دار، ہرسوکن اپنی سوکن کے عیوب سمجھنے میں بڑی فطیعہ ہوتی ہے اس لیے اسے فطیعہ کہتے ہیں۔(مرقات)

لینی میں اپنی سوکن کوجلانے ،طیش دلائے کے لیے بیرظا ہر کردوں کہ خاوند بمقابلہ تیرے مجھے زیادہ دیتا ہے مثلٰ اپنے میکے کا جوڑا پہن کردکھاؤں کہ خاوند نے دیا ہے۔

یعن جینے کوئی شخص امانت یا عاریت کے اعلیٰ کیڑے بہن کر بھرے لوگ سمجھیں کہ یہ اس کے اپنے کپڑے ہیں، بھر بعد میں حال تھلنے میں بدنا می بھی ہو گناہ بھی ایسے ریھی ہے یا جیسے کوئی فائن وفاجر متنی کا لباس پہن کرصوفی بنا پھرے پھر حال کھلنے پر رسوا ہو۔ (مزا ڈالمناجے، ج۵ ص ۱۲۸)

> 120-بَأْبُبَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيْم شَهَاكَةُ الزُّوْرِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَاجْتَنِبوا قَوَلَ الزُّوْرِ) (إلحج: 30)،

حجوثی گواہی کی شدید حرمت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور بچوجھوٹی ہوت ہے۔ اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑجس کا مجھے علم نہیں۔ پیچھے نہ پڑجس کا مجھے علم نہیں۔

اور الله تعالی نے ارشاد فرمایا: کوئی بات وہ زبن سے بہیں نکالتا کہ اس کے بیاس ایک محافظ تیار نہ بیٹیا ہو۔ اور الله تعالی نے ارشاد فرمایا: بے فتک تمہار ہے رب کی نظر سے بچھ غائب نہیں۔

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جو جھوٹی گواہی مہیں دیتے۔

حضرت ابو بحرہ کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: کیا آج تم کو بین سب سے براے گناہ کی خبر نہ دول ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ!

کی خبر نہ دول ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ!
فرمایا اللہ کے ساتھ شریک تھبرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ نیک لگا کر بیٹھے ہے ہیں آپ سید ھے بیٹھ کے اور فرمایا خبر دار اور جھوٹی بات پھر آپ اس کو بار بار گئے اور فرمایا خبر دار اور جھوٹی بات پھر آپ اس کو بار بار کہتے رہے۔ حتی کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ نہ موش ہو جا تھیں۔ (متن علیہ)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ) (بني اسرائيل: 36)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (مَا يَلْفِظُ مِنَ قَوْلٍ إِولاَّ لَكَيْهِ رَقِيْبُ عَتِيْدٌ) (ق: 18).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (إنَّ رَبَّك لَبِالْبِرُصَادِ) (الفجر:14).

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَلُونَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَلُونَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿72 اللَّوْوَلَ (الفرقان: ﴿72

(1555) وَعَنَ آئِي بَكُرَةَ رَضِي اللهُ عَنْهُ قَالَ: "أَلَا تَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ اللهُ الله

شرح حديث: جھوٹي گواہي

یوں تو ہر جھوٹی بات حرام و گناہ ہے۔ گر جھوٹی گواہی خاص طور سے بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں گرا دینے والا جرم عظیم ہے۔ کیوں کہ قرآن وحدیث میں خصوصیت کے ساتھ جھوٹی گواہی پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری قسموں کے جھوٹ سے تو صرف جھوٹی گواہی کی دنیا وآخرت خراب ہوتی ہے۔ مگر جھوٹی گواہی ہے تو گواہی دینے والے کی دنیا وآخرت خراب ہونے کے علاوہ کی دوسرے مسلمان کاحق مارا جاتا ہے یا براقصور کوئی مسلمان سرا

لہذا بہت ہی ضروری ہے کے مسلمان جھوٹی گواہی کو جہم کی آگ سمجھ کر ہمیشہاس سے دور بھا گیں۔

121-بَابُ تَحْرِيْمِ لَعْنِ اِنْسَانِ

بِعَيْنِهِ أَوْ دَابَةٍ

معیتن انسان یا جانور پر لعنت کرناحرام ہے (1556) عَنُ أَلِى زَيْنِ بُنِ قَالِمٍ بُنِ الطَّحَاكِ
الْانْصَارِيْ رَضِى اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ مِنْ آهُلِ بَيْعَةِ
الْإِضْوَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
الرِّضُوانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنِ وَمِلَّةٍ غَيْرٍ الْإِسْلاَمِ
كَاذِبًا مُتَعَيِّدًا، فَهُوَ كَما قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ
عَلَيْهِ عُنِيتِ بِهِ يَوْمَ الْقِينَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَنْرُ
فيها لاَ يَمْلِكُهُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ". مُتَقَقَّى فيها لاَ يَهْلِهُ مِن كَقَتْلِهِ". مُتَقَقَّى عَلَيْهِ

حضرت زیرین ثابت بن ضحاک انساری و این به بیعت رضوان والول بیل سے حضان سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا سے فرما یا: جس نے کسی بات پراسمام کے رسول اللہ کا سے فرما یا: جس نے کسی بات پراسمام کے سواکسی وین کی ادادۃ جموث ہو لئے ہوئے ہوئے تسم اٹھائی تو وہ ال مختم کی طرح ہے جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے تنزاب دیا ہے گا۔ آدمی پر وہ لازم نہیں جس کو پورا کرنا اس کے ماختیار میں بی بروہ لازم نہیں جس کو پورا کرنا اس کے اختیار میں بی نہیں یا جس کا وہ ، لک نہیں۔ اور ایمان دار اختیار میں بی نہیں یا جس کا وہ ، لک نہیں۔ اور ایمان دار کو لائن کے کو لائن کی طرح ہے۔ (منز عدید)

تخريج حليف: (صيح بخارى بأب من اكفر اغاة بغير تأويل جلدة. صفحه 226, رقم الحديد 5754 صيح مسلم، بأب غلط تحريم قتل الأنسأن نفسه وان من قتل نفسه بشى و عذب به في النار، جلد 1، ص 73، رقم 316 مستخرج أبي عوالة، بيأن التشديد في الذي يقتل نفسه، جلد 1، ص 63، رقم 100 مصنف عبدالرزاق، بأب من حلف على مبة غير الاسلام، جدد 8، ص 482، رقم 1598، رقم 202، رقم 202، رقم 1244)

شرح حديث بحليم الأمنت معنرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنان ال حديث كي تحت لكهة بين:

(اسلام کے سواکسی دین کی ارادہ تجھوٹ ہولتے ہوئے شم اٹھائی) مثلاً کے کہ اگر میں بدکام کروں توعیسائی یہودی ہوجاؤں یا اسلام سے نگل جاؤن اور پھروہ کام نہ کرے یا کہے کہ اگر میں نے بدکام کیا ہوتو یہودی ہوجاؤں حالا تکہ اس نے بدکام کیا تھا۔

یعنی وہ عمل یہودی ہی ہوگیا یا اسلام سے بری ہوگیا بیفر مان تشدد کے لیے ہے جیسے قرما یا گیا کہ جوعمد انماز چھوڑے وہ کا فرہوگیا، ایسی قسم میں امام ابوصنیفہ احمد واسحاتی کے ہاں قسم منعقد ہوجائے گی کفارہ واجب ہوگا اور امام شافعی کے ہاں کفارہ بھی نہیں صرف گناہ ہے کہ بیٹ صرف جھوٹ ہے۔ بیا ختلاف جب ہے جبکہ بیالفاظ آئندہ کے متعلق ہوئے مشال کیے کہ آگر میں فلال سے کلام کروں تو یہودی ہوجاؤں یا اسلام سے بری ہوجاؤں لیکن اگر بیالفاظ گزشتہ کے متعلق ہوں اور بولے کہ آگر میں فلال سے کلام کروں تو یہودی ہوجاؤں یا اسلام سے بری ہوجاؤں کیا ہوں اور بول اور اور کام کیا تھاتو گزشتہ کے مشال کے کہ آگر میں نے بیکام کیا ہوتو میں یہودی یا عیسائی ہوں اور واقعہ میں وہ کام کیا ہوتو میں یہودی یا عیسائی ہوں اور واقعہ میں وہ کام کیا تھاتو گزش ہو۔

مثلا کے کہ اگر میرے بیار کوشفا ہوجائے تو فلال کی بکری کوقر ہانی دے دول گایا فلاں کا غلام آزاد ہے ،اس صورت میں نہ اس بکری کی قربانی واجب ہے نہ وہ غلام آزاد ہوگا کیونکہ بروقت نذر نہ بکری اس کی ملک تھی نہ وہ غلام ، پھراگریہ چیزیں بعد میں اس کی ملک میں آبھی جا تھیں تب بھی بیٹذر بوری نہ کرے کہ نذر درست ہوئی بی نہیں۔ مثلًا کوئی اپنے کوچھری سے ذریح کر لے توکل قیامت میں چھری اس کے ہاتھ میں ہوگی جسے وہ اپنے میں گھونچا ہو ہا جب تک رب تعالی جاہے یہ بوتارہے گا اس گھونچنے میں تکلیف پوری ہوگی تحرجان نہ لکلے گی جیسا کہ دوسری روایات میں

کیونکہ نفروار تدادش کے اسباب سے ہیں کی ملاوجہ کا فریامرتد کہنا کو یا اسے لاکن آئی کہنا ہے۔ نعیال رہے کہ قذبی کے نغوی مصنے ہیں پھینکنا ،اصطلاح شریعت میں زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہا جاتا ہے۔

لیعنی جوا پنا مال بڑھانے کے لیے لوگوں کے مال پر جموٹے دعویٰ کرے اس کا مال ان شاءاللہ تھے گا بڑھے گائیں کیونکہ حقیر غرض کے لیے اتنا بڑا گناہ کرتا ہے۔ (بڑا ڈالمناجع، ج٥ص ٣٢٥)

(1557) وَعَنَ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ لَا يَنْبَغِي اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ لَا يَنْبَغِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ لَا يَنْبَغِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ لَا يَنْبَغِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَاللهُ وَلَا اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلَا اللهُ وَاللهُ وَالل

تخريج حن ين : (صيح مسلم، بآب النهى عن لعن النواب وغيرها، جلده في 23، رقم 6773 الإداب للبيهال، بآب التغليط في التعليط في النواب وغيرها، جلده في المناب المنا

مرح حديث جليم الأمنت مضرت مفتى احمد بإرخان عليدرهمة الحنان ال حديث كتحت لكصة بين:

صدیق کے لغوی معنی جی بہت ہے ہے مدیق کا مبالفہ ہے۔ صادق وہ جوجھوٹ نہ بولے ،صدیق وہ جوجھوٹ نہ بول سکے، صادق وہ جوایک آ دھ باری بولے ،صدیق وہ جو ہمیشہ کے بولا کر سے، صادق وہ جو کلام کاسچا ہو، صدیق وہ جو کام کلام ہر وصف کاسچا ہو، صادق وہ جو وہ کہے جو واقعہ ہو، صدیق وہ کہ جو کہہ دے واقعہ ایسا ہی ہوجاو ہے۔ صوفیاء کے نزدیک صدیق ایک درجہ والاجس کا مقام نبی کے بعد یغیر واسط بغیر فاصلہ کے ہے، دب تعالٰی فرہ تا ہے: مِنَ اللَّهِ بِنَ وَالصِّدِیْقِانَ اسلام بس بہلے صدیق صدیق حضرت ابو بکر صدیق آ کہ جی ۔

کینی جے اللہ تعافی صدیق بنائے وہ لوگوں پر لعنت کرنے کا عادی نہیں ہوتا کیونکہ صدیقیت کو نبوت ہے بہت ہی قرب ہے کہ نبی کے بعد صدیق کا درجہ ہے ، حضرات انبیاء رحمت والے ہوتے ہیں نہ کہ لعنت بھیخے والے اور نہ عذاب کا دعا کہ میں کرنے والے اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جن کے مذہب میں تبراولعنت بہترین عبد دت ہے۔ نعوذ باللہ الحمد ملت کے اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جن کے مذہب میں تبراولعنت بہترین عبد دت ہے۔ نعوذ باللہ الحمد ملت کے اللہ منت کے اللہ اللہ کہ دیا ہے ہیں ان پر بھی لعنت کرنا ابنا

شیرونیس بناتے ، ہمارے ہاں ابلیس یا الوجہل یا فرعون پرلعنت کرتے رہنا عبادت نہیں بلکہ عبث کام ہے۔خیال رہے کہ لعنت دوسم کی ہے: ایک تو اللہ تعالٰی کی رحمت عامدے دور کی بیصرف کفار کے لیے ، دوسری رحمت خاصہ یعنی بلندی درجات ہے عروی بیر تنہ مسلمان کو بھی ہوسکتی ہے ، جن کفار کا کفر پرمرنا دلیل شرقی سے ٹابت ہوان پرنا م لے کرلعنت کرنا درست ہے ۔ دوسروں کو وصف سے لعنت کر سکتے ہیں نام لے کرفیش کر سکتے ہیں کہ جھوٹوں پر یا فالموں پر خدا ک لعنت ، بیس کہ جھوٹوں پر یا فالموں پر خدا ک لعنت ، بیس کہ جستے کہ فلاس پر جوجمو ٹا ہے لعنت ، بیس کی خیال رہے کہ اللہ کی لعنت کے معنی ہیں رحمت سے دور کرنا ، بندوں کی لعنت کے معنی ہیں اس دور کی کی بدد عا کرنا۔ (اشعد) (مزنا ڈالمنائج ، ج۲ م ۱۵۳)

حضرت ابودرداء هی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے قرمایا: لعنت کرنے والے قیامت کے دن سفارش کریں مے نہ مواہ بن سکیس مے۔(مسلم)

(1558) وَعَنُ آبِ النَّرُدَآءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَكُونُ البَّعَانُونَ شُفَعَاءً، وَلَا شُهَاءً يَوْمَ الْقِيْمَةِ". يَكُونُ البَّعَانُونَ شُفَعَاءً، وَلَا شُهَاءً يَوْمَ الْقِيْمَةِ".

الخريج حليف: (صيح مسلم، بأب النهى عن لعن الذواب وغيرها، جلد 8، ص 24، رقم 6775 المستدوك للحاكم، كتاب الإيمان جلد 1، ص 66، رقم 149 سان أبو داؤد بأب في اللعن، جلد 4، ص 430، رقم 4909 نوادر الاصول في احاديث الرسول الاصل الحادي السبعون جلد 1، ص 354، رقم 14056، رقم 14056) في حدم مله من المدين السبعون جلد 1، ص 354، رقم 14056) في حدم مله من المدين

تعین کے ساتھ کی پر بھی کو اللہ کی رحمت ہے دور کہنا ہے۔ یقین کے ساتھ کسی پر بھی لعنت کرنا جائز نہیں چاہے وہ کا فر ہویا مومن، گنہگار ہویا فر مانبردار کیونکہ کس کے فاتمہ کا حال کوئی نہیں جانتا۔ (حدیقہ ندیہ، ج۲ہم ۲۳۰)

نا دی رضوبہ میں ہے کہ لعنت بہت سخت چیز ہے، ہرمسلمان کواس سے بچایا جائے بلکہ کا فرپر بھی لعنت جائز ہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث ہے ثابت نہ ہو۔ ( نا دی رضوبہ بڑا ۲۴س ۲۴۲)

ہمارے معاشرے میں بات بے بات لعنت طامت کرنے کا مرض بھی عام ہاں کے اثرات سے بیج بھی فی نہیں پاتے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچول کواس کے مضراثرات سے بچا تیں۔ حضرت سیدناضحاک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انتہ عز وجل کے محبوب، دانائے عمیوب، مُنزَ وَعَنِ الْعُیوب صلّی اللّٰہ تعالی علیہ والہ وسلّم نے فر مایا: کسی مومن پر تعنت کرنا اے قس کرنا اے تن کرمے دان ہے۔

(صحح البخاري، كمّاب الما يمان والنذور، باب من حلف بملة سوى ملة الاسلام الحديث ٧٢٥٢، ج٣، ص ٢٨٩)

حضرت سمرہ بن جندب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فریا یا: ایک دوسرے کواللہ کے غضب

(1559) وَعَنْ سَمُرَةً بْنِ جُنْلُبٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اور لعنت اور آگ کے ساتھ ملعون نہ کہو۔ اے ابوداؤر اور تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیاصد بیث حسن ہے۔

لَا تَلاَعَنُوا بِلَعُنَةِ اللهِ، وَلَا بِغَضَيِهِ، وَلَا بِالتَّارِ. وَلَا تَلاَعَنُوا بِلَعُنَةِ اللهِ، وَلَا بِغَضَيِهِ، وَلَا بِالتَّارِ. وَوَالُهُ اللهِ دَاوْدَ وَالرِّرُمِذِئُ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنُ حَسَنُ

تخريج حديث (سان ابوداؤد بأب في اللعن جلد 4، صفحه 430، رقم 4908 سان ترمذي، بأب ما جاء في النعنة جلد 4. ص 350 ، رقم 1976 البستدرك للعاكم، كتاب الإيمان، جلد 1، ص 66، رقم 150 مسلد امام احد، من حديث سمرة بن جدرب عن النبي، جدر 5، ص 15 رقم 20187 مصنف عبد بالرزاق، بأب اللعن، جلد 10، ص 412، رقم 19531)

مرح حديث: حكيم الأمّنة حصرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

لیعنی بیرنه کہو کہ تجھ پرخدا کی لعنت اللّٰہ کی پھٹکار، نہ ریہ کہو کہ تجھ پراللّٰہ کا غضب اللّٰہ کا قبر دغیر ہ العنت وغضب کی ہددی نہ کرونہ ریہ کہو کہ توجہتم میں جائے یا تیراٹھ کا نہ دوز خ ہو یا مجھے خدا دوز خ میں یا آگ میں ڈالے۔

خیال رہے کہ بیلعنت و پھٹکا راور ہیہ بدوعا تھی کی معین مسلمان کوئع ہیں غیر معین کوہی کے وصف سے لعنت کرنا ہالکل ج تزہے جیسے لَعُنَتَ اللهِ عَلَى الْكُنْدِیدِیْنَ رہے مشركین و كفارا گران كا كفر پر مرنا یقین سے معلوم ہوتو انہیں نام لے كرمعنت كرنا جائز ہے ورنہیں۔ بہر حال لعنت بدوعا تھیں کوئی خاص عبادت نہیں كہ اس كی عادت نے ڈیائے۔

(مِرْا ةُ السَّانِيُّ ، جَ ٢۪ ص ٢٨٢)

حفرت ابن مسعود کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: طعنہ زنی کرنے والا کعنت کرنے والا سے حیاء اور زبان دراز ایمان دار نہیں ہوتا۔ اسے ترمذی سے دوایت کیا اور کہا یہ حدیث سے۔

(1560) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا اللَّغَانِ، وَلَا اللَّغَانِ، وَلَا اللَّغَانِ، وَلَا اللَّغَانِ، وَلَا اللَّغَانِ، وَلَا اللَّغَانِ، وَلَا اللَّهُ مِنْ وَقَالَ: الْفَاحِيْنِ، وَلَا البَّرْمِيْنَى وَقَالَ: الْفَاحِيْنِ، وَلَا البَيْرِيِّ رَوَاهُ البِّرُمِيْنَى وَقَالَ: "حَلِيْدٌ مِنْ يَنْ فَعَسَرِمْ".

تخريج حدايث: (سان ترمذي بأب ماجاء في اللعنة. جل 4، ص 350 رقم 1977 الادب الهفر ذللبغاري. باب ليس المؤمن بالطعان. ص 16 رقم 29 معيح ابن حبان. باب فرض المؤمن بالطعان. ص 16 رقم 29 معيح ابن حبان. باب فرض الايمان. جلد 1 ص 421 رقم 192 مجمع الزوائد للهيثمي باب ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان. جلد 1، ص 280 رقم 347) الايمان. جلد 1 ص 421 رقم 280 رقم 347) مشرح حديث عليم المؤمن بالطعان عليه رحمة الحتان ال عديث كتحت لكهترين:

لین پر عیوب سیچ مسلمان میں نہیں ہوتے اپنے عیب نہ دیکھنا دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈ ھنا ہرایک کولعن طعن کرنا اسلامی شن ن کے خلاف ہے بیر حدیث بہت جامع ہے۔ بعض لوگ جانوروں کو، ہوا کو، گالیاں دیتے ہیں ، بعض کے ہ حضرات صی بہ کو گالیاں دینا عبادت ہے نعوذ باللہ بعض لوگ گائی پہلے دیتے ہیں بات پیچھے کرتے ہیں سب لوگ اس سے عبرت پکڑیں۔ (ہزا ڈالینا جج، ج۲ ص ۱۸۰) (1561) وَعَنْ أَبِى النَّهُ دَآءُ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَلْهُ عَنْهُ قَالَى: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا، صُعلَتِ اللَّغْنَةُ إِلَى السَّماءِ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا، صُعلَتِ اللَّغْنَةُ إِلَى السَّماءِ فَتُغْلَقُ آبُوابُ السَّماءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِيطُ إِرِلَى الْرَبْ فَتُغْلَقُ آبُوابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُلُ يَمِينًا الْرَبْ فَا الرَّبِي السَّماءَ دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُلُ يَمِينًا الْرَبْ فَا الرَّبِي السَّماءَ دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُلُ يَمِينًا وَيُعْمَلُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَا اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللللَ

حضرت ابودرداء فرا سے روایت ہے کہ رسوں اللہ فی نے فر مایا: بندہ جب کی چیز پرلعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسان کی طرف چڑھتی ہے تو اس کے آگے آسان کی طرف کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر زمین کی طرف الرق ہے تو اس کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر زمین کی طرف الرق ہے تو اس کے آگے زمین کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر الی ہوتو جب اسے حل کی استرفیس ماتا تو اس کی طرف جاتی ہے جس کولعنت کو گئی راسترفیس ماتا تو اس کے لائق ہوتو درست ورنہ وہ کہنے کی گئی اگر وہ اس کے لائق ہوتو درست ورنہ وہ کہنے والے کی طرف اوٹ جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

تخريج حليث (سأن أبو داؤد بأب في اللعن جلد 4، صفحه 429، رقم 4907 شعب الإيمان فصل و ممايحب حفظ البسأن منه الفعر بألاباء، جلد 4، ص 296، رقم 5162 مستدرالبزار، مستدراني الدوداء وطي الله عنه، جلد 2، ص 111، رقم 4084 كنز العبال حرف الباء، جلد 7، ص 264، رقم 8193)

مرح حديث: حليم الأمّت مفرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنان ال حديث كتحت لكهة إلى:

جیسے غیار دھواں وغیرہ بذات خوداو پر چڑھتے ہیں ایسے ہی لعنت و پھٹکارٹھی او پر چڑھتی ہے گھرا سے آسان میں داخلہ کی اجازت نہیں ہوتی کہ دہاں اس کامستحق کوئی نہیں۔

لہذا وہ اعنت زمین میں نہیں دھنس سی کہ وہاں بھی اس کا مستحق کوئی نہیں۔ خیال رہے کہ ابلیس اور اس کی وریت نہ تو
آسان میں رہتے ہیں نہ زمین کے اعدر بلکہ او پر ہی مارے بارے پھرتے ہیں لہذا اس فرمان پر کوئی غبار نہیں۔

لیعنی لعنت اس جیران پر بیثان چیز کی طرح دوڑتی گھوتی ہے جسے اپنا ٹھکا نہ معنوم نہ ہوا ور تل شھکا نہ کے لیے جیران
پر بیٹان گھوے یا بطور تمثیل ادشاد ہوا ہے یا واقعہ ایسے ہی ہوتا ہے کیونکہ ہمارے تمام قول وفعل ایک شکل وحال رکھتے ہیں۔
پر بیٹان گھوے یا بطور تمثیل ادشاد ہوا ہے یا واقعہ ایسے ہی ہوتا ہے کیونکہ ہمارے تمام قول وفعل ایک شکل وحال رکھتے ہیں۔
بہر حال بعنت یا تو ملمون پر بیڑتی ہے آگر وہ اسکا ائل ہو ور نہ خود لائن پر لبذ العنت کرنا چاہیے ہی نہیں۔ سوچو کہ ان کا
حال کیا ہوگا جو دن رات حضرات صحابہ پر تیرا اور لعن طعن کرتے رہتے ہیں ، ای طرح جو لوگ جانور وں کو ، دھوپ کو ، ہوا کو
لعنت کر دیتے ہیں ، بیار یوں کوکو ستے پیٹنے ہیں اس سب کا وبال خود ان پر بی پڑتا ہے۔ (بڑا ڈالن تی ، ۲۰ م ۲۰ ۸۰)

(1562) وَعَنْ عِمْرَانَ بُنِ الْخُصَدُنِ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْ عَمْرَانَ بُنِ الْخُصَدُنِ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا. قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَغْضِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَغْضِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى وَسَلَّمَ فِي بَغْضِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى وَسَلَّمَ فِي بَغْضِ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ الل

حضرت عمران بن حصین ﷺ موایت ہے کہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے۔ ایک افساری عورت ایک اللہ اللہ عورت ایک اکتا کراپنی

سواری کولعنت کی تورسول اللہ کے نے اس کوئن لیا فرمایا اس عورت کا سامان اتار لواور اس کی اوٹنی کو چھوڑ رؤیہ ملعون ہے۔ حضرت عمران کہتے ہیں کو یا کہ میں اب بھی اسے دیکھ رہا ہول کہ وہ لوگوں کے درمیان چل پھر رہی ہےاوراس کی کوئی پرواہ بیس کررہا۔ (مسلم)

نَاقَةٍ، فَضَجِرَتُ فَلَعَنَتُهَا، فَسَمِعَ ذَٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "خُنُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا ، فَإِنَّهَا مَلُعُونَةٌ قَالَ عَمْرانُ: فَكَأَيِّ ارَاهَا الْأَن تَمْشِى فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا آحَلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخويج حليث (صيح مسلم، بأب النهى عن لعن الدواب، جلل 8، ص 23. رقم 6769 السان الكبزى للبيهةي، بأب النهى عن لعن الدواب، جلل 8، ص 23. رقم 6769 السان الكبزى النهى عن لعن النهى عن لعن البية و 4816، وقم 10631 سان النساق الكبزى، بأب لعن الابل جلل 5، ص 252، رقم 8816 صيح ابن حبان بأب النعن، جلل 13، صفحه 50، وقم 5740 مسلل امام اجمال حديث عران بن حصين رضى الله عنه، جلل 4، ص 431، وقم 19883)

شرح مديث: رحمت بنا كربجيجا كيا

علماء کرام فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم نے مؤمنین میں سے کی کو برا مجالانہیں کہا بلکہ اس کے لئے رحمت اور کھی و عافر مائی۔ (میں سلم کتاب البر، باب من لعند النبی۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۲۷۱۹، میں ۱۱۳۲، مفہوما)
تر جمت اور کھی و عافر مائی۔ (میں سلم کتاب البر، باب من لعند النبی۔۔۔۔۔الخ، الحدیث اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم نے مجھی کسی عورت یا خادم پرلعنت نہیں ہیجی۔

(سیج مسلم، تناب الفضائل، باب مباعد تدلانام - ۱ - ۱ - ۱ الله و ۱۰۵۸ می ۱۰۵۸ می العن بدله مامرب)

ایک بارا پ صلّی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم جهاد کے موقع پر آپ صلّی الله تعالیٰ علیه و آله وسلّم سے عرض کی گئی: یارسول

الله عَرُّ وَجُلُّ وصلّی الله تعالیٰ علیه و آله وسلّم! اگر آپ ان پرلعنت بھیجیں؟ تو آپ نے ارشاوفر ماید: إِنْسَائِيعِثْتُ دَخْمَةٌ وَلَهُ

الله عَرُّ وَجُلُّ وصلّی اللّه تعالیٰ علیه و آله وسلّم! اگر آپ ان پرلعنت بھیجیں؟ تو آپ نے ارشاوفر ماید: إِنْسَائِيعِثْتُ دَخْمَةٌ وَلَهُ

الله عَدُّ لَقَانًا ترجمہ: مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

(ميح مسلم ، كماب البر، بإب المحى عن أمن العدواب وغيرها ، الله يث ٣ ٦٦ ، ١١٣)

لعنت خواہ حیوانات و جمادات پر کی جائے یاانسان پر ( مذموم ہے ) ہمر کا یہ یہ، راحتِ قلب وسینہ، سلطانِ ہاقرینہ صلّی الند تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فر مانِ نصیحت نشان ہے: اُلْمُؤْمِنُ کَیْسَ بِلَعَّانِ مَرْ جمہ: مؤمن لعنت کرنے والانہیں ہوتا۔

(حامع الترندي، ابواب البروالصلة ، باب ما جاء في اللعنة ، الحديث ١٩٧٧ ، ص ١٨٥٠)

حضرت سیّدُ نا حذیفه رضی اللّه تعالیٰ عندارشادفر ماتے ہیں: جوتوم کسی پرلعنت بھیجتی ہے تو اس پراللّه عُزّ وَجُلّ کاعذاب ثابت بوجا تاہے۔

حضرت ابوبرزہ نضلہ بن عبید اسلمی ﷺ ہے روایت ہے کہ ایک اڑکی ایک اونٹ پرسوارتھی۔اس پر (1563) وَعَنْ آئِنْ بَرْزَةَ نَضَٰلَةَ بَنِ عُبَيْدٍ الْاَسْلَيِيْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعَ الْقَوْمِ. إِذْ بَصُرَتُ بِالنّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، وَتَضَايَقَ عِلِمُ الْجَبْلُ فَقَالَتُ: عَلَيْهِ وَسَلّمَ، وَتَضَايَقَ عِلِمُ الْجَبْلُ فَقَالَتُ: عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ: "لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ". رَوَاهُ وُسَلّمَ: "لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ". رَوَاهُ مُسُلّمً

قَوْلُهُ: "حَلَّ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ اللاَّم: وَثِنَ كَلِمَةُ لِزَجْرِ الْإِبِلِ.

وَاعْلَمُ أَنَّ هٰلَا الْعَرِيْتَ قَلْ يُسْتَشْكُلُ مَعْنَاهُ، وَلَا إشْكَالُ فِيْهِ بَلِ نُهْرَادُ النَّهُى أَنْ لَعْنَاهُ، وَلَا إشْكَالُ فِيْهِ بَلِ نُهْرَادُ النَّهُى أَنْ لَتَعَاجِبُهُ مِلْكُ النَّاقَةُ، وَلَيْسَ فِيْهِ عَلَىٰ عَنْ بَيْعِهَا وَذُبُوعِهَا وَرُكُوبِهَا فِي غَيْرِ صُعْبَةِ النَّرِق صَلَّ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلَ كُلُّ ذُلِكَ وَمَا سِوَاةً مِنَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا النَّيِقِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهَا الله الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهَا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهَا الله الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهُ عَلَى مَاعُلُهُ الله الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله أَعْلَى وَالله أَعْلَى وَالله أَعْلَى الله أَعْلِه الله أَعْلَى المُعْلِي الله أَعْلَى الل

میر اور است بہاڑی وجہ سے بیکی ہوئی تو کہا: جل ۔ ویکھا اور است بہاڑی وجہ سے بیکی ہوئی تو کہا: جل ۔ اے اللہ!ال پر لعنت کر تورسول اللہ کے نے فرمایا: ایسی افٹنی ہمارے ساتھ نہ ہوجس پر لعنت کی گئی ہے۔ (مسلم)

حَل: حامبملہ پرزبرادرلام ساکن کے ساتھ اونٹ کوتیز چلانے کے لیے بولا جاتا ہے۔

اور جان لو کہ بعض اوقات اس حدیث کا معنی مشکل سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ مشکل نہیں بلکہ مراداس اونٹی کے آپ کے ساتھ رہنے سے تھی اس میں اس کو بیجنا' ذرح کرنا' رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنا اور اس پرسوار ہونامنع خبیں بلکہ ان باتوں کے علاوہ اور دیگر تصرفات بھی جائز ہیں۔ اس سے منع نہیں صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس افٹی کا جانامنع ہے۔ اس لیے کہ بیتمام تصرفات جائز ہی اس افٹی کا جانامنع ہے۔ اس لیے کہ بیتمام تصرفات جائز ہی اس افٹی کی ایک جائز ہی ایک ہیں۔ بعض سے منع کیا محیا تو بعض باتی ہیں لہذا جائز ہی رہیں۔ بعض سے منع کیا محیا تو بعض باتی ہیں لہذا جائز ہی رہیں۔ بعض سے منع کیا محیا تو بعض باتی ہیں لہذا جائز ہی رہیں گے۔

النابة، جلد 10. صفحه 766، وقريح مسلم، بأب النهى عن لعن النواب، جلد 8. ص 23، وقم 6771 جامع الاصول لابن اثير، بأب النابة، جلد 10. صفحه 766، وقم 8452)

شرح مديث: عام سي بات

ذرای بات پرکسی پرلعنت کرناایک عام می بات بن گئی ہے لعنت کا مطلب ہے: المطرہ من الوحدة اللہ کی رحمت سے دوری خصوصاً عوام میں یہ بیاری عام ہے اس حوالے چندا حاویث اکھٹی کی ہیں اللہ ما سک الملک ہم سب کوعمل کی توفیق عطافر مائے آمین ایک دوسرے پرلعنت رہیجو: سیدناسمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے پراللہ کی لعنت ،غضب اور دوز رخ کی بیٹ کارنہ جیجو۔ اس باب میں سیدنا ابن عباس، سیدنا ابو ہریرہ ،سیدنا ابن عمر اور سیدنا عمر ان بن حصین رضی اللہ تعالی عنبیم اجھین سے بھی اعادیث منقول ہیں سیدھ بیث حسن صبح ہے۔ (جامع ترزی: جلداول: حدیث نمبر 2062)

122-بَأَبُ جَوَازٍ لَعْنِ اَصْحَابِ الْهَعَاصِىٰ غَيْرِ الْهُعَيَّذِيْن

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (آلَا لَعُنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ) (هود: 18)

وَقَالَ تَعَالَى: (فَاكَنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنُ لَعُنَهُ اللهُ عَلَى النَّالِيهِ إِنْ الأَعراف: 44).

وَثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ الْوَاصِلَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَعَنَ اللهُ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَاللهُ سَتُوصِلَةً وَاللهُ قَالَ: "لَعَنَ اللهُ الكِلَ الرِّبَا وَاللهُ مَن غَيْرَ اللهُ اللهُ مَن غَيْرَ اللهُ مَن اللهُ مَن مَنَارَ الْأَرْضِ آئِى حُلُودَهَا، وَاللهُ قَالَ: "لَعَنَ اللهُ مَن اللهُ مَن ذَخَ لِغَيْرِ اللهُ مَن اللهُ مَن فَحَ لِغَيْرِ الله مَن اللهُ مَن اللهُ مَن اللهُ مَن اللهُ مَن اللهُ مَن اللهُ اللهُ مَن اللهُ اللهُولِ اللهُ ا

غیر معین گناہ گاروں پرلعنت کرنا جائز ہے

الله تعالیٰ نے فرمایا: ارے ظالموں پر خدا ک نت۔

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: منادی نے پکار دیں کے ایک کار دیں کے اللہ کی العنت ظالموں پر۔

اور سی احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالی بال لگانے اور لگوانے والی پر تعنت فرمائ اللدسود خور برلعنت فرمائ اورآب عديه اسل نے تصویر بنانے والول پرلعنت فرمائی اور آپ نے فرمایا: الثداس پرلعنت كرے جوزين كے عدمتى نشان كى جگه تنبديل كرے \_ يعنى اس كى حدود كواور آپ نے قر، يا: الله چور پرلھنت کرے جو انڈہ چوری کرتا ہے اور آپ نے فرمايا: الله الله يرلعنت فرمائ جو والدين پرلعنت كرتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ اس پر لعنت کرے جس نے غیر، للہ کے لیے ذرج کیا اور آپ نے فرمایا: جس نے حرم میں بدعت کا کام کیا یا کسی بدعتی کو پناه دی اس پر التد کی تمام فرشتول کی اور سب لوگول کی لعنت ہے۔ اور آپ نے فرمایا:اےالتدا ذکوان اور عصیہ نے للداوراس کےرسول کی نافرمانی کی۔اور بیر عرب کے تین قبائل ہیں۔اور آپ عليه السلام في يهود يول يرلعنت فرمائي جنهور في اي نبیوں کی قبرول کو مساجد بتایا اور آپ علیہ السلام ف عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوب کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پرلعنت فر الی۔ وَبَمِيْحُ هٰنِهِ الْأَلْفَاظِ فِي الصَّحِيْحِ ، بَغْضُهَا فِي صَحِيْتِي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ. وَيَعْضُهَا فِيُ أَحَدِهِمَا. وَإِنَّمَا قَصَدُتُ الْإِخْتِصَارَ بِالْرِشَارَةِ إِلَيْهَا. وَسَأَذُكُرُ مُعُظَمَهَا فِيُ ٱبْوَامِهَا مِنُ هٰلَا الْكِتَابِ إِنَّ شَاَّ اللَّهُ

123-بَأْبُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقِّ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَالَّذِينَنَ يُؤُذُّونَ الْمُؤْمِدِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَيُوا، فَقَلِ احْتَمَلُوا بُهُتَانًا وَإِنُّمُا مُّبِينًا) (الإحزاب: 58)

ناحق مسلمان كوگالي دیناحرام ہے

اور ميتمام الفاظ تيج بي بين اوربعض سيح بخاري صحيح

مسلم دونوں میں ہیں اور بعض ان میں کسی ایک میں ہیں

اور میں نے مختصراً ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور عنقریب

میں ان کوان کے متعلقہ با بوں میں ذکر کروں گاانشاءاللہ

ا الله تعالى نے ارشاد قرما يا: ور جوايمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور گھلا گناہ اینے سرلیا۔

· مشرح: حضرت صدرالاً فاضِل سيِّدُ ناموللينا محد تعيم الدين مُراداً بإدى عليه رحمة الله الهادى مُحرّاك العرفان بين اس كے تحت لکھتے ہیں: شانِ نُز ول: میآیت ان منافقین کے تن میں نازل ہوئی جوحضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کوایذ ا دیتے ٔ منصے اور ان کے حق میں بد کوئی کرتے ہتھے۔حضرت نضیل نے فر ما یا کہ کتے اور سور کوئھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کوایذادیناکس قدر بدترین جُرم ہے۔ (خزائن الع فان)

حضرت این مسعود مظارسے روایت ہے کہ رسول الله ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینافسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفرے۔ (متفق سیہ)

(1564) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِبَّابُ الْمُسْلِمِ فُسُونٌ، وَقِتَالُهُ كُفُرٌ". مُتَّفَقَّ

تخريج حلايث: (صبح البغاري بأب خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لايشعر، جلد 1. ص 27 رقم 48 معيح مسلم ،بأب بيأن قول النبي ﷺ.سبأب المسلم قسوق و قتاله كفر، جلل 1، ص 57، رقم 230 السان الكورى للبيهاي، بأب تحريم القنل من السلة. جلد 8. صفحه 20. رقم 16271 سان اين مأجه بأب في الإيمان جلد 1، ص 27. رقم 69 سان ترمذي. باب سباب المؤمن نسوق.جلد 5،صٍ 21، رقم 2635)

شرح حديث : حليم اللُّمَّت حضرت مفتى احمد يا دخان عليه رحمة الحمَّان ال حديث كِتحت لكهة بين: کفریا جمعنی کفران نعمت یعنی ناشکری ہے،ایمان کا مقابل یعنی بلاقصور مسلمان کو برا کہنا اور بلاقصور اس سے زنا بھڑنا ناشكرى ہے يا كفركا ساكام ہے يا اےمسلمان ہونے كى وجدے مارنا يتينا يانا جائز جنگ كوحلال سجھ كركرنا كفرو بے ايراني

ے۔(مرقات) (مراہ الناجج، جهم ١٨٥)

(بناری)

تخويج حدايث (صبح بخارى، بأب ما ينهى من السباب واللدن، جلد 5. ص 224، رقم 5698 الإداب للبيهقي، بأب الإعراض عن الوقوع في اعراض البسلمين ص 69، رقم 123 جامع الإصول في احاديث الرسول، الفصل الاول في ذمر المعدة، جدد 14 من 140، رقم 8438 جمع الزوائد للهيشي، بأب فيمن لعن مسلما أاور مالا يكفر، جلد 8، ص 141، رقم 13015 مسلما مام احد، حديث البشائع عن أني بن كعب رضى الله عنه، جلد 5، ص 181، رقم 1611)

شرح حدیث جبیم الْاُمَّت حَفرت مِفتی احمد یارخان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں! مقصد میہ کہ کسی مسلمان کو کافریا فاسق نہ کہو کیونکہ اگر وہ واقعی کافریا فاسق ہوا تب تو بیالفظ اس پرصادق آوے م ورنہ کہنے والے پر کہ یہ کہنے والایا کافروفاسق ہوجاوے گایا کافروفاسق کہنے کاویال اس پر پڑے گا۔

(مِرْا قَالَمْنَا جِي مِنْ ٢ ص ١٥١)

حضرت ابوجریرہ کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فر مایا: کہ (جب) دوآ دمی آیک دوسرے کو اللہ کے دار مایا: کہ (جب کو والوں کا حمناہ ابتداء کرنے کا کا مناہ ابتداء کرنے والے ہول تو دونوں کا حمناہ ابتداء کرنے والے برہے یہاں تک کہ مظلوم حدظلم سے زیادہ جواب و سے ۔ (مسلم)

(1566) وَعَنُ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللهُ تَسَابًانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئ مِنْهُمَا حَتَى الْبَادِئ مِنْهُمَا حَتَى الْبَادِئ مِنْهُمَا حَتَى الْبَعْدِي الْبَعْدُ مِنْهُمَا حَتَى الْبَعْدُ مِنْهُمَا حَتَى الْبَعْدُ مِنْهُمَا حَتَى الْبَعْدُ مُنْهُمَا مَنْهُمَا مَنْهُمُ اللهُ ا

تخريج حدايث: (صيح مسلم، بأب النهى عن السباب، جلد 8. صفحه 20، رقم 6756 الادب الهفرد للبخارى، بأب البستبان مأقالا فعل الاول، ص 153، رقم 424 السان الكيزى للبيهةي، بأب شهادة اهل العصيبة، جلد 10. صفحه 235 رقم 21617 مجمع الزوائد لمهيشي، بأب في المستبين، جلد 8. صفحه 144، رقم 13024 مسند أبي يعلى، مسند انس بن مالك، جلد 7 صفحه 250. رقم 4259، رقم 4259، رقم 4259)

شرح حدیث: دسویں قسم: گالی دینا

ا مام اہل سنت الشاہ مولا نا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فر ماتے ہیں: اسی طرح کسی مسلمان جاہل کو بھی ہے اذان شرعی گائی دینا حرام طعی ہے۔

رسول الله الله تعالى عليه وملم قر ات إن

سباب البسلم فسوق روالا البخارى ومسلم - والتزمنى والنسائى وابن ماجة والحاكم عن ابن مسعود رض الله تعالى عنه- (ميح مسلم كتاب الايمان باب باب السلم فوق قدى كتب خاند كراجي الهمه) (ج مع الترزي ابوب البرواصلة ما جاء في الشخ الين كيني ويل ١٩/٢) (منن النهاج الواب الفتن التج اليم معيد كم ين كراجي ١٩٥٧) مسلمان مدي كان ما شاور المعلمة ما حاد الموراكم في المن مسعود رضى المسلمان من الكناه كبيره مير (السرايام سنادى مسلمين في كان في المن ما حداد و حاكم في المن مسعود ضى

مسلمان کوگانی وینا گناه کبیره ہے (اسے امام بخاری مسلم، ترفدی، نسائی، ابن ماجداور حاکم نے ابن مسعود رضی الله تعالی عندہ دوایت کیا۔ ت الله تعالی عندہ دوایت کیا۔ ت اور فرماتے بین صلی الله تعالی علیہ وسلم:

سپاپ البسلم كالبشرف على الهلكة، روالا الامأم احبد - داليزار عن عبدالله بن عبرد دنى الله تعالى عنهما بسند چيد-

(الترغیب والتربیب بحوالدالبزارالترهیب من السباب واللعن مصطفی البانی معرس ۱۷۲۸) مسلمان کوگالی دینے والا اس مختص کی مانند ہے جوعنقریب بلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ (اسے امام احمد اور بزار نے عبداللہ بن عمر ورضی اللہ تعالٰی عنہما ہے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔) اور فرماتے ہیں مسلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من إذى مسلباً فقد اذان ومن إذانى فقد اذى الله دواة الطبراني في الاوسط عن انس دفى الله تعالى عنه بسند حسن - (الم الاوسط عديث ٢٦٣٣ مكتبة العارف رياض ٢٤٣/٣) منه تعالى عنه بسند حسن - (الم الاوسط عديث ٢٦٣٣ مكتبة العارف رياض ٢٤٣/٣) جس في مسلمان كوايذ ادى الله تعالى كوايذ ادى اورجس في مجمع ايذ ادى الله تعالى كوايذ اوى (اسعاما مطراني في الاوسط عن سنده من كسات هده مرت السرضي الله تعالى عنه سعر وايت كيا ميد)

( نتاوي رضويه، ج١٢ م ١٢٧)

حضرت سیدنا عبدالله بن عمرورضی الله عندسے مروی ہے کہ مرور کونین صلی الله علیہ وسلم نے فر مایا: مسلمان کوگالی دینا خود کو ہلا کت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ (الترغیب والتر ہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۱۳،۳ سم ۱۳۱۳)

حضرت ابوہریرہ کے پاس لایا گیااس نے شراب بی آدمی کورسول اللہ کے پاس لایا گیااس نے شراب بی ہوئی تھی۔ آپ کے نے فرمایا: اس کو مارو۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: ہم میں سے کوئی اے ہاتھ سے مار نے والا تھا اور کوئی جوتے سے مار نے والا اور کوئی

(1567) وَعَنْهُ، قَالَ: أَنَّ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِرَجُلٍ قَدُ شَرِبَ قَالَ: "اضربوهُ قَالَ النَّهِ وَسَلَّمَ، بِرَجُلٍ قَدُ شَرِبَ قَالَ: "اضربوهُ قَالَ النَّهُ وُسَلَّمَ، بِرَجُلٍ قَدُ شَرِبَ قَالَ: "اضربوهُ قَالَ النَّهُ وَالضَّارِبُ بِتَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِتَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ. فَلَمَّا الْصَرَفَ، قَالَ يَعْضُ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ. فَلَمَّا الْصَرَفَ، قَالَ يَعْضُ الْقَوْمِ: أَخُزَاكَ اللهُ إِنَّ قَالَ: "لَا تَقُولُوا هَلَا، لاَ الْقَوْمِ: أَخُزَاكَ اللهُ إِنَّ قَالَ: "لَا تَقُولُوا هَلَا، لاَ الْقَوْمِ: أَخُزَاكَ اللهُ إِنَّ قَالَ: "لَا تَقُولُوا هَلَا، لاَ

کیڑے ہے مارنے والا تھا جب وہ جدا ہوا تو ہم میں سے کی نے سے مارنے والا تھا جب وہ جدا ہوا تو ہم میں سے کی نے کہا تجھے اللہ رسوا کرے۔فرمایا: بیرنہ کہوتم اس کے خلاف شیطان کی مددمت کرو۔ (بیری)

تُعِينُنُوا عَلَيْهِ الشَّيْظِيِّ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

شرح حديث عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے ہيں: \* منظم بر لعن في رفق مرسود

شراب انگوری لیعنی خمر پی تھی جیسا کہ بعض روایات میں لفظ خمر ہے۔(مرقات)اور ظاہر رہے ہے کہ بس جوتے سے نہ مارا ہوگا جس سے اس کاجسم نجس ہوجائے ،جوتے سے مارنا اظہار غضب اور اظہار ذلت کے لیے ہے کہ بیٹل بہت ذلیل ہے۔

ادراسے زبان سے برا بھلا کہو یہ تھم استحافی ہے اور پہلاتھم اضر بوہ وجو بی تھا کیونکہ شرا بی کو مار کی مزادینا واجب ہے زبان سے ملامت کرنامستحب سبحان اللہ! خود برانہیں کہتے لوگوں کواس کا تھم دیتے ہیں ،خودتو معافی کی دعا نمیں دیتے ہیں ہم جیسے مجرم بھی ان کے کرم میں ہیں۔

معلوم ہوا کہ مسلمان کو ہر گناہ میں اللہ تعالٰی کے خوف کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم بھی چاہیے کہ حضور ہمار سے اعمال پر خبر دار ہیں ہمار سے گنا ہوں کو حضور و یکھ رہے ہیں اللہ تعالٰی فرما تا ہے: دَیکُوْنَ الوَّسُولُ عَلَیْکُمُ شَعِیْدُا۔ اعلٰ حضرت قدس سرہ نے کیا خوب فبر مایا۔ شعر

دن آئبو میں کھونا مجھے شب نیند بھر سونا تجھے میں شرم نی خوف خدا ریجی نہیں وہ بھی نہیں وہ بھی نہیں اور بھی نہیں اس طرح ہر نیک عمل میں رب تعالٰی کی رضا اور حضور کی خوشنو دی کی نیت کرنی چاہیے رب تعالٰی فرما تا ہے: وَاللّٰهُ وَ مَنْ اِللّٰهُ اَحَدُی اَنْ یُرْهُ وَ وَ حضور کو جمار کی نیکیوں سے خوشی ہوتی ہے۔

د نیامیں یا آخرت میں یا دونوں جگہ لیعنی اس نے بجائے ملامت کے بددعا کی ، بجائے تفییحت کے نفیجت کی۔ اس رحمت والے نبی نے اس غمول کے دور کرنے والے رسول نے۔(مرقات)جس کا دامن ستاری ہم سب مجرموں کے لیے پھیلا ہوا ہے۔

( تجھے امتدر سوا کر ہے ) کیونکہ تمہاری اس بد دعا کا مطلب تو بیہوا کہ بیہ بار بارشراب بیا کرے اور سزا پایا کرے شیطان تو نیمی جا ہتا ہے کہتم تو شیطان کی آرز و بوری ہونے کی دعا کر رہے ہو۔

یعنی بول کہوکہ الہی اس کی گزشتہ شراب نوشی وغیرہ کومعاف فر مااور آئندہ گناہوں سے بیخے نیک ای ل کرنے کے تو نیق دے اس پررحم فرما۔ یا ارحم الراحمین اس محالی کا صدقہ کہ مجھ سیاہ کا ربد کر داراحمہ یار پر بھی رحمت فرما میری گزشتہ بدکاریوں کو بخش آئندہ نیکیوں کی تو فیق دے۔ آمین! (مڑا ڈالمناجج، ج۵س ۵۲۳)

(1568) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ اللهِ الناسے بی روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہیں نے صلی الله علیہ و مسلّم یقُولُ: "مَنْ قَنَفَ مَمْلُولً مُسلّلُولًا الله الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ: "مَنْ قَنَفَ مَمْلُولًا مُسلّلُولًا الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ: "مَنْ قَنَفَ مَمْلُولًا الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ: "مَنْ قَنَفَ مَمْلُولًا الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ اللهُ

بِالرِّلْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَثُّ يَوْمَ الْقِيْمَةِ. إِلاَّ آنُ يَكُونَ كَالِّ أَنْ يَكُونَ كَالَ يَكُونَ كَالَ اللَّا الْأَالَ اللَّا اللَّالَ اللَّهُ اللَّلُولِ اللَّالَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

پر زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے روز حد لگائی اس پر قیامت کے روز حد لگائی جائے گائی کے اس نے کہا (تو جائے گائی اگر وہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ اس نے کہا (تو خَنَ جَائے گا) (منت طبیہ)

تخريج حديث (صبح بخارى بأب الهرمن قلف بملوكه جلد 6، صفحه 251. رقم 6466 صبح مسلم. بأب التغليظ على من قلف مملوكه بالرداد و 409 من قلف مملوكه بألزنا، جلد 5، صفحه 92، رقم 409 المستنبرك للحاكم، كتاب الحنود جلد 6، صفحه 409. رقم 8108 مؤطأ أمام مالك، بأب مأجاء في اللعان جلد 2. صفحه 567، رقم 1178 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1675 مؤطأ أمام مالك، بأب مأجاء في اللعان جلد 2. صفحه 507، رقم 1676 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1676 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1676 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1675 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1678 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1675 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1675 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1675 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1675 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4، صفحه 507، رقم 1675 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4 معدول 177 سان ابوداؤد بأب في حق المعدوك، جلد 4 معدول 177 سان ابوداؤد بأب في حق المعدول 177 سان 1

شرح حدیث جلیم الگامّت حضرت مفتی احمد یا رفان علید رحمنة الحنان اس عدیث کے تحت لکھتے ہیں: غالبًا مملوک سے مرادلونڈی ہے اور ہوسکتا ہے کہ لونڈی غلام دونوں ہوں۔ خیال رہے کہ آزاد مسلمہ عفیفہ عورت کوزنا

علم سوت سے مرادوروں ہے اور ہوس ہے دوروں ما موروں ہوں۔ حیاں رہے داراد سمد معید ورت ورہ کا تہمت لگانے والے پر حدقذف ای ۸۰ کوڑے جاری ہوتے ہیں ، مملوکہ لونڈی کو تہمت زنالگانے والے کو بیمز انہیں ہوتی ، سرکار فر مارے ہیں کہ اسے بیمزا قیامت ہیں تمام خلق کے سامنے کی جائے گی جس سے وہ رسوا بھی ہوگا اور سزایاب بھی ، بال اگر واقعی لونڈی غلام زانی ہول تو پھر الزام لگانے والے کوسزانہ ہوگی کہاں نے بچ کہا تھا۔ علما وفر ماتے ہیں کہ لونڈی غلام کو تھی مرافز میں مرتفز پر ہے غلام چاہے کھل ہو یا ابھی اس میں شائبہ غلامیت ہوجیسے مکا تب یہ لونڈی غلام کو تہمت لگانے پر اگر چہ صرفیمی مرتفز پر ہے غلام چاہے کھل ہو یا ابھی اس میں شائبہ غلامیت ہوجیسے مکا تب یہ مرکمی کو تہمت لگانے پر صرفیمی۔

بیحدیث احمد البودا وَد ، تر مذی نے بھی روایت کی ، حاکم نے متدرک میں حضرت عمر وابن عاص سے مرفویٰ روایت کی کہ اگر مولی یازانیہ یا کہ اسے دانی کہ کر بکارے اسے بھی قیامت میں کوڑ نے آگیس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو عصر میں اپنے بچوں یا لوکر دل کوٹرای کہ دیتے ہیں کہ بیا تکی مال کوتہمت ہے زبان قابو میں رکھنی جا ہیں ۔

(يزافالناح، حصص ۲۹۸)

مردوں کوناحق اور کسی شرعی مصلحت کے بغیر گالم گلوچ کرناحرام ہے اور مصلحہ تہ بڑی ہے کہ کسی عقی اور نیست مغی

اور مصلحت شرعی میہ ہے کہ کسی بدعتی اور فی سق وغیرہ کی بدعت اور فسق وغیرہ کی بدعت اور فسق وغیرہ کی بدعت اور فسق وغیرہ سے پیروی کرنے سے لوگوں کو بچانا اور اس میں وہی احادیث ہیں جو ماقبل باب میں گن ہیں۔

حضرت عائشہ ﷺ ے روایت ہے آپ فران

124-بَأَبُ تَخْرِيُمِ سَبِّ الْأَمُوَاتِ بِغَيْرِ حَقِّ وَّمُصْلِحَةٍ شَرُّعِيَّةٍ

وَهِى التَّحْنِيرُ مِنَ الاقْتِدَاء بِهِ فِي بِلْعَتِهِ، وَفِسُقِه، وَأَخْوِ ذٰلِك، وَفِيْهِ الْأَيْةُ وَالْإَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبُلَه.

(1569) وَعَنْ عَأَلِشَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

ہیں کہرسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شرکان کوکال شدو کیونکہ وہ اپنے کیے کو بی چکے ہیں۔ (بناری)

قَالَتَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الْامُوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَلُ اقْضُوْا إِلَى مَا قَلَّمُوا". رَوَالْالْبُغَادِيْ.

تخريج حدايدف: (صيح بفارى بأب مايدى من سب الامواحد جلد 1، ص 469، رقم 6516 الاداب للبيدي باب الدي عن سب الامواح، صفحه 167، رقم 282 المستدرك للحاكم، كتاب الجنائز، جلد 2، صفحه 11، رقم 1419 سان الدارمي باب في النهى عن سب الاموات، جلد 2، ص 311، رقم 2511 سان النسائي الكبزي، بأب الدي عن سب الاموات، جلد 1، ص 630، وم 2063)

## شرح حدیث: مرے ہوئے مسلمان کو برائی سے یا دکرنا

مرنے والے مسلمان کو بڑائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اِس فیمن میں دوفر امین مصطفے صلی اللہ اللہ اللہ اللہ واللہ وسلم ملائظہ ہوں: (1) اینے مردوں کو بڑانہ کہو کیونکہ وہ اپنے آئے بھیجے ہوئے اعمال کو بھی جی ہیں۔ تعالی علیہ فالہ وسلم ملائظہ ہوں: (1) اپنے مردوں کو بڑانہ کہو کیونکہ وہ اپنے آئے بھیجے ہوئے اعمال کو بھی جی ہیں۔ (بخاری جام مدیث ۱۳۹۳)

(2) اسیخ مُردول کی خوبیان بیان کرواوران کی بُرائیوں سے بازرہو۔(سُنن تربندیج۲ص۳۱۳ صدیث۱۰۱۱) حضرت علامہ محمد عبد الرء وف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے ہیں: مردے کی غیبت زندے کی غیبت سے برز ہے، کیونکہ زندہ مخص سے مُعاف کروانامکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانامکن نہیں۔

( نَيْنِ الْقَدِيرِ لِلْمُناوِي جَامِ ٢٦٥ عَمِيَّ الْحِديثِ ١٥٨)

# غستال مُردے کی بُرائی بیان نہ کرے

## مرنے کے بعد بلندآ دازے کلمہ بردھا!

مرتے وقت ان کی ذبان میں کلمہ نہ لکلا الوگوں نے ان پر جاور ڈال دی اور جبیز و تکفین کا انتظام کیا ، جب سب لوگ بائمر نکلے تو بعضوں نے بطور طبعن کے کہا کہ ظاہر میں نہایت متنی شنے اور مرتے وقت ذبان سے کلم بھی ندلکا ، اس بات سے تمام ماجر بین کورنج مواء استے میں مولا تا مرحوم نے دولوں یا کال کوسمیٹا اور بآواز بُلند کلمہ پڑھا، جب لوگوں سے کا لوس میں آواز 

مرے ہوئے کا فرکی غیبت

شارح بخارى مفتى شريف الحق اميرى عليد رحمة الله القوى لكعة بين المقارك برائي بيان كرني جائز بها كرچه وه مركت موں البت اگر مرنے والے كفار كے الل وعمال مسلمان جوں اور ان كے كافير مال باب ، أصول ( ليعنى دادا وغيره ) كى فرائى كرنے سے آئبيں! يذا پنچ تواس ہے بچاضر وری ہے كهاب به إيذائے سلم ہے!ورمسلمان كوايذا دينا جائز نہيں۔ (نُوحَهُ الْعَارِي ج٢ ص ٨٨٨)

125 بَابُ النَّهِي عَنِ الْإِيْلَاء

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَالَّذِينَى يُؤَذُّونَ الْمُؤْمِنِكُنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَلِ احْتَمَلُوا بُهُتَانًا وَإِنْمُنَا مُّبِينًا.

(1570) وَعَنْ عَبُدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَائِهِ وَيُدِيِّهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا تَلَى اللَّهُ عَنَّهُ".

مشرح حديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحمّان ال حديث كي تحت لكهة إين:

آپ عمروابن عاص ابن دائل کے بیٹے ہیں،اپنے والدے پہلے ایمان لائے،آپ نے ہی حضور صلی القدعليه وسلم ک اجازت سے احادیث تکھیں،جن کی تعداد سات سوہے۔بڑے عالم،بڑے متّی عابد شے،آخر میں نابینا ہو گئے تھے، سالا جيطا نف يامصر مين وفات بهوني \_ (مرقات)

یعنی کامل مسلمان جولغة شرعًا برطرح مسلمان جو، وه مؤمن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنه، چغنی وغیرہ نہ کرے بھی کونہ مارہے پیٹے ، نہاں کے خلاف کچھتحریر کرے سیحدیث اخلاق کی جامع ہے۔مسلمانوں کی سلامتی كاذكر خصوصيت سے اس ليے فرمايا كر بعض صورتوں بيس كفار سے لڑنا بھڑنا ، انبيس براكہنا عبادت ہے۔ يہال ضمّا غيبت

تکلیف پہنجانے سے ممانعت کا ذکر

الله تغالی نے فرمایا: اور جوایمان واسلے مردول اور عور توں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا محمناه اینے سرلیا۔

حضرت عنبداللہ بن عمرو بن العاص 🧠 ہے روایت ہے کہ رسول اللہ 🍇 نے قرمایا: مسلمان وہ ہے کہ دوسرے مسلمان اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ و سلامت رہیں اور مہاجروہ ہےجس نے اللہ تعالیٰ کے منع كيے ہوئے كاموں كوترك كرديا۔ (متنق مليه)

۔ واذیت مراد ہے۔اس حدیث کا مطلب منہیں کہ ظالم مسلمان کا فرہے ، یارحم دل کا فرمسلمان ہے۔ لیعنی کامل مہا جروہ مسلمان نے جوتزک وطن کے ساتھ ترک گناہ بھی کرے یا گناہ چھوڑ نا بھی لغۃ ہجرت ہے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔ (بڑا ڈالنا جج ، ج ا ص م)

تخريج حليث (صيح مسلم، بأب الوفاء بهيعه الخلفاء الاول قالاول، جلده، ص18, رقم 4882 الاداب للبيهة، بأب لا يومن احد كم حتى يحب الافيه مأبحب لنفسه، ص63, رقم 110 جامع الاحاديث للسيوطي، حرف الميم، جلد 17، صفحه 370، رقم 45274 المحجم الاوسط للطبر الي من اسمه عبد بالرحن، جلدة، ص84, رقم 4741 سان النسائي، ذكر ما على من بأيع الامام و اعطأت جلد 4، صفحه 431، رقم 7814)

شرح حدیث: مومن کی محرمت کعبے سے بڑھ کر ہے سُنتن ابن ماجہ میں ہے: خاتم الخرسلین ، رَخمَۃ لُنعلمین صلّی اللّہ تعالیٰ علیہ فالہ وسلّم نے کعبہ معظمہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: مومن کی محرمت نجھ سے زیادہ ہے۔ (سُئن ابن ماجہج ۳۵ ص۱۹ صدیث ۳۹۳۲) کامل مسلمان کی تعریق

سركار مدينه منوره الرمكة مكر مصلى الله تعالى عليه المرسلم كافر مان عظمت نشان ب: المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِمٍ -

لینی مسلمان دہ ہے کہاں کے ہاتھ اور ڈبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔( صَحِح بُغاری ج مص ۱۵ صدیث ۱۰) دائر ہائیمان سے نکل جائے کا خطرہ

کامل مسلمان ؤبی ہے جو ذبان سے کسی کوگالی شدے، بلااجازت شرعی کسی کو بُراند کے ،کسی کی غیبت نہ کرے ،کسی کو قوف نہ کہے ،کسی کی غیبت نہ کسی کو گالی شدے کسی کو تفایف نہ دے ،کسی کی دل آزار کی نہ جو قوف نہ کہے ،کسی کے عیب کو نہ کھولے ،کسی کا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسی کو تفایف نہ دے ،کسی کو تفاید بے جاکا نشانہ نہ بنائے ، جو تحق ایسانہ ہوا بلکہ لوگوں کو اُس نے ہرطر ح کسی نہا اجازت شرعی کسی کو نہ مارے کسی کی طرف ایڈاء دینے والے انداز سے اشارہ کیا ، ہر شخص اُس سے نگ و ہیز ارد ہا

تو وہ فض کامِل مسلمان نہیں ہے، ایمان اس کے دل جس مضبوط نیس ہے، انظال کے دقت احتی ل ہے کہ متعا ذاللہ عَوَّ وَجَلَّ اللہ عَوْ وَجَلَّ وَحَمْلُ وَحَمْلُ وَحَمْلُ وَاللهُ عَلَانَ عَالَبِ آجائے اور ہر طرح ہے اُسے وسوسے ڈالے اور مُعا ذَاللہ عَوَّ وَجَلَّ وَحَمْلُ وَجَلَّ وَحَمْلُ وَاللهُ عَلَا وَجَلَّ وَحَمْلُ وَاللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الل

(فيبت كى تباه كاريال م ٥٩)

## باہمی بغض قطع تعلقی اور ہے رحمی سے ممانعت کا ذکر

الله تعالى في مرمايا: مسلمان مسلمان بهائي وي -

اوڑ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:مسلمانوں پر نرم اور کا فردل پر سخت۔

اور الله بنتائی نے قرمایا جمتد الله کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کا فروں پر سخت ہیں اور آپس ہیں نرم دل۔

حضرت انس مظافات سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ ایک نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ کرو آپس میں حسد نہ کرو ہا ہم ایک دوسرے کو پیٹے نہ دکھا و ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرواورا ہے اللہ کے بندو بھائی ہونے جا کہ میں ایمان دار پر حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے ۔ (متنق طیہ)

## 126 بَابُ النَّهُي عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّقَاطُعِ وَالتَّكَابُرِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخُوَةً) (الحجرات: 10)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ آفِلَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ آعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ) (البائدة: 54)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (مُحَمَّدُ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِيثَنَ مَعَهُ آشِدًا عَلَى الْكُفَّادِ رُحَمَّا مُنْكَهُمُ)(الفتح: (29.

(1572) وَعَنُ أَنْسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّيْ فَلَا صَلَى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّيْ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿لَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿لَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَعَاسَلُوا ، وَلَا تَنَا طُعُوا ، وَلَا تَقَاطُعُوا ، وَلَا تَعَلَّمُ اللهُ الْمُعْلِمِ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُعْلَمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُعْلَمُ اللهُ الل

تخريج حليث: (صيح بخارى باب ماينهى عن التحاسد جلد 5، صفحه 225، رقم 5718 صيح مسلم بأب النهى التحاسد والتباغض جلد 8، صفحه 4910، و 4912 مسلد

انى يعنى، مستد السين مالك. جلد 6، صفحه 294. رقم 3612 مستد امام احد، مستد السين مالك. جلد 3، صفحه 165، رقم 12714)

مشرح حدیث: امام الل سنت الشاه احمد رضاخان علیه دحمة الرحمن فنا و کی رضویه بیس ایک جگدفر ماتے ہیں: مسلم ن سے بلا وجہشر کی کینہ و بغض رکھنا حرام ہے اور بلامصلحت شرعیہ تنین دن سے زیادہ ترک سلام و کلام بھی حرام ہے، رسول ایڈ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرمائے ہیں:

لاتهاغضوا ولاتحا سدوا ولاتدابروا وكونواعبا دالله اخوانا

بغض ندر کھو،حسدا ورغیبست نہ کرواور اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہوجاؤ۔

( صحیح البخاری باب البحرة حدثنامطبوعة قديمي كتب خاند كراچي ١٩٤/٢)

اور فرمات بين صلى الله عليه وسلم:

لايحل لمسلم ال يهجرا عالا فوق الثلث

كسى مسلمان كے لئے جائز بيس كدووسرے بھائى سے تين دن سے زائدسلام وكلام قطع كرے۔

(میح ابخاری، البحرة حد شاال مطبوعة قديمي كتب خاند كرا چي ۲ /۲۹۷)

اور من بكنا خصوصاً برسر بازار معصيت ونسق ب صديث بيل برسول للمسلى الله تعالى عليه وسلم فرمات بين: ليس المومن بالطعان ولا الفعاش -

مومن طعن كرف والأجين بوتا اور نه بى فخش بكتاب \_ (جامع التر مذى باب ماجاء فى الغية مطبوعه اجن كبنى كتب خانه رشيديد ولى ١٩/٢) (منداحم بن منبل باب منده بدالله ابن مسعود رضى الله عند مطبوعه وارا الفكر بيروت ا /٥٠٥) ( فروي رضويه ٢٠٠٠ من ٥٢٥)

(1573) وَعَنْ آنِ هُرَيْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولُ اللهُ عَنْهُ: آنَ مُسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُفْتَحُ الْبُوَابُ الْبُتَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَانُ ويَوْمَ الْخَبْيِسِ، فَيُغُفَّرُ الْبُوْبُ الْبُعْقِيلِ، فَيُغُفَّرُ الْبُعْقِيلِ، فَيُغُفَّرُ الْمُثَنِّ عَبْدٍ لَايُقَرِكُ بِاللهِ شَيْعًا، إلاَّ رَجُلًا كَانَتَ لِكُلِّ عَبْدٍ لَايُقْرِكُ بِاللهِ شَيْعًا، إلاَّ رَجُلًا كَانَتَ بِينهُ وَبَيْنَ آخِيْهِ شَعْناءُ فَيُقَالُ: آنْظِرُوا هٰلَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِعا! وَيُهُ مِنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهُ وَاللهِ مَنْ اللهُ وَاللهِ مَنْ اللهُ وَاللهُ وَاللهِ مَنْ اللهُ عَمَالُ وَلَى يَصْطَلِعا! وَاللهِ مَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهِ مَنْ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُولِ اللهُ ا

 ہیں اور روایت کے بقیہ وہی الفاظ وہی ہیں جواو پر ذکر کیے سمتے ہیں۔

تخريج حديدة: معيح مسلم، باب النهى عن الشعداء. جلد 8، ص 11، رقم 6709 الإداب للبربيق، باب في هجرة البسلم إلها في الرين ص 135، رقم 231 الادب البقرد للبغاري، باب الشعداء، ص 148، رقم 411 مؤطأ امام مالك، باب ماجاء في البهاجرة جلد 2، ص 908، رقم 1618 سن ترمذي بأب ماجاء في البعباجرين، جلد 4، ص 373، رقم 2023)

شرح مديث: عليم الأمَّت مفرت منتى احمد يارخان عليد حمة الحنّان ال مديث كتحت لكهة إلى:

چونکہ جنت کے طبقے بہت ہیں ہر طبقہ کاعلیٰجدہ دروازہ ہے اس لیے ابواب جمع فرمایا ممیایا نور جنت ہی کے بہت دروازے ہیں جیسا کہ دوسری روایت ہیں ہے۔ جنت کے بعض دروازے وہ ہیں جوسال بھر تک ہر دوشنبہ و جمعہ کو کھلتے ہیں بعض دروازے وہ ہیں جوسال بھر تک ہر دوشنبہ و جمعہ کو کھلتے ہیں ابدا سے حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ہے کہ ہر رمضان میں کھلتے ہیں لبذا سے حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ہے کہ ہر رمضان میں ودروازے کھلتا میں بیدروازے کھلتا مام رحمت ومغفرت کے لیے ہیں۔

لایشهان بیانله سےمراد ہے مؤمن ہوناور نہ جومشرک نہ ہوگر ہوکا فروہ بھی نہ بخشا جاد ہے گا ،عداوت سے مراد دنیاوی فمنی ہے۔

ظاہر میہ ہے کہان دونوں مخصوں کی مغفرت کے پرموتوف ہے جب کہان میں سے سی کی کوشش نہ کی کیکن اگر ایک نے توسلح کی کوشش کی مگر دوسراراضی نہ ہوا ہوتو اس دوسرے کو نہ بخشا جاویے گااس میں تمام وہ قیو دیا در کھوجوا بھی پہلے عرض کی جانچکی ہیں۔

بیصدیث بخاری نے اپنی کتاب ادب المفرد میں اور ایودا وُورّ مذی نے بھی ان بی سے روایت فر مالی۔ (مرقات) معدیث بخاری نے اپنی کتاب ادب المفرد میں اور ایودا وُورّ مذی نے بھی ان بی سے روایت فر مالی۔ (مرقات) معرفی معرفی معرفی میں معرفی اور ایودا وُورّ مذی کے بعد معرفی میں معرفی میں معرفی میں معرفی معرفی معرفی معرفی م

حسد کی حرمت کا بیان کسی صاحب نعمت ہے اس کی نعمت سے زوال کی آرزو کرنے کا نام حسد ہے جاہے وہ نعمت دینی ہو یا دنیاوی۔

الله تعالی نے فرمایا: کیا توگوں سے حسد کرتے ہیں اس پرجواللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔
اس پرجواللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔
اور پچھلے باب میں حضرت انس کی حدیث اس باب سے تعلق گزر پھی ہے۔

127 - بَابُ تَخْرِيْهِ الْحُسَّلِ وَهُوَ تَمَيِّىٰ زَوَالُ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا، سَوَاءً كَانَتْ لِعُمَّةَ دِيْنِ آوُ دُنْيَا.

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (اَمَر يَعْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا اَتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ) (النسام: 54) وَفِيْهِ حَدِيْتُ أَنْسِ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبُلَهُ. حضرت ابوہریرہ کی سے ردایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کیونکہ حسد نئیدوں کو بول کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی یا خشک میماس کو کھا جاتا ہے ۔ (ابوداؤد)

(1574) وَعَنُ آنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّا كُمْ وَالْحَسَلَهُ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّا كُمْ وَالْحَسَلَهُ وَالنَّارُ وَإِنَّا الْحَسَلَ الْحَسَلَاتِ كَبَا تَأْكُلُ النَّارُ وَإِنَّ الْحَسَلَاتِ كَبَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَسَلَاتِ كَبَا تَأْكُلُ النَّارُ النَّارُ الْحَسَلَاتِ كَبَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَسَلَاتِ كَبَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَسَلَاتِ كَبَا تَأْكُلُ النَّارُ النَّارُ الْحَسَلَاتِ الْحَسَلَاتِ كَبَا تَأْكُلُ النَّارُ النَّارُ الْحَسَلَاتِ الْحَسَلَاتِ الْحَسَلَاتِ الْحَسَلَاتِ اللهُ الْمُعَلِّدِ الْحَسَلَاتِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ اللهُ الْحَسَلَ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاتِ اللهُ عَلَى الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَاقِ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ اللّهُ عَلْمُ الْحَسَلَ الْمُعَلِّلُ الْمُعَلِقِ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْمُعَلِّلُ الْمُعَلِّلُ الْمُعَلِّلُ الْمُعَلِّلَةُ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَلْمُ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْمُعَلِّلُ الْمُعَلِّلُ الْمُعَلِّلُ الْمُعَلِّلُ الْمُعَلِّلُ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْعَلْمُ الْمُعَلِّلُ الْحَسَلَ الْحَسَلَ الْحَلْمُ الْعَلْمُ الْحَلْمُ الْحَسْلَ الْحَسَلَ الْحَسْلَ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَسْلَ الْحَسْلَ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْمُعَلِّلُ الْمُعِلَى الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْمُعْمِلُ الْحُلْمُ الْحَلْمُ الْمُعْمِلُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحُلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْمُعْمُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْمِلُ الْحَلْمُ الْحَلْمُ الْمُعْلِ

تخريج حليث (سان ابوداؤد، بأب في الحسد، جلن 4، صفحه 427، رقم 4905 الإداب للبيبقي، بأب ترك الحسد، والإمر بالاستعاكة من شرحاسد، ص 66، رقم 115 جامع الأول لاين اثير، الكتاب الخامس في الحسد، جلب 3، ص 625 رقم 1963، مسلا عبدا بن حميد، من مسلد أبي هريرة رضى الله عنه، صفحه 418، رقم 1430 مشكّوة المصابيح، بأب السلام، الفصل الأول، جلد 3 صفحه 92، رقم 5040 مشكّوة المصابيح، بأب السلام، الفصل الأول، جلد 3 صفحه 92، رقم 5040 م

شرح حدیث: حکیم الاً مَّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ' یعنی حسد و بغض ڈربعہ بن جاتا نیکیوں کی بربادی کا یعنی حاسد ایسے کام کر بیٹھتا ہے جس سے نیکیاں ضبط ہو جاویں، حاسد و بغض والے کی نیکیاں محسود کو وے دی جائمیں گی بیخالی ہاتھ رہ جادے گا۔ خیال رہے کہ کفر وار تداد کے سواء

کوئی گناه مؤمن کی نیکیاں بر بازنیں کرتا ، بال نیکیوں سے گناه معاف، وجاتے ہیں، رب فرماتا ہے زاق الْحَسَلَةِ یُدُو بُنَ السَّیّاتِ۔ (اشعہ) اس حدیث کی بناء پرمعتزلہ نے کہا ہے کہ بعض گناموں سے نیکیاں بھی مث جاتی ہیں گر غلط کہا کیونکہ اس

حدیث کا وہ مطلب ہے جوہم نے عرض کیا اس حدیث کی اور بہت توجیہیں کی گئی ہیں۔(دیکھومر قات)

(يرا والناتي من ٢٥٠٥)

ٹوہ لگانے اور دوسرے کے ناپیند کرنے کے باوجوداس کی بات سننے کی ممانعت کا ذکر باوجوداس کی بات سننے کی ممانعت کا ذکر اللہ تعالیٰ کا درشاد ہے: اور عیب نید ڈھونڈو۔

128-بَابُ النَّهُي عَنِ التَّجُسُّس وَالتَّسَهُّعِ لِكُلاَمِرَ مَنْ يَّكُرُهُ اسْتِمَاعَهُ لِكُلاَمِرَ مَنْ يَكُرُهُ اسْتِمَاعَهُ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَلَا تَجَسَّسُوا) (الحجرات:

.(12

مثر ت: حضرت صدرالاً في ضل سيّدُ تا مولئينا محمد فيهم الدين مُرادا آبادى عليه دحمة الله الهادى خُرُوائن العرف في ميں اس كے تحت لكھتے ہيں: يعنى مسلمانوں كي عيب جوئى نہ كرواوران كے تُجيب حال كى جتبو ميں نہ رہو جے الله تعالٰی نے اپنی ستاری میں کہ مجھپایا۔ حدیث شریف میں ہے گمان سے بچو گمان بڑى جھوٹى بات ہے اور مسلمانوں كى عیب جوئى نہ كرو،ان كے ساتھ مرص وحد بغض ، ہے مروتی نہ كرو،ان كے بندو بھائى ہے ،اس وحد بغض ، ہے مروتی نہ كرو،الے الله تعالٰی كے بندو بھائى ہے دہوجیسا تہمیں تھم دیا گیا،مسلمان مسلمان كا بھائى ہے ،اس برظلم نہ كرے ،اس كورسوانہ كرے ،اس كى تحقیر نہ كرے ، تقوٰى يہاں ہے ، راور يہاں كے لفظ سے اپنے سينے كی طرف اشادہ فرمایا) آدمی کے لئے يہ برائی بہت ہے كہ اپنے مسلمان بھائى كوتھر ديكھے ، ہر مسلمان کے لفظ سے اپنے سينے كی طرف اشادہ فرمایا) آدمی کے لئے يہ برائی بہت ہے كہ اپنے مسلمان بھائى كوتھر ديكھے ، ہر مسلمان

مسمی پر در مرب سے اساکا خوں بھی ہوئی کی تروجھی وائی کا مال بھی وابعہ خوالی تنہار ہے تا موں اور مور تو ہی اور فلوں پر نظر میں فریون جین تعمار ہے دنوں پر نظر فرونا ہے۔ از ہوری تا مم احدیث جو رندود نیا بیل دوم ہے لی یا دوج کی '' تا ہے اللہ خونی روز تی مت اس کی پر دویوشی فریائے گا۔ او خزائن امرون '

وَقَالَ اللّهُ تَعَالَى: ﴿ وَالَّذِينَ يُؤَدُّونَ الْمُؤْمِنِينَ اللّهَ الله الله الله عَلَى فَرَما إِنَّ وَوَاوَّكَ جَوَ المَانَ وَارَم وَاللّه وَقَالَ اللّهُ تَعَالَى: ﴿ وَاللّهُ وَالْمُومِنِينَ اللّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اللّهُ الْمُؤْمِنَاتِ وَارْعُورَوْلَ كُوادَيت وَسِيّة إِلَى اللّه الحَتَمَانُوا المُحالِقِ المُتَمَانُوا المُحالِقِ اللّهُ وَاللّهُ ولَا اللّهُ وَاللّهُ واللّهُ وَاللّهُ وَالل أَلّا وَاللّهُ وَاللّهُ

(1575) وَعَنْ آنِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللّهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمُ وَالظّنَ قَالَل الظُّنَ آكُنَبُ الْحَدَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمُ وَالظّنَ قَالَل الظَّنَ آكُنَبُ الْحَدَيْهِ وَلا تحسّسوا وَلا تَجَسّمُوا وَلا تَعَاسَدُوا، وَلَا تَعَاسَدُوا، وَلا تَعَاسَدُوا، وَلا تَعَاسَدُوا، وَلا تَعَامَدُا اللّهِ إِخُوانًا تَبَاعَضُوا، وَلا تَعَالَدُ اللّهِ إِخُوانًا لَمَا الْمَرْكُمُ اللّهُ اللّهِ الْحُوانًا عَبَادَ اللّهِ إِخُوانًا عَبَادَ اللّهِ إِخُوانًا عَبَادَ اللّهِ إِخُوانًا عَبَادَ اللّهِ إِخُوانًا عَبَادَ اللّهِ الْحُوانَا عَبَادَ اللّهِ الْحُوانَا عَبَادَ اللّهِ الْحُوانَا عَبَادَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

حضرت ابوہریرہ مؤی سے روایت ہے کہ رسول
اللہ کے نے فرہایا: اپ آپ کو ہرگمان سے بی و کیونکہ
گمان سب سے جموئی بات ہے اور ندح مل کرو اور نہ
جاسوی کرواور ایک دوسرے پر بزھنے کی کوشش نہ کرو
اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرواور ایک ووسرے سے
بغض ندر کھواور ایک ووسرے سے بغیرہ مست پھیرواور اللہ
کے بندو بھائی بھائی بن جا وجس طرح تم کورسول ابند کے
نے بندو بھائی بھائی بن جا وجس طرح تم کورسول ابند کے
مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا
مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا
خون اس کی عزت اور اس کا مال یقینا اللہ تعالی تمہارے
جسموں اور تمہاری صورتوں کوئیس دیکھتا بلکہ تمہر رے
مسلمان اور تمہاری صورتوں کوئیس دیکھتا بلکہ تمہر رے
مسلمان اور تمہاری صورتوں کوئیس دیکھتا بلکہ تمہر رے
مسلمان اور تمہاری صورتوں کوئیس دیکھتا بلکہ تمہر رے

اور آیک روایت میں ہے آیک دومرے سے حسد نہ کرواور آیک دومرے سے حسد نہ کرواور آیک دومرے سے حسد نہ کرواور آیک دومرے پر اور محسوں کرنے کی کوشش نہ کرو اور آیک دومر سے پر وھوکہ ویے کے لیے بولی نہ دو اور ایک اللہ کے مبندو بھائی بھائی بھائی بن جاؤ۔ (یؤری)

اورایک روایت ہیں ہے کدایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کو پیٹے نہ کرو اور ایک

وَلِيَّ رِوَايَة: لَا تَقَاطُعُوْا. وَلَا تَمَايَرُوْا. وَلَا تَمَايَرُوْا. وَلَا تَبَاغَضُوْا. وَلَا تَبَاغَضُوْا. وَلَا تَبَاغَضُوْا. وَلَا تَبَاغَضُوْا. وَلَا تَبَاغُوا لَا يَعْمَالُهُ إِنْ وَكُونُوْا عِبَادَ اللّهِ إِخْوَانًا .

دوسرے سے بغض نہ کرواور ایک دوسرے سے سینہ کرواور ایک دوسرے سے سینہ کرواور اسانی بھائی بن جاؤ۔ (سلم)
کرواور اسے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ (سلم)
اور ایک روایت میں ہے کہ ایک دوسرے کونہ چھوڑ داور تم ایک دوسرے پر بیجے نہ کرو۔ (سلم)
امام سلم نے بیرسب روایات بیان کی جیں اور ن
میں سے اکثر امام بخاری نے ذکر کی ہیں۔

وَفِي رِوَايَةٍ: "وَلَا تَهَاجَرُوْا وَلَا يَبِعُ يَغْضُكُمُ عَلْ بَيْعِ بَغْضٍ".

رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِكُلِّ هٰذِيهِ الرَّوَايَاتِ. وَرَوَى الْبُغَارِ ثُي آكُتُرَهَا.

شرح حدیث: بدنگمانی کرنے والوں کی توبہ

علامه عبدالقد بن اسعد یافعی علیه رحمة الله الوالی ( اَلْمُعَوّ تَی ۲۸ ه و ) لکھتے ہیں: ایک صاحب علم وقصل بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک سودا گر تھا جواولیائے کرام حمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں بد کلامی کیا کرتا تھا۔ پچھ عرصہ بعد ہیں نے ای شخص کو اولیائے کرام حمہم اللہ تعالیٰ کی صحبت میں دیکھااور کسی نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنی ساری دولت انہیں پر کٹا دی ہے۔ میں نے اس سودا کر سے اِس تبدیلی کی وجددریافت کی تو اس نے بتایا: میں غلطی پرتھااوراس کا اِحساس مجھے اِس طرح ہوا کہ ایک مرتبه جمعه کی نماز کے بعد میں نے حضرت سیّد نا بشر حانی علیه رحمة الله الهادی کودیکھا که بَهُت جدی میں مسجد سے نکل رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ دیکھوتو سہی میخض بڑا اُسُو ٹی کہلاتا ہے اور تھوڑی ویر کے لئے مسجد میں رُکنے کو تیار نہیں۔ میں نے سب مچھ چپوڑ ااورا ہے دِل میں کہا: دیکھوں توسہی کہ یہ کہاں جاتے ہیں؟اوران کے پیچھے بیٹے چپے چل دیں۔انہوں نے بازار ہر کر تان بائی سے زم زم روٹیاں خریدی، میں نے سوچا شونی صاحب کودیکھئے زم زم روٹیاں لے رہے ہیں ،اس کے بعد آپ نے کہاب والے سے ایک درہم کے کہابٹریدے۔ بیدد کچھ کرمیراغصہ اور فُرُ وں ہوا۔ وہاں سے وہ طوائی کی ڈ کان پر ہنچ اورا یک درہم کا فا نُو د دلیا۔ میں نے دِل میں ثھان لی کہ انہیں خرید نے دو ، جب بیاسے کھانے میٹھیں گے تو میں ان کا مزہ کر کرا کروں گا۔مب چیزی فریدنے کے بعد انہوں نے جنگل کی راہ لی۔ میں نے سوچا انہیں بیٹھ کو کھ نے کے لئے . شاید ہز د زارادر پنی کی تلاش ہے پُنانچہ میں ان کے پیچھے لگار ہاحتی کہ عَصْر کے وقت آپ ایک گاؤں کی معجد میں پہنچے ، جہاں ایک نیار آ دمی موجود تھا۔ آپ اس کے مرہائے بیٹھ کرا ہے کھاٹا کھلانے لگے۔ میں تھوڑی دیر کے بے وہاں ہے چلا " کمیا اور گا ذن کی سیر کونکل گریا۔ جب میں واپس **لوٹا تو**حضرت ابشر حاقی علیہ رحمۃ القدالحیا دی وہاں نبیس نتھے۔ میں نے اس بیارے آپ نسیدر ممتہ اللہ الحادی کے بارے میں یو چھا تو اس نے بتایا کہ وہ بغداد چلے گئے۔ میں نے یو چھا: بغداد بہاں ے کتنی دور ہے؟ اس نے بتایا: تقریباً ۱۲ میل میری زبان سے نگلازاناً بدو وَانّا اِلْیَهِ راجِعُونَ۔ مجھے اپنے کئے پر بہت پچھتہ دا ہوا۔میرے پلے اتنے پیسے ندیتھے کہ سواری پر جاؤں اور ندجہم بیں آئی سکت کہ پیدل جو پہنچوں۔اس بیار نے مشوره دیا که حضرت بشر حافی علیه دحمة الله الهادی کے آنے تک یمبیں رہو۔ چنانچہ میں دوسرے جمعہ تک وہیں رکار ہو۔

ا کلے بعد الہارک منرت ہشر حالی علیہ رقمۃ اللہ المعادی امانا کے الرج سے بنار کے پاس بنتی ۔ جب آپ است کھانا کھا ہے تواس نے کہانا سے ابواھر الیخف گرشتہ ہمو آپ کے بیٹی یہاں آیا تھا اور بفتہ ہمر سے بہیں پر اہوا ہے است والیس پہنچا دیجئے ۔ حفرت ہشر حافی علیہ رحمۃ اللہ المعادی نے جال سے میری طرف دیکھا ور بو تھا: میر سے ساتھ کیوں آئے ہے جب بیان ہیں نے کہا: مجھ سے نظمی ہوگئی۔ فرمایا: میر سے بیٹی بیٹی بیٹی بیٹی بیٹی جا آؤ۔ بیس ان کے جیج جا آرب کی کہ خرب کے وقت ہم شہر کے قریب حالی ہے انہوں نے میرے محلے کے بارے بیس بوجھا اور میر سے بتانے کے بعد فرمانے لگے: جا واور دوبار وابیان کرنا۔ بیس نے کہا تاب وقت سے اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے بارے بیس بدگوئی سے تو ہرکی اور ان کی حمیت اختیار کرکی اور اب ای پرقائم رہوں گا ، ان ہا واللہ غز وَجُل ۔

(روض الريامين والعكابية السابعة والثلاثون بعد المنتحين بص٢١٨ منخصاً)

#### جب جام برابرآ كربيها

> (1576) وَعَنْ مُعَاوِيَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْهُسُلِمِيْنَ ٱقْسَلُ اللهُ "إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْهُسُلِمِيْنَ ٱقْسَلُ اللهُمُ اوَ

حضرت معاویہ ﷺ؛ ہے روایت ہے کہ میں نے سٹا کہ رسول اللہ ﷺ نے فر مایا: تواگر مسلمانوں کے عیب تلاش کرے گاتوان کوخراب کر دے گایا قریب ہے کہ تو ان کوخراب کردے۔ بیرہدیث سے سے اسے ابوداؤر نے اسٹادشج کے ساتھ روایت کیا۔

كِلْتَ أَنْ تُفْسِلَهُمْ ". حَدِينَكُ صَّمِينَحُ رَوَالُا أَبُو دَاوْدَبِالسُنَادِ صَمِينِح.

تخريج حديث (سان ابوداؤد بأب في النهى عن التجس، جله 4، صفحه 423، رقم 4890 السان الكبزى للبيهق بأب ماجاء في النهى عن التجس، جله 8، صفحه 373، رقم 38078 صيح ابن ، بأب الغيبة ، جله 13، صفحه 72، رقم 5760 مسند الشاميين للطبراني حديث ثور عن راشه بن سعد المقرى جله 1، ص 272، رقم 473 كنز العبال للمتقى، آداب الإمارة ، جله 5 و فعده 943، وقم 3436، وقم 3436، وقم 3436)

شرح حديث: عليم الأمّنة حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان اس عديث كي تحت لكهة بين:

ظاہریہ ہے کہ اس فرمان عالی میں خطاب خصوص طور پر جناب معاویہ ہے کیونکہ آئندہ یہ سلطان بننے والے ہے تھے تو اس غیوب دال محبوب سلی اللہ علیہ وسلی ہے ہیں ان کو طریقہ سلطنت کی تعلیم فرمادی کرتم بادشاہ بن کرلوگوں کے خفیہ عیوب نہ ڈھونڈ ھاکرنا درگز راور حتی الامکان عفووکرم سے کام لیزا اور ہوسکتا ہے کہ روئے خن سب سے ہو کہ باپ اپنی جوان اولار کو، خاوند اپنی بیوی کو، آثا اپنے ماتحتوں کو ہمیشہ شک کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بدگرانیوں نے گھر بلکہ بستیاں بلکہ ملک اجباز فران خاص میں اور لوگوں کی خوبیاں فرانے برب تعالی فرما تاہے نواق بیخت الطبق افتح اور فرما تاہے نوکز تنجینٹ ٹوا ہم اپنے عیب ڈھونڈ میں اور لوگوں کی خوبیاں فرانے کرنا سلطان کے لیے طرور کی ہے میال رہے کہ بہاں بلاوجہ کی بدگرانی کرنا سلطان کے لیے ضرور کی ہے ، جاسوی کا محکمہ ملک رانی کے لیے لازم ہے۔ (یزا ڈالنانج، جوم میں ۱۹۰۷)

(1577) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنهُ: الله أَنِي بِرَجُلٍ فَقِيلَ لَهُ: هٰنَا فَلَانُ تَقُطُرُ لِحُيتُهُ خَمُرًا، فَقَالَ: إِنَّا قَدْ مُهِيئًا عَنِ التَّجَسُّسِ، وَلَكِنُ إِنَ تَخُطُّةَرُ لَنَا شَيْحٌ، نَأْخُذُ بِهِ. حَدِيثُ حَسَنَ صَعِيبُح، رَوَاهُ ابُو دَاوْدَ بَالسِّنَادٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

حضرت ابن مسعود کے سے روایت ہے آپ کے پاس ایک آ دمی لا یا گیا ہے فلال ہے اس کی داڑھی ہے شراب کے قطرے گرد ہے ہیں فرما یا جمعیں جاسوی ہے مشراب کے قطرے گرد ہے ہیں فرما یا جمعیں جاسوی ہے مشع کیا گیا ہے لیکن آگر ہمارے لیے پچھ ظاہر ہوتو ہم اس پرگرفت کریں گے۔ بیحد یث حسن سیح ہے ہا ہے ابود وُد بیشرط بخاری کے مطابق سند سیح کے مہاتھ روایت کیا

تخريج حليث (مصنف ابن اني شيبة. بأب في الستر على الرجل و عون الرجل لافيه، جلى 9, ص 86, رقم 27100 المعجم الكبير للطنزال حديث عبدالله بن مسعود جلى 9. ص 350، رقم 9741 سنن ابوداؤد بأب النهى عن التجس جدى 423، وقم 423 رقم 4892) حدة 423 مصنف عبدالرزاق بأب التجس جلى 10. صفحه 232، رقم 18945)

شرح حدیث: بھائی بھائی بن جاؤ

برگمانی شخصس کی طرف بلاتی ہے اور تبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قرمایا:

لاَتَجَسَّسُوا وَلا تَتَقَاطَعُوا وَلاَتُكَا بَرُدُا وَكُونُوا عِبَادَاللهِ إِخْوَانَا ــ

ایک دوسرے کی جاسوی نہ کرونہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرواور نہ بی ایک دوسرے سے بیٹے بھیرواور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ (میچ مسلم جلد ۳ ص ۳ اس کتاب البروالصلة )

دوسروں کی خبریں معلوم کرنا اور آئھوں ہے دوسروں کو جھا نکنا تجسس کہلاتا ہے جبکہ پردہ پوشی اور دوسروں کے عیب ہے ا ہے اپنے آپ کو فاعلم اور غافل رکھنا ویندار لوگوں کا شیوہ ہے اور بڑی بات پر پردہ ڈالنے اور اچھی بات کو ظاہر کر نے کے سلطے میں یہ بات کا فی ہے کہ دعامیں ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کی جاتی ہے۔کہا جاتا ہے:
یا میں اُفلیم زائے جینے کی و میں تکو الگفیائے ہے۔

اے وہ اجواچھی ہات کوظا ہر کرتااور بری بات پر پردہ ڈالتاہے۔

اوروہ مخص اللہ تعالیٰ کے ہاں بیندیدہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہوجب وہ رب ہونے کے باوجود عیبوں پر پروہ ڈالنے والا ، گناہوں کو بخشنے والا ہے بندوں سے درگز رکرتا ہے توتم کیسے اس مخص سے درگز رنہیں کرتے جو تمہاری مثل یاتم سے بلند مرتبے والا ہے؟ اور ہرگز تمہا رابندہ یا مخلوق نہیں۔ (نینانِ اِحیاء العلوم س۲۸۶)

بلاضرورت مسلمانوں کے متعلق برگمانی سے ممالعت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فر مایا: اے ایم ن والو بہت گمانوں سے بچو جیٹک کوئی تمان گناہ ہوجا تا ہے۔

> قَالَ اللهُ تَعَالَى: (لِمَا يُهَا الَّذِيثُنَ أَمَنُوا الْجَتَيْبُوَا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعُضَ الظَّنِّ إِثْمَّ (الحجرات: 12).

مشرح: حضرت صدرالًا فاضِل سِیّدُ ناموللینا محرفیم الدین مُرادآ بادی علیه رحمة الله الهادی فَرَدَاکُ العرفان میں اس کے فحت کیستے ہیں:

مسئلہ: مومنِ صدلح کے ساتھ بڑا گمان ممنوع ہے ، ای طرح اس کا کوئی کلام س کر فاسد معنیٰ مراد لیمنا ہا وجود ہید کہ اس کے دوسر ہے بچے معنیٰ موجود ہوں اور سلمان کا حال ان کے موافق ہو، بیجی گمانِ بدیس داخل ہے۔ سفیان تو ری رضی دہند تعالٰی عنہ نے فرما یا گمان دوطرح کا ہے ، ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہددیا جائے ، بیا گر مسلمان پر بدی کے سمتھ ہے گناہ ہے ، دوسرا میر کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے ، بیا گرچہ گناہ نیس گراس سے بھی دل خافی کرنا ضرور

مسئلہ: گمان کی کئی تشمیں ہیں، ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک مستحب وہ مومنِ صالح کے ساتھ نیک گم ن ایک ممنوع حرام وہ دنلہ کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ بُرا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسقِ معنن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آئے ہوں۔ (خزائن العرفان)

(1578) وَعَنْ أَنِي هُرَيْوَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمُ وَالطَّنَّ، فَإِنَّ الطَّنَّ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمُ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَ الْكَنْبُ الْحَدِيثِيثِ". مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ وَالظَّنَّ وَالظَّنَ الْخَالِيثِيثِ". مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ وَالظَّنَّ وَالظَّنَ الْخَالِيثِيثِ الْحَدِيثِيثِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ مِن عَدِيثَ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ الْمُعَلِيثِيثِ السَّلَمُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ الْمُعَلِيثِيثِ السَّلَمُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَ اللهُ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَالطَّنَّ اللهُ اللهُولِي اللهُ الله

حضورا قدس ملى الله تعالى عليه وسلم قرمات بين:

ثلاث لم تسلم منها هذا الامة الحسد و الظن والطيرة الاانبئكم بالمخرج منها اذا ظننت قلا تحقق واذا حسدت قلاته واذا تطيرت فامض، روالا رسته في كتاب اليان عن الامام الحسن البصرى مرسلا ووصله ابن عدى عن الى هريرة رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بلفظ اذاحسدتم قلاتبغوا واذا ظنتم قلاتحققوا واذا تطيرتم فامضوا وعلى الله فتوكلوا الله

تین خصاتیں اس امت سے نہ جھوٹیں گی، حسد، بدگمانی اور بدشگونی، کیا جس شخص ان کاعلاج نہ بتا دوں، بدگمانی

آئے تہواں پر کاربند نہ ہواور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کراور بدشگونی کے باعث کے سے کام رک ندر ہو

(اس حدیث کورستہ نے کہاب الایمان عیں امام حسن بھری سے بے ذکر صحابہ سے روایت اور ابن عدی نے

متصل ابو ہر رہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فر ما یا جب تمصارے ول میں حسد آئے

تو زیادتی نہ کرواور بد گمانی آئے تو اسے جمانہ دواور بدشگونی آئے تو رکونیس اور اللہ ہی پر بھر وسہ کرو۔ ت)

دیٹ اس کی کورستہ افر مالہ ہیرون سے الایمان عدیث ۵۹ موسسۃ افر مالہ ہیروت ۲۱/۲ میں انہ کوالہ عدمی الیم بریرو

مسلمانوں کی تحقیر حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے اہل یمن ایک قوم دوسری سے مذاق نہ کرے ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ مورتوں سے عورتیں مذاق کریں ۔ قریب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ موں اور تم اپنے نفوں طعنہ مت دو اور ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکاروا یمان کے اور ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکاروا یمان کے بعد میرسے نام فسن ہیں اور جس نے تو بہنہ کی تو ایسے لوگ

130 بَابُ تَحْرِيُمِ إِحْتِقَارِ الْمُسُلِمِيْنَ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (يَا مَيُهَا الَّذِينَ اَمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمُ مِّنْ قَوْمٍ عَلَى اَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمُ وَلَا نِسْخَرُ قَوْمُ مِّنْ قَوْمٍ عَلَى اَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمُ وَلَا نِسْاءً عَلَى اَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا يَسَاءً عَلَى اَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا يَسْتُ لَمُ يَلُمُ وَلَا تَنَابَرُوا بِالأَلْقَابِ بِنُسَ تَلْمِنُوا الْمُونَ الْمُعَلَى وَمَن لَمْ يَتُبَ اللهُمْ الظّالِمُونَ بَعْدَ الْإِنْمَانِ وَمَن لَمْ يَتُبَ اللهُمُونَ الْمُحْرَاتِ: 11) فَانُولُوكَ هُمُ الظّالِمُونَ (الحجرات: 11)

بى ظالم بيں۔

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَيُلُّ لِكُلِّ مُمَزَةٍ لَّمَزَةٍ) (الهمزة: 1).

حضرت ابوہریرہ ﷺ ہے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا: کسی آدمی کا اتنا برا ہونا کافی ہے کہوہ اللہ ﷺ مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (مسلم ) یہ صدیث تفصیل ہے جیجے گزر چکی ہے۔ .

(1579) وَعَنُ آئِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَحَسُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَحَسُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَحَسُبِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَحَسُبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُو

شرح مديث: تكبر كسي كيتي بي

اَ بِيْ سَيْ كَانَ وَتَقَيْرِ جَانَا تَكُبُّرُ كَهِلَا تَا بِ، تَكَبُّرِ الكَ تَوخُود رَام بِمزيداس كَى وجه سے فيبت كا گناه بھى سرز و ہوتا ہے۔ مغرورا دى جس كوتقير جانا ہے اُس كى بنى اُرُ اتا ہے الله عَزَق وَجَلَّ بِاره 26 سورةُ الْجُر ات آيت نمبر 11 ميل فرما تا ہے: يَا لَيْهَا الّذِيْنَ المَنْوُ الا يَسْجَى قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَلَى آنْ يُكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاعٌ مِنْ فِيسَاءَ عَلَى اَنْ يَكُنَّ هَيْرًا مِنْهُنَّ " (ب 26 الحَدُرات 11)

ترتھ۔ کنزالا بمان: اے ایمان والو! ندمردمردوں ہے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہننے والوں سے بہتر ہوں اور ندمور تیں عورتوں سے، دورنیس کہ وہ ان ہننے والیوں سے بہتر ہوں۔

كسى كوحقارت سيدمت ديجھو

حضرت سیّد ناا مام احمد بن نجر مُنگی هَافِعی علیه رحمة اللهِ القوی ای آیت کے تحت فرماتے ہیں: سُخ یہ سے مُرادیہ ہے کہ میں کہ جس کی بنسی اڑائی جائے ، اُس کی طرف حقارت ہے دیکھنا۔ اس حکم خداوندی عَرَّ وَجَلَ کا مقعد بیہ ہے کہ سی کو حقیر نہ سی جھو، ہوسکتا ہے وہ اللہ عَرَّ وَجَلَّ کے فرد کی حقید بیہ ہے ہیں مانون یا دہ مقر بہ ہو۔ پُنانچ ہر کارا بدقر ار، شافع روز شار، پاذن پر دردگار دوعالم کے مالیک و مختار عَرَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ فالہ وسلّم کا فرمانِ خوشبود ارہے: کتنے ہی پریشان علیہ فالہ وسلّم کا فرمانِ خوشبود ارہے: کتنے ہی پریشان حال، پراگندہ بالوں اور چھٹے پرانے کیٹروں والے ایسے ہیں کہ جن کی کوئی پرواہ نہیں کرتائیکن اگروہ اللہ عَرِّ وَجَلَّ برکی بات کی شم کھالیں تو وہ خروراہے پورافر مادے۔ (مئننِ ترمِدی ہوسی موسوں مدیث سے ۱

حضرت ابن مسعود ﷺ ہے رواجت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرمایا کہ وہ آ دی جنت میں داخل نہ ہو گائیس کے دل میں ذرّہ برابر تکبر ہے توایک آ دی نے

(1580) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنُخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ قِبْنُ كِبْرٍ! فَقَالَ رَجُلُ: إِنَّ الرَّجُلُ يُحِبُّ أَنُ يَّكُونَ ثُوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعُلُهُ حَسَنةً، فَقَالَ: "إِنَّ اللهَ جَوِيْلُ يُحِبُ الْجُهَالَة الْكِبُرُ: بَطَرُ الْحَقِ، وَغَمُطُ النَّاسِ" - رَوَالاَمُ سُلِمُ.

وَمَعْلَى اللَّهُ الْحَقِيٰ كَفَعُهُ الوَحْمُ طُهُمُ اللَّهُ الْحَقِقَ اللَّهُ اللَّالَّ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ ال

کہا کہ آ دمی اپنے کیڑے اپنے جوتے اچھا ہونا پندگرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ جمال وارا ہے جمال کو پنر فرما تاہے۔ (مسلم)

بطرالحق حق کوٹالنا۔غمظھھ ان کوحقیرہ ننار اس کا بیان اس سے واضح ترباب الکبر میں گزراہے۔

مشرح حديث وطبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكه بن :

ایعنی جس کے ول میں رائی برابر تورایمانی ہووہ ہمیشہ رہنے کے لیے دوزخ میں نہیں جاوے گالہذا حدیث واضح ہے۔ ایمان سے مراونتیجدا بیان ہے اورآگ میں جانے سے مراد بیٹنگی کے لیے جانا ہے، ایمان میں زیادتی کی ناممکن ہے تورایمان میں ممکن ہے۔

اس فرمان عالی کے چند معنی ہوسکتے ہیں: ایک ہے کہ دنیا جس کے دل جس رائی برابر کفر ہووہ جنت جس ہرگزنہ جاوے گا۔ کبر سے مراد اللہ ورسول کے سما ہے خرور کرنا ہے کفر ہے۔ دوسرے بیکہ دنیا جس جی دل جس رائی کے برابر غرور ہوگا وہ جنت جس اولا نہ جائے گا۔ تیسر ہے ہے کہ جس کے دل جس رائی برابر غرور ہوگا وہ غرور لے کر جنت جس نہ جے گا جس کے دل جس رائی برابر غرور ہوگا وہ غرور لے کر جنت جس نہ جے گا جس کے دل سے تکبر دور کروے گا پھرا ہے جنت میں داخل فرمائے گا، رب تعالی فرماتا ہے: وَ فَنْعُهُنَا هَ اِنْ صُدُدُ دِهِمْ مِنْ عِلْ اِخْوْنَا عَلَى سُرُن دِ مُسْتَقْدِلِينَ۔ (مِزَا دُالمَانِ جَمِ، عَلَامِ ۱۳۸۰)

(1581) وَعَنْ جُنُكُ بِ بُنِ عَبْدِ اللهِ رَضَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ رَجُلُ : وَاللهِ لاَ يَغْفِرُ اللهُ لِفلانٍ فَقَالَ اللهُ عَنْ اللهُ لِفلانٍ فَقَالَ اللهُ عَنْ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ ا

رُوالا مُسْلِمُ. تخريج حديث (صيح مسلم، بأب النهى عن تقتيط، جلد 8، ص 36، رقم 6847 الإداب للبيهق بأب النهي عن الاعجاب بنفسه والازدراء بغيرة ص 168، رقم 284 المعجم الكيور للطورال حديث مندب برعبدالله بن سفيان، جدد 2، ص الاعجاب بنفسه والازدراء بغيرة مسلم جندب بن عبدالله، جلد 1، صفحه 299، رقم 1529 مشكوة المصبيح بأب الاستعمار و

التوبه جلد2 ص26, فم 2334) التوبه جلد2 ص26, فم الأمّت مضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان الرحديث كتحت لكهته بير: مشرح حديث: منهم الأمّت مضرت مفتى احمد يارخان عليه وحمة الحنّان الرحديث كتحت لكهته بير: جندب حضرت ابوذر عفاری کا نام بھی ہے جومشہور صحافی ہیں اور دوسرے صحابہ کا بھی ، یہاں غالبًا دوسرے کوئی صحابی مراو ہیں کیونکہ محدثین حضرت ابوذر عفاری ہی مراد مراو ہیں کیونکہ محدثین حضرت ابوذر کو جندب کے نام سے بیان نہیں کیا کرتے اور ہوسکتا ہے کہ ابوذر غفاری ہی مراد ہول ، مرقات نے دوسری تو جیہ کوتر جے دی۔

اس لیے نہ بخشے کا کہ اس نے گزاہ بہت ہی بڑا کیا یا اس لیے کہ اس نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور میں بڑا مقبول خدا ہوں ، مجھ پرظم کرنالائق بخشش نہیں۔ پہلی صورت میں بیکلام صرف غیبت ہے دومری صورت میں غیبت بھی ہے اور اپنی پیخی مجی۔

ینتالی تاتی ہے بڑا بمعن تسم کھانا اس سے ایلاء ہے، یہ دونوں شخص مصرکے باشندے ہے پہلا فاسق تھا اور دوسرامتی مگرا مگراہیے کو گنہگار جاتا تھا اور یہ عابدا ہے زہدوتقو کی پر تازاں تھا۔ (از اشعہ) اس بارگاہ بے نیاز میں کسی کو ناز کرنے کاحق بی نییں وہاں نیاز دیکھا جاتا ہے۔ شعر

او گنهگار بال عجز و کھاون قرب حضوری پاون عملال والیال ناز و کھاون دور نکالیال جاون

این اس فض کی بینی اس فض کی فی وجہ سے میری غیرت کا دریا جوش بیں آگیا اس فاس کو بیس نے نیک بینے کی توفیق وے دی جس سے اس کے سارے گناہ بخشے گئے اور اس محکم زاہد کی توفیق سلب کر لی جس سے ریکا فرہو کر مرا اور اس کی تمام نیکیا ل صبط ہوگئیں۔ اس شرح کی بناء پر صدیث بالکل واضح ہوگئی ندآیات قرآنید کے خلاف رہی ندریگرا حادیث سے منطق عمل کفرسے ہوتی ہے ندکہ معمولی گناہ سے مرقات نے فرمایا کہ یہاں زاہد کے مل ضبط ہونے سے مراد اس کی اس قسم کا جمونا کردینا ہے کہ فاس کو بخش ویا زاہد کے قلاف نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی فخص کی انجام کے متعلق اپنی رائے سے فیال کوئی فنال دوزخی ، اللہ تعالی انجام بخیر کرے۔ آبین! جرفض ڈرتارہے۔ شعر

مجریااس کا جائیئے جس کا توڑجڑھے (بڑا ڈابنا جج، نے ۴م ۵۵۸) مسلمان کی مصیبت پرخوشی کے اظہار کی ممانعت

الله تغالی نے فرمایا:مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔

اور الله تعالى نے فرمایا: وہ لوگ جو چاہتے ہیں كه مسلمانوں ميں براح جا كھيلے ان كے لئے دردناك

131-بَابُ النَّهِي عَنَ اِظْهَادِ الشَّمَاتَةِ بِأَلْمُسَلِمِ

یانی بھریں بنہاڑیاں رنگ برکے کھڑے

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (ائَمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخُوَةً) (الحجرات: 10)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيثَى مُعِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ اللَّهِ مَا اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيثَ اللَّهُ مَا اللَّهِ مُا اللَّهِ مُا اللَّهِ مُا اللَّهِ مُا اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُا اللَّهُ مُنْ اللَّالُّ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ مُنْ أَنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُلِّ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنَا اللَّهُ

التَّنْيَا وَالْأَخِرَةِ) (النور: 19)

(1582) وَعَنْ وَائِلُةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

- لَا تُظْهِرِ الشَّهَاتَةَ لِأَخِيْكَ فَيَرَّحَمُهُ اللهُ وَيَرْحَمُهُ اللهُ وَيَهْرِدُونَهُ اللَّهُ وَيُؤْمِنُونَ اللَّهُ اللهُ وَيَرْحَمُهُ اللهُ وَيَعْلَى اللهُ وَيَعْلَى اللهُ وَيَالَ اللهُ اللهُ وَيَرْحَمُهُ اللهُ وَيَعْمُ اللهُ وَيَعْمُونِ اللهُ اللهُ وَيَعْمُونُ اللهُ وَيُونُونُونُ اللهُ وَاللَّهُ اللهُ وَيَعْمُونُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَيَعْمُونُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ

وَفِي الْبَابِ حَدِيثُ أَنِي هُرَيْرَةَ السَّابِقِ فِي بَابِ التَّجَسُّسِ: "كُلُّ الْمُسُلِمِ عَلَى الْمُسُلِمِ حَرَّامُ ... (الحديد).

عذاب بوئيا ادرآ خرت مير\_

اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت پیچے تجسس کے باب میں گزر چکی ہے کہ مسلمان کی ہر چیز ودسر ہے مسلمان پرحرام ہے آخر حدیث تک۔

تخريج حليف: (سان ترماى كتاب صفة الفيامة، جلد 4. صفعه 2506، رقم 2506 مسلد الشاميين للطهراني حديث مكعول عن واثلة بن الاسفع، جلد 4، ص305، رقم 3379 جمع الجوامع للسيوطي، حرف اللام، جلد 6، صفعه 218، رقم 16634) مشرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اكن حديث كتحت لكهة بين:

واثلہ ابن اسقع لیٹی صحابی ہیں، جب حضور انورغزوہ تبوک کے لیے جار ہے بیٹے تو آپ ایمان لائے، تین سال حضور کی خدمت میں رہے،اصحاب صفہ سے بیٹھے ایک سو برس عمریائی بیت المقدس میں وفات ہوئی۔ (مرقات) آپ مشہور محابی ہیں۔

یعنی کسی مسلمان کودینی یا دنیاوی آفت میں مبتلا دیکھ کراس پرخوشی میں طعن نہ کر وبعض دفعہ خوشی میں بھی کسی پر ادحول پڑھی جاتی ہے۔شیخ سعدی قرماتے ہیں۔شعر پڑھی جاتی ہے۔شیخ سعدی قرماتے ہیں۔شعر

مگوا ندوه خویش پیش کسان

اگر ملامت کرنااس کی فہمائش کے لیے ہوتب جائز ہے جسب کہ اس طریقہ سے اس کی اصلاح ہوسکے غرضکہ ملامت کی مختلف صور تیں ہیں۔

یہ ہے مسلمان کی آفت پرخوشی منانے کا انجام کہ خوشی منانے والاخودگر فیار ہوجا تاہے بار ہا کا آزمودہ ہے ہمیشہ خدا سے خوف کرنا چاہیے۔ (بزاۃ المناجی، ۱۲ ص ۲۸۹)

ظاہرشرع کے لحاظ سے جونسب ثابت بیںان پراعتراض حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جوایر ن والے مردوں 132-بَابُ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ فِي الْأَنْسَابِ الطَّعْنِ فِي الْأَنْسَابِ الطَّعْنِ فِي الْأَنْسَابِ الطَّيْرِ الطَّيْرِ عِللَّا الطَّيْرِ الطَّيْرِ عِللَّا اللَّهُ تَعَالَى: (والَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور عور تول کو بے کئے ساتے ہیں انہوں نے بہتان اور گھلا گناہ اینے سرلیا۔

 وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَلِ الْحَتَمَلُوا بُهُتَانَا وَإِنْمًا مُبِيئًا) (الأحزاب: 58)

(1583) وَعَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَدْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النَّنَان فِي النَّاسِ هُمَا عِهِمْ كُفُرُ: الطَّعْنُ فِي النَّسِهِ وَاليِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيْتِ". رُوَالاً مُسْلِمٌ.

تخريج حدايث (صبح مسلم، بأب اطلاق اسم الكفر على الطمن في النسب، جلد 1. صفحه 58، رقم 236 مسدد امام الحداين حنيل، مسند أبي هريرة رضى الله عنه، جلد 2. صفحه 496، رقم 10438 مستخرج أبي عوانة، بيأن البعاصى التي اذا قالها الرجل و عمها كأن كفرا، جلد 1، ص 36، رقم 51 الإداب للبيباتي، بأب كراهية التفافر بالأحساب، صفحه 202، رقم 340 معرفة الصحابة لإن نعيد، من اسمه جندب، جلد 5، صفحه 142، رقم 1560)

شرح حديث: امام الل سنت الشاه احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن فناوي رضوبية من مات بين: اعوذ بالله من الشيطن الوجيم ط

قال ربنا تبارك وتعالى يايهاالناس انا خلقنكم من ذكر وانثى وجلعنكم شعوبا وقبائل التعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقكم ان الله عليم غيير

ہمارا رب تبارک ونعالی فرماتا ہے: اے لوگو! ہم نے تہیں ایک مرداور ایک عورت سے پیدا کیا مجرتہیں شاخیں اور قبلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو، بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جوتم میں زیادہ پر میزگار ہے۔ بے شک اللہ جانے والاخبر دار ہے (القرآن الكريم ۴۹/۱۰۰)

اراد الله سهحنه وتعالى ردما كانت عليه الجاهلية من التفاخي بالاباء والطعن في الانساب وتعلى النسب على غيرة من الناسحتى كانه عبدله اواذل، وكان بدء هذه النزعة اللئيمة من الذليل الخسيس عدد الله ابليس اذقال انا غير منه خنقتنى نار و خلقته من طين

(القرآن الكريم 4/١١ و٨٣/٢١)

فرد الله سبحنه وتعالى عليهم بان اباكم واحد وامكم واحدة فانه تعالى خلقكم من نفس واحدة و وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء فها منكم من احد الا وهويدنى ببثل مايدن به الاخرسواء بسواء ، فلا مساغ للتفاضل في النسب والتفاخي بالامر والاب ، واما ما رتبنا كم على اجيال تحتها شعوب تحتها قيائل فانها ذالك لتعارفو ا فتصلوا ارحامكم ولا ينتبي احد الى غير ابيه ، لا لان تتفاخي وا ويزدري بعضكم بعضا نعم ان اردتم

التفاضل فالفضل عند نا بالتقوى فكلها زاد الانسان تقوى زاد كرامة عند ربه تبارك و تعالى، فاكرمكم عند نامن كأن اتقى لامن كان انسب-ان الله عليم بكرم النفوس وتقواها عبير بهم النفوس في هواها - (التراك الكريم مرا)

(ترجمه رضوبیه) الله تعالی کی مراواس طور کارو ہے جس پر اہل جا ہلیت چلتے تھے کہ باپ دادا پر فخر کرتے اور دو سروں کےنسب پرطعندزن ہوتے اورنسب کی وجہسے آ دی دوسرے آ دمی پرالی تعلیٰ کرتا کو یا کہوہ اس کا غلام بلکهاس سے بھی زیاوہ خوار ہے، اور اس ذلیل طریقند کی ابتداء ذلیل خسیس ابلیں سے ہوئی جس نے کہا تھا کہ اے رب ایس آ دم سے بہتر ہول تو نے مجھے آگ سے بنایا اور آ دم (علی نبینا وعلیہ انسلام) کومٹی سے بنایا ، تو الله في الناكايول روفر ما ياكتمهاراباب ايك باروتمهارى ايك باس كي كدالله تعالى في تمهيس ايك جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اورعور تیں بھیلا دیے توتم میں ہرایک اپنی اصل سے وہی اتصال رکھتا ہے جودوسرا رکھتا ہے تونسب میں ایک کودوسرے پرنسیات کی راہ ہیں اور مال باپ سے ایک دومرے پر فخر کی مجال نہیں رہا ہے کہ ہم نے تہمیں اصول پر مرتب کیا جن کے بیچے ان کی شاخیں ہیں اور ان کے نیچے قبیلے ہیں تو میض اس لئے کہ آپس میں پہچان رکھوتو اپنے قریبی عزیز وں سے ملو اورکوئی باپ کے سوااور کی طرف منسوب ندہونداس کئے کہتم نسب پر تھمنڈ کر د،اور ایک دوسرے کو تقیر جانے، ہاں اگر فضلیت چاہوتو فضیلت جارے یہاں تفوی (پر بیزگاری سے ہے تو جب انسان پر بیزگاری میں بڑھے اپنے رب کے بہال عزت میں بڑھے۔ تو ہمارے بہال تم میں زیادہ عزت والاوہ ہے جوزیادہ پر ہیز گار ہے نہ کہ وہ جو بڑے نسب والا ہے بے شک اللہ نتعالی نفوس کی عزیت اور ان کی پر ہیز گاری کو جانتا ہے اور نفوس کی این خواہش میں کوشش سے خبر دار ہے۔ ( قادی رضویہ، ج ۲۸ می ۱۹۳)

133 مَاكِ النَّهِي عَنِ الْغَشِّ وَالْخَلَاعِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (والَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ بُهْتَانَا وَالْمُأْمُا مُّبِيْنًا) (الأحزاب: 58).

(1584) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَمَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَمَلَ عَلَيْمَ عَلَيْمَ اللهِ عَلَيْمَ عَلَيْمَ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ عِنَا، وَمَنْ غَشَنَا فَلَيْسَ عِنَا، وَمَنْ غَشَنَا فَلَيْسَ عِنَا، وَمَنْ غَشَنَا فَلَيْسَ عِنَا، وَمَنْ غَشَنَا فَلَيْسَ

دھوکہ دینے اور کھوٹ سے ممانعت کا بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جوایمان والے مردوں

ا درعورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور گھلا گناہ اینے سرلیا۔

حضرت ابوہر میرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر اسلحہ اٹھ یا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہم کورھو کہ دیاوہ ہم میں سے نہیں۔ میدی وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ عَلَى صُنْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيُهَا فَنَالَتُ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: "مَا هٰلَا يَا صَاحِبَ الطّعَامِ، قَالَ: آصَابَتهُ السَّيَاءُ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ: "آفلاً جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطّعَامِ حَثْى يَرَاهُ النَّاسِ! مَنْ عَشَّنَا فَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطّعَامِ حَثْى يَرَاهُ النَّاسُ! مَنْ عَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَا ".

تخريج حديث (صيح مسلم، بأب الكشف عن معايب رواة الحديث ونقله الاعبار، جلد 1، ص 17، رقم 75 الادب البغرد لبغاري بأب من رهى بأليل صفحه 436، رقم 1280 سنن ابن ماجه، باب من شهر السلاح، جلد 2، صفحه 860، رقم 2575 سان السئائي بأب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، جلد 2, صفحه 3563 صيح ابن، بأب طاعة الاقمة، جلد 10، صفحه 4588 رقم 448، رقم 4588 عيم ابن، بأب طاعة الاقمة، جلد 10، صفحه 4588 رقم 448، رقم 4588

شرح حدیث: حلیم الاُمنت معزمت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ہم سے مراد امت رسول اللہ ہے، بیر حضور کا کرم کر بمانہ ہے کہ مسلمانوں میں اپنے کوشائل فرما یا علینا جمع ارشاد

فرمار ہے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور جنھیا را تھانے سے مراد مطلقاً اٹھا تا ہے خواہ ظلما قتل کے لیے خواہ نداق دل کئی کے طور پر۔ لیعن میں کارچیا ہے جہ ہے نہیں اور مربی مانا بیطی دین مانا جیزیت میں نہیں ان دیس کے جہ دینید

لینی ہماری جماعت ہے ہیں یا ہمارے اہل طریقہ داہل سنت سے ہیں لہذا اس سے كفر مراد ہیں۔

ملاوٹ سے مراد ہے یا چیز کاعیب چھپا کرفروشت کردینا یا اصل میں نقل ملادینا غرضکہ ہرکاروباری دھوکہ مراد ہے۔
اور غشنا میں ضمیر متنظم سے مراد سارے مسلمان جی اہل عرب یا اہل مدینہ یعنی جس نے مسلمانوں کو یا اہل عرب کو اہل مدینہ کودھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے نہیں متر فری اوراحمہ نے حضرت عثمان سے روایت کی من غش العدب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مؤدی جس نے عرب کودھوکہ دیا وہ میری شفاعت نہ یا ہے گا اوراسے میری محبت نہ پہنچ گی۔

(يرزاة المتاجح، ج٥ص ٣٢٩)

ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: دھوکہ دیئے کے لیے بولی نہ بڑھاؤ۔ (متفق علیہ)

(1585) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَنَاجَشُوا مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ

تخريج حديث (صيح مخارى باب النهى للهائع أن لا يحفل الإيل والبقرو الغنم، جلد 2، ص 755، رقم 2043 صيح مسلم. باب تحريم الخطبة، على خطبة حتى يأذن أو تزرك، جلد 4، صفحه 138، رقم 3525 السنن الكورى لنبرهتى باب النهى عن النجش، جلد 5، صفحه 343، رقم 1119 الهديتي لاين لجارود كتاب النكاح جلد 1، صفحه 170، رقم 677 سان ابوداؤد، باب

العبى عن النجش، جلَّد 3، صفحه 282. رقم 3440)

#### شرح مدیث: دھوکے سے تیمت میں زیا دتی کرنا

صدرالشرید، بدرالطریقه مفتی محمدام پوعلی اعظمی علیه رحمة الله القوی فرماتے جیں: بخش مکروہ ہے حضورا قدس سنّی الله
تعالی علیه وآلہ وسلّم نے اس سے منع فرمایا۔ بخش بین ہے کہ بیج کی قیمت بڑھائے اور خود خرید نے کاارادہ ندر کھتا ہواس سے
مقصودیہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہ ک کورغبت پیدا ہواور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور بیر حقیقة خریدار کودھوکا دینا ہے
جیسا کہ بعض دکا تداروں کے بہاں اس قسم کے آدمی گئے رہتے ہیں گاہ ک کود کھی کرچیز کے خریدار بن کردام بڑھا دیا کرتے
ہیں اور ان کی اس حرکت سے گاہ ک دھوکا کھا جاتے ہیں۔ گاہ ک کے سامنے ہیج کی تحریف کرنا اور اس کے ایسے اوصاف
ہیان کرنا جونہ ہوں تا کہ خریدار دھوکا کھا جائے ہیمی بخش ہے۔ (بہارٹریت، جمہدا ہم سے سے)

تخريج حليف: (معيح بخارى بأب مايكرة من التناجش، جلد 6. صفحه 2554، رقم 6562 صيح مسلم، بأب تحريم بيع الرجل على بيع افيه و سومه على سومه، جلد 5. رقم 3893 السان الكيزى للبيهةي، بأب النهي عن النجش، جلد 5. وقم 343، رقم 11198، رقم 11198، رقم 1367 سنن ابر. ماجه، بأب صفحه 343، رقم 1367 سنن ابر. ماجه، بأب مأجاء في النجم، جلد 2. صفحه 483، رقم 1367، وقم 734، وقم 1367، وقم 1373، وقم 137

#### شرح حدیث: مکروفریب اور دهو کا دینا

الله عزوجل ارشاد فرما تابي:

وَلَا يَحِينُ الْمَكُرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ \*

ترجمه کنزالایمان: اور بُراداؤن (فریب) ایٹے چلنے والے پر بی پڑتا ہے۔ (پ22، فاطر: 43) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عند ہے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع مُعظَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے ہم ہے دھوکا کیا وہ ہم میں ہے ہیں اور کر اور دھوکا جہنم میں ہے۔

(المجم الكبير؛ الحديث: ٣٠ ١٠٢٢ ، ج ١٠٨ ، ١٨ ١٣)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسل مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب کو لاک، سیّارِ افلاک صنّی اللہ تعانیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فر، بن عالیثان ہے : مکر، دھوکا اور حیانت جہنم میں ہے۔

(المستدرك، كتاب الاحوال، باب محشر حذه الامة على ----الخ ، الحديث: ۸۸۳۱، ج٥، م ۸۳۳) حضور نبى كريم ، رءُوف رحيم صلَّى الله نعالى عليه وآله وسلَّم كافر مان عبرت نشان ہے: دھوكے باز جنت منیں داخل ندہوگا اورنه بي تخيل اوراحسان جبلائے والا۔ (السندللامام احمد بن عنبل مسندانی بحرالعدیق الحدیث: ۳۱، ج م ۲۷)

شہنشا وخوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلّی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: مؤمن سید ها ساده ، کرم

كرنے والاجبكه فاسق مكار، كمبيته هي- (جامع الترخرى ابواب البروالصلة ، باب ماجاء في البنل ، الحديث: ١٩٢٣ بس١٩٨٩)

ان بی سے روایت ہے کہ ایک آ دمی نے رسول الله الله على سے ذکر كيا كداس كوئي ميس دھوكد موج تا ہے تو رسول الله 🖓 نے فرمایا:جس کے ساتھ تو تیج کرے اس ے کہددے کردھو کہ تیں ہونا چاہیے۔خلابہ: خام مجمہ مسورہ اور باء موحدہ کے ساتھ اس کا مطلب ہے: خراب كمايه (متنق نليه)

(1587) وَعَنْهُ، قَالَ: ذَكَّرَ رَجُلِّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ يُغْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنّ بَايَغْتَ، فَقُلُ: لَا خَلِابَةً ﴿ مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ. ﴿ ٱلْخِلَابَةُ بِغَاءِ مُتُعَجَمَةٍ مَّكُسُورَةٍ وَّبَاءُ مُّوحَدَّةٍ. وَّهِيَ:

تخريج حدايث: (صيح بمناري بأب مأيكرة من الخداع في البيع. جلد 2. صفحه 745، رقم 2011 عصيح مسلم، بأب من يملاع في البيع. جند 5. صفحه 11. رقم 3939 السان الكبري للبيغةي. بأب الدليل على أن لايحوز شرط الخيار في البيع. جند 5. صفيعه 273، رقم 10763؛ لينتكي لاين الهارود، بأب في التجارات، جلد، 1. صفحه 146. رقم 567 موطاء امام مالك، بأب جامع الييوع جلن2.صفحه 685.رام 1368)

شرح مدیث: سفر کا ارا دہ ہے یا تکوشت کھانے کا؟

حضرت سيدنا ابوسباع رضى الثدتعالى عندفر مات بين كهيس نے حضرت سيدنا واثله بن اسقع رضي التدتعالي عنه كے كھر ے ایک افتی خریدی، جب میں اسے لے کر نکا توحضرت سیدنا وا ثله مجھے ملے جبکہ وہ اپنا تہد بند کھسیٹ رہے تھے اور در یافت فرمایا: آپ اسے خرید نا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: بی ہاں۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ کواس کے (عیب کے) بارے میں وضاحت کردی گئی ہے؟ میں نے کہا:اس میں کیا عیب ہوسکتا ہے، بے شک یہ ظاہر أمونی تازی صحت مند ہے۔آپ نے دریافت فرمایا: آپ کااس سے سفر کاارادہ ہے یا گوشت کھانے کا؟میں نے کہا:میر اتوج کاارادہ ہے۔ آپ نے کہا: آؤوالی لوٹانے چلیں۔ تو اُوٹنی (ییچے)والے نے کہا: الله عزوجل آپ کی اصلاح فرمائے، آپ کیا چ ہے ہیں؟ کیا آپ تھے توڑنا چاہتے ہیں؟ توحضرت سیدناوا تله رضي الله تعالی عنه نے ارتباد فر، یا: بے شک میں نے حضور پاک،صاحب لَولاک،سیّاحِ افلاک صلّی الله تعالیٰ علیه وآله وسلّم کوارشا وفر ماتے ہوئے سنا :کسی کے لئے جائز نہیں کہ کسی چیز کوعیب بیان کتے بغیر ہے اورجس کوعیب معلوم ہواس کے لئے عیب بیان نہ کرنا بھی جا ترنہیں ۔

(شعب الايمان، باب في الامانات دوجوب ادائحنا الى اصلحاء الحديث: ٥٢٩٥، ج ٣،٩٠ ٣٣٠)

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ جس نے تحسی آ دی کی بیوی یامملوک کوخراب کیا' ورغلایا تو وہ ہم

(1588) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ مَنْ خَبَّتِ میں سے جیس۔(ابوداؤد) تھیت خاء معمد بھر با موحدہ مررہ کے ساتھ اس کا مطلب ہے اس نے اسے خراب کیااور دهوکه دی<u>ا</u>۔

زَوْجَةَ امْرِهِ، أَوْ فَمُلُوْكُهُ، فَلَيْسَ مِنَّا". رَوَالُهُ أَبُوْ حَاوْدَ. ﴿ خَبَّتِ بِخَاءُ مُعْجَمَةٍ. ثُمَّ بَاءُ مُوَخَّدَةٍ مُكَّرَّدَةٍ: أَيْ أَفْسَلَا وَخَلَاعَهُ.

تخريج حلايث (سأن أبوداؤد بأب قيبن عبب مملوكا على مولاند جلد 4. صفحه 508، رقم 5172 المستدرك للعاكم كتأب الإيمان والعلور، جلد 6. صفحه 319. رقم 7816 حميح ابن، كتأب الإيمان، جلد 10. صفحه 205، رقم 4363 الفتح الكييرللسيوطي، حرف إلميدم. جلد 3، صفحه 179، رقم 1734)

شرح حديث : عليم الأمّت مضرت مفتى احمه يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة إين:

خاوند بیوی میں فساوڈ الےلئے کی بہت صورتیں ہیں :عورت سے خاوند کی برائیاں بیان کرکے دوسر مے مردول کی خوبیاں ظا ہر کرے کیونکہ عورت کا دل میکی شیشی کی طرح کمز ورجوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لیے جاد وتعویذ گنڈے کرنے سب حرام ہے اور غلام یالونڈی کو بگاڑنے کے معنی بیویں کہاہے بھاگ جانے پرآمادہ کرے ،اگروہ خود بھا گنا چاہیں توان ک امداد کرے، بہر حال دودلوں کو جوڑنے کی کوشش کروتو ڑوند۔ (مِزا ۃ الناج ،ج ٥ ص ١٨١)

134 - بَابُ تَعُرِيْدِ الْغَدُرِ عَرْمَت

الله تعالى في ارشاد فرمايا: اسب ايمان والواسية قول بورے کرو۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا مَيُّهَا الَّذِينَ امْنُوا اَوْفُوا بِالْعُقُودِ) (البائدة: 1)

شرح: حضرت صدرالًا فاضل سبِّدُ تا موللينا محرتعيم الدين مُراداً بادى عليه رحمة الله الهادى تَحزا كن العرفان مين اس كے تحبت لکھتے ہیں عقود کے معلیٰ میں مفتر بین کے چند قول ہیں ابن جریر نے کہا کہ اہلِ کتاب کوخطاب فرمایا حمیا ہے معلی ہے ہیں كداك مؤمنين ابل كتاب مين في كتب متفقدمد مين سير عالم محتد مصطفي صلى الله عليه وسلم برايمان مان اورآب كي ا ملاعت كرنے كے متعلق جوتم ہے عہد لئے ہیں وہ پورے كرو ليعض مفتر ين كا قول ہے كہ خِطا ب مؤمنين كو ہے انہیں عقو و کے وفا کرنے کا تھم دیا محمیا ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ ان عقو دسے مرا دا کیمان اور وہ عہد ہیں جوحرام و طلال کے متعلق قرآنِ پاک میں لئے گئے۔ بعض مفترین کا تول ہے کہ اس میں مؤسین کے باجمی معاہدے مراوہیں۔ ( نزائن العرفان )

الله تعالی نے ارشاد قرمایا: اور عہد بورا کرو بیشک عبدے سوال ہونا ہے۔

حصرت عبدالله بن عمرو بن عاص 🍪 ـــــــ روایت ہے کہ رسول اللہ 🍇 نے قرمایا کہ جس آ دی میں چار وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْلَ كَانَ مَستُولًا) (بني اسرائيل: 34).

(1589) وَعَنْ عَبُنَ اللَّهِ بُنِ عَمُرِو بُنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمًا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عادت ان عاتوں میں بائی گئی تو اس میں نفاق کی عادت ان عاتوں میں بائی گئی تو اس میں نفاق کی علامت بائی گئی تو اس میں نفاق کی علامت بائی گئی حتی کہ اسے جھوڑ دے جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کر ہے تو اس کی خلاف ورزی کر ہے اور جب وعدہ کر ہے تو اس کی خلاف ورزی کر ہے اور جب جھگڑا کر ہے تو گائی دے۔

وَسَلَّمَ، قَالَ: "ارُبَعٌ مَّنُ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتُ فِيهِ خَصْلَةً مِّنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَصْلَةً مِّنَ البِّفَاقِ حَتَّى يَنَعَهَا: إِذَا اوْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَتَّفَ كَلَب، وَإِذَا عَاهَلَ غَلَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَهُرَ". مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

(شغن عليه)

شرح حدیث: طبیع الأمّت حصرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحمّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: حدیث پچھلی حدیث کے خلاف نئیں ایک چیز کی بہت می علامتیں ہوتی ہیں بھی ساری بیان کردی جاتی ہیں بھی کم وہیش لہذا وہ تین بھی نفاق کی علامتیں تھیں اور بیہ چار بھی۔

منافق عمل یعنی منافقوں کے سے کام کرنے والا جیبے رب فرما تا ہے: آین ہموا الطّسلوة وَلَا تَنكُونُوا مِنَ الْمُشْرِ كِيْنَ يَا حضور فرماتے ہیں۔ مَنْ نَتُوكَ الطّسلوة مُتَعَبِّدًا فَتَقَدُّ كَفَرَ یعنی بِنمازی ہوتا کفر علی ہے۔ ( کا فروں کا ساکام )

اس سے ان لوگوں کو عبرت بکرنی چاہیے جن کے ہاں جر ااور گلیاں بکتا عبادت بلکہ اصل ایمان ہے اسمام میں شیطان فرعون وہامان کو بھی گالیاں وینا براہے کہ اس میں اپنی بی زبان گندی ہوتی ہے۔ (برا قالمنانج من ۱۹۸۸)

جھوٹا وعدہ کرناحرام ہے

میرے آتا اعلیٰ حضرت ، إمام أبلسنت ، موللها شاه امام أحمد رضا خان علیه رحمهٔ الرَّحمٰن فآل ی رضوبه جلد 25 میرے آتا اعلیٰ حضرت ، إمام أبلسنت ، موللها شاه امام أحمد رضا خان علیه رحمهٔ الرَّحمٰن فآل ی رضوبه جلد 25 میر کھنے ہیں آخیاہ قالنظا پر میں ہے: خَلُفْ الْوَعْدِحَرَامٌ لِین وعدہ جمونا کرناحرام ہے۔

(الاشباه والنظائر ص ٢٨٨ ، فألو ي رضوبيه)

وعده خِلافی کے کہتے ہیں؟

خضور پرنورسیِدُ الخلمین صلّی الله انتحالی علیه اله وسلّم فرماتے ہیں: وعدہ خلافی یہ بیس کد آ دی وعدہ کرے اوراس کی نیت اسے پورا کرنے کی جو بلکہ وعدہ خلافی میہ ہو بلکہ وعدہ خلافی میہ ہے کہ آ دی وعدہ کرے اوراس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔

(الجامع لاخلاق الرادی للخطیب البغد ادی ج م ۲۰ تم ۹۵)

ایک اور صدیثِ پاک بیں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی ہے دعدہ کرے اور اس کی نتیت پورا کرنے کی ہو پھر پورا نہ کرسکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گمناہ بیس۔ (مُئٹنِ ابوداوادج ۴۳ ص ۳۸۸ حدیث ۴۹۹۵)

## وعده بورا کرنے کی نتیت نہ ہو مگرا تِفا قابورا ہوجائے تو۔۔

## شرعی قباحت ہوتو وعدہ پورانہ کرے

وعوت اسلای کے اِشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، بہایشریعت حصتہ کا صفحہ 295 پر صدرُ الشَّر یعیہ حصر اللہ اللہ علی علیہ رحمۃ اللہ النی لکھتے ہیں: وعدہ کیا مگراس کو پورا کرنے میں فرقی شرعی تباحث کیا اور وعدہ خلافی کا جو گنہ کو کئی شرعی تباحث کیا اور وعدہ خلافی کا جو گنہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا اگر چہ وعدہ کرتے وقت اس نے استِثناء نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی ظرف سے استِثناء موجود ہے اس صورت میں نہیں ہوگا اگر چہ وعدہ کرتے وقت اس نے استِثناء نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی ظرف سے استِثناء موجود ہے، اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مُثلًا وعدہ کیا تھا کہ میں فلا سجکہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کرتمہار البِتھا رکروں گا۔ مگر جب وہاں گیا تو یہ وعدہ خما فی شرورت ہیں اور نہیں اس کا انتہا رکر نے کا وعدہ کیا اور انتظار کر دیا تھا کہ نما ذکا وقت آگیا یہ چلا آیا (تو یہ) وعدے کے خلاف نہیں موا۔ (بہارشریعت)

(1590) عَنَ مَسْعُودٍهِ، وَابْنِ عُمْرَ، وَابْنِ عُمْرَ، وَابْنِ عُمْرَ، وَانْنِ عُمْرَ، وَانْنِي مَلْكُ وَانْنِي مَلْكُ وَانْنِي مَلْكُ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوا: قَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا: قَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَا "يَوْمَ الْقِيْمَةِ، يُقَالُ: عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَا "يَوْمَ الْقِيْمَةِ، يُقَالُ: هٰلِهِ غَلْدُةً وَاللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود خضرت ابن عمراور حضرت انس عند ابن عمراور حضرت ابن عمراور حضرت انسان عمراور حضرت انسان عمراور المان برعمد عند المعاليات من كالمنان كالمناف المعاليات كالماليات كالماليات كالميا فلال كي عميد شكن كا حجند المجاني المحجند المجاني عليه )

تخريج حليث: (صبح مسلم، بأب تحريد الغدر، جلد 5، صفحه 141. رقم 4627 إلسان الصغرى للبديه قي بأب الامان، جلد 3، صفحه 106. رقم 3973 المهندة في التغليظ على الغادر، جلد 1. صفحه 264. رقم 1053 سان الوداؤد، باب في الوناء بألوه د جلد 3، صفحه 323 و قم 2542 سان الدار مي بأب في الغدر . جلد 2، صفحه 323 و قم 2542) ابوداؤد، باب في الوناء بألوه د جلد 3، صفحه 323 و قم 2542) من مشرح حد يث يجم الما من حضرت مقل احمد يا رفان عليد حمة الحمّان الرحمة الحمّان الرحمة الحمّان الرحمة عند يت كتحت لكهة بين:

عدیث بالکل اپنے ظاہری معنے پر ہے۔ واقعی بدعبد کے سرین پر حجنڈ الگا ہوگا یا جہاں بدعبدلوگ کھٹرے کیے جا کمیں گے وہاں ہر ایک کے جھنڈ ہے ہوں گے جن کی بلندی ان کی غداری کے مطابق ہوگی تا کدان کی رسوائی ہو۔ خیال رہے کہ امت رسول اللہ کے چھے گناہ قیامت میں ظاہر شد کیے جا کمیں گے علانے گنا ہوں کا وہاں اعلان ہوگا کہ جب انہوں نے خود ہی ا ہے کورسوا کیا تھا تو اب بھی رسوا ہول لبذا حدیث واضح ہے ہے کہنے والا یا فرشتہ ہوگا جواعلان کرتا ہوگا یا خور قیامت والے ہوں گے۔(برُا ڈالٹاجے منے ۵ ص ۱۲۳)

(1591) وَعَنْ آئِي سَعِيْدِ نِ الْخُنْدِ فِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَالًهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ اللهُ

حفرت الوسعيد خدرى هي سے روايت ہے كہ رسول اللہ في نے فرمایا: ہرعمد شكن كے ليے قيامت كے دن اس كے سرين كے پاس ایک جمنڈ ااس كى عہد شكنى كى مقدارے بلند ہوگا اورامير عام كى عهدشكنى سے براہ كركوئى عہدشكنى سے براہ كركوئى عہدشكنى ہيں۔ (مسلم)

تخريج حليث وصيح مسلم به تحريم الغنو، جله 5. صفحه 142 رقم 4636 جامع الاصول في احاديث الرسول، الكتاب السابع في الغنو، جله 8. صفحه 459 رقم 6230 مشكّرة البصابيح. بأب ما على الولاة من التيسير، جلد 2، صفحه 348 ، رقم 3727)

مرح حديث: حَبِيم الْأُمَّت حصرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كِيْحَت لَكِيمة بين:

اوا وبہت بلند جنڈے کو کہتے ہیں اور رائیۃ ہر جھنڈے کو۔ ظاہریہ ہے کہ بیج جنڈ اس کی پیٹے سے ایسا چمٹا ہوگا کہ اس کے ساتھ ساتھ پھرے گا ، چوتڑ وں کا ذکر اہانت کے لیے ہے است کا ترجمہ ہے دبر ، عزت کا جھنڈ امنہ کے سامنے ہوتا ہے ذلت کا جھنڈ ایجھے۔

لینی دنیامیں بدعبدی کی جیسی کیفیت دلیمی وہاں جینڈے کی کمیت و درازی۔معلوم ہوا کہ قیامت میں مجرموں اوران کے جرموں کی نوعیت بھی قیامت والوں پرعیاں ہوگی۔

اس فرمان عالی کے تین معنے ہو سکتے ہیں: ایک سد کرسب سے بڑا غدار وہ ہے جو سلمانوں کی مرضی بغیران کا امیر عام
بن جائے جیسے معغلب و باغی ۔ دومر ہے وہ بادشاہ بڑا غدار ہے جو سلمانوں کے حقوق ادانہ کرے اہل کو بھول جائے نا اہلوں
کو عہد ہے سو بنے ، انہیں آگے بڑھائے ، انہیں اٹل استحقاق پر مسلط کر د ہے۔ تیسر ہے یہ کہ بڑا غدار وہ شخص کہ جو امیر عام
یعنی بادشاہ اسلام سے بدع ہدی کر ہے اس سے کیے ہوئے وعد ہے بورے نہ کرے ، چونکہ ان تینوں قتم کے غداروں کی
بدع ہدی کا اثر دین ، ملک ، توم پر بڑتا ہے۔ ان غدار وں کا تعلق عام لوگوں سے ہے اس لیے یہ تینوں غدار بدترین غدار اور
اول در ہے کے بدع ہدتر ارد سے گئے ، جماراتر جمہ ان معنے کا حامل ہے۔ (بڑا ڈالمنا جج ، ج ۵ ص ۲۲۵)

(1592) وَعَنُ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ. عَنِ اللهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالى: "قَالَ اللهُ تَعَالى: "قَالَ اللهُ تَعَالى: تَلَاثَةُ أَنَا خَصْمُهُ مُ يَوْمَ الْقِيْمَةِ: رَجُلَّ أَعْظَى بِي ثُمَّ لَكُ مَنَهُ. وَرَجُلَّ اسْتَأَجَرَ عَلَى اللهُ تَعَلَى فِي ثُمَّ عَلَى اللهُ مَنَهُ وَرَجُلَ اسْتَأَجَرَ عَلَى اللهُ مَنَهُ وَرَجُلَ اسْتَأَجَرَ عَلَى اللهُ مَنَهُ وَرَجُلُ اسْتَأَجَرَ عَلَى اللهُ مَنْهُ وَرَجُلُ اسْتَأَجَرَ

معنرت ابوہریرہ نفظ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نفظ نے فرمایا: اللہ تعالی فرما تا ہے تین آ دمیوں کی طرف سے قیامت کے روز میں جھٹرا کروں گا ایک وہ آ دمی جس نے میری ذمہ داری پر معاہدہ کیا پھرعہدشکن کی۔ اور دومرا وہ آ دی جس نے کسی آ زاد کوغلام بنا کر فروخت کیا اور اس کی رقم کھا گیا۔ اور تنیسرا وہ شخص جس نے کسی کومز دور بتا یا اس سے کام پورالیا اور اس کو جرت نہدی۔ (بخاری)

آجِيْرًا، فَاسْتَوْفَى مِنْهُ، وَلَهْ يُعْطِهِ آجُرَهْ ، رَوَاهُ الْبُخَارِئُ.

تخويج حليث (صيح بخارى باب العرمن باع حرار جلى 2، صفحه 776. رقم 2114 السان الصغرى باب الإجارة جلى 2. صفحه 140 رقم 2113 السنت الصغرى باب الإجارة جلى 2. صفحه 140 رقم 2573 مسئل امام احد بان حنبل مسئل أي هويرة رضى الله عنه جلد 2. صفحه 358 رقم 8677 مسئل الويعلى مسئل أبي هويرة رضى الله عنه جلد 11، صفحه 444 رقم 6571

شرح حدیث: حکیم الُامَّت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: لیعنی سخت سزا دول گا جیسے کو کی شمن اپنے شمن پر قابو پائے تواس کی کو کی رعایت نہیں کرتا ،الیسے ہی میں اکلی رعایت و رحم نہ کروں گالہد ایہ حدیث واضح ہے۔

اس کی بہت صورتیں ہیں: کسی کوخداکانام کے کرامان دی پھر موقعہ پاکرائے آل کردیا، کسی سے رب کی منتم کھا کرکوئی وعدہ کیا پھر پورانہ کیا، پھر وہ ادانہ کے ،اس لیے نکاح کے وعدہ کیا پھر پورانہ کیا، پھر وہ ادانہ کے ،اس لیے نکاح کے وقت کھے پڑھائے ہے ،اس کہ دوٹوں خاوند ہیوی حقوق ہیں جکڑجا کیں، رب تعالٰی فرما تا ہے: الّذِیْنَ یَنْ عَنْفُونَ عَنْهُ مَا اللهِ مِنْ بِعْدِ مِینَاتِیْ ہِ مِنْ کہ وعدہ خلاف کرنازیادہ براکہ بھی میں جگر جب وعدہ رب تعالٰی کا نام لے کرکیا گیا ہو، پھر خلاف کرنازیادہ براکہ اس میں الند تعالٰی کے نام شریف کی بے حرمتی بھی ہے۔

کھانے کا ذکرا تفاتی ہے وہ قیمت کھائے یا نہ کھائے ، آزاد کوغلام بنا کرفر وخت کروینا ویسے ہی بہت براہے ، یوسف علیہ السلام کے بھائی اسی جرم پرزیادہ شرمندہ ہتھے جن کی معافی ہوئی۔

کام پورالینے میں ای جانب اشارہ ہے کہ اگر مزدور ہی تی میں کام چھوڑ دے شرارۃ تو وہ مزدوری کا حقد ارئیس، ٹائی آ دھی تجامت کرکے انکار کردیتے و بجائے اجرت کے سز اکا مستحق ہوگا ، کام پورا کرنے پراجرت کا مستحق ہوگا ، روز انداجرت دی جائے یا ماہوار جو مطے ہوگیا ہو۔ (بڑا ۃ المناجح ،ج مع میں ۸۸)

135-بَابُ النَّهْيِعَنِ الْهَّٰتِي بِالْعَطْيَةِ وَنَحُوِهَا

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ امْنُوا لاَ ثُنْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنْ وَالْإِذْى ﴾ (البقرة: 264).

عطیہ وغیرہ پراحسان جتانے کی ممانعت

الله تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والوایئے صدیے باطل نہ کردوا حسان رکھ کراور ایذ ادے کر وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (الَّذِيثُنَ يُنْفِقُونَ آمُوَالَهُمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ لَا يُثْبِعُونَ مَا آنْفَقُوا مَنَّا وَّلَا آذَيُ (البقرة: 262)

(1593) وَعَنْ أَنِي ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّيْقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاقَةٌ لَا النَّيْقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاقَةٌ لَا يُكِيِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيْمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ الْيُهِمْ، وَلَا يُكِيِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيْمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ الْيُهِمْ، وَلَا يُكِيَّمُ قَالَ: فَقَرَاهَا يُرَيِّيُهُمْ قَالَ: فَقَرَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَادٍ: وَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَادٍ: قَالَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَادٍ: قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَادٍ: قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَادٍ: قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ مِرَادٍ: قَالُهُ مُلْكِمْ وَاللهُ عُلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَلَا اللهُ عَلَى اللّهُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَى مِنَ الْكُونُ وَقَوْبَهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَقَلْ إِوَالِيَهُ لَا عُنْ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَقَوْبَهُ اللّهُ عَنْ إِلَا اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللل

الله تعالی نے فرمایا: وہ جوابیے مال الله کی راہ میں خرج کریتے ہیں پھرویے بیچھے ندا حسان رکھیں نہ تکلیف ویں۔

مثر حدیث علیم الله مت حدیث الله می در منتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کتحت لکھتے ہیں:

کلام سے مراد محبت کا کلام ہے ، دیکھنے سے مراد کرم کا دیکھنا ہے اور پاک فرمانے سے مراد گناہ بخشا ہے بعنی ووسر سے
مسمانوں پر میر شینوں کرم ہوں گے گران تین قشم کے لوگ ان تینوں عمنا یتوں سے محروم رہیں گے لہذا ان سے بچتے رہو۔

یعنی جوفیشن کے لیے شخوں سے نیچا پا جامہ تہبند استعمال کریں جیسے آجکل جائل چودھریوں کا طریقہ ہے اور جو کسی کو
کے حمد قد وخیرات دے کران کو طعنے دیں ، احسان جنا کیں ، لوگوں ہیں آئیس بدنام کردیں کہ فلاں آ دمی ہمارا دستِ نگر رہ چکا
ہے اور جوجھوٹی قشم کھا کر دھوکا دے کرمال فروخت کریں۔ (برزا ڈالبنائی جمع میں ایس میں اور میں)

فخرومرکشی کی ممانعت کا بیان الله تعالی نے ارشاد فرمایا: آپ این جانوں کوستھرا نه بتاؤدہ خوب جانتا ہے جو پر جیز گار ہیں۔ اور الله تعالی نے ارشاد فرمایا: مواخذہ تو انہیں پر 136 - بَابُ النَّهِي عَنِ الْإِفْتِخَارِ وَالْبَغِي قَالَ اللهُ تَعَالَى: (فلاَ تُزَكُّوا انْفُسَكُمْ هُوَ عَلَمُ بِمَنِ اتَّفِي) (النجم: 32)،

وَقَالً اللَّهُ تَعَالَى: (الْمَمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

يَظُلِمُونَ النَّاسَ وَيَمْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُوَلَيْكَ لَهُمْ عَلَابٌ الِيُمْ) (الشورى: 42)

(1594) وَعَنْ عِياضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْتَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتَّى لِأَ يَبْنِي أَحَدُ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ أَحَدُ عَلَى أَحَدٍ". رَوَاهُ مُسْلِمُ قَالَ آهُلُ اللَّغَةِ: ٱلْبَغْيُ: التَّعَيِّيثِي

ہے جولوگوں پرظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکٹی يھيائة بين ان كے لئے دروناك عزاب ،

حفنرت عیاض بن حمار ﷺ سے روایت ہے رسول الله ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وی فرمائی ہے کہ عاجزی اختیار کروختیٰ کہ کوئی دوسرے پرسرکشی نہ کرے۔ اور کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے۔ (مسم ) ٱلْبَيْخَيْ: ال كامطلب ب تظلم وزياد تى اوردست درازى

شرح حديث: عبيم الأمّنة حفزت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان الب عديث كيّخت لكهة بين: آپ صحافی بیں، بصری بیں،حضور انور کو بڑے بیارے منے،خواجہ حسن بصری وغیرہم نے آپ سے احادیث کی

اس حدیث میں حتی جمعنی کے ہے یعنی عجز وانکساراختیار کروتا کہ کوئی مسلمان سی مسلمان پر تکبرنہ کرے نہ مال میں نہ نسب وخاندان میں ندعزت یا جنف میں اور کوئی مسلمان کسی بندے پرظلم ندکرے ندمؤمن پر ند کافر پرظلم سب پرحزام ہے مگر كبرونخرمسمان پرحرام هے كفار پر فخر كرنا عبادت ہے كدية همت ايمان كاشكر ہے۔ (برا الله جي مع ٢٥٥٥)

(1595) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ وَضِي اللهُ عَنْهُ: أَنَّ حضرت الوهريره هُنَا سے روايت ب كه رسول وہ خودزیادہ ہلاک ہوئے والا ہے۔ (مسلم)

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذًا قَالَ الرجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمُ". رَوَاهُ

مشہور روایت اهلکھ کاف پر پیش کے ساتھ ہے زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ (اس کامعنی ہے زیادہ ہلاک ہونے والا دومری روایت زبر کے ساتھ ہے اهلگھم اس كامطلب ہے اس نے ان كو ہلا كت ميں ڈالا .. ) اور مینع ال شخص کو ہے جواپنے آپ کو بڑ اور لوگوں کو کمتر منتحجے اور ان پر بڑائی جنانے کے لیے بیالفاظ کے تواپیا کرنا حرام ہے لیکن جو مخص لوگوں کے دین میں نقصان وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ الْمُلْكُهُمُ بِرَفِحِ الْكَافِ وَرُوِى بِنَصْبِهَا: وَذْلِكِ اللَّهُ أَيْ لِمِنْ قَالَ ذَٰلِكَ عُجُبًا بِنَفْسِهِ، وتَصَاغُرُ اللَّنَّاسِ، وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمُ. فَهٰلَا هُوَ الْحَرَامُ، وَآمَّا مَنْ قَالَهُ لِمَا يَزِي فِي التَّاسِ مِنْ نَّقُصٍ فِي آمرِ دِيْنِهِمُ، وَقَالَهُ تَعَزُّنَّا عَلَيْهِمُ، وعَلَى التِينِ، فلاَ بَأْسَ بِهِ. هٰكُذَا فَشَرَةُ الْعُلَمَا وَفَصَّلُوْهُ وَمِكَنْ قَالَهُ مِنَ الْإِمُّةِ الْإَعْلامِ: مالِكُ بْنُ انْسٍ، ویکھتے ہوئے اور افسوس کرنے کے لیے بیکلمات کہتا ہے
تو پھرکوئی حرج نہیں ہے علماء نے اس کی تفسیر اور تشریح
یکی کی ہے۔ ان بڑے علماء میں حضرت مالک بن انس '
خطائی حمیدی اور کئی دوسرے شامل ہیں۔ اور میس نے
اس کی زیادہ وضاحت اپنی کتاب" الاذکار' میں کردی

وَالْحَطَائِعُ ، وَالْحُمَيْدِيِّ وَاخَرُوْنَ. وَقَلْ اَوْضَعْتُهُ فِيْ كِتَابِ: الْاَذْكَارِ <sup>،</sup>

-4

تخريج حلايث: (صيح مسلم، بأب النهى عن قول هلك الناس، جلد 8. صقحه 36، رقم 6850 الإداب للبيهةي، بأب النهى عن الاعماب بنفسه والاز دراء بغيري ص168، رقم 287 الإدب البفر دللبخاري، بأب قول الرجل هلك الناس، صفحه 267، رقم 759، موطأ امام مألك، بأب الغيبة، جلد 13، صفحه 984، رقم 7778 حيح ابن، بأب الغيبة، جلد 13، صفحه 74.

شرح حدیث بینیم الاُ مَّت حضرت مفتی احمہ یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث کے تحت تکھتے ہیں:

اھلکھھ کی دوقر او تیں ہیں کا ف کے ضمہ ہے یعنی صیفہ اسم تنفیل ہواور کا ف کے فتہ ہے ماضی یعنی جومسلمانوں کے متعلق یہ کہتا رہے کہ سارے مسلمان ہلاک ہو گئے ، رحمت خدا ہے دور ہو گئے ، بے دینی ہو گئے تو ان سب میں زیادہ ہلاک ہونے والا بیہوگا کہ دومسلمانوں کورجمت الٰہی ہے دور ہجو گئے ، بے یا جولوگوں کورجمت الٰہی ہے مایوس کرے اور کم کہلاک ہوگئے ، فاسق ہو گئے تو ان لوگوں کو رب تعالی نے ہلاک مذکریا بلکہ اس نے ہلاک کیا اگر لوگ کہلوگ بر باد ہو گئے ، کا فر ہو گئے ، فاسق ہو گئے تو ان لوگوں کو رب تعالی نے ہلاک مذکریا بلکہ اس نے ہلاک کیا اگر لوگ مایوس ہوگئے وال ہو ۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا ۔ شعر میں ابھار نے والا ہو۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا ۔ شعر

نہیں ہے نا، میدا قبال اپنی کشت ویرال ہے ذرائم ہوتو میرٹی بہت زرخیز ہے ساقی رحمت العد لمین کی امت غافل ہو جاتی ہے اسے جگاتے رہو کام لیتے رہو یہ جاگ اسٹھے تو بہت کام کرتی ہے کیوں نہ ہو کہ حضور کی ان پر رحمت ہے۔ شعر

عرب کے واسطے رحمت عجم کے واسطے رحمت عرب کے واسطے رحمت اللعالمین ہوکر

(براة الناجي، جه ص ٢٥١)

مسلمانوں کا آپس میں تین دن سے زیادہ قطع تعلق حرام ہے البتہ بدعت یافسق پرضد کی وجہ سے قطع تعلق باقی رکھنے کی اجازت ہے

137-بَابُ تَغْرِيْم الْهَجْرَانِ بَيْنَ الْهُسُلِمِيْنَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اليَّامِ الآلِيِّلِيِنَعَةٍ الْهُسُلِمِيْنَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اليَّامِ الآلِيِنَعَةِ فِي الْهَهُجُوْرِ، أَوْ تَظَاهُرٍ بِفِسُقِ أَوْ نَحُو ذٰلِكَ الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مسلمان مسلمان معالیٰ عوالیٰ الله تعالیٰ الله تعالیٰ الله تعالیٰ الله تعالیٰ الله تعالیٰ الله تعالیٰ تعالیٰ

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فر مایا: اور گناه اور زیاد تی پر باہم مدونه دو۔

حفرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرواور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرواور ایک دوسرے سے بخش نہ کروادرایک دوسرے سے بخش نہ کروادرایک دوسرے بندو نہ رکھواوراللہ کے بندو بحد نہ کرواوراللہ کے بندو بھائی بین جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے اپنے بھائی کونین دن سے زیادہ چھوڑ نامنع ہے۔ (متنق علیہ)

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (الْمُمَّا الْمُؤْمِنُونَ اِخُوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ) (الحجرات: 10)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِر وَالْعُنُوَانِ) (المائدة: 2).

(1596) وَعَنُ أَنَسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَقَاطَعُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَجِلُ تَعَاسَلُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَجِلُ لِبُسُلِمٍ آنَ يَهْجُرُ آخَانُا فَوْقَ ثَلَاثَ. مُثَنَّفَقَ عَلَيْهِ. لِبُسُلِمٍ آنَ يَهْجُرُ آخَانُا فَوْقَ ثَلَاثَ. مُثَنَّفَقًى عَلَيْهِ.

## شرن حديث الكبرندكرك

مسلمان کے حقوق میں سے ایک بیمجی ہے کہ وہ ہرمسلمان کے لئے تواضع کرے کسی پر تکبرنہ کرے، کیونکہ اللہ عود و خلا اللہ عملی کے حقوق میں سے ایک بیمجی ہے کہ وہ ہرمسلمان کے لئے تواضع کرے اللہ عملی اگر نے والے متلبر کو بہند نہیں قرما تااورا گرکوئی دوسرا اس پر تکبر سے پیش آئے تو ہرداشت کرے۔اللہ عمر قبل نے ارشادفر مایا:

خُذِ الْعَقْوَدَ أُمُرُبِ الْعُرْفِ وَاعْمِ ضَيْ الْجُهِدِينَ (199)

ترجمة كنزاما بمان: أمع مجبوب!معاف كرناا ختيار كرداور بهلائي كانتكم دواور جابلول سے منه يهيرلو

(پ9،الافراف:199)

ان حقوق میں سے ایک میکھی ہے کہ ندا ہے یارے میں لوگوں کی شکایات سے ، ندکی دوسرے کے بارے میں اور ند خود ایسا کرے۔

مرکار مدید، راحتِ قلب وسید، سلطان باقریده سنّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کافر مانِ عبرت نشان ہے: لایزخُل الجُنَّة تَرْجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (سیح ابناری، تاب الادب، باب ایکره من انمیریہ ، لحدیث ۲۰۵۲ بم ۵۱۳)

ان حقوق میں سے ایک بی بھی ہے کہ جس آ دی کو پہچا تا ہوائی سے بین دن سے زیادہ ترک تعلق نہ کرے اور کی کے پاس اس کی اج زت کے بغیر نہ جائے اور تمام لوگول سے حسن اخلاق سے پیش آئے اور مشائح کی عزت کرے ، بچول پر جم کر ہے ، تمام لوگوں سے خندہ پیشائی سے طے اور کی مسلمان سے ایسادعدہ نہ کر سے جسے پورائہ کر سے۔

ان حقوق میں سے ایک بیجی ہے کہ اگر کوئی صورت بنتی ہوتو مسلمانوں کے درمیان مسلم کرائے۔

ان حقوق میں سے ایک بیجی ہے کہ اگر کوئی صورت بنتی ہوتو مسلمانوں کے درمیان مسلم کرائے۔

حضور نبی پاک، صاحب کو لاک، سیّاح افلاک صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم کافرمان ذیشان ہے: کیا میں تنہیں روز و، نماز اور صدقہ سے افضل چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام رضی الله عنهم نے عرض کی: بی بال بیّو آپ صلّی الله تعالی علیه وآله وسلّم نے ارشاوفر مایا: آپس میں صلح کروانا۔ نوالی علیه وآله وسلّم نے ارشاوفر مایا: آپس میں صلح کروانا۔ ن

(سنن الي دا ود مكتاب الادب، باب في اصلاح ذات البين ، الحديث ٩١٩ ٣ بس ١٥٨٣)

حضرت ابوابیب انصاری وی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے ہمائی کو رسول اللہ کے نے ہمائی کو تعین دن سے زیادہ جھوڑ نامنع ہے کہ دونوں آ منے سامنے آئی دن سے زیادہ جھوڑ نامنع ہے کہ دونوں آ منے سامنے آئی رہے کہ دونوں آ منے سامنے آئی رہے کہ دونوں آ منے سامنے آئی رہے کہ دونوں آ منے سامنے میں ہے بہتر وہ آئی رہے دسلام کرنے ہیں پہل کرے۔ (منن علیہ)

(1597) وَعَنْ آبِ آبُوب رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَجِلُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَجِلُّ لَيُهُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَلْتَقِيّانِ لِيُسْلِمِ النَّ يَلْمُ اللهُ وَلَا لِي لَيَالِ: يَلْتَقِيّانِ لَيُهُ لِللهِ اللهِ مَنْ اللهُ وَلَا اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهُ وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَارُهُمَا اللهِ يَنْ يَبُلُهُ وَلَا اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهُ وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَارُهُمَا اللهِ يَنْ يَبُلُهُ وَلَا اللهِ اللهِ مِنْ اللهُ وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخُولُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَلّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَل

الغوريج حديث وصيح البعاري بأب الهجرة جلن 5. صفحه 225، رقم 5727 صيح مسلم، بأب تحريم الهجر قوق ثلاث بلاعلر شرعي جلن 8، صفحه 9، رقم 6697 و 669 الإداب للبديقي، بأب في عَجرة البسلم أغاد في الدنين صفحه 134، رقم 228 مؤطأ أمام مالك، بأب مأجأء في الهجرة جلن 2، صفحه أمام مالك، بأب فيدن، يهجرا اغاد البسلم، جلد 4، صفحه 431، رقم 4913، رقم 431 سان ابوداؤد، بأب فيدن، يهجرا اغاد البسلم، جلد 4، صفحه 431، رقم 4913، رقم 4913، رقم 4913 سان ابوداؤد، بأب فيدن، يهجرا اغاد البسلم، جلد 4، صفحه 431، رقم 4913، ورقم 4913، ورقم

شرح مدیث جلیم الاُمنٹ معزرت مفتی احمہ یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس مدیث کے تحت لکھتے ہیں:
یہاں چھوڑ نے سے مراد دنیا دی رخوشوں کی وجہ سے ترک تعلق کرنا ہے، چونکہ تین دن کے عرصہ میں نفس کا جوش خصنڈ اپڑ
جاتا ہے اس لیے تین دن کی قیدلگائی گئے۔ بدند بہب بے دین سے دائی بائیکاٹ کرنا یا تعلیم و تربیت کے لیے ترک تعلق کرنا زیادہ کا بھی جائز ہے۔حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معزرت کعب ابن مالک، بلال ابن امیہ، مرارہ ابن لوی رضی اللہ عنہم اجمعین کا پچاس دن رکھا، یہ بائیکا شہران ندتھا بلکہ تعلیم تھی لہذا ہے صدیت مصرت کعب کی حدیث کے خلاف نہیں۔

یعنی اگر دنیاوی معاملات میں دومسلمان لڑ پڑیں پھر ملیں تو بہتر وہ ہوگا جو اس کی ابتداء کرے۔ یہاں کشیدگی دور کردینے کی ہدایت ہے خطرناک آ دمی سے مختاط رہنااس کے خلاف نہیں۔ تہا جراور چیز ہےا حتیاط دوسری چیز۔ابتداء بالسلام کرنے والے کواس کے خیرفر مایا کہ وہ تواضع کرتا ہے اللہ کے لیے وہ ہی ہجران دورکرتا ہے۔

(مرًا وَالمناجِح، يع ٢ ص ٨٥٥)

حضرت ابوہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال ہرجعرات اور پیرکو پیش کیے جائے بین تواللہ تعالیٰ ہراس آ دمی کو بخش دیتا ہے جواللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا ہاں ایسے آ دمی کومؤخر کرویا

(1598) وَعَنْ آنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تُعَرَّضُ الْاعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَدُنِ وَخَيْبِس، فَيَغْفِرُ اللهُ لِكُلِّ الْاعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَدُنِ وَخَيْبِس، فَيَغْفِرُ اللهُ لِكُلِّ امْرِهُ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَدْقًا، إلاَّ امْرَقًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَهْنَ آخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُولُ: اثْرُكُوا هَلَيْنِ حَنْنَى يَصْطَلِحًا ﴿ رَوَاتُامُسُلِمٌ ۚ .

جاتا ہے جوابے دومرے مسلمان بھ کی کے متعلق بغض رکھتا ہوتو اللہ تعالی فرما تا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ روحی کہ رہا ہیں میں صلح کرلیں۔ (مسلم)

شرح مديث: حكيم الأمّت مفرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحنّان ال مديث كي تحت لكهة بين:

ناس سے مرادمسلمان ہیں اور جمعہ سے مراد ہفتہ ہے۔ هو تابان فرمایا تا کی معلوم ہو کہ ایک دن میں دوہار پیشی نہیں ہوتی ہوتی بلکہ ہردن میں ایک بار پیشی بارگاہِ اللی میں ہوئی ہے یا اس فرشتے کے سامنے جولوگوں کے اعمال کا محافظ بنایا میں ہوتی ہے ، پہلا احتمال زیادہ تو ی ہے کیونکہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے کہ بارگاہ اللی میں پیشی ہوتی ہے۔ (مرتات)

یفیکا بنا ہے فین سے بمعنی لوٹنا رجوع کرنا،رب نتائی فرما تا ہے: تَفِیّۃ اِلّی اَمْدِ الله۔بیضرب کا مضارع سٹنیہ
ہے۔خیال رہے کہلوگوں کے اعمال جعرکے دن حضرات انبیاء کرام بلکہ مال باپ پربھی پیش کیے جاتے ہیں،وہ حضرات
ہماری نیکیاں دیکھ کرخوش ہوتے ہیں گناہ دیکھ کررنجیدہ اس لیے علماء فرماتے ہیں کہ گناہ کرکے اپنے مرے ہوئے مال باپ کو شدتا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کودکھ نہ دواس کا بیہ مطلب ہے۔ (مرقات) (برنا ڈالنانج، جامن ۸۵۵)

تخريج حديث (صبح مسلم، بأب تحريش الشيطان و بعثه سر اياة لفتنة الناس. جلد 8. صفحه 138. رقم 7281 سنن ترمذي، بأب مأجاء في الفتن، جلد 13. صفحه 269. رقم ترمذي، بأب مأجاء في الفتن، جلد 13. صفحه 269. رقم 5941 حميح ابن ، بأب مأجاء في الفتن، جلد 13. صفحه 269. رقم 5941 مجدد الزوائد للهينمي، بأب تطيرها من الشرك جلد 3. صفحه 644، رقم 5782 مسند امام احمد مسند جابر بن عبدالله رضى الله عنه جلد 3. صفحه 313. رقم 14406)

شرح حديث: حكيم الأمَّت مضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بيل.

یعن عرب کے مسلمان اعمال شرکیدنہ کریں گے باعلی العموم مرتد ندہوں گے، ایک آدھ آدمی کا مرتد ہوج ناال کے فلاف نہیں۔ عرب کو جزیرہ اس لیئے فرما یا کہ اسے بحرفارال وروم اور دجلہ وفرات نے گیرا ہے، عرب کی لمبائی عدن سے شام تک ہے، چوڑائی جدہ سے ریف عراق تک راس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی الله علیہ وسلم پرصوۃ وسدم اور مولود شریف، عرس، فاتحہ جتم ، حضور سے مدو ما مگنا وغیرہ شرک نہیں کیونکہ بیتنام چیزیں عام مسلمانان عرب کا ہمیشہ سے اور مولود شریف، عرس، فاتحہ جتم ، حضور سے مدو ما مگنا وغیرہ شرک نہیں کیونکہ بیتنام چیزیں عام مسلمانان عرب کا ہمیشہ سے

وستورای اگران میں سے کوئی چیزشرک ہوتی توعرب شریف کے مسلمانوں میں بھی مروح نہ ہوتی۔ یہی معلوم ہوا کی بیر معلوم ہوا کے بیر معلوم ہوا کے مسلمان ہو سکتے نہیاں رہے کہ مسلم معلوم ہوتھے ہیں وہاں کے مسلمان ہوسکتے نہیاں رہے کہ اگر چیمسلمہ ذاب نے عرب کے بہت مسلمانوں کو مرتد کرلیا گراس ارتداد کا بفضلہ تعالٰی بقانہ رہاایک وقتی چیزتھی جو ختم ہوگئی جس کا اعتبار نہیں۔

یعنی عرب کوآپس میں لڑا تا بھڑا تارہے گا۔ چنانچہ آخرز مانہ عثانی سے جواننتلاف شروع ہواوہ آج تک ختم ہونے میں منہیں آتا اگر چہاتھا دعرب کے نعر سے لگائے جارہے ہیں محراس کی حقیقت مفقو دہے۔ (بڑا ڈالد جج،ج ہوس ۸۵۵)

حضرت ابوہر برۃ ہے روایت ہے رسول اللہ کے نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے طائل نہیں کہ وہ این بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے اگر وہ ایسی حالت میں مرحمیاتو آگ میں داخل ہوگا۔ ابوداؤد نے استے بخاری ومسلم کی اسناد کی شرط کے ساتھ روایت کی استاد کی شرط کے ساتھ روایت کی

(1600) وَعَنَ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَلاَ يَعِلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلا يَعِلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلا يَعِلُ لَيْهُ مِلْهِ مَنْ هَجَرَ فَوْقَ لِلْهُ مِلْهِ مَنْ هَجَرَ فَوْقَ لِلْهُ مِلْهِ مِنْ هَجَرَ فَوْقَ لِلْهُ مِلْهِ مِنْ هَجَرَ فَوْقَ لَلْهُ مِنْ مَاتَ مَدَّقُلُ النَّارَ". رَوَاهُ ابُو دَاوْدَ بِإِسْنَادٍ لللهُ مَا النَّالَة مَنْ النَّالَة وَاللهُ مَا النَّالَة مَنْ مَا النَّالَة وَمُسْلِمٌ وَمُسْلِمٌ وَمُسْلِمٌ .

تخريج حليث (سان ابوداؤد باب فيهن بهجر الحاة البسلم. جلد 4، صفحه 431، رقم 4916 سئن السنائي اسكوي، باب كو مهجر جلّد 5، صفحه 369، رقم 9161 مسئل امام احدين حنيل مسئل أي عريرة رحى الله عنه جلن 2، صفحه 392، رقم 9081 مشكوة المصابيح، بأب السلام الغصل الاول جلل 3، صفحه 91، رقم 5035)

شر**ح حدیث ب**حبیم الاُمنت مفرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمۃ الحنان ان حدیث کے تحت لکھتے ہیں: زیادہ سے مرادیا توایک ساعت کی زیادتی ہے یا چو تنھے دن کی زیادتی یعنی اگر جاردن حچوڑ ہے رہایا تین سے ایک ساعت زیادہ حچوڑا۔ (مرقات)

لین ہجران کی مزا کا مستحق ہوگا ہمسلمان بھا گی سے عداوت دنیاوی آگ، صد، بغض کینہ بیرسب مختلف مشم کی آگ ہیں اور آخرت میں اس کی مزاوہ بھی آگ ہی ہے رب چاہتے و بخش دے چاہتے و مزاد ہے دے۔ (مزاۃ المناجح، ج۲سم ۱۹۸)

حضرت البوخراش حدر دبن انی حدر داسلمی ﷺ ہے روایت ہے کہ انہوں روایت ہے کہ انہوں رسول اللہ ﷺ کوفر ماتے ہوئے سن جس نے اپنے بھائی کوسال بھر تک جھوڑ ہے رکھا اس کا گناہ اس کوتل کرنے کی طرح ہے۔ اسے ابوداؤد نے اسن دھیجے کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(1601) وَعَنْ أَيِّ خِراشٍ حَلْرَدِ بَنِ أَيْ حَلْرَدٍ الْاَسُلَمِيِّ. وَيُقَالُ: الشَّلَمِيِّ الطَّحَائِرِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّهُ سَمَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: 'مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَّةً فَهُوَ كَسَفُكِ دَمِهِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوْدَ بِإِسْ نَادٍ صَمِيْحٍ. (1602) وَعَنُ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَعِلُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَعِلُ لِيهُ مِنْ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثُلَامِهِ، فَإِنْ مَرَّتُ بِهِ لِيُوْمِنُ آنُ يَّهُجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثُلَامِهِ، فَإِنْ مَرَّتُ بِهِ ثَلَامَتُ، فَلْيَدُ مَلْكُمْ مَنَ اللهُ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلامَ فَقَدِ الشُّتَرَكَا فِي الْآجُرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلامَ فَقَدِ الشُّتَرَكَا فِي الْآجُرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَالْا ثُمْ يَرُدُّ عَلَيْهِ وَقَدْ بَاللهُ عَلَيْهِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجُرَةِ". وَوَانُ لَمْ يَرُدُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَقَدْ إِلْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجُرَةِ". وَوَانُ لَمْ يَرُدُ وَاذُذَ إِلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ وَاؤُدَ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ مَا اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ مَا اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللللللللللّهُ اللللّ

حضرت ابوہریرہ کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا کسی ایمان دار کے لیے بیرطلال نہیں کہ دومرے ایمان دار کو تیس دن سے زیادہ چھوڑے کہ اگر تین دن گر رجا کیں تو اس کو چاہیے کہ جب اس سے لیے تو اس کو سلام کا جواب ملے تو اس کو سلام کا جواب میں تقدار بن گئے اورا گر نہ جواب دیا تو وہ گناہ کے ساتھ لوٹا اور سرم کہنے والا گناہ سے نگی دیا تو وہ گناہ کے ساتھ لوٹا اور سرم کہنے والا گناہ سے نگی جائے گا۔ اسے ابوداؤ دیے اس دھسن کے ساتھ روایت جائے گا۔ اسے ابوداؤ دیے اس دھسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤ دیے کہا: جب قطع تعلق اللہ تعدی کیا ہے۔ امام ابوداؤ دیے کہا: جب قطع تعلق اللہ تعدی کے لیے ہوتو وہ اس (قطع تعلق اللہ تعدی کے لیے ہوتو وہ اس (قطع تعلق) ہیں شار ہیں۔

تخريج حلايث: سنن ابوداؤد بأب قيمن علجر اخالا المسلم، جلد4. صفعه 431, رقم 4914 السنى الكبرى للبيهقى أب من حلف لا يكلم رجلا، جلد 10، صفعه 63. رقم 20522 الادب المفرد للبغارى، يأب ان السلام يجزى ، من الصوم، صفعه 149. رقم حلف لا يكلم رجلا، جلد 10 مفعه 248. رقم 24875 مشكاة المصابيح بأب السلام، العصل الاول، جلد 3 صفعه

م 5037 مرح حديث: عليم الأمّت مفرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان السحديث كے تحت لكھتے ہيں: مرح حديث: عليم الأمّت مفرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان السحديث كے تحت لكھتے ہيں:

اس کی شرح اوروجہ پہلے عرض کی جا پھی۔

امل ثواب میں برابر ہوئے اگر چرسلام کی ابتداء کرنے والا اور دوس سے ملنے کے لیے جانے والا بڑے تواب کا متحق ہے لہذا میصدیث کزشتہ صدیث کے خلاف نہیں جس میں ملح کی ابتداء کرنے والے کا درجہ بڑا فر ہایا تمیا۔

لیعنی تین دن تک جوجدائی رہی اس کے گنہگار دونوں تھے اب اس کمل سے میسکے میں پیش قدمی کرنے والا تو گن ہ ہے۔ نکل کمیا تکر دوسرامندموڑنے والا گناہ میں گرفتار رہا بلکہ میددوسرا گناہ اس پر ہواسلے سے منہ پھیرنا۔ (بڑا ڈالنانچ ، ج۲ س ۸۶۳)

138- بَأْبُ النَّهُى عَنْ تَنَاجِى اثْنَيْنِ دُونَ الشَّالِثِ بِغَيْرِ الْحُرْمِ الْآلِكَاجَةِ دُونَ الشَّالِثِ بِغَيْرِ الْحُرْمِ الْآلِكَاجَةِ دُونَ الشَّالِثِ بِغَيْرِ الْحُرْمِ الْآلِكَاجَةِ وَقُونَ الشَّالِ الْحُدْثُ الْمِثَالُةُ مَا الْحَدْثُ الْمَا الْحُدْثُ مِنَ الشَّيْفُ اللَّهُ تَعَالًى: (اثَمَا النَّعُدَى مِنَ الشَّيْفُ اللَّهُ تَعَالًى: (اثَمَا النَّعُدَى مِنَ الشَّيْفُلَى) قَالَ اللهُ تَعَالًى: (اثَمَا النَّعُدَى مِنَ الشَّيْفُلَى) قَالَ اللهُ تَعَالًى: (اثَمَا النَّعُدَى مِنَ الشَّيْفِلَى)

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (النَّمَا النَّجُوٰى مِنَ الشَّيْطِي) (البجادلة: 10)

(1603) وَعَنِ ابْنِ عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةٌ، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ" مَ مُتَفَقَّ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ" مُتَفَقَّ عَلَيْهِ وَرَوَاتُهُ ابُو دَاوْدَ وزاد: قَالَ ابُوْ صَالِحٍ: قُلْتُ عَلَيْهِ وَرَوَاتُهُ ابُو دَاوْدَ وزاد: قَالَ ابُوْ صَالِحٍ: قُلْتُ لِإِبْنِ عُمْرً: فَارْبَعَةً؛ قَالَ: لا يَصُرُّكَ مَا لَيْ مَا اللهُ عَلَيْكِ اللهُ عَلَيْكِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْكِ اللهُ عَلَيْكِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْكِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْكِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْكِ اللهُ عَلَيْهِ عَلْمُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلْمَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلْمَ وَلَاهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ عَلَاهُ عَلَالَهُ عَلَيْهِ عَلْمُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلْمُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْ عَلَيْهُ عَلَى عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى

تنیسرے کی اجازت اور ضرورت کے بغیردو
آ دمیوں کا سرگوشی کرنامنع ہے سرگوشی بیہے کہ
دوآ دمی آپس میں اس طرح بات کریں کہ تیسرا
نہ سنے اور اسی معنی میں ہے کہ جب دوآ دمی
الی زبان میں بات کریں جس کو تیسرا نہ سمجھے
الی زبان میں بات کریں جس کو تیسرا نہ سمجھے
النہ تعالی نے ارشا دفر ما یا وہ مشورت تو شیطان بی
گی طرف سے ہے۔

تخريج حديث: صيح بخارى بأب لايتناجى اثنان دون الثالث جلن 5. صفحه 231. رقم 5930 عير مسلم. بأب تحريم مناجأة الاثنين دون الثالث بغير رضاته جلن 7، صفحه 12. رقم 5823 السان الكبرى للبيهةي، بأب الرجل يقيم الرجل من مجسه يوم الجمعة، جلد 3، ص232 رقم 6107 المحجم الاوسط للطيراني، من اسمه القاسم جلد 5، صفحه 174 ، وقم 4988 السان ابو داؤد. بأب في التناجي جلد 4، صفحه 414 ، رقم 4853

سندی جند 4 صفحه 44 برم 2000 میں با ماناعلی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری (اَلْمُتُوَ فَی ۱۰۱۳ ہے) اس حدیث کے تخت کیصے ہیں: تا کہ وہ بیر کمان نہ کرے کہ بید دنوں اس کے خلاف سرگوشی کررہے ہیں۔ (مرقاۃ الفاتح ، کتاب الآداب ، ج ۸ ، م ۲۹۹) اپنے آپ کو بد کمانی سے بچانے کے ساتھ ساتھ ایسے کا مول سے بھی بچئے جن کے سبب دوسروں کے بد کمانی میں مبتلہ ہونے کا اندیشہ ہو۔

<u>ىيىمىرى زوجە ہے</u>

حضرت سيدناعلى بن حسين رضى الله تعالى عند سے مروى ہے كه الله عَرَّ وَجَالَ كَعَرُوب، دانائے عُميوب، مُنَزُو اُعُنِ الله عَرِي الله عَلَى الله عَلَى الله تعالى عليه الله وسلم مسجد عين (مُعَتَّلِف ) منع اور آپ كے پاس از واج مظہرات موجود تھيں وہ اسپا الحكيوب حسلَّى الله تعالى عليه الله وسلم في حضرت سيّد نثا صفيه رضى الله تعالى عنها سے فرما يا بھہرو ميں ہمى محرول كو چل تكثير تو آپ حسلَى الله تعالى عليه الله تعالى عليه الله وسلم ان كے ساتھ چلتو دوا نصارى مى بديع جو اس كوركي دورتك ) تمہار سے ساتھ چلتا ہول ۔ آپ حسلَّى الله تعالى عليه الله وسلم ان كے ساتھ چلتو دوا نصارى مى بديع جو آپ كوركي دوركي ورتك ) مفيد بنت جي ہے۔

انہوں نے عرض کی : سبحان اللہ! یارسول اللہ ( لیعنی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم آپ سے بدیگی نی کریں )۔ آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان ، انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں نے خوف محسوں کیا کہ کہیں دہ تمہارے دِل مَیں کوئی قشؤ شدندڈ ال دے۔ ( میح ابن ری کراب الاعتکاف، باب زیارۃ الرائة... الخ، الحدیث ۲۰۳۸، چاہی ۱۹۹۹)

شارح بخاری علامدابن مجرعسقلانی علیہ رحمۃ اللہ النی (اَلْمُتَوَقَی ۸۵۲ھ) فتح الباری میں لکھتے ہیں: اس حدیث سے میچی معلوم ہوا کہ ایسے کامول سے بچا جائے جو کسی کو بدگانی میں مبتلا کر سکتے ہوں علکمناء ومُشَّتَدُ کی ہستیوں کوتو بطور ف ص ہر اس کام سے بچنا چاہے جس کی وجہ سے لوگ ان سے بدخن ہوجا نمیں اگر چہاس کام میں ان کے لئے خلاصی کی راہ موجود ہو کیونکہ بدخن ہونے نے میں ان کے لئے خلاصی کی راہ موجود ہو کیونکہ بدخن ہونے نے کی صورت میں لوگ ان کے علم سے نفع نہیں اٹھا یا نمیں گے۔ (فتح انباری، الحدیث ۲۰۳۵، ۲۰۳۶)

رَوَاهُ مَالِكُ فِيُ الْمَوَظَاءَ عَنْ عَبْلِ اللهِ بْنِ فِيْنَادٍ وَاللهِ بْنِ فِيْنَادٍ وَاللهِ بْنِ فَكُمَّ وَمِنْكَ دَارٍ خَالِلِ بِيُ عُمْرَ عِنْكَ دَارٍ خَالِلِ بِيُ عُقْبَةَ النَّيْ فِي السُّوْقِ فَيَا تَرجُلُ يُرِيْلُ اَنْ يُتَاجِيَهُ عُقْبَةَ النَّيْ فِي السُّوْقِ فَيَا تَرجُلُ يُرِيْلُ اَنْ يُتَاجِيَهُ وَلَيْسُ مَعَ ابْنِ عُمْرَ أَحَلُّ غَيْرِيْ فَكَمَا ابْنُ عُمْرَ وَلَيْسُ مَعَ ابْنِ عُمْرَ أَحَلُّ غَيْرِيْ فَكَمَا ابْنُ عُمْرَ الْحَلَّ عَيْرِيْ فَكَمَا ابْنُ عُمْرَ رَجُلًا اخْرَ حَتْمَى كُنَا أَرْبَعَةً ، فَقَالَ لِي وَللرَّجُلِ وَللرَّجُلِ النَّالِ فَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَللرَّجُلِ النَّالِ فَوْلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَلاَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقُولُ وَالْ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقُولُ : "لا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقُولُ: "لا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِلٍ".

امام مالک نے مؤطا میں اس کو حضرت عبداللہ بن و بیتار سے دوایت کیا انہوں نے کہا کہ میں اور حضرت این عمر حضرت خالد بن عقبہ کے اس مکان کے پاس محان کے بارادہ کو کہ حضرت ابن عمر کے ماتھ ممر گوثی کرے اور حضرت ابن عمر کے ماتھ میر کے ماتھ میر کے ماتھ میر مے مواکوئی اور تھا نہیں تو حضرت ابن عمر فی کو بلایا حتی کہ جم بیار آدمی ہو گئے ۔ پھر نے ایک اور آدمی کو بلایا حتی کہ جم بیار آدمی ہو گئے ۔ پھر عبد مجھے اور تیسر سے آدمی کو کہا تم دونوں تھوڑ اسا بیچھے بہت جاد میں نے دسول اللہ کو فرماتے سنا کہ دوآدمی تیسر سے جاد میں نے دسول اللہ کو فرماتے سنا کہ دوآدمی تیسر سے حاد میں نے دسول اللہ کو فرماتے سنا کہ دوآدمی تیسر سے کے بغیر مرگوثی نہ کریں ۔

شرح مدیث: ایک دوسرے کے کان میں بات کرنا (جبکہ تیسراموجودہو)

بلاضرورت کسی کی موجودگی میں اسکی اجازت کے بغیر خفیہ مشورہ کرنا مکروہ تحریک ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح

مشورہ کرنے سے تنبیرے مختص کو ایذاہ ہوگی اور بیتشویش میں مبتلا ہوگا کہ شاید بیلوگ میری غیبت کررہے ہیں یا مجھ پر مہتان لگارہے ہیں یا مجھے اس قابل ہی نہیں سمجھتے یا مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وغیرہ۔(مدید ندیہ، ج ۲ مر۳۵۵)

اللہ عُزِ وَجُلُّ ہمیں اپنی حفظ وامان میں رکھے اور دین مثین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فر ، ہے۔ خدا کرے کہ ہماری وجہ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے ، ہمارے ہاتھے وزبان سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔ ہم لوگوں کے بدخواہ نہوں بلکہ خیر خواہ ہوں۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جوا ہے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہ بی کرے اللہ ورسول عُزِ وَجَلُّ وَسَلَّی اللہ تو لَی علاقت کی خیر خواہ بی کرے اللہ ورسول عُزِ وَجَلُّ وَسَلَّی اللہ تو لَی علاقت کی مردرنصیب ہوتا ہے کسی کے ساتھ خیر خواہ بی کرکے اللہ واسل کی خور دوسروں کے ساتھ جھلائی کر کے انسان کوا کہ جود وسروں کے ساتھ مجلائی کرتے بیں ،ان کے ساتھ بھلائی کر اللہ واسل ہوتا ہے۔ یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ جود وسروں کے ساتھ مجلائی کرتے ہیں ،ان کے ساتھ بھلائی کر ہے

اورول کے لئے رکھتے ہیں جو پیار کا جذب

(1604) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ:

انَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿إِذَا

كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْاَحْرِ حَتَّى

كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْاَحْرِ حَتَّى

تُغْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ آجُلِ آنَ ذَلِك يُحْزِنُهُ ﴿ مُتَّفَقًى مَا اللهِ عَلَيْهِ اللهِ النَّالِ مَنْ الْحِلِ آنَ ذَلِك يُحْزِنُهُ ﴿ مُتَّفَقًى مَا اللهِ عَلَيْهِ اللهِ النَّالِ مَنْ الْحِلِ آنَ ذَلِك يُحْزِنُهُ ﴿ مُتَّفَقًى مَا اللهِ عَلَيْهِ اللهِ النَّالِ مِنْ الْحِلِ آنَ ذَلِك يُحْزِنُهُ ﴿ مُتَفَقَى مَا اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلِي النّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللللّ

وہ لوگ مجھی ٹوٹ کے بھھر انہیں کرتے

حضرت ابن مسعود من سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ فی نے فرمایا: جب تین آ دمی ہوں تو تیسرے کے .

اللہ فی نے فرمایا: جب تین آ دمی ہوں تو تیسرے کے .

بغیر دوسرگوشی نہ کریں حتیٰ کہتم لوگوں میں گھٹ مل جاؤ۔
اس وجہ سے کہ بیکا م اس (تیسرے) کومکین کرے گا۔

تخريج حليت: صبح بمارى بأب اذاكالو اكثر من ثلاثة بأس بالبسارة والبناجاة جلدة، ص 232، رقم 5932 عيم مسمد، بأب تحريد مناجأة الاثنين دون الثالث بغير رضاد جلد، مفحه 12، رقم 5824 الاداب للبيبة، بأب من افتار مزلة الداس عدد تغير اكثرهم، صفحه 13، رقم 237، رقم 237، رقم 3775 سأن الدارم، عدد تغير اكثرهم، صفحه 121، رقم 237، مفحه 367، رقم 2657 سأن الدارم، بأب لا يتناجى اثنان دون إدنان دون إمناجهها، جلد 2 صفحه 367، رقم 2657

شرح حدیث: حلیم الْانْت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه دحمته الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: خواہ سی مجلس میں تین مسلمان ہوں یا کسی راستہ پر جاتے ہوئے تین شخص ہمراہ ہوں یہاں ہمراہی اور مصاحبت مراد ہے لہذا حدیث صاف ہے۔

لین اگرتین ساتھیوں میں سے دو خفیہ سرگوتی کریں گے تو تیسر سے کوائد ہشہ ہوگا کہ کوئی بات میر سے خلاف طے کی جاوے گی میر سے خلاف میں ہورے گل میر سے خلاف میں میں میں میں ہورہ کی میر سے خلاف سے اور سے گاری میں ہورہ کی میر سے خلاف سازش ہورہ کی ہے۔ خیال رہے کہ میر ممانعت وہاں ہے جہال تیسر سے کوائے متعلق میں شبہ ہوسکتا ہوا کر بیشہ نہ ہو سکے تو بلاکرا ہت میمل جائز ہے لہذا میہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور سلی القد علیہ وسلم اپنے گھر میں شریف فرما تھے کہ فاطمہ زبرا حاضر ہو کی حضور نے آئیس مرحبا کہا اور ان سے کہ بیمر گوشی فرمائی۔ (بڑا ڈالنا جج ، جوسی میں میں مرحبا کہا اور ان سے کہ بیمر گوشی فرمائی۔ (بڑا ڈالنا جج ، جوسی)

139- بَابُ النَّهُي عَنُ تَعَنِيْبِ الْعَبْلِ وَالنَّالِّةِ وَالْمَرُ الْإِوَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ وَالنَّالِّةِ وَالْمَرُ الْإِوَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيِّ اَوْزَائِدٍ عَلَى قَلْدِ الْأَكْبِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَبِالوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِنْى اللهُ تَعَالَى: (وَبِالوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِنْ الْقُرُنِى الْقُرُنِى الْقُرُنِى وَالْجَارِ ذِى الْقُرُنِى وَالْجَارِ ذِى الْقُرُنِى وَالْجَارِ ذِى الْقُرُنِى وَالْجَارِ الْجُنْمِ وَالْسَامِ وَالْجَارِ الْجُنْمِ وَالْسَامِ وَاللّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ وَمَا مَلَكُتُ اللّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ وَمَا مَلَكُتُ اللّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ وَمَا مَلَكُتُ اللّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ فَعَنَالًا فَنُورًا) (النساء: 36).

(1605) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "عُنِّبَتِ الْمُرَاةُ فِي هِرَّةٍ سَجَنَعُها حَتَى مَاتَتُ، فَلَحَلَتُ فِيهَا النَّارَ، لَا هِي اَطْعَمَتُهَا وَسَقَتُهَا، إِذُهِى حَبَسَتُهَا، وَلَا النَّارَ، لَا هِي اَطْعَمَتُهَا وَسَقَتُهَا، إِذُهِى حَبَسَتُهَا، وَلَا النَّارَ، لَا هِي اَطْعَمَتُهَا وَسَقَتُهَا، إِذُهِى حَبَسَتُهَا، وَلَا هِي تَرَكُمُها تَأْكُلُ مِن خَشَاشِ الْارْضِ. مُتَفَقَّ هِي تَرَكُمُها تَأْكُلُ مِن خَشَاشِ الْارْضِ. مُتَفَقَّ عَلَيْهِ. "خَشَاشُ الْرُرْضِ. مُتَفَقَّ عَلَيْهِ. "خَشَاشُ الْرُرْضِ. مُتَفَقَّ عَلَيْهِ. "خَشَاشُ الْرُرْضِ، مِقْتَحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ الْهُكَرَرَةِ، وَهِي: هَوَامُها وَحَشَرَاتُها. وَحَشَرَاتُها.

غلام جانور عورت اور بچے کوسب شرعی کے بغیراور حد تا دیب سے زیادہ سزادینا منع ہے

الله تعالی نے قرمایا: اور الله کی بندگی کرواور اس کا شریک کی و شرفیمرا و اور مال باپ سے بھلائی کرواور رشتہ داروں اور یتبیموں اور مختاجوں اور یاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیراور اپنی باندی غلام سے بے شک الله کوخوش نہیں آتا کوئی اترائی مار نے والا۔

حضرت ابن عمر هذا ہے دوایت ہے کہ رسول اللہ اللہ فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا عمیا۔ اس نے بلی کو با ندھ کر رکھا تی کہ دوہ مرحمیٰ تو وہ آگ میں داخل ہوئی ہوئی تو وہ آگ میں داخل ہوئی ہیں نہ اس نے ۔ سے ہوئی ہی نہ اس کو کھوا تی تھی اور نہ پلاتی تھی اس نے ۔ سے قید کر کے رکھا تھا اور بیاس کو چھوڑ تی بھی نہ تھی کہ وہ زمین کے گیڑ ہے مکوڑ ہے اس کھا لیتی۔ (متنق طیہ) خشائش کے کیڑ ہے مکوڑ وں کو کہتے ہیں۔ الاد ض: خام جمہ فررہ کے ساتھ رمین مجمہ مکررہ کے ساتھ رمین کے گیڑ ہے مکوڑ وں کو کہتے ہیں۔

تخريج حرايت: صيح بخارى باب خسى من الدواب فواسى يقتلن في الحرم، جلد 3، ص 1205، رقم 3140 صيح مسدد. باب ما عرض على النبى ينظر في صلاة الكسوف من امر الجنة، جلد 3، ص 30، رقم 2138 الإداب للبيبة، باب من عاجل كل دنب بالتوبة من وسأل الله المغفرة، جلد 2 صفحه 22، رقم 850 سان النسائى الكهزى، ابقول في السجود في صلاة الكسوف، جلد 1، ص 579، رقم 1883، الكهزى، ابقول في السجود في صلاة الكسوف، جلد 1، ص 579، رقم 1883

شرح حدیث بینیم الاً مّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کی تحت لکھتے ہیں:

یعنی اس کے بیے عذاب جہنم کا تھم ہوگیا یا اس پر کوئی دنیوی عذاب نازل ہوا یا عذاب تبر میں گرفتار ہوئی درنہ دوزخ کا
عذاب تو بعد قیامت ہوگا ،اس عورت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں دوزخ میں جلتے دیکھا مگروہ اس لیے نہیں کہ
وہ دوزخ میں پہنچ چکی تھی بلکہ اس لیے کہ ذکاہ انبیاء قیامت کے بعد ہونے دالے واقعات کو بھی دکھی دیمی ہے۔

اس سے چندمسئے معلوم ہوئے: ایک رید کہ پالے ہوئے جانور کا بھی حق ہے کہاسے کھانا پانی دیا جائے۔ دوسرے بید کہ

جانوروں برظم بھی گناہ ہے۔علامہ شامی فرماتے ہیں کہ جانور پرظلم انسان کے ظلم سے بدتر ہے کیونکہ انسان زبان وردا ہ اینے دکھ دوسروں سے کہ سکتا ہے بے زبان جانور خدا کے سواء کس سے کہ ۔ تیسر سے یہ کہ بھی گناہ صغیرہ پر بھی عذا ب ہوجاتا ہے، کہ بائر سے نیچ یا نہ نیچ ، دب تعالٰی کا بی فرمان اِنْ تَحْبَتَتِبُواْ کَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکُفِّهُ سَیّاتِکُمُ ۔ اس میں بخشش کا حتی وعدہ نہیں ہے بلکہ امید دلائی گئے ہے اور یہ بخشش رب تعالٰی کی مشیت پر موقوف ہے کیونکہ دوسری آیت میں رب تعالٰی فرماتا ہے: دَیُغِفِمُ مَا دُوْنَ وَلِكَ لِمَنْ يَشَاءَ لَهٰ ذَانَةُواْ اَيْتَ مِن تعارض ہے اور نہ بیاحہ میں آیت کے خلاف یعنی عماء نے اس جدیث سے بی مسئلہ مستبط کیا کہ گناہ صغیرہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ بن جاتا ہے کیونکہ اس عورت کا طیاف یاس کے لیے تو تر آئی آیت موجود ہے دَلَمْ بیُصِرُونُواْ عَلَیٰ مَا فَعَلُوْا۔ (بزا ڈائن جُی، تام میں)

انبی سے روایت ہے کہ وہ قریش کے پہلے
فوجوانوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک
پرندے کو باندھ رکھنا تھ اور اس کو تیر مارر ہے ہے۔ اور
پرندے والے کو ہرخطا ہونے والا تیر دین طے کیا جب
انہوں نے حضرت ابن عمر کے کو دیکھ تو بھر گئے۔
حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ س نے کیا ہے؟ ابتداس پر
لعنت کرے جس نے یہ کیا ہے شک رسول کے اس بالعات فرمائی۔ جس نے کہی ج ندار چیز کو تیروں کا نشانہ
پرلعنت فرمائی۔ جس نے کسی ج ندار چیز کو تیروں کا نشانہ
برلعنت فرمائی۔ جس نے کسی ج ندار چیز کو تیروں کا نشانہ
برلعنت فرمائی۔ جس نے کسی ج ندار چیز کو تیروں کا نشانہ
ساتھ اس کا مطلب ہے نشانہ باندھنا اور جس شے کی
طرف تیرکو پچینکا جائے۔

تخريج حزيت: معيح بخاري، باب مايكرة من المثلة والمصبورة والمجتبة، جلى 7، ص 94 رقم 55 55 صيح مسم باب النهى عن صبر المهائير، جلى 6، صفحه 73، رقم 5174 السان الكبرى للمنهق، بأب المبح من صبر الكافر بعه الإسار بال ينخد غرضا جد 9 صفحه 70، رقم 18519 مستداما مراحي بن حنيل مستدعيد الله بن عمر بن الخطاب جلد 2، صفحه 86 رقم 5587 مسد أبي يعلى مستدعيد الله بن عمر بن الخطاب جلد 5. صندة من 231، رقم 5652 مسد أبي يعلى

شرح حدیث امام الل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فاوی رضویہ میں فروت ہیں: اور جانوران خانگی مشل خروس (مرغا) وما کیان (مرغی) وکبوتر اہلی وغیر ہا کا پالنا بلہ شہر جائز ہے جبکہ انہیں ،یذا سے بچائے اور آب وداند کی کافی خبر گیری رکھے،

#### خود حدیث میں مرغ سیبد پالنے کی ترغیب ہے:

البيهةى عن ابن عبر رض الله تعالى عنهما قال قال رسول الله تعالى عليه وسلم الديك يؤذن بالسلوة من اتخذ ديكا ابيض حفظ من ثلثة من شركل شيطان وساحر وكاهن وفي الباب عن ابي زيد الانصارى عند العظمة وعن خال وساحراى عند العظمة وعن خال بين معدان مرسلا عند البغوى في المعجم وعن المرافع منين وعن انس عند الحارث وعن غيرهم رض الله تعالى عنهم من المعجم وعن المرافع وعن المرافعة وعن المعجم وعن المرافعة وعن المعجم وعن المرافعة وعن المعجم وعن المرافعة وعن المرافعة وعن المرافعة وعن عدد المرافعة وعن عدد المرافعة وعن عند المرافعة وعن المرافعة و

( كترِّ العمال عن ابن عمر دنسي الله عنبما حديث ٣٥٢٤٨ ومسهة الرماله بيروت ١٢ / ٣٣٣)

امام بیبقی نے حضرت عبداللد ابن عمرض اللہ تعالی عنهما سے روایت کی ہے انہوں نے فر مایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشا دفر مایا مرغ نماز کے لئے اذان دیتا ہے جس کسی نے سفید مُرغ پالا وہ تین آفتوں سے محفوظ ہو گیا (شیطان کے شرسے (۲) جادوگر کے شرسے (۳) کا بمن کے شرسے ۔ اس باب میس حضرت ابوزید انصاری سے روایت ہے جو حارث نے اپنی سند میں ذکر کی ہے ۔ حضرت انس بن ما لک سے روایت ہے جو ابوائیخ نے العظمة میں بیان فر مائی اور خالد نے بمن معدان سے مرسلا ( ایعنی سند کے ذکر کے بغیر ) روایت ہے جو ابوائیخ نے العظمة میں بیان فر مائی اور خالد نے بمن معدان سے مرسلا ( ایعنی سند کے ذکر کے بغیر ) روایت ہے جو ابا م بغوی نے انجم میں ذکر فر مائی ۔ اور حارث اور دوسر ہے ایک کے زدیک ام المونیون حضرت عاکمت میں نا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔

سیر خبر گیری کی میہ تا کید ہے کہ دن میں ستر دفعہ پانی دکھائے کماورد فی الحدیث (جیسا کہ حدیث میں وارو ہواہے۔ت)ورنہ پالنااور بھوکا بیاسار کھناسخت گناہے،

قائه ظلم وانظلم على الحيوان اشد من الظلم على الذمى الاشد من الظلم على مسدم كهانص عليه في الدر الدختار - ( الدرالخاركاب الحظر والاباحة صلى الربي مطيع مجتما لكوري ٢٣٩/۶)

کیونکہ بیٹلم ہے اور کسی جانور پرظلم کرنا ذمی ( کافر ) پرظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے جو کہ مسلمان پرظلم کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے، جیسا کہ درمخنار میں اس کی تصریح فر مائی گئے ہے

وقد قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كفى بالمرء اثبا ان يضيع من يقوت، رواد الامام احمد والموارد والمسائل والحاكم والبيه قى عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما بسند صحيح

( سنن الي دا وَدكمًا ب الزكوة بإب صلة الرحم آفمآب عالم بريس لا بهورا / ٢٣٨) (منداحمه بن طبل عن عبدالله يمن عمرورض الله عندامكت. رسواي بيروت

اوررسول صلی انتد تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے گناہ کے لئے بہی کا فی ہے کہ جس کی روزی کا وہ ذمہ

دار ہواس کوضا کئے کردے۔امام احمد، ابوداؤد، نسائی، حاکم ادر پہنی نے صحت سند کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن عمرورضی اللہ تعالٰی عنہماہے اس کی روایت فرمائی۔(ت)

ر ہا جانوران وحثی کا پالٹا جیسے طوطی، میٹا، لال ، بلبل وغیر ہا، عالمگیری میں قنیہ سے اس کی ممانعت نقل کی اگر چہ آب ووانہ میں تقصیر نہ کر ہے، حیث قال حیس بلیلا فی قفس وعلفها لا یجوز کذا فی القنیة ۔

(قَالَ يَهِ مِن يَة كَمَابِ الكراهية الباب الثَّمَاتُون في المتفرقات نور إني كتب ف نه بثاور ١٠٨١٥)

جیہا کہ صاحب قنیہ نے کہا کہ کسی نے بلیل پنجرے میں قید کیا ہو اور اگراہے آب ودانہ دے تب بھی جا کرنہیں ، القنیہ میں ای طرح ندکورہے۔

مگرنص صریح حدیث سی و اقوال ائمه نفذ و تنقیح سے صاف جواب داباحت مستفاد ہے جبکہ خبر گیری مذکور بروجہ کافی بہالائے۔واللہ تعالٰی اعلم ۔ (فاوی رضویہ ج۸ج ۱۲۲)

 (1607) وَعَنُ أَنْسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: نهى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن تُصْبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن تُصْبَرَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن تُصْبَرَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن تُصْبَرَ اللهُ عَلَيْهِ وَمَعْنَاكُ: تُخْبَسُ لِلْقَتْلِ. الْهَبَائِمُ مُتَّفَقَى عَلَيْهِ وَمَعْنَاكُ: تُخْبَسُ لِلْقَتْلِ.

تخريج حدايث وهيم بخارى باب مايكرة من البثلة و البصبورة والبجئبة. جلد 7. صفحه 95، رقم 5194 معيح مسلم، بأب النهى عن صبر البنائم، جلد 6. صفحه 72، رقم 5169 السنن الصغرى للبيبةي، بأب البصبورة، جلد 3. صفحه 197، رقم 4265 السنن الصغرى للبيبةي، بأب البصبورة، جلد 3. صفحه 197، رقم 4266 البيبةي لابن الجارود بأب ما جاء في النبائح جلد 1. صفحه 226، رقم 898 سنن ابوداؤد بأب في النبي ان تصبر البنائم والرفق باللبيحة، جلد 3. م 580 سنن ابوداؤد بأب في النبي ان تصبر البنائم والرفق باللبيحة، جلد 3. م 580 سنن ابوداؤد بأب في النبي البنائم والرفق باللبيحة، جلد 3. م

شرح حديث: زخمي گدها

بانی دعوت اسلامی ، عاشق اعلی حضرت شیخ طریقت ، امیر المسنت حضرت علامه مولانا بو بلال جمداریاس عقار قادری رضوی ضائی دامت برکاتیم العالید دامت برکاتیم العالید نے ایک بارا پیشتخوں بھرے بیان جانو روں کو ستانا حرام ہے میں ضمنا فرما یا کہ میں ایک دن اپنے گھرے نماز ظہر کیلئے نکلاتو و یکھا کہ اپنی گل کے تصور نے فاصلے پر ایک بیار گدھا پڑا ہے۔ اس میں المحضنے کی سکت نہ تھی ، بے چارے کی گرون پر خارش کے باعث زخم ، ہوگیا تھا۔ جس کے سب اس نے گرون کو رفت و بیا عث زخم ، ہوگیا تھا۔ جس کے سب اس نے گرون کو بین سے او پر اٹھار کھا تھا، گرون میں تکلیف بڑھتے پر جیسے بی گرون زمین پر دکھنا چاہتا تو تکلیف کے باعث دوبار وگرون اٹھالیتا، وہ انتہائی تکلیف اور بے بی کے عالم میں بہتلا تھا۔ میں نے جب اُس کی بیوالت دیکھی تو بجھے اُس پر بہت ہم آیا کہ یہ (بن بنا کی منگواں ، وراس کی گرون میں بیان کی جانب کی گرون اور اس کی گرون میکوں ، وراس کی گرون میں بینے رکھوری ( تا کہ زمین کی تختی کی تکلیف سے اس کو نجات ملے ) ایسا کرنے سے اے فی الوا تع تسکین ہوئی ، اور اس

نے اپنی گردن سے گدڑی پر ٹیک لگالی ،آپ مائیں یا نہ ما نیں ، وہ مجھے سراٹھا کرشکر بیہ بھری نظروں ہے دیکھنے لگا۔

(تعارُفْسِامِيرِ الجُسنَّت منظلاً ولا م)

حضرت ابوعلی سوید بن مقرن الوث است روایت ہے كه ميں نے بنومقرن كان سات بينوں ( بھائيوں) میں ہے ایک تھا جن سب کا ایک خادم تھا۔ اس کوہم میں سے سب سے چھوٹے نے ایک تھیٹر مارا تو ہمیں رسول الله ﷺ في علم ديا كهاس كوآزاد كردير (مسم)اور ایک روایت میں ہے میں اینے محائیوں میں ساتواں

(1608) وَعَنْ آبِيْ عَلِيّ سُويُدِينِ مُقَرِّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَلُ رَايُتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِيْ مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ اللَّ وَاحِلَةٌ لَّطَهَهَا اَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْ نُعْتِقَهَا ـ رَوَالْأُمُسُلِمٌ ـ وَفِي رِوَايَةٍ: "سَابِعَ إِخُوَةٍ لِيْ".

تخريج حلايث: صيح مسلم. بأب محبة المماليك و كفارة من لطم عبدة جلدة. ص 91. رقم 4392 الامادو المشاني ذكر سويد، بن مقرن البزئي رضى الله عنه، جلد 2، ص 319. رقم 1085 البستدرك للعاكم، كتاب تحدود، جلد 6، ص 408، رقم 8103 مصنف ابن اني شيبة، بأب في الرجل يلطم خادمه، جلد 3، صفحه 466، رقم 12755 جامع الاصول لابن اثير، الدوع الرابع في الغرب، جس8، صفحه 53، رقم 5893

*شرح حدیث:* وہ ظالم ہے

حضرت ط وَس رحمة الله تعالى عليه اكثر تخمر ميں بيٹھے رہتے تھے لوگوں نے دریافت کیا تو فر مانے لگے کہ میں نے اس کے گھر بیٹے رہنے کو پسند کیا ہے کہ رعیت خراب ہوگئ ہے سنت جاتی رہی با دشا ہوں ادر امیروں میں ظلم کی عادت ہوگئ ہے جو رُ تَخْصُ ا بِينَ اولا داورغلام بين! قامت حَنْ بين قرق كرےوہ ظالم ہے۔ (تعبيه المئزين ،الباب الدوّل بمبر بم على جورائد كام بس ، 44 معضه )

اینے ایک غلام کوکوڑے سے مارار ہاتھا۔ تو میں نے پیچھے ہے آ داز سی اے ابد مسعود جان لو میں نے غصے کی وجہ ے آواز نہ مجھی جب وہ میرے پاس آئے تو رسول الله ﷺ ﷺ آپ فرمارے ہے: اسے ابومسعود جان لو آللہ تعالیٰ یقیناتم پر زیادہ قدرت والا ہے س ہے جو قدرت تمہیں اینے غلام پرحاصل ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد میں بھی بھی کسی غلام کونہ ماروں گااور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے رعب سے میر اکوڑ امیر ہے

(1609) وَعَنْ أَنِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَلْدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعْرَت ابومسعود بدري ﴿ اللهِ مِن اللهُ عَلَى اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ عَلَامًا إِنَّ بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنُ خَلْفِي: "إِعْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتِ مِنَ الْغَضَبِ، فَلَنَّا ذَنَا مِنْيُ إِذًا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذًا هُوَ يَقُولُ: · اعُدَمَ أَبَأَ مَسْعُوْدٍ أَنَّ اللَّهَ أَقُلَدُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَٰذَا الۡعَٰلَامِرِ ۚ فَقُلْتُ: لاَ أَضۡرِبُ مَمۡلُوۡكًا بَعۡنَهُ آبَدًا وَفِيُ رِوَايَةٍ: فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنَ يُبِيعُ مِنَ هَيْبَتِه. وَفِي رِوَايَةٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ حُرُّ

ہاتھ سے گر گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ اللہ کی رضا کے لیے رہ آزاد ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اگر تو بیانہ کرتا تو مجھے آگ جلاتی۔ (مسلم)

لِوَجُهِ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ: "أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلَ لَلَهُ عَنْكَ النَّادُ". وَوَاللهُ مُسْلِمٌ بَهْذِيدِ النَّادُ".

تخريج حدايث: صيح مسلم، بأب حمية المهاليات و كفارة من لطم عبده جلد 5. صفحه 90 رقم 4389 مستحرج بي عونة بأب التشديد في فرجه مهار مقحه 132 رقم 4900 مستداما مام احدابن حنبل مستدعب الله بن عمر، جدد 2، ص 45 رقم أب التشديد في فرجه مجدد المهاوك ولد على 262 مشكوة المصابيح بأب النفقات وحق المهلوك ولدى وصفحه 262 رقم 3352 جامع الاصول لابن الير، الموع الرابع جلد 8، مده 53 ، قر 5894

مرح حديث: عليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث ك تحت لكهة بين:

مشہور صحابی ہیں، بعض نے انہیں اہل بدر سے کہا ہے گرآ پ اس معنے سے اہلِ بدر ہیں کہ بدر ہیں رہتے تھے غزوہ ہدر میں شریک نہیں ہوئے، آپ کا نام عقبہ این عمروانصاری ہے، بیعت عقبہ ثانیہ ہیں شریک ہوئے، آخر عمر ہیں کوفہ قیام رہا اسے یا سام چیس وفات ہوئی (اکمال)

(آوازند مجمی) یعنی به آواز کلام سناجس کاذکر آ گے آرہا ہے۔

(جوقدرت جہیں اپنے ٹیلام پر حاصل ہے) کیونکہ یہ تمہارامملوک وغلام ہے گرتم اللہ تعالٰی کےمملوک بھی ہومخلوق بھی بندے بھی، جب وہ تمہار ہے گناہ دیکھتے ہوئے تمہاری روزی بند نہیں فرما تا ہر طرح تم پر کرم کرتا ہے معانی ویتا ہے توتم بھی اینے مملوک غلام کومعانی وو۔

، رہیں بھی بھی سی علام کونہ ماروں گا)جو بیفر مارہے ہتھے آپ کی نظر کی ایسیراورنصیحت کی تا ٹیر کا وہ اثر ہوا کہ میراس را غصہ نتم ہو گیا جوش ٹھنڈ اہو گیا۔

(اللدى رضائے ليے بيآ زادہے) تا كدبيآ زادى ميرے ال تصور كا كفاره بوجائے۔

(اگرتوبین کرتاتو تخیج آگ جلائی) کیونکہ تم نے اسے بے قصور مارا یا قصور سے زیادہ مارااوراس سے معافی چی تی نہیں لہذا ہد مارنا جرم ہوااور تھا حق العبر مال لیے خطرہ تھا۔علاء قرماتے ہیں کدایسے موقعہ پر آز، دکردینا واجب نہیں بکہ مستحب ہے،اس سے معلوم ہوا کہ گناہ ہوجانے پرکوئی نیکی کردینا اچھا ہے کہ بیائی کفارہ بن جاتی ہوا کہ گناہ ہوجانے پرکوئی نیکی کردینا اچھا ہے کہ بیائی کفارہ بن جاتی ہوا کہ گناہ ہوجانے پرکوئی نیکی کردینا اچھا ہے کہ بیائی کفارہ بن جاتی ہوا کہ الحک سنج بائی ہوئی المحک المقتلات بائی ہوئی المحک اللہ بات کے اللہ بات کا بات کا بات کا بات کا بات کا بات کہ بات کے بات کے بات کے بات کے بات کے بات کے بات کہ بات کا بات کا بات کے بات کے بات کا بات کے بات کے بات کا بات کی بات کا بات کے بات کی بات کی بات کا بات کی بات کا بات کا بات کا بات کی بات کا بات کے بات کا ب

(1610) وَعَنِ أَنِي عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَرَبَ عَرَبَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَرَبَ غَلَامًا لَهُ حَدًّا لَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ كَفَارَتَهُ أَنْ عَلَامًا لَهُ حَدًّا لَهُ عَلَيْهِ أَوْ لَطَهَهُ فَإِنَّ كَفَارَتَهُ أَنْ عَلَامًا لَهُ مَدًّا لَهُ مَا يَتُهُ اللهُ عَلَيْهُ . رَوَالْا مُسُلِمُ.

حضرت ابن عمر ﷺ بے روایت ہے کہ رسوں اللہﷺ نے قرمایا: جس نے اپنے غلام کو لیکی حدیگائی جس کا جرم اس نے نہیں کیا یواس کوتھپٹر ماراتواس کا کفارہ میہ ہے کہ اس کوآنزاد کردے۔(مسلم) شرح حديث: حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بن. لینی ہے تصور مارے بیٹے ، حدسے مراد صرف شرعی حدثہیں بلکہ ہر سخت مار پبیٹ ہے۔

ال طمانچہ سے مرادظامًا طمانچہ مارناہے،ادب سکھانے پڑھانے پرطمانچہ مارنا درست ہے ہیں، تکم ش گرد،مرید، نیج یارعایا کو مارنے کا ہے کہ بلاقصور مار پر پکڑ ہے،اس کا کفارہ غلام کے لیے تواسے آزاد کردینا ہے،ادر باقی لوگوں کے پے انبیں پچھ دے کرخوش کردینا ہے، یا اگر وہ لوگ معافی دینے کے لائق ہوں تو ان سے معانی ما نگ لینا ہے۔ یہ وہ معمولی باتیں ہیں جن کی ہم پرواہ نہیں کرتے مگر ہیں بڑی خطرناک میں نے ستا ہے کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ کے بال کوئی مزد در کام کررہا تھا کسی نے اسے کہددیا اوحرامی ،اعلیٰ حضرت نے فرمایا اس کی مال کے زنا کے چارگواہ لاؤوہ حیران ہوگیا،آخر کاراس نے مزدور سے معافی مانگی اسے پانچ روپے دیئے،اللہ تعالی تو فیق خیر دے،انسان ا پٹی زبان ادراعضاء پر پوراکنٹرول رکھے۔ (بڑا ڈالناج ،ج٥م ٢٦٩)

(1611) وَعَنْ هِشَامَ بْنِ حَكَيْمِ بُنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: آنَّهُ مَرَّ بِالشَّامِرِ عَلَى أَنَاسٍ مِّنَ الْأَنْبَاطِ، وَقُلُ أَقِيْهُوا فِي الشَّهْسِ، وَصُبَّ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الزَّيْتُ؛ فَقَالَ: مَا هٰنَا؛ قيل: يُعَنَّبُونَ في الْخَرَاجِ - وَفِي رِوَايَة: حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ - فَقَالَ هِشَامٌ: أَشُهُلُ لَسَبِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاس فِي اللَّهُ نُهَا". فَلَهَ لَل عَلَى الْأَمِيْرِ، فَعَلَّاثُهُ فَأَمَرَ جِهِمُ فَخُلُوا. الْفَلاَ كُونَ مِنَ الْعَجَدِ.

حضرت مشام بن عليم بن حزام على عدوايت ہے کہ دہ شام میں چھے کاشت کارلوگوں کے پاس ہے گزرے جودھوپ ہیں کھڑے متھے اور ایک روایت یں ہے کہ انہیں جزیدنددینے کی وجہ سے قید کیا گیا تھااور ان کے سروں پرتیل ڈالا ہوا تھا۔تو انہوں نے کہا بیکیا ہے؟ کہا گیا کہان کوخراج نہ دینے کی وجہ سے سزا دی جا ر بن ہے۔ تو حضرت مشام نے فرمایا: میں گواہی دیت مول كرميل نے رسول الله 🏙 كوفر ماتے ہوئے سابقينا رَوَالُا مُسْلِمْ . " أَلْأَنْبَاطُ الله تعالى الله تعالى الله وكول كوعذاب دے كاجودنيا ميں يوكوں كو عذاب دیتے ہیں۔ پھر امیر کے پاس داخل ہو کریہ حديث سنائي تو اس منه حكم ديا ان كوچهور دو\_(مسم) الانباط: الكامطلب ب يجمى كاشت كار

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب الوعيد الشديد المن علب النام بغير حق جلد 8. صفحه 32. رقم 6824 انسس الكبرى للبيهقى بأب النهى عن التشديد في جبأية الجزية. جل 9. صفحه 205 رقم 19205 سان ابوداؤد. بأب في التشديد في جبأيه الجرية. حال 3، صفحه 134. رقم 3047 سان النسائي فعل نصاري ربيعة، جلن 5. صفحه 236. رقم 8771 صحيح ابن، كتاب الحظر والإباحة جلد

مرح حديث: حليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين.

آپ مشہور تا بعی ہیں، حضرت حسین کی شہادت کے سال آپ کی ولادت ہے، اس بھی وفات بائی، حضرت عبداللہ ابن زبیراور عبداللہ ابن عمروضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے۔

ان کا نام عروہ این زبیر این عوام ، آپ بھی تا بھی ہیں ، مدینہ منورہ کے سات فقہا ہیں ہے آپ بھی ہیں ، حضرت اساء بنت ابو بکر صد بتی آپ کی والدہ ہیں حضرت عائشہ صدیقہ کے بھا نجے صائم الدھر تھے ، ۹۳ ہے میں آپ کی وفات ہوئی۔
آپ ہشام ابن تھیم ابن حزام قرش اسدی ہیں ، فتح مکہ کے دن ایمان لائے ، آپ کے والد تھیم ابن حزام ام المحوشین فضر یجۃ الکبری کے بھتے ہیں ، ان کی بیدائش فانہ کھیے میں ہوئی واقعہ فیل سے تیرہ برس قبل ، ایک سوہیں سال کی عمر ہوئی ، مدیجۃ الکبری کے بھتے ہیں ، ان کی بیدائش فانہ کھیے میں ہوئی واقعہ فیل سے تیرہ برس قبل ، ایک سوہیں سال کی عمر ہوئی ، مدیجۃ الکبری کے اللہ میں ، زمانہ جا بلیت ہیں آپ نے سوہ وہ اغلام آزاد کے ۔ (مرقات)

مبط یانبیط بھرہ اور کوفہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام ہے دہاں کے ہاشندے عمومنا کسان ہے اس کے اب ہرکسان کو نہطی کہدد ہے ہیں۔

یعنی حاتم نے ان غریبوں کو تیز دھوپ میں کھڑا کر کے ان کے سردل پر گرم تیل ڈالاتھا تا کہ فیکس ادا کردیں یا بقیہ فیکس دے دیں۔

۔۔ لیتن اب کھولتا پانی ،گرم تیل ان سے عذاب دینا حرام ہے کیونکہ ریے عذاب آخرت میں کفار کورب تعالٰی دے گا کوئی ہندہ کسی کوخدا کا عذاب ندد ہے۔

اس حدیث کواحمد، ابودا و دبیبق نے بھی عیاض ابن تھم سے روایت کیا اور ابودا وُ دبتر مذی ، حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت فر مایا لاتعند بوابعند اب انٹدکس کوخدا کاعذاب نیدو۔ (برزا ڈالمناجج، ج۵مس ۳۳)

(لیعنی این عمال) ہیں جنہوں نے اس کے (گرھے کے )

كوليم ك كنارول كوداغا\_ (مسلم) الجاعر تأن: جانور ك

#### مرین کے اردگرد کناروں کو کہتے ہیں۔

الخويج حدايث زمميح مسلم. بأب النهي عن مترب الحيوان في وجهه و وسمه فيه. جلن 6 ص 163 رقم 5675 صميح بن بر المثلة جلد 12. صفحه 441، وقم 5624 لفريج الإحاديث والإثار الواقعة في تقسير الكشاف للزيلى، سورة ن الحديث الثالث جد، 4 ص 77 الهدر المندر لابن الملقن، الحديث الرابع بعن العشرين، جلن 7. صفحه 395

شرح حديث: حكيم الأَمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنَّان ال حديث كيَّجت لكيت بين:

اگریدگدهاکسی کافریامنافق کا تھااوراس نے ہی رہے کہا جائے کہ جھوٹے پرلدت بنیال نا ہر ہیں اورا گرکی مسمن کا تھا تو نعنت بانوسف گنبگارمسلمان پر جائز ہے جیسے کہا جائے کہ جھوٹے پرلدت بنیال رہے کہ جہرے میں وراغ گانا مطلقا ترام ہے خواہ جانوروں کو داغناعلامت و بہین نے لیے جائز ہے مطلقا ترام ہے خواہ جانوروں کو داغناعلامت و بہین کے لیے جائز ہے جیسے بعض نیار بوں کا علاج وائے دین ہوتا خصوصًا ذکوۃ وجز یہ کے جائور۔انسان کے داغ نگاناعلاج کے لیے جائز ہے جیسے بعض بیار بوں کا علاج وائے دین ہوتا ہے ،علاج ہے علاج مائن کے داغ دین ہوتا ہے ،علاج ہے علاوہ منوع۔حضرت ابی ابن کعب،سعد ابن معاذ ،حضرت جابر اور اسعد ابن زرارہ وغیر ہم صحابہ کرام نے بعض زخموں میں داغ لگائے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وہم کے تھم سے ۔اس داغ کوعر فی میں گئ کہتے ہیں۔جن احادیث میں بعض زخموں میں داغ لگائے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وہم کے تھم سے ۔اس داغ کوعر فی میں گئ کہتے ہیں۔جن احادیث میں گئے بین ۔جن احادیث میں گئے ہیں۔ جن احادیث میں گئے بین ۔جن احادیث میں گئے بین ۔جن احادیث میں گئے بین حضور کیا ۔ جن اور بیا جوان شاء اللہ جن کیا بالطب میں عرض کریں گے۔

(يراً قالن جي منه ۵ س ۱۹۷۳)

انبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ کا گزرایک کدھے کے پاس سے ہوا جس کے چہرہ میں داغ کا نشان تھا آپ نے فرمایا: اس پر اللہ لعنت فرمائے جس نشان تھا آپ نے فرمایا: اس پر اللہ لعنت فرمائے جس نے اس کوداغا ہے۔ اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ کی نے چہرے پر مار نے اور داغ نگانے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

(1613) وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَنَيْهِ حِنَارٌ قَلْ وُسِمَ فِي وَجُهِلِهِ فَقَالَ: وَسَلَّمَ مَرَّ عَنَيْهِ حِنَارٌ قَلْ وُسِمَ فِي وَجُهِلِهِ فَقَالَ: لَكَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِي رِوَايَةً لِلهُ اللهُ الذِي وَسَمَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِي رِوَايَةً لِلهُ عَلَيْهِ لِلهُ اللهُ عَلَيْهِ لِللهُ عَلَيْهِ لِللهُ عَلَيْهِ لِللهُ عَلَيْهِ لِللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرْبِ فِي الْوَجُهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ .

تخريج حلايث: صيح مسلم، بأب النهى عن ضرب الحيوان في وجهه و وسعه قيه، جلد 6. صفحه 163، رقم 5674 الساس الكيزى للبيهةي، بأب مآجآء في موضح الوسم و في صفة الوسم جلد 7، ص 35، رقم 13638 مشكّوة المصابيح، كتأب الصيد و النّبائح. الفصل الاول، جلد2، صفحه 427، رقم 4078

شرح حدیث: جورهم بین کرتااس پررهم بین کیاجا تا

حسن اخل آ کے پیکر ، نبیول کے تاجور ، نمیو ب رَبّ اکبر عزوجل وصلّی الله تعالیٰ علیه وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تم اس وفت تک ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں رحم نہ کرنے لگور صحابہ کروم علیہم الرضوان نے عرض کی نیا رسوں مد عزوجل وصلّی املہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! ہم میں سے ہرا یک رحم دل ہے۔ تو آپ صلّی الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارش د فربايا: اين دوست پررم كرنامراوبيس بلكه عام رحمد في مراوي-

( بين الروائد، كما ب البروالصلة ، باب رحة الناس الحديث: اعلا ١٣١٥، ج ٨ بس ٢٠١٠)

سر کار اور قرار، شافع روز شارصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کافر مان ویشان ہے: رحم کیا کروتم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معانی کر دیا کر وہم کی معانی کر دیا جائے گا۔ آپ ملی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے مزیدارشاد فر مایا: بات کو ہے توجہی سے سنے والے کے لئے ہلاکت ہے اور جان ہو جو کرا ہے (برے اعمال) پراصرار کرنے (بینی ڈٹ جانے) والول کے لئے ہلاکت ہے۔ (السند ملام محربن منبل مسند مجد اللہ بن عمروبن العاص الحدیث: ۲۵۵۲ من ۲۵۵۲ می ۲۵ می ۵۲۵)

140 مَابُ تَعُرِيْمِ التَّعُنِيْبِ بِالنَّادِ فِي كُلِّ 140 حَيْقَ النَّعُنِيْبِ بِالنَّادِ فِي كُلِّ عَيْقِ النَّعُمُ الْعُمُ النَّعُمُ النَّعُمُ النَّعُمُ النَّعُمُ النَّعُمُ النَّعُ النَّعُمُ الْعُمُ الْعِمُ الْعِمْ الْعُمُ ال

(1614) عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: 

هَ عَنَا رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فِي بَعْدٍ، 
فَقَالَ: "إِنْ وَجَدُاتُمُ فَلْاَنَا وَفَلْا كَالِرَجُلَانِ مِنْ 
فَقَالَ: "إِنْ وَجَدُاتُمُ فَلْاَنَا وَفَلْا كَالِرَجُلَانِ مِنْ مِنْ 
فَوَيْشِ سَمّاهُمَا "فَاعْرِقُوهُمَا بِالنّارِ ثُمَّ قَالَ 
وَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ حِيْنَ آرَدُنَا 
الْخُرُوجَ: "إِنّى كُنْتُ آمَرُتُكُمُ آنَ تُعْرِقُوا فَلْانَا 
وفَلْانًا وَإِنّ النّارَ لا يُعَدِّبُ مِهَا إِلاَ اللهِ فإن 
وَجَانُمُ وُهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا . رَوَاهُ الْبُحَارِيُ.

ہرجانورکوآگ ہے۔ سے سزاد ینامنع ہے جی کہ چیونی وغیرہ کوآگ میں ڈالنامنع ہے حضرت ابوہریرہ دھتا ہے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ہے نے ایک جنگ میں بھیجااور فرمایا اگر تہمیں قریش کے قلال اور فلال ووآ دمیوں کے نام لیے ملیس تو ان کوآگ میں جلا ویتا۔ پھررسول اللہ ہے ہے جب ہم نے نکنے کا ارادہ کیا تو فرمایا میں نے تم سے کہ تھا کہ تم فلال فلال کوجلا دیتا تو آگ ہے ساتھ سزا صرف اللہ فلال فلال کوجلا دیتا تو آگ وہ تم کوملیں تو ان کوقل کر تعالی دیا تو آگ وہ تم کوملیں تو ان کوقل کر تعالی دے سکتا ہے آگر وہ تم کوملیں تو ان کوقل کر تعالی دے سکتا ہے آگر وہ تم کوملیس تو ان کوقل کر

تخريج حليت عميح بخارى باب لا يعنب يعذاب الله جلد 3، صفحه 1098 رقم 2853 البئتة ولاين الجارود باب النهى عن تحريج حليت و بين 1، ص 265 رقم 1057 مسئد امام احمد مسئد أني هريرة رضى الله عنه جلد 2، صفحه 307 رقم 8054 رقم 8054 مصنف ابن شيبة من نهى عن التحريق بالنار ، جلد 6، صفحه 485 رقم 33142 معرفة السنن و آلا ثار للبيهة ي، باب فتنهم بقرب الاعناق دون الهفئة ، جليه 1، م 319 و 5605

وینا۔(بخاری)

شرح مديث: آگ كامالك

حضرت سید نا عبداللد بن مسعود رضی الله تغالی عشدار شاد فرماتے جیں کہ رحمتِ کوئین ، ہم غریبوں کے دلوں کے چین صفی الله تغالی علیه وآلہ وسلم نے میں الله تغالی علیه وآلہ وسلم نے صفی الله تغالی علیه وآلہ وسلم نے در یافت فرما یا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے توحضور رحمۃ للعلمین صلی الله تغالی علیه وآلہ وسلم نے در یافت فرما یا: آگ کے مالک ( یعنی الله عزوجل ) کے سواکوئی آگ کاعذاب نددے۔

(سنن افي دا وَدِه كمّاب الآواب، ياب في للّ الذره الحديث: ٥٢٦٨، ص ١٦٠٧)

تنبيه

اس کناہ کومطلقا کہر و گناہ شار کیا ہے،خواہ اس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہویا نہ کھایا جاتا ہو، چھوٹا ہویا بڑا۔ ہ علماء کرام حمیم اللہ تعالیٰ کے اتوال کا خلاصہ بیہ ہے کہا گرجلائے بغیر کمل کرناممکن نہ ہوتو جلہ نا جائز ہے اور طاہر بیہ ہوتا ہے کہ جب نواس خمس ( یعنی چو ہا، چیل ،کوآ، کا شنے والا کتا ( یا بچھو ) اور سانپ ) کے ضرر کوز اُئل کرنے کے لئے آگ سے جلانے کا طریعہ معنین ہو کہا تو آگ سے جلانا منع نہیں۔

اور رہاان کے علاوہ آدی اور حیوان کوآگ سے جلاٹا اگر چہوہ حیوان کھایا نہ جاتا ہوتو یہ کہیر ہ گزاہ ہے کیونکہ حضرت سیدنا ابن عمرضی اللّٰد تعالیٰ عنہما کچھوٹوگوں کے پاس سے گزر سے جنہوں نے ایک مرغی کو بائدہ کر تیر وں کا نشانہ بنایہ ہواتھ، جب انہوں نے حضرت سید ٹا ابن عمرضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا تو بھھر گئے ، آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایہ نیہ کس نے سمیا ہے؟ بے فٹک پخز ب جودو سخاوت ، پیکر عظمت وشرافت صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اس طرح کرنے والے پرحنت فرمائی اورآگ سے جلانا نشانہ بنا کر تیر مارنے کی طرح یا اس سے بھی سخت ہے۔

(منج مسلم بهماب الصيد ، باب النبي عن مبر البحائم ، الحديث: ٦٢ • ٥ بم ١٠٢٧)

استاد سي كم ساته روايت كياله فَرْيَةُ مَنْ إِنْ الله كا

مطلب ہے چیوتثیوں کا گھرجس میں وہ رہتی ہوں۔

حضرت ابن مسعود ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول (1615) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كِنَّا مَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كے ليے تشريف لے كئے تو ہم نے ايك سرخ پرندہ سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَرَآيُنَا مُثَرَةً مَّعَهَا فَرُخَانِ، و مکما ال مے ماتھ دو چوزے ستے ہم نے اس کے فَأَخَلُكَا فَرُخَيْهَا. فَجَائَتِ الْحُهَرَةُ فَجَعَلَتُ تَعْرِشُ فَجَاَّةً چوزے پڑلیے توان مرخ پرندہ نے گھبراہٹ میں چنی النَّبِيُّ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ شروع كرديا ات ميں رسول الله 🍇 تشريف لے سے بِوَلَيْهَا ﴿ رُدُّوا وَلَنَّهَا إِلَيْهَا -. ورأى قَرْيَةً ثَمُّلِ قُلُ آپ نے فرمایا: اس کے بچوں کی وجہ سے اسے کس نے حَرِّقْتَاهَا ، فَقَالَ: ﴿ مَنْ حَرَّقَ هٰلِةٍ ؛ قُلْنَا: نَعُنُ قَالَ: یر بیٹان کیااس کے بیجے اس کی طرف واپس کرو۔ ﴿إِنَّهُ لِا يَنْبَنِي آنَ يُعَلِّبَ بِالنَّارِ إِلاَّ رَبُّ النَّارِ " اورآب نے چیونٹیوں کا بل دیکھا جس کو ہم نے جا دیا رَوَاهُ آبُو دَاؤد بِإِسْنَادٍ صَمِيْحٍ . قَوْلُهُ: ﴿ قَرْيَهُ تھا۔ تو آب نے فر مایا: اس کوئس نے جدایا ہے ہم نے نَمُلِ مَعْنَاكُ مُوضَّعُ النَّهْلِ مَعَ النَّهْلِ. عرض کیا کہم نے آپ نے فرمایا: آگ کا مذاب صرف رب تعالی کے لیے عی مناسب ہے۔ اے ابوداؤد کے

تخور بج حلايث اسان ابوداؤد بآب في كراهية حرق العلو بألدار، جلد3. ص8. رقم 2675 الاحادو البدائي، من اسمه حزة بن عرو الاسلس، جلد4، صفحه 339، رقم 2378 السان الكؤي للبيهاني، بأب البدح من احراق البشر كين بألدار بعد الاسار جلد 9. ص 72. رقم 18526 سان سعيد ان منصور، بأب كراهية أن يعلب بألدار، جلد2، ص243، رقم 2643

شرح مديث عليم الأمن معزمت مفتى احديار خان عليد حمة الحنان ال مديث كتحت لكعترين:

(تفائے ماجت کے لیے تشریف لے میے) استفاء کے لیے جنگل بیں تشریف لے میے لوگوں سے بہت دور۔

(ہم نے ایک سرخ پرندہ دیکھا) لالی کی غیرموجودگی بیں اس کے بیچے پکڑ کیے جیسا کدا سکے مضمون سے ظاہر ہے۔ اس طرح کدز مین کے قریب آکر پر پھیلا کرگرنے گئی اپنے بچوں کے فراق میں یا ہمار سے سروں پر بچی جانے تکی

اں طرب کدر میں مصر بیب اسر پر چیمیلا مرمرے می اسپے بیوں مصر ان میں یا ہمارے مردی پر ہی جانے ہی اسے پینہ چل کمیا کہ میر سے بیچے ان کے پاس ہیں۔

ظاہر ہیہ کہ بیامروجو ٹی ہے کیونگہ بلا فائدہ شکاری جانور کے بچے کچڑکراس کی مال کود کھ دینامنع ہے مگر مرق ت پنے فرمایا کہ بیتھم استخبابی ہے شکاری جانور کے بچول کا شکار جائز ہے فقیر کہتا ہے کہ بلاضرورت شکارممنوع ہے ہال ضرور فا جائز ہضرورت سے مراد گوشت کھانا یاان کا ضرر د فع کرنا۔

(چیونٹیوں کا بل دیکھاجس کوہم نے جلادیا تھا) کرایک جگہ چیونٹیاں بہت تھیں ہم نے اس جگہ آگ بچھادی جس سے وہ جگہ ہی میں بہت تھیں ہم نے اس جگہ آگ بچھادی جس سے وہ جگہ ہی جائے ہی جائے ہی معلوم ہوا کہ ہر وفت سب کوحضور کے فیض کی ضرورت ہے، دیکھو پچھ دیر کے سلیے حضور غائب ہوئے ہے کہ ان حضرات سے دوغلطیاں ہوگئیں۔ (بڑا ڈالمنانج ،ج۵ ص ۴۵)

141-بَأَبُ تَغُرِيْمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ بِحَيِّ طُلْبَهُ صَاحِبُهُ الْغَنِيِّ بِحَيِّ طُلْبَهُ صَاحِبُهُ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنُ تُؤَدُّوا الْاَمَ يَأْمُرُكُمْ أَنُ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ إِلَى آهُلِهَا) (النساء: 58)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (فَإِن آمِنَ بَغُضُكُمُ بَعُضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي الْمُعُونَ امَانَتَهُ) (البقرة: 283).

(1616) وَعَنْ آنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَطْلُ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَطْلُ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَطْلُ النَّهِ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهِ فَاللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ فَاللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ مَعْلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ مَعْلَى اللهُ عَلَيْهِ مَعْلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَاهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَا

حق دار کا اینے حق کا مطالبہ کرنے پر مال دار کا ٹال مٹول کرنا حرام ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ مہیں تھم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپر دکرو۔

اور الله تعالی نے ارشاد فرمایا: اور اگرتم میں ایک کو دوسرے پر اظمینان ہوتو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا۔ این امانت اداکر دے۔

خضرت ابوہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا ٹال مٹوں کرناظلم ہے اور جبتم میں ہے کسی کی پیروک کی جائے اور وہ گئجائش دال ہوتو اس کو تقاضا بورا کر دینا جاہیے۔ (متنق عیہ)

# "أَيِّبْعُ": كامطلب ٢٥ والي كيا كيا

تخريج حليث: صيح بخارى بأب في الحوالة وهل يرجع في الحوالة، جلى 2، صفحه 799، رقم 2166 صيح مسلم، باب تحريم مطل الغنى وصدة الحوالة واستحبأب قبولها، جلى 5، ص 34، رقم 4085 السان الصغرى للبطقي، بأب الحوالة، جلى 2، ص 121، رقم 2183 البعجم الاوسط لنظيرا في من اسمه سعيد جلى 4، صفحه 63، رقم 3615 البنتالي لاين الجارود، بأب الببالعات البنهي عنها من الغرر، جلد 1. ص 154، رقم 599

شرح حديث: حبيم الأمّت مضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كتحت لكهة بن:

یعنی جس مقروض کے پاس ادائے قرض کے لیے پیسہ ہو پھرٹا لے تو وہ ظالم ہےاسے قرض خواہ ذکیل بھی کرسکت ہے اور یہ بر سر میں ہے۔

جيل بھى بجواسكتا ہے، يہنے ض مقروض كنه گار بھى ہوگا كيونكه ظالم گنهگار ہوتا ہى ہے۔

حوالہ کے معنی ہیں نفل ذمۃ الی ذمۃ لیتنی اپنا قرض دوسرے کے ذمہ ڈال دینا۔ اتبی باب افعال کا ماضی مجہول ہے بینی تابع بنایا جائے ہملی ہمعنی غنی جس کی جیب مال سے بھری ہو، بیاسر استحبالی ہے لیتنی اگر تمہارا مقروض تم ہے کہ میرا قرض فلاں سے وصول کر لینا اور وہ فلاں بھی قبول کر لے تو بہتر ہے کہ اس مقروض کا بیجھا چھوڈ دواور اس غنی ہے ہی وصول کرلو، تہمیں تواہیخ قرض سے خرض ہے۔ (بڑا ڈالناجی، جسم ۲۰۰۵)

142 - بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدَالْإِنْسَانِ فِي هِبَةٍ اس ہبدکودا پس لینا مکروہ ہے جوانسان نے لَّمْ يُسَلِّمُهَا إِلَى الْمَوْهُوْبِ لَهُ وَفِي هِبَةٍ سپر دندکیا ہوا دروہ ہبہ بھی جواس نے اپنی وهنها لوكرا وسلتها أؤلم يسلنها ادلا دکودیا ہوسپر دکیا ہویا نہ کیا ہوا ورصد قے وكراهة شرآئه شيئا تصدقي بهمن کی چیزایسے تھی سےخریدنے کی کراہت اللَّذِي تُصَلَّقَ عَلَيْهِ أَوْ أَخْرَجَهُ عَنْ جيےصد قبذديا ہوياا ہے بطورز كۈ ة اور كفارہ زَكُوةٍ أَوُ كُفَّارَةٍ وَّنَحُوِهَا وَلَا بَأَسَ وغيره كے لئے نكالا ہوالبتەكسى دوسر بنے خص بِشَرَ آئِهِ مِنْ شَغْصٍ اخْرَ ہےجس کی طرف وہ چیز آ گے منتقل ہوگئی ہو ' خرید نے میں کوئی حرج نہیں قَدِانُتَقَلَ إِلَيْهِ

حضرت این عمبال کی سے دوایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: جو محض اپنے بہر میں رجوع کرتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو تے کر سے اپنی تے کو چانا وہ اس کتے کی طرح ہے جو تے کر سے اپنی تے کو چانا ہے۔ (متنق ملیہ) اور ایک اور روایت میں سے ہے کہ اس کی مثال جو اپنے صدقہ میں رجوع کرتا ہے۔ کتے کی مثال جو اپنے صدقہ میں رجوع کرتا ہے۔ کتے کی

(1617) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا:

اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الَّذِي قُ

يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكُلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْمِهِ" مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ وَلَيْهِ فَيْمُهِ" مُتَّفَقًّ عَلَيْهِ وَلَيْهِ فَيْمُهِ مُتَّفَقًّ عَلَيْهِ وَلَيْهِ مَنْفَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي قَيْمِهِ مَتَّفَقً عَلَيْهِ وَلَيْهَ يَوْمِعُ فِي صَمَعَتِهِ عَلَيْهِ وَلِيْ رِوَايَة: "مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي قَيْمِهِ فَيَاكُلُهُ" عَلَيْهِ وَيْمُ فَيْمُ فَيَاكُلُهُ" مَكَالَكُ اللهِ يَقِيْمُ فَيْمُ لَكُلُبِ يَقِيْمُ فَيَاكُلُهُ " فَيَمُ وَكُودُ فِي قَيْمُ هِ فَيَاكُلُهُ" مَنْ مَكُودُ فِي قَيْمُ هِ فَيَاكُلُهُ " كَمَقَلِ الْكَلْبِ يَقِيْمُ فَيَاكُلُهُ" فَيْمُ هُ فَيَاكُلُهُ " فَيْمُ وَكُودُ فِي قَيْمُ هُ فَيَاكُلُهُ " فَيَمْ اللّهُ عَنْمُ اللّهُ عَنْمُ اللهُ عَنْمُ اللّهُ اللّهُ عَنْمُ اللّهُ عَنْمُ اللّهُ اللّهُ عَنْمُ اللّهُ عَنْمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

طرح ہے جو تے کرنے پھر تے میں لوٹے اور اس کو کھائے اور ایک روایت میں ہے جوائے ہم میں لوٹے ا وہ اس طرح کی ہے جو تے کر کے اس کو چائے۔ وَإِنْ رِوَايَةٍ: الْعَالِدُ فِي هِبَيْهِ كَالْعَالِينِ فِي قَيْمِهِ.

تخريج حنايت المبعة المبع بخارى بأب يأيمل لاحد أن يرجع ق هبة وصدقته جلد2، صفحه 924 رقم 2479 مميح مسدر باب مريع الرجوع في المبعد الرجوع في المبعدة والهبة بعد القيض الامأوهية لولزند جلد5، ص 64 رقم 4261 مسند، امراء المبعد المبعد

شرح مديث: مبدواليس لينے كابيان

سی کسی کو چیز دے کر والیں لیڈا بہت بڑی بات ہے حدیث میں ارشاد ہواا کی مثال ایسی ہے جس طرح کتاتے کر کے مجر چاہ جاتا نبندامسلمان کواس سے بچنا ہی چاہیے گر چونکہ ہبداییا تصرف ہے کہ واہب پر لازم نبیں اگر دے کر واپس ہی لینا چاہے تو قدضی واپس کر دے گا اُسے نہ واپس لینے پر مجبور نہیں کر یگا اور بیدوا پس لینے کا تھم بھی حدیث ہے ثابت ہے گر سب جگہ واپس نبین کرسکتا بعض صور تیں ایسی بیں کہ اُن میں واپس لے سکتا ہے اور بعض میں نہیں یہاں اِسی کی تفصیل بیان کی حاتی ہے۔

مسئلہ ا: ہبد میں اگر موہوب لدکا قبضہ بی ہیں ہوا ہے تو ابھی ہبہ کی تمامیت ہی ہیں ہوئی ہے اگر واہب نے رجوع کرلیا تو بہ بھی ختم بوگیااس کور جوع نہیں کہتے رجوع ہیہ ہے کہ تمام ہو چکا ہے موہوب لہ نے قبضہ کرلیا ہے اس کے بعد واپس لے۔ (الدرالخار، کتاب العبة ، باب الرجوع فی العبة ، ج ۸،۹۸۸)

مسئلہ ۳: جب موہوب لہ کو قبضہ دیدیا تو اب رجوع کرنے کے لیے قاضی کا تھم دینا یا موہوب لہ کا راضی ہونا ضروری ہے اور قبضہ نہ کی ہوتا اس کی ضرورت نہیں۔(افتادی المعدیة،کتاب المعید،انباب اقامی فی الرجوع ... اِنْجَ،ج ۴، س ۴۸۵)

مسئلہ سان داہب نے کہدد یا ہے کہ میں اس بہرکو دالیں نہیں لول گا جب بھی دالیں نے سکتا ہے اُس کا بیر کہدوین مانع رجوع نہیں۔ (ابحرارائق، کتاب العبة ، باب الرجوع فی العبة ،ج ٤٩٥ مره ٩٥)

اورا گرحن رجوع ہے مصالحت کر لی ہے تورجوع نہیں کرسکتا کہ معیں جو چیز دی ہے بہد کاعوض ہے۔ (الفتادی الصندیة ، کتاب الحصیة ، الباب النامس فی الرجوع ... الخ ، ج مساس ۱۹۰۰)

مئلہ ۳: ایک شخص نے دوسرے سے کہا قلال کو ایک ہزار روپید میری طرف سے بہہ کر دوائس نے کردیا اور موبوب لہ ہے اور دہ بہلا موبوب لہ ہے اور دہ بہلا موبوب لہ ہے اور اور بہلا موبوب لہ ہے اور اگر پہلے سے لےسکتا ہے نہ موبوب لہ ہے اور دہ بہلا جائے وہ وہ دینے والامتبر ع ہے اور اگر پہلے نے بید کہا ہے کہ فلاں کو جائے ہزار بہرکر دویش اس کا ضامن ہوں اور اُس نے ویدیے تو پہلا شخص ضامن ہے دوسر ااس سے لےسکتا ہے موبوب لہ ایک بزار بہرکر دویش اس کا ضامن ہوں اور اُس نے ویدیے تو پہلا شخص ضامن ہے دوسر ااس سے لےسکتا ہے موبوب لہ سے نہیں لے سکتا ہے۔ (البحر الرائق ، تاب الرجوع فی ایعیہ ،ج۔ میں ۵۹۷)

مسئلہ ۵: صدقہ دیکرواپس لینا جائز نہیں لہٰڈاجس کوصدقہ دیا تفا اُس نے عاریت یا ودیعت سمجھ کر پچھ دنوں کے جمہ واپس دیااس کولینا جائز نہیں اور لےلیا ہوتو واپس کردے۔

(الفتادي العندية ، كمّاب العبة والباب الرقى عشر في العبدقة ،ج م م م م ١٠٠٠)

مسئلہ ۲: وَمِن کے ہمہر میں رجوع نہیں کرسکتا مثلاً دائن نے مدیون کو دین ہمہرکردیا اور مدیون نے قبول کرل<sub>یا دائن</sub> واپس نہیں لے سکتا کہ میداسقاط ہے مگر قبول کرنے سے پہلے واپس لے سکتا ہے۔

(البحرالراكق مكتاب العبة ، باب الرجوع في العبة ، يْ ٢٠٥٥)

مسئلہ ے: رجوع کرنے کے لیے بیضروری ہے کہ رجوع کے الفاظ بولے مثلاً رجوع کیا، واپس میں ہبہ کوتو ژدی، باطل کردیا اور اگر الفاظ میں بولے بلکہ اُس چیز کوئیج کردیا یا اپنی چیز میں خلط کردیا یا کپڑا تھا رنگ دیا یا غلام تھ آزاد کردیا ہے رجوع مبیں بلکہ بینصرفات بیکار ہیں۔ (الفتادی الصندیة ، کتاب الصبة ،الباب الخامس فی الرجوع ، ۱۰ الخ ، جسم ۱۳۸۳)

مسئلہ ۸: واہب کوموہوب لہ سے ہہ کوخرید نانہ چاہے کہ یہ بھی رجوع کے معنے میں ہے کیونکہ موہوب لہ یہ خیال کر بگا کہ یہ چیز اس کی دی ہوئی ہے بورے دام لینے ہے اُسے شرم آئے گی طرباپ نے بیٹے کوکوئی چیز دی ہے پھرخرید نا جا ہتا ہے توخرید سکتا ہے کہ شفقت پدری کم دام دینے ہے مانع ہوگی۔

(البحرالرائل، كتاب العبة ، باب الرجوع في العبة ، ج ٢ إس ١٩٠٠)

مسئلہ 9: ہبد میں رجوع کرنے ہے مات چزیں مانع ہیں اُن سات کو اِن الفاظ میں جمع کیا گیاہے۔ دمع خزقہ دن سے مُرادز یادت متصلہ ہے۔ میم سے مرادموت لینی واہب وموہوب لہ دونوں میں سے کسی کا مرجانا۔ عین سے مراد کوش - ف سے مرادخروج لینی ہبدکا ملک موہوب لہ سے خارج ہوجانا۔ زاسے مرادز وجیت ۔ قاف سے مراد قرابت - ہاسے ہلاک -سے مرادخروج لینی ہبدکا ملک موہوب لہ سے خارج ہوجانا۔ زاسے مرادز وجیت ۔ قاف سے مراد قرابت - ہاسے ہلاک -

حضرت محربی خطاب سے روایت ہے کہ ہم نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑ ہے پر کسی کوسوار کیا تو (وہ گھوڑ) جس کے پاس تھااس نے اس کوشا کع کی ( کمزور کردیا) میں نے ارادہ کیا کہ اس کوشا کع کی ( کمزور کردیا) میں نے ارادہ کیا کہ اس کو ٹریدلوں اور جھے گمان ہوا کہ وہ یہ ستا فروخت کر وے گا۔ پس میں نے رسول اس سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فران نہ شریدو اور شدا ہے صدقہ میں وو ۔ گرچہ وہ تہ ہیں ایک نہ درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقہ میں وشے وہ در بین

(1618) وَعَنْ عُرَرُ بْنِ الْخَطَابِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَلْتُ عَلَى فَرِسِ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ اللّهِ قَالَ عَنْدَة فَارَدُتُ اللّهَ فَاضَاعَهُ اللّهِ قَالَ عَنْدَة فَارَدُتُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ يَرِيعُهُ بِرُخُصٍ، فَسَأَلْتُ النّبِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ يَبِيعُهُ بِرُخُصٍ، فَسَأَلْتُ النّبِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، فَقَالَ: ﴿لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُلُ فِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، فَقَالَ: ﴿لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُلُ فِي صَلَقَتِهُ كَالْعَالِيلِ وَسَلّمَ، فَقَالَ: ﴿لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُلُ فِي صَلَّقَتِهُ كَالْعَالِيلِ وَسَلّمَ، فَقَالَ: ﴿لَا تَشْتَرُهِ وَلَا تَعُلُ فِي صَلَّا عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُ فِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُ فَيْ صَلَّا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُ فَيْ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُقُ عَلَيْهِ عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُقُ مِي اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُقُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُقُ عَلَيْهِ وَلَا تَعُلُقُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ فَيْ اللّهُ عَلَيْهِ عَلْمَا اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللللهُ ا

الْهُجَاهِدِيْنَ.

قے میں اوٹے والے کی طرح ہے۔ (منق ملیہ) تختلف عَلَى فَرَيس فِي سَيلِ الله الله المعنى بي من في سنابعض مجاہدین پراس کوصد قد کردیا۔

الله تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو تیمیوں کا ال ناحق کھاتے

ہیں وہ تواپنے پہیٹ میں بڑی آ گ بھرتے ہیں۔ اور کوئی

تخريج حذايث: صبح بخارى بأب هل لشترى صدقته جلد 2. صفحه 542. رقم 1419 عميح مسلم بأب كراهة شراء الإنسان ماتصدى به فمن تصديق عليه جل 5. ص 33، رقم 4248 السنان الكيزى للبيهتي. بأب كراهية ابتياع ما تصري به من يدي من تصدق عليه، جس 4, ص 151، رقم 7883 سان النساق بأب شراء الصدقة. جلد 5. صفحه 108. رقم 2615 صيح ابن حبار. بأب الرجوع في الهية. جلد 1 أرصفحه 526 رقم 5126

شرح حديث اللبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان ال حديث كتحت لكت بين: بطور خیرات تا کداس پر جہاد وغیرہ کیا کرے، عاریة وینامراد نبیس بلکه مالک بنادینامراد ہے۔ اس طرح کداس کی خدمت کم کی جس سے وہ کمزورود بلا ہوکر گویا برباد ہی ہوگیا۔

یااس کیے گھوڑا کمزور ہو چکا ہے جس سے اس کی قیت گھٹ گئی یا اس کیے کہ بیں اس کامحسن ہوں مجھے رعایت سے دےگا کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہے دوسر ااحتمال زیادہ توی ہے۔

اس جمعه کی بناء پر بعض علماء فرماتے ہیں کہ اپنے دیئے ہوئے صدقد کاخرید ناحرام ہے مکرحن بیہ ہے کہ مکروہ تنزیبی ہے اور کراہت کی وجہ بھی میہ ہے کہ اس موقعہ پر فقیر صدقہ دینے والے کی گزشتہ مہر بانی کا نحیال کرتے ہوئے اے ست دے دے گا اور یہ قیمت کی کی صدقہ کی واپسی ہے مثلاً اگر سور دیدیکا مال اس نے ۸۰ میں دے دیا تو گو یا صدقہ دینے والے نے ہیں رو پہیصد قد کر کے واپس لے لئے ،لہذا حدیث پر بیاعتراض نہیں کہ ملک بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔اس کی مثال بانكل يول سجهاد كدا كرتم في اسيخ يروى فقير كوصدقه دياس في اس مال كا كهانا يكا كرتمبارى وعوت كي بيا كراس مبرباني کے شکر بیریں ہوتو وہ دعوت نا جائز ہےا دراگر عام دعوت تھی جس میں اتفا قائمہیں بھی بادلیا گیا ہوتو کوئی مضا کقہ نہیں۔

اس تشبیہ سے معلوم ہورہا ہے کہ ممانعت تنزیمی ہے کیونکہ کتے کے اپنی قے کو چاٹ لینے سے اس کا پیٹ تو ہمری جائے گا مگریہ کام گھناؤنا ہے ایسے ہی اپنے صدقہ کوخرید لینے سے ملکیت تو حاصل ہوئی جائے گی اگر چہ کام بہت براہے، یہی تشبيه بهدوا پس لينے دالے پر جمي دي گئي ہے حالاتك بهبركي واليسي بالاتفاق جائز ہے اگر چيد كروہ ہے۔ (مزاة النائح، جسس ١٨٠) 143 - بَابُ تَأْكِيْدِ تَغُرِيْمِ مَالِ الْيَتِيْمِ لَي اللهِ كَالِ (كُولُوانِ) كَى تاكيدى حرمت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (إنَّ الَّذِينَنَ يَأْكُلُونَ آمُوالَ الْيَتَافَى ظُلُمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُوْمِهِمْ نَارًا وَّسَيَصُلُونَ سَعِيْرًا) (النساء: 10)،

وام جاتاہے کہ بھڑ کتے وحوے میں جا کیں گے۔ شرح: حضرت صدرالاً قاضِل سيِّدُ ناموللينا محدثعيم الدين مُراداً بادى عليه رحمة الله الهادى خُزائنُ العرف ن بيل ال ك تحت لکھتے ہیں: یعنی بتیموں کا مال ناحق کھانا کو یا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذا ب کا۔حدیث شریف میں ہے روزِ قیامت بیمیوں کا مال کھانے والے اِس طرح اُٹھائے جا کیں گے کہ اُن کی قبروں سے اور اُن کے منہ سے اور اُنے کا نول سے دھوال نکلتا ہوگا تولوگ پہچا نیں سے کہ رہیاتیم کا مال کھانے والا ہے۔ (خزائن العرفان)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَ: (وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلاَّ بِالَّذِي هِي أَحْسَنُ (الأنعام: 152).

وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِلَ مِنَ الْمُصْلِحِ) (البقرة:

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَالَى قُلْ اصْلاَحٌ لَّهُمُ خَيْرٌ قَانُ تُغَالِطُوْهُمْ فَاخْوَانُكُمُ

اور اللّٰد تعالیٰ نے ارش دفر ما یا: اور یتیموں کے مال کے یال نہ جاؤ مگر بہت اجھے طریقہ ہے۔

اور الله تعالى نے ارشاد فرمایا: اورتم سے يتيموں كا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤان کا بھیا کرنا مہتر ہے.ور اگرایٹا ان کا خرچ ملالوتو وہ تمہار ہے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتاہے بگاڑنے والے کوسنوارنے والے ہے۔

شرح: حضرت صدرالًا فاضِل سيِّدُ نامولينا محرتيم الدين مُراداً بادى عليه رحمة المتدالها دى فَرَائن العرفان بين اس ك تحت لکھتے ہیں: کہ ان (یتیموں) کے اموال کو اپنے مال سے ملانے کا کیا تھم ہے شان نزول آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَا کُلُوْنَ آمُوَالَ الْيَكْنُيٰ ظُلْماً كَيْزُول كے بعد نوگوں نے بتیموں كے مال جدا كرديئے اور ان كا كھانا بينا عليحدہ كرديا اس ميں بيہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا بیتیم کے لئے پکایا اور اس میں سے پچھڑج رہاوہ خراب ہو گیا اور کسی کے کام نہ آیا اور اس يتيمول كانقصان ہوا بيصورتيں ويكي كرحضرت عبدالله بن رواحه نے حضورسيد عالم صلى الله عليه وآله وسم ہے عرض كيا كه إگريتيم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اس کا کھانا اس کے اولیاء اپنے کھانے کے ساتھ ملالیں تو اس کا کیا تھم ہے اس پر بیآیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کے لئے ملانے کی اجازت دی گئی۔ ( فزائن العرفان )

(1619) وَعَنْ آنِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "الْجَتَنِبُوا السَّبُحُ الْمُوْبِقَاتِ! قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَّا هُنَّ؟ قَالَ: "الشِّرُكُ بِاللَّهِ؟، والشِّحْرُ، وَقَتُلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إلاَّ بِأَلْحَق، وَأَكُلُ الرِّبَأ، وَأَكُلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، والتَّوَيِّيُ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَلْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ. مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ "ٱلْمُوْبِقَأْتُ": ٱلْمُهَلِكَاتُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول الله ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو! صحابہ نے عرض کیا: یا رسول ایندوہ کمیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: الله کے مماتھ شریک تھہراتا' جادو کر نا' ،س جان کو تنل کرنا جس کوالقد نے حرام کیا ہے سود کھانا' بیتیم کا مال کھاتا' جنگ کے دن فرار ہو جاتا اور پاک دامن بھولی بھالی ایمان دارعورتوں پر الزام تر اثنی کرنا۔ (منعق مدیہ ) "اَلْهُوْبِقَاتُ":ال كامطلب الماك كرنے واليال \_

. تخو ينج حدايث: صيح بخاري باب ومي المعضات، جلد 6، صفحه 251 رقم 6465 صيح مسلم. باب بيان الكيائر و اكبره

جلد1 صفحه 64 رقم272 السان الكوئ للهوالي بأب تحريم القتل من السنة. جلد8، صفحه 20، رقم 16270 اتحاف الخيرة المهرة للهوسوري كتاب الأدب جلد6، صفحه 192، رقم 5656 سان ابوداؤد بأب ماجاء في التشديدة باكل مال الينيم، جدد3 ص74، رقم 2876

> شرح حدیث بھیم الاُمْت معنرت مفتی احمہ یا رخان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: (اللہ کے ساتھ شریک تفہرانا) یعنی مطلقاً کفر کیونکہ کوئی گفر گمناہ صغیرہ نہیں سب کبیرہ ہیں۔

جاد وکرنا یا بلاضرورت جاد و سیکھٹا۔ تحیال رہے کہ جاد وا تارینے کے لیے جاد و سیکھنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ اگر ب دو میں الفاظ کفریہ بین تو جاد وگر مرتد ہموجا تاہے۔ ورند فقط مفسد دونوں قسم کے جاد وگر واجب الفتل ہیں۔ پہلا ارتداداورن ہے اور دومرا فقط فساد کی بناء ہر۔ (اذافعۃ اللعات)

لیعن سود لینا خواہ کھائے خواہ بہنے یا کسی اور کام میں لائے۔اس سے معلوم ہوا کے سود لینا گناہ کبیرہ ہے نہ کہ دینا۔ لیعن ظمنا اس کا، ل مارنا کیونکہ ینتہ رحم کے قابل ہے اس پرظلم بدترین گناہ ہے۔

یعنی کفار کے مقابلہ سے بھاگ جانا کیونکہ اس میں غازیوں کونقصان پہنچانا ہے اوراسلام کی توہین ۔ خیال رہے کہ جہر و سے بھاگنا گن ہ کبیرہ جب ہے کہ ہز ولی سے ہواگر کفار کا دیا و کبڑھ جانے سے مجبور امور چہ چھوڑ نا پڑے تو اس کا سے تم نہیں ۔ ایسے موقعہ پر ڈٹ جانا اور شہید ہوجا تا افضل ہے لیکن پیچھے بھر جانا گناہ کبیرہ نہیں تد بیر جنگی کی بنا پر پیچھے ہنا تو اب ہے۔ زنا کا یعنی جونیک بخت زنا کو جانتی بھی نہ ہوں انہیں تہمت لگانا گناہ ہے صراحة بھیمنالبد اکسی عورت کو خصتہ ہیں زانیہ یا ہرمواش کہن بھی اس میں واض ہے۔ خیال رہے کہ نیک مرد اور چالاک عورتوں کو بھی زنا کی تہمت لگانا گن ہ ہے مگر خولا عورتوں کو تہمت لگانا بہت زیادہ گناہ ہے جس کی مزاد نیا ہیں ای کوڑے اور آخزت میں سخت عذاب۔

مرقاۃ میں ہے کہ کا گناہ کیرہ بہت تخت ہیں: چاردل کے: (۱) شرک وکفر (۲) گناہ پراڑنے کی نیت (۳) اہلہ کی رحمت سے مایوی (۴) عذاب پر امن ۔ چار زبان میں: (۱) جھوٹی گوائی (۲) پاک دامنوں کی تہمت (۳) جھوٹی قدم (۴) جدد ۔ تین پیٹ کے گناہ: (۱) مینیم کا گھانا (۲) شراب پیٹا (۳) سود کھانا ۔ دو شرم گاہ کے: (۱) زنا (۲) لواطت ۔ دو ہاتھ کے: (۱) چوری (۲) ناحق قتل ۔ ایک پاؤں کا (۱) میدان جہاد سے بھاگ جانا ۔ ایک سارے بدن کا: (۱) کینی دالدین کی نافر مائی ۔ (مزاہ الناجی میں مود)

#### حرمت ربا كاسخت تربهونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو ہوگ سود کھ تے ہیں وہ صرف اس طرح کھڑے ہوں گے۔ جیسے کہ وہ شخص جس کو شیطان نے جیمو کریا گل کر دیا ہو بیراس ہے کہ انہوں نے کہا کہ بچے سود کی طرح ہے۔ حیانکہ بقد تعالیٰ

#### 144-بَابُ تَغُلِيُظِ تَحْرِيُمِ الرِّبَا

قَالَ اللهُ تَعَالى: (النَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إلاّ كَمّا يَقُومُ النَّذِينَ يَتَجَبَّطُهُ الشَّيْطُنُ الشَّيْطُنُ مِثَلَ النَّبِيعُ مِثُلُ الرِّبَا فَي النَّهُ الْبَيْعُ مِثُلُ الرِّبَا فَي جَائِهُ مَوْعِظَهُ مِنْ وَاحْرَا لَا إِنَّا فَي جَائِهُ مَوْعِظَهُ مِنْ اللَّهِ النَّهُ الْبَيْعُ وَحَرَّمُ الرِّبَا فَي جَائِهُ مَوْعِظَهُ مِنْ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمُ الرِّبَا فَي جَائِهُ مَوْعِظَهُ مِنْ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمُ الرِّبَا فَي جَائِهُ مَوْعِظَهُ مِنْ اللَّهُ الْبَيْعُ وَحَرَّمُ الرِّبَا فَي جَائِهُ مَوْعِظَهُ مِنْ اللَّهُ الْبَيْعُ وَحَرَّمُ الرِّبَا فَي جَائِهُ مَوْعِظَهُ مِنْ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمُ الرِّبَا فَي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمُ الرِّبَا فَي اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْبَيْعُ وَحَرَّمُ الرِّبَا فَي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللّهُ اللّه

رَّبِهِ فَانْتَهٰى فَدَهُ مَا سَلَفَ وَآمُرُهُ إِلَى اللهِ وَمَنْ عَادَ فَاوُلِيهِ فَانْتَهٰى فَدَهُ مَا سَلَفَ وَآمُرُهُ إِلَى اللهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ آضَا النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا وَيُرْبِى الصَّدَقَاتِ) - إلى قَوْله تَعَالَى: (يَا حَيُّهَا الرِّبَا وَيُرْبِى الصَّدَاتِ) - إلى قَوْله تَعَالَى: (يَا حَيُّهَا الرِّبَا وَيُرْبِى الصَّدَاتِ) - إلى قَوْله تَعَالَى: (يَا حَيُّهُا اللهِ اللهِ اللهِ وَذَرُوا مَا بَقِي مِنَ الرِّبَا) النَّهُ وَذَرُوا مَا بَقِي مِنَ الرِّبَا) (البقرة: 275-تا 278).

نے تیج کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام توجس کے پاس رب کریم کی طرف سے نصیحت پینچی اور وہ رک گیا تو اس کے لیے ہے جوگز رچکا ( یعنی معاف ہے ) اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے اور جولوٹا تو ایسے لوگ ہی آگ والے اللہ کی طرف ہے اور جولوٹا تو ایسے لوگ ہی آگ والے بیل وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ تعالی سود کومٹ تا ہے اور صدر قات کو بڑھا تا ہے اللہ تعالی کے اس کے تول تک اور صدر قات کو بڑھا تا ہے اللہ تعالی کے اس کے تول تک کے اس کو جولوٹا ہو الو! اللہ سے ڈرواور جوسود ہاتی ہے اس کو جھوڑ دو۔

شر ت: حضرت صدرالاً فاضل سید نامولینا محمد تیم الدین غراد آبادی علیه دهمة الله الهادی نخوائن العرفان بین ای کی تحت لکھتے ہیں: اس آیت بین سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے سود کو حرام فرمانے ہیں بہت صکمتیں ہیں بعض ن بین سے بین کسود بین جوزیاد تی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ ہیں ایک مقدار مال کا جامل ہونا تجارت کی مشقتوں اور میم میں ن بین سے بین کسود بین اور تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ مودخوار کو بعنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور معطروں ہے کہیں زیادہ تر مودی ہواتو وہ کسی کو قرض سے سیم مود کے رواج سے خطروں سے کہیں زیادہ آبان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کی انسانی معاشرت کو ضرر بہنچاتی ہے۔ سوم مود کے رواج سے بہی مودت کے سلوک کو نقصان پنچا تا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہواتو وہ کسی کو قرض حسن سے المداد پنچان گوار انہیں کرتا بہی مودت کے سلوک کو نقصان کی تجارت کی میں دور بردی اور بردے بڑے نقصان ہیں اور بردے وارے نقصان ہیں اور بردے کر کے نقصان ہیں اور بردی کا دی میں دور دی اور میں اور بردے بردے نقصان ہیں اور شریعت کی میں معت میں حکمت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہورد کی الله علیہ واکہ دی کے سود خوارا وراس کے کار پرداز اور سودی دیت میں کہ دیت میں برابر ہیں۔ (خزائن العرفان)

وَامَّنَا الْإَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ، مِّنْهَا حَرِيْثُ آنِي هُرَيْرَةَ السَّابِيُ فِي الْبَابِ قَبْلَهْ.

(1620) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكِلَ الرِّبُوا وَمُوكِلَة. رَوَالهُ مُسْلِمٌ أَزَادَ الرِّبُوا وَمُوكِلَة. رَوَالهُ مُسْلِمٌ أَزَادَ الرِّبُوا وَمُوكِلَة. وَشَاهِ رَيْهِ وَكَاتِبَة.

باتی احادیث ال باب سے متعلق صحیح میں بہت مشہور ہیں الن میں سے ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مروی بچھلے باب میں گزر چکی ہے۔

حضرت این مسعود مین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلائے والے پرلعنت فرمائی۔ (مسلم) تریزی وغیرہ نے بیدا ضافہ کیا ہے کہ اس کے گواہوں پر بھی اور اس کے گھنے والے پر بھی۔

تخریج میں بٹی صبح مسلم، پاپ لعن اکل الرہا و مؤکلہ، جلب 5، صفحہ 50، رقم 4177 السان الصغری للبیہ ہی بات تحریم الرہا، جلد 2 صفحہ 57، رقم 1934 سان ابو داؤد پاہ ہی اکل الرہا و موکلہ، جلب 3، صفحہ 249، رقم 3335 سان ابن ماجہ بات متغدیظ فی الرہا، جلد 2، صفحہ 764، رقم 2277 سان ترملی، پاہما جاء فی اکل الرق، جلد 2، صفحہ 512، رقم 1206

### 145 بَابُ تَحْرِيْمِ الرِّيَاءُ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَمَا أُمِرُوْا إِلاَّ لِيَعْبُلُوْا اللهَ فَاللهِ ثَعَالَى: (وَمَا أُمِرُوْا إِلاَّ لِيَعْبُلُوْا اللهَ فَعُلِصِيْنَ لَهُ اللهِ عُنَا مُنَفَأَ وَيُقِينُهُوا الصَّلُوقَ وَيُؤْتُوا الصَّلُوقَ وَيُؤْتُوا الرَّكُوةَ وَلَكُونَا أَلُقَيِّمَةِ) (البينة: 5)، الرَّكُوةَ وَذَلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ) (البينة: 5)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (لا تُبُطِلُوا صَلَقَاتِكُمُ بِالْبَنِ وَالْاَذَى كَالَّذِى يُنْفِقُ مَيْإِلَهُ رِثَاءً النَّاسِ)(البقرة: 264)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (يُرَاثُونَ الِمُنَاسَ وَلَا يَنُكُوُونَ اللهَ اللهُ تَعَالَى: (يُرَاثُونَ اللهَ اللهُ اللهُ اللهُ النَّاءُ: 42).

(1621) وَعَنْ آنِ هُرِّيْرَةَ رَضِىٰ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَاللهُ تَعَالَ: انَا آغَنَى الشَّرَ كَاء عَنِ الشِّرُكِ، مَنُ عَرَلَ اللهُ تَعَالَ: انَا آغَنَى الشَّرَ كَاء عَنِ الشِّرُكِ، مَنُ عَرَلَ اللهُ تَعَالًا: انَا آغَنَى الشَّرَ كَاء عَنِ الشِّرُكِ، مَنُ عَرَلُ عَنْ الشِّرُكُ، مَنْ عَرَلُ عَنْ الشِّرُكُ وَيُهِ مَعِي غَيْرِيْ تَرَكُنُهُ وَشِرُكُهُ.. وَالْأُمُسُلِمُ.

## ریا کاری کی حرمت

التدنیجالی نے فرمایا: اوران لوگوں کوتو میں تھم ہوا کے اللہ کی بندگی کریں برے اس پرعقیدہ لاتے ایک بدلائے کی بندگی کریں برے اس پرعقیدہ لاتے ایک طرف کے ہوکر اور نمازت کم کریں اور ذکو قدیں اور سے سیدھادین ہے۔

اور الله تعالیٰ نے ارشاد قرمایا: اے ایمان وابو اینے صدیے باطل نہ کردواحسان رکھ کراور ایڈادے کر اس کی طرح جواپنا مال لوگوں کے دکھ وے کے لئے خرج کرے۔

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: نوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اوراللّٰ کو یا ذہیں کرتے مگرتھوڑا۔

حضرت الوجريره وه التي الموايت ہے كہ ميں نے رسول اللہ اللہ تق كور ماتے ہوئے سنا كہ اللہ تق فر ، تا ہو كہ سنا كہ اللہ تق فر ، تا ہو كہ ميں ہول ہے كہ مب حصد داروں سے زيادہ بے پرواہ ميں ہول جس نے كس كام ميں مير ہے ساتھ كسى كوشر يك كرميا تو ميں اس كواوراس ك شرك كوچھوڑد يتا ہوں ۔ (مسم)

تخريج حديث عديد مسلم باب من أشرك في عمله غير الله جلد 8 ص 223 رقم 7666 تهذيب الاثار لعطيرى ذكر بعض ما حضرناد كرة من ذلك مم المحيد 131 رقم 893 جامع الاصول لابن اثير الكتاب الربع في الرياء جلد 4 صعحه 545 رقم ما حضرناد كرة من ذلك مم المحيد 4 معده 545 رقم 1515 جمع الجوامع للسيوطي حرف القاف جلد 6 مفحه 151 رقم 1515 م

شرح مدیث: ریا کاری کواس مثال سے بچھتے

خجةُ الإسلام حضرت سيِّدُ ناإمام الوحامد محمد بن محمد غزالی عليه رحمة الندالوالی ريا کارک کو إس من ست مجھ ت اين: مثلًا کو کی شخص سارا دن بادشاہ کے سامنے کھڑا رہے جس طرح خُدَ ام کی عادت ہوتی ہے کیکن اس کا مقصود بدشاہ کا فرب حاصل کرنا نہ ہو بلکہ اُس کی کسی کنیز کود بکھنا ہوتو رید ( لیعنی اُس شجص کا کھڑا ہوتا ) بادشاہ کے ساتھ یقینا مذاق ہے۔ واس سے زیادہ قابلِ حُقارت ونفرت اور کیا ہات ہوگی کہ کوئی تخص اللّٰہ تغالیٰ کی عبادت اُس کے کمزورولا چار بندے کو<sub>دکس</sub> کے لئے کرے جواس کو ہالذّ ات ( یعنی ذاتی طور پر ) نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نفضان۔(احیاءالفلوم ج ۳ ص ۳ ۱۹ سن<sub>خف</sub>) ریاکی تعریف

ریاکاری کے بعض نقصانات کی معلومات تو ہوئی ، آئے! اب میمعلوم کرتے ہیں کہ گنا ہوں بھری یہ کاری کہتے کے ہیں! اتوسٹے: یہ یا کی تعریف میں اندوز وجل کی رضا کے علاوہ کسی اور ارادے ہے عبادت کرنا۔' گو یا عبادت سے غرض ہو کہ لوگ اس کی عبادت کے اس کی عبادت سے غرض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تا کہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ!س کی تعریف کریں یا اسے نیک آتری بھیس یا اسے عرضت وغیرہ ویں۔(الاَ واجرج اص ۲۷)

ائمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ 🍇 کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگوں میں سب ہے پہلے جس کے خلاف فیصلہ ہو گا وہ وہ آ دمی ہے جوشہیر کیا گیا ہے پس اسے لایا جائے گا (ائٹدنعالیٰ) اس کواپی نعمتیں پہچان کروائے گا وہ پہچانے گا فرمائے گا کیا تو نے ان ے کیا کام کیا وہ عرض کرے گا میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا۔ حق کہ شہید ہو گیا افر مائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے تو نے لڑائی کی تھی تا کہ کہا جائے کہ بیہ بہردرہے۔ پھراس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ تو اس کو گھسیت كرآگ بين ڈالا جائے گا اور تنب ايک آ دمی جس نے علم سيكها اورسكها ما تقا اور قرآن بإك يزها تقه اس كو لا يا جائے گا اس کو نعمتوں کی پہچان کروائے گا وہ انہیں يجيائے گا(اللہ نتحالی) فرمائے گا تونے اِس میں کیا تمل کیا وہ کیے گاہیں نے سیکھااور سکھایا تھااور قرآن پڑھ (التد تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا' تو نے اس لئے علم سکھا تا کہ کہا جائے کہ تو عالم کہلائے اور تو نے قر آ ن پڑھا تا کہ بخجے قاری کہا جائے پھرتھم دیا جائے تو اے مند کے بل گھسیت کرجہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک (1622) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ آولَ النَّاسِ يُقُطَى يَوْمَ الْقِيْمَةِ عَلَيْهِ رَجُلُ اسْتُشْهِرَ، فَأَيْ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؛ قَالَ: قَاتَلُتُ فِينَكَ حَتَّى اسْتُشْهِلُتُ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلُتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيْنٌ! فَقَلُ قِيْلَ. ثُمَّ أُمِرَ بِه فَسُحِبَ عَلَى وَجُهِهِ حَثَّى ٱلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلُ تَعَمَّمُ الْعِلْمَ وَعَلَّهَهُ، وَقَرَا الْقُرُانَ. فَأَيْ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلُتَ فِيُهَا؛ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَاتُ فِيْكَ الْقُرْأَنَ، قَالَ: كُنَبْتَ، وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ! وَقَرَاتَ الْقُرُانَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِ<sup>ع</sup>ٌ ، فَقَلُ قِيْلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجُهِهِ خَتْنَى ٱلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلُ وَسَعَ اللهُ عَدَيْهِ، وَاعْطَالُامِنُ اصْنَافِ الْهَالِ، فَأَتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ، فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا \* قَالَ: مَا تَرَكُتُ مِنْ سَبِيْلِ تُحِبُ اَنُ يُّنْفَقَ فِيْهَا إِلاَّ أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ. قَالَ: كَلَبْتَ، وَلَكِتَك فَعَلْتَ لِيُقَالَ: جَوَادٌ! فَقَدُ قِيْلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ

فَسُحِبَ عَلَى وَجُهِ حُتَّى أَنْقِى فِي النَّارِ". رَوَاهُ مُسُلِمٌ . جَرِبُ يِفَتُحِ الْجِيْمِ وَكَسْرِ الرَّاءُ وَالْمَدِّ: أَيْ شُجَاعُ حَاذِقٌ.

آدی جس پراللہ تعالی نے وسعت فرمائی اس کو ہرفتم کا مال عطا فرمایا اس کو لایا جائے گا اے این نعمتوں کی پیچان کروائے گا۔ تو وہ اسے پیچانے گا فرمائے گا تو نے اس میں کیا گمل وہ عرض کرے گامیں نے تیرے پہندیدہ فرج کا کوئی راستہ ہیں تیرے لیندیدہ فرج کا کوئی راستہ ہیں تیرے لیے فرج کیا ہے (اللہ تعالی) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا بلکہ تو نے میاس لیے کیا تھا تا کہ کہا جائے کہ یہ بہت کی بلکہ تو نے میاس کے کا تو اس کی گھسیٹ کرمنہ کے بل آگ ہے پہر تا ہی اس کی اس ڈیل وال کے گاتو اس کو گھسیٹ کرمنہ کے بل آگ ہیں ڈالا جائے گا۔ (مسلم) "تجو ڈی ": جیم پرزبر راء پر فرم اور مد کے ساتھ اس کا مطلب ہے بہت زیادہ فرم اس کا مطلب ہے بہت زیادہ

تخريج حديث صيح مسلم، بأب من قاتل للرباء والسبعة استحق النار، جلده 6، ص 47، رقم 6032 إلى النساق، بأب من قاتل ليقال فلان جرى، جلد 3. صفحه 17، رقم 4345 مشكّوة البصابيح. كتاب العلم، الفصل الاول، جلد 1 ص 44 رقم 205- جامع الاصول لابن اثير، الكتاب الرابع في الرباء. جلده، ص 538 رقم 2645 جامع الاحاديث لنسيوش، ان المشددة مع الهبزد، جدد 8 ص 434، وقم 434، وقم 7632

شرح مديث: عليم الأمّت معزب مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان ال مديث كتحت لكهة بين:

( جوشہید کیا گیا ہے) بیاد لیت اضافی ہے نہ کہ حقیقی بینی ریا کاروں میں سے پہلے ریا کارشہید کا فیصلہ ہوگا۔لہذا ہے حدیث اس کے خلاف نہیں کہ پہلے حساب نماز کا ہوگا یا پہلے ظلما قتل کا حساب ہوگا۔عبادات میں نماز کا ،معاملات میں ق کا،ریا میں ایسے شہید کا فیصلہ پہلے ہے۔شہید سے وہ مراد ہے جواللہ کی راہ میں مارا گیا۔

(نعتیں بہین کروائے گا) یعنی میں نے تجھے اندرونی بیرونی کروڑ ول نعتیں دیں تونے کون کی نیکی کی معلوم ہوا کہ نیکیاں رہ سے انعام کاشکر میر بھی ہیں۔

لیعنی تیرے جہاداورشہادت کاعوض یہ ہوگیا کہ لوگوں نے تیری واہ واہ کردی کیونکہ تونے ای نیت سے جہ دکیا تھ نہ کہ ضدمت اسلام کیلئے یہ معلوم ہوا کہ اگر غازی میں اخلاص ہوتو لوگوں کی واہ واہ سے تواب کم نہیں ہوگا۔ یہ و رب کی طرف سے و نیوی انعام ہے۔ صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں جہاں میں واہ واہ ہور ہی ہے۔ خیاب رسے کہ فقط غنیمت یا ملک حاصل کرنے کیلئے جہاد کرنے کا انجام بھی بہی ہے۔ جباد صرف الندرسول کی رضا کے لئے چہاد کرنے کا انجام بھی بہی ہے۔ جباد صرف الندرسول کی رضا کے لئے چہتے۔

( نواس کو تھسیمٹ کرآگ میں ڈالا جائے گا) لیعنی نہایت ذلت کے ساتھ ممرے ہوئے کئے کی طرت ٹا نگ سے

مستسسس گھسیٹ کر کنارہ جہنم سے نیچے پچینکا جائے گا۔جہنم کی گہرائی آسان وزمین کے فاصلہ سے کروڑوں گناہ زیادہ ہے ابتد کی پناہ۔

تیری پیساری محنت خدمت وین کے لئے نہی بلکتام کے ذریعہ عزت اور مال کمانے کی تھی وہ تجھے حاصل ہو گئے ہم سے کیا جا ہتا ہے، ای حدیث کو دیکھتے ہوئے ، بعض علاء نے اپنی کتابوں میں اپنا نام بھی نہ کھا اور جنہوں نے کھی ہوہ ناموری کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کی دعا حاصل کرنے کے لئے۔

معلوم ہوا کہ جیسے اخلاص والی نیکی جنت ملنے کا ذریعہ ہے ایسے ہیں ریادالی نیکی جہنم اور ذلت حاصل ہونے کا سبب اس جگہ چارمسئنے یا در کھنے چاہئیں: ایک میہ کہ یہاں ریا کارشہید، عالم اور تی بی کا ذکر ہوا اس لیئے کہ انہوں نے بہترین عمل کھئے تتے جب یمل ریاسے برباو ہو گئے تو دیگر اعمال کا کیا پوچینا، دیا کے جج وزکوۃ اور نماز کا بھی بہی حال ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض ریا کاروہ ہیں جوریا ہی کے لئے نئیمیاں کرتے ہیں اگر ان کی تعریف نہ ہوتو نئی کرتے ہی نہیں بعض وہ ہیں کہ ریا کاروہ ہیں جوریا ہی کے لئے نئیمیاں کرتے ہیں اگر ان کی تعریف نہ ہوتو نئی کرتے ہی مسلم کریا مہمود سے خوش ہوں، یہاں پہلی قسم کاریا کارمراد ہے، دوسری دوشم کے ریا کاراصل نئی کا اثواب پائیں عظم کمرنام نمود سے خوش ہوں، یہاں پہلی قسم کاریا کارمراد ہے، دوسری دوشم کے ریا کاراصل نئی کا اثواب پائیں عظم کاریا کارمراد ہے، دوسری دوشم کے ریا کاراصل نئی کا اثواب پائیں عظم کی آبات واجادیث کے خلاف نہیں۔ شعر:

عدل کرے تو تھر تھر کا نہیں اونچی شانوں والے فضل کرے تو بخشے جو نویں مجھ جسے منہ کالے

چو تھے بیکہ مؤمن کی بیساری سزائی میں ہول گی ،علائی بیس ،الندائے ذلت ،وررسوائی سے بی ہے گا ، ذلت و رسوائی صرف کا فروں کے لیئے ہوگی جیسا کہ آیت قرآئید سے ثابت ہے۔صوفیا ،فرماتے ہیں کہ ریا کے فوف سے مل ندچھوز رسائی سرف کا فروں کے لیئے ہوگی جیسا کہ آیت قرآئید سے ثابت ہے۔صوفیا ،فرماتے ہیں کہ ریا کے فوف سے مل ندچھوز رسائی سے جائے بھی اخلاص مجھی نصیب ہوہی جائے گا مجھیوں کے ڈرسے کھاٹانہ چپور وو۔ (مزاہ المناجی مقد میں ۲۰۱۳)

معن سياب المن الله عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْهُ الله الله عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله الله عَنْهُ عَنْهُ الله الله عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْهُ الله عَنْهُ عَنْ

الُبُغَادِ تُی. شرح حدیث: ریاء کی لغوی واصطلاحی تعریف شرح حدیث: ریاء کی لغوی واصطلاحی تعریف دِیَا اُبْدَ وَقِیْنَةُ اور مُنْفِعَةً، سِمَاعٌ ہے ما خوذ ہے۔ جس ریاء کی ذمت کی گئے ہاں کی تعریف یہ ہے: بندہ سادہ جس دِیَا اُبْدَ وَقِیْنَةُ اور مُنْفِعَةً، سِمَاعٌ ہے ما خوذ ہے۔ جس ریاء کی ذمت کی گئے ہاں کی تعریف یہ ہے: بندہ سادہ جس کی رمنیا کے علمہ وہ کسی اور نیت با اراد ہے ہے عبادت کر ہے۔ مثلاً لوگوں کواپٹی عبادت اور کم ل ہے آگا ہ کرنامقعبود ہوتا کہ اے لوگوں ہے مال و جاہ یا شناء وغیرہ حاصل ہو۔

ریا کاری کی پی<u>جان کے طریقے</u>

ريك چنداقسام بين: (١) رياء بالاحوال (٢) رياء بالاقوال (٣) رياء بالاعمال (٣) رياء بالحاب

(١)رياء بالاحوال

اس کی بہپان کا طریقہ میہ کہ کسی کا پنے جسم پر تھکن یا بیلا ہٹ ظاہر کرنا، پراگند: باں اور گھٹیا ہیئت کا اظہار بنم کی ر کٹرت، غذا کی قلت اور اہم کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے اپنے آپ پر تو جہ نہ دیۓ اور لگا تار روزوں اور شب بیداریوں، دنیا اور دنیا والوں سے بے رغبتی اور عبادت میں خوب کوشش کا دہم پیدا کرنے کے لئے پست آ واز میں بولنا اور ہیداریوں، دنیا اور دنیا والوں سے بے رغبتی اور عبادت میں خوب کوشش کا دہم پیدا کرنے کے لئے پست آ واز میں بولنا اور

ایسے ذلیل ورسوالوگ کیا جا نیس کہ اس وقت وہ بھتہ خور دل اور ڈاکو دَل جیسے لوگوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں کیونکہ وہ تو اپنے گنا ہوں کے معتر ف ہیں اور ان رسوااور ذلیل لوگوں کی طرح اپنی دینداری پرغرور نہیں کرتے ، جبکہ بیہ بدبخت وذلیل لوگ منا وہمی کرتے ہیں اور اس پر دلیری بھی دکھاتے ہیں۔

یا پھرصالحین کا ساحلیہ اختیار کرنا جیسے جلتے وفت سرجھکائے رکھنا، پُروقارا نداز میں چلنا، چبرہ پر بجود کا اثر ہاتی رکھنا، اوپی اور کھر درالباس پہننا اور ہروہ صورت اپنانا کہ بیدہ ہم بیدا ہو کہ و دعلاء کرام حمہم اللہ تعالی اور ساوات صوفیاء کرام حمہم اللہ تعالی میں سے ہے حالانکہ و علم کی حقیقت اور باطن کی صفائی کے معاملہ میں مفلس ہو۔

یدھوکے بازمخص اس بات کوئیں جانتا کہ جو کچھا ہے بیلبادہ اوڑ ھنے کی وجہ سے ملاہے اس کوقبول کرنا اس پرحرام تھا ، اگر اس نے وہ چیز قبول کر لی تو وہ باطل طریقے ہے لوگوں کا مال کھانے کی وجہ سے فائق ہوجائے گا۔

(٢) رياء بالاقوال

سر المسلم کا وعظ دنصیحت اورسنتوں کوز بانی یا دکرنے کا اظہار کرنا بھی ریا کاری ہے، نیز مشائخ سے ملاقات اور علوم کی پھٹگی وغیرہ بہت سے ایسے طریقے ہیں جوریا کاری کے اسباب بن سکتے ہیں کیونکہ قول کے ذریعے ریا کا وقوع کثیر ہے نیز اس کی انواع کوشار بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(٣)رياء بالاعمال

سند و اورج وغیره دیگری دات اورانهی عمر گی ہے ادا کرنا اوران میں خشوع ظاہر کرنا ،ای طرح روز ہ اور جج وغیرہ د گیری دات اوراعی ل میں بھی ریا کاری کی انواع بے شار ہیں۔ اوراعی ل میں بھی ریا کاری کی انواع بے شار ہیں۔ بعض اوقات ریا کار دکھاوے کے کامو**ں کو پختہ کرنے کا اتناح بھی ہوتا ہے کہ تنہا**ئی میں بھی ان افعال کی مثق کرتے ر ہتاہے تا کہ بوگوں کے جمع میں بھی اس کی بی عادمت قائم رہے ، لیکن وہ ایسا خوف خداعز وجل اور اس سے حیاء کے سبب نیس

#### (۴)رياء بالاصحاب

اس طرح دوستوں اور ملاقات کے لئے آنے والوں کے ذریعے بھی ریا کاری ہوسکتی ہے جیسے کوئی کسی عالم، امیرید نیک صالح بندے سے اپنے ہاں آنے کی تمنا کرے اور اس سے اس کی رفعت اور بزرگوں کا اس سے برکت حاصل کرنے کا گمان پیدا ہواورا ی طرح کوئی مخص دوسرول کے سامنے فخر کرتے ہوئے کیے کہ وہ بہت سے شیوخ سے ملاہے۔ بیصورت ریا کاری کے ان ابواب کا مجموعہ ہے جو جاہ ومنزلت اور شہرت کے حصول پر اُ بھارتا ہے تا کہ لوگ اس کی ، تعریف کریں اور ساری دنیا کا مال ومتاع اس کے پاس جمع ہو۔ (آلا وَالرَّعْنُ اِثْبِرُ انْ الْلَبَائِرِ ١٥١٠) .

(1624) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حضرت جندب بن عبدالله بن سفیان عظ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشمرت طلب كرے الله اس كے عيب كومشہور كر دے كا اور جو ریا کاری کرے گا اس کے عیوب اللہ تعالی ظاہر کرے گا۔(متنق علیہ)مسلم نے بھی اس کواز حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ روایت کیا ہے۔''سکتع ''میم پرشد کے ساتھ اس کا مطلب ہے وہ عمل جولوگوں کو دکھلا و ہے کے لیے ظامركياجائ -ستفّع الله بهاس كامطلب ب: الله ال کوروز قیامت رسوا کرے گا۔ آئ زائی کا معنی ہے جس نے لوگوں کے لیے عمل صالح ظاہر کیا تا کہ وہ ن کی نظروں میں پڑا ہوجائے دَائِی اللّٰہُ بِہٖ بیحی اس کے راز

سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ الله بِهِ. وَمَنْ يُوائِنَ يُرائِي اللهُ بِهِ". مُتَّفَقَى عَنيهِ ورَوَالا مُسْلِمٌ أَيُضًا مِن يِّوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا . سَمَّعُ بِتَشُونِي الْمِيْعِ، وَمَعْنَاكُ: آظَهَرَ عَمَلَهُ لِلنَّاسِ رِيَاءً. "سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ أَيْ: فَضَحَهُ يَوْمَ الْقِيْمَةِ. وَمَعُنَى: "مَنْ رَائَى أَيْ: مَنُ ٱظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحُ لِيَعْظُمَ عِنْدَهُمُ. "رَائِي اللهُ بِهِ آئِ: أَظْهَرَ سَرِيْرَتَهُ عَلَى رُوُّوْسِ الْخَلَائِقِ.

كوالله تعالى لوگول كے سامنے ظاہر كرد سے گا۔ تخريج حدايث: صيح بخارى باب الرياء والسبعة جلدة. ص238 رقم 6134 صيح مسلم بهاب من اشرك في عمله عيرانة جد8 ص 223, رقم 7668 الإدب للبيهان، بأب من اخلص العيل الله عزوجل جلد2. صفحه 2, رقم 822 المعجم الكبير للطبر الى من اسمه جىدىب،ن عبدالله بن سفيان جلد،2، ص110، رقم 1696 جمع الزوائد للهيشي، ياب فى ذى الوجهين جلد 8، ص 180، رقم 13153 شرح مدیث: ریا کاری حرام ہے

جان کیجئے! ریا کاری حرام ہے اور ریاء کارپراللہ عُڑَ وَجُلَّ کَاعَضب ہوتا ہے ، اس پراللہ عُڑَ وَجُلَّ سے بیفر امین ول ست

کرتے ہیں۔

چنانچه،اللهُ عُرْ وَجَال ارشادفر ما تاہے:

(1) فَوَيُلُ لِلْمُصَلِّيْنَ 0 الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ0 الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ0

ترجمه کنزالا بمان: توان نمازیول کی خرابی ہے جواپتی نمازے بھولے بیٹے ہیں وہ جود کھ واکرتے ہیں۔

(پ30-11-14ن:44)

(2) فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْلِقَامَ رَبِّمٍ فَلْيَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا وَلا يُشْيِ كَ بِعِبَا دَةِ رَبِّمَ آحَدُان

ترجمه كنزالا يمان: توجے اسين رب سے ملنے كى امير جواسے چاہے كه نيك كام كرے اور اسينے رب كى بندگى

میں کسی کوشریک تدکرے۔(پ16ءالکبف:110)

حضور نبی پاکسٹی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ہارگاہ میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ عَزَّ دَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم وسلّم! نبات کس چیز میں ہے؟ آپ سلّی اللّہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فر مایا:

أَنْ لَا يَعْمَلُ الْعَبُدُ بِطَاعَةِ اللهِ تَعَالَى يُرِيدُ بِهَا النَّاسَ

ترجمہ: بندہ المتدعر وَجَلُ كى عبادت اوكوں كود كھانے كے لئے نہ كرے۔

بنی مُکُرُّم ، بُورِ بُسُم ، رسول اکرم ، شبنشاہ بنی آدم سلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کافر مانِ عبرت نشان ہے: مجھے تم پرسب سے زیادہ خوف شرک اصغرکا ہے۔ صحابۂ کرام علیم الرضوان نے عرض کی: یارسول اللہ عَرِّ وَجَانَ وسلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم! شرک اصغرکیا ہے؟ آپ صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فر مایا: ریاء کاری۔ (پھر فر مایا) بروز قیامت جب بندہ اپنے اعمال لے کرحاضر ہوگا تو اللہ عَرُّ وَجَانَ ارشاد فر مائے گا: ان لوگوں کے پاس جاؤجن سے لئے دنیا ہیں دکھ واکرتے متھا اور دیکھو! کیا اُن کے پاس کوئی بدلہ پاتے ہو۔ (المسمد للامام حمد بن شمل معدیث موری البید، الحدیث میں ۱۹۰۰، جو میں ۱۹۰۰) (لبائہ، او حیاص ۲۵۷)

(1625) وَعَنْ آئِنُ هُرَيْرَةٌ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَن تَعَلَّمُ
عَلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ - عَزَّوجَلَّ - لَا يَتَعَلَّمُهُ
عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ - عَزَّوجَلَّ - لَا يَتَعَلَّمُهُ
إِلاَّ لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِن النُّنْيَا، لَمْ يَجِلُ عَرْفَ
الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيْمَةِ يَعْنِيْ: رِيْحَهَا. رَوَاهُ آبُو دَاوْدَ
الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيْمَةِ يَعْنِيْ: رِيْحَهَا. رَوَاهُ آبُو دَاوْدَ
الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيْمَةِ يَعْنِيْ: رِيْحَهَا. رَوَاهُ آبُو دَاوْدَ
الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيْمَةِ يَعْنِيْ: وِيْحَهَا. رَوَاهُ آبُو دَاوْدَ
الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيْمَةِ يَعْنِيْ: وِيْحَهَا فِي الْبَابُ كَوْيُرةً
الْحَادِيْثُ فِي الْبَابُ كَوْيُرةً
الْمُعَادِيْثُ فِي الْبَابُ كَوْيُرةً

حضرت ابو ہریرہ ہے ایسا علم سیما جس کے رسول اللہ کے نے فرمایا: جس نے ایساعلم سیما جس کے ساتھ اللہ کا رضا طلب کی جاتی ہے۔ اس نے صرف اللہ عزوج کی رضا طلب کی جاتی ہے۔ اس نے صرف اس لیے سیما تا کہ اس کے ساتھ و نیا کا سامان یا ہے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سو تکھے گا۔ اسے ابوداؤ دینے اساو سیح کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس باب کے متعلق احادیث مشہور ہیں۔

تخريج حذايث: صيح مسلم، بأب اذا الذي على الصائح فهي بشرى والالضرة جلد8، ص 44، رقم 6891 صيح اس حبان باب

البدح جلد 13. صفحه 82. رقم 5768 مستن امام احمد بن حديل، حديث البشائع عن أن بن كعب، جلد 5. ص 156 مرا 156 مرا 156 21417 مستد البزار. مستد أن قر الغفاري رحى الله عده جلد 2. ص 89، رقم 3955 مشكاة البصابيح، بأب التوكل والصبر الغور الأول، جلد 3. ص 153، رقم 153، رقم 5317، رقم 5317،

مرح حديث عليم الأمَّت معزت مفتى احمد بإرخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كِحت لكهة بين:

سے حدیث کر شتہ احادیث کی شرح ہے جس میں فرمایا گیا کہ علم دین رضائے اللی کے لیئے حاصل کروا ہے مرف ہ نے اصل کر رف کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ونیا کے سامان ہے روپہ پیسہ بھی مراد ہے اور دنیوی عزت و جاہ بھی۔ مرق ہ نے فرہ یا کہ اور دنیوی عزت و جاہ بھی۔ مرق ہ نے فرہ یا کہ دین اصل کرنے کی دوصور تیں ہیں: ایک ہے کہ دنیا اصل مقصود ہوا درعلم دین محض اس کا وسید بیسخت براے وہی یہاں مراد ہے۔ دوسرے یہ کہ علم دین سے دین ہی مقصود ہو گر جبخا دنیا بھی حاصل کی جائے تا کہ فراغت سے فدمت دین ہوسکے یہ ممنوع نہیں، کیونکہ اب دین مقصود ہے اور دنیا اس کا دسیلہ فقیر عالم کا وعظ دلوں ہیں مور نہیں ہوتا۔ حضرات خلفائے راشدین نے خلافت پر تنخواہیں لیس۔ جہاد کا بھی یہی تھم ہے کہا گر فقط غیمت کے لئے کرتا ہے تو برا اور اگر تبیغ دین کے لئے ہے اور غیمت کے لئے کرتا ہے تو برا اور اگر تبیغ دین

یعنی اولا اگر چیر یا کاری کی سزا بھگت کر یا حضور کی شفاعت کے ذریعہ معافی ہوجائے گی۔ (برا ا ساج مناج منام ۲۳۲)

جن چیزوں کے بارے میں ریاء کا

وهم كياجا تاب جبكهوه ريانه مول

حضرت ابوذر کی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ بتا کیں کہ آدی جھ اللہ کی ہے اور لوگ اللہ بتا کیں کہ آدی جھ اللہ کی ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فروید یہ ایمان دار کی جلدی والی بش رت ہے ۔ (مسم)

146-بَابُمَا يَتَوَهَّمُ أَنَّهُ رِيَأَ ۗ وَلَيْسَ هُورِيَآءً

(1626) وَعَنْ أَنِي ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ عَنْهُ قَالَ: وَيُلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَايَتَ الرَّجُلَ الَّذِي يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَعْمَلُهُ الرَّجُلَ الَّذِي يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَعْمَلُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؛ قَالَ: "تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ".

رو المستولات المستولات المستولات المنظم الم من المحديار خان عليه رحمة الحنّان الن حديث كتحت لكهة بين:

المرح حديث بحبيم الله من حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان الن حديث كتحت لكهة بين:

المرز الش كرلوكه جوكام الله كے ليے حجيب كركروخود بخو وال كا چرچه بوجا تا ہے اور لوگ اس كى تعريفيں كرنے لگتة بين المران كے چېرے كا نوران كا يمل شاكع كرديتا ہے۔ اشار فاس مول ميں بيصورت بھى بين ، لوگ حجيب كرتہجد پر هية بين مكران كے چېرے كا نوران كا يمل شاكع كرديتا ہے۔ اشار فاس مول ميں بيصورت بھى

داض ہے ہوال ہیہ کے میار سول اللہ کیا ہے گار یا ہے۔ یعنی بدریا نہیں ہے بلکہ قیولیت کی علامت ہے کہ لوگوں کے منہ سے خود بخو داس کی تعریف نکاتی ہے۔ صحابہ کر م کے جھے ہوئے کی اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں حضور نے احادیث میں ایسے شائع کیے کہ آج تک و نیر میں مشہور ہیں یہ بث رت ر بانی ہے، رب تعالی فرما تا ہے: لَهُمُ الْهُشَمَّای فِي الْحَيْوةِ اللَّهُ ثِيَا وَفِي الْأَخِرَةِ عَرَضَكُه ر يا كاتفى ع س كى نيت ہے كه وہ د بان ہے، رب تعالی فرما تا ہے: لَهُمُ الْهُشَمَّای فِي الْحَيْوةِ اللَّهُ ثِيَّا وَفِي الْأَخِرَةِ عَرَضَكُ مِن اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللْعُلِيْمِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَ

463

147 مَهَابُ تَعْرِيْمِ النَّظْرِ إِلَى الْمَرُ أَقَّ الْإَجْنَبِيَّةِ وَالْإَمْرَدِ الْحَسَنِ الْإَجْنَبِيَّةِ وَالْإَمْرَدِ الْحَسَنِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (قُلُ لِلْهُوْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبُصَارِهِمَ)(النور: 30)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (إنَّ السَّهُعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُوَّادَ كُلُّ أُوْلَمِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْتُولًا)(بنى اسرائيل: كُلُّ أُولِمِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْتُولًا)(بنى اسرائيل: 36)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (يَعْلَمُ خَايِنةَ الْأَعْلَيْ وَمَا تُغْفِى الطُّدُورُ) (البؤمن: 19)،

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (إنَّ رَبك لَبِالْمِرْصَادِ) (الفحر: 14).

(1627) وَعَنَ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُنِب عَلَى ابْن الدَّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُنِب عَلَى ابْن المَرْ الدَّيْ فَلِكَ لاَ مَحَالَةً: الْحَيْمَانِ زِنَاهُمَا النَّظُرُ، وَالْأُنْكَانِ زِنَاهُمَا الْعَيْمَانِ زِنَاهُمَا النَّظُرُ، وَالْأُنْكَانِ زِنَاهُمَا النَّظُرُ، وَالْأُنْكَانِ زِنَاهُمَا النَّكُلُمُ، وَالْمِنْكُ زِنَاهَا الْخُطُ وَالْمُنْكُ فِي وَالْمُنْكُ فِي اللهُ الْمُنْكُمُ وَالْمُنْكُ وَالْمُنَافِ وَالْمُنْكُمُ وَالْمُنْكُ مِنْكُولُ وَنَاهَا الْخُطُ وَالْمُنْكُمُ وَالْمَنْكُ مِنْكُولُ وَنَاهَا الْخُطُ وَالْمُنْكُ وَالْمُنْكُ مِنْكُولُ وَالْمُنْكُ الْمُنْكُ وَالْمُنْكُولُ وَاللّهُ الْمُنْكُولُ وَالْمُنْكُولُ وَالْمُنْكُولُ وَالْمُنْكُولُ وَالْمُنْكُولُ وَالْمُنْكُولُ وَالْمُنْكُولُ وَاللّهُ الْمُنْكُولُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ ال

ضرورت شرعیہ کے بغیراجنبی عورت اور بے ریش کڑے کو دیکھنا حرام ہے

الله نعالیٰ کا ارشاد ہے: آپ ایمان دار مردول کو فریادیں کہ وہ اپنی نظرول کو جھکا تیں۔

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یقین کان آنکھاور دل ہرایک سے سوال کیا جائے گا۔

اور الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: الله جانتا ہے چورک کھیے کی نگاہ اور جو پچھ سینوں میں کچھیا ہے

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک تمہمارے رب کی نظر ہے کچھ غائب نہیں۔

حضرت ابوہریرہ کی ہے روایت ہے کہ نبی
اکرم کی نے فرمایا کہ بنی آ دم کے لیے زنا بیل اس کا
حصد لکھ ویا گیا ہے جو وہ لاز نا کرے ہی کرے گا
آ تکھول کا زناد کیھنا ہے گا نول کا زناسننا ہے اور زبان کا
زنا کلام کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا چرنا ہے اور باؤں کا زنا
چلنا ہے اور دل کا زنا تمنا کرنا اور خواہش کرنا ہے ، ورشرم
گاہ اس کی تصدیق یا تنکذیب کرتی ہے۔ (منت سے) یہ
الفاظ حدیث مسلم کے ہیں اور بخاری نے بھی اسے مخترا

تخريج حديث صيح مسلم، بأب قدير على ابن آدم حظه من الزنى وغيرة جلد 8 ص 52 رقم 6925 صيح بحارى بأب رناً الجوار حدون الفرج جدد 5. صفحه 230 رقم 5889 السان الكيزي للبيها في، بأب تحريم انظر الى الاجسيات من غير سبب جدد 7 ص 89 رقم13893 البستدرك للماكم، كتاب الإيمان جلد 1. صفحه 75 رقم180 سان ابوداؤد، بأب مايو مريه س غض البعم جس2 ص212 رقم2154

مرح حديث: عليم الأنسد «منرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحنان ال عديث كے تحت لكھتے ہيں:

یباں ہرآدی سے عام انسان مراو ہے جس سے بھین ہیں فوت ہوجانے والے بچے، فاص اولیاء مارے انبیا کے کرام خصوصا یعجی وہین علیم السلام علیمدہ ہیں، جوحصرات انبیاء کواس میں داخل مانے وہ ہدرین ہے۔مطلب یہ کہ مموما انسان زنایا مقد مات زنا میں پھنتے ہیں۔ رب تعالٰی کافضل ہے کہ اعضاء کی غیر اختیاری حرکتوں اور گندے خیالات پر پکزئیس فرما تا۔حضرت جینے نے اشعہ میں فرما یا کرزنا کے جصے سے مرادا سباب زنا ہیں اس طرح کہ انسان میں شہوت اور عور توں کی طرف میلان قدرتی طور پر پیدا کیا حملے ہے گر جسے اللہ چاہے اس سے بچاہے۔خیال رہے کہ یوسف علیہ السلام کے قلب پاک بیس اس خاص موقعہ پرزلیخا کی طرف میلان بھی نہ بیدا ہوا۔ رب تعالٰی فرما تا ہے: دَهم بِها لَوْلاَ اللہ اللہ کے اللہ کو اس کے قلب پاک بیس اس خاص موقعہ پرزلیخا کی طرف میلان بھی نہ بیدا ہوا۔ رب تعالٰی فرما تا ہے: دَهم بِها لَوْلاَ اللہ کے لئے۔

( آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے ) غیر گورتوں پرشہوت سے۔ خیال رہے کہ اچا نک نگاہ معاف ہے عمدا دیکھنے پر پکڑ ہے، یہاں دوسری نظرمراد ہے۔

(زبان کا زنا کلام کرناہے) اجنبی عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف زبان کا زناہے،اسے شوق سے سننا مذت کے لیے کان کا زناہے ،بعض عورتیں اپنے خاد ندوں سے دوسری عورتوں کا حسن بیان کرتی ہیں پیسخت جرم ہے۔ کان لگا کرتو جہ سے اس لیے یہاں "استماع" باب"افتعال" ہے فر مایا گیا۔

خلاصہ بیہ ہے کہ ایک زنا بہت سے جھوٹے جھوٹے زناؤں کا مجموعہ ہے۔ ہوعضو کا زنا علیحہ ہے، زانی بوقت زنا آئکھ، کان، زبان، ہاتھ، پرؤں، شرمگاہ سب ہی کا زنا کرتا ہے اسی لیے سنگسار کیا جاتا ہے،صرف خفی نہیں کیا جاتا۔

لبذاانسان کو چ ہے کہ مقد مات زنا ہے بھی ہے ، سینما، مروجہ ریڈیو پرقلی گیتوں کی نشروا شاعت کا انبی م دیکھ جارہ سبدا اسان کو چ ہے کہ مقد مات زنا جائز خطوط لکھٹا یا بیٹیا تا اُدھر کئر پھینگانا شارے کرنا سب ہاتھ کے زنا ہیں۔

ہے۔ مرقات میں ہے کہ اجنبیہ عورتوں کونا جائز خطوط لکھٹا یا بیٹیا تا اُدھر کئر پھینگانا شارے کرنا سب ہاتھ کے زنا ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری فظیۃ سے روایت ہے کہ نی اکرم فظی نے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ کوگ کہنے گئے: یارسول اللہ! ہم ریبس بیٹھے بغیر چارہ نہیں ہے ہم یہال بیٹھ کرآ پس میں بہ تیں کرتے ہیں تو رسول اللہ فظی نے فرمایا کہ اگر تمہار ایبس بیفن لازی ای ہے تو چھر داستے کواس کا حق داکر وا تو نہوں (1628) وَعَنَ أَنِي سَعِيْدِ نِ الْخُلُوكِي رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: عَنْهُ، عَنِ النَّبِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: إِيّا كُمْ وَالجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ! قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ قَجَالِسِنَا بُنَّ. كَتَحَنَّتُ فِيْبَا. فَقَالَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ قَجَالِسِنَا بُنَّ. كَتَحَنَّتُ فِيْبَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاذَا ابَيْتُهُ وَاللهُ وَسَلَّمَ: "قَاذَا ابَيْتُهُ إِلاَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاذَا ابَيْتُهُ وَاللهِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاذَا ابَيْتُهُ إِلاَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاذَا ابَيْتُهُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاذَا ابَيْتُهُ وَالنَّا مِنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاذُا ابَيْتُهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاذُوا: وَمَا حَقُ

الطّرِيْقِ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَالَ: "غَضَّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْكَارِيْقِ يَا رَسُولَ اللهِ وَالْكَامُ الْاَذَى، وَرَدُ السَّلَامِ، وَالْاَمرُ بِالْمَعْرُوفِ، والتَّلْمُ عن الْمُنْكَرِ مُتَّفَقُ عَلَيْهِ.

نے عرض کیا: یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ تو آپ نے فر ما یا کہ نگاہ کو جھکا کر رکھنا ' تکلیف دہ چیز کو ہٹانا' سلام کا جواب دینا' نیک کا تھم کرنا اور برائی سے روکن۔

(منفق معيد)

شرح حدیث: حکیم الأمنت حضرت مفتی احمد یار فان علیدر حمة الحنان اس حدیث کے تحت کیصتے ہیں: چونکہ راستہ سے عورتیں بیچے گز رہتے رہتے ہیں، نیز وہاں سے لوگوں کے مال سواریاں گز رتی ہیں اس لیے وہاں ہیضن خطرناک بدنظری کا اندیشہ ہے۔

یعنی جماری ضرور یات راستول پر بیشنے سے وابستہ ہیں وہاں بیٹے کر ہم کار دبار اور دیگر ضرور بات کی باتیں کرتے ا-

لینی راستہ میں بیٹھ کروہ نیکیاں کروجس کی برکت ہے تمام وہاں کے گناہوں سے بیچے رہواور ثواب کمالو، یہاں حق معنی استحقاق ہے کہ راستہ ان اعمال کامستحق ہے۔

یعنی راستوں پر بیٹے کرید پانچے نیکیاں یاان میں ہے جس قدر بن پڑیں کیا کرو: نگا ہیں نیچی رکھوتا کہ اجنبی عورتوں پر نہ پڑیں، راستہ سے کا نٹاا بینٹ پتھر الگ کرویا کروتا کہ کسی راہ گیر کونہ چھے نہ ٹھوکر گئے، جو راستہ گزرنے والاتہ ہیں سلام کرتا ہوا گزرے اس کا جواب دو، اگرتم راستہ میں کسی کوکوئی براکام کرتے و کیھوتو اس سے روکو، اس کی عوض اسے اجھے کام کرنے کامشورہ دواس صورت میں تمہارا وہاں بیٹھنا بھی عبادت ہے۔ سبحان اللہ! کیمیا پیتل، تا نبہ کوسونا کردیتی ہے، حضور کی تعلیم سمنا ہول کو ثواب بنادیتی ہے۔ شعر

تیرے کرم کارسالت مآب کیا کہنا

تُوابِ ہوگئے سارے عقاب کیا کہنا (برا ڈامناجے، ج۲ ص ۷۷س)

حضرت ابوطلحہ زیر بن جمل ہے ہے کہ ہم چوباروں میں بیٹے با تیں کر رہے تھے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جمارے باس آکر کھڑے ہوں اللہ ﷺ تشریف لائے اور جمارے باس آکر کھڑے ہوں ہوگئے فرما یا تمہیں کیا ہے؟ کہتم یہاں چوباروں پر بیٹھے ہوں اپ بیٹھے ہوں اپ بیٹھے ہوں اپ آپ کو چوباروں پر بیٹھے سے بچو ڈ۔ جم نے مول اپ آپ کو چوباروں پر بیٹھے ہیں جس کا مقصد حرق وا ا

(629) وَعَنْ آَنِ طَلُحَةً زَيْدِهِ بُنِ سَهُلٍ رُخِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا بِالْآفْنِيَةِ نَتَحَلَّثُ وَخِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِيْهَا فَيَا وَسُلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْهَا فَعَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْهَا فَعَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْهَا فَعَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللهُ عَلَيْهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَجَالِسِ الضَّعُلَاتِ وَعَلَيْهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَجَالِسِ الضَّعُلَاتِ وَقَلْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْجَالِسِ الضَّعُلَاتِ وَقَلْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْهَ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْكُوا وَلَيْكُوا اللهُ وَاللّهُ اللهُ وَاللّهُ اللهِ وَاللّهُ اللهُ وَاللّهُ اللّهِ وَاللّهُ اللّهِ وَاللّهُ اللّهِ وَاللّهُ اللهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهِ وَاللّهُ اللّهِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَا مَنْ اللّهُ وَاللّهُ الللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَا

رہے ہیں۔آپ نے فرما بااگر ضروری ہے تواس کاحق ادا کرو ڈگاہ کو جھ کا کو 'سلام کا جواب دیناا چھی گفتگوکر نا۔

الْكَلاَمِر". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مسلم)

### راستے میں بیٹھنے کے آ داب

(راستے میں میٹھنے والے کو چاہے کہ) نگاہیں جھا کر بیٹھے، مظاوم کی مدد کرے، ستم رسیدہ وحسرت زدہ کی فریادری کرے، ضعیف و کمزور کی مدد کرے، راستہ بھولے ہوئے کی راہنمائی کرے، سلام کا جواب دے، سوال کرنے والے کو پکھ نہ کہ کھ عطا کرے، اور برائی سے منع کرے، اگر کسی کو گن ہوں نہ کہ کھ عطا کرے، اور برائی سے منع کرے، اگر کسی کو گن ہوں نہ کہ کھ عطا کرنے، اور موزوجہ نہ ہو، لطافت وشفقت کے ساتھ نیکی کا تھکم دے اور برائی سے منع کرے، اگر کسی کو گن ہوں پر اصرار کرنے والا پائے تو اسے ڈرائے اور اس پر تختی کرے (یعنی بھتر یا ستطاعت اسے روکنے کی کوشش کرے)، بغیر ولیل کے کسی چغل خور کی ہاتوں پر دھیان دے نہ کسی کی ٹو ہ میں پڑے اور لوگوں کے بارے میں اچھا گمان رکھے۔ ولیل کے کسی چغل خور کی ہاتوں پر دھیان دے نہ کسی کی ٹو ہ میں پڑے اور لوگوں کے بارے میں اچھا گمان رکھے۔

معترت جریر ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچا نک نظر پڑ جانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: این نظر پھیرلو۔ (سم)

(1630) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ سَأَلَتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظِرِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظِيرٍ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظِيرٍ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظِيرٍ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلَا عُلْمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَاهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عُلْهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَاهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَا عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْه

تخرىج حدايث: صيح مسلم، باب تظر الفجائد جلد 6، ص 181، رقم الحديث 5770 المعجم الكبير للطبر الى مسهم جرير بن عبدالله الجبلى جلد 2، مسلم، باب تظر الفجائد جلد 6، ص 181، رقم 181، رقم 2407 ما يؤمريه من غض البصر، جلد 2، مسلم، رقم 2150 جامع الاصول فى احاديث الرسول الفرع مثانى فى النظر الهين جلد 6، ص 660، رقم 4953 سان الدار مى باب فى نظرة الفجائد جدد 2، ص 361 . قد 2643

شر حدیث: حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی اگر اجنبیہ عورت پر ہلا تصد نظر پڑ جائے تو اس میں گناہ کیا ہے اور اس کا کفارہ کیا ہے۔

یعنی اس اچ نک نظر پڑ جانے میں تو گناہ نہیں گر فور انگاہ نٹالوا گر دوبارہ دیکھ لیا یا اسے دیکھتے رہے تو گنہگارہوں گے کہ
س میں گنہ کا ارادہ پالیا گیا۔اس حدیث کی بنا پر بعض علاء نے فرمایا کہ عورت پر منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ مرد پر نگاہ نبتی
کہ نضر دری ہے کیونکہ سرکار نے مرد کونظر پھیر لینے کا تھم دیا (مرقات) گریہ اسدلال ضعیف ہے اگلی حدیث میں آئے گا کہ

عورت بھی اجنبی مردکونہ دیکھے اگر چیمر دنا بینا ہو یہاں وہ صورت مراد ہے کہ عورت بے پردہ نہتی پھر مردی نظر پر گئی۔

(يرا ۋالىناچى، چەش 22س)

 (1631) وَعَنْ أُمِّرِ سَلْمَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: كَنْتُ عِنْدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْدَهُ مَيْهُوْنَة، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّرِ مَكْتُوْمٍ. وَسَلَّمَ، وَعَنْدَهُ مَيْهُوْنَة، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّرِ مَكْتُومٍ. وَسَلَّمَ، وَعَنْدَهُ مَيْهُوْنَة، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّرِ مَكْتُومٍ. وَذَٰلِكَ بَعُدَانُ أُمِرُنَا بِالْحِبَابِ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَا رَسُولَ اللهِ النَّيِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا أَلُو وَالرِّرْمِ لِائْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهَا أَنْهُ وَالْمَانُهُ وَالْمَرْمِ لِائْهُ فَالُولُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَنْ يَاوَانِ أَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ وَالْمَوْمِ الْمَالُولُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَوْدُ وَالرِّرْمِ لِائْهُ وَالْمَوْدُ وَالْمِرْمِ لِائْهُ وَالْمَوْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُورُ وَالْمِرْمِ لِائْلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ وَالْمُورُ وَالْمُورُ وَالْمُورُ وَالْمُورُ وَالْمُورُ وَالْمُورُ وَالْمُورُ وَالْمُولُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ وَالْمُورُ وَالْمُولُ اللهُ اللهُ وَالْمُولُ اللهُ الل

تخريج حديث بنان ابوداؤد بأب في قوله عزوجل وقل للبومنات بغض من ابصارهن أجل 4، ص 109. رقم 4114 سان ترمذي بأب مأجاء احتجاب النساء من الرجال جلدة. ص 102، رقم 2778 السان الكبرى لديبه في بأب مساواة المراة الرجل في حكم الحجاب جلد 7، ص 1390 جلدة م 1390، رقم 102 الرجل في حكم الحجاب جلد 7، ص 19، رقم 1390، رقم 1410 س 663، رقم 4959 سان النساق، بأب نظر النساء الى الاعمى جلدة ، ص 393، رقم 4959

شرح حديث : عليم الْأمَّت حصرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كتحت لكهة بين:

ال طرح كه حضورانور صلى الله عليه وسلم جناب ام سلمه كے تحريب رونق افروز يتھاور ني في ميمونه ملنے كے بيے وہاں آئى ہوئى تھيں۔اس ليے لفظ ميمونه كومعطوف فرما يا اور معطوف عليه سے اس كا يجھ فاصله كرديا۔ جيسے رب تعالى فرماتا في ان آئى ہوئى تھيں۔اس كا يجھ فاصله كرديا۔ جيسے رب تعالى فرماتا في اور حضرت يا في يَرْفَعُ أَبْدُ اللهِ مُنْ اللهِ اللهِ مُنْ الْبَيْتِ وَ إِسْلِيعِيْلُ تَا كه معلوم ہو بنائے كعبه ميں ابراہيم عديه السلام اصل سنھ اور حضرت اساعيل ان كے معاون ۔

آپ وہ ہی عبدامتدابن ام کمتوم ہیں جن کے متعلق سور و عبس شریف نازل ہوئی آپ اجازت لے کر دولت خانہ میں عاضر ہوئے۔

یا توحظرت عبداللہ کے اندرا تے وقت اندر پہنچنے سے پہلے حضور انور نے بیٹکم دیایا آپ پہنے واغل ہو گئے واخل ہوتے بی بیفر مایا پہلا اختمال زیادہ تو ک ہے کہ پہلے پر دہ کرایا جاتا ہے پھرآنے والے کو بلایا جاتا ہے۔ عرض کر نے کامقص سے مرکزی میں میں جنوبی سے کہ عدم سے ایجنوبی کے میں نہد

عرض کرے کا مقصد سے کے مرد کوترام ہے کہ اجنبی عورت کودیکھے ،عورت کے لیے اجنبی عورت کودیکھنے ترام نہیں ،اور حضرت عبد، مذتو نا بینا ہیں ہم کودیکھتے نہیں پھرہم پر دہ کیوں کریں۔

(1632) وَعَنَ آنِ سَعِيْنِ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ وَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ وَسَلَّمَ اللهُ عَوْرَةِ وَرَتُ كَ مُورت كَ مُرمَكَاه كُونَه وَيَحِه اور مُورت مُورت كَ الْمَوْ اللهُ وَلَا الْمَوْ الْقَوْبِ قَامِدٍ قَامِدٍ مَا تَصَالِكَ كَرْبُ عَنْ نَهُ لَيْعُ اور مُورت عُورت كَ الْمَوْ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَلَا يُلْلهُ وَلِهُ وَاللهُ وَلِي اللهُ وَاللهُ وَلِهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلَا يُعْفِي اللهُ وَاللهُ وَلِهُ وَاللهُ وَلِي اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ

رَوَّاكُ مُسْلِكُم. تخريج حن يب : صيح مسلم، بأب تحريم النظر الى الصور احد جلد 1. صفحه 183. رقم 794 الاداب لديه بق بأب النهى عن التحرى، صفحه 348 رقم 577 سنان ابوداؤد. بأب مأجاء في التحرى، جلد 4. صفحه 72. رقم 4020 سنان الترمذي، بأب في كراهية مباشرة الرجال، جلب5 ص 109، رقم 2793 صيح ابن حيان، كتأب الخطر والإياحة، جلد 12. صفحه 385، رقم 5574

شرح حديث: حكيم الأمنت حضرت مفتى احمد بإرخان عليدر حمة الحتان ال حديث كي تحت لكهة بين:

ناف سے گھنے تک کے اعضاء مطلقا چھپانا واجب ہیں کہ نہ مردمرد کے بیا عضاء دیکھے نہ تورت کورت کے لیکن تورت مرداجنی کے لیے سرے پاؤں تک جسم ڈھک سوائے چرہ کا بیوں تک ہاتھ اور شخنے کے بیچے پاؤں تک جسم ڈھک سوائے چرہ کا بیوں تک ہاتھ اور شخنے کے بیچے پاؤں کے فقہاء فرمائے ہیں کہ بے داڑھی مو چھ کا امر داڑکا بھی بعض احکام میں عورت کی طرح ہے کہ اس کو دیکھنے سے بھی احتیاط کرے۔ (اشعبہ) ضرور قاشرعیت کے احکام جداگانہ ہیں کہ بچہ جفتے وقت وا بیستر دیکھتی ہے ، یوں ہی بعض صورتوں میں مردکو ذکا کرنا پڑتا ہے ۔ محرم مردا پن محرمہ عورت کا چہرہ ہاتھ پاؤں سرد یکھ سکتا ہے ، ف وند بیوی کی جہر میں مردکو ذکا کرنا پڑتا ہے ۔ محرم مردا پن محرمہ عورت کا چہرہ ہاتھ پاؤں سرد یکھ سکتا ہے ، ف وند بیوی کی ہر میں ہوگئی پر دہ نہیں ، اس سے کسی عضو کا چھپانا واجب نہیں ، ہاں شرمگاہ کا دیکھتا بینائی ضعیف کرتا ہے مال ہا ہے اس کو چوم سکتا ہے دیکھتے و چھونے کے مکس جوان بیٹ می کو چوم سکتا ہے دیکھتے و چھونے کے مکس

احكام شامى عالمكيرى وغيره باب المس والنظر مين ويحص

یعنی مردمرد کے ساتھ یوں ہی عورت عورت کے ساتھ بنگے نہیٹیں کہ بیترام بھی ہے اور بے غیرتی بھی لہذا دو ننگے مرد ایک چادراوڑھ کرنہ سوئیں ، یوں ہی دونگی عورتیں سے ان اللہ! کیسی یا کیڑھ تعلیم ہے۔(یزا ۋالمناجع، ج۵ ص۴)

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی حرام ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: برنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے ماہرے مانگو۔

حضرت عقبہ بن عامر مظاہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ کے فرمایا: تم عورتوں پرداخل ہونے سے
بچوایک انصاری آدی نے عرض کیا: دیور کے بارے میں
کیا تھم ہے تو آپ نے فرمایا: دیور موت ہے۔ (منن
ملے) الحمو: خاوند کے قربی جسے اس کا بھائی اس کا بھیے
اس کا چیا ڈاد۔

148-بَابُ تَحُرِيُمِ الْحَلُوقِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فاستَلُوْهُنَّ مِنُ وَرَآءِجِابٍ) (الأحزاب:53).

(1633) وَعَنْ عُقْبَةً بْنِ عَامِرٍ رَضِى اللهُ عَدْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَدْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّاكُمْ وَاللَّهُ وَلَى عَلَى النِّسَاء! فَقَالَ رَجُلُ فِنَ الْرَفَةِ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمَوْتُ!". الْكَمُو الْمَوْتُ!". الْكَمُو الْمَوْتُ!". مُثَّقَقُ عَلَيْهِ." أَلْحَمُو": قَرِيْبُ الزَّوْجِ كَأَخِيْهِ، وابْنِ مُثَنِّهِ، وَابْنِ مُثِنِهِ، وَابْنِ عَرِيْهِ.

تخريج حن يف المعيم بدارى بأب لا يولون رجل بأمر أق الا ذو همره. جلد 5. ص 200. رقم 4934 عصيم مسلم، بأب تعريم الخلوة بألاجنية والدول عليها مصيم ابن حبان كتأب الخطر و الاباحة جلد 12. صفحه 401، رقم 5588 سان الدارم، بأب ل النهى عن الدخول على النساء. جلد 3، صفحه 361 رقم 2642 سان تومذى بأب كراهية الدخول على البغيبات، جلد 3، ص 474 رقم 1171 مشرح حديث عليم المحمد عن احمد بيار على المعلم المحمد المحمد

پچھلی حدیث میں خلوت کا ذکرتھا یہاں ہے پر دہ آ منے سائے آنا کا ذکر ہے یعنی غیرمحرم عورت کے پاس ہے پر دہ نہ جا وَاگر چہذی رحم ہی ہو، جیسے چپازاد، خالہ زاد، بچوچھی زاد بھائی بہن کہ ان سے پر دہ جا ہیے کہ اگر چہذی رحم تو ہیں مگرمحرم نہیں ان سے تکاح درست ہے۔

لین بھاوج کا دیور سے بے پردہ ہونا موت کی طرح باعث ہلاکت ہے۔ یہاں مرقات نے فرہ یا کہ تمو سے مراد صرف دیور لینی خاوند کا بھائی ہی نہیں بلکہ خاوند کے تمام وہ قرابت دار مراد ہیں جن سے نکاح درست ہے جسے خاوند کا چچ ماموں پھو بھاوغیرہ اس طرح ہوی کی بھن لینی سالی اوراس کی جھتے بھانجی وغیرہ سب کا یہ بی حکم ہے۔ خیال رہے کہ دیورکو موت اس سے فرمایا کہ عاد خا بھاوی دیورسے پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے دل گئی ، نداق بھی کرتی ہیں اور خاہر ہے کہ اجنبیہ غیرمحرم سے نداق دل گئی سی تدرفت کا باعث ہے۔ اب بھی زیادہ فتند دیور بھاوج اور سالی ہنو کی میں دیکھے جاتے ہیں۔ میرمحرم سے نداق دل گئی سی تدرفت کا باعث ہے اب بھی زیادہ فتند دیور بھاوج اور سالی ہنو کی میں دیکھے جاتے ہیں۔ (مزین اس نے بی میں سی اس نے بی میں دیکھے جاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول

(1634) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ لَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ لَا يَخُلُونَ آحَد كُمْ بِامْرَ أَوْ اللهُ مَعَ ذِي مَعْرَمٍ .. مُتَّفَقَّ يَخُلُونَ آحَد كُمْ بِامْرَ أَوْ اللهَ مَعَ ذِي مَعْرَمٍ .. مُتَّفَقًى

عَليْهِ.

تعمرح حدیث بینیم الأمّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: جب کو نی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی ہیں ہوتا ہے خواہ دونوں کیسے ہی پا کباز ہوں اور کسی مقصد کے لئے جمع ہوں شیطان وونوں کو برائی پرضروراً بھارتا ہے اور دونوں کے دلول میں ضرور ہیجان پیدا کرتا ہے خطرہ ہے کہ زن واقع کرادے اس کے ایسی خلوت سے بہت ہی احتیاط چاہیے ، گناہ کے اسباب سے بھی بچنا چاہے ، بخارر دیئے کیلئے نزیہ وزکام روکو۔

(مرأة المدنيُّ، قاع أسام)

اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت یعنی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہوتا حرام ہے، ہاں اگر وہ بالکل بوڑھی عورت ہے کہ شہوت کے قابل نہیں توخلوت ہوگئی ہے۔ محارم کیساتھ خلوت جائز ہے یعنی دونوں ایک مکان میں تنہا ہو سکتے ہیں مگر رض می شہوت کے قابل نہیں توخلوت ہوگئی ہے۔ محارم کیساتھ خلوت ہا تی عورت کی جوان اڑکی کا ہے جود دسمرے شوہرے ہے۔ مہمن اور ساس کیساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ بیر جوان ہوں۔ یہی تکم اپنی عورت کی جوان اڑکی کا ہے جود دسمرے شوہرے ہے۔ میں اور ساس کیساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ بیر جوان ہوں۔ یہی تنہا میں اور ساس کیساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ بیر جوان ہوں۔ یہی تنہاں اور ساس کیساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ بیر جوان ہوں۔ یہی تنہا

حضرت بریدہ کے اوایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: مجاہدین کی بیوبوں کی حرمت بیٹنے والوں میں والوں بیر والوں بیر والوں بیر والوں بیر الن کی ماؤں کی طرح ہے۔ بیٹنے والوں میں ہے جوکوئی کسی مجاہد کے گھر میں اس کی عدم موجودگ میں آئے اور خیانت کر ہے تو قیامت کے روز اس کے مامنے اس کو کھڑا کیا جائے گا وہ اس کی نیکیوں سے جتی مامنے اس کو کھڑا کیا جائے گا وہ اس کی نیکیوں سے جتی جائے گا حتی کہوہ راضی ہوجائے گا بھر رسول جائے گا سے جائے گا حق کے جو کر فرما یا تمہارا کیا گی نے جاری طرف متوجہ ہو کر فرما یا تمہارا کیا گا ن

(1635) وَعَنْ بُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ: "حُرْمَةُ فِاللّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ: "حُرْمَةِ نِسَاء الْهُجَاهِينِينَ عَلَى الْقَاعِينِينَ كَحُرْمَةِ الشّهَا عِلِيمُ مَا مِنْ رَجُلٍ قِنَ الْقَاعِينِينَ يَغُلُفُ رَجُلًا فَي الْقَاعِينِينَ يَغُلُفُ رَجُلًا فِي الْفَاعِينِينَ يَغُلُفُ رَجُلًا فِي اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ لَا تَعْمَ اللّهُ عَلَيْهِ لَهُ يَوْمُ اللّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ: "مَا ظَنْكُمْ:" رَوَالاً مُسْلِمٌ.

تخريج حليث: هيح مسلم. بأب حرمة نساء المجاهدين و الم من فالهم فيين، جلد 6، صفحه 42 رقم 5017 نسس الكبزى للبيئةي، بأب ماجاً، في حرمة نساء المجاهدين جلد 9، ص170 رقم 19051 سان ابوداؤد بأب في حرمة نساء جلد 2 صعحه 316 رقم 2498 سان المسائل، بأب من خان غازيا في اهله، جلد 3، صفحه 34. رقم 4400 سان سعيد، بن مصور، بأب ماجاء ويس حال عازيا في همه، جلد 2، صفحه 130، رقم 2331، رقم 2331

شرح حديث: حكيم الْأَمَّت حضرتِ مفتى احمد يادخان عليه رحمة الحنَّان اس حديث كے تحت لكھتے ہيں.

حرمت مدراد بإحرام مونا موسلت كامقابل يااس مرادعزت وحرمت بجير كهاجاتا ببيت المدالحرام يعني اگر چہ ہرغیرمنکوحہ غیرمملو کہ مورت سے محبت کرنا زناہے جس کی سزارجم ہے تگراپنی مال سے تنجبت کرنا سخت تر گن ہ اور بے حیائی ہے ایسے بی اگر چیہ اور دوسری عورتیں بھی اس مسلمان پرحرام ہیں مگر مجاہد غازی کی بیوی زیادہ حرام ،اگر کوئی مسلمان غازی کی بیوی سے زنا کرے بلکہ اسے بدنظری ہے ہی دیکھے توسخت عذاب کا ، دبال کا ، تہرالہی کاستحق ہوگا کہ اس نے ایسے مقبول خدا کی خیانت کی جوراہ خدامیں جان کی بازی لگار ہاہے یا جیسے مال کی عزت وحرمت اولاد پراشد ضروری ہے ایسے ہی مجاہد غازی کی بیوی کی عزت واحتر ام ہرمسلمان پر لازم ہے کہ اس کی حفاظت کریں ، ان کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کریںان کا کام کاج کریں۔

اس طرح كه غازى جہاد كوجاتے وفت اسے اپنے گھر كانگران ونتنظم بنايا گيا ہو يا وہ تو ا چا نك ميدان جہاد ميں چلا گيا ہو،اس کے بال بچوں نے اسے اپنا سر پرست مان لیا ہو، بیکلمہ دونوں معنی میں شامل ہے۔ گھر والوں سے مراو بیوی، بیج، لوندی اور بوژھے مال باپ وغیرہ سب ہی شامل ہیں۔

یہاں خیانت سے عزت ،عصمت، مال، زمین وغیرہ تمام کی خیانتیں شامل ہیں۔ ان میں سے کسی قشم کی خیانت کرے اس کی سز اوبی ہے جو آئندہ مذکور ہے۔

اگر چ ہے گاتواس خائن کی تمام عمر کی ساری عباد تیں چھین لے ،روز ہے،نمازیں ، حج ،زکوۃ وغیرہ گویہ بینے یانت نیکیاں چھن جانے کا سبب ہے۔

یعن خود خیال کرلو کہ مجابدایسے خائن کی کوئی نیکی جھوڑے گا ہر گرنہیں۔ نیکی چھین لینے کے بیمعنے ہیں کہ اس خائن کو نیکی کا تواب ندملے بلکہ جواسے تواب و درجہ ملتاوہ اس غازی کودے دیا جائے یا پیرمطلب ہے کہ سوچو کہ رب تعالی کے ہاں مجاہد کی کیاعزت وحرمت ہے۔ (برا اوالناج معه م ١٩٥٣)

149-بَأَبُ تَحُرِيُمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ عورتول کی اورعورتوں کومر دوں کی وَتَشَبُّهِ النِّسَأَءُ بِالرِّجَالِ فِي لِبَاسٍ وَّحَرَكَةٍ وَّغَيْرِ ذٰلِك منتنابهت اختیار کرناحرام ہے

> (1636) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهُغَنَّيْدِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْهُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَأَءُ وَفِي رِوَايَةٍ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

لباس اورحر کات وسکنات میں مردوں کو

حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول الله ﷺ نے زنانہ مردول پر ،ورمردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ایک اور روایت میں سے کررسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پرلعنت فر ہائی جوعورتوں کے ساتھ مشابہت وَسَلَّمَ الْمُتَشَيِّهِ فِي الرِّجَالِ بِالرِِّسَاءِ، اختيار كرتے ہيں اور الن ورتوں پرلعنت فرما كى جومروں وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ الرِِّسَاءُ بِالرِّجَالِ. رَوَاهُ كَمَاتُهِ مَثَابِهِتَ اختيار كرتی ہیں۔ (بناری) الْبُخَارِیُ.

تخريج حديث إصبح بخارى بلب المتشهدين بالنساء والمتشهدات بالرجال، جلد 5، ص 220. قم 5546 سنى سعيد بن منصور ، بالطلاق لا رجوع فيه صفحه 370، رقم 1609 الإداب للبيهة ي، بأب في اخراجهم من البيوت، جلد 1، صفحه 356 رقم 592 سنن ابوداؤد بأب في المحكم من المختشين جلد 4، صفحه 438 رقم 4932 سنن ابوداؤد بأب في المحكم من المختشين جلد 4، صفحه 438 رقم 4932 سنن ابوداؤد بأب في المحكم من المختشين جلد 4، صفحه 438 رقم 4932 سنن ابوداؤد بأب في المحكم من المختشين جلد 4، صفحه 438 رقم 4932 سنن ابوداؤد بأب في المحتشبات بالرجال من النساء , جلد 5, ص 106 رقم 2785

شرح حديث: حكيم الأمَّت مضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين ا

مخنث بناہے دنت سے بمعنی نری یا پیچیدگی۔ مخنث وہ لوگ جوہوں تو مرد گران کی آ داز وضع قطع بورتوں کی ہو۔ مخنث دولت مے ہیں: ایک پیدائش، دوسرے بناوٹی بیہاں بناوٹی مخنثوں کا ذکر ہے انہیں پرلعنت ہے کہ پیدائش مخنث تو مجور ہے۔ معلوم ہوا کہ مرد کا عورتوں کی طرح لباس پہننا، ہاتھ پا کال ہیں مہندی نگانا، عورتوں کی طرح بولنا، ان کی حرکات و سکنات اختیار کرنا سب حرام ہے کہ اس ہیں عورتوں سے تشبیہ ہے، اس پرلعنت کی گئی بلکہ ڈاڑھی مونچھ منڈانا حرام ہے کہ اس میں عورتوں سے سٹیا۔ بال رکھنا، ان میں مانگ چوٹی کرن حرام ہے کہ ان سب میں عورتوں سے مشابہت اورعورتوں کے سے لیے بال رکھنا، ان میں مانگ چوٹی کرن حرام ہے کہ ان سب میں عورتوں سے مشابہت ہوتوں کی طرح تالیاں بجانا، مئکنا، کو سے بلانا سب حرام ہے ای وجہ سے۔

یعنی عورتون کا مردوں کی سی شکل بنانا،ان کالباس پہننا،ان کی طرح بے پردہ پھرنا حرام ہے لہذاعور تیں بادشاہ یا ہے کم .

ندبنیں کہ بیکا م مردوں کے ہیں۔

مخنث کوائیے گھروں میں ندآنے دوتمہاری عورتیں اس سے پردہ کریں کہ یہ بڑے بدمعاش ہوتے ہیں، پردہ نشین عورتوں کا ذکر غیر مردوں سے کرتے ہیں یابیہ مطلب ہے کہ مخنث اور مردوں کی ہم شکل بننے والی عورتیں دونوں کو گھروں سے کال دواور اپنی عورتوں کو ان سے پردہ کراؤ کہ ایسی عورتیں آ وارہ ہیں ان سے پردہ واجب ۔ (اشعہ) فقہاء فر ماتے ہیں کہ موارہ عورتوں سے شریف عورتوں کا ای طرح پردہ کرتا فرض ہے جیسے مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے کہ آ وارہ عورتیں مردوں سے زیادہ خطرناک ہیں، ایسی آ وارہ عورتوں کے بہت گھرا جاڑد دیئے۔ (بڑا ڈالنا جی بے کہ آ وارہ عورتیں مردوں سے زیادہ خطرناک ہیں، ایسی آ وارہ عورتوں نے شریفوں کے بہت گھرا جاڑد دیئے۔ (بڑا ڈالنا جی بے کہ آ وارہ عورتیں مردوں سے زیادہ خطرناک ہیں، ایسی آ وارہ عورتوں نے شریفوں کے بہت گھرا جاڑد دیئے۔ (بڑا ڈالنا جی بے کہ آ وارہ عورتوں کے بہت گھرا جاڑد دیئے۔ (بڑا ڈالنا جی بے کہ اس کا دول

روروں اللہ عن اللہ عن

ابوراود كاستادى كما كهروايت ليد الرَّجُلُ. رَوَّالُا أَبُوْ دَاوْدَ بِإِسْنَا دِ صَعِيْحٍ. تَخْرِيجُ حديث: سنن ابوداؤد بأب لباس النساء جله 4، صفعه 104 رقم 4100 الإداب للبيه في باب س تشبه من مرحال بالنساء جلد 1. صفحه 356 رقم 591 المستندك للعاكم، كتاب اللهاس، جلد 6. صفحه 184 رقم 7415 صبح بن حبان باب المعن جلد 13. صفحه 62 رقم 5751 مسندامام احمد مسنداني هويوة دهى الله عنه جلد 2. صفحه 325 رقم 8292 شرح حديث : حكيم الأمّت معرت مقتى احمد يارخان عليه دحمة الحتّان ال حديث كتحت لكفتة بين:

لیتنی جوعورت مردوں کا سالباس ہینےاس پرلعنت ہےاور جومرد عورتوں کا سالباس پہنےاس پرلعنت ہے۔ جا ہے یہ کسمرد عورتیں لباس میں ممتاز رہیں،عورت پگڑی شدماند ھے،مردوو پڑ شد پہنے، یوں ہی تمین شنوار پیس زنا ندمردانہ میں فرق رہے۔ (مزاہ ڈالمناجی،ج۲ ص ۳۱۰)

(1638) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّادِ لَمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّادِ لَمُ ارْهُمَا: قَوْمُ مَّعَهُمُ سِيَاظُ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَصْرِبُونَ إِنَّهُمَا: قَوْمُ مَّعَهُمُ سِيَاظُ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَصْرِبُونَ إِنْهَا النَّاسُ، وَلِسَاءٌ كَاسِيَاتُ عَارِيَاتُ مُّويُلاتُ مَا النَّاسُ، وَلِسَاءٌ كَاسِيَاتُ عَارِيَاتُ مُّويُلاتُ مَا النَّاسُ، وَلِسَاءٌ كَاسِيَاتُ عَارِيَاتُ مُويُلاتُ مُعَالِكُ لَلهُ اللهُ اللهِ لَا يَعِلُنَ رِيُعَهَا البُعْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَنْهُ لَلهُ اللهُ اللهُ

ائبی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دوز خیوں کی دو قسموں کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ قوم کہ

ان کے پاس گائے کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں
گے دہ لوگوں کو ان کے ساتھ ماریں گے اور وہ عورتیں جو

(کیڑے) ہیننے والی نگلی ہوں گی مائل کرنے والی اور
مائل ہونے والی ہوں گی ان کے سربخی اونوں کی
کوہانوں کی طرح ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گی

نداس کی خوشہو سوگیس گی جب کہ اس کی خوشہوا شخا استے
فاصلہ (یغنی قریب) ہے آ رہی ہوگی۔ (مسم)

کالیدیات: کا مطلب ہے اللہ کی نعمت کا لہی اللہ کا اللہ کا اللہ علی ہوں گی عاریات: اس کا معنیٰ ہے! اس کے شکر سے نئی ہوں گی اور ماہ کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ ہے کہ اسپے حسن وشباب کو ظاہر کرنے کے لیے اینے جسم کا پچھ حصہ چیپا تھیں گی اور کی جھے حصہ نگار تھیں گی اور میہ جس کیا گیا کہ اتنابار یک کپڑا کیے حصہ نگار تھیں گی اور میہ جس کی رنگت واضح طور پر کیا ہوں گی جس سے ان کے بدن کی رنگت واضح طور پر ظامت عالی جانٹہ کی طاعت سے اور جس چیز کا انہیں تھم دیا گیا ہے س سے منہ موڑنے والیاں ہوں گی محمیلات : غیروں کو اپنے مور پر کے مل بتانے والیاں اور میہ کی کہا گیا ہے کہ منگ نگ کر چلنے والیاں مائلات: کے متعمق ایک قول میہ کی کہا گیا ہے کہ منگ کی کر چلنے والیاں مائلات: کے متعمق ایک قول میہ کی کہا

مَعْلَى "كَاسِيَاكَ آئى: مِنْ يِغْبَةِ اللهِ عَارِيَاكُ مِنْ شُكْرِهَا. وَقِيْلَ مَعْنَاهُ: تَسْتُرُبَعُضَ بَعْضَهُ الطهارًا يِّبَالِهَا وَتَعُوهِ. بَيْنَهَا، وَتَكُشِفُ بَعْضَهُ الطهارًا يِّبَالِهَا وَتَعُوهِ. بَيْنِهَا، وَتَكُشِفُ بَعْضَهُ الطهارًا يِّبَالِهَا وَتَعُوهِ. وَقِيْلَ: تَلْبَسُ ثَوْبًا رَقِيْقًا يَصِفُ لَوْنَ بَلَيْهَا. وَمَعْلَى مَايُلاَتٌ، قِيْلَ: عَنْ طَاعَةِ اللهِ وَمَا يَلْزَمُهُنَ حِفْظُهُ مُونِيلاَتْ آئِى: يُعَلِّمُن غَيْرَهُنَ يَعْلِمُن غَيْرَهُنَ يَعْلِمُن غَيْرَهُنَ وَقِيْلَ: مَايُلاَتُ بَيْشِيْن فَيْرَهُنَ وَقِيْلَ: مَايُلاَتُ بَيْشِيْن مُنْيِلاَتْ إِنْ كَتَافِهِنَ، وَقِيْلَ: مَايُلاَتُ بَيْشِيْن مُنْيلاتُ لِأَنْ كَتَافِهِنَ، وَقِيْلَ: مَايُلاَتُ بَيْشِيْنَ مُنْيلاتُ لِأَنْ كَتَافِهِنَ وَقِيْلَ: مَايُلاَتُ بَيْمُونَ وَقِيْلَ: مَايُلاَتُ بَيْمُونَ وَقِيْلَ: مَايُلاَتُ بَيْمُونَ مَشْعُلُهُ الْبَغَايَا، مُنْيلاتُ وَهِيَ مِشْطَةُ الْبَغَايَا، وَهُي مِشْطَةً الْبَغَايَا، وَهُي مِشْطَةُ الْبَغَايَا، وَهُي مِشْطَةُ الْبَغَايَا، وَهُي مِشْطَةً الْبَغَايَا، وَهُو مُنْ يَلِكُ الْمِشْطَةُ الْبَغَايَا، وَهُو مُنْ يَلُكُ الْمُنْ مِنْ عَنْ مُنْ يَلِكُ الْمُعْتِ آئَى، يُكَيِّرَاتِهُ الْمُنْ يَهُ الْمُغُوتِ آئَى، يُكَيِّرَاتِهَ الْمُعْتِ آئَى، يُكَيِّرَاتِهَا الْمُعْتِ آئَى، يُكَيْرَاتُهَا الْمُعْتِ آئَى، يُكَيِّرَاتِهِ الْمُعْتِ آئَى، يُكَيْرَاتُهَا الْمُعْتِ آئَى، يُكَيْرُنَهُ وَالْمُهُ مُنْ يُكَالِمُ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِيَا أَنْ الْمُعْتِ آئَى، يُكَيْرُنَهَا اللهُ الْمُعْتِ آئَى، اللهُ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ اللهُ الْمُؤْتِ اللهُ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ اللهُ الْمُؤْتِ اللهُ الْمُؤْتِ اللهُ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْتِ اللّهُو

وَيُعَظِّنُنَهَا بِلَقِ عِمَامَةٍ أَوْعِصَابَةٍ أَوْنَحُوهَا.

عمیا کہ وہ ہالوں کوسنوار نے والیاں ہوں کی تاکہ وہ کشش کا ذریعہ بنیں اور یہ برکار زانیہ کا طرایقہ ہے۔ محمیلانت؛ دومری عورتوں کے بھی اپنی طرح بال سنوار نے والیال کاسنمہ البخت؛ عمامہ یا پی مسنوار نے والیال کاسنمہ البخت؛ عمامہ یا پی وغیرہ کو ای انداز سے ہاندھنا کہ سر بڑے ظاہر کے ہوں۔

تختريج حدىيث؛ صيح مسلم، بأب اللساء الكاسوات العاريات البائلات الببيلات، جلد، 6، ص 168، رقم 5704 الإداب للبيهة، بأب في حجاب النساء، جلد، 1، صفحه 355، رقم 590 مشكاة البصابيح، بأب ما يضهن من الجنايات الفصل الاول، جلد 2 صفحه 3524 رقم 3524

مشرح حدیث بیشیم الگیمت محضرت مفتی احمد بیار خان علیه رحمته الحنان اس حدیث کے تحت مکھتے ہیں: بینی ایسے ظالم فوسق لوگ ہمارے زمانہ میں پیدا نہ ہوں گے بلکہ ہمارے بعد ہوں گے، پیرحضور صلی اللہ عدیہ وسم کا معجزہ ہے کہ آئندہ ہونے والے لوگوں کے اعمال کی خبردے ہیں۔

(وہ لوگوں کو ان کے ساتھ ماریں گے ) ظلمنا ماریں گے جن پر کوڑے مارنا درست ہے، رب تعالی کنوارے ذاتی کے متعلق فر ما تا ہے: فَاجْلِدُ وَاکُلُ وَحِدِ مِنْهُمُنا مِائَةَ جَلْدَةِ اور پاکدامن عورت کوتہمت لگانے والوں کے متعلق فر ، تا ہے: فَاجْلِدُ وَهُمْ شَلِنِینَ جَلْدَةً و حدیث کا مطلب سے کہ وہ ظالم حکام یاان کے کارندے کوڑ ھے ساتھ لیے پھریں گے بات بات پرلوگوں کو اس سے مارا کریں گے جسمی نے آئیں سملام نہ کیا یاان کی تعظیم کے لیے نہ اُٹھا یاان کے ظلم کی تا تد نہ کی اے سے تا شہ بیٹ دیا۔ خدا کی بناہ!

( ننگی ہول گی) لینی جسم کا پچھ حصد لباس سے ڈھکیں گی اور پچھ حصد نظار کھیں گی یا آتنا باریک کپڑ ایمبنیں گی جس سے جسم ویسے بی نظر آئے گابید دونوں عیوب آئ دیکھے جارہے ہیں یا اللہ کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے نگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ تقویل نے ننگی ہوگی۔

لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف ماکل کریں گی اورخودان کی طرف ماکل ہوں گی یا دو پٹھا پئے سرے برقعہ اپنے منہ سے ہٹا دیں گی یا اپنی باتوں یا گانے سے لوگوں کو اپنی طرف ماکل کریں گی ،خودان کی طرف ماکل ہوں گی بیرسب با نیں آج دیکھنے میں آ رہی ہیں ،قربان ان نگاہوں کے جو قیامت تک کے واقعات دیکھ دہی ہیں ، نیجی نظریں گل کی خبریں۔

اس جملہ مہارک کی بہت تفسیریں ہیں بہتر تفسیر ہیہ کہ وہ عور تیں راہ چلتے شرم سے سر نیجا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اون کچی گردن سراٹھائے ہر طرف دیکھتی ،لوگوں کو گھورتی چلیں گی جسے اونٹ کے تمام جسم میں کو ہان او نچی ہوتی ہے ایسے ہی ن ن کے سراو نچے رہا کریں گے ، یہ حدیث پر مھواور آج کل کی عورتوں کو دیکھو، بیاس غیب دال مجبوب کی غیبی خبریں ہیں۔ شعر

#### اےم ے غیب دال تر سے صدقہ

### این ما لک کودی بشارست تاج

یہاں لابجدن اور لا یہ خلن میں دونوں جماعتیں مراد ہیں کوڑے دائے ظالموں کی جماعت اور ان بے حیا عور توں کی جماعت اور ان بے حیا عور توں کی جماعت اور ان بے حیا عور توں کی جماعت کی جماعت مطلب میہ ہے کہ اگر دونوں جماعتوں کا خاتمہ ایمان پر ہو بھی گیا تب بھی دہ اوا جنت میں نہ جا کیں گی ، دہاں سے دور رہیں گی اپنی ان حرکتوں کی ممرّا دونرخ میں بھٹکتیں گی اگر چہ بعد میں ایمان کی وجہ سے جنت میں پہنچ جا کی لہذا صدیث پرکوئی اعتراض نہیں ، یا مطلب میہ ہے کہ جوان کا موں کو صلال جان کریہ کرے دہ کا فر ہے بھر جنت میں کہے جائے یا مطلب میہ ہے کہ جوان کا حول نہ جائیں گی۔

اتی اتی سے مراد بہت دراز مسافت ہے مثلاً سوسال کی راہ یا اس ہے بھی زیادہ!ن اعادیث کواس باب میں ل نے کا مقصد ہیہ ہے کہ عورتوں کو بے پر دگی کی نبتا پر کوئی شرعی حد نہ لگے گی حاکم چاہے تو تعزیر کے طور پر سزا دے۔(ہڑا ڈالنڈج ،ج ۵ ص۳۳۳)

## 150 - بَابُ النَّهِي عَنِ التَّشَبُّهِ شيطان اور كافرول كے ساتھ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ مَامِع ہے

حضرت جابر من سے روانیت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تم بائیس ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ ہائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا بیتا ہے۔ (مسم)

(1639) عَنْ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَأْكُلُوا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطُنَ يَأْكُلُ وَيَشْرِبُ بِالشِّمَالِ». وَالتَّمْسُلِمُ وَلَا الشَّيْطُنَ يَأْكُلُ وَيَشْرِبُ بِالشِّمَالِ». وَوَالْا الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ وَيَشْرِبُ بِالشِّمَالِ».

تخريج حلىيث؛ حيح مسلم، بأب أداب الطعام و الشراب جلد 6. صفعه 108. رقم 5383 سان ابن ماجه، باب الاكل باليهن جلد 2 صفحه 172. رقم 3468 سان النساق الكبزى بأب التهى عن الاكل بالشبال جلد 4. صفحه 172. رقم 6749 مسند باليهن جند 2 صفحه 172. رقم 1749 مسند أبي يعن مسند جابر بن عبدالله و عنه جلد 5. صفحه 175، رقم 2260 مسند امام احد بن حنبل مسند جابر بن عبدالله رضى الله عنه جلد 3. صفحه 175، رقم 2260 مسند امام احد بن حنبل مسند جابر بن عبدالله رضى الله عنه جلد 5. صفحه 175، رقم 2260 مسند امام احد بن حنبل مسند جابر بن عبدالله رضى الله عنه جلد 3. صفحه 14627 مسند الله عنه بالله الله عنه بالله و الله و الله عنه بالله و الله و الله

### شرح مديث: كهانه كاطريقه

(جامع الترزي كتاب الأطعمة ، باب ما جاء في التسمية --- الخي رقم ١٨٦٥ ، ن ٢٠ مل ٢٠٠٠)

رونی کے او پرکوئی چیز ندر کھی جائے اور ہاتھ کوروٹی سے ند بوچھیں ۔ (ردالحتار، کتاب الحفر دالد باحد، جه بس ٥١٢)

کھانا ہمیشہ داہنے ہاتھ سے کھائیں بائیں ہاتھ سے کھانا بینا شیطان کا کام ہے۔

(جامع التريدي، كمّاب الالعمة مباب ماجاء في الصير من ٨٠٠ من ٣٠٠ من ٣٠٠ من ١٠٠٠ من ١٠٠٠ من ١٠٠٠ من ١٠٠٠ من

مسئلہ: کھانا کھاتے وفت بایاں پاؤل بچھا دے یا دہنا پاؤں کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹے گھڑے رکھے۔ (افعۃ اللمہ سے، کتاب الاطعمۃ بھل ا،ج ۳جس ۵۱۸) اور اگر بھاری بدن یا کمز در ہونے کی دجہ سے اس طرح نہ بڑھ سکے تو یالتی مارکر کھانے بیں بھی کوئی حزج نہیں۔

کھانا کھانے کے درمیان میں کچھ باتیں ہی کرتارہ بالکل چپ رہنا یہ بچوسیوں کاطریقہ ہے مگرکوئی ہے ہودہ یا پھو ہز بات ہرگزند کے بلکہ اچھی اچھی ہاتیں کرتارہے۔(الفتادی العندیة، کتاب الکرابية ،الباب الثانی عشر فی العددیا دالفیانت، ج۵، س۳۵۵) کھانے کے بعد الگیوں کو جائے لے اور برتن کو بھی الگیوں سے بو نچھ کر جائے ہے۔

(الفتاوى العندية ، كتاب انكرابية ، الباب الحادى عشر في الكرامية في الكل وما يتصل بد، ج٥ م ٢٣٥)

کھانے کی اہتدا ونمک سے کریں اورنمک ہی پرختم کریں کہاس میں بہت کی بیار یوں سے شفاء ہے۔ (ردالحتار علی الدرالظار، کتاب الحظر وال باحۃ ،ج ۴ م ۲۲۳)

(1640) وَعَنِ ابْنِ عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَأْكُلُنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَأْكُلُنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَأْكُلُنَ اللهَّيُظُنَ آحُلُ كُمُ بِشِمَالِه، وَلَا يَشْرَبَنَ مِهَا، فَوَانَ الشَّيْطُنَ يَحُلُ كُمُ بِشِمَالِه، وَلَا يَشْرَبَنَ مِهَا، فَوَانَ الشَّيْطُنَ يَأْكُلُ بِشِمَالِه، وَيَشْرَبُ مِهَا». رَوَانُ مُسُلِمُ .

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب آداب الطعام و الشراب. جلد 6. صفحه 109. رقم 5384 الادب المفرد بأب لا يأخذ ولا يعطى الا بأ ليمنى. صفحه 109. رقم 1189 و الشرب بأليمين، جدد 7 صفحه 277 رقم 1500 المنتقى لابن الجارود بأب ماجاء في الاطمة، صفحه 220، رقم 869 سنن أبي داؤد بأب الاكل باليمين، جلد 3، صفحه 410، رقم 275 د

شرح مدیث علیم الاُمّت حضرت مفتی احمہ یارخان علید حمۃ الحتان ال حدیث کے حت کھتے ہیں:
دودھ یا پانی یو کوئی اور چیز ہمیشہ واپنے ہاتھ ہے برتن تھا ہے۔ جمہور علماء کے زویک بی تھم استحبابی ہے اور دا بنے ہاتھ سے کھانا بین مستحب سنت ، بعض الهاموں کے ہاں امروجوب کے لیے ہے الن کی دلیل وہ حدیث ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ عبیہ سنت ، بعض کو بائیں ہاتھ سے کھاتے ویکھا تو فر ما یا داہنے ہاتھ سے کھا وہ بولا کہ میں اس باتھ سے کھا نبیل اللہ عبیہ وہ میں اس باتھ سے کھا نبیل سکا ،فر ما یا اب نہ کھا سکے گا چنانچہ اس کے بعد اس کا داہنا ہاتھ اس کے منہ تک نہ اٹھ سکا رواہ مسم عن سلمہ ابن اکوع۔ (مرقات) طبر انی نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ اسلمیہ کو بائیں ہاتھ ہے کھاتے ویکھا تو

اسے بددعا فرمائی وہ طاعون سے مری۔(مرقاق) اگر بیتم وجو بی ندہوتا تو آپ اتی بخی کیوں فرماتے مگرجمہور علماء فرم ت میں کہ بیوا قعات زجرو تنبید کے لیے ہوئے مجمعی کروہ مل پر بھی تنبید کردی جاتی ہے۔(مرقات) (بزا ڈالن جو برج موس)

(1841) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَا قَارَضَ اللهُ عَلَهُ الْوَ مَنْ أَبِي هُرَيْرَا قَارَضَ اللهُ عَلَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ وَهُمْ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ ال

تخريج حديدة: صيح بمنارى باب ماذكر عن بنى اسرائيل جلد 3. صفحه 127. رقم 3276 صيح مسدم، باب في مخالفة اليهود في الصبغ جلد 6. صفحه 328 مقد 358 رقم 546 سان أبوداؤد اليهود في الصبغ جلد 6. صفحه 328 رقم 546 سان أبوداؤد باب في المناب الرجال، جلد 1. صفحه 362 رقم 546 سان أبوداؤد باب في المناب بالمناب جلد 4. صفحه 1196 رقم 3621 من 4205 سان ابن ما جد المناب بالمناء جلد 2. صفحه 1196 رقم 3621

شرح حدیث: امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرآوی رضوبیہ شنطن خضاب ہے متعلق فرماتے ہیں:
تنہا مہندی مستحب ہے اور اس میں گئم کی پتیاں ملاکر کہ آیک گھاس مشابہ برگ ذینون ہے جس کا رنگ گہراسر نے مائل
بسیا ہی ہوتا ہے اس سے بہتر اور زرور نگ سب ہے بہتر ،اور سیاہ وسے کا ہوخواہ کسی چیز کامطنقا حرام ہے۔ محرم بابدین کو۔
سنن الی داوو میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہماہے :

مرعبی النبی عبل الله تعالی علیه وسلم دجل قده خضب بالحناء فقال ما احسن هذا قال فسراخی قده خضب بالصغی فقال فیدا احسن من هذا اثم مراخی قده خضب بالصغی فقال هذا احسن من هذا احسن من هذا کله - (سن ابی داور کاب الرجل باب فی خضاب العفر قر آناب عالم پریس دا بور ۲۲۳/۲)

یمی حضور سید عالم صلی آند تعالی علیه وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب کئے گزرے فره یا بیکیا خوب یعی حضور سید عالم سی الله تعالی علیه وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب کیا تعاقر ما یا: بیال سے بہتر ہے، پھر تیسرے در دخضاب کیا تعاقر ما یا: بیال سے بہتر ہے، پھر تیسرے در دخضاب کیا تعاقر ما یا: بیال سے بہتر ہے، پھر تیسرے در درخضاب کیا تعاقر ما یا: بیال سے بہتر ہے، پھر تیسرے

مجم كبير طبر انى ومتندرك بين حضرت عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما سے بے رسول ابلد صلى الله تعالى عليه وسم فرمات

بين:

الصفرة خضاب الهومن والحهرة خضاب الهسلم والسواد خضاب الكأفي-(المتدرك على العجمين كمّاب معرقة الصحابية كرعبدالله بن عمرو بن العاص دارالفكر بيردت ۵۲۱/۳) (كنز انعمال بحو لدطب وك عن ابن عمر حديث

۱۵ ۱۳۷ موسسة الرساله بيروت ۲ / ۲۲۸)

زردخضاب ايمان والول كاب اورمرخ الل اسلام كااورسياه خضاب كافرول كاب-

امام احدمسند اور ابودا وُو ونسائی وابن حبان وحاکم وضیا اپنی اپنی صحاح اور بیهتی سنن میں حضرت ابن عباس رضی الله تعالى عنهم يصراوي رسول الشملي الله تعالى عليه وسلم فرمات بين:

يكون قوم في اخم الزمان يخضبون بهذا السواد كحواصل الحمام لايجدون رائحة الجنة -

(سنن ابي واؤد كماب استرجل باب ماجاء في عضاب السواد آفتاب عالم يريس لاجور ٢/٢٢٢) (سنن النسائي كماب الزينة الخضاب بالسواد ٢/٢٥/ ومستداحد بن منبل ا / ۱۲۲۲)

آخرز مانے میں پھولوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتر وں کے بوٹے ، وہ جنت کی بونہ سوتھ میں گے۔ طبر انی کبیر اور ابن ابی عاصم کتاب السند میں حضرت ابو در داء رغمی اللہ تغالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ

من خضب بالسواد سودالله وجهه يوم القيمة -

( كنز العمال بحواله طب عن الى الدودا وحديث ١٤٣٣٣ موسسة الرس له بيروت ٢ / ٢٤٠)

جوسیاه خضاب کرے اللہ تعالی روز قیامت اس کامنہ کالاکرے گا۔

علامه حموی وطحطا وی وشامی فر ماتے ہیں:

هذا ق حق غير الغزاة ولا يحرم في حقهم للا دهاب - (روالحتار ساكن تن واراحيام التراث العربي بيروت ٥٨٢/٥)

بیتھم مجاہدین کے سوا دوسروں کے لئے ہےلہذاان کے لئے سیاہ خضاب کا استعمال حرام نہیں دشمنوں کو ڈراے اور انصیں مرعوب کرنے کے لئے وہ اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔

اشعة اللمعات شرح مشكوة شريف مين ب:

بصحت رسيره است كهامير الموشين ابو بكرصد يق رضى الله تعالى عنه خضاب ى كرد بحنا وكتم كهنام كيا باست ليكن رنگ أن سياه نيست بلكمرخ ماكل بسيان است. (اشده اللمعات شرح مشكوة الصافح كتاب الماس باب الترجل كمته نوريه رضوي عمر ٥٥٠/٣) طریقة صحت تک بیراویت پہنچی ہوئی ہے کہ امیر المومنین حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ تمم گھاس کی پتیاں مل کر خضاب کیا کرتے ہے جس کارنگ سیاہ ہیں بلکہ گہراسرخ مائل بسیابی ہوا کرتا تھا۔ ( نآویٰ رضویہ ،ج ۴۳ ہیں ۴۸ م

مر داورعورت کا اینے بالوں کو سیاہ خضاب لگا نامنع ہے

حضرت جابر ﷺ ہے روایت ہے کہ (رسول

151-بَأَبُ نَهْى الرَّجُلِ وَالْمَرُ أَقِعَنَ خِضَابِشَعْرِهِمَا بِسَوَادٍ

(1642) عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَيْ

بِأَنِي لَمُعَافَةَ وَالِدِ أَنِي بَكُو الصِّيْنِي رَضِى اللهُ عَمْهُمّاً. الله الله كَانِ الدِهِ وَالدِهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ المُلْ اللهِ المُلْمُ اللهِ اللهِ المُلْ اللهِ المُلْمُ اللهِ المُلْمُلِلهُ اللهِ المُلْمُ

(ملم)

تخویج حدایت : معیح مسلد، پاپ فی صبغ المدو و تغییر الشهبه جلد 6. صفحه 155. رقم 1631 الاداب للهبه بقی، پاپ فی عضاب الرجال، جلد 1. صفحه 137 رقم 4206 سان النسانی، پاپ النبی عضاب الرجال، جلد 1. صفحه 329 رقم 549 سان النسانی، پاپ النبی عن الفضاب بالسواد جلد 5. ص 416 رقم 9347 و 9347 مسلد جابر بن عبد الله الانصاری، جلد 3. صفحه 352 رقم 1819 من الفضاب بالسواد جلد 5 مسلم 1819 مسلم المان عليه رحمة الرحمن قاوئی رضو بيسياه خضاب سيم تعلق قربات بين: مشرح حد يدث أمام الله سنت الشاه احمد رضا خال عليه وحمة الرحمن قاوئی رضو بيسياه خضاب ميم ومطمقا حرام سهداور سياه خضاب خواه ماز ووو بليله و تيل كا بوخواه تيل وحنا تخلوط خواه كى چيز كاسوا ميابدين كے سب كومطمقا حرام سهداور مرف مهندى كاسرخ خضاب يائى بين تيك بينيال اتن لما كرجس سيمرخي جين پختگي آ جائے اور دنگ سياه نه بوتے يا كاست مشتحه سيد

فيخ محقق علامه عبدالحق محدث دبلوى قدس سره الشريف اضعة اللمغات شرح مشكّوة شريف بيس فرمات بين: خضاً ب بسواد حرام ست وصحابه وغير بهم خضاب سرخ مى كردند گاہے زرد نيز اھ ملخصا۔

(اشعة اللمعات شرح مشكوة كماب اللباس إب، لترج لوريد رضور يتكمر ١٩٩/٥)

سیہ خضاب لگاناحرام ہے محابداور دوسرے بزرگول سے سرخ خضاب کا استعمال منقول ہے اور بھی بھار زرد رنگ کا خضاب بھی اوملخصا۔ (ت)

حديث بين يه حضورا قدر صلى الله تعالى عليه وسلم فرمات بين:

الصفرة غضاب البؤمن والحبرة خضاب المسلم والسواد خضاب الكافر، رواه الطبران في الكبير والحاكم في المستدرك عن ابن عمر رض الله تعالى عنهما ـ

( المت درك للحاكم كتاب معرفة الصحابة ذكر عبدالله بمن عمر دار الفكر بيروت ٨٢/٥)

زرد خضاب ایمان والول کا ہے اور سمرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کا فروں کا، (طبر اتی نے کبیر میں اور حاکم نے متندرک میں حضرت عبداللہ این عمر رضی اللہ تغالی عنہما کے حوالے ہے اسے روایت کیا ہے۔) محیط بھرمنح الخفار پھرروالمحتار میں ہے:

اما الحدوة فھو سنة الرجال وسيما المسلمين - (روائحار كاب النتى مائل تى داراحياءالرات، عربي بروت ٢٨٢) ربى سرخى كى بات توريم دون كے لئے خصوصامسلما توں كے لئے سنت ہے۔

قاضی خال پھرشرح مشارق پھرشامی میں ہے:

منه هبنا ان الصباغ بالحناء والوسية حسن - (روالحاركاب النفي منائل تنوادا حياه التراث العربيروت ١٨٢/٥) ہمارا مذہب بیہ ہے کہ مہندی اور وسمہ لگا ٹا اچھاہے۔

ا حاویث میں سیاہ خضاب پرسخت سخت وعیدیں اورمہندی کے خضاب کی ترغیبیں بکٹرت وار دہیں۔ وقدحققنا مسألة تنحايم السواد مطلقا في فتا أينا فيه شفاء ـ والله تعالى اعلم ـ

ہم نے اپنے قادی میں علی الاطلاق سیاہ خضاب کے حرام ہونے کی ایسے انداز میں تحقیق کی ہے کہ جس میں

بیارطبالع کے لئے شفاہے۔والندنعالی اعلم۔(ناوی رضویہ جسم ۲۸م)

152-بَابُ النَّهِي عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ حَلَّقُ بَعُضِ الرَّأْسِ دُوْنَ بَعْضٍ، وَّابَأَحَةِ حَلَقِهِ كُلُّهِ لِلرَّجُلِ دُوْنَ الْمَرُ أَقِ

(1643) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. قَالَ: مَهِى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ٱلْقَزَعِ. مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

سركے بچھ بال مونڈ لینا اور بچھ جھوڑ دینااور مردکے کیے سرکے بالوں کا مونڈ نا جائز ہے اور عورت کے لیے جا ترجیس ہے حضرت ابن عمر الماسے روایت ہے کہ رخول وینا) ہے منع فرمایا ہے۔ (منن میہ)

تخريج حليت: صيح بخارى. بأب القزع جلد 5. صفحه 221. رقم 557 صيح مسلم. بأب كراعة القزع جلد 6. صفحه 164, رقم 5681 الإداب لدينه تلى بأب في النهى عن القرع جل 1. ص 341. رقم 567 سان ابوداؤد بأب في الذواية، جلد 4. صفعه 133. رالم4195 سان ابن مأجه إلب النهي عن القرع جل 120 مفحه 120 رقم 3637

شرح حديث: حليم الأمَّت مضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة إلى:

قزع قاف کے نتحہ سے جمعنی بادل کے نکڑے اب اصطلاح میں سر کا بعض حصہ منڈوانے یا کترانے اور بعض رکھانے کو قزع کہتے ہیں اسے بادل کے نکڑوں سے تشبیہ دیتے ہوئے ، یہ ممانعت بچوں بڑوں سب کے لیے ہے۔ مجبوری کے حالات اس سے علیٰجدہ ہیں جیسے بھی سرسام میں بیار کا تالو کھول دیا جاتا ہے لیعنی صرف ﷺ کھوپڑی کے ہیں مونڈ دیئے جاتے ہیں ویسے براضرورت ممنوع ہے کہ کراہت تنزیبی ہے،انگریزی تجامت بھی قزع ہے۔

بچوں کا ذکر اتفاقا ہے کہ عرب میں بچوں ہی کی تجامت اس طرح کی جاتی ہے ورنہ ریم مانعت جھوٹے بڑوں سب کے

لعنی اس روایت میں اسطرح مروی ہے کہ خود حضور صلی الله علیہ وعلم نے ہی رینفسیر ارشادفر مائی۔ (مزانا کے اناجے، ن۲س ۲۲۹) ائی ہے روایت ہے کہ رسول امتد 🍇 نے ایک (1644) وَعَنْهُ. قَالَ: رأى رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا قَلْ مُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَاسِهِ وَيُرِكَ بَعْضُهُ، فَقَهَا هُمْ عَنْ ذَلِك، وَقَالَ: "الْحَلِقُونُهُ كُلَّهُ، آوِ الرُّ كُونُهُ كُلَّهُ". رَوَّالُهُ آبُو دَاؤِدَ بِإِسْلَادٍ صَمِيْحٍ عَلَى شَرُطِ الْبُعَارِ ثَى وَمُسْلِمٌ.

بیچے کو دیکھا جس کے سرکا بعض حصد منڈ ا ہوا تھا اور بعض حصد چھوڑ ا ہوا تھا تو آ پ نے ان کواس سے منع فر ما یا اور ارشا دفر ما یا اس کے بور سے سرکومونڈ و ادو یا بور سے کو چھوڑ دو۔ا سے ابوداؤ دیئے اسنا دیجے کے ساتھ بخاری اور مساس ھ

مسلم کی شرط پرروایت کیا ہے۔

تخريج حليث: سنن ابوداؤد، بأب في اللواية. جلن 4، صفحه 134. رقم 4197 سنن النسائي الكيزي، بأب الرخصة في حنق الرأس، جلد 5، ص 407، رقم 9296 صبح ابن حيان، كتأب الزينة و التطيب، جلد 12. صفحه 318 رقم 5508 الفتح الكبير للسيوطي، عرف الهبزة. ول 1، صفحه 52، رقم 427

شرح حديث: حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة بين:

خیال رہے کہ کل سرمنڈ انا جائز ہے گر بہتر نہیں سواء احرام سے کھلنے کے وقت کدو ہاں سرمنڈ انا بہتر ہے باتی حالات میں منڈ انا بہتر نہیں کہ سواء حضرت علی رضی اللہ عند کے کسی صحافی نے سرند منڈ ایا نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (مرقات) حضرت علی سے سرمنڈ انا بہت ہی برا ہے کہ وہا بیوں کی علامت میں منڈ انا بہت ہی برا ہے کہ وہا بیوں کی علامت ہے ،حضور نے وہا بیوں کے متعلق ارشا وفر ما یا سبجاهم المتحلیق ان کی علامت سرمنڈ انا ہوگی ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انگریزی بال رکھنا یا قالمیں بنوانا سب ممنوع ہے کہ اس میں قزع ہے۔ (مرا قالمناج ، جام ص ۲۵)

(1645) وَعَنْ عَبْنَ اللهِ بَنِ جَعُفَرٍ رَضِى اللهُ عَنْبُهَا: أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمُهَلَ اللهُ عَنْبُهِ وَسَلَّمَ، أَمُهَلَ اللهُ عَنْبُهُ وَسَلَّمَ، أَمُهَلَ اللهُ عَنْبُهُ وَسَلَّمَ، أَمُهَلَ اللهُ عَنْبُهُ وَسَلَّمَ، أَمُهَلَ اللهُ عَنْفُهِ وَسَلَّمَ المُعَلَّ الْحَيْفُ اللهُ عَنْفُوا فَي اللهُ عَنْبُوا عَلَى آخِي اللهُ عَنْ أَخِي اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ أَخِي اللهُ عَنْ أَنْ عَنْ أَنْ أَنْ اللهُ عَنْ أَنْ أَنْ عَنْ اللهُ عَنْ أَنْ عَنْ اللهُ عَنْ أَنْ أَنْ اللهُ عَنْ أَنْ عَنْ اللهُ عَنْ أَنْ عَنْ اللهُ عَنْ أَنْ أَنْ أَنْ اللهُ عَنْ أَنْ عَنْ أَنْ اللهُ عَنْ أَنْ عَلْمُ اللهُ ا

حضرت خبراللہ بن جعفر کا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا نے آل جعفر کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے باس تشریف لائے تو فرہا یا کہ آج کے دن میرے بھائی پر نہ رونا پھر فرہا یا میرے بھیجوں کو بلاؤ تو میں الا یا جمیل لایا تو گویا کہ ہم چوزے ہوں آپ نے فرما یا کہ چام کو بلاؤ بیس آپ نے اس کو تھم دیا تو اس نے مار مونڈ دیئے۔ اسے ابوداؤ دیے اسان سے کے ماتھ بخاری وسلم کی شرط پر روایت کیا۔

تخريج حدايث: سان ابوداؤد بأب في حلى الراس جلد 4، صفحه 133. رقم 4194 سان النسائي الكبرى للبيه في بأب حلى روؤس العبيان جدد 5، ص 407 رقم 9295 ميند، مأمر احمد روؤس العبيان جدد 5، ص 407 رقم 9295 ميند، مأمر احمد عند بنائه بن جعفر بن أبي عباس جلد 1، ص 204 رقم 1250 مشكّوة الكمابيح بأب لترجل الفصر الأول جدد 2 صفحه 511 رقم 4463 رقم 4463 رقم 511 مشكّوة الكمابيح بأب لترجل الفصر الأول جدد 2 صفحه 511 رقم 4463 رقم 4463 رقم 4463 من المنافقة المنا

صفحه 511, قم 4463 شرح حديث عليم الأمّت حضرت مفتى احمد بإرخان عليد حمة الحنّان اس حديث كے تحت مكھتے ہيں: . حضرت جعفر بھی محالی ہیں اوران کے بیٹے عبداللہ ابن جعفر بھی حضرت جعفر جناب علی مرتضی کے بھائی ہیں اور حضور ملی اللہ علی مرتفی کے بھائی ہیں اور حضور کے معلی اللہ علیہ وسے مہاں اس کا ذکر ہے۔
معلی اللہ علیہ وسلم کے چیازاد کیونکہ جعفر ابن افی طالب ہیں ،حضرت جعفر غزوہ مونہ ہیں شہید ہوئے یہاں اس کا ذکر ہے۔
لیم اللہ عند بیت کے لیے بیٹھنے اور عزیز واقریا و کے تسلی دیئے کے لیے آئے کی مہلت تمین دن تک دی جیسے آئے کل میت والے تین دن تک دی جیسے آئے کل میت والے تین دن تک دنوں ہیں میت کے لیے والے تین دن تک چٹائی ڈالیے ہیں میسنت سے ثابت ہے اس کا یہاں ذکر ہے ، بعض لوگ ان دنوں ہیں میت کے لیے فاتھ پڑھے رہے ہیں یہ بھی بہت اچھا ہے۔

یہاں رونے سے مراد آنکھ کے آنسونیس بلکہ تعزیت کے لیے جیٹھنا اور چہرہے سے قم کے آثار کا ظاہر ہونا ہے کی میت پرتین دن سے زیادہ سوگ کرناحرام ہے سواء خاوند کے کہاس کی بیوہ بیوی چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ میت پرتین دن سے زیادہ سوگ کرناحرام ہے سواء خاوند کے کہاس کی بیوہ بیوی چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ لیعنی حضرت جعفر کے بچوں کو جو اب بیٹیم ہو چکے تھے۔ بیدوا قعہ غزوہ مونہ کے بعد کا ہے جس میں حضرت جعفر شہید ہوئے تھے،ان کے بچوں کے بال بڑھے ہوئے تھے اس لیے چڑیا کے بچوں سے تشبید دی گئی۔

اس سے معلوم ہوا کہ بیٹیم عزیز وں کی خبر گیری کرنا ان کی ضرور بات پوری کرنا سنت ہے اور یہاں بال منڈوادین علامت تھی مدت تعزیت ختم ہوجانے کی۔خیال رہے کہ احرام سے کھلتے وقت کے سواء اور موقعوں پر بال منڈوانا چی خبیل محرصنورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فر مایا کہ اب ان کی والدہ حضرت اساء بنت عمیس ان کی بالوں کی نگرانی وخد مت نہ کر سکیں گی ابنی عدت وقع میں گرفتار دبیں گی اس لیے حضور نے ان کے سرمنڈواد سے ۔اس سے میجی معلوم ہوا کہ تیموں کا والی تقریب کی اس کے حضور نے ان کے سرمنڈواد سے ۔اس سے میجی معلوم ہوا کہ تیموں کا والی تصرف کرسکتا ہے جیسے تجامت اور ختنہ وغیرہ ۔ (سرقات) (بڑا ڈالناج من ۲۰۰۶)

(1646) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَلَى مَعْرِت عَلَى اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَلَى مَعْرِت عَلَى اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَلَى اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَلَى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ انْ تَعْلِقَ الْمَوْاتُ مَعْرِت كوا بِعَرَ مَ عِلْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْ تَعْلِقَ الْمَوْاتُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللّهُ اللللهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللّهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللللهُ الللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ ا

جسے مردکوڈاڑھی منڈانا حرام ہے ایسے بی عورت کوئر کے گیسو منڈانا یا کتر وانا حرام ہے، مردکی زینت داڑھی ہے ہے عورت کی زینت داڑھی ہے ہے درخصت ہے عورت کی زینت نمر کے گیسوں ہے۔ اس میں گفتگو ہے کہ مردکوئر منڈانا سنت ہے یارخصت حق یہ ہے کہ رخصت ہے سنت نہیں ۔ حضور انور صلی الند علیہ وسلم اور سمارے صحابہ نے سواء احرام سے کھلنے کے بھی سرنیں منڈایا، حضرت علی ضرور قامنڈایا کرتے منڈایا کرتے ہے۔ (مرقات) فقیر کہتا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کا سرمنڈانا تابت نہیں کترایا کرتے ہے۔ (برنا ڈالنہ جے، ۲۶ می ۲۲ می)

## 153- مَابُ ثَغْرِيْمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَالْوَشِمِ وَالْوِشْرِ وَهُوَ تَعْرِيْلُ الْإِسْدَانِ

قَالَ اللّهُ لَعَالَ: (إِنْ يَنْ عُوْنَ مِنْ دُوْدِهِ إِلاَّ إِنَّانًا وَقَالَ وَإِنْ يَنْ عُوْنَ مِنْ دُوْدِهِ إِلاَّ اللّهُ وَقَالَ وَإِنْ يَنْ عُوْنَ اللّهُ وَقَالَ لَا يَعْمَهُ اللّهُ وَقَالَ لَا يَعْمَهُ اللّهُ وَقَالَ لَا يَعْمَهُ اللّهُ وَقَالَ لَا يَعْمَهُ وَظّا وَلاَ شِلّاً وَقَالَ لاَ يَعْمَهُ وَظّا وَلاَ شِلّاً وَلاَ عُلِيّا مَا فَوْدُوطًا وَلاَ مُولِّا اللّهُ وَقَالَ وَلاَ مُولِّا مُنْ يَعْمَ لَا يُعْمَلُونَ اللّهُ وَاللّهُ وَالْلّهُ وَاللّهُ وَ

# مصنوعی بال لگانا گودنا اور دانتوں کو باریک کرنا حرام ہے

تخريج حنايت: صبح بخارى بأب الوصل في الشعر، جلن 5. صفحه 2216 وقم 5589 عبيح مسدم، بأب تعريم فعل الواصلة والبستوصلة والواشمة جلن 6. ص 165، رقم 165 الإداب للبيهابي، بأب مالا يجوز للبراة أن تنزين به، جلد 1 ص 334، رقم 656 البستوصلة والواشمة جلد 1 ص 334، رقم 556 المعجم الاوسط للطنزال، من اسمه مطلب جلن 8. صفحه 299، رقم 6693 سابي ابن ما جه، بأب الواصلة والواشمة جدد 1 ص 639، قد 1988.

حضرت عائشہ سے ایک روایت ای کی مش روایت کی منگ ہے۔(متفق علیہ)

(1648) وَعَنْ عَأَيْشَةً رَضِى اللَّهُ عَنْهَا نَحْوَةً.

مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

تخریج حدایت: صعیع بخاری باب الوصل فی هعور، جلد 5. صفحه 2216 رقم 5590 مسلد امام احمد بن حنبل حدید السیده عائشه رضی الله عنها جلد 6. ص 111 رقم 24848 صعیح این حیان کتاب الزیدة والتطیب جلد 12. ص 323 رقم 5514 مشرح حدیث امام الله عنها جلد 6 من 111 و قم 24848 صعیح این حیان کتاب الزیدة والتطیب جلد 12 منتعلق فر مات بین بین شرح حدیث امام الله سنت الشاه احمد رضا خال علیه رحمة الرحمن فراه کی رضوبی بیل بال گودنا منتعلق فر مات بین بین رسب تبارک و تعالی ان آیات اور ان کے امثال میں بی کا حکم بعیب بین جوا خلاقی حکم حدیث میں ہے کتاب الله میں جوا خلاقی حکم حدیث میں ہے کتاب الله اس سے مرکز خالی نبین اگر چه بظام رتم مرکز تریم بیاری نظر میں شدہو۔

احمد و بخاری وسلم وابودا ؤ دوتر ندی ونسائی وابن ما جیسب انمه این مسند وصحاح میں حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه سے راوی که اٹھوں نے فر مایا:

لعن الله الواشيات والبستوشيات و البتنيصات والبتفلجات للحسن البغيرات لخلق الله ـ

اللد کی لعنت بدن گودئے والیوں اور گدوائے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے وانتوں میں کھٹر کیاں بنانے والیوں اللّٰہ کی بنائی چیز ایگاڑنے والیوں پر۔

ریان کرایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی : میں نے سناہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا:

ا گرتم نے قرآن پڑھا ہوتا ہے بیان اس میں ضرور یا تیں۔ کیاتم نے بیآیت نہ پڑھی کہ جورسول منہمیں وے وہ لو اور جس سے منع قرمائے یا زرہو۔

انصول نے عرض کی: ہاں! فرمایا: فاند قدیمی عند استوب ختک نی سلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا: منکر دیکھے کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جواب ب یانہیں۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ جیں کیارتا بعین وثقات مصالحات سے ہوئے میں تو کلام نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا: صی بیہ سے معلوم ہوتی ہیں۔ (منداحہ بن ضبل من عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عندالکتب الاسلامی بیروت السم سے) (میجی ابخاری کیاب اللہ بی بب الموصورة قد كى كت فاندكرا على ١٠٤/٩ كـ ٨) (سنن افي داؤه كتاب الترجل إب صلة الشعرآ لناب عالم پرنس لا ١٠٤٨) ( جامع الترفدى ابواب ، دب ب ما به مان الوصلة الخامين كميني دمل ١٠٢/٢) (سنن نسال كتاب الزينة نوراي كارغانة تجارت كتب كرا چي ٢٩٢/٢) ( فنادي رضويه، ق٢٢٢) س ١٣٣٣)

ر1649) وَعَنْ مُعَيْدِ بَنِ عَبْدِ الرَّمْنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ، عامَر بَجَّ عَلَى الْمِنْدِ وَتَنَاوَلَ فُضَةً مِّنْ شَعْرِ كَانَتُ فِي يَدِ حَرَمِي فَقَالَ: وَتَنَاوَلَ فُضَةً مِّنْ شَعْرِ كَانَتُ فِي يَدِ حَرَمِي فَقَالَ: يَا اَهُلَ الْمَدِينَةِ آئِنَ عُلَمَا أُو كُمُ ال سَمِعتُ النَّبِي عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَى عَنْ مِنْ مِنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَى عَنْ مِنْ مِنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَى عَنْ مِنْ مِنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَى عَنْ مِنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَى عَنْ مِنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهُ وَاسْرَائِيلُ حِنْنَ النِّعَلَى هَٰذِي الله وَيُنَ النَّعَلَى عَنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنُوا اسْرَائِيلُ حِنْنَ النِّغَلَى هَا الله وَاسْرَائِيلُ حِنْنَ النَّعَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله وَاسْرَائِيلُ حِنْنَ النَّعَلَى الله وَاللَّمَ الله وَاسْرَائِيلُ حِنْنَ النِّعَلَى الله وَالله وَاسْرَائِيلُ حِنْنَ النِّعَلَى الله وَالله وَاسْرَائِيلُ حِنْنَ النِّعَالَةِ الله وَالله وَاسْرَائِيلُ حِنْنَ النِّهُ الله وَالله وَاسْرَائِيلُ وَالْمَا الله وَالله وَالْمَالُولُ الله وَالله وَالْمَالُولُ الله وَاللّه وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَيْهِ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَيْهِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَى اللّهُ وَلَا الله وَلَيْهِ وَلَا الله وَلَهُ وَلَى اللّهُ وَلَالِهُ وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا الله وَلَا الله وَلَا اللّهُ وَلَا الله وَلَا الله وَلَا اللّه وَلَا الله وَلَا الله وَاللّهُ وَلِهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلْ

حضرت جمید بن حبدالرس سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ فائی سے جج کے سال سنا آپ مبر پر کھڑے سے اور اپنے غلام کے ہاتھوں سے بالوں کا سحجیما کیڑا اور فر مایا: اے اہل مدینہ تمہارے ملاء کہاں ہیں؟ ہیں نے رسول آنڈد کے کو اس سے منع فر ماتے ہوئے سنا تھا اور آپ فر ماتے سے کہ بنی اسرائیل تب ہوئے سنا تھا اور آپ فر ماتے سے کہ بنی اسرائیل تب ہوئے سنا تھا اور آپ فر ماتے سے کہ بنی اسرائیل تب ہاک ہوئے جب ان کی عور تول نے بیطریقہ اپنایا۔

تخريج حلايث: صبح البخارى بأب أم حسبت أن اصاب الكهف والرقيم، جلد 3، ص 127. رقم 3281 مسند الحميدى. احاديث معاوية بن أني سفيان رضى الله عنه، جلد 2، ص 273. رقم 600 سان ترمذى بأب مأجاء فى كراهية اتخاد العقة، جلد 5، ص 104 رقم 2781 رقم 2781 البعجم الكبير للميان والإاكر للميهاني، بأب الاختلاف في صوم يوم عاشوراء، جلد 7، صفحه 266، رقم 2711 البعجم الكبير للطيران، بأب من اسمه معاوية، جلد 19، ص 343، رقم 6413

### شرح حديث: بالول مبيل پيوند

حضرت سیدنا قنا وہ رضی اللہ تعالی عندے مروی ہے کہ ایک ون حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالی عند نے ارشا دفرہ یا ج جم نے ایک برالبر دہ اوڑ ھالیا ہے، حالا نکہ حسن اخلاق کے پیکر بنبول کے تاجور بُحیو ب رتب اکبرعز وجل وصلی استرتعالی علیہ والہ وسلّم نے اس باطل کام سے منع فر مایا ہے۔ حضرت سیدنا قنا دہ رضی اللہ تعالی عند مزید فرماتے ہیں کہ ایک شخص لاتھی کے سہارے چلتا ہوا آیا ،اس کے مر پر بالوں کا سیجھا تھا تو حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالی عند نے ارشا وفر مایا :سن لوایہ باطل سے سراد مورتوں کا بالوں میں کثر ت سے ہیو ندلگا ناہے۔ ہے۔ حضرت سیدنا قن دہ رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں : باطل کام سے مراد مورتوں کا بالوں میں کثر ت سے ہیو ندلگا ناہے۔ (الہ عدلا مام اللہ میں مناویہ بن ابی سفیان ،ایدیت مام میں معاویہ بن ابی سفیان ،ایدیت میں میں اس کے میں کا میں کا میں کا میں ہیں۔ اس کے ہیں کا میں کا میں کا میں معاویہ بن ابی سفیان ،ایدیت سے ہیو ندلگا ناہے۔ اللہ عدلا مام اللہ بی مناویہ بن ابی سفیان ،ایدیت معاویہ بن ابی سفیان ،ایدیت میں میں معاویہ بن ابی سفیان ،ایدیت میں میں معاویہ بن ابی سفیان ،ایدیت میں میں میں معاویہ بن ابی میں بیا ہیں کا میں کا میں کا میں کا میں کا میں کا میں کا میا کا میا ہیں کا میا کہ بیا کا کہ بیا کیا کیا کہ بیا کیا کھوں کو بیا کہ بیا کھوں کو بیا کیا کو بیا کہ بیا کو بیا کہ بیا کو بیا کو بیا کو بیا کو بیا کی بیا کہ بیا کہ بیا کہ بیا کہ بیا کہ بیا کہ بیا کی کو بیا کو بیا کیا کو بیا کو بیا کی بیا کی بیا کی کو بیا کی بیا کی کو بیا کی کو بیا کی بیا کی بیا کی کو بیا کی کو بیا کی کو بیا کی کو بیا کی بیا کی کو بیا کو بیا کی کو بیا کو بیا کی کو بیا کی

حضرت ابن عمر ﷺ ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ ﷺ نے بال منڈانے والی بال مگوانے والی اور اللہ ﷺ والی منڈانے کی خواہش کرنے والی عورت اللہ عورت کرانے والی عورت پرلعنت فرمائی ہے۔(منق علیہ)

تخريج حدايث: صيح بخارى باب الوصل في الشعر، جلد 7، صفحه 165. رقم 5937 عميح مسلم، باب تحريد فعن الواصلة و

البستوصلة والواشمة، جلد 6، ص 166, رقم 5693 سان اين مأجه، يأب الواصلة و الواشمة، جلد 1، ص 639, رقم 1987 صيح ابن حيان كتأب الزينة والتطيب جلد 12، صفحه 323, رقم 5513 مصنف ابن الى شيبة، يأب في واصلة الشعر بالشعر، جلد 5, ص 201 رقم 25220

## شرح حدیث: مذکوره احا دیب مبار که کے بعض الفاظ کی وضاحت

وَاصِلَة سے مرادوہ عورت ہے جو بالوں کودومرے بالول سے جوڑتی ہے۔ وَاشِمَة سے مرادوہ عورت ہے جوگورت ہے اور یہ اور یہ ایک معروف کام ہے۔ دَامِصَة سے مراداَبر کے بال نوج کر باریک کرنے والی عورت ہے۔ جبکہ یہ مشہور ہے کہ دَامِصَة چبرے کے بال نوج والی کو کہتے تال اور مُتَفَلِّجة سے مراد خوبصورتی کے لئے ریتی وغیرہ سے دانوں کو کشادہ کرنے والی ہے جبکہ مُسْتَوْصِلَة، مُتَنَبِّصَة اور مُسْتَوْشِمَة سے مرادوہ عورتیں ہیں جن کے ساتھ یہ افعال کے جائیں۔

### تنبير

ان تمام گناہوں کو کبیر ہ گناہ اس لئے تارکیا گیا گئی الاسلام سیدنا جلال بلقین دھمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلے دوکو کمیرہ گناہ قرار دیا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ نکہ فعنت کہیرہ گناہ قرار دیا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ نکہ فعنت کہیرہ گناہ قرار دیا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ نکہ فعنت کہیرہ گناہ ہوں کی علامات میں سے ہے۔ گر ہمارے بہت سے علاء کرام جمہم اللہ تعالیٰ نے اسے مطلق نہ دکھا بلک فرید اگرتی :شوہرا درآتا فاکی اجازت کے بغیر گدوانا اور دانت کشادہ کرنے کے علاوہ دیگرا فعال جمار کہ ہیں۔ گریہ بات اشکال پیدا کرتی ہے کہونکہ آب انصاری خاتون کا قصہ جان چکے ہیں کہ شاہ ایرادہ ہم غریب ول کے مخواصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اسے بال جوڑنے کا تھم دیا ہے۔ بیال جوڑنے کا تھم دیا ہے۔ بیان شدہ تمص کی دونوں صورتوں کو کروہ کہنا بھی جمیب ہے حالانگہ اس کے بارے میں لعنت وارد ہوئی ہے نیز علاء کرام جمہم اللہ تعالیٰ نے مطلقہ تمص کے علاوہ باتی صورتوں کی حرمت کا تول کیا ہے یا شوہر کی اجازت کے بینی اس فرق کرام جمہم اللہ تعالیٰ نے مطلقہ تمص کے علاوہ باتی صورتوں کی حرمت کا تول کیا ہے یا شوہر کی اجازت کے بغیر ایس کرناان کے نزدیک انداز کی سیر اس کے جواب کی طرف اشارہ کیا باتی رہ جاتا ہے؟ اور حضرات علاء کرام رحم ہم اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کے مقام پراس کے جواب کی طرف اشارہ کیا باتی رہ جاتا ہے؟ اور حضرات علاء کرام رحم ہم اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کے مقام پراس کے جواب کی طرف اشارہ کیا جو رائز دائر عن بھر نے بات کرام دین بھر کیا ہوئی تو ان سے دواب کی طرف اشارہ کیا

(1651) وَعَنِ اللهِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَن اللهُ عَنْهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْهُسْتُوشِمَاتِ قَالَهُسْتُوشِمَاتِ وَالْهُسْتُوشِمَاتِ وَالْهُسْتُوشِمَاتِ وَالْهُسْتُوشِمَاتِ وَالْهُسْتُوشِمَاتِ وَالْهُتَفَيِّرَاتِ وَالْهُتَفَيِّرَاتِ وَالْهُتَفَيِّرَاتِ لِلْحُسْنِ الْهُغَيِّرَاتِ وَالْهُتَفَيِّرَاتِ لِلْحُسْنِ الْهُغَيِّرَاتِ عَلْقَ اللهِ فَقَالَتِ لَهُ الْمُرَاثُةُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا عَلْقَ اللهِ فَقَالَتُ لَهُ الْمُرَاثَةُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا

حضرت ابن مسعود کھی سے روایت ہے فرہ یا کہ اللہ تعالی نے گودنے والی گدوانے والی اور پیکوں کے باللہ تعالی نے والی اور پیکوں کے بال اکھیٹرنے والی اور زینت کے لیے دانتوں کو باریک کرنے والی عورتوں پر لعنت فرہ کی ہے۔ ایک عورت نے

ال بارے میں ان سے گفتگو کی توانہوں نے فرمایا کہ بیں
ال کولعت کیوں نہ کروجس پررسول اللہ ﷺ نے لعت
فرمائی ہے اور بیاللہ کی کتاب میں موجود ہے۔اللہ تعالی
فرما تا ہے جو بیر (رسول اللہ ﷺ) تم کودیں اس کو لے لواور
جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔ (منن
علی) المه تفلجة: وہ عورت جودانتوں میں تھوڑ اسا فاصلہ
بنانے کے لیے دائتوں کو باریک کروائے تا کہ
خوبصورت کے اس کو وشر کہتے ہیں۔ المنامصة: وہ
عورت جو ابردؤں کے بال اکھیڑ سے اور انہیں باریک
کریں تا کہ خوبصورت نظر آئے۔المت نبطة: جوایا
کریں تا کہ خوبصورت نظر آئے۔المت نبطة: جوایا

تخريج حدايث: صيح بخارى تفسير سورة الحفر، جلد 4. صفحه 185، رقم 4604 صيح مسلم، بأب تحريم فعل الواصلة والمستوطنة والواشعه والمستوشعة، جلد 6. ص 166، رقم 569 الإداب للريبةي، بأب مالا يحوز للمرأة أن تنزين به جلد 1. ص 334، رقم 556 الاداب للريبةي، بأب مالا يحوز للمرأة أن تنزين به جلد 1. ص 364، رقم 556 سنن الدارجي، بأب في الواصلة والمستوصلة، جلد 2، ص 363، رقم 4171 سنن الدارجي، بأب في الواصلة والمستوصلة، جلد 2، ص 363، رقم 2647 سنن الدارجي، بأب في الواصلة والمستوصلة، جلد 2، ص 363، رقم 2647

شرح حدیث: حکیم الاً مُت مفرت مفق احمد یارخان علیه رحمة الحنان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں: بدلفظ بنا ہے نماص سے، نماص بال اکھیڑنے کہ آلہ کو کہتے ہیں جسے پنجاب میں موچنا کہا جاتا ہے یہاں چہرے کا

رونگٹااکھیٹر تامراد ہے بیجرام ہے در ندا گر عورت کے ڈاڑھی یا موجھیں نکل آویں توانبیں ضرور اکھیڑ دے۔(مرقات)

متفلجات بناہے فلج ہے، فلج اس کھڑکی یا کشاوگی کو کہتے ہیں جودودانتوں کے درمیان ہوتی ہے، بعض عورتیں مشین کے ذریعہ اپنے دانت پہلے کرواکر درمیان ہیں جھریاں کرالیتی ہیں اسے اپنے لیے حسن وخوبصورت تصور کرتی ہیں یہ حرام ہے، اس سے دانت بھی خراب ہوجاتے ہیں پھر شمنڈا پائی گرم چائے یا دودھ نہیں پی سکتیں دانتوں میں لگتا ہے۔ للحسن کاتعبق یا توصرف متفلجات سے ہے یاوالشہات اور متنبہ صات اور متفلجات تینوں سے بینی جوجوز تی میشن کی وجہ ہے کریں انہیں معانی ہے۔

خیال رہے کہ تبدیلی خلق اللہ دوطرح کی ہے: ایک شرعًا جائز دوسری حرام ۔ چنا تیجہ ختنہ کرنا ، ناخن کٹوانا ، موتیصی تر شوانا ، حجامت کرانا ان میں بھی تبدیلی خلق اللہ تو ہے مگر اس کا تقلم ہے اور سینہ کورہ چیزیں دانت پہلے کرانا وغیرہ تبدیلی خلق اللہ ہے مگر حرام ، یہال حرام تبدیلی مراد ہے بعنی چونکہ اس حرکت میں حرام تبدیلی ہے لہذا ریمنوع ہے۔ (اور اللہ عا) یعنی کسی مسلمان پر بعنت جائز نہیں توتم نے ان مسلمان عورتوں پر بعنت کیوں کی تم نے صی بی رسول ہوکرائی جرات س بنایر کی۔

یعن اس کے متعلق حدیث حدیث تو ہوگئی جو میں نے نہنی ہوآپ نے سی ہوگہ آپ حضور صلی امتدعلیہ وسم کے پاس بہت زیاوہ حاضر رہنے ستھے مگر قرآن کریم تو مقرر وقعین ہے میں اسے دن رات پڑھتی ہوں میں نے کسی آ یہ میں ان عورتوں اور ان پرلعنت کا ذکر نہ دیکھا میں اس میں آپ کوسی کیسے مان لوں ۔ لوھین سے مراد قرآن مجید کی جلد کے دو گتے ہیں جن کے بیچ میں قرآن مجید ہوتا ہے مراد ہے ساراقرآن مجید۔

مطلب بیہ ہے کدا گرتم قرآن مجیدغور سے پڑھتیں سمجھ بوجھ کرتوتم کواس میں بیلعنت مل جاتی اورتم میری تقیدیق میتنس

اس حدیث کو احمد، ترندی این ماجه البوداؤد، نسائی نے بھی روایت کیا۔ (مرقات) اس فرون عالی سے معدم ہو، کہ اس حدیث کو احمد، ترندی این ماجه البوداؤد، نسائی نے بھی روایت کیا۔ (مرقات) اس فروشی الله علیہ وسلم ہوئے ہوئے خدیث کے احکام کوفر آن کی طرف نسبت کر سکتے ہیں کہ کہا ہے قرآن غاموش قرآن ہے حضور سلم الله علیہ وسلم ہوئے قرآن ہیں البذا کہد سکتے ہیں کہ نماز کی تعداد ومقدار زکوۃ کی مقداریں وغیرہ سب بچھ قرآن میں ہے کیونکہ بید حضور نے برائ اُل المناجے ، جا مس مہم کا )

154- بَابُ النَّهِي عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ مِنَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ مِن اللَّهِ مِن اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ الْمُنْ الللْمُنْ اللَّهُ مُنْ الْمُنْ ال

(1652) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ آبِيْهِ عَنْ آبِيْهِ عَنْ آبِيْهِ عَنْ آبِيْهِ عَنْ آبِيْهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ جَرِّهُ وَشِي اللّهُ عَلَيْهِ جَرِّهُ رَضِي اللّهُ عَلَيْهِ جَرِّهُ وَشَيْعٍ مَلَى اللّهُ عَلَيْهِ جَرِّهُ وَسُمْ، قَالَ: ﴿لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ ، فَاِلَّهُ نُوْدُ وَسُمْ، قَالَ: ﴿لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ ، فَاِلَّهُ نُوْدُ

مرد کامراورداڑھی کے سفید بال اکھیٹرنا اور بےریش کا داڑھی کے بالوں کو شروع ہی ہے اکھیٹرناممنوع ہے حضرت عمروین شعیب از ولدخوداز جدخود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نرمایا: سفید ہیں نہ ذوجو کیونکہ یہ قیامت کے روزمسلمان کا نور ہوں گے۔ یہ تخريج حلايث: سأن ابوداؤد بأب في تتف الشيب جلد 4، ص136 رقم 4204 مستده امر احد بن حنبل مسند عبدالله بن عرورض الله عنه جلد 2، ص179 رقم 6672 الاداب للبيهة ق. بأب كراهية تتف الشيب جند 1، ص 327 رقم 544 اتحاف الخيرة المهرة لنبوصيرى، بأب مأجاء في كراهية تتف إلشيب جلد 4، ص 553 رقم 4138 مصنف عبدالرزاق بأب صباع و نتف الشعر ، جلد 11، صفحه 55 إرقم 20186 م

مشرح حدیث جلیم الاً مَّت حضرت مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحکان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی جب سریا ڈاڑھی میں چیئے بال شروع ہوجاوی تو آبیں مت اکھیڑ دان چیئے بالوں سے نفس کمزور ہوتا ہے وہ ہجھتا

ہے کہ اب میں بوڑھا ہو چلا ہوں آخرت کی تیاری کروں یہ بال اکھیڑ دیئے ہے وہ اپنے کو جوان ہی ہجھے گا، یہ فرق ہے خضاب اور سفید بال اکھیڑ نے سے منع فرمایا، سفید بال خواہ سفید ہی رہیں یا سرخ

کردیئے جاویں قبریا دولاتے ہیں کہ تیاری کروچلے کا دفت قریب آگیا سویرا ہوگیا اب جاگ جا کہ شعر

اٹھ جاگ مسافر بھور ہوئی اب رات کہال جوسووت ہے جو جاگت ہے سوپاوت ہے جوسووت ہے وہ کھووت

المحد نیندے اکھیاں کھول ذرااور رہ ہے اپنے دھیان لگا یہ پریت کرن کی ریت نہیں رہ جا گت ہے توسووت ہے امام مالک نے بروایت سعید ابن مسیب نقل فرما یا کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بال سفید ہوئے آپ نے پوچھ یارب یہ کیافر مایا یہ دقار اور نور اور زیادہ کر ۔ وہ جوجا کم وابن سعد نے حضرت کے ساتہ صدیقہ سے دوایت کی کدرب تعالٰی نے حضور کو چٹے بال سے بگاڑا نہیں (حاشیہ بیضاوی) وہاں معنی یہ ہیں کہ حضور کے کہ بال سفید ہوئے تو اس سے حضور کا جسن اور بھی زیادہ ہوگیا کہ کھی نہ آئی ۔ علماء فرماتے ہیں کہ سفید بال اکھیڑنا زینت کے لیے بوتومنع ہے۔ (مرقامت) (مزا ڈالمنانج ، ۱۵ میں ۱۹ میں ۱۹ میں ۱۹ میں کہ سفید بال اکھیڑنا زینت کے لیے بوتومنع ہے۔ (مرقامت) (مزا ڈالمنانج ، ۱۵ میں ۱۹ میں اور ۱۹ میں ۱۹ میں ۱۹ میں ۱۹ میں ۱۹ میں ۱۹ میں اور ۱۹ میں اور ۱۹ میں ۱

تخريج حديث صبح مسلم بهانقض الإحكام الباطلة ورد محدث الامور جلدة ص132 رقم 4590 مسند، مأم حد من محد المنطقة ورد محدث الامور جلدة من 132 مسند، مأم حد من عند من عند السيدة عائشه رضى الله عنها جلد 6 من 146 رقم 25171 جامع الاصول لابن اثير الكنب الثانى في الاعتصام بألكتاب والسدة ، جلد 1 من 289 رقم 75 الفتح الكبير للسيوطى حرف الهيم جلد 3 منعمه 204 رقم 12052 سس مدار قطنى بأب في الهرأة تفتل اذا ارتدت جلد 4 من 227 رقم 81

شرح حديث: حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بن:

بغیرعذرشرمگاه کوچھونااوردائیں ہاتھے۔۔۔استنجاء کرنے کی ممانعت

حضرت ابوتاوہ کے اسے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیشاب کر ہے تو ایک شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑ ہے اور دائیں ہاتھ سے استجاء نہ کر ہے اور برتن میں سانس بھی نہ لے۔

155 - بَابُ كُرَاهَةِ الْإِسْتِنَجَاءُ بِالْيَهِيْنِ وَمَثِلَ اللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الْإِسْتِنَجَاءُ بِالْيَهِيْنِ وَمَنْ عَنْدُ عَلَيْهِ وَمَثِلُ اللّهُ عَنْهُ عَنِ اللّهُ عَنْهُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَاللّهُ عَنْهُ عَنِ اللّهُ عَنْهُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَاللّهُ عَنْهُ عَنِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَاللّهُ عَنْهُ عَنْهُ وَسَلّمَ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَنْهُ وَاللّهُ وَالّهُ وَاللّهُ وَالْحَالِمُ وَاللّهُ وَال

النّبِيّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا بَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا بَالَ احَدُ كُرُهُ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِ احَدُ كُرُهُ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَتَنَفَّ شَقْ الْإِنَاءِ . مُتَّفَقَى عَلَيْهِ .

(شنق عليه)

تخريج حدايث إصبح بخارى بأب لا يسك فكولا بيبيده اذابال جلد 1.0 169، رقم 153 محيح ابن خزيمه باب الدبي عن الاستطابة باليمين، جلد 1. ص 43، رقم 155. رقم 156 سنن النمائ بالبيدين والاستنجاء باليمان جلد 1. ص 113، رقم 310 سنن النسائي باب النبي عن الاستطابة بالروثا، جلد 1 رصفحه 38، رقم 40

شرح حديث: حكيم الأمَّت مضرتِ مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كِتحت لكهة إلى:

آپ کا نام بھارٹ ابن ربعی یا ابن نعمان ہے،انصاری ظفری ہیں، بیعت عقبہ اورتمام غزوات ہیں شامل ہوئے ،بدریا حد بنی آپ کی آئیونکل بڑی تھی،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ڈکا کرا پنالعاب شریف لگادیا تو دوسرک ہوئے ،بدریا حد بنی آپ کی آئیونکل بڑی تھی ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ڈکا کرا پنالعاب شریف لگادیا تو دوسرک آئیوں سے زیادہ روشن ہوگئی ،ابوسعید خدری کے اخیائی بینی مال شریکے بھائی ہیں،سترسال عمریائی سمی میں مدینہ منورہ میں ...

ے پیاں۔ بلکہ برتن منہ سے علیحدہ کر کے سانس لے تا کہ تھوک یارینٹ پانی میں نہ پڑے ، نیز سانس میں اندر کی گرمی اور زہر یلا بلکہ برتن منہ سے علیحدہ کر کے سانس لے تا کہ تھوک یارینٹ پانی میں نہ پڑے ، نیز سانس میں اندر کی گرمی اور زہر یلا مادہ ہوتا ہے جو پانی میں ال کر بیماری پیدا کرتا ہے۔ اس ہے معلوم ہوا کہ چائے دغیرہ گرم چیز میں پھوٹیس مارنامنع ہے۔ کیونکہ داہنا ہاتھ کھانے پینے اور تنبیج وہلیل شار کرنے کے لیے ہے، لہذا اسے گندے کام میں استعال نہ کرے مصوفیاء فرماتے ہیں کہ ای طرح زبان وآ کھے وکان کو گنا ہوں میں استعال نہ کرے کہ یہ چیزیں اللہ کا ذکر کرنے قرآن دیکھنے و سننے کے لیے ہیں۔ (مِزَا اُالمنانِج، بِیَاس ۱۳۸۸)

(1655) عَنْ آنِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لاَ كَمْشِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لاَ كَمْشِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لاَ كَمْشُ اللهُ عَلَيْهِ وَاحِدَةٍ، لِيَنْعَلُهُمَا جَمِيْعًا، أَوْ لِيَخْفِهِمَا لِيَخْلَعُهُمَا جَمِيْعًا". وَفَيْ دِوَايَة: "أَوْ لِيُخْفِهِمَا لِيَخْفِهِمَا يَعْفِهُمَا جَمِيْعًا". وَفِي دِوَايَة: "أَوْ لِيُخْفِهِمَا جَمِيْعًا". وَفِي دِوَايَة: "أَوْ لِيُخْفِهِمَا جَمِيْعًا". مُتَّقَقَى عَلَيْهِ.

چلنا مکروہ ہے اور بلا عذر کھٹر ہے ہولر جوتا اور موزہ پہننا مکروہ ہے حضرت ابوہریرہ فی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ فی نے فرمایا: تم میں ہے کوئی ایک جوتے میں نہ چلئ دونوں کو ہے یا دونوں کو اتار دے۔ اورایک روایت میں ہے کہ یا دونوں پاؤں نگے کردے۔ (مثن

تخريج حاريف؛ صيح بخارى باب لايمشى في نعل واحدة جلد 5, ص 220 رقم 5518 صيح مسلم، باب اذا انتعل فليبدا باليبين واذا خدع فليبداء بالشيال جلد 6, ص 153 رقم 5616 سان ابوداؤد باب في الانتعال جلد 4, ص 117 رقم 4138 صيح ابن حيان كتاب اللياس وآدابه، جلد 12, ص 274 رقم 5460 جامع الاصول لابن اثير، النوع الناس في النعال والانتعال، جلد 10، ص 648. قر 8272

مشرح جدیث بینیم الاُمَّت معرت مقی احمہ یارخان علید رحمۃ الحتان اس حدیث کے تحت کھتے ہیں:

ریممانعت کراہت تنزیکی کے ہاں تھم میں کرتھ بیکن وخیرہ کا پہننا ہے کہ کرتے اچکن کی ایک آسٹین پہن لینا دوسری لیں، کاتی رکھناممنوع ہے۔ بہاں مرقاۃ میں اس تھم کی بہت کی تحسیس بیان فرما بیں: ایک ہیہ ہے کہ پہطریقہ شیطان کا ہے کہ وہ ایک جوتہ پہن کرچاتا ہے، نیز اس طرح چانا کچھوٹ اربھی ہوتا ہے خصوصًا جب کہ جوتی بچھاو نجی ہواور جگہ نہ ہموارہ ہو، نیز یہ طریقہ شرفاء کا بہیں اور میہ مقالی کی علامت ہے۔ مصرت عائشہ صدیقہ کی دوایت میں جوآتا ہے کہ حضور صی الشعلیہ وسلم کو میں طریقہ شرفاء کا بہیں اور میہ مقالی کی علامت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی دوایت میں جوآتا ہے کہ حضور صی الشعلیہ وسلم کو میں نے ایک جوتا شریف میں چلتے و کی صاوہ یا تو اس تھم سے منسوخ ہے یا وہ ممل شریف گھر کے اندر کا ہے، ور میہ تھم شریف یو بی ہوا کہ ایک میں دور اور میں تھم شریف سے ہوتا تا اس کی اور می تھیں اس تھا ہو گئی شریف گھر کے اندر کا ہے، ور میں تعرب میں تعرب تا میں تو ان اور میں میں تو ان کے لیے یا وہ اتفاقا نا ورتھا، میرم انعت آبیشگی اور عادت و ال لینے سے ہولہ اور یہ میں تعرب تعرب تعرب اس کی پوری تحقیق کتب فقہ میں ملاحظہ فرما میں۔ (مزاۃ مناجی میں تو ان کے ہیں اس کی میں میں تعرب کی ہوری تحقیق کتب فقہ میں ملاحظہ فرما میں۔ (مزاۃ مناجی میں تو ان کے ہیں تا میں اس کی ہوری تحقیق کتب فقہ میں ملاحظہ فرما میں۔ (مزاۃ مناجی میں تعرب کا میں کہ کا میں تو تا میں تو ان کے ایک کی اور کے بیان استحاب کی کوری تحقیق کتب فقہ میں ملاحظہ فرما میں۔ (مزاۃ مناجی میں تعرب کی ہوری تحقیق کتب فقہ میں ملاحظہ فرما میں۔ (مزاۃ مناجی میں تعرب کی ہوری تحقیق کتب میں میں میں تعرب کو میں تعرب کی میں میں تعرب کی میں تعرب کی تعرب کی میں تعرب کی میں تعرب کی میں تعرب کی تعرب کوری تحقیق کتب میں میں تعرب کی تعرب کی تعرب کیں میں تعرب کی تعرب کیں کی تعرب کی تعرب کی تو ان کی تعرب کی تعرب کیا تعرب کی تعرب کی کی تعرب کی تعرب

انہی ہے دوایت ہے کہ میں نے رسول اللہ 🌡 کو

(1656) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ

قرماتے ہوئے سناہے کہ جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمیڈوٹ جائے تو وہ دوسرے میں نہ چلے تی کہ اس کو درست کرے۔(مسلم)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعُلِ احْدِكُمْ، فلا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا ". رَوَالُامُسُلِمْ.

تخريج حلايث: صيح مسلم، بأب اذا انتعل فليبداء باليبدن واذا خلع فليبداء بالشهال، جلد 6، ص 153. رقم 56 الأوسط للطبران من اسمه على جدد 5618 الإداب الهفرد بأب صرب الرجل يده على تحذيه على التعجب، ص 331. رقم 956 المعجم الاوسط للطبران من اسمه على جدد 4، صفحه 216 رقم 4139 سأن الوداؤد بأب في الانتعال جلد 4، صفحه 117 رقم 4139 سأن النسائي بأب كراهية المنتي في نعل واحد جلد 5. ص 505 رقم 9796

و مدہ بعد بین میں میں میں میں اللہ تاہد کے میں اور میں اور میں اور میں اور میں اور میں کے تحت کھتے ہیں:

یا وہاں ہی جیڑے کر درست کرلے یا گھرتک دونوں پاؤں سے نظے جاوے اور وہاں درست کرکے پھر پہنے۔ مقصد سے

ہے کہ ضرورت پڑجانے پر بھی آیک جو تا پہن کرنہ چلو چہ جا ئیکہ بلاضرورت اس کی عادت ڈال لیما بہتو بہت ہی براہے۔

عربی میں خف چراے کے موزے کو کہتے ہیں جس پر سے اور جوراب سوتی اونی رہشی موزے کو کہا جا تا ہے جو

تا بل مسح نہیں ۔ اہل عرب بھی چراے کے موزے کو جوتے کی طرح استعال کرتے ہیں ،صرف ایک موز و پہنونا کہ دومرا

پاؤں کھلار ہے ممنوع ہے خواہ موزہ چرئے کا ہو یا ہوتی اولی۔ (بزا ڈالنائی جاس ۱۵۰۷)

( 7 6 6 7) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللّهُ عَنْهُ: أَنَّ حَضرت جابر الله سے روایت ہے کہ رسول رَسُولَ اللّهِ صَلّی الله عَدِیهِ وَسَلّمَد مَلْی آن یَنْتَعِلَ الله ﷺ نے آدی کو کھڑا ہو کر جوتا پہنے ہے منع الرّجُلُ قَائِمًا۔ رَوَا گُابُو دَاؤ دَیاِ اَسْدَادِ حَسَنِ ۔ فرمایا۔ اے امام ابوداؤد نے اساد حسن کے ساتھ الرّجُلُ قَائِمًا۔ رَوَا گُابُو دَاؤ دَیاِ اَسْدَادِ حَسَنِ ۔ دوایت کیا ہے۔

تخريج حليت : سأن ابوداؤد بأب في الانتعال جلد 4، ص11، رقم 4137 الاداب للبيهة ، بأب في الانتعال، جدد 1. ص 308 رقم 517 سأن ابن مأجه بأب الانتعال قائما، جلد 2، صفحه 1195 ، رقم 3618 مسئد أبي يعلى مسئد انس بن مألت جدد 3. مفحه 212 رقم 3307 مرشكاة المصابيح بأب النعال الفصل الاول، جلد 2، ص501 رقم 4414

مشرح حدیث : علیم الأمنت حضرت مفتی احمہ بیارخان علیہ دحمۃ الحنان اس عدیث کے تحت لکھتے ہیں:
میمانعت ان جوتوں میں ہے جن کے پہننے میں ہاتھ لگانا پڑتا ہے جیسے آج کل فل بوٹ تسمے والے یا چمڑے کے موزے کہ انبیں کھڑے کھڑے جو بہآسانی بغیر موزے کہ انبیں کھڑے کھڑے بہتے انکے تسمے باندھنے میں گرجانے کا اندیشہ ہے۔ عام معمولی جو تے جو بہآسانی بغیر ہوتے کہ اندیشہ ہے۔ عام معمولی جو تے جو بہآسانی بغیر ہاتھ دلگا کے بہن سے جاتے ہیں وہ کھڑے کھڑے بہننا بالکل جائز ہے جیسے دلی اور گرگانی جوتے۔
ہاتھ دلگا کے بہن سے جاتے ہیں وہ کھڑے کھڑے بہننا بالکل جائز ہے جیسے دلی اور گرگانی جوتے۔
(سرقات داشعۃ اللمعات) (مرزا ڈالمنائے، جو مرز

سوتے وفت گھر میں آگے جھوڑ ن منع ہے وہ جراغ میں ہو یااس کے

157 بَابُ النَّهِي عَنْ تَرْكِ النَّارِ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحُوِمُ سَوَآءُ علاوه نسي اور چيز ميس

حضرت ابن عمر الله عندروايت برسول المديكة ئے فرمایا: سوتے وفت گھروں میں آگ شہ چھؤڑو۔ (متغل سير)

كَانَتُ فِي سِرَاجِ أَوْغَيْرِهِ

(1658) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "لَا تَتْرُكُوا النَّارَ

إِنْ يُهُونِكُمْ حِيْنَ تَعَامُونَ". مُتَّفَقَّى عَلَيْهِ.

تخريج حدايث: صيح بمارى بأب لاقترك العارق الهيت عدد النوم. جلد 5. ص 231 رقم 5935 مصيح مسدم بأب الامر تهغطية الانأم وايكا السلام و اغلاق الإيواب، جلى 6,ص107. رقم 5376سان ابوداؤد بأب في اطفاء الدار بأليل، جند 4 صفحه 533 رقم 5248 سان الترمذي. بأب مأجاء في تخبير الإتآء و اطفاء السراج والنار عدن المينام. جلن 2. ص 264، رقم 1813 مستد أني يعي مسلى عبدالله بن مسعود رجل 9. صفحه 369، رقم 5486-

شرح حديث: حبيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث تحيّخت لكصة بين: جاتا ہوا چراغ کل کردو، چولہے میں آگ ہوتو بجھا دو بھی آگ جلتی حیوز کرندسود نہیں جا و ،اس میں صد ہا حکمتیں ہیں۔آگ خطرناک چیز ہے ذراس نے احتیاطی میں گھراور سامان جلا ڈالتی ہے، بے خبرسوتے ہوئے جل جاتے ہیں۔خدا کی پناہ! یہاں آگ سے مرادوہ ہی آگ ہے جس ہے آگ لگ جانے کا اندیشہ و بکلی کی آگ میں بیاندیشہیں۔

(يزا ۋالمناجي،ج٢ ص٧١)

حضرت ابومولی اشعری عظی سے روایت ہے کہ مدیندمنوره میں ایک گھرا پنے اہل سمیت رات کے وقت جل كميا۔ جب ان كے بارے ميں رسول الله ﷺ سے بیان کیا تمیا: تو آپ فرما یا یقینا بیآگ تمهاری دشمن ہے۔ جب سونے لگوتواں کو بچھادیا کرو۔ (شنق ملیہ)

(1659) وَعَنُ آئِيُ مُوْسَى الْكَشَّعَرِ فِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتُ بِالْهَرِيْنَةِ عَلَى آهُلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّيثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأَنِهِمُ، قَالَ: "إِنَّ مَٰنِةِ النَّارَ عَنُوُّ لَّكُمُ، فَإِذَا يُمُتُمُ ، فَأَطْفِئُوْهَا مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ .

شرح حديث: حليم الأمّت حضرت مفتى احمد ما رخان عليدر حمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بين: اس طرح كه هرمع تهروالوں كے جل كيا يا تھرجل كران لوگوں پر گر گيا يغرضيكه تھروانے بھی ہدك ہو كئے خواہ جل كر

کیونکہ آگ ہمارے بدن ہمارے مال کی ہلاکت کا ذریعہ ہے،اگر اعتیاط سے برتی جائے تو مفیر ہے ورنہ ہلاکت۔اے دشمن فرمانا ال معنی ہے ہے لینی ہےا حتیاطی ہے برتی جائے تو دشمن ہے لہذا اس حدیث پریہا عتراض نہیں کہ آگ تو بڑی مفید چیز ہے۔حدمیں رہ کر ہر چیز مفید ہے خدے بڑھ کرمعنر۔ہم بھی حدمیں رہیں تو ایکھے ور نہ حدے بڑھ جالمين توخوداييخ وشمن ہيں۔اللہ تعالیٰ حدمیں رکھے۔

ية كم بطور مشوره بلهذ ااستحبالي ب\_ (يزان المناجي، ٢٠٥٥ س١٣٨)

(1660) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "غَطُّوا الْإِنَامَ وَأَوْ كِثُوا السِّقَامَ وَأَغْلِقُوا الْأَبُواتِ. وَٱطْفِئُوا السِّرَاجَ فِإِنَّ الشَّيْظِنَ لَا يَعُلَّى سِقَامٌ وَلَا ا يَفْتَحُ بَانًا. وَلَا يَكُشِفُ إِنَّاءً. فإِنَّ لَمْ يَجِنُ آحَلُ كُمْ إِلاَّ أَنْ يَعُرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُوْدًا، وَيَذُكُّو اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلِ، فَإِنَّ الْفُويُسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ". رَوَالُا مُسُلِمٌ أَلُفُويَسِطَةً": الْفَارَاثُةُ "وَتُصْرِمُ": تَعُرِقُ.

حفرت جابر کھا سے روایت ہے کہ رسول الله 🏝 نے فرمایا: برتنول کو ڈھانپ کر رکھواور مشک کا سقه منه كرك سويا كرد دروازه بندكيا كرواور ديا بجما وي كرو كيونكه شيطان اليسے سقه كونبيس كھول اور نه بند دروازے کو کھولتا ہے اور نہ ہی برتن کو کھوٹا ہے۔ اگرتم میں سے کوئی لکڑی کے علدوہ کوئی چیز ندیائے جس کواس برتن پرر کے اور صرف اللہ کا نام لے۔ تواے ایب کرنا چاہیے کیونکہ ایک چوہا بھی تھر کو تھر والوں سمیت جلا ویتا --- (مسلم)الفويسقة: چوبا وتضره: جلاويتاب.

تخريج حلايمة: مصيح مسلم، بأب الامر تبغطية الاناروايكارواغلاق الابواب، جلدة. ص105 رقم 5384 السان الكبري للبيهةي، يأب الباء القليل ينجس بالنجاسة تحدث فيه، جلد 1. ص 256. رقم 1257 سان اين ماجه، بأب تغيير الإناء ، جدد 2، صفحه 1129، رقم 3410مسئد أني يعلى، مسئد، جابر بن عبدالله رهى الله عنه جلد 4. صفحه 178. رقم 2258مستخرج أبي عوالة، بينان الاعبار البوجبة تغطية الإناء وايكاء السقاء . جلب 9، ص 90 رقم 6577

مُرْ**حَ حديث:** حَلِيمُ الْأُمَّت حَفرت مِفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كِيحَت لَكِيعة بين:

یہال بھی برتنوں سے مرادوہ برتن ہیں جن میں کھانے چینے کی چیزیں ہوں، بیں، مشکیزے سے مرادوہ مشکیزے ہیں جن میں پانی یا نبیذ وغیرہ ہوں اور یہاں بھی چراغ سے مراد کھلا چراغ ہے جس کی بٹی چوہا تھینج سکے ،موجودہ بحل کی روشی ال علم سے فارن ہے جیسا کہ پہلے وض کیا گیا۔

بدامند تعالی کی مهر بی ہے کداس نے ان شیاطین کو بدقدرت نہیں دی کدان چیزوں کو کھول سکیں جیسے شیطان اس کھانے کوئیں کھ سکتا جوبسم اللہ پڑھ کر کھا یا جائے لہذا حدیث شریف بالکل ظاہر معنی پر ہے اس میں کسی تاویل وتو جیہ ک

یعنی اگر برتن ڈھکنے کے لیے کوئی ڈھکنا نہ ملے تو اس پرالشدکا نام لے کرلکڑی کھڑی کردووہ برتن اس لکڑی اور الند کے ذكركى وجدسان بلاؤل مصمحفوظ رب كايد

اس سے معلوم ہوا کہ بیتکم بطور مشورہ ہے لہذامتخب ہے واجب نہیں ،اس میں بہت ہی منافع اور فوا کہ ہیں۔ (يرًا ةَ الْمَنَاتِجِ، جَ ٢ ص ١٣١١)

158 - بَاكُ النَّهُ عِنِ التَّكَلُّفِ وَهُوَ فِعُلُ بِتَكَلف كُولَى كَامِ يَابِات كُرِيَّا جَسَ مِيْ مَشْقَت وَهُو فِعُلُ بِتَكَلف كُولَى كَامِ يَابِات كُرِيَّا جَسَ مِيْ مَشْقَت وَقَوْلُ مَّالًا مَصْلِحَة فِينَاءِ بِمَشَقَّةٍ يَعْتَشَقَّةٍ كُونُ مَالًا مَصْلِحَة فِينَاءِ بِمَشَقَّةٍ يَعْتَشَقَّةٍ كَامِوا كُولَى مُصَلَحَت نَهِ مُونِع هِ عَلَيْ اللّهِ مَصْلِحَة فِينَاءِ بِمَشَقَّةٍ عَلَيْ اللّهِ مَصْلِحَة فِينَاءِ بِمَتَشَقَّةٍ عَلَيْ اللّهُ مَصْلِحَة فِينَاءِ بِمَتَّقَةً فِي اللّهُ مَا لَا مَصْلِحَة فِينَاءِ بِمَتَّقَةً فِي اللّهُ عَلَيْ اللّهُ مَا لَا مَصْلِحَة فِينَاءِ بِمُتَقَالِقٍ مَنْ اللّهُ مَا لَا مَصْلِحَة فَيْنَاءِ مِنْ مِنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَنْ اللّهُ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُلّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ

الثد تعالى في ارشاد فرمايا :تم فرماؤيس اس قرآن پر

حضرت ابن عمر الله سے روایت ہے کہ میں تکلف

تم من مجموا جربیس ما تکتااور میں بنادے والوں میں تیں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (قُلَّ مَا آسُأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ آخِرِ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ) (ص: 86).

(1681) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنَّهُ قَالَ: عُهِيْنَا عَنِ التَّكُلُّفِ. رَوَاتُ الْبُغَارِيُ.

سےروکا کیاہے۔(بناری)

تخريج حدايده: صبح بخارى بأب مايكردمن كثرة السؤال و تكلف مالايعديه جلد6. ص256. رقم 6863 تحفة الاغراف للمزى احاديث السين مألك عن عمر. جل 8 معمه 14, رقم 10413 جامع الإصول لابن الير، الكتاب الرابع في السوال جلد 5.

شرح مدیث: تکلّف اور بناوٹ سے تفتگوکرنا

تكلّف كي ساته فصاحت وبلاغت سے بمر بوراور بناو في كلام كرنا۔الله كرسول،رسول مقبول عَرَّ وَعَلَ وصلّى الله تعالى عليه وآله وسنم في ارشادفر مايا:

انادَا تُقِيَاءُ أُمِّينَ بَرَاءٌ مِّنَ التَّكُّفِ

ترجمہ: میں اور میری امت کے پر بیز گارلوگ تکلف سے بری بیں۔

حضرت سيِّدُ مُنا فاطمه رضى الله تعالى عنها فرماتي بين مصنور فبي رحمت جفيع أمت ، قاسم نعمت صلَّى الله تعالى عليه وآله وسلم نے ارشادفر مایا: میری است کے برے لوگ وہ ہیں جوطرح طرح کی نعمتوں سے پروان چڑھتے ہیں بختلف قسم کے کھانے کھاتے ہیں، طرح طرح کے لباس پہنتے ہیں اور ( تکلف کے ساتھ) گفتگو کرتے ہیں۔

(الكافل في ضعفا والرجال لا بن عدى والرقم ٢٢ ١٣ ما وعبد الحميد بن جعفر بن الحكم الانصاري و عرص ١٠)

عَبُنِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا مَيُهَا التَّاسُ، مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَّمُ يَعْلَمُ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِهَا لَا يَعُلَمُ: اللَّهُ اَعُلَمُ لَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ مَا آسُأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ آجُرِ وَمَا اَكَامِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ) ـ رَوَالْالْبُغَارِيُ

(1662) وَعَنْ مَسْرُونِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلى فَصْرت مروق ﴿ الله الله الله الله الله الله علات ابن مسعود ﷺ کے پاس کئے تو انہوں نے فر مایا: اے لوگوا جو کسی چیز کے بارے نہ جانتا ہوتو وہ کہددے کداللہ بى زياده علم والاسئ كيونك بيد چيز بھي علم سے سے كه آ دمى جونہ جاتنا ہواس کے بارے میں اللہ اعلم کہدو ہے۔اللہ تعالی نے ایے رسول اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ علی کوئی صلہ نہیں مانگنا أور نہ میں تکلف کرنے والول ہے يول\_(بخاري)

تخريج حريث: صيح بخاري، باب قوله وما انامن المتكلفين. ،جلد 4. ص 180. رقم 4531 صيح ابن حبان دكر دعاء المصطفى والمشركين بالسنون جلد 14. ص548 رقم 6585 مشكاة المصابيح. كتأب العلم الفصل الاول جند 1. صفحه 58.

رقم 272

مشرح حديث : حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بين:

ا کینی اپنی ہے ملمی جاننا بھی علم ہے، اپنی جہالت سے ناواقف ہونا جہل مرکب ،مفتیان کرام فتو لے کے آخر میں لکھتے ہیں اہلّٰہ وَ رَسُولُطْ اَعْدَمُ وَہ یہان سے اخذ ہے۔

حال نکہ نی صلی اللہ علیہ وسلم اولین وآخرین سب سے بڑے عالم، تمام جہان کے معلم بیں محرانہیں تکم دیا عیاجس چیزی علم اللہ علم آپ کواب تک ندریا علی ہو بتکلف نہ بتا تھیں۔ چینانچہ حضور سے اصحاب کہف کی تعداد پوچھی گئی نہ بتائی کیونکہ اس کاعلم بعد میں عطاء ہوا، حضرت عمر سے سوال ہوا کہ قاکھہ اور ابّ (میوہ اور چارہ) بیں کیا فرق ہے؟ فر ما یا مجھے خبرنہیں، حضرت امام العصاء ہوا، حضرت عمر سے سوال ہوا کہ قاکھہ اور ابّ (میوہ اور چارہ) میں کیا فرق ہے؟ فر ما یا مجھے خبرنہیں۔ مالک نے چھتیں مسائل میں فر ما یا مجھے خبرنہیں جانتا، حضرت امام العصافہ سے پوچھا گیا کہ دھر کیا چیز ہے فر ما یا مجھے خبرنہیں۔ اس ۲۵۲)

میت پرنوحہ کرنے پیٹنے گریبان پھاڑنے بال نو چئے سرمینڈانے اور واقیلا کرنے کی حرمت کا بیان حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ میت کو اپنی قبر میں اس پر نوحہ کرنے پرعذاب ہوتا ہے۔ایک روایت میں ہے جب تک اس پرنوحہ کیا جائے۔(شنق علیہ) (1663) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَنْهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَيْتُ فَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَيْتُ فَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَيْتُ يُعَنَّبُ فِي قَالِم بِمَا لِيْحَ عَلَيْهِ ". وَفِي رِوَايَةٍ: "مَا لِيْحَ عَلَيْهِ". وَفِي رِوَايَةٍ: "مَا لِيْحَ عَلَيْهِ ". وَفِي رِوَايَةٍ: "مَا لِيْحَ عَلَيْهِ ". وَفِي رِوَايَةٍ: "مَا لِيْحَ عَلَيْهِ ". وَفِي رِوَايَةٍ: "مَا لِيْحَ عَلَيْهِ مَا يَنْهُ مَا لَيْهِ مَا لَهُ لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ لَهُ مَا لَهُ مِنْ مَا لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ مِنْ مَا لَهُ مِنْ مِنْ مَا لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ مِنْ مَا لَهُ مِنْ مَا لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ مَا لَهُ مِا لَهُ مَا مَا لَهُ مَا لَهُ م

تخريج حليث: صبح بخارى بأب مايكرة من التياحة على الميت جلى 5. ص 77. رقم 3978 صبح مسلم. بأب الميت يعذب ببكاء اهمه عليه. جدد 3. ص 41. رقم 2182 منان النسال الكيزى النياحة على الميت جلد 1. صفحه 608 رقم الحديث 1980 مسند أبي يعلى مسند عمر بن الخطأب رضى الله عنه جلد 1. ص 144. رقم 156 مسند امام احدد بن حنبل مسند عمر بن الخطأب رضى الله عنه جلد 1. ص 144. رقم 156 مسند امام احدد بن حنبل مسند عمر بن الخطأب رضى الله عنه جلد 1. من 144. وقم 156 مسند المام احدد بن حنبل مسند عمر بن الخطأب رضى الله عنه جلد 1. ص 26. وقم 180

شرح حدیث: ١، م ابل سنت الشاه احمد رضا خان علیدر حمة الرحمن نوحه کرنے پرعذاب کے تعلق فتی وی رضویہ میں

ایک جگرفراتے این : چلا کے دولے سے فردسے وضرور تکایف ہوتی ہے۔ المسنت کی ذہب بی موت سے دو جنیں مرق ، نداس کا علم وسی و بعر دائل ہوتا ہے بلکہ ترقی یا تا ہے ، جنازہ رکھا ہوتا ہے لوگ جو بھر کہ کرتے ہیں مردہ سب سناد یکتا ہے۔ بیسب امورا حادیث کثیرہ سے ثابت این کماریکا ہ فی حیاۃ الموات فی بیان مان الاموات (جیماکہ ہم نے اس مسئلہ کو حیات الموات فی بیان سمان الاموات میں بیان کیا ہے۔ ت) چلا کے دونے سے ذند سے پریشان ہوجاتے ہیں ایڈا پاتے ہیں نہ کہ مردہ جس پر ایمی الیمی سخت تکلیف چلانے کی گزر بھی ہے اس کی پریشانی اس کی ایذا، بیان سے باہر ہے۔ پھر وہ تو دار جن میں گیا اب اس ہرمصیبت رقح دیتی اور ہرحت سرور بخشی ہے بیامراس کے لئے صد گوندایذا کا باعث ہوتا ہے، بچہ ویا جوان اس میں سب یکساں ہیں۔

مديث ميس برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرمات إلى:

لاتؤذوا امواتكم بعويل روانا اپن مندية والديلي - عن امرالهومنين امرسلمة رضى الله تعالى عنها (القرودس مما ثؤرانطاب مديث ۱۸ الادارالكتب العلميه أبيروت ۱۸ ثؤرانطاب مديث ۱۸ الادارالكتب العلميه أبيروت ۱۸ ۹۸)

چلا کررونے سے ایٹ مردول کو ایزاندوو (محدث ابن مندة اوردیلی نے ام المونین سیدہ ام سلمة رضی الله تعالی عنصا سے اس کوروایت کیا ہے۔)

حضرت عبدالله ابن مسعودرض الله تعالى عنه في ايك جناز عيس مجه عورتنل ويكصي فرمايا:

ارجعن مازورات غيرماجورات انكن لتفتن الاحياء وتؤذين الاموات. روالا سعيدبن منصور في سننه. (كزانمال بواله بخطيب من في هذية مديث ٢٠٢٠ مؤسسة الرماله يروت ١٥ / ٢٥٤)

پلٹ جاؤ وبال سے بھری ثواب ہے بُری ہم زندوں کوفتنوں میں ڈالتی اور مُردوں کوایذادیتی ہو (سعید بن منصور نے اس کواپنی میں روایت کیا ہے۔) سے سیال میں میں میں روایت کیا ہے۔)

امام بكرين عبداللدمزني تابعي فرمات بي:

انه مامن میت بهوت الاوروحه فی پد ملك الهوت فهم بیغسلونه و پیکفنونه و هویری مایصناع اهله فلم بیقدر علی ال کلامرلنها هم عن الونة والعویل سروا کا الامام ابرا بود کربن ابی الدنیا س (شرح العدور بحوالداین الی الدنیا با بسم و تا الیت می یغسله الی فعافت کیدی میگوروسوات سیم ۲۰۰۰)

بھے صدیت پہنی کہ جومرتا ہے اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے سل وکفن دیتے ہیں اور وہ ویکھتا ہے جو پچھ اس کے گھروالے کرتے ہیں ان سے بات نہیں کرتا کہ انہیں شوروفر یاد سے منع کرے (اہام ابو بکرین افی الدنیانے اس کوروایت کیا۔)

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ماں باپ پران کی موت کے بعد آ دمی کے اعمال بیش ہوتے ہیں، نیکیوں پرشار ہوتے ہیں اور ان کے منہ اور زیادہ حمیلنے لگتے ہیں فیات قوا الله ولا تؤذوا اموات کم توامتہ سے

فرروابينغ مردول كواسيخ كناجول ستصايذانه دوب

روالا الامام الترمذي الحكيم عن والدعه دالعزيز

(امام عليم ترندي في عبد العزيز كوالدست ال كوروايت كياب.)

(الجامع الصغير بحواله الكليم من والدعم والعزيز حديث ١٩٦١ واركتب العلميه بيروت ا /١٩٩)

رسول ائتد ملى ائتد تعالى عليه وسلم قرمات بين:

ان الهیت لیعذب ببیکاء اهله علیه - رویالا الشیخین عن عمرد عمرد طی الله تعالی عنهها - بیشک مرد ب پرجواس کے گھروالے رویتے بیل اس سے اسے عذاب والم ہوتا ہے (اس کو بخاری مسلم نے عمروعمروضی الله تعالی عنهما سے روایت کیا۔) (جامع التر ذی ابرا با ابنا تزباب اجاء فی کرابیة البیکا وابن کہا دی الا ماری کیا۔) اجامع التر ذی ابرا با با با بازی کرابیة البیکا وابن کہا دی الله علیا وفر ماتے ہیں:

البراد بالعدّاب هوالالم الذي يحصل للبيّت اذ سبعهم يبكون اوبلغه ذلك قانه يحصل له تألم بألك نقعه ملاعلى القارى في البرقادة عن السيد الشالا ميرك البحدّث عن الامام شبس الدين محبد بن محبد بن محبد الجزرى انه قال في تصحيح البصابيح عندى والله اعدم لكن البراد بالعدّاب الخ قلت وقد تخالج صدرى قبل ان اطلع عليه حتى دأيته فيها ولله الحبد، والله سبخنه و تعالى اعلم-

(مرقات المفاتيح شرح مشكوة المصائح كماب البنائز باب البكاعلى الميت مكتبه صيبيه كوك ١٢٢٨)

(حدیث مذکور میں) عذاب سے وہ احساس دکھ مراد ہے جومیت کو حاصل ہوتا ہے جوانیس روتے پیٹے سنتی ہے کیونکہ اس روبیہ سے وہ درد والم محسوس کرتی ہے، چنانچہ ملاعلی قاری نے مرقات شرح مشکو قامیں سید میرک شہ محدث بخاری کے حوالہ سے السے نقل فرما یا اس نے امام شمس العدین محمد بن محمد بن محمد جزری سے نقل کیوانہوں نے تھے جا کھھانیج میں ذکر فرما یا اللہ تعافی سب پچھ بہتر جانتا ہے مگر میر سے نزد یک حدیث مذکور میں عذاب سے در دوکر ب مراد ہے النے میں کہتا ہوں اس پر مطلع ہونے سے پہلے میر سے دل میں بھی بہی بات تھنگی تھی یہاں در دوکر ب مراد ہے النے میں کہتا ہوں اس پر مطلع ہونے سے پہلے میر سے دل میں بھی بہی بات تھنگی تھی یہاں محالت کے میں اسے دیکھ لیا۔اوراللہ تعالی بی کے لئے تمام خو بیاں ، حاس ، حامد ہیں۔اوراللہ تعالی بی کے لئے تمام خو بیاں ، حاس ، حامد ہیں۔اوراللہ تعالی بی کے لئے تمام خو بیاں ، حاس ،

حضرت ابن مسعود ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو رض ریمنے' گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح آواز بعند کرے۔

(1664) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِثَامَنْ ضَرَبَ النُّهُ لُوْدَ، وَشَقَّى الْجُيُوْب، وَدَعَا لَيْسَ مِثَامَنْ ضَرَبَ النُّلُودَ، وَشَقَّى الْجُيُوب، وَدَعَا بِلَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" ـ مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ ـ (عنن مِي)

الخريج حلى منده مديح بقارى بأب ليس منامي طرب القنود جلن 2. صفحه 82 رقم 1297 مديح مسلم. بأب تحريد طرب القنود و شق الجيوب، جلد 1. ص 69، رقم 199 المحجم الأوسط للطيراني من اسمه على جلد 4. صفحه 199، رقم 1967 المنتقى لابن الجارود، كتأب الجدائز، جلد 1. صفحه 136، رقم 166 اسان ابن ماجه، بأب ماجاء في النبي عن طرب الفنود و شق الجيوب، جلد 1 ص 504، رقم 1584، و مناوب، جلد 1 ص

· شرح حديث: عليم الأمّت معزرت مفتى احمد بإرغان عليدرهمة الحنّان ال عديث كي تحت لكي بين:

یعنی میت وغیرہ پر مند پینے، کپڑے بھاڑنے، اب تعالٰی کی شکایت، بے صبری کی بکواس کرنے والا ہماری جماعت یا ہمارے طریقے والول سے بیس ہے ریکام جرام ہے، ان کا کرنے والا سخت مجرم ہے۔ اس سے روانف عبرت پکڑیں جن کے ہمارے طریقے والول سے بیس ہے ریکام جرام ہے، ان کا کرنے والا سخت مجرم ہے۔ اس سے دونف عبرت پکڑیں آئیڈی اِڈَآ ہال سینہ کوئی کرنا اور جرام مرجے پڑھنا عباوت ہے۔ اس حدیث کی تا تدفر آن کریم فرمار ہا ہے: دَبَیْنِ الصّیرِیْنَ الَّذِیْنَ اِڈَآ اِلْدُیْ وَالْدِیْ اِلْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْکُولُولِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْرِ وَالْدِیْ وَالْدُیْنِ وَالْدُیْنِ وَالْدُیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدُیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدُیْ وَالْدِیْ وَالْدُیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدُیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدُیْنِیْ وَالْدِیْنِ وَالْدِیْرُولِ وَالْدِیْ وَالْدِیْ وَالْدُیْنِ وَالْدُیْنِ وَالْدِیْرِیْ وَالْدِیْرِیْ وَالْدُیْرِیْنِ وَالْدِیْنِ وَالْدِیْرُولِیْ وَالْدُیْرِیْنِ وَالْدُیْرِیْنِ وَالْدُیْرِیْرِیْ وَالْدِیْرِیْرِیْنِ وَال

(1665) وَعَنْ آئِ بُرُدَةً، قَالَ: وَجُعَ آبُوْ مُوسَى، فَعُشِي عَلَيْهِ، وَرَاسُهُ فِي جَبِرِ امْرَاتٍ مِّنْ آهُلِهِ، فَاقْبَلَتْ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ فَلَمُ يَسْتَطِعُ آنَ يَرُدَّ عَلَيْهَا فَاقْبَلَتْ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ فَلَمُ يَسْتَطِعُ آنَ يَرُدُ عَلَيْهَا فَاقْبَلَتُ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ فَلَمُ يَسْتَطِعُ آنَ يَرُفَعُ مِنْهُ شَيْعًا، فَلَبًا آفَاقَ قَالَ: آنَا بَرِيْعٌ جَنْ بَرِيْعُ مِنْهُ شَيْعًا، فَلَبًا آفَاقَ قَالَ: آنَا بَرِيْعٌ جَنْ بَرِيْعُ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْعٌ مِنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالْحَالِقَةُ ": الَّبَيْ تَرْفَعُ مَا لَكُ مِنْ الصَّالِقَةُ ": الَّتِي تَرُفَعُ مَا لَكُ مِنْ الصَّالِقَةُ ": الَّتِي تَرُفَعُ وَالنَّلُبِ وَالنَّلُبِ وَالشَّاقَةُ ": الَّتِيْ تَمُنْ لَكُ مِنْ اللهُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَالشَّاقَةُ ": الَّتِيْ تَشُقُّ رَاسَهَا عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَالشَّاقَةُ ": وَالشَّاقَةُ ": الَّتِيْ تَشُقُ لَوْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَالشَّاقَةُ ": الَّتِيْ تَشُقُلُ اللهُ عَلَيْهِ وَالشَّاقَةُ ": الَّتِيْ تَشُقُلُ اللهُ عَلَيْهِ وَالشَّاقَةُ ": الَّتِيْ تَشُقُلُ اللهُ عَلَيْهِ وَالشَّاقِةُ ": الْقَالِيَّةُ أَنْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ

<u>کھاڑ ہے۔</u>

تخريج حديث صيح بخارى بأب مايتهى من الحلق عند المصيبة جلد 1. صفحه 436 رقم 1234 صبح مسلم باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب جلد 1 مفحه 270 رقم 298 مسئد ابوعوالة ببان الاعمال التي بؤى رسول الله تشخ جدد 1 ص 60 رقم عند المحام من كلام خير الانام للمقدسي كتاب الجنائز جلد 1. صفحه 59 رقم 165 سنى الكيزي نديهة ي بأب مايهى عنه من الدعاء بدعوى الجاهلية و ضرب الخد، جلد 4. ص 60 رقم 6911

شرح حدیث عُلیم الگئت حضرت مُفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: آپ کا نام عامر ابن عبداللہ ابن قیس ہے، تابعین میں سے ہیں اور عبداللہ ابن قیس بعنی ابوموی اشعری کے فرزند ہیں، حضرت علی کی طرف سے قاضی شریح کے بعد کوفد کے قاضی رہے، پھر تجاج نے آپ کومعزول کیا۔ وَ تَنْ عربی میں رونے کی کا نیمی آواز کو کہتے ہیں۔

بین میں تہمیں ہمیشہ بیرحدیث سنا تا رہاتم میرے جیتے جی ہی بھول گئیں۔اس ہے معلوم ہور ہا ہے کہ عرب میں بھی کسی کی موت پرسر منڈانے کا رواج تھا جیسے جمارے ہاں ہندوس ڈاڑھی اور موجھیں سب منڈوادیتے ہیں جے بھدرا کہتے ہیں، گرمرومنڈاتے ہیں عورتیں نہیں رہجی بے حیائی کی علامت ہے۔خیال رہے کہ صحابہ کرام ایسی حالت میں تبلیغ اور اپنے بال بچوں کی اصلاح سے فافل نہیں رہتے ہتھے۔ (برا ڈالناجی، ۲۴ م ۲۰۰۷)

حضرت مغيره بن شعبه الله عَلَيْة وَضِيَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَالله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهِ وَالله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَاللّهُ الله عَلَيْهِ وَمِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمِي اللهُ عَلَيْهِ وَمِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَمِنْ الللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ الللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ الللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ الللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ الللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ الللللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللللهُ عَلَيْهُ اللللللهُ عَلَيْ الللهُ الللهُ عَلَيْهُ الللهُ عَلَيْهُ الللهُ عَلَيْهُ الللهُ عَ

تخريج حليف؛ صبح بدارى باب مايكرة من النياحة. جلد 1. مفعه 434 رقم 1229 عيح مسلم، باب البيت يعلب ببكاء اهله عليه. جلد 3، مفعه 434 رقم 2200 عين مسلم، باب البيت يعلب ببنياحة. جدد 4، مبكاء اهله عليه. جلد 3، مفعه 240 رقم 2200 السنن الكبزى للبيبة في باب سياق اعبار تدل على أن البيت يعلب ببنياحة. جدد 4، مسلم، ومنى باب كراهية النوح جلد 3، مفعه 324 رقم الحديث 1000

شرح حدیث : حکیم الی مت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: مین میت پرنو حدکرنا پٹنے کی وجہ سے قیامت میں میت کوجھی عذاب ہوگا جیسے خودنو حدکرنے والوں کو ہوگا۔ بیراس

صورت میں ہے کہ میت نوحہ اور پیننے کی وصیت کر گیا ہو یا اس سے داختی ہو جیسے زمانۂ جا ہلیت میں مرنے والے وصیت کر گیا ہو یا اس سے داختی ہو جیسے زمانۂ جا ہلیت میں مرنے والے وصیت کر سے سے کہ مجھے پڑالیا نوحہ کرنا کہ نام ہوجائے ،اس زمانہ میں نوحہ پر بھی فخر ہوتا تھالبذا اس حدیث سے سے یا زم نہیں کہ امام حسین اور دیگر شہدا ،کر بلاکو بھی عذاب ہو کہ ان پر دافضی بہت نوحہ اور کونا پیٹی کرتے ہیں کیونکہ ان سرکا رول نے نہاں ک

وصیت کی نداس سے راضی ہوئے۔(براؤالنائے،جمس ٩١٢)

صرت أم عطية نسيبه (نون پرزبراور پيش ك عطية أقير عَطِيّة نُسيبة - يِضَمِّ ماته ) النَّوْنِ وَفَنْجِهَا - رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخَلَ عَلَيْنَا ماته ) النَّوْنِ وَفَنْجِهَا - رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخَلَ عَلَيْنَا مَاته اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَا النَّهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَا النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَا النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهِ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَنْدَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَنْدُا وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَمِنْ عَلَيْهِ وَمِنْ الْعَلَيْدِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهِ وَلَيْهِ عَلَيْهِ وَلَيْهُ وَلَيْهِ وَلَهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَمُ الْعُلِمُ وَلِي عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلِهُ عَلَيْهُ وَلِي عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَاهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَاهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا ع

وے۔ سمنعی مسیدر تخریج حدایث: صبح بخاری باب ماینهی من النوح والبکاروالزجر عن ذلك جلد 2، س 84، رقم 1306 صبح مسم باب تخریج حدایث: صبح بخاری باب ماینهی من النوح والبکاروالزجر عن ذلك جلد 2، س 84، رقم 1306 صبح مسم باب

الْبُغَارِئْ.

التشديد في النياحة. جلد 3. صفحه 46، رام 2206 السان الكولى للبيهة. بأب النهى عن النياحة على الهيت. جلد 4. صفحه 62 رقم 7358 منان النسال، بأب بيعة النساء، جل 4. صفحه 428. رقم 7803 مستن امام احمان حنيل حديث ام عطيه رضي الله عنها. چىنى5, ص85, رقم 20817

## شرح مدیث: نُو حہ کے معنیٰ اوراس کے بعض أحکام

(1) نوحه یعنی میت کے اُوصاف (خوبیال) مُبالَغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کرکے آواز ہے روناجس کو ئین ( بھی ) کہتے ہیں بالا جماع حرام ہے۔ یوہیں واق ملا ،وامُصیبتا ہ ( لیعنی ہائے مصیبت ) کہد کر چآر ، (2) گرِ بیان بھاڑنا ، نمونھ نوچنا، بال کھولنا، سریرخاک ڈالنا، سینہ گوشا، ران پر ہاتھ مارنا بیسب جاہلتیت کے کام ہیں اور حرام (3) آواز سے رونامنع ہے اور آواز بکندنہ ہوتو اس کی مُما تعت نہیں ، بلکہ مُضورِ اقدی صلّی الله تعالیٰ علیه والہ وسلم نے (اسپنے لختِ عَكُر) حضرت إبراهيم رضي الله تعالى عنه كي وفات پر بُكا فرما يا\_ (ليعني آنسو بهائے) (بهارشر بعت حضه 4 ص 204،203)

حضرت نعمان بن بشیر کھی ہے روایت ہے کہ (1668) وَعَنِ النُّغَمَانَ بُنِ بَشِيءٍ رَضِيَ اللهُ جب حضرت عبدالله بن رواحه هظا پر بے ہوشی طاری ہو عَنْهُمَا. قَالَ: أَغْمِى عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِي محنی توان کی بہن رونے لگی اور کہنے لگی اے اللهُ عَنْهُ، فَجَعَلَتُ أَخُتُهُ تَبْكِي، وَتَقُولُ: وَاجَبَلَاتُهُ فلاں ہائے فلاں اس طرح اس کی خوبیاں بیان کیس وَاكُذَا، وَاكَذَا: تُعَدِّدُ عَلَيْهِ. فَقَالَ حِنْنَ آفَاقَ: مَا جب انہوں نے افاقہ یا یاتو کہا کتونے جو چھھی کہا مجھ قُلْتِ شَيْقًا إِلاًّ قِيْلَ لِي آنْتَ كَنْدِكَا !. رَوَاهُ ے بوچھا گیا کیا تواس طرح ہے۔(بندری)

تخريج حل يث: صيح بخارى باب غزوة مؤتة من ارضى الشام. جلن 5. صفحه 144. رقم 4267 المستدرك لنحاكم، كتاب المغازى والسرايا. جلد 4. صفحه 103. رقم 4353 مشكاة المصابيح بأب دفن الميسد الفصل الاول، جلد 1. ص392. رقم 1745 تحفة الاشراف للبزي.ومن مسيندعيدالله بن رواحة. جلد 4. صفحه 318. رقم 5253

**شرح حديث: حليم الْأَمَّت حضرت مِفْتَي احمه يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كَرْحَت لَكِصّة بين:** یعن تم یہ کر بیٹی تھیں اور فرشتہ مجھے مید ہو جھتا تھا۔خیال رہے کہ یہاں فرشنے کا مد ہو جھنا آپ پرعماب کے لیئے نه تھا کیونکہ آپ تو نوحہ سے راضی تھے ہی نہیں اور نہ آپ نے اس کا تھم دیا تھا۔ منشاء صرف بیتھا کہ آپ ہوش ہیں آ کراپنی بہن کوفرشتہ کا میسوال سنائیں جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تقیدیتی ہواور بہن وس رے سننے والوں کو بلنج کہ وہ اک ہے بازر ہیں۔ چنانچہ پھرآپ کی بہن آپ کی وفات پر بھی شدو کیں۔(مڑا ڈالناج ج ج ع ص ۲۷۷)

حضرت ابن عمر ﷺ ہے روایت ہے کہ حضرت (1669) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اشْتَكُى سَغُرُ بْنُ عُبَادَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عبدالرحمن بن عوف بمصرت سعد بن الي وقاص اور شَكُّوٰى، فَأَتَالُهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

سعد بن عباده ﷺ ، حضرت

حضرت عبدالله بن مسعود ﴿ ان کی عیادت کے بہا:
گئے تو وہال بی کی کر آبیس بے توش پایا آپ نے بہا:
کیا یہ قوت ہو گئے جیں؟ محمر والوں نے نوش کیا:
یارسول اللہ آبین تو الیس رسول اللہ ﴿ کو بِنْ ہے۔ بیس برسول اللہ ﴿ کو بردتا دیکھا تو وہ بیسی رو برسول اللہ ﴿ کو بردتا دیکھا تو وہ بیسی رو کہ اللہ تعالی برسول اللہ تعالی منظم کا این میانے یا ولی طور پر فم کھانے پر نقراب میں دیا اللہ تعالی دیا تھی اللہ کی اس کے ڈریعے عذاب دیتا ہے یارجم فرما تا ہے اور آب نے ایکن اس کے ڈریعے عذاب دیتا ہے یارجم فرما تا ہے اور آب نے ایکن اس کے ڈریعے عذاب دیتا ہے یارجم فرما تا ہے اور آب نے ایکن اس کے ڈریعے عذاب دیتا ہے یارجم فرما تا ہے اور آب نے ایکن زبان میارک کی طرف اشار وفر مایا۔

شرح حدیث بینیم الاُمنت حضرت مفتی احدیار خان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: شاید راوی کو بیاری کا پیتہ نہ لگا کہ اُنہیں کیا بیاری تھی۔ خیال رہے کہ حضرت سعداس بیاری ہیں فوت بنہیں ہوئے بلک ماہے عہد فی روتی میں مقام حوران علاقہ شام میں وفات پائی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو جنات نے قبل کیا۔ خیال رہے کہ انبیاء واولیاء کے حالات مختلف ہوتے نہیں کہتی اپنے سے بھی بے خبر ہوجاتے ہیں۔ اس کو شیخ سعدی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کی موت کے وقت اور جگہ سے خبر دار ہیں کہ بدر میں ایک دن پہلے ہی مرکا فر کے آل کی جگہ اور قت بناد یا کہ کل یہ ب فلاں مرے گا اور آئ یہ فرماد ہے ہیں۔ مرقات نے فرما یا کہ بیکا ہم عما بانہ تقالوگ بہیں گئیرے ہوئے ہیں جوتم نے چا در اوڑ تھا دی تب و مطلب و لکل ظاہر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ و سائم کا بیر دونا انکی موت کے خوف سے نہ تھا بلکہ ان کی تکلیف د کھے کر رحمت کی بنا پر اور بیا کام حکیم نہ منبقانہ نہ تھا کہ ان کی تکلیف د کھے کر رحمت کی بنا پر اور بیا کام حکیم نہ منبقانہ تھا کہ کہ تھا کہ ان کی تکلیف کے جومصیب پر حمد الهی کرتا ہے ابتدا تر پر مرحم کی بیاری یا موت پر مے صبری یا نوحہ نہ کرنا چاہئے۔ مطلب سے کہ جومصیب پر حمد الهی کرتا ہے ابتدا تر پر مرحم کی بیاری یا موت پر میصیری یا نوحہ نہ کرنا چاہئے۔ مطلب سے کہ جومصیب پر حمد الهی کرتا ہے ابتدا تر پر میا ہم کا بیات ہے۔

ر ہے رہا ہے۔ اس کی پوری شرح آگے آئے گی۔ یہاں اتنا سمجھ لو کہ میت ہے مرادوہ ہے جس کی جان نگل رہی ہواور عذاب ہے مراد اس کی پوری شرح آگے آئے گی۔ یہاں اتنا سمجھ لو کہ میت ہے مرادوہ ہے جس کی جان نگل رہی ہواور عذاب ہے مراد تکلیف ہے یعنی اگر جان نکلتے وقت رونے والول کا شور کی جائے تو اس شور سے مرنے والے کو تکلیف ہوتی ہے، بلکہ بیار کے یاں بھی شور نہ کرنا چاہیئے کہ اس سے بیار کوایڈ اسٹی ہے لہذا حدیث پر بیاعتر اض نہیں کہ سی کا گناہ میت پر کیول پڑتا ہے۔ (مزا ڈائن نیج، نے موسی ۲۰۰۰)

حضرت ابوما لک اشعری والی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: نوحہ کرنے والی جب مرنے سے کہ سے پہلے تو بہ نہ کر ہے تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کیا جائے گا کہاں پرتارکول کی تیص اور خارش کا دو پر ہوگا۔

(1670) وَعَنُ أَنِي مَالِكِ الْأَشْعَرُ بِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ؛ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ النَّا أَعُهُ قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ النَّا أَعُهُ إِذَا لَهُ تَتُبُ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ النَّا أَعُهُ اللهُ عَنْ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ النَّا اللهَ اللهُ عَنْ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ النَّهَ اللهُ اللهُ عَنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ اللهِ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

تخريج حلايث: صيح مسلم، بأب التشديد في النياحة، جلد 3. صفحه 45. رقم 2203 السنن الكبرى للبيبقي، بأب ماورد التغليظ في النياحة والاستماع لها، جلد 4. ص63، رقم 7361 المستدرك للحاكم، كتاب الجنائز، جلد 2 صفحه 8. رقم 1413 مستد أبي يعلى. مستدابو مألك الاشعرى وحى الله عنه جدد ص 344، رقم 1577 مستدامام (حدد حديد أبي مالك الاشعرى وحى الله عنه جدد ص 344، رقم 22963

شرح حدیث: بیرهدیث مراة میں یوں بیان کی تی ہے:

روایت بے حضرت ابومالک اشعری سے فرماتے ہیں فرمایار سول الندسلی الندعلیہ وسلم نے میری امت میں جہالت کی چار باتیں ہیں جہالت کی چار باتیں ہیں جہالت کی جہالت کی چار باتیں ہیں جہالت کی اور نوحہ فرم یا اگر نوحہ وال موت سے ہارش مانگی اور نوحہ فرم یا اگر نوحہ وال موت سے ہملے تو بہذکر لے تو تیا مت ہیں اس طرح کھڑی ہوگی کہ اس پر رال کا لباس اور جرب کی تیص ہوگ ۔ (سلم) منگیم الله شب حضرت مفتی احمد یا رضان علیہ رحمۃ الحقان اس حدیث کے تین :

اس میں فیبی خبرہ جو بالکل کی ہوئی ہسلمانوں میں اب تک محومنا چاروں عیوب موجود ہیں کبھی حسب اور نسب ایک ہی معنی میں آتے ہیں گر بھی یوں فرق کردیتے ہیں کہ امال کی طرف کے دوست و ذات بنت نجر بانسب کفار سے معنی میں آتے ہیں گر ادول کے اوصاف شار کرنا جب کہ ان کی قومیت و ذات بنت نجر بانسب کفار سے فرہ بیا آت ابنی مقابلہ میں حسب و نسب پر فخر کرنا بھی عبادت ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خنین میں کفار سے فرہ بیا آت ابنی عبد المنظلب (جانے ہو میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں) گر مسلمان کے کس نسب کو ذکیل جاننا یا بنہیں کمین کہنا ترام ہے مسمان مشریف ہیں اگر چہ سید حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے اشرف ہیں گر انہیں بھی کسی مسلمان کو کمین کہنے کوئی حق نہیں اگر جہ سید حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے اشرف ہیں گر انہیں کہی کسلمان کو کمین کہنے کوئی حق نہیں بہاں مسلمانوں کو ان کا احر ام کرنا چاہیے ۔ نسب انہیاء اللہ کی رحمت ہے۔ اس کی پوری تحقیق ہم ری انگرام المقبول نے شراف نسب الرسول میں ملاحظہ کیجئے۔ تاروں سے اوقات معلوم کرنا اور راستوں و متوں کا پیتہ گانہ جر کر معموم کرنا و راستوں و میں خریں معلوم کرنا فرما تا ہے : و بالنگرم ہو تیں ہو تیں ہوں کرنا نہ بہ کہلاتا ہے ، و برس کے جموٹ کے سیج اوصاف بیان کرنا نہ بہ کہلاتا ہے ، و رس کے جموٹ کے میں اس کرنا نہ بہ کہلاتا ہے ، و رس کے جموٹ

اوصاف بیان کر کے رونا نوحہ ہے۔ ندبہ جائز ہے ،نوحہ حرام ۔حضرت فاطمۃ الزہرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسم پر مذہ کیا تھا نوحہ بین ۔

(اس پررال کا نباس اور جرب کی تیم ہوگی) رال میں آگ جلدگئی ہے اور سخت گرم بھی ہوتی ہے۔ جرب وہ کپڑا ہے جو سخت خارش میں پہن یا جا تا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نائحہ پر اس دن خارش کا عذباب مسلط ہوگا کیونکہ وہ نو حہ کر کے لوگوں کے دل مجروح کرتی تھی تو قیامت کے دل مجروح کرتی تھی تو قیامت کے دن اسے خارش سے ذخمی کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نو حہ خواہ میں ہو یا تولی سخت حرام ہے، چونکہ اکثر عورتیں ہی نو حہ کرتی ہیں اس لیے عمومًا نائحہ تا نیٹ کا صیغہ فرز ما یا۔ (برزا ڈالٹانی جو سے ۱۹۰۱)

(1671) وَعَنْ أَسَيْنِ بَنِ أَنِ أَسَيْنِ التَّابِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ قِنَ الْمُبَايِعَاتِ، قَالَتْ: كَانَ قِيمَا آخَلَ عَنِ امْرَأَةٍ قِن الْمُبَايِعَاتِ، قَالَتْ: كَانَ قِيمَا آخَلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَعُرُوفِ الَّذِي آخَلَ عَلَيْنَا آنُ لاَّ نَعْصِيهُ فِيْهِ: آنُ الْمَعُرُوفِ الَّذِي آخَلَ عَلَيْنَا آنُ لاَّ نَعْصِيهُ فِيْهِ: آنُ لاَّ نَعْمِيهُ وَيَلاَ نَعْمِيهُ فِيْهِ: آنُ لاَّ نَعْمِيهُ فِيْهِ: آنُ لاَ نَعْمِيهُ وَيَلاً نَعْمِيهُ وَيَلاَ نَعْمِيهُ وَيَلاً نَعْمَ وَيلاً نَعْمِيهُ وَيلاً نَعْمَ وَيلاً نَعْمِيهُ وَيلاً نَعْمَ وَيلاً نَا اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا نَشُولُ وَلَا نَشُولُ وَلا نَشُولُ وَيلاً نَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا نَعْمِيهُ وَيلاً نَعْمَ وَيلاً فَا اللهُ ال

تخريج حليب إسان ابوداؤد باب في النوح جلد 3. صفحه 163 رقم 1313 السان الكبرى للبيباق بأب ما يهى عنه من المنعاء بدعوى الجاهلية و ضرب الحد، جلد 4. ص 64 رقم 7372 جامع الاصول الابن اثير الفرع الثانى في المهى عن ذلك جدد 11 معمده 106 رقم 8579 معرفة الصحابه الأبي نعيم أمراة من البيالعات حديثها عندا سيد بن أبي اسيد جلد 4، ص 450 رقم 7425 مشرح حديث الن كرمنه من سي بحمرو و

الد تعالیٰ علیه وآله وسلم کو حضرت سید تناعا کشر صدیقد رضی الله تعالیٰ عنها فرماتی میں کہ جب خاتم الگر سیدنا عبدالله بن رقمت بلعلمین صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم کو حضرت سیدنا عبدالله بن رواحه رضی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم کی جبره کا بندته کی عنها دت کی جبر کلی به وآله وسلم الله تعالیٰ علیه وآله وسلم می جبره کا الله تعالیٰ علیه وآله وسلم می جبره کا الله تعالیٰ عنها ارشاد فر ، تی بیر : میں نے انور پرخم کے آثار عیاں ہے ، اُم المؤمنین حضرت سید تناعا کشہ صدیقه رضی الله تعالیٰ عنها ارشاد فر ، تی بیر : میں نے دروازے کی جھریوں سے دیکھا کہ ایک شخص آپ صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم کی خدمتِ عالیثان میں حاضر بوکر عرض کرار ہوا نیا رسول امتدع دوجل وصلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم الا حضرت سیدنا جعفر رضی الله تعالیٰ عنه کے مرک عورتیں۔ اور پھر ان کی ججز و بیکار کا ذکر کیا تو آپ صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم نے اسے تھم دیا کہ ایس کرنے سے منع کرو ۔ پھر وہ شخص ان کی جھریا و دیکھر وہ تھی پر غالب آگئیں ۔ حضرت عائشہ دضی الله تعالیٰ عنه فر ، تی ہیں کہ میر ، دوبارہ می ضرع داور عرض کی : خداع وجل کی قتم اوہ مجھ پر غالب آگئیں۔ حضرت عائشہ دضی الله تعالیٰ عنه فر ، تی ہیں کہ میر ، دوبارہ می ضرع داور عرض کی : خداع وجل کی قتم اوہ مجھ پر غالب آگئیں۔ حضرت عائشہ دضی الله تعالیٰ عنه فر ، تی ہیں کہ میر ، دوبارہ می ضرع داور ورض کی : خداع وجل کی قتم اوہ مجھ پر غالب آگئیں۔ حضرت عائشہ دضی الله تعالیٰ عنه فر ، تی ہیں کہ میر ، دوبارہ می ضرع داور ورض

بحیال ہے کہ آپ سنگی اللہ نعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشا دفر مایا : ان کے مندمٹی سے بھر دو تومس نے اس مخض سے کہا: اللہ عن وجل تمہاری ناک خاک آلود کر ہے، خداعز وجل کی قشم! تم نہ تو پچھ کرتے ہوا در نہ ہی رسول اللہ عز وجل وصلَّی اللہ نعالی علیہ وآلہ وسلَّم کا پیچھا مچھوڑتے ہو۔ (میچ مسلم، کتاب البخائز، باب التقدید فی النیاحہ، الحدیث: ۲۱۲۱م ۸۳۳۸)

(1672) وَعَنَ أَيِنَ مُوَسَى رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ مَسُولَ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ مَيْتُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاجَبَلاَهُ مَيْتُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَلكُونِ يَتُهُولُ وَاجَبَلاَهُ وَاسَيِّدَاهُ، أَوْ نَعُو ذُلِكَ الأَوْرِيْلِ فَي كُلِّ بِهِ مَلكُونِ يَلْهَزَانِهِ: وَاسَيِّدَاهُ، أَوْ نَعُو ذُلِكَ الأَّ وُكِل بِهِ مَلكُونِ يَلْهَزَانِهِ: المُكذَا كُنْتَ وَقَالَ: "حَدِينَتْ مَا لَكُنْ فَعُ بِجُهُعِ الْيَانِ فِي الصَّلْدِ. عَدِينَتْ عَدِينَ السَّلُهُ وَالسَّلَادِ.

تخريج حايث: سأن ترمان بأب كراهية البكاء على البيت جلد 3 صفحة 326 رقم 1003 جامع الاحاديث لنسيوطي. عرف البيد جلد 1008 مفحة 190 رقم 20787 كاز العبال للبتقي الفصل السابع في ذم النياحة على البينت جلد 15 ص 959 رقم 42431

 (1673) وَعَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اثْنَتَانِ فِي النّاسِ هُمَا جِهِمْ كُفُرُ: الطّعُنُ فِي النّسب، وَاليّيَاحَةُ عَلَى الْمَيْتِ". رَوَالْاهُ مُسْلِمٌ. شرح مديث: درجم بثور نے كے لئے رونا

سیدنااہام اوز اگی رحمۃ اللہ تغالی علیہ بیان فر ماتے ٹیل کہامیر المؤمنین حضرت سید ناعمر بن خطاب رضی، مقد تعالیٰ عنه نے ایک گھر سے رونے کی آواز سی تو اس میں واخل ہو گئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کچھاورلوگ بھی تھے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ لوگوں کو ہٹاتے ہٹاتے اس ٹو حہ کرنے والی عورت کے پاس پہنچ گئے اور اسے اتنا مارا کہ اس کا دو پٹہ گر سمیا، پھرآپ رضی اللہ تعدلیٰ عنہ نے ارشاد قرمایا: اسے مارو کمیونکہ بیہ نامحہ (یعنی نوحہ کرنے والی) ہے اوراس کی کوئی حرمت یا کھا فہرس سے تمہارے فم کی وجہ ہے نہمیں رونی بلکہ تم سے درہم پٹور نے کے لئے روتی ہے، یہ تمہارے مُردوں کو قبروں میں اور زندوں کو گھروں میں بیذاء پہنچاتی ہے، یہ صبر سے روکتی ہے حالا تکہ اللہ عزوجل نے صبر کا تھم دیا ہے اور سوگ کی تر غیب ویتی ہے حالا تکہ اللہ عزوجل نے صبر کا تھم دیا ہے اور سوگ کی تر غیب ویتی ہے حالا تکہ اللہ عزوجل نے صبر کا تھم دیا ہے اور سوگ کی تر غیب ویتی ہے حالا تکہ اللہ عزوجل نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (اللہ الکہ اللہ عزوال معدول اللہ دول اگر بعون جن ۲۱۲)

. 160 مَاكُ النَّهِي عَنْ إِثْيَانِ الْكُهّانِ وَالْمُنَجِّدِيُنَ وَالْمُكَوَّافِ وَآضَعَابِ الرَّمَلِ وَالْمُنَجِّدِينَ وَالْمُكَوَّافِ وَآضَعَابِ الرَّمَلِ وَالْمُنَجِّدِينَ وَالْمُكَوَّ الْمُنَافِقِ وَالْمُنْ عِيْدِ وَتَحْوِ ذَٰلِكَ وَالطَّوَادِقِ بِالْحَصَى وَبِالشَّعِيْدِ وَتَحْوِ ذَٰلِكَ وَالطَّوَادِقِ بِالْحَصَى وَبِالشَّعِيْدِ وَتَحْوِ ذَٰلِكَ

(1674) عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُا، قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: ﴿لَيْسُوا بِشَيْئِ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا آحُيَّانًا بِشَيْمٍ، فَيَكُونُ حَقًّا؛ فَقَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِيِّئُ فَيَقُرُّهَا فِي أَذُنِ وَلِيْهِ. فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مئةً كَلْبَةٍ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ عَالِيْشَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ ' فَتَلَاكُو الْأَمُرَ قُضِي فِي السَّماء، فَيَسْتَرِقُ الشَّيْطَانُ السَّهُحَ، فَيَسْهَعُهُ، فَيُوْحِيَّهُ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكُٰذِيُوْنَ مَعَهَا مِئَةً كَنُبَةٍ مِّنْ عِنْدِ ٱنْفُسِهِمُ ﴿ قَوْلُهُ: · فَيَقُرُّهَا هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءَ وَشَيِّمَ الْقَافِ وَالرَّاءَ اَتَى: يُلْقِينَهَا. وَالْعَنَانِ بِفَتْحِ الْعَيْنِ.

کاہنوں نجومیوں قیافہ شناسوں کنگریاں یا جو بچینک کرقسمت معلوم کرنے والوں کے پاس جاناممنوع ہے

حضرت عاكشہ ﷺ سے روایت ہے 'آپ فرماتی ہیں کہرسول اللہ ﷺ ہے کا ہنوں کے متعلق ہو چھا گر تو آب نے قرمایا: وہ کھی ہیں او کول نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ جمیں جو باتنیں بتائے ہیں بھی وہ حق ہوتی جیں تورسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کلمہ حق سے ہے جس کو جن ا چک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان ہیں ڈال دیتا ہے لیں وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتے ایں۔(متن علیہ)اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ اللہ علی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول الله ﷺ كوفرمات ہوئے سنا كه فرشتے بادلوں سے اترتے ہیں اور ایسے فیصلہ کا ذکر کرتے ہیں جو آسانوں میں ہوا ہے۔شیطان کان لگا کر چوری سے من لیتا ہے پھروہ کا ہنوں کی طرف آ ہنتگی ہے ڈال دیتا ہے تو وہ اس کے ساتھ اسپے پاس سے سوجھوٹ ملا دیتے ہیں۔ فیلقر ھا: یا پر زبر اور قاف اور را پر پیش کے ساتھ اس کا مطلب ب ڈالما ہے۔العنان بین پرزبر کے ستھ

تخريج حليث: صبح بخارى باب الكهانة، جلن 7، صفحه 136، رقم 5762 صيح مسلم، باب تحريج الكهانة واتيان الكهان واتيان الكهان جلن 7 صفحه 36، رقم 5952 السان الكورى للبطق بأب ماجاء في النهى عن الكهانة واتيان الكاهر، جدن 8، ص 138، رقم 16953 مسلم عند 1695، وقم 14614 مشكوة المصابيح. باب 16953 مسلمة المحابيح. باب الكهانة الفصل الأول، جلن 2، صفحة 1463، وقم 24614 مشكوة المصابيح. باب الكهانة الفصل الأول، جلن 2، صفحة 540، وقم 24614

شرح حدیث : علیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
کہ کا ہنول کوغیب کی با تیس معلوم ہوتی ہیں یانہیں کبھی افکی خبریں درست نگلتی ہیں جیسا کہ اسکیم مضمون ہے واضح ہے۔
اس طرح کہ فر شے لوح محفوظ سے غیبی با تیس معلوم کر کے آپس میں ذکر کرتے ہیں۔ یہ جن حجیب جیمپا کراہے من
سیتے ہیں وہ بات کا ہنوں تک پہنچاتے ہیں وہ بالکل درست صحیح ہوتی ہے۔

بعض نسخوں میں بجائے وجاجہ کے زجاجہ زہے ہے وہ درست نہیں مرغی اپنے بیچے کے منہ سے منہ ملا کر دانہ کھلاتی ہے ایسے ہی میہ شیطان کا بمن کے کان سے منہ ملا کر رہ بات چیکے سے بیان کرتا ہے۔ دومرانہ من سکے۔ سوکا ذکر زیا وتی بیان فرمانے کے لیے ہے صرف بیعد دمراد نہیں۔ (مزا ڈالنا جج، ج۴ ص۴۴)

(1675) وَعَنْ صَفِيَّةُ بِنْتِ آئِ عُبِيْدٍ، عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ورَضِى لَعُضِ أَزُوا حِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ورَضِى اللهُ عَنْهَا، عَنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللهُ عَنْهَا، عَنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ اللهُ عَنْهَا فَصَالَةُ عَنْ شَيْعٍ فَصَلَّقَهُ، لَهُ تُقْبَلُ اللهُ عَنْ شَيْعٍ فَصَلَّقَهُ، لَهُ تُقْبَلُ لَهُ صَلْوَةٌ ارْبَعِيْنَ يَوْمًا ". رَوَاقُ مُسْلِمٌ.

حضرت صفیہ بنت ابوعبیدہ کے رسول اللہ کے ازواج مطہرہ سے ازواج مطہرات میں سے کسی ایک زوجہ مطہرہ سے روایت کرتی ہیں کہرسول اللہ کے نے فرمایا: جو کسی نجومی کے پاس آیا اور اس نے کسی شے کے ہرے بیں پوچھا سے تو اس کی بات کی تصدیق کردی تو اس کی جات کی تصدیق کی در مسم کی در مسم

تخريج حليف: صيح مسلم، بأب تحريم الكهانة واتيان الكهان، جلد 7. ص 37. رقم 5957 جامع الاصول لابن اثير. الكتاب الخامس في السحرو الكهانة، جلد 5، ص 65، رقم 3076 مسئد امام احدين حنيل. حديث بعض ازواج النبي على جلد 5. ص 380. رقم 23270 الاداب للبيهقي يأب كراهية اقتباس علم النجوم، جلد 1، ص 205، رقم 343 الهعجم الاوسط لعطير أني بأب من اسمه مصعب جلد 9، ص 76، رقم 9172

شرح حديث: عليم اللهُ من حضرت مفتى احمد ما رخان عليه رحمة الحمَّان لكهة بين:

اے ہی ہے کہ کرائ سے آیندہ بنی خبریں پوچھنے کے لیے گیاائ کی وہ سزا ہے جو بہاں ذکور ہے بیکن اگر کوئی اسے جھونا سمجھ کرلوگوں کوائ کا حجوث ظاہر کرنے کے لیے اس کے پائ گیاائ سے پچھ پوچھا تا کدائ کی جھوٹی خبرلوگوں کو سنا دے اس کی بیمزانہیں۔

لینی اس کی بینمازیں ادا ہوجا تھیں گی اللہ کے ہاں ان کا تواب نہ ملے گاجیے غصب شدہ زمین میں نماز کدا گرچہ د تو ہوجاتی ہے مگر اس پر تواب نہیں ملتالہذا ان نمازوں کا لوٹانا اس پر لازم نہیں ۔خیال رہے کہ نیکیوں سے گزہ تو معہ ف ہوجاتے ہیں۔گرگناہوں سے نیکیاں بر بادنہیں ہوتیں وہ توصرف ارتداد سے بر باد ہوتیں ہیں (مرقات)اور جب نم زیری قبول نہ ہو کی بعض شارصین نے فرما یا کہ چالیس راتوں کی نمازیں سے مراد تہجد کی منازیں سے مراد تہجد کی نمازیں ہے مراد تہوں گیا تھول نہوں ہوجا نمیں گے گرحق میہ ہواتوں سے مراد دن ورات سب ہیں اور کوئی نماز قبول نہیں ہوتی (اشعہ) دوسری حدیث میں ہے کہ ایسے شخص کی چالیس دن تک توبہ قبول نہیں ہوتی مبر حال نجو میوں سے غیب کی خبریں پو چھا بدترین گناہ ہے۔ (بڑا ڈالمنانچ میں اسم)

(1676) وعَنْ قَبِيْصَة بْنِ الْمُغَارِقِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْعِيَافَةُ، وَالطِّيرَةُ، وَالطَّرْقُ، مِنَ الْجِبْتِ". رَوَاهُ ابُو دَاؤِدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَقَالَ: الْجِبْتِ". رَوَاهُ ابُو دَاؤِدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَقَالَ: "الطَّرُقُ هُو الْإِجْرُ: آئُ زَجُرُ الطَّيْرِ وَهُو انْ يَتَيَمَّنَ اللَّهُ يَعْمُ الطَّيْرِ وَهُو انْ يَتَيَمَّنَ الْوَيَعَلَى الْمُعْرَائِهِ، فَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَسِارِ، نَشَائِمَ عَالَ اللهِ يَهْ الْيَسِارِ، نَشَائِمَ قَالَ الْمُوهِ وَالْعِيَافَةُ ": الْحُقُلِ قَالَ الْجُوهِ وَالْحَامِنِ السَّعْمَ وَالْحَامِنِ السَّعْمَ وَالْحَامِنِ السَّعْمَ وَالْحَامِنِ السَّعْمَ وَالْحَامِنِ السَّعْمَ وَالْحَامِنِ السَّعْمَ وَالْحَامِنِ وَالسَّاحِ وَتَعْوِدُ إِلِكَ.

حضرت قبیصہ بن خارق ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفر ، تے ہوئے سا بدفال اور پرندے اڑانا حرام اور شیطانی کام ہے۔ اے البوداؤد نے سند صن کے ساتھ روایت کیا۔ اور کہا کہ البطرق کا مطلب ہے: جھڑ کنا مفیح پرندے کواڑانا تواگر وہ دائیں مطلب ہے: جھڑ کنا مفیح پرندے کواڑانا تواگر وہ دائیں طرف جائے تو برکت والا یا مبارک سجھنا اوراگر بائیں طرف جائے تو نوست و پریشانی سجھنا۔ امام البوداؤد کہتے طرف جائے تو نوست و پریشانی سجھنا۔ امام البوداؤد کہتے ہیں: العیافة کیر کھینچنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جو بری نے صحاح میں لکھنا ہے کہ جبت: ایس کلمہ ہے جو بری نے صحاح میں لکھنا ہے کہ جبت: ایس کلمہ ہے جو بری نے صحاح میں لکھنا ہے کہ جبت: ایس کلمہ ہے جو برت کا بن اور جادوگر وغیرہ پروا تع ہوتا ہے۔

تخريج حَلى من المدين إسان إبوداؤد بأب في الخط وزجر الطير، جل 4. صفحه 23، رقم 3909 الاداب للبيبقي، بأب كراهية الطيرة، جلد 1. ص 206، رقم 349 البيبقي، بأب كراهية الطيرة، جلد 1. ص 206، رقم 344 البيبير و المطير الى من اسمه قبيعه بن مخارق الهلالي، جلد 18، ص 369، رقم 344 جامع الاصول لابن الير، الكتاب الخامس في الطيرة والفاء في والشؤم، جلد 7، ص 639، رقم 5810 صبح ابن حيان، كتاب النجوم والانواء، جلد 13.

منفحة 502 رقم 6131

شرح مدیث علیم الاُمَّت معرتِ مفتی احمد یارخان علیه رحمۃ الحنان اس مدیث کے تحت لکھتے ہیں؛
عیافت کی بہت شرص کی گئی ہیں مشہور شرح میہ ہے کہ پر ندوں کے نام سے فال لیما عیافت ہے جیسے کسی نے عقاب
و کی کے سمجھا کہ ہم کوعمّا ب یعنی مذاب ہوگا غراب (کو ہے) سے غربت وسفر مجھنا ، ہد ہد سے ہدایت کا امیدوار ہون میہ
عیافت ہے ، کنگر مجینیکنا یا ریت میں کئیریں کھنچا فال کے لیے میہ ہے طرق طاور رائے فتحہ سے۔

۔ جبت سے مرادیا جادو ہے یا کہانت یا شیطان۔مطلب سے کہ بیکام بت پرستوں،کا ہنول، جادوگروں کے سے ہیں۔(یزا ڈالنائے،جوس ۱۹۳۹)

حضرت این عماس الله سے روایت ہے کہ رسول

(1677) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَمَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُغْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَمَازَادَ". رَوَالُّ الْبُو دَاؤِدَ بِإِسْلَادٍ صَعِيْحٍ.

تخريج حليث إسان ابوداؤد بأب في النجوم، جلن 4، ص 22، رقم 3907 الاداب للبيباق، بأب كراهية اقتباس علم النجوم واليأن الكهان، جلد 1228، رقم 3726 ميندامام النجوم واليأن الكهان، جلد 1، ص 204، رقم 342 سندامام النجوم واليأن الكهان، جلد 1، ص 204، رقم 3726 ميندامام اجدين حديل مسند عبدالله بن العياس بن عبدالمطلب جلد 1، ص 311، رقم 2841 مصنف ابن أبي شيبة، بأب في تعليم النجوم ماقالو افيها، جلد 8، ص 414، رقم 26159

شرح حدیث بیجیم الله مت حضرت مفتی احمد یارخان علیدر حمته الحنان ای حدیث کے تحت لکھتے ہیں : علم نجوم سے مراد کہانت کاعلم ہے کہ ستاروں سے علم غیب حاصل کیا جائے۔ای علم کو جادو سے تشہید وینا اس کی انتہائی ذلت کے اظہار کے لیے ہے بعنی علم نجوم جادو کی طرح براہے جادو کفرہے یا قریب کفر۔

یعنی جس قدرعلوم نجوم میں زیادتی کرے گا۔ اس قدر گویا جادو میں زیادتی کرے گا ہے گناہ بڑھائے گا۔ لہذا دونوں جگہذاد بہعنی ماضی ہے اور مازاد میں ماہمعنی مادام ہے بعض شارحین نے فرمایا کہ زاد مازاد حضرت عبدالقدائن عہاس کا قول ہے زاد ہے اور زاد کا فاعل نبی سنی الشدعلیہ وسلم لیمنی حضور نے علم نجوم کی برائی میں بہت زیادتی فرمائی لہذا مازاد مفعول ہے زاد کا۔ (اشعداللمعات) پہلے معنی زیادہ تو کی ہیں۔ خیال رہے کہ تاروں سے بارش کا وقت، آندھیاں چلنا سردی گری ،ارزانی گرائی آیندہ کے حالات معلوم کرنا حرام ہے کہ بیعلوم غیبیہ ہیں جنہین اللہ تعالی ہی جانتا ہے گران سے اوقات اور راستے ،ست قبلہ معلوم کرنا بالکل حق ہے۔ چاند کے طلوع کی خبر جو بذریعہ تاروں کے دی جائے شرعا معتبر نبیل حضرت فرماتے ہیں کھم نجوم اس قدر حاصل کروجس سے تم سست قبلہ اور داستے معلوم کراو پھریاز ربو (مرقات) البذاعلم تو قیت برق فرماتے ہیں کھم میں میں علم بینت وغیرہ درست ہے اپنی حدیدں رہ کر۔ (بڑا ڈالنائی جرج میں میں)

حضرت معاویہ بن تھم ہے است روایت ہے کہ میں ۔
فرض کیا: یارسول اللہ! میں زمانہ جاہلیت کے بہت قریب ہوں۔ اللہ تعالی نے فد ہب اسلام عطا کیا ہے اور ہم میں سے پچھلوگ کا ہنوں کے پاس آتے ہیں۔ آپ ۔ آپ نے فرمایا: تو ان کے پاس نہ جا۔ میں نے عرض کی: ہم میں سے پچھلوگ بدفائی پکڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وان کے پاس نہ جا۔ میں نے عرض کی: ہم میں سے پچھلوگ بدفائی پکڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

(1678) وَعَنْ مُعَاوِيَة بْنِ الْحَكْمِ رَضِى الله عَهْدِ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّى حَدِيْتُ عَهْدٍ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّى حَدِيْتُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ، وَقَدُ جَاءَ اللهُ تَعَالَى بِالْاِسُلاَمِ، وَإِنَّ مِثَا بِالْجَاهِلِيَّةِ، وَقَدُ جَاءَ اللهُ تَعَالَى بِالْاِسُلاَمِ، وَإِنَّ مِثَا بِإِلْجَاهِلِيَّةِ، وَقَدُ جَاءً اللهُ تَعَالَى بِالْاِسُلاَمِ، وَإِنَّ مِثَا بِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَانَ : قَالَ: "فَلاَ تَأْتِهِمْ قُلْتُ: وَمِثَا رِجَالًى وَمِثَا رِجَالًى يَتَطَيَّرُونَ ؛ قَالَ: "خَلِكَ شَيْعٌ يَجِدُونَهُ فَلَتُ وَمِثَا رِجَالًى فَيْتُ مُنْ الْاَنْبِيَاءِ يَغُطُّونَ ؛ قَالَ: "كَانَ نَبِي قِنْ الْاَنْبِيَاءِ يَغُطُّونَ ؛ قَالَ: "كَانَ نَبِي قِنْ الْاَنْبِيَاءِ يَغُطُّونَ ؛ قَالَ: "كَانَ نَبِي قِنَ الْالْدِينَاءِ يَغُطُّونَ ؛ قَالَ: "كَانَ نَبِي قِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَغُطُّونَ ؛ قَالَ: "كَانَ نَبِي قِنْ الْاَنْبِيَاء يَعُطُّونَ ؛ قَالَ: "كَانَ نَبِي قِنْ الْاَنْبِيَاء يَعُطُونَ ؛ قَالَ: "كَانَ نَبِي قُنْ الْاَنْبِيَاء يَعُطُلُ اللهِ فَيْسَادِهِ فَالَ

﴿ وَافْقَى خَطُّهُ، فَلَاكَ ﴿ رَوَاتُامُسُلِمٌ .

اس سے نہرو کے میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بچو لوگ کیری سے بچو لوگ کیری کھینچتے ہیں۔ آپ نے فر، یا: انبیاء میں سے بچو ایک کیری کھینچ کیر نے مصر تو جو لکیران سے موانق ہوگئیروں سے موانق ہوگئیروں جائز ہے۔ (مسلم)

تخريج حدايت : سان ابوداؤد بأب تشبيت العاطس في الصلاة جلد 1، ص349 رقم 1931 السان الصغرى بأب سهود السهو جلد 1، ص 284 رقم 400 البعجم الكيور للطور الح من اسمه معاوية بن الحكم السلبي، جلد 1، ص 400 رقم 16613 سان اللساني الكوري بأب الكلام في الصلوة جلد 1، ص 362 رقم 1141 صحيح ابن حيان بأب ما يكرد للبصلي ومالا يكرد جدد 6، ص 22 رقم 2247

شرح حدیث جیکیم الگمت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحنان اس مدیث کے تحت لکھتے ہیں ؛ آپ صحافی ہیں سلمی تیں مدینه منورہ میں رہتے سہتے ہیں ، کے البطرایک سوستر ہ جمری میں وفات پالی۔ آپ سے عطا ابن بیاروغیرہ نے روایات کیں۔

غیبی با تنیں چھیں چیزیں گم شدہ مال چوری کا اسباب دل کی سوچی با تنیں پوچھنے کے لیے فر ، یا جائے کہ یہ کی کیہ ہے۔ کا ہنوں سے غیبی خبریں پوچھنا حرام ہے انہیں عالم غیب جانتا ان کی خبروں کی تقید بی کرنا کفر ہے ، ل انہیں جھوٹا کرنے کے لیے ان سے پچھ پوچھ کرلوگوں پر ان کا جھوٹا ظا ہر کرنا اچھا ہے کہ بیٹلنے ہے یہاں پہی صورت مرا دہ اس سے منع فرما یا گیا ہے۔

لینی بیہ پرند ہے وغیرہ اڑانانفس کے دھو کے ہیں اتنی حقیقت پچھٹیں اگرتم کسی کام کوج رہے ہواو ہوئی پرندہ ہو کی طرف کواڑتے دیکھوتو اپنے کام سے ندرک جاؤا پنے کام کوجاؤرب تعالی پرتوکل کروکام بنانہ بنااس کی طرف سے ہے۔ یعنی علم جفریا رس سے طریقہ سے خطوط تھینے کر غیبی خبریں معلوم کرتے ہیں ان کا میٹل از روئے شریعت اسلامیہ جائز سے پائیس۔

۔ میں یا تو حضرت دانیال ہیں یا حضرت ادر پس علیہم السلام ان کا معجز ہ میں کم خطانھا۔ یعنی علم جفریدرل جس ہے وہ غیبی بات دریا فت فرما لیتے تھے۔ (مرقات)

۔ خلاصہ جوآب ہیہے کہ میں کا علام کے لیے حرام ہے کیونکہ ان نمی کے قط سے مشابہت معدوم ہے یا موہوم اور معدوم وموہوم پراعتماد کرناممنوع ہے۔(مرقات دافعۃ اللمعات)(بڑا ڈالمنائیج، ن۴۳۸؍۳۲)

حضرت ابومسعود بدری ﷺ سے روایت سے کہ رسول اللہ ﷺ نے کئے کی رقم' زیری کر لی اور کا بمن ں مٹھائی کھانے سے منع کیا ہے۔(متن طیہ)

(1679) وَعَنْ آئِي مَسْعُوْدِ الْبَلْدِيِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَنْ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَنْ مَنْ الْكَلْبِ وَمَهُرِ الْبَغِيِّ، وَحُلُوانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقًّ

الغربي حليه في ومهم الأرى بأب كسب البقى والإماء، جلد 2، من 167. والم 2162 معيج مسلم، بأب تعويد فمن الكلب وحلوان الكاهن ومهر اليش. جلن5، ص35، رقم4092 السان الصغرى لليريالي، يأب النهي هن عُن ّلكلبوهن التناثه، جلد 2 ص94، رقم 2070 البعجم الأوسط للطوراق من اسهه هين جلن5، ص 363. رقم 5561 البدداق لإين انجارون بأب ف التجارات صفعه 150

شرح حديث: عبيم الأمنت حصرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّال ال حديث كي تحت لكهة بين:

امام ابومنیفہ کے ہال میرممانعت یا تو تنزیبی ہے یا اس وفت کی ہے جب کتا پالنا اسلام میں مطلقا ممنوع تھا، جب د کاروحفاظت کے لیے اس کی اجازت ہوگئ تو بیرمما نعت بھی منسوخ ہوگئ ،امام شافعی ودیگر آئمہ کے ہاں اب بھی کراہت تحریم باتی ہے، دیو نہ کتے کی قیمت جمارے ہاں بھی ممنوع ہے کہ وہ قابل نفع مال نہیں جیسے گنداا نڈ امال نہیں۔

مبربغی سے مرادزانید کی اجرت زناہے اور کا بن کی مٹھائی سے مراداس کے فال کھو لنے نیبی یا تنیں بتانے یا ہاتھ دیکھ کر تقذیر بتانے کی اجرت ہے، چونکہ ہے اجرت بغیر محنت حاصل ہوجاتی ہے اس لیے اسے مٹھائی فرمایا، بیہ دونوں اجرتیں بالاتفاق حرام بین که بیددونون کام حرام لېز اان کی اجرت بھی حرام \_ (برزا ڈالینا جے مجے مصصصے سے)

شكون لينے كى مما نعت اس باب کی حدیثیں اس سے پہلے باب میں گزر

161-بَأَبُ النَّهٰى عَنِ التَّطَيَّرِ فِيهِ الْاحَادِيْفُ السَّابِقَهُ فِي الْبَابِ قَبُلَهُ

حضرت انس ﷺ ہے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرض کا متعدی ہونا کچھ نہیں بدفالی پچھ نہیں اور نیک فالی مجھے اچھی لگتی ہے۔ صحابہ نے عرض کمیا: اور

(1680) وَعَنُ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا عَنُوٰى وَلَا طِيْرَةً، وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؛ 

تخريج حلايث: صبح بخارى بأب الفال جلد 7، صفحه 135. رقم 5756 صبح مسلم. بأب الطيرة والفأل وما يكون فيه الشؤم، جلد، 7 ص33، رقم 5933 الإداب للبيهةي بأب لاعدوى ولاصقر ولاهام، جلد، 1. صفحه 209. رقم 348. لسان ابوداؤد. باب في الطيرة جلد 4. ص26. رقم 3918 مسدر ألي يعلى مستدرانس بن مالك رضى الله عنه جلد 5. ص373. رقم 3026

شرح حديث: امام الل سنت الشاه احدرضا خان عليه رحمة الرحمن مرض كے متعدى نه ہونے كے متعلق فآوي رضوبه میں ایک حِکّه فرماتے ہیں:

امام اجل امين ،امام الفقهاء وامام المحدثتين، وامام الل الجرح والتعديل، وامام ابل الشحيح والتعليل، حديث وفقه دونو ل کے حاوی سیدنا امام ابوجعفر طحاوی شرح معانی الآثار شریف میں دربار ونفی عدوٰی احادیث سعد بن ما لک وعلی مرتضی وعبد امتد بن عباس والي مريره وعبدالله بن مسعود وعبدالله بن عمر وجابر بن عبدالله وانس بن ما لك وسائب بن يزيد والي ذررضي الله

## تعالی عنهم روایت کر کے فرماتے ہیں:

فقدنني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم العددي وفي هذه الاثار وتد قال فهن اعدى الاول اى لما كان ما اصاب الاول انها كان بقدر الله عزوجل كان ما اصاب الثاني كذُّلك، فان تال قائل فنجعل هذا مضادالها روى عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لايور د مهرض على مصح كها جعله ابوهريرة رضى الله تعالى عنه قلت لاولكن يجعل قوله لاعددي كماقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نفي العدوى ان يكون ابدا ويجعل قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لايور د مهرض على مصح على الخوف منه ان يورد عليه قيصيبه بقدر الله تعالى مأاصاب الاول فيقول الناس اعدالا الاول فكره ايراد البصح على البيرض خوف هذا القول، وقد روينا عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في هذكا الأثار ايضا وضعه يدالبجد ومرفى القصعة قدل فعل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ايضا على نفي الاعداء لانه لوكان الاعداء مها يجوزان يكون اذا لها فعل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم مايخاف ذلك منه لان في ذلك جرالتلف اليه وقد بهي الله عزوجل عن ذلك فقال ولاتقتلوا انفسكم ومررسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بهدف مائل فاسرع فاذا كان يسرع من الهدف المائل مخافة الموت فكيف يجوز عليه ان يفعل مايخاف منه الأعدام، فهذا معنى هذه الأثار عندنا والله تعالى اعلم ملتقطاء (ثرح منال الآثار للعلى وى كتاب الكراهة باب الاجتناب من ذي دا والطاعون الخ الي اليم معيد كيني كرا جي ١٤/١١م

علیہ وآلہ وسم سے ان آ ٹاریس روایت کی کہ آپ نے خود جذای کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیابے میں رکھا، اس طرح رسول الند صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا اپنا مبارک عمل بھی تعدیہ مرض کی نفی کی دلیل ہے۔ اگر تعدیہ مرض کسی طرح امکان رکھا تو بی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا خطرنا ک کام (جذای کو اپنے ساتھ کھ نا کہ کالے والا) نہ کرتے کی ونکہ اس میں ایڈ اکو اپنی طرف تھنی کر لانا ہے حالانکہ اللہ تعالٰی بزرگ و برتر نے اس ہے منع فر مایا ہے چنانچہ ارشاور بانی ہے: (لوگو!) اپنے آپ کوئل نہ کرو، رسول النہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک بخطے ہوئے (گرنے والے) نیلے کے پاس سے گزرے تو گزرنے میں جلدی سے کام لیا، جب آپ نے گرف والے نیلے سے گزرتے ہوئے اس خطرے کے پیش نظر کہ ہیں اس کے گر پڑنے سے ہلاکت نہ ہوجائے آپ نے جلدی فرمائی، تو پھر آپ کے لئے کسے رواہے کہ آپ وہ کام کریں کہ جس سے تعدیہ مرض کو ان کہ نیا ورخطرہ ورہے ۔ پھر ہمارے نزد یک ان آ ٹار کا یہ غیرہ مے ۔ واللہ تعالٰی اغلم مستقطا۔

عمدة القارى مسي:

(محدة القاري شرح البخاري كمّاب الطب باب لا هامة ادارة الطباعة المنيرية بيروت ٢٨٨/٢)

دونوں مدیثوں میں موافقت ابن بطال کے قول کے مطابق یہ ہے کہ لاعد فی کسی مرض میں تجاوز کے لئے نیں بلکہ اس بات کا اعلان ہے کہ تعدیہ مرض کی کوئی حقیقت نہیں ، رہا یہ کہ پھرا یہ مریض کے ساتھ میل جول سے کیوں رد کا حمیا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تندرست آ دی کو اگر مریض کے پاس آ مدورفت کے دوران وہی مرض کی گیا تو اس کے دل میں وہم پیدا ہوجائے گا کہ اسے مید مرض مریض ہی سے لگا ہے اور پھروہ اس وہم سے تعدیہ مرض کی صحت کا قائل ہوجائے گا کہ جس کا خود حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ابطال فرمایا

ما ثبت بالنة من جامع الاصول سے ہے: بیقال اعدی البرض اذا اصابه مثله لهقارتنه ومجاورته اوموًا کلته ومهاشرته وقد ابطله الاسلام سرائيت بالنة مرحمة كرشرم فرادار دنيميد رضويه وادا عظم البورس ٥٠)

کہاجا تا ہے اعدی المرض لینی مرض تجاوز کر گیا جبکہ کسی مریض کے ساتھ کیل جول اور اس کے ساتھ کھانے پینے اور مباشرت سے کسی تندرست آولی کو ای جیسامرض لگ جائے (تو اس وقت بیکہا جاتا ہے کہ مریض کا مرض اُڑ کرفلاں تندرست آدمی کو لاحق ہوگیا ہے ) حالا تکہ اسلام نے تعدیہ مرض کا ابطال کیا ہے۔

ای میں مشارق الانوارامام قاضی عیاض ہے:

العدوي ماكانت تعتقده الجاهلية من تعدى داء ذي الداء الى من يجادره ويلاصقه مهن ليس به داء فنفاه الشمع وتوله صلى الله تعالى عليه وسلم لاعدوى يحتبل النهى عن تول ذلك واعتقادة و النفي لحقيقة ذلك كما قال صلى الله تعالى عليه وسلم لايعدى شيئ شيئا وقوله فهن اعدى الاول وكلاهها مفهوهر من الشهاع- (ما ثبت بالنة مترجم ذكر شيرم الراره تعييه مواد بعظم ما بورص ٥٢) تعدبيهمرض جس كاعقة دابل جابليت ركھتے ہے كہ كسى مريض كامرض اس شخص تك تنجاد زكر جاتاا در پہنچ جاتا ہے جواس مریض سے قرب اور اتعبال رکھے باوجود میک اس میں پہلے کوئی مرض ندتھا پس شریعت نے اس اعتقاد کی نفی فرمائی ہے،حضورصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد لا عدد کی ہیا حمّال رکھتا ہے کہ اس کہنے اور اعتقاد رکھنے سے نبی ہواوراس کی حقیقے کی فعی ہو۔ جبیبا کے حضورانور صلی اللہ تعالٰی علیہ دا کہ دسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی چیز کسی دوسری چیز کی طرف تعاوز نہیں کرتی ، اور آپ کا ارشاد گرامی ہے پھر پہلے مریض میں کیسے تعند بیمرض پیدا ہوا۔ اور بیہ دونوں باتنیں شریعت سے مجھی کئیں۔

أى بيل نزمة النظرللي فظابن جريه بي

الاولى في الجباع ان يقال أن نقيه صلى الله تعالى عليه وسلم للعدوى باق على عبومه و قدمح قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لايعدى شيئ شيئا وقوله فبن اعدى الاول يعنى ان الله سبخنه وتعالى ابتدأ ذالك في الثاني كما ابتدأه في الاول واما الامربالفهار من المجذوم فين باب سدالذرائع لئلا يتغق للشخص الذى يخالطه شيئ من ذلك بقدرالله تعالى ابتداء لابالعدوى المنفية فيظن أن ذلك بسبب مخالطة فيعتقد صحة العدوى فيقع في الحرج فأمر بتجنبه حسب اللهادة إنه والله تعالى اعلم (اثبت بالنومرم ذكر شرمغرادار ونعميه واداعم لا بورص ١٨٨)

دونوں حدیثوں کوجمع کرنے ہیں بہتر رہیہ کہ بوں کہاجائے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تعدیمہ مرض کی فعی كرناا يخموم پر باتی نب اور بزاشبه حضور صلی الله تعالی عليه وسلم كابيار شادگرامی سے كه کوئی چيز سی دوسری چيز کی طرف تجاوز جیں کرتی ، اور آپ کابیار شادمبارک کہ پہلے میں کیے مرض ہوا۔ اللہ نعالی یاک وبرتر نے ہی دوسرے مریض کوبھی مرض لاحق کیا جس طرح اس نے پہلے مریض کو لاحق کیا تھا۔ جہاں تک جذا می ہے دور بھا گئے اور دورر بنے کے علم کاتعلق ہے تو میہ ذرائع اور وسائل کو بند کرنے کے باب سے ہے، یعنی جوشخص تندرست حالت میں جذامی آ دمی کے ساتھ اختلاط اور میل جول رکھے اور انفا قاسے اللہ تعربی کی قصا وقدر ہے وہی مرض ماحق ہوجائے تو وہ میہ کہنے لگے گا کہ میرم ض اس مریض سے میل جول اور اختلاط کی وجہ سے پہیدا ہو گیا ہے پھروہ صحت تعدید کا عققاد رکھنے لگے گا اور حرج میں پڑجائے گا بایں وجہا ہے جذا می آ دمی سے دور

ر بناور بجنے كاتھم ديا كمياتا كمشكوك وشبهات پيدائل نهونے پاكيں اور مادہ بى كث جائے ، واللہ تعالى اعلم ا شرح مصابح امام تورپشتى وشرح مشكوة علامہ طبى ومرقاة علامہ قارى وشرح الموطاللعوا مرجم الزرة فى وغير با ميں ہے: واللفظ للارقان الاكثران الموادنانى ولك وابطاله كما دل عليه ظاهر الحديث

(شرح الزرقاني على مؤطاامام ما لك باب عميادة الريض والطير ة دار المعرفة بيروت ٣/ ٣٣٣)

علامہ زرقانی کے الفاظ بیہ بیں اکثر کی رائے ہیہ کہ اس تفی ہے اس کا ابطال مراد ہے جیسا کہ اس پر ظاہر مدیث ولالت کرتی ہے۔
مدیث ولالت کرتی ہے۔
ا

افعة اللمعات في محقق من بي:

اكثريرانند كه مراد نقى عددى وابطال اوست مطلقاً چناچه ظاهراحاديث درآن ست-

(اصعة اللمعات شرح المشكوة باب الطب والرتي باب الفال والطيرة مكتبدنور بيرضوبيتكم ٣٢٢/٣)

اکٹر اہل علم اس نظریہ پر قائم ہیں کنفی تعدیہ سے اس کا مطلقاً ابطال مراد ہے جبیرا کہ ظاہرا حادیث اس پر دال ہیں اس میں ہے:

اعتقاد جا ہلیت آل بود کہ بیارے کہ در پہلوئے بیار بے نشیند یا ہمراہ و نے بخور دسرایت کند بیاری او بو ہے گفتدا ند کہ بزعم اطبا ایس سرایت ورہفت مرض است جذام دجرب وجدری وحصبہ و بخر ورمدوامراض و بائیہ پس شارع آنرانفی کردوابطال نمود یعنی سرایت نمی باشد بلکہ قا در مطلق ہمچنال کہ اورا بیار کروایں را نیز کرو۔ پس شارع آنرانفی کردوابطال نمود یعنی سرایت نمی باشد بلکہ قا در مطلق ہمچنال کہ اورا بیار کروایں را نیز کرو۔ (افعۃ اللمعات شرع المطلق تا تاب الطب دالرتی باب الفال دالفیر 3 بکتہ نوریہ رضو یہ تھر ۳/۲۰)

کان ابن عبر وسلمان رضی الله تعالی عنهم بصنعان الطعام للمجدومین ویاکلان معهم وهن عاششه رضی الله تعالی عنها قالت کان مولی لنا اصحابه ولک الداء فیکان یاکل فی صحان ویشه بی اقتداحی وینام علی فراشی سرام والقاری شرح بخاری تاب الطب باب البذام ادارة المهاید المیرید بیردت ۲۲/۲۰۱) یعنی عبدالله بن عمر وسلمان رضی الله تعالی عنهم مجدومین کے لئے کھانا تیارفر ماتے اور ان کے ساتھ کھاتے اور بم یعنی عبدالله بن عمر وسلمان رضی الله تعالی عنها کے جانا کی غلام آزاد شدہ کو بیمرض موگیا تھا وہ میرے برتنوں المونین رضی الله تعالی عنها ہے مروی مواکہ مارے ایک غلام آزاد شدہ کو بیمرض موگیا تھا وہ میرے برتنوں میں کھا تا میرے بیالوں میں پیتا بچھونوں پرسوتا۔ (فادی رشویہ جمع مرس)

(1681) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، عبدالله ابن عمر الله عبد روايت ہے كه رسول قال: قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا الله اللهُ عَنْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا الله اللهُ عَنْهِ اللهِ عَنْهِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي اللهُ عَنْهِ عَنْهِ اللهِ عَنْهِ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي اللهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ اللهُ اللهُ وَاللهُ وَا

تَحْرِيْحُ حليت : صيح بخارى بأب مايتقى من شؤم البرأة جلدة. مبعده 195 رقم 4806 صيح مسلم، باب الطيرة والفال ومايكون فيه الشؤم جدد 7، ص 33، رقم 5931 تعاف الخيرة البهرة بأب ماجاء في شؤم البراة جلد 4، صفحه 29، رقم 3111 مؤطأ امام مالك، بأب مايتقى من الشؤم، جلد 2، صفحه 972، رقم 1750 سان ابوداؤد، باب في الطيرة جلد 4، صفحه 28، رقم 3924 سان ابوداؤد، باب في الطيرة جلد 4، صفحه 28، رقم 3924 سان ابوداؤد، باب في الطيرة جلد 4، صفحه عدد مفتر بسر المناسبة ا

مرح حديث عليم الأمّن معرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنان البار على الكهة إلى:

شوہ بناہے شام ہے یمن کا مقابل، یمن کے معنی ہیں برکت، لہذا شوہ کے معنی ہیں ٹوست، اس صدیث کے بہت معنی کیئے گئے ایک بیر کہ اگر کسی چیز ہے ٹوست ہوتی تو ان تین بیں ہوتی، دوسرے بید کہ عورت کی ٹوست بیہ ہے کہ اولاد نہ جنے اور خاوند کی نافر مان ہو، مکان کی ٹحوست بیہ ہے کہ تنگ ہو وہاں افان کی آواز ند آئے اور اس کے پڑوی خراب ہوں، گھوڑ ہے کہ فوست بیہ کہ مالک کوسواری ندو ہے، ہر ش ہو۔ بہر حال یہاں شوم سے مراو بدفال نہیں کہ اس کی وجہ سے رزق گھٹ جائے یا آدی مرجائے کہ اسلام جس بدفالی ممنوع ہے۔ لہذا بیصدیث لا طاورة کی صدیث کے خلاف نہیں۔ خیال رہے کہ بعض بندے اور بعض چیزیں مبارک تو ہوتی ہیں کہ ان سے گھریں مال میں عمر میں زیادتیاں ہوجاتی ہیں جیسے خیال رہے کہ بعض بندے اور بعض چیزیں مبارک تو ہوتی ہیں کہ ان سے گھریں مال میں عمر میں زیادتیاں ہوجاتی ہیں جیسے علیہ السلام فرماتے ہیں وَ جَعَدَنِی مُنْ اُونَ کُونَ چیز اس کے مقابل معنی میں منحوں نہیں، ہاں کا فر، کفر، زمانہ عذاب منحوں ہے رہ تعالی فرما تا ہے بین یکومی تنگویں۔ (رزاۃ المناجی، جہ ص۸)

عفرت بريده الله عن بريدة وعن بريدة الله عنه: أنَّ الله عنه الله عليه وسلّم كان لا يتعليد والله عليه عليه وسلّم كان لا يتعليد والله عليه عليه وسلّم كان لا يتعليد والله عليه الله عليه وسلّم كان لا يتعليد كان الا يتعليد

آئِوْ كَاوْكَ بِأَسْنَا وَصَّحِيْحٍ-أَبُوْ كَاوْكَ بِأِسْنَا وَهُوْدَ بِهِا فِي الطورة جله 4 صفحه 27 رقم 3922 الإداب للمعتقى باب كر هية الطورة جلد 1 تخريج حليث: سنن ابوداؤد باب في الطورة جله 4 صفحه 27 رقم 3922 الإداب للمعتقى باب كر هية الطورة جلد 1 صفحه 206 ، رقم 345 جامع الاصول لابن اثير. الكتأب الخامس في الطيرة والفأل والشؤم. جلد 7، ص 628 ، رقم 5798 مشكوة الهصابيح بأب الفأل والطيرة الفصل الاول جلد 2، ص 538 ، رقم 4588 الفتح الكبير للسيوطي حرف الكاف جدد 2 ص 349 ، رقم 9294

ہوں۔ شرح حدیث: حکیم الْاُمَّت حضرت ِمفتی احمد یارخان علیہ دحمۃ الحقان اس بارے میں لکھتے ہیں ، حضور انور اجھے مقام وغیرہ سے نیک فال لیتے کہ آئیس س کرد مکھے کر دحمتِ الٰہی کے امید دار ہوجاتے ہے گرکسی چیز سے بدفالی نہیں لیتے ہتھے کہ اللہ سے ناامیدی نہیں چاہیے۔(بڑا ڈالمنا نیج، ج۲س ۴۸۸)

ا م م اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن قناوی رضوبہ میں بدفالی کے متعلق پوچھے جانے والے ایک سوال کے جواب میں عبکہ فرماتے ہیں:

مسئله ١١٤:مسِنُوله زين العابدين ازبرگاله للع بإبنا قصبه مراج منج ١٨رجب الرجب ٢٠١١ ٥ چیدی فرمایندعا، نے دین ومفتیان شرع مثنین اندریں رسوم کددر ملک بنگال چنانست کدمرد مان برائے تولیہ فرزندان خانه ديمراز خانه بود وباش جدا گانه بنامي كنند وزادن فرزند درخانه بود وباش برقاني شارند چنيس قسم خانه مخصوص در هر بار بنانمودن شرعا درست است یانه؟ و در زمانه سید نارسول انتصلی الله تغالی علیه وسلم بودیانه؟ ` علمائے دین اورمفتیان شرع متین اس رسم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ بڑگال میں بیرواج ہے کہ تومولود کی ولا دت کے لئے اس کی ولا دت سے قبل الگ کمرہ تعمیر کیا جاتا ہے ادر پہلے سے تعمیر شدہ مکان جہاں وہ ر ہاکش پذیر ہوتے ہیں اس میں نے بیچے کی ولا دت منحوں خیال کی جاتی ہے۔کیا ان کا بیا قندام شرعا جائز ہے یانہیں؟ اور حضرت سیدنارسول انٹوصلی انٹد تعالی علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایسے ہوتا تھ یانہیں؟ الجواب: ابن رسم شنيع درآن زمان بإك اصلانه بود بلكه بعدآن نيزتا قرون معطا وله بلكه منوز بهم درعامه ولايت اسلام ازال نشانے نيست ايں برسم مشركين وہنود ماند بلكدازاں ہم بالاتر رفتہ است ہندوان نيزاي چنیں نہ کنندایں کارا گر بخیال ضلال بد فال نبودی اسراف بودے واللہ تعالی یقول ولاتسرفواان ایلدلا پہجب المسر فین ا\_ اسراف نکنید که خدائے دوست ندارد داسراف کنندگان را بلکه بوجوه خبوا ز فائده تبذیر بودے والتد تعانٰی یقولوان المبذرین کا نوااخوان الشیطین ۴ یال بے سود برباد دہندگان برادران شیاطین اندحارا نكه مبتنى بران وجم شيطاني ست صلالي دكر برآن افروز سيدعالم صلى الله تعالى عليه وسم فرمود الطيرة من اشرك بدفال گرفتن وبرال كاربند شدن شيوه مشركان رواه الإعمة الاحمد ا\_في المسند والبني ري في اما دب المفرد وابودا وُد والتر مذي والنسائي وابن ماجة والحاكم في صحافهم عن ابن مسعود رضي ابتد تعالى عند بسنديج ومعنى الحديث على مافسرنا كماافصحت عندالاحاديث وحققدالعقول والتدتعالي بملم-( \_إلقرآن الكريم 2/إس) (٢ \_ القرآن الكريم 21/٢٧) (ا\_منداحمد بن حتبل عن عبدالقد بن مسعود المكتب الاسندي بيروت ا ٥٣٨) (جامع

حضرت عروہ بن عامر من سے روایت ہے کہ رسول اللہ فی کے پاس بدنی کی اذکر ہواتو آپ نے قرباء رسول اللہ فی کے پاس بدنی کی اذکر ہواتو آپ نے ارادہ سے الجھی چیز فال لیمنا اور بدفائی سے کوئی ناپند چیز کو دیکھے تو کیم بازندر کھے جب تم بیس سے کوئی ناپند چیز کو دیکھے تو کیم النہ اور برائیوں اسے اللہ مجلائیوں کو تیر سے سواکوئی نیمن لا تا اور برائیوں کو تیر سے سواکوئی نیمن ٹالٹا محتاہ سے چرنا اور نیکی کرنا تیری توفیق کے ساتھ ہی ہے۔ بیاحد بیث صحیح ہے اسے تیری توفیق کے ساتھ ہی ہے۔ بیاحد بیث صحیح ہے اسے ابوداؤ دینے تیج سند کے ساتھ روایت کیا۔

تخريج حديث: سأن ابوداؤد بأب في الطورة جلد 4. صفحه 27. رقم 3921 الإداب للبيبة في بأب كراهية الطيرة جدد 1 صفحه 206 رقم 245 والميبة في الطورة جدد 1 صفحه 206 رقم 345 جامع الاصول لاين الير. الكتاب الخامس في الطيرة والفال والشؤه والعدوى جلد 7. ص 629 رقم 5801 مصنف ابن أبي شهيبة بأب مأقلوا في الطيرة جلد 9. ص 269 رقم 26919

شرح حدیث: حکیم الُامّت حضرت مفتی احمد یار خان ملیه رحمة الحنّان اس بارے میں لکھتے ہیں: کرلوگ بعض چیزوں سے بدشگونی لیتے ہیں بعض سے احجعاشگون اس کی حقیقت کیا ہے تب حضور نے ووجواں و ماجو

يبال مذكور ہے۔

نال ہے مراد نیک فال ہے جواچھی بات اچھانام سننے سے لی جائے لیعنی بیجائز ہے نیکن کوئی فخص کسی کام کوجاتے وقت ناپہندیدہ چیز و کیھے یا سنے جس سے بدشگونی لی جائے تو وہ تھن اس وجہ سے اپنے کام سے واپس نہ ہو،اللہ پر وکل کرے اور کام کوجائے۔

یمل بہت ہی مجرب ہے الن شاءاللہ اس دعا کی برکت ہے کوئی بری چیز انٹر نہیں کرتی تمام مروجہ بدفالیوں بدشگو نیوں کا بہترین علاج ہے۔واللہ اعلم!(مِزاۃ المناجِح،ج۲ ص۳۲۷)

162-بَابُ بَعُرِيْهِ لَصُويْدِ الْحَيَوَانِ فِيُ اِسَاطٍ أَوْ حَبْرِ الْوَقْدِ الْوَدِرُهَمِ اَوْ خَبْرِ الْوَقْدِ الْوَدِرُهُمِ اَوْ خَبْرِ الْوَقِيَّ اِلْوَدِيْمِ الْوَدِيْمَ الْوَقِيْدِ الْوَدِيْمَ الْوَقِيَّ الْوَدِيْمَ الْوَقِيَّ الْمُؤْرِيْقِ الْمُؤْرِيْقِ الصَّوْرَةِ فِي حَالِطٍ وَسَقْفٍ وَسِيْدٍ وَعِمَامَةٍ وَتَوْبٍ وَنَعُومًا وَسِيْدٍ وَعِمَامَةٍ وَتَوْبٍ وَنَعُومًا وَالْأَمْرِ بِالْتَلافِ الصَّوْرَةِ وَالْمُورَةِ وَالْمُورَةِ وَالْمُورَةِ وَالْمُورَةِ وَالْمُؤْرِةِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِةِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقُولِ وَالْمُؤْمِوقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِي وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْمُؤْرِقِ وَالْم

(1684) عَنِ أَبْنِ عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولُ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْهُ وَسَلَّمَ فَا اللهِ عَلَيْهِ المُعْرَالُةُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ المُعَالَةُ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَالْمَا خَلَقُتُمْ ". مُتَفَقَّ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْهُ وَاللّهُ عَلْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلْهُ عَلْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْكُوا عَلَا عَلَيْ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْكُوا عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ

جاندار کی تصویر کا بچھونے پھر' کپڑے درہم' دینار' گدے اور تکیئے وغیرہ پر بنانا حرام ہے اور دیوار' حجست' پر دے دستار' کپڑے وغیرہ پر تصویر بنانا حرام ہے اوراس تصویر کوضائع اوراس تصویر کوضائع

حضرت ابن عمر ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جولوگ تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہ جائے گا جوتم نے بنایا ہے اس کوز ندہ کرو۔ (شنن سے)

تخريج حن ين عصيح بخارى باب التجارة في ايكرة ليسه للرجال والنساء. جلد 3. ص 63 رقم 2105 صيح مسلم. باب لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة جلد 6. ص 160، رقم 5655 ألسان الكنزى للرجة قى باب التشديد في المنع من التصوير، جلد 7. ص 268 رقم 14960 المعجم الصغير للطيراق من اسمه محمد جلد 2 صفحه 207 رقم 1040 مؤطأ امام مالت. باب ماجاء في الصور د العائيل جلد 2 مفحه 966 رقم 1736

## شرح حديث:تصويرول كابيان

مسئلہ: جاندار چیز وں کی تصویر بناتا، بنوانا، اس کا رکھنا، اس کا بیچنا، خرید تا، حرام ہے۔ ہاں البتہ غیر جاندار چیز ول جیسے درختوں، مکانوں وغیرہ کی تصویر بنانے اور ان کے رکھنے ان کی خرید وفر وخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اوپر کی حدیثوں میں جن تصویروں کی ممانعت ہے! ن سے مراد جا ندار کی تصویریں ہیں۔

مسكد: کچھلوگ مكانوں میں زینت کے لئے انسانوں اور جانوروں كی تصویر میں یامور تیاں رکھتے ہیں بیرام ہے کچھ

لوگ مٹی یا پلاسٹک یا دھاتوں کی مورتیاں بچوں کے کھیلنے کے لئے خریدتے ہیں سیبسبرام وممنوع ہیں اپنے بچوں کوار سے روکنا چاہے اورا بیسے کھلونوں اور گڑیوں کوتوڑ بچوڑ دینا یا جلا دینا چاہے۔

مسئد، جانوروں اور کھیتی اور مکان کی حفاظت اور شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے ان مقصدوں کے علاوہ کتا پالنا جائز ہیں۔ (بہارٹریعت، تر اہم ۱۸۹)

بعض بیجے کتوں کے بچوں کوشو قیہ پالے اور گھروں میں لاتے ہیں ماں باپ کولازم ہے کہ بچوں کواس ہے روکس اور اگروہ نہ ما نیں توسختی کریں حدیث میں جن کتول کے گھر میں رہنے ہے رحمت کے فرشتوں کے نہآنے کا ذکر ہے ان کتوں سے مرادو ہی کتے ہیں جن کو پالنا جا ئزنییں ہے۔(برارٹریعت، جاابی ۱۸۷)

جاندار کی تصویروں کوخواہ قلم سے بنائی یا کیمرے سے فوٹولیں، یا پتھر، یالکڑی پرکھود کر بنائیں، بہرصورت ترام و ناجائز ہے۔اسی طرح ان تصویروں کو پیچنااور خریدنا، یاغزت کے ساتھا ہے پاس دکھنا بھی حرام وگن ہے۔ بعض لوگ : پے پیروں کی تصویروں کو تعظیم کے ساتھ چو کیٹھے میں لگا کرم کا نوں میں دکھتے ہیں اوراس پر پھول کی مالائیں چڑھاتے ہیں اور اگر بتی ساگاتے ہیں بیاور بھی شدید حرام اور سخت گناہ ہے بلکہ میہ بت پرتی کے شل مشرکانہ کمل ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا ورونا کے عذاب ہے۔واللہ تعالی اعلم۔

قَالَتُ: قَيِمَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنُ قَالَتُ: قَيمَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنُ سَعَوْدً فِي بِقِرَامٍ فِيهِ مَّالِيْلُ مَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوَّنَ مَلَا اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوَّنَ وَجُهُهُ وَقَالَ: "يَاعَآئِمَةُ أَشَلُ النَّاسِ عَنَابًا عِنْكَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ النَّيْنَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ا

حضرت عائشہ ﷺ سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ سفر سے والی آئے تو ہیں نے ایک طاق کو کیڑے سے ڈھانپ رکھا تھا جس ہیں تصویر ہیں تھی تو جب رسول ائتد ﷺ نے اسے بید یکھا تو اسے عائشہ اللہ آپ کے چیرہ کا رنگ بدل کی اور فرمایا: اسے عائشہ اللہ کے ہاں قیامت کے ون سب لوگوں سے سخت ترین عذاب والے وہ ہیں جو اللہ کی تخلیق سے مشابہت رکھتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں: پس ہم نے اس کو کا ف دیا اور اس کے ایک یا دو تکیئے بنا لیے۔ (سنق ملی) القرام: اس کے ایک یا دو تکیئے بنا لیے۔ (سنق ملی) القرام: قاف پر ذیر کے ساتھ پر دہ کو کہتے ہیں السہوہ سین مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ کے اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ کے اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ کے اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ مہلہ پر ذیر کے ساتھ کے اور وہ گھر کے سامنے کا چبوترہ سے بعض نے کہا کہ طاق ہے جود یوار میں بناتے ہیں۔

شرح حديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال بارے مِن لَكھتے ہيں: شرح حديث: مليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال بارے مِن لَكھتے ہيں: اس طرح کہ وہ طاق وغیرہ پر لئکانے کے قابل شدہا تب اسے بچھانا پڑا لئکانے اور بچھانے کے احکام میں فرق ہے۔

اس صدیث سے معلوم ہوا کہ اگر تصاویر بستریا فرش میں ہوں جو پاؤں تلے تصویریں روندی جاتی ہوں تو جائز ہے یہ صدیث بظاہر پچھلی صدیث کے نف معلوم ہوتی ہے کہ وہاں تو تکیوں کی تصاویر سے مع فرمایا حمیا اور یہاں اس کی اجازت وی مئی لہذایا تو یہ تصویریں جاندار کی شقیں اور اس پر پر دہ کو بچھاڑ نااس لیے تھا کہ دیواروں جبت پر غلاف ڈالنا دنیاوی تکلف ہے جس سے ابل بیت کو بچنا چاہیے اور اگر جاندار کی تصاویر تھیں تو انظے سرکاث دیے گئے تھے جن سے انگا استعال جائز ہوگیا لہذا بہ حدیث گر شتہ کے خلاف نہیں۔ (اشدہ المعات) خیال رہے کہ یہ فرق تھم استعال کے لیے ہے ، رہی تصویر سازی وہ مطلقا حرام ہے خوا فرش پر ہویا بستر میں یا کاغذیا شیشر میں یا دیواروغیرہ میں۔ (بڑا ڈالنا چج، جام سے سے)

(1686) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنَهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ يَقُولُ: "كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ مَوَّرَهَا نَفْسُ فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ". قَالَ ابْنُ عَبَاسٍ: فإنُ كُنْتَ لَا بُنَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ عَبَاسٍ: فإنُ كُنْتَ لَا بُنَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ عَبَاسٍ: فإنُ كُنْتَ لَا بُنَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَالِارُوحَ فِيهِ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

حضرت ابن عہاس اللہ ہے دوایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ہے کو فرماتے ہوئے سن کہ ہر مصور دوز خ میں جائے گا اس کے لیے اس کی ہر بنائی ہوئی صورت کے بدلے میں ایک جان بنائی جائے گی جواس کو دوز خ میں سزا دے گی۔حضرت ابن عہاس کی اس کے فرمان فرمایا: اگر تو نے ضرور ہی تصویر ہیں بنائی ہوں تو درخت فرمایا: اگر تو نے ضرور ہی تصویر ہیں بنائی ہوں تو درخت اور ہے جان کی تصویر ہیں بنائی ہوں تو درخت اور ہے جان کی تصویر ہیں بنائی ہوں تو درخت

تخريج حدايدة: صبح بخارى بأب بيع الصاوير التى ليس قبها روح و ما يكرة من ذلك جلد 3. ص 82, رقم 2225 صبح مستد، بأب لا تدخل النلائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة جلد 6. ص 161. رقم 5662 مستد امام احد بن حديل مستد عبدالله بن العباس، جلد 1. صفحه 308. رقم 2811 جامع الاحاديث في احاديث الرسول، الباب البابع في الصور والنقاش، جلد 4. ص 795. رقم 2956 مشكاة البصابيح بياب التصاوير، الفصل الاول جلد 2 ص 519، رقم 4498

ہمر حدیث بھی جائے ہا اُنگت معرت مفتی احمہ یارخان علیہ دحمۃ الحنان اس بارے میں لکھتے ہیں:

یا تو اس کی بنائی ہوئی ہرتصوبے میں جان ڈال دی جائے گی اور وہ سب مل کراہے عذاب دیں گی یا ہر تصویر کی موض
ایک فرشتہ اس پر مسلط ہوگا جوائے عذاب دے گالہٰ ذائس سے مراد یارور ہے یا ذائت دوسر مے معنی زیادہ فوہ ہرہیں۔
اس استثناء سے معلوم ہوا کہ ہر غیر جاندار کی تصویر بنانا جائز ہے ، بعض علاء نے فر ما یا کہ پھل دار درختوں کی تصویر بنانا میں مکروہ ہے مگر دی ہوگا کہ دکھروہ بھی نہیں ، ہال ہوولعب کی نیت سے بنانا اس لیے مکروہ ہوگا کہ کھیل کود مکروہ ہے۔
مکروہ ہے مگر حق میہ بی ہے کہ مکروہ بھی نہیں ، ہال ہوولعب کی نیت سے بنانا اس لیے مکروہ ہوگا کہ کھیل کود مکروہ ہے۔
(برزانی النہ تج بے ہے میں اللہ ہولیں کی نیت سے بنانا اس لیے مکروہ ہوگا کہ کھیل کود مکروہ ہے۔

ائمی سے روایت ہے کہ بیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوسے سناجس نے دنیا میں کوئی صورت بن کی تو (1687) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي اس کو روز قیامت مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھو نکے ادروہ اس میں روح پھو نکنے والانہیں ہوگا۔

اللَّنْيَا. كُلِّفَ آنُ يَّنُفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَاجِجْ . مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ .

(متغق عبيه)

تخريج حليث: صيح بخارى بأب من صور صورة كلف يوم القيامة أن ينفخ فيها الروح جل 7، ص 169. وقد 5963 مسلم، بأب الاتلاكة بيتا فيه كلب ولاصورة جلل 6، ص 162. وقم 5663 الإداب للبيعة باب النهر عن 5963 مسلم، بأب النهر عن تزيلن البيوت بالتماثيل و مصور . جلل 1، ص 317 رقم 531 مسلماني يعلى مسلمان عباس جلل 5، ص 87 رقم 2691 مسلمان المراح مسلمان عندامام

شرح مدیث: بت پرسی کی جرا

حضرت نوح علیہ السلام ساڈ معے نوسو برس تک ان لوگوں کو وعظ سناسنا کراس بت پرسی سے منع فر ماتے رہے۔ بالآخر طوفان میں فرق ہوکرسب بلاک ہوگئے۔ گرشینطان اپنی اس چال سے باذ نہیں آیا اور جردور میں اپنے وسوسوں کے فادو سے لوگوں کواس طور پر بت پرسی سکھا تا رہا کہ لوگ اپنے صالحین کی تصویروں اور مجسے بنا کر پہلے تو پچھے دنوں تک ان کی زیارت کرتے رہے اور ان کے دیدار سے اپنا دل بہلاتے رہے۔ پھر رفتہ رفتہ ان تصویروں اور مجسموں کی عبادت کرنے لئے۔ اس طمر رت شرک و بت پرسی کی لعنت میں دنیا گرفتار ہوگئی اور خدا پرسی اور توحید خالص کا چرائ بچھنے لگا جس کوروش کی ۔ اس طمر رت شرک و بت پرسی کی لعنت میں دنیا گرفتار ہوگئی اور خدا پرسی اور توحید خالص کا چرائ بچھنے لگا جس کوروش کی ۔ اس طمر رت شرک و بت پرسی کی لعنت میں دنیا گرفتار ہوئے دہے۔ یہاں تک کہ ہمارے حضور خاتم النہ بین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کے لئے بت پرسی کی جڑاس طرح کاٹ دی کی آپ نے تصویروں اور مجسموں کا بنانا ہی حرام فر ، دیا اور تھم صادر فر ہادیا کہ تصویر علی ہوئے ہیں نہ بنائے اور جو پہنے سے بن چی اور تھی میں دیات کے انہوں کی جانس نہ بیجی گی بانس دیا گی بانس کے بین کی بانس کی سے بن کے اس میں دیکھونو را منا کر اور تو گھوڑ کر تباہ دیر باد کردوتا کہ ضدرے گابائس نہ بیجی گی بانس کی دیکھونو را منا کر اور تو ٹر پھوڑ کر تباہ دیر باد کردوتا کہ ضدرے گابائس نہ بیجی گی بانسری۔

آج کل میں نے دیکھاہے کہ بہت سے پیروں کے مریدین نے اپنے پیروں کی تصویروں کو چوکھٹوں میں بندکر کے اپنے گھروں میں رکھ چھوڑ اہے اور خاص خاص موقعوں پراس کی زیارت کرتے کراتے رہتے ہیں بلکہ بعض تو ان تصویروں پر پھول مالا ئیں چڑھا کرا گربتی بھی سلگایا کرتے ہیں اور اس کے دھوئیں کو اپنی ان خرافات سے باز ندر ہے اور علاء ابل سنت نے اس کے خلاف علم مخالفت نہ بلند کیا تو اندیشہ ہے کہ شیطان کا پرانا حرب اور اس کی شیطانی چال کا جادومسلمانوں پر چل جائے گا اور آنے وائی سلیں ان تصویروں کی عبادت کرنے لگیں گی۔خوب کان کھول کرمن اوکہ:

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے بت پرئی کے جس درخت کی جڑوں کو کاٹ دیا تھا۔ آج کل کے یہ جاتل ہو تی پیراوران کے تو ہم پرست مریدین بت پرئی کی ان جڑوں کو تیج سینچ کر پیمر نٹرک و بت پرئی کے درخت کو ہرا بھر زاور تناور بنا رہے ہیں۔ آج کل کے جابل اور دنیا دار پیرول سے تو کیا امید کی جاسکتی ہے کہ دوائ کے قلاف زبان کھولیں گر مگر ال حق پرست اور جن موعلاء اہل سنت سے بہت بچھ امیدیں وابستہ ہیں کہ وہ ان کے خلاف شرع اعمال وافعال کے خلاف ان شاء الل خرور علم جہاد بلند کریں گے کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ ہراس موقع پر جب کہ اسلام کی کشتی محرا ہیوں کے بھنور میں وہ کی نے نے اللہ سنت ہی نے اپنی جان پر کھیل کرکشتی اسلام کی نا غدائی کی ہے۔ اور آخر طوفانوں کا رخ موثر کر اسلام کی کشتی کوغر قاب ہوئے سے بچالیا ہے۔

مراس زبانے میں اس کا کیا علاج ہے؟ کہ ان ہے شرع پیروں اور مکار باباؤں نے چندرو پیوں کے بدلے پی مولویوں کوخر بدلیا ہے اور بیمولوی صاحبان ان ہے شرع پیروں اور مکار باباؤں کو بخدوب یا فرقد ملامت کا خوبصورت لبادہ اور ھاکر خوب خوب نوب نوب ان کے کشف و کرامت کا ڈ تکا بجار ہے ہیں۔ اور ان باباؤں کے نذرانے سے اپنی شی گرم کرر ہے ہیں اور اگر کوئی حق گو عالم ان لوگوں کے خلاف کوئی کلمہ کہدد ہے تو بابالوگ اپنے داداؤں کو بلاکر اس عالم کی مرمت کرادیں اور ان کے ذرخر بیمولوی اپنی شخالف نوبی کو چھاڑ سے بے چارے حق گو عالم کی زندگی دو بھر کردیں۔ بیس نے بار باعلاء ان کے ذرخر بیمولوی اپنی شخالف نہ تقریروں کی بوچھاڑ سے بے چارے حق گو عالم کی زندگی دو بھر کردیں۔ بیس نے بار باعلاء المسنت کو پکار ااور للکارا کہ لِللہ انٹھواور حق کے کمر بستہ ہو کر کم از کم اتنا تو کردو کہ متفقہ فتو کی کے ذریعے سے اعلان کردو کہ سے واڑھی منڈ ہے ، اول فول بکنے والے ، تنجیز می ، تارک خوم وصلا ق ، بے شرع بابالوگ فاسق معلن ہیں۔ جو خود گر اہ اور مسلمانوں کے لئے گر اور ان لوگوں کو والایت و کر امت سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔ مگر افسوس کہ ایک مولوی بھی مالانوں کے لئے گر اور کی بہا وگ فاصلے بین والان کے سے والان ہیں ملا۔

بلکہ پتا یہ چلا کہ ہر بابا کی جھوٹل میں کوئی نہ کوئی مولوی جھپا ہوا ہے۔جس کے خلاف پچھے کہنا خطرے سے خالی نہیں۔ کیونکہ جوبھی ان بابا دن کے خلاف زبان کھو لے گا ان نذرانہ خورمولو یوں کی کا وُں کا وُں اور چا وُں چا وُں میں اس کی مٹی پلید ہوجائے گی۔

فيا اسفاد دياحس، تاد إنَّا يِنْهِ دَانَّا إِلَيْهِ دَاجِعُونَ ﴿ عَابِبَ الرِّآنَ مَعْ مَرْ ايِبِ الرَّآنَ مِ ٥٩٥

حضرت ابن مسعود ولا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ لیے کوفر ماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن اللہ لیے دن اللہ کی میں دن لوگوں میں سے خت ترین عذاب مصوروں کو ہوگا۔

دن لوگوں میں سے خت ترین عذاب مصوروں کو ہوگا۔

(متنق علیہ)

(1688) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ آشَنَّ النَّاسِ عَنَابًا يَّومَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ". مُتَّفَقُ عَلَيْهِ.

تخريج حاريث: صبح بخارى باب علاب المصورين يوم القيامة، جلد 7. صفحه 167. رقم 5950 صبح مسم باب لاتدخل الهلائكة بينا فيه كلب ولاصورة جلد 6. ص 161، رقم 5659 السان الكيزى للبيئة، بأب التشديد في الهنع من التصوير جلد 7. صفحه 268، رقم 14961 سان النسائي الكيزى باب التصاوير. جلد 5. صفحه 504، رقم 14961 مسند حمد بى حنيس مسند عبدالله بن عمر، جلد 2، صفحه 269، رقم 4792 مسند حمد بى حنيس مسند عبدالله بن عمر، جلد 2، صفحه 26. رقم 4792

شرح حديث: حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد ما رخان عليد رحمة الحنّان ال بارك ميس لكهة بين:

حضرت ابوہریرہ کے سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کے گور ماتے ہوئے سنا اللہ تعالی فرماتا ہے کون اس سے زیادہ ظالم ہے جومیری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے گئے تو وہ ایک ذرّہ پیدا کریں یا ایک دانہ بنا کردکھا تیں یا جوہی بنا کردکھا تیں۔ (متنق عب)

(1689) وَعَنَ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَمَنْ اَظُلَّمُ مِكَنْ ذَهَبَ يَخُلُقُ اللهُ تَعَالَى: وَمَنْ اَظُلَّمُ مِكَنْ ذَهُ اللهُ تَعَالَى اللهُ تَعَالَى: وَمَنْ اَظُلَّمُ مِكَنْ ذَهُ اللهُ اللهُ تَعَالَى: وَمَنْ اَظُلُمُ مِكَنْ ذَهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ الله

تخريج حزيث وصيح بخارى باب قول الله تعالى والله خلقكم وما تعبلون , جلده، ص 274. رقم 7120 صيح مسم باب لاتدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولاصورة جلد 6، ص 162. رقم 5665 السان الكبزى للبيباني، بأب التشديد في لبنع من التصوير، جلد 7، م 1686 السنداني على مسئداني هريرة جلد 10، صفحه 488، رقم الحديث 6101 مسئدامام احدان حديل مسئداني هريرة رقم 1666 مسئداني هريرة رقم 1666 مسئداني هريرة رضي 1013 مسئدامام احدان

شرح حدیث بھیم الاً مِّت حضرت مفتی احمد بارخان علیدر حمة الحنان اس بارسے میں لکھتے ہیں: لینی اس تصویر سازی میں اللہ تعالی سے تشہید بااس سے مقابلہ کی بو ہے لہذا اس سے بیچے بیتکم اطاعت ہے ہم تکم کے

بندے ہیں بے جان کی تصویر میں بنانا درست ہے جاندار کی صور تیں بنانا حرام ہم کوبسر وچھم قبول ہے۔

حضرت ابوطلحہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے قرمایا: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (متنق علیہ)

(1690) وَعَنُ أَنِي طَلَحَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَصُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَلُخُلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَلُخُلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَلُخُلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ صُوْرَةً". مُثَقَقُ الْمِلَا يُلِي كُلُبُ وَلَا صُوْرَةً". مُثَقَقًى الْمِلَا يُلِي كُلُبُ وَلَا صُوْرَةً". مُثَقَقًى المِلَا يُلِي كُلُبُ وَلَا صُوْرَةً".

عَلَنُهِ.

الخريج حذيب : معيح البغاري بأب التعبأوير، جلن 7، صفحه 167, رقم 5949 مين مسلم، بأب لا تنفل البلائكة بيتا فيه كلب ولا مورق جلدة، ص 156، رقم 5636 الاهاب للبرياق، بأب النهى عن تزيان البيونند جلده 1، ص 314, رقم 528، البستدرك للماكم، كتاب الطهارة، جلده 1، صفحه 238، رقم 611

شرح حديث المبيم الأمت حضرت مفتى احمد بإرخان عليدر حمة الحنان السبار عيس لكهة بين:

آپ کا نام ہمل ابن زیدہے، انصاری ہیں، حضرت انس کے سوشیلے والدیمرا پنی کنیت ہیں، شہور ہیں، آپ کا مزار بھرہ ہیں ہے، نقیر نے زیارت کی ہے۔

مووی کاشرعی حکم

سوال: کیافر مائے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مودی بنانا اور بنوانا کیساہے؟ بہت سے علماء سے اس کے بارے میں ساتھا کہ میہ ناجائز ہے لیکن اس وقت کثیر تعداد میں علماء فی ،وی پرآتے ہیں یاا ہے جلسوں مجفلوں، نعت خوانیوں کی مودی بنواتے ہیں اور بیمودیز بازار میں عام کمتی ہیں۔ آپ اس مسئلے کے بارے میں اپنی تحقیق سے مطلع فرمائیں۔

بِسَمِ الله الرَّحْنِ الرَّحِيْم (

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحقوالصواب

ٹی دی، ویڈیو کے مسئلے میں علاء کی آراء میں اختلاف ہے چنانچ پھن نے اسے تصویر پر قیاس کرتے ہوئے تا جائز قرار دیا اور بعض نے تصویر پر قیاس کرتے ہوئے تا جائز قرار دیا اور بعض نے تصویر ہونے کی ٹنی کی اور اسے آئینے میں نظرا ہے والا عکس تصویر ہے تھے جائز قرار دیا کہ جیسے آئینے میں نظرا نے والا عکس تصویر کے تھم میں نہیں بلکہ وہاں اصلاً تصویر ہی نہیں تو یہاں بھی یہی تھم ہے۔ چنانچہ ٹی وی اسکرین پر شعاعوں سے بننے والے تکس پر تصویر کا تھم دیا جانا غلط ہے۔ بہر حال اگریہ ثابت ہوجائے کہ ٹی وی اسکرین پر نظرا نے والا عکس تصویر ہی ہے تو از دوئے قیاس اس پر تھم حرمت ہی ہوگا۔ اور اگر اس کے بر عکس تصویر تابت نہ ہوتو جائز امور کی مودی فلم جائز ہوگی۔ اور المام اٹل سنت مجدود مین وطت امام وجد رضا خان وصد والٹریچہ بدر الطریقہ مفتی تھر امجد علی اعظمی رضما اللہ تن لی کی کتب ہے بہی تا ہم ہوئی سے بنے والے عکوس تصویر نہیں ہیں۔

سيرى اعلى حصرت امام الرسنت علامه مولا ناالشاه احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن ارشادفر مات بين: سئدت عبن صلى وامامه مرآة فأجبت بالجواز آخذامها فهنا إذالبرآة لم تعبد ولاالشبح الهنطبع فيهاولاهومن صنيع الكفارنعم أن كأن يحيث يبدوله فيه صورته وافعاله ركوعا وسجودا وقيه ما وقعودا وظن أن ذلك يشغله فأذن لاينينى قطعام (جالمتان اس السراا ١٩٥١م وتقيات الهررز كري) مجھ سے ایسے مخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے آئینے کے سامنے تماز پڑھی تو میں نے یہاں بیان كروه (شرح منيه كے) تول سے اخذ كرئے ہوئے جواز كافتوى ديا۔ كيونكدنہ تو آئينے كى عبادت كى جاتى ہے اور نداس میں کوئی صورت چھی ہوتی ہے اور نہ بیر کفار کی مصنوعات (لین کفار کے شعائر) سے ہے۔ ہاں ا كرنماز يرصف ك دوران المضال كركات مثل ركوع وجودوقيام وتعود نظراتي مواوريد نيال كرتاب كديدات نمازے مشغول اور غافل کردیں فی تواسے آئینے کے سامنے ہرگز نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

بونبى صدرالشر بعد بدرالطر يقدمفتي محدامجرعلى اعظمى رحمة اللدتعالى عليدس جب الني فتعم كاسوال كما عمياتوآب رحمة الله تعالی نے ارشا وفر مایا کہ ،آئینہ سامنے ہوتو نماز میں کراہت نہیں ہے کہ سبب کراہت تصویراوروہ یہاں موجود نہیں۔اوراگراسے تصویر کا تھم دیں تو آئینے کارکھنا بھی مثل تصویرنا جائز ہوجائے حامانکہ بالاجماع جائز ہے۔ اور حقیقت امریہ ہے کہ وہاں تصویر ہوتی ہی نہیں بلکہ خطوط شعاعی آئینہ کی صقالت کی دجہ سے لوٹ کرچبرے پرآتے ہیں سمو یا بیخص اینے کود میکھتا ہے نہ رید کہ آئینہ میں اس کی صورت جیجی ہے۔ ( فادی امجدیدے اس ۱۸۴ مطبوعہ: مکتبدر منویہ کراچی )

امام ابل سنت مجدودين وملت امام احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن اورصدر الشريعه بدرالطريقه مفتى امجدعي اعظمي رحهما لتد تعالی کی عمارات سے بیہ بالکل واضح ہے کہ شعاعوں سے بننے والے عکوس تصویر نہیں بیں ۔ لہذائی وی اوروڈ بوللم کا جائز استنعال بھی جائز ہوا کہ ان میں نظر آنے والے پیکر بھی شعاعوں ہی پرمشمل ہوتے ہیں۔خصوصا صدر الشریعہ رحمہ الله تعالى كفتوى مدرج ذيل امورظا برجوت-

(اول) آئینے میں نظرآنے والاعکس تصویر کے علم میں نہیں بلکہ وہاں اصلاً تصویر ہی نہیں۔ ( دوم ): شعاعوں سے بننے والے پیکر کانام تصویر نہیں ہے بلکہ ملک ہے اگر چہوہ ظاہری طور پرتصویر کے ثل ای کیول

(سوم): جب شعاعوں ہے بننے والا پیکرتصویر نہیں توخواہ آئینے میں ایسا پیکرینے یا خارج آئینہ کسی اور چیزیر، وہ تصویر نہیں کیونکہ آئینے میں بننے والے پیکر سے تصویر کی نفی آئینہ کی وجہ ہے نہیں بلکہ شعاع ہونے کی وجہ ہے ہے۔ یک وجہ ہے کہ یانی پراور چیکدار شے مثلا اسٹیل اور پالش کئے ہوئے فرش پر بننے والے واضح عکس کونہ تو تصویر سمجھ جا ہے اور نہ ہی اس پرتصویر کا اطلاق کر کے اسے حرام کہا جاتا ہے بلکہ اسے آئینے کے عکس کے مثل تمجھا جاتا ہے۔

مالانکہ آئینے اوران اشیاء کے اجزائے ترکیمی کافر ق کسی ذی عقل سے ہرگز پوشیدہ بیں ہے۔ لبذا ظاہر ہوا کہ ان اشیاء میں بننے والے عکوس کونسو پر کے تھم میں صرف اس لئے نہیں داخل کیاجا تا کہ بیشعاعوں سے بنتے ہیں۔ جیسا کہ مدرالشریعہ دممہ اللہ تعالی کی عمارت سے ظاہر ہے۔ .

حضرت غزالی دوران علامہ سیدا حمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جائز دو ہولم کے جواز کے قبائل ہے۔ اور آپ علیہ
الرحمۃ نے ٹی ، دی اور مووی کے جواز پر کھی گئی کتاب کی زور دارا تدازی شامد بین فر مائی۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے نہ مرف شہزادہ محدث افظم ہند کچھوچھوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) حضرت علامہ محدمد نی میاب اشرنی مدظلہ العالیٰ کی وہ یواور ٹی وی کے شرک استعال سے متعلق تحقیق کی تقد بین فر مائی بلکہ استحقیق پراٹھیں رئیس المحققین کے شاندار لقب سے بھی نوازا۔
آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں ،

رئیس الحققین حضرت علامه سیدمحد مَدَ فی الاشر فی البیلانی دامت معالیهم علیکم السلام ورحمة الله تعالی و بر کانه-مزاج قدس؟

حضرت کامقدورگرامی شرف صدورلایا۔ یا دفر مائی کابے حد شکریہ ۔ جناب کے ارسال کردہ استفتاء وقاوی کی بونورسنا، تینوں فاوکی حضرت کی فیم وذکاء اور حقیق وجنجو کامنہ بولٹا شاہکار ہیں۔ بے فنک جناب کی ذہانت اور استغباط لائق صدستائش اور قابل محسین اور آفرین ہیں۔ آپ نے جس آسانی سے ایسے مشکل مسائل کوعام فیم انداز میں و معال کرحل فرمایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ بزرگان دین اور علاء است کے مختف اقوال کوجس عمر گی سے بیان فرمایا ہے اور جس حسن وخوبی ہے نبھایا ہے وہ آپ کی انشراح صدراور علوم عقلی اور فلی میں مہارت تامہ کامظہراتم ہے۔ خصوصا طرز استدلال اور انداز تحریر باعث دائل ہیں۔

میں ہرسہ فناویٰ میں آپ سے متعق ہوں۔خصوصاوڈ یوکیسٹ، ٹی وی اور فلم کے بارے میں جس قدرعرق ریزی سے جناب نے حقیق فرمائی ادر پھرجس خوبصورتی سے ان حقائق کی روشن میں جائز و تا جائز صورتوں میں امتیاز کرتے ہوئے فتوی قلمبند فرمایا وہ قابل تقلید ہے۔ (وڈیو، ٹی دی کا شری استعال میں ۱۰)

الممدللٰدعُڑ وَجُلَّ علماء أَبلسنّت کے اقوال سے ظاہر ہے کہ مووی فلم تصویر کے تھم میں نہیں ہے اوراز روئے شرع جائز امور کی مودی فلم دیکھناء بنانا اور بنوانا جائز ہے۔

دورحاضر میں وڈیوکامسکلہ اثناعام ہو چکاہے کہ اگر کسی بڑے اسٹور میں سامان خریدنے کیلئے جانا پڑے تووڈیو کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ ترتی یا فتہ ممالک یا جہاں پیسے کی ریل پیل ہوتی ہے دہاں توعمو ما براسٹور ہی میں وڈیو بیمرے لگے ہوتے ہیں۔

ای طرح تقریبا ہر حساس جگہ پر حفاظت (Security) کے پیش نظروڈ یو کیمرے نصب کئے جاتے ہیں۔ اور آنے

جانے والے کوئی زاویوں سے دیکھنے کے لئے ایک سے زائد وڈیو کیمرے نصب کئے جاتے ہیں۔ مرکاری تعیبات پرخصوصی انتظام کیاجا تاہے۔ یونہی ہوائی جہاز سے سفر کیاجائے تو ہوائی اڈے میں داخل ہونے سے لیکر ہوائی جہازیر بخصفے تک اورای طرح جہاز میں بیٹھنے کے بعد سے ہوائی جہاز سے انتر نے تک بلکدا سکے بعد بھی ائیر پورٹ سے نگلے تک مسلسل وڈیو کیمرے جلتے رہتے ہیں اور آ دمی کی وڈیو کھم بنتی رہتی ہے۔

یونبی زیارت حرمین شریفین کے لئے اگر بذریعہ ہوائی جہاز جایا جائے توعمو ماایٹے ملک کے ائیر بورٹ سے سے کرعرب شریف کے ائیر بورٹ سے سے کرعرب شریف کے ائیر بورٹ تک مسلسل کیمرے کی زومیں رہا پڑتا ہے۔ پھر معاملہ یہاں تک ہی نہیں رہتا ہلکہ مہرین کریمین میں داخل ہوئے کے بعدسے نگلنے تک مسلسل کیمرے کے ذریعے سے کئی اطراف سے نگاہوں میں رکھا جاتا ہے۔

آج کفار بداطواراسلیح کی جنگ کے ساتھ ساتھ ٹی وی اوروڈیو کے ذریعے سے مسلمانوں کے گھروں میں پہنچ کراسلام کے خلاف زہراگل رہے ہیں۔ معاذاللہ ہم معاذاللہ اپنے باطل دلائل کے ذریعے سے اسلام اور پنجبراسلام صلی اللہ تعالی علیہ طالہ وسلم کی بے عیب شان میں گتا خیال کررہے ہیں۔ یونجی تمام اقسام کے گراہ مذاہب نے ٹی وی اوروڈیوکوا پنے عقائد باطلہ کی تروت کا ذریعہ بنالیا ہے۔ جس کا جودل چاہے بکتا ہے۔ ان لوگوں نے مختف ٹی وی چینلز کے اور قات خریدر کھے ہیں بیکہ قادیا نیوں نے توایک عرصے سے پوراچینل شروع کیا ہوا ہے جس پروہ با قاعد گی سے روزانہ کی مختف ہے گراہ کن عقائد کا پر چارکرتے ہیں۔

اور فی زمانہ ہمارے معاشرے کا بیرحال ہے کہ ٹی وی اور وڈیونٹی نسل کی گھٹی میں پڑے ہوئے تیں۔ نی وی اور وڈیو معاشرے کے افراد کے لئے تفریح کا سامان بھی ہے اور حصول معلومات کا عمومی ذریعہ بھی ہے۔ بیر حقیقت ہے کہ بہت سے لوگ! ہے اکثر اوقات ٹی وی کے سامنے ہی گزارتے ہیں۔ لہذا جو پچھٹی دی میں دیکھتے ہیں خواہ برادیکھیں یا مجلاد کیھیں۔ اس سے متاثر ہوجاتے ہیں اور رفتہ رفتہ اسے اپنا لیتے ہیں اور تہذیب کا حصہ بجھٹے گئتے ہیں۔ ان تمام امور کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ مووی بنوانا جائز ہے۔

کتب فقہید میں اس منتم کی کی مثالیں طل جاتی ہیں کہ علاء نے حالات زبانہ کود کیھتے ہوئے رائے اتوال کوچھوڑ کرمر جوح اتوالی پر بھی فتوے دیے جیسا کہ خاتم الفقہاء علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ بفقیہ ابوالییث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے میں تین باتول کی ممانعت کا فتوی دیا تھا اوراب ان کے جواز کا فتوی دیتا ہوں۔ پہبے میں فتوی دیتا تھا کہ تعالم کے لئے جائز نہیں کہ وہ سلطان میں فتوی دیتا تھا کہ عالم کے لئے جائز نہیں کہ وہ سلطان (باوشاہ) کی صحبت اختیار کرنے اور عالم کے لئے جائز نہیں کہ وہ دیباتوں میں اجرت پر وعظ کرنے جائے۔ مگراب تعلیم قرآن کے خوف الوگوں کی حاجت کی اور دیباتیوں کہ وہ دیباتوں میں اجرت پر وعظ کرنے جائے۔ مگراب تعلیم قرآن کے ضیاع کے خوف الوگوں کی حاجت کی اور دیباتیوں کی جہالت کی وجہ سے میں نے ان سے رجوع کر لیا۔

(رسائل ابن عابدین جند اصفحه ۵۵ سبیل اکیڈی لا بور)

لیکن اس کے ساتھ اس بات کا خیال رکھنا نہا یت ضروری ہے کہ بیتھم جائز وحلال پروگر اموں کے بارے میں ہے، جیسے علائے اَبلسنت کے بیانات ، تلاوت قرآن اور نعت کی مووی اور شاوی کے موقع پر جوعور توں کی ہے پر دہ موویاں یو نہی فلموں ، ڈراموں ، گانوں ، باجوں کی موویاں بنائی جاتی ہیں وہ سب نا جائز وحرام ہیں۔ قاللہ ورسولہ اعلم عَرَّ قَجَلَّ وصی اللہ تقالی علیہ وا لہ وسلم

۲۶ شعبان۲۲ ۱۳ هیم اکتوبر ۲۰۰۵ ء ۱۳ شعبان۲۲ ۱۳ ه ۲۹ ستمبر ۲۰۰۵ ء

الجواب سيح الته كتبر البوالصالح محمدة سم القادري المخصص في الفقد الاسلامي محمد قيار من المند في الفقد الاسلامي محمد قبل رض العط رى المند في

(1691) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُما، قَالَ: وَعَدَ رَسُولَ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ اَن يَّأْتِيهُ، فَرَاثَ عَلَيْهِ حَثْى اللهَ تَنْ عَلى رَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ فَلَقِيهُ جِبْرِيْلُ فَشَكَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدُخُلُ بَيْتًا فِيْهِ جَبْرِيْلُ فَشَكَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدُخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كُلُبُ وَلَا صُورَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِئُي. وَافَ : أَبُطَا، میں کتا یا تصویر ہو۔ ( بغاری ) دائ : ثامثلثہ کے ساتھاں کامطلب ہے دیر کردی۔

وَهُوَ بِالثَّاءُ الْهُفَلُقَةِ.

تخريج حديث صبح مسلم، بأب لاتنهل البلائكة بيتا فيه كلب ولاصورة جلد 6. ص 155، رقم 5633 سنن ابوداؤد بأب في الصور، جلد 4، صفحه 121، رقم 4159 اتحاف الخيرة البهرة للبوصيري، كتأب الادب، جلد 6، صفحه 91، رقم 5409 مجمع الزوائد للهيمي، بأب ماجاء في الكلاب، جلد 4، صفحه 6111 صبح مخارى، بأب شهودا البلائكة بدوا، جلد 4، صفحه 1470 و 3780

شرح حدیث: امام ابل سنت الشاه احدر ضاخان علیه رحمة الرحمن فناوی رضویه بیس فرمات بیں: صحیح بخاری شریف بیس حضر بت عبدالله بن عباس رضی الله بتعالی عنهما ہے:

ود و سواع ویغوث ویعوی و نسم اسهاء رجال صالحین من قوم نوح قلها هلکوا اونی الشیطن ال قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا و سبوها باسماهم فقعلوا قلم تعبد حتی اذا هلك اولئك و تنسخ العلم عبدت هذا مختصرات

( صحیح ابخاری کمّاب التنبیر باب درّادسوا عاال کن تندیک کتب خانه کرایی ۲/۲ ۲ ) ۲ C)

ود ، سواع ، یغوت ، یعوق اور نسر حضرت نوح علیه السلام کی توم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب وہ نوت ہو گئے۔
تو شیطان نے ان کے دلوں ہیں ہے وسوسہ ڈ الا کہ جبال وہ جیٹے تنے وہاں ان کی مجالس میں ان کے بت
نصب کرواوران کے نام لیا کرو ، تو وہ ایسا ہی کرنے گئے ، پھراس دور ہیں تو ان کی عبادت نہیں ہوئی مگر جب وہ
لوگ ہلاک ہو گئے اور علم مث گیا سابق لوگوں کے بارے میں جہالت کا پر دہ چھا گیا تو رفتہ رفتہ ان مجسموں ک
عب دت و پرستش شروع ہوگئی ، میدھدیث کے خضرالفاظ ہیں۔

ہاایں ہمداگر وساوس وہواجس سے سکین نہ پائیس توا حادیث میجے صریحہ سے خاص تصاویر معظمین کاجزئیہ لیجئے۔ حدیث ۲۲: سجے بخاری ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی التد تعالٰی عنہما ہے ہے:

انه قال دخل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم البيت فوجد فيه صورة ابراهيم وصورة مريم عليها الصلوة والسلام فقال صلى الله تعالى عليه وسلم امالهم فقد سبعوا ان الهلئكة لا تدخل بيتا فيه صورة الحديث هذا لفظه في الانبياء وفيه ايضا ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لها رأى الصور في البيت لم يدخل حتى امربها فه حيت الحديث، وفي الهغازى فأخرج صورة ابراهيم واسمعيل عليهما الصلوة والسلام الحديث هذاه كلها روايات البخارى وذكر ابن هشام في سيرته قال وحدثنى بعض اهل العلم ان دسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم دخل انبيت يوم الفتح فرأى فيه صور الهلئكة وغيرهم في اى ابراهيم عليه الصلوة والسلام صور افن كر الحديث ال النقال عليه صور الهلئكة وغيرهم في اى ابراهيم عليه الصلوة والسلام مصور افن كر الحديث ال ان قال علم امريتان الصور كلها فطهست الله النقال على المريتان الصور كلها فطهست الله النقال عليه الصرية المريتان الصور كلها فطهست الله النقال على المريتان الصور كلها فطهست الله المريتان المريتان الصور كلها فطهست الله المريتان المريتان الصور كلها فطهست الله العلم المريتان المري

ان احادیث کا حاصل میہ بے کہ درسول اللہ تعالی علیہ وسلم روز فتح مکہ کھیہ معظمہ کے اندر تشریف فرہ ہوئے اس میں حضرت ابراہیم وحفرت اسمعیل وحضرت مریم و ملائکہ کرام علیم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظریزیں ہے تھے پیکر دار سیحونتش دیوار، حضور اقدس سلی اللہ تعلیہ وسلم ویسے ہی بلٹ آئے اور فرما یا خبر دار رہو پیشک ان بنانے والوں کے کان سیک بھی مید بات پہنی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہیں ملائکہ رحمت نہیں جاتے ، پیر حکم فر ، یا کہ جتی تصویر میں منتوش تھیں سب منادی گئیں اور جتی تھی سب با برنکال دی گئیں آخیں بھی حضرت سید نا ابرا بیم خلیل اللہ وحصرت سید نا ابرا بیم خلیل اللہ وحصرت سید نا ابرا بیم خلیل اللہ وحصرت سید نا ابرا نیم خلیل اللہ وحصرت سید نا ابرا نیم خلیل اللہ وحصرت سید نا محتل ذیج اللہ صلی المدتون علیہ وارک وعلیما و بارک وسلم کی تصویر میں بھی با بران کی گئیں جب تک کو بر معظم سب سمتال ذیج اللہ صلی المدتون کی علیہ وارک وسلم کی تصویر میں بھی با بران کی گئیں جب تک کو بر معظم سب سے میں دیک کو برمنظ میں اللہ میں اللہ میں میں اللہ میں میں الدرت یا کہ میں اللہ میں اللہ میں کا میں میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں کہ میں اللہ کے قدم اگرم سے اسے شرف نہ بخشار فرد ہو گیا حضور پر نور حلی اللہ تو اللہ میں وارٹ میں اللہ میں اللہ

صدیث ۲۳: مندامام احمد میں جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنبما ہے:

قال كان في الكعبة صور فامر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عبرين الخماب ان يهجوه فبل عبر رضى الله تعالى عنه ثوبا ومحاها به فد خنها صلى الله تعالى عليه وسلم وما فيها منها شيئ المهدون الله تعالى عنه ثوبا ومحاها به فدختها صلى الله تعالى الله تعالى الله تعالى عديثه عند الامام الواقدى وكان عبر قد ترث صورة ابراهيم فلها دخل صلى الله تعالى عليه وسلم راها فقال ياعبر الم آمرك ان لاتدع فيها صورة ثم راى صورة مربم فقال امحواما

فیها من العبور قاتل الله قوما یعبورون ما لایفلقون اید هذا مختصرا - (ایمنداند بن مبل ازمند بابر بن النتها من العبورون الله قوما یعبورون ما لایفلقون اید هذا موسد العلی برات ۱۹۲۲) مین النتها من المدتها موسد العلی برات ۱۹۲۲) مین النتها معارت جابر نے فرما یا ایام جالجیت مین کعبهشریف کے اندرتصویری تھیں، حضورصلی الله تعالی عنه نے سید حضرت عمرض الله تعالی عنه فی الله تعالی عنه نے سید کی مناویا که تصویری نقوش مناویا که برخیرے کے ماتھا ان نقوش کومناویا اس کے بعد صفورا قدم صلی الله تعالی علیه وسلم کعبهشریف میں وافل ہوئے تو وہال کوئی تصویری نقش موجوون تھا، اس مند میں امام واقدی کا بیاضافہ بھی ہے کہ حضرت عمرض الله تعالی علیه الله تعالی علیہ الله تعالی علیه و سلم دیا ، الکعید فام ان فاته تعد ساء ای دن فعدا ، مدا ، الله مدان الله تعالی عدم الله تعالی مدان عدم الله و سلم دیا ، الکعید فام ان فاته تعد ساء ای دن فعدا ، مدا ، الله ب

ان النبى صنى الله تعالى عليه وسلم دخل الكعبة فامرن فاتيته بماء في دلو فجعل يبل الثوب ويضرب به عنى الصور و يقول قاتل الله قوم ايصورون ما لايخلقون - (خي الإرى بحور مرين ثهركاب الغان)

مصطفی البالمعره / ۷۵) (المصنف لا بن ابی عدیه کتاب العقید مدیث ۵۲۱۵ و کتاب ولفازی مدیث ۱۸۷۵ می المی و المی مصطفی البالمعرم المی علیه وسلم کعب شریف میس واضل جوئة و جھے تھم فر ما یا تو میں پانی کا ڈول بھر کر لای آپ خود بنفس نفیس اس پانی سے کپڑا ترکر نے بلکے پھران تصویروں پر وہ بھیگا جوا کپڑا درگڑتے ہوئے فر مانے لگے اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو ہلاک کرے جوالی چیزوں کی تصویر شمی کرتے ہیں جینیں وہ پیدائیس کرسکتے۔ تعالٰی ایسے لوگوں کو ہلاک کرے جوالی چیزوں کی تصویر شمی کرتے ہیں جینیں وہ پیدائیس کرسکتے۔ مدیدے مدیدے میں اللہ تعالٰی عنہما سے داوی:

أن المسلمين تجرد وافي الازبروائية والدلاء وارتجزوا على زمزم يغسلون الكعبة ظهرها وبطنها فلم يدعوا اثرامن المشركين الامحولا اوغسلولا

(المعسن لا بن الي شيه كمّاب المفازي حديث ٢٥ ١٨ ١١٥ رة القرآن كرا جي ١٦٠ / ٩٥٠)

( اس ونت ) مسلمانوں نے اپنی اپنی چاوریں اتاریں اور ڈول بیں آب زمزم بھر بھر کر لعبہ شریف کواندرون و بیرون نے نوب دھونے کے چنا نیجہ شرکیین کے تمام نشانات شرک وقوا الے اور مناوی ۔۔

ه سل ان ان دین کامیری که کونیویس جوانه و پرینخیس نینورا قدی سلی الله نظانی ملیه وسلم نے امیر کمونیمن ممر فاروق اعظم رئنی الله نظالی عنه کونکم فریایا که آخیس مثاد و برمررشی الله تغالی عنداور دیکرسجا به کرام چاوری ا تارا تاریرا متثال حکم اقدی میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کرآتے اور کعبہ کواندریا ہرسے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کرتھویری منائی جاتیں، یہاں تک کہ وہ مشرکول کے آثار سب وحوکر منادئے، جب حضورا قدی صلی اللہ تھ ٹی عدید سلم نے خبری ک اب کوئی نشان باتی ندرہا اس وقت اندر روئق افر وزہوئے، اتفاق سے بعض تصاویر خشل تصویر ابرا ہیم خیل اللہ عدید اصلوق والسلام کا نشان رہ گیا تھا، بھر نظر فر مائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف ندر ھل تھی حضور پر نور صبی اللہ تعالی علیہ وہلم نے اس مہ بن زیدرضی اللہ تعالی عندسے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کیڑ اتر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فر مائی اور ارشاد فر ما یا: اللہ کی ماران تصویر بنانے والوں پر۔

فتح البارى شرح سيح بخارى ميس ب:

فى حديث اسامة انه صلى الله تعالى عله وسلم دخل الكعبة نرأى صورة ابراهيم فدعا بماء فجعل يمحوها وهوم حمول على انه بقية تخفى على من محاها اولا ..

( في البادن كتاب المغازى باب ابن دكز النبي ملى الله تعانى عليه دملم الراية بيم الفتح مصطفى البابي معر ٩ / ٢٨٠ )

حضرت اسامه کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو پچھے تصاور کا می تصاویر ائمٹی دیکھ کرپائی منگوا یا اور انھیں اپنے دست اقدی سے خود مثانے گئے، یہ حدیث اس پرمحمول ہے کہ بعض تصویروں کے پچھے نشانات باتی رہ گئے تھے جنھیں پہلی دفعہ مثانے والاندد کھے سکا، (توحضور صبی، نتہ تعالی علیہ وسلم نے دویارہ انھیں مثاویا)

حدیث ٢٦: صحیحین میں ام الموسین عائشه صدیقدرضی الله تعالی عنها ہے :

لها اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها مارية وكانت ام سلمة وامر حبيبة اتتأارض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها فرفع رأسه فقال اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنواعلى قبرة مسجدا ثم صور وافيه تلك الصور اولئك شرار خلق الله ـ (سي ابن ركر ترب الصادة باب المساور في المبيدة قد يكي كتب فارترا بي المرادي تاب المحارب المردى التربي عن ركب و ركر بي المساور المراب المردى المراب المردى القر قد ي كتب فارترا بي المداور المراب المردى المردى كتب فارترا في المراب المراب المردى المراب المردى المردى المردى كتب فارترا في المراب المردى المراب المردى المراب المردى المراب المردى ا

حضوراً قدس من الله تعانی علیه وسلم مے مرض میں بعض از دائ مطبرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المونین ام سلمہ وام المونین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہوآئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا بحضورا قدس ملی الله تعانی علیہ وسلم نے سراٹھا کرفر مایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ ہی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کراس میں تبریکا اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین ختی ہیں۔

فى المرقاة الرجل الصالح اى من نبى او ولى تلك الصور اى صور الصلحاء تذكيرا بهم وترغيبا فى المرقاة الرجل الصالح ال من نبى او ولى تلك الصور اى صور الصلحاء تذكيرا بهم وترغيبا فى العبادة لاجلهم الخر (مرقاة الفاتح كتاب اللهاس باب الصاوير النعل الثالث كمترجيبيد كوئد ١٨٨/٨)

مرقاۃ (ازمحدث علی قاری) میں ہے مردصالے بینی وہ نبی یا ولی فوت ہوجا تا اس کی تصادیر بناتے اور لاکا یا کرتے سے ان کی تصادیر بناتے اور لاکا یا کرتے ہے ان کی یادگاراور ان کی وجہ سے عمادت میں رغبت دلانے کے لئے اللے۔

صدیت ۲2: امام بخاری کتاب الصلوة جامع سیح بین تعلیقا بلاقصداور عبدالرزاق وابوبکر بن انی شیبه این اسیده مصنف اور بیبیق سنن میں اسلم مولی امیر الموسین عمرضی الله تعالی عنه سے موصولا مع القصدراوی جب امیر الموسین ملک شام کوتشریف لیے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے میں چا ہتا ہوں حضور قدم رنج فر ، کی کہ بمچھموں میں میری عزت ہوا میر الموسین نے فر مایا:

انا لان على كنائسكم من اجل الصور التي قيها - (المصنف لعبدالرزاق باب التماثيل دماجا وزيره به ١٩٣٨ المكتب الان على بيروت ١٠ / ٣٩٧) (سيح البخارى كماب العسلاة باب الصلاد في البيعة قد يمى كتب فاندكرا چي الم ١٢٢) مهم ال كنيسول مين بين جائيج من مين مينصوير مين بيوتي بين - (فقادي رضوي ١٦٢ جي ١٣٣٣)

(1692) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُا، قَالَتْ: وَاعَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سَاعَةٍ آنُ يَأْتِيهُ، فَجَائَتُ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ السَّلامُ، فِي سَاعَةٍ آنُ يَأْتِيهُ، فَجَائَتُ يَلِكُ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ! قَالَتْ: وَكَانَ بِيهِ عَصًا، يَلِكُ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ! قَالَتْ: وَكَانَ بِيهِ عَصًا، فَطَرَحَهَا مِنْ يَبِهِ وَهُو يَقُولُ: "مَا يُخْلِفُ اللهُ وَعُلَهُ وَعُلَهُ وَكُلُهُ وَكُلُهُ وَعُلَهُ وَعُلُهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ مَا كَرَيْتُ بِهِ فَأَمْرَ بِهِ فَأَخْوِجَ فَهَاكُ وَلَمْ تَأْتِنَى فَقَالَ: "مَا عُلُهُ وَعُلُهُ وَلَكُو مَا لَكُلُهُ وَعُلُهُ وَعُلُهُ وَلَهُ مَلْهُ وَعُلُهُ وَلَكُو وَلَهُ مُلْهُ وَلَهُ مَا لَهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَكُمْ تَأْتِنَى فَقَالَ: وَعُلُهُ وَلَهُ مُسْلِمُ وَكُلُ وَقُلُهُ وَلَا صُورَةً وَ رَوَاهُ مُسْلِمُ وَلَكُ مُلْكُ وَلَهُ مُسْلِمُ وَلَا مُؤْرَةً وَالْا مُورَةً وَالْا مُسْلِمُ وَلَا مُؤْرَةً وَالْا مُورَةً وَالْا مُسْلِمُ وَلَا مُؤْرَةً وَالْمُورَةً وَالْا مُؤْرَةً وَالْا مُؤْرَةً وَالْا مُورَةً وَالْمُ مُسْلِمُ وَلَا مُؤْرَةً وَالْعُلُهُ وَلَا مُؤْرَةً وَالْعُمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا مُؤْرَةً وَالْمُورَةً وَالْمُ مُسْلِمُ وَلَا مُؤْرَةً وَالْمُؤْرِةً وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا مُؤْرَةً وَالْعُولُ اللّهُ وَلَا مُؤْرِقًا لَا لَا لَا كُلُهُ وَلَا مُؤْرِقًا لَا لَا لَا عُلُهُ مُسْلِمً وَلَا مُؤْرِقًا لَا تَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا مُؤْرَةً وَاللّهُ وَلَا مُؤْرِقًا لَا لَا عُلُهُ اللّهُ عَلَيْهِ السَلّمُ اللّهُ عَلَهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ السَلّمُ اللهُ عَلَيْهِ السَلّمُ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَهُ اللهُ اللّهُ عَلَهُ اللّهُ اللهُ عَلَهُ اللهُ اللّهُ عَلَهُ اللهُ اللّهُ عَلَهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ

حضرت عائشہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ سے جریل امین علیہ السلام نے ایک وقت پرآنے کا وعده كيا جب وه وقت آيا تو جبريل امين نه آئے۔أم المونین كہتى ہیں كرآب كے ہاتھ میں عصاتحا آب نے ميفر ماتے ہوئے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا کداللہ اور اس کے فرشتے وعدہ خلافی نہیں کرتے پھرآ پ متوجہ ہوئے تو کتے کا ایک بچہ چاریائی کے پیچے تھا۔ آپ نے فرہ یا : پیہ ستناكب واخل مواثيل نے عرض كيا: الله كى تشم مجھے نہیں پتا آپ نے اس کے بارے میں تھم دیا تو اس کو وہاں سے نکالا کمیا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تو رسول الله ﷺ نے فر مایا :تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا میں تمہارے انتظاریں میشار ہااورتم ندآ ئے تو انہوں نے کہ كه مجھے اس كتے نے رو كے ركھا جو آ ب كے تھر ميں تھا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا پو\_(مسلم)

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب لاتدخل البلائكة بيتا فيه كلب ولاصورة جلد، 6، ص 155. رقم 5634 سنل ابوداؤد

باب في الصور جلد4.صفحه 123.رقم 4160مستن أبي يعلى مسلدعائشه رضى الله عنها. جلد8.ص7 رقم 4508 جامع الاصول في احاديث الرسول، كراهية الصور والستور. جلن4،ص815.رقم 2973

شرح حدیث ناماً م ایل منت الشاه احمد رضاخان علیه رحمة الرحمن فرآوی رضویه میں فرماتے ہیں : کتا پالنا حرام ہے ،جس گھر میں کتا ہواس گھر میں رحمت کا فرشتہ ہیں آتا ،روز اس شخص کی نیکیاں تھٹتی ہیں ۔ رسول الله صلی الله تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں : لات دخل الملٹ کے بیتنا فیدہ کلب د لاصور ۃ۔

روالااحمد والشيخان والترمتي والنسائي واين ماجة عن إي طلحة رضي الله تعالى عنهما

( سیح ایخاری کتاب بدءاکنق ا /۵۸ موکتاب المغازی ۵۷۰/۲ دیج مسلم کتاب اللهاس۲ /۴۰۰) (جامع التر زی ابوب الب ۱۰۳/۳ وسنن النسائی ابواب الصید ۲ /۱۹۳۳)

فرضتے نہیں آتے اس گھر میں جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (امام بخاری مسلم ،احمد ، نزیذی ،نسائی اورا بن ماجہ نے اس کوحضرت ابوطلحہ رضی اللہ تغالٰی عنہما کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔) اس کوحضرت ابوطلحہ رضی اللہ تغالٰی عنہما کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تغالٰی علیہ وسلم:

من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة اوضاریا نقص من عدله کل یومرقیراطان روا احددوالشیخان والترمذی والنسائی عن ابن عدر رضی الله تعالی عنها را میج بناری تاب الذباع ۲ /۸۲۳ و میج سنم تاب الساتات ۲/۱۲) (جائ الترندی ابرا با اسیدا /۱۸۰ و تن ابن عدر رضی الله تعالی عنها را میده ما الترن ترا ۲ / ۲۰ (سنده ما مهری خبل می الترن ترا ۲ / ۲۰ (سنده ما مهری خبل می الترن ترا الله ورسول جو کتابی ساخ می کتا یا شکاری، روز اس کی نیکیول سے دوقیراط کم جول (ان قیزاطول کی مقدارالله ورسول جائے جل جل له رصلی الله تعالی علیدوسلم) (امام احمد، بخاری مسلم میزندی اورنسائی نے حضرت عبدالتدابن عمرضی الله تعالی علیدوسلم) (امام احمد، بخاری مسلم میزندی اورنسائی نے حضرت عبدالتدابن عمرضی الله تعالی علیدوسلم) وروایت کیا ہے۔)

توصرف دونتم کے کئے اجازت میں رہا یک شکاری جے کھانے یا دواوغیرہ منافع سیحد کے لئے شکار کی جا جت ہو،

ندشکارتفری کہ وہ خود حرام ہے، دوسراوہ کتا جو گلے یا بھیتی یا گھر کی تفاظت کے لئے پالا جائے اور تفاظت کی ہجی حاجت ہو،

در نداگر مکان میں پچھ نہیں کہ چور لیس یا مکان محفوظ جگہ ہے کہ چور کا اندیشنیوں، غرض جہاں میا ہے دل سے خوب جاتا ہو

کر تفاظت کا بہ نہ ہے اصل میں کئے کا شوق ہے وہاں جا بڑتیوں، آخر آس پائس کے گھروالے بھی اپنی تھاظت ضروری بجھے

بیں اگر ہے کتے کے تفاظت نہ ہوتی تو وہ بھی پالے ، خلاصہ یہ کہ اللہ تعالٰی کے تھم میں حیار نہ نداکا لے کہ وہ دلوں کی بات جانے

والا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلٰم! (نآدی رضویہ ج ۲۲ میں ۱۹۵۸)

حضرت الوالهيّاج حبان بن حصين وللله فرمات المالهيّان عبان بن حصين وللله فرمات الله كالم المحصة حضرت على ابن افي حالب ولله المالة فرمايا: كي من مجصة من من كام كي ليه مجصة من كام كي ليه مجصة المن كام كي ليه مجتبة المن كل كي المن المن كل المن كل المن المن كل المن كل المن المن كل المن كل

(1693) وَعَنْ آبِ الْهَيَّاجِ حَيَّانَ بِن حُصَيْنٍ. قَالَ: قَالَ لِيُ عَلَّى بُنُ آبِي طَالِبٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ: ٱلَّا لَيْعَفُك عَلَى مَا بَعَقَنِىُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ لَيْعَفُك عَلَى مَا بَعَقَنِىُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تخريج حلىيث : صيح مسلم، بأب الامر بتسوية القبر، جلد 3، صفحه 61، رقم 2287 السان الصغرى للبيهتي، بأب اسنة لى سن البيت من قبل رجل القبر، جلد 1، ص 348، رقم 1137 البستدوك للحاكم، كتاب الجنائز، جلد 1، صفحه 524، رقم 1366 جامع الاصول في احاديث الرسول، كراهية الصور والتسور، جلد 4، ص 816، رقم 2975 سان أبي داؤد بأب في تسوية القبر، جلد 3، صفحه 207، رقم 3220

شرح حديث عليم الأمّنة حضرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة الحنّان اس بارے من لكھتے ہيں:

آپ کا نام حیان ابن حصین ہے، کنیت ابوالبتاج ہے، قبیلہ بنی اسد سے ہیں، حضرت عمار ابن یا سر کے کا تب شھے، تابعی ہیں اور منصورا بن حیان مشہور تابعی کے والد ہیں۔

یعن جس کام کے لیے مجھے نبی ملی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اس کام کے لیے بیس تہمیں بھیجنا ہوں انصویروں اور مجسموں کومٹ نا اور او ٹجی قبروں کو گرا کرز مین کے ہموار کر دین**ا۔ خیال رہے کہ** یہاں قبر دں سے یہود ونصاری کی قبریں مراد ہیں نہ کہ مسلمانوں کی چندوجہ سے: ایک بیر کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں صحابہ کرام کی قبریں او تجی کیسے بن تنئیں جنہیں مٹانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کوعلی کو بھیجا کیونکہ ان بزرگوں کا کفن وفن حضور صبی اللہ علیہ وسم کی موجودگی میں اور آپ کی اجازت سے ہوتا تھا۔ دوسرے بیر کہ قبر کوفوٹو وجسمہ سے کیا نسبت ہمسلمانوں کی قبروں پر نہ فوٹو ہوتے ہیں ندمجسمہ، ہاں عیسائیوں کی قبریں بہت او نجی بھی ہوتی ہیں اور ان پرمیت کا مجسمہ یا فوٹو بھی ہوتا ہے۔ تیسرے بیہ کہمسلم ن کی قبرز مین کے برابرنہیں کی جاسکتی بلکہ وہ ایک بالشت یا ایک ہاتھ او ٹچی رکھی جائے گی اوریباں برابر کر دینے کا تھم ہے۔چوشتھے مید کہ اس کی تائید بخاری شریف کی اس حدیث ہے ہوتی ہے جومسجد نبوی کی تعمیر کے باب میں ہے کہ حضور صلی الله علیه وسلم نے مشرکین کی قبریں اکھیڑنے کا تھم دیا تو اکھیڑ دی گئیں اس کام کے لیئے علی مرتضی مامور ہوئے تے۔ یا نچویں مید کمنٹ الباری شرح بخاری میں اس حدیث پرعنوان قائم کیا کہ کیامشرکین جاہلیت کی قبریں اکھیڑی جاسکتی ہیں بینی ان کے علاوہ نبیوں اور ان کے بعین کی نہیں کیونکہ ان کی قبریں اکھیڑنے میں ان کی تو ہین ہے۔ چھٹے ریہ کہ اس فتح الباری میں تھوڑی دور ج کرفر ما یا حدیث سے معلوم ہوا کہ مملوکہ مقیرے میں تصرف جائز ہے اور پرانی قبریں اکھیڑ دیز جائز ہیں بشرطیکہ دوقبریں حرمت والی نہ ہوں۔ساتویں میہ کہ مسلمان کی او ٹجی قبر بنانامنع ہے لیکن اگر بن گنی ہے تو اے گرانا نہ جائز کہ س میں قبراورصاحب قبر کی اہانت ہے۔جب مسلمان کی قبر سے تکیہ لگانا ،اس پر چانا پھرنامنع ہے تو اس پر بھی ؤڑے چیا ; کب جائز ہوگا جیسے چھوٹے سائز کے قرآن شریف وحمائلیں چھا پنامنع ہے لیکن اگر حصب جکے ہوں یو انہیں جلا ; . حرام۔ آٹھویں بیر کہ بنی رک کتاب البحنا ئز باب الجرید علی القبر میں تعلیقاً ہے حضرت خارجہ فریائے کہ ہم زیانہ عثانی میں تھے ، در ہم سے بڑ، بہر دروہ تھا جوعثمان ابن مظعون کی قبر کو پھلا نگ جاتا۔معلوم ہوا کہ وہ قبراتنی او نچی بنائی گئی تھی جسے پھلانگناد شوار

تمااوریہ قبر حضورا نورسلی الشعلیہ وسلم نے خود بنائی تھی۔ نویں ہیک امھی مشکوۃ شریف میں حدیث آئے گی کہ نمی سلی الشعلیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن مظعون کی قبر کے سرمانے کی طرف ایک اونچا بتھر نگایا جس کی شرح حضرت خارجہ کی حدیث نے کردک کہ وہ اتنا و نیچا تھا جے بچھلانگنا و شوارتھا۔ بہر حال اگر یہاں مسلمانوں کی قبرین مراد بموں تو بہت احادیث کے خلاف ہوگی اور اس میں ایک مشکلات پیدا ہوں گی جو کل نہ ہو کیس گی۔ افسوں نجد بوں نے اس حدیث کو آثر بنا کر حریث طبیعین میں سحابہ کبار، ابل بیت اطہار کی قبروں کو تو گرایا گرای علاقہ میں امریکن تیل کمپنی جس کا تھی دیوں نے امریکہ کو طبیعین میں سحابہ کبار، ابل بیت اطہار کی قبروں کو تو گرایا گرای علاقہ میں امریکن تیل کمپنی جس کا تھی ان پڑمل نہ کیا گیا ۔ مسلمانوں کی قبروں پر بیتم کیا گیا۔ (مزا ڈالنانچ، جو س 19)

163- مَابُ تَعُرِيُمِ اِثِّغَاذِ الْكُلْبِ الْكُلْبِ الْكُلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ الْكِلْبِ الْكِلْبِ الْكِلْبِ الْكِلْبِ الْكِلْبِ الْمُنْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الْمُنْ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ ال

(1694) عَنِ ابْنِ عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ اقْتَنَى كُلُبُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ اقْتَنَى كُلُبُ اللهُ عَلَيْهِ مَيْدٍ اوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ الْجَرِيْ كُلُّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ. مُتَفَقَى يَنْقُصُ مِنْ آجُرِيْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ. مُتَفَقَى عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ: "قِيْرَاطُ".

حضرت ابن عمر علی سنے دوایت ہے کہ میں نے دروای ہے کہ میں نے دروای اللہ کی کوفر ماتے ہوئے سنا جس نے شکاریا جاتوروں کی رکھوالی کے بغیر کتا بالا اس کے تواب سے دوزان دو قیراط تواب کم کرلیا جاتا ہے۔ (منت طیہ) ایک دوایت میں ایک قیراط کا ذکر ہے۔

تخريج حليث عبد بخارى بأب من اقتنى كلياليس يكلب صيدا وما شية، جلن 5. ص 208 رقم 5164 حيج مسلير. بأب الامر بقتل الكلاب وبيان تسعه وبيان تحريد اقتناعها، جلن 5. ص 36. رقم 4106 السنن الكيزى للبرهق، بأب ماجاء فها يمل اقتناوه من الكلاب، جلن 6. صفحه 9. رقم 1350 سنن النسائي بأب صفة الكلاب التي أمر بقتلها، جلن 7. صفحه 185، رقم 4280 مسند أبي بعن. ميرن عبد الله بن عمر ، جلن 10. صفحه 5836، رقم 5836 مسند أبي بعن. ميرن عبد الله بن عمر ، جلن 10. صفحه 5836، رقم 5836

مرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحتان ال عديث كتحت لكصة إلى:

یعنی جانوروں کی حفاظت ماشکار کے لیے کتا پالنا بالکل درست ہے جس سے کوئی بُرا اوْرُنیس پِژا۔ ضار اممل میں ضاری تھا، ی تخفیف کر کے گرادی گئی تھی، ضاری بناہے ضوی سے جمعنی بھڑ کا ناضاری جمعنی شکار کو بھڑ کانے والا کتا یعنی شکاری کتا۔

عمل سے مراد نیک اندال کا ثواب ہے نہ کہ اصل عمل کیونکہ فد بہب اٹل سنت سیہ کہ کی گناہ کی وجہ سے نیکی برب ونہیں بوتی نیکی سے مراد نیک اندال کا ثواب ہے نہ کہ اصل کا تاریخ ہیں۔ مطلب سے کہ نیکیوں کا جوثواب کتا نہ پالنے والے کو ماتا ہے وہ کتا ہے وہ کے ایسے کے نے درخت کے فرضے تھر میں نہیں آتے بیااس لیے کو ماتا ہے وہ کہ کے دایے کتے ہے درخت کے فرضے تھر میں نہیں آتے بیااس لیے کہ کتے والے گھر کے برتن اور کیڑے مشکوک ہوتے ہیں کہ می کتا ہے جیزیں کہ میں کتا ہے جیزیں

چاٹ لیتا ہے گھر والوں کو خبر نہیں ہوتی لہذا جتن یقین پاکی وطہارت بغیر کتے والے گھر میں ہوتی ہے ایسی طہارت کتے والے گھر میں نہوتی ہے تی اُن تَحْبَطَ اَعْہٰدُکُمْ وَ گھر میں نہیں ہوتی ہے تی اَنْ تَحْبَطَ اَعْہٰدُکُمْ وَ گھر میں نہیں ہوتی ہے تی اَنْ تَحْبَطَ اَعْہٰدُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ مَر مَن ہوں ہے نیکیاں بھی نہیں شتیں وہ صرف کفر ہے ٹی ہیں، رب تعالٰی فرما تا ہے: إِنَّ الْحَسَنٰتِ مُنْ السَّیّاتِ۔ قیراط ایک خاص وزن کا نام ہے، یہال قیراط فرما نا سمجھانے کے لیے ہے ورند تو اب اعمال یہاں کے باٹوں سے نہیں تولا جاتا۔ (بڑا ڈالمناجِح، ج۵م) ۱۹۹)

حضرت ابوہریرہ کی سے روایت ہے رسول اللہ کے خرایا: جس نے کتا پالا اس کے خمل سے روزاندایک قیراط کم ہوتا ہے۔البتہ جیتی اور رکھوالی کا ک مشتنی ہے۔ (متنق علیہ) اور مسلم کی روایت بوں ہے کہ جس نے کتا پالا جو نہ شکار کے لیے تھانہ جو نوروں اور زبین کی رکھوالی کے لیے تھانہ جو نوروں اور زبین کی رکھوالی کے لیے تھا تو ایسے شخص کے اجرو تو اب میں دوزانہ دو قیراط کم ہوتے جا کیں سے۔

تخريج حايدة: صفحه 38، رقم 115 السان الكيزى للبيهة، بأب ماجاء فيما يحل اقتناؤه من الكلاب، جلد 8، صفحه 103، رقم 2322 صبح مسلم، بأب الامر بقتل الكلاب، جلد 5، صفحه 10، رقم الكلاب، جلد 8، صفحه 10، رقم 1353 سنال، بأب الرفعة في امساك الكلاب الصيد، جلد 7، ص 188، رقم 4286 صبح ابن حيان، بأب قتل الحيوان جلد 12، صفحه 469، رقم 4695 مرح ابن حيان، بأب قتل الحيوان جلد 12. صفحه 469، رقم 5652 مرح ابن حيان، بأب قتل الحيوان جلد 12.

مُثرِح حديث : حَبِيمُ الْأُمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كے تحت لكھتے ہيں :

اس صدیت میں جی ہاڑی کے کئے کا اضافہ ہے لین کھیٹ کی حفاظت کے لیے کتا پالنا بھی جرز ہے اس طرح ہاغ کی ہوگ حفاظت بھی ہے اور گھر کی حفاظت بھی ۔ خیال رہے کہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ میں بلاضرورت کتے پالنے پر ووقیراط کی کی ہوگ اور کسی جگہ ایک قیراط کی کہ ہے ہے۔ نیاوہ اور کسی جگہ ایک قیراط کی کہ ہے ہے۔ نیاوہ تکیف شہر میں ہوتی ہے، یا اولا دوقیراط کی کی کا قانون تھا پھرا دکام نرم ہونے پر ایک قیراط کی کی رہ گئی ، غرضیکہ بیرحدیث کر شدود قیراط والی حدیث کے خلاف نہیں۔ (مرقات) گراخت اللمعات نے فرایا کہ افتاء اور ہے اتخاذ پھے اور ، اقتناء میں دوقیراط کی مور کے انتخاذ ہے خلاف نہیں۔ (مرقات) گراخت اللمعات نے فرایا کہ افتاء اور ہے اتخاذ پھے الرائی میں ایک تیراط کی مور کے اتفاذ میں ایک قیراط ، مجب نے گراہے پالنا اس اسی میں مور کے اتخاذ میں ایک قیراط ، مجب نے گراہ ہے اسی میں میں ایک قیراط ، مجب نے گراہ ہے اور نہیں ایک قیراط ، مجب نے گراہ ہے کہ اور نہیں۔ (مرنا انال سے ماتھ بھانا ساتھ کھانا نا اقتناء ہے گراہے پالنا اس سے محبت نہ کرنا اسی سے معبت نہ کرنا اسی سے معبت نہ کرنا اسی سے معبت نہ کرنا اسی سے ساتھ نے کہ کہ کے اور کا اصافی میں میں میں میں سے محبت نہ کرنا اسی سے میں میں سے محبت نہ کرنا اسی سے معبت نہ کرنا اسی سے معبت نہ کرنا اسی سے معبت نہ کرنا اسی سے میں میں سے میں سے میں سے میں میں سے میا سے میں سے

اونٹ وغیرہ جانوروں کے گلے میں گھنٹی لٹکانے کی کراہت اور سفر میں کتے 164-بَابُ كَرَاهِيَةِ تَعَلَيقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيْرِ وَغَيْرِهِ مِنْ النَّوَآبِ وَكَرَاهِيَةِ اور گھنٹی کوسماتھ رکھنا مکروہ ہے
حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: قرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں
ہوتے جن میں کتا یا گھنٹی ہو۔ (مسلم)

السُتِصُحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ (1696) عَن آئِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصْحَبُ الْهلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كُلُبُ أَوْ جَرَسٌ". رَوَاهُ

> ر ر و مسلم.

شرح حديث: حكيم المامت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنان ال حديث كتحت لكهة إلى:

یہاں ساتھیوں سے مرادسٹر کے ساتھی ہیں، کتے سے مراد وہ کتا ہے جوشو قیدر کھا گیا ہو بلاضرورت، شکار یا حف ظلت کے کتے کا یہ تکم نہیں۔فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں جوخصونیت سے سفر ہیں مسلمانوں کے ساتھ رہتے ہیں خصوصًا غازی جاجی سافروں کے ہمراد۔ جرس وہ محفیرہ جو اونٹ گھوڑوں کی گردن ہیں محض آ واز کے لیے باندھے جادیں ہمارے ہاں بیکروہ تنزیبی ہیں، بعض غلاء شام فرماتے ہیں کہ چو فے تھنگر وجائز ہیں بڑے اور بہت آ واز والے مکروہ، ضرورۃ یہ بھی جائز ہیں۔ دخترت عائشہ صدیقہ نے ایک بڑی کے پاؤں سے آ واز والے جھا نجن اثروا دستے مصرفت عروضی اللہ عنہ حائز ہیں۔ دخترت زہر کے پاؤں سے جھانج اثر وادیے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفر ماتے ساکہ ہر باج کے ساتھ شیطان ہے۔ (مرقت) (مزا ڈالٹانے جوئی ہے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفر ماتے ساکہ ہر باج کے ساتھ شیطان ہے۔ (مرقت) (مزا ڈالٹانے جوئی ہے ہوئی ہے)

(1697) وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِيقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ النَّهُ عَلَيْهُ النَّهُ النَّهُ عَلَيْهُ النَّهُ اللَّهُ النَّهُ اللَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

تخريج حديث: صبح مسلم، باب كراهة الكلب والجراس في السفر جلد 6 صفحه 163 رقم 5670 والداب للبياقي باب في كراهية تعليق الإجراس، جلد 1 صفحه 372 رقم 631 مند المام احد مسند أبي هريرة رهى الله عنه جلد 2 صفحه 372 رقم 8838 مسند أبي يعلى مسند أبي على عرب أداب السفر الفصل الاول جلد 2. صفحه 385 وقم 3895 وق

 طبل جنگ،اعلان نکاح کے لیے دف یا تاشہ سحری وافطاری کے لیے طبل یا نقارہ بچاٹا کہ بیہ جائز ہیں اس کی پچھ بحث
سکتاب النکاح میں گزر پکی ہے، یہاں مرقات نے بھی پچھ بحث کی ہے۔ خلاصہ بیہ ہے کہ جھا بچھ کی حرمت بعینہ دوسر سے
باجوں کی حرمت لغیر ہ قوالی اور اس کے ڈھول کا مسئلہ ہماری کتاب جاء الحق حصہ اول میں ملاحظہ کر دوہاں ہم نے اس کی
نفیس بحث کی ہے۔ (یزا ڈالمنا بچے بچے ہ م ۵۸۷)

165- بَابُ كَرَاهَةِ رُكُوبِ الْجَلَالَةِ وَهِيَ الْبَيْ الْجَلَالَةِ وَهِيَ الْبَيْ الْجُلَالَةِ وَهِيَ الْبَيْ الْجُلَالَةِ وَهِيَ الْبَيْ الْجُلَالَةِ وَالنَّاقَةُ الَّتِيُ تَأْكُلُ الْعُلَاتِ فَكَابَ فَكَابَ عَلَقًا طَاهِرًا فَطَابَ فَكَابَ فَكَابَ الْكَرَاهَةُ لَا يَعُلُقًا رَالَتِ الْكَرَاهَةُ لَا يَعُلُقًا رَالَتِ الْكَرَاهَةُ لَا يَعُلُقًا رَالَتِ الْكَرَاهَةُ لَا يَعُلُهَا أَلَاتِ الْكَرَاهَةُ لَا يَعُلُقًا اللّهِ الْكَرَاهَةُ لَا يَعْلَالُهُ الْكُرَاهَةُ لَا اللّهِ الْكَرَاهَةُ لَا اللّهِ الْكَرَاهَةُ لَا اللّهُ الْكَرَاهَةُ لَا اللّهِ الْكَرَاهَةُ لَا اللّهِ الْكَرَاهَةُ لَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْكُرَاهَةُ لَاللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

(1698) وَعَنِ ابْنِ عُمْرَ رَضِىّ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلاَّلَةِ فِي الْإِبِلِ آنُ ثَيْرٌ كَبَ عَلَيْهَا۔ رَوَاهُ اَبُو دَاوْدَ

بإشكادٍ صَعِيْح.

تخريج حُنييث: سنن أبوداؤد بأب في ركوب الجلالة، جلل 2، صفحه 330. رقم 2560 الاداب للبيهق، بأب كراهية ركوب الجلالة، جلد 1، صفحه 384، رقم 636 جامع الاصول لابن اليور بأب الجلالة، جلل 7. صفحه 433، رقم 5512

برح حديث: امام أال سنت الشاه احدرضا خان عليه رحمة الرحمن جلاله جانور كے متعلق فياو کی رضوبه بیس ایک حکمہ رماتے لاں:

ای مین بران میں فرمایاای طرح بقید کتب میں فرور ہے، ہندید کی کتاب الکراہیة میں قنیرے ہے: فکر محمد دحمد الله تعالی جدی او حمل برضع بلبن الاتنان بحل اکله ویکری -

ا مام محمد رحمه الله نتعالٰی نے فرما یا بھری یا گائے کا بچیگدھی کے دودھ سے پرورش پاسٹے اس کا کھا ناص ل ہے اور مکروہ ہے۔ ( فرا کی بندیة کراب الکراپیة الباب الحادی عشر نور فر کا تب خانہ بیشور ۵ / ۳۳۹

اس قنیہ میں بعض علیاء ہے قول ٹانی نقل کیا ، وہی ظاہرا کلام فآوی کبڑی وخز انتہ المفتین کا مفاد ، اور امام اعبداللہ بن مہارک رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کے ارشاد سے مستفاد ، ردامحتار میں ہے :

. في شهر الوهبانية عن القنية راقها الديحل اذا ذبح بعد ايام والالا-

ت من الما المراد المراكم المرج من المركم المرج المواد كالمعاد المحال المحاد المرابية والما المرابية والمرابية والمرابية والمرابية والما المرابية والمرابية والمرابية والمرابية والمرابية والمرابية والما المرابية والمرابية والمر

سيدابوالسعو داز برى فتح اللدامعين ماشيكز بيل فرمات بي:

الجدى اذا ربى بلین الاتان، قال این المهارك یكی اكله قال واغیر رخل من العسن، قال اذا ربى الجدى بلین الخنزیر لاباس به قال معناه اذا اعتنف ایاما بعد ذلك كالجلالة كذا بخط شیخناعن الخائیة و (همرس الكولموس على الكولموس عنى تراب اكربه فصل فى الارب الارب الحاميم بنى كرا بى ۲۸۱/۳) بخط شیخناعن الخائیة و (وه سے پرورش پائے تواین مبارك فرمایا اس كا كھانا كروه ہے جھے یک فخص نے بحیر كا بحد كرى الحد من بادك ووده سے پرورش پائے تو حرج نہيں، انھوں نے فرمایا من كام منى به بارك الحد من بادك منى بادك منى بادك منى بادك با بحیر كا بحد کا بحد وه و باده كھانا د باتو وه جال بعنى كندگى كھانيوا لے باتورى طرح ہے ہمار دے شخ سے بول خانید سے دور کی طرح ہے ہمار دے شخ سے بول خانید سے دور کی طرح ہے ہمار سے شخ

مندىيك كتاب الصيد والذبائح مين ،

الجدى اذا كان يني بلبن الاتان والخنزيران اعتلف اياما، فلا باس لانه ببنزلة الجلالة والجلالة اذا حبست اياما فعلفت لاباس بها مكذا هذا، كذا في الفتالي الكبرى ــ

( فَأَذْ كَ مِنْدِيةَ كَمَّا بِ الذِّباحُ البابِ، لا في نوراني كتب خاند پيثاور ٥ / ٢٩٠)

ہری کا بچہ گدھی یا خزیر کے دودھ سے پرورش پائے بھر چندروز چارہ کھالے توکوئی حرج نہیں ہے کیونکہ گندگی کھانے والے جانور کی طرح ہے اور بیگندگی کھانے والا اگر چندروز قیدیس رکھا جائے اور چارہ کھائے توکوئی حرج نہیں اسی طرح بیجی ہے، فاڈی کہڑی میں ایسے ہی ہے۔ اسی طرح خزانۃ المفتین میں برمز فاڈی کہڑی سے منقول:

فقد على نفى الباس على الاعتلاف فأفاد وجود كاعند عده مد، والباس انها هو فيها ينهى عند منه فقد على الباس على الم انهول نه كا من المنه كو چاره كهائے سے معلق كيا ہے تو چاره نه كھائے كى صورت بيس حرج كا وجود ثابت موتا ہے اور حرج كا تعلق ممنوع چزہے۔

لہذ ااختلاف علماء سے بیچنے کے لئے اسلم وہی ہے کہ چندروز کا وقفہ دے کر ذرج کریں ، واللہ تعالٰی اعلم۔ (ناوی رضوبہ ج ۸ م ۹۲۳)

مسجد میں تھو کنامنع ہے اور تھوک پڑا ہو تواست دور کرنے اور دیگر گند گیول سے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم حضرت انس ﷺ ہے روایت ہے رسول اللہ 166-بَابُ النَّهِي عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِي وَ الْاَمْرِ بِإِزَ الَّتِهِ مِنْهُ إِذَا وُجِكَ فِيْهِ وَ الْاَمْرُ بِتَنْزِيْهِ الْمَسْجِيعَ فِي الْاَقْنَادِ وَ الْاَمْرُ بِتَنْزِيْهِ الْمَسْجِيعَ فِي الْاَقْنَادِ (1699) عَنْ اَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُولَ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا ممناہ ہاں کا کفارہ اس کورنی کرنا ہے۔ (شنق علیہ) فن سے مراد ہے جب مسجد میں مٹی یا ریت کے نیچ دبا ریا مٹی یا ریت کے نیچ دبا ریا جائے۔ ابوالمحاس رویائی نے تماب البحر میں ہمارے ماصحاب سے بیان کیا اور کہا گیا ہے کہ فن سے مراد مسجد ہنتہ یا بچی اصحاب سے بیان کیا اور کہا گیا ہے کہ فن سے مراد مسجد بختہ یا بچی ہوتو جھاڑو و فیرہ سے ال دینا جیسا کہ بہت جائل کرتے ہیں بیدا سے فن کرنا نہیں بلکہ غلاظت کی آلودگی میں اضافہ کا باعث ہے اور بعض اضافہ کا باعث ہے اور بعض نے ریکھا کہ اس پرلازم ہے کہ مسجد سے اس کو کیٹر سے یا تھے و فیرہ سے صاف کرد سے۔

تخريج حن يمن عن عمله. بأب كفارة البتراق في البسجد جلى 1. صفحه 161. رقم 405 صيح مسلم. بأب النهى عن البصاق في البسجد في الصلاة جلى 1. صفحه 390 رقم 552 الإداب للبيئة ، بأب النهى عن البصاق في البسجد، جلد 1. صفحه 226 رقم 372 جامع الاصول لابن اثير، الفرع الاول في البصاق جلد 11. صفحه 194 رقم 8732 سنن النسائي، بأب البصاق في البسجد، جدد 2.

شرح حدیث بھیم الگئت مطرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسجد کے بچے فرش اور وہاں کی چٹائیوں ،مصلوں پر ہرگز نہ تھو کے کیونکہ وہاں اسے فن نہ کر سکے گا۔ بیان مسجدوں کے لیے تھم تھا جہاں کے فرش کچے تھے اور وہ بھی شخت ضرورت کے موقعہ پر جب کہ نماز میں کھنکار آ جائ اور باہر جانے کا موقعہ نہ ہو، بلا وجہ وہاں تھو کنامنع اور اہائت کے لیے وہاں تھو کتا کفرے۔ (برا ڈران جر جام ۲۱۸)

(1700) وَعَنْ عَأَيْشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ حَضرت عَائَشَهِ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَاكِ لَهُ عَنْهَا: أَنَّ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ اللهُ عَنْهَا وَكِي اللهُ عَنْهَا وَكِي اللهُ عَنْهُ وَكَالِمُ وَكِي اللهُ عَنَاقًا، أَوْ بُزَاقًا، أَوْ نُخَامَةً، فَعَكَّهُ مُتَّفَقًى اللَّوَهُ مِنَ ويا- (مَعْنَ اللهِ)

تخريج حديث تعييج بخارى باب حك البتراق باليدى البسجد جلد 1. صفحه 90 رقم 407 صيح مسدم باب النهى عن البصاق في القبدة جدد 1 ص 195 . قم البصاق في القبدة جدد 1 ص 195 . قم البصاق في القبدة جدد 1 ص 195 . قم البصاق في القبدة جدد 1 ص 195 . قم البصاق في القبدة بعدد 1 ص 195 . قم 458 مسدد المام احمد حديث السيدة عائشه رضى الله عنها . جلد 6. صفحه 148 . رقم 25197 جامع الإصول لابن اثير العرك اول في البصاق . جلد 11. صفحه 195 ، رقم 8733

## شرح مدیث: قبلہ کی جانب منہ کر کے نہ تھو کے

حضرت سيدنا انس رضى الله تعالى عنه فرماتے ہيں کہ ضبح المدنيين، انيس الغريبين، سرائج السالكين ملى الله تعالى عليه وآلدوسكم في تبله كى جانب تعوك و يكھا تو آپ صلَّى الله تعالى عليه وآلدوسكم پر بہت گراں گزرا يہاں تك كه آپ صلَّى الله تعالى عليه وآلدوسكم في و كھڑے ہوئے اور اپنے عليه وآلدوسكم في و كھڑے ہوئے اور اپنے ملا و الله و الله وسكم فود كھڑے ہوئے اور اپنے دست الدس سے اس كوئل كر صاف كر ديا اور ارشا و فرمايا: تم ميں سے جب كوئى نماز ميں كھڑ ، ہوتا ہے تو وہ اپنے رہ موان كے مطابق سے مناجات كر رہا ہوتا ہے۔ يا ارشا و فرمايا: يقينا اس كے اور قبلہ كے در ميان اس كارب كريم عزد جل (اپنی شان كے مطابق) ہوتا ہے لہذاتم ميں سے كوئى بھى قبله كى جانب منہ كركے نہ تھو كے ، بلكہ اپنے بائيس يا اپنے قدموں ميں يہ پھر مجد كے علاوہ كہيں اور جا كرتھو كے۔ پھر آپ سنّی الله تعالى عليه وآلہ و سنّم نے اپنی چا در مبارك كا ايك كونہ پکڑ ااور اس ميں تھوك كراس كو ليقيہ جا در كے جھے پر منبع ہوئے دگڑ الور ارشا و فرمايا: يا پھرو وايدا كر فيا كر ہے۔

(السنن الكبرى كليبتى ،كمّاب الصلوّة ، باب من بزق دحويصلى ،الحديث :٥٩٥ ٣، ج٢ من ١٥ ١٧ ، بدون الغفلب )

#### قبله کی طرف تھو کئے والے کی حکایت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، إمام المستقت، مولینا شاہ امام احد زضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: حضرت سیّد نا ابو
یزید بسطای رضی اللہ تعالیٰ عند نے تی بسطای کے والد زحمُبُرا اللہ تعالیٰ ہے فرمایا: چلوا سے شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ
کو بنام ولا یت مشہور کیا ہے۔ وہ مخص ترقیع ناس و مشہور اُبد تھا، (یعنی عقید تمندوں کا اُس کے پاس بحوم رہتا تھا اور دنیا ہے
ہ رغبتی میں اُس کی شہرت تھی) جب وہاں تشریف لے سے اِتّفا تا اُس نے قبلہ کی طرف تھو کا ،حضرت سیّدُ نا ابوین یہ بسطای رضی اللہ تعالیٰ عند فورا وائیس آئے اور اس سے سلام علیک شدکی اور فرمایا: ہے خص رسول اللہ تعالی اللہ تعالیٰ علیہ فالدوسلم
کے آواب سے ایک ادب برتو آمین ہے جبیں، جس چیز کا اِدِ عا (یعنی وحولیٰ کرنا) رکھتا ہے اُس پر کیا میں ہوگا۔

(الزمالةُ العُضيرِيةِ ص38. فيوى رضوبين 21 ص539)

اور دومری روابیت میں ہے، فرمایا: میشخص شریعت کے ایک ادب پر توامین ہے نہیں اسرارِ الہیّہ ( یعنی الله عز ذخل کے رازوں ) پر کیوں کرامین ہوگا! (اَیناً من ۱292اینام 540)

حضرت سبّد ناابویز بدبسطامی رضی الله تعالی عنه فرماتے جیں :اگرتم کسی شخص کوالیی کرامت و یا گی بھی ویکھو کہ ہوا پر چارزانو بیٹے سکتا ہے تب بھی اُس سے فریب ( دھوکا ) نہ کھانا جب تک که فرض دواجب ،مکر وہ وحرام اور محافظت مُد ودوآ داب شریعت میں اس کا حال نہ دیکھے لو۔ (اَبِناص ،38ابیناص ۶40)

حضرت انس ملت سے روایت ہے کہ رسول اللّہ ﷺ نے فرمایا: بیرمساجد بیشاب اور غلاظت کے

(1701) وَعَنَ آنَسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلِّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: اِنَّ هٰلِهِ بالكل لائق نہيں بيتو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن تحکیم کی تلاوت کے ليے ہیں یا جس طرح رسول اللہ اللہ کے فرمایا۔ (مسلم)

الْمَسَاجِلَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْئِ مِنْ هٰنَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَلَدِ، إِنَّمَا هَى لِنِ كُرِ اللّهِ تَعَالَى، وَقِرَائَةِ الْقُرُآنِ اللّهِ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ

مُسُلِمٌ.

تخريج حاريث: صيخ مسلم، يأب وجوب غسل البول وغيرة من الدجاسات اذاحصلت في البسجد، جلن 1، ص 163, رقم 687 السان الكيزى للبيهةي، بأب أنياسة الإيوال والإروائد، جلن 2 مسلم، وقم 4311 البعجم الاوسط للطيران، بأب من اسمه الفضل، جلد 5، صفحه 1401، رقم 4947 صيح اين حيان بأب تطهير الدجاسة، جلد 4، صفحه 246، رقم 1401 مسلم امام احدين حيال، مستدانس بن مائك رضى الله عنه، جلد 3، م 191، رقم 13007

شرح مديث: ذكر ، نماز اور تلاوت قرآن كيليخ

حضرت انس رضی الله تعالی عنه فرمات بین که ایک مرتبه بهم رسول الله صلی الله تعالی علیه و له وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود منے کہ ایک اعرابی آیا اور مسجد میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنا شروع کردیا۔ رسول اکرم صلی الله تعالی علیه واله وسلم کے اصحاب رضی الله عنه م نے (اسے) فرمانی ، رک، جارک جا۔ رحمتِ کونین اپنی ارشاد فرما یا که اسے نه روکو چھوڑ دور صیب کرام علیم الرضوان نے اسے چھوڑ دیا حتی کہ اس نے بیشاب کرلیا۔ پھر مبلغ الله تعالی علیه واله وسلم نے اسے بلاکر کرام علیم الله تعالی علیه واله وسلم نے اسے بلاکر کرمی وشفقت ) سے فرما یا بیمساجد پیشاب اورگندگی کیلئے نہیں ، یہ توصر ف الله عزوج ل کے ذکر ، نما زاور تلاوت قرآن کیلئے ہیں۔ پھرآپ ان نے اس (پیشاب کی جگہ) پر بہادیا۔

ایس ۔ پھرآپ اپنے قوم کے ایک آدی کو تکم فرما یا وہ پانی کا ایک و ول لایا ، جساس نے اس (پیشاب کی جگہ) پر بہادیا۔ (مسلم ، کاب الطہارة ، باب وجوب شل ، ایول الخ ہی ۱۲۵، رتم ، ۱۰۰)

مسجد میں جھگڑا کرنا آواز بلند کرنا' گشندہ چیز کا اعلان کرنا'خریدو ' فروخت کرنا اور اجارہ وغیرہ معاملات کرنا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ ﷺ کوفر ماتے ہوئے ساجومبر میں کسی کو سے درمول اللہ ﷺ کوفر ماتے ہوئے سناجومبحد میں کسی کو گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اس کو چاہیے کہ وہ میہ کیجے اللہ اس چیز کو تجھ پر واپس نہ کرے مساجداں کام کے لیے بیل بنائی گئیں۔ (مسلم)

167- بَابُ كَرَاهَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيهِ وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشَّرَآءُ وَالْإِجَارَةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَآءُ وَالْإِجَارَةِ وَنَحُوهَا مِنَ الْمُعَامِلَاتِ

(1702) وَعَنْ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُلُ ضَالَّةً فِي الْبَسْجِي فَلْيَقُلُ: لَا سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُلُ ضَالَّةً فِي الْبَسْجِي فَلْيَقُلُ: لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْك، فإنَّ الْبَسَاجِلَ لَمْ تُنْنَ لِهُنَا" رَدَّهُ اللهُ عَلَيْك، فإنَّ الْبَسَاجِلَ لَمْ تُنْنَ لِهُنَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخريج حليث: مميح مسلم. باب النبي عن لشه الطالة في البسجدو ما يقوله من مع الداشد بجلد 2 ص 82. وقم 1288 السنن العقرى بأب اللقيط جلد 2. صفحه 158 من الم 2362 سأن ألي داؤد يأب في كراهية الشاد الطالة في البسجد جلد 1 ص 177 مراح 473 سنن اين ماجه بأب النبي عن الشاد الطوال في البسجد جلد 1. ص 252 رقم 767 مهيم ابن حبان بأب البساجد جلد 4. مفحه 529 رقم 767 مهيم ابن حبان بأب البساجد جلد 4.

شرح حدیث : حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: چیخ کرشور مچاکرجس سے نمازیوں کی نماز وں میں خلل واقع ہو کیونکہ خاموثی سے ممشدہ چیزم جدمیں ڈھونڈ ھالیماممنوع نہیں جیسا کہ منشاہ حدیث سے فلاہر ہے۔

یعنی مبحدین دنیاوی با تین کرنے ، شور مچانے کے لئے نہیں بنیں ، یہ تو نماز اور اللہ کے ذکر کے لئے بنی ہیں۔ بہتریہ ہوکہ کہ اس شور مچانے والے کوسنا کر کہ تاکہ وہ اس سے باز آجائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مبحد جس بھیک ما تکنا ویگر شم کی دنیاوی با تین کر تامنع ہے۔ بلکہ بعض علما وفر ماتے ہیں کہ مبحد کے بحکاری کو خیرات نددو کہ یہ گناہ پر بدد ہے ، معزت علی مرتھی نے جونماز کی حالت بین سائل کو انگوشی خیرات کی وہ سائل غالبًا مسجد سے باہر ہوگا یا آپ مسجد کی علاوہ کسی اور جگہ نماز پڑھ دے جونماز کی حالت بین سائل کو انگوشی خیرات کی وہ سائل غالبًا مسجد سے باہر ہوگا یا آپ مسجد کی علاوہ کسی اور جگہ نماز پڑھ دہے ہوں گے۔ خیال رہے کہ نکاح ، دینی وعظ ، نعت خوائی ، قائمی اسلام کے فیصلے یہ سب چیزیں دینی ہیں ، لہذا مجد میں جائز ہیں۔ ان کے متعلق احادیث وارد ہیں ، البتہ جماعت کے وقت جب بہلی جماعت ہور ہی ہو یہ کام نہ کئے جاویں تاکہ فرائر ہیں۔ ان کے متعلق احادیث وارد ہیں ، البتہ جماعت کے وقت جب بہلی جماعت ہور ہی ہو یہ کام نہ کئے جاویں تاکہ نماز ہیں جرح نہ نہ و بعد ہیں کے جاویں۔ (مزا ڈالمن جم عام سے متعلق نہ میں کے جاویں۔ (مزا ڈالمن جم عام سے کے وقت جب بہلی جماعت ہور ہی ہو یہ کام نہ کے جاویں تاک

(1703) وَعَنُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبُتَاعُ فِي وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبُتَاعُ فِي الْمُسْجِدِ، فَقُولُوا: لاَ أَرْثُ اللهُ يَجَارَتُك، وَإِذَا رَأَيْتُمُ اللهُ عَلَيْك. وَوَاهُ مَنْ يَنْشُدُ طَاللهُ عَلَيْك. وَوَاهُ مَنْ يَنْشُدُ طَاللهُ عَلَيْك. وَوَاهُ الرِّرْمِنِيْ وَقَالَ: لاَ رَدَّهَا اللهُ عَلَيْك. وَوَاهُ الرِّرْمِنِيْ وَقَالَ: لاَ تَحْدِيْتُ حَسَنْ.

انبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا:
جب تم اس شخص کو دیکھو جومسجد میں خرید وفر وخت کرتا
ہے تو اسے کہواللہ تجھے تیری تجارت میں نفع نہ دے اور
جب تم گشدہ چیز کے اعلان والے کوسنوتو کہواللہ تیری چیز
کو تجھ پہنہ لوٹائے۔اسے تر مذی نے روایت کیا اور کہا یہ
حدیث صن ہے۔

تخريج حليث: سان ترمذي باب النهى عن البيع في المسجد جلد 3. صفحه 610 رقم 1321 السان الكنزى للبيه في باب كراهية انشأد الضالة في المسجد وغير ذلك جلد 2. ص 447 رقم 4518 سان الدار في بأب النهى عن استنشأد الضالة في المسجد جدد 3. مفحه 379 رقم 2339 المنتقى لابن الجارود باب في التجارات جلد 1. صفحه 562 رقم 2339 المنتقى لابن الجارود باب في التجارات جلد 1. صفحه 562 رقم 2339 المنتقى لابن الجارود باب في التجارات

شرح حدیث: امام الخی سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فِنَاویُ رضوبہ میں فرماتے ہیں: اور جمیں رسول انتد صلی انتدعلیہ وسلم نے بیہاں ایک ضابطہ کلیہ فرمایا ہے جس سے ان سب جزئیت کا تھم صاف ہوجا تا ہے فرماتے ہیں رسول انتد تعالٰی علیہ وسلم: من سبع رجلا ينشد ضالة في البسجد فليقل لاردها الله عليك فأن البساجد لم تبن لهذار روالا مسلم عن إلى هريرة رض الله تعالى عنه -

(ميح مسلم باب التي من نشد النبالة في المسجد الخ مطبوعة ورمحدامي المطابع كرا جي ١٠٠٠)

جوکی فض کوسنے کہ سجد میں اپنی کم شدہ چیز دریافت کرتا ہے تواس پر واجب ہے کداس سے کے اللہ تیری کمی چیز تھے نہ ملاسیئے مسجد میں اس لئے نہیں بنیں ،اسے مسلم نے ابو ہر یرہ رضی اللہ تعالیے عنہ سے روایت کیا۔ ای حدیث کی دوسری روایت میں ہے:

ا ذار آیتم من یتباع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك و الترمذی وصعحه والحاكم عنه رضی الله تعالی عنه در بامع التر مذی ابواب البیع باب البی من البیع فی المسجد مطبوعا بین کتب فاند شیرید و الی ۱۵۸۱) جب تم کسی کومسجد میں خرید و فروخت کرتے و یکھوتو کہوا للہ تیم سے دوے میں فائدہ ندوے۔ اسے تر مذی نے روایت کیا اور اسے می کہا اور حاکم نے ابو ہر یر ورضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا۔

اورظاہرے کہ سمجدیں سونے کھانے پینے کوئیں بنیں توغیر معتلف کوأن میں ان افعال کی اجازت نہیں اور ہلاشبہا مر ان افعال کا دروازہ کھولا جائے تو زمانہ فاسد ہے اور قلوب ادب وہیت سے عاری ، سمجدیں چو پال ہوجا کمیں گی اور ان کی برحرمتی ہوگی وکل مااوی افی محظور کھور کھور کھور کے محمنوع ہوجاتی ہے۔ ت ) جو بخیال ہجند یا جمعت مسجد میں سونا چاہے تو اسے کیا مشکل ہے اعتکاف کی ثبت کر لے بچھ حرج نہیں ، پچھ تکلیف نہیں ، ایک عبارت برحق سے اورسونا بالا تفاق جائز ہواجاتا ہے۔

مدية المفتى پهرغمز العيون اورسراجيه پهر منديد پهرد دالجتاريس ب:

واذا اراد ذلك ينهن أن ينوى الاعتكاف فيدهل فيد كرانله تعالى بقدر مانوى اويصلى ثم يفعل ما شاء - والله تعالى اعلم (رداكار إب الاعكاف مطبوعات المسيرين كراتي ٢٣٦/٢)

جب ارداہ کرے کھانے پینے کا ، تو اعتکاف کی نیت کرے ، پھر مسجد میں داخل ہوجائے ۔ پس اللہ تعالٰی کا ذکر نیت کے مطابق کرے یا نماز پڑتھے ، پھروہاں جو جائے کرے ، واللہ تعالٰی اعلم ۔ (انّ ویٰ رضوبہ، نے ۸ بس ۹۲)

(1704) وَعَنْ بُرَيَدَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَحْمَرِ وَقَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَحْمَرِ وَقَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَجَنْتَ الْمَسَاجِلُ لِمَا يُنِيتَ لَهُ". وَالْاَمْسُلِمُ.

حضرت بریدہ طاق سے روایت ہے کہ ایک آدی نے مسجد میں اعلان کیا کہ مجھ کو سرخ اونٹ کے بارے کون بتائے گاتو رسول اللہ اللہ انے فرمایا: تو نہ بائے مساجد تو اس لیے بنائی گئی ہیں جس کے لیے بنائی گئی ہیں۔(سلم) تخريج حلايث: صبح مسلم، بأب النهى عن نقه الطالة فى المسجد وما يقوله من سبع الناشد، جلد 2. ص 82. رقم 1290 السان الكبرى للمدهقي، بأب كراهية الشاد الطالة فى المسجد وغير ذلك، جلد 2 ص 447. رقم 4517 سان ابن ماجه بأب انهى عن الشاد الضوال فى المسجد جلد 1. ص 252. رقم 7652 صبح ابن حمان بأب المساجد جلد 4، صفحه 530. رقم 1652 صبح ابن عن الشاد النهى عن لشه النفوال فى المسجد جلد 2. صفحه 272. رقم 1301

مشرح حدیث: امام الل سنت الشاہ احدرضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: اور شہبہ نہیں کہ بیہ اہتمام صاحب مقدم کی ہیت واجلال کے لیے ہے (صلی اللہ تعالی اسلم) تو در بارالہی جل جلالہ کاادب واحر ام تواس ہے بدر جہ اعلی واہم ہے اسلہ تعالی کا بیفر مان کس نے نہ سنا: قیامت کے دن در بارالہی جس ساری آوایں ہمی ہوں گی اور سرگوشی کے علاوہ کچھ بھی من نہ سکو گے ۔ مسجد اللہ تبارک و تعالی کا در بارعالی ہے ، واللہ انعظیم اگر آدمی مسجد کی صاخری کے دفت قیامت کے علاوہ پچھ بھی من نہ سکو گے ۔ مسجد اللہ تبارک و تعالی کا در بارعالی ہے ، واللہ انعظیم اگر آدمی مسجد کی صاخری کے دفت قیامت بیس رب العالمین کے حضور اپنا کھڑا ہو تا یا وکر سے اور مقام کی عظمت یا دکر کے سوچے کہ کہاں اور کس واسطے کھڑا ہے تو اجا فرت یا فتہ انسانوں کے علاوہ ( لیمنی قاری اور خطیب ) کسی کی آواز نہ نظلے پس اصل تھم بھی ہوا کہ مسجد ہیں اجازت یا فتہ الی ۔ نوگوں کے سواکسی کی سرگوش کے علاوہ بھی نہ سنا جاسکے اس کے احادیث کر بھی مسجد ہیں آواز بلند کرنے کی ممانعت آئی ۔ نوگوں کے سواکسی کی سرگوش کے علاوہ بھی نہ سنا جاسکے اس کے احادیث کر بھی مسجد ہیں آواز بلند کرنے کی ممانعت آئی ۔ نوگوں کے سواکسی کی سرگوش کے علاوہ بھی نہ سنا جاسکے اس کے احادیث کر بھی مسجد ہیں آواز بلند کرنے کی ممانعت آئی ۔ نوگوں کے سواکسی کی سرگوش کے علاوہ بھی نہ سنا جاسکے اس کے احادیث کر بھی مسجد ہیں آواز بلند کرنے کی ممانعت آئی ۔

وابن ما چة عن داثلة رض الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عديه وسلم چنبو امسا جابو امسا جابو امسا جدكم و بيعكم و خصوماتكم و رفيح اصواتكم و مجانينكم وشراء كم و بيعكم و خصوماتكم و رفيح اصواتكم و رفيع المنادر المنادر

ا بن ما جہنے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فر ما یا اپنی مسجدوں کوا پنے بچوں ، پاگلوں ،خرید وفر و خت ،لڑا کی جھکڑ ااور بلند آوازی ہے محفوظ رکھو

. وابن عدى و انطبران في الكبير و البيه تى و اين عساكه عن مكول عن واثلة و إلى الدرداء و الله الما مة رفى الله تعالى عنهم عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم جنبوا مساجد كم صبيانكم و مجانينكم وسل سيونكم و اقامة حدود كم و رفع اصواتكم وخصوماتكم

ُ ( کنزاسم ل بحواره عدوطب وق دکر می مکول من واثله والی الدرواوالی امامه حدیث ۲۰۸۳ س ۱۷۰/۷ (تاریخ وشق امکبیرتر جمد لعلا و بن کثیر ۵۵۸۸ دارامی والتراث العربی بیروت ۲۰/۸۵) (المجم الکبیرحدیث ا۴۷ کالمکتبة القیصلیة بیروت ۸/۸۵)

ا بن عدی اور طبر انی نے بھم کبیر میں اور بیہ قی وا بن عساکر نے کھول سے انہوں نے وائٹلہ ہے اور ابوالدر دااور ابو امامہ رضی اللہ نتعالیٰ عنہ سے دوایت کی اپنی مسجد وں کواپنے بچوں ، پاگلوں اور بے نیام تکواروں ، حدیں قائم کرنے اور جھکڑنے سے محفوظ رکھو۔

وعبد الرزاق في مصنفه قال حدثنا محبد بن مسلم عن عبد ربه بن عبد الله عن مكحول عن معاذ رض الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جنبوامسا جدكم مج نينكم وصبيانكم و رفع اصوتكم وسل سيوقكم وبيعكم وشمائكم و اقامة حدود كم و خصومتكم - (المصنف لعبد الرزاق حديث ٢٦ عام المكتبة الرمدي بيروت المساسمة عنهم)

(۳) عبد الرزاق نے اینے مصنف میں محد ابن مسلم ،عبدر بدابن عبد الله مکول عن معاذرضی الله تعالی عنه عن رسول التدسلي ا انعالي وسلم روايت كي ايتي مسجدول كواين يا گلول ، بچول اور آواز بلندكر في بهواري ب نيام كرنے نيج وشراءاورحدووقائم كرنے اور جھكڑول سے محفوظ ركتوب

@والامامرابن الهنبا رك عن عبيد الله بن إب حقص يرفعه الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال من اجاب داعي الله و احسن عبارة مساجد الله كانت تحفته بذلك من الله الجنة تيل يا رسول الله ما احسن عبارة مساجه الله قال لايرفع فيها صوت و لايتكلم فيها بالرفث.

( كتر العمال بحوالدا ين ميارك عن تبيداندود يث ١٨٥١ موسسة الرسال و و ١١٠٠ )

(٣) امام عبدالله بن مبارك رحمة الله عليه تے عبيد الله بن الي حفص سے رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تك سند پہنچائی کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالی کی طرف بلانے دالے کی بکار کا جواب دیا اور مسجد کوامچھی طرح آباد کمیا تو بدله میں اس کا جنت کا تحفہ ملے گالوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کواجھی طرح . آبا دکرناکس طرح ہوتاہے فرمایااس میں آواز بلندنه کرواور باوہ گوئی میں ہتتا اندہو۔ ( تآویٰ رضویہ، ج۲۸ ہر ۱۵۱ )

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والدے انہوں (1705) وَعَنْ عَمْرِو بُنِ شُعَيْبٍ، عَنْ آبِيْهِ، عَنْ جِيِّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَنِ الشِّراءُ وَالْبَيْعِ فِي الْبَسْجِيِهِ وَآنُ تُنْشَدُ فِيهِ ضَالَّةً ، أَوْ يُنْشَدَ فِيهُ شِعْرٌ - دَوَالْاَأَبُو دَاوْدَوَالرِّرْمِدِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثُ حَسَنَّ".

نے ان کے دادا سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید وفر وخت کرنے ہے اور اس میں گمشد : چیز کا اعلان کرنے ہے اور اس میں شعر پڑھنے ہے منع فرمایا ہے۔اسے ابوداؤ داور ترمذی نے روایت کیا اور کہا كربيمديث س-

تخريج حلايث: سأن ابوداؤد بأب التعلق يوم الجمعة قبل الصلاة جلد 1. ص419. رقم 1081 سأن ترمِذي بأب النبي عن البيع في المسجد. جلد 3. صفحه 610 رقم 1321 خلاصة الإحكام في مهمأت السان للنووي. بأب النهي عن التحدق في الحامع قبل الصلاة. جلد 2. ص 787, رقم 2761 السان الكوري للبيها في بأب كراهية الشاد الضالة في المسجد وغير ذلك. جلد 2 ص 448 رقم 4521 سان النسائي الكوري باب النهي عن الشراء والهيع في المسجود جلد 1، ص262 رقم 793

شرح مديث: اشعار كابيان

الله عزوجل فرما تاہے:

وَالشُّعَرَاءُ يَنَّبِعُهُمُ الْعَادُنَ٥ اَلَمْ تَرَانَهُمْ فِي كُلِّ وَادِيِّهِيْمُونَ٥ وَ النَّهُمْ يَكُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ٥ إِلَّا الَّذِيْنَ ٠ ٢٢٢٠ - ٢٢٥ : عَبِلُوا الضَّالِحُيْنَ وَ ذَكَّرُوا اللَّهَ كَثِيرُوا وَ النَّتَصَرُّوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا \* (پ١٥٠ : ٢٢٥ : ٢٢٠ - ٢٢٥) اور شاعروں کی چیردی مراہ کریتے ہیں، کیاتونے نددیکھا کہ وہ ہرنا نے میں بھنگتے پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو

نہیں کرتے تکروہ جوا بیمان لائے اور او تھے کام کیے اور بکٹر ت اللہ (عروجل) کی یاد کی اور بدلا لیا اس کے بعد کہ ان پرظلم ہوا۔ بعنی ان کے لیےوہ تھم نہیں۔

صدیث ان می بخاری میں الی بن کعب رضی الله تعالی عندے مروی ، کہ بی کریم صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمان بعض

اشعار حكمت بين \_ (ميم ابغاري أكتاب لا أوب دباب ما يجوز كن الشعر . . . إلى الحريث: ١٣٥٥ من ٣٠٠٠)

اسفار سے این کے بخاری و مسلم میں برا ورضی اللہ تعالٰی عند سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے حسان مدیث ۲: سے بخاری و مسلم میں برا ورضی اللہ تعالٰی عند سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم بن عابت رضی اللہ تعالٰی عند سے فر ما یا کہ شرکین کی بچوکرو، جبریل جمعار ہے ساتھ جیں اور دسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی عسیہ وسلّم حمان سے فر ماتے بتم میری طرف سے جواب دو۔ البی توروح القدس سے حسان کی تا یہ دفر ما۔

ا معی سلم برناب النه کار السمایة ،باب فعائل صان بن تابت دخی الله عند الحدیث :۱۵۱ ـ (۲۳۸۵) ، و: ۱۵۳ ـ (۲۳۸۱) م ۱۵۳۰ الله ۱۵۳۰ و سیم سلم برناب النه کنار النه الله تعالی عنها سے مروی ، کہتی ہیں : میں نے رسول الله ملکی الله تعالی عنها سے مروی ، کہتی ہیں : میں نے رسول الله ملکی الله تعالی علیه وسلم کو حسان سے بیفر ماتے سنا کدروح القدس بمیث جمعاری تا پید میں ہے ، جب تک تم الله ورسول (عزوجل وسلّی الله تعالی علیه والم وسلّم ) کی طرف سے مدافعت کرتے رہو گے۔

حدیث ۵: سی بناری وسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عندے مروی، کہ رسول اللہ سالی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا پیٹ پیپ سے بھرجائے جواسے فاسد کردے، بیربہتر ہے اس سے کے شعرسے بھراہو۔

(میمی ابناری، کتاب الا برب باب ما یکرواک یکون الغائب علی ال بانسان ... و نخ الحدیث: ۱۱۵۵ ، ج مهم ۱۳۳۳) حدیث ۲ : سیم مین ابوسعید خدر کی رضی الله تعالی عند سے دوایت ہے ، کہتے ہیں کہ ہم رسول الله تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ عرج میں جارہ ہے ، ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا۔ حضور (صلّی الله تعالی علیه الله وسلّم ) نے فر مایا: شیطان کو کچروا دی کا جوف برب ہے ہمراہ و ، یہ ایک شعر ہے کہ شعر سے بھراہ و ۔ (سیم سلم بن بنظر ، نی یا در ۱۳۵۹) ہم ۱۳۳۱) میں موالی الله تعالی علیہ وسلم نے حدیث کے دوایت کی ، که دسول الله تعالی علیه وسلم نے حدیث کے درسول الله تعالی علیه وسلم نے حدیث کے درسول الله تعالی علیه وسلم نے

فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ ظاہر نہ ہوں جواری زبانوں کے ذریعہ سے کھا کی گے، جس طرح گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔ (المند إمام أحمر بن خبل مندائی إحاق معد بن ای وقاص الحدیث :۱۵۹۵، ج امرام)

یعنی ان کا ذریعہ رزق لوگوں کی تعریف و بذمت کرنا ہے اور اس میں حق و ناحق کا بالکل خیال نہ کریں گے ،جس طرح گائے اس کا خیال نہیں کرتی ہے کہ یہ چیز مفید ہے یامضر جو چیز زبان کے سامنے آگئی کھاگئی۔ ان احادیث سے بیمعلوم ہوا کہ اشعارا ﷺ بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ، اگر الله ورسول (عزوجل وسلَّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلَّم ) کی تعریف کے اشعار ہوں یا ان بیس حکمت کی با تیں ہوں ایٹھا خلاق کی تعلیم ہوتو ایٹھے ہیں اور اگر لغوو باطل علیہ فالہ وسلَّم ) کی تعریف کے اشعار ہوں یا ان بیس حکمت کی با تیں ہوں ایٹھا خلاق کی تعلیم ہوتو ایٹھے ہیں اور چونکہ اکثر شعراا بیسے ہی بے تی باس وجہ سے ان کی خدمت کی جاتی ہے۔

مسئلہ ا:جواشعارمباح ہوں ان کے پڑھنے میں ترج نہیں ، اشعار میں اگر کسی مخصوص عورت کے اوصاف کا ذکر ہواور وہ زندہ ہوتو پڑھنا مکروہ ہے اور مرچکی ہو یا خاص عورت کا ذکر نہ ہوتو پڑھنا جائز ہے۔ شعر میں لڑ کے کا ذکر ہوتو وہی تھم ہے جو عورت کے متعلق اشعار کا ہے۔ (الفتادی العندیة ، کتاب الکراهیة ،الباب السالج عشر فی الفنا ،،ج۵۶، س۳۵۲-۳۵۲)

مسئلہ ۲: اشعار کے پڑھنے سے اگر میمقصود ہوکہ ان کے ذریعہ سے تغییر دحدیث میں مدد ملے بینی عرب کے مسئلہ ۲: اشعار کے پڑھنے سے اگر میمقصود ہوکہ ان کے ذریعہ سے تغییر دحدیث میں مدد ملے بینی عرب کے محاورات اور اسلوب کلام پرمطلع ہو، جبیبا کہ شعراء جا ہلیت کے کلام سے استدلال کیا جا تا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ۔ (الرجع المابق میں ۳۵۳)) بہارشریعت حصہ شانز دہم (16) میں ۳۵۳))

حضرت سائب بن یزید صحافی کی سے روایت

ہے کہ بیں معجد بین تھا مجھے کسی نے ایک کنگری ماری بیل
نے ویکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب کی شخص نے مایا ہوان دوکو میرے پاس بلا کے لا۔ پس بیس ان دونوں کو ایپ کی بال یا تو آپ نے فرمایا: تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا جم اہل طاکف سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم کہاں سے آپ نے فرمایا: تم کہاں سے آپ نے مراد یا تم اہل طاکف سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اگر اس شہروالوں سے ہوتے تو میں تم کو سراد یا تم رسول اللہ کے کی مسجد میں آواز بلند کر تے ہو۔

(1706) وَعَنِ السَّائِبِ مِنْ يَزِيُلُ الصَّحَانِ وَعِنِ السَّائِبِ مِنْ يَزِيُلُ الصَّحَانِ وَعِنَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَسَجِلِ فَحَصَبَى رَخِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَا عُبَرُ بُنُ الْخَطَابِ رَخِيَ اللهُ عَنْهُ وَجُلُّ فَعَلَارِتُ فَإِذَا عُبَرُ بُنُ الْخَطَابِ رَخِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ: اذْهَبُ فَإِذَا عُبَرُ بُنُ الْخَطَابِ رَخِيَ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ بِهِمَا الطَّالِ وَعَنَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا فَي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا فَي الْبُعَارِيُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا وَلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و اللهُ اللهُهُ اللهُ ال

(برداری)

تخريج حلايث: عيح بخارى بأب رفع الصوسا في الهساجد جلد 1. ص 101، رقم 470 السان الكبرى للبيهة بأب كراهية الشاد الصابة في الهسجد وغير ذلك جلد 2 ص 447، رقم 4519 خلاصة الاحكام في مهمات السان للموى، بأب فيما ينهى عنه من الشاد الصابة في الهسجد وغير ذلك م 307. رقم 885 تحقة الإشراف المعرفة الالمراف للمزى، حديث السائب بن يزيد لكندى ولا و الافعال في الهسجد ولد 10442 من الهسجد ولد المسجد ولد و الافعال في المسجد ولد و الافعال في المسجد ولد و الافعال في المسجد ولد و المسجد و المسجد و المسجد ولد و المسجد ولد و المسجد و المسجد و المسجد و المسجد ولد و المسجد و ال

ص 22 رقم 19442 من العبان باب علون المسبق بالمان عليه وحمة الحنّان ال عديث كتحت لكهة بين: شرح حديث: عليم الأمّت حضرت مفتى الحديار فان عليه وحمة الحنّان ال عديث كتحت لكهة بين:

ری سات نوعمر صحالی ہیں، اپنے والد کے ساتھ ججۃ الوداع میں حضور کی خدمت اقدی میں حاضر ہوئے اس ونت آپ کی عمر سات سال تھی۔

ں مرساب ہاں۔ حضرت سائب کا مسجد نبوی میں سوتا اس لے تھا کہ آپ مسافر تھے یا نیت اعتکاف کر لیتے تھے یا آپ جا نز جھسے تھے۔ بعض عہاء مسجد میں سونے کو مکروہ کہتے ہیں بعض بلا کراہت جا نز ،حضرت فاروق اعظم نے انہیں آواز دے کرنہ جگا یا

مبحدیاک کااحرام کرتے ہوئے۔

مسجد نبوی میں بلند آواز ہے باتیں کرنے پر کیونکد مدینہ والے بہاں کے آ داب ہے واقف ہیں تم لوگ پر دلیم ہو سائل سے پورے واقف نہیں۔ اسے معلوم ہوا کہ حاکم مناہ صغیرہ پر بھی تعزیز امزاد ے سکتا ہے، جہال علم کی روشی کم پېنچتى ہو يا بالكل نه پېنچى ہو د ہال كے لوگول كو بے علمى پر معند ور ركھا جاسكتا ہے ، ور ند بے علمى عذر نبيں۔ خيال رہے كہ طا نف حاز کامشہور شہرہے، مکہ منظمہ سے تین منزل دورسید ناعبداللہ ابن عباس کا مزار پرنوار و ہیں ہے۔ نقیر نے زیارت کی ہے۔ مرقاة نے فرمایا که مسجد نبوی کی حرمت دوسری مسجدول سے زیادہ ہے کہ حضورا پنی قبر شریف میں زندہ ہیں، وہاں حضور كا دربار ب،اس كا ادب چابيئ \_وه حضرات دنيوى باتين او چى آواز سے كرد بے منے، درندمسجد بين درس و تدريس ، ذكر الله، نعت شریف وغیره بلندآ واز سے کرسکتے ہیں، جب کے تمازیوں کو تکلیف ندہو۔ (مزا ڈالناج، جام ا ۱۰)

168-بَابُ مَهِي مَنُ آكُلُ ثَوْمًا أَوْبَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ غَيْنَوَهُ مِثَا لَهُ رَآتُحِةٌ كَرِيُهَةٌ يهلي بلاضرورت مسجد ميس عَنْ دُخُولِ الْمُسْجِدِ قَبُلَ زَوَالِ جانامنع ہے رَآتُعِيَّهِ إِلاَّ لِضُرُورَةٍ

> (1707) عَنِ ابْنِ عُمَّرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَكُلَ مِنْ هٰذِيةِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي: الثُّوْمَ - فلاَ يَقُرَبَنَّ مَسْجِدَنَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَّةٍ لِّهُسْلِمٍ: "مَسَاجِلَنَا".

لهبن پیاز گند نا دغیره بد بودار چیز کھائی ہوتو بد بوز اکل کرنے سے

حضرت ابن عمر 🊵 ہے روایت ہے کہ رسول الله 🍇 نے فرمایا: جس نے اس ورخت سے یعنی لہن ہے کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ندآئے۔ ایک روایت میں ہے جاری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔(منق طیہ)مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔

تخريج حليث: هيح بخاري بأب ماجاء في الثوم الني والبصل والكرات، جلد 1. ص176 رقم 853 صيح مسلم. بأب نهي م أكل ثوماً و بصلا و كراثاً او نحوها. حِلل 2. ص 79. رقم 1279 الإداب للبيهق، بأب في الثوم والبصل والكراث جند 1 صفحه 257. رقم 426 سان ابوداؤد باب في اكل الثوم، جلي 3. صفحه 425 رقم 3827 سان الدار مي يأب في اكل الثوم جلد 2. صفحه 139

شرح حدیث: امام اہل سنت الشاہ احد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نماز جناز ہ میں پڑھی جانے والی وعدوں کے متعلق فتا ويُ رضوبه ميں ايک جگه فر مانے ہيں:

مسجد کو بو ہے بیانا واجب ہے، ولہذامسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام ،مسجد میں دیاسلائی سلگانا حرام ،حتی کہ حدیث میں ارش وموا: وان يهرفيه بلحم نيئ - لعني مسجد مين كيا كوشت في جانا جائزتمين، (سنن ابن ماجه ابواب المساجد باب ما يمره في المساجدات اليم معيد تمين كرا بي مره في المساجدات اليم معيد تمين كرا بي مره في

حالانکہ کچے گوشت کی بوبہت خفیف ہے تو جہال سے مسجد میں بو پہنچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی، مسجد عام جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے اور جماعت ہر مسلمان پر واجب ہے یہاں تک کہ ترک جماعت پر سیحے حدیث میں فر مایا :ظلم ہے اور کفر ہے۔ اور نفاق یہ کہ آ دمی اللہ کے متاوی کو پیکارتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

صیح مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عند کی حدیث ہے:

لوصلیتم فی بیوتکم کما یصلی همآن المتخلف لة دکتم سنة نبیکم ولوترکتم سنة نبیکم لضللتم الوصلیتم فی دوایة ابی داؤد لکفرتم سرد (المرجم مسلم کاب الساجد باب نظر مسلوة والجماعة و بیان التقدیدائ تدی کتب فاند کراچی ا/ ۲۳۲) (۲ سنن ابودا و دکرکتر با السادة باب التقدید فی ترک الجماعة آفاب عالم پریس لابود اله ۱۸۸)

این اگر مسجد میں جماعت کو حاضر نہ ہو گے اور گھرول میں نماز پڑھو گے تو گمراہ ہوجاؤ کے ایمان سے نکل جاؤ گے (اور ابوداؤد کی روایت میں ہے تم کافر ہوجاؤ گے:)

بایس مهمیمین کی صدیث میں ارشاد موا:

من اكل من هذه الشجرة الخبيثة فلايقهبن مصلاناً.

(میح مسلم کتاب الساجد باب نبی من اکل ثوماالخ قد یک کتب خاند کراچی ا/۲۰۹)

جواس گندے پیز میں ہے کھالے یعنی کیا ہیازیا کیالہن وہ ہماری معبدکے پاس ندآئے۔اور فرمایا: فان السلائکة تتأذی مسایتاًذی منه بنوادم۔

یعنی بیر خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس جس کسی بوکا واخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آ دی نہیں جواس ہے ایذا پائے گا ایسانہیں بلکہ ملائکہ بھی ایڈا پاتے ہیں اس سے جس سے ایڈا پاتا ہے انسان مسجد کو نبی ست سے پچانا فرض ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (میج مسلم کتاب المساجد باب نبی من اکل ثو ماالخ قد بھی کتب خانہ کراچی الروسی اور ۲۲۹)

معرت انس شا سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ فی نے اس درخت کہا ایہ کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز نہ

(1708) وَعَنْ اَنْسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكُلُ مِنْ هَٰنِهِ وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكُلُ مِنْ هَٰنِهِ وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكُلُ مِنْ هَٰنِهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكُلُ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكُلُ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلْهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُرَبُونَا اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلّا عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَا عَلَاهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَاهُ عَلَيْهِ وَلّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلْهُ عَلَيْهِ وَلِهُ عَلَيْهِ عَلْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلْهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ عَلَا عَلَا عَلْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَا عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاهُ عَلَيْهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاهُ عَلَاهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ

ير مصر (متنق عليه) المال له مدار 1 م 171 ق 956 م

تخريج حدايث: صبح بخارى باب ما جاء فى الثوم النى والبصل والكراث جلد 1,0 171 رقم 856 صبح مسلم ، بأب نهى من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا أو نحوها ، جلد 2,0 صفحه 79 رقم 1278 السنن الكيزى للبيئةي بأب ما جاء فى منع من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا ، جلد 30 رقم 525 الإلمام بأحاديث الإحكام لا بن دقيق العيد ، بأب صلاة الخوف ، جلد 1, ص 207 رقم 370 سنن أو كراثا ، جلد 370 منع مو 207 رقم 370 سنن ترمذى ، بأب كراهية أكل الثوم والبصل جلد 4. صفحه 260 رقم 1806

## شرح مدیث: پی بیاز کھانے سے بھی منہ بد بودار ہوجا تا ہے

میں مولی، کی بیاز، کیالہ ن اور ہروہ چیز کہ جس کی بُونا پسند ہوا سے کھا کر معجد میں اُس وقت تک جانا جا کزنہیں جب تک کہ ہاتھ مُنہ وغیرہ میں بُوباتی ہوکہ فیر شنول کواس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے، اللہ کے مجوب، دانا کے عُنُوب، مُنکَرَّ وَعُلِ وَسِلَّى الله تعالَی علیہ واللہ سے مشابہ ایک عُنُوب، مُنکَرَّ وَعُلَّ وَسِلَّى الله تعالَی علیہ واللہ واللہ علیہ واللہ اللہ علیہ واللہ واللہ علیہ واللہ واللہ علیہ واللہ واللہ علیہ واللہ والل

( منجيم مسلم ص ۲۸۲ حديث ۲۴۳ دارا بن حزم بيروت )

صدرُ الشّر بعد بدرُ الطّر یقد علامه مولاینا مفتی مجمد ام مجمعی اعظمی علیه دحمته الله القوی فرماتے ہیں: مسجِد میں کی انہان اور کمی بیاز کھانا یا کھا کرجانا جا کرنہیں جب تک کہ بُو ہاتی ہو۔ اور بہی تکم ہراُس چیز کا ہے جس میں بُو ہو جیسے گِندُ نا (بیہان سے ملق جُلتی ترکاری ہے ) مُول ، کیا گوشت اور مِنی کا تیل ، وہ دِ یا سّلائی جس کے دگڑنے میں بُواُ ڑتی ہو، ریاح خارج کرنا وغیر و وغیرہ۔ جس کو گندہ قربی کا عاد ضد ( بعنی مند سے بد بُوا نے کی بیاری ) یا کوئی بد بودار ذخم ہو یا کوئی بد بُودار دوالگائی ہوتو جب تک ایمنی نہواً س کومسجد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔ (باہ شریعت دستہ میں اسلامی)

## بدبودارمنه لے کرمسلمانوں کے جمع میں جانے کی ممانعت

مُفَتَرِ شہیر طلیم اللَّمَت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان قرماتے ہیں: مسلمانوں کے مجمعوں ، درس قران ک مجلسوں ،عکمائے دین و اولیائے کامِلین کی بارگاہوں میں بد یُو دار مُنہ لے کرنہ جاؤ۔ ( مراۃ ج۲ م ۲۵) مزید فرماتے ہیں: جب تک مُنہ میں بدیُور ہے گھر میں ہی رہو ،مسلمانوں کے جلسوں ، مُجمعوں میں نہ جاؤ۔ حُقہ چینے والے ،تمبا کو والا پان کھا کرگئی نہ کرنے والوں کو اس سے عبرت یکونی چاہئے۔ فَقَبَائے کرام رَجَبَهم اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: جے گندو وَ ہَنی کی یہ ری ہوا سے معجد ول کی حاضر کی معاف ہے۔ (مراۃ ج۲ میں)

## بدبودارم ہم لگا كرمسجد ميں آنے كى ممانعت

میرے آت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جس کے بدن میں بد بُوہوکہ اُس سے نَمازیوں کو ایذا ہومَ عَلا معا ذَ اللہ گندہ دَہَن (یعنی جس کومُنہ سے بد بُو آ نے کی بیاری ہو) گندہ بَعَل (یعنی جس کو بغل سے بد بُو آ نے کا مرض ہو) یا جس نے خارش وغیرہ کے باعث گندھک ملی (یا کوئی سابدیؤ دار مرہم یا لوش نگایا) ہوا سے بھی مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔ (قادی رضویۃ تخ شدہ ج م م ۲۷)

أرَنْدِي كاتبل

 جھو بیکے معبد کے کڑو سے تیل کا چراغ بار بارگل کرویتے تھے، جس کے روش کرنے میں بارش کی وجہ سے بخت دِقت ہوتی تھی۔ اورائکی وجہ ایک بینجی تھی کہ خارج مسجد و یا سلائی جلانے کا تھم تھا۔ اس زمانہ بیس ناروے کی دیا سلائی استعال کی جتی تھی ، جس کے روش کرنے میں گذرہ کے کا گئی تھی ، کہذااس تکلیف کی مدافعت حضور کے خارم خاص حہ جی کھا بت اللہ صاحب نے بیدکی کہ ایک لاٹین میں معمولی شیشے لگوا کر کمی میں اُرتیڈی کا تیل ڈالا اور روشن کرکے اِمام اہلسنت اعلی حضرت مول نااحمد رضا خان علیہ رحمتہ الرحمن کے ساتھ مسجد کے اندر لے جاکر رکھ دی۔

تھوڑی دیرہوئی کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن کی نظراس پر پڑی، ادشادفر ما یا حاجی صاحب! آپ نے یہ مسئلہ بارہا سنا ہوگا کہ مسجد میں بد بودار تیل نہیں جل تا جائے۔ انھوں نے عرض کیا حضور! اس میں ارنڈی کا تیل ہے۔ فر ما یا را بگیر دیکے کر کیے سیجھیں سے کہ اس لاٹنین میں ارنڈی کا تیل جا ہے؟ وہ تو یہی کہیں گے کہ دومروں کوفتوی دیا جا تا ہے کہ ٹی کا بد بودار تیل مسجد میں شجلہ کا اورخود مسجد میں ارنڈی کا تیل ہے، میں شجلہ کا اورخود مسجد میں لاٹنین جلوار ہے ہیں، ہاں! اگر آپ برابرا سکے پاس یہ کہتے رہیں کہ اس لاٹنین میں ارنڈی کا تیل ہے، تومضا بیقت نہیں، چڑنی جاتی صاحب نے فور آاس لاٹنین کوکل کرکے خارج مسجد کردیا۔ (حیات اللہ معرف حدة اللہ عید، نیا ہم ۱۹۳۹)

حضرت جابر مظایم سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرایا: جس نے بہت یا بیاز کھا یا ہووہ ہم سے علیحدہ رہے علیحدہ رہے علیحدہ رہے یا فرایا وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے رائنن ملیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جس نے بیاز البسن یا گندنا کھا یا ہوتو وہ ہماری مسجدوں کے ہرگز قریب ندائے کیونکہ فرشتوں کو اس سے اذبیت ہوتی ہے جس ندائے کیونکہ فرشتوں کو اس سے اذبیت ہوتی ہے جس سے اولادا دم کواذبیت ہوتی ہے۔

(1709) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ:
قَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اكِلَ ثُومًا النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اكِلَ ثُومًا او بَصَلًا فَلْيَعْتَرِلْ مَسْجِلَنَا". مُتَفَقَّى اللهُ عَلَيْهِ وَلَيْهِ لِنَا اللهُ عَلَيْهِ وَلَيْهِ لِلْمُسْلِمِ: "مَنْ اكلَ الْبَصَلَ. عَلَيْهِ وَفِي دِوَايَةٍ لِبُسُلِمٍ: "مَنْ اكلَ الْبَصَلَ. وَالنُّومَ، وَالْكُرَّاتَ، فَلَا يَقْرَبَنَ مَسْجِلَنَا، فَإِنَّ وَالنُّومَ، وَالْكُرَّاتَ، فَلَا يَقْرَبَنَ مَسْجِلَنَا، فَإِنَّ الْبَكَرُاتَ، فَلَا يَقْرَبَنَ مَسْجِلَنَا، فَإِنَّ الْبَلَائِكَة تَتَاذَى مِنْهُ بَنُو ادَمَ مَنْ اللهُ لَائِكَة لَائِكَة اللهُ اللهِ اللهُ الل

. تخريج حليث عديج بخاري بأب ما جاء في الثوم التي و البصل والكراث جلى 1.00 رقم 855 صحيح مسلم باب نهى من اكل ثوما وبصلا او كر ثأ أو لحوها عن حضور المسجد جلى 2.00 رقم 1281 السنن الكير كي للمويقي، بأب الدليل على ان اكل فيك غير حرام جلد 3 ص 76 رقم 5258 سنن ابوداؤد بأب في اكل الثوم جلد 3 مقحه 424 رقم 3824 صويح اس مزيمه باب المهى عن التيان المساجد جلد 3.00 و 3.83 و 1664

شرح حدیث: حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمہ یارخان علیہ دحمۃ الحقان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی جو کچی بیاز یا کپانہ ن کھائے تو جب تک منہ ہے بوآتی ہوت تک کی محبد میں ندآئے، نہذا حقہ پی کر ۔ پی مول

یا گند نا کھا کر بھی ندائے ، نیز جس کے کپڑوں یا منہ ہے بدبوظا ہر ہو محبد میں ندائے، گندہ دبن کا حتم بھی بہی ہے۔ نیاں

رہے کہ تمام دنیا کی محبد یں حضورانورصلی اللہ علیہ وہلم کی ہیں، لہذا منسجد گنا یعنی ہماری محبد فرمانا درست ہے۔ اس سے
صرف مسجد نبوی مر فہیں، جبیما کہا گلے مضمون سے ظاہر ہے۔ بعض روایات میں، بجائے مَسْجِدُنا کے اَلْمَسَاجِدُ ہے۔

یعنی اگر مسجد انسانوں سے خالی بھی ہوتب بھی وہاں بر بُو لے کرنہ جائے کہ وہاں رحمت کے فرشتے ہروفت رہتے ہیں اس کی بد بو سے ایذاء یا تھیں گئے۔خیال رہے کہ مسجد کے فرشتے رحمت کے فرشتے ہیں ،ان کی طبیعت نازک اوران کا احرّ ام زیادہ ہے، لہذا حدیث پر میاعتر اض نہیں کہ فرشتے تو ہرانسان کے ساتھ ہروفت رہتے ہیں تو چاہیئے کہ بھی یہ چیزیں نہ کھائے کیونکہ امتد تعالی نے ساتھی فرشتوں کی طبیعت اور قسم کی بنائی ہے۔ علما فرماتے جیں کہ مسلم نوں کے کسی مجمع میں بدیو وارمنه يا كبر ب نے كرند جائے تا كه لوگول كوايذاء ند منجے .. (مزاة المناجع، جاس ٢١٠)

حفرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ (1710) وَعَنْ عُمَرَ بُنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللَّهُ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور دوران خطبہ فرمایا: اے لوگو!تم دونشم کے درختوں سے کھاتتے ہوجن کومیں برا مجھتا ہوں۔ بیاز اور کہن میں نے رسول اللہ 🍇 کو دیکھا کہ جس آ دی ہے ان چیزوں کی بوآتی تواس کومسجد ہے نکال کر باہر بقیع کی طرف نکال دیتے اور جوان کو كمائ يكاكر كهائ تاكراس كى بوحم موجائ - (سلم)

عَنْهُ: أَنَّهُ خَطَبَ يومَ الْجَهْعَةِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ثُمَّ إِنَّكُمُ آيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرتَيْنِ مَا اَرَاهُمَا اِلاَّ خَبِيقَتَانِ: الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ. لَقَنُ رَايَتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا وَجَلَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ آمَرَ بِهِ، فَأَخْرِجَ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَتَنْ أَكُلُّهُمَا، فَلْيُبِعُهُمَا طَبْخاً. رَوَاهُ مُسَلِّمٌ.

تخريج حديث: صيح مسلم، بأب نهي من أكل ثوما اوبصلا أو كراثاً اونحوها عن حضور البسجد، جدد 2. ص 81. رقم 1286. السان الكبزي لسيبقي. بأب مايومريه من اكل شيئاً من ذلك ان يميته بالطبخ. جلد 3. ص78. رقم 5266 سان النسائي الكبزي. بأب من يخرج من الهسجد، جلد 2.ص 43. رقم 708 مستداما ما حددين حنبل مستدعر بن الخطأب رضى أنَّه عنه جلد 1. صفحه 27. رقم 186

شرح حديث:مسجدول كوخوشبودارر كطيئه!

أمّ الْهُوَمِنِينِ حصرت سَبِّدَ مُناعا بُنشه صِدَ يقدرُضى الله تعالى عنها روا يَت فرماتي بين محضور برُنور، شافيع يومُ النَّفُورصني الله تعالى عليه فاله وسنم ني محلول بين معيدي بنانع كالظلم ديااوربيكه وه صاف اورخوشبودارر كلى جائي -(سنن ابي داو بوج اص ١٩٧ حديث ٥٥٣)

#### ایک دوسری روایت میں ہے:

مَنْ تَطَيَّبَ بِلَّهِ تَعَالَىٰ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ زِيْحُهُ ٱطْيَبُ مِنَ الْبِسُكِ وَمَنّ تَطَيّبَ لِغَيْرِ اللهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيّامَةِ وَ رِيُّحُهُ أَنْ ثُنُّ مِنَ الَّجِيْفَةِ

ترجمہ: یعنی جواللہ (عزوجل) کے لئے خوشبولگائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکی خوشبو ستوری ہے زیادہ مہک رہی ہوگی اور جوغیر اللہ ( کوراضی کرنے ) کے لئے خوشبوں گائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکی بر بومر دارے زیادہ ہوگی۔ (معنف عبدالرزّاق،ج ۳،۹ ۱۹، عدیث ۲۹۳۲) خوشبو کا استعال مباح ہے لیکن اسمیں اچھی یا بری بنیت کرنے سے معاملہ کہاں سے کہاں پہنچ جو تا ہے اسبتہ یہاں ایک

سوال بیدا ہوسکتا ہے کہ خوشیوتو انسان اپنی ذات ہی کیا۔ لگا تاہے ، اللہ تعالی کیلئے لگانے کا کیا مطلب ہوا؟ اسکا جواب یہ ہے کہ جوشخص جہتہ المبارک کے دن یا کسی اور وفت خوشبوتگا تاہے تو اسکے بارے بیس کئی باتوں کا گمان کیا جاسکتا ہے مثلا یہ کروہ شخص محض لذت دنیا حاصل کرنا چا ہتا ہے نیا اسکے ذریعے لوگوں پر اپنی مالی حیثیت جنا کر تکبر کا اظہار کرتا ہے تا کہ اسکے ساتھی اس سے حسد کریں یا وہ لوگوں کو دکھانا چا ہتا ہے تا کہ لوگوں کے دلوں بیس اسکا رعب و دبد بہ بیٹے بھی زیادہ ہوگی۔ البتہ پہلا اراوہ یعنی نفس کا اللہ تعالی کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا گناہ تو نہیں لیکن اسکے بارے بیس سوال ضرور ہوگا۔ اور جس بندے سے سوال اور حساب و کتاب بیس مختی ہووہ ہر با دہوگیا۔

اور جوآ دی دنیا میں مہاح چیز وں کواستعمال کرتا ہے اگر چہ قیامت میں اسے عذا بنہیں ہوگالیکن اسی حساب سے اسکی اُخروی نعتیں کم کر دی جا تھیں گی۔

میشھے میٹھے اسلامی بھائیو!غور کا مقام ہے اور کتنے بڑے نقصان کی بات ہے کہ آ دمی فانی نعمتوں کے حصول میں جدر بازی کرے اوراُ خروی نعمتوں کوان پرقربان کروے۔البتہ خوشبولگانے میں اچھی بہتیں بھی کی جاسکتی ہیں۔ مثلا:

- (۱) جمعہ کے دن خوشبولگانا پیارے آقا ہمر کارید بیتہ کی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اس لیے خوشبولگا ہے۔
- (۲) مسجداللند(عزوجل) کا گھرہےاورمسجد کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے چٹانچہا گرخوشبواس لئے نگائی کہ مسجد کا احترام پیش نظرہے نیز کیونکہ بیٹن اللہ (عزوجل) کی زیارت کیلئے جارہا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احترام میں خوشبولگائی یا۔
- (٣) مسلمالوں اور اسپے ساتھ بیٹھنے والول کو راحت پہنچائے کیلئے خوشیو لگائی تا کہ وہ سکون کے ساتھ عماوت الہی (عزوجل) میں مصروف رہنگیں۔
- (۳) یااس کے خوشبولگائی کہ لوگ اسکی غیبت سے بجیس کیونکہ بدیودار شخص کے پیٹے پیچھے اسکی برائی کا تذکرہ ضرور کیا جا تا ہے۔(نیفان احیاء العلوم ۳۰)

169 بَابُ كُرَاهَةِ الْإِحْتِبَاءِيَوْهَ لِعِنَ مُعَمَّوْلُ وَنِامًا مِ كَخْطُبِهِ كَوْقْتَ احْتَبَاء الْجُنُعَةِ وَالْمِالُهُ الْمُؤْتُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا

(1711) عَنْ مُعَاذِبْنِ أَنْسِ الْجُهَيِّ رَضِى اللهُ عَنْ مُعَاذِبْنِ أَنْسِ الْجُهَيِّ رَضِى اللهُ عَنْ عَنْ عَنْ أَنَّ النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَى عَنِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَى عَنِ الْجُهُوبَةِ وَالْإِمَامُ يَغْطُبُ رَوّاتُ أَبُو دَاؤِدَ الْجُهُوبَةِ وَالْإِمَامُ يَغْطُبُ رَوّاتُ أَبُو دَاؤِدَ الْجِبُوبَةِ وَالْإِمَامُ يَغْطُبُ رَوّاتُ أَبُو دَاؤُدَ الْجَبُوبَةِ وَالْإِمَامُ يَغْطُبُ رَوّاتُ أَبُو دَاؤُدَ وَالرَّبْهِ اللَّهِ مِلِينًا فَي حَسَنَ ".

حضرت معاذین انس جہتی رہے۔ سے معادیت ہے کہ رسول اللہ اللہ استے احتباء سے منع فرمایا ہے جمعہ کے دن جب کہ امام خطیہ دیے رہا ہو۔ اسے ابوداؤد اور تریذی سے دونوں نے دوایت کمیا اور کہا کہ بیرجد یہ صن ہے۔

تُخُرِيج حليث إسان الترمذي بأب مأجاء في كراهية الاحتياء والامام يخطب بين 2, ص 390, رقم 514 السنن الكبري للبينق باب من كرة الاحتياء في هذه المائة لماقيه من اجتلاب جلى 335. رقم 6123 البستدرك للعاكور كتاب الجمعه بين 1. مقعه 427 رقم 1112 من الوداؤد بأب الاحتياء والامام يخطب جلى 1. صفحه 432. رقم 1112 معيح ابن عزيمه بأب النبي عن المبوة يوم الجمعة جلى 3 رصفحه 1582 رقم 1112 معيح ابن عزيمه بأب النبي عن المبوة يوم الجمعة جلى 3 رصفحه 1584 رقم 1815 والامام عليه المدولة والامام المبوة يوم الجمعة جلى 3 رصفحه 158 مرقم 1815 والامام عن المبوة يوم الجمعة المدولة والمناب النبي عن المبوة يوم الجمعة المدولة المراب المدولة المد

الم المراح مدیث بخیم الله مَّت حفرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان! س حدیث کخت الکھتے ہیں:
کیونکہ اس بینفک میں نینز بھی آتی ہے اور رت کے نکلنے کا بھی اندیشہ دتا ہے۔ بزرگانِ دین توفر ہاتے ہیں کہ دوزانو ہیئے کر خطبہ سے پہلے خطبہ میں ہاتھ ہا تد سے اور دوسرے میں زانو وک پر ہاتھ رکھے تو ان شاء اللہ دورکعت کا ثواب ملے گا کیونکہ خطبہ طرح دورکعتوں کے قائم مقام ہے۔ (ہزا ڈالمنانج، جمع میں)

الْحَجَّةِ وَأَراداً أَنْ يُّضَحِّى عَنْ أَخُلِ شَيْمٍ مِنْ ذَى الْحَبِرُ وَعَ بُولُ وَهُ عَنْ الله عَنْ أَخُلِ شَيْمٍ مِنْ ذَى الْحَبِرُ وَعَ بُولِ فَى كَ بِعِد نَاخَنِ الْحَبِيرُ وَعَ بُولِ فَى كَ بِعِد نَاخَنِ الله عَنْ أَخُلِ شَيْمٍ مِنْ أَوْ الله عَنْ الله عَن

(1712) عَنْ أَيْرِ سَلْمَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ ذِبُحُ يَّنْ بَعُهُ، فَإِذَا آهَلَ هِلاَلُ ذِي الْمِجَةِ، فلا يَأْخُذَنَ مِنْ شَعْرِةٍ وَلا مِنْ آظْفَارِةِ شَيْعًا حَتَّى يُضَجِّى". رَوَاتُهُ مُشْلِمٌ

جس کاارادہ قربانی کرنے کا ہوتو وہ عشرہ

ذی الحجہ شروع ہونے کے بعد ناخن
اور بال قربانی سے پہلے نہ کائے
حضرت اُم سلمی ﷺ سے روایت ہے آپ فرماتی

ہل کہ رسل اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس ذی کا جانور ہوجس کو وہ ذی کرے گا توجہ ذی الج کا چاند
فظر آجائے وہ اپنے بال یا ناخنوں میں سے پھے بھی برگز نظر آجائے وہ اپنے بال یا ناخنوں میں سے پھے بھی برگز ندکا نے۔ (مسلم)

تخریج حدیث المحده البنه می من دخل علیه عثر ذی المجة و دو مرید التصحیة جلد 6، ص 83 رقم 5236 صیح الان حبان کتاب الرخیة جلد 13، صفحه 239 رقم 519 سان ابوداؤد باب الرجل یاخل من شعرة فی بعثر و هو پرید ان بضعی جدد 3 من 51 مند المحدد الاحکام لابن 5 من 51 رقم 6917 مسئد الی بعل مسئد المرسلمة زوج النبی تختیج بلد 12، ص 348 رقم 6917 الالهام باحادیث الاحکام لابن دئین العید، باب الهدی چلد 2، ص 423 رقم 423 و مند الاحکام الابن دئین العید، باب الهدی چلد 2، ص 423 رقم 423 و مند الاحکام الابن دئین العید، باب الهدی چلد 2، ص 423 رقم 814

سلاح حدیث بھیم الأمنت حضرت مفتی احمد یارخان علید حمۃ الحنان اس حدیث کیتے ہیں: یعنی جوامیر د . و بایا فقیرنقلا قربانی کا ارادہ کرے وہ بقرعید کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخن بال اور مردار کھال وغیرہ ندکائے ندکٹوائے تا کہ جا جیوں سے قدرے مشابہت ہوجائے کہ وہ لوگ احرام میں تجامت نہیں کراسکتے اور تا کہ قربانی ہربال ناخن کا فدید بن جائے ، بیتھم استخابی ہے وجو اپنیں ،لہذا قربانی والے پر تجامت نہ کرانا بہتر ہے لازم نہیں ،اس ہے معلوم ہوا کہ اچھوں سے مشابہت بھی اچھی ہے۔

بلکہ جوقر بانی نہ کرسکے وہ بھی اس عشرہ میں تجامت نہ کرائے ، بقرعید کے دن بعد نماز تجامت کرائے توان شاءالتد تواب

پاسٹے گا، جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ خیال رہے کہ مَن اَ رَادَ ہے بعض شوافع فرماتے ہیں کہ قربانی واجب نہیں صرف
سنت ہے ورنہ یہ کیوں فرما یا جاتا کہ جوقر بانی کرنا چاہے وہ تجامت نہ کرائے اور کہتے ہیں کہ معزمت صدیق وفاروق قربانی
نہیں کرتے ہے تھے تا کہ لوگ اے واجب نہ بچھ جاویں ، گرید دلیل بہت کمزور ہے کیونکہ حدیث شریف میں نماز جعد کے اور
جے کمیلیے بھی میں اُزادَ ارشاد ہوا ہے کہ فرما یا جو جعد پڑھتا چاہے وہ شمل کرے جو جج کرنا چاہے وہ جلدی کرے حالانکہ جعد
مجمی فرض ہے اور جج بھی ، چونکہ جعد و جج ہرخص پر فرض نہیں اور قربانی ہرخض پر واجب نہیں ای لیے اس طرح ارشاد
ہوا ، اور حضرت صدیق وفاروق کا قربانی نہ کرنا کہیں تا بت نہیں۔ (مرقانی) (بڑا ڈالمنا نج ، جام ۱۸۵۰)

(1713) عَنِ ابْنِ عُمْرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللهُ تَعَالَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللهُ تَعَالَى يَنْهَا كُمُ أَنْ كَانَ حَالِفًا، يَنْهَا كُمُ أَنْ كَانَ حَالِفًا، وَيُهُمَّ كُمُ أَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَعْلِفُ وَفِي فَلْيَهِ وَفِي فَلْيَهِ وَفِي فَلْيَهِ وَفِي فَلْيَعِلِفُ إِللهِ آو لِيَصْهُتُ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَفِي فَلْيَهِ وَفِي الطّحِيمُ : "فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَعْلِفُ إِلاَّ وَاللهِ وَفِي الطّحِيمُ : "فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَعْلِفُ إِلاَّ وَاللّهِ وَفِي الطّحِيمُ : "فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَعْلِفُ إِلاَّ وَاللّهِ وَفِي الطّحِيمُ : "فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَعْلِفُ إِلاَّ وَاللّهِ وَفِي الطّحِيمُ : "فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَعْلِفُ إِللّهُ وَلِي اللهِ وَلِي اللّهِ وَلِي اللّهِ وَلِي اللّهِ وَاللّهِ وَاللّهُ وَلَيْمُ مُنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَعْلِفُ إِلّهُ وَلِي اللّهِ وَلِي اللّهِ وَلَيْهُ فَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِي اللّهُ وَلِي اللّهُ وَالْلَهُ وَلَا يَعْلَمُ اللّهُ وَلَا يَعْلَمُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا يَعْلَمُ وَلَا يَعْلَى السَّالِ وَاللّهُ وَالْتَعْلِقُ اللّهُ وَلَا يَعْلَى اللّهُ وَلَا يَعْلَمُ الللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا لَهُ الللّهُ وَلَا يَعْلَمُ الللّهُ وَلَا يَعْلَمُ اللّهُ وَلِي السَاعِلَا لَهُ وَلَا لَكُونَ عَالِمُ الللّهُ وَلِلْ اللّهُ اللّهُ وَلِلْ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللل

 یعنی غیر خداک قشم کھانے ہے منع فر مایا کمیا، چونکہ اٹل عرب عمومًا باپ دادوں کی قشم کھاتے ہتے اس لیے اس کا ذکر ہوا، غیر خداکی قشم کھانا مکر دہ ہے، وہ جو حدیث شریف بیس ہالے دائی یعنی قشم میرے دالدکی وہ کا میاب ہو گیا وہ قشم نہیں محض تاکید کلام کے لیے ہے اور یہاں شرعی قشم ہے ممانعت ہے یا وہ حدیث اس حدیث سے منسوخ ہے یہ وہ بیان جواز کے لیے ہے یہ حدیث بیان کراہت کے لیے۔ (مرقات)

الله مرادرب تعالی کے ذاتی وصفاتی نام بیل لہذاقر آن شریف کی تشم کھانا جائز ہے کہ قرآن شریف کلم استدکانا م ہے اور کلام اللہ صفت اللی ہے، قرآن مجید میں زمانہ، انجیر، زینون وغیرہ کی تشمیں ارشادہ و کمیں وہ شرعی تشمیں نیزید احکام ہم پر جاری بیں نہ کہ رب تعالٰی پر۔ (مرقات) (مزاة النائج، ن٥٥ ص٣٢٢)

حفرت عبدالرحمن بن سمره هذا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: بنوں کی قسمیں نہ کھاؤندا ہے اس کا باپ دادا کی۔ (مسلم) طواغی: طاغیہ کی جمع ہاس کا معنی بت ہے اس معنی میں طاغیہ دوس قبیلہ کا بت اور معبود مراد ہے۔ اور مسلم کی روایت کے سوا دو روایات معبود مراد ہے۔ اور مسلم کی روایت کے سوا دو روایات بیں طواغیت بھی آیا ہے جو طاغوت کی جمع ہے اس کا معنی شیطان اور بت ہے۔ ،

(1714) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانَ بَنُ سَمُوقًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَعْلِفُوا بِالطَّواغِيُّ وَلَا بِأَبَائِكُمْ. رَوَاهُ مُسَلِّمٌ. " الطَّواغِيُّ": جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وَهِي الْاَصْنَامُ. مُسُلِمٌ. " الطَّواغِيُّ : جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وَهِي الْاَصْنَامُ. وَمِنْهُ الْحَيْدِيُّ : " فَلِهِ طَاغِيَةٌ دَوْسٍ أَيْ: صَنَهُهُمُ وَمِنْهُ الْحَيْدِيُّ : " فَلِهِ طَاغِيَةٌ دَوْسٍ أَيْ: صَنّهُهُمُ وَمِعْهُ الْحَيْدِيْ فَيْدِ مُسْلِمٍ : وَرُويَ فَيْ غَيْدٍ مُسْلِمٍ : وَمُعْبُودُهُمُ . وَرُويَ فِي غَيْدٍ مُسْلِمٍ : إِلْطُواغِيْتِ جَمْعُ طَاغُوت ، وَهُو الشّيطانُ وَمُعْبُودُهُمُ . وَرُويَ عَاغُوت ، وَهُو الشّيطانُ الشّيطانُ وَهُو الشّيطانُ المُعْدِيدِ الشّيطانُ المُعْدِيدِ الشّيطانُ السّيطِ السّيطِ السّيطِ السّيطِ السّيطِ السّيطِ السّيطِ السّيطِ السّيطِ المُعْدِيدِ السّيطِ السّيطِ

تخريج حن يبعي الله على 1. صفحه 678. وقم 2095 مستن ابن أني شيبة من اسمه عبد الرحن بن سمرة رض الله عنه صفحه بأب العلى ان يحلف بغير الله جلد 1. صفحه 678. وقم 2095 مستن ابن أني شيبة من اسمه عبد الرحن بن سمرة رض الله عنه صفحه 161. وقم 860 مستن البزار، مستن سمرة بن جندب رضى الله عنه جلد 2 صفحه 158. وقم 4658 مشكاة اسماييح، كتاب الايمان والنلور، الفصل الاول، جلد 2، صفحه 276، وقم 3408

## شرح حديث فتهم المفانا مكروه

امام نووی رحمہ اللّٰد کا قول ہے: رب کا گنات کے اساء اور صفات کے علاوہ ہر چیز کی قشم اٹھان کروہ ہے چاہے نی علیہ
الله م ہوں یا کعبہ یا فرشتے یا امانت، زندگی یارور وغیرہ ہوان سب سے زیادہ بری امانت کی قشم ہے . . . عماء کا قول ہے : غیر اللّٰہ کا قسم اٹھانے سے منع کرنے کی حکمت رہے کہ جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے قسم اس کی تعظیم کا تقاضا کرتی ہے اور عظمت کہ حقیقت صرف اور صرف اللّٰہ تعلیٰ کے لیے خاص ہے کوئی بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ فرکورہ احد دیث کا فل برقشم کو اللّٰہ کے منعقد ہوجاتی ہے منعقد ہوجاتی ہے سرف ماللہ کی اور اس کی ذات اور بلند صفات سے بھی منعقد ہوجاتی ہے سرف ماللہ کی اور اس کی ذات اور بلند صفات سے بھی منعقد ہوجاتی ہے سید عالم بھی ۔ (1715) وعن بھریں گؤ درختی اللّٰہ عَدْہُ: اَنَّ

نے فرمایا: جس نے امانت کی تشم اٹھائی وہ ہم میں ہے مبین۔اے ابوداؤر نے اسنادسے کے ساتھ روایت کیا۔ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَنْ حَلَفَ بِالاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا حَدِيثِ صَعِيْحٌ، رَوَالُا أَبُو دَاوْدَ

بِإِسْنَادٍ صَعِيْحِ

تخريج حُليث: سان ابوداؤد بأب في كراهية الحلف بألامانة جلى 3. ص218 رقم 3255 السنن الكوزي للبيبلي باب من حنف بغير الله ثم حدف او حلف بأليراً ة من الاسلام . جلى 10 من 30 رقم 20331 مسلك البزار . مسلك بريدة بن الحصيب رضي المه عنه جلل 2. صفحه 141 رقم 4426 جامع الاصول في احاديث الرسول القصل الثاني في انهم عن الحلف به . جلى 11 ، ص 656 رقم 9284

مرح مديث: عليم الأمّت مفرسومفى احمد يارفان عليد رحمة الحنان ال مديث كي تحت لكهة بن:

اگرامانت سے مرادشری احکام ہیں لیمی نماز روزہ وغیرہ توبیقت ناجائز ہاوراس میں کفارہ نہیں، قرآن کریم میں شری احکام کوار نت فرمایا گیا ہے اِنّا عَرَفْ مَنَا الْاَ مَائَةَ عَلَى السَّنَاوَةِ وَ الْاَدْ فِي يَسْمِيں كفار كھاتے ہے فراز ك قسم وغیرہ،اوراگر مراوامانت اللہ ہے توسم معتبر ہے ہيے اللہ كام مراوامانت اللہ ہے توسم معتبر ہے ہيے اللہ كام مراوامانت اللہ ہے اورصفات الله ك قسم معتبر ہے ہيے اللہ كام مراوامانت اللہ ہے توسم معتبر ہے ہے اس يركون کا ام شريف المين بھی ہے۔ (مرقت،واشعہ) خيال رہے کہ جو کے بسم اللہ ميں يركون کا اللہ ميں ميں کون کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نام شریف کے موال کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نام معتبر نیس نے ہوگی کہ بیر کوف کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نسم معتبر نیس ۔ (مزا اللہ کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نام شریف کے دو کے بھی کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کی نسم معتبر نیس ۔ (مزا اللہ کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے، تات اللہ کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے، تات کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے تات کا نام شریف کے خلاف ہے ایسے بی تا اللہ کی نسب کے خلاف ہے کہ نام شریف کے خلاف ہے ایسے بی تات اللہ کی نسب کا نام نسبہ نسبہ کی کا نام شریف کا کہ کے خلاف ہے ایسے بی تات اللہ کی نسبہ کی نسبہ کے خلاف ہے کہ نسبہ کی کا نام شریف کے خلاف ہے کے خلاف ہے کا نسبہ کی کا نسبہ کی کا نسبہ کی خلاف ہے کہ کا نسبہ کی کی کے دو کر نسبہ کی کی کی کی کے دو کہ کی کی کی کی کی کی کر نسبہ کی کا نسبہ کی کی کا نسبہ کی کی کی کی کی کی کی کر نسبہ کی کی کی کی کر نسبہ کر نسبہ کر نسبہ کی کر نسبہ کر نسبہ کر نسبہ کر نسبہ کی کر نسبہ کر نسبہ کر نسبہ کر نسبہ کی کر نسبہ کر نسب

انبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ فی نے فرمایا:
جس نے قسم اٹھائی اور کہا کہ بیرکام کروں تو میں اسلام
سے برکی ہوں اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے
کہا اور اگر سچا ہے تو پھر بھی اسلام کی طرف سلامتی سے
شہیں لوٹا۔

(1716) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَى اللهُ صَلَى اللهُ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: إِنِّى بَرِيْ ثِنْ مِن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: إِنِّى بَرِيْ ثِن كَانَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ كَانَ الرسلامِ سَالِبًا - رَوَاهُ أَبُو صَادِقًا، فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْرسلامِ سَالِبًا - رَوَاهُ أَبُو كَانَ كَاذِد.

تخريج حليث: سأن ابوداؤد باب ماجاء في الحلف بالبرأة وعلة غير الإسلام، جلد 3، ص 219, رقم 3260 البستدرك للحاكم، كتاب الإيمان و لننور، جلد 4. صفحه 331، رقم 7818 مسندامام احديث حديث حديث بريدة الإسلمي رضى الله عنه جلد 5, ص 355 رقم 23056 مسنداليزار، مسند بريدة بن الحصيب رضى الله عنه جلد 2 ص 139، رقم 4405 مشكاة المصابيح كتاب الإيمان والننور، الفصل إلاول جلد 2 ص 278، رقم 3421

شرح حدیث: جلیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یارخان علیدر حمة الحنان ای حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی یوں کیے کہ اگر میں نے میکیا ہوتو میں اسلام سے بری ودور ہوجاؤں گا اور وہ جانتا ہے کہ اس نے بدی م کیواس فی جھوٹ بول رہا ہے۔

یعنی اس م سے بری دور ہوئی جائے گا: فیر مان انہائی ڈرائے کے لیے ہے جیسے فرمایا گیا جونماز چھوڑے اس نے کفرکی دست کی اس کے کفرکا اندیشہ ہے۔ خیال دسے کہ اگر گزشتہ پر سیسم کھائی ہے توصرف گناہ ہوگا

کفارہ نہ ہوگا کیونکہ تخموں تسم میں کفارہ نبیں ہوتا۔اگرآ ئندہ پر بیالفاظ بولے کہ اگر میں بیکا م کروں تواسلام سے بیزارو بر ک ہوجاؤں اگر حلال کوحرام کرنے کے لیے کہا ہے توقعیم ہوجائے گی کہتحریم حلال قسم ہے۔

رببر کی اگر اپنے کو ہے تم کے کہا تہ کیم اور واقعہ تھا وہ مجھوٹا تب بھی اس نے بڑا گناہ کیا مثلّ اس نے کہا کہ اگر میں نے فلاں سے بات کی ہوتو میں اسلام سے دور ہموجا وک خیال تھا کہ میں نے بات نہیں کی گر کی تھی ، تب بھی اس کلمہ میں گناہ ہے کہاں نے اسلام کو معمولی دیکھا سمجھا ، یہ بی تھم ہے یہ کہنے کا میں تماز وروز ہ جج ذکوۃ سے بری ہوں ، کیونکہ اسلامی احکام کو بہکا جا نناہات بات پر ان سے بیز ارک کا اظہار کرنا بڑا ہی خطرنا ک ہے۔ (مزا ڈائن جے بی قاص ۱۳۳۱)

رَجُلًا يَقُولُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابنُ عُمَرَ لَا يَعْفِي اللهِ مَنْ الله عَنْدِ اللهِ مَنْ الله عَنْدِ اللهِ مَنْ الله فقل عَلَيهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ حَلَفَ بِغَيْدِ اللهِ فقل عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: "حَدِيثُ عَلَيه وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ قَالَ: "كَفَرَ اللهُ اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ قَالَ: "كَفَرَ اللهُ اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ قَالَ: "الرِّيَا عُنْمُ لَكَ، اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ قَالَ: "الرِّيَا عُنْمُ لَكَ، "الرِّيَا عُنْمُ لَكَ.

حضرت ابن عمر الله المحارات ہے کہ انہوں نے ایک آدی کوسنا کہ کھیہ کی قسم اٹھا رہا ہے تو حضرت ابن عمر اٹھا نے فرما یا: اللہ کے غیر کے ساتھ قسم نداٹھا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفر ماتے ہوئے سنا جس نے اللہ کے غیر کے نام کے ساتھ قسم اٹھ کی اس نے کفر کیا یا فرہ یا فرک کیا۔ اے تر فدی نے روایت کی اور کہا میہ صدیت شرک کیا۔ اے تر فدی نے وضاحت کی کہ گفراور شرک تغییط حسن ہے۔ بعض علمانے وضاحت کی کہ گفراور شرک تغییط کے طور پر ہے جیسا کہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ میں دوایت ہے کہ آپ نے قرمایا: ریاشرک ہے۔

تخريج حليث اسان ترمذى بأب ماجاء فى كراهية الحلف بغير الله جلد 3. ص 46. رقم 1535 السان الكبرى لديدةى ، بأب كراهية الحلف بغير الله جلد 3. ص 46. رقم 1535 السان الكبرى لديدةى ، بأب كراهية الحلف بغير الله عزوجل جلد 10. ص 29. رقم 20324 السستدرك للحاكم. كتأب الإيمان والنذور، جلد 6. صفحه 318. رقم 7814 سان ابوداؤد بأب فى كراهية الحلف بالأباء . جلد 3. صفحه 217 رقم 3253 صبح ابن حبان، كتاب الريمان جدد 10 ص 199. و 2358

شرح حديث: الله عز وجل كانتهم

الذعروج کے جتنے نام ہیں اون میں ہے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گافتم ہوجا کی خواہ بول چال میں اوک نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں مثلاً اللہ (عزوجل) کی قسم، خدا کی قسم، رحمٰ کی قسم، پروردگار کو قسم سیویت خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہواوی کی قسم کھائی ہوگئی مثلاً خدا کی عزت وجلال کی قسم، اول کی کبریائی (2) کی قسم، اول کی حسم، اول کی قسم، اول کی قسم، اول کی قسم، اول کی قسم ماول کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، اول کی مربان خوط سے جی قسم، وجل کی حسم، عملات ہول، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خد کو گواہ کر کے مجت ہوں۔ مجھ پر تسم ہے۔ تا اللہ اللہ مقد میں ہی کا فرید کا فروں کا شریب، پر تسم ہے۔ تا اللہ اللہ مقد میں ہی کا فروں کا شریب، پر تسم ہے۔ تا اللہ اللہ مقد میں ہی کا فرید کا فروں کا شریب، پر تسم ہے۔ تا اللہ اللہ مقد میں ہیکام تہ کروں گا۔ اگر میکام کر سے یا کیا ہوتو میرودی ہے یا نصرانی یا کا فرید کا فروں کا شریب، برقسم ہے۔ تا اللہ اللہ مقد میں ہیکام تہ کروں گا۔ اگر میکام کر سے یا کیا ہوتو میرودی ہے یا نصرانی یا کا فرید کا فروں کا شریب

مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ ہے ایمان مرے ، کافر ہوکر مرے ، اور یہ افغاظ بہت بخت ہیں کہ اگر جمونی فتم کھائی پر تر توڑوی تو بعض صورت میں کافر ہوجائے گا۔ جو تحف اس فتم کی جبوٹی فتم کھائے اوس کی نسبت عدیث میں فرماین ، بربری ہے ہے جبیبا اوس نے کہا۔ یعنی بہودی ہوئے گفتم کھائی تو بہودی ہوگیا۔ بو ہیں اگر کہا غداجا نما ہے کہ میں نے ایر نہیں کیا۔ اور میہ بات اوس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزویک کافرہے۔ (الفتادی المحدید ، کتاب وا بمان الہب الذنی نی برب

جان بوجھ كرجھونى فتىم كھاناسخت منع ہے

حضرت ابن مسعود ورائیہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کے اللہ بھانے کے مراس نے کسی مسلمان کے واللہ برناجی طف اٹھا یادہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ناراضکی کی حالمت بیس طف اٹھا یادہ اللہ کا اللہ کے اس کی تصدیق میں اللہ عزوجل کی کتاب کی ہم پر تلاوت سے کی دواوگ جواللہ کے وعدہ اور ایک قسمول کے بدلے تھوڑی رقم خرید سے جن اللہ جن اللہ جن اللہ کی حصہ بیس ہے نہ اللہ جن اللہ کی حصہ بیس ہے نہ اللہ کی اور نہ ان کی طرف تیا مت کے روز نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ان کی طرف تیا مت کے روز نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں یاک کرے گا اور ان کے لیے وروناک عذاب ہے '۔ (منتی علیہ)

172 مَابُ تَغُلِيْظِ الْيَهِيْنِ الْكَاذِبَةِ عَمُدًا

(1718) عَنِ ابن مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَيْهِ مَالِ امْرِهِ مُسلِمٍ بِغَيْرٍ حَقِّهِ، لَتِي اللهُ وَهُوَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مَالُ اللهِ صَلَى اللهُ عَطْيهِ وَسَلَّمَ، مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَوجَلَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ الله عَزَوجَلَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَوجَلَ اللهِ عَزَوجَلَ اللهِ عَالَيْهُمُ مِنْ اللهِ وَآهَ مُمَانِهِمُ مَمَنَا وَلَنَ اللهِ عَلَيْهِمُ مَمَنَا وَلَا يَنْظُرُ النَّهِمُ فِي اللهِ وَآهَ مُمَانِهُمُ وَلَا يَنْظُرُ النَّهِمُ فَى اللهِ وَآهَ مُمَانِهُ وَلَا يَنْظُرُ النَّهِمُ فَى اللهِ وَآهَ مُمَانِهُ وَلَا يَنْظُرُ النَّهِمُ اللهِ وَآهَ مُمَانِهُ وَلَا يَنْظُرُ النَّهِمُ فَى اللهِ وَآهَ مُمَانِهُ وَلَا يَنْظُرُ النَّهِمُ فَى اللهُ وَلَا يَنْظُرُ النَّهِمُ فَى اللهُ وَلَا يَنْظُرُ النَّهُمُ فَى اللهُ عَرَقِ وَلَا يَنْظُرُ النَّهِمُ اللهُ وَالْ عَمِران : 77). يُمَانِّ النِيْمُ اللهُ عَلَيْهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ مَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ مَالِيْهُ مُنَابُ النِيْمُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ مَالِهُ وَالْمُسُولِ اللهُ عَلَيْهِ مَالَةٍ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ مَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ مُنَابُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ مَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ مَا اللهُ عَلَيْهِ مَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَاهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ مَاللهُ عَلَى اللهُ عَل

تخريج حليث : صبح بخارى باب المصومة فى البار و القضاء فيها. جلد 2. ص 831 رقم 2229 صبح مسلم. باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيبيدن فأجرة بالنار . جلد 1. ص 86 رقم 374 الإحادو البشائي لاحد الشيبائي حديث عدى بن عدى الكسرى جدد 4 ص 396 رقم 2445 السان الكبرى للميهقي، باب من قال على عهد الله يريديه يمينا جلد 10. ص 44 رقم 20403 الهنتقي لابن الجارود باب ماجاء في الإحكام، جلد 1. صفحه 251 رقم 1004

شرح مدین: جھوٹی شم کھانے والے تاجر کیلئے در دناک عذاب ہے

حضرت سیّد نا ابو ذر بندغاری رضی الله تعالی عند ہے مردی ہے کہ الله کر وجل کے محبوب وانائے عُمیوب مُنز وعمن المحکوب منز وعمن الحکیوب منز وعمن الله تعالی علیہ المدوسلم نے ارشاد فر مایا: '' تین شخص ایسے ہیں جن سے الله تعالی نه کلام فر مائے گا ، ندان کی طرف الحکیوب مائی کرے گا بلکہ ان کے لئے ذرونا کہ ، عذا ب ہے۔ 'آ ب رضی الله تعالی عند فر م تے ہیں نظر کرم فر مائے گا اور نہ ہی الله تعالی عند فر م نے ہیں کہ الله تعالی علیہ وہائے وہا کہ میں بار ارشاد فر مائی تو میں نے مرض کی : دہ تو کہ اللہ عزوج کے ، دہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فر مائی: (۱) تمکیر سے اپنا تہبنہ لاکانے والا اور (۲) احمان جہوانے وہا متاہ وہر باد سو سی دو کون لوگ ہیں؟ ارشاد فر مائی: (۱) تمکیر سے اپنا تہبنہ لاکانے والا اور (۲) احمان جہوانے وہ ا

اور (٣) جمونی قسم کھا کرا پنامال بیچنے والا۔(معیمنسلم ص٤٧ مدیث ١٤١(١٠١))

جھوٹی قشم سے بڑکت مٹ جاتی ہے

إس روايت سے خصوصًا وہ تا چر و وُ كاندار حصرات عبرت بكڑيں جوجمونی فشميں كھا كر اپنا مال فر وحت كرتے ہیں،اشیاء کے عُمیوب (بعنی خامیاں) چھپانے اور ناقِص و گھٹیا مال پر زیادہ نفع کمانے کی خاطر ہے ذریے تسمیر کھائے علے جاتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی عار ( لینی شرم وجھ ک) محسوس نہیں کرتے ، إن كيلئے محد نظريد ہے كہ تنفي روز فيار، دو عاكم كے مالك و مختار باذن يرورو كارصلى الله تعالى عليه فالدوسلم كافر مان عبرت نشان ب: جيوني هم سے سودافر وخت موجاتا ہے اور بڑکت مِث جاتی ہے۔ ( گنز النمال ج١٦م مدیث ٢٩١٥) ایک اور جگه فرمایا: ' اقتسم سامان یکو انے والی ہے اور بڑ کمت معالفے والی ہے۔ (مع بخاری جسم ماحدیث ۲۰۸۵)

مُفْتِرِهُ بِيرِ عَلَيم الْأُمَّت حضرت مفتى احمد يار خال عليه رحمة الحنال إلى حديث ياك كے شحت فرات ہیں: بُرُکت (مِث جانے) سے مُرادا یَند ہ کاروبار بند ہوجانا ہو یا کئے ہوئے ہو پار میں گھاٹا (لیعنی نقصان) پڑج نا یعنی اگر تم نے کسی کوجھوٹی قشم کھا کردھوکے سے شراب مال دے دیا وہ ایک بارتو دھوکا کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کوآنے دے کا ، یا جورقم تم نے اُس سے حاصل کرلی اُس میں یُر کت ندہو کی کہرام میں بے برکتی ہے۔ (مراة امنائج ج مسمم)

حضرت ابوامامه ایاس بن تعلبه حارتی عظیمات روایت ہے کہ حضور رسول اللہ 🍇 نے فرمایا: جس نے مسمسلمان آ دی کاحق این قشم کے ساتھ کا ٹا اللہ نے اس کے لیے آگ لازم کردی اوراس پر جنت حرام کردی تو ایک آدی نے عرض کیا: (یارسول الله) اگر چه وه معمولی چیز ہوفر ما یا آگر جیہ پیلوکی شاخ بھی ہو۔ (مسم)

(1719) وَعَنْ أَنِيُ أَمَامَة إِياس بْنِ تعلبة الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَتَّى امْرِيْ مُسلِمٍ بِيَبِيْنِهِ، فَقَدُ آوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ. وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهْ رَجُلُّ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَّسِيْرًا يَّا رَّسُولَ اللَّهِ ؛ قَالَ: "وإِنْ كَانَ قَضِينَهًا مِّنُ آرَاكٍ رَوَاهُ

تخريج حديث: حيح مسلم. باب دوب من حلف يمينا قرأى غيرها خير امنها أن يال الذي حلد 5 ص 85 رقم 4361 سس ترمذي بأب ماجاء في الكفارة قبل الحدث جلى 2. صفحه 107. رقم 1530 السان الصغرى للبيهةي. بأب الكعارة بألمال قبل الحسف جلد3، ص229. رقم 4394 سان النِسال الكبرى باب الكفارة قبل الحنث جلد3، ص127. رقم 4723

شرح حديث: مُفْتِر خَبِير طليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنان ال حديث إلى كَ تَحت فرمات بين و. مارا ہواحق مال ہو یا کوئی اور چیز جیسے حق قذف (تہمت) ہوی کی باری کاحق یا مردار کی کھال یا وہ نجاستیں جو ، ل 'نیل مگر ان کا استعمال جائز ہے، میرحدیث ان سب حقوق کوشامل ہے۔ (مرقات) پھرحق حقیر ہو یاعظیم ۔مسم ن کی قید ، ہتمام ظاہر کرنے کے لیے ہے ورند**ذی اور م**تامن کا فر کاحق مار لینے کی بھی یہ ہی مزاہے لہذا صدیث ہے بیٹا بت نہیں سوتا کہ ذی کا فرکاحق مارلین جائز ہے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فدماء ہم کدماء نا وامواہم کا مواننا ان کا فروں کے خون اور مال مسلمان وی کا فرکا مال چوری کرے تو اس کا ہاتھ سے گا۔ اور مال مسلمان وی کا فرکا مال چوری کرے تو اس کا ہاتھ سے گا۔ اگر اس مجرم نے بیکام حلال جان کر کیے تو کا فر ہوا اور دائی جہنم کا حقدار اور اگر حرام مجھ کر کمیا تو ابر ار کے ساتھ جنت کا اول داخدہ س برح مرم ہوگیا ، اشرار کے ساتھ اولا سزایا ہے گا بھرا بمان کی برکمت سے بخشا جائے گا کیونکہ مسلمان کے لیے دوز خ میں بیٹی نہیں۔

عرب میں پیلو(وان) بہت معمولی درخت ہے، پھراس کی شاخ جس کی مسواک ہوتی ہے وہ تو بہت ہی حقیر چیز ہے اس ہے معمولی چیز کواس سے تشہید دے دیتے ہیں۔(مراۃ المناجع جس مسسس)

شرح حديث: حجوتي قتم كي سزا

اسرائیمیات میں ہے کہ حضرت موئی علی نبینا وعلیہ الصلوٰ قاد السلام نے عرض کی: یارب عز وجل! جو تیرے نام کی جھوٹی قشم انھائے اس کی سراء کیا ہے؟ فرمایا: بیس اس کی زبان کوآگ کے دوا نگاروں کے درمیان پاٹ دوں گا بیرض کیا: یارب عز وجل! توجوجوٹی تشم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال لوٹ الے اس کی سرا کیا ہے؟ فرمایا: میں جنت سے اس کا حصہ کاٹ دوں گا۔

جھوتی قسم گھرول کوو پران کر جھوڑتی ہے۔ جھوٹی قسم کے نقصانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے میرے آتااعلیٰ حضرت، اہام اُہلسنت، مولانا شاہ اہام اُحمد رضا خان علیہ رحمة الرحمن فروتے ہیں: جھوٹی قسم گھرول کو ویران کر چھوڑتی ہے ( نقاذی دضویئر جَدن ۴ ص۱۰۲) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ ( لیعنی جان یو جھ کر کھانے دالے پر اگر چِہ ) اس کا کوئی کفارہ نہیں ، ( مگر ) اس کی سز ایہ ہے کہ جتم کے کھو لئتے در پایٹل غُو سطے دیا جائے گا۔ ( نادی رضوبین ۱۳ ص۱۱۱)

173- بَابُ نَلْبِ مِنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَاى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا آنُ يَّفَعَلَ ذَلِكَ الْمَعُلُوفَ عَلَيْهِ ثُمَّرُ يُكَفِّرِ عَنْ يَّمِيْنِهِ

(1721) عَنْ عَبْىِ الرِّحْسِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِذَا حَلَفْتَ عَلْى يَمِرُنِ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا فَاتِ الَّهِ عُلَيْ وَكُورُ عَنْ تَمِينِكَ عَنْ تَمِينِكَ .

مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

جوکوئی حلف اٹھائے بھراس سے کوئی کام بہتر دیکھے جس پرشم اُٹھائی تو وہ کر لے جس کو بہتر دیکھے ادر شم کا کفارہ دے دے

حضرت عبدالرحمن بن سمرد ﷺ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فریا یا: جب توکسی کام پرفتم اٹھا لیے کھے رسول اللہ ﷺ میں مواتو اس سے بہتر دیکھے تو وہ کر جو بہتر ہے اورا بی فتسم کا کفارہ دیے دے۔ (منت علیہ)

تشرح حدیث بمنفتر فیرسیم الا متساح مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:
جو محف گناہ کرنے یا فرائض ادانہ کرنے کا تسم کھالے مثلا خدا کی قسم ہیں شراب پیوں گایا نماز نہ پڑھوں گا توایک قسم کا
توڑ نااوز کفارہ اداکر دینا واجب ہے اور جوغیر مناسب کا م کی قسم کھالے مثلا خدا کی قسم ہیں ایک ماہ تک اپنی بیوی سے صحبت
نہ کروں گا ایس قسم کا توڑ و بینا مستحب ہے ، اور جا نز کا موں کی قسموں کا پورانہ کرنا ضروری ہے رب تعالی فرما تا ہے: وَاحْفَظُوا اللّٰ اللّٰهُ مُن مِیں قسم رب کی میں بیرو ٹی نہ کھا وس گا ، یہ کپڑ انہ یہنوں گا۔
ایک ننگ کم جیسے قسم رب کی میں بیرو ٹی نہ کھا وس گا ، یہ کپڑ انہ یہنوں گا۔

مر برتسم کی شم تو ڑنے میں کفارہ وا جب ہے کیونکہ شم تو اللہ تعالٰی کے نام کی حرمت کے اظہر رکے لیے ہے کہ س نے رب کوضامن دے کرایک دعدہ کیا مگر بوراند کیانام پاک کی اس میں بے حرمتی کی تو کفارہ وے۔ (مراۃ اسڈجے جہ ص ۱۲۰)

رُسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ وَاللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلِيْ وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لاَ الحَلِفُ عَلَى يَمِنْنِ فُخَرَ الْمِى خَيْرًا مِّنْهَا إِلاَّ كَفَّرُتُ عَنْ يَمِينِنَى، وَآتَيْتُ الَّذِي هُو خَيْرًا. وَلاَّ كَفَّرُتُ عَنْ يَمِينِنَى، وَآتَيْتُ الَّذِي هُو خَيْرًا.

تخريج حدايث: صبح بخارى كتاب الإيمان والعنور، جله 6، ص 244، رقم الحديث 6249 صبح مسلم باب دوب من تخريج حدايث: صبح بخارى كتاب الإيمان والعنور، جله 6، ص 24، رقم الحديث الكيزى للبيبقي، باب الحنف بالله عروجل اوباسم حفا يمينا فرأى غيرها خيرانها أن يأتي الذى هو خير، جله 5، ص 82، رقم 2030 المناسبة المناسبة بله المناسبة بله 10 ص 26، رقم 2030 سنن ابن من اسما الله جله 10 من حلف على يمن فرأى غيرها خير امنها، جله 1، ص 681، رقم 2107

شرح حدیث: مُفتِر مُنهِر حلیم الْاُمَّت حضرت مِفتی احمہ یارخان علیہ دحمۃ الحنان اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ ل پمین سے مرادوہ کا م ہے جس پرفتنم کھائی جائے لہذا حدیث بالکل داضح ہے اِس پر بیاعتر اض ہیں کہ حلف اور پمین توایک ہی چیز ہے پھرعلی پمین کے لیے؟

ین شم تو رُکر کفارہ دوں گایا کفارہ دینے کا ارادہ کرلوں گا چرقتم تو رُوں گا کہ قتم تو رُف ہے پہلے کفارہ کیا کہ کو کہ تم تو رُف کا سبب ہے اور کبھی تھی سبب ہے پہلی نہیں ہوسکتا، وقت سے پہلے نماز، در مضان سے پہلے بوسکتا ہے محروزہ طرح قتم تو رُف نے پہلے کفارہ درست نہیں۔ خیال دے کہ ام شافع کے ہاں کفارہ مالی حذف سے پہلے ہوسکتا ہے محروزہ کفارہ کا سبب کفارہ حذف سے پہلے کفارہ کے دوزے بہلے کفارہ کے دوزے جہلے کفارہ کے دوئر ماتے ہیں کہ کفارہ کا سبب سبب ہوئے کہ کفارہ کا باب کفارہ کے دوزے عمر کی نماز، کھی کا حق منسوب فرمایا، نسب ہونے کی علامت کفارہ کا سبب قسم ہے جہلے کہا جا تا ہے دمفان کے دوزے عمر کی نماز، کھی کا جہلے کو کہ کا دو کہا ہے کہا جا تا ہے دمفان کے دوزے عمر کی نماز، کھی کا جہاں کا دو تا ہم کا میں ہوتا ہم طور پہلے جا مؤموری کی کھارہ کا سبب حذف ہے تیں، ہمارے امام اعظم کے ہاں اور تھم اسبب پر مقدم نہیں ہوتا ہم طور پہلے جا مؤموری کی کھارہ کا سبب حذف ہے نہیں ہوسکتا قرآن کر کم جھیانے والی چیز قسم کھانا گنا ہو نہیں قسم کو ڈول گا گاناہ کا سبب حذف ہے نہیں ہوسکتا قرآن کر کم جھیانے والی چیز قسم کھانا گناہ نہیں قسم کو گفارہ کا سبب کفارہ ہوااور تھم سبب سبب نہیں مگر اضافت ہوں کفارہ کی نشرط ہے سبب نہیں مگر اضافت ہوں کہا تھیں۔ پھر شوانع جب قسم کو گفارہ کا سبب بہر ست کھیں مالے جیں۔ ہورہ کی ہے جا سبب نہیں مگر اضافت ہیں۔

مثل اگرتشم کھائی جائے کہ میں اپنے والدے کلام نہ کروں گاتو چاہیے کہ شم توڑ دے اپنے والدے کلام کرے پھر
کفارہ دے دے ۔ خیال دے کہ واؤجم کے لیے ہے ترتیب کے لیے بیں لہذااس سے نیٹ نابت نہیں ہوتا کہ کفارہ پہلے
دے پھر قسم توڑے ، بعض روایات میں شم وارد ہوا فلیکفی عن یہ پینہ شم لیأت بالذی ہو خیر مگر میر دوایت درست
نہیں ۔ مسم ، بخاری میں وارد ہے یہال مرقات نے تم اور واؤکی روایات میں بہت عمرہ بحث کی ہے واؤکی روایت کوتر جے

دی اگرٹم کی روایات سیحے بھی ہوں تو بھی شوافع کے خلاف ہیں کہ وہ بھی کفارہ کا مقدم کرنا دا جب نہیں مانے صرف جائز ، نے ہیں گراس روایت سے ثابت ہوگا کہ کفارہ پہلے دینافتھم بعد میں تو ڈیا واجب ہے۔ (مراۃ المناجیج ج۵م ۳۳۷)

(1724) وَعَنْ آنِ هُرِّيْرَةٌ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: (1724) وَعَنْ آنِ هُرِّيْرَةٌ رَضِى اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ: (لأَنْ يَّلَجَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لأَنْ يَّلَجَ اللهِ تَعَالَى احَدُ كُمْ فِي يَمِينِهِ فِي آهُلِهِ اثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ آنَ يُتُعْطِى كَفَّارَتَهُ اللّهِ فَرَضَ الله عَلَيْهِ. وَتَشْدِيْهِ مُنَّ اَنْ يُتُعْطِى كَفَّارَتَهُ اللّهِ فَرَضَ الله عَلَيْهِ. مَنْ آنَ يُتُعْطِى كَفَّارَتَهُ اللّهِ فَرَضَ الله عَلَيْهِ. مُنَّ الله عَلَيْهِ مَنْ الله عَلَيْهِ وَتَشْدِيْهِ مُنَّ الله عَلَيْهِ وَتَشْدِيْهِ الْحَيْمِ آئَنَ يَتَهَادَى فِيهَا، وَلَا يُكَفِّرُ وَقَوْلُهُ: "أَنَّمُ اللهُ وَلَا يُكَفِّرُ وَقَوْلُهُ: "أَنَّمُ اللهُ وَلا يُكَفِّرُ وَقَوْلُهُ: "أَتَّمُ اللهُ وَلا يُكَفِّرُ وَقَوْلُهُ: "أَتُمُ اللهُ وَلا يُكَفِّرُ وَقَوْلُهُ: "أَنْ مُنْ اللهُ وَلا يُكَفِّرُ وَقَوْلُهُ: "أَنْ هُمُ اللهُ وَلا يُكَفِّرُ وَقَوْلُهُ: "أَنْ اللهُ وَلا يُكَالُونُ اللهُ وَلا يُكَالِلهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَلا يُكَالُونُ اللهُ وَلا يُكَالُونُ اللهُ وَلا يُكَالُونُ اللهُ اللهُ وَلا يُعَلِيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا لَهُ اللّهُ وَلَا يُعَلّمُ اللّهُ وَلَا اللهُ وَلا يُعْلَى اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا الللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا لَهُ وَلَا الللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلا يُعْلِقُولُولُولُونُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ عَلْمُ اللّهُ وَلَا لَهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ اللهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللل

حضرت ابوہریرہ ہے ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: تم میں ہے کی کا اپنے گھر والوں کے بارے میں اس کے لیے بارے میں اس کے لیے بارے میں اس کے لیے اس ہے کہ وہ ہم تو ڈر کر کف روا دا اس ہے ذیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ ہم تو ڈر کر گف روا دا کر سے جو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ (شنن کر اور جیم پر شد کے ساتھ اس کا علیہ) یلج : لام پر زیر اور جیم پر شد کے ساتھ اس کا مطلب ہے اس پر ڈیا رہے اور کفارہ ادا نہ کرے اور اشد نے مثلثہ کے ساتھ اس کا مطلب ہے گناہ زیادہ

تخريج حديث وصيح بخارى كتاب الإيمان والندور. جلد 6. صفحه 244, رقم الحديث 6250 صيح مسبد، بأب النهى عن الإصرار على اليبين فيها يتأذى به اهل الحالف ماليس حرام، جلد 5. ص88, رقم 4381 السنن الكورى للبوبقي، بأب من حلف على يمين فراى خيرا منها فليات الذى هو غير، جلد 10، ص 32. رقم 20347 مسند امام احدين حتيل، مسند ابي هريرة رضى الله عنه جلد 2. ص 347، رقم 8193، مشكّوة البصابيح، كتاب الإيمان والنذور. الفصل الإول، جلد 2. ص 277، رقم 3414

شر ت حدیث المفتر فیر حکیم المائت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان إس عد من پاک کے خون فرماتے ہیں:
یلجی کے فتح لام کے کسرہ اور جیم کے شد سے لجام و لجا جہ کا مضارع ضرب یضر ب سے لجا جہ کے معنے ہیں اڑ
جانا ، مصر ہوجانا ، قائم رہنا لینی جو خص اپ گھروالوں میں سے کسی کاحق فوت کرنے پرفتم کھالے مثل میں اپنی مال کی
خدمت نہ کروں گایا ہوی سے ایک دوماہ صحبت نہ کروں گا۔

لغوشم معاف ہے اس میں کفارہ ہیں' وہ وہ ہے جو بلاارادہ زبان پرجاری

174- بَابُ الْعَفُوعَنُ لَغُو الْيَمِيْنِ وَانَّهُ لَا عَنُ لَغُو الْيَمِيْنِ وَانَّهُ لَا كَفَّارَةً فِيهِ، وَهُو مَا يَجُرِئُ عَلَى اللِّسَانِ

ہوجائے جیسے لا واللّہ بلی واللّہ وغیرہ اوراس فتم کے الفاظ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کو اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں لغوکی وجہ ہے گرفت نہیں فرما تالیکن اس پر گرفت فرما تالیکن اس پر گرفت فرما تاہے جن قسموں کا تم نے ارادہ کیا تواس کا کفارہ دس مسکینوں کو متوسط کھا تا ویٹا یا ان کولیاس ویٹا یا غلام آزاد کرنا ہے توجس نے (بید) نہ یا یا تواس پر تین دن کے روز ہے ہیں ریٹمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسمیں روز ہے ہیں ریٹمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسمیں الحاد اورا پئی قسموں کا تحیال کرو۔

 بِغَيْرِ قَصْدِ الْمَيْمِيْنِ كَقَوْلِهِ عَلَى الْعَادَةِ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلِّي وَاللّٰهِ، وَمَعْوِ ذَٰلِكَ لَا وَاللّٰهِ، وَبَلِّي وَاللّٰهِ، وَمَعْوِ ذَٰلِكَ

(1725) وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَلْوِلَتْ هٰذِهِ الْأَية: (لَا يُوَاخِلُكُمُ اللهُ بِاللّغُو فِيُ اَيُمَالِكُمُ) فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لاَ وَاللهِ، وَبَلَى وَاللهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُ.

تخريج حلى بين المنافعية الكبرى بأب الإياشة كم الله باللغوق ايمانكم المناب المنافعية 403. رقم 4337 السان الكبرى للبيبة في المالغو اليبين، جند 10، صفحه 332. رقم 2042 البنتة في الابن الجارود بأب ماجاء في الايمان، جلد 1، صفحه 232. رقم 925 مسند الشافعي، الهاب الاول فيما يتعنق باليبين، جلد 1. صفحه 135. رقم 245 مصنف عبد الرزاق بأب اللغو وما هو جد 8، صفحه 473 رقم 1595، وقم 1595،

شرح مدید یا کہ کہتر میں نہ کفارہ ہونہ گائمت حضرت مفتی احمد یار فان علیہ دھمۃ الحنان اِس مدید یا کہ کے تحت فرماتے ہیں:

مشرح مدید یہ مفتر میں نہ کفارہ ہونہ گناہ ، لغو بھتے ہے کارہ شم لغو کی تفییر میں اختلاف ہے۔ امام شافعی کے ہاں شم نغویہ ہے کہ بغیر ارادہ منہ دائلہ بہ بند نکل جائے جیسے بعض لوگول کی عادت ہوتی ہے دائلہ آئے وائلہ جائے وغیرہ ، یہ مدیث امام شفعی رحمۃ اللہ علیہ کہ کی بات پراے بھے بھے کوشم کھائے مگروہ ہو جوٹ جیسے سی کوزید کے آجا نے کا یقین تھا وہ کے تم خدا کی زید آگیا لیکن وہ آیا نہ تھا، یو سم لغو ہے حضرت عبدالتہ ابن عباس نے شم غوک یہ کا تقییر فرمائی امام اعظم وامام احمد کاریتی غرب ہے لہذا ہمارے ہال اگر بغیر تصدفتم نکل جائے برقتم کا دکام جاری ہول گے مثل عادت کے طور پر کہد دے واللہ میں جاؤں گا واللہ کھا ڈل گا اگر نہ جائے نہ کھ نے تو کف رہ واجب ہوگا اگر چشم کی نیت سے واللہ نہ کہا ہو، نذر کا بھی رہن تھم ہے کہ بغیر تصد نذرے الفاظ جاری ہوئے سے نذر بہوج تی واجب ہوگا اور جسم کی نیت سے واللہ نہ کہا ہو، نذر کا بھی رست ہیں خطاء یا بھول کر ہوں جب بھی درست ، کا ح،

طلاق اورتسم - امام شافعی فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ میری امت سے خطاء ونسیان اٹھ لیے گئے تو خطاء کوشم پر احکام کسے؟ مگر رہ کمزوری بات ہے کیونکہ خطاء ونسیان پر سزااٹھا کی گئی نہ کہ احکام پر ، روز سے میں خطاء پانی پی لینے سے روزہ جاتار ہتا ہے اگر جداس پر گناہ نہیں احسام مرتب ہیں۔ اس کی پوری بحث فتح القدیر میں اور مرقات میں اس جگہ و کیھئے۔

یعنی شرح سندمیں اس حدیث کے وہ الفاظ منقول ہیں جومصانیج میں نقل فرمائے ، دہیہ ہیں قالت لغوالیمین قول الصران لا وائلدو بلی واللّد۔ (اشعہ) (مراۃ الناجےج ۴۵ ص۳۳)

## سبع میں حلف اٹھانا بیند بدہ نہیں اگر جیسیا ہو

حضرت ابوہر یرہ ﷺ ہےروایت ہے کہ ہیں نے رسول اللہ ﷺ کوفر ماتے ہوئے سنا کہتم سامان کے کہنے کا سبب ہے۔ برکت کے مننے کا سبب ہے۔ (شنن

## 175-بَابُ كَرَاهَةِ الْحَلَفِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا

(1726) عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ وَرَضِى اللهُ عَنْهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "آنحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، فَمُحَقَةٌ لِلْكُسُبِ". مُتَفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، فَمُحَقَةٌ لِلْكُسُبِ". مُتَفَقَّةٌ عَلَيْهِ.

تخريج حديث في المنارى بأب يمحى الله الرباويري الصدقات ولدي من 785 رقم 1981 محيح مسلم ابابى عن المناف في البيري المنان الكوري المدونة اليون في البيري ولديرة من 1980 منان الكوري للبويق بأب كراهية اليون في البيري ولدي مناف من 10709 سان الكوري للبويق المنان أبي المربوة ومناه المنان أبي المربوة ومن الله عنه ولدي مناه مناه مناه المنان أبي المربوة ومن الله عنه ولدي مناه مناه المناز ولم 1775 مناه مناه المناز ولمناه مناه المناز ولمناه المناز ولمناه المناز ولمناه المناز ولمناه المناز ولمناه المناز ولمناز ولمناه المناز ولمناز ولمنا

شرح حدیث بیمنظیر هٔ بیرحکیم افامت حفرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرات ہیں:
ممکن ہے کہ یہاں الحدلف ہیں الف لام عبدی ہواور قسم سے مراد جھوٹی قسم ہو، برکت سے مراد آئندہ کاروبار بند ہو
جانا ہو یا کیے ہوئے ہیؤ پار میں گھاٹا پڑ جانا یعنی اگرتم نے کسی کوجھوٹی قسم کھا کردھو کے سے خراب مال دے دیا وہ ایک بار
تو دھوکہ کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آئے دے گا یا جورتم تم نے اس سے حاصل کری اس میں برکت نہ ہوگی کہ
حرام میں بے برکتی ہے،صفائی معاملات سیکھو۔ (مراۃ الناجی جسم ۲۰۰۰)

(1727) وَعَنْ آنِ قَتَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

اِيَّا كُمْ وَكُثْرَةً الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ، فَإِنَّهُ يُنَقِّقُ ثُمَّ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ يُنَقِّقُ ثُمَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عَنْحَقُ " رَوَالاً مُسُلِمٌ

حضرت الوقآدہ وہ سے روایت ہے کہ نہوں نے رسول اللہ ﷺ کوفر ماتے ہوے سا کہ اپنے آپ و سے بیاؤ کیونکہ بیسامان کوفر و خت کروادیتا ہے بھر برکت مٹادیتا ہے۔ (مسلم)

-تخريج حدايث: صيح مسلم . بأب النهى عن الحلف في البيع. جل 0. ص 56, رقم 4210 السان الكيزى لديها في باب كراهية اليهون في الهيع، جدد5. ص 265. رقم10190 مستدرامام احدرين حتيل حديث أبي قتادة الاتصارى رضى الله عنه، جلد 5 ص 297. رقم 22597 مصنف اين ابي شهيه ، يأب ما نهى عنه من الحلف، جلل 7. صفحه 20. رقم 22633 مستخرج أبي عوانة. بأب عظر كثرة الحلف في الهيع و وجوب اجتنابه فيه، جلد 6. ص 115. رقم 4448

شر تحدیث : مُفَرِر فَبِیر حکیم الْاُمَّت حضرت مِفتی احدیار خان علیه رحمة الحنان اِس حدیث باک کئوت فر ، تے ہیں .

بعض شار صد نے فر مایا کہ یہاں زیادہ قسم سے ممانعت ہے تھوڑی قسموں کی اجازت ہے کہ تجارت میں بھی قسم کھانی ہی بڑجاتی ہے ، بعض نے فر مایا کہ جھوٹی قسموں سے ممانعت ہے تھوٹری قسم کی اجازت ہے گرز ججے اسے ہے کہ مطعقات میں بڑجاتی ہے ، کمٹرة کی الفظ الله تی ہے کہ جھوٹی قسم بھی منہ ہے اگر تیا الدی تیا الدی تیا المنظم الله تھا منظم تھا میں جھوٹی قسم بھی منہ سے نکل جائے گی خرارسے بچوتا کہ بخار ہے محفوظ رہو۔
فردخت میں سچی قسمیں بھی نہ کھاؤ کہ بھی جھوٹی قسم بھی منہ سے نکل جائے گی خرارہ سے بچوتا کہ بخار سے محفوظ رہو۔

یُنتَقِیٰ ف کے شداور کسرہ سے ہے تنفیق کا مضارع ،انفاق سے نہیں ہے، تنفیق بمعنی تروت کے ہے بعن تسم سے لوگ دھوکا کھا کر خرید لیتے ہیں اور مال چل پڑتا ہے مگر آئندہ کو جھوٹے تاجر کا اعتبار نہیں رہتا ، تجارت اعتبار پر چلتی ہے۔افسوس کہ بیسبق مسلمان تا جر بھول گئے ، کفار خصوصًا انگریزوں نے یاد کر لیا ،آج ان کی راستیا زی ضرب المثل بن چک ہے۔افسوس کے اس کے وہ تجارت میں سب سے آگے ہیں۔(مراۃ المناج ج میں موام)

الْإِنْسَانَ بِوَجِهِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاسْكِهُ اللهِ عَزَّوجَلَ كَى دَاتِ كَا اللهِ عَزَّوجَلَ كَى دَاتِ كَا اللهِ عَزَّوجَلَّ وَاسْطِهِ وَ كَرَجْتَ كَسُوا بَهِ هَاوِر مَا نَظَى الْإِنْسَانَ بِوَجِهِ اللهِ عَزَّوجَلَّ وَاسْطِهِ وَ كَرَاهَةِ مَنْعِ مَنْ فَي اللهِ عَنْ اللهِ عَلْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْمُ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْمُ اللهِ عَلْمُ عَلَى وَاللهِ عَلْمُ عَلَى وَاللهِ عَلْمُ اللهِ عَلْمُ عَلَيْ اللهِ عَلْمُ عَلَيْ اللهِ عَلْمُ عَلَيْ اللهِ عَلَيْ اللهِ عَلْمُ عَلَيْ عَلَا عَلَيْ عَلَا عَلَيْ عَلَا عَلَيْ عَلَيْ عَلَا عَلَيْ عَلَيْ اللهِ عَلَا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ فَرَمَا يَا اللهِ كَا وَاسْطَهُ وَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ فَرَمَا يَا اللهِ كَا وَاسْطَهُ وَ اللهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ فَرَمَا يَا اللهِ كَا وَاسْطُهُ وَ اللهِ وَاللهِ وَاللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

وسلم ہے جنت ما تکی استنگات میرافقتک بی الْجَنَّاتِ بعض عشاق کہتے ہیں کہ خدا تعالٰی ہے جناب مصطفے صبی القدعلیہ وسلم کو مانگواور جناب نبی صلی الله علیہ وسلم سے خدا تعالٰی کو مانگو۔

خدایا از تو عشق مصطفے را

محمصلى الله عليه وسلم ازتو مع خواهم خدارا

حضرت ربیعہ نے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور ہی کو ما نگا مگر چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت ہی میں ملیں سے اس لیے جنت بھی ما نگ کی عرض کیا آپ سے آپ کی ہمراہی ما نگتا ہوں جو جنت میں ہوگی۔ (مررۃ المناجی جسم ۱۷۰)

حضرت ابن عمر ﷺ ہے دوایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جواللہ کے ستھ پناہ حاصل کرے اللہ ﷺ اس کو پناہ دے دواور جواللہ کے نام پر مابنگے اس کووے دواور جوتم کو دعوت دے۔ اس کی دعوت کو تبول کرواور جس نے بھلائی کی تمہارے ساتھ اس کو بدلہ دواگرتم کو بدلہ دواگرتم کو بدلہ دیے ہے ہے نہ ساتھ اس کو بدلہ دواگرتم کو بدلہ دیے ہے ہے نہ ساتھ اس کو بدلہ دواگرتم کو بدلہ دیے ہے ہے نہ ساتھ اس کے احسان کا بدلہ ہو چکا ہے۔ یہ صدیت صحیح ہے اسے ابوداؤ داور نسائی نے صحیح اسانید کے ساتھ اس کے اسانید کے ساتھ اس کے اسے ابوداؤ داور نسائی نے صحیح اسانید کے ساتھ اس کے اسے ابوداؤ داور نسائی نے صحیح اسانید کے ساتھ اس کے اسانید کے ساتھ کے

(1729) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اللهِ فَاعْطُوهُ وَمَنْ سَالَ بِاللهِ فَاعْطُوهُ وَمَنْ سَالَ بِاللهِ فَاعْطُوهُ وَمَنْ صَنَعَ النِيكُمُ وَمَنْ صَنَعَ اليَكُمُ مَعْمُ وَفًا فَكَافِئُوهُ فَا فَانُ لَمْ تَعِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ بِهِ مَعْمُ وَفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَعِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ بِهِ مَعْمُ وَفًا فَكَافِئُونَهُ فَإِنْ لَمْ تَعِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ بِهِ فَانُ لَمْ تَعِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ بِهِ فَانُ لَمْ تَعِدُوا النَّا مَا تُكَافِئُونَهُ بِهِ فَانُ لَمْ تَعِدُوا النَّامُ وَقَالَ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ إِلَا اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ إِلَا اللّهُ عَلَيْهُ إِلَيْ اللهُ عَلَيْهُ إِلَى اللهُ عَلَيْهُ إِلَى اللهُ عَلَيْهُ إِلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ إِلَا اللّهُ عَلَيْهُ إِلَا اللّهُ عَلَيْهُ إِلَا اللّهُ عَلَيْهُ إِلَى اللهُ عَلَيْهُ إِلَا اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ال

تخريج حلىيث: سأن ايوداؤد بأب عطية من سأل الله جل 2. صفحه 52. رقم 1674 صيح ابن حيان، بأب البسألة والاخذ وما يتعلق به من البكافأة والثناء والشكر، جلد 8. ص 199. رقم 3408 السان الكبزى للبيهةي، بأب عطية من سأل بأنه عزوجل، جلد 4. صفحه 199. رقم 8143 مسند عبد بن حميد احاديث بن عمر، جلد 1. ص 256. رقم 806 مسند امام احد، مسند عبد الله بن عمر، جلد 2. صفحه 95 رقم 5703

شرح حدیث بنگنبر کھی جائے گئے۔ مفرت مفتی احدیار خان علیہ رحمۃ الحتان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی جو تمہاری سختی یا غیر کی سختی سے تمہارے پاس اللہ کی بناہ مائے تو اسے دیدو کدا گرتم کسی کو مار نہ چہ ہوتو معافی دے دو یا کوئی دوسرااس پر سختی کرنا چاہتا ہے اور تم وقع کر سکتے ہوتو کہدوہ میتھم اپنے ذاتی معاملات میں ہے ، تو میا دین کے مجرم کو ہرگز معافی نہیں کر سکتے اگر چہوہ کیسی ہی بناہ لے تاکہ اس ودین میں خلاف نہیں کر سکتے اگر چہوہ کیسی ہی بناہ لے تاکہ اس ودین میں خلاف نہیں کہ اللہ عدیم دوری کر کی تھی معافی نہ دی۔

نہیں کہ آپ نے فاطمہ بخز ومیہ کوجس نے چوری کر کی تھی معافی نہ دی۔

بشرطیکہ وہ دعوت ممنوعات شرعیہ سے خالی ہولہذاجس ولیمہ میں ناچ گا نا خاص کھانے کی مبکہ ہو دہاں نہ ہوئے ایسے ہی میت کے کھانے پررسی دعوت قبول نہ کرے لہذا ہے فریان فنو کی فقتہاء کے خلاف نہیں۔

ال طرح كدوه جس فتم كاسلوك تم ي كرية ولى عملى ، مالى تم بهى ال يدويماسلوك كروررب تعالى فرما تاب: هل

جَزَآءُ الْإِحْسُنِ إِلَّا الْإِحْسُنُ اور فرما تا ہے: وَ أَحْسِنْ كَهَا أَحْسَنَ اللهُ اِلَيْكَ-بيتم مِم جيكم محت لوگوں كے ليے بهت واللے تواہینے وشمنول کی برائی کا بدلہ معافی اور بھلائی ہے کرتے ہیں۔شعر

لياظلم كاعفوية انتقام عليه السلام عليه السلام السلام

اس طرح كه كهو جزاك الله يا اس كا كهانا كها تا كها اللهم اطعم من اطعمنا واسق من سقانا وغيره حضرت عا كثه صدیقہ کو جب کوئی سائل وعائمیں دیتا تو آپ پہلے اسے وعائمیں دیتیں پھر بھیک عطا فر ما تنبی کسی نے بوچھا کہ آپ عطا ہے بہیے دعا کیوں دیتی ہیں فر مایا کہ میر اصدقہ موض سے بچار ہے، رضی اللہ عنہا۔ (مرقات)

اس بنا پرحضرات صوفیاءفر ماتے ہیں کہ ہمیشہ ہی درود شریف پڑھنا چاہئے کیونکہ کوئی تخص نہ توحضورانور صلی امتدعلیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ کرسکتا ہے اور نہ بفقر راحسان وعائیں بی دے سکتا ہے کہ ان کے احسانات ہرآن ہے شار پہنچ رہے۔ ہیں، ہرکلمہ، ہر تلاوت، ہرنماز بلکہ ہرنیک عمل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پراحسانات ہیں لہذا مرتے مرتے ال کو دعا تني دويعني درودياك پڙهو۔شعر

می دیاتی جس کی کرتا ہے ثنا جس كاحسن الندكونجي بهاهميا

مرتے وم بک اس کی مدحت سیجئے اس کے پیارے سے محبت سیجئے ِ (مراة الناجع ج ٣ ص ١٦٩)

> بادشاه کوشهنشاه کهناحرام ہے کیونکہ اس کا (کہنا)معنی بادشاہوں کا بإدشاه ہے اور بیروصف اللہ سبحانہ کے لیے ہے اور کسی کے لیے ہیں

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول الله ﷺ نے قرمایا: اللہ کے نزویک سب سے زیاوہ ناپسند نام اس آدى كايى جوملك الدملاك كبلائے . (منتق صيه) سفیان بن عینیہ کہتے ہیں کہ ملک الاملاک شہنشاہ کی طرح

177-بَابُ تَخْرِيْمٍ قَوْلُهُ: شَاهَنُشَاهُ لِلسُّنْلُطَانِ وَغَيْرُهُ لِإَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ الْمُلُولِكِ، وَلَا يُوْصَفُ بِلْلِكَ غَيْرُ اللّٰهِ سُبُحَانَهُ وَتَعَالَى

(1730) وَعَنْ آَئِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَخُنَعَ اللَّمِ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلُّ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمُلاكِ" مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ بْنِ عُيَيْنَةً: "مَلِكُ الْكَمُلاَكِ مِثُلُ: شَاهَنُشَاقِ.

تخريج حلايث: صيح بخارى باب البخض الاسعاء الى الله جلد 8. صفحه 45. رقم 6205 صيح مسلم. باب تحريد الشبى عماك الإملاك و بملك الملوك، جلس6، صفحه 174، رقم 5734 السان الكيرى للبيهة في باب مايكرة ان ليسمى به، جلب 9 صفعه 306 رقم 19790 المستنبرك للحاكم، كتاب الادب، جلده 6، صفحه 290، رقم 7724 سأن أبوداؤد، بأب في تعيير الاسم القبيح، جلد 4

منعه 445 را ،4963

شرح مدیث مفتر منبیر مکیم الگئت مفترت مفتی احمد یارخان علیه دمیة الحنان اِس مدیم یاک یخت فرماتے ہیں:

اس لیے کدان نامول میں فخر و تکبر کا اظہار ہے ند ڈلت کے نام رکھونہ فخر و تکبر کے۔ ندیال رہے کہ ناموں کا اور تھم ہے

القاب و خطا بات کا دوسرا تھم کسی کو ملک العلماء کا خطاب و یٹاممنو عنبیں نام رکھنا ممنوع ہے، ملك الاملاك کا ترجمہ

ہے بادشا ہوں کا باوشاہ نیعن شہنشاہ اور ظاہر ہے کہ اس نام میں تکبر ہے۔ اس عبارت میں رجل سے پہنے نام محذوف ہے اور سے اور سے الاسماء کی خبر ہے۔ اس عبارت میں رجل سے پہنے نام محذوف ہے اور سے الاسماء کی خبر ہے۔ (اشعہ)

ہدا جنبی الاسماء کی خبر ہے۔ (اشعہ)

یعنی حقیق اور دائی بادشاہ اللہ تعالٰی ہے بندوں کی بادشاہت وملکیت عارض ہے ایسے نام رکھنے والا کو یا رب تعالٰی کا مقابلہ کرتا ہے۔ نبیال رہے کہ اصلال جمع ہے صلك کی لام کے سرہ سے اور مما لک جمع ہے ملک کی لام کے ضمہ سے صلوك جمع ہے ملک مناوع ہیں۔ نبیال رہے کہ بیناراضی جمع ہے ملک بعثی بادشاہ کی یا لک الملوک، مالک الاملاک اور مالک مممالک تمام نام ممنوع ہیں۔ نبیال رہے کہ بیناراضی جب ہے جب کہ وہ مختص اس نام سے راضی جو اگر راضی نبیس تو و بال اس کے مال باب پر سے جنہوں نے اس کا نام بیر کھا

اے چاہیے کہ اپنانام تبدیل کرے۔ (مراة الناجي ١٢ص٥٥)

178-بَابُ النَّهُي عَنُ هُوَاطَبَةِ الْفَاسِقِ وَالْهُبُتَابِعَ وَنَحُوهِمَا بِسَيِّدٍ وَتَحُوهِ

(1731) عَنُ بُرَيُدَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَعُولُوا لِللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَعُولُوا لَلهُ اللهُ عَلَيْهِ مَا يَتُكُمُ عَرِّو جَلَّ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ مَا يَعُولُوا وَاللهُ اللهُ وَالْوَدَ بِالسَّنَادِ صَعِيْحٍ.

فاسق اور بدعتی کوسر دار کہہ کر پکارنے کی ممانعت پکارنے کی ممانعت

حضرت بریدہ کھی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فر مایا: فاسق کو سردار نہ کہو کہ اگر وہ تمبارا سردار ہے کہ رسول سردار ہے تو تم سنے اپنے دب کو ضرور ناراض کردیا۔اسے ابوداؤ دیے اسنادی کے ساتھ روایت کیا۔

تخريج حديث اسان ابوداؤد بأب لايقول المسكول، جلد 4 صفحه 451، رقم 4979 الاداب لنبيهق، بأب حفظ المنطق، بيس منظ المنطق، بيس منظ المنطق، بيس منطق المنطق، بيس منطق المنطق مند 189، رقم 321، رقم 321، لاداب المفرد للبخارى بأب لايقل للمنافق سيد جلد 1، صفحه 5229 رقم 760، رقم 5229 مشكل الافار، بأب بيان مشكل ماروى عن رسول الله المنطقة من تهية ان يقال للمنافق سيد جلد 13، ص 201، رقم 5229

مقرح حدیث : مَفَیِر فیرطیم الگُمت حفرت ِ فقی احمد یارخان علید حمۃ الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں :

اس تھم میں کا فر ، فاس ، منافق سب ہی داخل ہیں بلا ضرورت خوشامد کے لیے ان لوگوں کو ایسے الفہ ظ کہنے سخت جرم ہیں ، رب تعالی نے عزیز مرمورکو حضرت بوسف علیا لسلام کا سیدنہ کہا بلکہ زیخا کا سیدیدی خاوند کہا اُلفیکا سیّبد کھا لکہ النب ب اس سے معلوم ہوا کہ بے وین کو نہ توصرف سید کہونہ سید القوم کہو بے دین تو ذلیل ہے سیدعزت وا ما ہوتا ہے ، یول بی استعمال کرتا رب تعالی کی نا راضی کا باعث ہیں السے سردار ، سرور ، حضور وغیرہ کہنا حرام ہے کہ تعظیمی الفاظ کفار کے لیے استعمال کرتا رب تعالی کی نا راضی کا باعث ہیں ضرورت دین یا صورت دین یا ضرورت دین یا ضرورت دین یا صورت دین یا

سے بھی زیادہ تعظیم کالفظ ہے اللہ نعالی کے لیے مولانا فرمایا گیاسید نانہیں کہا گیاانت مولانا، ہاں اگرمولی جمعنی غلام مراد لے كراي مول ما كها جاوى تو جائز، رب تعالى فرماتا ب: فَالْحُونْكُمْ فِي الدِّينِ وَ مَوْلِيْكُمْ بهر حال توريد جائز ب تعظيم ناجائز،اس کی پوری تحقیق بہاں ہی مرقات میں دیکھو۔ (مراة المناجع ج1 ص111)

حضرت جابر ے سے روایت ہے کہ رسول الله الله ايك دن أم سائب يا أم مسيب يرداخل بوت فرمایا: اے اُم سائب یا اے ام مسیب! (حمہیں کیا ہوا) کانپ کیوں رہی ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: بنار ہے! سیس اللہ تعالی برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا: بخار کو گالی نہ دے میتو اولا دآ دم کی غلطیوں کوختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کوختم کر دیتی ہے۔ (مسلم) تزفز فدين: يعني تجر پر خت كيكي طاري ها وراس کا مطلب ہے تو کانپ رہی ہے اور بیتا پر پیش اور زا مكرره اور فامكرره كے ساتھ آئى ہے اور رامكررہ اور قاف

# کے ساتھ بھی پڑھا گیاہے۔

179- بَابُ كَرَاهَةِ سَبِ الْحُدِّي بِخَارِكُوگالي دِينا مَروه ہے (1732) عَنْ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَّسُولَ

الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخلَ عَلَى أُقِر السَّايْبِ، اَوُ أَمِّرِ الْهُسَيِّبِ فَقَالَ: "مَا لَكِ يَأَ أُمَّرِ السَّايُبِ- اَوُيَا أُمِّ الْمُسَيِّبِ- تُزَفِّزِفِيْنَ؛ قَالَتُ: الْحُمِّي لَا بَارَكَ اللهُ فِيْهَا! فَقَالَ: "لَا تَسُيِّي الْحُنِّي فَإِنَّهَا تُذُهِبُ خَطَايَا يَنِي أَدَمَ كُمَا يُلُحِبُ الْكِيْرُ خَبَتَ الْحَلِيْدِ". رَوَاهُ مُسْلِمُ . "تُزَفِّزِفِيْنَ آئِي تَتَحَرَّكِينَ ،حَرَكَةً سَرِيْعَةً. وَمَعْنَاكُ: تَرُتَعِدُ. وَهُوَ بِضَيِّمِ الثَّاءُ وَبِالزَّاي الْهَكْزَرَةِ وَالْفَاءِ الْهُكَزَّرَةِ، وَدُوِى آيُضًا بِالرَّاءُ الْهُكَرَّرَةِ وَالْقَافِيْنِ.

تخريج حلايث: صيح مسلم. بأب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض اورحزن اونمو ذلك، جلد 8. ص 16. زقم 6735 الاداب لدبيهةي. بأب مأيرجي في المصيبات من تكفير السيات ورُفع اللوجات، جلد 1. ص 448. رقم 737 الإدب المغرد للبخاري. بأب عيادة البرضي صفحه 182. رقم 516 المستنوك للحاكم. كتاب الإيمان جلد 1. صفحه 102. رقم 247 السان الكبراي لنسنانى باب النهى عن لعن الحسى، جلد،6. صفحه 262 هر قم 10902 شرح حديث: مُفَرِّرٍ هَبِيرِ حَكْيِم الْمُتَ حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحتال البحد بدث يأك كَ تَحَت فر مات تي،

اور بیار یاں ایک یاد وعضو کوہوتی ہیں مگر بخارس سے یا وُل تک ہررگ میں اثر کرتا ہے، لہذا سے سارے جسم کی خط وُں اور گناہوں کومعاف کرائے گا۔امام سیوطی نے ایک کتاب کھی کشف النمہ فی اخبارائمی ،اس پیں بروایت حسن مرفوعانقل کیا كها يك رات كا بخارتهم خطا تيل معاف كراديتا ہے،حضرت ابوالدرداء فرمائے ہیں كەمۇمن كا يك رات كا بخارا يك سال کا کفارہ ہے، حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ بخارجہنم کی بھٹی ہے اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے مؤمن کو جہنم ہے ب تا ہے، حضرت الی ابن کعب نے دعا ما نگی تھی کہ خدا یا مجھے ایسا بخارنصیب کر جو تیری راہ میں چلنے، تیرے گھر آئے ، اور تیرے نبی کی مسجد تک پہنچنے سے مندرو کے۔ چنانچہ آپ کو ہمیشہ ہلکا بخار رہتا تھا اور اسی حال میں مسحہ ونمیرہ جایا کرتے

ستھے۔(مرقاۃ)امامابل سنت اعلیٰ حصرت مولانااحمد رضا خال صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ الحمدیتہ بجھے بھی ہمیشہ ماکا بخر رہتا ہے گھراس حالت میں اعلیٰ حضرت نے دین کی وہ خدشیں کیس کے سبحان اللہ!(مراۃ انسانچ ج ۲ ص ۲۸)

180- بَابُ النَّهِي عَنْ سَبِ الرِّيِّ وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْ المَّايِّةِ الْمِائِمِيَةِ وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْ المُعُومِةِ أَ

(1733) عَنْ أَنِى الْمُنْذِيرِ أَيِّ بْنِ كَعُبِرَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ الرِّيْحَ وَخَيْدِ فَالِقِ الرِّيْحِ وَخَيْدِ فَالِقِ الرِّيْحِ وَخَيْدِ فَالِقِ الرِّيْحِ وَخَيْدٍ فَا أُورَتُ بِهِ. وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ ثَيْرٍ فَالِمِ الرَّيْحِ وَقَيْرٍ مَا أُورَتُ بِهِ. وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ ثَيْرٍ فَا لِمِ اللهِ إِلَيْحِ وَقَيْرٍ مَا أُورَتُ بِهِ. وَقَيْرٍ مَا أُورَتُ بِهِ. رَوَاتُهُ الرِّيْحِ وَقَيْرٍ مَا فِيهَا وَقَيْرٍ مَا أُورَتُ بِهِ. وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ ثَيْرٍ فَا الرِّيْحِ وَقَيْرٍ مَا فِيهَا وَقَيْرٍ مَا أُورَتُ بِهِ. وَنَعُوذُ لِيكَ مِنْ ثَيْرٍ فَا الرِّيْحِ وَقَيْرٍ مَا فِيهَا وَقَيْرٍ مَا أُورَتُ بِهِ. وَنَعُوذُ لِكَ مِنْ تَالِي اللهِ عَلَيْكِ وَقَيْرٍ مَا أُورَتُ بِهِ عَلَيْ وَقَالَ: "حَدِينِكُ حَسَنَّى صَوينِحُ". وقَالً الرَّيْمِ فِي اللهِ مُنْ اللهِ اللهِ مُنْ اللهِ ال

## ہواکوگالی دینامنع ہے اور ہوا جلے تو کیا کہنا جاہے؟ اس کا بیان

حضرت ابومندرائی بن کعب می سے روایت ہے کہرسول اللہ کی نے فر ما یا: ہوا کوگائی ندد وجبتم ناپند چیز دیکھوتو کہوا ہے اللہ ہم تجد سے اس ہوا کی بھلائی کا اور جو بھواس میں ہوا کی بھلائی کا اور جو بھواس میں ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور جس کا تھم اسے دیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور جس کا تھم اسے دیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس ہوا کے شر سے اور جو اس میں ہے اس کے شر سے ہم تیری سے اور جو اس میں ہے اس کے شر سے ہم تیری بناہ ما تکتے ہیں ۔ اسے تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ بناہ ما تکتے ہیں ۔ اسے تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حد بیث حسن سے جس

تخريج حديث إسان ترمذي بأب ماجاء في لانهي عن سب الرياح جلد 4، ص 521, رقم 2252 الادب البغر دللبغاري. بأب لاتسبو الريح صفحه 251، رقم 719 سان النسائي الكبرى بأب ما يقول اذا هاجت الريح جلد 6، صفحه 231. رقم 10769 جامع الاصول لابن اثير، الفصل السابع في الدعاء عند الريح جلد 4، ص 322. رقم 2331 مستدر امام احد بن حنبل حديث عبد الرحمن بن أبرى جلد 5، صفحه 123، رقم 1236 مستدر امام احد بن حنبل حديث عبد الرحمن بن أبرى جلد 5، صفحه 123، رقم 1236 م

منرح حدیث بمُفَیّرِ فَهیر حکیم الْاَمْت حضرت مِفتی احمہ یارخان علید رحمۃ الینان اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: لینی ہوا کو گالی دینے سے فائدہ تو کو کی نہ ہوگاتم مجرم اور گنہگار ہوجاؤ گے۔اس دعا کے پڑھ بینے سے تواب بھی پاؤ کے،امن بھی اورکوئی نقصان نہ ہوگا۔امام غز الی فرماتے ہیں کہ لعنت کے اسباب کل تین ہیں: کفر، بدعت بسق۔ہوا میں مید کوئی نہیں تواس پرلعنت کیسی۔ (مراۃ المناجیج جمع ۲۰۰۳)

حضرت الوہر میرہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفر ماتے ہوئے سنا کہ ہوا اللہ کی رحمت سے ہے کہ میں اللہ کے ہوئے سنا کہ ہوا اللہ کی رحمت سے ہے رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے جب تم اس کو دیکھوتو اس کو گالی شہدواور اللہ تعی تی سے اس کی مجملائی مانگو اور اس کے شرسے پناہ مانگو۔اسے ابوداؤد

نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔ اور آپ ظل کا فرمان: ''مِین ڈویج الله'' راکی زبر کے ساتھ اس کا مطلب ہے اس کی اسینے بندول پر رحمت۔

بِإِسْنَادٍ حَسَنِ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ رَائِهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ رَوْح اللهِ هُوَ بِفَتْحِ الرَّاء: أَيْ رَحْمَتِه بِعِبَادِهٖ.

تخريج حديث بسنن ابوداؤد باب مايقول اذا هاجت الريح جلد 4، ص 486. رقم 5099، لادب المفرد ملبخارى باب لاتسبو الريح صفحه 251 رقم 720 السان الكورى للبدوقي باب ماكان يقول عندهبوب الريح وينهى عن سبها جلد 3 ص 361 رقم 6696 البستدرك للحاكم كتأب الادب جلد 6 صفحه 303 رقم 7769 صبح ابن حبان بأب الادب جد 3 صفحه 287 م

مشرح حدیث بمفتر مظیر حکیم الاُمّت حصرت فتی احمد یارخان علیه دحمة الحنان اِس حدیث پاک کے تحت فرات بیں:

یعنی اگر بھی ہوا ہے کوئی نفصان یا تکلیف پنچ تو ہوا کو گالیاں نددو کیونکہ دہ تو تھم الٰہی سے سب پچھال تی ہے۔ خیال

رہے کہ ہوا رحمت ہے گرکا فروں پر عذاب لاتی ہے ، مؤمنوں کے لیے رحمت ہے، ایسے غافلوں کی گوشالی کرتی ہے یہ بھی

رحمت ہے لہذا حدیث پر میداعتر اض نہیں کہ جب ہوارحمت ہے تو عذاب کیوں لاتی ہے۔

ہوائمیں آٹھ ہیں: چار رحمت کی۔ناشرات، ذاریات، مرسلات، مبشرات اور چار عذاب کی۔عاصف، قاصف، صرصر، عقیم، پہلی دوسمندروں میں عذاب کی ہیں،آ خری دوشکی میں۔(سرقاۃ)(مراۃالمناجے ج۲م)

حضرت عائشہ ﴿ ہوا تیز چلی تو کہتے اسے اللہ اللہ ﴿ جب ہوا تیز چلی تو کہتے اسے الله اللہ ﴿ جب ہوا تیز چلی تو کہتے اسے الله اللہ ﴿ جس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جواس میں ہے اس کی بھلائی کا سواں کرتا ہوں اور جس مکے میں ہے اس کی بھلائی کا سواں کرتا ہوں اور جس مکے ساتھ جبیجی گئی اس کی بھلائی کا سواں کرتا ہوں اور تیری ہناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو رسلم)

(1735) وَعَنْ عَأَيْشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيثُ قَالَ: "اللَّهُمَّ إِنِّى اَسُالُك خَيْرَهَا عَصَفَتِ الرِّيثُ قَالَ: "اللَّهُمَّ إِنِّى اَسُالُك خَيْرَهَا وَخَيْرَهَا أَرْسِلَتْ بِهِ وَاعْوُذُ بِك مِنْ وَخَيْرَهَا أَرْسِلَتْ بِهِ وَاعْوُذُ بِك مِنْ فَيْهَا وَخَيْرَهَا أَرْسِلَتْ بِهِ وَاعْوُدُ بِك مِنْ فَيْهَا وَخَيْرَهَا أَرْسِلَتْ بِهِ وَاعْوُدُ بِك مِنْ فَيْهَا وَشَرِّ مَا أَرْسِلَتْ بِهِ وَاعْوُدُ بِك مِنْ مُسْلِمٌ.

تخريج حليت: صيح مسلم، بأب التعوذ عندار وَيَة الريح والغرح بالهطر، جلد 3. ص 26 رقم 2122 السنى الكبزى للبيعة ي باب ماكان يقول عندهبوب الريح و ينهى عن سبها. جلد 3. ص 360 رقم 6694 سن ترمذى بأب ما يقول اذا هاجت الريح حد 5 صفحه 503 رقم 3449 السان النسائل بأب ما يقول اذا عصفت الريح جلد 6. ص 233 رقم 10776 مسد امام احمد من حمد حدل حديث عبد الرجمين أيزى جلد 5. ص 123 رقم 21177

لى حديث عبدالوحن بن ابذى جلادة الم المست حضرت مفتى احمد بيارخان عليه رحمة الحنان! ل حديث بأك كتُحت فره تے بيں شرح حديث بمُفتِر هُبِير عَبِير اللهِ مَن حضرت مفتى احمد بيارخان عليه رحمة الحنان! ل حديث بأك كتُحت فره تے بيں حضورصلى الله عليه وسلم نے آئدهى كے وقت ميد عا پڑھتے تھے۔اب بھى پڑھنى چاہيئے ،ليعنى اے مولى! ميں اس ہواكی عمومی بهدائی بهمی ما نکتا موں اور خصوصی مجلائی مجمی اور اس کے عمومی اور خصوصی شرحت تیری پناه ما نکتن : • س

یعنی اے عائشہ! رب پرامن نہ چاہیے، ہمیشہ اس سے ڈرتے رہنا چاہیے، بادل بھی عذا بھی ا۔ تا ہے آوس مدد پر عذاب بھی انتہ! رب پرامن نہ چاہیے، ہمیشہ اس سے ڈرتے رہنا چاہیے، بادل بھی عذاب بھی ا۔ تا ہے آوس مدنی کا مربع ہول ہی کی شکل بین آ یا تھا۔ جمیال د خیال د ہے کہ اللہ کی ہمیت تو ت ایمانی کی دلیل ہے اور اللہ کے وعدول پر ہے، ہمین نی کن رکا مربع ہوتا تھا بعنی ہیت فقر ہے، یہال حضور سلی اللہ علیہ وسم کو پہی فقم کا خوف ہوتا تھا بعنی ہیت فدائے تعالی۔ اس کا میں مطلب تہیں ہے کہ اگر چدب تعالی ہے حضور سلی اللہ علیہ وسلم سے وحد فرمانیا تھا کہ تہارے ہوتے کا فرول پر بھی عذاب شرآئے گا گر حضور سلی اللہ علیہ وسلم کو اس وعد سے پراطمینان نہ تھا اس سے فرمانیا تھا کہ تہمارے براج اللہ نے وعد وظافی کی جواور عذاب جیسے دیا جوجیہا کہ بعض احمقوں نے ہے جما۔ (مراج اللہ نے جوس سے ا

181- بَأَبُ كُوَ الْهَدِّ سَبِ الدِّيدِي مِنْ كُوكًا لَى دِينَا مَكْرُوه بِ

حضرت زیر بن خالد جہنی رہے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کوگالی نددووہ تونماز کے لیے بریدار کرتا ہے۔ا سے ابوداؤ دینے اسناد سیجیج کے ساتھ

(1736) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِبِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْ رَيْدِ بْنِ خَالِبِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْ رَيْدِ بْنِ خَالِبِ الْجُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عِنهُ فَانَ: فَانَ رَسُونَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلاَةِ ﴿ رَوَاهُ اَبُو

تخريج حاريق :سنن ابوداؤدباب ماجاء في الديك والبهائير. جلد 4. صفحه 487، رقم 5103 المعجم الاوسط للطبرال من اسمه سعيد، جلد 4. صفحه 64. رقم 3620 سنن النسائي الكبرى، بأب مايقول اذا سمع صياح لديكة، جلد 6. صفحه 234. رقم 10781 مسئد المهددي، حاديث زيد بن خالد 1078 مسئد المهيدي، حاديث زيد بن خالد الربع محادث معتد المهيدي، حاديث زيد بن خالد الربع محادث معتد المهيدي، حادث معتد المهيدي، حادث المهيدي، حادث معتد المهيدي، حادث المهيدي، حادث المهيدي، حادث المهيدي، حادث المهيدي، حا

المبان المرح حديث المنظر بقبير حكيم الأمت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنان إس حديث پاك كنفحت فرمان إين: ديك اسم جنس ب واحد وجمع سب پر بولا جاتا ہے جمعنی مرغ نر، مادہ كو دجاجه كہتے جيں يعنی مرغ كونه برا كہونه برا سمجھو، به برد امبارك جانور ب

یعنی نماز تہجد اور نماز فجر کے لیے اٹھا تا ہے۔ مرغ میں قدرت نے بجیب کرشمہ رکھا ہے کہ بیرات کے اوقات سے خبر دار رہتا ہے، رات لہی ہو یا چھوٹی آخری تہائی رات میں بھی بولنا ہے اور ضح صادق کے وقت بھی ، تق کہ بعض مو م تحرب مرغ کی آواز پر نماز تہجد پڑھنا جائز فر ما یا اور کہا کہ اس کی آواز پر اعتماد جائز سے بعض سحابہ سرام سفر میں مرئ ساتھ رکھتے تھے نمی زوں کے لیے ۔ سفید مرغ کے بڑے افسائل ہیں اس کا گوشت اور دل بہت بی قوی ہوتا ہے۔ (مرقت)

بعض روایات میں ہے کہ عرش اعظم کے بینچ ایک جانور سفید مرغ کی شکل کا ہے، ہر تحرکو اذان و بتا ہے، س کی اذان

رز مین کے تمام مرغ اذان سحر دیتے ہیں اس لیے مرغ سحرکی اذان کے وقت و عائیں قبول ہوتی ہیں۔ (مرقات)

(مراة الذیجی عام مرکا اذان تیجی عن میں اس لیے مرغ سحرکی اذان کے وقت و عائیں قبول ہوتی ہیں۔ (مرقات)

## انسان کا فلال ستارے کی وجہسے بارش ہوئی کہنامنع ہے

حضرت زید بن خالد جبنی مین سے روایت ہے کہ ہم کورسول اللہ 🖀 نے حدیدید میں صبح کی تماز پڑھ کی ہے۔اس رات بارش ہوئی جب آ ب نماز ہے فارغ ہوئے تولوگوں کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: کی تم جانتے ہوجوتمہارے رب نے فرمایا: ہے صحابہ نے عرض کیا: الله اور اس كا رسول زيادہ جائے ہيں۔ آپ نے قرما یا کہ اللہ تعالی فرما تا ہے۔ میرے بندوں ہی میں ہے بعض نے ایمان اور بعض نے کفر کی حالت میں نہج کی ہے توجس نے کہا کہ ہم کوانلد کے قطل سے اوراس کی رحمت سے ہارش نصیب ہوئی ہے وہ میرے ساتھ ایمان رکھنے والا ہے اور ستارے ہے کفر کرنے والا ہے توجس نے کہا کہ فلال ستارے ابرج کی وجدسے بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ كفر كرنے والا اور سارے پر ايمان ركھنے والا ہے۔ (متنق مليہ) اور الشهاء كايماں پر مطلب ہارش ہے۔

## 182 - بَابُ النَّهِي عَنْ قَوْلِ الْإِنْسَانِ: مُطِرُنَا بِنَوْءً كَنَا

قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُوةَ الصَّبِحِ بِالْحُكَيْدِيَةِ فِي اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُوةَ الصَّبِحِ بِالْحُكَيْدِيَةِ فِي اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اللّهُ وَرَسُولُهُ اللّهِ لَهُ النَّاسِ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ اللّهُ لَا اللهُ وَرَسُولُهُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَكَافِرٌ قَالَ: اللهُ وَرَحْمَتِهِ وَكَافِرٌ قَالَ: اللهُ وَرَحْمَتِهِ وَكَافِرٌ قَالَ: اللهِ وَرَحْمَتِهِ وَكَافِرٌ فَاللّهُ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَا لَمُ اللّهُ وَرَحْمَتِهِ وَلَا اللّهُ وَرَحْمَتِهِ وَلَا اللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

تخريج حديث صبح بخارى باب يستقبل الامام الناس اذاسلم، جلد 1، ص 169 رقم 846 صبح مسلم. باب بيان كفر من قال مطرفا بالنوء . جدد 1 ص 59 رقم 240 السان الكيزى للبديقى باب الامام يقبل على الناس بوجهه اذ سلم . جدد 2، ص 188 رقم 1515 سان ابوداؤد بأب فى النجوم ، جلد 4، صفحه 22 رقم 3908 مسند امام احدين حنبل بقية حديث زيد بن خالد الجهنى جلد 4، ص 1710 رقم 17102

بشرح حدیث: مُفَتِرِ فَهِیرِ حَکیم الْاُمَّت حضرتِ مِفْق احمد بیارخان علیه دحمة الحنان اِس حدیث پاک کے تحت فراستے ہیں: غاب بیدوا قعد سے حدید بید کے موقع پر ہوا۔ حدید بیدایک جنگل ہے جدہ اور مکہ معظمہ کے درمیان بحیرہ منزل ہے دور مکہ معظمہ ہے قریب اس کا مجھ حصہ مل میں ہے مجھ حصہ حرم میں یہاں بیعت رضوان ہوئی بڑا مقدس جنگل ہے ہم نے اس کی

ت ں ہے۔ لیعنی رب تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بارش کی وجہ سے بعض بندے مومن رہے بعض کا فریو گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تن تعالی بنوکلام فرشتوں سے فرما تا ہے حضور معلی اللہ علیہ وسملم مدینہ میں تشریف فرما ہوتے ہوئے اسے سنتے ہیں جورب کی س سکتے ہیں ووگلوت کی بھی من سکتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعی فلاں تارہ فلاں برج میں پہنچالہذا ہارش ہوئی اس کے تا ٹیرے بادل اور برسایہ کہنا حرام بلکہ بعض معانی ہے کفر ہے۔ دیاں رہے کہ ستاروں کو فاعل مد ہر ماننا کفرہے انہیں ہارش کی علامت ما ننا اگر چہ کفرنہیں تمریہ کہنا بہت ہی براہے کہ فلاں تارے سے یہ ہارش ہوئی کہ اس میں کفار کے عقید سے کا اظہار ہے اور ناشکری کے الفاظ ہیں۔ اس لیے بعض روایت میں ہے۔ اصبح من الناس شاکم او کافرا۔ (مرقات) (مراق الناجی جا جس ۲۳۳)

مسلمان کواے کا فر ایک اور مے حضرت ابن عمر رفتا ہے روایت ہے کہ رسول رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آ دمی ، پنے بھائی کو کیے اے کا فرتوان میں سے ایک اس کے ساتھ لوٹا اگر وہ ایسا ہے تو تھیک ہے ور نہ کہنے والے پر (اس کا قول) لوٹ جا تا ہے۔ (متن علیہ)

183 - بَابُ تَغْرِيْجِ قَوْلِهِ لِهُسُلِمِ : يَأْكَافِرُ مُسلمان كُواكِ كَافْر! كَهِنا حرام بِ

(1738) عَنِ ابْنِ عُمَّرَ رَضِي اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِإَخِيْهِ: يَا كَافِرُ، فَقَلْ بَاءً جِهَا أَحَلُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَالاَّرَجُعَتْ عَلَيْهِ مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

تخويج حدايت : صبح بخارى بأب ما ينهى من السهاب واللعن، جلد 5، ص 224رقم 6698 صبح مسدم، بأب بيان حال ايمان من قال لافيه البسلم يأكأفر، جلد 1، ص 56، وقم 225 صبح ابن حيان بأب ماجاء في صفات البؤمنين، جلد 1، ص 484، وقم 250 مسئد ابو عوانة بيأن، لبعاص التي اذا قالها الرجل وعملها كأن كفرا و فسقا جلد 1 ص 32، وقم 54

مثر حدیث بمفنر ضبیر طبیر مشیم الم منت حضرت فتی احمہ یار خان علیہ دحمۃ الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:
یعنی جو مسمان دوسرے مسلمان کو کا فر کیے اگر وہ مسلمان واقعی کوئی تفرید کام یا کفرید کام کر چکا ہے تب تو یہ گفراس پر
پڑے گالیکن اگراس میں کوئی کفر نہ ہوتو یہ کہنے والا کا فر ہوجا وے گا جب کہ کی قطعی ایمان والے کو کا فر کیے جیسے سی برکرام کو
خصوضا مبشرین الجنۃ کو کا فر کہنے والا یقینا کا فر ہے کہ قرآن حدیث تو انہیں مؤمن گہدر ہے ہیں اور یہ انہیں کا فر کہتا ہے تو
قرآن وحدیث کا مشکر ہے یا کسی عقیدہ اسلامیہ کی بنا پر کا فر کہتا ہے تو بھی یہ کہنے والا کا فر ہے ، اس ہے وہ تحض مراز نہیں جو کسی
کوگل کے حور پر کا فر کے معنی نا شکر ایا چھپانے والا کر کے لہذا حدیث واضح ہے حضرت خسر وفر ماتے ہیں
کوگل کے حور پر کا فر کے معنی نا شکر ایا چھپانے والا کر سے لہذا حدیث واضح ہے حضرت خسر وفر ماتے ہیں
کوگل کے حور پر کا فر کے معنی نا شکر ایا چھپانے والا کر سے لہذا حدیث واضح ہے حضرت خسر وفر ماتے ہیں
کوگل کے حور پر کا فر کے معنی نا شکر ایا چھپانے والا کر سے لہذا حدیث واضح ہے حضرت خسر وفر ماتے ہیں

يهال كافر عشق مدادم عشق كاح ميان والااست ول من ركف والاءرب تعالى فرماتا ب: فَهَنْ يَكُفُرُ بِالطُّغُوتِ وَيُومِنْ

بِ اللهِ جُولُونَى بنوں کوانکارکرے اللہ پرائیان لائے۔ یہاں کفر جمعنی انکار ہے لہذا مید حدیث اس آیت کے خلاف نہیں۔اہ م نووی فر، تے ہیں کہ بیرحدیث بہت مشکل ہے،فقیر نے جوتو جید کی ہےان شاءاللہ ال سےاشکال ندر ہا۔ (مراۃ المناجِیج ج۴ ص ۱۵۰)

حضرت البوذر کے ہوئے سنا کہ جس نے کہ انہوں نے ہوئے سنا کہ جس نے کئی آدمی اسلامی کو قرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کئی آدمی کو کفر کے سماتھ آواز دی یا کہا اے اللہ کے دشمن اور وو اس طرح نہ ہوتو کہنے والے پر (اس کا کہنا) لوث آتا ہے۔ (مثن علیہ) کو اُس کا مطلب ہے: لوٹا ممرا۔

(1739) وَعَنُ أَنِى ذَرِّ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْيَهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللهِ، وَلَيْسَ كَذَلْكَ إِلاَّ حَارَ عَنْيُهِ". مُتَّفَقَى عَلَيْهِ. "حَارَ": رَجَعَ.

تخريج حدايث: صيح بخارى باب نسبة اليبن الى اسماعيل جلد 4. صفحة 180. رقم 3508 صيح مسلم، باب بيان حال المان من رغب عن ابيه و هو يعدم، جلد 1، ص 57، رقم 226 السان الكبارى للبيئتي، باب من ادعى الى غير ابيه، جدد 2، ص 412، رقم . 15728 مسئد امام احد ان حديث المشايخ عن أبي بن كعب. جلد 5، ص 166، رقم 21503 مشكاة المصابيح، باب السلام. الفص الاول، جلد 6، ص 44، رقم 481، رقم

مشری حدیث بمُفَتِر طَبِیر حکیم اُلُ مَّت مضرت مِفتی احمہ یا رخان نلید حمۃ الحنان ایں حدیث یا کے بیخت فر ، تی . اس کا مطلب انجی عرض کیا گیا کہ سلمان کو کسی عقید ؛ اسلامیہ کی وجہ سے کا فریمنے والا یا ایسے مسلمان کوجس کا اسلام یقین قطعی ہو کہنے والا خود کا فریم بیطور گالی کا فریمنے کا سخت گنہگار ہے جیسے کسی کوجرا می کہا تواسے قنزف لگ سکتی ہے۔۔

(مراة الناتج ج٤ ١٥٠)

بے حیائی اور زبان درازی کی ممانعت

حضرت ابن مسعود رہے سیدروایت ہے کدرسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان دار طعنہ دینے والا لعنت کہنے والا سی قرمایا: ایمان دار طعنہ دینے والا لعنت کہنے والا ہے حیا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ اسے تر مذی نے روایت کیا اور کہا ہے حد یث حسن ہے۔

184-بَأَبُ النَّهُي عَنُ الْفُحُشِ وَبَنَاءَ اللِّسَانِ

(1740) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْهُوْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَانِ، وَلَا اللَّعَانِ، وَلَا اللَّعَانِ، وَلَا اللَّعَانِ، وَلَا اللَّعَانِ، وَلَا اللَّعْانِ، وَلَا الْهُومِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعْوَمِنُ وَقَالَ: الْهُومِينَ وَقَالَ: الْهُومِينَ وَقَالَ: وَلَا الْهُومِينَ وَقَالَ: وَلَا الْهُومِينَ وَقَالَ: وَلَا الْهُومِينَ وَقَالَ: وَاللهُ الْهُومِينَ وَقَالَ: وَاللهُ الْهُومِينَ وَقَالَ: وَاللهُ الْهُومِينَ وَقَالَ: وَاللهُ الْهُومِينَ وَقَالَ: وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّه

۔ تحدیث تحقیق ۔ مثر آحدیث : مُفَرِر فَهِر صَلیم اللَّمَت مَضرت مِفتی احمد یارخان ملید رحمۃ الحنان اِس مدیث پاک سے تحت فرہت ہیں یعنی یہ عبوب سے مسلمان میں نہیں ہوتے اپنے عیب ندد یکھنا دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈ ھنا ہرایک کولعن طعن کرن اسل می شان کے خل ف ہے میرحدیث بہت جا مع ہے ۔ بعض لوگ جانوروں کو، ہوا کو، گالیاں دیتے ہیں، بعض کے ہاں حضرات صحابہ کو گالیاں دینا عبادت ہے نعوذ باللہ بعض لوگ گالی پہلے دیتے ہیں بات چھے کرتے ہیں مب لوگ اس سے

عبرت پکڑیں۔ (مراة المناجع يالاص ١٨٠)

(1741) وَعَنُ آنسِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَمَا كَانَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ وَمَا كَانَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ وَمَا كَانَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهُ وَمَا كَانَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَمَا كَانَ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَمَا كَانَ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَقَالَ اللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عُلَالَ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ

حضرت اس کے بروایت ہے کہ رہوں اللہ کے نے فرمایا: بے حیائی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو اللہ کے نے فرمایا: بے حیائی جس چیز میں ہوای کومزین عیب دار کر دیتی ہے اور حیاجس چیز میں ہوای کومزین کر دیتا ہے۔اس تر مذی نے روایت کیا اور کہا ہے حدیث حسب سے

تخريج حديث استن ترمذى الب ماجاء فى الفعش والتفعش جلد 3. صفحه 186. رقم 1974 الادب لبفرد بأب محياء مفحه 210 رقم 601 و 1959 الادب لبفرد بأب محياء مفحه 210 رقم 601 و 1959 مستد سهب المفحه 210 رقم 602 و مستد سهب للقضاعي بأب ماكان الرفق في ما الازانة . جلد 2 ص 160 و 794 مشكاة البصابيح بأب السلام . انفصل الاول ، جدد صفحه 52 و 4854

میر حدیث انگر حدیث انگفیر میر حکیم آفامت حفرت مفتی اندیار قال علید حمد الحنان اس حدیث پاک کے شخت فرماتے ہیں:

یعنی اگر بے حیائی اور حیاو شرم انسان کے ملاوہ اور مخلوق میں جبی بول تو اسے بھی ہے حیائی اور حیا وار حیا ، چھ کردیے تو انسان کا کمیا ہو چھٹا حیاا بیمان کی زینت ، انسانیت کا زیور ہے ، بے حیائی انسانیت کے دامن پر بدنما دھ بہ ہے۔

(مراة المنانی نامی سے ۱۸۰۰)

کلام میں تکلف اور لا پرواہی اور عوام سے
گفتگو میں وضاحت ظاہر کرنا پیچیدہ
الفاظ اور مشکل اعراب وغیرہ کا
استعال کرنا مکروہ ہے

حضرت ابن مسعود ﴿ الله من روایت ست که نبی کریم ﴿ این مسعود ﴿ این مسعود کریم ﴿ این من الله من الله من والله من والله من الله من الله من بار آب من مد مرایا الله الله من بار آب من می می من بار آب من می می من والله من من والله من من والله من من والله و من والله من والله و من و من و من و من والله و من والله و من و من والله و من والله

185-بَابُ كَرَاهَةِ التَّقُعِيْدِ فِي الْكَلاَمِ
وَالتَّشَكُّ فِيهُ وَتَكَلُّفِ الْفَصَاحَةِ
وَالتَّشَكُّ فِيهُ وَتَكَلُّفِ الْفَصَاحَةِ
وَاسْتِعُمَالِ وَحُشِيِّ اللَّغَةِ وَدَقَائِقِ
الْإِعْرَابِ فِي مُخَاطَبَةِ الْعَوَّامِ وَأَغُوهِمُ

(1742) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "هَلَكَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "هَلَكَ النُّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "هَلَكَ النُّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَة مُسُلِمً. النُهُ تَنْظِعُونَ وَ اللهُ اللهُ

شرک حدیث بیمفتر فقیر حکیم الگفت حضرت مفتی احمد یارخان علید حمة الحنان ای حدیث پاک کے تحت فروت بین تنطع بنا ہے نبطع سے جمعنی حلق یا منہ کا غار ، اس کے لفظی معتی ہیں حتق سے نیچے سے بات نکا لنے والے اور مراو ہے مریت نسیج و بلیغ اور مبالغ آمیز مگر بے فائدہ بلکہ نقصان وہ کا ام کرنے والے جیسا کہ نوشامد تی (جھولی چک) وگ ایرو عریف میں عمومٰ کرتے ہیں۔ کلام وہ ہے کہ سادہ ہوتھوڑا ہو مگر ول کی گہرائیوں سے نظے اس کا وہ سے باتر ہوتا ہ قر آن وحدیث کی فصاحت بناو ٹی نہیں نہ بیکارے بلکہ اس ہے ہے شار فائدے ہیں کلام کی ثیر بنی املدک رتمت ہے۔ . (مراقا مُناجِي تَ<sup>٢</sup> می ١٩٠٤)

 (1743) وَعَنْ عَبْنِ اللهِ بُنِ عَبْرِ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْخَ مِنَ الرِّجَالِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ يُبُغِضُ الْبَلِيْخَ مِنَ الرِّجَالِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ يُبُغِضُ الْبَلِيْخَ مِنَ الرِّجَالِ اللهِ قَالَ: "وَاللهُ النَّهُ مَنْ الرِّجَالِ الْبَقَرَةُ". رَوَاللهُ النِّهُ وَالرِّرُمِنِي مُ وَقَالَ: "حَدِيدُ حَسَنَ".

تخريج حلايث: سأن أبوداؤد بأب ماجاء في المتشارق في الكلام . جل 40 بي 459 . رقم 5007 سأن تومذي بأب ما جاء في الفصاحة و لبيان جد 5 ، ص 141 . رقم 2853 الاداب للبيئقي بأب كراهية التشارق في الكلام وحرفه ليستربه القلوب ، جلد 1 ، ص 86 . رقم 316 مصنف ابن افي شيبة ، بأب مايستحب من الكلام . جلد 9 . صفحه 15 ، رقم 26822 عهم الزوائد للهيثمي ، بأب البيان تشقيق الكلام ، جلد 8 . ص 216 رقم 216 م م 216 م م الكلام . حلد 8 م كان الماء ا

میری میری استی استی استی استی استان است میری از این استان استان این استان ا

یت خلل بنا ہے خلل ہے بمعنی درمیان یا جاس ہے ہے خلال وہ تکا جودائوں کے جے میں جائے ۔ یت خلل کے معنی ہوئے اپنی زبان کومنے کے جس گھمائے یعنی بہت ہولے ہا امتیاطی ہے ہوئی ہے اور ایران کال کر گھماکر چارا پکڑتی منہ میں لے جاتی ہے اچی بری چیز میں فرق نہیں کرتی۔ (مرقات، اخد، ) بقر، بقر، باقر، باقر، ہاقر، اسب کے معنی ہیں جارے معنی ہیں چیرنا، چونکہ گائے ہیں کے ذریعہ زمین ال چا، کر چیرتی جاتی ہے اس لیے اسے باقرہ کہتے ہیں لیعنی زمین کو چیرنے والے بڑے عالم کو باقر العلوم کہتے ہیں گویاس نے مم کو چیر کراس پر تبعنہ کرلیا ہے اس لیے ایک امام کانام باقر ہے، اس میں وہ واعظین بھی دخل ہیں جو تحق پیشر ورواعظ ہیں صرف روزی کمانے کے لیے تقریر میں کرتے ہیں سوالوگوں کو توش کرنے کے اور کوئی فرض نہیں ۔ گئے۔ یہاں مرقت نے بروایت تکم معزت ابو ہریرہ سے مرفوعا حدیث نقل فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم، آخرت کے جابل کو ناپسند مرقت نے بروایت تکم معزت ابو ہریرہ سے مرفوعا حدیث نقل فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم، آخرت کے جابل کو ناپسند فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم، آخرت کے جابل کو ناپسند فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم، آخرت کے جابل کو ناپسند فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم، آخرت کے جابل کو ناپسند فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم ، آخرت کے جابل کو ناپسند فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم ، آخرت کے جابل کو ناپسند فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم ، آخرت کے جابل کو ناپسند فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم ، آخرت کے جابل کو ناپسند فرمائی کہ اللہ تعالی و نیا کے عالم ، آخرت کے جابل کو ناپسند

حضرت جابر بن عبدائلہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے (1744) وَعَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللهُ رُضِى اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْهُمَا اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمَا اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُمُ اللهُ ال

إِنَّ مِنْ اَحَيِّكُمْ إِلَى وَآقُرَبِكُمْ مِنِي مَجْلِسًا يَّوِمَ الْقِيَامَةِ، اَحَاسِنكُمْ الْحَلاَقًا، وَإِنَّ الْبَعْضَكُمْ إِلَى الْقِيَامَةِ، اَحَاسِنكُمْ الْحَلاَقًا، وَإِنَّ الْبَعْضَكُمْ إِلَى وَالْبَعْدَ كُمْ مِيِّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، النَّرْفَارُوْنَ وَالْبُتَفَيْهِ قُوْنَ وَالْبُتَفَيْهِ قُوْنَ وَالْبُتَفَيْهِ قُوْنَ وَالْبُتَفَيْهِ قُوْنَ وَالْبُتَفَيْهِ قُوْنَ وَالْبُتَفَيْهِ قُوْنَ وَالْبُتَفَيْمِ قُونَ وَالْبُتَفَيْمِ قُوْنَ وَالْبُتَفَيْمِ قُونَ وَالْبُتَفَيْمِ قُونَ وَالْبُتَفَيْمِ قُونَ وَالْبُتَفَيْمِ قُونَ وَالْبُتَفَيْمِ قُونَ وَالْبُتَفَيْمِ وَقَالُ سَبَقَ شَرْحِهِ فِي بَابِ وَقَالَ اللّهِ مِنْ الْمُنْ وَالْبُلُقِ. وَقَالَ اللّهُ وَقَالُ اللّهُ وَقَالُ اللّهُ وَقَالُ اللّهُ وَقَالُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَقَالُ اللّهُ اللّهُ وَقَالُ اللّهُ اللّهُ وَقَالُ اللّهُ اللّهُ وَقَالُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

میرے نزدیک پہندیدہ اور مجلس میں میرے نزدیک وہ لوگ ہوں کے جوا خلاق کے اعتبار سے سب نے اجھے ہیں اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے ناپندیدہ اور دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے زیادہ گفتگو کرنے والے اور تکبر سے منہ ہمر کر گفتگو کرنے والے اور تکبر سے منہ ہمر کر گفتگو کرنے والے اور تکبر سے منہ ہمر کر گفتگو کرنے والے ہوں گے ۔ال حدیث کوامام تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیا حدیث حسن ہے اور اس کی تشریک سابقہ بب اور اس کی تشریک سابقہ بب اور اس کی تشریک سابقہ بب

## مرح حديث: برحكمت كفتكوكا سبب

بعض حکماء کہتے ہیں: نضول کلام جیوڑ دینا مخفتگو میں حکمت پیدا کرتاہے ، پریشان نظری جیوڑ دینا خشوع اور خشیت (بعنی عاجزی اور خوف) پیدا کرتاہے ، نسنول شئے کھانے ہے اجتناب کرنا عبادت میں مٹھاس پیدا کرتاہے ، زیادہ بننے کو جھوڑ ، رعب پیدا کرتا ہے اور حرام میں رغبت نہ کرنا محبت پیدا کرتاہے ، لوگوں کے عیوب کی جبتجو چھوڑ نا بیوب کی بننے کو جھوڑ ، رعب پیدا کرتا ہے اور حرام میں رغبت نہ کرنا محبت پیدا کرتا ہے ، لوگوں کے عیوب کی جبتجو چھوڑ نا بیوب کی اصلاح کا سبب ہے اور اللہ عزوج کی معاملہ میں دہم کو چیوڑ و بینا تنگ ، شرک اور نفاق کو ختم کردیتا ہے۔

أشعار

فَلَوُبَّ صَمُّتٍ فِيُ الْكَلَامِ شِفَاءِ لِسَقَامِ قَلْبِكَ فَالْقُوْ آنُ دُوَاءُ ٱلصَّمْتُ نَفَعْ وَالْكَلَامُ مُضِرَّةً فَإِذَا آرَدُتَ مِنَ الْكَلَامِ شِفَاءً

ترجمہ: (۱) فاموشی نفع بخش ادر (نضول) گفتگونقصان دو ہے، اکثر گفتگو سے پر ہیز ہی ہیں فائدہ ہوتا ہے۔ ۲) جب تو گفتگو سے اپنے لبی مرض کی شفا کا ارادہ کر ہے تو تلاوت قر آن مجیداس کی بہترین دوا ہے۔ \* یہ :

## سلامتی کانسخه

حضرت سَیْدُ نالقمان حکیم رضی اللّد تعالی عندنے اپنے بیٹے کوفییحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیٹا! جورم کرتا ہاں پررم کیا جاتا ہے اور جو خاموش رہتا ہے وہ سلامت رہتا ہے اور جواجیما کام کرتا ہے وہ نتیمت یا تا ہے اور جو ہر کام سرتا ہے وہ سُنٹی رہوتا ہے اور جوایتی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ کا وم ہوتا ہے۔

## چنداشعار

لَا يَقْتُلَنَكَ إِنَّهُ ثُغْبَانُ كَانَتُ عَهَابُ لِقَائَهُ الشِّجُعَانُ

اِحُفَظ لِسَانَك آيُّهَا الْإِنْسَانُ كُمُ فِيُّ الْهَقَايِرِ مِنْ قَتِيْلِ لِسَانِهِ دُم : (١) سانها: الدِّيْ مَانَ الناكِيَّامِ الْ

ترجمہ: (۱)اے انسان البی زبان کی تکہائی کر، یہ ہیں تھے ہلاکت میں ندڈال دے، بے تنک بیا از دہا (بڑا سرنپ) ہے۔

(۳) ابتی زبان کی ہلاکتوں ہے کنتے لوگ سرکر قبروں میں مدفون ہیں ،ادراب ( قبر کے ) خطرناک سمانپ ان کوڈرار ہے ہیں۔ (بخز الذّمؤرع ص ۲۳۵)

پیتی میرانفس شریر ہوگیا کہنا مکروہ ہے

186-بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِهِ: خَبُثَتُ نَفُسِي

(1745) عَنْ عَائِشَة رَضِى اللهُ عَنْهَا، عَنِ اللهُ عَنْهَا، عَنِ اللهِ عَنْهَا، عَنِ اللهُ عَنْهَا، عَنِ اللهُ عَنْهَا اللهُ عَنْهَا اللهُ عَنْهَا وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَقُولَنَّ الْحَلُّكُمُ: خَبُثَتُ نَفْسِيْ، وَلَكِنْ لِيَقُلُ: لَقِسَتْ الْحُلُمَاءُ: مَعْلَى "خَبُثَتْ" : نَفْسِيْ مُثَقَقَى عَلَيْهِ. قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْلَى "خَبُثَتْ" : نَفْسِيْ مُثَقِقًى عَلَيْهِ. قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْلَى "خَبُثَتْ" : فَقَلِ الْعُلَمَاءُ: مَعْلَى "خَبُثَتْ" : فَقَلْ عَنْهَ مُعْلَى: 'لَقِسَتْ وَلْكِنْ كَرِهَ لَفَظَ عَلَيْهِ. وَهُو مَعْنَى: 'لَقِسَتْ وَلْكِنْ كَرِهَ لَفَظَ عَلَيْهِ. الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ اللهُ الْعُلْمَاءُ الْمُولِمُ اللهُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ اللّهُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمَاءُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُمُ الْعُلْمُ اللّهُ اللّ

الالسان خبات نفسى جل 70 م 47 رقم 160 الاداب للبيزق باب حفظ المسنطى جل 1. صفحه 5826 معيح مسد باب كراهة قول الالسان خبات نفسى جل 70 م 47 رقم 160 الاداب للبيزق باب حفظ المسنطى جل 1. صفحه 188 رقم 189 له بعجد (وصط الالسان خبات نفسى جل 70 م 47 رقم 160 الاداب للبيزق باب حفظ المسنطى جل 1. صفحه 452 رقم 160 المواد في باب من اسمه الداهيم جل قرم على 198 م م 162 من الدورة بالايقال خبات نفسى جد 4 صفحه 452 رقم 198 م المواد في باب من اسمه الداهيم م المراق المرا

ی میں میں اور در دریث بیال تھی ہم نے مناسبت کے لحاظ ہے کتاب الایمان میں بیان کردی ہے وہاں ویکھوں یعنی مصر نیج میں ودرد بیث بیبال تھی ہم نے مناسبت کے لحاظ ہے کتاب الایمان میں بیان کردی ہے وہاں ویکھوں مراق امنا آتی تیاں میں

انگورکوکرم کا نام دینا مکروہ ہے

187 - بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرُمًا

حضرت ابوہر میرہ فوٹ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فیٹ نے فرمایا کہ انگورکوکرم نہ کہا کرد کیونکہ کرم تو مسلمان ہے۔ (متنق علیہ) اور ایک روایت میں ہے کہ کرم مسلمان کا دل ہے اور بخاری اور مسلم دونوں کی روایت میں ہے کہ روایت میں ہے کہ کرم مومن کا دل ہے۔

(1746) عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: (1746) عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: ﴿ لَا تُسَهُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لا تُسَهُوا الْعِنَبِ الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الْهُ سُلِمُ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ الْعِنَبِ الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الْهُ سُلِمُ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَهُ اللهُ اللهُ وَمِنَ الْكَرْمُ قَلْبُ وَايَةٍ: ﴿ فَإِنْ مَا الْكَرْمُ قَلْبُ اللهُ وَمِنْ وَقِي وَقَايَةٍ لِللهُ عَالِيَ وَمُسْلِمٍ: \* يَقُولُونَ اللهُ وَمِنْ وَقَايَةٍ لِللهُ عَالِيَ وَمُسْلِمٍ: \* يَقُولُونَ اللهُ وَمِنْ وَقَايَةٍ لِللهُ عَالِيَ وَمُسْلِمٍ: \* يَقُولُونَ اللهُ وَمِنْ وَقَالِهُ اللهُ وَمِنْ وَمُسْلِمٍ: \* يَقُولُونَ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ اللّهُ وَمُ اللّهُ اللّهُ وَمُ اللّهُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ اللّهُ وَمُ اللّهُ اللّهُ وَمِنْ وَاللّهُ اللّهُ وَمِنْ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمِنْ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَمُ اللّهُ وَاللّهُ وَمُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَمِنْ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَالّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ ا

تخريج حليث: صبح مسنم. بأب كراهة تسهية العنب كرما. جلن 7. صفحه 46، رقم 6007 صبح بخاري بأب لاتسبو تخريج حليث: صبح مسنم، بأب يعل مسند أبي هريرة رضى الله عنه، جلد 10. صفحه 335، رقم 5929 مسند، مأمر احمد الدهر جلد 5. صفحه 228 رقم 5828 مسند أبي يعل مسند أبي هريرة رضى الله عنه، جلد 10. صفحه 447، وقد من الله عنه، جلد 2. ص 447، مسند أبي هريرة رضى الله عنه، جلد 2. ص 447،

رم عدیث: مُفَتِرِ مَنْ بِیرِ حَکیم الْمُت حضرت مِفتی احمد یارخان علیدر حمة الحنان! سحد یمثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

اہل عرب ہر مصیبت کو زماند کی طرف سے سمجھتے ستھے اس لیے مصیبت پڑنے پر زماند کی شکا بیات کرتے بلکہ زمانہ کو
گاریاں دیتے ستھے ایکے محاورہ کے الفاظ میں اسے میافظ بھی یاضیبۃ الدھر ہائے زمانہ کی محرومی اور زمانہ کا نقصان وخسارہ ہم کو

اس سرمنع فرمایا گما۔

اس جملہ کی شرح کتاب الا بمان میں گزرگئی اس جملہ کے عنی بین کہ اللہ تعانی بی زمانہ کو پھیرنے والا ہے۔ زمانہ کو برا کہن ور پردہ رب تعانی کی شان میں گستاخی کرنا ہے ، ہمارے ہاں بھی یہ بیاری ہے عوام کا ذکر کیا بعض پڑھے لکھے لوگ زمانہ کو برا کہتے ہیں۔ چنانچہ مونوی محمود حسن صاحب دیو بندی نے اپنے برزرگ رشید احمد صاحب گنگو بی کا مرشیہ لکھا تو اس میں زمانہ کو بڑی جلی کی سنا تھیں وہ مرشیہ گنگو بی دیکھنے سے بہتہ چاتا ہے کہ ریاوگ کیسے ہیں اپنے بڑر گول کونبیوں سے بڑھا دستے ہیں۔ (مر، قامنا جی خان س ۲۰۰۰)

حضرت واکل بن مجر دولئے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فر مایا: کرم نہ کہولیکن (انگورکو) عنب اور حبلہ کہد کر بیکارو۔ (مسلم) حبلہ: حااور فا پر زبر کے ساتھ اور یا یکوساکن بھی پڑھا گیا'انگورکی بیل کو کہتے ہیں۔

(1747) وَعَنْ وَائِلِ بُنِ مُجْرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنْ اللهُ عَنْهُ، عَنْ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُولُوْا: الْكِرُمُ، وَلَكِنْ فُولُوْا: الْعِنَبُ، وَالْحَبَلَةُ". رَوَالاً مُسْمِدٌ، اَلْحَبَلَةُ بِفَتْحِ الْحَاء وَالْبَاء، وَيُقَالُ ايُضًا بِإِسْكَانِ، لُبَاء بِفَتْحِ الْحَاء وَالْبَاء، وَيُقَالُ ايُضًا بِإِسْكَانِ، لُبَاء

يُّ من يَح حليث: مسمر بب كو اهدة تسبية العنب كوما. جند 7 ص 46ر قم 6009 سنن الدار مي بأب قر المبي ال بسبي عب لكومر جيد 2 ص 159 وقم 2114 صبيح ابن حيان باب الإسماء والكني جلده 1.3 صفحه 144 وقم 5831 مسدد أب يعلى مس ي عربية رصى الله عنه جند 11 صفحه 220 وقم 6336 مشكوة المصابيح بأب السلام، المفصل الأول جدد 3 ص 32 وقم 4761

شرح حديث مُفْتِر خبير صليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحنان إلى حديث يأك كيّحت فرمات بين: یہاں عنب سے مراد در خت انگور ہے نہ کہ انگور کا کچل ،حبلہ در خت انگور کی جڑکو کہتے ہیں ادرعنب انگور کے کچل کوجھی كمت بيل اورورخت الكوركوجي \_ (مراة المناجيج ج٢ م ٥٩٩)

> 188-بَأَبُ النَّهُى عَنْ وَصْفِ مُحَاسِنِ الْمَرْ آقِ لِرَجُلِ إلا آنَ يَخْتَا جَ إِلَى ذَٰلِكَ لِغَرُضٍ شَرَعِيٌّ كَنِكَاحِهَا وَنَحُومٌ

(1748) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْآةُ الْمَرْآةُ، فَتَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ

اِلَيُهَا". مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ.

کسی آ دمی کے لیے عورت کی خوبیوں کی تعریف کرناممنوع ہے ہاں اگرشرعی نکاح وغیرہ کی وجہ نے ضرورت ہوتو اجازت ہے

حضرت ابن مسعود ر ایت ہے روایت ہے رسوں الله ﷺ نے قرمایا: ایک عورت دوسری عورت کو بوسدند دے کہ پھرایے شوہرے اس کی خوبی یوں بیان کرے جیسے کہ وہ اے د مکھرہا ہے۔ (متنق علیہ)

تخريج حلايث: صيح بخارى بأب لاتباشر البراة البراة فتنعتها لزوجها. جلدد 7. ص38. رقم 5240 صيح مسمد باب ندب انظر الى وجه البئراة ويفهالين ترين تزوجها، جلل 4، ص 143. رقم 3553 السان الكبرى للبيهالي، بأب مأيستنل به على ان الحيوان يضبط بالصقة، جلده ص23، رقم 11438 سأن أبوداؤد. بالب ما يؤمر، به من غض البصر، جلد 2، ص212، رقم 2152 تحيح اين حيان، پاپ معاشر الزوجين، جلد، 9، صفحه 468 رقم 4160

189 - يَابُ كَرَاهَةِ قَوُلِ الْإِنْسَانِ: ٱللَّهُمَّرِ اغْفِرُ لِيُ إِنَّ شِئْتَ بَلُ يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ

(1749) وَعَنْ أَيْ هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَقُوْلَنَّ تَحَدُّكُمُ: ٱللَّهُمَّ اغْفِرُ إِنَ إِنْ شِئْتَ: ٱللَّهُمَّ ادْ مَمُّنِيْ إِنُ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْهَسْأَلَةَ، فَإِنَّهْ لَا مُكْرِهَ لَهْ". وَفِيْ رِوَايَةِ لِهُسُلِمٍ: ﴿ وَلَكِنَ لِيَغْزِمُ وَلَيُعَظِمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْحٌ أَعْطَاهُ -

انسان كويه كهنا مكروه هيكدا \_\_ الله! ا گرتو جاہے تو مجھے بخش دے ہیکہ یقین کے ساتھ ما مجگے

حضرت ابوہریرہ 🥮 سے روایت ہے کہ رسوب الله ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بیرند کے کدا سے المد اگرتو چاہے تو مجھے بخش دے۔اے اللہ! اگرتو چاہے تو مجھ پر رحم قرما بلکه سوال عزم محکم سے کرنا جا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کومجبور کرنے والا کوئی تہیں۔ اورمسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ عزم اور بڑگی رغبت ہے سوال کرے كەللەتغالى كے ليے كوئى بھى چيز دينااس كے اختيار ت با برئيس.

تخريج حدايث: صبح بغارى بأب ليعزم المسألة فانه لامكرة له جلد 8، ص 74، رقم 6339 صبح مسدد. بأب العزم بالدعاء ولايقبل ان شئت، جلد 8، ص 64، رقم 6988 موطاء امام مالك، بأب ماجاء في الدعاء، جلد 1، صفحه 213، رقم 496سن ابوداؤد بأب الدعاء، جلد 1، صفحه 155، رقم 1485 صبح ابن حيان بأب الادعية، جلد 3، صفحه 257، وقم 977

۔ بیٹی تم ول کے بقین ہے دعا کر واور عرض کر و کہ جھے ضرور بیعطا فریاد ہے رہی عطاوہ تو ہبر حال اس کے کرم پر موتوف ہی ہے تم خورتو یقین قبول رکھو۔ (مراۃ المناجع ج ۳۰ س۰ ۴۰)

 (1750) وَعَنَ آنَسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: - قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ قَالَ: - قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَا آحَلُ كُمْ فَلْيَعُزِم الْمَسْآلَةَ، وَلَا يَقُولَنَ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ، فَأَعُطِئ، فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكُرِة لَة - مُتَفَقَى مَا يُهِ مُسْتَكُرِة لَة اللهِ مُسْتَكُرِة لَة اللهِ مُسْتَكُرِة لَه اللهِ مُسْتَكُرِة لَة اللهِ مُسْتَكُرِة لَه اللهِ مُسْتَكُرِة لَه اللهُ مُسْتَكُرِة لَة اللهِ مُسْتَكُرِة لَه اللهِ مُسْتَكُرِة الله اللهِ مَسْتَكُرِة اللهَ اللهِ مُسْتَكُرِة اللهُ اللهِ مُسْتَكُرِة اللهُ اللهِ مُسْتَكُرِة اللهِ مُسْتَكُرِة اللهِ مُسْتَكُرِة اللهِ مُسْتَكُرِة اللهُ اللهِ مُسْتَكُرِة اللهُ اللهِ مُسْتَكُرِة اللهِ اللهِ اللهِ مُسْتَكُرِة اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ال

تخريج حديث وصيح بخارى بأب ليعزم البسألة فانه لامكره له. جلد 8. صفحه 74, رقم 6338 صيح مسيم، بأب العزم بالدعاء ولايقل ان شئت، جلد 8. سن 637، رقم 6987 سنن النسال، بب بالدعاء ولايقل ان شئت، جلد 8. سن 637، رقم 6987 سنن النسال، بب النبى ان يقول الرجل اللهم اغفرلى ان شئت، جلد 6. سم 151، رقم 10420 مستد امام احمد مسئد الس بن مالك رضى الله عنه، جدد 3. صفحه 101، رقم 1999 م

شرح حدیث بینیم الائمت مفرت مفتی احمد یار خان علیه رحمة الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ ان الفاظ ہے کچھ بے رغبت می ظاہر ہوتی ہے مطلب بیڈکل آتا ہے کہ بیجھے اس چیز کی ضرورت تونہیں کیکن اگر تو چاہتا ہے تو دے دے دہاں دل کی رغبت دلیجی جاتی ہے۔

یعن تم دل کے بیمن سے دعا کر دادر عرض کر و کہ مجھے ضرور میہ عطافر ماد ہے رہی عطاوہ تو بہر حال اس کے کرم پر موتو می ہے تم خورتو یقین قبول رکھو۔ (مِزاۃ المناجِح، ج ۳ ص ۴۵۰)

صدرالا فاضل، بدرالا ماثل سیدمولا نائعیم الدین مراد آبادی کی بیان کرده تفسیر ہے ایک نہایت مختصر تمر جامع اقتباس لاحظ فرمائیں:

اللہ تعالیٰ بندوں کی دعا نمیں اپنی رحمت ہے تیول فریا تا ہے اور الن کے تیول کے لیے چند شرطیں ہیں: ایک اخلاص دما میں، دوسر ہے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسر ہے یہ کہ وہ دما کسی امر معمنوع پر مشتمل نہ ہو، چو تھے یہ کہ التد تعاں کی رحمت پریقین رکھتا ہو، یا نچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعاما تی قبول نہ ہوئی جب الن شرطوں ہے دما کی جاتی ہے قیول ہوتی ہے صدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس وجد د دی خاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیر وہوتی ہے یا اس سے اس کے گنا ہوں کا کشار دکر دیا جا تا ہے

( فرّائ العرفان بن ٢٥٣ مطبويه مركز ابسنّت ره ت رضاه بند ؟

## جواللہ چاہے ادر فلال جاہے یوں کہنا مکروہ ہے

حضرت حذیفہ بن بمان دین سے روایت ہے کہ رسول اللہ فی نے فرمایا: یوں نہ کہو کہ جواللہ چاہے اور قلال فلال چاہے بکہ فلال فلال چاہے بکہ یوں کہ جو اللہ چاہے بھر فلال فلال چاہے بکر فلال چاہے اور چاہے کھر فلال چاہے۔ اسے ابوداؤد نے اسناد حسن سیح کے ساتھ روایت چاہے ا

## 190- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ: مَاشَاءً اللهُ وَشَاءً فَلَانُ

(1751) عَنْ حُنَايِفَةَ بِنِ الْيَهَانِ رَضِى اللهُ عَنْهُ عَنِ الْيَهَانِ رَضِى اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّهِ عَن اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "لَا عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "لَا تَقُولُوا: مَا شَاءً اللهُ وَشَاءً فلاَنٌ، وَلٰكِنَ قُولُوا: مَا شَاءً اللهُ وَشَاءً فلاَنٌ، وَلٰكِنَ قُولُوا: مَا شَاءً اللهُ، ثُمَّ شَاءً فلاَنٌ . رَوَاهُ ابُو دَاؤدَ بِإِسْنَادٍ شَاءً اللهُ، ثُمَّ شَاءً فلاَنٌ . رَوَاهُ ابُو دَاؤدَ بِإِسْنَادٍ

تخريج حليث: سان ابوداؤد، باب لايقال خبات نفسى جلد 4 صعد 452, رقم 4982 لاداب للبيبق باب حفظ البنص جلد 1082، رقم 245 لاداب للبيبق باب حفظ البنص جلد 1082، رقم 321 السنن النساق باب النهى ان يقال ماشاء الله وشاء فلان جلد 6، ص 245. رقم 10821 مسند امام احمد ين حديل حديث حذيفه بن اليمان جلد 5. ص 354 رقم 233132 مشكرة البصابيح باب السلام الفصل الاول جلد 3، صفحه 35 رقم 4778

اللّهُ عُرِّ قَ جَلَّ بِرَ بِعَرُوسِمِهِ بنور سے پیکر ، تر منہوں کے تمز وَر ، دو جہاں کے تاجُور ، سلطانِ بحر و برصلی اللّه تعالی سلیدو آلہ وسلم کا فر مان مظلمت شن ہے: اگر تم اللّه عُرِّ وَجُلْ پراس طرح بھروسہ کروجیہے اس پر بھروسہ کرنے کا حَلْ ہے ، تو وہ تنہیں اس طرح رزق وہ فر ، سے کا جیسے پرندے کوعظ فر ، تا ہے کہ وہ مسیح کے وقت خالی پیٹ نکاٹا اور شام کوسیر ہوکر لوٹنا ہے۔

( جامع الترغذي الإنب الزهد، باب في التوكل على القدما فحديث ٢٣٣٣، س١٨٠٠

وَالْهُوَادُ بِهِ الْحَدِيثِكُ الَّذِينُ يَكُونُ مُبَاحًا فِي غَيْرِ هٰلَا الْوَقْتِ وَفِعْلُهُ وَتَرُكُهُ سَوَاءٌ. فَأَمَّا الْعَدِيْثُ الْمُعَرَّمُ أَوْ الْمَكُرُونَا فِي عَيْرٍ هٰلَا الْوَقْتِ. فَهُوَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ آشَنَّ تَخْرِيْمًا وَكُرَاهَةً. وَآمَّا الْتَدِيْثُ فِي الْخَيْرِ كُمُنَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الطَّالِجِيْنَ، وَمَكَارِمِ الْاَخْلاَقِ، وَالْحَدِيْثِ مَعَ الضَّيْفِ، وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحُو ذُلِكَ، فَلا كَرَاهَة فِيْهِ، بَلْ هُوَ مُسْتَحَبُّ، وَكَنَّا الْحَدِيْثُ لِعُنْدِ وَّعَارِضٍ لاَ كَرَاهَةً فِيْهِ. وَقَلُ تَظَاهَرَتِ الْإِخَادِيْكُ الصَّحِيْحَةُ عَلَى كُلِّ مَأَذَّكُونُهُ.

(1752) عَنْ أَبِيْ بَرْزَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَ يَكُرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءُ وَالْحَارِيْتَ بَعُدَهَا. مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

# 191- بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيْتِ بَعْدَ الْعِشَآءُ الْأَخِرَةِ

نماز مثناء کے بعد گفتگیو کرنا مکروہ ہے

ال مے مرادوہ بات ہے جود کیراوقات میں مبات ہے اس کا کرنا اور چیوڑنا برابر ہے وہ نشتوجو ویکراوق ت میں حرام یا مکروہ ہے وہ اس وقت زیادہ حرام اور زیادہ تکروہ ہے اور محلائی کی یا تیں کرنا جیسے ملسی مدا كرے صالحين كى حكايا تاخلاق كى باتيں مبمان كے ساتھ باتیں حاجت مند کے ساتھ باتیں وغیرہ تواس میں قطعا کراہت نہیں بلکہ بیمبتحب ہے یونہی سس عذری ر کاوٹ کی وجہ ہے ہوں تو اِس میں بھی کراہت جبیں۔ احادیث صیحہ کے دلاکل اس پرجومیں نے ذکر کیا ہے ظاہر ہیں۔

حضرت الى برزه الله عددايت هے كه رسول الله الله الله عثاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ئالى*بىندفر* ما<u>تے تھے۔</u> (متنق طبه)

تخويج حديث: صيح بخارى بأب مايكرة من النوم قبل العشاء جلد 1.ص118, رقم 568 صيح مسلم. بأب مايقول عند النوم واخذ المضجع جند 8. ص 77. رقم 7057 مستن امام احمد بن حنيل حديث أبي بُرزة الاستمريجيد 4. صفحه 421، رقم 19796 عميح ابن خزيمه، بأب الزجر عن السهر يعل صلاة. جلد 2 صفحه 290 رقم 1339 جامع الاصول لابن اثير الفرع الاول. في تعين اوقات الصلوات، جل 6.ص 218 رقم 3277

## شرح حدیث:عشاء کے بعد جلد سونے کی عادت ڈالنے کی تقیحت

الندنع لی نے رات آ رام کے لئے اور دن کام کے لیے بناً یا۔للہذاعثاء کے بعد کمبی محفلیں گا نامعیوب ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ بی علیہ انسلام کی عادت مبار کھی کہ آپ عشاء کی تمازے پہلے سونے کو تا بیند فرماتے تھے اور عشاء کے بعدد یرتک باتنمی کرنے کو ناپندفر ماتے ہے۔ ہاں کوئی دین کا پروگرام ہوتو اس کے لئے توساری رات گز رجائے بھر بھی تھوڑی ہے۔

### مسيحهضروري مسائل

مسئلہ:عشامیں، تہائی دات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی دات تک تاخیر مباح لینی جب کہ آدھی دات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چے اور آتی کہ اور آدھی دات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چے اور آتی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے، کہ باعثِ تقلیل جماعت ہے۔

(الدرالخارة كماب الصلاة، ج٢ ج٠ ٣٠ والبحرالرائق، كماب الصلاة، ج١ ج٠ ٣٠٠)

مسئلہ: نمازعشاہ پہلے سونا اور بعد نمازعشاونیا کی ہاتیں کرتا، قصے کہانی کہناسٹنا مکر دہ ہے، ضرور کی ہاتیں اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر اور دین مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یو ہیں طلوع آخر سے طلوع آفاب تک ذکر الہی کے سواہر بات مکر وہ ہے۔

(الدرالخار، كماب انصلاة، ج٢،ص٥٥) (وردالحتار، كماب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج٢ بم ٣٣)

مسئلہ: جوخص جائے پراعتما در کھتا ہواں کوآخر رات میں وتر پڑھنامتخب ہے، ورندسونے ہے قبل پڑھ لے، پھراگر پچھلے کوآ کھ کھلی تو تنجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔ (الدرائقاروردائعتاری کتاب السلاۃ،مطلب کی طلوع الفنس من مغربہا، نے مہم سسسہ مسئلہ: ابر کے دن عصر وعشا میں تنجیل مستخب ہے اور باتی نمازوں میں تاخیر۔

(الحداية ، "آب السلاة ، باب الاول في المواتيت بنعل ويستحب الاسفار بالفجر، ج! به ساس)

مسئدہ سفروغیرہ کسی عذر کی وجہ ہے دونماز وں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے،خواہ بیوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے
وقت میں چڑھے یا بیوں کہ پہلی کواس قدر مؤخر کرے کہاں کا وقت جا تارہ اور دوسری کے وقت میں پڑھے گراس دوسری
صورت میں پہلی نماز ذمہ نے ساقط ہوگئی کہ بصورت تضایر ہوئی اگر چہنماز کے قضا کرنے کا گنا و کہیرہ سر پر جوا اور پہلی
صورت میں تو دوسری نماز ہوگی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر ہاتی ہے۔ ہاں آگر عذر سفر وسم خیرہ ہے صورۃ جمع کرے کہاں کو
اس کے آخر وقت میں اور دوسری کواس کے اقل وقت میں پڑھے کہ حقیقاً دونوں اپنے اوقت میں واقع ہول تو کو کی حرجہ بہلی ہوگئی جرب

(الفتادي الهندية ، كمّاب العلاة والباب الأول في المواقيت والفص الرّي ،ج أبص ٥٢)

مسئلہ: روز ابر سے سوامغرب میں ہمیشہ بیلے مستحب ہے اور دور کعت سے زائد کی تاخیر ککر و ہے تنزیبی اورا گر بغیر عذر سفر و مرض وغیر ہ اتنی تاخیر کی کہ ستار ہے گئتھ گئے ،تو کمر دہ تحریکی۔" مرض وغیر ہ اتنی تاخیر کی کہ ستار ہے گئتھ گئے ،تو کمر دہ تحریکی۔"

(امتنادى الصندية ، كتاب الصلاقة ، الباب لا أول في المواقيت ، الفصل الثاني ، خاا بس ۵۲) (والدر الختار ، كتاب الصا، ق ، خ ۲ بس ۳۳)

(1753) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاء فِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاء فِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاء فِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاء فِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ مَا تَكُمُ لَيْلَتَكُمُ المِنَاتِهِ اللهُ عَلَيْهُ مَا تَكُمُ لَيْلَتَكُمُ المِنَاتِهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهُ مَا تَكُمُ لَيْلَتَكُمُ المِنَاتِهِ لَا يَبْغَى مُثَنَّ هُوَ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ وَاللّهُ اللهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ

کے بعد جواب زیبن پر ہیں ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہوگا۔(متلق ملیہ) ظَهْرِ الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَلَّ . مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

تنوريج حرايت وميح بفارى باب السهر في العلم، جلد 1. صفحه 34. رقم 116 صيح مسلم، باب قوله يتلة لاتأل مائة سنة و على الارض منفوسة اليوم، جلد 7، ص 186، رقم 6642 صيح ابن حيان، فصل في اعمار هذه الامة، جلد 7، صفحه 256 رقم 2989 مصنف عبدالرزاق باب مئة سئة جلد 11، صفحه 275، رقم 20534 مسند الشامين للطبر الى، حديث شعيب عن الزهرى عن سالم جلد 4، ص 207، رقم 3147

شرح مدیث: جنتی کون ہے؟

حضرت سيدنا مغيره بن حبيب عليه الرحمة فرمات بيل كه بيل في حضرت سيدنا ما لك بن دينارعد الرحمة كوديكها كذآ پ نے عشاء كے بعد وضوكيا، پكر جائے نماز پر پنج كراپئى داڑھى پكز كر رونے گے ادر عرض كرنے گے، اے اللہ عز وجل! ما بك كے بڑھ پ كوجہ نم پرحرام فرمادے، اے اللہ عز وجل! تو جانتا ہے كہ جنتى كون ہا ورجہ نمى كون؟ اور" ما بك" ان دونوں ميں ہے كون ہے ۔؟ اور ما لك كا اخروى گھر كونسا ہے؟ آپ عليہ الرحمة طلوع فجر تك يجى منا جات كرتے رہے ۔ حضرت سيدنا عمر و بن عتب بن فرقد عليہ الرحمة روز اندرات كوا ہے گھرے نكل كرقبرستان آتے اور كہتے ، اے قبر والو! صحفے ليد ديے گئے اور اعمال الله الله كے گئے۔ پھر قدم سيد ھے كركے سارى رات نماز پڑھتے دہتے پھر والين آكر نماز فجر مين حاضر بوجاتے۔

حضرت سیدنا عبد لعزیز بن دوادر حمة الله علیه دات کوسونے کے لئے اپنے بستر پر آئے اور اس پر ہاتھ پھیم کر کہتے ، تُو بہت زم اور عمدہ ہے گر اللہ عز وجل کی قشم! جنت کا بستر تجھ سے زیادہ زم جو گا پھر ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔ (اَلْجُرُ الرَّائِ فَی اُوَ ابِ اَنْسَ اللہ لِحِ عمد سے ا

حضرت انس کے سے روایت ہے کہ نہوں نے رسول اللہ کے کا انتظار کیا تو آپ تقریباً نصف شب میں تشریف لائے ان کو عشاء کی نمازیز میں کی محر خطبہ دیا۔ کی نمازیز میں کی محر خطبہ دیا۔ کی فرمایا: لوگ نمازیں پڑھ کر سوچکے اور تم نم زمیں رہے جب تک تم نمازے انتظار میں ہو۔ (بیری)

(1754) وَعَنْ أَنْسِ رَهِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُمُ النَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُمُ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءُمُ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءُمُ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءُمُ فَرِيْبًا مِّنْ شَعْلِ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَهِمْ - يَعْنَى: الْعِشَاءُ - قَرِيْبًا مِّنْ شَعْلِ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَهِمْ - يَعْنَى: الْعِشَاءُ - ثَمَّ خَطَبنا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَلْ صَلُّوا، ثُمَّ لَتُ ظَرِّلُوا فِي صَلُوةٍ مَّا انْتَظَرُّلُمُ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلُوةٍ مَّا انْتَظَرُلُمُ لَلْ السَّلُوةَ . رَوَالْهُ الْبُعَارِحُ

تخريج حدايث: صيح بخارى بأب السهر فى الفقه والخيريعة العشاجان 1. ص123 رقم 600 صيح مسلم بأب وقت العشاء وتخدم جلد 2 صفحه 146 رقم 3313 مستداني يعلى مسئد الس بن مالك جلد 6. صفحه 64 رقم 3313 مستدام و احمد بن حبيب مسد الس بن مالك رضى الله عنه جلد 3. ص267 م 13846 مشكّوة البصابيح بأب تعجيل الصلوات الفصل الأول، جدد 1 ص136 رقم 618

## شرح حديث: سيرناما لك رحمة الله تعالى عليه كي مناجات

### يُحِبُّهُمُ وَيُحِبُّوْنَةَ

ترجمه كنزالا يمان: وه الله ك بيار الدان كابيارا (پ٥٠١١مائده: ٥٥)

اور محب اپنے حبیب کوعذاب نہیں ویتالبذائو مالک بن دینار کے بڑھا ہے کوجہنم پرحرام فرمادے، یا الّہی عزوجل! تو جہنیوں اور جنت میں داخل ہونے والوں کو جانتا ہے، مالک بن دینا رکا ان میں سے کونسا گھرہے؟ اور مالک کا ٹھکا نا کونسا ہے؟ آپ رحمتہ اللّٰہ تعالیٰ علیہ یونہی طلوع فجر تک مناجات کرتے رہتے اور عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا کرتے۔ (اَحَرُ اَلَهُ مُؤْمِسُ ۱۲۵) .

آئے۔

### 192-بَابُ تَحْرِپُمِ إِمْتِنَاعِ الْهَرُ أَةِ مِنُ فِرَاشِ زَوْجِهَا إِذَا دَعَاهَا مِنُ فِرَاشِ زَوْجِهَا إِذَا دَعَاهَا وَلَمُ يَكُنُ لَهَا عُلَا شَرُعَىُ

(1755) عَنْ آَنِي هُرَيْرَةٌ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَآبَتَ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتُهَا الْهِلَائِكَةُ حَثَّى تُصْبِحَ مُتَّفَقً عَلَيْهَا، لَعَنَتُهَا الْهِلَائِكَةُ حَثَّى تُصْبِحَ مُتَّفَقً عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: "حَثَّى تَرْجِعَ".

شوہربیوی کوجمبستری کے لیے بلائے
اور بیوی کے پاس شرعی عذر ندہوتو
اس کے لیے شوہر کی بات ندما ننا حرام ہے
حضرت ابوہریرہ کی سے روایت ہے کہ رسول
اللہ کے نرمایا کہ جب کوئی آئی این بیوی کوایے بستر
پر بلائے اور وہ انکار کردے بس اس کا شوہراس پر
ناراض ہوتو سے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہے
ہیں۔(شنق علیہ)اورا یک روایت میں ہے حتی کہ لوٹ

شرح مدید ہے: مُنظِم میر مکیم اُل مُسع معفر ملوم فی احمد یار فان علید حمة الحنان اس مدمه پاک کے تعد فرات ہیں:

رات کے وقت محبت کے لیے یا کمی اور فدمت کے لیے پہلے معنی زیادہ فلا ہر ہیں ،اس سے اشار ہ چندمسئے معلوم

ہوئے: ایک بیر کہ محریس چند ہستر رکھنا جائز ہے فاوند کا علیحہ ہیو یوں کا علیحہ ہ ، دوسرے بیر کہ محبت میں پردہ عبیحہ گی بہت

مرود کی ہے اتیسرے میر کھورت کا مروکے ہستر پر جانا بہتر ہے ، بمقابلہ اس کے کہ مرد کورت کے بستر پر جائے محون مرد کا بستر بر جائے ہوں کا ایستر بچوں کی وجہ سے میلا۔

بغیرعذرا نے سے الکارکر دے۔ فنتہا وفر ماتے ہیں کہ بحالت حیض بھی مرد کے بلانے پر پہنچ جائے کہ بیش میں صحبت حرام ہے نہ کہ بوس و کناراور ساتھ لیٹناو فحیرہ۔ (مرقات)

یہاں رات کو بلانے کا خصوصیت سے ذکر ہے اس لیے ہوا کہ عمومًا ہو یوں کے پاس رہنا سہنارات ہی کو ہوتا ہے دن میں کم در ندا گردن میں خاوند بلائے عورت ندآ کے توشام تک فرشتے اس پرلعنت کرتے ہیں ،رات کی لعنت صبح کواس لیے ختم موجاتی ہے کہنے ہونے پر خاوند کام وکاج میں لگ جاتا ہے رات کا خصہ ختم یا کم ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالی جس کی حکومت، ملکیت، آسان میں بھی ہے رب تعالی فرما تا ہے بی السّبہ آء الله وَ بی الارْضِ الله اگر چہ
زمین و آسان والا مکان سب ہی اللہ تعالی کی ملکیت ہیں مجر چونکہ آسان فیض دینے والا ہے زمین فیض لینے والی ،اس حیثیت
ہے آسان زمین سے اشرف ہے ہی لیے صرف آسان کا ذکر ہوا، یا آسان میں رہنے والے فرشتے ، تب یہ حدیث بچھلے
مضمون کے موافق ہے ،اس سے معلوم ہوا کہ آسان میں رہنے والے فرشتے زمین والوں کے ہم کھلے چھے حالہ ت سے خبر دار
ہیں توصفور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ان فرشتوں ہے ہیں زیادہ ہے آپ بھی ہمارے ہم ظاہر و پوشیدہ حالات سے باخبر ہیں۔
ہیں توصفور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ان فرشتوں ہے ہیں زیادہ ہے آپ بھی ہمارے ہم ظاہر و پوشیدہ حالات سے باخبر ہیں۔
معلوم ہوا کہ خاوند کی رضا میں رہ ب تعالی اور فرشتوں کی رضا ہے جب خاوند کی رضا مندی شہوت نفس نی میں اتنی اہم
ہے تو دین امور میں اسے راضی کرنا کتنا ضروری ہوگا ،گر خیال رہے کہ شرعی حرام کا موں میں خاوند کی رضا حاصل نہ کرے ، لہذا ابحالت حیض خاوند کو صحبت نہ کرنے و سے ۔ (مراة المنا جج جہ کہ مرام کا موں میں خاوند کو میں خاوند کو میں خاوند کی صف حاصل نہ

193-بَابُ تَحْرِيْمٍ صَوْمِ الْمَرْاقِ تَطَوُّعًا وَّرُوجُهَا حَاضِرٌ الأَيادُيْهِ

(1756) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ صَلَى اللهُ عَلْيُهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: ﴿ لَا يَعِلُ رَسُولَ اللهَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: ﴿ لَا يَعِلُ لِللهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا لِللهَ إِلاَّ بِلدُيْهِ، وَلَا لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَرَوْجُهَا شَاهِلُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ، وَلَا لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَرَوْجُهَا شَاهِلُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ، وَلَا لَلهَ اللهَ اللهَ إِلاَّ بِإِذْنِهِ مُتَقَقِّى عَلَيْهِ .

شوہرموجود ہوتواس کی اجازت کے بغیر بیوی کے لیفلی روز ہےرکھناحرام ہے

مخريج حديث : صيح بغارى باب لاتاذن المراة في بيت زوجها لاحد الاباذنه. جلد 5. ص 30. رقم 4899 صيح مسدم باب

من انفق العيد من مال مولات حلد 3 صفحه 91 وقم 17 24 سان النسال الكنزي باب صوم البراؤية به المار وحها عنه، 7 سلعه 175. رقم 2921 الإداب للبريق، يأب في مراعاً قبق الإثرواج جلد 1. ص 20 رقم 48 اليستنزل لدناها كم. كتأب الم والصنة عند 4 ص 191. رقم 7329

شرح حديث: امام الل سنت الشاه احمد رضاخان عليه رحمة الرحمن فآوي رضوبيه مبل فرمات بين: سير

تھم بھالت سنیت ویشک نکاح کی ترغیب بتا کید کی جائے اور اس سے انکار پر بخت اعتراض پنجا ہے ای قدر جتنا ترک سنت پر چاہے اور در صورت اباحت ندلکاح پراصلا جر کا افتیار نداس سے انکار پر بچھاعتراض وانکار کہ مباح وشرع مطہر نے مکلف کی مرضی پر چھوڑ ا ہے چاہے کر ہے یانہ کر ہے، پھرانسان کی میزان ہاتھ جس لیجے تو عورتوں ہے جن میں سنیت نکاح بھی بہت ندرت سے ٹابت ہوگی، ہزار جس ایک ہی الی نکل جس کے لئے سنت کہ سکیس، کیا کسی عورت کی سنیت نووی و یاس کے اولیا میا بیتشدووالے حضرات پورے طور پرضام من ہوجا میں مے کہ اس سے نافر مانی شوہریا اس کے میت میں اونی تعقیرواتع ہوئے کا صلا اندیش ہیں، ایسی ہے معنی خانت وہی کرسکتا ہے جے ندمرووں کے حقوق عظیمہ پراطلاع ، ندھورات کی عادات و نقصان عمل ودین پر و تو ف کیا ، حدیث سے جس حضور پر نورسیّد عالم صلی الند تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاو عنا کہ:

رأيت النار قلم اركاليوم منظراتط اقظع درأيت اكثراهلها النساء

میں نے دوزخ ملاحظہ فرمائی تو آج کی برابر کوئی چیز سخت و شنع نہ دیکھی اور میں نے اہلِ دوزخ میں عورتیس زیادہ

فقالوا پر رسول الشرصاب نے عرض کی پارسول اللہ یعنی حضور اُاس کا کیا سب ہے؟ قال بکفی هن فرہ یا اُن سے کفر کے باعث قال یکفین العشیر ویکفین الاحسان فرہا یا عث قوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں او احسنت الی احداث الدهورثم دات منك شیئاً قالت ما دایت شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں او احسنت الی احداث الدهورثم دات منك شیئاً قالت ما دایت منك خیراقطا یا گرتوان ہیں ہے کی کے ساتھ عمر بھراحسان کر ہے بھر ذرای بات فلاف مزاج تجھ سے و کھے تو ہے ہیں منك خیراقطا یا گرتوان ہیں ہے کی کے ساتھ عمر بھراحسان کر ہے بھر ذرای بات فلاف مزاج تجھ سے و کے حضر سے عبداللہ بن عباس منی اللہ تعالٰی عنبما (اس کو شیخین نے حضر سے عبداللہ بن عباس منی اللہ تعالٰی عنبما اسے دوایت کیا۔ ت

(ا مینی بناری باب صلوق الکسوف قد کم کتب خاند کراچی ۱۳۳۳) (صیح مسلم باب صلوق الکسوف قد یک کتب خاند کراچی ۱۳۰۰) حدیث ۳: فر ماتے جیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسم :

ان البرأة خلقت من ضلع اعوج لن تستقيم لك على طريقة قان استبتعت بها وبها عوج وان ذهبت تقيمها كمرتها وكمرها طلاقها ورواة مسلم والترمذي عن أبي هريرة ونحوة احمد ابن حبان والحاكم عن سبرة بن جينب رضي الله تعالى عنهما - ( ميم الله تعالى الله تعالى الله تعالى الله تعالى الله تعا

عورت بیڑھی پہلی سے بن ہے ہرگزی راہ پرتیرے گئے سیدھی نہ ہوگی ، اگر تُواس سے نفع لے تواس کی کجی کے ساتھ نفع لے اور سیدھا کرنے چلے تو تو ڈرے ، اور اس کا تو ڈیا طلاق دینا ہے (اس کو امام مسلم و تر مذی نے حضرت ابو ہریر و رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور اس کی چل کو امام احمد ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور اس کی چل کو امام احمد ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

عاصل میرکہ پہلی ٹوٹ جائے گی تمرسید حمی نہ ہوگی ،عورت مجمی بائیں پہلی سے بنی ہے نہ شیعے تو طلاق دے دیے تمر ہر طرح موافق آئے بید شکل ہے۔

حدیث ۱۳ ایک فی فی نے خدمت اقد س میں حاضر ہوکرع ض کی : یارسول اللہ! میں عورتوں کی فرستادہ ہوں، حضور کی اور عن میں جن عورتوں کو فیر ہے اور جنہیں فیر نہیں سب میری اس حاضری کی خوبال ہیں ، اللہ عز وجل مردول عورتوں سب کا پردگار ہے اور حضور مردوں عورتوں سب کی طرف اس کے رسول ، اللہ عز وجل نے مردول پر جہاد فرض کیا کہ فتح پائیں تو دولت ند ہوجا کیں اور جہ ہیں ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ رہیں رزق پائیں اور جم عورتیں اُن کے کا موں کا انتظام کرنے والیاں ہیں تو ہمارے کئے وہ وہ کون می طاعت ہے جو تو اب میں جہاد کے برابر ہو۔ فرما یا:

طاعة ازواجهن بحقوتهم وتليل منكن من يفعله- روالا البزار والطبراق عن ابن عباس رض الله تعالى عنهما-

، (مجمع از دائد بحوال الطهر انی حق المرأة علی الزوج وارالکتاب بیروت ۴ (۳۰۳) (مصنف عبدالرزاق مدیث ۴ ۵۹ هبیب الرطن الأعظمی بیروت ۴ (۳۶۳) شو هروس کی اطاعت اوراُن کے حق بہچاننا اوراس کی کرنے والیاں تم بیس تفور کی ہیں (اس کو بزار اور طبر انی نے حضرت ابن عماس رضلی اللہ تعالٰی عنہما ہے روایت کیا۔

صريف من قربات بين ملى الله تعالى عليه وسلم بحاملات والدات مرضعات رحيات بأولادهن لولام بأتين ال الراجهن لدخل مصليا تهن الجنة اخرجه الامام احبد وابن ماجة والطبران في الكبير والحاكم في المستدرك عن إلى امامة وفي الله تعالى عنه (المم الكبيرهديث ١٩٨١ ما الكتبة الفيطيه بيروت ١ /٣٠٢) (مندام احمدارا فكر بيروت ٥ /٣٠٢)

حمل کی ختیں اٹھانے والیاں، دُودھ پلانے والیاں، جننے کی تکلیف جھیلنے والیاں، اینے بچوں پر مہر بانیں، اگر نہ ہوتی و تقصیر جواپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں توان کی نماز والیاں سیدھی جنت میں جائیں (اس کوا، م احمر، ابن ماجہ، کبیر میں طبر انی نے اور مشدرک میں جا کم نے حضرت ابوا مام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دوایت فر مایا۔

توسننیت در کنارا کنڑعورتوں کے لئے حدیث اباحت ہی ثابت رہے بھی بڑی بات ہے پھراُن کے انکار پراعتراض اور نکاح پراصرار کی کیا سبیل نہ کہ اعتراض بھی معاذ اللہ تاحدا کفار اور اصرار بھی ہم پیلوئے اکر او واجبار ، ولہذا و یث میں

وارد كه حقوق شو ہراوران كى شدّت ئن كرمتعدويبيوں نے حضورا قدس ملى الله تعالى عليه وسلم كے سائے عمر بعر لكات نه كرنے كاعهدكميا اورحضور يرنورصني الثدتعاني عليدومكم سفرا لكارندفرها بإعمرجائل واصغلين خصوصاً وبابهيه بميشه خدا ورسول سنع بزيدكر 

حديث ا: ايك زن معميه من خدمت اقدى مرور عالم صلى الله تعالى عليه وسلم مين حاضر جوكر عرض كى: يارسول الله ا حضور بجھے منائی کہ شوہر کاحق عورت پر کیا ہے کہ میں زان ہے شوہر ہوں اُس کے ادا کی اسپنے طافت دیکھوں تو نکاح کرون یا د ورنه يون بى بىيىشى ر بهون ، فر ما يا:

فأن حق الزوج على الزوجة إن سألها نفسها وهي على ظهر بغيران لاتبنعه نفسها ومن حق الزوج عمى الزوجة ان لاتصوم تطوعاً الإباذئه فان فعلت جاعت وعطشت ولايقبل منها ولاتخرج من بيتها الاباذنه فأن فعلت لعنتها ملئكة السباء وملئكة الارض وملئكة الرحبة وملئكة العذاب حتى ترجع

( كشف الدستار كن زوائد البزار باب حق الزوج على المرؤ ة مؤسسة الرساله بيروت ٢ /١٤٤) ( مجمع الزوائد باب حق الزوج على المرأة دارالكتاب بيروت ٣ /١٠٤) تو میشک شوم رکاحق زوجه پر بیه ہے کہ تورت کجاوہ پر بیٹھی ہواور مرداً سی سواری پراس سے نزو کی جا ہے تو انکار نہ کرے ، اور مرد کاحن عورت پر بیہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفل روز ہ ندر کھے اگر رکھے گی تو عبث ہمو کی پیاسی رہی روزہ قبوں نہوہوگا اور گھر سے بے اذن شوہر کہیں نہ جائے اگر جائے گی تو آسمان کے فرشتے ، زمین کے فرشتے ارحمت کے فرشتے اعذات کے فرشتے سب اُس پرلعنت کریٹے جب تک پلٹ کرائے۔ بارشاد من كرني في نے عرض كى : لاجومز لاتنوج ابدا تھيك بھيك سے كه نكاح نه كروتكى رواہ)لطبر انى عن ابن عباس رضی انتد تعالی عنهما (اس کوطبرانی نے حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کیا۔ ( نآدی رضویہ جے ۲۰ میں ۲۰

194 - بَاكِ تَعْرِيْمِ رَفْعِ الْمَامُومِ رَأْسَهُ مَعْتَدى كوركوع ويجود عن المام سے ملے سراٹھانا حرام ہے

حضرت ابوہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اٹھائے تو کیا دہ ڈرتائبیں کہ انٹد تعالیٰ اس کے سرکوگدھے کاسر بنادے یااس کی شکل کوگدہ ھے کی شکل بن د ہے۔

(1757) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: ﴿ آمَا يَغُمُّنِي أَحَدُ كُمْ إِذَا رَفَعَ رَأَسَهُ قَبْلَ الْإِمَّامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَاسَهُ رَاسَ مِمَارٍ! أَوْ يَخْعَلَ اللَّهُ صُوْرَتُهُ صُوْرَتُهُ صُوْرَةً جِمَارٍ مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ

مِنَ الرُّكُوعِ آوِ الشُّجُودِ قَبْلَ الْإِمَامِرِ

(متفق مليه ) تخويج حليث بصيح بخارى بأب العرمن وفع راسه قبل الإمام، جلد 1. ص 140 رقم 691 صيح مسدم باب النهي عن سبق الامام بركوع اوسجود، جلن 2. صفحه 28. رقم 1992 السان الكيزى لليبيقي، بأب اثير من رفع راسه قبل الامام جد 2 ص 93 رقم 2704 المنتلى لابن الجارود بأب القرأة وراء الامام، جلل 1. صفحه 89. رقم 325 سان ابوداؤد بأب التشديد ويبن يرفع قبل الامام، جدد 1، ص 240 يرقم 623

مرح مديث: حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنَّان ال حديث كتحت لكت بين:

یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہے کسی کی تاویل کی ضرورت ہیں یعنی امام سے آگے بڑھ نا اتنا جرم ہے کہ اس پرصورت مسخ ہوسکتی ہے آگر بھی نہ ہوتو یہ صور سلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا صدقہ ہے۔ یہاں مرقاۃ نے ایک عجیب واقعہ بیان کیا کہ ایک محدث دشتی کے کسی مشہور شیخ کے باس حدیث سکھنے گئے وہ شیخ پر دے میں رہ کر انہیں حدیث پڑھا یا کرتے تھے ایک ون ان کے اصرار پر پر دہ اٹھا یا تو ان کی صورت گدھے کی سی تھی اور فرما یا کہ میں اس حدیث کو خلاف عقل سمجھ کر آئر ، کش دن ان کے اصرار پر پر دہ اٹھا یا تو ان کی صورت گدھے کی سی تھی اور فرما یا کہ میں اس حدیث کو خلاف عقل سمجھ کر آئر ، کش کے لیے امام سے آگے بڑھا تو اس مصیبت میں گرفتار ہوگیا۔ (بڑا ڈالمنا نیج ، جس ۲۰۱۸)

## نماز میں امام سے سبقت کرنا

سیخ طریقت،امیراالسنت، بانی وعوت اسلای حضرت علامه مولانا محد الیاس عطار قادری دامت برکاتهم اسعالیه اپنی کتاب نماز کے احکام میں بہارشر ایعت کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا نام نووی علیہ رحمتہ اللہ القوی حدیث لینے کے لئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمش گئے۔وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے، مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر ان کا مند نہ دیکھا، جب زمانہ ورازگر را اوران محدِث صاحب نے دیکھا کہ ان کو ( یعنی امام نووی ) کوعلم حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا ،دیکھتے کیا ہیں کہ ان کا گدھے جیسامنہ ہے!! انہوں نے فرمایا: صاحبزادے! دورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے سے ڈروکہ بیا حدیث جب مجھ کو پیٹی میں نے اسے مُستَنبُون ( یعنی بعض صاحبزادے! دورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے سے ڈروکہ بیا حدیث جب مجھ کو پیٹی میں نے اسے مُستَنبُون ( یعنی بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث و دراز قبیاس ) جانا اور میں نے امام پر قصدا سُنبُقت کی تومیر امندایہ ہوگیا جیسہ تم دیکھ رہے رادیا کی عدم صحت کے باعث و دراز قبیاس) جانا اور میں نے امام پر قصدا سُنبُقت کی تومیر امندایہ ہوگیا جیسہ تم دیکھ رہے دراز کے دکام، باب نیاز کا طریقہ میں 201

نماز میں پہلورپر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسوب اللہ ﷺ نے تمازیس پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فر مایا ہے۔ (شنق میہ) 195-بَابُ كَرَاهَةِ وَضُعِ الْيَـٰ إِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلُوةِ

(1758) عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِي عَنَ الْخَصْرِ فِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِي عَنَ الْخَصْرِ فِي الصَّلُوةِ. مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

تخريج حديث: حيح بغارى بأب الحصر في الصلاة جلد 2. صفحه 66، رقم 1219 حيح مسلم بأب كراهة الاحتصار في الصلاة جلد 2. صفحه 1219 حيج مسلم بأب كراهية الاحتصار في الصلاة جلد 2 صفحه 287 رقم 3704 المستدرك الصلاة جلد 2 صفحه 287 رقم 3704 المستدرك للعاكم بهاب لتأمين جدد 1. ص 358 رقم 974 المنتقى لاين الجارود بأب الاقعال الجائزة في الصلاة جلد 1 ص 65 رقم 220

شرح حدیث: حکیم الأمّت معزت مفتی احدیار خان علیه دحمة الونان اس حدیث کتفت کلفتے ہیں:

یعنی نماز کی کسی حالت میں، تیام ، تو مہ انعود میں کو کھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے بلکہ نماز سے خارج بھی ممنوع ہے کہ بیا ہیں کا طریقہ ہے ، نیز دوز خی تھک کر ایسے ہاتھ رکھا کریں گے ۔ بعض علماء فر ماتے ہیں کہ یہاں خصر سے مراد لاتھی یا دیوار پر فیک لگانا ہے ، عربی خاصرہ لاتھی کو کہتے ہیں ، میرفیک بلاضرورت ممنوع ، ضرورة جائز ہے ، یوڑھا آ دمی لاتھی بغنل میں لے کرنی زیر جسکتا ہے ، سلیمان علیہ انسلام نے اپنی آخری نماز لاتھی کی فیک پر ہی بڑھی جس میں آپ کی وفات ہوئی ۔

پڑھ سکتا ہے ، سلیمان علیہ انسلام نے اپنی آخری نماز لاتھی کی فیک پر ہی پڑھی جس میں آپ کی وفات ہوئی ۔

(براه المناتج، جعر ۲۰۹)

کھانے کی طرف دل مائل ہواور کھانا آجائے تونماز پڑھنا مکروہ ہے ہوئی پیشاب یاخانہ کی حاجت ہوتواس کو روک کرنماز پڑھنا مکروہ ہے

حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے روایت ہے کہ بیس نے رسول اللہ ﷺ کوفر ماتے ہوئے سنا کہ کھانے ک موجودگی میں تماز نہیں ای طرح پیشاب اور یا خانے ک حاجت میں (نماز نہیں)۔(سنم) 196 - بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلُوةِ بِعَضَرَةِ الطَّعَامِرِ وَنَفُسِهِ تَتُوثُ النِّهِ آوُ مَعَ مُلَافَعَةُ الْأَخْبَلَكِنُ: وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ

(1759) عَنْ عَالِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعُتُ رَسُولَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿ صَلُوعٌ يُحَطِّرَةٍ طَعَامٍ، وَلَا وَهُوَ يُلَافِعُهُ ﴿ صَلُوعٌ يُحَطِّرَةٍ طَعَامٍ، وَلَا وَهُوَ يُلَافِعُهُ الْاعْبَقَانِ ﴿ رَوَالُامُسُلِمٌ .

تخريج حلايث: صبح مسلم. باب كراهة بحضرة ألطعام اللنى يريد الكه في الحال، جلد، ص 78, رقم 1274 سان ابوداؤد بأب اليصلى لرجل وهو حائن. جلد 1، صفحه 33, رقم 89سان الكوزى للبيهة في بأب ترك الجماعة محضرة الطعام و نفسه اليه شديدة. جلد 3 ص 23, رقم 4816 صبح ابن خزيمه بأب الزجر عن منافعة الغائط جلد، ص 66, رقم 933 مسند امام احد، حديث السيدة عائمه رض الله عنها، جلير 6، ص 431مرة 24212

نماز میں آسمان کی طرف د کیھناممنوع ہے حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ

197 بَأَبُ النَّهُي عَنْ دَفْعِ الْبَصْرِ إِلَى السَّهَاءُ فِي الصَّلُوةِ (1760) عَنْ آنَسِ بْنِ مالك رَضِى اللَّهُ عَنْهُ

تخريج حديث ، صبح بخارى بأب رفع البصر الى السماء في الصلاة جلد 1.000 رقم 750 السنن الكبرى بلبيدة ي بأب كواهية رفع البصر الى السباء في الصلاة جلد 1.0 282 رقم 3677 سان الوداؤد بأب النظر في الصلاة جلد 1.0 و 343 رقم 914 سان الدارمي بأب كراهية رفع البصر الى السباء في الصلاة جلد 1.0 و 339 رقم 1302 مستدر أبي يعلى مستدر السين مالك جلد 5.0 و 449 رقم 3160

شرح حدیث: امام ابل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فناوی رضوبہ فناوی رضوبہ ،ج ۸ میں ایک جگہ فرمائے بی فرماتے ہیں: بیشک و بوار قبلہ میں عام مصلیوں کے موضع نظر تک کوئی ایسی چیز نہ چاہئے جس سے دل ہے اور ہوتو کپڑے سے سے جہیادی جائے۔ احمد وابودا وُدعثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالی عندسے راوی:

ان النبی صل الله تعالی علیه وسلم دعا و بعد دخوله الکعبة فقال ان کنت رأیت قرن الکبش عین دخلت البیت فنسیت ان آمرك ان تخدرها فخدرها فانه لاینبغی ان یکون فی قبلة البیت شیم یلهی المصل و استدام احرین خبل اروی از امرا و امرا امرا وی از امرا وی الله وی

حضورا قدی صلی القد تعانی علیہ وسلم کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعانی عند کلید برد مرکعہ کو طلب فرما کرار شاد فرما یا: ہم نے کعبہ میں دیے ہے سینگ ملاحظہ فرمائے ستے (دنبہ کہ سید تا سلحیل علیہ الصلوۃ والسلام کا فدید ہوااس کے سینگ کو مینگ کعبہ معظمہ کی دیوار غربی میں گئے ہوئے ہتھے) ہمیں تم سے میفرمانا یا دخہ رہا کہ ان کو ڈھانک دو اب فرمانا کو کہ مرافحہ کرد کھنے سے نظر ہے واللہ کو کہ نمازی کے سرمنے کوئی چیزا میں خہ چاہے جس سے دل ہے۔ ہاں اگراتی بلندی پر ہو کہ سرافھ کرد کھنے سے نظر ہے وینمازی کا قصور ہے ، اسے آسان کی طرف نگاہ اٹھانا کب جائز ہے، رسول الند تعالی علیہ فرماتے ہیں:

لينتهين اتوام يرفعون ابصارهم الى السماء في الصلؤة اولتخطفن ابصارهم - رواة احمد ومسلم والنساق عن ابي هريرة رض الله تعالى عنه -

صحيح مسلم كماب الصلوّة باب النهي عن رفع الهصر الى الساء الخ مطبوعة نو يحمدا نسح انمط بع كرا چي ا ١٨١)

وہ جونماز میں آسان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو اس سے باز آئیں سے یاان کی نگاہ ایک لی جا ''گی پینی وایس ندآئے گی اندھے ہوجا نیں گے۔اسے امام احمد سلم اور نسانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی الند تعالی عنہ

600

سے روایت کیا ہے۔ ( نروی رضویہ ، ج ۸ یص ۱۲۱)

198 تَبَابُ كَرَاهَةِ الْإِلْتِفَاتِ

فِي الصَّلُوةِ لِغَيْرِ عُلَّادٍ

(1761) عَنَّ عَالِيَشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتُ: سأَلت رَسُولَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِقَاتِ فِي الصَّلُوةِ، فَقَالَ: "هُوَ اخْتِلاَسُ يَّخْتَرِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلْوَةِ الْعَبُلِ". رَوَاهُ

نماز میں بغیرعذرکے إدھر أدهرمتوجه بهوتا مكروه ب حضرت عائشہ ﷺ سے روایت ہے آ پ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ فلے سے تماز میں إدھر أوهر و یکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ جھیٹ ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اُ چک لیتا

تخريج حليث: صيح بخارى باب رفع اليهرالي السهاء في الصلاة جلد 1.0 س150 رقم 750 السان الكبرى لديمه في بأب كراهية رفع البصرالي السبأء في الصلاة. جلد 2، ص 282، رقم 3677 سان ابوداؤد. بأب النظر في الصلاة. جدد 1، ص 343. رقم 914ستن المارحي بأب كراهية رقع البصرالي السباء في الصلاة. جلد 1. ص 339 رقم 1302 مستد أبي يعني. مستد السرين مالك. جلد5،ص449<u>، رقم</u>3160

شرح حدیث: رحمت پھیر لیتا ہے

رسول ب مثال، بی بی آمند کے لال صلّی الله تعالی علیه وآله وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جنب آ دمی تماز کے لئے آتا ہے تو اللہ عزوجل کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوجاتی ہے ، پھر جب وہ کسی اور جانب متوجہ ہوتا ہے تو اللہ عز وجل فر ما تا ہے :اےابن آ دم! تُوکس کی طرف متوجہ ہو گیا؟ کمیاوہ تیر ہے لئے مجھے سے زیا وہ بہتر ہے؟ میر ی طرف متوجہ ہوجا۔ پھر جب وه آ دمی دوسری مرتبه متوجه بهوتا ہے تو الله عزوجل بی بات ارشاد فر ما تا ہے اور پھر جب وہ بندہ تبیسری مرتبہ غیر کی ج نب متوجه بهوتا ہے تو التدعز وجل اس سے این رحمت پھیر لیتا ہے۔

( كنزالهمال، كمّاب الصلوة بصل في مفيدات الصلوّة --- - الح ، الحريث: ٣ ٢ ٢ ٢ ٢ . ج ٨ . ص ٨ . ملخص )

(1762) وعَنْ أَنْسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِيَّاكَ وَالْالْرَفَاتَ فِي الصَّوةِ فَإِنَّ الْالْتَفَاتَ فِي الصَّلُّوةِ هَلَكَةٌ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ، فَفِي الثَّطَوُّعِ لَا فِي

حضرت انس ﷺ ہے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا: تماز میں إدھراُ دھر دیکھنے سے بچو کیونکہ تماز میں ادھراُ دھرد کھنا ہلا کت کا یا عث ہے۔اگر ضروری ہو تونوافل میں اجازت ہے فرائض میں نہیں۔اسے تریذی مستسب الْفَرِيْضَةِ". رَوَالُا الرِّدُمِنِ آئَ، وَقَالَ: "حَدِيْتُ حَسَنُ لَحَسَنُ فَي الْمِدِينَ الْمُ الرَّدُمِنِ الْمُ الْمِدِينَ الْمُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ ا

تخویج حلایت: سان ترمذی باب ذکوفی الالتفات فی الصلوقہ جلد 2 ص 484 دقم 589 الهعود فی الحدید لابن عبد الهادی کتاب الصلاقہ جلد 1 ص 215 دقم 292 المعجم الصغیر للطبرانی باب الهید من اسمه محمد جلد 2 ص 100 دقم 586 شرح حدیث : مسلکہ : إدهر أدهر موقع پھیر کرد یکھنا مکروہ تحریکی ہے ،کل چہرہ پھر گیا ہویا بعض اور اگر موقع نہ پھیرے ، صرف تنکیوں سے إدهر أدهر بلا حاجت دیکھے ،تو کرا ہت تنزیبی ہے اور نا درا کسی غرض سیح سے ہوتو اصلاً حرج نہیں ، نگاہ آمان کی طرف اٹھا نا بھی مکروہ تحریکی ہے۔ (بارشریت حدیدم 3)

مكروبات بنماز

مروہات ِنمازبعض امور کی وجہ سے نماز ناقص ہو جاتی ہے لیتن نماز کی اُصل اُجروثواب اور کمال سے محروم رہتا ہے، انہیں کروہات کہتے ہیں۔ان سے اِجتناب کرنا چاہیے۔ نماز کو کروہ بنانے والے امور درج ذیل ہیں:

ہراییا کام جونماز میں اللہ کی طرف سے تو جہ ہٹا دے طروہ ہے۔ داڑھی ، بدن یا کیڑوں سے کھیلان۔ اوھراُ دھر منہ پھیرکر
دیکھنا۔ آسان کی طرف دیکھنا۔ کر یا کو لیے وغیرہ پر ہاتھ دکھنا۔ کپڑوسیٹنا۔ سنڈ لی ٹوب بیٹی کپڑالانکا نا مثلاً سر یا کندھوں پر
اس طرح ڈوالنا کہ دونوں کنارے لئکتے ہوں۔ آسٹین آ دھی کلائی سے زیادہ پڑھی ہوئی رکھنا۔ انگلیاں چڑٹان۔ بول و براز
(پاخانہ پیشاب) یا ہوائے غلبے کے دفت نمازادا کر نا۔ اگر دورانِ نماز میں سیکھنے پیدا ہوجائے اور دفت میں بھی گھائن 
ہوتو نماز تو ڈوینا واجب ہے۔ تعدہ یا سجدوں کے درمیان جاسہ میں گھٹنوں کو سینے سے نگانا۔ بلا وجہ کھٹارنا۔ ناک و منہ کو
چپانا۔ جس کپڑے ہے برج ندار کی تصویر ہواس کو پہن کرنماز پڑھنا۔ کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ پگڑی یا تمامہ اس
طرح با ندھنا کہ درمیان سے سرنگا ہو۔ کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع میں کر سیرتھی نہ کرنا ، تو مہ یا جلسے میں سید سے
طرح با ندھنا کہ درمیان سے سرنگا ہو۔ کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع میں کر سیرتھی نہ کرنا ، تو مہ یا جلسے میں سید سے
جوادر باندھ کرنماز پڑھنا۔ امام سے پہلے دکوع و جود میں جانا یا اٹھنا۔ قیام کے علاوہ نماز میں کسی ، ورجگہ قر آنِ تھیم پڑھنا۔
چاتے ہوئے تکبیرتح بریمہ کہنا۔ امام کا کسی آئے والے کی خاطر نماز کو بلا وجہ کم با کرنا۔ قبر کے سامنے نماز پڑھنا۔ غصب کی ہوئی
زمین/مکان/کھیت میں نماز پڑھنا۔ النا کپڑا ہم بین/ اوڑھ کرنماز پڑھنا۔ ایکن وغیرہ کے مثن کھوں کرنماز پڑھنا جبہ نے تھیں نہ ہوئی۔
قبیر انہ ہوں۔

قبروں کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھناممنوع ہے حضرت ابومر ثد کناز بن حصین ﷺ سے روایت

199- بَأَبُ النَّهِي عَنَ الطَّلُوةِ إِلَى الْقُبُورِ إِلَى الْقُبُورِ (1763) عَنْ أَنِي مَرْثَي كَنَّازِ بْنِ الْحُصَانِ

ہے کہ میں نے رسول اللہ اللہ کا کوفر ماتے : و نے ساک قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھوا در نہ قبروں پر بيڻھو\_(مسلم)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَدَّمَ يَقُولُ: ﴿ لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُودِ، وَلَا تَجْلِسُواعَلَيْهَا ﴿ رَوَاتُامُسُلِمٌ ﴿

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب النهي عن الجلوس على القير والصلاة عليه، جلى 3. صفحه 62، رقم 2295 سنن النسالي الكبري، بأب النبي عن الصلاة الى القبر، جلى 2, ص 67، رقم 760مسين امام احمد حديث أبي مرثب الغنوي رصي الله عنه، جلى 4. ص 135، رقم 17254 الاحادو البثاني لاحمد الشيبائي ومن ذكر أبي مرثد الغنوى، جلد 1، ص 242. رقم 316 معرفة الصحابة لابي نعيظ.

من اسعه ايو مرفن الغنوي. جلن 3،صفحه 56، رقم 6380 مترح حديث: امام الله سنت الشاه احمد رضا خان عليه رحمة الرحن قبرول كي طرف منه كر كے نماز پڑھنے كے متعلق فاوی رضوبہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں: اس مسلد میں تخفیق ریہ ہے کہ نماز قبر پر مطلقاً مکروہ وممنوع ہے بلکہ قبر پر پاؤل رکھنا بی جائز ہیں علمکیری میں ہے:

ياثم بوطء القبورلان سقف القبرحق البيت اح وقدحققنا في اهلاك الوهابين -( فَأَوْ يُ مِنديهِ الباب السادى عشر في زيارة القيورالخ مطبوصة وراني كتب ف نه يد ور٥ /٣٥١)

تبروں پر پوؤں رکھنے ہے گناوگار ہوتا ہے کیونکہ قبر کی حجت میت کاحق ہےا ھاوراس کی تحقیق ہم نے اہلاک الو ہاہین میں کی ہے۔

اور قبر کی طرف بھی نماز مکروہ وممنوع ہے جبکہ ستر ہ نہ ہواور صحرا یا مسجد کبیر میں قبر موضع سجود میں ہو یعنی استنے فاصلے پر جبكه ریی خاصعتین کی می نماز پر ھے اور اپنی نگاہ خاص موضع ہجود پرجمی رکھے تو اس پر نظر پڑے کہ نگاہ کا قاعدہ ہے جس محل خاص پراُ ہے جمایا جائے اُس سے پچھ دُورا سے بڑھتی ہے ندہب اسم میں بحالت مذکورہ جہاں تک نگاہ پہنچے سب موضع سجود ہے كمانص عليه في الحلية وغيرها مجتني - پيربحر پھر فتح الله المعين ميں ہے:

يكركان يطائر القبراويجلس ادينام عليه اديصلى عليه اواليه

( فَتَحَ الْمُعِينَ عَلَى شرحَ الْكَنْرِ فَصل فِي الصلوَّةِ على الميت النَّجَ إِلَى معيد ممينَ كرا جي ا /٣٦٢)

مکروہ ہے کہ قبر پر پیاؤں رکھے یاسوئے یااس پرنماز پڑھے یااس کی طرف (مندکرکے )نماز پڑھے۔ جنائز حليه پھر جنائز روائحتار میں ہے: تاکم کا الصلاقاعلیه والیه لورو د النهی عن ذلك ۔

(ردامجنارمطلب في القرأة للميت وابداء ثو إبهاله مطبوعه مصطفى الب في مصرا / ٢٢٧)

قبر کے اوپریاس کی طرف نماز کروہ ہے، کیونکہ اس سے تع کیا گیاہے۔

قرو کی ہندہ میں ہے: انکان بینم وہین القبر مقدار مالوکان فی الصّلاة ویمرّ انسان لایکرہ، فهنا ایضاً (يكركام كذاني النت رخانية - (نزاي مشريالفصل الأني نيما عمره في الصلوّة ومالا يكرومطبوعة وواني كتب فانه يشاورا / ١٠٥)

۔ اگر اس کے درمیان اور تبر کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ اگر میٹھ نماز پڑھ رہا ہواور اس کے سامنے ہے کوئی گزرے تو

اں کا گزرنا مکروہ نہ ہو، تو بہال بھی مکروہ ہیں ہے۔ ای طرح تنارخانی میں ہے۔

ورمتاريس ب: ولايفسدهامرورمار في الصحماء اوبسجد كييرببوضع سجوده، في الاصح، اومروره بين يديد الى حائط القبلة في بيت ومسجد صغير، فأنه كبقعة واحدة؛ وان اثم الهار -

( الدرالخار ما يفسد والصلُّوة وما يكره فيهامطبوعه مطبع مجتبا كي د بلي ا' ٩١)

صح بہ ہے کہ صحرا یا بڑی مسجد میں نمازی کی جائے سجدہ سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ اس طرح گھر میں یا جھوٹی مسجد میں کہ چھوٹی مسجدا یک بی قطعے کے تکم میں ہے ، کسی کا قبلے والی جانب سے نمازی کے آگے سے گزرنا ، نماز کو فاسد نہیں گزرتا ، اگر چیگز رنے والا گنا ہے کا رہوتا ہے۔

اورا گرقبر دہنے بائیں یا پیچھے ہے تو اصلاً موجب کراہت نہیں ، جائح المضمر ات پھر جامع الرموز پھر طحطا وی علی مرا تی الفددح ور دائمجنا رعلی الدرالخیار میں ہے:

لاتكرة المصلاة الى جهة قبر الا أذاكان بين يديد، بحيث لوصلى صلاة الخاشعين وقاع بصرة عليه -(روالحتار ما ينسد والصلوة وما يجرو مصطفى الباني معرو / ١٨٣٠)

قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے ہاں اگر قبر بالکل اس کے سامنے ہو کہ اگروہ خاشعین والی نماز پڑھے توقبر پراس کی نظر پڑے اس صورت میں مکروہ ہے۔

عنى قارى حننى مرقاة شرح مشكولا ميس زير حديث لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد

(رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے قبرول كى زيارت كرنے واليوں پر اور قبروں پرمسجديں بنانے والول پر معنت كى ہے۔ت) معنت كى ہے۔ت)

تحرير فرماتے ہيں:

قال ابن المدت انها حرم اتخاذ المساجد عليها لان في الصلاة فيها استنانا بسنة اليهود- الا وقيد عليها يفيد ان اتخاذ المساجد بجنبها لاباس به - ويدل عليه قوله عليه السلام لعن الله اليهود والنصارى، الذين اتّخذوا قبور انبياءهم وصالحيهم مساجد المناسبة والنصارى، الذين اتّخذوا قبور انبياءهم وصالحيهم مساجد المناسبة والمناسبة عداديدان (مرتاة شرح شكوة المنابخ بابدالما جدود واضع العناسات ومطع مداديدان ۲۹۳)

ابن الملک نے کہا ہے کہ قبروں پر مسجدیں بنانا اس کے حرام قرار دیا ہے کیونکدان میں نمی زیز ھنا یہود ہوں کی طریقے کی بیروی ہے۔اھاور قبرول یرکی قید ہے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اگر قبرول کے پیس مسجد بن کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اللہ یہود ونصار کی پر لعنت کرے جنہوں نے اپنیاءاور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنالیاءای پر دلالت کرتا ہے۔

بلکہ اگر مزارات اولیائے کرام ہوں اور اُن کی ارواح طیبہ سے استمداد کے لئے ان کی قبور کریمہ کے پاس دینے یا باکس نماز پڑھے تو اور زیاوہ موجب برکت ہے، امام علّامہ قاضی عیاض مالکی شرح سلم شریف بھر ملا مہ طبی شافعی شرح مشکوۃ شریف بھرعلّا مہ علی مرقاۃ المفاتیج ہیں فرماتے ہیں:

كانت اليهود والنصائى يسجدون بقبور البيائهم ويجعلونها قبلة ويتوجهون فى الصلاة للحوها، فقدات فذوها وأناء فلذلك لعنهم، ومنع المسلمين عن مثل ذلك، امامن اتخذ مسجداني جوارصالح، أوصلى في مقبرة، وقصد الاستظهار بروحه، اووصول اشرمامن اشرعبادته اليه، لالنتعظيم له والتوجه نحولا، فلاحرج عليه؛ الاترى أن مرقد اسبعيل عليه الصلاة والسلام في المسجد الحمام عند الحطيم، ثم أن ذلك المسجد انفل مكان يتحرى المصلى نصلاته -

(مرقاة شرح مشكوة المصابح باب المساجدوم واضع الصلوة والفصل الاول مضع امداد سيلتان ٢٠٢/٢)

یہود ونسازی اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کرتے ہے، انبیں اپنا قبلہ بنا لیتے ہے اور ٹماز بیں انبی کی طرف منہ کرتے ہے، اس طرح انہوں نے قبروں کو بئت بنالیا تھا اس لئے آپ نے ان پر لعنت بھیجی اور مسلمانوں کو ایسے کا موں سے منع کیا، رہاوہ آدمی جو کسی صالح کی قبر کے پاس سجد بنائے یا مقبرے بیس نماز پڑھے اور اس کا مقصد سے ہو کہ اس صالح انسان کی روح سے تقویت حاصل کرے یا اس کی عبادت کے اثرات بیس سے پچھا ٹر اس تک بھی بینج جائے، اور قبر کی تعظیم اور اس کی طرف منہ کرنا مقصود نہ ہو، تو اس بیں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا تم نہیں جانے کہ اور قبر کی تعظیم اور اس کی طرف منہ کرنا مقصود نہ ہو، تو اس بیں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا تم مقد مات کے انسان کی قبر مجد حرام بیں حطیم کے پاس ہے، اس کے باوجود رید مسجد ان تمام مقد مات سے افضل ہے جنہیں کوئی نمازی بنماز پڑھنے کیلئے علاش کرتا ہے۔

مقد مات سے افضل ہے جنہیں کوئی نمازی بنماز پڑھنے کیلئے علاش کرتا ہے۔

بعن الله اليهود والنصارى التخذوا قبودانبيائهم مساجه كانوا يجعلونها قبلة، يسبجهون اليها في الصلاة، كالوثن، داما من التخذ مسجه افى جواد صالح، اوصلى فى مقبرة، قاصدابه الاستظهار بروحه، او وصول اثر مامن الثارعبادته اليه، لاالتوجه نحوة والتعظيم له، فلاحرج فيه؛ الايرى ان مرقد اسلعيل في الحجر في المسجد الحرام والصلوة فيه افضل - ( بمع عادالا الترقي التقريم في الكوراكم و المرام مرقد اسلعيل في الحجر في المسجد الحرام والصلوة فيه افضل - ( بمع عادالا التوقي التقريم في الكوراكم و المرام و المرام و التعلق الترقي يودونسال كي يردونسال كي عرد المرام و المرام التي كي المرام كي عردت كي الردات من يحمد المرام كي المرام كي المرام كي عردت كي الردونسال كي عردت كي الردونسال كي عردت كي الردونسال كي المرام كي عردت كي الردونسال كي المرام كي المرام كي عردت كي الردونسال كي المردون كي المرام كي عردت كي الردونسال كي طرف منه كردون المرام كي عردت كي الردونسال كي طرف منه كردونسال كي عردت كي الردون كي المرام كي عردت كي الردونسال كي المردون كي المرام كي عرد كي الردون كي الردون كي الردون كي المرام كي عرد كي الردون كي المرام كي المردون كي المرام كي عردون كي الردون كي المرام كي المردون كي المرام كي عردونسال كي المردون كي ا

ک تعظیم کرے ، تو اس میں کورج نہیں ہے۔ کیا معلوم بیں ہے کہ استعمل علیہ السلام کی تبرمسور حرام میں ہے، اس کے باوجود اس میں ٹماز افضل ہے۔

قاضی ناصرالدین بینیاوی شافعی پھرامام علامه بدرالدین محمود عینی حنی عدۃ القاری پھرعلّامه احمرمحر خطیب تسطل نی شافعی ارشاد الساری شروح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

من اتخذ مسجدا فی جواد صالح وقعد التبرك بقرب منه، لاانتعظیم ولاالتوجه الیه، فلاید خل فی الوعید اله ن كود و (ارثادالداری باب جوازالد فن بالدلیل مطبوعه دارالکتاب العربی بردت ۲ (۳۳۸) جوخص كی نیک انسان كی پروس بیل قبر بتائه اور مقصد بیه و كداس ك قرب سے بركت حاصل كر به اس كی تغظیم اوراس كی طرف منه كرنامقه و و نه بوتو ایسانخص و دیث بیل مذكور و عید ( یعنی لعنت ) بیل داخل نبیل بوگا اه ا، م علام تو ریشتی حنی شرح مصابح بیل زیر و دیث اتخذ و اقبور انبیاتهم مسا و دفر ماتے بین :

هومخرج على وجهين، أحدها، انهم كانوايسجدون بقبور الانبياء تعظيالهم وتصدا للعبادة في ذلك- وثانيهها، انهم كانوا يتحرون الصلوة في مدافن الانبياء والتوجه الى قبورهم في حالة الصلوة، وكلا الطريقين غيرمرضية، فأما اذاوجد بقرابها موضع بنى للصلوة، اومكانايسلم البصلي فيه عن التوجه الى القبور، فأنه في فسخه من الامر- وكذلك اذاصلي في موضع قداشتهريان فيه مدفن بي، ولم يرفيه للقبر علما، ولم يكن قصدة ماذكرناه من الشرك الخاصية، وهذا الامم على ان مدفن اسبعيل عليه الصلوة والسلام في المسجد الحرام عندالحظيم، وهذا البسجد افضل مكان يتحرى الصلاة فيه مختصراً

(لمعات التنقيم شرح مشكوة المصانع، باب الساجدومواضع الصلوّة حديث ١٢ ٢ مطبوعه المعارف العلميه لا بهور ٣ / ٥٢ )

ال کی دو ۳ دجہیں ہیں: ایک تو یہ کہ یہود و فصال کی تجو یہ انبیاء کو بطور تعظیم اور بقصدِ عبادت سجدہ کیا کرتے ہے،
دُوسر کی یہ کہ وہ انبیاء کے مقبرول ہیں نماز پڑھنے کی خصوصی طور پر کوشش کرتے ہے اور نماز میں ان کی طرف منہ کرتے ہے اور میاز میں ان کی طرف منہ کرتے ہے اور میاز میں ان کی طرف منہ کرتے ہے اور مید دونوں طریقے تا پہند بدہ ہیں۔ ہاں اگر قبر ستان کے قریب کوئی ایسی جگہوں پر نماز پڑھی کے لئے گئی ہو یا ایسی جگہ ہو کہ وہاں نماز پڑھے والے کا منہ قبرول کی طرف ندہ وتا ہوتو ایسی جگہوں پر نماز پڑھی جہاں کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں کس نبی کا مدفن ہو ایسی تعلی میں قبر کی کوئی علامت فظر نداتی ہواور نمازی کا مقصد بھی شرک خفی ندہو ( تو نماز پڑھنی جائز ہے ) کیونکہ روایات اس پر متفق ہیں کہ اسلام کی قبر محید حرام ہیں خطیم کے پاس ہے اس کے باوجود یہ محبد ان مقام جگہوں سے افضل ہے جہاں نماز پڑھنے کی جنتو کی جاتی ہے جال نماز پڑھی جہاں نماز پڑھی کی جاتی کی جاتی کی جاتی ہی جاتی ہو کی جاتی کی حاتی کی جاتی کی جاتی کی جاتی کی جاتی کی جاتی کی حاتی کی جاتی کی کی جاتی کی جاتی کی جاتی کی جاتی کی جاتی کی کر جاتی کی کی کر بر جاتی کی کر

شخ تحق تفى لمعات شرح مثلاة شريف ش است قل كر عفر مات إلى:
وفى شرح الشيخ اليضا مثله، حيث قال وخرج بذلك اتخاذ مسجه بجواز بى اوصالح، وللصلاة
عند قبرة، لاستعظيمه والتوجه نحوة؛ بل لحصول مددمنه، حتى تكمل عبادته ببركة مجاورته
لتلك الروح الطاهرة، فلاحرج في ذلك، نهاوردان قبر استعيل عليه الصلاة والسلام في الحجر
تحت الميزاب، وان في الحطيم، بين الحجر الاسود وزمزم، قبر سبعين نبياً، ولم ينه احد عن

العدلاة فيدالا وكلام الشارحين متطابق في ذلك -لتنقير العات التي مثلوة العائج، باب الساجدوم وأضع العلوة حديث ١٦ عمضوعة المعارف العلمية لا بهور ٥٢/٣) \*

اور شیخ کی شرح میں بھی ای طرح ہے۔ چنا نچے شیخ نے کہا ہے کہ اس سے وہ صورت فارج ہوگئی جس میں کی نمی اور اس اور شیخ کی شرح میں بھی ای طرح ہے۔ چنا نچے شیخ کے کہا ہے کہ اس سے وہ صورت فارج ہوگئی جس میں اور اس یا صالح کے پاس اس کے سمجد بنائی جائے کہ اس کی قبر کے پاس نماز پڑھی جائے تا کہ اس پاک روح کے قرب کی وجہ کی طرف منہ کرنا نہ ہو بلکہ غرض یہ ہو کہ صاحب قبر سے مدوحاصل کی جائے تا کہ اس پاک روح کے قرب کی وجہ سے عہادت میں ہو جائے ، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ روایات میں آیا ہے کہ اسلیمال علیہ السلام کی قبر طیم میں میزاب رحمت کے بنچ ہے اور حظیم کے پاس مجر اسوداور زمزم کے درمیان ستر انبیاء کی قبریں ہیں ، اس کے باوجود وہاں نماز پڑھنے سے کسی نے منع نہیں کیا اواس مسئلہ میں تمام شارصین نے ایس ہی گفتگو کی ہے۔ اور حود وہاں نماز پڑھنے سے کسی نے منع نہیں کیا اواس مسئلہ میں تمام شارصین نے ایس ہی گفتگو کی ہے۔ اوام اجل بر ہان الدین فرغانی حنفی صاحب ہدا ہے کتاب المجنب والمزید میں فرماتے ہیں:

قال ابویوسف ان کان موازیاً للکعبه تکره صلاته، وانکان عن یبینه ویسا را لاتکراه به تناس والرید)
( استاب الجنیس والرید)

ابو بوسف نے کہا ہے کہ اگر قبر قبلے والی جانب ہوتو نما زمکروہ ہے اورا گردائیں بائیں ہوتو مکروہ نہیں ہے۔جاوی۔ پھرتا تارخانیہ پھرعالمگیر میں ہے:

ر دالبحتار میں زیر قول در مختار واختلف فیما اذاکان التبشال خلفه، والاظهرال کراهة (البرالخاریات میران کرونیا (اگرتصویراس کے پیچے ہوتواس میں اختلاف ہے، اظہریہی ہے کہ کروہ ہے۔)

تحرير قرمات ين : وفي الهجم، قالوا واشدها كماهة مايكون على القبلة امام المعلى، ثم مايكون فوق راسه، ثم مايكون عن يمينه ويساره على الحائط، ثم مايكون خلقه على الحائط ادانستر.

(ردالحتارمطلب في الترس في السيرمطيع مصطفى الربي معرا / ٩٥٣)

اور بحریس ہے کہ علماء نے کہا ہے کہ سب سے زیادہ کراہت اس صورت ہیں ہے جب نصویر قبلے والی طرف ہواور فمازی کے سامنے ہو، پھر جواس کے سرکے اوپر ہو، پھر جواس کے دائیں بائیں دیوار پر ہو، پھر جواس کے پیچے دیوار پر یو پردے پر ہو۔

جامع الرموزيس ہے:

انباعص الصورة لانديكم فق جهة القبرالا اذاكان بين يديد كبائي جنائز البضبرات

(جامع الرموزفعل بالغسد الصلوة ، المكتبة الاسلاميركنيدة موس، يران ١٩٦١)

تصویر کی تخصیص اس کئے کی ہے کہ قبر کی طرف مند کرنا مکروہ نہیں ہے، جب تک قبر بالکل ژوبرونہ ہو، جبیہا کہ

مضمرات كى كتاب البخائزيس بــــــ (نادئ رسويه جه م ١٥٥٠ ــ ١٥٥)

نمازی کے آگے سے گزرناحرام ہے 200-ئَابُ تَغْرِيْدٍ الْمُرُودِ بَيْنَ يَدَي الْمُصَلِّى

(1764) عَنْ آبِ الْجُهَيْمِ عَبْدِ اللهِ بُنِ اللهِ بُنِ اللهِ بُنِ اللهِ بُنِ السِّبَّةِ الْانْصَادِيِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: الْحَارِثِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَو يَعْلَمُ الْمَارُ بَيْنَ يَدِي الْمُصَلِّى مَاذًا عَلَيْهِ لَكَانَ آنُ يَقِفَ الْمَارُ بَيْنَ يَدِي الْمُصَلِّى مَاذًا عَلَيْهِ لَكَانَ آنُ يَقِفَ الْمَارُ بَيْنَ يَدَيُهِ قَالَ اللهِ مِنْ آنَ يُمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ الرَّاوِيْ فَالَ اللهُ مِنْ آنَ يُمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اللهِ الرَّاوِيْ فَالَ اللهُ مِنْ آنَ يُمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ الرَّاوِيْ فَالَ اللهُ مِنْ آنَ يُمُرَّ بَيْنَ يَوْمًا اللهُ آرُ الْمِعِيْنَ سَنَةً مُقَالًى اللهُ عَلَيْهِ مَا أَوْ الْرَبِعِيْنَ سَنَةً مُقَالًى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللهُ الل

تخريج حليث: صيح بخارى باب الم الهاربين يدى البصل، جلد 1. ص 108 رقم 510 صيح مسدم باب مع الهاربين يدى البصلى جدد 2. ص 53 رقم 1160 السان الكورى للبواقي بأب دفع الهاربين يدى البصل، جدد 1. صفحه 289 رقم 1160 مؤط المام مالك، باب التشديد، في أن يمر احديدين يدى البصلى جلد 1. ص 154 رقم 362 رقم 262 منان ابوداؤد باب ماينهى عده من الهرور بين يدى البصلى جلد 1. ص 154 رقم 362 منان ابوداؤد باب ماينهى عده من الهرور بين يدى البصلى جلد 1. ص 154 رقم 262 منان ابوداؤد باب ماينهى عده من الهرور بين يدى البصلى جلد 1. ص 258 منان المراد المر

## شرح مدیث: نمازی کے آگے سے گزرنا

مسكد مصلی كة مع سي كزرنابهت مخت كناه ب

ابن ماجہ کی روایت انی ہر پر ورضی اللہ تعالی عنہ سے میہ ہے کہ رسول اللہ تعالی علیہ وسلم نے فر مایا : اگر کوئی ج نتا کہا ہے جمالی کے سامنے نماز میں آئر ہے ہوکر گزر نے میں کیا ہے؟ توسو برس کھٹرار ہٹااس ایک قدم چلنے ہے بہتر سمجھتا۔ (سنن این ماجہ ابواب اقامة الصلوات والمنة فیما ، باب الرور بین یدی المصلی ، الحدیث ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۰۰۹، ۱۹۰۹)

ا مام ما لک نے روایت کیا کہ کعب احبار فر ماتے ہیں: نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کہا سمناہ ہے؟ تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے نے مہتر جانتا۔

(الموطاء تناب تعراصلاة في السفر، باب التقديد في ان بمراحد بين يدي المصلي الحديث الحديث المراحد بين المعلى الله المام ما لك سے روايت صحيح بخارى وصحيح مسلم بيل ہے ابو جحيف رضى الله تعالى عنہ كہتے ہيں ، بيل نے رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كو مكة بيس و يكھا حضور (صلى الله تعالى عليه وسلم) ابطح بيس جزرے كايك مرخ قبه كا ندر تشريف فر ما بيل اور بلال رضى الله تعالى عنه فر ما بيل اور بلال رضى الله تعالى عنه بير ماتا اور جونيس يا تا وہ كى اور كے باتھ نے ترى لے ليتا پھر بلال رضى الله تعالى عنه بيل جواس مين ہے ہو يا وار رسول الله تعالى عليه وسلم مرخ دھارى دار جوڑا پہنے تشريف لاك اور نيز ہى طرف نے اير نيز ہ نصب كر و يا اور رسول الله تعالى عليه وسلم مُرخ دھارى دار جوڑا پہنے تشريف لاك اور نيز ہى طرف مونى كر كے دوركوت نماز پڑھائى اور بيس نے آ دميوں اور جو يا وَل كو نيز ہے كاس طرف سے گر دينے ديكھا۔

ری م، باب اساب برای مسجد میں مصلّی کے قدم ہے موضع ہجود تک گز رنا نا جائز ہے۔ موضع ہجود سے مراد سہ ہے کہ مسئلہ اے: میدان اور بڑی مسجد میں مصلّی کے قدم ہے موضع ہجود تک گز رنا نا جائز ہے۔ موضع ہجود سے مراد سہ ہے کہ قیام کی حالت مہیں سجدہ کی طرف نظر کر ہے توجئتی دور تک نگاہ بھیلے وہ موضع ہجود ہے اس کے درمیان ہے گز رنا جائز ہے اکر ہے، مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں ہے گز رنا جائز نہیں اگر سترہ منہ ہو۔

(الفتادي العندية، كتاب الصلاقة الباب السائع فيما يغيد النسلاة وما يكره فيها ، الفصل الدأ ول، ج اجس مه ٠٠)

مسئلہ: مصلی کے آسے سٹر ہ ہولیعنی کوئی ایسی چیز جس سے آٹر ہوجائے ، توسئتر ہ کے بعد سے گز رنے میں کوئی حرج نہیں۔ (الفتادی العددیة ، کتاب الصلاق ، الباب السائع فیما یضد الصلاق وما یکروفیھا ، الفصل لاؤول ، ج ا بس ۱۰۳)

جب مؤذن جماعت قائم کرنے کے لیے اقامت کہنا شروع کردے تومقندی کے لیے ہرقشم کے فل پڑھنے منع ہیں

201-بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوعِ الْمَأْمُومِ فِيَ نَافِلَةٍ بَعْلَشُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ فِي إِقَامَةِ الطَّلُوقِ سِوَاءً كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةً الطَّلُوقِ سِوَاءً كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةً تِلْكَ الطَّلُوقِ الْوَعْدَرِهَا

(1785) عَنْ أَنِي هُرِّيْرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّهِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أُقِيمَتِ النَّهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أُقِيمَتِ الطَّلُوةُ فَلاَ صَلُوقَ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةُ "-رَوَاقُ مُسُلِمٌ.

الكوريج حديث وصيح مسلم، بأب كراهة الشروع في تأفلة بعد شروع المؤذن جلد 2. صفحه 153، رقم 1678 السنن الكوزى المبول به حديث وطيع المسلمة المبدول المبدولة المبدولة المبدولة المبدول المبدول المبدول المبدول المبدول المبدول المبدولة المبدولة

شرح مدیث: امام ابل سنت انشاه احمد رضا خان علیه رحمة الرحمن فآوی رضوبی میں ایک استفتاء کے جواب میں ماتے ہیں:

اس مسئلہ میں کیا تھم ہے کہ بکر وضو نماز گجر کا کرکے ایسے وقت میں آیا کہ امام تعدہ اخیرہ میں ہے، جوسنت پڑھتا ہے تو جماعت جاتی ہے اور جماعت میں ماتا ہے توسنتیں فوت ہوتی ہے، اس صورت میں سنتیں پڑھے یا تعدہ میں مل حائے۔ بینوا تواجروا

الجواب: اس صورت میں بالاتفاق جماعت میں شریک ہوجائے کہ جماعت میں ملناسنتیں پڑھنے سے اہم وآکد
ہے، جب بیجائے کہ سنتیں پڑھوں گا تو جماعت ہو بچکی بالاتفاق جماعت میں ال جانے کا تکم ہے آگر چہ ابھی امام رکعت
ثانیہ کے شروع میں ہو، قعد وتو تم نماز ہے اس میں کیونکہ امید ہوسکتی ہے کہ امام کے سلام سے پہلے بیشنیں پڑھ کر جماعت
میں ال سکے جی،

قى الدر المختار اذا خاف فوت ركعتى الفجر لاشتغاله بسنتها تركها الجباعة اكبل الخ والله تعالى أعلم-(وداختار باب ادراك الفريض مطبع مجتها كي دبي ا / ٩٩)

در مختار میں ہے جب کسی کو بیخطرہ ہو کہ اگر فیجر کی سنتیں اوا کیں تو جماعت فوت ہوجائے گی تو وہ سنتیں ترک کردے کیونکہ جماعت اکمل ہے النے واللہ تعالی اعلم (فقاوی رضوبیہ، جم ۱۳۸۸)

جمعہ کے دن روز ہے کے لیے روز جمعہ کی رات

کوفل نماز کے لئے مخصوص کر لینا مکروہ ہے

حضرت ابو ہریرہ ہے روایت ہے کہ رسول، مقد
نے فرفایا: جمعہ کی رات کو قیام کے سے ر تول کے

درمیان میں سے فاص نہ کرواور جمعہ کے دن کو دنوں کے

درمیان میں سے فاص نہ کرواور جمعہ کے دن کو دنوں کے

درمیان میں سے فاص نہ کرواور جمعہ کے دن کو دنوں کہ
درمیان سے روز ہے کے سے فاص نہ کروابیتہ جب کہ

202-بَابُ كَرَاهَةِ تَغْصِيْصِ يَوْمَ الْجُهُعَةِ بِعِصِيْصِ يَوْمَ الْجُهُعَةِ بِصِيامِ اوْلَيْلَةِ مِنْ بِيْنَ اللِّيَالِيُ

(1766) عَنُ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَخْصُّوا لَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَخْصُّوا لَيْلَةَ الْجُهُعَةِ بِقِيامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيُ، وَلَا تَخْصُُوا يَوْمَ الْجُهُعَةِ بِقِيامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَامِ، إلاَّ أَنْ يَّكُونَ فِي الْجُهُعَةِ بِصِيَامٍ مِِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْجُهُعَةِ بِصِيَامٍ مِِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي

اس دن تم میں ہے سے سی کا روزہ (عادی طریقہ کے مطابق) آجائے۔(مسلم)

صَوْمٍ يُصُوِّمُهُ أَحَدُ كُمْ ". رَوَاتُامُسُلِمْ.

تخريج حن يث: صيح مسلم، بأب كراهية صيام يوم الجمعة منفردا. جلد 3، ص 154، رقم 2740 المستندك للعاكم كتاب صلاة التطوع. جلد 1. صفحه 419، رقم 1172 صيح اين حيان. باب الصوم البنهي عنه، جلد 8. صفحه 376. رقم 3612 صيح ابن عزيمه بأب الهي عن إن تحص ليلة. جل 198 م 1976 رقم 1176

شرح حديث الله مّت معزت مفتى احديار خان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهة إلى ا

اس طرح كه صرف اسى رات ميس عما دت كولازم كركو يا مجهلود وسرى راتول ميس بالكل بن غافل ربو بلكها در راتول ميس مجی عبادت کیا کرو،اس توجیه پرحدیث بالکل صاف ہے یعنی جمعہ کی رات میں عبادت کرنامنع نہیں بلکہ اور راتوں میں بالكل عبادت ندكرنا مناسب نبيس كدريغفلت كي دليل ہے، چونكد جمعه كي رات ہي زيادہ عظمت والي ہے، انديشہ نفا كه لوگ اس كفلى عبادتول سے خاص كرليس كاس لياسى رات كانام ليا كيا۔

كيونكه جمعه هفته بهركي عيدبيص رف عيد ميس روزه ركهنا كيسار لمعات مين امام ما لك عليه الرحمة فرمات بين كه كوئى فقيه صرف جمعہ کے روز ہے کومنع نہیں کرتا بلکہ بعض فقبهاء اراداۃ جمعہ ہی کاروز ہ رکھتے ہیں۔ (اشعبہ) خلاصہ بیاکہ تمام فقہ ء کے ہاں بیجدیث خلر ف اونی کے لیے ہے کیوں کہ آ گے صراحة حدیث میں آ رہا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کو نہبت کم افطار کرتے ،روزہ ہی رکھتے تھے۔

مثلا کوئی شخص ہر کئیر رہویں یا بار ہویں تاریخ کوروز ہ رکھنے کا عادی ہواورا نفاق سے ایس دن جوحہ آ جائے تو رکھ لے اب خلاف اولی بھی نہیں بعض لوگ مخصوص تاریخوں میں خاص عبادتیں کرنے کوئٹے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کناپنی طرف ہے عمادت یا دن مقرر کرنا حرام ہے اور ان دو حدیثوں کی آڑ پکڑتے ہی، الحمداللہ اس جملے نے ان کے خیال کو باطل سرد یا،صاف بتاد یا که جمعه کاروز همقرر کرنے کی وجہ سے حرام نہیں ہوا بلکہ اسکی وجوہ پیچھاور ہیں جو پہلے عرض کی گئیں ورنہ ىية ارىخون كامقرركرنا كيول درست بهوتا\_اس كى بورى بحث اس جگه مرقات ميس ملاحظه فر ماسيئے۔ (مز) څه مناجع، جـ سوم ٢٨٠)

(1767) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ فر ماتے ہوئے سٹا کہتم میں سے کوئی جمعہ کا روز ہ نہ رکھے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ﴿ لَا يَصُوْمَنَّ أَحَلُ كُمْ ہاں ایک دن پہلے یا بعد کا ملائے۔(متفق عدیہ) يَوْمَ الْجُهُعَةِ إِلاَّ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْبَعْنِكُ \* مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ -

تخريج حديث: صبح بخارى باب الصوم آخر الشهر جلل3. صفحه 42. رقم 1985 صبح مسلم ، باب كراهية صيام يوم و منفردا، جليه 3، ص154، رقم 2739 السان الكيزي للبيهةي، بأب ماور دمن النهي عن تحضيص يوم السبت بالصوم جس 4 ص 302 رقم 8756 جامع لاصول لابن اثير، النوع الرابع صوم الجبعة والسيت، جلل 6. صفحه 359, رقم 4525 مسند أمام أحمايان حبيل مسندان هريرة رضي الله عنه جل 2010 ص 422 رقم 9448

شرح حديث: حبيم الأمّت مصرت مفتى احمد بإرخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كَرْجَت لَكِيمة الرّ

یعی آنی روز و مرف جمعہ کا شدہ کھے یا جمعرات جمعہ یا جمعہ جمعہ و دون روز سے رکھے، اس کی تحقیق آسے آرہی ہے۔

فغ القدیر میں ہے کہ امام ابو حقیقہ وا مام محمہ کے ہاں صرف جمعہ کا روزہ جائز ہے میم انعت تزیبی ہے وہ بھی بعض مورتوں میں جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔ نفلی روزہ صرف جمعہ کا نہ رکھنا بہتر اس کی وجہ اللہ رسول ہی جائے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ چونکہ مید دن حسل کرنے، کپڑے بدلنے، خطبہ سنتے، نماز جمعہ پڑھے وفیرہ عبادات کا ہے ممکن ہے روزے کی وجہ سے بندہ یہ کا م بخو لی انجام ندوے سکے جسے جابی کے لیے عرفے کے دن روزہ رکھنا بہتر نہیں کہ وہ اس دن روزہ رکھ کرآج کے کام انچھی طرح نہ کرسکے گا۔ شار حین نے آور بہت ہی و جہیں بیان کی ہیں لیکن مید وجہ زیدہ تو ی معلوم ہوتی ہے۔ بعض نے فرما یا کہ یہود کے بال ہفتہ کا دن افضل ہے اور عیسائیوں کے ہاں اتو اربہت ہوجائے گی۔ والنداعلم!

رکھتے ہیں اگر مسلمان اسپنے افضل دن لیعنی صرف جمعہ کاروزہ رکھیں تو ان سے مشابہت ہوجائے گی۔ والنداعلم!

حضرت محمد بن عباد کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے سوال کیا کہرسول اللہ نے جمعہ کے روز سے سے منع فرمایا: ہاں ۔ (منفق علیہ)

(1768) وَعَنْ مُعَبَّدِ بَنِ عَبَّادٍ، قَالَ: سَأَلَتُ عَابِرًا رَّضِى اللهُ عَنْهُ: اَنَهَى النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَابِرًا رَّضِى اللهُ عَنْهُ: اَنَهَى النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْجُهُعَةِ؛ قَالَ: نَعَمْ مُتَّفَقُ عَلَيْهِ.

الخويج حدايث وصيح بماري بأب الصوم آخر الشهر، جلد 3. صفحه 42، رقم 1984 وصيح مسلم، بأب كراهية صيام يوم الجيعة منفردا، جلد 3، ص 153، رقم 1737 السأن الكبرى النسائي بأب النابي عن صيام يوم الجبعة. جلد 2، صفحه 116، رقم 2745 سان ابن ماجه، بأب ق صيام يوم الجبعة جلد 1، صفحه 549، رقم 1724 جامع الاصول لابن اثير، النوع الرابع صوم الجبعة صوم والسبت، جلد 6، صفحه 360، رقم 4527

### شرح حدیث: جمعه کاروز سے

بعض روایتوں میں ہے کہ جمعہ کوروز سے سے خاص نہ کرو۔

معلوم ہوا کہ کسی دن کی تعین منع ہے۔ چونکہ میلا داور عرس میں تاریخ مقرر ہوتی ہے لہذا منع ہے۔ (وہابی)
جواب: اس کا جواب ای حدیث میں آگے ہے کہ اگر جعد کسی اسی تاریخ میں آجائے جس کے روز ہے ہے تم عادی
ہوتورکھولین اگر کسی کی عادت بار ہویں کے روز ہے کی ہے اور جعد بار ہویں کو آگیا تو رکھ لے، نیز فر ، تے ہیں نی صلی متد
تولی علیدوآ کہ وسلم کے صرف جمعہ کوروزہ نہ دکھے بلکد آگے ہیجے ایک دن اور بھی ملائے معلوم ہوا کہ مقرر کرن منع نہیں بمکہ جمعہ کے روزہ کی مرفق ہے ممانعت کی وجہ کھے اور ہے۔ کہیا وجہ ہے؟ اس کے متعلق علاء کے بہت سے قول ہیں ایک یہ بھی ہے
کہ دوزہ کی ممرفعت ہے ممانعت کی وجہ کچھا اور ہے۔ کہیا وجہ ہے؟ اس کے متعلق علاء کے بہت سے قول ہیں ایک یہ بھی ہے
کہ جعد سلمانوں کی عمیر ہے اور عید کوروزہ منع ہوتا ہے اس مناسبت سے اس کا روزہ منع ہے بیتی یہ مثا ہوید کے ہوتا ہے اس مناسبت سے اس کا روزہ منع ہے بیتی یہ مثا ہوید کے ہوتا ہے اس مناسبت سے اس کا روزہ منع ہے بیتی یہ مثا ہوید کے ہوتا ہے اس مناسبت سے اس کا روزہ منع ہوتا ہے ہوتا ہے اس مناسبت سے اس کا روزہ منع ہوتا ہوں کی وجہ سے دوڑہ ہور کی جو بیسے حاجی کو تو سے تاریخ بھرعید کا روزہ اور موجی کی وجہ سے دوڑہ مندر کھے جیسے حاجی کو تو سی تاریخ بھرعید کا روزہ اور موجید کی کو افر عید کی نوزہ کی دورہ میں تاریخ بھرعید کا روزہ اورہ دی کو بھرعید کی نہ ز

مگروہ ہے اس لئے کہ وہ دن اس کے کام کے ہیں روز ہے ہے اس کے کاموں ہیں ترج ہوگا۔ تیسر سے بید کہ صرف جمعہ کے
روز ہے میں یہود ہے مشابہت ہے کہ وہ صرف ہفتہ کاروز ہ رکھتے ہیں تم آگر جمعہ کاروز ہ رکھوتو آ گے ہیجھے ایک دن اور ملالوتا
کہ مشابہت ندر ہے۔ چوشنے بید کہ توو نمی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے وریافت کیا گیا کہ دوشنبہ کاروزہ کیسا ہے فرمایا کہ
اس دن ہماری و ما دت ہے اسی ون نزول وجی کی ابتداء ہوئی ۔ البنداروزہ رکھوا ورخود نمی سلی ابتد تعالی علیہ وآسہ منے عاشورہ
کاروزہ ای خوشی ہیں رکھا کہ اس تاریخ ہیں مولی غلیہ السلام کوفرعون سے نمات ملی اگریادگاریں منا نا برا ہوتا تو سیریا دگاریں
کیول منائی جا تیں؟ (علم القرآن ۱۲)

(1769) وَعَنْ أَقِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ جُويْرِيَةَ بِنْتِ الْمُؤْمِنِيْنَ جُويْرِيَةَ بِنْتِ الْعُومِنِيْنَ جُويْرِيَةَ بِنْتِ الْعَارِبِ رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُهُعَةِ وهِي صَائِمَةً، وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُهُعَةِ وهِي صَائِمَةً، وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُهُعَةِ وهِي صَائِمَةً، وَقَالَ: "أَصُعُتِ آمُسِ، قَالَتْ: لا، قَالَ: "تُويْنِينَى وَقَالَ: "تُويْنِينَى اللهُ عَلَى: "تُويْنِينَى اللهُ عَالَ: "تُويْنِينَى اللهُ عَلَى: "تُويْنِينَى اللهُ عَلَى: "تُويْنِينَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُولِي اللهُ الله

تخريج حدايت : صيح بخارى بأب الصوم آخر الشهر جلد 3, ص42 مرقم 1986 سان ابود ؤد بأب الرخصة في ذلت (صيام). جلن 2, ص 296, رقم 2424 مسئد امام احد بن حنبل حديث جويرية بئت الحرث رضى الله عنبا، جند 6, ص 430, رقم 27465 معرفة السان والاثار للبيبتي، بأب صوم يوم الجبعة، جلد 7. ص 294, رقم 2735 مصنف ابن ابي شيبة، بأب ماذكر في صوم يوم الجبعة، جلد 3, ص 3736 مصنف ابن ابي شيبة، بأب ماذكر في صوم يوم الجبعة، جلد 3, ص 430 من 3338

شرح مدیث: بے اجازت کے فل روز ہندر کھے

ایک آن (یعن خاتون) نشخینہ نے خدمتِ اقدی خضور مرور عالم صلّی اللہ تعالی علیہ گالہ وسلّم میں حاضر ہو کرع ض کی:

پارسول اللہ اخشور جھے عنا میں کہ شوہر کاحق عورت پر کیا ہے کہ یس آن بے بے شوہر ہوں اُس کے اوا کی اپنے میں طاقت ویکھوں تو نکاح کروں ورنہ یوں ہی گہری رہوں ۔ فرما یا: تو بیٹک شوہر کاحق ذوجہ پر بیہ ہے کہ عورت کاوہ پر بیٹھی ہوا ور مرداُسی سواری پراس سے نزد کی چاہے تو انکار نہ کر ہے ، اور مردکاحق عورت پر بیہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے فل روزہ ندر کھے سواری پراس سے نزد کی چاہے تو انکار نہ کر سے ، اور مردکاحق عورت پر بیہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے فل روزہ ندر کھے اگر رکھی گرتو عرب اس بوری رہی رہی روزہ قبول نہ ہوگا اور گھر سے بے اِذٰلِ ( یعنی ہے اج ز ت ) شوہر کہیں نہ جائے اگر جے گی تو آسان کے فرشتے ، ترجمت کے فرشتے ، عذاب کے فرشتے سب اُس پر بعت کر یکے جب تک بیٹ کر جائے ۔ بیار شاوش کر آن کی بی نے عرض کی : ٹھیک ٹھیک میں ہے کہ میں کھی نکاح نہ کرونگی۔

( مجمّعُ الأوائيدج مين ۵۶۳ مديث ۷۳۸) صوم وصال کی حرمت اورو ه يول که د و يااس

203 بَأَبُ تَجْرِيْمٍ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

(شفق عليه)

سے زیادہ سلسل روز ہے اس طرح رکھا

جا تیں کہان کے درمیان میں نہ کھائے نہ بیئے

كرسول الله الشي في في منع فرمايا -

حضرت ابوہریرہ اور عائشہ 🍪 ہے روایت ہے

#### وَهُوَ اَنْ يَصُوْمَ يَوْمَينِ اَوْ ٱكْثَرَوْلَا يَأْكُلُ وَهُوَ اَنْ يَصُوْمَ يَوْمَينِ اَوْ ٱكْثَرَوْلَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبَ بَيْنَهُمَا

(1770) عَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهِى عَنْ الْوصَالِ. مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ.

تخريج حديث صيح بخارى بأب الوصال ومن قال ليس في الليل صياه، جلدى ص 37، رقم 1961 صيح مسلم، بأب البي عن الوصال في الصوم، جلد 3، ص 13، رقم 1961 عنده مسلم، بأب الوصال في الصوم، جلد 3، ص 13، رقم 13/6 السان الكوري للبيهة في بأب الوصال له مباح ليس لغيري جلد 7، ص 61، رقم 13767 المنتظى لابن الجارود، بأب الصيام، جلد 1، صفحه 106، رقم 394 مؤطأ امام مالك، بأب النهى عن الوصال في الصيام، جدد 1،

# شرح مدیث: جب تک زنده رجون گادن میں روز ه رکھوں گا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمیام نبیوں کے سمز قرر، دو جہاں کے تاخور، سلطانِ بحر و برصلی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم کومیر سے بار سے میں بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں کجب تک زندہ رہوں گا دن میں روزہ رکھوں گا اور رات میں عبادت کمیا کروں گا۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا، کیا ہیہ بات تم نے ہی کہی ہے؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے ہی کہی ہے، تو آپ نے فرمایا، تم اس کی طاقت ندر کھ سکو ہے لہذا! روزہ بھی رکھواور میں کرو، آرام بھی کرواور تیام بھی کرو، ہر مہینے تین روز سے رکھ لیا کروکیونکہ ایک نیکی دیں کے برابر ہو گئے۔

زندگی کے روزوں کے برابر ہو سکے۔

قَالَ: مَلَى رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الله الله ف الوصالِ. قَالُوا: إِنَّكَ تُواصِلُ، قَالَ: إِلَى لَسْتُ كَا: آپُودتو سال كروز برا اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ وَهُنَا فَرايا: شَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَهُنَا عَلَيْهِ وَهُمُ عَلَيْهِ وَهُنَا عَلَيْهِ وَهُنَا عَلَيْهِ وَهُنَا عَلَيْهِ وَهُنَا عَلَيْهِ وَهُ عَلَيْهِ وَهُنَا عَلَيْهِ وَهُنَا عَلَوْهِ وَهُونَا عَلَيْهِ وَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَهُمُ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَهُمُ اللهُ عَلَيْهُ وَمُعَالِقُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَمُعْلَى اللهُ عَلَيْهُ وَالْمُعُولِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْ

تخريج حليث: صيح بخارى باب صوم الصبيان جلدة، ص37، رقم 1962 السنن الكبزى للهيبق، باب النهى عن الوصال في الصوم، جلد 4، صفحه 282، رقم 8633 سان الدارمي باب النهى عن الوصال في الصوم، جلد 4، صفحه 282، رقم 8633 سان الدارمي باب النهى عن الوصال في الصوم، جلد 2، من 1703، وهم 8633 مند باب حيان بأب الصوم البنهى عنه، جلد 8، ص 341، رقم 3775 مسئده امام احدد مسئده عبد الله عمر بن الخطاب، جلد 2، ص 143، رقم 6299

شرح حدیث: انبیائے کرام بشربیں مگرافضل البشر

سب سے اول باست تو یہ ہے کہ انہائے کرام بشر ہیں اور یقر آن سے ثابت ہے اوراس کا مطاقا انکار کرنا کفر ہے، ابلی سنت کا مشہور فقبی انسانیکو پیڈیا بہارشریعت جلداول حصا اول عقائر متعلقہ نبوت میں پہلاعقیدہ ہی بیکاعتیدہ کے نبی اس بشر کو کہتے ہیں جے اللہ عزوج ل نے ہدایت کے لئے وی بھیجی ہو۔ اورائی عبارت کے نئے دومراعقیدہ یہ گھا ہے کہ انبیا علیم السلام سب بشر ستے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ عورت ۔ انبیا کرام بشر بیں اس سے کون انکار کرتا ہے جب کہ یہ تو آن پاک میں ارشاو ہوا ہے، لیکن اصل مسلا یہ ہے کہ یہ لوگ حضور کوا ہے جیسا بشر بھیتے ہیں یا خود کو حضور جیسا بشر، اگر تو اسے جا جا بھر تھیتے ہیں اور خود صوصیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاصل ہوئیں وہ کی دوسرے نبی کو دعاصل ہو کیس تو ان کو کیسے حاصل ہوجا نمیں گی اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بھتے ہیں توسوائے رب تعالیٰ کی نعمتوں سے حسد کو کیسے حاصل ہوجا نمیں گی اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بھتے ہیں توسوائے رب تعالیٰ کی نعمتوں سے حسد کو کیسے حاصل ہوجا نمیں گی کونکہ در جات کو بلندی عطافرہ اتا ہے جس کا ثبوت قرآن پاک کی بیشتر آبیات میں ہے جیسے ورفعتا لک ذکرک اے بحوب ہم نے آپ کے ذکر کو عظافرہ اتا ہے جس کا ثبوت قرآن پاک کی بیشتر آبیات میں ہے جیسے ورفعتا لک ذکرک اے بحوب ہم نے آپ کے ذکر کو تی ہم بلند فرما دیا۔ ابلسنت کا نظر میں کرانجیا کرام علیم السلام بشر بین کین ہم جیسے بیں وہ بے خش ہیں بخلوق میں سے کوئی بھی ان کہ بہ بلند فرما دیا۔ ابلسنت کا نظر میں کرانجیا کرام علیم السلام بشر بین کیاں نے ہم بلند فرما دیا۔ ابلسنت کا نظر میں کرانجیا کرانجی میں میں ان کے ہم بلندیں ۔ میں بلندی بلندیں ۔ موردہ الاحزاب کی آبیت تمبر کو کا میں حصر مطافر فرما میں۔

لِيْسَاءَ النِّبِيِّ لَسُتُنَّ كَاحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ

اے نبی کی بیبیوں تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

غور فرما میں کہ دہ عور تیں جن کوآ قاصلی اللہ علیہ وآلہ دسلم سے نسبت زوجیت حاصل ہوئی اللہ تعالی نے ان کے بار بے میں ارشاد فرما دیا کہتم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو، جب رب تعالی نے ان عورتوں کونسبت رسول کی وجہ سے دیگر عورتوں سے ممت زفر ، دیا تو اور کمی کی کیا جرات کہ وہ خود کو حضور کی مثل کم یا حضور کوا پئی مثل کمے۔العیاذ باللہ تعدلی مزید اس ضمن میں احادیث مہر کہ ملاحظہ ہوں

ن لسلت كاحدكم اني ابيت عند ربي فيطعمني ويسقيني

امام بخاری نے اپنی صحیح جلد 4 صفحہ 118،123،134 میں ان الفاط کے ساتھ روایت کیا ہے رسول الترصلی اللہ علیہ والدوسلم بخاری نے اپنی صحیح جلد 4 صفحہ 4 مایا تو ایک مسلمان نے عرض کی بلاشبہ آپ توصوم وصال رکھتے ہیں ، پس رسوں اللہ صلم نے فر مایا: اللہ صلم نے فر مایا:

ايكم مثلى ان ابيت يطعمني ربي ويسقيني

تم میں سے کون ہے میری شل میں تواس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار جھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی۔
مندالا مام اجم حبلہ 2 صفحہ 231 ، 102 ، 101 اور الجامع الصغیر جلد اصفحہ 115 الموطاللامام مالک جلد اصفحہ 130 اور حبلہ 2 صفحہ 130 اور ایک روایت محال سندی جانب تا ہیں بائی جاتی ہے اکم شلی انی ابیت الطعمیٰ ربی و مسلم جلد 3 صفحہ 134 اور ایک روایت محال سندیں سے تین کتابوں میں پائی جاتی ہے اکم شلی انی ابیت الطعمیٰ ربی و بسلم شریف کے علاوہ مسلم شریف کے صفحہ 135 اور بسلم شریف کے صفحہ 135 اور بسلم شریف کے علاوہ مسلم شریف کے صفحہ 135 اور ایک روایت یوں ہے: حضرت سیدہ عائش صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ابودا وُد صفحہ کہ مضور صلی اللہ علیہ وآلہ و کم کو گوں کوا چھے کا موں کا تھم دیتے توا سے انتال وافعال بتاتے جووہ باسانی کر سکتے یہاں پر صحابہ کرام عرض کرتے:

انالسناكهيئتك يارسول الله

آ قاصلى الله عليه واله وسلم جم آب كى مثل توجيس بيس

یہ بات ائن کی باعث عارا در گتا فی و بے ادبی کی علت ہے کہ ایک اس بن ذات ہے بڑھ کرا ہے ہے مثال ہی کی مثل ہونے کا دعویٰ کرے۔ ان ارشادات عالیہ سے میہ بات واضح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی بشریت کے متعلق تمام اشکالات ختم فرما دے اور یہ بھی یا در ہے کہ اعم مثلی کے خاطب صحابہ کرام ہیں جب اتنی برگزیدہ ہستیں آ ب ک مثل بیس تو کسی اور کواس دعوی کی کیا مجال ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالی حق بات کو بیجھنے اور اپنانے کی تو فیق مرحمت فرما ہے ، آبین مجاہ النبی الا مین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

# قبرير بيضح كيحرمت

حضرت الوہريرہ ﷺ ہے روایت ہے كه رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناتم میں ہے كى انگارے پر بیٹھنا جواس كے كيڑوں كوجل كررہ كھ كردے، وروہ اس كى

204-بَابُ تَخْرِيْمِ الْجُلُوسِ عَلَى قَبْرٍ

(1772) عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لآنُ يُخْلِسَ آحَٰهُ كُمْ عَلَى جَمْرَةٍ، فَتُحْرِقَ ثِيَابُهُ فَتَخُلُصَ الی جِلْدِہ خَیْرٌ لَهٔ مِنْ اَنْ یَجْلِسَ عَلَی قَبْرٍ " ـ رَوَاهٔ کھال تک جا چینچ بیکسی کی قبر پر بیٹنے ہے بہتر مُسُلِمٌ ـ

تَخُرِيجُ حلايث: صيح مسلم، باب المهى عن الجلوس على القبر و الصلاة عليه جلى 3، ص 62، رقم 2292 السنن الكبزى للبيهة في بأب النهى عن الجنوس على القبور، جلى 4، ص 7465 سنن ابوداؤد بأب في كراهية القعود على القبر، جدى 3 مسلم، أبي رقم 3230 سنن ابن ماحه باب ماجاء في النهى عن المشي على القبور، جلى 1، ص 499، رقم 1566 مسئل المأمر احمد بن حنبل مسئل أبي هريرة رضى الله عنه، جند يرم 1310 رقم 8093 من .

مشرح حدیث بھی الاً مَّت حضرت مفتی احمد یا رخان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی مسلمان کی قبر پر بیٹھنا آگ پر بیٹھنے سے بدتر ہے کہ اس کے کپڑے اورجسم جلیں سے اور اس سے ایمان برباو

ہوگا۔اس حدیث نے گزشتہ حدیث کی تغییر کردی کہ وہاں بھی قبر پر بیٹھنے سے مراد قبر پر سوار ہو کر بیٹھنا ہے۔

ہوگا۔اس حدیث نے گزشتہ حدیث کی تغییر کردی کہ وہاں بھی قبر پر بیٹھنے سے مراد قبر پر سوار ہو کر بیٹھنا ہے۔

(برا ان ان جج من ۲۲ م ۹۲۲)

اہم اہل سنت الشاہ احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن فرآوئ رضوبہ میں فرماتے ہیں: عمارہ بن حزم رضی الند تعالٰی عند فرماتے ہیں: مجھے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک قبر پر ہیٹھے دیکھا، ارشا وفر مایا: اوقبر پر ہیٹھنے واسے! قبر سے اُئر آ، صاحب قبر کوایڈ اند دے، تدوہ مجھے ایڈ اوے۔

اخرج الطحاوى في معانى الاثار والطبران في المعجم الكبير بسند حسن والحاكم وابن مندة عن عمارة بن حزم رض الله تعالى عليه رائي رسول الله صلى الله عليه وسلم جالساً على قبر فقال يا صاحب القبرانزل من على القبر لا تؤذى صاحب القبر ولا يؤذيك - ولفظ الامام الحنفي

اورامام احمد رحمة الندتعالی علیه نے اپنی مندمیں یوں روایت کیا: عمر دبن حزم کونی صلی اللہ تعالی عدیہ وسلم وآلہ وسلم نے ایک قبر سے تکیا لگائے ویکھا،فرمایا:

لاتؤذِ صاحب القبر، كمانى المشكّوة قلت وهذا الحديث لايلائمه تناويل الاصامر إلى جعفى والنهى عن شيئ لاينانى النهى عن اعم منه فافهم - (مثلوة العابيّ باب فن الرّية نعل تاك مطبي مبته في الم منه والنهى عن اعم منه فافهم - (مثلوة العابيّ باب فن الرّية نعل تاك ملي مبته في الم منه منه والنهى عن المركوايد الدرب، جيم مثلًوة على به نيس كبتا مول الله عديث سهام ابوجعفركى تاويل مناسب تبيس صاحب قبركوايد الدرب، جيم مثلًوة على منه منه المرابية المركوايد المراب المرابية المركوايد المرابية المركوايد المرابية المركوايد المراب المرابية المركوايد المرابية المركوايد المرابية المرابية المركوايد المرابية المركوايد المرابية المركوايد المرابية المرابية المرابية المرابية المرابية المرابية المرابية المرابية المركوايد المرابية المرابية المرابية المرابية المرابية المرابية المرابية المراب المرابية ال

ر کھتی ہے اور کسی چیز سے رو کنااس چیز سے عالم کے روکنے کو متلز مہیں ، توغور سیجئے۔ مینخ محقق رحمۃ اللہ علیہ شرح میں فرماتے ہیں :

ی ایرکہ مراد آنست کہ رورِ و سے ناخوش می دارد وراضی نیست بہ تکیہ کردن برقبر و سے جہت تضمن و سے اہانت و استخفاف را بو ہے ۔ واستخفاف را بو ہے ۔

شایدمراد بیہ ہے کہاس کی روح تاراض ہوتی ہے اپنی قبر پر تکبیداگائے کی وجہ سے اہانت محسوں کرتی ہے۔اھ (اشعة اللمعات باب ڈن المتیت نوریدرضوبی تکھرا / ۲۹۹)

اقول اس توجیه پرامام علامه عارف بالله تحکیم الامة سیدی محمد بن علی تر مذی قدس سره ، نے جزم فرما یا ، تصریح فرما بیں کہ:ارواح کوان کی بے حرمتی و تنقیصِ شان معلوم ہوجاتی ہے لہذا ایذ ایاتی ہیں۔

قال سيدى عبد الغنى في الحديقة عن نوادر الاصول معناه ان الارواح تعلم بالترك اقامة الحرمة وبالاستهائه فتتأذى بذلك-

( مديقة يمرية الصنف النامن الامناف القسمة في آفات الرجل مكتبه نوريه رضوبي فيصل آباد ٢ / ٥٠٥)

سیدی عبدالغنی نے حدیقہ میں نوادر سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: اس کے بیمعنی ہیں کدارواح اپنی اہانت وزلت کومسوس کرتی ہیں اوراس سے انھیں ایذ اہوتی ہے اھ کومسوس کرتی ہیں اور اس سے انھیں ایذ اہوتی ہے اھ حضورا قدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

البته چنگاری یا تکوار پرچلنا یا جوتا پاؤل سے گانشنا مجھے اس سے زیادہ بیند ہے کہ کمی قبر پرچوں اسے ابن ماجہ سے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عندسے روایت کیا ،اس کی سندعمدہ ہے جبیبا کہ منذری نے افادہ کیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عند فر ماتے ہیں:

لان اطاء عنى جبرة احب الى من ان اطاء على قبر مسلم، روالا الطيراني ق الكبير بسناد حسن -قاله امام عبد العظيم-

ے شک مجھے آگ پر یا وَل رکھنا زیاوہ بیارا ہے مسلمان کی قبر پر یا وَل رکھنے سے ،اسے طبرانی نے بھم کبیر میں سندحسن ردایت کیا۔ جیسا کہ امام عبدالعظیم نے کہا ہے۔

(الترغيب والترتيب الترحيب من الحبلوس على القبر الخ مصطفى البابي مصر٣ ٢٥٣)

ان بی صحالی اجل ہے کسی نے قبریریاؤں رکھنے کا مسکلہ بوجھا،فر مایا:

كباكركاذاي البؤمن فيحياته فان اكره اذاه بعده موته اخرجه سعيد بن منصور في سننه كيا

فى شمام الصدور سرح لهدور باب تأديبائر وجوه الاذى خلافت اكيْرَى مُنْكُوره موات م ١٢٢)

میں جس طرح مسلمان کی ایڈ ااس کی زندگی میں مکروہ جانتا ہوں یونہی بعد موت اس کی بیڈ اکو نا پیند کر تا ہوں \_

اسے معید بن منصور نے اپنی سنن میں بیان کیا جیسا کہ شرح الصدور میں ہے۔ ( فادی رضوبیہ ج ۹ م ۵ م ۸ م

قبرکوچ کرنے اوراس پرعمارت بنانے کی ممانعت کا بیان

205-بَابُ النَّهُي عَنْ تَجُصِيْصِ القبروالبناءعكيه

حضرت جابز الله سے روایت ہے کہ رسول بیفاجائے اور بیکداس پرعمارت بنائی جائے۔(مسم)

(1773) عَنْ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهْى رَسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَآنُ يُّقُعَدُ عَلَيْهِ، وَآنُ يُّبَنِّي عَلَيْهِ. رَوَاهُ

تخريج جن يث صيح مسلم، بأب النهى عن تجصيص القبر و الهناء عليه جلد3. ص 61. رقم 2289 مصنف ابن أبي شيبة. بأب في تجصيص القير والأجر يجعل له، جلل 3، ص 25، رقم 11764 اقول: "امام، لتي الدان ايوالفتح عميد بن على بن وهب مطيع القشيري المعووف بابن دقيق العيد (المتوقى 702 هجرى) فرمات إلى كديد مديث معول بنيس چزكد شرق اغرب أتمدكرام قبور براكعے جانے كے تأتل ير يمل فلف في سل عاصل كياب (الإلمهام بأحاديث الإحكام، فصل في حمل الجنازة جلد 293/1)

مرح حديث: حليم الأسّت حضرت مفتى احمه يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كتحت لكهة إن:

خیال رہے کہ قبر میں تین چیزیں ہیں: ایک اس کا اندرونی حصہ جومیت کے جسم سے ملا ہوا ہوتا ہے اسے پختہ کرنا، وہاں لکڑی یا پکی اینٹ لگانامطلقا ممنوع ہے خواہ ولی کی قبر ہو یا عام مسلمان کی جسم میت مٹی میں رہنا چاہئے حتی کہ اگر سندونت مجبورًا میت کو تابوت یا صندوق میں دنن کرنا پڑے تب بھی اس کے اندرونی جھے میں مٹی سے کہ کال کر دی جائے۔دوسرا قبر کا بیرونی حصہ جونوگوں کونظر آتا ہے اس کا پختہ کرناعوام کی قبروں میں بنع ،اولیاءومشائخ وعهاء کی قبور کا جائز کیونکہ عوام کے لیے یہ بیکار ہے اور خاص قبروں کی حرمت و تعظیم کا باعث ای پر ہمیشہ مسلمانوں کا عمل رہا اور ہے، خود حضور صلی القدعلیہ وسلم نے عثمان ابن مظعون کی قبر کے سر ہانے پتھر لگایا۔ تیسر ہے یہ کہ قبر کے آس یاس چبوتر ہ پختہ ، ہواور تعوید قبر کچاریہ مطلقا جائز ہے۔لہذا یہال قبر سے مراد قبر کا انذرونی حصہ ہے ای لیئے علی الْقَبْرِ نه فر ما یا گیا، یا عام قبریں مراد ہیں جن سے مشائخ اور علماء کی قبریں مستثنی ہیں۔ابھی اس میاب میں آئے گا کہ نبی صلی اللّٰہ علمیہ وسلم اور صدیق و فاروق کی قبور پرعبدصحابہ میں سرخ بجری بچھادی گئے تھی بالکل خام نہ رکھی گئی۔

اس طرح كەقبر پردىيوار بنائى جائے قبردىيوار مين آ جائے ميترام ہے كەاس ميس قبر كى تو بين ہے اى ليے يہال عديہ فر ، يا عمیا حُوْلَهُ نه فره یا بیان طرح که قبر کے آس پیان ممارت یا قبر بنایا جائے ریجوام کی قبروں برنا جائز سر کری سے در علاء وسٹائخ کی قبروں پر جہال زائرین کا ججوم رہتا ہے جائز ہے تا کہ لوگ اس کے سابہ میں آسانی سے فاتحہ پڑھ سکیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرانور پر ممارت اول ہی سے تھی اور جب ولیدا بن الملک کے زمانہ میں اس کی دیوار عرصی ہے جس کی قبر پر ،حصرت عائشہ نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی قبر پر ،محمد ابن صنیفہ نے دعفرت عبداللہ اللہ عبدالرحمن کی قبر پر ،محمد ابن صنیفہ نے دعفرت عبداللہ ابن عباس کی قبر پر تبے بنائے ، دیکھو خلاصة الوفاء اور منتقی شرح مؤط ،مرقات نے اس مقام پر اور شامی نے فن میت کی بحث میں فرمایا کہ شہور علاء ومشائخ کی قبر پر تبے بنانا جائز ہیں۔

یعی قبر پر چرد حکر بیٹے جائے بیرترام ہے کونکہ اس بیس قبر کی تو ہیں ہے لیکن قبر کے پاس طاوت قرآن کے لیئے بیٹھنا یا وہاں کا انتظام کرنے کے لیئے مجاورہ میں کر بیٹھنا بالکل جائز ہے۔ چنا نچہ حضرت عا کشیصد یقة حضورصلی الله علیہ وسم کی قبرانور کی مجاورہ تھیں اور کلید ہر دار لوگ آپ سے حجرہ کھلوا کر قبر انور کی زیارت کرتے تھے۔ اس مشکو ق کے اسکلے باب میں بخاری کی روایت سے آر ہا ہے کہ حضرت حسن این علی کی قبر پر ان کی بیوی صاحب نے قبہ بنایا اور وہاں ایک سال تک مجاورہ بن کر بیٹی مرادرہ وہاں ایک سال تک مجاورہ بن کر بیٹی کر بیٹی صفورصلی الله علیہ وسلم کے روضے پر بہت مجاور رہے ہیں جنہیں اغواث کہتے ہیں جن کا ایک سروار ہوتا ہے جے فی الاغواث کہا جا تا ہے۔ فقیر نے دوسرے کج بیس شنخ الاغواث طیل عبدالسلام صاحب کی قدم بوت کی اور تیسرے کی میں شنخ الاغواث خواجہ المیاس کی ، ان مجاوروں کو مجدی حکومت بھی نہ ہٹاسکی۔ مرقات نے فرما یا کہ یہاں بیٹھنے سے استنج کے میں شنخ الاغواث خواجہ المیاس کی ، ان مجاوروں کو مجدی حکومت بھی نہ ہٹاسکی۔ مرقات نے فرما یا کہ یہاں بیٹھنے سے استنج کے لیے بیٹھنا مراد ہے یعنی قبر پر پیشا ہی خاند نہ کرو۔ (بڑا ڈالن آجی ، جس مرقات نے فرما یا کہ یہاں بیٹھنے سے استنج کے لیے بیٹھنا مراد ہے یعنی قبر پر پیشا ہے یا خاند نہ کرو۔ (بڑا ڈالن آجی ، جس مرقات نے فرما یا کہ یہاں بیٹھنے سے استنج کے لیے بیٹھنا مراد ہے یعنی قبر پر پیشا ہے یا خاند نہ کرو۔ (بڑا ڈالن آجی ، جس مرقات نے فرما یا کہ یہاں بیٹھنے سے استنج کے لیے بیٹھنا مراد ہے یعنی قبر پر پیشا ہے یا خاند نہ کرو۔ (بڑا ڈالن آجی ، جس مرقات نے فرما یا کہ یہاں بیٹھنے سے استنج کے بیات بیٹھنا مراد ہے بعنی قبر پر پیشا ہے یا خاند نہ کرو۔ (بڑا ڈالن آجی ہور میں کو معلیہ کی مرقات نے فرم بیت کی بیستے ہیں ہور کی موروں کو میں کی موروں کو میں کو موروں کو میں کو موروں کو موروں کو موروں کو موروں کو میں کی کو موروں کے موروں کو موروں کو

206-ہَابُ تَغُلِيْظِ تَخُرِيْمِ اِبَاقِ الْعَبْدِيهِ مِنْ سَيِّدِيهِ

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب تسهية العبد الايق كأفرا، جلد 1. ص59ر قم 238سن الليهني، بأب العبدير تد، جلد 2. ص291رقم 17329 مسند امامرا حدين حتيل، ومن حديث جرير بن عبدالله، جلد 4. ص365رقم 19262 مُصنف ابن ابي شيبة بأب ما قولوا في العبيد، بأبقون الى ارض العدو، جلد 6، ص 451رقم 32861

شرح مديث: نماز قبول نبيس

نی مُنگرُم ،نُورِ بُختُم صَلَی الله تعالی علیه واّله وسلّم کا فرمانِ معظم ہے: تین شخصوں کی نمازان کے کا نول ہے تنی وزنہیں کرتی: (۱) بھا گا ہواغلام جب تک واپس نہ آئے (۲) وہ عورت جواس طرح رات گزارے کہاں کا شوہراس پر ناراخن ہو اور (۳) توم کا وہ امام جسے اس کی قوم نا پہند کرتی ہو۔ (جامح التر ندی ، ابواب العملوۃ ، باب ماجاء بینن ام توما ، عدیث: ۲۰ سام ۱۷۷۷) النمى سے روایت ہے كەرسول الله ﷺ نے فرمایا: جب غلام فرار ہوجائے تواس كى نماز قبول نہيں ہوتى ۔ اور ایک اور روایت میں ہے كہ اس نے كفر كیا۔ (سلم)

(1775) وَعَنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَنَّمَ: "إِذَا آبَقَ الْعَبُلُ، لَمْ تُقْبَلُ لَهُ صَلَّوةٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِي رِوَايَةٍ: "فَقَدُ كَفَرَ".

تخويج حَلايث: صيح مسلم. باب تسهية العبد الآبق كافرا، جلد 1 . صفحه 59. رقم 239 السنن الكبرى لنبيه قى باب العبد يوتله جلد 2 ، ص 292 ، رقم 17330 صيح ابن خزيمه باب نفى قبول صلاةً الهرأة. جلد 2 ، ص 69، رقم 941 مشكاة المصابيح. بب النفقات و حى المبلوك بيجلد 2 ، ص 262 ، رقم 3350

مقرح حدیث بینیم الگرمت حضرت مفتی احمد یا دخان علیه دحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
آپ جریرا بن عبداللہ بجلی ہیں ، کنیت ابوعمر و ، حضور سلی اللہ علیه وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لائے ، پھر بہت عرصہ کوفہ میں رہے ، مقام قرقسیا اس وفات پائی مشہور صحابی ہیں ، آپ سے بہت خلق نے احادیث لیس ۔ (اکمال)

مرصہ کوفہ میں رہے ، مقام قرقسیا اصحابی میں وفات پائی مشہور صحابی ہیں ، آپ سے بہت خلق نے احادیث لیس ۔ (اکمال)

مرحہ کوفہ میں ہوئے غلام کی نماز اگر چیشر غا درست ہوجائے مگر اللہ کے ہال تبول نہیں ، شرا ائط جواز اور ہیں شرا کط قبول

اس جملہ کا مطلب یا بیہ ہے کہ گرفلام مرتد ہوکر کفار کے ملک میں چا جائے تو اسلام کی امان سے نکل جا و ہے گا اس کا مثل جائز ہوگا یا بیہ مطلب ہے کہ بھا گا ہوا غلام اگر دارالسلام میں رہے تو اس سے اللہ کی امان اٹھ جاتی ہے اس کو مارا پیٹا جاسکتا ہے یا مطلب بیہ ہے کہ بھا گئے کے زمانہ کا خرچہ مالک پرنہیں ادراس ڈمانہ کی قباحت وجرم کا اثر مولے پرنہ ہوگا۔ کا فرسے مراد یا لغوی کا فرہے یعنی ناشکر ایا شرعی کا فر ہتو مطلب ہیہ ہے کہ قریب الکفر ہوگیا یا اس نے کا فروں کا سا

ہ مہیں۔ حتی کہ ملت یا تو تمام روایات سے ہے اور میہ جملہ ان تینوں جرموں کی انتہا ہے یا فقط آخری جملہ سے ہے یعنی کا فر و ناشکرار ہے گالوٹ آنے تک۔(برزاد ڈالسانچ،ج۵ ص۲۶)

حدود میں سفارش کرنا حرام ہے

الله تعالی نے فرمایا: جوعورت بدکار ہواور جومروتو ان میں ہرایک کوسوکوڑ ہے لگا دُاور تمہیں ان پرترس نه آئے الله کے دین میں اگرتم ایمان لاتے ہوالتہ اور بچھلے دن پراور چاہیے کہ ان کی مز کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

207-بَابُ تَحْرِيْمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْخُلُاوُدِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (الزَّانِيَةُ وَالزَّانِيَ فَاجُلِلُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَسْلَةٍ وَّلَا تَأْخُلُكُمْ مِلِمَا رَافَةٌ فِي دِيْنِ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْإِخِرِ) (النور: 2).

شرح: حضرت صدرالًا فاضِل سيّدُ تا مولفيتا محمد تعيم الدين مُراداً بادى عليه رحمة اللّدالهادى نَحْرَ أَسُلُ العرفان ميس اس كے تحت لکھتے ہیں: یہ خطاب ککام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرز دہواس کی حدیہ ہے کہ اس کے سوکوڑے لگاؤ، یہ حد ٹرغیر محصن کی ہے کیونکہ فرمین کا تھم بیہ ہے کہ اس کور جم کیا جائے جیسا کہ حدیث بٹریف میں دارد ہے کہ ماعز رضی القد تعالی عند کو تعلم می کریم صلی القدعلیدوآلدوسلم زجم کیا محیا اور محصن وه آزادمسلمان ہے جومکلف ہواور نکاح میجے کے ساتھ محبت کرچکا ہوخواہ ایک ہی مرتبہ ایسے مخص سے زنا ٹابت ہوتو رجم کیا جائے گا اورا گران میں سے ایک بات بھی نہ ہومثلاً محرنہ ہویا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ ندہو یا اس نے بھی ایتی بی بی سے ساتھ محبت ندکی ہو یا جس کے ساتھ کی ہواس کے ساتھ نکارح فاسد ہوا ہوتو بد سب غیرمیس میں داخل بین اوران سب کا تھم کوڑے مارنا ہے۔

مسائل: مردکوکوڑے لگانے کے وفت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتاردیئے ہے کیس سو، تہبند کے اور،س كے تمام بدن پركوڑ كائے جائيس مواتے سرچرے اورشرم كا ہ كے ،كوڑے اس طرح لكائے جائيس كما كم كوشت تك نہ یہجے اور کوڑ امتوسط درجہ کا ہوا ورعورت کو کوڑے لگانے کے دفت کھڑا نہ کیا جائے نہاس کے کپڑے اتارے جا کیس البتہ اگر ہوشین یارونی دارکپڑے سینے ہوئے ہوتو اتارویئے جائیں ، سیحم ٹرادرٹرہ کا ہے لینی آزادمرداورعورت کا اور ہا ندی غلام کی صداس سے نصف لیتن پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سور ہ نساء میں مذکور ہو چکا۔ شوست زنا یا تو جارمر دوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یازنا کرنے والے کے چارمرتبداقر ارکر لینے سے بھر بھی امام بار بارسوال کرے گا اور در یافت کرے گا کہ زنا ہے کیا مراد ہے کہاں کیا، کس سے کیا، کب کیا؟ اگران سب کو بیان کردیا تو زنا ٹابت ہوگا در نہیں ادر گوا ہوں کوصراحیۃ اپنامو سند بیان کرنا ہوگا بغیراس کے ثبوت ندہوگا۔لواطت زنامیں داخل نہیں لہذا اس تعل سے حدوا جب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں محابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے چند قول مروی ہیں (1) آگ میں جلا دینا (۲) غرق کر دینا (س) بلندی سے گرانا اور او پرسے پتھر برسانا ، فاعل ومقعول دونوں کا ایک بی تھم ہے۔ (تغسیر احمدی) یعنی صدود کے بورا کرنے میں کی نہ کرواور دین میں مضبوط اور متصلب رہو۔ (خزائن العرفان)

قریش کو ایک مخرومی عورت کے معالمے نے بہت یر بیثان کیاجس نے چوری کی تھی انہوں نے کہااس کے انہون نے کہا رسول اللہ 🍇 کے محبوب أسامه بن زيد ﷺ: کے سواکون اس کی جرأت کرسکتا ہے تو آپ ( 🍇 ) ے حضرت أسامه عليه في فيات كي تورسول الله الله فرمایا: کیااللہ کی حدود میں ہے ایک حد کی تو سفارش کرت

(1776) وَعَنْ عَأَيْشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ حضرت عاكثه صديقه الله عنها: أنَّ حدره يت بك قُرَيْشًا أَهَمَّتُهُمُ شَأَنُ الْمَرْآقِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتُ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَنَّمَ؛ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلاَّ أَسَامَةُ بُنُ زَيْرٍ، حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَشْفَعُ فِي حَدٍّ شِنْ حُدُوْدِ اللهَ تَعَالَى ؛ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّمَا آهُلَكَ

ہے گھرآپ نے کھڑے ہوکرلوگوں کو خطبہ دیا جس میں ارشاد فر مایا کرتم سے پہلے لوگ صرف ای وجہ سے ہلاک ہوئے سے کوئی سردار چوری کر لیتا تواس کو چھوڑ دیتے اور جب ان جس کوئی سردار چوری کر لیتا لیتا تواس کو چھوڑ دیتے اور جب ان جس کوئی کمزور چوری کر لیتا لیتا تواس پر حدقائم کرتے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ( ) بھی چوری کرتی تو جس اس کا بھی ہاتھ کا ف ویتا۔ (شغق علیہ) اور ایک روایت جس ہے کہ رسول ویتا۔ (شغق علیہ) اور ایک روایت جس ہے کہ رسول اللہ کی حدول جس سے کی دروایت میں ہے کہ رسول کی حدول جس سے کی حدی توسفارش کرتا ہے۔ جسمرت کی حدول جس سے کی حدی توسفارش کرتا ہے۔ جسمرت طلب کریں پھراس عورت کے بارے بیس آپ نے تھم طلب کریں پھراس عورت کے بارے بیس آپ نے تھم طلب کریں پھراس عورت کے بارے بیس آپ نے تھم طلب کریں پھراس عورت کے بارے بیس آپ نے تھم طلب کریں پھراس عورت کے بارے بیس آپ نے تھم طلب کریں پھراس عورت کے بارے بیس آپ نے تھم طلب کریں پھراس عورت کے بارے بیس آپ نے تھم طلب کریں پھراس عورت کے بارے بیس آپ نے تھم دیا اوراس کا ہاتھ کا ٹاگیا۔

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب النهى عن التخلى في الطرق و الظلال جلد 1، ص 156 رقم 641 السان الصغرى للبيهةى، بأب الاستنجاء جلد 1، ص 22 رقم 644 السند ك للحاكم كتاب الطهارة جلد 1، صفحه 256 رقم 664 سان ابوداؤد بأب البواضع التى نهى النبى المجاهن البول قيها، جلد 1، صفحه 25 مسند أبي يعلى مسند أبي مريرة رضى الله عنه، جلد 1، صفحه 369 رقم 6483

ممرح حديث : حبيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كتحت لكهت بير:

مخزوم قریش کا بهت بژاقبیله ہے ای قبیله میں ابوجهل تھا،اس عورت کا نام فاطمه بنت اسودابن عبدالاسد ہے حضرت ابوملمی کی تیجی، بہت عالی نسب اشرف قوم تھیں ۔ ابوملمی کی تیجی، بہت عالی نسب اشرف قوم تھیں ۔

(ال کے بارے میں رسول اللہ سے کون بات کرے گا) نیمشورہ حفرات صحابہ نے کیا اس خیال سے کہ الی عالی خاندان عورت کا ہاتھ کثوانے سے اس خاندان کے بگڑ جانے کا خطرہ ہے جس سے بڑا فساد پھیل سکتا ہے لہذا اس پرجر مانہ وغیرہ کردیا جائے ہاتھ نہ کا تا جائے بقر آن کریم فرما تاہے:الْفِقْتُلَةُ اَشَدُّ مِنَ الْفَتْلِ۔

اور حفرت اسامه ابن زید نے اس آیت پر نظر دکھ کرسفارش کی کہ مَنْ یَشْفَعْ شَفْعَةَ حَسَنَةَ یَکُنْ لَطْ نَصِیْبٌ مِنْهَاوہ بیستہ کے کہ بیسفارش کھی اٹھی شفاعت میں داخل ہے۔ غرضکہ تمام صحابہ کرام اور حفرت اسامہ کی نیت بخیرتمی انہیں اس مسئلہ کی خبر نہ تھی جواب بیان ہور ہاہے۔

بعد الندكى حدود مين سے ایک حد کی تو سفارش کرتا ہے ) پیفر مان عالی تعجب کے طور پر ہے کہتم جیسے عقل مندالی

اهلك يامعروف ہے تواس كا فاعل انهم اللغ ہے يا مجبول ہے تواس كا نائب فاعل الذين ہے ان لوگوں ہے مراد يہود وعيمائي بيں اور ہلاكت ہے مراد قومي تباہى مكى برتھى ہے۔

یعنی یہودونساری میں زناچوری آل وغیرہ جرائم اس لیے بڑھ گئے کہ ان کے حکام دسل طین نے بالداروں اور بڑے
آدمیوں کی حدود میں رعایتیں کرنا شروع کردیں۔ ملکی انتظام صرف دو چیزوں سے قائم رہ سکتا ہے سزا کیں سخت ہوں جیسے
اسلامی سزا کیں ہیں اور کسی مجرم کی رعایت ضانت نہ ہوکوئی بدمعاش قانون کی گرفت سے نج نہ سکے، رب تعالٰی فرما تا ہے:
وَلَکُمُ فِی الْقِصَاصِ حَیْاوہ اُس چونکہ چوری کا مقدمہ در چیش تھا اس لیے حضور عالی نے چوری کا ذکر فرما یا ورنہ ان لوگوں میں
ہرجرم کی سزا کا بیابی حال تھا زانی ہو یا قاتل ان رعایتوں اور چودھری دغیر چودھری کے فرق کا نتیجہ ہم اپنی آتھوں سے دیکھ
رہے ہیں، اللہ تعالٰی ہم کواسلامی حکومت دکھائے۔

بھری کہتے ہیں کہ ایم بناہے ایمن یا یمن سے جمعنی برکت اور یہاں اقتم پوشیدہ ہوتا ہے لینی اللہ کی برکتوں کی قتم کہتے ہیں کہ ایم جمع ہے بمین کی جمعنی قتم بہر حال ایم اللہ کے معنی ہیں اللہ کی قتم۔

سبحان اللذا مد بهت عدل وانصاف جس سے زمین وآسان قائم ہے۔ خیال رہے کہ تمام اولا واطہار میں حضور کو جناب سیدہ فاطمہ زہرارضی اللہ عنہا بہت ہی بیاری ہیں کیونکہ سب اولا و ہیں چھوٹی ہیں ، نیز ان کی والدہ ما جدہ ام المؤسنین خدیجة الکبریٰ ، آپ کو بہت چھوٹی عمر ہیں جھوڈ کر وفات با گئیں لہذا آپ حضور ہی کی گودشر بیف میں پلیس بڑھیں اس لیے آپ کا نام شریف ہیں نیا ور ندمرا دساری اولا داز واج وعزیز وا قارب ہیں صلوۃ اللہ وسلام علی ایربا و بعنھا وعلیہ وا بنہا۔ اور می تصنیہ شرطیہ وہ ہجس کے دونوں جزمقدم و تالی ناممکن ہیں جیسے اِن کائ لِلمَّ حَلَىٰ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ اللَّهِ مِنْ اِلْعَادِ اِللَّهِ عَلَىٰ وَلَدُ فَاَنَا اَوَّلُ اللَّهِ مِنْ اِللَّهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ مِنْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِلْعَادِ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰہُ وَلَدُوْ اِللّٰہِ وَلَدُوْ اِللّٰہُ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهُ وَلَدُوْ اِللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهُ وَاللّٰهِ وَلَدُوْ اِللّٰهِ مِنْ اِللّٰمُ وَلَدُوْ اِللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمُ وَلَاللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِی اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ وَاللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمِی اللّٰمِ اللّٰمِی اللّٰمِ اللّٰمِی اللّٰمُا اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمُی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمَامُی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰمُی اللّٰمِی اللّٰمُی اللّٰمِی اللّٰمِ

اس عورت کی بہپان کرانے کے لیے ہے کیونکہ وہ اس وصف میں مشہور ہو پیکی تھی نہ کہ بیان جرم کے لیے کیونکہ اس کا ہاتھ اس انکار کی وجہ سے نہ کٹا تھا بلکہ اس نے ایک بارچوری کر کی تھی لہذا اس کا ہاتھ کٹا یعنی وہ عورت جس کا بیرحال تھ چوری میں پکڑی گئی توحضور انور نے اس کے ہاتھ کا شختے کا تھم ویا ۔ بعض لوگوں نے کہا کہ امام احمدوامام اسحق کے نزویک عاریت کے انکار پر بھی ہاتھ کمٹ جاتا ہے اس حدیث کے ظاہری معنی کی بٹا پر۔ واللہ اعلم ! مگر دیگر احادیث میں اس کی چوری کا صریحی ذکر ہے۔ (اشعہ ومرقات)

لینی فاطمہ مخزومیہ پہلے تو عاریة کے انکار کا جرم کرتی تھی بھر چوری میں بکڑی گئی تھی۔ خیال رے کہ حقوق اللہ والی

صدوں میں سفارش کرنا حرام ہے گرتعزیر اور حقوق العباد والی سزاؤں میں سفارش کرنا جائز بلکہ تواب ہے جب کہ ملزم شریر نہ ہوخواہ مقدمہ جاکم کے پاس پہنچ گیا ہو بیانے ہوجیئے آل کا قصاص کہ اس میں مقتول کے وار توں سے معافی یاصلح کرا دہونے میں حقول کے وار توں سے معافی یاصلح کرا دسے میں حق تہیں ۔ (مرقات) زنا اور چوری کی سزا کیس خق اللہ ہیں ان میں سفارش کرنا حرام ہے، زنا کی سزا پہلے سے بی حق اللہ ہے اور چوری جاکم کے پاس مقدمہ تو بیٹے کے بعد حق اللہ بن جاتی ہے، اگر کوئی مالک مال سے سفارش کر کے مقدمہ حکومت میں نہ چینے و سے تو جرم نہیں۔ (مرزا فالدنا جی بن ۲ میں ۱۱۹)

208-بَابُ النَّهُي عَنِ التَّغَوُّطِ فِي طَرِيْقِ التَّغَوُّطِ فِي طَرِيْقِ التَّغُوطِ فِي طَرِيْقِ النَّا عَنِ النَّا عَنْ النَّا عَلَا النَّا عَلَا النَّا عَلَى النَّا عَلَا عَلَا النَّا عَلَا النَّا عَلَا النَّا عَلَا النَّا عَلَا النَّا عَلَا عَلَا النَّا عَلَى النَّا عَلَا النَّا عَلَيْقِ الْمُعَلِّ عَلَى الْمُتَاعِقِ الْمُعَلِّ عَلَيْقِ الْمُعَالِقِ عَلَى النَّا عَلَا النَّا عَلَا النَّا عَلَى الْمُتَا عَلَى الْمُتَاعِقِ الْمُتَا عَلَى الْمُتَا عَلَى الْمُتَا عَلَيْكُ الْمُتَا عَلَيْ الْمُتَا عَلَى الْمُتَا عَلَيْكُ الْمُتَا عَلَيْكُولِي الْمُتَا عَلَى الْمُتَاعِلَ عَلَيْكُ عَلَيْكُ الْمُتَا عَلَى الْمُلْمُ الْمُتَا عَلَى الْمُتَاعِقِ عَلَى الْمُتَاعِقِ عَلَى الْمُتَاعِلَى الْمُتَاعِقِ عَلَى الْمُتَاعِقِ عَلَى الْمُتَاعِقِ عَلَى الْمُتَاعِقِي عَلَى الْمُتَاعِلَى الْمُتَاعِقِ عَلَى الْمُتَاعِقِي عَلَى الْمُتَاعِلَى الْمُتَعْلِيقِي الْمُتَاعِلَى الْمُتَاعِقِ عَلَى الْمُتَعْلِيقِي الْمُتَعْلِيقِ عَلَى الْمُتَاعِلَى الْمُتَاعِلَى الْمُتَعْلِيقِ عَلَى الْمُتَاعِلَى الْمُتَعْلِيقِي الْمُتَاعِلَى الْمُتَاعِلَى الْمُتَعْلِيقِ عَلَى الْمُتَعْلِيقِي الْمُتَاعِلِيقِ عَلَى الْمُتَاعِلَى الْمُتَعْلِيقِ عَلَى الْمُتَعْقِي الْمُتَاعِلَى الْمُتَعْلِيقِ عَلَى الْمُتَعْلِيقِي الْمُتَاعِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَالَّالِيْنَ يُوْدُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمِنْ يُوْدُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِمَا الْكَتَسَمُوا فَقَدَا خَتَمَلُوا أَمُهُا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَاللّهُو

(1777) وَعَنْ آئِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ: آنَّ مُسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اتَّقُوا اللاَّعِنَانِ، قَالَ: "الَّذِي النَّاسِ او فِي ظِلِهِمُ". رَوَاهُ مُسُلَمُ مُسُلَمُ .

لوگول کے داستہ سما بیاور پانی کے قریب اتر نے کے مقام وغیرہ میں پاخانہ کرنامنع ہے اللہ تعالی نے فرمایا: اور جوابیان والے تر دوں اور عور توں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا محاد اسیخ سرلیا۔

حضرت ابوہریرہ کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے رایا: دولعنت کے کاموں سے بچؤ صحابہ نے اللہ کی نے رایا: دولعنت کے کاموں سے بچؤ صحابہ نے مرض کیا: وہ عرض کیا: وہ کام کون سے بیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ جولوگول کے داستہ یا سما میں قضاء جا جست کرتا ہے۔

تخريج حدايث؛ صبح مسئم، بأب النهى عن التعلى في الطرق و الظلال، جلد 1. ص 156، رقم 641 السان الصغرى للبيهةى، بأب الاستنجاء جدد 1. ص 256، رقم 644 المستنوك للحاكم، كتاب الطهارة، جلد 1، صفعه 256، رقم 664 سان أبو داؤد، بأب البواضع الى مهى النبى بين البي البول فيها، جلد 1. من 11، رقم 25 مستد أبي يعلى، مستد أبي عريرة رضى الله عنه، جلد 11، صفحه 369، رقم 6483

شرح طدیث: علیم الاُمْت حضرت مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحنان اس عدیث کے تحت تکھتے ہیں: • لیعنی جن دوکا موں کی وجہ سے لوگ کرنے والے کوطعن لعن کرتے ہیں ان سے پر ہیز کرو۔

یعنی راسته عام طور پر جہال مسلمانوں کا گزرگاہ ہو وہاں پا خانہ نہ کرو، یوں ہی جس سامیہ میں لوگ دھوپ کیوفت عموما بیٹھتے لیٹے ہوں وہاں ندکر دکداس سے رب تعالٰی بھی نا راض ہوتا ہے، لوگ بھی برا کہتے ہیں۔ لہذا میدھدیث اس روایت ک خلاف نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نخلستان میں حاجت قضافر مائی کیونکہ وہ جگہ لوگوں کے آرام کی نہیں۔ مرقاۃ نے فر مایا کہ پانی کے گھاٹ اورگزرگاہ عوام پر پا خانہ نہ کرے اور کی کی ملک زمین میں اس کی بغیرا جازت نہ کرے۔

(يرَ<sup>اد</sup> قَالَمناجِج، ج. ص ٣٢٣)

# کھٹرے پانی میں بیشاب وغیرہ کرنامنع ہے

حضرت جابر کھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کھانے کھڑے ہوئے پانی میں پیٹاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔(مسلم)

# 209- بَابُ النَّهْيِ عَنُ الْبَوْلِ وَنَحُومٌ فِي الْهَاءُ الرَّاكِي

(1778) عَنْ جَأْبِرِ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ يُبَالَ فِي الْهَاءِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ يُبَالَ فِي الْهَاءِ الرَّاكِيرِ رَوَالاً مُسْلِمُ.

تنوريج حاريث وصيح مسلم، بأب النهى عن اليول في الهاء الراكد جلد 1، ص 162، رقم 168 السان الصغرى لديده في بأب الاستنهاء، جلد 1، ص 23، رقم 681 الدائم، جدد 1، ص 197، رقم الاعتسال في الهاء الدائم، جدد 1، ص 197، رقم 399 مسئد امام احد مسئد أبي هريرة رضى الله عنه، جلد 2، م 375 مسئد الهزار، مسئد أبي هريرة رضى الله عنه، جلد 2، م 371، رقم 7618، رقم 7618،

# شرح مدیث: قضائے حاجت کے آواب

انسان کو چاہے کہ تضائے حاجت کے لئے صحراء یا تھلی جگہ جس اوگوں کی نظروں سے دور جائے اورا گرکوئی چیز میسر ہوتو اس کے ساتھ پر دہ کرے اور بیٹھنے کی جگہ کے قریب ہونے سے قبل اپناستر ظاہر نہ کرے نیز قبلہ کی طرف چہرہ کرے نہ پیٹھ اور نہ ہی سورج اور چاند کی طرف رخ کر لے لیکن اگر گھر میں ہوتو کر سکتا ہے اور گھر میں ہوتے ہوئے بھی قبلہ رخ ہونے یا پہلے کرنے سے بچنامت جب سے مشہرے ہوئے پانی میں ، پھل دار درختوں کے پنچا وربلوں (لیننی سوراخوں) میں بیشاب نہ کرے۔ای طرح سخت جگہ اور ہوا کے رخ پر بھی پیشاب نہ کرے تا کہ اس کے چھیٹوں سے نیج سکے۔

بیت الخلاء میں واخل ہوتے وقت بایاں پاؤل پہلے اندرر کھے اور نگلتے وقت پہلے دایاں پاؤل نگالے اور کھڑا ہوکر پیٹاب نہ کرے اور نہ ہی عنسل خانہ میں پیٹاب کرے کیونکہ سیّد المبلغین ، رَحُمَةً لِلْعَلَمِیْن صلّی الله تعالی علیہ وآلہ وسلّم کافر مانِ غیب نشان ہے:عامَّةُ الْوَسُوَ آبِ مِنْهُ ترجمہ:عام طور پروسوے ای سے پیدا ہوتے ہیں۔

(سنن افي دا وُدِه كماب الطهارة ، باب في البول في الستم ، الحديث ٢٤،٩ ٣ ١٢٢) السنن المي دا وُدِه كماب الطهارة ، باب في البول في الستم ، الحديث ٢٤،٥ ٣ ١٢٢)

والد کااولا دمیں سے بعض کوبعض پر ہمبد میں فضیلت دینا مکروہ ہے

210- بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيُلِ الْوَالِي بَعْضَ آوُلَادِةٍ عَلَى بَعْضِ فِي الْهِبَةِ

(1779) عَنِ النُّعُمَانِ بَنِ بَشِيْرٍ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا: أَنَّ آبَاهِ أَنَّى بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسُنَّمَ فَقَالَ: إِنِّى نَحَلُتُ ابْنِي هٰنَا عُلامًا كَانَ لِيُ وَسَنَّمَ فَقَالَ: إِنِّى نَحَلُتُ ابْنِي هٰنَا عُلامًا كَانَ لِيُ فَقَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكُلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكُلُّ

کیاا ہے سب بچول کوتو نے اس کی مثل عطیہ دیا ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا: تہیں تو رسول اللد ، نے فرمایا: اس سے رجوع کرواور ایک روایت میں ہے کیاتم نے این ساری اولاد سے بیکیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: تهين توفر ما يا الله عند رواورا پن اول ديس انصاف كروتو ميريء والدين وه عطيه واليس كليا اورايك روايت اس كسوااور بيني بين؟ إنهون في كها: بال آب في فرمایا: کیا ان سب کو مجی تم نے عطیہ دیا ہے عرض کیا: تہیں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر میں ظلم پر حواہ نہیں بتا۔ ا یک اور روایت میں فرما یا مجھ کوظلم پر گواہ نہ بنا اور ایک روایت میں ہے اس پرمیرے غیر کو گواہ بنا۔ پھر فر ما یا کیا توبد جابتا ہے کہ سب تیری طرف سے بھلائی ہیں برابر ہوں ٔ عرض کیا: کیوں نہیں " توفر مایا پھر اس وقت (ناانصافی کیوں کرتے ہو) (متنق علیہ)

وَلَدِكَ نَعَلْتُهُ مِثْلَ مُلَاء فَقَالَ: لا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ فَأَرْجِعهُ . وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَلْتَ هٰلَا بِوَلَٰدِكَ كُلِّهِمُ ؛ قَالَ: لا، قَالَ: "اتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا فِي اَوُلادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي. فَرَدَّ تِلُك الصَّدَقَةَ وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَابَشِيْرُ ٱللَّهُ وَلَكُ سِوْي هٰنَا [ فَقَالَ: نَعَمُ، قَالَ: "أَكُلُّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هُلَا؛ قَالَ: لَا، قَالَ: "فَلَا تُشْهِلُ إِنَّا فَإِنِّي لَا أَشُهَلُ عَلَى جَوْرٍ". وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لَا تُشْهِدُنِي عَلَى جَوْرٍ".وَفِي رِوَايَةٍ: "أَشْهِدُ عَلَى هٰلَا غَيْرِيُ اللَّهُ قَالَ: "آيَسُرُّكَ أَنُ يَّكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً \* قَالَ: بَلَى قَالَ: ﴿ فَلَا إِذَا ﴿ مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

تخريج حليف؛ صيح بحارى باب الهبة للولن واذا اعطى بعض ولدة شياء، جلد 3، ص 157، رقم 2586 صيح مسلم باب كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة. جلد 5، ص 65، رقم 4262 السئن الكوني للبرهة في باب النسة في التسوية بين الاولاد في العطية، جلد 6، ص 176، رقم 12349 مؤطأ امام مالك، بأب مالا يجوز من النحل جلد 2، صفحه 751، رقم 1437 مصنف ابن اني شيبة، بأب التسوية بين الاولاد في العِطية، جلد 14، ص 152، رقم 37218

شرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد بإرخان عليه وحمة الحتّان ال عديث كتحت لكهة إلى:

آپ خود بھی صحافی ہیں آپ کے والدین بھی صحافی ، آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے ، انصاری ہیں ، اسمام میں سب سے پہلے بچے ہیں جو انصار میں پیدا ہوئے ، جضورانور صلی الندعلیہ وسم کی وفت کے وقت پہلے بچے ہیں جو انصار میں پیدا ہوئے ، جنور سے جودھویں مہینے پیدا ہوئے ، حضورانور صلی الندعلیہ وسم کی وفت کے وقت آپ کی عمر آٹھ مال سات ما ہتھی ، کوفہ میں قیام رہا ، امیر معاویہ کی طرف سے مص کے حاکم تھے ، سمال ہو میں قیام رہا ، امیر معاویہ کی طرف سے مص کے حاکم تھے ، سمال ہو میں قیام رہا ، امیر معاویہ کی طرف سے مص کے حاکم تھے ، سمال ہو میں قیام رہا ، امیر معاویہ کی طرف سے مص کے حاکم تھے ، سمال ہو میں قیام رہا ، امیر معاویہ کی طرف سے مص

ے۔ رہاں سے معلوم ہوا کہ اولا دکو برابر عطیے دے بعض کو بعض پرتر بیج نہ دے کہ کسی کو پچھ نہ دے یا کسی کو زیادہ وے بعض علاء فرماتے ہیں کہ زندگی میں لڑکی لڑ کے کو برابر دے ،لڑ کے کا دوگنا حصہ میراث میں ہے نہ کہ عطیہ میں بعض دے۔ بعض علاء فرماتے ہیں کہ زندگی میں لڑکی لڑ کے کو برابر دے ،لڑ کے کا دوگنا حصہ میراث میں ہے نہ کہ عطیہ میں بعض نے فرمایا کہ زندگی میں بھی لڑکے کو دو گنا دے اورلڑ کی کو ایک حصہ۔ ( در مختار ، شامی ، وغیرہ ) بعض بزرگ لڑکیوں کو دو گنا دیتے ہیں کہتے ہیں کہلڑکیاں ماں باپ کے محمرمہمان ہیں ،لڑکے متیم۔

وسے بیں ہوں ہے۔ (اس ہے رجوع کرو) اس ہے معلوم ہوا کہ باپ اولا دکودے کر دالیں لے سکتا ہے دومرے اہل قرابت نہیں لے سکتے ۔ قرابت اسے مانع ہے یعنی تب تم بھی اسپے عطیہ میں فرق نہ کر دبرابر دو۔

عمره عین کے فتح ہے، نعمان کی والدہ ہیں، بشیر کی بیوی ،عبداللہ ابن رواحہ کی بہن ہیں۔

تا کے عطیہ پختہ ہوجائے تمہارے بعداولا دکا آپس میں جھکڑا نہ ہو،آج کل جوغیر منقول ہو ئیداد کے بیٹے نا مہرجسنر ک سرائے جاتے ہیں اس کی اصل بیرحدیث ہے،رجسٹری میں حکومت کو گواہ بنا یا جا تا ہے۔

معلوم ہوا کہ تعمان تو عمر ہ بنت رواحہ سے سے باتی اور اولا دروسری بیو یوں سے جن کی مائیں فوت ہو چکی ہوں گی اس لیے بیدوا تعد ہوا۔

اس صدیت کی بنا پر علماء فر ماتے ہیں کہ باپ اپنی زندگی میں بیٹا بیٹی ساری اولاد میں برابری کرے، بینے کے لیے دوگانا حصہ بعد وفانت ہے تی کہ پیار محبت بلکہ چو منے میں بھی برابری کرے۔(مرقات) اگر چے تدرتی طور پر چھوٹے بیچ سے زیادہ محبت ہوتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوفا طمہ زہرا بہت بیاری تھیں کہ سب سے چھوٹی تھیں۔

اس حدیث کی بنا پرامام احمد قوری واسی ق نے فرما یا کہ اولا و کے عطیوں جس کی بیشی کرنا حرام ہے کیونکہ حضورا نور نے

اسی ظلم فرما یا ہے اورظلم حرام ہے، ان بزرگول کے ہال اس صورت بیل ہمبددرست ہی نہ ہوگا گرامام ابوضیفہ، شافعی و ما لک و

جمہور علیاء رحمہ می اللہ کے ہاں بیزیا وتی مکروہ ہے جب کہ بلا وجہ ہو، اس بیل ہمبددرست ہی ہوگا۔ اس حدیث ہے معلوم ہور ہا

ہمبور علیاء رحمہ ہوگیا تھا ور نہ رجوع کے کیا معنی ، نیز دوسری روایات بیل ہے کہ حضورا نورصلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا اس
عطیہ پرکسی اور کو گواہ بنالو، اگر بیحرام قطعی ہوتا تو کسی اور کو گواہ بنانے کے کیا معنی حضرت ابو برصد بین نے حضرت عاکشہ صدیقہ کو اکیس وس تھجوریں دیں جو اور اولا دکوندویں ، حضرت عمر نے اپنے جیٹے عاصم کوایک دفعہ ایک خاص عطیہ و یا جواور اولا دکوند و یا ، تم صی بہ نے بیدوا تعات اول دکوند دیا ، عبرالرحمن این عوف نے اپنی بینی ام کلثوم کی اولا دکو خاص عطیہ و یا جواور اولا دکوند و یا ، تم صی بہ نے بیدوا تعات دیا جواور کی دور کی دیا بھائے ہوگیا۔ (مرقات) خیال رہے کہ مقی بیٹے کو ف س بیٹے سے دیا ورکس نے ناکار نہ کیا لمبرز اس کے جواز پرصحابہ کا اجماع ہوگیا۔ (مرقات) خیال رہے کہ مقی بیٹے کو ف س بیٹے سے زیادہ دینا یا غریب معذور بے دست و یا اولا دکو دوسری امیر اولا دسے بچھ زیادہ و بینا بلاکر اہت ورست ہے۔

زیادہ دینا یاغریب معذور بے دست و یا اولا دکو دوسری امیر اولا دسے بچھ زیادہ و بینا بلاکر اہت ورست ہے۔

(مزاة الناجي، جهص ١٥)

کسی میت پرعورت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے سوائے اینے شوہر کے وہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے

. 211 مَبَابُ تَعُرِيْمِ اِحْدَادِ الْمَرُ أَقِّ عَلَى مَقِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامِ الأَّ عَلَى زَوْجِها مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ الأَّ عَلَى زَوْجِها أَرْبَعَةً أَشُهُرٍ وَعَشَرَةً أَيَّامٍ الرُبَعَةً أَشُهُرٍ وَعَشَرَةً أَيَّامٍ

(1780) عَنْ زَيْنَتِ بِنْتِ آبِيْ سَلْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمًا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّر حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ تُوْتِّي ٱبُوْهَا ٱبُوْ سُفِّيَانَ بُنِ حَرْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَعَتْ بِطِيبٍ فِيُهِ صُفُرَةً خَلُونِ أَوْ غَيْرِةٍ، فَلَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَّةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِيُ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ آنِيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ عَلَى الْبِنْبَرِ: ﴿ لَا يَجِلُّ لامْرَايَةِ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ أَنْ تُحِدَّ على مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَّالٍ، إلاَّ على زَوْجٍ ٱرُبَعَةً ٱشْهُرِ وَّعَشِّرًا".قَالَتُ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِلْتِ كِخْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ تُوَفِّيَ آخُوهَا، فَلَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِيُ بِالسِّلِيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿ لَا يَعِلُّ لِإَمْرَ أَيَّا تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِرِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوُقَ ثُلَاثٍ، إِلاَّ على زَوْجِ أَرْبَعَةَ أَشُهُرٍ وَّعَشَّرًا)). مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

حضرت زینب بنت ابوسلمه 🎕 سے روایت ہے کہ میں حضرت اُم حبیبہ 🏶 پر داخل ہوئی جو رسول اللہ 🖓 کی بیوی ہیں جب ان کے باپ حضرت ابوسفیان ﷺ فوت ہوئے تو انہوب نے خوشبومنگائی جس میں پہلے رنگ کا خلوق پاکسی اور خوشبو کا تھا ایک لونڈی نے اس میں ملایا تواس میں سے چھ حضرت اُم حبیبہرض للْدعنها کے رخساروں پرمل دیا اور انہوں نے کہا: اللہ کی فتم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول الله ﷺ كومنبر برفر ماتے ہوئے سنا جوعورت اللہ اور روز آخرت پرائمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کے کس میت پرتین دن سے زیا دہ سوگ کرے کیکن اپنے شو ہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔ زینب بنت ابوسلمی الہتی ہیں بعد میں میں زینب بنت جحش کے یاس حاضر ہوئی جب ان کے بھائی فوت ہوئے تو انہوں نے خوشبو منگائی تواس میں سے لگائی پھر کہااللہ کی قشم مجھے خوشبو کی ضرورت ند تھی لیکن میں نے رسوں اللہ ﷺ کومنبر پر فرماتے ہوئے سٹا کہ جوعورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے کسی میت پرتین ون سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔سوائے اینے شوہر کے جار مهينے اور دس دان ۔ (متنق عليه)

تخريج حديث: صيح بخارى بأب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة شهرا وعشرا، جلد 7. ص 5334 مير مسلم. بأب وجوب الإحداد في عدة الوفاة و تحريمه في غير ذلك جلد 4. ص 202 رقم 3798 السان الكورى للبيهة مي بأب الإحداد جلد 7. صععه وجوب الإحداد في عدة الوفاة و تحريمه في غير ذلك جلد 4. ص 202 رقم 3798 السان الكورى للبيهة من الإحداد وليتوفى عنها زوجها . 437 رقم 1245 سان ابوداؤد بأب احداد المتوفى عنها زوجها . جلد 2. ص 257 رقم 2301 من من 2301 من من 2301 من من 2301 من عنها زوجها .

. شرح حدیث: امام اجل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سوگ کے متعلق فناوی رضوبیہ میں یک جگہ فر ماتے شرح حدیث: امام اجل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سوگ کے متعلق فناوی رضوبیہ میں یک جگہ فر ماتے

ور می رس ہے:

وللهوت اربعة اشهروعشها مطلقاً وطئت الألاولوصغيرة اوكتابية تحت مسلم دلوعهد افلم يخرج عنها الاالحامل- (دريمار إب العرة مطيح مجمال دغي الم ٢٥٦/)

موت کی عدت مطلقا چار ماہ وس ون ہے بیوی مرخولہ ہویا غیر مدخولدا گرچہ نابالغہ ہویا کتا ہیے مسلمان آزاد کے نکاح میں ہویا مسلمان غلام کے نکاح میں ،صرف حاملہ کا حکم اس سے علیحدہ ہے کہ اس کی عدت وضع حمل ہے (ت

ا دکام الہی میں چون و جرانہیں کرتے ، الاسلام گردن نہادن نہ کہ زبان بجراًت کشادن (اسلام ، سرتسلیم نم کرنا ہے نہ کہ دلیری ہے لب کشائی کرنا ۔ ت ) بہت احکام البیہ تعبدی ہوتے ہیں اور جومعقول المعنی ہیں ان کی حکمتیں بھی من وتو کی سمجھ میں نہیں آئیں ۔ من کورو ہم فرب کی تین باتی کی چار چار رکھتیں کیوں ہیں ، تعرف براءت وتم کے لئے ایک جیف کا فی تھا تین اگر احتیاطار کھے گئے تو عدت وفات شیفوں سے بدل کر مہینے کیوں ہوئی اور ہوتی تو تین مہینے ہوتی جس طرح آئسرو صغیرہ میں تین حیف کی جگہ تین مہینے قائم فرمائے ہیں ایک مہینہ دی دن اور زائد کیوں فرمائے گئے ، غرض ایسے بیہودہ سوالوں کا ورواز ہ کھولنا عوم و برکات کا درواز ہ بند کرنا ہے ، مسلمان کی شان بیہے:

سبعت واطعنا غفرانك دبنا واليك البصير (الران الريم ٢٨٥/٢)

ہم نے سٹااوراطاعت کی ، تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور تیری طرف ہی لوشاہے۔

مورت طلاق تعرف براءت رحم کے لیے ہے جبل خلوت براءت خود معلوم پھرعدت کیوں ہواور عدت و فات میں مرف یہی مقصور نہیں بلکہ موت شوہر کا موگ بھی۔اور اس میں خلوت ہونے نہ ہونے کو پچھے دخل نہیں۔رسول التدصلی امتد اتعالٰی علیہ وسلم فر ماتے ہیں:

لایعل لامرأة تؤمن بالله والیوم الأخران تحد علی میت فوق ثلث لیال الاعلی دُوج اربعة اشهر وعشرا دروالا البخاری و مسلم عن امر المومنین امر حبیبة و زینب بنت جحش دخی الله تعالی عنهما دوالله تعالی اعلم در میم سلم باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة الح تدی کتب فائد کراتی الهمه)

الله اور آخز پرایمان رکھنے والی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی موت کے بغیر کی میت پرتین ون ہے ذائد سوگ کرے ، صرف خاوند کے موت کے لئے چار مہینے وی دن سوگ ہے۔ اس کو بخاری اور مسلم نے ام المونین ام حبیبا ورزینب بنت جحش منی الله تعالی عنهما سے روایت کیا ہے۔ والله تعالی المم المونین ام حبیبا ورزینب بنت جحش منی الله تعالی عنهما سے روایت کیا ہے۔ والله تعالی الم

شہری کا دیہاتی کے لئے بیع کرنا تجارتی

212-بَابُ تَحُرِيْمٍ بَيْج

قافلے کوراستے میں جاکر ملنائسی بھائی کے معاطمے پر معاملہ طے کرنااور کسی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام دینا حرام ہالبتہا گر اس کامسلمان بھائی اسے اجازت دے ۔ دے یاوہ خوداسے جھوڑ دیتوجائز ہے۔ . دے یاوہ خوداسے جھوڑ دیتوجائز ہے۔

الْحَاضِرِ لِلْبَادِئُ وَتَلَقِّى الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ الحِيْهِ وَالْحِطْبَةِ عَلَى اَخِيْهِ وَالْحِطْبَةِ عَلَى خِطْبَتِهِ إلاَّ اَنْ خِطْبَتِهِ إلاَّ اَنْ ثِأْذَنَ اَوْيَرُدُّ

(1781) عَنُ أَنْسٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهْى رَسُولُ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهْى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبيعَ حَاضِرُ لِسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبيعَ حَاضِرُ لِبَنْهِ وَأَمِّهِ. مُثَّفَقُ عَلَيْهِ.

تخريج حليث: صيح بخارى بأب من كرة أن يهيع حاضر لباد بأجر. جلد 2. صفحه 758، رقم 2051 صحيح مسلم. بأب تحريم بيع الحاضر للبادى جلد 4. صفحه 6083، رقم 6083 مسئد تحريم بيع الحاضر للبادى جلد 4. صفحه 6، رقم 3904 مسئد البراد، مسئد السبن مالك، جلد 2. ص 307، رقم 6736 مصنف ابن أبي شيبة. بأب ماجاء في بيع الحاضر لباد جلد 6، ص 243، رقم 21300

# شرح حديث: مسائل فقهيته

مسئلہ:حضورا قدی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا: کہ شہری آ دی دیہاتی کے لیے بیچ کر سے بیٹی دیہاتی کوئی چیز فروخت کرنے کے لیے بازار میں آتا ہے گروہ فاوا تف ہے سستی چی ڈالے گاشہری کہتا ہے تو مت بیچ ، میں ابیج علی داموں پیچ دونگا، بید مال بن کر بیچا ہے اور حدیث کا مطلب بعض فقہا نے بیہ بیان کیا ہے کہ جب اہل شہر قبط میں مبتلا ہوں ان کوخود فید کی حاجت ہوا کی صورت میں شہر کا غلہ باہر والوں کے ہاتھ گرال کر کے تیج کر ناممنوع ہے کہ اس سے اہل شہر کو ضرر پہنچے گا اورا گریہاں والوں کواحتیاج نہ ہوتو بیچنے میں مضایقہ نہیں ، ہدا ہیں ای تغییر کوذکر فریایا۔

(الحداية ، كتاب البيوع أصل نيما عكره ، ج٢٩ ص٥٥) (وفتح القدير ، كتاب البيع ، باب أيج الفاسد ، ج٢ ، ص١٠٧)

حضرت عبدالله بن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول الله ﷺ نے فرما یا: تجارتی ( قافلے کے ) سامان کو آگے جا کرنہ ملویہاں تک کہ وہ بازاروں میں اتار لیا جائے۔(متنق ملیہ)

(1782) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقَّوُا السِّمَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى الْاَسُوَاقِ". مُتَّفَقًى مَا يَهُ

تخريج حديث: صبح بخارى بأب النهى للبائع ان لا يحفل الإيل والبقر والغنم، جلد 2. س 755، رقم 2042 صبح مسلم بأب تحريم تلقى الجنب جلد 5. س 557، رقم 3894 المعجم الاوسط للطوراني بأب من اسهه محمد جلد 5. صفحه 361، رقم 5557 السان الكوزى لمبيعتى بأب إلنهى عن تلقى السلح، جلد 5. س 3438، رقم 11231 سان ايوداؤد بأب في التلقى، جلد 3. سفحه 281، رقم 3438

شرح مدیث: مسئلہ: حضورا قدی ملی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تکتی جَلب ہے ممانعت فر مائی ۔ یعنی باہر سے تا جرجو غلہ
لار ہے ہیں اُن کے شہر میں پہنچنے سے قبل باہر جا کرخر ید لیٹا اس کی دوصور تیں ہیں ایک یہ کہ اہل شہر کو غلہ کی ضرور ت ہے اور یہ
اس لیے ایسا کرتا ہے کہ غلہ ہمار ہے قبضہ میں ہوگا فرخ زیادہ کر کے بیجیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ غلہ لانے والے تجار کو
شہر کا خرخ غلط بتا کرخرید ہے ، مثلاً شہر میں پندرہ سیر کے گیہوں بکتے ہیں ، اس نے کہدویا اٹھارہ سیر کے ہیں دھو کا دیمرخرید نا
جا ہتا ہے اور اگرید دونوں با تیں نہ ہوں تو ممانعت نہیں۔

(الحداية ، كتاب البيوع بصل فيها يكرو، ج وج ص ٥٦) (وفتح القدير، كتاب البيع ، باب بيع الفاسد، ج٢ بص ١٠١)

(1783) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمًا، قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكُمَانَ وَلَا يَبِعُ حَادِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَهُ عَالَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكُمَانَ وَلَا يَبِعُ حَادِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَهُ عَادُورٌ لِبَادٍ قَالَ: لَا يَكُونُ عَادُورٌ لِبَادٍ؛ قَالَ: لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَعِيْهُ حَادِرٌ لِبَادٍ؛ قَالَ: لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَكُونُ لَا يَعِيْهُ عَامِدٍ لِيَهِ عَامِدٍ لِيَهِ عَالَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللهُ الللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ الللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

تخريج حليف: صبح بدارى باب البيع والشراء مع النساء جلد 3، س 72، رقم 2158 صبح مسلم، بأب تحريج بيع الحاضر لنهادى جدد 5، ص 5، رقم 3900 السان الكبرى باب النهى عن تلقى السلع جلد 5، صفحه 347، رقم 11232 سان ابو داؤد بأب فى النهى أن يبيع حاضر لها دجدد 362، رقم 3441 مسند امام احدد مسند عبد الله بن عبداس جند 1، ص 368، رقم 3482

جفرت ابو ہر میرہ کھنا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے اس بات سے منع فر ما یا کہ کوئی شہری دیباتی کے لئے سودا کر ہے اور فر ما یا: دومرول کو دھو کہ دینے کے لئے سامان کی قیمت نہ بڑھا و اور آ وی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی بیغام پر منگنی کا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ جو پچھ اس کے برتن میں ہے اسے اوندھا کردے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دسول اللہ کے شری کو دیباتی کے لئے خریدے تا کہ عورت کو اپنی طائی کے لئے خریدے عورت کو اپنی طائی کے لئے خریدے عورت کو اپنی طائی کی دیباتی کے لئے خریدے عورت کو اپنی

(1784) وَعَنْ آنِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَلِي رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلِيعَ عَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجُشُوا وَلَا يَلِيعِ الرَّجُلُ عَلْى بَيْعِ عَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجُشُوا وَلَا يَلِيعِ الرَّجُلُ عَلْى بَيْعِ الرَّجُلُ عَلْى بَيْعِ الرَّجُلُ عَلْى بَيْعِ الرَّجُلُ عَلْى بَيْعِ الرَّجُلُ عَلَى فِطْبَةِ الْحِيْهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمُواتُ الْمُواتُ اللهُ عَلْى فِطْبَةِ الْحِيْهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمُواتُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلُقِي، وَانْ يَبْعَاعَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلُقِي، وَانْ يَبْعَاعَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّكُفُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلُقِي ، وَانْ يَبْعَاعَ اللهُ عَلَيْهِ وَانْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ اللهُ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيَةِ وَانَى لَيْمُ عَنِ النَّجُشِ وَالتَّصْرِيَةِ عَلَيْهِ عَنِ النَّجُشِ وَالتَّصْرِيَةِ عَلَيْهِ عَنِ النَّجُشِ وَالتَّصْرِيَةِ عَلَيْهِ عَنِ النَّجُشِ وَالتَّصْرِيَةِ مُنْ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيَةِ مُنْ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيَةِ مُنْعَلِي اللهُ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيَةِ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيَةِ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيَةِ وَالْمَا عَلَى سَوْمِ الْحِيْدِ، وَنَهْ عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ مُنْ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيَةِ وَالْتَصْرِيَةِ وَالْمَا عَلَى سَوْمِ الْحِيْدِ، وَنَهْ عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ مُنْ عَلَيْهِ وَالتَّصْرِيَةِ وَالْمَا عَنِ النَّحْشِ وَالتَّصْرِيَةِ وَالْمَا عَنِ النَّهُ عَلَى اللهُ عَلَى وَالتَصْرِيدِ وَالْمُ عَلَى النَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَا عَلَى اللهُ عَلَى النَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَا عَلَى النَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُوالِي اللهُ عَلَيْهِ وَالتَصْرِيلِهُ اللهُ عَلَى النَّهُ عَلَيْهِ الْمُعْلِي وَالْمُعْلِيقِ الْمُعْمِلِي وَالْمُعْلِي وَالْمُعْلِي وَالْمُعْلِي وَالْمُولِ اللهُ عَلَى النَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُولِ اللهُ اللهُ

مسلمان بہن کی طلاق کی شرط لگائے ؟ دی کوایے بھائی کے سود سے پرسودا کرنے دھوکہ دینے کے لئے تیمت برط مانے اور کئی دان کا دودھ روک کرفرو خست کرنے ہے . منع فرمایا۔ (منتن علیہ)

تخريج حليث: صيح بخارى بأب لايبيع على بيع افيه ولايسوم على سوم افيه. جلد 2.030 رقم 2033 عيم مسلم.
يأب تحريم بيع الرجل على بيع افيه وسومه على سومه جلد 5. ص 3. رقم 3890 السآن الكيزى، بأب لا يبيع بعضكم على بيع بعض جلد 5، ص 3، رقم 1700 الكيزى، بأب لا يبيع بعضكم على بيع بعض جلد 5، ص 344. رقم 677 مصنف عبدالرزاق، بأب لا يبيع حاضر لبأد جلد 8، ص 170، رقم 677 مصنف عبدالرزاق، بأب لا يبيع حاضر لبأد جلد 8، ص 198، رقم 14867 رقم 14867

مرح حديث عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحتان لكهة بي:

لیتی تنجارتی قافلے کی آمدس کرشہرے باہر بھان سے سامان نہ خریدلو، بلکہ انہیں بازار میں مال لے آنے دوتا کہ انہیں بازاری بھاؤ کی خبر ہوجائے اوران کے بازار میں آمدسے نرخ ارزاں ہوجائے۔

( آدمی این بھائی کے سودے پر سودانہ کرے) یہاں لفظ اُنٹے بمعنی فروخت بھی ہوسکتا ہے اور بمعنی خرید بھی لیعنی جب وہ خض کوئی چیز خرید و فروخت کررہے ہوں اور سودا طے ہو چکا اور قریبًا بات پختہ ہوگئ تو نہ تو کوئی شخص بھا ؤبڑھا کروہ چیز خریدے اور نہ کوئی شخص بھا کو سئتا کر کے خریدار کوتو ڑے ، یہ دونوں با تیں ممنوع ہیں ، ٹیلام کا بیتھم نہیں ہاں بولی دیتے وقت بات طے نہیں ہوتی جو بوئی بڑھائے وہ لے لیے جائز ہے۔

(دوسرون کودھوکہ دینے کے لئے سامان کی قیمت نہ بڑھاؤ) ٹیلام میں اگر کوئی فخص ہو لی بڑھاد ہے مگر خرید نامقصود نہ موسر ف چیز کی قیمت بڑھا نامقصود ہوکہ دوسرا آ دمی اس سے زیادہ کی ہولی دے یہ بخش ہے اور ممنوع ہے کہ دھو کا دہی ہے۔
اس طرح مال لانے والے دیمہا تیوں کو آج کے بھاؤپر مال فروخت نہ کرنے دے بلکہ اس کا مال خودسنجال لے کہ جب مہنگا ہوگا فروخت کر دون گا ، جیسا کہ آج کل بعض آ ڈھتی یا دلال کرتے ہیں نا جا کڑے کہ اس سے چیزی مہنگی ہوتی ہیں بلکہ تحط پڑجانے کا خطرہ ہوتا ہے باہر کا مال مکنے دوتا کہ تخلوق کو آ رام رہے۔
بلکہ تحط پڑجانے کا خطرہ ہوتا ہے باہر کا مال مکنے دوتا کہ تخلوق کو آ رام رہے۔

ر کئی دن کادودهدوک کرفروخت کرنے ہے منع فرمایا) تقروانت کے بیش میں کے فتح ہے، یا بالعکس ت کے فتح میں رکئی دن کادودهدوک کرفروخت کرنے ہے منع فرمایا) تقروات کے بیش میں ہے۔ اندر کا لانا ایسے جانورکومشرات کہتے ہیں بیر کمت خرید، رکس پیش ہے۔ (اشعبہ) تقریبہ بینا ہمعنی دوده ہے دھوکا کھا کر قیمت زیادہ دے جائے۔ کودھوکا جا کہ وہ ذیادتی دودھ ہے دھوکا کھا کر قیمت ذیادہ دے جائے۔

رور رہ رہا۔ اگر کسی نے دودھ کا جانور خریدا مگر دھو کا کھا گیا کہ خرید تے وقت تو دودھ زیادہ تھا بعد میں کم نکار، تا جرنے کئی وقت سے دودھ نکالہ نہ تھااس لیے اس دنت دودھ بہت ہواتو اب خریدار کواختیار ہے۔

اگر جانوررکھنا ہے تو خیراورا گررکھنانہیں ہے تو اس دودھ کے کوئی جو اس نے پیاساڑھے چارسرخرے جانو رفر وخت اگر جانوررکھنا ہے تو خیراورا گررکھنانہیں ہے تو اس دودھ کے کوئی جو اس نے پیاساڑھے چارسرخرے جانو رفر وخت کرنے والے کودے وے ،اس دودھ کے عض جو خریدتے وقت جانور کے ساتھ لیاتھا کہ وہ تاجر کے مماو کہ جانور کا تھالہذا ا ہجر کی ملک تھا۔ اس حدیث کے ظاہر پرامام شافعی کا عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ وہ دودھ تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے عض ایک صاع چھوہارے ، ہی دیے جانمیں گے جھے نفس کی ویت سواونٹ ہیں کہ قاتل مقتول کی ویت سواونٹ وے گا بفس مقتو ساع چھوہارے ، ہی دیکے جانمیں ہو اور خریدار کو مصرات جانور کے واپس کردیے کا حق ہوگا ، امام ابو صنیفہ فرماتے ہیں کہ یہ دید یث قالی کی بیٹ کی آنا کی کہ کہ اس کے دودھ مصرات قابل کی نہیں کہ قرآن کریم کی اس آیت کے خلاف ہے قائمت کی اُن اُن تھی ہے گئی مما اعت کی عکمین کم جس سے دودھ مصرات کی قیت یا مثل و بنامعلوم ہوتا ہے یا ہے حدیث سود حرام ہونے سے پہلے کی ہے کہ اس وقت معاملات میں اس قسم کی کی بیشی درست تھی۔ (مرقات ، لعات و غیرہ) (مرزا ڈالمنانی میں ہونے سے پہلے کی ہے کہ اس وقت معاملات میں اس قسم کی کی بیشی درست تھی۔ (مرقات ، لعات و غیرہ) (مرزا ڈالمنانی میں اور ا

حضرت عبداللہ بن عمر کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سود سے پرسودانہ کر سے اور نہا ہے بھائی کی منگئی کے پرسودانہ کر سے اور نہا ہے بھائی کی منگئی کے پیغام پرمنگنی کا پیغام بھیج گر جب کہ وہ اس کی اجازت رے وے دے در منفق علیہ) اور بیالفاظ مسلم کی روایت کے دے وے در منفق علیہ) اور بیالفاظ مسلم کی روایت کے

-UI

تخريج حزيث عسلم، بأب تحريم بيع الرجل على بيع اليه و سومه على سومه جند 5، ص 3، رقم 3884، لسان الكيزى، بأب لايبيع بعضكم على بيع بعض جلد 5، ص 344، رقم 1205 سان ابوداؤد، بأب في التنقى، جند 3، ص 281، رقم 3438 سيع ابن حبأن، بأب البيع المنهى عنه، جند 1، صفحه 339، رقم 4965 مسند امام احمد بن حنبل مسند عبدالله بن عمر، جلد 2، ص 7، رقم 4531 مسند عبدالله بن عمر، جلد 2، ص 7، رقم 4531 منه بالمنهى

مرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احديارخان عليه رحمة الحنّان ال عديث كيّحت لكهة بين:

بدونوں ممانعتیں جب ہیں جب کہ خریدار و تاجرایک قیمت پر داضی ہو بچے ہوں ،ایسے ہی اڑکے لڑکی والے پیغیم نکاح پر داضی ہو بچے ہوں کہ اس صورت میں اس کے بھا وُبڑھا دینے یا پیغام نکاح دینے میں پہلے کا نقصان ہوگا ،ہاں اگر پہلا تخص اجازت دیدے تو درست ہے اوراگر پہلے فریقین کی رضا مندی مکمل نہ ہوئی تھی صرف کجی پی بات ہی تھی تو دوسرا شخص بھا وَبڑھا بھی سکتا ہے اور پیغام بھی دے سکتا ہے۔ (مزاۃ المناجے ،ج س ۲۵۲)

(1786) وَعَنْ عُقْبَةَ بَنِ عَامَرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللهُ وَسُلَّمَ قَالَ: اللهُ وَسُلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللهُ وَمِنْ اللهُ وَسُلَّمَ اللهُ وَسُلَّمَ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَسُلَّمَ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَاللهُ وَمِنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمُؤْمِنِ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُوا اللهُ وَمُنْ اللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُوا اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَاللّهُ الللهُ مُنْ اللهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ وَاللّهُ اللّهُ ال

 بیغام بھیجتی کہ پہلا تحق چیوڑ دے۔(ملم)

ينَّدَ" ـ رَوَالْا مُسْلِمٌ

تخريج حليث:صيح مسلم. باب تعريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن اويترك جلد 4. ص 139. رقم 3529 السان الكبرىللبيهقى، بأب لايسوم احن كم على سوم اليه جلن 5.صفحه 346، رقم 10681مسند، أبي عوانة، بأب حطر المسلم أن يخطب على خطبة المسلم حتى يترك أو يأذن له جلى 3، ص 41، رقم 4134

شرح حديث: حليم الأمّت معزت مفتى احد مارخان عليد رحمة الحتان لكهة بن:

یعنی اگر کسی عورت کے کسی جگہ ہے بیام وسلام آرہے ہیں اور فریقین قریبًا راضی بھی ہو گئے ہیں تو دومرا تخص بیام وے کر بہلے کا پیام نہ خراب کرے، جب وہاں سے بات چیت ٹوٹ جائے تب پیام دے میکم استحابی ہے اور اگر صرف پیام میں رضا مندی نہیں ہوئی تو ووسرا بھی پیام دے سکتا ہے رہی تھم بیج کے متعلق بھی آیا ہے وہاں بھی ریہ ہی مراد ہے ورنہ نیلام پر بولی پر بولی دی جاتی سے اس توجید پر میرصدیث بالکل واضح ہے۔ (مزا ۃ المناجع، ج٥ص ٢٣)

ضائع کرنامنع ہے

حضرت الوہريرہ هے سے روايت ہے كدرسول الله 🚇 نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری تنین ہاتوں پر راضی ہوتا ہے اور تمہارے تین کا موں کو پسند کرتا ہے اور وہ میر ہیں: (ا) تم ای نئ کی عباوت کرواوراس کے ساتھ کسی چیز کے شریک نہ تھیراؤ۔ (۲) تم اللہ تعالیٰ کی ری کومضبوطی ہے مل کرتھاہے رکھو (۳) اختلاف وتفرقہ نه ذالواور وه تين نايسنديده يا تيس سه بين: (١) بيسور بحث وتكراركرنا (٢) كثرت سيهوال كرنا (٣) مال كون بے فائدہ ضائع کرنا۔ (مسلم)اس کی تشریح پہلے بیان ہو

213-بَابُ النَّهُ عَنْ إضَاعَةِ الْمَالِ فِي شَرَى عَذَر كَ بِغَير مال غَيْرٍ وُجُوْهِهِ الَّتِي آذِنَ الشَّرْعُ فِيُهَا

> (1787) عَنْ آبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهُ تَعَالَىٰ يَرْضَى لَكُمُ ثَلَاثًا. ويَكْرَهُ لَكُمُ ثَلَاثًا: فَيَرُضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُلُونَا وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَمَّنُ تَعْتَصِهُوا بِحَهُلِ اللَّهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُواْ. وَيَكُرَهُ لَكُمُ: قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ الشُّوَّالِ، وَإِضَاعَةَ الْهَالِ". رَوَالُامُسُلِمُ، وَتَقَدَّمَ شَرُحُهُ.

تخريج حديث: صيح مسلم، باب النهي عن كارة المسائل جلدة، ص 130، رقم 4578 الإداب للبيهةي، باب في كراهية اضاعة المال جلد 1، ص 45 رقم 83 ولادب المقرد للبخاري باب المرف في المال صفحه 158 وقم 442 مستداماً م احمد حديث الىغىرەبن شعبة، ئىنى الله عنه، چان 4، ص264، رقم 18172

شرح مدیث: حساب نعمت کے بارے میں لرزہ خیرو فرامین مصطَفّے

فالیٰ لذ توں ہے اپنے آپ کو بچانے کا جذبہ بڑھانے اور دُنیوی نعمتوں کے سبب ہونے والے حماب آ فیزت ہے خود

كودْ رائے كينے دل ہلا دينے والے 9 فرامين مصطَفِّ صلى الله تعالى عليه الدوسلم مُلاحظه ہوں:

- (1) جب تِیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بُلاکراپنے سامنے کھزا کر دے گا اور اُس سے اُس کے جاہ ومرتبے کے مُتَعَلِّق اِسی طرح شوال کرے گا جس طرح اس کے مال کے بارے میں شوال فر مائے گا۔ (اُمجم الاوسل جَام میں ۱۳۸ عدیث ۳۳۸)
  - (2) بنده كونى بھى قدم الحماتا بة وقيامت بيل أس مي وال بوگاكدوه قدم كس لئے أفعا يا تھا؟ (تاريخ دشق جوس من)
- (3) قبیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے میر اُل ہوگا کہ کیا میں نے تیراجسم تندُ رُست نہیں رکھا تھا؟ کیا میں نے تیرا تجھے ٹھنڈے پانی سے تیراب نہ کیا تھا؟ (تُونے ان کے تُقُول اداکتے یا نہیں؟) (المتدرک ج٥٥ ص١٩١ حدیث ٢٨٥٥)
- (4) ما لیک اورتمملُوک (لیعنی غلام) کواورزَون (لیعنی شوہر)اورزَ وجدکولا یا جائے گا پھران سے حساب ہوگا، یہ ں تک کہ مردسے کہا جائے گا تُونے فُلا ل فُلا ل ون لذّت کے ساتھ یانی پیا اورشو ہرسے کہا جائے گا کہ فُلا ل عورت سے نکاح کے اور بھی طلبگار شخے لیکن تُونے اُس کا نکاح چاہا تو میں نے ان سب کوچھوڈ کراس کا نکاح تیر ہے ساتھ کر دیا۔ (کیا تُونے اِن نعشوں کا حق ادا کیا؟) (مجمع الزوائد ج ۱۰ م ۲۳۳ صدیث ۱۸۳۹)
- (5) تیما مت بیل مؤمن سے ہر کمل کا عوال ہوگا یہاں تک کداس سے اپنی آنکھوں بیس سُرمدڈ النے کے مُنعلِق بھی سُوال کماجائے گا (صنیۂ الادلیاءج ۱۰ ص ۱۱)
- (6) بندہ جو خطبہ پڑھتا (بین وعظ اور بیان کرتا) ہے اِس کے بارہے ہیں بھی اُس سے موال ہوگا کہ اِس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ (اصمت مع موسوما بن ابی الدنیاۓ ہے مس٣٩٣ صدیث ١٩٥) (مُسلِّغیین ومقرِّ ربین غور فر ما نمیں کہ بیان کامقصود نیکل کی دعوت تھی یہ بیان کی تعریف اور واہ واہ کی طلب یا محصول شہرت یا دولت؟)
- (7) جو شخص کسی شئے کی جانب مجلائے گا قبیامت کے دن اسے اُس کی دعوت (بینی بُلانے) کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا ،خواہ ایک ہی آق می کو دعوت کیوں نہ دکی ہو! (این ماجری اص سے ۱۳ صدیث ۲۰۸) (اس روایت میں خُلوس کی طرف اشارہ ہے مُثَمَّلُ نَیکی کی دعوت محض رِضائے الٰہی کیلئے دی تھی یا کوئی اور مقصد تھا! انفر ادی کوئیشش کرنے والے مبعنین بھی غور فرائم ،)
- (8) قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبصنہ گذرت میں میری جان ہے ہم جس نعمت کے متعلّق قبی مت میں سُوال کئے جاؤ گے وہ ٹھنڈا سامیداور عمدہ محجوراور ٹھنڈا یانی ہے۔:(تر مذی جس ۱۷۳ حدیث ۲۳۷۱)
- 9) قِیامت میں ہرفی وفقیر(لینی ہرامیر وغریب) آرز و کرے گا کہ کاش! دنیا ٹیں اِس کے پاس مِر ف تُوت ہوتا(ابن ماجہج ۴ ص۳۳۳ عدیث ۴۳۱) ( تُوت لیعیٰ مِر ف اتنا کھانا ہوتا جس ہے ڈنڈگی نے سکے اور بس)

### مال زياده وبال زياده

(2) حضرت سبّد نا ابو ذر رضی الله نتحالی عند نے فرنایا: قِیامت میں ایک دِرہُم والے کے مقالبے میں دو دِرہُم والے کا . حساب زیادہ سخت ہوگا۔ (الزبدللامام احدین سنبل ص ۱۷ عدیث ۷۹۷)

(3) جليلُ القدر تابِعی سيِدُ نا مُعاويه بن أُرَّ ورحمة الله تعالی عليه نے فرما یا: قِيامت بيس سب سنے سخت حساب مندُ رُست فارغُ البال (ليعنی خوش حال) شخص سے ہوگا۔ (تاریخ مدیندوشن چ٥٩ ص١٢٧)

صَدقہ پیارے کی حیاء کا کدنہ لے مجھ سے صاب بخش بے بوجھے تجائے کو لجانا کیا ہے (حدائل بخش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: صدقہ: وسیلہ۔ بے پوچھ: بے حساب الجائے: شرمندہ لِنجانا: شرمندہ کرنا شریح کلام رضاً: میرے آقاعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ اِس شعر کے اندر بارگا ہِ خداوندی میں عرض کررہے ہیں: یا اللہ عزوجل تھے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ کا لہ وسلم کی شرم و حیا کا وابسطہ! جھے محشر میں کیوچھ کچھ کئے بغیر ہی بخش دے، میں تو اپنے گنا ہوں پر پہلے ہی شرمِندہ وہوں میرے اعمال کا حساب کے کرمز پدشرمِندہ نہ فرما۔

امتخال کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ بیارے اللہ بیشترم ۱۳۷) (وسائل بخشش م ۱۳۷)

حضرت وزاد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ کا تب شے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ اللہ علیہ مقارت مغیرہ بن شعبہ الله اور مجھ سے یہ الفاظ کھوائے کہ رسول اللہ ﷺ مرفرض نم زکے بعد بیدہ پر ھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سو، کوئی عبادت کے لائل نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لائل لیے بارشاہی ہے اور اس کے لئے تعریف ہے اور وہ ہم چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! کوئی رو کنے وا مانہیں ہے اس کا چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! کوئی رو کنے وا مانہیں ہے اس کا ورکوئی وینے وا مانہیں ہے اس کے چیز کو جوتو عطا فرمائے اور کوئی وینے وا مانہیں ہے جسے تو چیز کو جوتو عطا فرمائے اور کوئی وینے وا مانہیں ہے جسے تو روک لے اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سرمنے

مُثَقَقَّ عَلَيْهِ، وَسَبَقَ شَرْحُهُ.

قائدہ نیمی وے سکتی اور انہوں نے حضرت معاویہ منظنہ کو سیمی لکھا کہ رسول اللہ اللہ اللہ علیہ ہے جنٹ و کرار اور اللہ کے سے خان کا کہ سے منع فر ایا ہے اور کر ست سوال سے منع فر ایا ہے اور آپ مال باپ کی نافر مالی کرنے بیٹیوں کو زندہ در گور آپ مال باپ کی نافر مالی کرنے بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے اور حقد ارکواس کا حق ندد سے اور ظلم سے کسی چیز کرنے اور حقد ارکواس کا حق شر ماتے ہے ہے۔ (مثلن علیہ) اور اس حدیث کی تشریح گزر چی ہے۔

مشرح حدیث: امام ابل سنت الشاه احمد رضاخان علیه رحمة الرحمن فآدی رضوبه بین فریاتے ہیں: اتول: اسراف ف کی تغییر بین کلمات متعدد وجه پرآئے: ف: اسراف کے معنی کی تفصیل شخصی ۔

(۱) غیرح میں صرف کرنا۔ بینسیر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فر مائی۔

الغريابى وسعيد بن منصور وابو بكربن ابى شيبة والبخارى في الادب البقرد وابنا جرير والبندر واب حالم والبناء والبيعة والب

فریا بی اسعید بن منصور، ابو بحر بن افی شیبدادب المفرومین، بخاری، ابن جریر، ابن منذراین ابی حاتم، طبرانی، حاکم بافاده تصبحی شعب الایمان میں بیتی اور الفاظ این جزیر کے ہیں۔ بیسب حضرات عبدالتدا بن مسعود رضی الند تعالٰی عندے ارشاد باری تعالٰی ولا تبذر تبذیر اکے تحت راوی ہیں کہ انہوں نے فر ، یا تبذیر غیر حق میں صرف کرنا اور یہی امراف بھی ہے۔

ادرای کے قریب ہےدہ کہ تاج العروس میں بعض سے قل کیا:

وضاع الشيئ في غير موضعه - (تاع العروس باب الغاصل السين واراحياء التراث العربي بيروت ١٣٨/١) لعني بيجا خرج كرنا ـ

ابن الى عاتم نے امام مجاہر تلميذ سير تاعبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهم سے روايت كى: لوانفقت مثل ابى قبيس ذهبائى طاعة الله لم يكن اسها فاولو انفقت صاعائى معصية الله كان اسه افعا - (تغير ابن ابي عاتم تحت الآيه ١٣١/ ١٣١ مطئ زار مصطفى الباز مكة المكرمه) (مفات الغيب (التغيير الكبير) بحواله مجاز تحت الآمير ٢/١٣) دار الكتب العلميه بيروت ١٤٢/١٣)

اگرتو پہاڑ برابرسونا طاعت الی میں خرج کردے تو اسراف نہیں اور اگر ایک صاع جو گناہ ہیں خرج کرے تو

سى نے حاتم كى كثرت وادووائش پركها: لاخير في سرف اسراف بيل خير بيل أس نے جواب ديا: لاسى ف في خير سه (مفاتح الغيب (التغير الكبير) بحاله مجالة عند الآمية ١/١ ما دارا لكتب العلمية بيروت ١٤٢/١١)

خير ميں اسراف نبيں۔

اقول: حتم کامقصودتو خدانه تفانام تفا کمانص علیه فی الحدیث (جیبا که حدیث میں نص دارد ہے۔ت) تواس کی ساری دادود آش اسراف ہی تفی تکرسٹائے خیر میں بھی شرع مطہرف اعتدال کا تھم فرماتی ہے۔ ( نآوی رضویہ بے ہیں۔ ۹۲۶) ساری دادود آش اسراف ہی تفی تکرسٹائے خیر میں بھی شرع مطہرف اعتدال کا تھم فرماتی ہے۔ ( نآوی رضویہ بے ہیں۔ ۹۲۹)

اسلحہ وغیرہ سے سی مسلمان کی ظرف سنجیدگی یا مزاح سے اشارہ کرنے اور نگی تلوار کپڑنے کی ممانعت

حفرت ابو ہریرہ کا رسول اللہ کے سے دوایت

کرتے بین کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے

ہمائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لیے کہ وہ

نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے اسے چلوا

ورے پہل وہ اس کی وجہ سے دوز نے کے گڑھے میں جا

گرے ۔ (متن طیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ

ابوالقاہم کی نے فرمایا: جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی

کی طرف بتھیار سے اشارہ کیا ' بے شک فرشتے اس پر

لعنت بھیجتے ہیں اگرچہ اس کا وہ ماں باپ کی طرف سے

مقیقی بھائی ہی کیوں شہو۔ آپ کے کا ارشاد: بَننو غینی مجملہ کے ساتھ اور زاء کے نیجے زیر کے ساتھ ۔ نیز

اس کو فیمن بھی ہے کہ ساتھ اور زاء کے نیجے زیر کے ساتھ ۔ نیز

اس کو فیمن بھی ہے کہ ساتھ داء پر زیر کے ساتھ بھی کھا گی

ہیں ۔ عین ینو غ معنی دونوں کے قریب قریب ایک ہی

ہیں ۔ عین کے ساتھ معنی بھی پھینگنا اور فیمن کے س تھ بھی

ہیں ۔ عین کے ساتھ معنی بھی پھینگنا اور فیمن کے س تھ بھی

214- بَابُ النَّهُي عَنِ الْإِشَارَةِ إِلَى مُسْلِمٍ بِسَلاَحَ وَّنْحُونِ سَوَآءً كَانَ جَادًّا اَوْ مَازِحًا، بِسَلاَحَ وَالنَّهُيٰ عَنْ تَعَاطِى السَّيْفِ مَسْلُولاً وَالنَّهُيٰ عَنْ تَعَاطِى السَّيْفِ مَسْلُولاً

(1789) عَنْ آنِ مُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُبِيْرُ السُّولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُبْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَبْرَعُ فِي يَبِهِ، فَيَقَع فِي حُفْرَةٍ فِينَ النَّارِ". الشَّيْطَانَ يَبْرَعُ فِي يَبِهِ، فَيَقَع فِي حُفْرَةٍ فِينَ النَّارِ". الشَّيْطَانَ يَبْرَعُ فِي يَبِهِ، فَيَقَع فِي حُفْرَةٍ فِينَ النَّارِ". مُثَّقَقًى عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ لِيُسْلِمِ قَالَ: قَالَ النَّهُ الْفَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَشَارُ الى اَجِيْهِ الْفَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَشَارُ الى اَجِيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعْرِيْهُ وَلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَبْرِعُ ضَبِطَ بِالْعَيْنِ الْهُهُمَلَةِ مَعَ كُسُرِ الزَّاكِ، وَسَلَّمَ: وَبِالْعَيْنِ الْهُهُمَلَةِ مَعَ كُسُرِ الزَّاكِ، وَبِالْعَيْنِ الْهُهُمَلَةِ مَعَ كُسُرِ الزَّاكِ، وَبِالْعُنْ وَالْهُ مَنَاهُمَا لَوْمَى وَالْهُ عَبْمَةِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَبِالْهُ عَبْمَةِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَبِالْهُ عَبْمَةِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَبِالْهُ عَبْمَةِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَبِالْهُ عَبْمَةِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّاكِ وَمَعْتَاهُمَا النَّالِي اللهُ عَبْمَةِ الْمُعْمَلِةِ مَعْ كُسُرِ الزَّاكِة وَالْهُ اللَّهُ عَبْمَةِ الْمُعْمَلِةِ مَعْ وَالْهُ اللَّهُ عَنْ وَالْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللَّهُ عَمْ اللَّهُ اللهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللهُ الْمُعْتَى وَالْهُ الْمُعْمَلِهُ وَالْهُ اللْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللْهُ الْمُعْتَى وَالْهُ الْمُعْتَى وَالْهُ الْمُ الْمُعْمَلِهُ وَالْمُ اللَّهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ وَالْهُ الْمُعْمِلُهُ وَالْهُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمُ وَالْمُ الْمُؤْمِ الْمُعْمُ وَالْفُوسُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمَالُهُ الْمُلْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُعْمِلُولُوا الْمُعْمَلُهُ الْمُعْ

مین معنی ہے کہ وہ ہتھیار بھینگراہے اور فساد کروا تاہے اور نزع کے اصل معنی نیز ہ مار تا اور فساد کرنا ہے۔

منوريج حديث وصيح بمارى بأب قول الدى الله من حل عليدا السلاح فليس مدا. جلد 9، سو 49، رقم 7072 معيد مسلم مهاري النهى عن الاشدة بألسلاح الى مسلم، جلد 8، من 34، رقم 6834 السان الكيزى للبيئل، بأب لايشير بألسلاح الى من لايسعى القعل جلد 8، من 23، رقم 18295 جامع الاصول لاين الثير، الفصل الخامس في قعال البسليين بعضهم لبعض، جدد 10، ص 66 رقم 7533 جع الجوامع للسيوف، حرف اللام، جلد 1، ص 184 رقم 1925

شرح حد بیث: حکیم الاً مَّت حضرت مفتی احمد یارخان علیدر حمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: نالاتے وقت ناہنی دل گئی میں کہ بری چیز کی دل گئی بھی بری ہے۔

لینی ہوسکتا ہے کہ اس کا ارادہ مار نے کا نہ ہو مگرا تفاقاً لگ جائے اور سما منے والا مرجائے ایسے واقعات بہت و سکھے گئے میں کہ نداق دلی میں پستول کا اشارہ کیاوہ چل کمیااور سمامنے والے کو گولی گئی جس سے دہ ہلاک ہو کمیانے خدا کی پناہ!

اس طرح کہ بیاس کا قاتل بن جائے اور دوز خ میں جائے معلوم ہوا کہ ایسائل بھی عذاب نار کا ذریعہ ہے اور ایسے قاتل پر تا وان بھی ہے۔ (مِزاِ ٹا المناجِی مج ۸ م ۱۹۸۸)

(1790) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: مَهٰى رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْ يُتَعَاظَى رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ انْ يُتَعَاظَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ انْ يُتَعَاظَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ انْ يُتَعَاظَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنْ يُتَعَاظَى اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ انْ يُتَعَاظَى اللّهُ يُعَالَى وَقَالَ: السّيْفُ مَسْلُولًا رَوَاكُ ابْعُ ذَاوْدَ وَالرِّرْمِنِينَ وَقَالَ: احْدَانُ مُعْدَدُهِ مِنْ مُعْ حَسَدُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ مَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَالرَّامُ اللّهُ عَلَيْهِ وَالرَّامُ اللّهُ عَلَيْهِ وَالرَّامُ اللّهُ عَلَيْهِ وَالرَّامُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالرَّامُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَالرَّامُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ

تخريج حلايث إصبح مسلم، بأب النهى عن الإشارة بالسلاح الى مسلم. جلد 8. ص 33، رقم 6832 جامع الاصول لابن الير، الغصل الخامس في قتأل المسلمين، جلد 10، ص 65، رقم 7531 المعجم الاوسط للطبرائي، من اسمه على جلد 4، ص 270 رقم 4169 مشكّوة المصابيح بأب ما يضبن من الجنابات، الفصل الاول، جلد 2، ص 3519، رقم 3519

شر**ح حديث:** حليم الأمّت مضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

یعنی آلموارا یک دومرے کومیان میں دیٹا چاہیے، نگی تلوار کے لین دین میں کسی کولگ جانے کا خطرہ ہے یہ ہی تنزیمی ہےاور ضرورت کے وفت نگی تلوار کالین دین بلا کراہت درست ہے۔ (ازمرقات) (بزء ڈالمنا جے، ج۸ص ۱۹۸)

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے سوائے عذر کے حتی کہ فرض نماز پڑھ لے حضرت ابوشعثاء ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ کھٹا کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے 215-بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعُكَ الْإِذَانِ إِلاَّ لِعُنْ رِحَتَّى يُصَلِّى لَمَكُتُوبَةِ بَعُكَ الْإِذَانِ إِلاَّ لِعُنْ رِحَتَّى يُصَلِّى لَمَكُتُوبَةِ (1791) عَنْ الشَّعْفَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَع آبِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَذَّن

الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَر رَجُلَّ مِّنَ الْمَسْجِدِ ثَمُثِيْنُ، فَأَثْبَعَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَةُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةً: اَمَّا هٰذَا فَقَلْ عَطى آبا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَالاُمُسُلِمُّ.

ستھے۔ پس مؤذن نے اذان دی تو ایک فض انھ کرمسجد سے جانے لگا۔ حضرت ابو ہر برہ مظانہ اس کی طرف فور سے دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل عمیا۔ حضرت ابو ہر برہ ہی کے اور سام اللہ میں میں ان اس کی استحاد میں کہ اور مسجد سے نکل عمیا۔ حضرت ابو ہر برہ ہی کے ابو القاسم کی کی اور مسلم کا فرمانی کی۔ (مسلم)

تخريج حديث إسان ترمذى بأب ماجاء في النهى عن تعاطى السيف مسلولا. جلد 4، ص 246، رقم 2163 البستدرك لفعاكم كتاب الإدب جلد 6، ص 309، رقم 7785 سان أبوهاؤد بأب في النهى ان يتعاطى السيف مسلولا، جلد 2، ص 336، رقم 2590 صيح ابن حبان، بأب ما جاء في الفتن جلده 13، ص 275، رقم 5946

شرح مدیث: مؤدِّ ن کااذان کہنے کے بعد معجدے باہرجانا کیسا؟

عرض: مؤدِّ ن اذ ان كيني كے بعد با ہر سجد كے جاسكتا ہے يا جين؟

ارشاد: اگر کوئی ضرورت در پیش ہوا ور جہاعت میں دیر ہوتو حرج نہیں ورنہ بلاضرورت إجازت نہیں اور مؤذِ ن ہی نہیں ہراس مخص کے لیے یہی تھم ہے جس نے ابھی اُس وقت کی نماز نہ پڑھی جس کی بیاذ اِن ہوئی اور اذ اِن ہونے ہی ک خصوصیت نہیں بلکہ مراود خول وقت ( یعنی وقت کا شروع ہونا ) ہے۔ جو مسجد میں ہوا ور کسی نماز کا وقت شروع ہوجائے اور سی خصوصیت نہیں بلکہ مراود خول وقت ( یعنی جاعت قائم کرنے والا ) نہ ہوا ہے بغیر نماز پڑھے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں گر ہید کہ کسی و وہری مسجد کے اور ایک اور ایک اور الحقاد را اور الحقاد را در الحقاد اللہ الدر الحقاد ، کتاب السلاق ، ۔۔۔۔۔۔الخ ، ج۲ م ۲۰ م ۲۰ وارد در در الحقاد کی الدر الحقاد ، کتاب السلاق ، ۔۔۔۔۔۔الخ ، ج۲ م ۲۰ م ۲۰ ورنہ در یہ میں فر ما یا وہ منافق ہے۔

( كنز العمال، كمّاب الصلاة بتنم الاتوال، عديث ٢١٠٢، ج٢، ص ٢٨٩) ( ملفوظات؛ اللي حضرت رحمة الله تعالى عليه ص ٢٥٨)

بغیرعذر کے خوشبو کا تخفہ وائیں کرنے کی ممانعت حضرت ابو ہریرہ ہے ہوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ فی نے فرمایا: جس پرریجان پیش کی ج ئے وہ اسے والیں نہ کرنے کیونکہ اس کو اٹھا نا آسان اور اس کی مہک حصر میں ا

اچھی ہے۔(ملم)

216-بَآبُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ لِغَيْرِ عُنَّادٍ (1792) عَنْ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: (1792) عَنْ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عُرِضَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عُرضَ عُرضَ عَلَيْهِ وَلَيْهُ خَفِيفُ الْبَحْمِلِ، عَلَيْهِ وَلَا يَرُدَّةُ هُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْبَحْمِلِ، عَلَيْهِ وَاللهُ عَنْهُ الْبَحْمِلِ، وَوَاللهُ مُسْلِمٌ.

صيب الربي المحدد مسلم بأب استعبال المسك وانه اطيب الطيب جلد 7. ص 48, رقم 6020 جدم الاصول لاس تغريج حلايث: حيح مسلم بأب استعبال المسك وانه اطيب الطيب جلد 7. ص 48, رقم 6020 جدم الاصوب والمعن جلد 4. ص 767. رقم 2916 مسند أبي يعل مسند أبي هريرة رضى الله عنه جدد 11 صعد فير المباب الخامس في الطيب والمعن جلد 4099 م 536 رقم 4099 م المباب الطيب وماجاء فيس عرض عليه طيب فلاير ده جلد 4. ص 536 رقم 4099 م 127. رقم 6253 اتماف الخيرة المهرة باب استحباب الطيب وماجاء فيس عرض عليه طيب فلاير ده جلد 4. ص 536 رقم 4099 م 127. رقم 6253 اتماف الخيرة المحتال المباب ال

ہم نے تحذی تیداس کیے لگائی کہ تجارہ کی توعیت لگل جائے ، بعض عطرفروش کی تیمٹا عطر پیش کرتے ہیں ،اگراہے خرید نانہ ہوا دروہ الکارکر ہے تو صدیث پڑھ کراسے خرید نے پرمجبور کرتے ہیں ، وہ اس صدیث کی منشاء ہے یا تو وہ تف یا واتف ہیں مگراس کے ذریعہ اپنا ہیو پارچلانا چاہتے ہیں۔ریحان ریخ سے بنا بمعنی خوشبواس سے ہرخوشبوم او ہے ، پھول ہوں یا عطر چنبلی وغیرہ کا تیل۔

اس میں وزن ہاکا قیمت معمولی خوشبو اعلٰی ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ خوشبو والیس کرنا تو بہت ہی خشک مزابی کی دلیل ہے کہ اس میں وزن ہاکا قیمت معمولی خوشبو اعلٰی ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ خوشبو جنت سے آئی ہے اور وہال کا ہی چند ویتی ہے۔ مبسوط سرخسی ہا بالمس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زجرا کوسونگھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان سے جنت کی مہک آتی ہے اس لیے آپ کوز ہرا مرکتے ہیں لیعنی جنت کی کل ۔ (مزا ڈالمنانج من ۱۹۸۸)

تخريج حاليمة؛ صيح بدارى باب مالايرد من الهدية، جلد 2، ص912، وقم 2443 الاداب للبيبق، بأب في الطيب، جلد 1، مفعه 365، وقم 603 الديال المعددية للترمذي بأب ما جارة تعطر رسول الله تقد ص 247، وقم 216 مسئد المام احداين حديل مسئد السين مألك رضى الله عده جلد 2، مقعه 1237 مسئد البرار، مسئد السين مألك رضى الله عده جلد 2، صفعه 7319، وقم 349، وقم 7319

شرح مديث: خوشبو

آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو بہت زیادہ پندھی آپ بمیشہ عطر کا استعال فرمایا کرتے ہے حالانکہ خود آپ ملی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطهر سے ایسی خوشبونگلی تھی کہ جس گلی میں ہے آپ گزرجاتے ہے وہ گلی معطر ہوجاتی تھی۔ آپ ملی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے ہے کہ مردول کی خوشبو ایسی ہونی چاہیے کہ خوشبو تھیا اور رنگ نظر ندآ ہے اور عورتوں کے لئے
وہ خوشبو بہتر ہے کہ وہ خوشبونہ تھیلے اور رنگ نظر آئے کوئی آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس خوشبو بھیجتا تو آپ بھی رونہ
فرماتے اور ارشا دفرمات کہ خوشبو کے تحدہ کوردمت کرو کیونکہ رید جنت سے نگلی ہوئی ہے۔

(الشمائل المحمدية ، باب ما جاء في تعطر رسول الشصلي الله عليه وملم ، الحديث : ٢٠١٠ ، ٢٠١٠ ، ٢٠١٠ ، ٢٠ ، ١٣ مسخصه )

منہ پڑاس شخص کی تعریف کرنے کی ممانعت ہے۔ جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ غرور وغیرہ میں مبتلا ہوجائے گا اور جس سے بیخطرہ منہ ہواس کے تن میں تعریف کرنے جو کرنے

217-بَابُ كَرَاهَةِ الْمَدُنِ فِي الْوَجُهِ لِمَنْ خِينَفَ عَلَيْهُ مُفْسَدَةٌ مِّنْ اِعْجَابٍ وَّنَحُونٍ وَجَوَازِ لِالْمَنُ أُمِنَ ذَٰلِكَ فِي حَقِّهٍ

(1794) وَعَنُ أَبِي مُؤْمَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُتُونِي عَلَى رَجُلِ وَيُطْرِيُهِ فِي الْمِدُ عَلَى رَجُلِ وَيُطْرِيْهِ فِي الْمِدُ عَلَى ، فَقَالَ: الْفُلَكُتُمُ - أَوُ قَطَعْتُمُ - ظَهُرَ الرَّجُلِ". مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ. وَالْإِطْرَامُ إِلَيْهُ بَالْهُ بَالْعَةُ فِي الْبَدَّى حِ.

حضرت ابوموی اشعری علی ہے روایت ہے کہ رسول الله الله الله الله الله الله وه دوسرے آ دی کی تعریف کرر ہاتھا!وراس کی تعریف میں مباہذہ کر ر ہا تھا تو آپ نے فرمایا: تم نے اس آ دمی کی کمرتو ژ دی۔ (متنق عليه) الكظر الم الم المي كي تعريف مي مبالغدكرنا \_

تخريج حدايث بصيح بخارى باب مايكرة من الاطناب في المدح وليقل مايعلم. جلد 2، ص 947، رقم 2520 معيح مسلم، بأب النهي عن المدرع اذا كأن قيه اقراط وخيف منه فتنة. جلن 8.ص 228. رقم 7696 السان الكيزي للبيهالي. بأب انشاعر يمناح العاس بماليس فيهم حتى يكون ذلك كثيرا. جله 6, 242 رقم 21666 جامع الاصول لابن اثير الكتاب الثالث في المداح جلد 11. صفحه 52, رقم 8519 مستدامام احد، حديث ألي موسى الاشعري رضى الله عنه. جلد 412 س 412 رقم 19707

شرح مديث: تعريف بيندي

کے پھر داور عورتیں اس خراب عادت میں بہتلا ہیں کہ جو تخص ان کے منبہ پران کی تعریف کردے وہ اس ہے خوش ہو جاتے ہیں اور جو بخص ان کے عیبوں کی نشا ندہی کر دے اس پر مارے غصہ کے آگ بگولا ہوجاتے ہیں۔ آومی کی بیخصلت مجی نہایت ناقص اور بہت بری عادت ہے۔اپٹی تغریف کو پیند کرنا ادرا پٹی تنقید پرنا راض ہوجا نابیہ بڑی بڑی تمراہیوں اور عمنا ہوں کا سرچشمہ ہے اس لئے اگر کوئی شخص تمہاری تعریف کرے توتم اپنے دل میں سوچوا گرواقعی وہ خو لی تمہار ۔۔۔۔ اندر موجود ہوتو تم اس پرخدا کاشکرادا کروکہاس نے تم کواس کی تو فیق عطا فر مائی اور ہرگز اپنی اس خو بی پر اکڑ کرا تر ا کرخوش نہ ہوجا ؤ۔اورا گرکوئی شخص تمہارے ساہنے تمہاری خامیوں کو بیان کریے تو ہرگز ہرگز اس پر ناراضنگی کا اظہار نہ کرو۔ بلکہاس کو ا پنامخلص دوست سمجھ کر اس کی قدر کر وادر اپنی خامیوں کی اصلاح کرلواور اس بات کواچھی طرح ز ہن نشین کرلو کہ ہرتعریف كرنے والا دوست نہيں ہوا كرتا۔ادر ہرتنقيد كرنے والإوشمن نہيں ہوا كرتا۔قر آن وحديث كى مقدر تعليم سے پتا جلتا ہے كه ا پن تعریف پرخوش ہوکر پھول جانے والا آ دمی اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ فالبہ وسلم کو بے حد ناپسند ہے اور اس قتم سے مردوں اور عورتوں کے اردگر دا کثر چاپلوی کرنے والوں کا مجمع اکٹھا ہوجا یا کرتا ہے اور بینخود غرض لوگ تعریفوں کا مل باندھ کرآ دی کو بے وقوف بنایا کرتے ہیں۔اور جھوٹی تعریفوں سے ۔ دمی کوالو بنا کراپنامطلب نکال لیا کرتے ہیں۔ اور پھرلوگوں سے اپنی مطلب بر آری اور بیوتوف بٹانے کی داستان بیان کرکےلوگوں کوخوشِ طبعی اور مہننے ہند نے کا سرمان فر اہم ۔ کرتے رہتے ہیں۔لہذا ہرمر دوعورت کو جاپلوسی کرنے والوں اور منہ پرتعریف کرنے والول کی عیارا نہ جالوں سے ہوشیار ر ہنا چ ہے۔اور ہر گز ہر گزاپی تعریف س کرخوش نہ ہونا جا ہے۔(جنتی زبیر ۱۳۲)

(1795) وَعَنْ أَنِي بَكُرَةٍ رَضِي اللهُ عَنْهُ: أَنَ ، حضرت ابو بكره الله عنه أَنْ ، حضرت العربول

م حلا ذُك عِنْلَ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَثْنَى الله ﴿ كَسَامِتَ الله عَنْلَ الله عَنْلَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَثْنَى الله ﴿ كَسَامِتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَثْنَى الله ﴾ كسامت الله عند النه عند الله عند ا

عَلَيْهِ رَجُلُ عَلِرًا، فَقَالَ التَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: ﴿ وَلِمَكَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَاحِبِكَ يَقُولُهُ
وَسَلَّمَ: ﴿ وَلِمَكَ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا يُتَكُّلُهُ مَا دِحًا لَا مَعَالَةً فَلْيَقُلُ:
مِرَارًا: ﴿ إِنْ كَانَ آحَلُ كُمْ مَا دِحًا لَا مَعَالَةً فَلْيَقُلُ:
الْحُسِبُ كُلّا وَكُلّا إِنْ كَانَ يَرَى آنَّهُ كُلْلِكُ
وَحَسِيْبُهُ اللّهُ وَكُلّا يُزَلّى عَلَى اللّهِ آحَلُهُ. مُثَقَقًى عَلَى اللّهِ آحَلُهُ.

اس کی تعریف کی۔ رسول اللہ اللہ فی نے فرمایا: تجھ پر افسوں ہے تو نے اپنے ساتھی کی مردن کوتوڑ دیا ہے۔ آپ یہ بار بار فرمائے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم نے اگر ہرصورت بیس کسی کی تعریف کرنی ہی ہوتو یوں کہا کرو اگر ہم الکان ہے کہ وہ الیا ہے۔ اگر وہ اسکوالیا تجھتا ہو اوراس کا حساب اللہ کے میرد ہے اور اللہ کے سامنے کوئی آ دی یاک بازی کا دعوی مت کرے۔ (منت عنی)

تخريج حديث إصبح بخارى بأب مأيكرة من التمادح جل 8. صفعه 18. رقم 6061 صبلت مسلم، بأب النهى عن الهدح الخارئ بيك النهى عن الهدح الماكان فيه افراط و خيف منه فتنه جلن 8. ص 227. رقم 7693 السان الكبزى للبيهةي بأب الشاعر يمدح الناس بماليس فيهم حتى يكون ذلك كثيرا، جلد 10، صفحه 104، رقم الحديث 1807 سان الكون ذلك كثيرا، جلد 10، وقم الحديث 1807 سان ابوداؤد بأب في كراهية التمادح جلد 4. صفحه 104، وقم الحديث 3744 سان ابن ما جه بأب البدح جلي 2. صفحه 1232، وقم الحديث 3744

شرح حدیث عمیم الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: لیعنی بہت زیادہ تعریف کی بہت مبالغہ ہے، غالبًا وہ مخص وہاں موجود ہوگا جبیبا کہ اسکے مضمون سے ظاہر ہے دیکھو فات۔

یعنی وہ مخف الیں طبیعت کا ہے کہ تیری تعریف من کر مغرور و متکبر ہوجاوے گا ایسے مخص کی منہ پر تعریف اسے نقصان دیتی ہے۔ خیال رہے کہ بعض لوگ اپنی تعریف من کراور زیارہ نیکیاں کرنے لگتے ہیں اور بعض لوگ غرور ہیں آ جاتے ہیں پہلے تیم کے لوگوں کے منہ پر تعریف کرنا مفید ہے ، دومر سے لوگوں کے لیے نقصان دہ یہاں دومری صورت کا ذکر ہے۔ یعنی کسی کی تعریف کرنے کی دوشرطیں ہیں : ایک بیر کہ یقین کے ساتھ تعریف نہ کرے کہ وہ ایس ہی ہے بلکہ اسپنے خیال کا اظہار کرے۔ دومرے رید والیم بی برا جانا منہ سے اچھا کہنا منہ سے اچھا کہنا ہوں ہے۔ دومرے رید وشا مرجوث میں برا جانا منہ سے اچھا کہنا ہے۔ حوث بھی ہے اور خوشا مرجی ہے۔ اور خوشا مرجی ۔

یعنی واقعہ کی گواہی نہ دے کہ واللہ وہ بہت تی اچھاہے گریہ تمام شرا کط اس کے متعلق ہیں جس کی برائی بھلائی نص سے ثابت نہ ہو۔ حضرات اخبیاء خصوصًا حضور محمر صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آل واصحاب کی تعریفیں کامل یقین سے کرے اور خوب کرے مثلٰ میں کہرسکتا ہوں کہ شم رب تعالٰی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ اللہ کے بیارے بندے ہیں، یوں ہی وہ حضرات جنہیں مخلوق ولی اللہ کہتی ہے آئیس ہم یقین سے ولی کہرسکتے ہیں کہ تخلوق کی زبان خابق کا تیم ہے لہذا یہ حدیث نہتو آیت قرآ نیے کے خلاف ہے نہ دومری احادیث کے حضور فرماتے ہیں انتہم شہداء اللہ فی الا دض۔ حدیث نہتو آیت قرآ نیے کے خلاف ہے نہ دومری احادیث کے حضور فرماتے ہیں انتہم شہداء اللہ فی الا دض۔

(1796) وَعَنْ هَمَّنَامِهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْبِقُلَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمُنَكُّ عُمُانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَعَمِلَ الْمِقْلَادُ، فَجَفَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَجَعَلَ يَحثو فِي وَجُهِهِ الْحَصْبَاءِ. فَقَالَ لَهُ عُكَانُ: مَا شَأَنُكَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَآيُتُمُ الْمَثَّاحِيْنَ، فَأَحْفُوا فِيُ وُجُوْهِهِمُ النُّرَابِ". رَوَاتُهُ مُسْلِمُ فَهٰلِهِ الْإَحَادِيْتُ فِي النَّهِي، وَجَاءً فِي الْإِبَاحَةِ أَحَادِيْتُ كَثِيْرَةٌ صَعِيْحَةٌ. قَالَ الْعُلَبَاءُ: وَطَرِيْقُ الْجَمْعِ بَدُنَ الْإِحَادِيْتِ أَنْ يُقَالَ: إِنْ كَانَ الْمَمْلُوحُ عِنْلَهُ كَمَالُ إِيمَانٍ وَيَقِيْنٍ، وَرِيَاظَةُ نَفْسٍ، وَمَغْرِفَةُ تَامَّةُ يْعَيْنُ لَا يَغْتَرْنُ، وَلَا يَغْتَرُّ بِلْلِكَ، وَلَا تَلْعَبُ بِهِ بَقُسُهُ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَلا مَكُرُونٍ وَإِنْ خِيْفَ عَلَيْهِ شَيْعٌ بِنْ خَذِهِ وَالْأَمُورِ، كُرِةَ مَنْ مُحَةً فِي وَجُهِ ، كُرَاهَةً شَدِيْدَةً. وَعَلَى هَذَا التَّفْصِيْلِ تُنَزَّلُ الْإَحَادِيْثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِي ذُلِكَ وَمِنَا جَأَّ فِي الْإِبَاحَةِ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنَّ بِكُرِ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ: "أَزُجُو أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمُ ۚ أَيْ مِنَ الَّذِيْنَ يُلْعَوْنَ مِنْ جَمِيْج أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِلُهُ وَلِهَا . وَفِي الْحَدِيثِ الْأَخِرِ: "لَسْتَ مِنْهُمُ \*\*: أَيْ لَسْتَ مِنَ الَّذِينَ يُسَيِلُونَ أُزَّرُهُمْ خُيَلاً ۚ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعُمَرَ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ: ﴿ مَا رَآكَ الشَّيْظِئُ سَالِكًا فَكَّا إِلاَّ سَلَكَ فَكَّا غَيْرَ فَجِيَّكَ".

حضرت جام بن حارث حضرت مقداد الله عنه روایت کرتے ہیں کہ ایک آ دمی حضرت عثمان ﷺ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد ﷺ، قصدا تھنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منہ میں منگر بیاں ڈالنے ملکے حضرت عثمان کی نے فرمایا: متہیں کیا ہو گیے۔ حضرت مقداد المائية على المراسول الله الله المائية : جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھوتو ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔ (مسلم) بیتمام احاد بیث ممانعت کی ہیں اور اس کے جواز میں بھی بہت سے جواماذیث آئی ہیں۔ علماء نے ان احادیث میں طبیق کی صورت سے بتائی ہے کہ اگر جس کی تعریف کی جارہی ہے وہ کمل ایمان اور یقین رکھتا ہوہے اور اسے ریاضت نفس اور کامل معرفت مجی حاصل ہوجس کی وجہ سے اس تعریف سے اس سے فتنے میں مبتلا یا گفس کے قریب جیس جنانا ہوئے کا ڈر شہ ہواور شداہس تعریف ہے وہ خوش ہوتا ہوتو پیرند حرام ہے اور نہ مکروہ اور اگراس کے بارے میں ان چیز وں کا خطرہ ہوتو پھراس کے مند پراس کی تعریف کرناسخت نالسندیدہ ہے۔اس تفصیل پر اس بارے میں مختف احادیث کومحول کیا جائے گا اور جواحادیث جائز ہوئے کے بارے میں ایل ان میں ہے ایک وہ ہے جس میں آپ 🍇 نے حضرت ابو بكر ﷺ سے فرما يا: مجھے اميد ہے كہتم ان لوگوں ميں ہے ہو گئے لیعنی ان لوگوں میں ہے جن کو جنت میں داخل ہوتے وقت جنت کے تمام ورواز وں سے بلایا جائے گا۔اور ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ & نے حضرت ابو بكرصديق ﷺ سے فرنا يا: تم ان لوگوں ميں

تخريج حليت : صيح مسلم، بأب النهى عن البنح اذا كأن قيه افراط و خيف منه فتنة، جلد 8، ص 228، رقم 7698 عويح ابن حبأن بأب البدح جلد 13، صفحه 3770 الإداب البفرد للبخاري، بأب يحتى في وجود البداحين، صفحه 141، رقم 195 مسئدا البداحين صفحه 141، رقم 259 مسئدا امام احمد حديث البقداد بن الإسود رضى الله عنه، جلد 6، رقم 23874 مسئدا ابن ابن شيبة، حديث البقداد بن عرورض الله عنه، صفحه 685، رقم 485 مسئدا ابن ابن شيبة، حديث البقداد بن

شرح حدیث: اورایک اورحدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق سے فرمایا: تم ان لوگول میں سے نہیں ہوجو تکبر کی وجہ سے چاور شخنول کے بنچے لئکاتے ہیں اور رسول اللہ نے حضرت عمر سے فرمایا: جب شیطان تمہیں کسی راستے پرچاتا و بکھتا ہے تو وہ اس راستے کوچھوڑ کراور راستَدا ختیار کر لیتا ہے۔

### تعريف كرنا

بعض مقامات پرتغریف کرنامنع ہے اور ذمت کرناتو صری غیبت اور عزت کے دریے ہونا ہے اس کا حکم گزر چاہے، تعریف کرنے میں چھآفات ہیں، چار آفات کا تعلق تعریف کرنے والے سے اور دو کا تعلق اس کے ساتھ ہے جس کی تعریف کی جائے۔

# تعریف کرنے والے کے لئے آ فات

- (۱) ۔۔۔۔۔۔ حدے بڑھ كرتعريف كرتا ہے بہال تك كه جھوٹ ميں داخل ہوجا تا ہے۔
- (٢) ــــافلهار محبت کے لئے تعریف کرنا ہے اوراس میں ریاء کاری کو داخل کر دیتا ہے۔
  - (٣)۔۔۔۔۔بعض اوقات بغیر حقیق کے بات کرتا ہے اوراس پر مطلع نہیں ہوتا۔
- (٣)۔۔۔۔۔مدوح (لیعن جس کی تعریف کی جائے اس) کوخوش کرتا ہے حالانکہ وہ ظالم یا فاسق ہوتا ہے اور بیہ جائز نہیں۔نبی اَ کرم ،رسول مختشم سلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کا فر مانِ عبرت نشان ہے: اِنّ اللّٰہ تَعَالٰ یَغْضَبُ إِذَا مُهِرِحَ الْفَاسِقُ۔

ترجمہ: جب فاس کی تعریف کی جائے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ ناراضگی فرما تا ہے۔

(موسومة لدين الي المدنيا، كمّاب الفتمنة وآواب اللِّسان، بإب الغبية التي يحل ----- الْخ ، الحديمة ٠٣٠، ج٢٢، م ٢٤٠)

# مدوح کے لئے آفات

روامتبارے تعریف ممروح ( لینی جس کی تعریف کی جائے اس ) کے لئے نقصان یہ ہے۔

(۱)۔۔۔۔۔اس میں تکبراورخود پسندی آجاتی ہے۔

تَطَعْتُ عُنْقَ صَاحِبِكَ، وَيُحَكَ لَوْسَبِعَهَا مَا أَفُلَحُ.

ترجمہ: تم نے اپنے دوست کی گرون کا ہے دی ، تیری خرابی ہوا گردہ اسے سنتا تو کا میا بی نہ پاتا۔ (المسئدند مام احمد بن عنبل، حدیث الی بکردہ نفیع بن الحارث بن کلدہ ،الحدیث ۲۰۵۵، ۲۵، جے بس ۳۳۳ بتقدم و مآخر ) (لباب اما دیے بس ۲۳۵۔۲۳۹)

وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْإِبَاحَةِ كَثِيْرَةً، وَقَلَ ذَكَرْتُ مُعْلَةً يِّنُ اَطْرَافِهَا فِي كِتَابِ الْاَذْبَكَارِ .

اور جائز ہوئے میں اور بھی کثرت سے احادیث آئی ہیں جن میں سے پچھا حادیث میں نے اپنی کتاب ''الا ذکار میں بیان کر دی ہیں۔

جس علاقہ میں وبا پھیل جائے وہاں سے فرار ہونا اور باہر نسے اس علاقہ میں آنا ناپسند بیرہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:تم جہاں کہیں ہوموت منہیں آلے گی اگر چہ مضبوط قلعوں میں ہواور انہیں کوئی محلائی مہنے۔

اورالله تعالی کاارشاد ہے: اور اینے ہاتھوں ہلا کت ال ندیڑویہ

حضرت عبدالله بن عباس الله سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب الله ملک شام کی طرف نظے اور مقام مرغ میں بہنچ تولشکر کے امراء یعنی حضرت و عبیدہ بن الجراح وی اور اور این کر ساتھ یہ

218- بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوبِ مِنَ بَلَيٍ
وَقَعَ فِيْهَا الْوَبَآءُ فِرَارًا مِنْهُ
وَكَرَاهَةِ الْقُلُومِ عَلَيْهِ
وَكَرَاهَةِ الْقُلُومِ عَلَيْهِ
وَكُرَاهَةِ الْقُلُومِ عَلَيْهِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (اَيُنَمَا تَكُوْنُوا يُلُوكُكُمُ الْمُوتُ كُكُمُ الْمُوتُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّالَّ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ

وَقَالَ تَعَالَى: (وَلَا تُلُقُوُا بِأَيْرِيكُمْ إِلَى التَّهُدُكَةِ)(البقرة:195)

(1797) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِى اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِرِ حَتْى إِذَا كَأْنَ بِسَرُ غَ لَقِيهُ أُمْرَاءُ الْاَجْتَادِ - اَبُو عُبّيْرَةً بِنُ الْجَرَّاحِ وَاضْعَابُهُ - فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ الْوَبَاءُ قَلَ عُبّيْرَةً بِنُ الْجَرَّاحِ وَاضْعَابُهُ - فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ الْوَبَاءُ قَلَ وَقَعَ بِالشَّامِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ لِيُ عُمَرُ: ادْعُ لِي الْهُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ، فَلَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَأْرَهُمْ وَٱخۡبَرَهُمۡ أَنَّ الۡوَبَا ۚ قَلۡ وَقَعَ بِٱلشَّامِ، فَاخۡتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمُ: خَرَجْتَ لِأَمْرِ، وَلَا نَرْي أَنُ تَرْجِعَ عَنْهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاضْعَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَزَى أَنْ ثُقُيِمَهُمُ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَيْنَ. ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي الْإِنْصَارَ، فَلَعَوْتُهُمُ، فَاسْتَشَارُهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْبُهَاجِ ِيْنَ، وَاخْتَلَفُوا كَانُحْتِلاَ فِهِمُ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوَا عَنِّي. ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيُ مَنْ كَأَنَ هَاهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَلَكُوْتُهُمُ، فَلَمْ يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلاَنِ، فَقَالُوا: نَرْى آنُ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ، وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءُ فَنَاذَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبَّحٌ عَلَى ظَهْرٍ، فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ. فَقَالَ آبُوْ عُبَيْدَةً بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: آفِرارًا مِّنْ قَلَدِ اللهِ ۚ فَقَالَ عُمَّرُ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ: لَوُ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا آبَا عُبَيْدَةً ! - وَكَانَ عُمَرُ يَكُرَهُ خِلِافَهُ - نَعَمُ، نَفِرُ مِنْ قَلَدِ اللَّهِ إِلَى قَلَدِ اللهِ ، اَرَايَتَ لَو كَانَ لَكَ إِبِلِّ، فَهَبَطَتُ وَادِيًّا لَّهُ عُنُوتَانٍ، إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ، وَالْأُخْرَى جَدُبَةٌ، الكِيسَ إِنَ رَّعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ، وَإِنْ رَّعَيْتَ الْجَدُبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَلَدِ اللهِ ۚ قَالَ: فَجَآءً عَبْدُ الرَّحْنِ بِنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنُهُ. وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِيْ مِن هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

آ کر ملے اور ان لوگوں نے اطلاع دی کہ ملک شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس 🃸 فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے مجھ سے فرمایہ کہ مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ پس میں نے انہیں بلایا۔ حضرت عمر ﷺ نے ان ہے مشورہ لیا اور اطلاع دی کہ ملک شام میں وہا چھیل چکی ہے۔ پس ان کی آ راء میں اختلاف پيدا موگيا۔ بعض نے كہا آب ايك كام كے کے نکے ہیں تو بیمناسب نہیں کہ آب اس کو حاصل کیے بغیروالی جلے جا تمیں اور بعض نے کہا آپ کے پاس بہترین لوگ اور رسول اللہ 🏝 کے صحابہ کرام ہیں اور ہم مينين سيحت كهآب أنبين اس وباء كي طرف في جائي مے۔ پھرآ پ نے فرمایا: تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر مجھے کہا کہ انصار کو بلاؤ۔ پس میں نے ان کو بلایا اور آ ب نے ان سے مشورہ طلب کیا۔ وہ بھی مباجرین کے راست پر چلے اور ای طرح اختلاف کیا جیسا کہ انہوں نے کیا تھا۔ پھرآ پ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے یاس قریش کے بوڑھے لوگول کو بلاؤ جنہوں نے فتح کمہ کے موقع پر بجرت کی۔ میں نے ان کو بلایا۔ ان میں سے دو آ دمیوں نے بھی اختلاف ندكما بلكرمب نے كباكد جاري رائے بيے ك آ پاوگوں کے ساتھ لوٹ جائمیں اور اس و باء کی طرف آ گے نہ بڑھیں۔ چنانچیرحفشرت عمر ﷺ نے اوگوں میں اعلان كرديا كم بم صبح واپسى كے لئے سوار بول مي تم بھى تیاری کرلو۔ س پرحضرت ابوعبیدہ بن جراح ﷺ ہے کہا كياآب الله كي تقذير مے فرار ہوكروايس جارے ہيں؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضِ فَلَا تَقْلِمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْلِمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَغُرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ فَعَيِلَ اللهَ تَعَالَى جُمْرُ رَضِى اللهُ عَنْهُ وَانْصَرَفَ. مُتَّفَقَ عَلَيْهِ وَ"الْعُلُونَة": جَانِبٍ عَنْهُ وَانْصَرَفَ. مُتَّفَقَ عَلَيْهِ وَ"الْعُلُونَة": جَانِبٍ الْوَادِيْ. اللهُ الْوَادِيْ.

توحضرت عمر ﷺ نے فر مایا: اے ابوعبیدہ!اگرتمہارے علاوه کوئی اور میه بات کهتا تو کوئی بات نہیں تھی اور حضرت عمر 🕸 ان کی مخالفت کو ناپیند کرتے ہتھے۔ آ پ نے قرمایا: ہاں! ہم الله کی تقدیر ہے الله کی تقدیر کی الرف بھاگ رہے ہیں۔تم یہ بٹاؤ کہ اگر تمہارے یاس ایک اونٹ ہواورتم اس اونٹ کو لے کرایک وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں۔ایک سمرسبز اور دوسرا خشک كياتو ايبانبيس كدارً آب ادنول كومرسز هم يس جرائیں گے تواللہ کی تقریرے چرائیں مے اور اگر آپ تخط زوہ جصہ میں جائیں تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں مے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران حضرت عبدالرحمن بن عوف هيئة آست جوايي كام كى وجهت يهلي وبال جيس تنصر انهول في عرض كميا: مير یاس اس معالے کے بارے بین معلوہ ت بین کہ بین نے رسول الله الله الله التي كوفر مات موسة سنا كدجب تم سنوكد ي جكه پر کوئی و با پھیلی ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب سی ایسی جگدوبا تھیلے جہال تم موجود ہوتو اس سے بھا گئے کے لئے وہاں کے مت نکاو کیس حضرت عمر ﷺ نے ابتد تعالیٰ کی تعریف کی اور واپس آ گئے۔ (متنق سیر) اَلْعُدُ وَ کُذُواد کی کا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فر مات إلى:

القار من الطاعون كالقار من الوحف-

طاعون ہے بھائنے والا ایساہے جبیہا کفارکو پیٹے درے کر بھائنے والا۔

(مندامام احمدین منبل عن عا نشر**مدینندن الله عنها انکتب الاسلای بیروت ۲ / ۲۵۵،۱۴۵) (الزواجرالکبیرة النسعة وانتسعون بعد** الثلاثمائة وارالفكر بیروت ۲۸۸/۲)

جس کے لئے قرآن تقلیم میں فرمایا کہ اس کا ٹھکانا جہتم ہے، ایسا نقر من قدراللہ الی قدراللہ جہاد ہے بھا گئے والا بھی کہد

سکت ہے وہ بھی بھا گر کر تقدیر ہی میں جائے گا گراس بھا گئے کا ختبی جہتم ہے، طاعون عواس شام میں تھا امبرالموشین رضی

اللہ تعالٰی عندوہاں کے عزم سے روانہ ہو چکے تھے جب سرحد شام و بخاز موشع سرغ پر پہنچ ہیں خبر پائی کہ شام میں بھت ت

طاعون ہے امبرالموشین نے مہاجر مین کرام رضی اللہ تعالٰی عنهم سے مشورہ کیا بعض نے کہا حضرت کام کے لئے چلے ہیں

رجوع نہ چاہئے بعض نے کہا حضرت کے ساتھ یقید اصحاب رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں ہماری رائے نہیں کہ انہوں نے

وبا پر پٹی کریں، پھرانصار کرام رضی اللہ تعالٰی عنهم کو بلایا وہ بھی یو ہیں مختلف ہوئے پھراکا برموشین فتح کو بلایا انہوں نے

ہالا تفاق نہ جانے کی رائے دی امیز الموشین نے واپسی کی نداکر دی ، اس پر حضرت ایوعبیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: اُفرار

من قدراللہ کی اور اللہ اللہ تعدر اللہ اللہ تعالٰی عنہ ہوئے ہیں۔ حضرت عبدالرحن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عام کو گئے ہوئے سنے

قدیر اللہ سے تقدیر اللی کی طرف بھا گئے ہیں۔ حضرت عبدالرحن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سی کام کو گئے ہوئے سنے

جب واپس آئے انہوں نے کہا جھے اس مسئلہ کے تھم کا علم ہے میں نے رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم کوفر ماتے سنا:

جب واپس آئے انہوں نے کہا جھے اس مسئلہ کے تھم کا علم ہے میں نے رسول اللہ دیا کی علیہ وسلم کوفر ماتے سنا:

اذا سمعتم بدبارض فلاتقدموا عليه واذا وقاع بارض وانتم بها فلاتخرجوا فرارامند

( منج ابخاری کتاب الطب باب مایز کرفی الطاعون تدیمی کتب خاندگراچی ۸۵۳/۲)

حفرت اسامہ بن زید ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا: جب تم کسی علاقے میں طاعون بھیلنے کی خبر سنوتو وہاں مت جاؤ اور اگرتم الیبی جگہ پر

(1798) وَعَنْ أَسَامَةَ بُنِ زَيْنِ رَضِى اللّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ، فَلاَ تَلُخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ، موجود ہو جہاں میہ بیماری بھیل جائے تو وہاں سے مت نکلو۔ (متفق نلیہ) وَأَنْتُهُ فِيهُمَّا فِلاَ تَخْرُجُوْا مِنْهَا - مُثَّقَقَّ عَلَيْهِ.

تخريج حليث: صيح بخارى بلب ماين كرفى الطاعون جل 7. صفحه 130. رقم 5728 حيح مسلم، بلب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، جلل 7. صفحه 26. رقم 5903 الإداب للبيهة بياب الوباء يقع بأرض جلل 1. صفعه 212 رقم 352 مؤطا المام مالن بأب ما جاء في الطاعون جليد 2. ص 894 رقم 1587 سئن ابوداؤد بأب الخروج من الطاعون جلل 3، ص 153. رقم 3105

شرح حديث عليم الأمنة حضرت مفتى احمد يارخان عليد حمة الحتان ال حديث كي تحت لكية بن:

یہ بن اسرائیل سے جن سے کہا گیا تھا کہم توبہ کے لیے بیت المقدی میں تجدو کرتے ہوئے جاو تو وہ جسٹے ہوئے گئے ستے المقدی میں تجدو کئے ،رب تعالٰی فرما تا ہے: فَا ذُسَلْنَا کُئے ستھے ، اُنیس پر طاعون بھیجا گیا جس سے ایک ساعت میں چوبیں ہزار بلاک ہو گئے ،رب تعالٰی فرما تا ہے: فَا ذُسَلْنَا عَلَيْهِمْ دِجْزًا مِنْ السَّمَاءِ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو بوں کے شہروں کی ہے اد لی کرنے پرعذاب الی آجا تا ہے۔

کیونکہ میدایک بلاء ہے اور بلاء میں خود جاتا تہیں چاہیے اور جب آجائے تو گھبرانا تہیں چاہیے۔خیال رہے کہ بلاء سے فرار نہیں بچاتا بلکہ استغفار بچاتا ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طاعون کی جگہ سے کسی ضرورت کے لیے باہر جائے مضا کفتہیں ، بھاگنے کی نیت سے لکٹنا گزاد ہے۔ (بڑا ڈالنانچ ،جوس ۲۷۷)

جادو سخت حرام ہے

الله نعالیٰ کا ارشاد ہے: اورسلیمان نے کفرنہ کیا ہاں شیطان کا فر ہوئے لوگوں کو جا دوسکھاتے ہیں۔ 219-بَأَبُ التَّغُلِيُظِ فِي تَحُرِيُمِ السِّحْرِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَمَا كَفَرَ سُلَيَانُ وَلَكِنَّ اللهُ تَعَالَى: (وَمَا كَفَرَ سُلَيَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحُرَ) الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحُرَ) (البقرة:102)

م من حضرت و معزمت مدرالاً قاضِل سبِّدُ ناموللينا محرفيم الدين مُرادآ بادى عليه رحمة الله الهادى فرداك العرفان ميس اس كے تخت لكھتے ہيں:

مثمان فرول: حضرت سلیمان علیہ السلام کے ماشیص بنی اسمرائیل جادو سکھنے ہیں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کواس سے رو کا اور ان کی کتابیں نے کرا بنی کری کے بنچے ڈن کردیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتی بیں نکلوا کرلوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام ای کے زور سے سلطنت کرتے ہتھے بنی اسمرائیل کے صلیما و علی ہے نہ اس کا انکار کیا لیکن ان کے جہال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کر اس کے سکھنے پر ٹوٹ پڑے ۔ انہیا ، کل سی جھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی سید عالم سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک اس حال پر سے اللہ تو گئی نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں میآ یت نازل فر مائی۔ (خزائن العرفان)

حضرت ابو ہر يرہ ﷺ روايت ہے كه رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمات ہلاك كر دينے والى چيزوں (1799) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنْ النَّبِيّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْجُتَنِبُوا السَّبُعَ الْمُوْبِقَاتِ". قَالُوْا: يَارَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ، وَلَيْ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ، وَقَتْلُ النَّهُ وَمَا هُنَّ، وَقَتْلُ النَّهُ سِ الَّتِي وَالسِّحُرُ، وَقَتْلُ النَّهُ النَّهُ سِ الَّتِي عَرَّمَ اللَّهُ إلاَّ بِالْحَقِّ، وَاكْلُ الرِّبَا، وَاكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَاكْلُ الرِّبَا، وَاكْلُ مَالُ اللَّهُ اللهُ اللَّهُ الللهُ اللَّهُ الللْمُو

ے بچو۔ مخابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ تو آپ ( ﴿ ) نے فرما یا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا واللہ نے حرام کیا جادو کرنا کسی کو ناحق قل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا سوائے تن کے سود کھانا کیم کا مال کھانا کارائی کے وقت مجاگ جانا کیا کہ وائس مومن غافل عورتوں پر تہمت

لگانا۔ (مننق ملیہ)

شرح حديث: عليم الكُمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كِنْحَت لَكِيعة بين: (الله كِساتحة شرك كرنا) ليني مطلقاً كفركيونكه كوئي كفر كناه صغيره بين سب كبيره بين-

(جادوکرنا) بعنی جادوکرنا یا بلاضرورت جادوسیکھنا۔خیال رہے کہ جادوا تارنے کے لیے جادوسیکھنا جائز بلکہ ضروری ہے۔اگر جادو میں الفاظ کفریہ بین تو جادوگر مرتد ہوجا تا ہے۔ورنہ فقط مفسد دونوں فتنم کے جادوگر واجب القتل ہیں۔پہلا ارتداداور فساد کی وجہ سے اور دومرا فقط فساد کی بناء پر۔(از افعۃ اللمعات)

ِ (سود کھانا) بین سود لیز خواہ کھائے تواہ پہنے یا کسی اور کام بیں لائے۔اس سے معلوم ہوا کہ سود لینا گناہ کبیرہ ہے نہ کہ

(یتیم کا مال کھانا) بعنی ظلمٔ اس کا مال مارنا کیونکہ بیتم رحم کے قابل ہے اس پرظلم بدرترین گناہ ہے۔

(الرائی کے وقت بھ گ جانا) بعنی کفار کے مقابلہ سے بھاگ جانا کیونکہ اس میں غازیوں کونقصان پہنچانا ہے اور اسلام کی تو ہین۔ خیاں رہے کہ جہاد سے بھا گنا گناہ کبیرہ جنب ہے کہ بزولی سے ہوا گر کفار کا دباؤ بڑھ جانے سے مجبورا ا مورجہ ججوڑنا پڑے تو اس کا بہ حکم نہیں ایسے موقعہ پر ڈٹ جانا اور شہید ہوجانا افضل ہے لیکن بیچھے بھرجانا گن ہ کبیرہ نہیں۔ تدبیر جنگی کی بنا پر بیچھے بٹنا تو اب ہے۔

(عورتوں پرتہت لگانا (زنا کا لیعنی جونیک بخت زنا کوجائی بھی شہوں انہیں تہت لگانا گاناہ ہے صراحة ، ضمن لبذا کسی
عورت کو خضہ میں زانیہ یا بذمعاش کہنا بھی ای میں واغل ہے۔ خیال رہے کہ نیک مرواور چالاک عورتوں کو بھی زنا کی تہت
لگانا گناہ ہے گر غافلہ عورتوں کو تہت لگانا بہت زیادہ گناہ ہے جس کی سراو نیا میں ای کوڑے اور آخرت میں سخت عذاب
مرقاۃ میں ہے کہ کا گناہ کبیرہ بہت سخت ہیں: چارول کے: (۱) شرک و کفر (۲) گناہ پراڑنے کی نتیت (۳) بندک
رمت سے ، وی (۳) عذاب پر امن جیار زبان میں: (۱) جھوٹی گوائی (۲) پاک وامنوں کی تبت (۳) جھوٹی مواف کی تاوہ نی (۲) پاک وامنوں کی تبت (۳) جھوٹی فوائی (۲) پاک وامنوں کی تبت (۳) جھوٹی فوائی (۲) بیاک وامنوں کی تبت (۳) جھوٹی فوائی (۲) بیادہ تین ہیٹ کے گناہ: (۱) یکنی کا کھانا (۲) شراب پینا (۳) سود کھانا۔ وو شرم گاہ کے: (۱) زن (۲)
مواطت ۔ دو ہاتھ کے: (۱) چوری (۲) ناحق قتل ۔ ایک بارے بدن

كا: (١) لِعِنى والدين كى نافر ما تى \_ (برُاةُ المناجِيم، جام ٥٠)

220-بَابُ النَّهِي عَنِ الْمُسَافِرَةِ بِالْمُصْحَفِ إلى بِلاَدِ الْكُفَّارِ إِذَا بِالْمُصْحَفِ إلى بِلاَدِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيْفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِي الْعَلَوِّ

(1800) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَهِى رَسُولُ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَهِى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِاللهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِاللهُ رُسُولًا اللهُ مُنَّفَقًى عَلَيْهِ .

کفار کے علاقہ میں قرآن پاک لے کر جانامنع ہے جب اس بات کا خوف ہوکہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا

تخريج حاريث: صيح بفارى بأب السفر بالبصاحف الى ارض العدور جلد 1. صفعه 56. رقم 2990 عدير مسلم، بأب النهى ان ليسافر بالبصعف الى ارض الكفار، جلد 6، ص 30. رقم 4946 السنن اللبطق بأب لا يحبل البصعف الاطاهر ولا يقرأ القرآن جدب ص 321. رقم 1011 البنتقى لا ين المجارود بأب كراهية ادخال البصاحف ارض العدور ص 266. رقم 1064 مؤطأ امام مالك، بأب النهى عن أن ليسافر بألقرآن إلى ارض العدور جلد 2. صفحه 446، وقم 962.

شرح حديث عليم الأمّت حضرت مفتى احمد بإرخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة إلى:

ظاہر سے کر آن شریف ہے مرادیہ کا اندیشہ وی ہور اور ان مجید ہادر دھمن ہے مراد دہ اسلام قرآن شریف لے کر دارالحرب میں جانا ہے جس میں کفار سے قرآن کریم کی بے ترمی کا اندیشہ وی ہولہذا اگر کشکر اسلام قرآن شریف لے کر دارالحرب میں جائے یا اکیلامسلمان کفار کی اسم نے کر دہاں جائے یا جو سلمان کفار کی دعایا بن کر ان کے ملک میں رہتے ہوں اور ان کے پاس قرآن شریف ہوتو کوئی مضا کھ نہیں کہ ان صورتوں میں قرآن کی بے حرمتی کا قوی اندیشہ نیس لہذا اب قرآن کریم کے پارسل کفار کے ملک میں تھے یا تو کفار کے ہاتھ قرآن پاک فروخت کرنا یا کفار کے خط میں قرآنی آئیت کھنا یا نہیں قرآن ران نا سب بچھ جائز ہے کہ پہنے جو مشارصین نے فرمایا کہ یہاں قرآن سے مرادہ نظاقر آن ہیں یا وہ صحیفے جن میں نا ناسب بچھ جائز ہے کہ پہنے جو گئے تھیں۔ مقصد سے کہ آئی کل حافظ قراءا کیلے دھمن کے ملک میں مناج میں نہ جا کی کہ اندیش ہوجائے گایا ہے تھا کہ کر شمن کے ملک میں اسکیا نہ جو کہ کہ آئی کل میں نہ جو کہ کہ اندیشہ ہوجائے گایا ہے جا کہ حات و مرقات نے فرمایا کہ اس میں غیرے کہ آئی کل میں نہ تھا۔

میں شکل میں جمع ہوگا کے وکد حضورا نور صلی الشرعليوں کم کے ذمان میں قرآن کر کم کا کہ شرے کہ گائی شکل میں نہ تھا۔

س من من ہوہ مورد من دور و مار من میں است میں است میں است میں اور نے مار اور است کے میں مام میں اور لے کراس کی تو ہیں کرے یا تم کووالیس شدرے یا اسے میا اُدے یا جلادے۔ (مرزا قالن جج من موس مام میں)

کھانے پینے اور طہارت کے لیے سونے اور جاندی کے برتنوں کا استعمال منع ہے 221 مَاكِ تَعُرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَّاءَ النَّهُبِ 221 مَاكِ تَعُرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَّاءَ النَّهُ اِللَّهُ الْمُوفِقَ وَالطَّهَارَةِ وَالطَّهَالَةِ الْمُعْتِمَالِ وَالطَّهَارَةِ وَالطَّهُالِ اللَّهُ الْمُعْتَالِ وَالطَّهُمُونَ وَالطَّهُمُونَ وَالطَّهُمُونَالِ اللَّهُ عَمَالِ وَالطَّهُمُونَالِ السَّعِنَالِ وَالطَّهُمُونَا اللَّهُ عَمَالِ وَالطَّهُمُونَالِ السَّعِنَالِ وَالطَّهُمُونَالِ السَّعِنَالِ وَالسَّائِمِ وَالْمُؤْمِنَالِ السَّعِنَالِ السَّعِنَالِ السَّعِنَالِ السَّعِلَةُ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَةُ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَةُ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَةُ الْمُلْمُ وَالْمُؤْمِنَالُولُ السَّعِلَةُ الْمُؤْمِنَالُولُ السَّعِلَالِ السَّعِلَةُ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَةُ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَالِ السَّعِلَةُ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَالِ السَّعِلَةُ الْمُلْمُ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَةُ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَالِ السَّعِلَالِي السَّعِلَى السَائِلِ السَائِمِ وَالْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَى السَائِمِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَى السَائِمِ السَائِمِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَى السَائِمِ السَائِمِ وَالْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَى السَائِمِ السَائِمِ الْمُؤْمِنَالِ السَّعِلَى السَائِمِ السَائِمُ السَائِمِ السَائِمِ السَائِمُ السَ

حضرت ام سلمہ کے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: جوشن چاندی کے برتن میں بیتا ہے وہ کویا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ (منت علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: بداشیہ جوشن سونے یا جاندی کے برتنوں میں کھا تا اور بیتا ہے۔

(1801) عَنْ أَقِرْ سَلْمَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الَّذِي رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الَّذِي رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الَّذِي يَهُرَبُ فِي النِيةِ الْفِظّةِ، إِنَّمَا يُجَرُجُرُ فِي بَطْدِهِ كَارَ يَهُرَبُ فِي النِيةِ الْفِظّةِ، إِنَّمَا يُجَرُجُرُ فِي بَطْدِهِ كَارَ جَهَدَّمَ مُثَقَعًى عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "إِنَّ الَّذِي لَيْ النِي اللهِ عَلَيْهِ وَالنَّهُ لِمُسْلِمٍ: "إِنَّ النِي اللهِ عَلَيْهِ وَالنَّهُ لِمُسْلِمٍ: "إِنَّ النِي اللهِ عَلَيْهِ وَالنَّهُ وَالنَّهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهِ وَالنَّامَ اللهِ عَلَيْهِ وَالنَّامَ اللهُ عَلَيْهِ وَالنَّهُ وَالنَّامَ اللهُ عَلَيْهِ وَالنَّهُ وَالنَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَالنَّهُ وَالْمُؤْلِي وَالنَّهُ وَالْمُوالِمُ وَالنَّهُ وَالنَّهُ وَالنَّهُ وَالنَّهُ وَالْمُؤْفِقُ وَالنَّهُ وَالنَّهُ وَالْمُولَا وَالْمُولَا وَالْمُؤْمِلُولَ اللهُ وَالْمُؤْمِ وَالنَّهُ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالنَّهُ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالْمُ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالْمُوا وَالْمُؤْمِ وَا

شرح حدیث: علیم الاً مُت حضرت مفتی احمد یارخان علیدر حمة الحنان اس عدیث کے تحت لکھتے ہیں: آلیه جمع ہا المام کی جمعنی برتن ، آئید کے معنی ہوئے برتنوں بروزن افعلۃ جمع قِلت ہے۔

بجوجو بناہے جوجو قے سے بمعنی شیری آواز ،اب ہانڈی میں پائی کھولنے کی آواز کو جرجرہ کہتے ہیں لیعن چاندی کے برنوں میں بینا آگے جہنم پیٹ میں بھرنے کا سبب ہے اس لیے اس طرح فرما یا گیا۔ خیال رہے کہ آگ خوونیس کھولتی بلکہ یانی کو کھولاتی ہے، یہاں کھولنے اسلنے کی نسبت آگ کی طرف مجاڈ اے جیسے جوی العہو۔

تنام علاہ کا اس میں انفاق ہے کہ چاندی سونے کے برتن ہیں کھانا پیناہ اس کے جھے استعال کرناہ اس کی انگہیٹھی ہیں خوشبوساگاناہ اس کی عظر دائی سے عطر لگاناہ اس کے برتن سے وضو یا شسل کرناہ اس کے برتنوں سے جھت یا گھرسپاناہ اس کی گھڑی ہیں وقت و یکھنا، اس کے تعلیم سے لکھنا، مردو کورت، چھوٹے بڑے سب کو حرام ہے بھورتوں کو چاندی سونے کے مرف زیور پہنٹے کی اجازت ہے باتی ویگر استعال ان کو بھی و یسے بی حرام ہے جیسے مردوں کو حرام ہے ۔ بعض لوگوں نے کہا ہم شافی کا قول ہو سے نادی کے برتنوں میں کھانا پینا مکروہ ہے، داؤد ظاہری کا تول ہو ہونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مکروہ ہے، داؤد ظاہری کا تول ہول باطل کے برتنوں میں کھی بینا حرام ہے ان میں کھانا یا اور طرح استعال کرنا بالکل درست ہے مگر داؤد ظاہری کا برتول باطل ہے۔ اس مردود کے نزد یک مؤرکا صرف گوشت حرام ہے اور اس کیلئجی گروے حلال ہیں، ضرورت میں پھنس جانے پر ان میں سے چیز نکال کر استعال کرے جیسے سونے کی تیل دائی سے تیل لگانا پڑ جائے تو اس سے تھیلی پرتیل لوٹ لے چھر است مرمی کی سلائی سے سرمی کا نا جرام ہے، ہاں علائبا سونے کی سلائی سے سرمی کا نا حرام ہے، ہاں علائبا سونے کی سلائی سے سرمی کا کا تا جرام ہے، ہاں علائبا سونے کی سلائی سے سرمی کل کے در مرقات واشعہ ) یوں بی سونے چاندی وغیرہ کا کشتہ کھانا حلال ہے کہ بیفذ اسے یہ دوا۔ است سرمیں کل کر می مذال کر می مذال ہے دوار استعال کر استعال ، یوں بی سونے چاندی وغیرہ کا کشتہ کھانا حلال سے کہ بیفذ اسے یہ دوا۔ است سرمیں کا میں ایک کر استعال ، یوں بی سونے چاندی وغیرہ کا کشتہ کھانا حلال سے کہ بیفذ اسے یہ دوا۔ (بڑا ڈالمناخ جہ بند کہ استعال ، یوں بی سونے چاندی وغیرہ کا کشتہ کھانا حلال سے کہ بیفذ اسے یہ دوا۔

حضرت حذیفہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کوریشم اور دیباج کے استعب اور سونے چاندی کے برتن میں کھانے چنے سے منع فرمای ہے اور فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور

(1802) وَعَنْ حُنَيْفَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَنَيْهِ وَسَلَّمَ نهانا عِنِ الْحَرِيْرِ، وَالنِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي انِيَةِ النَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالنِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي انِيَةِ النَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هُنَّ لَهُمُ فِي الثَّانِيَا، وَهِي لَكُمْ فِي الْأَخِرَةِ".

مُتَّفَقٌّ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَة فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ حُلَيْفَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿ لَا تُلْمِسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي انِيَةِ النَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي

آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔ (متنق علیہ) بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے۔حضرت حذیفہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ بیں نے رسول اللہ اللہ کوفر ماتے ہوئے سنا: تم ریشم اور دیباج مت پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھاؤاور پیو۔

شرح حديث : عليم الأمّت مصرت مفتى احمد يا رخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين : شرح حديث عليم الأمّت مصرت مفتى احمد يا رخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين : جس کیڑے کا تانابانا یاصرف باناریشم کا ہووہ مرد کو پہننا حرام ہے عورت کوحلال اورجس کا تاناریشم کا ہو باناسوت کا یا اون کا اس کا پہننا مردکو بھی حلال ہے۔ریٹم سے مراد کیڑے کا ریٹم ہے، دریائی ریٹم یاس کا ریٹم سب کوحلال ہے کہ وہ ۔

لیتی کفارا گرسونے چاندی کے برتنوں میں کھائی تم انہیں نہ روکوندان سے لڑو گران کی ویکھا دیکھی تم نہ پہنوتمہارے واسطے سونا چاندی جنت ہیں تیار ہے ان شاءاللہ خوب استنعال کرنا،اس ممانعت ہیں لاکھوں حکمتیں ہیں۔اگر مسلمان مردوں نے سونے چاندیٰ بھے زیور پہننا شروع کرو بیئے تو تلوار و بندوق سے جہادکون کرے گا بمسلمان کا زیورعلم اور ہتھیار بيں۔(يرا الالناجي،ج سص٢٢٣)

(1803) وَعَنُ آنَسٍ بْنِ سِيءُرِيْنَ. قَالَ: كُنْتُ مَعَ ٱلْسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ، عِنْلَا نَفَرٍ قِينَ الْمَجُوسِ ، لَجِينَعَ بِهَالُوذَجِ عَلَى إِنَاءُ قِنَ فِضَّةٍ. فَلَمْ يَأْكُلُهُ، فَقِيْلَ لَهُ: حَوِّلُهُ، لَحَوَّلُهُ عَلَى إِنَاءُ مِّنَ خَلَنْجٍ وَجِيئَ بِهِ فَأَكَلَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَةِيُّ بِإِسْنَادٍ خَلَنْجٍ "الْجَفْنَةُ.

حضرت اتس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت انس بن ما لک ہے کا کے ساتھ مجوس کے ایک گروہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔اس دوران چا ندی کے برتن میں فالودہ لا یا گیا توحضرت انس ﷺ نے اسے نہ کھا یا۔ان ے کہا گیا کہ آب اس کو بدل ویں تو انہوں نے اس کو ایک بڑے پیالے میں بدل کر دیا اور وہ مایا گیا تو آ پ نے اے کھالیا۔اس حدیث کوامام بیہ قی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اَلْحَلَنْهُ: بیالد کو

> تخريج حليث: السنن الكبرى للهديق، باب المنع من الإكل في صاف اللعب والفضة، جلد 1. ص 28. رقم 106 شرح مدیث: سونے جاندی کے برتنوں کا استعمال

صدرالشريعه بدرالطريقة حضرت علامه مولانا مفتى محمد امجد على اعظمى عليه رحمة الله الني بهارِ شريعت حصه 16

### منى 39,38 يركمة بين:

ہے۔ سونے چاندی کے برتن میں کھانا بینااوران کی بیالیوں سے تیل لگانا یاان کے عطر دان سے عطر لگانا یاان کی آنگیٹھی سے بخورکرنا (بعنی دھونی لینا)منع ہے اور میممانعت مردوعورت دونوں کے لیے ہے۔

جے سونے چاندی کے عجمے سے کھا تا ،ان کی سلائی یا سرمددانی سے سرمدنگانا ،ان کے آئینہ بیس مندد یکھنا ،ان کی تعم دوات سے لکھنا ،ان کے لوٹے یاطشت سے وضوکر تا یا ان کی کری پر بیٹھنا ،مردعورت دونوں کے لیے ممنوع ہے۔

الم وائے کے برتن سونے جا تدی کے استعمال کرنا ناجا ترہے۔

الله المونے جاندی کی چیز میں مخص مکان کی آرائش وزینت کے لیے ہوں ، مثلاً قرینہ سے یہ برتن وقلم ودوات لگا دیے ، کہ مکان آرائش وزینت کے لیے ہوں ، مثلاً قرینہ سے برتن وقلم ودوات لگا دیے ، کہ مکان آراستہ ہوجائے اس میں حرج نہیں ۔ یو ہیں سونے چاندی کی کرسیاں یا میز یا تخت وغیرہ سے مکان سجار کھا ہے ، ان پر بیٹھتا نہیں ہے توحرج نہیں ۔ (بہار شریعت حصہ 16 منحہ 38,39)

خیال رہے کہ اگر کھانے پینے کا سامان سونے چائدی کے برتن ہیں موجود ہوتو کھانے کوضائع نہ کیا ہوئے بلکہ اسے کسی اور قابل استعمال برتن ہیں پلٹ لیاجائے اور اس کھانے کو کھالیا جائے۔

## زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننامنع ہے

حضرت انس من سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے سے اللہ کی اس کے رسول اللہ کی سے منع اللہ کی سے منع اللہ کی سے اللہ کی سے منع فرما یا ہے۔ (منت علیہ)

#### 222-بَابُ تَعُرِيْمِ لُبِسَ الرَّجُلِ ثَوْبًا مُّزَّعُفَرًا الرَّجُلِ ثَوْبًا مُّزَعُفَرًا

(1804) عَنُ أَنْسٍ رَضِى اللهُ عَنُهُ قَالَ: نَهَى اللهُ عَنُهُ قَالَ: نَهَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنُ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلَ. مُتَّفَقً عَلَيْهِ.

تخريج حذايث: صبح بخارى بأب النهى عن التزعفر للرجال جلد 7، صفحه 153، رقم 6846 صبح مسلم باب النهى عن انتزعفر لدرجال، جدد 6، ص 155، رقم 669 الإداب للبيهةي، بأب نهى الرجال عن التزعفر وعن ليس البعصفر، جلد 1، صفحه 286 رقم 480 البعجم الاوسط للطيراني، من اسمه مقدام، جلد 8، صفحه 365، رقم 8888 ستن ابوداؤد ياب في الخدوق لدرجال، جلد 4 ص 4181، رقم 4181

شرح حديث: عبيم الأمّت حضرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

لیتن اپنے کپڑے یا بدن میں زعفرانی رنگ استعال کرنا مرد کے لیے ممنوع قرار دیا عورتوں کو بیسب کچھ جائز ہے، بعض شارطین نے فرما یا کہ تھوڑا سازعفرانی رنگ لگالینا مردکوجائز ہے زیادہ ممنوع ہے گرحق بیہ ہے کہ مطلقا ممنوع ہے۔ جن احاد بیث سے اس جواز کا دھوکا ہوتا ہے ان میں رنگ لگ جاتا ہے لگانائیس لہذا بیحد بیث اپنے اطلا ق پر ہے۔ ہے۔ جن احاد بیث سے اس جواز کا دھوکا ہوتا ہے ان میں رنگ لگ جاتا ہے لگانائیس لہذا بیحد بیث اپنے اطلاق پر ہے۔ میں احد بیٹ سے اس جواز کا دھوکا ہوتا ہے ان میں رنگ لگ جاتا ہے لگانائیس لہذا بیحد بیث المناتج میں اس میں اس کے دورا میں کہ میں میں میں دورا اوران اور اوران میں دوران میں دیا ہے۔ جن احد بیٹ سے اس جواز کا دھوکا ہوتا ہے اس میں دیا ہے دیا ہے دوران میں دیا ہے۔ بیٹ میں دیا ہے دوران میں دیا ہے دوران میں دوران میں دوران میں دیا ہے دوران میں دیا ہے دوران میں دوران م

حضرت عبدالله بن عمرو بن عاص ﷺ ہے رو، یت

(1805) وَعَنْ عبداللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاى النَّرِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَوْبَيْنِ مُعَصِّفَرَيْنِ، فَقَالَ: "أُمُّكَ امْرَتُكَ مِهٰنَا الْقُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا الْقَالَ: "بَلَّ امْرِتُهُمَا". وَفِي رِوَايَةٍ، فَقَالَ: "إِنَّ هٰنَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهَا". رَوَادُهُ مُسْلِمٌ.

ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ عصفر سے رہے ہوئے دو

کیڑے بہنے ہوئے ویکھا تو آپ نے فرمایا: کیا تیری
مال نے تجھے سے کیڑے بہننے کا تکم دیا ہے؟ ہیں نے عرض
کیا: کیا میں دھو دوں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم انہیں جلا
دو۔اورایک روایت میں ہے۔آپ نے فرمایا: بیک فار

تخريج حنايث: معدح مسلم، بأب النهى عن ليس الرجل الثوب المصعفر، جلد 6، ص 144، رقم 5557 مشكاة المصابيع. كتاب اللهاس، الفصل الإول، جلدد 2، ص 4327 قم 4327

مشرح حدیث جگیم الاً مُت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :

مسم ایک پھل ہوتا ہے جوسرخ رنگ دیتا ہے اور خالص سرخ رنگ مرد کے لئے ممنوع ہے فورتوں کے لیے جائز
ہے بعض شارطین نے فرمایا کہ اگر بنا ہوا کپڑا سرخ رنگ لیا جائے تو ممنوع ہے اور اگر سرخ سوت سے بنا جائے تو ج نز
ہے بعض کے نز دیک مطلقا ممنوع ہے میرحدیث ال حضرات کی دلیل ہے جو سینصیل کرتے ہیں ،اس کی تحقیق کتب نقد میں ملاحظہ کرو۔

یعنی کفار حرام و حلال لباس میں بول ہی مردانہ زنانہ لباس میں فرق نہیں کرتے جیسا کپڑا چاہتے ہیں پہن لیتے ہیں۔ چنانچے سرخ کپڑاعورتوں کا لباس ہے مگران کے مردجی پہنتے پھرتے ہیں تم ایسانہ کروتم مردانہ زنانہ جوڑے میں فرق سرو۔(ازمرقات) معلوم ہوا کہ مسلماتوں کو کفار کے لباس سے اور مردوں کو عورتوں کے لباس سے بچناچاہیے۔ سرو۔(ازمرقات) معلوم ہوا کہ مسلماتوں کو کفار کے لباس سے اور مردوں کو عورتوں کے لباس سے بچناچاہیے۔

### صبح ہے۔ شام تک خاموش رہنامنع ہے

حصرت علی میں سے روایت ہے کہ جھے رسول اللہ اللہ کا بیفر مان یاد ہے کہ بالغ ہونے کے بعد بینی اللہ کی کا بیفر مان یاد ہے کہ بالغ ہونے کے بعد بینی خبیں اور صبح سے شام تک خاموش جائز نہیں۔ اس حدیث کو ابو داؤ و نے حسن اس و کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام خطائی رحمۃ اللہ عدیداس حدیث کی وضاحت کے ساتھ وائد کی وضاحت کے ساتھ کی وضاحت کے کہ دمانہ جاہیت میں خاموش کی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہیت میں خاموشی

# 223-تَابُ النَّهِيعَنُ . صَمْتِ يَوْمِ إِلَى اللَّيْلِ

(1806) عَنْ عَلَيْ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا خَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُتُحَمَّ بَعْدَ الحَيْلاَمِ، وَلَا حُمَاتَ يَوْمِ إِلَى اللَّيْلِ". يُتُم بَعْدَ الحَيلاَمِ، وَلَا حُمَاتَ يَوْمِ إِلَى اللَّيْلِ". رَوَاهُ أَبُو دَاوْدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ الْكَظَائِي فِي رَوَاهُ أَبُو دَاوْدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ الْكَظَائِي فِي تَعْسِيرِ هَلَى الْحَيلِيْفِ تَعْسَيْرِ هَلَى الْحَيلِيْفِ تَعْسِيرِ هَلَى الْحَيلِيْفِ تَعْسَيْرِ هَلَى الْحَيلِيْفِ تَعْلَى مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ تَعْسِيرِ هَلَى الْحَيلِيْفِ تَعْلَى مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الْمُعْلَى وَامِرُوا فِي الْإِسْلاَمِ عَن خَلِكَ وأُمِرُوا اللهُ مَاكُ وَامِرُوا السَّمَاتُ. فَنُهُوا فِي الْإِسْلاَمِ عَن خَلِكَ وأُمِرُوا

بِالدِّكْرِ وَالْحَدِيثِينِ بِالْخَدْرِ.

میں عبادت میں شار ہوتی تھی عمر اسلام میں مسلم نوں کو اس سے منع کر ویا عمیا ہے اور انہیں تھم دیا عمیا ہے کہ وہ اللہ کے ذکر میں معروف رہا کریں اور بھلائی کی باتیں کیا گریں۔

تخريج حدايث: سان أبوداؤد بأب ما جارمتي ينقطع اليتيم، جلن 3, سبح 1, قم 2875 السان الكبزي للهيهتي، بأب البنوغ بالاحتلام، جلد 6. صفحه 57، رقم 1642 أجامع الاصول لاين اثير، النوع السابع في الوصي و اليتيم، جلد 11، ص.642. رقم 9264 معرفة الصحابه لاي نعيم، بأب من اسمه حصون جلن 361، رقم 361

شرح حدیث بیسیم الکامت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحنان اس حدیث کتحت کیصتے ہیں: جس کا باپ فوت ہوجائے وہ بیتیم کہلا تا ہے بشرطیکہ نا بالغ ہو بالغ لڑکا بیتیم نبیل کہلا تا۔ بینی اسلام بیس چپ کا روز ہ نبیس بچھلے دبینوں میں تھا اگر چہ بری با توں سے خاموشی بہتر ہے گرخاموشی ہم رہے ہاں مہادت نہیں بلکہ اس میں ہندووں اور عیسا ئیوں سے مشابہت ہے۔ (مزانا الناجے، ج٥ص ٢٠٠)

(1807) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ آئِ حَازِهِ، قَالَ: 

دَخُلَ آئِو بَكْرِ نِ الصِّدِّيُ قَيْسِ بْنِ آئِ حَادِهِ، قَالَ: 

مُخُلَ آئِو بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ رَضِى اللهُ عَنْهُ عَلَى امْراَةٍ 

مِنْ اَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا: زَيْنَب، فَرَاهَا لَا تَتَكَلَّمُ .

فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ ، فَقَالُوا: خَبْتُ مُصْبِتَةً ، 
فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ ، فَقَالُوا: خَبْتُ مُصْبِتَةً ، 
فَقَالَ لَهَا: تَكَلِّبِي ، فَإِنَّ هٰلَا لَا يَعِلُ هٰلَا مِنْ عَمَلِ 
الْجَاهِلِيَّةِ ، فَتَكَلَّبِي ، فَإِنَّ هٰلَا لَا يَعِلُ هٰلَا مِنْ عَمَلِ 
الْجَاهِلِيَّةِ ، فَتَكَلَّبِي ، وَادُ الْبُخَارِي .

تخريج حدايت: صيح بخارى بأب ايأم الجاهلية، جلد 5، ص 41، رقم 3831 السان الكبزى لسيبقى، بأب مايوقى به من المناور وما لايولى جدد 10، ص 76، رقم 20590 سان النادى، بأب فى كراهية اخترالرأى، جلد 1، ص 82 رقم 212 مصنف ابن اني شيبة، بأب من قال لانترنى معصية الله، جلد 3، ص 67، رقم 12156

شرح مديث علم سے تفتلوا ورحلم سے خاموشی

حضرت سبّد نا سلمان فاری رضی الله تعالی عند ہے دوایت ہے، آپ رضی الله تعالی عندارشاد فرماتے ہیں: سات اشخاص قیامت کے ون الله عَرِّرَةِ وَعَلَّ کے سامیہ رحمت میں ہول کے جس دن ایس کے علاوہ کوئی سامیہ نہ ہوگا (1) وہ شخص جو اینے مسلمان ہمائی سے ملاقات کرنے اور کیے کہ میں اللہ عَرِّ وَجَلِّ کے مِلْے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اور دوسرا بھی اس کی سل کے (۲) وہ محص جوانڈ مُرِّ وَعُلُ کا ذکر کرے تو خوف خدا مُرِّ وَعُلُ سے اس کی آئکھیں اشکبار ہوجا کی (۳) وہ خص جوابینے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنے تو اُسے بالی سے چھپائے (۴) وہ محض جے کوئی منصب و جمال والی عورت اپنی طرف دعوت (گناہ) دے اور وہ کے کہ میں اللہ مُرِّ وَعَلْ سے ڈرتا ہوں۔ (۵) وہ محض جس کا دل مساجد سے محبت کی وجہ سے انہی میں مگار ہے (8) وہ محض جواوقات نماز کے لئے سورج کی رعایت کرتا ہو (یعنی وقت میں نماز پڑھتا ہو) اور دے اور اگر خاموش رہے تو حلم کے میب خاموش رہے۔

( سَمَّابِ الرّحد لا مام احمد بن منبل ، الحديث ١٩٨٩م ١٤١٠)

باپ کےعلاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنااورخودکوا ہے مالک کےعلاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں

حضرت سعد بن افی وقاص مظیر سے روایت ہے کدرسول اللہ کے نے فرما یا: جس نے جان بوجھ کرا پنے آپ کوکسی اور کی طرف منسوب کیا اس پر جنت حرام 224-بَابُ تَخْدِيْمٍ اِنْيِسَابِ الْإِنْسَانِ إِلَى غَيْرِ آبِيْهِ وَتَوَلِّيْهِ إِلَى غَيْرِ مَوَالِيْهِ وَتَوَلِّيْهِ إِلَى غَيْرِ مِوَالِيْهِ

(1808) عَنْ سَعُونِ بَنِ أَنِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ النَّاعِي اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَالْهَبَهُ اللهُ عَيْدُ آبِيْهِ وَهُو يَعْلَمُ اللهُ عَيْدُ آبِيْهِ وَالْهَبَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْهَبَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَالْهَبَهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهَ عَلَيْهِ عَلَى اللهُهُ عَلَيْهِ عَلَ

تخريج حايث المحيح بغارى باب غزوة الطائف في شوال سنة فمان جلدة ص 156 رقم 4328 صيح مسلم، باب بيان حال ايمان من رغب عن ابيه وهو يعلم جلد 1. ص 57 رقم 229 السان الكوزى للبيهة قي باب من ادعى الى غور ابيه، جلد 7 ص 403 رقم 15728 البعجم الاوسط للطورائي من اسمه طالب، جلد 4، مقحه 88 رقم 3683 سان ابوداؤد باب في الرجل ينتمى الى غور مواليه، جلد 4، ص 490 رقم 490 رقم 15725

حفرت ابو ہریرہ ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فر مایا: اپنے باب وادا ہے اعراض نہ کرو۔ (1809) وَعَنَ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ اللّهُ عَنْهُ، عَنِ اللّهُ عَنْهُ، عَنِ اللّهُ عَنْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ﴿ لَا تَرْغَبُوا عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ﴿ لَا تَرْغَبُوا عَنْ

اَبَائِكُمْ، فَنَ رَّغِبَ عَنْ آبِيْهِ، فَهُوَ كُفُرْ"، مُتَّفَقٌ لِي بِي جِي شُخْصَ نِي اِپ سے منه پجيرااس نے كفر عَلَيْهِ، عَنْ رَّغِبَ عَنْ آبِيْهِ، فَهُو كُفُرْ"، مُتَّفَقٌ كيا۔ (مَنْنَعْدِ)

تخريج حليث إصبح بخارى بأب من ادعى الى غيرا بيه جلى 8، صفحه 156، ولم 1688 صبح مسمر، بأب بيان حال ايمان من رغب عن ابيه وهو يعلم، جلن 1، ص 57، ولم 227 صبح ابن حيان، بأب الوعيد على ترك الصلاة، جلد 4 ص 328، ولم المراء المردة المردة كتأب الإمارة بأب يرالوالبن وصلتهما، جلد 5، ص 468، ولم 2015 مسند امام احمد بن حنس مسمد الي هو يرة رضى الله عنه جليد 2. ص 526، ولم 10825 ولم

مرح حديث الميم الأمّنة حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كحت لكهة إلى:

اگروه غریب یاغیرعزبت والے ہول تواپنے کوان کی اولا دکھنے سے شرم وغیرت ندکر د۔

جوفنس اپنانسب بدلنے کو طلال جانے وہ کافر ہے اور اجماع امت کا مخالف ہے اور جوحرام جان کریے حرکت کرے وہ کافر کا ساکام کرتا ہے یا اپنے خاندان کا ناشکر اہے یا رب تعالٰی کا ناشکر ابہر حال بنعل یا کفر ہے یا حرام ۔ (مرقات) لیعنی وہ حدیث مصافیح میں یہاں بھی تھی میں نے تکرار سے بچنے کے لیے یہاں سے حذف کر دی (مرقات)

یں وہ طدیت مصال میں یہاں ہی ہیں۔ آپ کا نام پہلے عبدالکتبہ تھا کنیت ابوسعید شسی ،حضور صلی الله علیہ وسلم آپ عبدالرحمن نام رکھا،مشہور صحافی ہیں، قرشی ہیں، فتح کہ کے سال ایمان لائے۔

طوا فی جمع ہے جائے کی بمعنی سرکشی کرنے والے یا سرکش بنانے والے ،اس سے مراد بت ہیں کہ بیلوگوں کی سرکشی کا باعث ہیں ۔اہل عرب بنوں اور باپ دادوں کی تشمیں بہت کھاتے ہتے ان دونوں سے منع فرماد یا گیا۔ خیال رہے کہ بنوں کی تشم کھا نا شرک ہے باپ دادوں کی قشم کھا ناممنوع وکروہ ہے۔ (بزا ڈالنا جے ،ج۵ م ۲۳۲)

حضرت یزید بن شریک بن طارق سے روایت ہوئے کہ میں نے حضرت علی رہے کہ میں نے حضرت علی رہے کہ میں اند کی قشم! موسے منا: اللہ کی قشم! موسے منا: اللہ کی قشم! مارے پاس کوئی کتاب نہیں جس کوہم پڑھیں۔ سو کے کتاب اللہ کے اور وہ جو کہ اس صحفے اور دستاویز میں ہے۔ پھراس صحفے کو پھیلا دیا تواس میں اونٹوں کی عمریں اور خول کے احکام تھے اور اس میں اونٹوں کی عمریں اور خول کے احکام تھے اور اس میں میہ بھی تھا کہ رسول اور خول کے احکام تھے اور اس میں میہ بھی تھا کہ رسول اللہ ہے نے فرمایا: عمر سے تورتک کا علاقہ مدینہ منورہ کا اللہ ہی باتی برقی کو پناہ دی اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی کو پناہ دی اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی

(1810) وَعَنْ يَزِيْنَ بْنِ شَرِيْكِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: رَايُتُ عَلِيًّا رَّضِى اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْكِرِ يَخْطُب، فَسَمِعْتُه يَقُولُ؛ لَا وَاللهِ مَا عِنْكَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَوُهُ إِلاَّ كِتَابِ اللهِ، وَمَا فِي هٰنِهِ الطَّحِيْقَةِ، نَقْرَوُهُ إِلاَّ كِتَابِ اللهِ، وَمَا فِي هٰنِهِ الطَّحِيْقَةِ، نَقْرَوُهُ إِلاَّ كِتَابِ اللهِ، وَمَا فِي هٰنِهِ الطَّحِيْقَةِ، فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَاللهِ عَلَيْهِ مِنَ اللهُ عَلَيْهِ الْمُعَيِّدُهُ مِنَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَالْمَالُهُ مِنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلْهَ مِيْنَةُ حَرَمُ مِنَا يَنْنَ عَيْرٍ إِلَّى ثَوْدٍ، فَمَن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلْهَ مِيْنَةُ حَرَمُ مِنَا يَنْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْدٍ، فَمَن اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ لَحْنَةُ اللهِ وَسَلَّمَ: "أَلْهَ مِنْهُ أَوْلُونَ فَرَقًا وَلَا عَنْلًا فِي عُنْهِ اللهُ مِنْهُ اللهُ مِنْهُ اللهُ مِنْهُ الْهُ مِنْهُ اللهُ مِنْهُ الْهُ مِنْهُ الْهُ مِنْهُ الْهُ مِنْهُ الْهُ مِنْهُ اللهُ مِنْهُ الْهُ اللهُ اللهُ اللهُ مِنْهُ الْهُ مِنْهُ الْهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

وَاحِدَةً لِيَّهُ فِي إِلَا اَدْنَاهُمْ فَنَ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْعَعِنْ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يُوْمَ الْقِيَامَةِ صَرُفًا وَلَاعَدُلًا وَمَن ادَّعَى اللهُ مِنْهُ يُومَ الْقِيَامَةِ صَرُفًا وَلَا عَدُلًا وَمَن ادَّعَى اللهُ مِنْهُ يُومَ الْقِيَامَةِ صَرُفًا وَلَا عَدُلًا وَمَن اللهُ اللهُ الله وَالْمِلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِنْ ، لَا يَقْبَلُ اللهُ الله وَالْمِلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِنْ ، لَا يَقْبَلُ الله مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلا عَلْلاً مَلْلاً . مُتَفَقَّى مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلا عَلْلاً مَلُلاً . مُتَفَقَّى مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلا عَلْلاً مَلُلاً . مُتَفَقَّى مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلا عَلْلاً مَلْلاً . مُتَفَقَى عَلَيْهِ . وَمَانَتُهُمُ . وَامَانَتُهُمُ اللهُ اللهُه

4 4 2 m

The state of the s

لعنت ہو۔اللہ تعالٰی قیامت کے دن اس کی فرض عبادت اور نفلی عبادت بھی قبول نہیں فرمائے گا۔مسلمانوں کا عہد ایک ہے جس کے ساتھ ان کا ایک ادنیٰ آ دمی کوشش کرتا ہے سوجس نے مسی مسلمان کا عہدتو ڑ دیا۔اس پر اللذاس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی فرضی یا تفلی عبادت قبول تہیں فرمائے گا اورجس سنے دوسرے باپ کی طرف نسبت ک يااين أ قاول كوچيور كركس اورى طرف نسبت كي-اس پراللدادراس کے فرشینوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللهِ تعالَىٰ قيامت كروز اس كى ندفرض عمادت قبول مركم كا اور نظلى - (منن طب) في منه المنسليدين: ليعنى ان (مسلمانون) كاعبدادران كي إمانتس دا فيقري: يعنى اس كے عبد كوتو رو الا إور الكي في عبر معنى بير توب ادركها كيا ہے كيان كامعى محلية مجى ہے۔ اور آلعدل

ال كالتي الدين على المارية بالمارية با

الدطالب رحمی الله عده حداد الصفحه 228 دارد الله علی رحمة الحتان الدور من الله عده حداد الصفح بین المرح حدیث علیم الله منت حضرت مفتی احمد یارخان علی رحمة الحتان الدور من علی کے زماند خلافیت بین رفض اور خروج کی جراس قائم ہوئی جھیے منافق ان گروہوں کی شکل میں نمودار ہوئے ، روافض نے مشہور کیا کہ دھنریت علی کے یاس نجی کر میراضی الله علیہ وسلم کا قصوصی وصیت تا مداور خلافت نا مہے جس میں کھا ہے کہ آپ اسلام کے خلیف اول بین لیڈ اگر شریۃ خلافتیں یا طل تھیں اور میرکرآپ کے پاس کوئی خاص چھیا ہوا قرآن میں کھا ہے کہ آپ اسلام کے خلیف اول بین لیڈ اگر شریۃ خلافتیں یا طل تھی اور جنا ہے بیلی مرتفی میں جواب و سے ہواور وی صلی ہے اس کے متحق اور جنا ہے بیلی مرتفی میں جواب و سے تھے بعض روافض کو آپ نے ترفدہ جلواد ما جیما کہ مشکو ہ کرا ہے المجدود میں آ سے گا مگر میرو فی چرگاری سلکتی ہی رہی صحیفہ سے بعض روافض کو آپ نے ترفدہ جلواد ما جیما کہ مشکو ہ کرا ہے المجدود میں آ سے گا مگر میرو فی چرگاری سلکتی ہی رہی صحیفہ کے بعض روافض کو آپ لوگوں کو دکھا یا بھی

کرتے ہتے اور سناتے بھی تھے، وہی واقعہ یہاں بیان ہور ہاہے آب فرمارہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی اور قر آن نہیں یہی قر آن ہے اور حضورانور کی کوئی خاص وصیت یاتحریر نہیں صرف بیور ق ہے جس میں پچھا دکام کھے ہوئے ہیں۔ قر آن ہے اور حضورانور کی کوئی خاص وصیت یاتحریر نہیں صرف بیور ق ہے جس میں پچھا دکام کھے ہوئے ہیں۔

عیر واثور کے متعلق شارعین کے بہت اقوال ہیں۔ حضرت شخ نے اشعہ میں فرمایا کہ بید دونوں پہاڑ ہیں جو مدینہ منورہ کے کناروں پر واقع ہیں ہعض نے فرمایا کہ بید دونوں پہاڑ مکہ معظمہ میں ہیں۔ ثور بہاڑ وہ ہے جس کے غار میں ججرت کی رات حضورانورصلی اللہ علیہ وسلم مع صدیق اکبر چھپے متھے اس لیے اسے غار تو رکتے ہیں اور حدیث کا مطلب بیہ ہے ۔ جتنا فاصلہ مدینہ منورہ کا حرم ہے، بعض نے فرمایا کہ عیر تو مدینہ منورہ میں فاصلہ مدینہ منورہ کا حرم ہے، بعض نے فرمایا کہ عیر تو مدینہ منورہ میں ہے اور ثور مکہ معظمہ میں بعض کے خیال میں ہے کہ عیر واثور پہاڑ نہیں بلکہ اطراف مدینہ کے دومیدانوں کا نام ہے جنہیں حورتین کہتے ہیں، بعض روایات ہیں عیر واُحد ہے راوی نے غلطی سے بجائے احد کے ثور کہا، بہر حال مدینہ منورہ کے حدود

ر میں بینی بیاں ہام اعظم کی تو می دلیل ہیں کہ حدود مدینہ میں شکار حرام نہیں بلکہ یہ چیزیں حرام ہیں جو حضرت علی نے بیان فرما میں بینی بیہاں بدعتیں ایجاد کرنا بدعتیوں کو مداینہ میں جگد و بناسخت گناہ ہے کہاں میں مدینہ منورہ کی ہے حرمتی بھی ہے اور دین میں نساد بھی۔ دیال رہے کہ بدعت و بدعت و بدعت و بدعت و بدعت و بدعت و بدعتیں و بدعتی مراد ہیں جیسے دفض وخوارج ، و ہابیت وغیرہ نہ کہ عملی بدعتیں کہ وہ تو بھی فرض واجب بھی ہوتی ہیں جیسے کتب حدیث کا جمع کرنا یا قرآن کریم کے تیس یارے اور علم نقد وغیرہ ، اگر چہ ہرجگہ ہی بدعتیں بری ہیں گر مدیتہ یا کہ بیس زیادہ بری۔

صَرف ہے مرادفرائف ہیں یا شفاعت یا توباورعدل ہے مرادنوافل ہیں یا فدیہ گناہ کہ صرف کے مصنے ہیں پھیرنا فرائض کی ادا یا شفاعت یا توبہ سے عذاب الٰہی پھرجا تا ہے، اوٹ جا تا ہے، عدل کے مصنے ہیں برابری نفل بھی فرض کی کی پوری کر کے کال فرض کے برابر کردیتے ہیں یا فدیداصل فوت شدہ کے برابر ہوتا ہے۔

یعن اگرمعمولی در ہے کامسلمان کسی کافر کوامان یا ذمہ بیا پناہ وے وے تو تمام مسلمانوں پر اس کا پورا کرنہ لازم ہے اسے تو ژناحرام ہے اور باعث مذمت ، سارے مسلمان ایک جسم کے اعضاء کی طرح ہیں کہ روح سب کی ایک ہے کوشش کرنے سے مراد والی یامتولی یا ذمہ دار ہوتا ہے۔

۔ لینی جومسمان دومرے مسلمان کے ذمہ بیااس کی وی ہوئی امان توڑے بیااس کے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف کرےاس مرکعنت دیں۔

ولاء دوسم کی ہے ولاء مولات اور ولاء عمّا قۃ ، ولاء مولات قومول کے معاہدے کو کہتے ہیں کہ چند قومیں کی معہدے میں شریک ہوں ہے معاہدے کو کہتے ہیں کہ چند قومیں کی معہد کے میں شریک ہوکرایک دوسرے کے معاون و مددگار بن جا کیں ، ان میں ہے ہرایک بغیر دوسم سے سابھیوں سے مشورہ کیے کسی اور قوم سے معاہدہ نہ کرے کہ اس میں عہدشکتی ہے جو حرام ہے یا بیہ مطلب ہے کہ آزاد کردہ غلام اپنے آزاد کرنے

والے مولٰی کاعمّا قدہے کہ اہے اس غلام کی میراٹ کاحق پہنچتا ہے، یہ غلام دوسرے کو اپنامولٰی نہ بتائے جس کامعتق ہاک کار ہے یا یہ مطلب ہے کہ کو کی مسلمان بھائی، بھائی مسلمان کوسٹانے کے لیے کافرے وویّ نہ کرے ور نہ لعنت کامستحق ہوگا۔ غرضکہ اس جملہ کی تین شرصیں ہیں۔ اس کلام سے معلوم ہوا کہ علم لکھ لینا سنت صحابہ ہے، ریبھی معلوم ہوا کہ روانض کا یہ قول غلط محض ہے کہ حضور انور نے اہل ہیت کو خلافت کی وصیت کی یا کوئی خاص قرآن دیا یا آئیس قرآن کے ایسے ف ص امرار لکھائے جو دوسروں سے چھیائے۔ نعوذ باللہ! (بڑا ڈالمنائیج، جسم ۳۳۷)

(1811) وَعَنَ إِن ذَرِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعٌ رَسُولَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولَ: ﴿لَيْسَ وَسُولَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولَ: ﴿لَيْسَ مِنَ رَّجُلِ الْأَعْى لِغَيْرِ آبِيْهِ وَهُو يَغِلَهُ اللَّ كَفَرَ، وَمَنِ الثَّامِ مَا لَيْسَ لَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَيَتَبَوَّاهُ مَقْعَلَهُ وَنَا لَيْسَ لَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَيَتَبَوَّاهُ مَقْعَلَهُ مِنَ التَّارِ، وَمَنْ كَعَا رَجُلًا بِاللَّهُ فِرِ، آوُ قَالَ: عَلُو اللهِ، وَلَيْسَ كَذِيكَ إِلاَّ حَارَ عَلَيْهِ، مُثَّفَقًى عَلَيْهِ، اللهِ، وَلَيْسَ كَذِيكَ إِلاَّ حَارَ عَلَيْهِ». مُثَّفَقًى عَلَيْهِ، وَهُ فَا اللهِ، وَلَيْسَ كَذِيكَ إِلاَّ حَارَ عَلَيْهِ». مُثَّفَقًى عَلَيْهِ، وَهُ فَا اللهُ اللهِ وَلَيْسَ كَذِيكَ إِلاَّ حَارَ عَلَيْهِ».

حفرت ابوذر ﴿ است موایت کے دانہوں نے جان رسول اللہ ﴿ کوفر استے ہوئے سنا: جس فحض نے جان بوجے کرا ہے آپ کوا ہے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو اس نے کفر کیا اور جس نے ایسی چیز کی منسوب کیا تو اس نے کفر کیا اور جس نے ایسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ کیا جواس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہے کہ وہ اپنا شحکانہ دوز نے میں بنا لے اور جس نے کسی شخص کو کا فر کہہ کر پکارا یا اللہ کا وشمن کہ حالانکہ وہ ایسا نہیں تو یہ الزام اس کے کہنے والے کی حالانکہ وہ ایسا نہیں تو یہ الزام اس کے کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (متن علیہ) اور بیدا لفاظ صدیث مسلم طرف لوٹ آئے گا۔ (متن علیہ) اور بیدا لفاظ صدیث مسلم کی روایت کے ہیں۔

تخريج حديث صبح بدارى باب لسبة اليبن الى اسماعيل، جلد 4، صفحه 180، رقم 3508 صبح مسلم، باب بيان حال ايمان من يج ايمان من رغب عن ابيه وهو يعلم، جلد 1، ص 57، رقم 226 مسئد المام احد، حديث البشائغ عن أبي بن كعب، جدد 5، ص 166، رقم 21503 جامع الاحاديث رئيسيوطي، حرف الثلام، جلد 18، ص 311، رقم 19500

شرح حديث: حكيم الأمَّت مضرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحتّان ال حديث كي تحت لكهة إلى:

مقصدیہ ہے کہ کی مسلمان کو کا فریا فائن نہ کہو کیونکہ اگر وہ واقعی کا فریا فائن ہوا تب تو بہ لفظ اس پر صادق آ وے گا ورنہ کہنے والے پر کہ رہے کہنے والا یا کا فرو فائن ہوجاوے گا یا کا فرو قائن کہنے کا ویال اس پر پڑے گا۔

وریہ ہے۔ ۔۔۔۔ پر سہیں ہو گئے والا خوالے ہوئے والا باایسے مسلمان کوجس کا اسلام بیٹینی قطعی ہو کہنے والا خود کا فر ہے مسلمان کوکسی عقیدہ اسلامیہ کی وجہ ہے کا فر کہنے والا باایسے مسلمان کوجس کا اسلام بیٹینی قطعی ہو کہنے والا خود کا فر ہے بطورگا کی کا فر کہنے کا سخت گنہگا رہے جیسے کسی کوجرا می کہا تواہے قذف لگ سکتی ہے۔ (پر'ا ڈالمتاجی مجدم ۲۵۲)

اللداوراس كرسول في جن كامول مع كما هان ك

225-بَابُ التَّحْنِيْرِ مِنَ ارْتِكِابِ مَا نَهَى اللَّهُ عَرَّوَجَلَّ أَوْرَسُوْلَهُ ۗ ' '

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (فَلْيَحُلَّرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَنَ اَمْرِةِ اَنْ تُصِيبَهُمْ فِتُنَةٌ اَوْ يُصِيبَهُمْ عَنَّابُ الِيُمْ) (النور: 63)،

وَقَالَ تَعَالَى: (وَيُعَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهُ) (ال عران:30)

وَقَالَ تَعَالَى: (إنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَيِيْدُ) (البروج: 12)،

وَقَالَ تَعَالَى: (وَ كَلِلْكَ آخُنُ رَبِّكَ إِهِذَا آخُنَ الْقُرِى وَهِى ظَالِمَةُ إِنَّ آخُنَهُ ٱلِيُمْ شَيِيُنُ)(هود: 102).

(1812) وَعَنَ آنِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهُ تَعَالَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهُ تَعَالَى يَغَارُ، وَغَيْرَةَ اللهِ آنُ يَأْنِيَ الْهَرُ مُمَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ".

مرح حديث: عليم الأمّت مصرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بيس:

کیونکہ مؤمن اخلاق الٰبی ہے موصوف ہوتا ہے معلوم ہوا کہ حیاء وغیرت صفات الہیہ ہے ہے، جسے یہ نعمت مل گئ اسے سب مجھل گیا اللہ تعالٰی کی غیرت فر مانے کے کیامعنی ہیں اس کے لیے ہماری تفسیر میں آیت اِنَّ اللّٰہ لَا یَسْتَنْحُیّ اَنْ تَضْعَاتَ کی تفسیر مل حظ فر مائے۔

یعنی بنده گناه کرتا ہے رب کواس سے غیرت آئی ہے جیسے غلام کی بری حرکتوں سے مولی کوغیرت آئی ہے لہذا بندہ ہر گز گناہ پر دلیری نہ کرے۔ بیزحدیث باب اللعال میں اس لیے لائے کہ لعان میں زنا کا الزام ہی تو ہوتا ہے اور زن کرن بھی غیرت کی چیز ہے اور زنا کی تہمت لگانا بھی شرم کی بات لہذا کوئی خاوندا پنی بیوی کوزنا کی جھوٹی تہمت ندلگائے۔

> 226-بَابُمَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنِ ارْتَكب مَنْهِيًّا عَنْهً

كرنے ہے ڈرانے كاذكر

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: توڈریں وہ جورسول کے عکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچ یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔

الله تعالی کا ارشاد ہے: اور الله مہیں اینے عذاب سے ڈرا تاہے۔

ادراللد تعالی کا ارشاد ہے: بے فنک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

اور الله تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور الیں ہی پکر ہے
تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر
بیتک اس کی پکڑ در دناک کری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ملے اللہ تعالیٰ غیرت کے کہ رسول اللہ لیے فیرت فرمایا: بے فیک اللہ تعالیٰ غیرت فرمایا: بے فیک اللہ تعالیٰ غیرت فرمایا: بے کہ کوئی شخص وہ کام کرنے جے اور اس کی غیرت میر مایادیا ہے۔ (متنق علیہ)

(مزاۃ لمناجج، ج٥ ص٣٢٧) منع كردہ ماتول كے ارتكاب كرنيوالے كوكيا كہنا يا كيا كرنا جاہئے؟

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَإِمَّا يَنْزَغَنَّك مِنَ الشَّيْطَانِ نَزُغُ فَاسُتَعِلَٰ بِأَنْلُهِ) (فصلت: 36).

وَقَالَ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ الَّقَوَا إِذًا مَشَّهُمُ طَأْيُفٌ مِّنَ الشَّيْطَأَنِ تَنَ كَرُوا فَإِذَا هُمُ مُبْعِرُونَ) (الأعراف: 201)،

وَقَالَ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَّةً أَوُ ظَلَبُوْا اَنْفُسَهُمُ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِلْمُنُوعِهِمُ وَمَنْ يَنْغَفِرُ النَّانُوْتِ إِلاَّ اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ أُوْلَيْكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّيْهِمْ وَجَنَّاتُ تَجُرِئُ مِنْ تَخْتِهَا الْاَمْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ آجُرُ الْعَامِلِيْنَ) (أَلْ عَموان: 135 -

وَقَالَ تَعَالَى: (وَتُوْبُوا إِلَى اللَّهِ بَهِيْعًا آيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمُ تُغْلِحُونَ) (النور: 31).

(1813) وَعَنُ آئِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ مَنْ جَلَفِ فَقَالَ فِي حَلفِهِ: بِاللاَّبِ وَالْعُزِّي، فَلْيَقُلُ: لَا إِلَّهُ إِلاَّ اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرِكَ إِلاَّ اللهُ كَي اور بَوْخُصُ ابِ مَا تَلَى سِه كم: آؤُ جوا فَلْيَتَصَنَّقُ".مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

الله تعالی کا ارشاد ہے: اور اگر مجھے شیطان کا کوئی كونيا بينج توالله كي پراه ما نگ ۔

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہے شک وہ جو ڈروالے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی تھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجائے ہیں ای ونت ان کی آئیسیں کھل جاتی ہیں۔

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے:اور وہ کہ جب کوئی ہے حیائی یا ابن جانوں برظلم کریں اللہ کو یاد کرے اسے گناہوں کی معافی جاہیں اور گناہ کون بخشے سوااللہ کے اورا ہے کئے پر جان ہو جھ کر آ ڑ نہ جا تھی ایسوں کو بدلہ اُن سے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جن کے میجے نہریں ردال ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں کا کیا اچھا نیک

اورارشاد باری تعالی ہے: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانوسیب کے سب اس امید پر کتم فعات یا 6۔ حضرت ايو ہريرہ ڪاسے روايت ہے كدرمول

إلله ﷺ نے فرمایا: جس مخص نے قسم کھائی اور اپنی قسم مِين كبا: لايت اوعرِّي كي تشم إ بتواسه جائة كد لا إللة کھیلیں تواہے صدقہ کرنا جاہیے۔(ہنت ملیہ)

تخريج حديث: صبح بغارى باب افرأيتم اللات والعزى - جله 6. ص 141 رقم 4860 صبح مسمم ، باب من صف ؠاللات مالعزى فليقللا اله الاالله، جلد 5. ص81. رقم 4349 سان ابوداؤد بأب الحلف بألانداد جلد 3. صفحه 216. رقم 3249 صيح ابن خزيمه بأب ذكر الدليل على أن الكلام السي دوالفحش في المنطق تهلداً أن 28 أرم 45 مُسنده ام ده مسند أني هريرة رصى

شرح حديث: حليم الأمَّت حضرت مفتى احمد بإرخان عليه دحمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بير؛ یعنی اگر بھول کر لات وعزیٰ کی قسم کھا۔لے تو کفارہ کے لیے کلمہ طبیبہ پڑے لئے کی ٹیکیاں گناہ کومٹادی ہے ادراگر دیدہ دانستہ بنوں کی تعظیم کرتے ہوئے ان کی تیم کھیائی ہ**تو کا فرہو گیا، دوبارہ کلم**ند پڑھ**ے ک**م مسلمان ہوں کا مت وعزی کا مکہ والوں کے -

دومشہور بت ہتھے جو کعبہ معظمہ میں رکھے ہوئے ہتھے اب جو گڑگا جمتا یا رام کچھن کی قتم کھائے اس کا حکم جی ہی ہے۔اس ہے معلوم ہوا کہ اس جیسی قشم میں کفارہ نہیں صرف ریبی تھم ہے جویہاں ندکور ہوا۔ یعنی جوا کھیلنا تو در کنارا گرکسی کوجوا کھیلنے کی دعوت بھی دیے تو وہ جوئے کا مال جس سے جوا کھیلنا چاہتا ہے وہ یا دوسرا مال مد قد کردے تا کہاں ارادہ کا بیر کفارہ ہوجائے۔اس سے معلوم ہوا کہارادہ گناہ بھی گناہ ہے، بیبی ندہب جمہور ہے۔ (يرا المالي بحدم ١١٦٠)

الله كنام من شروع جوبرا مهریان نهایت رخم والا ب منفرق احاد بیث اور قیامت کی نشانیاں

متفرق احاديث اورقيامت كى نشانيوں كا بيان حضرت نواس بن سمعان کی ہے روایت ہے۔ ایک آپ بھی او چی آ واز سے بات کرتے اور بھی بلکی آ واز سے بات كرتے۔ يہاں تك كهم بينيال كرنے ليكے كدوجال سمجوروں کے جھنڈ ہیں موجود ہے۔ اس جب ہم شام سے . وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری كيفيت كوجان ليا اورفرمايا: كيابات ٢٠٠٠ جم في عرض كيا: يارسول الله 🍇 ! آج صح آپ نے وجال كا ذكر فرمايا: آپ مجھی توبلند آوازے بات کرتے اور بھی بلکی آوازے ہات كرتے\_يہاں تك كه بيس خيال ہوا كدد جال تعجوروں كے حبينة ميں چھيا ۽ واستِ تو آپ نے فرمايا: مجھے دجال سے زيادہ اورفتنوں کا تمہارے کئے خطرہ ہے۔ دجال اگر میری زندگی میں ظاہر ہواتو تمہاری جگہ میں خوداس سے نبیث لول گااوراگر وهاس وقت ظاهر بهوا جب ميل تمهار بالدرموجود نه بهواتو هر آ دی خوداییے دفاع کا ذمہ دار ہوگا اور اللہ تعدلی ہرمسلمان پر نگہبان ہے۔(پھرفرمایا:دیکھو) دجال نوجوان گھنگھریا لے بالوں والا ہوگا۔ آس کی ایک آئکھ (انگور کی طرح) او پر ابھری ہوئی ہوگی۔ گو یا میں اسے عبد العزیٰ بن قطن ہے مشہد کیصا ہوں۔پس جو تحض اسے یائے تواس پرسورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔وہ شام اور عراق کے درمیانی راستہ میں ظاہر

بِسْمِ اللهِ الرَّمْنِ الرَّحِيْمِ 19-كِتَابُ الْهَنْتُوْرَات وَالْمِلْحِ وَالْمِلْحِ

227-بَابُ الْمَنْثُورَ اتِ وَالْمِلْحِ (1814) عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاتٍ فَنَقَضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَثَّى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَاثِفَةِ النَّخُلِ. فَلَنَّا رُحْنَا اِلَيْهِ، عَرَفَ ذٰلِك فِيْنَا، فَقَالَ: "مَا شَأَنُكُمْ؛ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ النَّاجَّالَ الْغَدَالَةَ. فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّغْتَ. حَتَّى ظَنَتًا لَا فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: "غَيْرُ النَّجَالِ ٱلْحُوَفِيُ عَلَيْكُمُ إِنَّ يَخُرُجُ وَانَا فِيْكُمُ . فَأَنَا يَجِيُجُهُ كُوْنَكُمْ ، وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيْكُمْ، فَامْرُوْ بَجِيْجُ نَفْسِه، وَاللَّهُ خَلِيهُ فَيْ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابُّ قَطَطُ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَأَنَّى أُشَيِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بُنِ قَطِنٍ. فَمَنُ آذُرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَآ عَلَيْهِ فَوَالْحَ سُورَةِ الْكَهُفِ ؛ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاتَ يَمِيْنًا وَعَاتَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثِّبُتُوا قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا لُبُثُهُ فِي الْآرُضِ، قَالَ: "آزْبَعُوْنَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ. وَيَوْمُ كَشَهُرٍ، وَيَوْمٌ كَجُهْعَةٍ. وَسَائِرُ آئِامِهِ كَأَتَّامِكُمُ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ. فَنلك الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ ٱتَّكُفِيْنَا فِيْهِ صَلُّوهُ يَوْمٍ ؟ قَالَ: "لا اقْدُرُوالَهُ قَلْرَكُ". قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ، قَالَ:

ہوگا۔وہ دائیں بائی تباہی پھیلائے گا۔اے اللہ کے بندوا کی ثابت قدم رہنانہ م نے عرض کیا کہ یارسول الله (١١٤) إن كا قيام زين من كن مت تك بوكا؟ فرمایا: جالیس روز ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن مهینہ کے برابرادرایک دن ہفتہ کے برابرادر باقی ایام تمہارے دنول کی طرح ہول گئے۔ہم نے عرض کی كه يارسول الله! جودن سال كي برابر موكا توكيان ين ہارے گے ایک دان کی تماز کافی ہوجائے گی۔ آ پ۔ فرمایا کنبیل بلکهاندازه مقرد کرلینا۔ ہم نے عرض کیا کہ یار سول اللہ 🍇 ! وہ زین میں کتنی تیزی سے جائے گا۔ آب نے فرمایا: اس بادل کی طرح جے پیچھے سے ہوا د مکیل رئی ہو۔ پھر ایک قوم کے پاس آئے گا اور اس کو این طرف بلاے گا۔ووال پرائمان کے آئی اورال کا علم مانے کی وہ آسان کو علم کرے گا آسان اس توم پر یانی برسائے گا۔ زین کو تھم دے گا وہ مبزہ پیدا کرے كى-اس قوم كے چرنے والے جانورش م كووا بس آكي کے تو ان کے کوہان بہت بڑنے بیتان بہت کیے اور كوكيس (بحرنے كى وجهد) خوب تى موكى مول كى۔ ال کے بعد پھر ایک توم پرے گزدے گا اور ان کو این طرف بلاسے گا تووہ اس کی بات کورد کر دیں گے۔ دجال ان کے پاک سے چلا جائے گا۔فوراْ وہ قط زوہ ہوجا کیں گے۔ ان کے پاک اپنے مولی شدویں گے۔ دجال ویران مقامات پرے گزرے گا اور ان سے کے گا کہ . اِپنے فرانے بمآ مرکز در فور أال منامات كے فرانے شمر کی محصول کی طرح ال کے ساتھ جل پڑیں گے۔ اس

وَ كَالْغَيْثِ السُّتَدُارَتُهُ الرِّيحُ، فَيَأَنِّي عَلَى الْقَوْمِ، نَينُ عُوْهُم فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيْبُونَ لَهُ فَيَأَمُرُ السَّهَاءُ فَتُنْظِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتُرُوحُ عَلَيْهِمُ سَارِ حَتَهُمُ اطُولَ مَا كَانَتُ ذُرِيٌ وَّأَسْبَعَهُ ضُرُوعًا، وَامَدَّهُ خُوَاصِرَ، ثُمَّ يَأَتِي الْقَوْمَ فَيَدُعُوْهُمْ فَيَرُدُونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمُ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيُهِمْ شَيْعٌ مِنْ آمُوَالِهِمْ، وَكُورُ بِٱلْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِنُ كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيْبِ النَّحُلِ. ثُمَّ يَلُعُوْ رَجُلًا مُّنتَلِئًا شَبَابًا فَيَشْرِبُهُ بِالسَّيْفِ، فَيَقْطَعُهُ جِزُلَتَانِ رَمْيَةً الْغَرَضِ، ثُمَّ يَنْعُونًا فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجُهُهُ يَضْحَكَ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَلْلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى الْمُسِيْحُ ابْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ عِنْكَ الْبَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَ دِمَشُقَ بَانِيَ مَهُرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعًا كَثَّيْهِ عَلَى أَجْنِعَةِ مَلَّكُيْنِ إِذًا طَأَطِأً رَأَسَهُ قَطَرُ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مُمَانَّ كَاللَّوْلُوْ. فَلَا يَجِلُّ بِكَافِرٍ يَجِنُ رِنْحٌ نَفَسِهِ إِلاَّ مَاتَ، ۅؘۜٮؘٚڡؙٛڛؗ؋ؽٮؙؙؾ<sub>ٛڣۣؿٳ</sub>ڷؚػؿؿڰؙؽؿؙۼ<sub>ٙڣۣؿ</sub>ڟۯڣؙ؋ڣؘؽڟڷؙؠؙ؋ڂؾؖ۬ يُنْبِرَكُهُ بِبَابِ لُدِّ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأَنِّ عِيْسَى صَلَّى اللَّهُ عَنْيهِ وَسَلَّمَ. قَوْمًا قَلُ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَهُسَحُ عَنْ وُجُوْهِهُمْ وَيُعَيَّنُهُمْ بِلَاجَأَتِهِمُ فِي الْجَنَّةِ. فَبَيْنَا هُوَ كُذْبِكَ إِذْ أَوْتَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى عِيسَلى صَلَّى اللهُ عَنيهِ وَسَنَّمَ: أَنِّي قَدُا خُرَجْتُ عِبَادًا لِّي لاَ يَدَانِ لأَحَدِ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزُ عِبَادِيْ إِلَى الطُّورِ. وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْرَ مِنْ كُلِّ حَلَّبٍ

شَدَة بالأولام والرَّحَد مِن الْوَالِيَّةِ (196 عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ 196 عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ الله ويازكار كروسيته كالأوجال آوار بادلراس شدواك سدم و ہے گا اور ان دونوں تکڑوں نے درمیان اتنا فاسلہ موکم حِنْے فاصلے ہے تیر کا نشاند لیاجا تا ہے۔ پھروہ ال وال كويلائة كاجب وونوجوان آئة كاتواس كاجره جمك ربا جو كا اوروه بنس ر ما جو كاروه أي حال عن بوكا كم التد تعالى حصرت ميني بن مريم عليه السلام كو نازل فرمائ كار چنانچہ جامع مسجد دمشق سے مشرتی سفید کنارے کے یاس ووزردرنگ کی جادریں پہنے اتریں مجے۔اس حال میں کہ ان کے ہاتھ دوفرشتوں کے پرون پر ہوں سے۔ جب وہ مرجحائمیں محتواس ہے تطرے میس محاور جب مر انفائمیں مے تو جائدی کے موتیوں کی طرح قطرے کریں ہے۔ ان کے مانس کی ہواجس کا فرکو پہنچے گی تو وہ مر جائے گا اور ان کا سانس وہان تک پہنچ گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی۔ بین وہ دجال کو تلاش کریں سے یہاں تک كه بابلدك ياس اس كويا كرفل كردي عي يعربيني غلیدانسلام ایک ایس قوم کے پاس آئیں مےجن کو انتد تعالیٰ نے د جال سے محفوظ رکھا ہوگا۔ پس آ ب ان کے چیرول پر ہاتھ میں ہی سے اور جنت میں ان کے درج ت کی بابت بتلائمیں سکے۔وہ ایسی جالت میں ہوں گے کہ القدنتي معشرت غيسي مليه السلام كي طرف وحي كرية میں نے اسپتے ان بندول کو کالا ہے کہ کسی کوان ہے نزائی کی طاقت نہیں۔ پس تو میرے بندوں کوطور کی طرف سلے جا کران کی حفاظت کر۔ اللہ تعالی یا جوج ماجوج کو بیج گا این حال مین که وه بلندی سے پھیلنے

يُّنْسِلُونَ فَيَهُرُ أَوَايُلُهُمَ عَلَى تُحَوَّرُةِ طُلُونَيَّةً فَيَهُرَبُونَ مَا فِيهَا وَيُمْرُّ أَجِرُهُمْ فَيَغُوْلُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهِنِهِ مَزَّةً مِنْ وَيُعْصَرُ نَبِي اللَّهِ عِيْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضَابُهُ خَتْى يَكُوْنَ رَأَمْسُ الثَّوْدِ لاَحَدِيجِمْ خَرْرًا فِمَنْ مِئَةِ دِيْنَارِ لاَحَدِيكُمُ الْيَوْمَ. فَرَرَغُبُ نَهِي اللَّهِ عِيْشَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْمَا لِنَّهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم - إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، فَوُرْسِلُ اللَّهُ تُعَالَ عَنْبِهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَاعِهِمْ. فَيُصْبِحُونَ فَرُسُى كَمَوْتِ نَفْسِ وَّاحِدَةِ. ثُمَّرَ يَهُبِطُ نَبِي اللَّهِ عِينُسْي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاصْعَابُهُ - رَضِيِّ اللَّهُ عَنْهُم - إِلَى الْأَرْضِ. فَكُلَّ يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعٌ شِيْرٍ الاَّ مَلَاثُهُ زَهَمُهُمُ وَنَتَنَّهُمُ، فَيَرَغَبُ نَهِي اللهِ عِيْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآصُمَاتُهُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم - إِلَى اللَّهِ تُعَالَى فَيُرْسِلُ اللَّهُ تَعَالَى طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْمُغْتِ. فَتَحْيِنُهُمْ. فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءً ُ اللَّهُۥ لُمَّ يُؤْسِلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَ مَظَرًا لَّا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدِدٍ وَّلَا وَبَدٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْرُكُهَا كَالزَّلْقَةِ. ثُمَّ يُقَالُ للأرْضِ: آنْدِينُ ثَمَركِ. وَرُدِّي ُ بُرُكَتِكِ. فَيَوْمَئِذٍ تَأَكُّلُ الْعِصَانِةُ مِنَ الرُّمَّالَةِ. وَيُسْتَظِلُّونَ بِفَعْفِهَا. وَيُبَارَكُ فِي الرِّسُلِ حَتَّى أَنَّ اللُّقَحَةَ مِنَ الرَّبِلِ لَتَكُفِى اللَّهِمَامَر مِنَ النَّاسِ . وَاللَّهُ عَنَّ الْهَقُرِ لَتَكُفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَالْيَقْحَةَ مِنَ الْغَنْمِ لَتَكُفِي الْفَخِنَ مِنَ النَّاسِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كُذْلِك إِذْ يَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى رِنْكًا طَيِّبَةً  وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْغَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيها عَهَارُجَ الْمُهُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ . رَوَاتُ مُسْلِمُ.

The second of th

سام دان کاری کاری در این سا

aliana sa tarih da 1

the contract of the second

man tea and the state of the st

-----

the state of the s

T\*\*\*\*

والے ہوں مے۔ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبر بدیر گزرے گا تواس كاسارا يانى لى جائے كا اور يحيلا كروه آئے كا تووه كج كايبال بمى يانى موتا تفا التدكي يغبر عيس عليه الساام اوران کے ساتھی محصور جوں مے یہاں تک کدایک بلکی مران کے نزد یک تمہارے آج کے سودینار ہے زیادہ بہتر ہوگانے چنانچہ اللہ کے پینمبرعیسی علیدانسلام اور ان کے محابہ ﷺ الله كى طرف رغبت كريں مے تو الله تعالى یا جوج ماجوج کی گردنون میں ایک کیڑا پبیدا فرما وے گا اور وہ تمام ای وقت مرجائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی و حضرت عيسى عليه السلام ادرآب يحضياب والمنافية مين كي مرف اتر کرآئیں کے توانیس زمین پر ہاتھ برابر جگہ بھی الني به ملے كى جيال ابني كى لائتيں اور بديو بد ہو۔ پھر جعزرت عيسى عليد السلام اور إن يك سائقي الله تعبالي كي طرف رجوع كرين محتو الله تعالى السي يرند مع المجيم جب طرح بخی او تول کی گردنیں ہوتی ہیں۔وہ پر ندے ر إن كى لاشول كوا بھائيس مجه اور جہاب البدكي مرضي ہوگي ين ويان ان كوسيديك دين ميك يحرائد عزوجل بارش نازل ب فرمائے گاجس سے کوئی تھر اور خیمہ محفوظ نہیں رہے گا۔ م میں وہ سماری زمین کو دھو دیے گی بہاں تک کہ اے چکنی ہے چٹان یا آئینے کی طرح صافی کر کے چھوڑے گی۔ پھر بر منین ہے کہا جائے گا اِپنے پھل اگا اور این برکت واپس بر لیں اس وقت ایک انار کوایک مناعت کھائے گ اوراس کے حصلے سے سامیہ جامل کرے گی اور دود پھر میں اتنى بركت ۋال دى جائيكى كدايك دوده دينے والى اوننى لوگول کی ایک جماعت کو کافی جوگی اور ایک دودھ دینے

والی گائے لوگوں کے ایک قبیلے کوکائی ہوگی اور دودہ دیے والی ایک بھری لوگوں کے ایک گھرانے کوکائی ہوگ ۔ ہیں وہ ای حال میں ہول کے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیج گاجوان مسلمانوں کوان کی بغلوں کے نیچے سے لگے گ ۔ گاجوان مسلمانوں کوان کی بغلوں کے نیچے سے لگے گ ۔ لیس وہ ہرمومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی ۔ (اس کے بعد ) صرف بدترین لوگ باتی رہ جا بھی گے جواس نے بعد ) صرف بدترین لوگ باتی رہ جا بھی گے جواس نے بعد کی مرح علانے لوگوں کے سامنے عور توں نے بعد کی مراح علانے لوگوں کے سامنے عور توں سے بھائ کریں گے ۔ پس انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی ۔ (مسلم)

"خَلَّةَ بَدُنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ" شَام اور عراق کے درمیان راستہ "عاث" عین اور ٹاء کے ساتھ ہے اور آلْعَیْٹُ کے معنی ہیں بہت زیادہ فساد بریا کرنے والا ۔ أكذُّو ا : \_ مراد ہے كوبان وال مجمه پر پیش كے ساتھاور یہ ذِر وَقِی جمع ہے ذہل پر ضمہاور کسرہ کے ساتھ اور "ألْيَعَاسِيْب" شهيد كي نر مصول كو كهت ايل-"جَوْلَتَوْنِ" بَعِيْ وو حصى يا دو ككر \_ اللَّغَرَّضَ" اس سے مزاد بدف ہے اور بدف اس چیز کو کہتے ہیں جس کی طرف تیروں کے ساتھ نشانہ کیا جاتا ہے لینی اس طریقہ ہے پینکے گاجس طرح تیرنشانہ کی طرف پھینکا جاتا ہے۔ "أَلُّهُ هُرُوْدَةً" دال مهمله اور مجمه كے ساتھ ہاك كامعنى ہے رنگا ہوا کپڑا" لایکان" کینی سمی می طاقت ان کو حاصل نه ہوگی۔ "اَکنّغَفْ" بمعنے کیڑا اور 'فَرْسٰی' جمع ہے فریس کی مقتول کے معنی میں ہے۔ "اکر کُلَقَةُ" زاءاور لام اور قاف کے زہر کے ساتھ ہے اور "الزلقة" بھی ردایت کیا گیا ہے لیتی زاء کے پیش اور لام کے سکور واور

قَوْلُهُ: "خَلَّةً بَينَ الشَّامِ وَالْحِراْقِ": أَى طَرِيُقًا بَيْنَهُمَّا. وَقَوْلُهُ: "عَاثَ بِالْعَيْنِ الْبُهْبَلَةِ وَالثَّاءُ الْبُعَلَّقَةِ، وَالْعَيْثُ: أَشَالُ الْفَسَادِ. "وَاللَّارِي": بِضَيِّم النَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَعَالِي الْرَسْنِمَةِ وَهُوَ جَمْعُ فِرُوَةٍ بِضَمِّرِ النَّالِ وَكُسُرِهَا وَالْيَعَاسِيْبُ: ذُكُورُ النَّحُلِ. "وَجِزُلُتُنْنِ": أَثْنَ قِطْعَتَانِ، "وَالْغَرَضُ": الْهَدَفُ الَّذِي يُرُخَى إِلَيْهِ بِالنَّشَّابِ، أَئْ: يَرْمِيُهِ رَمْيَةً كَرَمْيَةِ النَّشَّابِ إِلَى الْهَلَفِ. وَالْمَهُرُودَةُ بِالدَّالِ الْمُهُمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ، وَهِيَ: التَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ. قَوُلُهُ: ﴿ لَا يَنَانِ ": أَيُ لَا طَاقَةً. "وَالنَّجَفُ"؛ دُوُدٌ "وَفَرُسَى"؛ جَمْتُحُ فَرِيْسٍ، وَهُوَ الْقَتِيَلُ. وَ"الزَّلَقَةُ": بِفَتْحِ الزَّايِ وَاللَّامِر وَبِالْقَافِ، وَرُوِئَ: الزُّلْفَةُ بِضَمِّ الزَّاي وَإِسْكَانِ اللاَّمِ وَيُالْفَاءُ وَهِيَ الْمِرْآةُ.

فاء كے ماتھ جوكم آئينے من من من تاہے۔

المعضائية: جماعت الرّسلُ: راء كه ينج زير الماس كامعنى مودوه والله المقفّة المعنى معنى المقفّة المعنى معنى معنى المقفّة المعنى معنى جمعنى جمعنى جمعنى جماعت المفضّة في المقاني المقاني الوكول كاكروه جو تقبيل معنى جمعنى جماعت المفضّة المان المقاني المقانية

وَالْعِصَابَةُ الْجَبَاعَةُ وَالرِّسُلُ بِكُمْمِ النَّاءِ الْجَبَاعَةُ وَالرِّسُلُ بِكُمْمِ النَّاءِ اللَّبُونُ اللَّبُونُ اللَّبُونُ وَاللِّفْحَةُ وَاللَّفَاءُ وَاللَّفَاءُ وَاللَّفَاءُ وَالْفَحَةُ الْمُنْوَدَةُ فَالْمُودَةُ الْمَنْاءُ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالنَّاسِ وَوَقَا الْقَيِيلَةُ وَالْفَحِلُ وَالنَّاسِ وَوَقَا الْقَيْمِيلَةُ وَالْفَحِلُ وَالنَّاسِ وَوَالْفَحِلُ وَالنَّاسِ وَالْفَحِلُ وَالنَّاسِ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالنَّاسِ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالنَّاسِ وَالْفَحِلُ وَالْفَحِلُ وَالْفَاءُ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلُ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلُ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَا الْفَاعِلَالِ وَالْفَعِلَ وَالْفَعِلَالَ وَالْفَاعِلَ وَالْفَاعِلَ وَالْفَاعِلَالِ النَّاسِ وَالْفَاعِلُ وَالْفَاعِلُ وَالْفَاعِلُ وَالْفَاعِلُ وَالْفَاعِلُ وَالْفَاعِلَ وَالْفَاعِلَالِكُولُ وَالْفَاعِلُ وَالْفَاعِلُ وَالْفَاعِلَ وَالْفَاعِلُ وَالْفِي الْفَاعِلَ وَالْفَاعِلُولُ وَالْفِي الْفَاعِلُولُ وَالْفَاعِلُولُ وَالْفَاعِلَى الْفَاعِلَى الْفَاعِلَا الْفَاعِلَى الْمُعِلَى وَالْفَاعِلَ وَالْفِي الْفَاعِلَالِ وَالْفَاعِلَى الْمُعِلَى وَالْفَاعِلَ وَالْفَاعِلَى الْمُعِلَى الْفَاعِلَ وَالْفِي الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْفَاعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَى الْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَى الْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَى الْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَى الْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَى الْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَى الْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَا الْمُعِلَى الْمُعْلِقُ وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِمُ الْمُعْلِقُ وَا

تخريج حاريث وصبح مسلم، بأب ذكر الدجالو صفته ومامعه، جلد 8، ص 197. رقم 7560 البستندك للعاكم، كتأب الفتن والبلام جلد 4، صنعه 4323 رقم 8508، رقم 8508 مسندامام احمدين عبل عليمة النواس بن معمان الكلابي، جلد 4، ص 181، رقم 17666 مشكّرة البصابيح، بأب ألعلامات بين يدى الساعة، جدد 3، ص 188. رقم 5475

شرح حدیث: جلیم الأمت حفرت مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث کے قت لکھتے ہیں:

یا تفر مان عالی بالفرض ہے یعنی فرض کرلو کہ اگر وہ میری موجودگی ہیں آگیا توخم کواس سے کوئی نقصان نہ پہنچے وہ میر سے

ہی ہاتھوں فنا ہوجاوے گا ماس کی شعبد ہے بازیاں میر ہے مقابل ناکارہ ہوجا کیں گی۔اس فرمان عالی سے دو فاکد ہے

ماصل ہوئے: ایک یہ کہ اگر چہاس مردود کا ظہور ابھی نہیں ہوگا مگر اس سے ڈر ٹارکن ایمان ہے تم اس سے خوف کرو جسے

تیامت ابھی نہیں آئے گی مگر اس سے ڈرتے رہو۔خوف تیامت خوف دجال ورحقیقت خوف خدا کا ذریعہ ہیں۔دوسر ہے یہ

کہ دجال اگر چہ مارا جاوے گا حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھوں لیکن اگر میر سے زمانہ ہیں آجا تا تو میر سے ہاتھوں ہی فنا

ہوجا تا بلکہ عیسی علیہ السلام بھی حضور کے نائب ہونے کی حیثیت سے اسے قبل کریں گے۔

لینی ہر فخص اپنی ذات کے لیے اس کا مقابلہ دلائل عقلیہ وشرعیہ ہے کرے کہ دلائل ہے سوچے کہ یہ ضدانہیں ہوسکتا۔ یہاں بھی جی جمعنی مقد بل ہی ہے گرید مقابلہ اسے آل کرنے کا نہیں بلکہ اسپٹے ایمان بچانے کا ہے۔ (مرقات) گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم دجال کوفنا کرنے کے لیے اس کے مقابل ہیں اور بیر بر شخص اس سے بچنے کے لیے اس کا مقابل یہ حضور صلی اللہ علیہ جمعنی وکیل و محافظ ہے۔ اگر اس وقت ہم حیات ہوتے تو مسلمانوں کی حفاظت ہم کرتے ،اب چونکہ ہم نہ ہوں گئے میری طرف سے میرا رب میری امت کی حفاظت کرے۔ اس ہے معلوم ہوا بفضلہ تعالی مؤمن ہمیشہ منصور و محفوظ رہتا ہے۔

بالوں میں قدر ہے خم جسے جعد کہتے ہیں بہت اچھاہے گر بہت زیادہ خمی کہ بالوں کے کنڈل بن جاوے جے قطط کہتے ہیں یہ بری ہے، دجال کے بال بہت ہی خم دار ہوں گے۔

عبدالعزى زون جالميت مين ايك مشرك بادشاه كزراب،اس كى برصورتى عرب مين مشهورتمى بلكداس كود يكف

واللوگ اس وقت موجود تھے، حضور نے اس سے تشبید دی۔ چونکہ دجال کی صورت بہت ہی ہری ہوگی کہ اس جیسا بدشکل و نیا میں کوئی نہ گزرا نہ اس وقت ہوگا اس لیے حضور انور نے جزم ویقین سے تشبیہ نہ دی بلکہ کائی فر ما یا لینی اسے پھی کھے مشابہت عبدالعزیٰ سے ہوگی ورنہ وہ عبدالعزیٰ ہے کہیں برتر ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور نے اسکلے پیچھے اپنی نگا ہوں سے ویکھے ہیں کہ عبدالعزیٰ پہلے گزر چاہے اور دجال آئندہ ہوگا محرد ونوں حضور کے علم ونظر میں ہیں۔ (از مرقات)

یعنی اس زمانہ میں جوکوئی سورہ کہف کی شروع آیات کذبا تک پڑھتارہے گاوہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے۔ ان
آیات میں روز کر ہے کہ اصحاب کہف وقیانوس بادشاہ کے فتنے سے محفوظ رہے ، ان کی حفاظت کی برکت سے اللہ انہیں
دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھے گا۔ جواز کالفظی ترجمہ ہے پاسپورٹ کہوہ ڈر بعدا مان ہوتا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ سورہ
کہف کی شروع کی وس آیات بمیشہ پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا بعض لوگ بمیشہ بعض لوگ مرجمہ کو پڑھنے
ہیں تا کہ موجودہ دجالوں سے بیچر ہیں۔

خلد نقطرخ سے ریکتان میں راستہ وسیج سعلد ح بغیر نقطہ سے کوفہ و بغداد کے درمیان ایک شہر ہے ۔ بعض روا یات میں حلہ ہی ہے، وہاں کے لوگ اب بھی شریر ہیں۔ (مرقات)

اس میں ندااس زماند کے مسلمانوں سے ہے۔ (مرقات)

بعض روایات میں ہے کہ چالیس سال قیام کرے گا گردہ روایت ضعیف ہے، بیچے روایت چالیس دن کی ہے۔ حدیث بالکن ظاہر پر ہے۔ واقعی پہلا دن ایک سال کے برابر دراز ہوگا، اب بھی گرمیوں میں دن بچائے آئے تھے تھے۔ کے چودہ تھنٹہ کا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ٹم واندوہ کی وجہ سے وہ دن سال برابر معلوم ہوگا تکر بی غلط ہے جیسا کہ اسکے مضمون سے معلوم ہور باہے۔

اس طرح که اس دن مورخ نظنے بی فجر کی نماز پڑھنا پھر آٹھ گھنٹہ بعد ظہر پڑھ لینا، پھر چار گھنٹہ کے بعد عصر پھر دو گھنٹہ بعد مغرب اور دو گھنٹہ بعد مغرب اور دو گھنٹہ بعد مغرب اور دو گھنٹہ بعد مغرب ای بعد مغرب ای طرح پڑھے جانا شاید موجود گھڑیاں اس دن کے حساب کے لیے دب تعالی نے پیدا فرمادی ہیں معلوم ہوا کہ جن ملکوں ہیں بعض ذمانہ ہیں عشاء کا وقت نہیں آتا وہاں عشاء کی نماز معاف نہ ہوگی بلکہ پڑھنا پڑھے گی اندازہ سے جھیے لندن میں سال میں چندون ایسے آتے ہیں کہ نماز عشاء کا وقت نہیں آتا تا شق عائب نہیں ہوتی ۔ یہاں مرقات نے فرما یا کہ میتھم فاص اس دن کے لیے ہے فلاف قیاس ورند نماز کے اوقات سورج کی غائب نہیں ہوتی ۔ یہاں مرقات نے فرما یا کہ میتھم فاص اس دن کے لیے ہے فلاف قیاس ورند نماز کے اوقات سورج کی خارج سے وابستہ ہیں اس سال بھر کے دن میں بھی پانچ نماز ہی جا جنگیں مگر چونکہ حدیث میں سے تعم آگیا تو اس دن کے لیے قیاس چھوڑ دیا گیا۔ چنانچہ اس دن میں رمضان کا روزہ ، نماز جمعہ دعید بین نہ پڑھی جا تھی گی آگر چہدن سال بھی ہے دن سال بھی ہے ورسال میں ہے چیز ہیں ہوتی ہیں۔

اس تشبیه ہے معلوم ہور ہاہے کہ دخال اڑتا ہوا دنیا کی سیر کرے گا ، ہوائی جہاز ایجا د ہو بچے ہیں جن سے تھوڑے عرصه

میں دنیا کا چکراگا یا جاسکتا ہے لیعنی جیسے ماول کے پیچھے جب ہوا ہوتو بہت تیز اڑتا ہے ایسے ہی وہ بہت تیز اڑے گا،آج ہواز سے زیادہ رفماروا لے ہوائی جہازا بیما دمو میکے ہیں۔

بیداوارنہایت اعلیٰ ان کے طاف آز ماکھیں ہوں گی کہ جولوگ اسے خدا مان لیں مے ان پر بارش نہایت مناسب، پیداوارنہایت اعلیٰ ان کے جانوروں کے دودھ، تھی میں بہت زیادتی ہوجاو ہے گی ان کے اونٹ بہت موثے تازہ او نچ ہوجاویں مے، دوسر سے لوگ ان کی اس فراخی کو دیکھ کردھو کہ کھا جا تھی مے کہ واقعی دہ خدا ہی ہے۔ دیکھواس نے اپنے ان بندوں کوکیسا آرام سے اور مالدار کرویا وہ لوگ ان لوگوں کی مالداری عیش کود کھے کراسے خدا مان لیس مے۔

اس فرمان عالی سے معلوم ہور ہاہے کہ د جال کسی کو کفر پر مجبور نہ کرسکے گا، بیشعبدے دکھا کر مائل ہی کرے گا، رب تعالٰی فرما تا ہے زاق عِبَادِی کیسَس کُکَ عَلَیْہِم سُلُطُیْ ریجی معلوم ہوا کہ بعض بندے دلائل کے ذریعے اس کی شرسے محفوظ رہیں گے۔

محل بنا ہے گل سے بمعنی خشکی وقوط سالی لیعنی ان پر نہ تو بارش ہو گی ندان کی زمین میں سبز ہ رہے گا۔ لیعنی ان کا اپنا پہلا مال بھی فنا ہوجاوے گا، جانوریا خشک ہوجادیں گئے یا مرجادیں گے،گھروں میں تباہی آج وے سے سیار سن

گ مربیاوگ راضی بدرضار ہیں گے۔

لین آباد یوں میں جاکرتو وہ آفت ڈھائے گا درویرانہ زمینوں میں پہنچ کریے فساد کھیلائے گا اس کے ساتھ اس کے بالی موالی بہت رہیں گے، ویرانوں کے خترانوں کو اپنے ساتھ لے لے گا جنہیں ان کے ساتھ والے نکلتے دیکھیں گے ۔ ور دومرے لوگوں کو بیسب بتا بھی گے ۔ یعاسیب جمع ہے بعسوب کی بمعنی شہد کی تکھیوں کی سر دار تکھی کہ جب وہ اڑاتی ہے تو اس کے ساتھ سارے چھتے کی تھیاں اڑتی ہیں اس لیے سر دار کو بعسوب کہا جا تا ہے ۔ یعاسیب جمع فرما کر ارشار ہ بتایا کہ بے شار کھیوں کی طرح اس کے ساتھ سواری ہیں جیسے آج کہ مورک کی طرح اس کے ساتھ بے شارخزانے چلیں گے، بی خزانے یا تو بذات خود چلیں گے یا کسی سواری ہیں جیسے آج لاکھوں من سا، ان ریل ، موٹر ، بحری جہاز ، بوائی جہاز دوڑتے تیرتے اڑتے بھررہے ہیں ۔

یہ جوان آ دمی یا تو اس کے تبعین میں سے ہوگا، لوگول کو اپنی قوت دکھانے کے لیے بیر کت کرے گا یا ان میں سے ہوگا جوان کی پیروی نہ کریں گے اسے مزادیئے کے لیے بیر کت کرے گا۔ تلوار سے اسے چیرو سے گا جیسے آرے سے چیرا جاتا ہے اور دونوں ٹکڑے اسے فاصلہ پر بھینے گا جو تیراوراس کے نشانہ کے درمیان ہوتا ہے بینی بہت دور۔

لین اس کی ایک آواز پر میدونوں ٹکڑے حرکت کرتے آپس میں ال جاویں گے پھر پوراجہم بن کراس میں جن پڑجاوے گی اور وہ جوان دوڑتا ہوا آ جاوے گا۔ہم نے بعض جادوگروں کو دیکھا کہ آدی کو چادراوڑھا کراس کا گلہ کا نہ دیتے ہیں اور پھراسے اچھا خاصا کھڑا کردیتے ہیں گریہ شعبدہ ہوتا ہے غالبًا وہ حقیقتا میکرے گا۔

الله تعالى جھوٹے منے کو ہے سے کے ذریعے ہلاک کرے گااس لیے اس مردود کو حضرت مہدی قبل نہ کریں گے کہ اس

کام کے لیے حضرت مسیح منتخب ہو چکے ہیں۔ محصر و دنین نثنیہ ہے مصر و دۃ جمعنی غوطہ دیا ہوا لیتنی آپ سے جسم شریف پرمیرویا زعفران رینگے ہوئے دوکیڑ ہے ہوں گئے تہبند چا در۔

جمان گفتگر و کے دانہ یا موتی کی طرح گول قطرے جونہایت صاف شفاف وسفید ہوں ،آپ خودنہایت حسین ہوں گے آپ کا یہ پسینہ نہایت یا کیزہ وخوشودار ہوگا۔

بعض شرصین نے فرمایا کشس سے مراد سائس نہیں بلکہ دم کرتا ہے یعنی آپ جب دم کرنے کی نیت سے پھونک لگا کئیں گئے تو آپ کا دم تا صدنظر پنچ گا اور جس کا فرکو گئے گا وہ مرے گا۔اللہ کی شان ہے کہ پہلے ای دم سے مردے زندہ ہوتے سے اور اب زندہ کا فرمروہ ہوں گے۔ یا جوج و ماجوج کفار پرآپ کریں مے ہی نہیں کیونکہ ان کی موت اور طرح سے واقع کرنا ہے، بعض نے فرمایا کیفس سے مراد سائس ہی ہے۔

لد بیت المقدس کی قریب ایک بستی ہے، اس بستی کے دروازے میں تھتے ہوئے اسے پائیں سے کہ وہ وہاں داخل ہور ہا ہوگا اسے درواز ہ پر ای قمل کر دیں گے اندر داخل نہ ہوئے دیں سے جیسے شدا دا بنی جنت کے در دازے پر ای قمل کر دیا گیا۔

لیعنی ان مؤمنین کے چہرے جوگر دوغبار سے اٹے ہوں سے جیسا کہ عام غربا و فقراء کا حال ہوتا ہے،اسیے خود حضرت مسیح اپنے ہاتھ شریف سے صاف کریں سے یا محبت و کرم سے ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں سے گر پہلے معنی تو ی ہیں جبیبا کہ عن وجو تھم فر مانے سے معلوم ہور ہا ہے۔آپ غبار صاف فرماتے جائیں سے اور انہیں جنت کی بلکہ وہاں کے درج ت کی خبرد ہے جائیں گئے۔

لیعنی اے عیسیٰ دجال تو آیا اور ہلاک ہوگیا اب بچھ روز کے لیے ایک بڑی گلوق یا جوج ما جوج اس زمین پر آرہے ہیں جن کی ہلاکت تمہار سے ہاری بددعا ہے ہوگی اس لیے بیز مین خالی کردو، طور پہاڑ ان کی شرسے محفوظ رہے گا ان مسلمانوں کو وہاں لیے جاؤ۔ بیان کو تنبید فر ماکر بتایا گیا کہ سی انسان میں دونوں ہاتھوں سے بھی ان کے مقابلہ کی مطافحت نہیں۔

لیمن جب یا جوج ما جوج کی د بوار ثو نے گی تو وہ ہرطرف سے دوڑ تے ہوئے اس زمین پر آئیں گے ان کی کثرت سے زمین بھرجاوے گی۔

یعنی ان کی کثرت کابیرحال ہوگا کہ دریا کا سارا پانی اٹکاا گلاحصہ بی پی جاوے گا اور دریا خشک کردے گا۔ بحیرہ تقفیر ہے بحرکی ، بحیرہ طبر بیشام کے علاقہ میں دس میل لمبادریا ہے ، طبر بیا ٹیک بستی کا نام ہے اردن کے علاقہ میں وہال نید دریا ہے۔ اس لیے اسے بحیرہ طبر بیہ کہتے ہیں۔

، سے سے سے بیں چھپٹا ڈھانپتا،ای سے ہے خمار دو پٹہ، چونکہ وہ پہاڑ بہت سرسبز ہے کہ اس کی پوری زمین سبزہ اور خمر کے معنی ہیں چھپٹا ڈھانپتا،ای سے ہے خمار دو پٹہ، چونکہ وہ پہاڑ بہت سرسبز ہے کہ اس کی پوری زمین سبزہ اور درخنق سے چھپی ہوئی ہے اس لیےا سے جبل خمر کہتے ہیں یعنی سبزہ سے ڈھکا ہوا پہاڑ۔ (لمعات،مرقت) اس ہے معدوم ہوتا ہے کہ مسلمان توطور پہاڑ میں محفوظ ہو چکے ہوں محکم زمین میں کفار بہت ہوں گے بینی دجال کو مان لینے والے وہ یا جوج ماجوج ماجوج ہاتھوں مارہے جا کیں مسلمان فرین میں ان میں سے کوئی ند بچے گااس لیے یہ یہ جوج ماجوج کہیں مے کہ ذمین میں ان میں سے کوئی ند بچے گااس لیے یہ یہ دے سوا ماجوج کہیں مارلیس تا کہ دنیا میں ہم ہی رہیں ہم دسوا کوئی ندر ہے۔

ممکن ہے کہ بیہ تیر چڑیوں کے آئیس ان کے خون میں بھیگ کرلوٹیں۔اس میں اشارۂ بیفر مایا کہ یا جوج ماجوج کا فسہ د مرنب زمین میں نہ ہوگا بلکہ فضامیں بھی ہوگا۔

چونکداس زمانہ ہیں مسلمان صرف کوہ طور پر رہیں گے کہیں جا آنہ سکیں گے اس ہی لیے باہر سے مال کی درآمد برآمد بند ہوگی لہذا قط بہت پڑجاوے گا اور باوجود یکہ وہ علاقہ بہت سرسبز وشاداب ہے، پھر گرانی کا بیر حال ہوگا کہ جو قدر آج سو دینار کی ہے اس سے زیادہ قدر قیمت گائے کی ایک سری کی ہوگی ،مسلمانوں پر بیز مانہ بہت تنگی کا گزرے گا، جب گائے ک سری کی بیر قیمت ہوگی تو باتی گوشت کی قیمت اندازہ لگالو ،سری بہت سستی ہوتی ہے۔

اس طرح کے حضرت عینی علیہ السلام قوم یا جوج ما جوج کی ہلاکت کی دعا کریں مے مؤمنین آمین کہیں ہے۔ ہی اہتد فرما کریہ بتایا گیا کہ اس وقت بھی عینی علیہ السلام نبی بول مے نبوت کے منسوخ جونے سے ان کے احکام بندول پر جور کی نہیں ہوتے مران کا درجہ عنداللہ وہ بی رہتا ہے۔ اس سے بڑھ کربات یہ ہے کہ موکی علیہ السلام جناب خضر کے پاس کئے تو ان کی نبوت منسوخ نہ ہوئی تھی مگر وہاں آپ نبوت کی شان سے نہ گئے ہے نہ حضرت خضر پر توریت کے احکام جور کی فرمائے تو جب دین مضطفوی عین نیسی علیہ السلام آوی مے توقر آئی احکام ہوتے ہوئے اپنی منسوخ شریعت کے احکام میں کیے جاری کریں گے مرز ائیوں کواس میں خور کرنا چاہیے۔

لین ایک آن کی آن میں سب ہلاک ہوجا نمیں گے انہیں مرتے ہوئے ایک ساعت بھی نہ کھے گی ، یہ پیۃ نہ گا کہ بیہ وگ زمین میں کتنے دن رہیں گے۔

لینی تمام رویئے زمین ان مردودوں کی لاشوں اور بد بوسے بھرا ہوگا ہمسلمان اس قید سے نکل تو آئیں سے تگر اس مصیبت سے زمین میں کاروبار تو کیا چل مجرمجی نہ تکمیں گے۔

حضرت نیسی نلید السلام کی دعا اور مسلمانوں کی آمین پرید پرندے رب تعالٰی بیسیج گا جو تعداد میں بے شار ہوں گے، جس مت میں بہت بڑے اور طاقنور کدایک پرندہ یا جوج کی لاش اٹھائے گا،کہاں سے آئیں سے اور کہاں غائب ہوجا نمیں گے بدرب جانے یژی کی دل ہم نے آتے ویکھا ہے نہ معلوم کہاں سے آتا ہے اور پھر کہاں غائب ہوجاتا ہے، ان پرندوں کی شکل بختی اونتوں کی گردنوں سے ملی ہوگا۔

سی رب تعالی کی قدرت ہی ہوگی کہ اتنی زیادہ لاشیں جن سے روئے زمین بھری ہوگی نہ معلوم کہاں نا ئب کردی

جائيں كى اس جكدكا ذكرة مي آرہاہے۔

نہوں بروزن منبر بمعنی بڑا پہاڑ۔ اور میدا یک بستی کا نام بھی ہے جو بیت المقدس کے قریب ہے۔ خالہٰ اس بستی کا بینام اس پہاڑ کے نام سے ہے جیسے جمارے و بنجاب بیس سالگلہ اللہ ایک شہر کا نام ہے اس کے ایک پہاڑ کے نام پرجہلم ایک شہر ہے دریا جہلم کے نام پر اس جھوٹی سی جگہ بیس اتنی لاشوں کا ساجا نا بھی اللہ تعالٰی کی قدرت ہی سے ہوگا۔

لینی یا جوج ما جوج تو مرجا نمیں سے محروبی تیرتر نمش ، کما نمیں اتنی بڑی تعدا دمیں جیوڑ جا نمیں سے کہ سات سال تک مسلمان انہیں جلا کرا ہے سب کام چلا نمیں سے مفت کی کٹڑی یا نمیں سے۔

اس فرمان کاتعلق یا جوج ماجوج کی ہلاکت سے ہے بیٹنی ان مردودوں کے ہلاک ہوجانے اوران کی نعشیں میجینک ویئے جانے پرعالمگیر ہارش آ ویے گی ، بیمطلب نہیں کہ سات تیرد کمان ترکش چلا بھنے کے بعد ہارش آ وے گئے۔

ن لقه قاف سے بمعنی صاف آئیند، ذلقد سے اس کے بہت معنی ہیں: دهلی زمین، صاف تشتری بہزرنگ کا صاف گھڑا، سیب مصاف بتقر، صاف کے کہت معنی ہیں: دهلی است بھی ہوسکتا ہے اور قاف سے بھی ہر معنی درست ہیں زاور ازم کے فتح سے ۔ '

یعنی ایک انارا تنابر اہوگا کہ اس کے دانوں سے ایک پوری جماعت شکم سیری ہوجا و سے اور اس کا چھلکا پورے خیمہ کی طرح ہوگا۔فوٹ کھو پڑی کے بیالہ کو کہتے ہیں، چونکہ انار کا چھلکا کھو پڑی کی طرح موگا۔فوٹ کھو پڑی کے بیالہ کو کہتے ہیں، چونکہ انار کا چھلکا کھو پڑی کی طرح گول اور ڈھلوان ہوتا ہے اس سے اسے فیف فر مایا گیا کو ہمری اور شملہ کی ایک ہری مرج میں ڈیڑھ یاؤ قیمہ بھرجا تا ہے۔

سقعہ مام کے کسرہ قاف کے سکون ہے نوزائیدہ مادہ جانورخواہ اونٹی ہویا گائے یا بھری۔ خیال رہے کہ نوزائیدہ کا وودھ کم ہوتا ہے، پچھ دن بعد جب خون ڈال دیتی ہیں تب دودھ بڑھتا ہے۔ فرمایا جارہا ہے کہ جب نوزائیدہ یعنی ٹی ٹی بیابی ہوئی مادہ جانور کے دودھ ہیں ایس بر کمت و کثرت ہوگاتو بچھلو کہ پرانی ہوکر اس کا دودھ کتنا ہوگا ،ان احادیث میں تاویل کی ضرورت نہیں۔ ہم نے پہاڑ کے آلود کھے ہیں ایک آلوڈ پڑھیر بلکہ دوسیر کا آزاد کشمیر کی موں بہت موٹی بہت ہی کہ ایک آلوڈ پڑھیر بلکہ دوسیر کا آزاد کشمیر کی موں بہت موٹی بہت ہی کہ ایک آلود کے ہیں ایک آلوڈ پڑھیر بلکہ دوسیر کا آزاد کشمیر کی موں بہت موٹی بہت ہی کہ ایک آلوڈ پڑھیر بلکہ دوسیر کا آزاد کشمیر کی موں بہت موٹی بہت ہی کہ کے موقعہ پر کہ ایک آلو کے برابرایک انارد کھے چھوٹے تر بوز کے برابر جن کے دانے چھوٹے آلو کے برابرایک اناد کے شریت سے بوتل بھر جاتی تھی دارے درجدہ کے تر بوز اس زمانہ میں استے بڑے دیکھے کہ بجان اللہ الہذا سے حدیث بالکل ظاہر پر ہے کسی تاویل کی ضرورت

یہاں مسلم دمؤمن ہم معنی ہیں ہسلم مؤمن کی تفسیر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیدوا قعہ حضرت عیسیٰ علیہ انسلام کی وفات کے بہت عرصہ بعد ہوگا جب کہ دنیا ہیں پھر کا فربھیل بچے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دنیا میں کوئی کا فرنہ رہے گاسب مسممان ہو بچے ہوں گے یافل مجھی مسلم ومؤمن میں فرق کیا جاتا ہے کہ ظاہری اطاعت کرنے وارامسلم اور دل ے عقد کداسل میہ کو ماننے والامؤمن ۔ میہ ہوا ایک غیبی ہوا ہوگی جو ہر مسلمان کی جان نہا یت آسانی سے نکال لے گ۔

ھرج بمعنی قبل بھی آتا ہے اور بمعنی زنا بھی یہاں بمعنی زنا ہے۔ ہرج کے لغوی معنی خلط ملط ہونا ہے خواہ قبل کے لیے خوہ و

زنا کے لیے عورت و مرد کا اختلہ ط یہاں دوسرے معنی میں ہے۔ بعض شارعین نے بمعنی قبل فرمایا ہے مگر پھر گدھوں سے تشبیہ و

ررست نہیں ہوگی ،گدھ جفتی کے وقت رینگتا ہے جس ہے دور تک خبر ہوجاتی ہے اس لیے یہاں گدھے سے تشبیہ دی ندکہ ورست نہیں ہوگی ،گدھ جے تشبیہ دی ندکہ ورسمے بورسے و نور سے اگر چہ چیل بھی اس وقت جیختی ہے مگر گدھے سے آل کی آواز آتی ہے لہذا گدھے سے تشبیہ نہ بیت بی ورسمے ہونوں ہے۔

يعنى أتنى عبارت تر مذى شريف ميس بمسلم مين نبيس - (مِرَاةُ المناجِي من ٢٥٥ ١٩)

(1815) وَعَنْ رِبُعِيِّ بِنِ حِرَاشِ، قَالَ: الْكَلَقْتُ مَعَ آئِ مَسْعُوْدٍ الْالْصَارِ قِي الْ حُنَيْفَةَ بْنِ الْكَلَقْتُ مَعَ آئِ مَسْعُوْدٍ الْالْصَارِ قِي الْلهُ حَنَيْفَةَ بْنِ اللهُ عَنْهُم -، فَقَالَ لَهُ آئِوْ مَسْعُودٍ: الْيَانِي مَا سَمِعْت مِنْ رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ حَلِيْثِينَ مَا سَمِعْت مِنْ رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَلْمَةً فَي اللَّهَالِ، قَالَ: "إِنَّ النَّاجَّالَ يَغُرُّجُ وَإِنَّ مَعْهُ مَا وَنَارًا، فَامَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَا وَنَارًا، فَمَا وَنَالَ الْذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَا وَنَالَ الْذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَا وَنَالًا وَمَنْ يَرَاهُ النَّاسُ مَا وَمَا الْذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَا وَمَا وَمَا وَمَا وَمَا الْذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَا وَمَا وَمَا وَمَا وَمَا الْمَانِ يَرَاهُ مَا وَمَا الْذِي يَرَاهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعُ فِي الَّذِي مَسْعُود: وَابَا عَلْمِ فَلْ مَا عُوْد: وَابَا فَلَا مَا عُوْد: وَابَا فَلَى اللهُ مَا عُوْد: وَابَا فَلَى اللهُ مَا عُوْد: وَابَا فَلَى اللهُ مَا عُوْد: وَابَا فَلُ اللّهُ مَا عُوْد: وَابَا فَلُهُ مَا عُوْد: وَابَا فَلَا اللّهُ مَا عُوْد: وَابَا فَلُو مَسْعُود: وَابَا فَلُ اللّهُ مَا عُلْكُ مُنْ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ مَا عُلْكُولُ مُعَلِيْكُ مَا عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ مَا عُولَ مُعَلِي عَلَيْهِ مَا عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ مَا عُلْمِ مُ مَنْ مُ اللّهِ مَلْكُود: وَابَالَ الْمُولِ مَسْعُود: وَابَا فَلُ اللّهُ مَا عُلْهُ مُعَالًا عَلَيْهِ مَا لَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمَالُولُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُو

حضرت ابومسعود انساری کی کے ساتھ حضرت دنیفہ حضرت ابومسعود نساری کی کے ساتھ حضرت کہا: جمیں بن بمان کی کے مراقع حضرت ابومسعود نے کہا: جمیں وہ عدیث سنایئے جوآپ نے دسول اللہ کی سے دجال کے بارے بیس کی ہے تو انہوں نے کہا کہ دجال خروق کے بارے بیس کی ہے تو انہوں نے کہا کہ دجال خروق کر کے بارے کا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی اور جو لوگ پانی دیکھیں کے وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جو لوگ پانی دیکھیں کے وہ جلانے والی آگ ہوگا اس لئے لوگ پانی ہوگا اس لئے کہ وہ جن کے وہ جن اور جو تی بین ہوگا اس لئے کہ وہ بین ہوگا۔ حضرت ابومسعود کی نے فرمایا: بیس نے بھی بین ہوگا۔ حضرت ابومسعود کی نے فرمایا: بیس نے بھی بین ہوگا۔ حضرت ابومسعود کی نے فرمایا: بیس نے بھی بین ہوگا۔ حضرت ابومسعود کی نے فرمایا: بیس نے بھی بین ہوگا۔ حضرت ابومسعود کی نے فرمایا: بیس نے بھی بین ہوگا۔ حضرت ابومسعود کی بے۔ (شنق بلیہ)

تخريج حديث: صبح بخارى بأب ذكر الدجال جلد 9 . صفحه 60 رقم 7130 صبح مسلم . بأب ذكر الدجال و صفعه و مسلم . مسلم . بأب ذكر الدجال و صفعه مسمعه جدد 6 صفحه 196 رقم 7555 جامع الاصول لابن الدر البأب الاول في القيامة و علامتها . الفصل الثاني جلد 10 ، صفحه مسمعه جدد 6 صفحه 7842 مسند امام احمد بن حنيل حديث حليقه بن العان وحى الله تنه جلد 5 ص 399 رقم 23431 مسند امام احمد بن حضرت مفتى احمد يا رفان عليد حمة الحنّان الن حديث كت لكفت بين :

یانی سے مراد صرف یانی نہیں جو تعتیں پانی سے بیدا ہوتی ہیں وہ سب مراد ہیں لہذا ریہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کداس کے ساتھ باغ اور آگ ہوں گے۔ (مرقات)

یا تو میہ ہاغ وآ گے محض شعبدہ ہوں گے جیسے جادو گرشعبدے بازمٹی کورو پہیہ بنا کر دکھا دیتے ہیں یا مقیقتا ہے ہی وں کے ، دوسرے معنی زید دہ توی ہیں۔ایک ہی چیز کا ایک کے لیے باغ دوسرے کے لیے آگ ہوناممکن بلکہ واقع ہے۔ایک قبرمیں دو شخص دنن ہوجاویں ایک مؤمن دوسرا کافرتو بیالک قبرمؤمن کے لیے جنت کا باغ ہے کافر کے لیے دورخ کی بھٹی،ایک بستر پردوآ دی سورہے ہیں ایک شخص اچھی خواب دیکھ کرمزے لے رہاہے دوسر اتخص اس بستر پر بری خواب دیکھ كر كھبرا رہا ہے۔ یہ باغ وآگ اس كے ساتھ ایسے چلیں گے جیسے آج ریل كے انجن میں پانی كا حوض اور آگ دوڑ تے پھرتے ہیں آج ریل بحری جہاز، ہوائی جہاز کی سیر کرومعلوم ہوگا کہ آ رام دہ مکانات کھیلنے کے میدان پا خانہ مسل خانہ باروپی ځانه دوژی تے پھرر ہے ہیں بلکے ہوامیں اڑر ہے ہیں۔

لینی دجال کی ایک آنگھ تو ہوگی ہی نہیں وہ حصہ سر کے پیچھے کی طرح صاف ہوگا ، دوسری آنکھ کانی ہوگی ابھرے ہوئے انگور کی طرح پراس کی ایک آنگھی صاف سپاٹ ہوگی بھی ابھرا ہوا آنگور باکسی کو دہ آنکھ سپاٹ نظر آ و ہے گی بھی کو ابھرا انگورلېذابيرحديث گزشته احاديث كےخل ف نبير جن ميں اس كي آئكھ كوا بھرا ہوا انگورفر ما يا گيا ہے۔ (مرة ت شرح مفكوة ) یعنی اس تحریر کومؤمن تو بے پڑھا بھی پڑھ نے گاسمجھ لے گا اور کا فرپڑھا لکھا بھی نہ بچھ سکے گا ریجھی قدرت خداوندی موگى - (يرافاستاني، عدص ماس)

حضرت عبدالله بن عمرو بن عاص على سے روایت ہے کہ رسول اللہ 🕮 نے قرمایا: میری امت میں دجال خرون کرے گا اور وہ چالیس تک تھہر ہے گا۔اب مجھے بیہ معلوم ہیں کہ آپ حضور نے جالیس ون فر مایا تھا یا جالیس مبينے يا چاليس سال۔ پھرائند تعالی حضرت عيسي بن مريم عليباالسلام كوبيج كاله حضرت عيسى عليه السلام دجال كوتلاش كركے اس كو ماريں گئے۔ اس سأنت سالہ مدت ميں دو آ دمیول کے درمیان بھی کسی قشم کی عداوت نہ ہوگی۔ پھر ان کے بعد شام کی طرف سے اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیج گاجس کی وجہست روئے زمین پر کوئی آ دمی ایب باتی نہ رہے گاجس کے دل میں ذرہ برابر نیکی یا ذرہ برابر ایمان ہوگا مگر ریہ کہ ایسے ہرایک شخص کی روح قبض ہو جا ئیگی۔ یبال تک که اگر کوئی بیباژ کی کھوہ میں بھی ایسا کی سے گاہ

(1816) وَعَنْ عَبُدِ اللَّهِ بُنِ عَمْرِو بُنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ' يَخُرُجُ الدُّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَهُكُثُ اَرْبَعِيْنَ، لَا اَمْدِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، اَوُ اَرُبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبُعَثُ اللَّهُ تَعالَى عِيْسَى ابْنَ مَوْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهُلِكُهُ، ثُمَّ يَمُكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيسَ بَينَ اثْنَيْنِ عَلَاوِلَّهُ ثُمَّةٍ يُرْسِلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ. ريمًا بَارِدَةً مِّنُ قِبَلِ الشَّامِرِ، فَلَّا يَبْقَى عَلَى وَجُهِ الْأَرْضِ أَحَدُّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانِ إِلاَّ قَبَضَتُهُ حَتَّى لو أَنَّ أَحَدُ كُمْ دَخَلَ فِي كَبِي جَبَلِ، لَكَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تُقْبِضَهُ، فَيَبُقى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطُّلِّرِ، وَأَخْلَامِ السِّبَاعِ. لَا يَغُرِفُونَ مَغُرُوفًا، ولا

يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْظِنُ، فَيَقُولُ: آلَا لَسْتَجِيْبُوْنَ ۚ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا وَيَأَمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذَٰلِكَ دَارٌ رِزُقُهُمْ، حَسَنُ عَيشُهُمُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فلا يَسْبَعُهُ أَحَدُّ إلاَّ أَصْغَى لِيتًا وَّرَفَعَ لِيتًا، وَأَوَّلُ مَنْ يُسْمَعُهُ رَجُلُ يَّلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيُصْعَقُ ويُضْعَقُ النَّاسُ حولة، ِ ثُمَّ يُؤسِلُ اللَّهُ -آو قَالَ: يُنْزِلُ اللَّهُ - مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ آوُ الطِّلُّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ آجُسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أَخُرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَا ثُمْ يَّنْظُرُونَ ثُمَّ يُقالُ: يَاْءَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمُ، وَقِفُوهُمُ إِنَّهُمْ مَسُتُولُونَ، ثُمَّ يُقَالَ: آخُرِجُوْ ابَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: مِنْ كَمْر ؛ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ ٱلَّفِ يَسْعَمِثَةٍ وَيُسْعَةً ويَسْعِينَ ، فَلَلِكَ يَوْمُ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذَٰلِكَ يَوْمَمُ يُكُنَّفُ عَنْ سَأَيٍّ". رَوَاتُهُ مُسْلِمٌ ـ "اَللِّيْتُ": صَفْحَةُ الْعُنُقِ. وَمَعْنَاهُ يَضَعُ صَفْحَةً عُنُقِهِ وَيُرْفَعُ صَفْحَتَهُ الْأَخْرَى

مجھی وہ ہوا وہان جا کر اس کی روح کونبش کر لے گی۔ پھر اس کے بعدشر پرلوگ ہی ہاتی رہ جائیں سے جوشہوت رانی میں پرندوں کی طرح اور ظلم انگیزی میں درندوں کی طرت ہوں مے۔ شکسی محلائی کو بہجا نیس سے اور نہ بی کسی برائی ہے رکیں مے ۔ پس شیطان ان کے یاس شیطانی شکل میں آئے گا اور کیے گا کیاتم میری بات تہیں مانے؟ وہ کہیں سے تم ہمیں کیا تھم دیتے ہو؟ پس وہ انہیں بتوں کی بوجا کرنے کا حکم دے گا ادروہ اینے رز ق سے فر نکرہ حاصل كرت ہول كے إور ان كى زندگى برے آرام سے كرر ر ہی ہوگی۔ پھرصور پھونکا جائے گا۔ پس جو آ دمی بھی اسے سے گا دہ اپنی گردن کو جھکا لے گا اور پھر اسے اٹھ نے گا۔سب سے بہلا مخص جواس آ واز کو سنے گا وہ وہ ہوگا جو اینے اونٹول کے حوض کو لیپ رہا ہوگا۔ وہ اس سے بیہوش ہو کر گر پڑے گا اور اردگرد والے دوسرے لوگ بھی۔ چھر الله تعالى بارش بيهيج كايا فرمايا كه نازل فرمائ كا جو يهوار جیسی ہوگی جس سے انسانی جسم آگیس سے۔ پھر دومری مرتبه صور پخونکا جائے گا تو اس ونت لوگ کھڑے ایک دوسر مے کود کھورہے ہول گے۔ چرکہا جائے گا۔اے لوگو! ا ہے رب کی طرف آ وُ (فرشتوں کو کہا جائے گا) ان کو کھٹرا كرو پيركها جائے گا اے لوگو! انسے رب كى طرف آؤ' انہیں کھڑا کیا جائے گا اور ان سے بوجھا جائے گا۔ بھر کہ حائے گاان میں ہے جہنمیوں کا گروہ نکال لو۔ پس فرشتوں كى طرف سے عرض كيا جائے گا كتنے؟ تو حكم ہوگا ہر بزار میں سے نوسونتا تو ہے(۹۹۹)۔ لیس میں دن ہوگا۔ (جوعم کی وجہ سے ) بچول کو پوڑھا کر دے گا اور میمی دن ہوگا جب پنڈلی کھولی جائے گی۔ (مسلم)اللیت: یعنی کردن کا کنارہ اور اس کا مطلب سے ہے کہ وہ گردن کا ایک کنرہ رکھے گا اور اس کے دومرے کنارے کو اونی کرے گا۔

تخريج حليث: صيح مسلم. باب خروج الدجال و مكفه في الإرض و نزول عيسى، جلده ق 201 رقم 7568 جامع الإصول لابن اثير الفصل الحادي عشر في احاديث جامعة الإشراط معمدة جلد 10، ص 417 رقم 7938 جامع الإحاديث للسيوطي يأء النداء مع الياء جلد 24 صفحه 71، رقم 26652 كاز العمال، حرف القاف، جلد 24، صفحه 62، رقم الحديث 38745

مشرح حديث عليم الأمّنة حضرت مفتى احديار خان عليد رحمة الحنّان ال حديث ك تحت لكهة بن:

رین کسی الن را وی کوہے کہ حضورانورنے کیا فرمایا کہ چالیس دن فرمائے یا چالیس ماہ بیاسال درنہ حضورانورنے چالیس دن فرمایا ایک دن ایک سمال کی برابروغیرہ۔

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عروہ ابن مسعود کے ہم شکل ہون گے ،عروہ ابن مسعود سیدنا عبد اللہ ابن مسعود کے بھائی ہیں بعض شارحین نے فرما یا کہ بیعروہ ابن مسعود ثقفی ہیں جوسلے حدید ہیں کا رکی طرف سے حضورا نور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ، پھر ہی خررہ جے بین غزوہ طائف کے بعد ہیا سلام لائے پھر اپنی تو م کو دعوت اسلام دی جس پر تو م نے انہیں آل کر دیا ، بیع بداللہ ابن مسعود کے بھائی نہیں کہ وہ تو عبداللہ ابن مسعود کے بھائی نہیں کہ وہ تو عبداللہ ابن مسعود ابن غافل ہذلی ہیں ہیا تھے ہے ۔ (مرقات) اس کی تحقیق پہلے کی ج بھی ہے کہ بعض روایات میں ہے چالیس سال بعض میں ہے سات ، سال والی روایات میں آپ کا پہلا قیام جو ۱۳ سال تھا اور سات سال بی قیام بعد نزول دالا الماکر مراد ہے اور بھی زیادہ کی روایات ہیں ۔ آپ کا پہلا قیام جو ۱۳ سال میں تمام دنیا ہیں اسلام ہی ہوگا سب مسلمان تقی ہوں گے ،سب کے سینے کینہ سے پاک وصاف بیوں گے۔

حضرت عیسیٰ کے پردہ فرمانے کے بعد کچھ عرصہ تو میری خیرو برکت رہے گی ، پھرانسان کا فربھی ہونے لگیں گے حتی کہ سپچھ عرصہ بعد دنیا میں کا فربھی ہونے لگیں گے حتی کہ سپچھ عرصہ بعد دنیا میں کفار بھی بہت ہوجا تھیں گے لہذا حدیث شریف واضح ہے۔اس پریہ اعتراض نہیں کہ جب سارے انسان مسلمان ہو چکے ہے تھے تواس کے ہوا چلنے پر کا فرکہاں سے آئے جوزئدہ رہے۔

خلاصہ سے سے کہاں ہواہے کوئی مسلمان کسی طرح ہے گانہیں جہاں بھی ہوگا وفات پا جائے گا۔ یہ موت اللہ تعالٰی کی بڑی رحمت ہوگی کہ بدترین لوگوں میں مسلمان نہ رہیں گے ہم کواس دعا کی تعلیم دی گئی ہے وتو فنا مع ایابرار۔

یعنی وہ لوگ بالکل بے عقل ہوں گےاور سخت خونخوار۔ چڑیا ہر کام میں جلدی کرتی ہے ایسے ہی وہ ہر بر انی بغیر سو پے سمجھے جلدی کریں گے گویا گناہ پراڑ کر پہنچیں گےاور بے رحی ،غصہ وحشت ، بر ہریت طیش میں خونخو ار درندوں کی طرح ہو گے ، بغیر سو بے سمجھے ایک دوسر ہے کو بات بات پرتل وغارت کریں گے۔

بلکہ برعکس اچھائیوں کو براسمجھیں گے اور برائیوں کواچھاسمجھیں گے بعقل علم سے خالی ہوں گے اور ساتھ ہی بڑے

الد، رہوں سے، جب ماں ہو مگر عقل ، دین علم نہ ہوتو مال زہر ہے ، مال مانپ ہے جس کا تریاق دین ہے۔

میطان کا انسان کے ول میں وسوئے ڈالنااس کا اونی فریب ہے گرشکل انسانی میں آکر بہکا نااس کا بڑا ہی سخت فریب ہے گرشکل انسانی میں آکر بہکا نااس کا بڑا ہی سخت فریب ہے جس سے بچنا مشکل ہے اس لیے قر آن مجید میں انسان شیطان کوجن شیطان سے سخت تر فر ما یا کہ شیطین آلونیس وَ الْبِینَ مِن سِیمَ مِن مُن مُن مُن مُن الله الله الله منسان میں کہ ہوئے ہو۔ الله کی راہ سے کیوں بہتے ہوئے ہو۔ الله کی راہ سے کیوں بہتے ہوئے ہو۔

ینی تم لوگ بت پری کروخداری کے لیے۔اس ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اوٹا کسی چیز کی عبادت نہ کرتے ہوں سے نہ فرات نہ کرتے ہوں سے شیطان انہیں برے راستہ پرلگادےگا۔

یعنی ان پر بڑا عذا ہ بیہ ہوگا کہ اس ہے علمی بے عقلی ہے دین کے ساتھ ان کے پاس مال و دولت رز ق بہت ہی و سیج ہوگا کہ اس ہے ان پر گزا ہوں کے درواز مے کھل جائیں گے۔

۔ ۔ لیت لام کے کسرہ سے گردن کی ایک طرف ایک حصد کو کہتے ہیں لینی وہ گھبراہٹ میں بھی گردن کی داہنی کروٹ او مجی کر ہے گابا کمیں نیجی بھی اس کے برتکس ۔اس کی بیر کت انتہائی گھبراہٹ میں ہوگی کہ بھی وہ صور کی آ واز داہنے کان سے سنرگا بھی یا نمس ہے۔

صورکی آواز لاز مٔا نہایت ہلکی اور باریک ہوگی جیے سوااٹ خص کے کوئی نہ سنے گا پھر آ ہستہ آ ہستہ نیز ہوتی جائے گی۔ پہلے بے ہوش ہوں مے پھرفنا، یا ہے ہوشی ہے مراد ہلاکت ہے،اشعۃ اللمعات نے بیہای معنی کیے۔ بیوا قعہ پہلے نفخہ سے چالیس سال بعد ہوگا اس دوران میں ان مردول کے جسم گل چکے ہوں مے،اس بارش سے لوگوں کے جسم ایسے اگیس کے جیسے کھیت میں سبز واگنا ہے۔

اس فرمان عالی ہے معلوم ہوا کہ جسموں کی بالید گاتواں بہلی بارش ہے ہوگی اور سب کا زندہ ہوناصور کی آواز ہے ہوگا۔

پہلا خطاب زندہ ہونے والے لوگوں ہے تھا کہ اے زندہ ہونے والو یہاں سے میدان حشر کی طرف یعنی شام کی
زمین کی طرف چلو، جب بدلوگ وہاں پہنچ جا تھیں گے تب فرشتوں ہے کہا جائے گا کہ انہیں یہاں کھڑا کر دو یہاں بی ان کا
حساب ہوگا۔ اس فر مان عالی سے معلوم ہوتا ہے کہ بدلوگ فرشتوں کی نگرانی میں محشر تک جا تھیں گے اور انہیں فرشتے وہاں
کھڑا کر ہوگا۔

سیسوال جواب رب تعالٰی إوران فرشتوں کے درمیان ہوگا لینی اے فرشتو تمام لوگوں میں ہے آگ کے مستحقین کو الگ کر دوتب دہ بیسوال کر ہیں گے کہ آگ کا حصہ کتنا ہے ،فر مایا جائے گاہزار میں سے نوسو ننا نوے ۔اس فر مان عالی کی دو شرعیں ہیں: ایک یہ کہ نوسو ننا نوے میں کفار گنہگار جو بھی دوزخ کے لائق ہیں سب ہوں گے، پھر سارے گنہگار حضور کی شرعی سنے: ایک میر کا رحضور کی شفاعت سے بخش دیئے جا نمیں گے۔ دوسری شرح شفاعت سے بخش دیئے جا نمیں گے۔ بعض تو یہاں ہی اور بعض دوزخ میں سزایا کرصرف کفار وہاں رہیں گے۔ دوسری شرح سے کہ کشرکی اس جماعت میں یا جوج ماجوج بھی ہوں گے ان کی تعداد کا بیرحال ہے کہ یہاں بیرونی زمین کے انسان ، ن

کے مقابلے میں فی ہزارایک ہیں۔ (اشعة اللمعات) بہرحال بیخطاب بہت ہی ہولناک ہوگا۔

یعنی اس دن کی وحشت و دہشت کا میرحال ہوگا کہ اگر اس دن بچے ہوتے تو بڑھے ہوجاتے غم واندوہ کی وجہ ہے۔
پنڈلی کھلنے سے مراد ہے ہفت پریشان ہوٹا لیتن لوگوں کواس وقت انتہائی پریشانی ہوگا۔ مرقات نے فرما یا کہ جب ہ ملہ اونٹنی
کے بہیٹ میں بچیمرجا تا ہے تو آ دمی ہاتھ ڈال کراہے تکالتا ہے، پہلے اس بچیکی پنڈلی نمودار ہوتی ہے، ہے اونٹنی پر سخت تر وقت
ہوتا ہے، پھر محاورہ میں ہر مشکل میں بیھنے کو پنڈلی کھل جانے ہے ہے تعبیر کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں جو ارشاد ہوائیڈ تم
یکشف عن ساق قرید عوق اِلی الشہود و مہاں پنڈلی کھولے جانے سے مراد بعض کے زدیک ہے ہے کہ رب تعالی اپنی ساتی قدرت کھولے گا، لوگوں کو تم و سے گا کہ ہماری ساتی کو سور و سے گا کہ ہماری ساتی کو سور و کرو۔

وہ صدیت مصافیج میں اس جگہ تھی ہم نے وہاں بیان کی وہان کے زیادہ مناسب ہے۔ (بڑا ڈالن بی بی عاص ٣٦٣)

حضرت انس کے روایت ہے کہ رسول اللہ کے فرمایا: دجال کہ کرمداور مدینہ منورہ کے علاوہ برشہر میں داخل ہوگا اور کہ کرمداور مدینہ منورہ کے ہر راستے اور پہاڑی پر فرشتے صفیس با ندھے ان دونوں کی حفاظت کرنے پر مقرر ہوں گے۔ اس دجال متنام سیا بھا میں انزے گا اور مدینہ منورہ میں زلز لے متام سیا بھا میں انزے گا اور مدینہ منورہ میں زلز لے کے تین جھکے آئیں کے اور ان کے ذریعے اللہ تعالی ہر کا فرا منافی کو عدینہ منورہ سے اللہ تعالی ہر کا فرا منافی کو عدینہ منورہ سے باہر نکال دے گا۔ (مسلم)

(1817) وَعَنُ أَنْسٍ رَضِى اللهُ عَنَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَنهِ وَسَلَّمَ: لَيسَ مِنَ قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَنهِ وَسَلَّمَ: لَيسَ مِن بَلَبٍ إِلاَّ سَيَطُوُهُ النَّجَالُ الاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ ، وَلَيْسِ نَفْعُ مِن اَنْقَامِهَا الاَّ عَلَيْهِ الْمِلَاثِكَةُ وَلَيْسِ نَفْعُ مِنْ اَنْقَامِهَا الاَّ عَلَيْهِ الْمِلَاثِكَةُ مَا قِيلًا اللهَ عَلَيْهِ الْمِلَاثِكَةُ مَا قِيلًا مَا السَّبَعَةِ ، فَتَرْجُفُ صَاقِينَ تَعْرُسُهُهَا ، فَيَنْدُلُ بِالسَّبَعَةِ ، فَتَرْجُفُ مَاقِينٍ الْمُرْتُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ اللهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ اللهُ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَالْمُمْسِمُ .

تخريج حدايث: صيح مسلم، باب قصة الإساسة، جلد 8، صفحه 206، رقم 7577 اتحاف الخيرة لههرة، كتأب الفتن جدد 8 مفحه 129، رقم 7647 سان بن ماجه، بأب فتنه الدجال وخروج عيسي بن مريم، جلد 2. صفحه 7647، رقم 4077 مسند المام احمد بن حسل مسند السرين مالت رضى الله عنه، جلد 3، مند السرين مالت رضى الله عنه، جدد 2 صفحه 284، قم 2444

شرح مديث: د خال س كو كهته بين؟

ر میں اس کو پڑھے گذاب کا نام ہے۔ اس کی ایک آئے ہوگی دہ کا ناہوگا اور اس کی پیشانی پرک اف ر ( لیعنی کافر ) مکھ ہوگا۔ ہر مسلمان اس کو پڑھے گا، کا فرکونظر نہ آئے گا۔ وہ چالیس دن میں تمام زمین میں پھرے گا مگر مکہ شریف اور مدینہ شریف ہیں مسلمان اس کو پڑھے گا۔ کا فرکونظر نہ آئے گا۔ وہ چالیس دن میں پہلا دن ایک سمال کے برابر ہوگا، دوسراایک مہینہ کے برابر، تیسراایک ہفتہ کے برابر والی دوشن نہو سے گا۔ ان چالیس دن میں پہلا دن ایک سمال کے برابر ہوگا، دوسراایک مہینہ کے برابر، تیسراایک ہفتہ کے برابر اور باتی دن معموں کے دنوں کے برابر ہوں گے۔ و قبال خدائی کا دعویٰ کریگا اور اسکے ساتھ ایک باغ اور ایک آگ ہوگی اور اور باتی دوروز خرکھے گا۔ جواس پرایمان لائے گاس کو وہ اپنی جنت میں ڈالے گا، جو حقیقت میں آگ ہوگی اور جس کا نام وہ جنت ودوز خرکھے گا۔ جواس پرایمان لائے گاس کو وہ اپنی جنت میں ڈالے گا، جو حقیقت میں آگ ہوگی اور

جواس کا افکار کریگاس کو این جہنم میں واغل کریگا جووا تع میں آساکش کی جگہ ہوگی۔ بہت ہے گائب دکھائے گا۔ زمین سے
سبزہ آگائے گا۔ آسان سے مینہ (بارش) برسائے گا۔ مُرد نے ذرہ کریگا۔ ایک مومن صالح اس طرف متوجہ ہوئے
سبزہ آگائے گا۔ آسان سے مینہ (بارش) برسائے گا۔ مُرد نے ذرہ کریگا۔ ایک مومن صالح اس طرف متوجہ ہوئے
ان سے دخال کے سپاہی کہیں گے کیاتم ہمارے دب پرائیمان نہیں لاتے ؟ وہ کہیں گے۔ میر سے اب کو گورہ وہ ان کو پکڑ کروجال ہے جس
کارسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرما یا ہے۔ وجال کے تھم سے ان کو ذرہ کو ب کیا جہ سے گا۔ پھر دجال کے تعم سے ان کو جسم مبارک مرسے
گاکیاتم میر سے او پرائیمان نہیں لاتے ؟ وہ فرما تھی گروست کو آب ہے۔ دجال کے تعم سے ان کا جسم مبارک مرسے
پاؤں تک چیر کے دوجھے کر دیا جائے گا اور ان دوٹوں حصوں کے درمیان دجال چلے گا۔ پھر کہے گا اٹھ! تو وہ تندرست ہو کر
اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تب وجال ان سے کہے گاتم مجھ پرائیمان لاتے ہو؟ وہ فرما تھی گرکر ذرئے کرنا چاہے گا اور اس پر قا درنہ
اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تب وجال ان سے کہے گاتم مجھ پرائیمان لاتے ہو؟ وہ فرما تیں گرکر ذرئے کرنا چاہے گا اور اس پر قا درنہ
اسے لوگو! پر وجال اب میر سے بعد کمی کے ساتھ پھراہیا نہیں کر سکا۔ پھر دجال آئیمیں پکڑ کر ذرئے کرنا چاہے گا اور اس پر قا درنہ
موسے گا۔ پھران کے دست و پاسے پکڑ کر اپنی چہنم میں ڈالے گا۔ لوگ گمان کریں گے کہان کو آگ میں ڈالا۔ گر درحقیقت
وہ آس کش کی جگہ ہوں گے۔ (من بالعائم میں ہوں کا۔

(1818) وَعَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللهَ مَنْهُ مَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتُبَعُ النَّجَالَ مِنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتُبَعُ النَّجَالَ مِن عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتُبَعُ النَّجَالَ مِن يَهُودِ آصُبَهَانَ سَبُعُونَ آلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ". يَهُودِ آصُبَهَانَ سَبُعُونَ آلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ". يَهُودِ آصُبَهَانَ سَبُعُونَ آلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ". وَوَالْا مُسْلِمُ .

شرح حدیث: حکیم الُامَّت حضرت ِ مفتی احمد یا رخان علیه رحمة الحنّان ای حدیث کے تحت لکھتے ہیں: معلوم ہوا کہ اس زیانہ میں یہودشہراصفہان میں کشرت ہے ہوں گے۔اصفہان ایران کامشہورشہرہے میں نے وہاں کی میر کی ہے یہاں ہی دجال کا زورزیارہ ہوگا اور دجال کے پہلے مددگار ومعاون یہود ہوں گے بعض نے کہا کہ دجال خود میں دیمیں سیر ہوگا۔۔۔

طیالسہ جمع ہے طیلسان کی جومعرب ہے تالسان کا۔ تالسان وہ خاص رومال ہے جس سے سر ، ورکندھ ڈھکا جاتا ہے یا کوئی ، ورخاص لباس ۔ طیلسان پہننے ہے ممانعت بھی آتی ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا بہننا بھی ثابت ہے ، جب تک ریہ بہود کا نشان خاص رہاممنوع رہا ، جب اس کا روائے عام ہوگیا تب حضور نے پہنا تمام لبسول کا رہ ہی صل کہ جو کف رکی علامت ہوں ان سے بیچے اور جب علامت ندر ہیں مشترک بن جاویں تو جائز ہیں۔ (مرۃ ت) (بڑا ڈالمناجِی، جے من ۳۲۳)

(1819) وَعَنْ أُمِّرِ شَرِيْكٍ رَضِى اللهُ عَنْهُا: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لينْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي الْجِبَالِ". رَوَاهُ مُنَا يُ

تخريج حدايث: صيح مسلم، بأب في بقية من احاديث المجال، جلده، ص207، رقم 7580 مسند امام احمد، حديث ام شريك رضى الله عنها، جدد 6، ص462، رقم 27661 المعجم الكبير الطبراني حديث ام شريك القرشية العاسرية. جدد 15، ص96، رقم 21366 سان ترمذي بأب مناقب فضل العرب، جلد 5، صفحه 724، رقم 3930 معرفة الصحاية لإني نعيم، من اسمه غريلة بنت جابرين حكيم الدوسية رجلد 23، رقم 391، رقم 7138،

ممرح حديث الطبيم الأمّت حضرت مفتى احمد بإرخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كيخت لكفته بين:

ام شریک دو ہیں: ایک ام شریک انصار بیصی بیہ ، دو بری ام شریک قرشیہ عامریہ، بیباں ام شریک قرشیہ مراد ہیں اور جن ام شریک کے خاصل کے جن ام شریک کے پاس فاطمہ بنت قیس کوعدت گزار نے کا تھم دیا گیا تھا وہ ام شریک انصار بیتھیں۔ (اشعبہ) لیعنی احتیاط مسلمان اپنا دین بچانے کے لیے بستیوں بلکہ جنگلوں میں نہ تھم یں گے کیونکہ اس زمانہ میں کوئی جگہاس کے شرسے محفوظ نہ ہوگی ، حضور صلی اللہ عابہ وہم ان لوگوں کی تعریف قرماتے ہوئے بیفر مار ہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فتنہ کے زمانہ میں بستیاں چھوڑ کر گوشہ شین ہوجانا اچھ ہے کہ اس میں دین کی بڑی حفاظت ہے۔

جناب ام شریک نے بوجھا کہ عرب ہر سے بہادر ہیں بیلوگ دجال پر جہاد کیوں نہ کریں گے، فرمایا کہ اس وقت عرب استے تھوڑ ہے ہوں گے کہ جہاد کرنے پر قادر نہ ہول گے معلوم ہوا کہ جہاد کے لیے قدرت شرط ہے۔ (بڑا ڈالمنانیج، جے مصا۳)

حفرت عمران بن حمین کی سے روایت ہے کہ بیس نے رسول اللہ کی کوفر ماتے ہوئے سنا: آ دم علیہ السلام کی پیدائش سے قیامت کے قائم ہونے تک وجال کے فتنے سے زیادہ خطرناک کوئی چیز نبیں۔ (مسم)

(1820) وَعَنْ عَمْرَانَ بْنِ مُصَيَّنِ رَضِى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَنْ اللَّهُ عَالَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَنْ اللَّهُ عَالِ ". رُوَاتُهُ مُسْلِمُ وَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنَ اللَّهُ عَالِ ". رُوَاتُهُ مُسْلِمُ وَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنَ اللَّهُ عَالِي ". رُواتُهُ مُسْلِمُ وَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَمَنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَنْ اللَّهُ عَالِي ". رُوَاتُهُ مُسْلِمُ وَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ وَمِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُسْلِمُ وَمِنَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُعُلِقُوا وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللَّهُ عَالْمُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْه

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب في بقية من احاديث المجال: جلى 8، صفحه 7582 رقم 7582 مسند أن يعلى مسند احدد جلى 8، صفحه 125 رقم 1555 مسند أن يعلى مسند احدد جلى 8، صفحه 1555 مسند احدد الاصول لابن الير الفصل الثانى في المجال جلد 10، صفحه 355 رقم 7847 المعجم الكبير للطبر الى من اسمه هشام بن عامر الانصارى جلد 22، صفحه 1730 رقم 18302 المعجم الكبير للطبر الى من اسمه هشام بن عامر الانصارى جلد 22، صفحه 1730 و 18302

شرح مدیث: حکیم الاً مت مفرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس مدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی انسان کی ابتداء پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا فتندکو کی نہیں یہ ہی انسان کے لیے بڑی آفت
ہے، اس سے بہت لوگ محمراہ ہوں مے الوگ وجال کے کرشے دیکھ کراسے خدا مان لیس کے اس لیے نوح علیہ السلام سے
لے کر آخر تک ہرنی نے اپنی توم کو دجال کے فتنہ سے آگاہ کیا۔ (یزا ڈالمناجی، جے میساس)

حضرت ابوسعید خدری سی سے روایت ہے کہ رسول الله 🍇 نے قرمایا: دجال نکلے گا تو مومنوں میں ے ایک آ دی اس کی طرف جائےگا۔ پس راستے میں د چال مسے پہرے دارا در جاسوس است میں مسے۔ دہ اس مومن سے بوچیس کے کہم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ تو وہ کے گامیرااس شخص کے پاس جانے کا ارادہ ہے جو طاہر مواہے وہ اس ہے کہیں سے کہاتم ہمارے رب پرایمان خبیں رکھتے ہو؟ تو وہ مومن جواب دے گا ہمارے رب ہے تو کوئی پوشیدہ نہیں ہیں وہ کہیں سے کہاس کو (مومن) کول کردو۔ پھروہ آئیں ہیں ایک دوسرے کو کہیں سے کیا تمہارے دب نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کی ہے کہاں کی اجازت کے بغیر کسی کوبھی قتل نہ کرنا۔ پس وہ مومن کود جال کے پاس لے جائیں سے۔جب وہمومن د حال کو دیکھے گا تو کہے گا۔اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس كا ذكررسول الله ﷺ نے فر ما يا ہے تو و جال تحكم و ہے گا کہاں کو پبیٹ کے بل لٹایا جائے اور کیے گا اسے بکڑو اوراس کے مراور چیرے کو مارا جائے۔ پس مار نے سے ال مومن کی پشت اور پیٹ کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ پھر د جال يو بچھے گا كيا تو مجھ پرايمان ما تاہے؟ وہ كہے گا توسيح كذاب ہے۔ پھر د جال اس كے بارے ميں تقم وے گا کہ آرے سے اس کے مرکے درمیان سے اس کو چیر دیا

(1821) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ إِنِ الْخُنْدِيِّ رَضِي اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ يَخُرُ جُ النَّجَّالُ فَيَتَوجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَائِحُ: مُسَائِحُ النَّجَّالِ. فَيَقُولُونَ لَهُ: إِلَّى آيُنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ: آعْمِدُ إِلَّى هٰذَا الَّذِي يَحَرَجَ. فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: أَوْمَا تُؤْمِنُ بِرَيِّنَا؛ فَيَقُوْلُ: مَا بِرَيِّنَا خَفَا ﴿ فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوكُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: ٱلَّيْسَ قَدُ نَهَا كُمْ رَبُّكُمْ آنُ تَقْتُلُوا آحَدًا دُونَهُ، فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى النَّجَّالِ، فَإِذَا رَأَهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا وَيُهَا النَّاسُ، إِنَّ هٰذَا النَّجَّالِ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَأَمُرُ النَّجَّالَ بِهِ فَيُشَبِّحُ ؛ فَيَقُولُ: خُنُونًا وَشَجُّونًا. فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ صَرْبًا، فَيَقُولُ: أَوْمَا تُؤْمِنُ بِي اللَّهُ وَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَنَّابُ! فَيُؤْمَرُ بِهِ، فَيُؤْمَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَّفُرِقِهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ. ثُمَّ يَمُثِي النَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: ثُمِّ فَيَسُتَوِى قَائِمًا لَهُمْ يَقُولُ لَهُ: آتُوْمِنُ بِي وَيَقُولُ: مَا ازُدَدُتُ فِينِكَ إِلاَّ بَصِيْرَةً . ثُمَّر يَقُولُ: يَآاَءَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَغِيرِي بِأَحَدٍ قِنَ النَّاسِ ، فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذُبَّكَهُ، فَيَجْعَلُ اللَّهُ مِا يَنْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرُقُوتِهِ أَعَاسًا، فلا يَسْتَطِيْعُ إِلَيْهِ

سَبِيلاً، فَيَأْخُنُهُ بِينَيْهِ وَرِجُلَيْهِ فَيَقْلِفُ بِهِ،
فَيَحْسَبُ النَّاسُ اَنَّهُ قَلُفَهُ إِلَى النَّارِ، وَالْمَا ٱلْقِي فِي
الْجَنَّةِ". فَقَالَ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ -:
"هٰذَا اَعُظُمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْنَ رَبِّ الْعَالَبِينَ".
رَوَاهُ مُسُلِمٌ. وَرُوِيَ الْبُخَارِئُ بَعْضَهُ مِمُعْنَاهُ.
"اَلْبَسَائِحُ": هُمُ الْخُفَرَا مُوالطَّلاثِعُ.

جائے۔ پھر د جال اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان جیے گا۔ پھراسے حکم دے گا تو وہ سیدھا کھٹرا ہوجائے گا۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ پس وہ جواب دے گامیری تیرے متعلق بصیرت میں اضافہ ہوا ہے۔ پھروہ موس کے گا۔ انے لوگو! میرے بعدیہ سمى كونل نه كريسكه گا\_ پس د جال اس كو پكز كر ذرج كرنا جانے گا تھر اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیانی حصے کو تانیا بنا دے گا۔ لہذا دجال اس کے قال کی کوئی طافت نہیں یائے گا تو وجال اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کراہے آگ میں میمینک دے گا۔لوگ مجھیل كے كداس نے اس كوآ ك ميں پھينكا ہے مرحقيقت ميں وہ جنت میں ڈالا گیا۔ پس رسول اللہ 🚇 نے فرمایا: پیر متخص رب العالمين كے تزد كيك سب لوگوں سے زيادہ بڑی شہادت والا ہوگا۔ (مسلم) بخاری نے اس حدیث كے ہم معنى اس كالبعض حصر ووايت كيا ہے۔ ألَّه سَايْحُ: سیائی پیره دار۔

تخريج حدايث: صيح مسلم، بأب فى صفة الدجال و تحريم البدينة عليه، جلد 8, ص 199, رقم 7564 مسند ألى يعلى، من مسند ألى يعلى، من مسند ألى سعيد الخدري جدد 2. صفحه 547 جامع الاصول لابن اثير، الفصل الثانى فى الدجال، جدد 10، صفحه 348. رقم 7841 مشكوة البصابيح بأب العلامات بين يدى الساعة، جلد 3. صفحه 187، رقم 5476

شرح حديث: حَلِيم الْأُمَّة حضرتِ مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحتّان اس حديث كي تحت لكهة بين:

میرصاحب مدینہ سے نگلیں گے۔غالبًا حضرت خضر علیہ السلام ہول گے کیونکہ وہ اب تک زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے مارس خت سال کے سال کا معرف خصر کا اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اور زندہ رہیں گے

آب،ی پرد جال کا زور حتم ہوگا۔ (مرقات) مسالح ہے جمع سلم کی مسلم کے معنی ہیں ہتھیار رکھنے کی جگہ یعنی ملک کی سرحد پھر سرحد کے باشندے کومس کے کہنے مسالح ہے وہ لوگ ہر وفت ہتھیار بند رہتے ہیں، پھر محافظ سپاہیوں کو مسالح کہنے لگے کہ ایکٹر سپاہی ہتھیار بند ہوتے لگے کہ وہ لوگ ہر وفت ہتھیار بند رہتے ہیں، پھر محافظ سپاہی چھوڑے گا جولوگوں کواس مردود تک پہنچپا کیں گے۔ ہیں۔ (امدت مرقات، اشعہ) معلوم ہوا کہ دجال اپنے سپاہی چھوڑے گا جولوگوں کواس مردود تک پہنچپا کیں گے۔ ہیں۔ (امدت مرقات، اشعہ) معلوم ہوا کہ دجال اپنے سپاہی چھوڑے سے اشار آئے بیفر ما کیں گے کہ دجال راہ حق سے انکا ہوا ہے

ایمان ہے مٹاہواہے۔

ے بیوتو فو! رب تعالٰی کسے ڈھکا چھپانہیں وہ تمام عیوب سے پاک ہے تمام صفات سے موصوف ہے۔ دجال کھا تا بیتا ہے، پیشاب پاخاند کرتا ہے بسوتا ہے اور بڑی بات ہیے کہ وہ کا ٹا ہے جس میں بیعیوب ہوں وہ رب کیساتم اسے رب کیوں ہانتے ہو۔

۔ خلاصہ رہے کہ دجال کے سیامیوں میں ہے بعض کہیں مے کہ انہیں یہاں ہی تمل کردوبعض کہیں مے کہ نہیں انہیں دجال کے پاس لے چلو۔

یعنی بیصاحب د جال کی صورت اس کی کالی آنکھ کالامند و کی کر پکارٹیں سے کہ بیضد آنہیں بلکہ خدا کا مردود بندہ ہے۔ پہراشی مجمعنی چوڑائی میں ڈال ویٹا لیعنی ہارنے کے لیے اس کو زمین پر الٹا لٹادیٹا جسے پنجا کی میں کہتے ہیں لما پا دیا۔ دوسراشیو شیح سے جمعنی زخمی کرنے سے ہے لیعنی پہلے آئیں زمین پر لمباڈ الوپھر آئییں اتنا ہار و کہ زخمی ہوجاوی ال دولوں کی ادر کئی شرعیں ہیں جواسی جگہ لمعات میں فرکورہیں۔

پیٹے چوڑی کرنا ایک خاص محاورہ ہے یعنی مار مارکراییا حال کردیں گے کہ اگر ان کی پیٹے لوہے یا سونے چاندی کی ہوتی تو

کٹ کٹ کٹ کر چوڑی ہوجاتی۔ مقصد ہیہے کہ بہت ہی باریں گے گروہ اف نہ کریں گے، ہرکام اور ہر فض کا ایک وقت ہوتا
ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام دجال پر اپنی کر امت یا مجزہ نہ جاری کریں گے کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا ورنہ یہ خضروہ ہیں جنہوں
نے ایک اشارہ ہے گرتی و یوارسیر حمی کردی تھی اور ایک انگی ہے ، بچکا سرا کھیڑ کراہے مارویا تھا جیسا کہ قرآن میں ہے۔
لیمن توجھوٹا سے ہے جے سے مسیح علیہ السلام قبل کریں گے، یہ فیصلہ البی ہے ورنہ میں ہیں تجھے ہلاک کرویتا۔ (سرقات)
اللہ اکبریہ ہے اللہ کی راہ میں مصیبت جھیلنا کہ کاڑی کھیرے کی طرح آرہ ہے چیرے گئے اف نہ کی لوگ میر تاشاد کھے
دے ہوں گے۔

اس سے دومسئے معلوم ہوئے: ایک بیر کہ مقابلہ کے وقت کرامت و مجز ہسارے جادواور استدراج پر غائب رہتا ہے گر جب مقابلہ نہ ہوتو جادو، استدراج وغیرہ ولی ہی پراٹر کردیے ہیں۔ دیکھومولی علیہ السلام کے مقابلہ ہیں سارے جادوگر فیل ہوگئے کہ وہاں مقابلہ نہ تھا بحض انبیاء کرام کو ہوارے فیل ہوگئے کہ وہاں مقابلہ نہ تھا بحض انبیاء کرام کو ہوارے شہید یا زخی کی گر یہاں دوسری صورت ہے۔ دوسرے بید کہ اگر زندگی باقی ہوجب بھی عارضی موت آسکتی ہے۔ حضرت خصر کی زندگی تریب تیا مت تک ہے مگر آج دہ دجال کے ہاتھوں عارضی طور پر شہید کردیے گئے ، عینی علیہ السلام جن مردوں کو زندہ کرتے تھے دہ اپنی زندگی ختم کر کے مرے ہوتے سے مگر آب دعاسے دوبارہ عمریاتے تھے۔

یعنی تیرا بیکر شمید کیچکر مجھے تیرے دجال ہونے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کا اور زیادہ بھین ہو گیا پہنے ملم الیقین تھاب عین الیقین ہوگیا۔ یعنی اس کی شعبدہ بازیاں ختم ہوئیں اب میسی کو مار کرزندہ نہ کر سکے گامجھ پراس کا زورختم ہوا اور میسے پراس کا شورختم ہوجائے گا، یہ مرکز کمنام ہوجائے گا۔

یعن ذرج کے وقت جہاں چھری چلائی جاتی ہے وہاں یا تو بعینہ تا نبہ کی تختی ہوجائے گی یا بیجکہ تا نبہ کی طرح سخت کردی جائے گی جس پرچھری نہ چل سکے گی اور د جال یا اس کے سیابی ان بزرگول کو ذریح نہیں کرسکیں سے۔

اس جنت وآگ کی تحقیق ابھی پہھے پہلے کی جاچکی ہے گینی دجال اپٹی شرمندگی مٹانے کے نیے ان بزر کول کواپٹی خود ساختہ آگ میں ڈالے گاجود کیھنے میں آگ ہوگی گرنارنمرود کی طرح درحقیقت نہایت آ رام دہ باغ ہوگا۔

لینی بیصاحب اس زمانہ کے تمام شہید مسلمانوں میں اول درجہ کے شہید ہوں گے کیونکہ ایک بارتو آرہ سے چیرے

سے پھر دوہارہ قل وفرج کے لیے نٹائے گئے پھر ظاہری آگ میں پھنے گئے ان سب کے سواا نے موقع پرنہا یت جرائت و

ہمت سے مروانہ وار دجال کے مقابل ہوکرسینکڑوں کے ایمان کو بچا گئے اور ظاہر ہے کہ جیسے کارنا موں جیسی تکلیف ویسا

ورجہ اس الناس میں حضر اِت شہداء احد ، بدرو تین یا شہداء کر بلا داخل نہیں کہ ان کے درجہ تک کوئی مسلمان تا قیامت نہیں

ورجہ اس الناس میں حضر اِت شہداء احد ، بدرو تین یا شہداء کر بلا داخل نہیں کہ ان کے درجہ تک کوئی مسلمان تا قیامت نہیں

پہنچ سکتا لہذا حدیث واضح ہے ۔ اِس پر بیاعتر اض نہیں کہ سیدائشہد اء تو حضر سے جزہ یا شہداء کر بلا امام حسین ہیں اور ہوسکتا

ہے کہ بددرجہ ان کی نبوت کی وجہ سے سب سے بڑھ جادے کہ نبی کا عمل غیر نبی کی کمل سے زیادہ درجہ رکھتا ہے۔

(بڑا ڈالمنان جی ، ج م ص ۱

حضرت مغیرہ بن شعبہ وہ اللہ اللہ ہے مجھ سے زیادہ دجال کے بارے میں رسول اللہ ہے سے مجھ سے زیادہ سوالات کسی سے بہت ہے اور آپ نے مجھ سے فرمایا:
موالات کسی سے نہیں پوچھے اور آپ نے مجھ سے فرمایا:
وہ جہیں نقصان نہیں یہ بہتا سکے گا۔ میں نے عرض کیا: لوگ کہ جہتے ہیں کہ اس کے ساتھ رو میوں کا بہاڑ اور پانی کی نہر موگی۔ آپ بھی نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ براس سے موگی۔ آپ بھی زیادہ آسان ہے۔ (شنق ملیہ)

(1822) وَعَنِ الْهُغِيْرَةِ بْنِ شُغْبَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَأَلَ اَحَدُّ رَسُولَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَنَّمَ عَنِ النَّجَّالِ آكُثَرَ فِيَّا سَأَلْتُهُ: وَإِنَّهُ قَالَ لِىُ: "مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ مُتَّفَقَى عَلَيْهِ وَنَهُورَ مَاءٍ. قَالَ: "هُو آهُونُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِك". مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

تخريج حمايت: تعيم بخارى بأب ذكر المجال جلد 9 مفحه 59 رقم 7122 معيج مسلم بأب في المجال وهواهون على الله عزوجل جلد 8 مفحه 200 رقم 7565 المعجم الكبير للطبراني حليث مغيرة بن شعبة الثقفي، جلد 17 مفحه 400 رقم عزوجل جلد 8 مفحه 300 رقم 17 مفحه 17 مفحه 17 مفحه 17 مفحه 17 مفحه 17707 جأمع الإصول لابن اليب الفصا الثاني في المجال جلد 10 مفحه 353 رقم 7843 سئن ابن ماجه بأب فتنة الدجال و

حروج عیسیٰ جلد2،صفحه 1354، وم 4010 حروج عیسیٰ جلد2،صفحه الگُرت حضرِتِ مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنّان اک حدیث کے تحت لکھتے ہیں : شرح حدیث: تجمیم اللّامُ منت حضرِتِ مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنّان اک حدیث کے تحت لکھتے ہیں : یعنی تم دجال سے مطلقاً خوف نہ کرؤ گے کیونکہ دجال تم کوائمان سے نہ ہٹا سکے گایا اس کئے کہ وہ تمہاری زندگی میں نہ آئے گا یا اس لیے کتم ایمان میں پختہ ہوا گروہ تمہارے زمانہ میں آبھی گیا توتم کو بہکانہ سکے گاتم ایمانی قلعہ میں ہو۔ ہبر حال اس میں حضرت مغیرہ کی عمراور آپ کی پختی ایمان دونوں کی غیبی خبر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرائیک کے حال ہے خبر دار ہیں۔
یعنی اس مردود کے ظہور کے وقت دنیا میں پانی اور رزق کی بہت نگی ہوگی اور اس کے ساتھ رو نیوں کے بہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی پھر مجھے وہ کیوں نہ بہکا سکے گا، روٹی پانی کی الیم نگی میں روٹی پانی سے بڑے بڑے بہک ہے تیں۔ سبون کی نہر ہوگی پھر مجھے وہ کیوں نہ بہکا سکے گا، روٹی پانی کی الیم نگی میں روٹی پانی سے بڑے بڑے بہک ہے تیں۔ سبون اللہ! یہ ہے اس میں حضور اتور کی خبر جھٹلانا نہیں بکہ خوف کا اظہار کی دلیل ہے اس میں حضور اتور کی خبر جھٹلانا نہیں بکہ خوف کا اظہار ہے۔ حضرات انبیاء کرام سے رب تعالٰی نے جنت کا وعدہ فر مالیا گرانہیں پھر بھی خدا تعالٰی کی ہیہت ہے۔

ذالك سے اشارہ ہے گراہ كرنے كى طرف يعنى دجال مير ہے صحابہ كو بہكانے سے مجبور ہے وہ اس سے زيا دہ ذليل ہے كہ ميرے صحابہ كو بہكانے سے مجبور ہے وہ اس سے زيا دہ ذليل ہے كہ ميرے سحابہ پرداؤچلائے۔ يا ذالك سے اشارہ روٹيوں كے پہاڑا ور پانى كى نبركى طرف ہے يعنى دجال اس سے زيا وہ ذليل ونوار ہے كہ اس كے ساتھ روٹيوں كا پہاڑ وغيرہ ہواس كے ساتھ جو كچھ ہوگا محض دھوكا شعبہ ہ ہوگا جس كى حقيقت كچھ نہيں۔ (اشد، مرقاب ) (بڑا ڈالنا جے ،ج بے ص ٣٠٠)

يَّنْ مَنْ مَنْ اللهُ عَنْ أَنْسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: (1823) وَعَنْ أَنْسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ نَبِيّ

إِلاَّ وَقَلُ اَنْذَرُ أُمَّتُهُ الْأَعُورُ الْكُنَّابَ، آلَا إِنَّهُ آعُورُ، وَإِنَّ رَبَّكُمُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِأَعُورَ، مَكْتُوبٌ يَنْنَ

عَيْنَيُهِكُ فَرِ". مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

حضرت انس من سے دوایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فر مایا: ہرنی نے اپنی امت کوکانے دجال اللہ کے درمایا: ہرنی نے اپنی امت کوکانے دجال کا است ڈر ایا۔ سنو! وہ کا تا ہوگا اور تمبارا پروردگارعز وجل کا نا ہوگا اور تمبارا پروردگارعز وجل کا نا شہیں ہے۔ اس دجال کی دونوں آ تکھوں کے درمیان کے فر رکافر) لکھا ہوگا۔ (منق عیہ)

تخريج حدايث: صيح بخارى بأب التلبية اذا الخدر في الوادى. جلد 2. صفحه 563. رقم 1480 صيح مسلم. بأب ذكر النجال و صفته ومامعه، جدد 8. صفحه 195، رقم 7550 اتحاف الخيرة البهرة للبوصيرى، كتاب لفتن جدد 8. صفحه 138 رقم 7656 سان ترملى، بأب مأجاء في علامة الدجال جلد 4. صفحه 270، رقم 2235 المستدرك للحاكم كتاب الفتن و سهلام جلد 4 مفحه 575. تر 575 المستدرك للحاكم كتاب الفتن و سهلام جلد 4 مفحه 575. تر 575 المستدرك للحاكم كتاب الفتن و سهلام جلد 4 مفحه 575. تر 575 المستدرك المحاكم كتاب الفتن و سهلام جلد 4 مفحه 575. تر 575 المستدرك المحاكم كتاب الفتن و سهلام جلد 4 مفحه 575.

شرح مديث: عليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بن.

حق میہ کہ یہاں دجال سے مرادوہ ہی دجال ہے جو قریب قیامت نکلے گا اگر چدان انبیاء کرام کو خرتھی کہ ہماری اسی اسے نہ کہ کہ کہ ہماری اسی نہیں گئی ہیں ہیت ناک چیز ہے ہیں سے پناہ ، نگو اسی اسے نہ دانا اہتمام ظاہر کرنے کے لیے کہ دہ بڑی ہیت ناک چیز ہے ہیں سے پناہ ، نگو میں دو زخ سے یہ بناہ ، نگل بھی عبادت ہے ۔ویکھوجن صحابہ کو حدیث وقر آن نے انکے جنتی ہونے کی بشارت دے دی وہ بھی دو زخ سے پناہ ، نگلے دیا ہے کونکہ میں مگریہ قوی نہیں کے ونکہ اس کے نگلے کا وقت معین نہیں مگریہ قوی نہیں کے ونکہ اس کے قاتل میسی علی میں اور ان کا فرول قریب قیامت ہیں ہے۔

یعنی تم اس کے بندہ ہونے اور کا فر ہونے اور شرارتی ہونے میں شک نہ کرنا مید دونوں علامتیں اس سے کا فر اور بندہ

ہونے کی ہیں۔ اپنی آنکھ کو درست نہ کرسکنا عذامت بندگی ہے اورک ، ف، راس کے تفری علامت ہے۔ یہاں مرقات نے کھ کہ ما درزا دکا ناشرار تی ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ بیتروف ہر پڑھا ہے پڑھا آ دمی پڑھےگا۔ (بڑا ڈالمناجع، جے ص ۲۱۵)

حضرت ابو ہریرہ کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا نے فرمایا: کیا ہیں تہم ہیں دجال کے بارے میں اللہ کا ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی توم کو نبیں بتائی۔ آگاہ ہوجاؤوہ کا نا ہے اوروہ اپنے ساتھ ایک چیز مثل جنت کے اور ایک چیز مثل دوز نے کے لیے ہوئے ہوگے۔ ہوگا ورجس کووہ جنت کے گا وہ حقیقت میں دوخ ہوگ۔

(1824) وَعَن آئِنَ هُرَيْرَةَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الإ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الإ أحدِّثُكُمُ حَدِينُفًا عَنْ الدِّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيْ أُحدِّ أُحدِّثُهُ إِنَّهُ آعُورُ، وَإِنَّهُ يَجِيئُ مَعَهُ بِوهَالِ الْجَنَّةِ قَى النَّارُ". مُتَّفَقًى وَالنَّارُ". مُتَّفَقًى وَالنَّارُ". مُتَّفَقًى وَالنَّارُ". مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

(متنقطيه) تخريج حدايث: صبح بغارى باب قول الله تعالى الأارسلنا بوجا الى قومه أن أناير قومك . جلد 3، ص 121، رقم 3160، صبح مسنم، بأب ذكر الدجال وصفته و مامعه، جلد 8، ص 195، رقم 7548 جامع الإصول لاين اثير، الفصل الثائي في الدجال، جلد 10، صفحه 354، رقم 7844 سنن ابوداؤد، بأب في الدجال، جلد 4، صفحه 385، رقم 4759 مسئد المام (حدين حديل، مسئد السين مالك، جدد 3، ص 103، رقم 12023

شرت حدیث جمیم الگمت تصرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: لینی پچھے انبیاء کرام نے اپنی امتوں کو دجال کے دومرے عیوب سے تو آگاہ کیا مگر اس کا کا ناہونا صرف میں ہی بیان کرتا ہوں۔

یفرمان عالی بانکل ظاہر معنی پر ہے۔ واقعی اس کے ساتھ ٹوشما باغ بھی ہوگا اور ہیبت ناک آگ بھی۔

یعنی جوآگ دکھائی دے گی وہ واقعہ بل باغ ہے اور جو باغ معلوم ہوگا وہ واقعہ بیں آگ ہے جیسے و نیا عارفین کی نظر میں کہاس کی نعتیں حقیقت میں رحمت ہیں نیمروو کی آگ بظاہر میں کہاس کی نظار میں کہاس کی نعتیں حقیقت میں رحمت ہیں نیمروو کی آگ بظاہر اللہ تعامر حضرت فلیل کے لیے باغ ، دریا نیل کا پائی بظاہر یائی تھا مگر فرعو نیول کے لیے آگ ، یہ آٹھوں کا دھو کا ہے۔ شعر سوف تری افاتح کی افاق سی تعتی اور سی تعتیک اور جہا،

تا کہ نوح علیہ السلام سے لے کرآخر تک کی امتیں دجال کا بدترین فتنہ ہونا معلوم کرلیں۔ خیال رہے کہ وجال کسی جگہ چند دن تھہرے گا نہیں بلکہ آندھی کی طرح دتیا میں بھر جاوے گا تا کہ کوئی اس کی حالت میں غور کر کے اسے جھٹلائے نہیں۔ اس وقت جے اللہ ایمان پر قائم رکھے گاوہ ہی رہے گا۔ مشکل سے ہزار میں ایک اس کے شرسے محفوظ رہے گا۔ اس وقت امن مدینہ منورہ میں ہوگی۔ اس فرمان عالی سے معلوم ہورہا ہے کہ نوح علیہ السلام سے پہلے نبیول نے دجال سے نبیں ڈرایا تھا یہ ڈرایا حضرت نوح سے شروع ہوا۔ (مزاۃ المناجی تا میں اس)

(1825) وَعَنِ ابْنِ عُمَّرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّجَّالَ مَنْ ظَهْرَ الى النَّاسِ، فَقَالَ: "إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعُورَ، بَنْ ظَهْرَ الى النَّاسِ، فَقَالَ: "إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعُورَ، بَنْ ظَهْرَ الى النَّاسِ، فَقَالَ: "إِنَّ الله لَيْسَ بِأَعُورَ، الْعَدْنِ النَّيْمَ فَي اللهُ عَوْرً الْعَدْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ آلِا إِنَّ النَّهِ عَنْهُ مَا فِيتُهُ اللهُ عَلَيْهِ. عَنْهُ عَلَيْهِ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَنْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

حفرت عبداللد بن محر الله عبد روایت ہے ۔

رسؤل اللہ فی نے لوگوں کے سرمنے دجال کا تذکرہ

کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالی (نعوذ باللہ) کا نائیس

ہے۔ فیردار اسمیح دجال دا میں آ نکھے کا ناگویا کہاس کی

آ نکھا مجرا ہوا انگور ہے۔ (منق میہ)

شرح حدیث بینیم الاً مت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس حدیث کیخت لکھتے ہیں: حدیث شریف میں جب عبدانڈ مطلق آتا ہے تواس سے مراد حضرت عبدالله ابن مسعود ہوتے ہیں وہ آی یہ ن مراد ہیں۔ یعنی اے لوگو! د جال کے حبرت انگیز کر شے د کی کرا سے خدانہ مجھ لیمااس کی بندگی کی دلیل اس کی اپنی کانی آ نکھ ہے وہ اینے کوشفانہ دے سکے گا۔

یعنی و جال کی داہن آگھ کانی بھی ہوگی اوراو پر کوانگور کی طرح ابھری ہوئی جو ہر مخص کونظر آوے اپنے اس عیب کو وورند کر سکے گا۔ نیال رہے کہ جو خدا ہونے کا دعوئی کرے اس کے ہاتھ پر بجیب کرشے ظاہر ہوسکتے ہیں کیونکہ الوہیت تو مشتبہ ہوسکتی ہی نہیں مگر جو نہوت کا جھوٹا دعوئی کرے اس کے ہاتھ پر کوئی کرشمہ ظاہر نہیں ہوسکتا ور نہ نبوت مضتبہ ہوجا وے۔ دجال اگر دعوئی نبوت کرے توکوئی بجو بنہیں دکھا سکتا پی توب خیال رکھو۔ یہال میں بہعنی اسم مفعول ہے یعنی ممسوح العین ایک آگھ کا کانا، حضرت عیسی علیہ السل م کو جو میں کہتے ہیں وہال میں بہعنی اسم فاعل ہے بیتی برکت کے لیے چھونے واسے اور چھوکر مروے زندہ، یہ رول کواچھا کرنے والا ۔ طافیہ بنا ہے طفی سے بہعنی او پر ہونا اور ابھر نا اس لیے جو پھلی پانی پر ترکر آجا و ب

(1826) وَعَنْ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْهُسْلِهُونَ الْيَهُوْدَ حَتَّى يَغْتَنِئَ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْهُسْلِهُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَغْتَنِئَ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْهُسْلِهُونَ الْيَهُودَ خَتَى يَغْتَنِئَ الْهُسُلِمُ وَالشَّجَرِ وَالشَّجَرِ. فَيَقُولُ الْحَجَرُ الْيَهُودِيُّ خَلْفِي تَعَالَ فَاقْتُلُهُ وَالشَّجَرُ: يَامُسُمِهُ هَنَا يَهُودِيُّ خَلْفِي تَعَالَ فَاقْتُلُهُ وَالشَّجَرُ: اللَّهُ وَالشَّجَرُ: مُقَاقَقًا عَلَيْكِ

حضرت ابو ہریرہ میں ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئیگ جب تک مسلمانوں کی میبود بول سے جنگ نہ بو(اس وقت) میباں تک تو بت بہنچ جائے گی کہ میبود کی کسی بتھر یا درخت کے بیچے (جان بچانے کے لئے) چھے گا تو وہ پتھر اور درخت بول کر کے گا کہ اے مسلمان مرد بی (و کھے) میرے پیچھے بہودی جیسپا ہوا ہے۔ آجا اور اس کا کام تمام کر ڈال گرغر قد کا درخت (ایسے) نہ ہو لے گا۔ کام تمام کر ڈال گرغر قد کا درخت (ایسے) نہ ہولے گا۔ کیونکہ وہ بہود یول کا درخت ہے۔(مثلق علیہ)

تخريج حل يث: صيح مسلم، بأب لا تقوم الساعة حتى بمر الرجل بقير الرجل فيته بى أن يكون مكان المبت، جدد 8 من 7523 مسند امام احد بن حنبل. مسلم أبي هريرة رضى الله عنه جلد 2 ص 417. رقم 9387 مشكّوة المصابيح. كتاب الفتن الفصل الاول، حدد 3 ص 175، رقم 5414 جامع الاصول لا بن اليد. الفصل الرابع في الفتن جلد 10. صفحه 381 رقم 7876 من مشرح حديث عمر من مقتى احمد يا رخان عليد رحمة الحنّان ال حديث من كتت لكت بيل:

اس حدیث ہے معلوم ہور ہاتھا کہ میبود کی سلطنت قائم ہوگی اور ان ہے مسلمان کی بہت بڑی جنگ ہوگی اور کے جنگ میں سلمانوں کے ہتھوں فنہ ہوں گے جنگ میں مسلمانوں کے ہتھوں فنہ ہوں گے جنگ میں مسلمانوں کے ہتھوں فنہ ہوں گے ان شا اللہ ۔ چنانچہ میبود کی سلطت فلسطین میں قائم ہو چکی ہے، امر بکہ و برطانیہ کی بڑی مدد سے ان کا علاقہ پھیل رہ ہے اس شا اللہ ۔ چنانچہ میں عرب اور میبود کی جنگ ہوئی ،مسلمانوں کو اس جنگ میں بڑی تکلیفیں پنجی حتی کہ اس دفت بیت المقدس برجمی میں ہود کے حوصلے بہت بلند ہوگئے۔ ان شاءاللہ بیاس جنگ کی تمہید ہے جس کی خبراس صدیث یاک میں دی گئی۔ صدیث یاک میں دی گئی۔

سیفر مان عالی بالکل حق ہے اور ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔واقعی اس وقت پھر اور درخت مسلمانوں سے کلام کریں گے اور اپنے پیچھے چھے ہوئے یہودی کی خبر دیں گے۔ بیرحدیث اس آیت کے خلاف نہیں کہ یہود پرتا قیامت ذات واں دی گئی کیونکہ یہودکی بیسلطنت کا قیام ان کی بڑی ذات کا چیش خیمہ ہے۔

غرقدایک خارداردرخت کا نام ہال لیے مدید منورہ کے قبرستان کا نام بقیع غرقد ہے یعنی غرقد کا علاقہ، چونکہ اس زمانہ میں اس میدان میں غرقد کے درخت بہت منصال لیے اس کا بقیع غرقد نام رکھا گیا۔ یہوداس درخت کی تعظیم کرتے اسکے بعض جہل واسے پوجے ہیں، ان کا خیال ہے داد کی طوی میں حضرت موئی علیدالسلام کوای درخت ہے رہ نے پارا تھا، یہ ہی درخت کا مظہر یا مصدر بنا تھا، رہ فرما تا ہے: وین الشّد جَرَة اَنْ یُنونسی اِنِی کا مظہر یا مصدر بنا تھا، رہ فرما تا ہے: وین الشّد جَرَة اَنْ یُنونسی اِنِی اَنَا اللّهُ مَر یہ غلط ہے، وہ درخت ہیری یا عناب کا تھا نہ کہ غرقد کا بہر حال یہوداس درخت کی تعظیم بہت کرتے ہیں اس لیے اسے شجر یہود کہتے درخت اس دن ان کی پردہ بوش کر ہے گا۔ حدیث بالکل اپنے ظاہر پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔ درخت اس دن ان کی پردہ بوش کر ہے گا۔ حدیث بالکل اپنے ظاہر پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔ درخت اس دن ان کی پردہ بوش کر ہے گا۔ حدیث بالکل اپنے ظاہر پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اس ذات کی تسم اجس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا ختم نہ ہوگی جب تک (1827) وَعَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِى بِيَهِ لَا تَنْهَبُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِى بِيَهِ لَا تَنْهَبُ اللَّهُ نَيَا حَتَى يَمُرَّ الرجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ: يَالَيْتَنِيُ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبٍ هٰلَا الْقَلْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الرِّيْنُ، مَا بِهِ إلاَّ الْبَلاَءُ.. مُتَفَقَّى عَلَيْهِ.

(وہ وقت نہ آجائے) کہ آدمی ایک قبر کے پاس سے گزرے گا تو قبر پر مٹی میں اوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا اے کاش!اس صاحب قبر کی جگہ آج میں ہوتا۔ ایس کہن دین کی بنا پر نہ ہوگا جگہ آج میں دنیاوی مصر ئب و آ زمائشیں ہوں گی۔ (منفل علیہ)

تخريج حل يث المعدد مسلم بأب لا تقوم الساعة حتى عمر الرجل بقير الرجل فيه تنبى أن يكون مكان لهيد جلد 8. ص 182، وقم 7486 تقريب الإسانيد و ترتيب الهسانيد لدعواتي. و 182 م 4025 تقريب الإسانيد و ترتيب الهسانيد لدعواتي. بأب تمديه لمصيبة لدائن جلد 1. ص 58 م شكوة المصابيح بأب اشراط الساعة الفصل الاول جلد 3. صفحه 182 م 5445 مثر حديث المحت مفرت مفتى احمد يارفان عليد حمة المحتان الل حديث كتحت لكصة بين:

المشرح حديث في من المحتم الأحم الل قدر بول كى كول ذندكى برموت كوترج وي سري و وقركود كه كرتمن كرين المحك كداس قبر بين بم فن بو حك بوت \_ \_

یعنی اس بوٹے والے تمنا کرنے والے میں وین کا شائبہ بھی نہ ہوگا ادروہ دین کی وجہ سے یہ ، رز ونہ کرے گا بلکہ فتنو میں مبتلا ہوگا ، انہیں و نیا وی مصیبتوں کی وجہ ہے بیا آرز وکرے گا ، یا بیہ مطلب ہے کہ زمین پر اس وفت دین نہ رہے گا فتنے ہی فتنے بلا کیں ہی بلا کیں ہوں گی ، و و زیانہ وہ ہوگا جب زمین دین سے خالی ہوجا وے گی۔ (بڑا ڈالہ جے ،جے م ۲۸۹)

(1828) وَعَنْهُ رَحِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا تَقُومُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَى يَعْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ السَّاعَةُ حَتَى يَعْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ السَّعَةُ وَلِسُعُونَ لَعُلِي مِنْهُ وَلِسُعُونَ لَعُلِي مَنْهُ وَلِسُعُونَ لَعُلِي مَنْهُ وَلِسُعُونَ اللهُ وَلَا يَعْفِي اللهُ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَمُنْ مُعْمَدُ اللهُ وَلَا يَغْفِيرَ الْفُرَاتُ عَنْ اللهُ وَاللهِ وَمُن حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُلُ مِنْهُ شَيْفًا " وَلَا يَعْفِي مَا لَهُ مَنْ خَصَرَهُ فَلَا يَأْخُلُ مِنْهُ شَيْفًا " وَلَا يَعْفِي عَلَيْهِ مَنْ ذَهِبٍ فَمَن حَصَرَهُ فَلَا يَأْخُلُ مِنْهُ شَيْفًا " وَلَا يَعْفِي عَلَيْهِ مَنْ ذَهِبٍ فَمَن حَصَرَهُ فَلَا يَأْخُلُ مِنْهُ شَيْفًا " وَلَا يَعْفِي عَلَيْهِ عَنْ ذَهِبٍ فَمَن حَصَرَهُ فَلَا يَأْخُلُ مِنْهُ شَيْفًا " وَلَا يَعْفِي عَلَيْهِ عَنْ ذَهِبٍ فَمَن حَصَرَهُ فَلَا يَأْخُلُ مِنْهُ شَيْفًا " وَلَا يَعْفِي عَلَيْهِ عَنْ ذَهِبٍ فَمَن حَصَرَهُ فَلَا يَأْخُلُو مِنْهُ شَيْفًا اللهِ عَنْ فَلَا يَأْخُلُ مِنْهُ شَيْفًا اللهِ اللهُ ا

حفرت ابو ہریرہ کھی ہے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ کھی نے فرہایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر نہ کردے۔ اس سونے کو حاصل کرنے کے لئے لوگ آ بیس میں الزائی کریں گے اور ہر سوافراد میں سے ناٹوے مارے جا کیں گے۔ (ایک نئے گا) ن میں نئی ماری جا کیں گے۔ (ایک نئے گا) ن میں جا دک ۔ شید میں نئی جا در روایت میں ہے کہ قریب ہے فرات جا در روایت میں ہے کہ قریب ہے فرات ختک ہوجائے اور اوایت میں ہے کہ قریب ہے فرات ختک ہوجائے اور اس میں سے کہ قریب ہے قرات کی جو اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے بچھ بھی نہ ہیں جو اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے بچھ بھی نہ

لے۔(منن کمیا)

تخريج حديث: صيح بخاري باب خروج النار، جلد6، صفحه 260 رقم 6702 صيح مسلم. باب لا تشوم الساعة حتى يحسر

الفرات عن جين من ذهب. جلد8، ص174، رقم 7454 سان اين ماجه، يأب اشراط الساعة، جلد3. ص134، رقم 4046 مسند امام احدين حديل، مسند أي هرير قرض الله عده. جلد2، ص346، رقم 8540 مسند البزار. مسند أي هرير قرضى الله عنه. جلد 2، صفحه 396، قر7920

شرح حدیث بیکیم الگئت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمته الحقان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
عالبٰ یہاں بھی وہ ہی واقعہ ارشاد ہواجس کا ذکر ابھی پہلے ہوا ،عبارت مختلف ہے مقصد ایک ہے۔ بعض شارعین نے
فرما یا کہ بید دسراوا قعہ ہے ، یہاں پہاڑ سے مراد بیشار سوتا ہے بیتی پہاڑ بحر سوتا ظاہری بہاڑ مراذ بیل ۔ (اشعہ دمرقات)
اس سونے پر سلطنتیں جنگ کریں گی عوام لڑیں سے فرضکہ سونا کیا ہوگا جنگ وجدال کی جڑاور اللہ کا عذاب ہوگا ،ہر
شخص بیای آس لگائے گا کہ شاید بیرسارا بجھے لل جائے چلوقسمت آنمائی کروں اورلوگوں سے لڑوں بھڑوں۔

(1829) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَثُرُكُونَ الْمَدِيئَةَ عَلَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَثُرُكُونَ الْمَدِيئَةَ عَلَى عَلَى عَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا الآ الْعَوَافِيُ يُويُں۔ عَلَى عَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا الآ الْعَوَافِيُ يُويُں۔ عَوَافِي السِّمَاعِ وَالطَّيْرِ - وَأَخِرُ مِنْ يُخْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّرَيْنَةَ يُويُرانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنْمِهِمَا مِنْ مُّرَيْنَةً يُويُرانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنْمِهِمَا فَيَحِمَانِهَا وُحُوشًا، حَثَى إِذَا بَلَغَا قَنِيَّةَ الْوَكَاعِ خَرًا عَلَى وَجُوهِهِمَا". مُتَّفَى عَلَيْهِ.

تخريج حليث: حيح بخارى بأب من رغب عن المدينة ، جلن 2. صفحه 663 رقم 1775 حيح مسلم . بأب في المدينة حين يتركها أهمها جدد 4، صفحه 123 رقم 3433 مسئل امام احد بن حنبل مسئل أبي هريرة رضى الله عنه ، جلن 2. صفحه 234 ، وقم 1937 مسئل لشاميين لنظيرانى حنيث شعيب عن الزهرى جلن 4. ص166 رقم 3014 جامع الاصول لاين اثير الفرع السادس في عمارتها و هرايها ، جلد 9، ص 331 رقم 6958 عمارتها و هرايها ، جلد 9، ص 331 رقم 6958

شرح حديث: فضائلِ مدينه طبيبه

صدیث انتی مسلم وتر فدی میں ابوہریرہ وضی اللہ تعالی عنہ ہے مروی، رسول اللہ ملی اللہ لتی کی علیہ وسلم نے فر مایا کہ صدیث انتی کی علیہ وسلم نے فر مایا کہ مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری اُمت میں سے جوکوئی صبر کر ہے، قیامت کے دان میں اس کا شفیع ہوں گا۔ مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری اُمت میں سے جوکوئی صبر کر ہے، قیامت کے دان میں اس کا شفیع ہوں گا۔ (صبح مسلم ہم اللہ الج ، باب الترخیب فی مکی اللہ یفتہ ، و الحدیث ، الحدیث ، الحدیث ، الحدیث ، الحدیث ، الحدیث ،

#### مديبنه طيبه كي أقامت

صدیت ۲ و ۳ نیز مسلم میں سعدرضی اللہ تعالی عنہ ہے مردی ، کہ جضور (صلی اللہ تق کی علیہ وسلم) نے فر مایا: مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے ، مدینہ کو جو شخص بطور اعراض جھوڑ ہے گا ، اللہ تعالی اس کے بدلے میں اُسے مائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تعکیف ومشقت پر جو ثابت قدم رہے گارو نے قیامت میں اس کاشفیع یا شہید ہوں گا۔

اس ہے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تعکیف ومشقت پر جو ثابت قدم رہے گارو نے قیامت میں اس کاشفیع یا شہید ہوں گا۔

(صَحْحُ مسلم ، كمَّابِ الحِج ، باب في نقل المدينة . . . والخ وإحديث : ١٣ ١٣ م ١٩ ص ٥ - ٤)

اورایک روایت میں ہے، جو تحق اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کر بگا، اللہ (عز دجل) اُسے آگ میں اس طرح مجھلائے گا جیے سیسہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

(ميح مسلم ، كتاب الح وباب في فقل المدينة ... إلخ ، الحديث: ٢٠١٠ .. (١٣٦٣) إص ١٥)

اسى كىمثل بزار نے عمر رضى الله نتعالى عنه سے روايت كى۔

حدیث سم: صحیحین میں سفیان بن کی زہیر رضی اللہ تعالی عنہ ہے مردی، کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی ابلہ تعالی علیہ وسلم کوفر ماتے عنا: کہ بمن فتح ہوگا، اس وقت پچھلوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھروالوں کو اور ان کو جو اُن کی اطاعت میں ہیں لیے اگر جانے ۔ اور شام فتح ہوگا پچھلوگ دوڑتے آئیں کے اطاعت میں ہیں ہیں لیے حالا نکہ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے آگر جانے ۔ اور شام فتح ہوگا پچھلوگ دوڑتے آئیں کے ایپنے گھروالوں اور فر ما نبر داروں کو لے جائیں گے حالا نکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانے ۔ اور عراق فتح ہوگا پچھلوگ جبلای کرنے آئیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جائے ۔ اور عراق فتح ہوگا پچھلوگ جبلای کرنے آئیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جائے ۔ (میکر ابخاری میکر اللہ میں کے اللہ کے بہتر ہے اگر جائے ۔ (میکر ابخاری میکر اللہ کے اللہ کے بہتر ہے اگر جائے ۔ (میکر ابخاری میکر اللہ کے بہتر ہے اللہ کے اللہ کا میں میں اللہ بینہ ، اللہ بینہ بینہ

حدیث ۵: طبرانی کبیر بیس انی اُسید ساعدی رضی الله تعالی عند سے داوی ، کہتے ہیں ہم رسول انڈسلی انڈ تعالیٰ علیہ وسلم

کے ہمراہ حمرہ ورضی اللہ تعالیٰ عند کی قبر پر حاضر سے (ان کے کفن کے لیے صرف ایک کملی تھی) جب لوگ اسے تھینچ کر اُن کا

موٹھ چھپاتے قدم کھل جائے اور قدم پر ڈالے تو چبرہ کھل جاتا۔ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم نے فر مایا: اس کملی سے موٹھ
چپا دواور پہ وَل پر سے گھاس ڈال دو۔ پھر حضور (صلی الله تعالیٰ علیہ دسلم ) نے سراقدس اٹھایا، صحابہ کورو تا پایہ ارشاد فر مایا:

لوگول پر ایک ذرہ نہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے، وہاں کھانا اور لباس اور سواری اُٹھیں سے گی پھر وہاں

سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے بیاس چلے آؤ کہ تم تجاز کی خشک ذبین پر پڑے ہوجا مائکہ مدینا ن کے بے

ہمر دالوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے بیاس چلے آؤ کہ تم تجاز کی خشک ذبین پر پڑے ہوجا مائکہ مدینا ن کے بے

ہمر مار جائے۔ (اُم جم الکیر للطیر ای ،الحدیث نے ۱۵۔ ۱۹۰۵ می ۱۹۵ میں۔ ۱۹۵ میں۔

صدیث ۲ تا ۸: ترندی دابن ماجه واین حبان و بیکتی این عمر دشی الله تعالی عنبما سے راوی ، که رسول النه صلی الله تعالی علیه وسلے که مدیمة بیس مرے تو مدینه بی بیس مرے که جوشخص مدینه بیس مرے گا ، بیس اُس کی شاعت فرمای : جس شے ہو سکے که مدیمة بیس مرے تو مدینه بی بیس مرے که جوشخص مدینه بیس مرے گا ، بیس اُس کی شفاعت فرما وک گا۔ (امتر مذی ، مجواب المناقب ماب ماجاء فی فضل المدینة ، الحدیث : ۳۹۳۳، ۲۵۵ می ۳۸۳)

اورای کی شن صمینة اورسبیعه اسلمیه رضی الله تعالی عنبماسے مروی۔

مدینہ طیبہ کے برکات

حدیث ۹ تیجی مسلم وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی القد تعالی عنہ ہے مروی کہ لوگ جب شروع شروع کھل دیسے ، آسے رسول النہ صلی القد تعالی علیہ وسلم کی غدمت میں حاضر لاتے ، حضور (صلی القد تعالی علیہ وسلم ) اسے لے کر یہ کہتے : البی اتو ہمارے لیے ہمارے کھی ور اس میں برکت و ہاور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت کراور ہمارے صاغ و ثد میں برکت کر، یا اللہ! (عز وجل) بہ شک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے ظیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا کہ ہوں ۔ اُمھوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دُعاکر تا ہول ، اُس کی مشل جس کی دعا مکہ کے ایم اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دُعاکر تا ہول ، اُس کی مشل جس کی دعا مکہ کے لیے اُمھوں نے کی ، ورا تنی ہی اور ( لیعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دو چند ہول ) ۔ پھر جو چھوٹا بچے سائسے ہوتا اُسے بلاکر وہ تھجور عطافر مادیتے ۔ (صحیم مسلم ، کتاب الج ، باب نہل الدینۃ ، . ، والح ، الحدیث : ۱۳۵ ۱۳ میں ۱۳۵ )

صدیب • اتا ۱۳ ایسی مسلم بین اُم الموسین صدیقدرضی الله تعالی عنبا سے مروی ، که رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم نے قرمایا: یا الله! (عزوجل) تومد بیند کو ہمارامحبوب بناد ہے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اُس کی آب وہوا کو ہمار ہے لیے درست فر ، دے اور اُس کے صاع و مدمیں برکت عطاقر مااور پہال سے بخار کوشقل کر کے جحفہ میں ہیسے وسے ۔ اسمی مسلم برکت باب انتر غیب فی علی المدینة ... و نی ، الحدیث اور یہ المدینة ... و نی ، الحدیث الله میں اور اور

(بیدها اُس وفت کی تھی، جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب وہواصحابہ کرام کونا موافق ہوگی کہ پیشتریہاں وہائی ہے ریاں بکشرت ہوئیں) میضمون کہ حضور (صلی اللہ نتائی علیہ وسلم) نے مدینہ طیبہ کے واسطے دعا کی کہ مکہ ہے دوچندیہاں برکتیں ہوں۔ (صحیمسلم، کتاب الج، باب الترخیب فی میں المدینة ، ، والح، العدیمی: ۴ سے ۱۳ میں ۱۳۷۰)

مولى على والوسعيد وانس رضى الله تعالى عنهم يهم روى-

اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائے

حدیث ۱۲: جے بخاری دسلم میں سعدرضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، رسول اللہ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم فریائے جیں: جو شخص اہیں مدینہ کے ساتھ فریب کریگا، ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلٹا ہے۔

وصحيح البخاري، تماب فشاكل المدينة ، باب المم من كاداهل المدينة ، عدرت . ١٨٧٤ . ق

صدیث ۱۵: ابن حبان این محیح میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی عدیہ وسم نے فر ،یا: جواہل مدینہ کو ڈرائے گا ،اللہ (عزوجل) اُسے خوف میں ڈالے گا۔

(الإحسان بترتيب يح ابن حبان ، مَا ب الح ، باب فضل المدينة والحديث: • ٣٤٣ ، ن ٦ ، ٣٠ )

صديت ١١ و ١٤: طبراتي عبا ده بن صامت رضي الله تعالى عنه عنه اوي، كه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے

فرمایا: یااللہ(عزوجل)! جواہلِ مدینہ پرظلم کرےاورانھیں ڈرائے تو اُسے خوف میں مبتلا کراوراس پرالنہ(عزوجل) اور فرشتوں اورتمام آ دمیول کی لعنت اوراس کانہ فرض قبول کیا جائے ، نفل ۔ (اُعِم لااُ دسطلطبرائِ ،، کدیٹ:۳۵۸۹، نزمبر ای کی مثل نسائی وطبرانی نے سائب بن خلا درضی اللہ عنہ ہے روایت کی۔

حدیث ۱۸: طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عمروض اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ، که رسول اللہ صلی اللہ تعالی عدیہ وسلم نے فرمایا: جواہل مدینہ کوایڈ او ہے گا ،اللہ (عزوجل) اُسے ایڈ اوپ گا اور اس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور تم م آ دمیوں ک لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے ، نہ فل۔

( جِمِعَ الرّوائد، كمّاب الحجيم بإب فيمن اخاف اهل المدينة ... إلح ، الحديث :٢٦٨٥، ج٣٩، ٩٥٩)

صدیث ۱۹ اصحیحین میں ابوہریرہ وضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے، یک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا تھم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے بیٹر ب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، لوگوں کواس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

( منج البخاري، كما بنطائل المدينة وباب فضل المدينة وورواع واعديث الما وجروس ١١٢)

صدیث + ۲ : سیحین میں انھیں سے مروی ، رسول اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرادیتے ہیں) اس میں نہ د جال آئے ، نہ طاعون۔

( منج مسلم، كمّاب الحج، باب صيانة المدينة من وخول الطاعون . . . لا في ، الحديث: ٩ ٢ ١١١ ، ٩ ٢ ٢ )

صدیث اس بیجین میں انس منی اللہ تعالی عند ہے مروی ، رسول اللہ ملی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرما یا: مکہ و مدید کے سواکوئی شہر ایسانہیں کہ وہاں دجال ندائے ، مدینہ کا کوئی راستہ ایسانہیں جس پر ملائکہ پرا با ندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں ، دجال قریب مدینہ) شورز مین میں آگر اُر سے گا ، اس وقت مدینہ میں تین زلز نے ہول کے جن سے ہر کا فرومن فق یہاں سے نکل کر دجال کے باس جلا جائے گا۔ (صحیح سلم ، کتاب افتن . . . والے ، باب تصد الجساسة ، الحدیث : ۹۴۳ میں ہے د)

حضرت ابوسعید خدری ﷺ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہے فرمایا: آخری زویے میں تمہر سے حکمرانوں میں ہے ایک حکمران ہوگا جولوگوں کو گئے بغیر مال دے گا۔ (مسلم)

(1830) وَعَنْ أَنِي سَعِيْدِ نِ الْخُلُدِيِّ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُوْنُ خَدِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِكُمْ فِي الْجِرِ الزَّمَانِ يَخْتُو النَّالَ وَلَا يَعُنُّهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تخريج حديث عبد المسلم، لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقير الرجل فيتهنى أن يكون مكان الهيت جد 8 ص 185 رقم 7501 جامع الاصول لابن الير، الفصل العاشر فى اشراط متفرقة. جند 10. صفحه 400، رقم 7914 مسند امام احمد بن سبب مسند جابر بن عبد الله وضى ألله عنه، جلد 3. ص 317، رقم 14446 عجمع الزوائد للهيشى، بأب ما جاء في المهدى جد 7 صفحه 615 رقم الحديث الحديث للسيوطى، حرف الهيم، جلد 22. صفحه 48، رقم 24273

شرح حديث: حكيم الأمت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنان ال حديث كي تحت الهية بين:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی جیسے صورت میں حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہبہ ہوں سمے ویسے ہی سیرت واضل سے مشاہبہ ہوں سمے ویسے ہی سیرت واضل تی میں ہیں جو منظم سے اٹھ نہ سکے سیرت واضل تی میں ہیں ہی طبیعت میں جو سخاوت رحم و کرم انہائی ہوگا سکھڑی کھر بھر دینا جو منظم سے اٹھ نہ سکے حضورانور کی ہی سخاوت ہے حضورانور نے حضرت عباس کواننا دیا کہ تھڑی ان سے اٹھ نہ کی ۔ (یزا ڈالمز جج ، ج م ص ۲۹۹)

 (1831) وَعَنْ أَنِى مُوْسَى الْأَشْعَرِ ثِي رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَا النَّاسِ زَمَانٌ يُطُوفُ الرَّجُلُ فِيْهِ لَيَا النَّاسِ زَمَانٌ يُطُوفُ الرَّجُلُ فِيْهِ النَّاسِ زَمَانٌ يُطُوفُ الرَّجُلُ فِيْهِ النَّاسِ وَمَانٌ يُطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ النَّاسِ وَمَانٌ يُطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ النَّامِ النَّامِ النَّامِ النَّامِ النَّامِ النَّامِ النَّامِ النَّامِ اللَّهُ الرَّامُ اللَّهُ اللهِ المَا اللهِ اللهِ اللهِ الله

تخريج حدايث: صيح بخاري بأب الصرقة قبل الرد. جلد 2. صفعه 513, رقم 1348 معيح مسلم. بأب الترغيب في الصرقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، جلد 3, ص 84, رقم 2385 جامع الاصول لابن الور. الكتأب الخامس في الصدقة، الفصل الاول جدر 6, ص 445. رقم 4643 مسئد أبي يعل، حديث ميبوكة زوج الدي يَشِيَّة، جلد 13. صفعه 229 رقم 7299 كنزالعبال للبتاني، حرف القاف، جلد 24. صفعه 71, رقم 38483

### شرح حديث: قيامت كي نشانيان

قیامت کے آنے سے پہلے دنیا ہے علم اٹھ جائے گا۔ عالم باتی ندر ہیں گے۔ جہالت پھیل جائے گی۔ بدکاری اور بے حیائی زیادہ ہوگی۔ عورتوں کی تعداد تر دول سے بڑھ جائے گی۔ بڑے دخال کے سوا دخال اور ہوں گے ہرایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کر ربگا ، وجود کیا۔ خضور پر نورسیّد الما نبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم ہو پیجی۔ ان میں سے بعضے دخاں تو گزر سیّکے جسے مسیلمہ کرتر اب اسودعنسی ، مرزاعلی حسین بہاء اللہ ، مرزاعلی حسین بہاء اللہ ، مرزاعلی حسین بہاء اللہ ، مرزاعلی میں اور برتی بھے اور برتی بھے اور برتی میں ورجول ہے۔

مال کی کثرت ہوگی۔ عرب میں بھیتی، باغ ہنہریں ہوجا کیل گی۔ دین پرقائم رہنامشکل ہوگا۔ وقت بہت جلد گزرے گا۔ زکو ق دینا لوگوں کو دشوار ہوگا۔ علم کولوگ دنیا کیلئے پڑھیں گے۔ مرد ، عودتوں کی اطاعت کریں گے۔ ماں بپ کی نفر مانی زیادہ ہوگی۔ شراب نوشی عام ہوجائے گی۔ نا اہل سردار بنائے جا تیں گے۔ نہر فرات سے سونے کا تمزانہ کھلے گا۔ زمین اپنے دفینے اگل دے گی۔ امانت ، غذیمت مجھی جائے گی۔ مسجدوں ہیں شور مجیں گے۔ فائق ، سرداری کریں گے۔ فتندانگیزوں کی عزت کی جائے گی۔ مسجدوں پیل شور مجین گے۔ فائق ، سرداری کریں گے۔ فتندانگیزوں کی عزت کی جائے گی۔ مہلے ہزرگوں پرلوگ لعن طعن کریں گے۔ کوڑے کی نوک ادر جوتے کے عزت کی جائے گی۔ مہلے ہزرگوں پرلوگ لعن طعن کریں گے۔ کوڑے کی نوک ادر جوتے کے عزت کی جائے گی۔ گائے بالے کی کمٹرت ہوگی۔ پہلے ہزرگوں پرلوگ لعن طعن کریں گے۔ کوڑے کی نوک ادر جوتے کے

تسمے باتیں کریں ہے۔ دَجَال اور دَلئَۃُ الارض اور یا جُوج ما جُوج تکلیں ہے۔ حضرت ایام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر موں سے ۔ حضرت ایام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر موں سے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرما تھیں ہے۔ آفناب مغرب سے طلوع ہوگا اور تو ہدکا دروازہ بند ہوجائے گا۔ موں سے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرما تھیں ہے۔ آفناب مغرب سے طلوع ہوگا اور تو ہدکا دروازہ بند ہوجائے گا۔ (مناب العقائد مرد)

قیامت کبآئے گی؟

قیامت کب ہوگی اسے اللہ (عُرِّ وَحُلِّ) جانتا ہے اور اس مکے بتائے سے اس کے رشول صلی اللہ تعالی علیہ وسم۔ قیامت ہی کا ذکر کر سے ارشاد فرما تاہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ آحَدًا ۞ إِلَّا مَنِ ارْتَضْ

اللّه (عُزَّ وَجُلَّ)غیب کا جاننے والا ہے ، وہ اپنے غیب پر کسی کومسلّط نہیں فر ما تا سوائے اپنے پہندیدہ رسولوں کے۔(پ۲۹،اُجِنّ:۲۷،۲۹)

ا مام تسطلا نی وغیرہ نے تصریح فر مائی کداس غیب سے مراد قیامت ہے جس کا او پرمتصل آیت میں ذکر ہے۔ (ارشادالساری شرح میجی ابخاری، کتاب التوحید، باب تول اللہ تعالیظیم النیب۔۔۔۔۔،لخ ،ج ۱۵ ہم ۳۹۳)

ا مام جلال الدین سیوطی رحمة الله تعالی علیہ سے پہلے بعض علائے کرام نے بملا حظرات دیث حساب لگایا کہ بیا مت من ہزار اجری سے آگے نہ بڑھے گی۔ امام سیوطی (علیہ رحمة الله القوی) نے اس کے الکاریس رسالہ لکھا الْکُتشف عن تختا اور خیزید الله الله کی الله میں ثابت کیا کہ بیامت من الله القوی کی ۔ امام جلال الدین (سیوطی علیہ حق الله القوی کی وفات شریف سال میں ثابت کیا کہ بیامت من الله الله الله میں فاتمہ ہوگا۔ علیہ من الله القوی کی وفات شریف سال ہوگا۔ اور ہنوز (یعنی ابھی تک ) قیامت آو قیامت ، اشراط کبری (یعنی بڑی شنیوں) میں سے پھونہ آیا۔ امام مہدی کے بارے بی اصاد بھی بکشرت اور متواتر ہیں گر ان میں کی وفت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے بھونہ آیا۔ امام مہدی کے بارے بی اُمام مہدی کے بارے بی اُمام مہدی نظرت اسلام باقی نہ رہ اور میں اور بعض علوم کے ذریعہ سے جھے ایسا خیال گذرتا ہے کہ شاید کے سالم علی کی سلطنت اسلامی باقی نہ رہ اور میں اور بعض علی سلم مہدی نظرت رہ نظرت رحمۃ الله تعالی علیص ۱۲۱)

حضرت ایو ہریرہ کھی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کھی نے فر مایا: ایک شخص نے دوسرے سے زمین خریدی ۔ زمین سے یک خریدی ۔ زمین سے یک خریدی ۔ زمین میں سے یک گڑھا یا یا جس میں سوتا (بھرا ہوا) تھا۔ پس اس نے اس شخص کو کہا جس سے ذمین خریدی تھی تو ابنا سون لے اس شخص کو کہا جس سے ذمین خریدی تھی تو ابنا سون لے لے ۔ بے شک میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی سونا

(1832) وَعَنْ آَئِى هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّيْقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اشْتَرَى رَجُلُ النَّيْقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي مِنْ رَّجُلٍ عَقَارًا، فَوجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارًا، فَوجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارًا فَوجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارًا فَوجَدَ الَّذِي الشَّتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارًا فَوجَدَ النَّذِي الشَّتَرَى الْعَقَارَ فِي الْعَقَارَ فِي الْمُتَرَى الْعَقَارَ فَي اللهُ الْمُتَرَى الْعُقَارَ فَي اللهُ الْمُتَرَى اللهُ الْمُرَى اللهُ الْمُتَرَى اللهُ الْمُتَرَادِ اللهُ الله

بِغُتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا، فَتَعَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ. فَقَالَ الَّذِي تَعَاكَمَا إلَيْهِ: الكُمَا وَلَنَّ، قَالَ آحَدُهُا: لِيُ غلامٌ، وَقَالَ الْإِخَرُ: لِيُ جَارِيَةٌ قَالَ: أَنْكِحَا الْعَلاَمَ الْجَارِيَة، وَآنْفِقًا عَلَى آنْفُسِهمَا مِنْهُ وَتَصَلَّقًا". مُتَّفَقَى عَلَيْهِ.

نیں۔ زمین کا ہالک کے کا یس نے تم ۔ رمیں ۱۰، رمین میں جو پھھ ہے، سب کا سودا کیا تھ۔ بس ۱۰، ۱۰، اپنا فیصلہ کرانے کے لئے ایک آدی ( قاضی ) کے پال اپنا فیصلہ کرانے کے لئے ایک آدی ( قاضی ) کے پال گئے تو اس شخص نے جن کے پال وہ فیصلہ کروانے تے ایک اس نے کہا کمیاتم دونوں کی اولاد ہے؟ ان میں ہے ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسر نے نے کہا نہ میری ایک لڑکا ہے۔ دوسر نے نے کہا تم دونوں ایک لڑک ہے۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا تم دونوں ایک لڑک ہے۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا تم دونوں ایک لڑک ہے۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا تم دونوں ایک لڑک ہے۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا تم دونوں ایک لڑک ہے۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا تم دونوں ورس نے اس کوصد قد کر اس سوٹے سے شرح کی کرواور جو باتی دے اس کوصد قد کر دو۔ (منتی مل)

مخريج حرايب المحدد الم

شرح مديث الحكيم الأشت معفرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنان ال مديث ك تحت لكهة إلى:

یعنی جب خریدار نے اس زمین میں کنوال یا بنیا دکھودی تواس میں دفینہ پایا۔ کان و دفینیل جانے کے احکام کتب فقہ میں دشکھتے۔

سبحان الله! کیسے ایما ندارلوگ نتے بخریدار کہدر ہاہے کہ میں نے صرف زمین خریدی ہے اور بیسونا زمین میں نہیں ہے تیراہے، ہاکع کہتا ہے کہ زمین کی فروخت میں اس کے اندر کی تمام چیزیں بک جاتی ہیں جیسے اس کے اندر کا پانی اور کان وغیرہ لہذا بیسونا بھی بک گیا اور زمین کی طرح اس کا بھی تو بی ما لک ہو گیا۔

. کی ہر بیہ ہے کہ بیٹ سے کومت کامقر رکر دہ حاکم نہ تھا بلکہ ان کا اپنا مقر رکر دہ بڑنے تھااور بوسکتا ہے کہ حاکم ہی ہو۔ مرق ت نے فرما یا کہ بعض محدثین کے خیال میں میرها کم داؤد علیہ السلام شخصہ والنداعلم!

وَصَنِ قُوْل اِ اَنْفِقُوا کا بیان ہے یا علیحدہ تکم لینی ان بچول پر ساراخرج کروجس میں صدقہ کا تواب سے گا یہ بچھان پر خرچ کرو بچھ نقراء پر۔ (حاشیہ مشکوۃ) خیال رہے کہ دفینہ کے بیاد کام ہمارے دین میں نہیں ، ہمارے ہاں دفینہ اَ رَ غرک ہے تواس کا اور تکم ہے اور اگر مسلمانوں کا ہے تو اور تکم ، رہا ہی فیصلہ کہ س کا دفینہ ہے ملامت سے کیا جائے گا تفصیل کتب فقہ میں و مکھنے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی وجا کم حتی الامکان فریقین میں سام کی کوشش کرے اور ان کواچھی بات کا تکم

1-1-20 20 20 20 11

رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "كَانَتِ رَسُول اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "كَانَتِ الْمَرَاكَانِ مَعَهُمَا جِنَاهُمَ، جَأَّ الذِّلْبُ فَلَحْتِ بِإِنِي المُرَاكَانِ مَعَهُمَا جِنَاهُمَ، جَأَّ الذِّلْبُ فَلَحْتِ بِإِنْنِكِهِ الْمُرَاكَانِ مَعَهُمَا جِنَاهُمَا، جَأَّ الذِّلْبُ فَلَمَت بِإِنْنِكِهِ الْمُمَا فَقَالَت لِصَاحِبَيْهَا: إِنَّمَا ذَهْبَ بِإِنْنِكِهِ وَقَالَتِ الْأَخْرَى: إِنِّمَا ذَهْبَ بِإِنْنِكِهِ فَتَعَاكَمًا إلى وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهْبَ بِإِنْنِكِهِ فَتَعَاكَمًا إلى فَا فَرَاتِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَى بِهِ لِلْكُرُى فَوْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَى بِهِ لِلْكُرُى فَا فَرَحَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَى بِهِ لِلْكُرُى فَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَى بِهِ لِلْكُرُى فَا لَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَى إِلْتِيكِيْنِ الشَّفُولَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاتِ الشَّعُولَى: لَا تَفْعَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الشَّعُولَى: لَا تَفْعَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهِ فَعَلَى اللهُ هُولَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ فَقَالَتِ الطُّهُ فَلَى: النَّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ فَعَلَى اللهُ هُولَى اللهُمُولَى: لَا تَفْعَلُ اللهُ الل

دھرت ابو ہریرہ ہیں ہے۔ انہوں کے رہات ہے کہ انہوں اللہ کے رہولی اللہ کے کور ماتے ہوئے میں اللہ اللہ کے رہوئے ہیں ہیں اور تی تھی کے بیٹے کے ساتھ الن کے بیٹے تھے۔ بھیم یا آیا اس کے بیٹے تھے۔ بھیم یا آیا اس کے بیٹے کو لے کیا۔ ایک نے الن جی سے دوسر نی وَ ہوں ہی تمہارا بیٹا ہے گیا۔ دوسری نے کہا دو تمہارا بیٹا ہے گیا۔ دونوں نے فیصلہ دھزت داؤ دعلیہ السلام کی خدمت بیں چیش کیا۔ آپ نے اس نے کا فیصلہ بڑی کے خت بیس کر ویا۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بین داؤ دعلیہ السلام کے ویا۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بین داؤ دعلیہ السلام کے لیاں آئی اور بیدوا قعہ بیان کیا۔ آپ نے فر باید: چھری لاؤ بیس اس کے کوڑے کر کے تمہارے درمیوں تقسیم کر فرائی کیا۔ آپ نے فر باید: چھری دول ۔ چھوٹی کیئے گئی ایسا نہ کیجئے ابتد تعی نی آپ پر رہم فرمائے وہ اس (دوسری عورت) کا ہے۔ بیس کر آپ فرمائے وہ اس (دوسری عورت) کا ہے۔ بیس کر آپ فرمائے فرمائے وہ اس (دوسری عورت) کا ہے۔ بیس کر آپ فرمائے فرمائے وہ اس (دوسری عورت) کا ہے۔ بیس کر آپ

تخریج حدیث صبح بماری بأب اذا ادعت البرأة ابنا، جلد 8، ص 156، رقم 6769 صبح مسلم باب بیان اختلاف استهایت جدد 5 صفحه 133، رقم 4592 السان الکوری للبیهای بأب مایستدل به علی ان الولد الواحد لایسی بامزی چدد 10 صفحه 21823 سان نسانی بأب نقض انحاکم ما حکم به غیره می هومشله جلد 3، صفحه 473 رقم 5960 مسئد امام احمد بن حدید دستد ای وریر قد جلد 2، صفحه 473 رقم 322، رقم انحدید 8263

مثر حمدیث بطبیع الکامت مصرت مفتی احمد یارخان علیدر حمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: بید دنوں عورتیں اپنے اپنے لڑکے جنگل میں بٹھال کر کسی کام میں مشغول ہو گئیں کہ بیرحادثہ پیش ہمی اور باتی ماند و بچہ بیمٹر ایز عمیاں

نلامہ یہ ہے کہ ان دونوں مورتوں میں سے ہرا یک جائتی تھی کہ یہ بچہ مجھے سلے ایک تو و بقی ہا ستمی دوسری ہاں بن ج رین تقی

بزی کے نی ہے نیما فرمانا اس لیے تھا کہ وہ اس بچہ پر قابض تھی یا اس لیے کہ بچراس کی ہم شکل تھا۔ بہرہ ں یہ فیصلہ حضرت داؤد سایہ السوام کے اجتہاد سے تھا، وحی الٰہی ہے نہ تھا ور نہ اس کی اپیل نہ ہوتی اور نہ حضرت سلیمان عسیہ السلام اس کے خلاف فیصلہ فرماتے ۔معلوم ہوا کہ جمتہد کا اجتہاد برحق ہے اور تی بھی اجتہا دفر ماسکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ فیصلہ کی اپیل ہو سکتی ہے اور اپیل والا حاکم پہلے حاکم کے خلاف فیصلہ دے سکتا ہے بشر طیکہ پہل فیصلہ اجتہا دسے ہوا ہو وتی سے نہ ہو وتی کی اپیل ٹائمکن ہے لہذا ریے دیث اس آیت کے خلاف نہیں و مّا کان لیموْمِ ن مُومِ نَدْ اِذَا قَصَى اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَمْرًا أَنْ یَکُونَ لَهُمُ الْحِیدَةُ ۔

یعنی اس بچہ کی دوکھانپ کر ہے تم دونوں کوایک ایک دیدوں۔خیال رہے کہ آپ نے اس ہے گزہ نے کے گئل کا ارادہ ندفر ما یا بلکداس کلام سے ان عورتوں کی شفقت وعجت کی آنر مائٹ فر مائی لہذا حدیث پر بیاعتر اض نہیں کہ ہے تصور کے آل کا ارادہ کرنا ممناہ ہے اور نبی گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔

اس وقت بڑی مورت یا تو خاموش رہی یا کہے الکی تو بی دکھلا و سے کے لیے جقیقی تؤپ اور بناوٹی تؤپ میں فرق ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ بیدکلام اقر ارکے لیے ٹیس بلکہ بے قراری میں تؤپ کے طور پر ہے بینی آپ اسے تنل ندکریں اس کود سے ویں لہذا حدیث پر بیا عمر اض نہیں کہ چھوٹی نے بڑی کے لیے اقر ارکرلیا پھر آپ نے بڑی کو بیہ بچہ ندویا ، اس علامت سے آپ ان کہ ال بیان لیا کہ مال بیا ہے بی جان بچائے کے لیے کہدرہی ہے۔

(1834) وَعَنْ مِرْكَاسِ الْاَسْلَمِيّ رَضَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"يَنْهَبُ الطَّاكِوُنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبُغَى حُثَالَةٌ اللهُ بَاللهُ بَال

حضرت مردال اللهی ولی سے روایت ہے کہ رسول الله کی نے فرمایا: نیک لوگ ایک ایک کر کے دنیا سے رخصت ہوجا نیم گے اور جو یا تھجور کے بھوسے کی مائند ردی قتم کے لوگ باقی رہ جا نیم گئے جن کی اللہ نتالی کے ہال کوئی قدرومنز لت نہ ہوگ ۔ (بیری)

تخريج حليت: صيح بخارى باب تهاب الصالحين جلد 5، صفحه 236. رقم 6070 الإداب للبيئةي، باب من اختار عولة الناس عند تغير اكثرهم، جلد 1، ص 139. رقم 239 المستندك للعاكم، كتاب الإيمان جلد 1، ص 29 رقم 61 لهعجم الكبير الناس عند تغير اكثرهم، جلد 1، ص 298. رقم 298، رقم 17464 سان الداري، بأب في ذهاب الصالحين، جلد 2 صعحه 390، رقم للطبراني، من اسمه مرداس الإسلمي، جلد 2 صعحه 290، رقم للطبراني، من اسمه مرداس الإسلمي، جلد 2 صعحه 390، رقم

مثر حديث: حكيم الأمَّت حضرت مفتى احمد يا رخان عليه رحمة الحنَّان ال حديث كتحت لكهة بين: آپ محالی ہیں، بیعت الرضوان میں شریک ہتھے،آپ سے صرف ریہ ہی ایک حدیث مردی ہے قیس ابن جازم کی

حثاله اورحفاله جو کی بھوی یا خرمه کا کوڑا جو کسی کام نہ آسکے۔اس سے مراد دہ نفس پرست مسلم ن ہیں جن کے مرف نام مسلمانوں کے سے ہوں باقی وہ دین یا قوم یاوطن کے لیے مطلقاً مفید نہ ہوں۔اگر چھلکا مغز کے ساتھ رہے تو اس کی بھی قدر ہوجاتی ہے ،مغز سے ملیحدہ ہوکر پھینکا ہی جاتا ہے ،اگر بروں کے ساتھ اچھے بھی ہوں تو رہبی تیرہ تے ہیں ،اگر اجھے نگل جادیں تو ڈوب جاتے ہیں۔ یہاں میہ ی فرما یا گیا کہ جب تک ان میں ایجھے رہیں گے تب تک رب نعالی ان کی پرواہ کرے گا، انچیوں کے اٹھ جانے پران بروں کی کوئی قدر نہ ہوگی ہرطرح غضب میں گرفتار ہوں گے۔ (مِزا ڈاند جے، جے م ۲۰۹)

(1835) وَعَنْ رِفَاعَةَ بُنِ رَافِعِ الزُّرِقِيِّ رَضِي حضرت رفاعہ بن راقع زرتی ﷺ سےروایت ہے حضرت جرائیل علیه السلام رسول الله 🚵 کے پاس آ ہے ادر يو چها: أنسي الوكول مين الل بدر كاكيامة م هي؟ آپ نے فرمایا: وہ سب مسلمانوں میں سے انطن ہیں۔راوی كبتے بيں كه يا اى قسم كى كوئى بات ارشاد فر مائى توحضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرہایا: جنگ بدر میں شریک ہوتے والے فرشتوں کا بھی یہی مقام ہے۔ (بغاری)

اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءِ جِارِيْلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَعُتُّونَ آهُلَ بَنْرٍ فِيُكُمُ؛ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِبَةً نَحْوَهَا. قَالَ: وَكُلْلِكَ مَنْ شَهِلَ بَنُدًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِئُ.

تخريج حلايت :صيح بخاري بأب شهود البلائكة بدرا. جل 4. صفحه 146. رقم 3992 تعفة الاعراف ععرفة الاطراف لنبزى ومن مسئدر فأعة بن رافع، جله 13. صفحه 390 رقم 19443 بينامع الاصول لاين اثاير، الفصل الخامس في فضائل اهل العقبه و بند،جند 9، ص 175، رقم 6736 مشكّوة المصابيح باب مناقب قريش جلد 357 مفحه 357 رقم 6217

شرح حديث: حليم الْأُمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بير:

آپ صحابی ہیں،آپ کی کنیت ابومعاذ تھی،انصاری ہیں،بدروا عداور سارے غزوات میں شریک ہوئے، جنگ جمل وصفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے، امیر معاویہ کی سلطنت کی ابتداء میں وفات یائی۔ (سرقات)

غالبًا حضورانورصلی الله علیه دسلم نے میدوا قعہ حصرات صحابہ سے بیان کیا ہوگا انہوں نے حضور ہے س کر روایت کیا اور ہوسکتا ہے کہان حضرات نے حضرت جریل کو حاصر ہوتے ہوئے بیوض کرتے سنا ہواور اگر چید حضرت جریل شکل انسانی میں شھے مگراس گفتگو سے مدحضرات بہجان گئے ہوں کہ آپ جبریل ہیں۔

یعنی یارسول الله حضوراورصی ابر کرام ایل بررکواسیتے مؤمنوں میں سے کس درجد کا سیجھتے ہیں۔ تعدون میں خط بحضور نور اور صحابہ کرام سے ہے اور مافر مانانہایت ہی موزوں ہے، یہال من کی جگہیں ہے ماہمعنی کیف ہے یا ، درجہ کے لیے ہے۔ اس جواب شریف سے معلوم ہوا غزوہ بدر میں شریک ہونے والے حضرات ان صحابہ سے افضل ہیں جوشریک نہ ہوئے۔ خیال رہے کہ حضرت عثمان غنی بدر میں حکمًا شریک ہونے کہ ان کے لیے ان کا گھر میدان بدر بنادیا تھا کیونکہ وہ حضور انور کے تھے کہ ان کے لیے ان کا گھر میدان بدر بنادیا تھا کیونکہ وہ حضور انور کے تھے میں رہے جناب رقیہ بنت رسول اللہ کی تھار داری کے لیے حضور جسے جو چاہیں بن دیں ،اگر چاہیں تو گھرات کومد بند بنادیں ، ہر مؤمن کی قبر ان شاء اللہ مدینہ ہوگی۔ شعر

بنادومير \_ سينه كوردينه . نكالو بحرثم سے سيسفينه

پائج ہزار فرشتے بدر ہیں مسلمانوں کی مدو کے لیے آئے تھے بیددوسرے فرشنوں سے افضل ہیں معلوم ہوتا ہے کہان میں حضرت میکائیل واسرا فیل علیہم السلام بھی ہوں گے۔ (بڑا ڈالمناجج،ج۸ص ۲۷۷)

جا تا ہے۔(منن ملیہ)

تخريج حدايت: صيح بخارى باب اذا الزل الله بقوم عذابا. جلد 6، صفحه 260، رقم 6691 صيح بسلم، باب الامربحسن الفن بالله تعالى عده لبوت. جلد 8، ص 165. رقم 7415 مسند أبي يعلى مسند عبدالله بن مسعود جلد 9، صفحه 430، رقم 5582 مسند امام احمد بن حنبل مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب جلد 2 صفحه 4980 مشكوة المصابيح، باب التوكل والصبر، الفصل الاول، جلي 3, ص 159، رقم 5344

شرح حدیث بینیم الاُمت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحکان اس عدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی جب کسی قوم پر عذاب آتا ہے توصرف گزیگاروں پر بی نہیں آتا بلکہ گنبگار نیک کار جو بھی وہاں ہوں سب پر آتا
ہے، جب بچی چتی ہے تو گذم اوراس میں رہنے والے گئن سب کو بی چیں ڈالتی ہے۔ خیال رہے کہ بیدقا نون کلی نہیں ہے بھی نیکوں کو نکال دیا جاتا ہے، رب فرما تا ہے: فَاَخْرَجُنَا مَنْ کَانَ فِیْهَا مِنَ نَیُوں کو نکال دیا جاتا ہے، رب فرما تا ہے: فَاَخْرَجُنَا مَنْ کَانَ فِیْهَا مِنَ

یعنی ان بے تصور نیک لوگوں کوکل قیامت ہیں است ہیں۔ جسیسے میں است کے مقاوے گی جوائیں بے تصور پہنچ گئی جیسے باغیوں کی سنتیوں پر حکومت بم باری کرنے جس سے حکومت کے وفادِاروں کے مکانات جائیداد بھی تہاہ ہوجہ ویں تو انہیں ان کا معد وضد دے دیا جاتا ہے۔ (مزا ڈالمناجیج، ج ۸ س ۲۷ م)

حفرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ مجور کا ایک تنا تھا جس سے ٹیک نگا کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوا

(1837) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ جِنْعٌ يَّقُوْمُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِيُ فِي الْخُطْبَةِ - فَلَمَّا وُضِعَ الْمِثْبَرُ سَمِعْمَا لِلجِهُ عَ مِعْلَ صَوْتِ الْعِشَادِ، حَثَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَرَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُهُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْهَ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْهَ وَسَلَّمَ الْمَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدُهَا حَثْنَى كَادَتُ آنُ تَلْشَقَّ. وَفِي وَايَةٍ: فَصَاحَتُ عِنْدُهَا حَتَّى كَادَتُ آنُ تَلْشَقَّ. وَفِي وَايَةٍ: فَصَاحَتُ عِنْدُهَا حَتَّى كَادَتُ آنُ تَلْشَقَى. وَفِي وَايَةٍ: فَصَاحَتُ عِنْدُهَا حَتَّى كَادَتُ آنُ تَلْشَقَى. وَفِي وَايَةٍ: فَصَاحَتُ عِنْدُهَا حَتَّى كَادَتُ آنُ تَلْشَقَى. وَفِي وَايَةٍ: فَصَاحَتُ عِنْدُهَا مَنْ السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبِي مَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّهُ يَكُنُ عَلَى السَّبِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبَقَةَ عَلَى السَّبِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبَقَةَ عَلَى النَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ السَّبُعُ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَعَلَى السَّيَقَةَ عَلَى الْمُعَادِي عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهِ عَلَى السَّالِ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ السَّالَةُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى السَّالِقُونَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى السَّالِقُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ الْمُعَادِقُ وَاللَّهُ عَلَى السَّلَقَ وَاللَّهُ عَلَى السَّاعِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى السَّلَمُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ الْمُعَالِي اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللْهُ الْمُعَالِي اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللْهُ الْمُعَالِي اللَّهُ الْمُعَلِي اللَّهُ الْمُعَال

كرت من خطبادية وقت كى جب محديين منبر ر کھ دیا گیا اور آپ منبر پرتشریف فرما ہوئے تو ہم نے ال ستنے میں سے حاملہ اذننی کی طرح تکلیف کی طرح آ وازی یہاں تک کدرسول اللہ ک منبر پرے نیج اتر ے اور اس پراہنا دست مبارک رکھا تب اس کوسکون مواراور ایک روایت میں ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوا تو رسول الله 🍇 خطبہ دینے کے لئے منبر پر تشریف فر، ہونے تواس مجور کے تندنے چیخنا شروع کر دیا جس کے یاس آپ کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے ہے۔ یہاں تک كه قريب تھا كه وه (شدت الم كى وجه ہے) پھٹ جائے۔ایک روامت میں ہے کداس نے ہے جسی جی ماری۔ پھررسول اللہ 🍇 امر ہے اور اس کو پکڑ ااور ایے ساتھ ملایا۔وہ اس بیچے کی طرح سسکیاں لینے اگا جس کو خاموش کرایا جائے۔ یبال تک کہوہ خاموش ہو گیا۔ آپ 🕸 نے فرمایا: بیاس کے (رویا) کہ بیذ کرسنا کرتا تھا۔(بخاری)

> تخريج حلىيث: صبح بخارى بأب النجار، جلد 2 صفحه 738. رقم 1989 بهامع الاصول لاين اثير، انفصل الناني تكليم الجمادات له وانقيادها اليه جلد 11. ص332. رقم 8897 دلائل النيوة للبريق، بأب ذكر المدير الذي اتخذ لرسول الله ينج وما ظهر عندوصغه، جند 2, ص449. رقم 828

مرح حديث: عليم الأمن حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحمّان ال عديث كتحت لكهة إلى:

اس سنون کا نام اسطوان حنانہ ہے ، حنانہ بنا ہے حنین سے بمعنی باریک آواز سے رونا بیستون محراب اکبی کے با کیں طرف بونکل منصل ہے اب وہاں اینٹ کا سنون ہے اسے اسطوان حنانہ ہی کہتے ہیں۔ بیاں وقت کا واقعہ ہے جب منبر مہیں بنا تھا حضورا نورز مین پر بی کھڑ ہے ہوکر خطبہ فرمائے ہے۔

رونے کی بیآ وازتمام صحابہ نے سی بیستون کیوں رویااس کے متعلق بعض ظاہر بین لوگوں نے کہاہے کہ وہ ذکر الٰہی سنا کرتا تھ اب اس سے محروم ہو گیالہذا ذکر کی محرومی پر رویا۔ بیٹھش غلط ہے آج ہم لوگ بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں ستون کیول نہیں روتے ، نیز خصبہ کی آ و، زتو اب بھی اس ستون تک آ رہی تھی کہ وہ منبر سے بالکل ہی قریب تھا، نیز پھر وہ حضور کے بید

ے لگا لینے پرخاموش ہو کیا وجہ سرف بیٹی کہاس نے بیکہا۔ شعر مندت من بودم ازمن تاختی

ورفراق تومرا چوں سوخت جان

بر سر منبر تو مند سا حتی چوں نہ نالم بے تواے جان جہاں

مير ميدوزار كاس كي تفاكدوه جمعه كدن پشت ياك مصطفى صلى الله عليدوسكم كے بوسه ليتا تفا آج اس وصال كي تعمت ے محروم ہو کیااس فراق پررویا۔

لینی جب حضورانورنے اس ستون کواسپے سینہ پاک ہے لگا یا تو وہ اس طرح سسکیاں بھرنے لگا جیسے روتے بچے کو مال سینے سے نگائے تو وہ خاموش ہونے سے پہلے سسکیاں بھرتا ہے۔اس دا قعہ سے ددمسئلہ معلوم ہوئے: ایک بیر کہ تمام حسينان جہاں صرف انسانوں کے محبوب رہے محرحضور صلی اللہ عليه وسلم ایسے انو کھے حسین ہیں کی ساری مخلوق کے محبوب ہیں کیوں نہ ہوں خالق کے محبوب ہیں، دیکھولکڑیاں قراق میں گریدوزاری کررہی ہیں دوسرے مید کہ سارے حسینوں کا بیرحال ہے کہ انہیں ویکھا ہزاروں نے مگر عاشق ہوا ایک حسن پوسف کی عاشق صرف زلیخا ،لیلی پر فریفینہ صرف مجنوں ،حضور صلی الله عليه وسلم البيح سين بين كدآج أنبين ويكيف والاكو أي نهين تكر جال نثار عاشق لاكھوں جسن بوسفی صرف بازارمصر ميں چکا جسن محمدی مرجگه تا ابدچک رہاہے۔

حسن ليسف يدهي مصريس أنكشت زنال مرکٹاتے ہیں تیرے نام پیمردان عرب

میه حاشیه آرائی صرف قناده کی ہے که ستون ذکرالہی پرروتا تھا مگر قناده صاحب کے ذکر پرجھی کوئی ستون نہیں رو یا بیفلط ہے فراق رسول میں روتا تھا۔خواجہ حسن بھری جب میر حدیث پڑھتے تو بہت روتے تھے فر ماتے تھے کہ حضور کے عشق میں خشک ککڑی روئی تم اس ککڑی ہے کم نہ ہو۔علاء فر ماتے ہیں کہ چاند چرنے اور ستون کے رونے کی حدیثیں معنی متواتر ہیں لفظامشهور مستفیض ہیں۔(اشعۃ اللمعات) یہاں مرقات نے فرما یا کہ ستون قرب رسول فوت ہونے پررویا تھا

(مِرْأَةُ الْمِنْ جِي مِنْ ٨ ص ١٢٠)

حضرت ابوتعلبہ حشی جرثوم بن ناشر عظا سے روایت ہے کہرمول اللہ ﷺ نے قرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسجه فرائض مقرر کئے ہیں ہیں ان کو ہرگز ضائع مت کر نا اور پچھ حدود مقرر کی ہیں۔ یس ان سے آ گےنہ بڑھنااور میچھ چیز دل کوترام کیا ہے ہیں اس کی حرمت کومت تو ڑیا اور کچھ چیز دل سے رحمت کے طور پر خاموثی اختیار فر مائی ہے۔ بھول کر ان کونبیں چھوڑا۔ پہل ان میں کرید مت

(1838) وَعَنْ آيِيٰ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيّ جُرُثُوْمِ بُنِ تَأْشِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهُ تَعَالَى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا، وَحَنَّا خُنُوْدًا فَلَا تَعْتَلُوْهَا، وَحَرَّمَ أَشُيَا ۗ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَسَكَتَ عَنُ أَشُيَا ۗ رَحْمَةً لَكُمُ غَيْرَ نِسْيَانِ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا حَدِيْتُ حَسَنَّ. رَوَالْاللَّاارُ قُطْنِي وَغَيْرِهِ

#### کرو۔ میہ حدیث حسن ہے۔ اسے دار تطنی وغیرہ نے روایت کیاہے۔

تخريج حلايث إسان الدارقطني، كتأب الرضاع جلد 4، صفحه 170. رقم 4443 اتماق الخيرة البهرة للبوصيري، كتاب البواقيت بأب في اوقات الصلوات جلك 1، ص 423، رقم 777 السان الكيزى للبيهة، بأب مالم يذكر تحريمه ولاكان في معنى ماذكر تحريمه تما يوكل اويشرب، جلد 10، ص 12، رقم 20217 جميع الزوائد للهيثني، يأب فأن مده في اتباع الكتاب والنسة و معرفة الحلال من الحرام، جلد 1، ص 17، رقم 796 مشكّرة البصابيح بأب الاعتصام بالكتاب والنسة، جلد 1، صفحه 42، رقم 197

مرح حديث الميم الأمن حضرت مفتى احديارخان عليد حمة الحنّان ال حديث كتحت لكمة إن:

آپ کا نام جرتوم ابن نشر ہے، تبیلہ بنی قزاعہ کے فائدان حض سے متعلق ہیں، آپ جلیل القدر صحابی ہیں، بیعت الرضوان میں حاضر تھے۔ آپ کی وجہ سے آپ کی توم اسلام، لائی شام میں قیام فرمایا، ۵ کے پیمی وفات پائی آپ سے جالیس احادیث مروی ہیں۔

یعنی فرض اعمال قرآن سے ثابت ہوں یا حدیث سے ان برضرور پابندی کرد، نیز اخلاص سے، دا کرد۔ خیال رہے کہ - فرض وہ ہے جس کا ثبوت بھی یقینی ہواور طلب بھی یقین اس کا تارک فاس ہے اور منکر کا فر۔

اس طرح كدحرام كے قريب بھى ندجاؤ كرنا توكا۔

یعنی حلال وحرام کی حدون کونه تو ژو،نمازیں پانچ فرض ہیں۔ چاریا چھے نہ مانو ،زکوۃ مال کا ( ۰ م ) چالیسواں حصہ فرض ہے،کم وہیش پرعقبیرہ مت رکھو، چارعورتوں تک کا نکاح جائز یانچویں کوحلال چوتھی کوحرام نہ بھھیں وغیرہ۔

یعی بعض چیزوں کی صت وحرمت صراحتا قرآن یا حدیث میں فدکورٹیس ان کی بحث میں نہ بڑووہ مہاح ہیں عمل کیے جا کان کے بارے میں رب فرما تا ہے: عَفِی الله عَنْهَا حضور فرماتے ہیں جس سے خاموشی ہووہ معاف ہے جیسا کہ کتاب الاطعمه میں آئیگا۔ (ازمرقا قاد فیرہ) (برا ڈالمنائیج، جام 190)

(1839) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ آئِنْ أَوْفَى رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَبْدِ اللهِ مِنْ آئِنْ أَوْفَى رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا، قَالَ: غَرَّوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَرُواتٍ نَأْكُلُ الْحَرَّادَ. وَفِي رِوَالِهِ: ثَأَكُلُ الْحَرَّادَ. وَفِي رِوَالِهِ: ثَأَكُلُ مَعَهُ الْحَرَادَ. مُتَّفَقًى عَلَيْهِ.

حضرت عبدالله ين افي اوفى السيد روايت ب كرجم في رسول الله في كي جمراه سات جنگول بيل حصد ليا- جم ثد يال كهات شهد ايك روايت بيل ب كرجم آپ كي ساته ثد يال كهات شهد ايك روايت بيل ب

تخور يخ حدايث: حديد بخارى باب أكل الجراد جلدة، صفحه 209رةم 5176 حديد مسلم، باب اباحة الجراد جلد 6 صفحه 70 رقم 5167 سنن الدار مى باب في أكل الجراد جلد 2 صفحه 126، رقم 2010 مستد النزار، مستد عندالله بن أنى وفي جلد 1 صفحه 495، رقم 3330 مصنف إين الى شديدة. بأب في اكل الجراد جلد 5، ص 144، رقم 24561

شرح حديث: عبليم الأمنة حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنان ال حديث كي تحت لكهة إن

ان كانام عبداللہ ہے، والد كانام انيس، قبيلہ جہنيہ ہے ہيں، غزوه احديث شريك ہوئے، من هجيش مدينه منوره ميں

وفات يالى۔

۔ ٹڈی طلل ہے حضور کے سامنے محالبہ کرام نے کھائی ہے گر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی نہ کھائی بلکہ فرمایا کہ بیاللہ تعالی کی بڑی مخلوق ہے میں شداہے کھا تا ہوں نہ حرام کرتا ہوں، ہم نے پہلے عرض کردیا ہے کہ خشکی کے بے خون جانور سارے حرام سوائڈی کے۔ (براہ ڈالمناجی، ج۵م ۱۰۰۷)

(1840) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُلُدَغُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُلُدَغُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُلُدَغُ مِنْ مِنْ مُحْدٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَهُنِ". مُتَفَقَّ عَلَيْهِ. جاتا (منزله اله) المُؤْمِنُ مِنْ مُحْدٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَهُنِ". مُتَفَقَّ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ کھنا ہے ردایت ہے کہ رسول اللہ کے فرمایا: مومن ایک سوراخ ہے دوہارنہیں ڈسا حاتا۔ (متنن ملہ)

تخريج حليب وصيح بغارى باب لايلنغ المؤمن من جر مرتين جلد 8، ص 31. رقم 6133 معيح مسلم، بأب لايلدغ المؤمن من جر مرتين، جلد 8 صفعه 227 رقم 7690 الاداب للميهالي بأب الخذر ، جلد 1، صفعه 216، رقم 355 سان ابود وُد بأب في الخدر من الناس، جلد 4، ص 417، رقم 4864 معيح ابن حبان بأب الخوف والتقوي، جلد 2. صفحه 437، رقم 663

شرح مديث المُست حضرت مفق احمد يارخان عليه رحمة الحمّان اس مديث ك تحت لكهة بين:

اس حدیث کاشان نزول بیہ کہ ایک کافرشاع جس کانام ابوعز و تفاحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی مخالفت میں سخت تو بین آمیز اشعار کہا کرتا تھا، جنگ بدر میں گرفتار ہوگیا اس نے حضورانور سے گزشتہ کی مع فی ما تکی آئندہ اس حرکت میں سخت تو بین آمیز اشعار کہا کہ جنگ احد میں گرفتار ہوا ہے ہا اور ہے کا عہد کمیا حضور انور نے اسے چھوڑ ویا، وہ تجھوڑ کر پھر اس حرکت میں مشغول ہوگیا، پھر جنگ احد میں گرفتار ہوا پھراس نے معذرت کی اور صحابہ کرام نے اس کی رہائی کی سفارش کی جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیفر ، یا کہ مؤمن ایک سوراخ سے ایک بار بچھونے کا بیا ہواس سوراخ میں ایک سوراخ سے دوبار نہیں کا فاجا تا اور اسے رہائی نہ بخش یعنی جس سور ان سے ایک بار بچھونے کا بیا ہواس سوراخ میں دوبارہ انگی مت ڈالو، جس شخص ہے ایک بار دھوکا کھالیا ہودوبارہ اس کے دھو کے میں ندا گؤائی شاعر کوئی کردیا گیا۔

(مرقات واشعہ) (مزا اُنا المنانج ، جام ۸۰۸)

(1841) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَمَّمَ: ﴿ ثَلَاثُةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَمَّمَ: ﴿ ثَلَاثُةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَمَّةٍ وَلَا يُنْظُرُ النّهِمُ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يُزكِيهِمْ، وَلَهُمْ عَنَابٌ النّهِمْ، وَلَا يُزكِيهِمْ، وَلَهُمْ عَنَابٌ النّهُمُ وَلَهُمْ عَلَى فَضَلِ مَا عِبِالْفَلاَةِ يَمْنَعُهُ عَنَابٌ النّهُمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ ا

خلیفہ ہے صرف دنیا حاصل کرنے کی غرض ہے بیعت کرسے۔اگروہ اس کواس دنیا کے مال سے پچھ دے دے تو اس سے دعرہ نبھائے اور اگر اسے دنیا کا مال نہ دے تو بیعت پورگی نہ کرے۔(شنق ملی)

تخريج حلايث: صيح بخارى، باب من بايع رجلا لايبايعه الاللدنيا، جل 90، وقم 7212 صيح مسلم، باب بيان غلظ تحريج اسهال الازار والهن بالعطية، جل 1، ص72، رقم 310 السان الكيزي للبيهة، باب التشديد على من كلب في فمن ما يبيع اوفيا طلب منه، جلد 5، ص 3476، رقم 11110 سان ابو داؤد باب في منع الهاء، جلد 3، صفحه 295، رقم 3476 سان ابن ماجه، باب ماجاء في كراهية الايمان في الشراء والبيع، جلد 200، رقم 7440، رقم 2207

شرح مدیث: رحمت الہی کی امیدر کھناواجب ہے

لیمنی ابتدایس نظرر حمت نه فرمائے گا اس کئے گناہوں سے پچنا فرض ہے لیکن بیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالی کی ابتدائی کی ابتدائی کی ابتدائی کی اللہ تعالی ہے۔ طرف سے رحمت وکرم کی امیدر کھناہم پرواجب ہے، کہ اس معالم بیس مایوی انسان کو کفرتک پہنچادی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، لا تعنطوا من رحمة الله طان الله یعفی الذنوب جمیعا۔

الله تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بے شک الله تعالٰی تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ (ترجمہء کنزامایمان۔ پ24۔الزمر 53)
ال فرمان عابیشان کی روشن میں ہمیں ہرموقع پرالله تعالٰی ہے بہتری و بھلائی کی امید ہی رکھنی چاہئے۔اس کے علاوہ ہمارے پیارے آقاصلی الله تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس معاطے میں تلقین ارشاد فرمائی ہے۔ جبیبا کہ حضرت جابر رضی الله تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو وفات ہے 3روز قبل فرماتے ہوئے سناکہ تم لوگ مرتے وم عند فرماتے ہیں کہ میں نے آقاصلی الله تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو وفات ہے 3روز قبل فرماتے ہوئے سناکہ تم لوگ مرتے وم تک الله تعالٰی سے اچھا گمان رکھنا۔ "(مسلم)

اللہ تعدی سے اچھا گمان رکھنے کے فوائد اللہ تعالٰی سے ہرمعاطے میں اچھا گمان رکھنا، نہصرف آیت مبارکہ سے ثابت شدہ واجب پر عمل پیرا ہونے کی سعادت ولوائے گا بلکہ دیگر بہت سے ایسے قائدے بھی عاصل ہوسکتے ہیں کہ جن کا ذکر اعدہ مبارکہ میں بیش مبترت ماتا ہے۔ ان میں سے چند فائدے آپ کی خدمت میں چیش کرتا ہوں، گزارش ہے کہ انھیں بغد، میا ا۔ قی ا

(1) رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فر مان عالیثان ہے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالٰی ہے حسن ظن رکھے کہ یہی جنت کی قیمت ہے۔ (شرح الصدور)

وضاحت: یعنی جب بندہ اللہ تعالٰی ہے اچھا گمان رکھے گا تو اللہ عزوجل کی رحمت ہے بعید ہے کہ اے ، یوس فر ، دے۔ لہذا جب انسان اپنی خطاؤں کے باوجو داللہ تعالٰی ہے مغفرت اور جنت کی امید نگائے گا تو القہ تعالٰی اسے یہ دونوں چیزیں عطافر ، دے گا۔ تو گویا یہ حسن ظن ہی جنت کی قیمت ثابت ہوگا۔ (2) حضرت عبدالله ابن مسعود (رضي الله تعالَى عنه) فرماتے ہیں كه والله! بنده الله تعالَى ہے جواجھا گمان رکھے گا، الله تعالی اے بورافر مادے گا۔ (شرح الصدور)

وضاحت : مذكوره فرمان عاليشان مين دنيا \_ \_ \_ يا \_ ن \_ آخرت كى كوئى قيدنېين ہے \_ كويا كه الله تعالى سے دنيا يا آخرت میں سے جس کے بارے میں بھی نیک گمان رکھا جائے ،وہ اسے پوزا فر مادے گا۔ان فوائد کوحاصل کرنے کے لئے مميں چاہئے كدا ہے رب كريم سے ہمدونت اچھا گمان ركھنے كى سعادت حاصل كركے اس كى نديدر حمتوں كے سخق بنتے ر ہیں۔ امیدرحمت، اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) کی رضا کے عین مطالق ہے اگر احادیث مباركه كامذيدم طالعه كباجائة تومعكوم بوجائة خودالله تبارك وتعانى اوراس كي حبيب صلى الله تعانى عليه وآله وسلم يبي جاہتے ہیں کہ بندے اللہ تعالی سے ہرگز ہرگز مایوس نہ ہوں، یہی وجہ ہے کہ بیارے آ قاصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کئی مقامات پر الله تعالی کی رحمت کی زیادتی کو بیان فر ما کر بندون کو مایوی کی دلدل سے نکالے۔۔۔یا۔۔ بیانے کی کوشش فر مائی

مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اکرم صلی اللہ تغانی علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ تیامت کے دن بندوں کے اعمال كاحساب كون كريكا؟" آپ صلى الله تعالى عليه وآله وسلم نے ارشاد فر ما يا،" الله تعالى حساب فر مائے گا۔" اس نے عرض كى "كيادٍ وخود اى حساب فرمائے گا؟" آقاصلى الله تعالى عليه وآله وسلم نے جواب ديا " بال" بيان كروه اجراني منت لكا۔ آ قاصلی الله تعالی علیه وآله وسلم نے وجہ دریافت کی توعرض کرنے لگا کہ "میں اس کے بنس رہا ہوں کہ" کریم جب غالب ہوتا ہے تو وہ بندے کی تقصیر معانب فرمادیتا ہے اور حساب آسانی سے لیتا ہے۔" رحمت دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیۂ وآلہ وسلم نے فر ما یا "اعرابی نے سی کہا ،رب کریم سے زیادہ کوئی کریم نیس ہے، سیاعرابی بہت بڑا فقیداور دانش مندہے۔" (احیاءانعلوم)

(1842) وَعَنْهُ، عَنِ النَّهِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ اور الله عَلَيْهِ اور الله الله الله الله الله الله فرمایا: دوصور پھو نکنے کے درمیان جالیس کی مدت موگی۔لوگول نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! کیا جالیس دن ک؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم ہیں اورانسان کے جسم کی ' ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی سوائے دم کی ہڈی کے۔ای ے انسان کی تخلیق ہوگی۔ پھر اللہ آسان ہے بارش تازل فرمائے گا۔ پس انسان اس طرح زمین ہے اگیں کے جس طرح سیزہ اُ گتاہے۔ (متنق مدیہ)

وَسَدَّمَ قَالَ: "بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيُرَةً اَرُبُعُوْنَ يَوْمًا ۚ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالُوْا: أَرُبَعُوْنَ سَنَةً؛ قَالَ: آبَيْتُ. قَالُوْا: آرُبَغُوْنَ شَهْرًا؛ قالَ: أَبَيْتُ ﴿ وَيَبُلَى كُلُّ شَيْئٍ مِّنَ الْإِنْسَانِ إِلاَّ عَجَّبَ النَّذَبِ، فِيهِ يُرَكُّبُ الْخَنُّقُ. ثُمَّ يُنَزِّلُ اللَّهُ مِنَ السَّبَاء مَاءً فَيَنْبُتُونَ كُمَّا يَنْبُتُ الْبَقُلُ . مُتَّفَقُّ

تخریج حلایث: صبح بخاری باب یوم پنفح فی الصور فناتون افواجا ، جله 6، صفحه 165 ، رقم 4935 صبح مستم باب

مرايير ، وهدير عدر 8 يرفعه 11459 رقم 7803 سان النساق باب سورة الصافاعد جله 6 مقحه 449 رقم 11459 جامع لاصول وعن لاير القمال لاول في الدفاح إلصور، جله 10، صفحه 421 رقم 7941 شعب الإيمان للبريقي، فصل في تيفية العباة راغب 6 الاول و ابعداء المياة جارد 7، ص 214 رقم 354

شرح من بین بیم الائمت معزت مفتی احمد یارخان علید دحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں ۔ یعنی مجھے یاونہیں کہ حضور انور نے دن فرمایا یا مہینے یا سال اس لیے میں پچھ بیں کہد سکتا سمر دوسری روایات میں جالیس سال دارد ہے۔

یعنی اس نیبی بارش سے سے سکے جسم درست ہوجا تیں مے،روح پڑنے کے لائق ہوجا تیں مے پھرصور پھو تکنے پر بیہ اجسام زندہ ہوجا تھیں مے۔

عجب الذنب کے نظی معنی ہیں وہ کھی، بجب بمعنی اصل ذنب بمعنی وہ ، جاتور کی دم اس بڈی کے کنارہ سے شروع ہوتی ہے اس کا تام ہے ، ریڑھ کی جوگرون سے روع ہوتی ہے چوتڑ پر ٹم ہوتی ہے اس پر انسان بیٹھتا ہے بیاس کے سے اسک ہوتی اس کے بیاس کی جم کی اصل ہیں تو وہ وہ ات سے جم فی میں ابزاء ایس بازاء ایس بازاء ایس بازاء ایس جو خورد بین سے بھی و کھنے میں نہیں آتے ، انہیں انگریزی میں ایٹم کہتے ہیں۔ عرفی میں ابزاء میں اسل جارہ کی جارہ بازاء ہوتے ہیں انہیں اجزاء سے انسان پہلے بھی بنا تھا اور آئندہ بھی ہنے گاس لیے ہم بارحتی کے کہنے میں اسل اجزاء کو اس لیے ہم بندھے کو کہتے ہیں کہ بیدوہ تا ہے ، نیش میں اور اجزاء بردھ باتے ہیں کہ بیدوہ تا ہے ، نیش میں اور اجزاء بردھ جاتے ہیں گرامل اجزاء میں فرق ہوتا دہتا ہیں۔ کہ بیاری میں گل کرنگل جاتے ہیں آدی د بلا ہوجا تا ہے ، نیش میں اور اجزاء بردھ جاتے ہیں گرامل اجزاء میں فرق ہوتا دہتا ہیں۔ بیاری میں گل کرنگل جاتے ہیں آدی د بلا ہوجا تا ہے ، نیش میں اور اجزاء بردھ جاتے ہیں گرامل اجزاء ای طرح رہے ہیں۔

لبذا اگر چه جنت میں سارے انسان جوان اور ساٹھ ہاتھ کے بول گے، دوز ٹی انسان اتنا بڑا کہ اس کی ایک داڑھ پہاڑ کی برابر گر ہوں گے دوج وہ بی ہوگی جود نیا میں تھی بہذا پہاڑ کی برابر گر ہوں گے وہ بی دنیا کے انسان کیونکہ ان کے اصل اجزاء وہ بی بول مجے روح وہ بی ہوگی جود نیا میں تھ اسلام کامخشر اور ہے آریوں کا تناتخ ہجھا در بھی کہ جولوگ دنیا میں بندر سؤر بناد بیئے گئے ان کے بھی اجز ءاصلیہ وہ بی ستھے ادر دوح وہ بی تھی لہذا وہ بھی تناتخ نہیں۔

ہی راجسم پہلے مٹی تھا پھر دانہ بنا پھر آٹا پھرغذا پھرخون پھرنطفہ پھر گوشت کا ٹکڑا بھر سیانی جسم تگر اصلی اجزاء برجگہ وہ بی رہے ۔ شعر

جچوسبز ه بار ہار وئنده ام (بڑا ڈالمنا نیح ، جے ص ۳۱۳)

بمفت صدبغتاد قالب ديده ام

(1843) وَعَنُهُ، قَالَ: بَيْنَمَ الثَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَجُلِسٍ يُعَرِّثُ الْقَوْمَ، جَأَءً آعُرَائِيُّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ ۚ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعُضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكُرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلُ لَمْ يَسْبَحُ. حَتَّى إِذَا قَطَى حَدِينَهَهُ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؛ قَالَ: هَا آناً يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: "إِذَا ضُيِّعَتِ الْإَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ: كَيُفَ إِضَاعَتُهَا؛ قَالَ: إِذَا وُسِّلَ الْكَمْرُ إِلَّى غَيْرِ آهَلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَة ". رَوَالْهُ الْبُخَارِئُ.

اور البی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ 🍇 کسی تجلس میں تشریف فر ما تھے اور لوگوں سے گفتگو فمر مار ہے تھے کہ ای دوران ایک دیہاتی آیا اور اس نے ہو چھا: تیامت کب آئے گ؟ آپ برابر گفتگوفر ماتے رہے تو لوگوں میں ہے کسی نے کہاائن دیہاتی نے جو کہا ہے وہ آپ نے سن تولیا ہے کین اے آپ نے پسندنہیں فرمایا اور بعض نے کہا کہ آپ نے اس کی بات سن ہی جیس آہے۔ بہاں تک کہ جب آپ بات ممل فر ما چکے تو فر مایا: قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض كيا: يارسول الله ( 🍇 )! مين يهال مول - آ پ نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انظار کرنا۔اس نے پوچھا:اس کے ضائع ہونے سے کیو مراد ٢٠ آپ نے فرمایا: جب معامله نا اہل کے سپرد کیا مِائِيَة كِيرِ قِيامت كالنّظاركريّا۔ ( بغاري)

تخريج حلايث: تخيح بخارى بأب من سئل عليا وهو مشتغل في حديثه، جلدد 1. ص 21. رقم 59 اطراف البسند البعتلي للعسقلال، حديث عطاء بن يسار البدني، جلن 7. ص418. رقم 10069 جامع الإصول لابن اثور، الكتاب اشالت في الإمانة، جس 1 ص 321، رقم 103 مشكرة استماميح. باب اشراط الساعة، القصل الأول جلد 3، صفحه 181، رقم 5439 كترابعهال للهندي، القصل الفالىد فى. شراط الساعة رجل 14. صفحه 238رم 238رم 38422

شرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد بإرخان عليدر حمة الحنّان لكيت بين:

تیامت کی تاریخ مهیندن بتاییج معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کاعقیدہ سے بھی تھا کہ اللّٰہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوعلم غیب کلی بخشااور میجی عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کاعلم دیا گیااس لیے تو آپ سے یہ سوال کرتے تھے،حضور انور نے بھی انہیں اس سوال پر کا فریا مشرک تہ کہا بلکہ قیامت کی علامات بیان فرمادیں اور علامتیں وہ بیان کرتا

یہاں اوانت سے مراد امامت حکومت سلطنت وغیرہ ہے جورب تعالٰی کے امانتیں ہیں جواس نے چند روز کے لیے بندوں کوسپر دفر مائی ہیں جیسا کہا گلے مضمون سے ظاہر ہے۔

اس طرح کے حکومت فاسفوں یاعورتوں کو ملے ، قاضی فقیر جابل لوگ بنیں اور بے وقوف لوگ ہا دشاہ بنیں۔ تو سید بن

ہے وسادۃ سے اس کے عنی ہیں تکبیس کے بیچے رکھنا یعنی ٹا اہلول کے سرتلے ان امانتوں کا تکبید کھندیا جائے۔ (بزاۃ الذجح، نے یا سے معنی ہیں تکبیس کے بیچے رکھنا یعنی ٹا اہلول کے سرتلے ان امانتوں کا تکبید کھندیا جائے۔

اورائمی سےروایت ہے کہرسول اللہ کے نے رمایا: عکران جمہیں نماز پڑھائمیں گے۔ بس اگر وہ درست پڑھائمیں گے۔ بس اگر وہ درست پڑھائمیں گے۔ بس اوراگروہ فلطی پڑھائمیں گےتو تمہارے لیے بھی تواب ہے اوراگروہ فلطی کریں گےتو بھی تمہارے لیے تواب ہے اوران کے لئے

(1844) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوْا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ، وَعَلَيْهِمْ". رَوَاهُ فَلَكُمْ، وَعَلَيْهِمْ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

گناههدرایوری)

تخريج حديدة المحيح بخارى بأب اذالم يتع الإمام و اتم من خلفه جلد 1، ص 140، رقم 694 السان الكبرى للبيبالي. بأب امامة الجدب جلد 2، صفحه 396، رقم 4233 مستددامام احدين حديل مستدداً بي هريرة رضى الله عنه، جلد 2، صفحه 355، رقم 8714 مستدداً المحدد 4718 مستدداً المحدد 4718

شرح مدیث: ثواب پانے والاخوش نصیب امام

رسول بے مثال ، نی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالی عنہا کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے لوگوں کی امامت کرائی اور وقت کو پاکر نماز کھمل کرلی تو اسے اپنا اور مقتلہ یوں کا بھی تو اب ملے گا اور جس نے نماز میں کوئی کی گرتواس کا گن واس کا گن واس پر جوگا نہ کے مقتلہ یوں پر ۔ (میحی این حیان کتاب الصلوق ، باب فرض متابعة العام ، عدیث ۲۲۱۸ ، ۳۱۹ سام ۱۹۳۳) فاتع المئر سلین ، رئیم تا گلطنمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو کسی تو م کا امام ہے اسے چاہ کہ اللہ عزوجل سے ڈرے اور ہے کہ وہ ضامی ہے اور اس سے اس کی صافت کے بارے میں بوچھ جائے گا ، لہذا جو اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائے گا اسے اپنے چھے نماز پڑھنے والوں جتنا تو اب ملے گا اور ان مقتلہ یوں کے جو اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائے گا اسے اپنے چھے نماز پڑھنے والوں جتنا تو اب ملے گا اور ان مقتلہ یوں کے تو اب میں بھی کی نہ ہوگی اور نماز میں جو کوتا ہی ہوگی اس کا وبال بھی اس پر ہوگا۔

( بحجمة الزوائد، كمّاب الصلوة مباب الامام ضامن وإلحديث: ٢٣٣٥، ٢٣٥، ٢٠٩٥)

(1845) وَعَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ: (كُنْتُمُ خَيْرَ آيت كُنْتُمْ خَيْرَ الْهِ بَرَيره هُ عَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ: (كُنْتُمْ خَيْرَ أَمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (البقرة: 110) قال: خَيْرُ آيت كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (البقرة: 110) قال: خَيْرُ آيت كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (البقرة: 110) قال: خَيْرُ مَن السَّلاسِلِ فِي السَّلاسِلِ فَي السَّلاسِلُ فَي السَّلاسِلِ فَي السَّلاسِلُ السَّلاسِلُ السَّلاسِلِ السَّلاسِ السَّلِي السَّلاسِلِ السَّلاسِلِ السَّلاسِلْ السَّلاسِلِ السَّلاسِلُ السَّلَامِ السَّلِي السَّلاسِلِ السَّلاسِلِ السَّلاسِلِ السَّلاسِلِ السَّلاسِلِ السَّلِي السَّلاسِلِ السَّلاسِلِ السَّلاسِلْ السَّلَامِ السَّلاسِلِ السَّلَامِ السَّلاسِلِ السَّلاسِلِ السَلاسِلِ السَّلاسِلِي السَّلاسِلِ السَّلاسِلِي السَّلاسِلِي السَّلاسِلِي السَّلاسِلِي السَّلاسِلِي السَّلاسِلَّلَّ السَّلَامِ السَلاسِلُولُ السَّلَّلِي السَّلَامِ السَّلَامِ السَّلَامِ السَّلَام

تخريج حديث: صيح بخارى باب-كنتم خير أمة افرجت الناس. جلد 6، صفحه 37 رقم 4557 (يه حديث مباركه غل فرماني مين امام بخارى منفر دهن ملاحظه هو جامع الاصول في احاديث الرسول جلد 9. صفحه 208 رقم 6784)

## شرح حدیث: حضرت سیرناعمر بن خطاب رضی الله تعالی عنه برکوشش

(1846) وَعَنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿عَجِبَ اللهُ عَنَّوَ جَلَّ مِنْ قَوْمٍ لِيَّا خُلُونَ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿عَجِبَ اللهُ عَزَّوَ جَلَّ مِنْ قَوْمٍ لِيَّا خُلُونَ الْجُنَّةَ فِي السَّلاسِلِ رَوَاهُمَا الْبُخَارِ كُى مَعْنَاهُ: الْجُنَّة فِي السَّلاسِلِ رَوَاهُمَا الْبُخَارِ كُى مَعْنَاهُ: اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَنَاهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَنَاهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ الل

اور انبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ فی نے فرمایا: اللہ عزوجل ان لوگوں سے خوش ہوگا جوز نجیرول بیں جکڑے اللہ علیہ حیات میں جکڑے ان دونوں بیں جکڑے جنت میں داخل ہوں گے۔ان دونوں اماد یث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اوراس کا معنی ہے کہ آنہیں قید کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا جا تا ہے۔ پھرو واسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں دیا جا تا ہے۔ پھرو واسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں بین جا جیں۔

تخريج حديث المداري باب الإساري في السلاسل جان 3. صفعه 1096 رقم 2848 سنان بوداؤد باب في الاسير يوفي بهان 3960 رقم 2679 مشكرة المصابيح بأب حكم الاسراء الفصل الاول جلد 2 صفعه 400 رقم 2679 مصنف ابن في شيبة بأب ماذكر في صفة الجنة جلد 13. صفعه 140 رقم 35250 جامع الاحاديث للسيوطي حرف العين جلد 14. صفحه 171 رقم 14052

# شرح حديث: حضرت سيدنا وحثى بن حرب رضى الله تعالى عنه

حضرت سيرنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه سے مروى ہے كه نبى كريم نے حضرت سيدنا تمزه رضى الله تعالى عنه كوشه بيد كرنے والے وحشى بن حرب كے پاس اپنا نمائندہ تھے كراسلام قبول كرنے كے لئے دعوت دى۔اس نے جواب ميں بيد كہلا بھيجا، آپ كونكر مجھے اسلام كی طرف آ مادہ كررہے ہیں جب كرآپ كا دعوى ہے كہ قاتل ، مشرك اور زانی جہنم ميں ڈالا جائے گا اور قيامت كے دن اس كے عذاب كودوگنا كرديا جائے گا اور وہ بميشہ جہنم ميں ذكيل وخوار ہوتا رہے گا۔اور ميں نے ان سب كاموں كوكر ہے ، توكيا ان سب كے باوجود آپ ميرے چھنكارے كى كوئى راہ پاتے ہیں۔

اس وقت بيآيت نازل ہوئى:

اِلّا مَنْ تَابَ وَامَنَ وَعَيِلَ عَمُلًا صَالِحًا فَأُولَيِكَ يُبُدِّلُ اللهُ سَيِّاتِهِمْ حَسَنْتِ \* وَكَانَ اللهُ غَفُوْدًا رَّحِيْمًا ٥ ترجمه كنز الايمان: مَرْجِوْنوبهر كاورايمان لائے اوراچھا كام كرے توابيوں كى برائيوں كواللہ مجلائيوں ہے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والامہر بان ہے۔ (اِلفرقان ۵۰)

جب وحتی کواس آیت کے بارے میں پنہ چلاتواس نے اپنااشکال پیش کیا کہ نیک اعم ل اور تو ہد کی شرط تو بہت کڑی ہے، عین ممکن ہے کہ میں اس کو پورانہ کر پاؤل۔اس موقع پر بیر آیت نازل ہوئی ، إنَّ الله لَا يَغْفِي اَنْ يُشْهَانَ بِهِ وَيَغْفِي مُكَانَ ہِ وَيَغْفِي مُكَانَ ہِ وَيَغْفِي مُكَانَ ہِ وَيَغْفِي مُكَانَ الله اسے نہیں بخشا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور اس کفر سے بنچ مماؤون فیل نے جائے معاف فرماویتا ہے۔(النہ موجد)

اس آیت کوئن کروش نے کہا، میرے گمان میں بین خدا (عزوجل) کی مشیت پر ہے جھے کیا پند کہ میری مغفرت ہوگ مجھی یانہیں؟ کیااس کے علاوہ کوئی اور بھی امیدافزاء بات ہے یانہیں؟ تب بیآیت نازل ہوئی تیا جہادی الّذِیْنَ اَسْمَافُوْا عَلَى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْفَظُوْا مِنْ لَحْمَدِ اللّٰهِ ترجمہ کنزالا بمان: اے میرے وہ بندوجنہوں نے اپنی جانوں پرزیادتی کی ،التد کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ (زم: ۵۳)

بیان کر حضرت سیدنا وحشی بن حرب رضی الله تعالی عنه نے کہا، اب تھیک ہے۔ اور وامن اسلام میں آگئے۔ (جمع الزوائد، جے میں ۲۲۴، رقم الحدیث ۱۳۱۳)

 (1847) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَحَبُّ الْبِلادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِئُهُا. وَاللهِ مَسَاجِئُهُا. وَاللهِ مَسَاجِئُهُا. وَاللهِ مَسَاجِئُهُا.

من اهن الحرب بعد الاسر، جلب 2. صفح من عباب فضل الجلوس في مصلاة بعد الصبح و فضل البساجد، جلد 2. صفحه 132. رقم 1560 الحالفين المحاف الخيرة المهرة للبوعيري، كتأب المساجد، جلد 2. صفحه 28. رقم 969 السان الصغرى للبيبة في باب ما يفعل بالرجال البالغين من اهن الحرب بعد الاسر، جلد 2. ص75. رقم 1861 المراف المسئد المعتلى للعسقلاني من مسند جبير بن معظم بن عدى جلد 2 صفحه 1852 مربع عدى المدن المدن المدن المدن عدى المدن المدن

شرر حدیث جلیم الأمّت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحتان اس مدیث کے تحت لکھتے ہیں:
کیونکہ معجدوں میں اکثر ذکر اللہ کے لیے حاضری ہوتی ہے اور بازاروں میں اکثر جھوٹ ،فریب ،فیبت وغیرہ ،اگر چپہ کہمی مسجدوں میں بھی جوتی چوراور بازاروں میں بھی اولیاءاللہ چلے جاتے ہیں اس لیے فرمایا گیا کہم ان لوگوں میں سے ہونا کہ جن کاجسم سازار میں اور دل مسجد میں اور دل مسجد میں اور دل بازار میں ہو۔ خیال رہے کہ بہر ب شہروں سے مراد عام شہر ہیں۔ مدینہ منورہ اور مکہ مکر مدان سے علیحدہ ہیں۔ وہال کے تو گلی کو بے بازار وغیرہ سب خدا کو

يارے،رب تعالٰی فرما تاہے: وَ هٰنَا الْهَلَدِ الْاَمِدُينِ اور فرما تاہے: لَآ أَقْسِمُ بِهٰنَا الْبَلَدِ۔ كيوں ندہوكہ بيمجبوب كُنگرياں ہیں ہے۔

## کھائی قرآن نے خاک گزری قشم

اس كف ياء كى حرمت يبدلا كھوں سلام

(برُ اُوَّالُتَ نِيمِ مِنْ السر ١٥٢)

حضرت سلمان فاری کی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر تو طاقت رکھے تو سب سے پہلے بازار میں واخل ہونے والا اور سب سے آخر میں نگنے والا ہر گزند ہونااس لیے کہ بازار شیطان کا میدان جنگ ہے ای جگہ وہ اپنا حجمنڈا گاڑتا ہے۔ (سم)اور امام برقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سے میں حضرت سلمان فاری برقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: تم بازار میں سب سے پہلے واخل ہوئے والے نہ بنواور نہ بازار میں سب سے پہلے واخل ہوئے والے نہ بنواور نہ اس میں سے سب سے آخر میں نگلنے والے بنواس لیے بازار میں سب سے آخر میں نگلنے والے بنواس لیے کے ای میں شیطان انڈے اور نے ویتا ہے۔

تخريج حديث عبد مسلم، باب من فضائل امرسلية امر البؤمنين رضى الله عنها. جلد 7. ص 144 رقم 6469 مسند البزار، مسند سلمان الفارس وضى الله عنه، جلد 1. صفحه 392، رقم 2541 دلائل النبوة للبيئق، بأب ماجاء فى رؤية امرسلمه زوج النبى النبي المسلمة السلام، جلد 3، ص 121، رقم 2999 كنزالعمال للبتق، حرف الباء، جلد 7. صفحه 448، رقم الحديث 9335 جمع الجوامع ليسيوطى، حرف الإحر، جلد 9، صفحه 237، رقم 18397

میں میں میں میں بھی الگی ترسی مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الحتّان ال حدیث کے تحت کیھتے ہیں ، مشرح حدیث : علیم الگی ترب حضرت مقتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الحتّان ال حدیث کے تحت کیمتے ہیں ، یعنی انسانوں کے دوٹو لے ہیں: حزب الله اور حزب الشیطان ۔ ان کی شاخت سیہ ہے کہ رحم لی و رہ والے و ن ک ابتداء نماز اور اللہ کے ذکر ہے کرتے ہیں اور شیطانی ٹولہ والے باز اروو نیاوی کاروبارے ۔ خیال رہے کہ دنیوی کاروبار مخت نہیں مگرسویرے المحتے ہی نہ خدا کا نام نہ اس کی عبادت بلکہ ان میں لگ جانا پیشیطانی کام ہے۔ (مزاۃ لمنا جے ، جاس ۲۰۱)

نوشیاطین نے نام وکام حضرت علامه ابن خجر عُسْقُوا فی قُدِّسَ مِرُّ وَ الرَّبَا فی نَقُلَ کرتے ہیں، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سِیدُ ناعمر فاروقِ اعظم رضی حضرت علامه ابن خجر عُسْقِطان کی اولا دنو ہیں۔(۱) ذَلِیْتُون(۲) وَ یُرْفِن(۲) لَقُوْس(۴) أَعُوَان(۵) هَفَاف(۲) هُرَّة الله تعدی عند فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولا دنو ہیں۔(۱) ذَلِیْتُون(۲) وَ یُرْفِن(۲) لَقُوس(۴) أَعُوَان(۵) هَفَاف (۵) هُسَوْط (۸) کارہم اور (۹) وَلَهَان. ذَلِيْهُ وَنَ الْوَلُولِ وَمَا كَهَا لَى آفات عِلَى مُنِتَلَاء كَرِفَ كَ لِيَحْمَعُورُ رَجِ \_ وَيْدُنُ الْوَلُولِ وَمَا كَهَا لَى آفات عِلَى مِنتَلَاء كَرِفَ كَ لِيَحْمَعُورُ رَجِ \_ لَقُونُ سَنَ النَّسُ يِرسِنُول پِرمَقَرُ رَجِ \_ أَعْوَانَ : صَمَر الول كَ ساتَه موتا ہے \_ هَنَّافُ: شَرابُول كَ ساتَه موتا ہے \_ مُورِّة : كائے باج ، بجائے والول پرمقرُ رہے \_

مُسَوِّط: افواہیں عام کرنے پرمقرَّ رہے۔وہ لوگوں کی ذَبانوں پرافو اہیں جاری کروادیتاہے،اورائسل حقیقت سے لوگ بے خبرر ہے ہیں۔

ڈامیع، گھروں میں مقر رہے۔ اگر صاحب خانہ گھر میں داخِل ہوکر نہ سلام کرے اور نہ بسم اللہ پڑھ کرقدم اندر رکھے، توبیان گھروالوں کوآپس میں لڑواویتا ہے، جنی کہ طلاق یاخلُع یا مار پہیٹ تک ٹو بت پنجنج جاتی ہے۔ وَلُهَاْن: وَضُو، نَمَا زُاورد بَیْرعبادات میں وسویے ڈالنے کے لئے مقر رہے۔ (اِمنَہُمات لِلْحَسْلانی ہم ۱۱)

(1849) وَعَنْ عَاصِمِ الْرُحُولِ، عَنْ عبدِ اللهِ الْمُولِ اللهِ اللهِ عَنْ عبدِ اللهِ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اللهِ عَفَرَ اللهُ لَك اللهِ عَفَرَ اللهُ لَك اللهِ عَفَرَ اللهُ لَك اللهِ عَفَرَ اللهُ لَك اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَالْهُ وَاللّهُ وَا الللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ و

تخريج حدايث: حميح مسلم، باب اثبات خاتم النبوة وصفته و محله من مديد تشريخ حدايث عمد مسلم، باب اثبات خاتم النبوة وصفته و محله من مديد تشريخ حدايث عمد مسلم، باب اثبات خاتم النبوة وصفته و محله من مديد تاب الادب سورة القتال جلد 6. صفحه 270 مرقم 582 الاحادو المثاني لاحمد الشيباني ذكر عبدالله بن سرجيس لهزن جدد 20 مستد أبي عدد عدد مديد عبدالله بن سرجيس وهي الله عنه جلد 5. ص 82 رقم 20797 مستد أبي

كتبة بي:

يعلى،مسندعبدالرحمن، بن سرجيس، جلد3. صفحه 131، رقم 1563

شرح حدیث ؛ امام اہل سنت الشاہ احدرضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فناوی رضوبیہ بیں ایک استفتاء کے جواب میں فرماتے ہیں:

مسئله ۱۳۲۷: مسئوله مولدیا مولوی سیدغلام قطب الدین صاحب پر دلیی جی برهمچاری از شهرمحله باسمنڈی سارتیج الاول شریف ۱۳۳۹ه ه

كيا فرمات بين علائے وين كداب كى دس جنورى كى اشاعت ميں راماتھم نے قرآن عظيم كى تين آيات كا حواله و بے کر محدرسول الله تعالی علیه وسلم کو (معاذ الله) منه گار قرار دیا ہے ان میں سے بہلی دو میں رسول مقبول (صلی الله تعالی علیہ وسلم ) کو بوں مخاطب کیا ہے۔ تو اپنے گناہوں کی معافی مانگ۔ تیسری آیت کا مطلب یہ ہے فی الواقعی ہم نے تیرے واسطے بلا شبہہ کا میابی حاصل کی ہے کہ خدا تیرے اگلے بچھلے گناہ معاف کرنا ہے مسٹرحسن ہم کواس بات کا یقین دلاتے ہیں کہان آیات میں تو سے مراد تو ہر گزنہیں ہے بلکہ اس کا اشارہ اسلام کے نبی کے بیروؤں کے گناہوں اور غلطیوں کی طرف ہے بیہ بات مشکل ہے کہ اس مباحثہ کو قابل یقین سمجھا جائے کیونکہ اگر عربی زبان ایسی ہی ویجیدہ ہے کہ ہر ایک پڑھنے والا اپنی خواہش کےمطابق مطلب لےسکتا ہے تب قر آن عظیم سے جو چاہیں مطلب لے سکتے ہیں ، تاہم مسٹر حسن کا رید بریان ہے کہ وہ آیات زیر میاحثہ کے ان معنوں پر اعتقادر کھتے اور قر آن عظیم کے مفسرین کی صنعت کو مانتے ہیں مجھ کوخوف ہے کہ مسٹرحسن نے تفسیروں کوغور ہے نہیں پڑھا ہے۔ کیونکہ میں ذیل میں میدد کھاؤن گا کہ قرآن عظیم کے مسلم مفسرین محدرسول الله سلی الله علیه وسلم کے گنہگار ہونے کو (معاذ الله) صاف طورے مانتے ہیں اور بعض موقعوں پران خاص مناہوں کو بتاتے ہیں جن کی بابت رسول مقبول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہے معافی مائٹنے کو کہا عمیا ہم وہ تین آیات لیتے ہیں جورا ما تنصم نے نقل کی ہیں، اول سورہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی ائتیبویں آیت ہے اس کا مطلب بیہ ہے کہ تو معانی ما تک اینے گنا ہوں اور اینے معتقدین کی خواہ مرد جوں خواہ محورت ، یہاں پر کسی حالت میں بھی تو کے معنی پیروؤں سے نہیں ہوسکتے چونکہ ان لوگوں کا ذکر خود بھی آ چکاہے۔ اور حزف عطف سب پیچید گیوں کوصاف کر دیتا ہے نبی صلی ابتد تعالی علیہ وسم سے پہلے اپنی اور بعد کواینے بیروؤل کی معافی ما نگنے کو کہا گیا ہے۔ دوسر کی سورہ موس کی پیجیسیوی آیت ہے اور اس کا مطلب سے ہے تو اپنے گناہوں کی معافی ما نگ اس بات کو یقین کرنا دشوار ہے کہ آپ کے مسٹرحس نے درحقیقت مفسرین سے دریافت کیا ہوگا اگروہ دریافت کر لیتے تو بھی نہ کہتے کہ وے لوگ اس بات کوراما تھیم پرصاف عیال کر دیں کے کے مسلمانوں کے پینچبر(صلی اللہ نعالٰی علیہ وسلم) ہرگناہ ہے معصوم ہیں اس سے کہیں دوروہ صاف طور ہے رسول ابتد صلی الله تعالی علیه وسلم کی گنهگاری کو مانتے ہیں، ابن عباس بڑے بھاری مفسرین میں سے ہیں اور اپنی تفسیر میں اس طرح سے

واستغفر (عه)لذنبك لتقصيروالشكر على مأانعه الله عليك وعلى اصفابك اس كمعن يه بيل كرتو معانى ما نك اسيخ كنابول كى دويه كرتونے فداكى اس مهريانى ك شكر كزار بونے ميں ففلت كى جوكه فدانے تيرے بيروؤں پركى -

ر مخشری ایک بڑے معاری مفسرا پی تفسیر الکشاف میں یوں لکھتے ہیں:

لکن یغفی الله لک ماتقد مرمن دنیك قبل الوحی دماتاخی د مایکون بعد الوحی الی الدوت اس كے معنی سه بیس كه خدا تیرے گناه جو كه وحی آنے كے قبل ہوئے ہیں اور اس كے بعد میں یعنی مرتے وقت تک معاف كرد ہے۔ بينواتوجروا۔

الجواب: الساسوال مين آربياني افتراء وجهالت ونافهي وبإيماني يه كامل ليا

(۱) عبارت كدكشاف كي طرف نسبت كي محض بهتان هي، كشاف مين أس كا پيت بين،

(۲) بالفرض اگر کشاف میں ہوتی تووہ ایک معتزلی بدند ہب بے ادب کی تصنیف ہے اس کا کیااعتبار۔

(٣) يتغييركم منسوب بسيد ناابن عباس رضى الله تعالى عنها ب ندأن كى كتاب ب ندأن سے ثابت بيد بسند محمد بن مروان عن الكلى عن الى صالح مروى ب اورائم دين اس سندكوفر ماتے بيل كه بيسلسله كذب بي تفييرا تقان شريف يس ب: واوهى طراقه طريق الكلبى عن إلى صالح عن ابن عباس فان المضم الى ذلك رواية محسد بن مروان اسدى الصغير فهى سلسلة الكذب -

(الانقان في علوم القرآن النوع الماسع والسبعون في غرائب التنسير مصطفى اب بي مصر ٣ ، ١٨٩)

اس کے طرق میں سے کمزور ترین طریق کلبی کا ابوصالے سے اور اس کا ابن عمال رضی اللہ تعالٰی عنبی سے روایت کرنا اگراس کے سماتھ محمد بن مروان اسدی کی روایت ال جائے تو کذب کا سلسلہ ہے۔

(٣) ال كرتج من بحى آربيان تحريف كى ب، عبارت بيب:

لتقصيرالشكرعلى ماانعم اللهعليك وعلى اصحابك

لیعنی القدعز وجل نے آپ پر اور آپ کے اصحاب پر جونعتیں فر مائیں ان کے شکر میں جس قدر کمی واقع ہوئی اس کے اس کیے استغفار فر ماہیے۔

کہال کی اور کہال غفلت بنعمائے الہیہ ہر فرو پر بے شار حقیقة غیر متنا ہی بالفعل ہیں کہا حققه المهفتی ابوالسعود فی ارشاد العقل السلیم (میما کہ مفتی ابوالسعود فی ارشاد العقل السلیم میں اس کی شخفیق کی ہے۔ ت

قال الله عزوجل وان تعدوا نعمة الله لاتحصوها - (القرآن الكريم ١٣ /٣٣)

اگراللہ کی نعمتیں گننا جا ہونو نہ گن سکو ہے، جب اس کی نعمتوں کو کوئی من بیں سکتا تو ہر نعمت کا پوراشکر کون ادا کر سکتا ہے۔ از دست وزیاں کہ برآید

(كس كي باتهداورزبان ميمكن بكداس كشكرسة عهده برآبوسك-)

شکر میں الی کی ہرگز محناہ بمعنی معروف نہیں بلکہ لاؤمہ بشریت ہے نعمائے الہیہ ہرونت ہر لمحہ ہر آن ہر حال میں متزاکہ ہیں خصوصاً خاصول پر خصوصاً اُن پر جوسب خاصول کے سردار ہیں اور بشرکو کسی دفت کھانے بینے سونے ہیں مشغولی ضرور، اگر چہ خاصول کے بیافعال بھی عبادت ہی ہیں مگر اضل عبادت سے توایک درجہ کم ہیں اس کی کو تقصیرا دراس تقصیر کو فرب سے تعبیر فرمایا گیا۔

(۵) بلکه خودنفس عبارت گواه ہے کہ رہے دیے ذیب فر مایا گیا ہر گز حقیقہ: ذیب بمعنی گناہ بیں۔

ما تقدّم سے کیا مرادلیا، وی اتر نے سے پیشتر کے، اور گناہ کے کہتے ہیں، خالفتِ فرمان کو، اور فرمان کا ہے سے معلوم ہوگا، وی سے ۔ تو جب تک وی ندائری تھی فرزمان کہاں تھا جب فرمان نہ تھا مخالفتِ فرمان کے کیا معنی ، اور جب مخالفتِ فرمان نہیں تو گناہ کیا۔

- (۲) جس طرح ما نقدم میں ٹابت ہولیا کہ حقیقۃ ذنب نہیں۔ یوں ہی ما تاخر میں نفد وفت ہے بیل ابتدائے نزوں فرمان جو افعال جا کڑ ہوئے کہ بعد کوفر مان ان کے منع پراتر ااور انہیں یول تعبیر فرما یا گیا حالا تکہ ان کا حقیقۂ گناہ ہونا کوئی معنی ہی فدر کھتا تھے۔ یونہی بعد نزول وحی وظہور رسالت بھی جوا نعال جا کز فرمائے اور بعد کوان کی ممی نعت اُتری ای طریقے سے ان کوما تا خرفر مایا کہ وحی بندر تکے نازل ہوئی نہ کہ دفعۃ۔
- (ع) نہ ہر تفسیر معتبر نہ ہر مفسر مصیب ، مشرک کاظلم ہے کہ نام لے آیات کا اور دام من پکڑے نامعتبر تفسیر است کا۔ایہ بی ہے تو وہ نفویت و ہزلیات وفشیات کہ ایک مہذب آوی کو آئیس بیتے بلکہ دوسرے آوی سے نقل کرتے عار آئے جو آریہ کے ویدوں میں ابلی مجملی پھر رہی ہیں اور خود بندگان وید نے اس کے ترجوں میں وہی مدہر کے گندے گھنا ؤنے فش کھے ان کے ویدوں میں ابلی کہ جو ان کیو کر چھوٹے گی مثلاً بجر وید ۔ ما ایشور کی بیاری کا حال لکھا کہ بستر بیاری پر پڑسے پکار رہے ہیں کہ اور ہی جان کی طرح کی عقل وعلم رکھنے والو ! تنہاری سیکڑوں ہزاروں طرح کی بوٹیاں ہیں ان میں سے میرے شریر کو زوگ کرو، اے اماں جان! تو بھی ایسا ہی کر نیز رہیجی فرمار ہے ہیں کہ اے بوٹیوں کے ، نند فائدہ میرے شرید والی دیوی ما تا! میں فرزند تجھ کو بہت تھیسے کرتا ہوں مامائی کہتی اے لائق بیٹے! میں والدہ تیرے گھوڑے کا کسی رز مین ، کر ہز ہے والی دیوی ما تا! میں خوات و پردی آگھیں ہیں ہزار یا وی ہیں زمین پروہ سب جگہ ہے ان سیدھ تب میں ایشور کے متعلق ہے اس کے ہزار رہیں ہزار آگھیں ہیں ہزار یا وی ہیں زمین پروہ سب جگہ ہے ان سیدھ تب میں اسکا نام سروبیا یک ہے بینی دہ ہرجگہ ہی

ہوا، ہر چیز میں رماہوا، ہر ضلا میں کھسا ہوا ہے، ہر جانور کی مقعد ہر مادہ کی فرج ہر پا فائد کی ڈ میر کی میں ایشور ہی ایشور ہے۔ دیا نئد نے تھن زبروتی اُن کی کا یا پلٹ کی اور انہیں گخش سے نگالا مگر اور متر جموں کا تر جمہ کہاں من جائے گا مفسر تو اپنی طرف سے مطلب کہتا ہے اور متر جم خود اصل کلام کودو مرکی زبان میں بیان کرتا ہے تر جے کی غنطی اگر ہوتی ہے تو دو ایک لفظ کے معنی میں نہ کہ مارے کا سمارا کلام محض فحش سے حکمت کی طرف پلٹ دیا جائے اور اگر سنکرت ایس ہی رہجیدہ زبان ہے جس کی سطروں کی سطریں چاہے فحش سے حکمت کی طرف پلٹ دیا جائے اور اگر سنکرت ایس ہی رہجیدہ زبان ہے جس کی سطروں کی سطریں چاہے فحش سے تر جمہ کر دوخواہ حکمت سے تو وہ کلام کیا ہوا بھان می کا گور کہ دھندا ہوا اور اس کے مسی حرف پر اعتمادہ وسکمانے نہیں معلوم کہ مالا چی ہے یا گائی کی ہے۔

(۸) استدلال بڑی ذمہ داری کا کام ہے آر یہ بیچارہ کیا کھا کراس ہے عہدہ برآ مدہ دسکتا ہے۔ منت سے تعدیقہ میں ا

نباشد به آئین شختین دال نباشد به آئین شختین دال

شرطتمای استدلال قطع براحمال ہے علم کا قاعدہ مسلمہ ہے۔

اذاجاء الاحتمال بطل الاستدلال -

جب احمال آجائے تواستدلال باطل موجا تاہے۔

سورہ مون وسورہ محرصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آیات کریمہ میں کون سی دلیل قطعی ہے۔ کہ خطاب حضورا قدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہے ،مومن میں تواتنا ہے۔:

داستغفى لدنيك - (الترآن الكريم ٥٥/ ٥٥)

الديخس ابن خط كى معافى جاوك كاخاص نام بيس كوئى دليل تخصيص كلام بيس،

قر آن عظیم تمام جہاں کی ہدایت کے لیے اتر اندصرف اس وقت کے موجودین بلکہ قیامت تک کے آنے والوں سے وہ خطاب فرما تاہے

اقيموا الصلوة - (القرآن الكريم ٢/٢٣)

نمازبر ياركھو۔

یہ خطب جیسا صحابہ کرام رضی اللہ تغانی عنہم نے تھا ویسا ہی ہم ہے بھی ہے اور تا قیام قیامت ہی رے بعد آ ہے والی تسلول سے بھی۔

ای قرآن عظیم بین ہے:

لاندركم به دمن بلغ - (القرآن الكريم٢/١١)

تا كەمىراس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن كو پہنچ -

كتب كا مام قاعده بي كه خطاب برسامع سے بوتا بدال اسعدك الله تعالى ( توجان في الله تعالى تحصيعادت

مند بنائے۔ت ) میں کوئی خاص مخص مراز ہیں۔

خود قرآن عظیم میں فرمایا:

ارأیت الذی ینهی عبد الذاصلی ارایت ان کان علی الهذی ناوامر بالتقوی ٥

(القرآن الكريم ١٦/٩/١١)

(ایوجهل مین نے حضورا قدس ملی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کونماز ہے روکنا چاہاس پر بیآ بہت کر بیماتریں) کہ کیا تو نے دیکھا اُسے جوروکتا ہے بندے کو جب وہ نماز پڑھے، بھلا دیکھوتو آگروہ بندہ ہدایت پر ہویا پر جبیز گاری کا سخم فرمائے۔

یہاں بندے سے مراوحضورا قدس بین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اور غامب کی خمیر یں حضور کی طرف ہیں اور مخاطب کی ہرسامع کی طرف، بلکہ فرما تاہے: خسالیک ذبیك بعد بال دین ۔ (القرآن الکریم ۹۵/۵)

(ان روشن دلیلوں کے بعد) کیا چیز تجھےروز قیامت کے جھٹلانے پر ہاعث ہورہی ہے۔

یے خطاب خاص کفار سے ہے بلکہ ان میں بھی خاص منکران قیامت منٹل مشرکین آربیہ و ہنود ہے ، یونہی دونوں سورہ کریمہ میں کاف خطاب ہرسامع کے لیے ہے کہ اے سننے والے اپنے اور اپنے سب مسلمان بھائیوں کے گناہ کی معانی انج

(۹) بلكة يت محرصنى الله تغالى عليه وسلم مين توصاف قرينه وجود به كه خطاب حضور ينيس ، اس كى ابتداء يول به: قاعلم انه لا إله الا الله واستغفى لذنبك وللمؤمنين والمؤمنة - (القرآن الكريم ١٩/٨)

ا الله الله الله الله الله المواكوني معبود بين اورا بني اورمسلمان مردول اورعور تول كي معافي جاه -جان لي كمالله كيمواكوني معبود بين اورا بني اورمسلمان مردول اورعور تول كي معافي جاه -

جان ہے تہ است کے جوابھی لااللہ الااللہ الااللہ الااللہ الااللہ اللہ الااللہ اللہ الااللہ اللہ الااللہ اللہ ا

والله يعلم متقلبكم دمثوكم - (القرآن الكريم ١٩/١)

الله جانتا ہے جہاں تم سب لوگ کروٹیس لےرہے ہو، اور جہال تم سب کا ٹھکانا ہے۔ اگر فاعلم میں تاویل کرے تو ڈنیک میں تاویل ہے کون مانع ہے اورا گرڈنیک میں تاویل نہیں کرتا تو فاعلم میں تاویل

الرفاح بن ماوین فرمسارا مطلب حاصل، اور مدی معاند کااستدلال زائل۔ سیسے رسکتا ہے، دونوں پر ہمارامطلب حاصل، اور مدی معاند کااستدلال زائل۔

سے رسا ہے ، رور ں پر اس میں میغدامر ہے اور امر انشا ہے اور انشاوتوع پر دال نہیں تو حاصل اس قدر کہ بفرض وقوع (۱۰) دونوں آیة کریمہ میں صیغدامر ہے اور امر انشا ہے اور انشاوتوع پر دال نہیں تو حاصل اس قدر کہ بفرض وقوع استغفار واجب ندمیہ کہ معاذ اللہ واقع ہوا، جیسے کی سے کہناا کرم ضیفک اپنے مہمان کی عزت کرنا آناس سے بیرمراد نہیں کہ اس وت کوئی مہمان موجود ہے نہ رینجر ہے کہ خواہی نخواہی کوئی مہمان آئے گاہی بلکہ صرف اتنا مطلب ہے کہ اگر ایب ہوتو یوں کرتا۔

> (۱۱) ذنب معصیت کو کہتے ہیں اور قرآن عظیم کے عرف میں اطلاق معصیت عمر ہی ہے خاص ہیں، قال الله تعالی، وعلی ادمر دہته سر النزان الكريم ۲۰/۲۰)

> > آدم نے اپنے رب کی معصیت کی ،

مالانكه خودفر ما تاب: فنسى ولم نجدله عزما - (القرآن الريم ٢٠ /١١٥)

آدم بعول مياهم في اس كا قصدنه بإيابين مهونه مناه به نداس برمؤا فذه،

خودقر آن كريم في بندول كويدد عاتعليم فرناكى:

ربنالاتواخذناان نسينااد اخطأنار (القرآن الكريم ٢٨٦/٢)

اے ہارے رب! ہمیں نہ پکڑا گرہم بھولیں یا بچوکیں۔

(۱۲) جتنا قرب زائداً سي قدراحكام كي شدت زياده \_\_\_\_\_ع

جن کے زیج ہیں سوا اُن کوسوامشکل ہے۔

ہا دشاہ جبار جلیل القدر ایک جنگی گنوار کی جو بات ٹن لے گا جو برتا و گوارا کرے گا ہر گزشہر یوں سے پہند نہ کرے گا شہر یوں میں بازار یوں سے معاملہ آسان ہوگا اور خاص لوگوں سے سخت اور خاصوں میں در باریوں اور در باریوں میں وزراء ہرایک پر باردوسرے سے زائد ہے اس لیے وار وہوا۔

حسنات الابرار سيتنات البقربين -

نیکوں کے جونیک کام ہیں مقربوں کے تن میں ممناہ ہیں۔وہاں ترکیہ اولی کوجھی ممناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے عالانکہ ترک اولی ہرگز ممناہ ہیں۔'

بعد وللمؤمنين وللمؤمنات تعيم بعد تخصيص ہے بعنی شفاعت فر ماہيئے اپنے اہلېبیت کرام اورسب مردوں عورتوں کے لیے۔ اب آریہ کے اس جنون کا بھی علاج ہوگیا کہ پیروؤں کا ذکر تو بعد کوموجود ہے۔

تعيم بعد تخصيص كى مثال خود قرآن عظيم ميں ہے:

رب اغفىلى ولۇالىدى ولىن دخلىيىتى مومنا وللىۋمنىن والىۋمنت -

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے مال باپ کواور جومیرے گھر میں ایمان سکے ساتھ آیا اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عور تول کو۔ (القرآن الکریم ۱۲۸/۱)

(۱۲) ای وجہ پرآیۃ کریم سورہ فتح میں لام لک تعلیل کا ہے اور ما تقدم من ذنب تمہار ہے اگلول کے گناہ اعنی سیّدنا عبداللہ وسیدتنا آ مندرض اللہ تعالی عنہا سے منتبائے نسب کریم تک تمام آبائے کرام وامہات طیبات باستثناء انبیاء کرام شل عبداللہ وسیت واست واست واست واست و وقیت و وقیت و واست و است و واست و و

(۱۵) ما نقدم د ما تأخر سے بل د بعد مزول وی کاارادہ جس طرح عبارت تفسیر میں مصرح تھا آیت میں قطعاً محمل ،اور ہم ثابت کر پچکے کہ أب حقیقت ذیب خودمند قع

وبله الحدد وصلى الله تعالى على شفيع المدندين وبارك وسلم الى يوم الدين وعلى اله وصحبه اجمعين، والله تعالى اعلم - ( تآوي رضوبي، ج٢٩ ص ١٩٣٠ ـ ١٠٠١)

حفرت ابومسعودانصاری دیشاست روایت ہے کہ رسول اللہ بھی نے قرمایا: انبیاء بیہم السلام کے کلام سے جو با تیں لوگوں نے حاصل کیں 'ان میں سے ریجی ہے جسب توشرم وحیا نہیں کرتا تو جو جائے کر۔(بناری) (1850) وَعَنُ أَنِي مَسُعُودٍ الْأَنْصَارِي رَضِي اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ عَنْهُ قَالَهُ وَلَى: إِذَا النَّاسُ مِنْ كَلامِ النَّبُوقِةِ الْإُولَى: إِذَا لَهُ النَّهُ مَا شِنْتَ ". رَوَالْالْبُخَارِئُي.

تخريج حديث وصيح بخارى بأب اذائم تستح فاضع ماشئت جلدة صفعه 226 رقم 5769 المعجم الكبير للطبراني من اسمه عقبه بن عمرو ابو مسعود جلد 17، صفحه 236 رقم 14342 مسئدامام احدين حنبل حديث أبي مسعود عقبه بن عمرو جلدة. صفحه 273 رقم 2239 مسئدا ابن المحدد حديث شعبة عن منصور بن المعتمر ، جلد 1 . صفحه 130 رقم 819 روصة العقلاء لابن حادة كا الحت على بنووم الحياء و ترك القحة ، صفحه 28

۔ حہان ذکر الحت علی ندوہ الحیاء و قرات القعة بصفعه 28 مثر ح حدیث بھیم اللّ مَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: پیکلام بمعنی چیز ہے بینی گزشتہ انبیاء کرام نے اپنی امتوں سے جو حکیمانہ کلام فرمائے ان میں سے ایک بیکام شریف بھی ہے کہ جب تیرے دل میں اللہ رسول کی اپنے بزرگول کی شرم و حیاء نہ ہوگی تو برے سے برے کام کرگز رے گا کیونکہ برائیوں سے روکنے والی چیز تو غیرت ہے جب وہ نہ رای تو برائی ہے کون روکے، بہت لوگ ابنی بدنا می کے خوف سے برائیاں نہیں کرتے محرجنہیں نیک نامی بدنامی کی پرواہ نہ ہووہ ہر گناہ کرگز رتے ہیں۔ایک ثناعر کہتا ہے

> اذالم تخشعاقية الليالي فلا و الله ما في العيش خير

ولمرتستحىفاصنع مأتشاء وفى الدنيا اذا ذهب الليالي

(بزاغالناجي، خ٧س ٨٩٩)

حضرت ابن مسعود کھی ہے ردایت ہے کہ رسوں ' اللہ کی نے فرمایا: قیامت کے دن نوگوں کے درمیان ' سب سے پہلے خونوں کے ہارے میں فصلے کیے جائیں سے رشنق ملیہ) (1851) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهَ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ مَا يُقْطَى بَدُنَ النّائِس يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الرِّمَاء". مُنَّقَتَى عَلَيْهِ.

تخريج حدايث: صبح بمنارى باب القصاص يوم القيامة، جلاد 5، صفحه 2394، رقم 6168 صبح مسلم، باب البجازاة بالدماء في الأخرة وانها اول ما يقضى فيه بون الناس، جلاد 5، ص 107، رقم 4475 السان الكيزى للبيهق، بأب تحريم القتل من السنة جلاد 8 صفحه 213، رقم 16280 سان اسالى باب بعظيم الدم، جلاد 8 صفحه 873، رقم 2615 سان اسالى باب بعظيم الدم، جند 2، صفحه 873، رقم 2615 سان اسالى باب بعظيم الدم، جند 2، صفحه 285، رقم 3454،

شرح مديث: كونى ظالم مجهسة ندني سك كا!

تا جدار رسالت، شہنشا و مُوت، گُون جودو سخاوت، پیکرعظمت و شرافت، مُحیوب تب العزت مِسنِ انسانیت صلی اللہ لتحالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ عزوج کے نزدیک سب سے بڑا گناہ اس جان کونل کرتا ہے جس کے قتل ناحق کواللہ عزوج ل نے حرام فرماد یا ہے اور کسی جان کو ناحق اُذیت دیتا حلال نہیں (پھرمثال بیان فرمائی) اگر چہ چڑیا ہی ہوکہ اگر کوئی شخص اس سے کھیلا یہاں تک کہ وہ مرگئی اور اسے بغیر حاجت کے ذرئے بھی نہ کیا تو وہ قیامت کے دن کا نول کو پیر ڈرینے والی کڑک کی شکیا تو وہ قیامت کے دن کا نول کو پیر ڈرینے والی کڑک کی مثل آ داز سے بارگاہ اللی عزوج ل میں عرض گزار ہوگی:

اے میرے اللہ عزوجل!اس سے پوچھ کہ اس نے بلاو جَہ مجھے آؤیت کیوں دی اور جھے قتل کیوں کیا تھا؟ اللہ تبارک وتعالی فرمائے گا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! بیس تیرائق ضرور دلاؤں گا اور س لو! کوئی ظالم مجھ سے نہ نے گئے گا، میں ہر اس شخص کو عذاب دوں گا جس نے ناحق کسی جان کو آؤیت دی ہوگی اورا گریئیں کسی ظالم سے مظلوم کا پورا پورا بدلہ نہ دلہ وک تو میں خود بے جسم کرنے والا تھم ہروں گا۔

پھرالندعز وجل فرہائے گا: میں ہدلہ دینے والا ہا دشاہ ہوں۔ میری عزت وجلال کی قشم! آج کے دن کسی پرظلم نہ کروں گااور آج کے دن کوئی ظالم مجھ سے نہ نے سکے گااگر چیدا بیک طمانچہ ہو بیاہاتھ کی مار ہو بیاہاتھ کومروڑ ا ہواور میں سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بھی بدلہ دلاؤں گااورلکڑی سے ضرور پوچھوں گا کہ تُونے لکڑی کوخراش کیوں لگائی؟ اور پتھر سے ضرور پوچھوں گا کہ تُونے پتھر کو تکلیف کیوں دی؟ اور وہ فض کہ جس پر مظلوم کا حق ہے اس وفت تف جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اپنی نیکیوں ہے اس کا حق ادانہ کردے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کے گنا ہول کا بوجھ اس کے سرڈ ال کرجہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (ڈڑ ؛ انٹیا نِ وَمُنْزِ کُ الْلَابِ اَنْجَا وَن ص ۸۷)

(1852) وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا. قَالَتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُحْلِقَتِ الْهلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُ مِنْ مَّارِحٍ مِنْ يَارٍ، وَخُلِقَ ادَمُ رَبِنَا وُصِفَ لَكُمْ". رَوَالاً مُسْلِمْ.

تخريج حاريث: صيح مسلم، بأب في احاديث متقرقة. جلد 8. صفحه 226. رقم 7687 السان الكبرى للبيبة في بأب مبتداء الخلق، جلد 9. مفحه 255. رقم 7687 السان الكبرى للبيبة في بأب مبتداء الخلق، جلد 9. مفحه 35. رقم 16164 مسئد امام احمد بن حديث حديث الخلق، جلد 1636 مسئدة عائشه رضى الله عنها جلد 1، صفحه 2523 مسئد عبد بن حميد من مسئد الصديقة عائشه، جلد 1، صفحه 430. رقم 1479

شرح مدیث: حکیم الاً مَّت مفرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان اس مدیث کیخت کیھے ہیں: نور کے معنی ہیں روشن یعنی بذات خود ظاہر دوسروں کا مظہر، یہاں چمک دار جوہر مراد ہے جس میں کثافت بالکل نہ ہو۔ (اوجہ اللمعات) یعنی فرشنے کی پیدائش ایسے جو ہرے ہے جو چمکدار ہے اس میں کثافت بالکل نہیں، ہمارے جسموں کی پیدائش خاک سے ہے جو کثیف ہے اگر چہاس میں آگ و پانی کی ملاوٹ بھی ہے۔

اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے الْجَآنَ مِنْ مَّادِیجِ مِینَ نَّادِ اَکْرِچِآگُ بھی لطیف ہے کثیف نہیں مگراس میں گرمی بھی ہے، ٹور میں گری نہیں صرف لطافت ہے، نیز آگ نور اور کٹافت کے درمیان ہے خالص ہو تو محض چیک ہے، مکدر ہو تو محض دھواں، یہ بی فرق ہے فرشتے اور جن کے درمیان۔ (اشعہ)

اس میں اشارہ اس آبت کریمہ کی طرف ہے مین صلطل مِن حَدَا مَسْنُون لِین ہم نے آدم علیہ السلام کوگل اور سو می کھنکھاتی مٹی سے بیدافر ما یا جسم انسانی کی پیدائش مٹی سے بروح انسانی کی پیدائش امر رقی سے قبل الزُون مِن اُمْدِ

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم شریف خاکی نورانی ہے ، رب فرما تا ہے : یستا اجّا مُنینیڈوا آوم علیہ السلام کی پڑی ہوئی مٹی سے
شمجور، ان راور انگور پیدا کیے گئے جنت کی حوریں زعفران سے پیدا کی گئیں۔ (مرقات) (برًا قالمناجی منے میں صصور

حضرت عائشہ ﷺ سے بی روایت ہے آپ فرا تی اللہ اللہ اللہ کا خاص قرآن حکیم تھے۔ اس حدیث کو اللہ کا خاص قرآن حکیم تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمة اللہ علیہ نے ایک کمی حدیث میں ذکر کیا ہے۔

(1853) وَعَنْهَا رَضِى اللّهُ عَنْهُا، قَالَتُ : كَانَ خُلُقُ رَبِي اللهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسُلِمٌ فِي مُنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسُلِمٌ فِي مُنْهُ لَهِ حَدِيثِ طُويُلِ. تخريج حليث: صيح مسلم، بأب جامع صلاة الليل ومن نام عنه اومرض جلد 2. صفحه 167. قم 1773 المستدرك للعاكم، تفسير سورة المؤمنون جلد 3، صفحه 249. رقم 3481 ولائل النبوة للميهةي، يأب ذكر اخبار رويت في شمائله و احلاقه عل طريق الاختصار، جلد 1، ص 276، رقم 243 سان ئسائي تفسير سورة المؤمنون جلد 6. صفحه 412، رقم 11350 مسند أبي يعلى، مسندعائشه رضى الله عنها، جلد 7، صفحه 332، رقم 4369

شرح حديث عليم الأمَّت مفرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة بين:

یعیٰ قرآن کریم پر عمل آپ کی جبلی عادات کریمہ تھیں، یہ خاموش قرآن ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بوال ہوا قرآن، آپ کا ہم کی قرآن کریم کی تغییر ہے۔ اس معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بجبین شریف ہے ہی قدرتی طور پر قرآن ہا کہ کی تغییر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور کی صلی اللہ علیہ وسلم ہا کی قرآن ہماری ہدایت کے لیئے آیا نہ کہ حضور کی صلی اللہ علیہ وسلم ہای لیئے فرمایا گیا ہم گی اللہ علیہ فرمایا ہمائی قرآن لوگوں کا یا متقین کا ہادی ہے نہ کہ آپ کا ، آپ تو اول ہی سے ہدایت یافتہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مزرا ڈالمنانے می جواسہ ۲۵)

(1854) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَ لِقَاءً اللهِ اَحَبَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَ لِقَاءً اللهِ اَحْدِة اللهُ لِقَائُهُ، وَمَنْ كَرِة لِقَاءً اللهِ كَرِة اللهُ لِقَائُهُ فَقُلُتُهُ، وَمَنْ كَرِة لِقَاءً اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الله ورضُوانِه وَجَنَّتِهِ احَبَ اللهُ اللهُل

ے۔(<sup>مل</sup>م)

تخريج حليث: صيح مسلم، باب من احب لقاء الله احب الله لقاء تدجله 8. صفعه 65. رقم 6996 المعجم الاوسط مطيراني باب من اسمه ابراهيم، جله 3. صفحه 188. رقم الحديث 2882 سأن ابن ماجه بأب ذكر الموت والاستعماد جده 2 صفحه عطيراني بأب من اسمه ابراهيم، جله 3. صفحه 4264 سأن الدار مي بأب في 426. رقم 1067 سأن الدار مي بأب في حب لقاء الله جلد 2. صفحه 379 رقم 402 سأن الدار مي بأب في حب لقاء الله جلد 2. صفحه 402 رقم 2756 من احب الله لقاء تدجله 3. صفحه 426 رقم 402 سأن الدار مي بأب في حب لقاء الله جلد 2. صفحه 402 رقم 2756 من

شرح حديث: حَلِيمُ اللَّهِ مَن حضرت مفتى احمد ما رخان عليه رحمة الحنَّان ال حديث كي تحت لكه إلى:

سیاں اللہ کو ملنے سے مرادموت ہے کیونکہ موت ہی خدا سے ملنے کا ذریعہ ہے لینی منہ سے موت ما نگنامنع مگر اسے پہند کرنا اچھا۔ پہند کے بیم عنی ہیں کہ دنیا میں دل پندلگائے اور آخرت کی تیاری کرے، ایسے بندے کو رب پہند کرتا ہے، اس کی زندگی ہموت خدا کے ارادے سے ہی ہے مگر اس کی کرتا ہے، اس کی زندگی ہموت خدا کے ارادے سے ہی ہے مگر اس کی زندگی اور موت رب کے ارادے سے بھی ہے اور اس کی رضا ہے بھی ، ارادے ادر رضا میں بڑا فرق ہے۔

جان کنی کی شدت اوراس کی تختیوں کی وجہ ہے، نداس لیئے کہ دنیا جمیں پیاری ہے۔حضور صلی التدعلیہ دسلم کی از واج ، خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ نے دنیا کی لذتیں دیکھی ہی کہاں فقر وفاقہ میں نہایت سادہ زندگی گزاری ،حضور صلی الثدعلیہ وسلم کے بعدایک بائی میراث ندمی ،افھارہ سال کی عمر شریف میں بیوگی کی چادراوڑ ھے لی اور ۵۳ سال کی عمر شریف بین کی شزاری رضی اللہ عنہا وضحن ۔

سے باہر ہے، پھرانہیں جائنی قطعا محسوس نہیں ہوتی، روح خود بڑو دشوق میں جسم سے نکل آتی ہے جیسا کہ بار بادیکھا گیا۔
سے باہر ہے، پھرانہیں جائنی قطعا محسوس نہیں ہوتی، روح خود بڑو دشوق میں جسم سے نکل آتی ہے جیسا کہ بار بادیکھا گیا۔
چنانچے کا فرکوموت کے وقت میں تین مصیبتیں جمع ہوجاتی ہیں: دنیا چھوٹے کاغم ،آئندہ مصیبتوں کا خوف، جان نگلنے کی شدت بر خرصکہ مؤمن کی موت محید ہے اور کافر کی موت مصیبت اس لیئے اولیا واللہ کی موت کو عرس کہا جاتا ہے لیمی شادی۔ یعنی موت پہلے ہے، رب سے ملنا بعد میں لہذا اس وقت کی پند و نا پہند ملا قات رب سے پہلے ہی کی پند یدگی و ناپند یدگی ہے۔ (در او ڈالنا جو معرب میں کہ اس کے ایس کی پند یدگی و در را ڈالنا جو معرب میں کہ اس کا بعد میں لہذا اس وقت کی پند و نا پہند ملا قات رب سے پہلے ہی کی پند یدگی و ناپند یدگی ہے۔ (در او ڈالنا جو معرب میں کہ

(1855) وَعَنْ أَمِّرِ الْمُؤْمِنِدُنَ صَفِيَّةً بِنُتِ مُنَّ رَضَى اللهُ عَنها، قالتُ: كَانَ النبيُ صَلَّى اللهُ عَنها، قالتُ: كَانَ النبيُ صَلَّى اللهُ عَنها، قالتُ: كَانَ النبيُ صَلَّى اللهُ عَنْدُهُ الْوُرُهُ لَيُلًا اللهِ عَلَيْهِ مَن الْاَنْصَادِ رَحْى اللهُ عَنْهُمَا، فَلَبًا رَأَيَا النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْاَنْمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَبًا رَأَيَا النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنهُمَا، فَلَبًا رَأَيَا النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنهُمَا، فَلَبًا رَأَيَا النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنهُمَا، فَلَبًا رَأَيَا اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنهُمَا، فَلَبًا رَأَيَا اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنهُمَا، فَلَبًا رَأَيَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنهُمُا، فَلَبًا رَأَيَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنهُمَا، فَلَبًا رَأَيَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ فَعَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْ

ام المومنين حفرت صفيه بنت جي است روايت المومنين حفرات مل الله الته اعتكاف ميس سقة تو مين رات كو آپ ( ) كي ذيارت كے لئے عاضر مين رات كو آپ سے گفتگو كى - پھر واپسى كے لئے عاضر موكى - مين نے آپ سے گفتگو كى - پھر واپسى كے لئے كھرى ہوئى تو آپ بھى مجھے رخصت كرنے كے لئے كھرى ہوئى تو آپ بھى مجھے رخصت كرنے كے لئے كھرے ہو گئے - اى دوران دو انصارى آ دى وہاں كھرے ہو گئے - اى دوران دو انصارى آ دى وہاں تو تيز چلے گئے تو اس پر آپ الله نے ان سے فرمایا: آپ تو تيز چلے گئے تو اس پر آپ الله نے ان سے فرمایا: آپ تو تيز چلے بيارسول الله! تو آپ سے فرمایا: شيطان الله ايارسول الله! تو آپ سے فرمایا: شيطان كى رگوں ميں اس طرح دورًة تا ہے جس طرح انسان كى رگوں ميں اس طرح دورًة تا ہے جس طرح

### خون۔ مجھے خطرہ ہے کہ ہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی برائی ندوال دے یافر مایا کوئی چیز \_ (منز طی)

تخريج حديث: صبح بخارى بأب زيارة المرأة زوجها في اعتكافه جلد 3. صفحه 50. رقم 2038 صبح مسلم . باب بيان أنه يستحب لبن رئى خاليا بأمر أة وكأنت زوجة اومحرما. جلن7. ص8. رقم 5807 الإداب للبيهق، بأب مايستحب من ابعاد المئرعن نفسه مواضع التهم، جلب 1، صفعه 136, رقم 232 سان ابوداؤد باب المعتكف يدخل البيت لعاجته. جلد 2. صفعه 309 رقم 2472 سان ابن مأجه بأب المعتكف يزور قاهله في المسجد جلد 1، ص566 رقم 1779

مترح حديث شارح بخاري علامه اين حجرعسقلاني عليه رحمة الله الغي ( ٱلْمُعَوَّ في ٨٥٢هـ ) فتح الباري ميس للصة بين: اس حدیث سے میکھی معلوم ہوا کہ ایسے کا مول سے بھاجائے جو کسی کو بدگمانی میں مبتلا کر سکتے ہوں ۔علمًا ءومُ فَتُنَد کی ہستیوں كوتوبطور خاص مراس كام سے بچناچاہے جس كى وجہ سے لوگ ان سے بدطن ہوجائيں اگر جياس كام ميں ان كے لئے خلاصى کی راہ موجود ہو کیونکہ بدخلن ہونے کی صورت میں لوگ ان کے علم سے نفع نہیں اٹھا یا تیں ہے۔

( ( فتح البارى، الحديث ٢٠٣٥، چ٣،٩٠٣)

# ممان کے کہتے ہیں؟

ہروہ خیال جوکسی ظاہر کی نشانی سے حاصل ہوتا ہے تمان کہلاتا ہے،اسکوظن بھی کہتے ہیں۔مثلاً دور سے وُھواں افعتا د كيه كرآك كي موجودكي كاخيال آنا- (مفردات إمام راغب بس ١٩٥٥ ماخوذ أ)

مگمان کی اُ تسام

بنیاوی طور پر ممان ( نظن ) کی دو تشمیں ہیں:

(1) کسن ظن (لیعنی ایجها مگمان) (2) سوئے ظن (لیعنی برا مگمان، ائے بر کمانی بھی کہتے ہیں)

چران میں سے ہرایک کی دوسمیں ہیں:

چنانچ و خسن ظن بھی تو واجنب ہوتا ہے جیسے اللہ عُزَّ وَجُلَّ کے ساتھ اچھا مگمان رکھنا اور بھی مُستَخَب جیسے مُومِن صَائح کے ساتھ نیک کمان۔ ( نزائن العرفان، پ۲۲، الجزات، تحت الآیة ۱۲) 🖰

ای طرح سوے ظن (بدیکمانی) کی بھی دوشمیں ہیں:

(۱) جائز (۲) مُتُوع

بدنگمانی کے جائز ہونے کی صورتیں

تہلی صورت: فی مِن مُغلِن ( یعنی علانیه گناه کرنے والے ) کے ساتھ ایسا مگان کرنا جسے اُفعال اس سے ظہور میں

آتے ہول۔ ( فزائن العرفان، پہ۲۲، الجڑ ت، تحت الآیة ۱۲)

علامہ محمہ بن احمد انصاری قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلَّهُ تُقُی ۱۷۱ه هـ) لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص نیک ہوتو اس کے بارے میں برگم نی ہوتو اس کے بارے میں برگم انی کرنا جائز بیس برگم ان کرنا جائز ہے۔ (انجامع لد حکام القران، پ۲۲ء الجوئر ت تحت اللّیۃ ۱۲، ج۸ میں ۱۲۸ ملخصاً)

علامہ سیّد محمود آلوی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (آلکُتُو فی ۱۲۵ه )ارشاد فرماتے ہیں: سوئے ظن اُس دفت حرام ہوگا جب مظنون (یعنی جس کے ہورے میں کمان کیاجائے) ایسا شخص ہوجس کے عُیُوب کی پوشیدگی، صالحیّت (یعنی نیک ہونے) اورا کر کوئی شک میں مُنتِلا کرنے والے بُرے ہونے) اورا کر کوئی شک میں مُنتِلا کرنے والے بُرے کاموں میں علانہ طور پرمَشُغُول ہوجیے شراب کی دُکان میں آنا جانا یا گانے والی فاجرہ عورتوں کی صحبت اِختِیار کرنا یا کس بے ریش (بغیرداڑھی والے) کی طرف مسلسل و یکھتے رہنا، تواس صورت میں برگمانی حرام نہیں، چاہے کمان کرنے والے نے انہیں شراب چیتے یا زنا کرتے یا ہودہ کام (یعنی برفعلی) کرتے ہوئے ندد بکھا ہو۔

(روح المعاني، پ٧٦، الجِرُ ت تحت الآية ١٢، ٢٢، ص ٢٨ معضا)

علامہ اساعیل حقی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلَمْتُو فی ۱۱۳۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں: کمان کی طرف اُس دفت تک پیش رفت نہ کی جائے جب تک کہ مُظُنُون ( یعنی جس کے بارے میں دِل ہیں گمان آئے ) کے بارے میں غور وفکر نہ کرلیا جائے۔ پینا نچہ اگر مظنون نیک ہے تو اُس پر معمولی وہم کی وجہ ہے برگمانی نہ کی جائے بلکہ احتیاط برتی جائے اورتم اس وقت تک کسی کے ساتھ برگمانی نہ کرو جب تک کہ تمہازے لئے خسن طن رکھناممکن ہو۔ رہافستاتی کا معاملہ تو ان کے ساتھ ایس برگمانی رکھنا جائز ہے جوان کے اُفعال سے ظاہر ہو۔ (دوح البیان سب ۲۲ الجزئے شخت الآیۃ ۱۲، ج میں ۸۵)

صدرالشرید، بدرالطریقه مفتی محرامی علی عظمی علید رحمة الله الغنی (اَلُمْوَ فَی ۲۷ سااه) کفتے ہیں: بے شک مسلمان پر بدتمانی حرام ہے مگر جبکہ کسی قریعہ ہے اُس کا ایسا ہونا ثابت ہوتا ہو ہتو اَب حرام نہیں ۔ مشراکسی کو بھٹی (یعنی شراب خور (یعنی شراب چنے والا) گمان کیا تو اِس (یعنی برگمانی کرنے والے) کا تصور نہیں ، اُس (یعنی شراب خانے ہیں آنے جانے والے) نے مَوْضِع شَمْت (یعنی تبہت لگنے کی جگہ ) سے کیول نہیں ، اُس (یعنی شراب خانے ہیں آنے جانے والے) نے مَوْضِع شَمْت (یعنی تبہت لگنے کی جگہ ) سے کیول اِختِناب (یعنی پر بیز) نہ کیا۔ ( فرق کی امجد سید، جا ہی ۱۲۳ ) امیر المؤمنیون حضر سیسیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اِختِناب (یعنی پر بیز) نہ کیا۔ ( فرق کی امجد سید، جا ہی ۱۲۳ ) امیر المؤمنیون حضر سیسیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اِختِناب (یعنی پر بیز ) نہ کیا۔ ( فرق و تبہت کے لئے پیش کر دیتو و و و اپنے بارے ہیں برگمانی کرنے والے کومکل مت نہ کرے۔ اِختِناب کونو و تبہت کے لئے پیش کر دیتو و و و اپنے بارے ہیں برگمانی کرنے والے کومکل مت نہ کرے۔ (الدراله کورین کے مائی تیت تا آئیة آیة ۲۱ میں (الدراله کورین کے مائی تیت تا آئیة آیة ۲۱ میں (۱۲ کا کورین کے مائی تھا تیت تا آئیة آیة ۲۱ میں (الدراله کورین کے مائی تیت تا آئیة آیة ۲۱ میں (۱۲ کا کورین کے مائی تیت تا آئیة آیة ۲۱ میں (۱۲ کا کورین کے مائی کی کورین کے مائی کورین کے مائی کی کا کورین کے مائی کورین کی کا کورین کے مائی کی کی کورین کے مائی کورین کے مائی کورین کی کورین کے مائی کورین کے مائی کورین کی کورین کی کورین کی کورین کی کورین کی کورین کورین کی کورین کی کورین کورین کے مائی کورین کورین کورین کی کورین کورین کورین کورین کی کورین کی کورین کورین

بدیمُمانی جائز ہونے کا مطلب

بی اور ہے کہ آہلِ مُعُصِیت اور علانہ گناہ کرنے والول سے بدکمانی جائز ہونے کا بیمطلب نہیں ہے کہ ہم ان کی بدگوئی یا عیب اُجھالنا شروع کر دیں بلکہ ایسی صورت میں رضائے النی عُزَّ وَجَلَّ کے لئے صرف دِل میں انہیں بُراسمجھا ج ئے۔ (الحديقة الندية ، ج٣٠، ص الملخصّا) الله عَرَّ وَجَلَّ كَيْحِيوب، دانائے عَميوب، مُنَرَّ وَعَنِ الْعَيوب سَلَى الله تعالى عديه فاله وسلّم نے ارشادفر مایا: ہرمسمان کی عزت، مال اور جان دوسرے (مسلمان) پرحرام ہے۔

(جامع الترمذي كماب البرد العدلة ، الحديث ١٩٣٨ ، جهم ٢٥٢١)

### دوسری صورت

جب نُقصان میں مُنتِزلاء ہونے کا قَوِی إحتِمال ہو۔ مثلاً کسی اِسلامی بھائی نے کسی کے ساتھ کاروباری شرّ اکت کی یا خرید و فروخت کی یااس سے کرائے پر کوئی چیز لی یا کسی بھی طرح کا مالی مُعَامَلَه طے کیااور سامنے والے کی کسی مشکوک تر کت ک وجہ سے دِل میں بے اِختیار برنگمانی پیدا ہوئی اوراس نے اس برنگمانی کی بمنیاد پرالیمی اِحتیاطی تدابیر اِختیار کیں جس سے سامنے والے کوکوئی نقصان ند پہنچے تو جائز ہے کیونکہ اگر حقیقتا سامنے والے کی نیت دُ رُست نہ ہواور میر حض حسن ظن ہی قائم كرتاره جائة تونقصان ميں بتلا ہونے كا تو ى إمكان ہے۔

جبيها كه علامته سيد سيِّد محمود آلُوس بَغدادي عليه رحمة الله القوى ( أَلْمُتَوَ فَى • ١٢٧ هـ ) تغيير روح المعاني ميس لكهة ہیں: مکمان کرنے والے کے لئے بڑے ممان کے تقاضے پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں (جبکہ مظنون کو کوئی نقصان نہ بہنچے) مثلاً اس نے کسی شخص کے بارے میں کمان کیا کہ وہ اُسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تووہ اس سے بیخے کے سئے ایسے اً قدامات کرسکتا ہے جن کی وجہ ہے اُس (سامنے والے ) مخص کونقصان نہ پہنچے ۔ طبر انی شریف میں ہے: لوگوں سے سوئے ظن کے ذریعے اپنی حفاظت کرو۔(انتجم الادساءالحدیث ۵۹۸، جا اس ۱۸۱) مزید لکھتے ہیں: برے مکمانوں میں ہے بعض وہ ہیں جن کی پیروی مُباح (جائز)ہے جیسے معاشی معاملات میں بدر آلمانی ہوتا۔

(روح المعاني، پ٢٦، المجرات تحت الآية ١٢، ج٢٢، ص ٢٨ ٣٠٩،٣١٨)

عله مه إساعيل حتى عليه رحمة الله القوى (المُعَوَقَى ٢ سالاهه)تفسير روح البيان ميں فكصة بيں: بعض ممّان مُهاح (ج ئز) ہیں جیسے امور معاش بعنی دُنیا دی معاملات اور معاش کے مُہِمّات میں برنمانی کرنا بلکدان اُمور میں برنمانی مُوجِب سلامتی ( یعنی ملامی کاسبب ) ہے۔ (روح البیان، پ۲۱، الجرات تحت الآیة ۱۲، ج۹، م۸۳)

حضرت ابو فضل عباس بن عبدالمطلب رہے ہے روایت ہے کہ میں رسول اللہ 🍇 کے ساتھ غز وہ حنین میں شریک ہوا۔ میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بالكل رسول الله 🍇 كے ساتھ ساتھ رہے اور ہم آب سے علیحدہ ندہوئے۔ اور رسول اللہ 🌡 اپنی سفيد خچر پرسوار تھے۔ جب مسلمانوں اور مشرکوں کا

(1856) وَعَنْ أَبِي الْفَصْلِ الْعَبَّاسِ بُنِ عَبْدٍ الْمُطَّلِبِ رَضِي اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِلَتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَر حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ آنا وَابُوْ سُفْيَانَ بُنِ الْحَارِثِ بْنِ عبد الْمُظَلِبِ رَسُول اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُفَارِقُهُ، وَرسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى بَغُلَةٍ لَهُ بَيْضًا ۗ، فَلَمَّا

التَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ. وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُلَيِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرُ كُضُ بَغْلَتَهُ قِبلَ الْكُفَّارِ، وَأَنَا أَخِنَّ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ٱكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنَّ لاَّ تُسْرِعَ. وَابُوْ سُفْيَانَ اخِنَّ بِرِكَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَدَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَدَلَّمَ: "أَيْ عَبَّاسُ، نَادِ آصَٰمَا بَ السَّمُوةِ ". قَالَ الْعَبَّاسُ - وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا - فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْيِّ: آيْنَ أَضْعَابُ السَّبُرَةِ، فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمُ حِيْنَ سَمِعُوا صَوْتِيْ عَطَفَةً الْبَقَرِ عَلَى أَوُلاَدِهَا، فَقَالُوا: يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ، فَاقْتَتَلُوا هُمُ وَالْكُفَّارُ، وَاللَّعْوَةُ فِي الْإِنْصَارِ يَقُولُونَ: يَامَعُشَرَ الْإِنْصَارِ، يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ قَصُرَتِ النَّاعُوَةُ عَلَى بَنِي الْتَأْرِيفِ بْنِي الْخَزُرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى بَغُلَتِهِ كَالمُ تَطَاوِلِ عَلَيْهَا إلى قِتِّالِهِمُ، فَقَالَ: "هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ"، ثُمَّ ٱخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمَ، حَصَيَاتٍ فَرَخَى عِنْ وَجُوْمَ الْكُفَّارِ، ثُمَّرُ قَالَنَ: أُالْهُوَمُوا وَرَبِّ هُحَتَّانٍ"، فَلَهَبُتُ ٱنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ قِيمَا آرًى، فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنَّ رَّمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ آرٰى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَّآمُرَهُمْ مُلَيِرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ - ٱلْوَطِيْسُ التَّنُّوْرُ، وَمَعْنَاكُ: اشْتَلَّتِ الْحَرُّبُ. وَقَوْلِهِ: ﴿ حَلَّاهُمْ هُوَ بِالْحَاءُ الْهُهُمَلَةِ: أَتَى

مقابلہ ہوا تومسلمان میدان سے بھا گئے لگے۔تورسول اللہ 🚇 نے اپنی خچر کو کفار کی طرف کے جانا شروع كرديا\_ اوررسول الله & كى خچركى ميس لگام بكڑ \_ ہوئے اسے رؤکے ہوئے تھا کہ وہ تیز نہ چلے اور ابو سفیان رسول الله 🏙 کی (سواری کی) رکاب پکڑے ہوئے ہتھے۔ کس رسول اللہ ﷺ نے فر مایا: اے عماس سميكر کے درخت کے نیچے بیعت كرنے والوں كوآ واز دو حضرت عماس ﷺ بلندآ داز دالے آ دی تھے۔ کہتے ہیں كه بيس نے اپنى بلند آواز ميں كہا: كہاں ہيں ورخت ك يتي بيعت كرتے والے؟ پس الله كي تتم ميري آورز س كران كا مزنا اى طرح تھا جيسے گائے اپنے بچوں ك طرف مرتی ہے۔ پس وہ یہ کہنے لگے: بیجئے ہم حاضر ہیں لیجے ہم حاضر ہیں پھرانہوں نے اور کفار نے آپس میں ارائی کی۔اس دن انصاریہ کہدر ہے متھ۔اے انصار کے گروہ اے انصار کے گروہ۔ پھر بنوحارث بن خزرج يز بيده عوت محدود بمو كئ \_ يس رسول الله ﷺ اينے خچر پر سوار ایتی گردن کو ملند کر کے ان کی لڑائی کو دیکھ رہے متھے۔ یس آپ نے فرمایا: میں وفت ہے جنگ کے زور يكرف اورشدت اختيار كرف كا \_ پيررسول الله & نے چند کتکریاں اٹھائیں اور کا فروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا: محمد کے رب کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔ بہر میں نے دیکھنا شروع کیا تو میرے خیال میں جنگ بورے جوش وخروش برتھی۔اللہ کی قسم! جوب ہی آ پ 🚨 نے وہ کنگریاں کا فروں کی طرف بھینکیں تو میں کیا و کیمنا ہوں کہ ان کا فروں کی تیزی ختم ہوگئ ہے اور وہ

پیٹے پھیر کر بھاگ دینے ہے۔ (مسلم) آلوطینس: تنور اور اس سے مراد ہے کہ لڑائی شدت اختیار کرمئی۔ حَلَّمُهُمُد: حاء مجملہ کے ساتھ ہے اس کامعنی ہے ان کی توت۔

تخريج حلايث: هميح مسلم، بابق غزوة حدين جلى 6، صفحه 166، رقم 4712 اليستنزك للعاكم، ذكر اسلام العباس رضى الله عنه، جلد 3، صفحه 370، رقم 5418 سان تسائل بأب رحى إلحصيات في وجودالقوم، جلد 5، صفحه 197، رقم 8653 مسند أبي عوالة، بيأن ممارية رسول الله على البشر كين يوم حدين جلد 4، ص 276، رقم 6748 مشكّرة المصابيح بأب فضائل سيد المرسلين، جلد 3، صفحه 280، رقم 8888

شرح حديث المين الأمّت حضرت مفتى احمد يا دخان عليدر حمة الحنّان اس حديث كي تحت لكهة بي:

حنین ایک جنگل کا نام ہے جو مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان واقع ہے اس گنہگار نے وہاں کی زیارت کی ہے۔غزوہ حنین انتی بنگ ہوازن سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا تھا پہلے مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے ہتھے پھر اللہ نے مسلمانوں کوفتے کا مل عطافر مائی رہ بنی ہوازن جناب حلیمہ دائی کی ہم قوم تھی اس علاقہ میں جناب حلیمہ کا گھر تھا۔حضور انور نے وہاں ہی پرورش یائی تھی غزوہ حنین بھی ۸ ہجری میں ہوا۔ (مرقات)

اس غزوہ میں مسلمان بارہ ہزار ہے اور کفار قریبًا چار ہزار ،مسلمانوں کو خیال ہوا کہ آج ہم زیادہ ہیں فتح پر تمیں عے رب تعالٰی کی طرف سے عمّاب ہوا نہ ہوا نہ آئے ہیں گئر تُنگُنگُم فَلَمُ تُغَنِّ عَنْکُمُ شَیْتًا ہوا یہ کہ حضرات محابہ حضور انور سے آگے کفار سے لڑر ہے ہے ،مسلمان قبیلہ ہوازن کی تیراندازی کی تاب ندلا سکے اس لیے ان کے قدم اکھڑ گئے تر بتر ہو کر بھاگ پڑے، یہاں المسلمون سے مرادا کیڑ مسلمان ہیں سارے نہیں۔

یہ ہے حضورصلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت و بہا دری کہ الیم حالت میں خاطرا قدس پر قطعنا گھبراہٹ نہیں تنہا ہیں گمر کفار کی طرف ہی بڑھ دنہے ہیں۔

لینی حضور صلی اللّٰدعلیہ وسلم اپنا خچر کفار کی طرف دوڑا تا چاہتے ہتھے اور جناب عماس اسے روکتے ہتھے آ ب چہتے ہتے مسلمان سب جمع ہوجاویں تب حضور کا خچر کفار میں پہنچے۔

آپ کان م مغیرہ ہے کنیت ابوسفیان آپ ابن حارث ابن عبدالمطلب ہیں حضور کے چچاز او بھا کی بھی ہیں اور رضاعی بھائی بھی کیونکہ حلیمہ بنت ابوذ و یب سعد ریہ نے آپ کو بھی دودھ بلایا زمانہ کفر میں حضور انور کے سخت خداف ہے حضور کے خداف سے حضور کے خداف سے حضور کے خداف سے حضور کے خداف ایس میں میں مندا تھا یا شرم وحیا ، کی خداف سے میں مندا تھا یا شرم وحیا ، کی وجد ہے ۲۰ ہیں ہجری میں دفات یا تی ، حضرت عمر نے جناز و پڑھا یا دار مختل میں دفات یا تی ، حضرت عمر نے جناز و پڑھا یا دار مختل میں دفات ہوئے۔ (اکمال)

اس وقت حضور انور کے ساتھ صرف بیددوحضرات ہی ستھے باقی صحابہ کرام جن کے قدم ندا کھڑے ہتھے۔وہ اپنے اپنے

سمرہ والے وہ حضرات ہیں جنہوں نے بیعۃ الرضوان میں شرکت کی تھی لینی بیٹس رضوان والے محابہ چونکہ یہ بیعت ایک خار دار در خت کے لیے تھااور یہ بتائے کے لیے ایک خار دار در خت کے لیے تھااور یہ بتائے کے لیے کہ اس میں اس میں اس میں میں اس میں اوھر آئے۔

کے درسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہاں ہیں ادھر آئے۔

بعض روایات میں ہے کہ حضرت عماس کی آواز چندمیل تک پہنچی تھی۔صیتا مبالغہ صائت کا صائت بمعنی آواز والا مسیتًا بہت بڑی آواز والا۔

لیعنی جیسے کائے کے بچھڑ ہے ہوئے بچے اپنی مال کی آ وازئن کرشوق دیجت میں دوڑے آتے ہیں ایسے ہی وہ حفرات میری آ وازئن کر حضورانور کی طرف بڑے شوق ہے آئے اور دوڑے ہوئے آئے۔

لیتنی ان تمام گروہوں کوعلیحدہ علیحدہ آ وازیں دی گئیں اور وہ سب حضرات آئے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگر دجع ہوتے گئے۔

معلوم ہوا کہ بندوں سے مدولینا انہیں مدو کے لیے بلانا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلکہ سنت انبیاء کرام ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مدو کے لیے لوگوں کو پکارا من آنت ارتی اِلَ اللّٰہِ۔تنظادل کے معنی ہیں انتظار میں کسی کو گرون اٹھا کردیکھنا کہ وہ جماری مدوکرے۔

حسی کے معنی ہیں گرم ہوتا۔ و طیس جمعنی تنوراس سے مراد جنگ و جہاد ہے (اشعہ) بینی اب دیر نہ کروجلد جہاد کرویہ وقت رحمتِ الٰہی کے نزول کا ہے۔

اس فرمان عالی میں غیبی خبر ہے چونکہ اس خبر کا دَتوع یقینی تقااس لیے ستقبل کو ماضی ہے تعبیر فرمایا یعنی یقین کرلوکہ دہ بھاگ ہی گئے۔

وھار کند ہونے سے مراد ہے ان کی تیزی ختم ہوجانا جوش ٹھٹڈا پڑ جانا اور معاملہ ذکیل ہونے سے مراد ہے ان کفار کا ذکیل وخوار ہوجانا مخلست کھا جانا۔ اس واقعہ میں حضورانور کے دو مجز سے ظاہر ہوئے: ایک فعلی دوسرا قولی فعلی مجز ہ توایک مٹھی کنگر دن کا تقشیم ہوکرسپ کی آئھوں میں پڑ جانا ہے اور قولی مجز ہے کہ میشکست کھا گئے پھرفور ا ہوا بھی ایسا ہی۔ (بڑا ڈالمنا جج ، ج ۸ ص ۱۳۱)

حضرت ابو ہریرہ کھی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالی بیاک ہے اور پاکیزہ چیزی ہی قبول فرما تاہے اور اللہ تعالی نے مومنول کوائ چیز کا تھم دیا ہے جس کا تھم اس نے اسیے پینمبروں کو

(1857) وَعَنْ آيِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ طَيِّبُ لَا يَقْبَلُ اللَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ النَّاسُ، إِنَّ اللهَ طَيِّبُ لَا يَقْبَلُ اللَّ طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ امْرَ الْهُومِنِيْنَ مِمَا آمَرَ بِهِ الْهُرْسَلِقَ. فَقَالَ ویا۔ چنانچاللہ تعالی نے قربایا: آبائی الوسل کُلُوا مِن النظیم آبات الدوس الکلیم آبات الدوس الکلیم آبات الدوس الکلیم آبات الدوس الکلیم آبات الدوس الدوس الکلیم آبات الدیم آبات الدوس الدوس

تَعَالَى: (يَاءَيُهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِعًا) (البومبون: 51)، وَقَالَ تَعَالَى: (يَاءَيُهَا طَلِينَ امْنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقُتَاكُمُ (البعرة: 172). ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِينُ السَّفَرَ البعرة: 172). ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِينُ السَّفَر وَمُطْعَنُهُ عَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ عَرَامٌ، وَمَلِيسُهُ عَرَامٌ، وَمُطْعَنُهُ عَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ عَرَامٌ، وَمَلِيسُهُ عَرَامٌ، وَعُلِينَ بِالْعَرَامِ، فَالَى يُسْتَجَابُ لِلْلِك؛ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخريج حليث: صبح مسلم، بأب قبول الصنقة من الكسب الطيب و تربيتها، جلد 3 صفحه 85, رقم 239 الاداب لمبيئق، بأب في تطيب المطعم و الملبس و اجتناب الحرام واتقاء الشبهات، جلد 1، ص 237, رقم 390 سنن ترمذي، تفسير سورة المبيئة، بأب في تطيب المطعم و المبلبس و اجتناب الحرام واتقاء الشبهات، جلد 2، صفحه 389, رقم 2717 مسند امام احد، المبقد قد 200، رقم 2717 مسند امام احد، مسند أن هريرة رضى الله عِنه جلد 2، صفحه 338، رقم 338

شرح حدیث جلیم الاً مُت حضرت مفتی احمہ یارخان علیہ رحمۃ الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی رب تعالٰی بے عیب ہے اور بے عیب صدقات اور نقصانات سے خالی عبادات کو قبول فرہا تا ہے۔

یعنی کسب حلال وطلب معاش ایسا مبارک مشغلہ ہے جس میں رب تعالٰی نے انبیائے کرام علیم الصلوق والسلام اور
عوام کوجع فرمادیا ہے لہذہ یہ تھم خداوندی بھی ہے سنت مصطفوی بھی اور سنت انبیاء بھی اس لیے کسب حلال سنت سمجھ کر کرنا
چاہے، اس میں دنیا کی عزت بھی ہے آخرت کی مرخروئی بھی۔

یا تومیٹاق کے دن رب تعالی نے نبیوں سے بی خطاب ہیک وقت فرمایا تھا یا ہر نبی سے ان کے زب نہیں بی خطاب ہوا جو تر آن کریم میں نقل فرمایا گیا اور حضورا نور کوستایا گیا تا کہ معلوم ہوکہ رہانیت اور ترک دنیا نہ اسلام میں ہے نہ پہنے کی نبی کے دین میں تھی۔ چنا نچہ انبیائے کرام نے مختلف پیشے اختیار کئے کسی نے چندوں یا سوال پر زندگی نہ گزاری سوائے مرزا قادیانی کے۔ آدم علیہ الصلو ق والسلام اولا کپڑا سازی پھر بھیتی باڑی کرتے تھے، نوح علیہ السلام کری کا پیشہ، ادریس عیہ السلام درزی گری، ہود وصالح علیم السلام جنور پالے السلام درزی گری، ہود وصالح علیم السلام جنور پالے

تے، اوط علیہ السلام جیتی باڑی، موئی علیہ السلام نے بکریاں چرانا، واؤد علیہ السلام زرہ بناتے ،سلمان علیہ السلام اتنے بزے ملک کے مالک ہوکر یکھے اور زنبیلیں بنا کرگز ارہ کرتے ہے، بیٹی علیہ السلام ہمیشہ سیاحی کرتے ہے، ہمارے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً تنجارت بھر جہا و کئے۔ (اسلامی زندگی)

طیب خبیث کی ضد ہے، حلال، پاک، تطیف، پندیدہ، شرکی چیز طیب ہے، اللہ تعالٰی طیب ہے کہ خبیث چیزیں ناپند کرتا ہے تم مصفات غیر کمالیہ سے بری و پاک ہے، مسلمانوں کو تکم و یا کہ ظاہری و باطنی نجاست سے دور رہیں نیک اعمال کریں، چیزیں انسان کے لیے ہیں اور انسان رجمان کے لیے۔

یعنی بچین سے بی حرام میں پلا اور جوان ہو کرحرام کمائی ہی کی جس سے غذالباس حرام کارہا۔

میمان روسے تن یا حرام خور حاجی یا غازی کی طرف ہے یعنی حرام کمائی سے جی یا غروہ کرنے گیا، پراگندا حال پریشان حال رہا، کعبہ معظمہ یا میدان جہاد میں وعاعمی مانگیں گر قبول نہ ہوئی کہ روزی حرام تھی جب ایسے حاجی وغازی کی دعامجی قبول نہیں تو دوسروں کا کیا کہنا۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ دعاء کے دو باز دیعنی پر ہیں: اکل حلال، صدق مقال اگران سے دعا خواص کا خواص کا موتو قبول نہیں ہوتی نہنے کی پہلی سیڑھی حلال روزی ہے، حرام سے بچنا عوام کا تقوی ہے ، شبہات سے بچنا خواص کا تقوی کی ہے، شبہات سے بچنا خواص کا تقوی کی ، ذریعۂ محصیت سے بچنا صدیقین کا تقوی کی اللہ نصیب کرے۔ جو محرات میں پھنس جائے اور لا چار ہوجائے تو اھون پر گفایت کرنے ۔ چان جی احداد کر ماریکری بھی ہوگد حاجمی تو بکری کھا کرجان بچا ہے اور اگر کہا وسور ہی میسر ہو پر گفایت کرنے ۔ چان نجی بحال جی اے اور اگر کہا وسور ہی میسر ہو اور بھوک سے جان تھا نے اور سور کو ہاتھ نہ لگا ہے۔ (مرقات) (بڑا ڈالمنا جی بی جو مرداد)

حضرت ابو ہریرہ کے سے بی روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: تین شم کے آدمیوں سے اللہ تین شم کے آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کر ہے گا نہ آئییں (گراہوں سے) پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف رخمت کی نظر سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردن ک عذاب ہے۔ وہ تین آدمی بیر ہیں (۱) بوڑھا زانی (۲) عذاب ہے۔ وہ تین آدمی بیر ہیں (۱) بوڑھا زانی (۲) حقور نظر کے کئے ہیں کہتے ہیں مغرور نظیر۔ (سلم) اُلْعَائِلُ: فقیر کو کہتے ہیں مغرور نظیر۔ (سلم) اُلْعَائِلُ: فقیر کو

(1858) وَعَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّبُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيّامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمُ، وَلَا يَنْظُلُ يُكَلِّبُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيّامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمُ، وَلَا يَنْظُلُ إِلَيْهُمْ قَلَا يُنْظُلُ إِلَيْهُمْ قَلَا يَنْظُلُ وَمَلِكَ النّهِمُ وَلَهُمُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَنْ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ

مشرح عدیث: علیم الله مت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان ال حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
یعنی ان تین تشم کے لوگوں سے کرم ومحبت کا کلام نہ کرے گا خضب وقبر کا کلام کرے گالہذا حدیث واضح ہے یا یہ مطلب ہے کہ قیم مست کے اول وقت جب عدل اللی کاظہور ہوگا تب ان سے کلام نہ کرے گا یامطلقا بلا واسط کلام نہ کرے گا یامطلقا بلا واسط کلام نہ کرے گا یامطلقا بلا واسط کلام نہ کرے

#### کو بواسط فرشتوں کے کرے گا۔ (مرقات)

میعنی ان کے گناومعانے شکرے کا بیان کی مفالی لوگوں پر ظاہر نہ کرے گا، تزکید کے یہ ووق من ی آتے ہیں۔ يعى نظر رحمت نه كرے كا نظر قبر كرے كا۔

اس کے کدز نااگر چہ بہر حال براہے سخت گناہ ہے تحر بڑھا آ دی کرے تو برترین ممناہ ہے کہ اس کی شہوت قریبا جم ہو بھی ہے و ومغلوب ومجبور نہیں جوان آ دمی کو یا معذور ہے۔ (مرقات)

كيونكه بعض لوك مجبوز المجموث بولتے بين، بعض لوگ حاكم كے ڈريا بادشاہ كے خوف سے جھوٹ بول وسيتے وں بعض لوگ تنگذی سے تنگ آ کر جموٹ کے ذریعے روزی کماتے ہیں بادشاہ کوان میں سے کوئی مجبوری نہیں وہ جموٹ بولتا ہے تو بلا وجہ ہی بولتا ہے۔

حکومت والوں مال والوں کے باس غرور تکبر کے اسباب موجود ہیں۔اگر فقیر غرور کرے تو محض دلی خبا ثنت کی وجہ سے بی کرے گااس کیے اسکا تکبر بدترین جرم ہے، بعض لوگ غریب ہوتے ہوئے معمولی نوکری معمولی کا منہیں کرتے زکوۃ وخیرات قبول نہیں کرتے ،خور بھی بھو کے رہتے ہیں اور اپنے بال بچوں کو بھی بھوکا مارتے ہیں وہ بھی اس وعید میں دافل ہیں بعض لوگ بہت غریب ہوتے ہیں مگر اپنی اڑ کیوں لڑکوں کے لیے بڑے مالدار رشتے تلاش کرتے ہیں اس تلاش میں اولاد بوڑھی ہوجاتی ہے محرشادی نہیں کرتے جس کے نتیج بہت برے ظاہر ہوتے ہیں بیسب اس فرمان عالی میں داخل ہیں۔ درود ہواس تھیم مطلق محبوب کبریاصلی اللہ علیہ وسلم پر جوہم پر جمارے مال باپ بلکہ خودہم سے زیادہ مبر بان ہیں۔ اہتد تعالی ان کی تعلیم پر ممل کرنے کی تو فیق عنایت فرمائے ،اس ایک کلمه میں کیسی ہدایتیں ہیں۔(برزا ڈالناجی،ج۲ مر ۱۹۰)

(1859) وَعَنْبُهُ رَضِي اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ حضرت العبريره على عن روايت المك رسول الله 🍇 نے فرمایا: سبحان جیحان فرات اور نیل

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرّاتُ وَالنِّيْلُ كُلُّ فِينَ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ". عِارول جنت كى نهرول بس سے بيل-

رُوَاكُ مُسْلِمٌ.

تخريج حديث: صيح مسلم. بأب ما في الدنيا من انهار الجنة. جناد 8. صفعه 149. رقم 7340 اتعاف اعبره المهرة كتاب الغان جلي 8. صفحه 234. وقم الحديث 7858مسئل امام احديان حنيل مسئل أبي هريرة رضى الله عنه، جند 2. صفحه 289 رقم 7873مـــنداليزار.مــندأب هريوة رضى الله عنه جلى 2 صفحه 398. رقم 7956مشكّوة البصابيح بأب صفة انجمة واهلها. الفصل الاول جلد3.ص222.رقم5628

شرح حديث: حليم الأمت حضرت مفتى احمد يادخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كے تحت لكھتے ہيں: خیال رہے کہ سیحو ن اور جیحون ملک ادمن میں دونہریں ہیں لیحنی تر کستان اور خراسان میں اور فرات و نیل ملک شام کی دونهری بین به(اشعه) فرات کوفد میں ہے تیل مصر میں ،ان چاروں نہروں کا جنت سے ہونا۔اس کی بہت توجہیں ق کی تمبّی ہیں گرقو کی سے

کہ کوئی تاویل نہ کی جاوے اسے اپنے ظاہر پر رکھا جاوے کہ جنت سے ان کا پانی پہاڑوں میں بھیجا گیا اور پہاڑوں سے

ان میدانوں میں جاری کیا عمیا۔ چٹا نچہ یہ پائی بہت شیری ہیں ہاضم ہیں ،ان نہروں پر حضرات انبیاء کرام بزرگان وین

بہت ہی کھرت سے تشریف فرمائے ہوئے ہیں ،قریب قیامت جب قوم یا جوج و ما جوج کا خروج ہوگا تو قرآن مجید علم
وین ، جمر اسود، مقام ابراہیم اور یہ چاروں نہریں ونیا سے غائب کروی جا تھی گی ، رب فرما تا ہے: وَ إِنَّا عَلَى ذَهَا بِ بِهِ

تظیر دُون۔ (مرقات) (مرزا ڈالنے جی مے موسے)

اورائبی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کے میرا

ہاتھ پکڑ کرار شادفر مایا: اللہ تعالی نے زبین کو ہفتے کے دن

ہیدا فر مایا اور اس پر پہاڑ اتوار کے دن پیدا فر مائے اور

درخت ہیر کے دن پیدا فر مائی اور خالی شدیدہ چیز کومنگل

کواور دوشن بدھ کو پیدا فر مائی اور جانور جعرات کے دن

پیدا فر مائے اور حضرت آ دم علیہ السلام کو جمعہ کے دن

عصر کے بعد مب مخلو تات کے بعد دن کی آخری گھڑی

میں غصر اور دات کے درمیان پیدا فر مائیا۔ (مسلم)

(1860) وَعَنْهُ، قَالَ: أَخَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَانِى فَقَالَ: "خَلَق اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَانِى فَقَالَ: "خَلَق اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلِيهِ وَخَلَق اللهُ عَلَيْهِ الْجَبَالَ يَوْمَ الْاَحْدِ، وَخَلَق الْهَكُرُونَ يَوْمَ الْاِثْنَانُ وَخَلَق الْهَكُرُونَ يَوْمَ اللهُ كَرُونَ يَوْمَ الْاَرْدِعَاءُ وَبَثَ فِيهَا النَّوْرَ يَوْمَ الْاَرْدِعَاءُ وَبَثَ فِيهَا اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعُنَالُهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعُنَالُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعُنَالُهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ

تخريج حدايث: صبح مسلم بأب ابتداء الخلق و على آدم عليه السلام. جلد 8، ص 127، رقم 7231 السان الكبرى المدين مسلم بأب ابتداء الخلق و على آدم عليه السلام. جلد 8، ص 127، رقم 127 السان الكبرى لليبتى، بأب مبتداء الخلق، جلد 9، صفحه 3، رقم 1815 سان نسائى تفسير سورة البقرة جلد 6، صفحه 293، رقم الحديث لليبتى، بأب مبتدا أي هريرة وهى الله عنه جلد 10، صفحه 513، رقم 6132 مسند المام احدد بن حنبل مسند ألى هريرة من المدادي قر 327 منحه 327، قر 327 منحه 1010 منحه 1010 منحه 10 منحه 127، وقم 327 منحه 1010 منحه 10

شرح حدیث: علم وحکمت کے دلائل

اس حدیث میں اللہ تعافی کے کمال قدرت وعلم و حکمت کے ولائل ذکر فر ما یا گیا ہے کیونکہ مقصو و اعظم اللہ سجا نہ اوراس کے تمام صفات وافعال کی معرفت ہے اور میں جانئا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو إیب ہووہ کی ستحق عباوت ہوسکتا ہے ، نہ کہ وہ بحث جنہیں مشرکین ٹو جتے ہیں نے خشک دانداور تخشل کو چیز کر اان سے سبز ہ اور درخت پیدا کر تا اور ایک سنگل خ زمینوں میں ان کے زم ریشوں کورواں کرنا جہاں آ ہی سنخ بھی کام نہ کر سکھاس کی قدرت کے کیسے تو کہا ہت ہیں۔ اندگل خ زمینوں میں ان کے زم ریشوں کورواں کرنا جہاں آ ہی سنخ بھی کام نہ کر سکھاس کی قدرت کے کیسے تو کہات ہیں۔ اور انسان کی ضفت و ایجاد اللہ تعالٰی کے عالم جمیح اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایک پر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر میم موسلے کے مکن ومنصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کا فرمحال جانتے تھے کہ جب اللہ تعالٰی قادر ہے ملیم ہے اور ابدان کے محیط کے مکن ومنصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کا فرمحال جانتے تھے کہ جب اللہ تعالٰی قادر ہے ملیم ہے اور ابدان کے محیط کے مکن ومنصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کا فرمحال جانتے تھے کہ جب اللہ تعالٰی قادر ہے ملیم ہے اور ابدان کے محیط کے مکن ومنصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کا فرمحال جانے تھے کہ جب اللہ تعالٰی قادر ہے ملیم ہے اور ابدان کے محیط کے مکن ومنصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کا فرمحال جانے تھے کہ جب اللہ تعالٰی قادر ہے ملیم

مادے جمع وحیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے پیدائش آسان وز بین کے بعد اللہ تعالٰی نے آسان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی جنات نے فساد آتھیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بجیجی جس نے انہیں بہاڑوں اور جزیروں میں نکال بھگایا۔

حضرت الوسليمان خالد بن وليد وفظ سے روايت سے كه جنگ موندوالے دن ميرسے ہاتھ سے نوتلواري نوفيس مرف ايك جھوٹي يمني تكوار ميرسے ہاتھ ميں ياقي رہی۔ (بناری) (1861) وَعَنَّ أَنِي سُلَيْهَانَ غَالِيهِ بُنِ الْوَلِيْهِ وَعَنَّ أَنِي سُلَيْهَانَ غَالِيهِ بُنِ الْوَلِيْهِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ؛ لَقَدِ انْقَطَعتُ فِي يَدِي لَيْ يَدِي لَيْ يَوْمَ مُؤْتَةً تِسْعَةُ اسْيَافِ، فَمَا بَقِي فِي يَدِي إِلاَّ صَفِيْحَةً مُواتَةً لِسُعَةُ اسْيَافِ، فَمَا بَقِي فِي يَدِي إِلاَّ صَفِيْحَةً مَّهُ وَمَا بَقِي فِي يَدِي إِلاَّ صَفِيْحَةً مَّهَا بِيَّ فَي يَدِي إِلاَّ صَفِيْحَةً لِي اللهُ عَالِيَ اللهُ عَالِي اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى إِللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

تخريج حن يب إصبح بخارى بأب غزوة مؤتة من ارض الشام، جلد 5. صفحه 114 رقم 4265 البستدرك للعاكم كتاب البغازى والسرايا، جلد 3، صفحه 44. رقم 4354 جلد 8، ص 351 رقم البغازى والسرايا، جلد 3، صفحه 44. رقم 4354 جلد 8، ص 351 رقم 6137 مصنف ابن أني شيبة ، ذكر مأفضل الجهاد والحد عليها، جلد 5. صفحه 323 رقم 19789 كتاب الجهاد لعبد الله البيارك مفحه 323 رقم 19789 كتاب الجهاد لعبد الله البيارك مفحه 373 رقم 19789 كتاب الجهاد لعبد الله البيارك مفحه 373 رقم 1978 والحديد الله البيارك مفحه 373 رقم 1978 كتاب الجهاد لعبد الله البيارك مفحه 376 رقم 1978 كتاب الجهاد لعبد الله البيارك مفحه 176 من الحديد الله البيارك والمفحم المفحد 1978 والمديد 176 مفحه 328 رقم 1978 كتاب الجهاد لعبد الله البيارك والمفحد 1978 والمفحد 1978 والمديد الله البيارك والمفحد 1978 والمفحد 1978

# شرح حديث: حضرت خالد بن الوليدرضي الله تعالى عنه

بیخاندان قریش کے بہت ہی ناموراشراف میں ہے ہیں۔ان کی والدہ حضرت فی بی ابا بیر صفری رضی اللہ تعالی عنہام الموشین حضرت فی بی میمونہ رضی اللہ تعالی کے بہت تھیں۔ یہ بہاوری اور فی سید کری و تدا ہیر جنگ کے اعتبار ہے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ میں ایک خصوصی احتیا و رکھتے ہیں۔اسلام قبول کرنے ہے پہلے آئی اوران کے باب ولید کی اسلام و شخی مشہور تھی۔ جنگ بدر اور جنگ احد کی لڑائیوں میں یہ کفار کے ساتھ رہ اوران سے مسلمانوں کو بہت زیادہ جائی نقصان پہنچا مگرنا گہاں ان کے ول میں اسلام کی صدافت کا ایسا آ فناب طلوع ہوگیا کہ ہے جو میں بیٹو و بخو و مکہ ہے مدید فقصان پہنچا مگرنا گہاں ان کے ول میں اسلام کی صدافت کا ایسا آ فناب طلوع ہوگیا کہ ہے جو میں بیٹو و بخو دمکہ ہے مدید کی خور بخو دمکہ ہے مدید کی خور برار سالمت میں حاضر ہوگئے اور دائمن اسلام میں آگئے اور بیٹو ہر کرایا کہ اب زیرگی تحریم بری گوار کفار سے لائے ور برای مسلم بیس آگئے اور بیٹو ہر کرایا تو اسلاک فوج تھر بین آئی طالب و حضرت عبداللہ بین شمشیر بخف رہے یہاں تک کہ مجم پر بنائی طالب و حضرت عبداللہ بین شمشیر بخف رہے یہاں تک میں ہوئی سیس سیس الاروں نے کے بعد دیگر ہا جام شہادت نوش کرایا تو اسلاک فوج نے ان کو اپناسپ سالا او متحب کہ سیس مصور نوش میں ہوگئی ۔ اورای موقع پر جب کہ یہ جام سیس مصور فی میں ہوگئی ۔ اورای موقع پر جب کہ یہ جگ میں ان کو سیف اللہ دوال کے ساتھ ویک اللہ کوشن اللہ تعالی عنہ کی اسلان فوجوں کی سے ان کو سیف اللہ دوال کی تو میں اللہ کوشن مصور کا جی کی اسلان فوجوں کی سے مدور میں ہونے کی درور میں گور میں دور میں مصور کی بیاں عنہ کی خود کی سے سالاری کی ذمہ داری قبول کی اور ہرمی اللہ تعالی عنہ کی خال میں جی خصوصاً جنگ کیا مہیں مسلمان فوجوں کی سے سالاری کی ذمہ داری قبول کی اور ہرمیاذ پر لئے تسین حاصل کی ۔ پھرام برام میں می خصوصاً جنگ کیا مہیں مسلمان فوجوں کی سے سالاری کی ذمہ داری قبول کی اور ہرمیاذ پر لئے تعین حاصل کی ۔ پھرام برام میں میں حضرت ابور کی میں میں اللہ تو کول کی دیکھ کی میں میں میں کو کول کی دور کی کی درام کی تو کول کی اور کی میں میں کو کول کی دور کی کول کی دور کی سید کی میں میں میں کول کی دور کی کول کی درام کی کول کی دور کی کول کی کول کی دور کی کول کی دور کی کول کی کول کی دور کی کول کی دور کول ک

ووران روميوں كى جنگوں ميں بھى إنہوں نے اسلامى فوجوں كى كمان سنجالى اور بہت زيادہ فتو حات حاصلى ہو عميں ، را مي ميں چند دن بيا ررہ كروف ت بيائى ۔ (الا كمال فى اساء الرجال، حرف الخاء، نصل فى اصحابة ، ص ۵۹۲ مختفراً) (وكنز العرب، كتاب الفف كل، فضائل الصى بة خالد بن الوليد، لى يہ بين و ۲۰ سام ۲۰ المجزء ۱۲ ما اسما ۱۲ ) (وتاريخ انخلفاء الراشدون، ابو بحرالعديق، فعل فيما وقع فى خلافة ، ص ۵۸) (واسد الغابة، خالد بن الوليد بن المغير قاميح ۲، ص ۱۳۵ ملاقطاً)

(1862) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، يَقُولُ: "إِذَا حَكَمَ الْعَاكِمُ فَاجْتَهَلَا، ثُمَّ آصَاب، قَلَهُ آجُرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ الْحَكَمَ وَاجْتَهَلَا، فَأَخْطَأ، فَلَهُ أَجُرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَلَا، فَأَخْطَأ، فَلَهُ آجُرُانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَلَا، فَأَخْطَأ، فَلَهُ آجُرُهُ مُثَقَقًى عَلَيْهِ.

اے ایک اجر کے گا۔ (متن علیہ)

تخريج حليدة: صيح بدارى باب اجراك كم اذا اجهدفا صاب او اعطاء جلد 9 صفحه 7352، رقم 7352 صيح مسلم، باب بيان اجر للعاكم اذا جته فاصاب أو اعطاء ، جلد 5 صفحه 4584 من ترمذى باب ماجاء في القاضى يصيب ويخطى م جدد 2. صفحه 255 ، رقم 4507 السان الصغرى باب ما يحكم به الحاكم . جلد 3 صفحه 258 ، رقم 4507 سان ابوداؤد ، باب في القاضى المعلى مرحل 3 معلى 3

مسرح حدیث: حکیم الاً مت حضرت مفتی احمد یارخان علیه رحمة الحنان لکھتے ہیں: شرح حدیث: حکیم الاً مت حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمة الحنان لکھتے ہیں: کہاس کا فیصلہ اللہ رسول کے فر مان عالی کے مطابق ہوجائے، ریجی رب تعالٰی کا کرم ہی ہے کہ انسان کا فیصلہ اس کے

منشاء کے مطابق ہوجائے۔ ایک تواب تواج تہا دوکوشش کرنے کا اور دوسرا تواب درست فیصلہ کرنے کا کہ درئی بھی بڑا ممل ہے، قاضی عالم بلکہ درجہاج تہا دوالا چاہیے،اگر خود عالم وفقیہ نہ ہوتو فقہاء کے کلم سے فائدہ اٹھائے ان کا مقلداور تیج ہو۔

رب، بورون پہند ہوں ہے۔ میں کوشامل ہے کہ مجتمد ہے اگر غلطی بھی ہوجائے تب بھی اجتہاد کی محنت کا ثواب ہے لہذا چارول مذہب یعنی مشام مجتمد میں کوشامل ہے کہ مجتمد ہے اگر خوان میں سے درست وصح توایک ہی ہے گر گناہ کسی میں نہیں بلکہ جن آئر ہم جہتد میں ہے فور ہوئی ایک بھی جن بلکہ جن آئر مجتبد میں ہے فور ہوئی ایک ثواب انہیں بھی ہے، نیز حصرت علی ومعاویہ میں گنبگار کوئی نہیں ، حق پر حضرت ما و دوعلیہ السلام سے خطا ہوئی اور جناب سلیمان عیہ جناب معاویہ سے فطا ہوئی اور جناب سلیمان عیہ السلام نے درست فیصلہ فرما یا تو ان دونوں بزرگوں میں گنبگار کوئی نہیں ہوا۔ رب تعالی فرما تا ہے: فَفَقَهُ فَنَهُ سُمِیُلُنَ وہ حدیث کر بحداس آ یہ کی تا ترکی تا ترکی ہے گر سے مجتمد عالم ہے لیے ہے غیر مجتمد یا غیر عالم اگر غلط مسئلہ بنا کے گا تو گنبگار ہوگا بدگا تا ہے خیر مجتمد یا غیر عالم اگر غلط معانی نہیں ہوتی ۔ اس کی تحقیق بلکہ غیر عام کوفتو کی دینا ہی جا ترخیمیں اور مسئلہ بھی فروی اجتہادی ہواصول شریعت میں غلطی معانی نہیں ہوتی ۔ اس کی تحقیق بلکہ غیر عام کوفتو کی دینا ہی جا ترخیمیں اور مسئلہ بھی فروی اجتہادی ہواصول شریعت میں غلطی معانی نہیں ہوتی ۔ اس کی تحقیق بلکہ غیر عام کوفتو کی دینا ہی جا ترخیمیں اور مسئلہ بھی فروی اجتہادی ہواصول شریعت میں غلطی معانی نہیں ہوتی ۔ اس کی تحقیق بلکہ غیر عام کوفتو کی دینا ہی جا ترخیمیں اور مسئلہ بھی فروی اجتہادی ہواصول شریعت میں غلطی معانی نہیں ہوتی ۔ اس کی تحقیق

کتب اصول اور مرقات میں ملاحظہ سیجئے۔ اجتہادی خطاکی مثال یوں سیجھے کہ مسافر جنگل میں نماز پڑھے اسے سمت قبلہ کا پیتہ نہ جے تو اپنی رائے سے کام لیے ،اگر چار رکعت میں چار طرف اس کی رائے ہو کی اور اس نے ہر رکعت ایک طرف پڑھی تو اگر چے قبلہ ایک ہی فرف تھا مگر چاروں رکعتیں درست ہو گئیں اور اس کو تماز کا تو اب یقینا مل گیا۔ اس کی نفیس بحث ہماری کتاب جاءالحق حصد اول میں دیجھتے۔

یہ حدیث احمد،ابودا وُد،ابن ماجہ اور نسائی نے بروایت حضرت عمرو ابن عاص نقل فر مائی ،احمد نے حضرت ابوہریرہ سے بھی نقل کی ۔ (برزا ۂ،امنانچ،جے مص۲۴س)

(1863) وَعَنْ عَأَيْشَةَ رَضِى اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ عَأَيْشَةَ رَضِى اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْحُمْى مِنْ فَيْحِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْحُمْى مِنْ فَيْحِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْحُمْى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابُرِ دُوْهَا بِالْبَآءُ مُتَّفَقَى مَلَيْهِ.

تخريج حلايت: صيح بخارى، بأب صقة ابواب الجنة. جلد 4، صفحه 121، رقم 3264 صيح مسلم، بأب لكل داء دواء واستحبأب التداوى جلد 7، صفحه 23، رقم 15881 تماك الاير دالبهرة بأب ماجاء في الحبى وصب الباء البار دعل البحبوه. جدد 4، واستحبأب التداوى جلد 7، صفحه 193 تماك الاير دالبهرة بأب ماجاء في الحديث 3855 البستندك للحاكم، كتاب الطب جلد 6 صفحه 193 رقم الحديث 7439 سنن ابن ماجه، بأب الحبى من فيح جهنم فأبر دوها بألباء، جليد 2، صفحه 1149، رقم 3471

شرح حديث: عليم الأمنت معنرت مفتى احديار فان عليه رحمة الحنان ال عديث كتحت لكصة بين:

کہ جیسے دوز خ کی آگ نقط ظاہری جسم پری نہ ہوگی بلکہ اندرون بدن میں بھی تقلیدء علی الْاَفْدِدَة بول ہی بی رکی تپش دل وجگر پر بھی ہوتی ہے لبندااس آگ کے مشاہہے۔

یعنی صفرادی بخاردا کے دھندا پانی بیا ؤ،اس سے تسل دویا کیڑا ترکر کے سراور بعض عضاء پررکھو بیعلاج ہر بخار کے
لیے بیس بلکہ خاص بخاروں کے لیے ہے جو تمومنا اہل عرب کو ہوتا ہے ، ہمارے ہال بھی بعض بخاروں میں اطباء مریض کے
سر پرتو کیڑا بلکہ برف رکھواتے ہیں لبذا میٹل طبیب کے مشورہ سے کیا جاوے ، ہمارے ہاں کے اکثر بخاروں میں پانی مصر
ہوتا ہے۔اہ دیث پاک میں بخار والے کو سات مشکیزوں سے نہلانے کا مشورہ بھی دیا عمیا ہے مگر وہ ہی بن رگری
دالے۔حدیث شریف میں ہے کہ و من کا ایک شب کا بخارا یک سال کے گناہ معاف کرادیتا ہے۔

(مراو المالي في قد السادة)

حضرت ما نُشر هُ الله على روايت ہے كدر سول اللہ فلی ہے فرمایا: جو شخص و فات پا جائے اور اس ك فرے روزے ہول تو اس كا ولى اس كی طرف ت روزے رہے (مثنق میہ)اس حدیث مہاركدلى روست (1864) وَعَنْهَا رَضِى اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّهِ عَنْهَا، عَنِ النَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِينُهُ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَالْمُخْتَارُ صَوْمٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِينُهُ مُتَّفَقًى عَلَيْهِ وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَنْهُ وَلِينُهُ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا جَوَازُ الصَّوْمِ عَنْنُ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا

الْحَدِيْثِ، وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: الْقَرِيْبُ وَارِقًا كَأَنَ اَوْ غَيْرَ وَارِثٍ.

الات بيہ كہ جو محف فوت ہوجائے اور اس كے ذرے روز سے ہوں تو اس كى طرف سے روز سے رکھنا جائز ہے اور ولى سے مراد قريبى رشتے دار ہے چاہ وہ وارث ہو يا نہ ہو۔

تخريج حديث: صيح بخارى باب من مات و عليه صوم جلد 2. صفحه 690 رقم 1851 صيح مسم باب قضاء الصيام عن البيت جلد 3 صفحه 155 رقم 2748 السنت عن البيت جلد 3 صفحه 155 رقم 2748 السنت للبيت جلد 3 صفحه 150 رقم 2748 السنت للبين الجارود، باب ماجاء في الدنور، جلد 1. صفحه 237 رقم 943 سن ابوداؤد باب قيس مات و عليه صياء، جد 289 معحه 289 رقم 2402

۔۔۔۔ مثرت حدیث: اس حدیث مبارکہ کی رو سے مختار ہات رہے کہ جو مخص نوت ہوجائے اور اس کے ذھے روز ہے ہوں تو اس کی طرف سے روز ہے رکھنا جائز ہے اور ولی سے مراد قریبی رشنے دار ہے چاہے وہ وارث ہویا نہ ہو۔ حکیم اللَّمَت حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الحیّان اس حدیث کے تجت لکھتے ہیں:

اینی جس شخص پر رمضان یا نذر کاروزہ قضا ہوگیا پھراسے قضا کرنے کا موقعہ طامگر قضانہ کیا کہ مرگیہ تو اس کا ولی وارث

اس کی طرف سے روزہ ادا کردے۔ امام احمد کے ہاں اس طرح کہ روزے رکھ دے اوز باتی تمام اماموں کے ہاں اس طرح کہ روز وں کا فدرید دے دے چیر وجھوں سے: ایک یہ کدرب تعافی فرما تا ہے: وَعَلَی الَّذِیْنُ یُطِینُ تُولَا تُعُونَظُ فِی دُینَةٌ طَعَامُ وَمِن جوروزہ کی طاقت ندر تھیں ان پر فدریہ ہا اورمیت بھی طاقت نہیں رکھا۔ دومرے یہ کہ خود صدیث شریف میں صراحة وارد ہوا کہ الا لایصومین احد عن احد و لا یصلین احد عن احد کوئی کی طرف سے ندروزہ رکھے نہ نماز پور ھے جیسا کہ آگے آر ہا ہے۔ تیسرے یہ کہ خود صحابہ کرام کا فتو نے بید ہا کہ میت کی طرف سے روز وں کا فدرید یا جاوے روزہ رکھا نہ جائے ، دیکھومر قات۔ چوتے یہ کہ قیاس شرق بھی یہ بی جا ہتا ہے کیونکہ نماز بمقابلہ روزہ وزیازہ اہم اور ضرور کی ہوئی ہوئی ہے۔ کہ طرف سے کوئی نماز میں نہیں پڑھتا تو روزے کیے دکھ سکتا ہے تھی بدئی عبادت خود می کرنی پڑتی ہے ہوئی برنی عبادت خود می کرنی پڑتی ہے ہوئی بین میں جاتھ ہے کہ نماز میں انہ انہ انہائی جاتھی ہوئی برنی عبادت خود می کرنی پڑتی ہے ہوئی میں میں کرنی جاتھ ہے کہ نماز میں بین عبادت خود می کرنی پڑتی ہے میں میں کرائی جاتی۔ (مزا ڈالمنائی جاتی۔ اس احمالہ کرائی جاتی۔ (مزا ڈالمنائی جاتی۔ (مزا ڈالمنائی جاتی۔ (مزا ڈالمنائی جاتی۔ (مزا ڈالمنائی جاتی۔ اس احمالہ کا میں میں جاتیں کرائی جاتی۔ (مزا ڈالمنائی جاتی۔ (مزا ڈالمنائی جاتی۔ ان کرائی جاتی۔ (مزا ڈالمنائی جاتی۔ ان کہ انسانی جاتی کرائی جاتی کرائی جاتی۔ انسانی کرائی جاتی۔ انسانی کرائی جاتی۔ انسانی کرائی جاتی کہ دور کرا ڈالمنائی کی حد کہ دور کے کی کرائی جاتی کے دور کرا ڈالمنائی کے دور کی کرائی کا کرائی کا دور کے کی کرائی جاتی کے دیکھور کی کرائی کرائی کرائی کرائی کی کرائی کرائ

حضرت وف بن ما لک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اللہ کے سامنے بیان کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اللہ نے کی سود سے یا عطیے کے بار ب عبیں جو حضرت عائشہ اللہ ویتی تھیں کہا کہ حضرت عائشہ اللہ ویتی تھیں کہا کہ حضرت عائشہ اللہ ورنہ میں ان پر پابندی عائد کر دول گا۔ حضرت عائشہ اللہ اللہ بین ورنہ میں ان پر پابندی عائد کر دول گا۔ حضرت عائشہ اللہ اللہ بیندی عائد کر دول گا۔ حضرت عائشہ اللہ اللہ بیندی عائد کر دول گا۔ حضرت عائشہ اللہ اللہ بیندی عائد کے دول گا۔ حضرت عائشہ اللہ اللہ بیندی عائد کی اس نے

(1865) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطَّفَيُلِ:

اَنَّ عَاٰئِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا، خُرِّثَتُ أَنَّ عَبْلَ الله بْنِ

الزُّبَيْرِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ فِي بَيْجِ أَوْ عَطَاءًا عُطَتُهُ

الزُّبَيْرِ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ فِي بَيْجِ أَوْ عَطَاءًا عُطَتُهُ

عَاٰئِشَةُ رَضِى اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: وَاللهِ لَتَنْتَهِينَ عَاٰئِشَةً وَاللهِ لَتَنْتَهِينَ عَالِشَةً وَاللهِ لَتَنْتَهِينَ عَالِشَةً وَاللهِ لَتَنْتَهِينَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: آهُو قَالَ هٰذَا!

عَائِشَةُ أَوْ لاَ مُحْرِنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: هُو اللهِ عَلَى نَذُو أَنُ لاَ أُكِلِمَ قَالُوا: نَعَمْ لَ قَالَتْ: هُو اللهِ عَلَى نَذُو أَنُ لاَ أُكِلِمَ قَالُوا: نَعَمْ لَ قَالَتْ: هُو اللهِ عَلَى نَذُو أَنُ لاَ أُكِلِمَ قَالُوا: نَعَمْ لَ قَالَتْ: هُو اللهِ عَلَى نَذُو أَنُ لاَ أُكْلِمَ

ابُنَ الزُّبَيْرِ أَبُدًا، فَأَسْتَشَفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِولَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجُرَةُ فَقَالَتْ : لإَ، وَاللَّهِ لَا اشْفَعُ فِيْهِ آبُدًا. وَلَا آتَكَتَّكُ إِولَى نَنُدِي فَلَيَّا طَالَ ذَٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْبِسُورَ بْنَ خَغْرَمَةً، وَعَبْدَ الرَّحْمَانِ ابْنَ الْإِسُودِ بْنِ عَبْدِيغُونَ وَقَالَ لَهُمَا: ٱنْشُلُ كُمَّا اللهَ لَمَا أَدُخَلُتُهَانِي عَلَى عَائِشَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. فَإِنَّهَا لَا يَعِلُ لَهَا أَنْ تَنْلِرَ قَطِيْعَتِيْ، فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ، وَعَبُلُ الرَّخَانِ حَثَّى اسْتَأَذَنَا عَلَى عَائِشَةً فَقَالاً: السَّلاكُم عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَنَانُخُلُ؟ قَالَتُ عَايُشَةُ: ادْخُلُوا. قَالُوا: كُلَّنَا؛ قالتْ: نَعَمُ ادُخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مِعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَطَفِقَ يُنَاشِلُهَا وَيَبْكِيُ. وَطَهِى الْمِسُورُ، وَعَبُنُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِدِلاَّ كَلَّمَتُهُ وَقَبِلَتُ مِنْهُ، وَيَقُولِانِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِي عَمَّا قَلُ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ ؛ وَلَا يَعِلَّ لِمُسْلِمِ أَنْ يَهُجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. فَلَمَّا آكُثَرُوا عَلَى عَائِشَة مِنَ التَّذَاكِرَةِ وَالتَّحْرِئِجِ. طَفِقَتُ تُذَكِرُهُمَا وَتَبْكِيْ. وَتَقُوْلُ: إِنِّي نَلَرْتُ وَالنَّذَرُ شَرِيْدٌ. فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كُلَّمَتِ ابْنَ الزُّبُيْرِ، وَأَعْتَقَتُ فِي نَنْرِهَا ذٰلِكَ أَرُبَعِيْنَ رَقَبَةً، وَكَانَتُ تَذُكُرُ نَنُرَهَا بَعْلَ ذٰلِكَ فَتَبِكِي حَثَّى تَبِلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا. رَوَالْالْبُخَارِيُّ.

واقعی ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں۔ توانہوں نے فرمایا: میں اللہ کے نام کی تذر مانتی ہوں کہ مھی حضرت عبدالله بن زبير هي الله التنبيل كرول كى .. جب پیرطع تعلقی کمبی ہوگئ تو حضرت عبداللہ بن زبیر 🛞 نے حضرت عائشہ 🗞 کی طرف سفارش کروائی تو انہوں تے قرمایا: اللہ کی قسم! میں حضرت عبداللہ کے بارے میں بھی سفارش نہیں مانوں گی اور ندایتی نذرتو ژوں گی۔ يس جب سيمعامله لمبامو كميا توحضرت عبدالتد في حضرت مسور بن مخر مداور عبدالرحمن بن اسود بن عبد يغوث سے بات کی اوران دونول ہے کہا کہ میں تمہیں فتیم ویتا ہوں كمتم مجھے (ميرى خاله) حضرت عائشہ الله كے ياس لے چلواس کیے کہان کے لئے بیجا تزنبیں کہوہ میرے ساتھ تطع تعلقی کی نذر کو بور؟ کریں ۔ پس حضرت مسورین مخرمه اور حضرت عبدالرحمن بن يغوث عظيه دولول حضرت عبدالله بن زبير الله كولے كرحضرت عاكشه الله کے گھر آئے اور حضرت عائشہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت ما تلی اور انہوں نے اس طرح کہا:اکشلاکھ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَانُهُ كياجم اندرآ جاكير حضرت عائشہ ﷺ نے فرمایا: آجاؤ۔ انہوں نے عرض كيا: كيا بم سب لوك آجا تمي توحفرت عائشه ها سن فرمایا: ہاں تم سب آجاؤ اور آپ (ﷺ) کو بیمعنوم ند ہوا کہ ان کے ساتھ حضرت عبدالقدین زبیر ﷺ بھی ہیں۔ لیں جب اندر گئے توحضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ پردے كے اندر يلے كئے اور حضرت عائشہ ﷺ ے ليث كر ہبیں قشمیں دینے لگے اور رونے لگے اور حضرت مسور

اور عبدالرحن هي مجى أنبيل فنهم دے كر كہنے كے كه ده ابن زبیر (ﷺ) ہے بات شروع کر دیں اور ان کا عذر قبول فرماليں۔ وہ كہنے ككے كدرسول الله الله الله الله تعلقی ہے منع فر مایا ہے جوآب کے علم میں ہے ادر کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ دہ تین راتوں سے زیادہ ایے مسلمان بھائی سے بول جال اور قطع تعلق رکھے۔ اس جب انہول نے حضرت عائشہ اللہ کے سامنے وعظ اور نصیحت شروع کی تو وہ رونے لگیس اور فرمانے لکیں کہ میں نے تذربانی اور نذر بہت سخت ہے اور دونوں حضرات برابرعرض کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ام المونين نے حضرت عبدالله بن زبير الله ا تفتكوفر مائي اوراين اس نذريس جاليس غلام آزاد كئے لیکن بعد میں اپنی نذر کو یا د کرنتی تھیں اور اثنی رو تی تھیں كرآب كى اوردهن آب ك آنسوؤل سے تر ہوجاتى تھی۔(بخاری)

تخريج حليث: صيح بخارى بأب الهجرة جلد 5. صفحه 225 رقم 5725 السان الكيزى للبيهق، بأب الحجر عني البالغين. جلدة. صفحه 61.رقم 11671 عصيح ابن حبان بهاب ماجاء في التباغض والتحاسد جلد 12. صفحه 478 رقم 5662 جامع الاصول لابن اثير، الفصل، لاأمس عشر في الهجر ان جلد 6، ص649، رقم 4937

شرح خديث: سيره عا كشه صديقه رضى الله تعالى عنها كى كنيت

آپ رضی املدتعالی عنها کی کنیت ام عبراللہ ہے آپ رضی اللہ تعالی عنها نے سر کاردو عالم علی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے کنیت مقرر کرنے کی درخواست کی چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ فالہ وسلم نے فریایا: اپنے بھانچ ( یعنی عبداللہ بن زبیر رض اللدنع لي عنه) سے اپني كنيت ركھ لو۔

ا یک اور روایت میں آیا ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اپنی بہن کے نوز ائر یہ فرزند حضرت عبد ، لقد بن زبیر رضی اللہ تعانی عندکو ہارگاہ رسالت میں لے کر حاضر ہو تی تو نبی کر بیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ ڈالہ وسلم نے اس کے منہ میں لعاب دہن ڈ ل كرفره يا: بيعبدالله ہے اورتم ام عبدالله رضى الله تعالى عنهما۔

( مدارج النيوت انسم پنجم ، باب دوم در ذكراز واج مطهرات دى ، ج ٢ بص ١٨ ٣ )

ایک مرتبه حضرت عبدالله ین زبیر رضی الله تعالی عند نے آپ رضی الله تعالی عنها کی خدمت میں ایک الله ورجم بھیج تو آپ رضی الله تعالی عنها نے ای ون وہ سب وراہم اقارب وفقرایل تقسیم فرمادیئے۔ اس دن روز ویت ہوئے یہ وجود شام کے کھانے کے لئے وکھ تہ بچایا۔ باندی نے عرض کیا کہ اگر ایک درہم روٹی خریدنے کے نئے بچالیتیں تو کی جوجہ؟ فرمایا: یا دنیس آیا گریاو آجا تا تو بچالیک ۔ (مدارج اللهوت جسم پنجم، باب دوم، ذکرام بات الزمنین ،حضرت ماشتہ، جاس ویس)

حفرمت عقبہ بن عامر ملی ہے روایت ہے کہ رسول الله 🏚 احد کے شہداء کی طرف تشریف لے گئے اوران کے کئے آٹھ مال بعداس طرح دعا فرمائی جیسے زندول اور مردول كورخصت كرتے والا دع كرتا ہے۔ چرآ پ ﷺ منبر پرتشریف لاے اور ارشاد فرمایا کہ میں تم سے آ کے جانے والا ہول اور میں تم پر گواہ ہول گا' تمہارے ساتھ وعدے کی حبکہ حوض ہے اور میں اس مقام پر سے اسے و مکے رہا ہوں۔ خبروار! مجھےتم سے ا ندیشہبیں ہے کہتم شرک کرد کے کیکن میدا ندیشہ ضرور ہے کہتم و نیامیں رغبت کرنے لکو کے؟ حدیث کے راوی فرمائے ہیں میرے لیے بدرسول اللہ اللہ کا تری زیارت تھی۔(منن ملی) ایک اور روایت میں ہے کہ مجھے تمبارے بارے میں دنیا کا خطرہ ہے کہتم اس میں رغبت کرنے لگو سے آپ میں اس کی وجہ ہے لڑنے مگو کے اور اس طرح ہلاک ہوجاؤ کے جس طرح تم ہے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میہ میرے سے ر مول الله 🍇 کی آخرت زیارت تھی۔ ایک روایت میں ہے۔ آب نے فرمایا: میں تمہارے معاسات کا منتظم ہوں اور تمہارا گواہ ہوں اور الله کی قسم میں اس وقت الينے حوض كو د مكھ رہا ہوں اور مجھ كو زيين ك خزانوں کی تنجیاں دی گئی ہیں یا فرما یا کہ زمین کی تنجیاں

(1866) وَعَنُ عُقْبَةً بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إلى قَتُلَى أُحُدِه فَصَلَّى عَلَيْهِمُ بَعْدَ ثَمَّانِ سِنينَ كَالْهُودِعِ لِلاَحْيَاءُ وَالْأَمُواتِ، ثُمَّ طَلَعَ إِلَى الْبِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ آيُدِيكُمْ فَرَطٌ وَّأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمُ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لِأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِي هٰنَا، آلَا وَإِنَّىٰ لَسْتُ آخُشٰى عَلَيْكُمْ آنْ تُشْرِكُوا. وَلَكِنْ آخُشٰى عَلَيْكُمُ النَّانْيَا آنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ: فَكَانَتُ آخِرَ نَظُرَةٍ نَظَرُتُهَا إِلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مُثَّفَقُّ عَلَيْهِ . وَفِيُ رِوَايَةٍ: وَلَكِينُ أَخُشَى عَلَيْكُمُ النُّدُيَّا أَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَّا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ". قَالَ عُقْبَةُ: فكانَ اخِرَ مَا رَايَتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ.وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ﴿إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَانَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لأَنْظُرُ إِلَّى حَوْضِي الْأِنَ. وَإِنِّي أَعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَايْنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّيْ وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِينُ، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا ۗ وَالْهُرَادُ بِالصَّلُوةِ عَلَى قَتْلَى أُحُدِ: الدُّعَاءُ لَهُمْ. لَا الصَّلُوةُ الْمَعْرُوفَةُ

دی گئی بیں اور اللہ کی قسم! مجھ کو بین خوف نہیں ہے کہ میرے بعدتم مشرک بن جاؤ کے بلکہ خوف اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی رغبت کرنے لگو کے۔امام نووی فرماتے بیل کہ المصلوفة علی قشلی اُنھیں: شہداء احد پر نماز پڑھنے سے مرادان کے لئے دعا کرنا ہے۔معروف نماز جنازہ پڑھنامراد بیں۔

تخريج حدايث: صيح مخارى بأب غزوة احد جلد 4، صفحه 148، رقم 3816 صيح مسلم بأب اثبات حوض نهيدا بينة و صفاته، جلد 7. صفحه 67، رقم 6116 السان الكبرى للهجهي، بأب ذكر رواية من روى انه صلى عليهم بعد ثمان سنين توديعالهم، جدد 4، ص 14، رقم 7058 المحجم الكبير للطبرائي من اسمه عقبة بن عامر الجهني، جلد 17، صفحه 279، رقم 14456 صيح ابن حيان بأب مرض النبي تنظر 14، ومفحه 560، رقم 6595

مرح حديث: حكيم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت لكهة إلى:

شوافع کہتے ہیں کہ یہاں صلوۃ سے مراد دعاء مغفرت ہے نہ کہ نماز جنازہ ،ان کے ہاں شہید پر نماز جنازہ نہیں پڑھی ہوتی گریہ بات توی نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہداء احدی زیارت کرتے اور ایکے لیے دعاء مغفرت فرہ تے یہے پھراس دعا کا ذکر خصوصیت سے کیوں ہوا اہم الاان بقال کہ بیدعاء خصوصی تھی ۔ یعنی دعاء وداع جس میں وواعیہ کھمات تھے ۔ ہماراتوی جواب یہ ہے کہ حضورانور نے شہداء احدی آج نماز جنازہ پڑھی آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھنا حضورانور کی خصوصیت ہے ، ہماراتوی جواب ہے کہ حضورانور کی خصوصیت ہے ، ہمار وایت میں اس کی تصریح بھی ہے کہ بینماز جنازہ تھی لہذا ہیں حدیث لام اعظم کی دلیل ہے کہ شہید پر فصوصیت ہے ، ہمارہ وایت میں اس کی مفصل بحث صلوۃ جنازہ میں گزریکی ۔

یعنی اس دعا یا نماز جنازہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حضورانو رزئدہ اور مردہ سنمانوں کو وراع فر ہارہے ہیں، زندوں کو اس کے کہا ہو وات کا وقت قریب ہے لوگ اب حضور کی زیارت ندکر سکیں گے ، مردوں کواس کیے کہ نب مردوں کے لیے حضور حسی الند علیہ وسم کی دعا نمیں وغیرہ بندہ و نے والی ہیں ہوا قدیم خص وفات شروع ہونے سے پہلے ہوا۔
مفرط بمعنی فارط ہے جسے تبح بمعنی تالع فرط وہ شخص ہے جو کسی جماعت سے آگے منزل پر بہن کران کے طعام قیام وغیرہ تمام ضرور یات کا انتظام کر رہے جس سے وہ جماعت آگر ہر طرح آ رام پائے۔مطلب میہ ہے کہ بیس تم سے پہلے جارہا ہوں تاکہ تمہاری نجات تمہاری نجات تمہاری نوت ہوگا وہ میر سے ہوں تاکہ تمہاری شفاعت تمہاری نجات تمہاری ہر طرح کارسازی کروں بتم میں سے جو بھی ایمان پر فوت ہوگا وہ میر سے پاس میری حقاظت میر سے انتظام میں اس طرح آ و سے گا جسے مسافرا ہے گھرآ تا ہے بھر سے گھر میں ۔ (از اشعہ ) مؤمن مرتے ہی حضور کی پاس پہنچنا ہے بلکہ بعض مؤمنوں کی جائکتی کے وفت حضورانو رائیس لینے تشریف لاتے ہیں جیسا کہ امام مرتے ہی حضور کی پاس پہنچنا ہے بلکہ بعض مؤمنوں کی جائکتی کے وفت حضورانو رائیس لینے تشریف لاتے ہیں جیسا کہ امام بخاری کا واقعہ ہوااور بہت مرنے والوں سے سنا گیا کہ حضور حلی الله علیہ وسلم آگئے۔خیال رہے کہ جھوٹے فوت شدہ بچوں کو

بھی فرط فرمایا عمیا ہے عمر وہ فرط تاتص ہیں حضور انور فرط کامل یعنی ہر طرح کے نتظم، نیز اید کیم میں خطاب ساری امت سے ہے نہ کہ محابہ کرام سے حضورا پنی امت کے دائی نتظم ہیں۔

اس کی تائیداس آیت ہے ہے دَیّکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَیدِیْکُمْ شَیدِیْکُمُ اَلْ مِعْنَیْکُمْ شَیدِیْکُمُ اللهِ مِعْنَیْکُمْ شَیدِیْکُمُ اللهِ مِعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مِعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مِعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهُ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مِعْنَیْکُمُ اللهُ اللهُ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهُ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنِیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنِیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنِیْکُمُ اللهِ مُعْنِیْکُمُ اللهِ مُعْنِیْکُمُ اللهِ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ اللهِ مُعْنَیْکُمُ اللهِ مُعْنِیْکُمُ اللهِ مُعْنِیْکُمُ اللهِ اللهِ مُعْنِیْکُمُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ مُعْنِیْکُمُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ مُعْنِیْکُمُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُولِيْمُ اللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللِلْمُ الللهُ الللللِمُ الللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ الللِمُ الللهُ الللهُ الللللِمُ الللهُ ال

یعنی میں نے جس شفاعت خاصہ کاتم سے وعدہ کیا ہے وہ شفاعت حوض کوٹر پر کروں گا۔ (مرقات) یا تیامت میں میری تمہاری خصوصی ملا قات کی جگہ حوض کوٹر ہے۔ (اشعه) اس صورت میں یہاں خصوصی ملا قات مراد ہے ورنہ حضور کی ما قات مراد ہے ورنہ حضور کی ملا قات حضور کا دیدار تو مؤمن کو قبر میں ہی نصیب ہوتا ہے بچر قیامت میں بہت جگہ دیدار ہوگا بعض لوگ بعد وفات تا قیامت حضور ہی کے پاس رہتے ہیں الکھم اجعلنامنہم۔

یہ ہے حضور کا حاضرونا ظر ہونا کہ مدینہ منورہ میں کھڑے ہوئے اس حوض کوٹڑ کو دیکے رہے ہیں جو جنت ہیں ہے اور جنت ساتوں آسان سے اوپر ہے ، جس کی نگاہ مدینہ سے جنت تک کو دیکے سے اس کی نظر ساری ہوئے زمین کو یہاں کے رہنے والوں کوچی دیکے سکتی ہے کیونکہ زمین حوض کوٹر سے قریب ہے۔ ۔

اس طرح کہ جھنے زمین کے تمام خزانوں کا مالک مختار قاسم بنایا جسے جو ملے گا ہماری عطاسے ملے گا۔فر ماتے ہیں انڈہ المعطی وانا قاسم۔اشعہ نے فر مایا کہ بیتو ظاہری خزانوں کا حال ہے رہے باطنی خزانے سوآ سان وزمین ملک وملکوت کی جا بیال حضور کوعطا ہوئیں ۔۔

· دى كنجى تهبيس ايخ زانول كى خدانے مركاركيا ما لك ومخارينيا

لین مجھے بیخطرہ بیں کہتم سارے یاتم عمومًا کافر ہوجا وکہذار فیر مان عالی اس کے ضاف تبیں کہ حضورانور کے بعد چند لوگ مرتذ ہو گئے۔ (مرقات)

ا ما م نو وی نے فرما یا کہ اس میں حضور کے بہت ہے میجزات کا ذکر ہے کہ حضور انور نے بہت سی غیبی خبریں دیں جو ہوبہو پوری ہوئیں ۔ (مِزا ۃَالمناجِ،ج سوص ۲۶۱)

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاری ﷺ سے دوایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے نجر کی نماز پڑھائی اور منبر پرتشریف فرما ہوئے اور جمیں خطبہ رش دفر ویا۔ حتیٰ کہ ظہر کا دفت ہوگیا۔ آپ ﷺ منبر سے ترے اور

(1867) وَعَنْ آئِنَ زَيْدٍ عَمْرِو بَنِ آخَطَبَ الْأَنْصَادِيّ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: صلّى بِنَا رَسُولُ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صلّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَنْهُ قَالَ: صلّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِلَ الْمِنْيَرَ، اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِلَ الْمِنْيَرَ، اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِلَ الْمِنْيَرَ، فَنَوْلَ فَصَلّى، ثُمَّ صَعِلَ الظَّهُو، فَنَوْلَ فَصَلّى، ثُمَّ صَعِلَ الظَّهُو، فَنَوْلَ فَصَلّى، ثُمَّ صَعِلَ

الْمِنْ نَرَفَعُطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصُرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْ نَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَاثِنْ، فَأَعْلَمُنَا آخَفَظُنَا. رَوَالُامُسُلِمُ.

نماز پڑھائی اور منبر پرچ ھر خطبددیا یہاں تک کے عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ اللہ منبرے اترے نماز پر ھائی اور بھر منبر پرچ دھ کر خطبددیا یہاں تک کے سورج غروب اور بھر منبر پرچ دھ کر خطبد دیا یہاں تک کے سورج غروب ہو گیا ہی جو بھی ہوا اور جو ہونے والا تھا۔ آپ نے ان سب کی ہمیں اطلاع دی۔ ہم میں سے سب سے زیادہ یاد عالم وہ ہے جوان باتوں کو ہم میں سے سب سے زیادہ یاد مالم وہ ہے جوان باتوں کو ہم میں سے سب سے زیادہ یاد مرکھنے والا ہے۔ (مسلم)

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب اخبار الني الله العالم الساعة، جلده. ص 173، رقم 7449 الاحاد والمنالى لاحد الشيباني حديث ابو زيد عمر و بن اخطب جلد 4، صفحه 199، رقم 2183 المستدرك للعاكم، كتاب الفتن والملاخ، جدد 4، صفحه 533، رقم 8498 المعجم الكبير للطبراني من اسمه عمروين اخطب ابو زيد الانصاري، جلد 17، صفحه 28 رقم 13734 مستد أبي يعلى حديث أبي زيد عمروين اخطب، جلد 12، صفحه 289، رقم 6845

شرح حديث : حَلِيم الله مُنت حصرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس حديث كِ تحت لكهة بين:

آپ ابوزیداعرج کے نام سے مشہور ہیں ،آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھ تیرہ غز وات کیے ہیں ،حضور نے ان کے سرپر ہاتھ شریف پھیرااوران کے لیے دعائے خیر کی ،آپ کی عمرشریف سوسال ہوئی مگر سرشریف میں صرف چند ہال سفید ہوئے تنے۔ (،شعہ سرقات)

یعی جنور نے تھوڑ ہے وقفہ کے بعد مرارادن وعظ وخطبہ ارشاد فرمایا ، یہ خطبہ احکام کا نہ تھا بلکہ غیبی خبریں دینے کا تھا۔

یعنی تا قیامت قطرہ قطرہ ذرہ بتادیا جو پرندہ تا قیامت پر ہلائے گاوہ سب پچھنصیل وار بتادیا۔ بیہ ہے حضور کاعلم غیب کلی حضور کا پیم بجزہ ہے کہ سارے وا قعات صرف ایک دن میں بتادیئے جیسے حضرت داؤدعلیہ السلام گھوڑ اکستے کستے پوری زبور شریف پڑھ لیتے ہتے ۔ اس مجزہ کا نام ہے طی الوقت یہ بھی طی الارض کی طرح ایک مجزہ ہے ، بھی کر مت کے طور پر ولی کے ہاتھ پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ سخابہ کرام کو بیرسارے واقعات یا دندرہے کی کوزیادہ یا درہے کی کو کم لہذاان میں سے کسی کاعلم حضور انور کے علم کے برابزہیں ہوگیا۔ خیال رہے کہ تعلیم یعنی سکھاٹا اور چیز ہے اور خیر دینا یعنی اعلام یا انباء کچھاور چیز اللہ تعالٰی نے حضور کو ہر چیز سکھا دی وَعَدَّمَة فَ مَا لَمْ قَدُنْ قَعْلَمُ اور حضور نے بیتمام با تیں لوگوں کوسنادیں بتادیں سکھا تیں نہیں وَعَدَّمَ ادَمَرَ الْاَسْمَاءَ کُلُّهَ وَقَدَّمَ اَنْنَهُ هُمْ مِن بِهِ بَى فَرِق ہے۔ (برا الله الناجی، جم ص۱۸۲)

حضرت عائشہ ﷺ ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جوشن اس بات کی نذر ، نے کہ

(868) وَعَنْ عَأَيْشَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهَا. قَالَتْ:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَمَنُ نَذَرّ آن يُطِيعَ الله فَلْيُطِعُهُ، وَمَنْ نَذَو آنَ يَعْصِى الله فلا وه الله كا اطاعت كرے تو اے الله كا اطاعت كرنى ا يغصِه ". رَوَالُا الْهُ فَارِيْ. " فَي الله فلا عَلَى الله عَلَ

تخريج حليت : معيم بخارى، بأب العلد في الطاعة، جلن 6، صفحه 246، رقم 6318، نسان الصغرى للبيبة ي بأب من نذر للدا في معصية الله وفيها لا يكون برا، جلن 3، ص 236، رقم 4492 البنتالي لا بن انجارود، بأب ما جاء في العلور جدب 1، صفحه 235 رقم 934 سنن ابوداؤد بأب مأجاء في العلم في المعصية، جلب 3، ص 934 سنن ابوداؤد بأب العذر في المعصية، جلب 1، ص 934 سنن ابوداؤد بأب العذر في المعصية، جلب 1، ص 934 سنن ابوداؤد بأب العذر في المعصية، جلب 3، ص 934 سنن ابوداؤد بأب العذر في المعصية، جلب 1، ص

مرح مديث: حكيم الأمن معتربت مفتى احمد مارخان عليه رحمة الحنان ال مديث كتحت لكيمة بين: كيونكه الله تعالى كي عبادت توويسي مجى كرنى چاسيداور جب نذر مان لي توبدرجها ولي كرنى چاسي \_

خیال رہے کہ جوکام بذات خود گناہ ہواس کی نذر درست ہی نہیں جیے شراب پینے ، جو اکھیلنے ، کس مسد ن کو ناحق قبل کرنے کی نذر کہ ایسی نذریں باطل ہیں ان کا پورا کرنا حرام گران پر کفارہ واجب ہے کہ بیکام ہرگز نہ کرے اور کفارہ اوا کرنے کی نذر کہ ایسی کا گفارہ ہے کہ اس نے رب تعالٰی کے نام کی بے حرمتی کی گرجو کام کسی عارضہ کی وجہ سے ممنوع ہوں ان کی نذر درست ہے یاان کی نفشا کرے یا کفارہ دے جیسے حمید کے دن کے دوزے یا طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھنے کی منت کہ یہ منت کہ یہ منت درست ہے ، یہ بی نذہب احماف ہے۔ (بڑا ڈالمنا تیج ، ج۵ م ۳۲۲)

(1869) وَعَنْ أُمِّرِ ثَمْرِيُكِ رَضِى اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُرِهَا بِقَتْلِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُرِهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاعُ وَقَالَ: "كَانَ يَنْفُخُ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقًى الْأَوْزَاعُ وَقَالَ: "كَانَ يَنْفُخُ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقًى عَلَى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقًى عَلَى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقًى عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى الله عَلَيْهِ عَلَى الْمُرَاهِيْمَ مُتَّفَقًى عَلَى الله عَلَيْهِ عَلَى الله عَلَيْهُ عَلَى الله عَلَيْهِ عَلَى الله عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْ

ہے، سبزیوں میں رہتاہے۔

تخریج حلیث: صبح بخاری بهاب قول الله تعالی واتخل الله ابراهید خلیلا ، جلد 3، صفحه 122 رقم 3180 صبح مسدم بهاب استحباب قتل الوزغ جلد 7، ص 41، رقم 5979 مسلاد عبد بن حمید مستده امر شریك رضی الله عنها جلد 1 صفحه 450 رقم 1559 مستده امام احمد من حنبل حدیث السیدة عائشه رضی الله عنها ، جلد 6، ص 200 رقم 25684 لسان اد كوزی نلبیهی بهب ما يحرم من جهة مالا تأكل العرب جلد 9، ص 316 رقم 19848

شرح حدیث بینیم الاُمنت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحتان اس حدیث کے تحت مکھتے ہیں: ام شریک دو ہیں اور دونوں صحابیہ ہیں ،ایک کا نام عزمہ بنت دہ دان ہے ،قرشید عامر بیہ ہیں ،لوی این غالب کی اور د سے ،دوسری انصاریہ ہیں خبر نہیں ریکون می ام شریک ہیں۔(مرقات داشعہ) مگر ریہ بے خبری مفزنہیں کہ تمام صی بدعا دل ہیں۔ وزغ جمع ہے وزغة کی بمعنی گرگٹ ،مشہور جانور ہے چھکلی سے کچھ بڑا ہوتا ہے،دم کمبی ہوتی ہے،رنگ بدت یعنی جب صفرت ابراہیم علیہ السلام کونم ووی آگ میں ڈالا عمیا تو بیم روو آگ ہے میلوں وور جیفا ہوا آگ کی طرف پھوٹکیں مار رہاتھا کہ آگ تیز نہ ہوگئ وہ تو گاڑار کردی میں مار رہاتھا کہ آگ تیز نہ ہوگئ وہ تو گاڑار کردی میں مار رہاتھا کہ آگ ہیں جو تھے۔ اگر چیاس کی چھوٹک ہے آگ تیز نہ ہوگئ وہ تو گاڑار کردی میں میں مار دینے کا تھم ویا گیا،اس کے بھر ہوا پی لیمی ہو تھے ہیں بانی اتا وور سے آگ پر ڈال دیتا تھا کہ آگ بچھ جائے ،اس کو پانی کا بادشاہ کردیا گیا کہ اس حضرت سلیمان علیہ السلام کا مصاحب بنایا گیا،اس کے ذریعہ ملکہ بھی بلقیس کو ہدایت دی گئی جیسا کہ قرآن کریم سورہ نمل میں فہ کور ہے۔ معلوم ہوا جانوروں میں بھی بعض نبی میں فہ کور ہے۔ معلوم ہوا جانوروں میں بھی بعض نبی میں فہ کور ہے۔ معلوم ہوا جانوروں میں بھی بعض نبی کے دس میں بین بعض نبی کے دشمن جضور فر ماتے ہیں کہا حد بہا ڈہم سے مجت کرتا ہے، عیر پہاڈ ہم سے بغض کرتا ہے۔

حضرت ابو ہر یرہ کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فر مایا: جس نے کہاں ضرب سے گرگٹ کو مارا اس کو اتنا اتنا تو اب ملے گا۔ جس نے دومری ضرب سے کم اور مارااس کے لئے اتن نیکیاں ہیں گیکن پہلے محف سے کم اور جس نے ارااس کو اتنا اتنا تو اب ملے گا۔ ایک اور روایت ہیں ہے جو محف گرگٹ کو پہلی چوٹ ہیں مارد ہے اس کے لئے سونیکیاں لکھ دی جاتی ہے اور دومری چوٹ ہیں مار نے پر اس سے کم اور پھر تیسری اور دومری چوٹ ہیں مار نے پر اس سے کم اور پھر تیسری چوٹ ہیں مار نے پر اس سے کم اور پھر تیسری چوٹ ہیں مار نے پر اس سے کم اور پھر تیسری جوٹ ہیں مار نے پر اس سے کم اور پھر تیسری جوٹ ہیں مار نے پر اس سے کم اور پھر تیسری جوٹ ہیں مار نے پر اس سے کم اور پھر تیسری ہوت کہتے ہیں: آلُوزَعُ سے مراد ہوئی چھپکی ہے جے گر گٹ کہتے

(1870) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ وَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ وَرَغَةً فِي اوّلِ صَرْبَةٍ فَلَهُ كَنَا وَكَنَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الطَّرْبَةِ القَّالِيَةِ فَلَهُ كَنَا وَكَنَا حَسَنَةً، وَمَنْ فَتَلَهَا فِي الطَّرْبَةِ القَّالِفَةِ فَلَهُ كَنَا وَكَنَا حَسَنَةً وَوَى الْقَالِفَةِ فَلَهُ كَنَا وَكُنَا حَسَنَةً وَلَى الطَّرْبَةِ القَّالِفَةِ فَلَهُ كَنَا وَكُنَا حَسَنَةً وَلَى الطَّرْبَةِ القَّالِفَةِ فَلَهُ كَنَا وَكُنَا حَسَنَةً ". وَفِي الطَّرْبَةِ القَّالِفَةِ فَلَهُ كَنَا وَكُنَا حَسَنَةً ". وَفِي الطَّرْبَةِ القَّالِيَةِ دُونَ ذُلِكَ، وَلَى أَوْلِ صَرِّبَةٍ كُونَ ذُلِكَ. وَوَايَةٍ: "مَنْ قَتَلَ وَذَعًا فِي القَالِيَةِ دُونَ ذُلِكَ. وَقَا الشَّالِمُ وَقَالُ الْعَلَى اللَّا الْعَلَيْدِ وَقَى القَّالِيَةِ دُونَ ذُلِكَ. وَوَايَةٍ " مَنْ قَتَلَ وَنَعُلُوكَ وَقَالُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى الْعَلَى اللّهُ الْعَلَى الْعَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

~U!

تخریج حدیدہ مسلمہ باب استحباب قتل الوزغ جل 7. صفحه 42. رقم 5983 مشکوة المصابیح باب مایحل البه وما پحره مدید 2 مسلمہ باب استحباب قتل الوزغ جل 598، رقم 4121 السان الکوزی للبدیق باب قتل الحیة والعقرب فی الصلاقہ جل 2 مفعه 267. رقم 3576 سان این ماجه باب قتل الوزغ جل 2 صفحه 207، رقم 3296 سان این ماجه باب قتل الوزغ جل 2 صفحه 1076، رقم 3299 ابوداؤد باب فی قتل الاوزاغ جل 4 مسلمہ منت محترت مقتی احمد یا رضان علی رحمته الحتال ال صدیت کے تعلق بیل: مشرح صدیت میں گوٹ الم منتصد ہے کہ گرگٹ کوجلد مار دینے کی رغبت دینا زور کی چوٹ لگانا کہ ایک ہی چوٹ میں لوٹ پوٹ ہوجائے بلکی چوٹ میں میں ہے کہ بھاگ جائے۔ احمد وابن حبان نے بروایت حضرت ابن مسعود مرفوع نقل فر یا کہ جوسانے کو مارے اس کو مارے کو مور کو میں کو میں کو مارے کو میں میں کو میں

مدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوعًا نقل فرمایا کہ جوگر گٹ کو ماردے اللہ تعالٰی اس کے سامت محناہ معاف فرمائے گا۔ (مرقات) بہرحال اس کافتل نواب ہے۔(میزا ڈالمتاجے،ج۵مس۱۰۱۳)

> (1871) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ رَجُلُّ لِاتَصَدَّقَتَ بِصَدَقَةٍ، فَخُرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوضَعَهَا فِي يَنِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: ثُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ؛ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَك الْحَمْدُ لِأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَّقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَلَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيُ يَكِ زَائِيَةٍ ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَالِيَةٍ! فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْلُ عَلَى زَائِيَةٍ! لِأَتَصَنَّفَنَّ بِصَلَقَةٍ، لَخُرَجَ بِصَلَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيُ يَدِ غَنِيٍّ. فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّاثُونَ: ثُصُدِّقَ عَلَى غَيْنٍ؛ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَك الْحَبْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَإِنِيَةٍ وَعَلَى غَنِي! فَأَنَّ فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يُّسْتَعِفُّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّالِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُ عَنْ زِنَاهَا، وَآمَّا الْغَنِيُ فَلَعَلَّهُ أَنْ يُعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ عِنَا آعُطَاهُ · اللهُ · . رَوَاهُ الْبُخَآرِ يُ بِلَفُظِهِ وَمُسْلِمُ مِتَعُنَاكُ.

حضرت ابو ہر پرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسوں الله 🖨 نے فرمایا: آیک ؟ دمی نے کہا میں ضرور صدقہ وخیرات کروں گا۔ پس وہ صدقہ کے کر باہر جو لکلاتو (لاعلمی میں) ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ با تیں کررے منے کررات کرایک چورکومدقدویا ميا ہے۔ اس مخص نے دل ميں كما: اے الله سب تعریفیں تیرے ہی گئے ہیں (تیرا شکر ہے) میں اور صدقه کردلگالی وه صدقه لے کرجو با ہر نکلاتو وہ ایک بذكار عورت كے ہاتھ ميں وے ديا۔ منج موكى تو لوگ تذكره كردب يتص كهرات ايك بدكارعورت كوخيرات وی می ہے۔ اس مخص نے کہا: اے اللہ! تیراشکر ہے صدقه تو بدکارعورت کو پہنچ سمیا۔ میں اور صدقہ بھی ضرور كرول گاوه صدقه كامال نے كر چھر باہر جونكلاتوا تفا قاكسى مالدارکودے دیا۔ صبح کے وقت لوگ یا تیں کرر ہے تھے كمآج عنى كوصد قددے ديا گيا۔اس مخص نے كہاا۔ الله! تیراشکر ہے ( کہ تو نے میرا مال) چور زانیہ اور دولت مندکودلوایا۔ چنانجہ خواب میں اس شخص ہے کہا گیا تونے جو چورکوصد قد دیا ہے تو شا کداس کی وجہ سے وہ چوری سے بازا جائے اور زائیہ کو جوتو نے صدقہ دیا ہے تو شایداس کی وجہ سے وہ زناکاری جھوڑ دسے۔ باتی دولت مند بھی ممکن ہے کہ اس سے نفیحت حاصل کر ہے اوراللہ نے جواس کوعط قرمایا ہے اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ بخاری نے اس حدیث کو ان الفاظ کے

### سابھروایت کیاہے اور مسلم نے اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

تخريج حديث صيح بخارى بأب الماتصدق على عنى وهو لا يعلم . جله 2. ص516 من مسلم ، بأب ثبوت اجر المتعدق وان وقعت الصدقة في يدغير اهلها . جلد 3. ص98 رقم 2409 سان نسال بأب اذا عطاها غنيا وهو لا يشعر ، جلد 5 . صفحه مسلم الشاميين للطبر الدحديث شعيب عن أبي الزناد جله 4 ، ص3315 و مشكوة المصابيح ، بأب الانفاق و كراهية الامساك ، جلد أرصفحه 423 رقم 1876 مشكوة المصابيح ، بأب الانفاق و

مرح حديث: عليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال حديث كي تحت ليهية بين:

یعنی تم سے پہنے ایک بنی اسرائیلی نے اپنے دل میں کہایا اپنے دوستوں یا گھر دالوں پر اپنا بیارا دہ ظاہر کہایا ارب تعالی کی ہارگاہ مین عرض کیا کہ آج میں خیرات دول گا۔ظاہر ریہ ہے کہ خیرات سے نفلی صدقہ مراد ہو میکن ہے اس نے کوئی نذر مانی ہوجس کے یورا کرنے کا ارادہ کیا۔

یعنی رات کے اندھیرے میں اسکیے میں ایک شخص کو فقیر جان کروہ خیزات دے دی ،اس نے لوگوں میں پھیلا دیا کہ بچھے ایک آ دمی خیرات دے گیا جیسا کہ آ وارہ لوگوں کا طریقہ ہے کہ دھوکا دینے پر فخر کرتے ہیں اور دھوکا کھانے والے کا مذاق اڑاتے ہیں ،اس کالوگوں میں چرچا ہوگیا۔ مرقات نے فرمایا ممکن ہے کہ لوگوں کو پیخرالہا م الہی سے معلوم ہوئی ہواور ہوسکتا ہے کہ کوئی فرشند شکل انسانی میں آ کرلوگوں سے یہ کہ گیا ہو، خرضکہ اس کا چرچا ہوگیا۔

ریکمہ تجب کا ہے لیتنی وہ مخص صدقہ ضائع ہونے پر دل تنگ نہیں ہوا بلکہ خدا کا شکر ہی کیا اور تعجب کے طور پر ہیا ہاللہ کے مقبول بندے مصیبت پر بھی شکر ہی کرتے ہیں۔

یعنی میراوہ صدقہ تو بریکار گیا کیونکہ سی معرف پر نہ پہنچا جیسے کھاری زمین میں دانداس کی جگداور صدقہ دوں گا۔اس سے معلوم ہوا کہا گرصد قد سیجی جگہ نہ پہنچ تو واپس نہ لے بلکہ اس کی بجائے اور صدقہ دے چونکہ آج بھی صدقہ چھپانے کے لیے اندھیری رات ہی میں نکا تھااس لیے ایک فاسِقہ زاینہ تورت کو سکین جان کرخیرات دے دی اور دھوکا کھا گیا۔

اس چر چاکی وجہ ابھی بیان کردگ گئی کہ بیا خود ذاشیہ نے بی لوگوں میں پھونکا یافرشتہ کے ذرایعہ اس کا علان ہوگیا۔

اسے فقیر سمجھ کریہ بالدار کوئی کنجوں تھا جو پھٹے پرانے کیڑے پہنے تھا اور تریص بھی کہ جانے ہوئے فیرات لے لی جیسا کہ آج کل بھی کنجوسوں کو دیکھا جا تاہے ، لہذا حدیث پر بیاعتراض نہیں کہ دینے والے نے وحوکا کسے کھا یا اور لینے والے نے غنی ہونے کے باوجود خیرات لے کیوں لی موجودہ ذیانہ کے حالات و یکھتے ہوئے ان اعتراضوں کی گنجاکش ہی نہیں۔ خان ہوجود کی نے کہ ہوگا کہ نبوس کے گوشش کی کوشش کی کوشش میں ہے کہ نی نے خود کس سے نہ کہا ہوگا کہ نبوس تریص لوگ ان باتوں کا چرچانہیں کرتے بلکہ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں ، یہ اعلان فرشتہ ہی کے ذرایعہ ہوا ہوگا۔

یعنی موے میں کی صورت کروں کہ صدقہ تی جگہ پہنچ ، تین دفعہ خیرات کر چکاہر بار بریکار ہی گئی۔ معنی موے میں کی صورت کروں کہ صدقہ تی جگہ پہنچ ، تین دفعہ خیرات کر چکاہر بار بریکار ہی گئی۔ خلاصہ بیہ کہ تیرے بیتین صدقے کا را مدیل کوئی بیکار نہ گیا، چوراور زائید کے لیے تو گناہوں سے بیخے کا ذریعہ بین گااور غن کے لیے سخاوت کی تیلئے ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر غلطی سے زکوۃ غیر مصرف پرخرچ کر دی جائے مثل کسی کو نقیر سمجھ کر زکوۃ دی مجر پہتہ لگا وہ غنی ہے تو ذکوۃ ادا ہوجائے گی اس کا اعادہ واجب نہیں، طرفین کا بہی توں ہے ان کی ولی بیصد بیث بھی ہے کیونکہ یہاں اسے چوتھی بار صدقہ وسے کا تھکم نہیں دیا گیا گرتمام آئم فرماتے ہیں کہ اس صورت میں صدقہ والی بیصد بیث بھی ہے کہ اگر اس نے خلطی صدقہ والی نہ نے بہاں اس میں اختلاف ہے کہ خود لینے والے کو یہ مال حلال ہے یا نہیں تو ک بیہ ہو بی رک روایت سے لیا ہے تو حلال ہے ، دائستہ لیا ہے تو حمد تھے ہے جو بی رک نے روایت کی کہ فرماتے ہیں میرے والد نے صدقہ کے بچھود بنار محبر میں رکھے میں نے اٹھا لیے ، پھر بیوا تعہ بارگاہ نبوی میں پیش ہوا کی کہ فرماتے ہیں میرے والد نے صدقہ کے بچھود بنار محبر میں رکھے میں نے اٹھا لیے ، پھر بیوا تعہ بارگاہ نبوی میں پیش ہوا کی کہ فرماتے ہیں میرے والد نے صدقہ کے بچھود بنار محبر میں رکھے میں نے اٹھا لیے ، پھر بیوا تعہ بارگاہ نبوی میں پیش ہوا کو حضور علیا السلام نے ارشاہ فرمایا اے بڑ بیاتہارے نیت اورا ہے معن جو تم نے ابیا وہ تمہارا ہے۔
تو حضور علیا السلام نے ارشاہ فرمایا اے بڑ بیاتہارے لیے تمہاری نیت اورا ہے معن جو تم نے ابیا وہ تمہارا ہے۔

( فَحُ القديرُ ومرقات ) (مِزا أوالمناجِي من ١٠٢م ١٠١)

ادرائی سے روایت ہے کہ ہم رسول الله 🏝 کے سأتهه ایک دعوت بیل موجود منتھ۔ آپ کی خدمت اقدیں میں دی کا گوشت چیش کمیا عمیا اور آپ دسی کا گوشت بہت بسند فرماتے متھے۔آب نے اسے کھانا شروع کیا اور ارشاد فرمایا: میں قیامت، کے دن سب لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کیے؟ اس دن اللہ تعالیٰ ایک ہی میدان میں تمام المكلے بچھلے لوگول كوجمع فرمائے گا۔ أيك ديجھنے والا ان سب کود کیھے گا اور ایک ایکارنے والا ان سب کوا بنی آ واز سنا سکے گا۔سورج ان کے قریب ہوجائے گا اورلوگوں کائم اور بے جینی اس حد تک پہنچ جائے گی کہ ان ٹی طاقت اور برداشت سے باہر ہوگی۔ بس نوگ کہیں مے کیاتم و سیھتے نہیں کہ تمہاری تکلیف ومصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ كياتم كوئى ايساتخف نبيس ويجيت جوتمهار ب ليئتمهار ب یروردگار سے سفارش کرے؟ تو لوگ ایک دوسرے ہے ا کہیں سے کہ تمہادے باب سیدنا آ دم علیہ السلام ہیں۔ بس لوگ ان کے باس جا تمیں سے اور عرض کریں ہے ہے (1872) وَعَنْهُ، قَالَ: كَنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعُوَيِّهِ فَرُفِعَ إِمِلَيْهِ اللِّدَاعُ، وَكَالَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهُسَ مِنْهَا مَهُسَةً وَّقَالَ: "أَنَا سَيْدُ النَّاسِ يَوْمَرِ الْقِيَامَةِ. هَلُ تَدُوُونَ مِمَّءَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوْلِيْنَ وَالْإِخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَالْخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبُصِرُهُمُ النَّاظِرُ، وَيُسْبِعُهُمُ النَّاعِي وَتَنْدُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسِ مِنَ الْغَيْرِ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيُقُونَ وَلَا يَخْتَمِلُونَ. فَيَقُولُ النَّاسُ: اَلاَّ تُرَوُنَ مَا آنْتُمُ فِيْهِ إِولَ مَا بَلَغَكُمُ، آلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يُشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ ؛ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَغْضِ: أَبُوْ كُمُ أَدَمُ. فَيَأَتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا أَدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِمٍ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوُحِهِ، وَأَمَرَ الْمِلَائِكَةَ فَسَجَلُوا لَك، وَأَسُكَنَك الْجِنَّةُ، آلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؛ آلَا تَرْى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغُنَا؛ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّهُ يَغْضَبُ قَبُلَهُ مِثْلَهُ، وَلا يَغْضَبُ بَعُلَهُ مِثْلَهُ،

آدم! آپ سب انسانوں کے باپ بیں۔اللہ تعالی نے آپ کواپیے وست قدرت سے بیدا فرمایا اور آپ کے ائدرروح پھونگ اورائلدنے قرشتوں كوسكم ديا \_ توانہوں ف آپ کوسجده کیااور آپ کوجنت میں سکونت دی۔ کیا آپ اہے پروردگار سے اماری سفارش نہیں کریں مے؟ کی آپ ہماری وہ تکلیف نہیں دیکھرے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں اور جس حالت کو ہم جہنچے ہوئے ہیں؟ تو حضرت آدم علیدالسلام قرمالیس سے میرا پروردگار آج استے سخت غصے میں ہے کہ اس جبیها غضبناک وہ اس سے مہلے نہ ہوا اور نہ آئندہ مجھی اس طرح غضبناک ہوگا اور اس نے مجھے (جنت میں) ایک درخت کے پاس جانے ہے منع کیا تھا لیکن مجھے سے بھول ہوگئی۔ مجھے تو اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے ایٹ فکر ہے۔ تم میرے علاوہ سی اور کے پاس جائم تم حضرت نوح کے پاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت نوح علمیہ السلام کے پاس آئیں مے اور ان سے عرض کریں مے۔ اے نوح ا آ ب اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے۔ کیا آپ وہ تکلیف نہیں و کیھر ہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں؟ کیا آپ نہیں و کی*ھد ہے ہیں کہ ہماری بے چینی کس حد* تک پینچی ہوئی ہے؟ آپ اینے پروردگار سے ہماری سفارش کیوں نہیں کرتے؟ پس وہ فرمائیں کے میرا پروردگار آج التف سخت غصے میں ہے کہ اس جبیبا غضبناک وہ اس میلے بھی ہوااور نہ بھی آئندہ ہوگا اور مجھے ایک دعا کرنے کا حق عاصل تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی۔ مجھے تو اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم میرے علاوہ

وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفُسِي نَفُسِي نَفُسِيْ، إِذْهَبُوا إِلَّى غَيْرِيْ، إِذْهَبُوْا إِلَّى نُوْحٍ، فَيَأْتُوْنَ نُوْجًا فَيَقُولُونَ: يَانُوْحُ، آنُتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِولَى أَهِلِ الْكَرُضِ، وَقَلْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، آلَا تَرْى إِلَّى مَا نَعُنُ فِيْهِ، آلَا تَرْى إِلَى مَا بَلَغُنَا، آلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّك؛ فَيَقُولُ؛ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَر غَضَبًا لَّمْه يَغْضَبُ قَبُلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَلُ كَانَتُ لِيُ دَعُوَةٌ دَعَوْتُ مِهَا عَلَى قَوْمِي. نَفْسِيْ تَفْسِيْ تَفْسِيْ إِذْهَبُوا إِلَّى غَيْرِيْ. إِذْهَبُوا إِلَّى إبْرَاهِيْمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُونَ: يَأَ إِبْرَاهِيْمُ، ٱلْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ آهُلِ الْأَرْضِ، اشْفَعُ لَنَا إِلَّى رَبِّكِ، آلَا تُرْي إِدِلَّى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ لَهُمَ: إِنَّ رَبِّي قُلُ غَضِبَ الْيَوُمَ غَضَبًا لَّمْ يَغُضَبُ قَبُلَهُ مِثْلَةً، وَلَنُ يَّغُضَّبَ بَجُلَةً مِثُلَةً، وَإِنَّى كُنْتُ كَنَبُتُ وَلَاكَ كَلْمَاتٍ ، نَفْسِيْ.نَفْسِيُ نَفْسِيْ. إِذْهَبُوا إِلَّ غَيْرِيْ. إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى، فَيَأْتُوْنَ مُوسَى فَيَغُولُوْنَ: يًا مُؤسَى آنّت رَسُولُ اللهِ، فَضَّلَكَ اللهُ بِرسَالاَتِهِ وَبِكُلامِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكِ، أَلَا تَرْى إِلِّي مَا نَحُنُ فِيهِ ؛ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّ قُلُ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغُضَبُ قَبُلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغُضَبَ بَعْلَهُ مِثْلَة، وَإِنَّى قَدُ قَتَلْتُ نَفُسًا لَّمْ أُومَرُ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِينُ نَفْسِينُ، إِذْهَبُوا إِلَّى غَيْرِتْي ؛ إِذْهَبُوا إِلَّى عِيْسِي. فَيَأْتُوْنَ عِيْسِي فَيَقُوْلُوْنَ: يَا عِيُسِي، أَنْتَ رَسُولُ الله وَكَلِبَتُهُ ٱلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَكُلَّهُتَ النَّاسَ فِي الْهَهُدِ، اشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّك. أَلَا

تَرِّى إِلَّى مَا نَعُنُ فِيهِ وَ فَيَقُولُ عِينُسَى: إِنَّ رَبِّىٰ قَلْ عَيْسَى: إِنَّ رَبِّىٰ قَلْ عَضِبَ الْيَوْمَ عَضَبًا لَّهُ يَغْضَبُ قَبْلَهُ مِثْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبُ قَبْلَهُ مِثْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبُ قَبْلَهُ مِثْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَكُنُ كُرُ ذَنْباً، نَقْسِى الْمُعَلِّى اللهُ عَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى مُعَبَّيِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ".

مسى اوركے پاس جاؤيم حضرت ابراہيم عليه السلام كے یاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السام کے پاس آئي كاورغرض كريس محداد ابرائيم! آبالتدك نی اورز مین والول میں سے اس کے لیل ہیں۔ آب ایے پروردگاری بارگاه میں جاری سفارش کریں۔ کی آپ وہ تکلیف و کی تبیس رہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں؟ پس حفرت ابراہیم علیدالسلام ان سے فرمائیں سے۔میرا یروردگارآج اتناغضبناک ہے کہ اتناغضبناک اس سے یملے بھی ہوااور ندآ جندہ بھی ہوگا اور میں نے تین بارخلاف واتعدبات كبي تقى بي مجھے تواپئ فكر بئ اپنى فكر بئ اپنى فكر ہے۔تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤرتم حضرت مویٰ علیہ السلام کے باس جاؤ۔لوگ حضرت مویٰ عنیہ السلام کے باس آئیں کے اور ان سے عرض کریں مے۔اے حضرت موکی (علیدالسلام) آپ الله تعالی سے رسول بیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام سے ہو گوں برآ پکوفضیات عطافر مانی۔ آپ اینے پروردگارک بارگاہ میں ہمارے لیے سفارش فرمائمیں۔کیا آپ دیکھتے نہیں كه بم كس قدر يريشان بين-حضرت موى عليه السلام فرمائي كي ميرايروردگارة جاس قدرغضبتاك بےكماتنا غضبنا ك\_آج سے مہلے بھی اور شآئندہ ہوگا میں نے ایک جان کولل کیا تھا جے ل کرنے کا مجھے تھم نہ تھا مجھے توا پنی فکر ہے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم کسی اور کے بیاس جاؤ متم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت عيسى عليه السلام كے ماس آئيں سے اور كہيں كے: اے عيلى! آب الله كرسول اوركلم بين جي اس تے مريم كى

طرف بھیجا تھا اور آپ اس کی روح ہیں اور آپ نے پڑھوڑے ہیں اوگوں سے باتیں کی تھیں۔ آپ اللہ کی بارگاہ ہیں جماری شفاعت کریں۔ پس حضرت عینی علیہ السلام فرما تھیں گے۔ بلاشیہ میرا پروردگار! آج کے دن اتنا ناراض ہوا اور نہ بعد ناراض ہوگا۔ وہ کسی خطا کا ذکر نہیں فرما تیں گے۔ صرف بیل ہوگا۔ وہ کسی خطا کا ذکر نہیں فرما تیں گے۔ صرف نگھیوٹی نگھیوٹی خطا کا ذکر نہیں فرما تیں گے۔ تم میرے نگھیوٹی نگھیوٹی کہیں گے اور فرما تیں گے۔ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت محمد کے کی خدمت میں جا کرع ض کرو۔

اور ایک روایت میں ہے وہ میرے (محد 4) یاس آئیں مے اور عرض کریں مے: اے ( نبی محترم) حضرت محمد 🎕 ! آپ اللہ کے رسول ہیں اورسلسلہ نبوت ك فتم كزن والع ين الله تعالى في آب سرطفيل آپ کی امت کے پہلے اور آخری لوگوں کے گناہ معاف فرما ویئے ہیں۔ اینے پروروگار کی بارگاہ میں جاری شفاعت فرمائے۔ ویکھئے تو ہم س قدر پریشانی میں مبتلا ہیں ۔(رسول اللہ 🕮 فرماتے ہیں )یس میں چلول گااور غرش کے بیچے جا کراہیے پروردگار کے حضور سجدہ کروں گا۔ پھراللہ تعالی حمروثناء کے لیے ابقہ ظ میرے لیے کھول دے گا۔ بیرالفاظ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میلے کسی پر نبیں كھولے بول كے \_ بھرارشاد ہوگا: ا\_ بھر ( 🍇 )! ا\_ خ سرکوانهاؤ' مانگوتههیں دیا جائے گا۔ شفاعت کروتمہاری شفاعت قبول کی جائیگی۔ میں اپناسراٹھاؤں گا اورعرض كرول كا: اے ميرے دب! ميري امت اے ميرے رب میری امت اے میرے رب! میری امت ۔ تو

وَفِي رِوَايَةٍ: ﴿ فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ: يَا مُحَبَّدُ إِنتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَهُمُ الْأَنْبِيَّامُ وَقَلُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعُ لَنَا إِلَّى زُبِّكَ، آلا تَرَى إِلَى مَا لَحُنُ فِيهِ وَ فَأَنْطَلِقُ فَآنِ تَعْتَ الْعَرُشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّ، ثُمَّ يَفُتَحُ اللَّهُ عَلَى مِنَ مَّعَامِلِهِ، وَحُسُنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّهُ يَفْتَحُهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا جُعَمَّدُ ارْفَعْ رَأَسَكَ، سَلُ تُعْطَلُهُ، وَاشْفَعُ لُشَقَّعُ، فَأَرُفَعُ رَأْسِيُ، فَأَقُولُ: أُمَّتِيُ يَا رَبِّ، ٱمَّتِيْ يَارَبِ، ٱمَّتِيْ يَارَبِ، فَيُقَال: يَا هُحَمَّا الدِّخِلُ مِنَ أُمَّتِنكَ مَنْ لاَّ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْآيْمَنِ مِنْ أَبُوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيهَأَ سِوْى ذْلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ". ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِينَ نَفْسِئ بِيَدِهِ. إِنَّ مَا بَيْنَ الْبِصُرَاعَيْنِ مِنَ مَّصَارِيْحِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةً وَهَجَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةً وَبُصُرَى \*-مُتَّفَقُّ عَلَيْهِ.

ارشادہ وگا: اے محد ( اللہ اللہ است کان افراد کوجن پر حساب نہیں جنت کے درواز ول میں ہے وائی طرف کے درواز ول میں ہے وائی طرف کے درواز وسے میں اللہ کے عارواز ول میں کے درواز و سے داخل فر ماہیے ۔ بیلوگ اس کے عارو وہ اور درواز ول میں دوسرے لوگول کے ساتھ برابر شریک بیل ۔ پھر آ ہے نے ارشاد فر ما یا: اس ذات کی تشم جس کے درصت میں میری جان ہے۔ جنت کے درواز وں کے دومیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کے دومیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کے درمیان میں کے کہ مرمہ اور بھری کے درمیان یا مکہ مکرمہ اور بھری

تخريج حاليث: معيح بخارى بأب خرية من حلنا مع نوح انه كأن عبداشكورا"، جلّى 6, ص 84, رقم 4712 معيح مسدم، بأب ادني اهل المجنة ملالة فيها، جلى 1، صفحه 337، رقم 501 سان ترملى، بأب ادني اهل المجنة ملالة فيها، جلى 1، صفحه 377، رقم 501 سان ترملى، بأب مأجاء في الشفاعة، جلى 4، صفحه 337، رقم 378 سان النسائي تفسير سورة الاسراء، جلى 6، صفحه 378، رقم 1286 مسنده المراب حنيل، مسئد أبي هريرة رضى الله عنه، جدى 2 مفحه 435، رقم 435، رقم 435، رقم 1286

شرح حکہ بیث: عبیم الاُ مُت حضرت ِمفتی احمہ بار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: دسّی کا گوشت ہے ریشہ ہوتا ہے اور نرم بھی مزے دار بھی ، جلدگل جاتا ہے ، سارے جانور میں یہ ہی گوشت بہت ؛ چھ تا ہے۔

نہ س خالی سین سے اسکے داننوں سے نو جناا درنہش نقطہ والے شین سے داڑھوں سے گوشت نو چنا یعنی ہڑی سے بوئی مچھوڑ انا دونوں لفظ روایات میں وار دہیں۔

ال نال بین سردے انسان داخل ہیں حضرات انبیاء کرام اوران کی ساری امتیں ،اگر چیے حضور ہمیشہ ہے ہی سردی مخلوق کے سردار ہیں گراس سرداری کا ظہور قیامت کے دن ہوگا کہ سارے لوگ آپ سے شفاعت کی ورخواست کریں گے اور نادم اور سب حضور کا منہ تکمیں گے کوئی آپ کی سرداری کے افکار کرنے کی ہمت نہ کریکے گا کفار بھی اس کا اقر ارکریں گے اور نادم ہول گے اس لیے یوم القیامة کا ذکر فرمایا۔

یہ یوم القیامۃ کا بیان ہے، چونکہ میرحاضری ہارگاہ قیامت کامقصود ہے اس لیے اس کا ذکر پہنے فر ما یا ورنہ قیامت میں اور بھی کا م ہول گے جیسے کہ آ گے سے معلوم ہور ہاہے۔

گرمی کی شدت کا بیرحال ہوگا کہ انسان کا پسینہ ستر گز زمین میں جذب ہوکراس کے مندکی لگام بن جائے گا بیخی منہ تک پسینہ میں آ دمی ڈویا ہوگا۔ معلوم ہوا کہ قیامت کے کاروبار کی ابتداء توسل لینی وسیلہ کی تلاش ہے ہوگی۔ آج جوحضور کے دسیلہ کے منکر ہیں وہ بھی یہ بی کام پہنے کریں گے۔اعلی حضرت نے کیا خوب فر ما یا شغر

جم بھی محشر میں سیر دیکھیں گے تجالتجانہ کرے

یہ ل جہ ل مجھے لوگ یا تھی گے اور ساری مخلوق مجھے گھیرے گی وہاں سے روانہ ہو کراپنے مقام شفاعت میں پہنچوں گاجومیرے لیے خانص تیار کیا گیا ہے۔غالب میہ ہے کہ حضور انور ان سب کونے کروہاں پہنچیں گے۔وانشدور سول اعلم! وہ

یعنی اس دن جیسی جمدائیے رب کی میں کروں گا ایسی حمر مخلوق الٰہی میں کسی نے نہیں کی ہوگی بیحمد مجھے میرا رب بطور

اسے کہتے ہیں عرض سے پہلے تیولیت ابھی حضور انور صلی الله علیہ وسلم نے مدعا کے لیے لب نہیں ہلائے کہ قبولیت کا رب نے وعدہ قر مالیا۔

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں یہاں عبارت میں اجمال ہے۔ابتداء ہوئی شفاعت عامہ کے ذکر ہے اور انتہا ہوئی شفاعت خاصہ کے ذکر پر، بیشفاعت اپنی امت کو جنت میں پہنچانے کی ہے عام لوگوں کے لیے شفاعت محشر سے نجات دلانے کی

اس ہے معلوم ہوا کہ قیا مت میں سب کا حساب نہ ہوگا ، بعض بے حساب جنت میں بھیجے جائمیں گے۔جو دنیا میں اپنا جهاب خود بيتار ہے گااس كأحساب يا تو ہوگانبيس يا ہوگا تو ہلكا ہوگا۔

یعنی ان ہے حساب جنتیوں کے لیے ایک دروازہ خاص ہے جس ہے دوسرے جنتی داخل نہیں ہوسکتے مگر ریہ حضرات ان دروازوں سے جاسکتے ہیں جیسے ریل کا فسٹ کلاس کامسافر ہردرجہ میں سفر کرسکنا ہے مگرتھر ڈوالے فسٹ میں سفر نہیں کرسکتے۔ ا یک درواز ہے کے جھے ہوں تو ہر حصہ مصرع کہلا تا ہے اس سے مقصود ہے درواز ہ جشت کی چوڑ ائی بیان کرنا۔

ہجر مدیند منور ہ کے علاقہ میں ایک گاؤں کا نام بھی ہے اور بحرین کے ایک شہر کا نام بھی یہاں ہے، بی شہر مراد ہے جو بحرین میں ہے، اس تشبیہ ہے مقصود ہے اس درواز ہے کی فراخی بیان فرمانا حد بندی فرمانا مقصود نہیں۔(اشعہ مرقات) (برڑا ڈالمنا جیج معے مص ۱۳۱۳)

شفاعت مصطفي صلى الثدنعالي عليه وتملم

تو بے واسطہ امتد (عُزَّ وَجَلَّ) تک پہنچنے والے صرف محمد رسول اللہ ہیں۔ صلی اللہ نغالی علیہ وسلم۔ یہ ہی سبب ہے کہ روز قيامت تمام انبيء، اولياء وعماء يهم الصلوَّة والثناء كه شفاعت فرما تميل كے، ان كى شفاعت حضورِ اقدى صلى الله تعالى عليه وسلم کی بارگاہ میں ہوگی ۔ بازگا دِعزت (عُرُّ وَجَلَّ ) میں شفاعت فر مانے والےصرف حضور ہیں ۔ صلی اللہ تعالی عدیہ وسلم ۔ ولضذ ا

جامع تریزی کی صدیت میں ارشاد موا:

انا مّاحِبُ شَفَاعَيْهِمُ وَلَا فَكُن

شفاعتِ انبياء كاصاحب ميں بمول اور بير چھ براوفخرنبيں فرما تا۔ (ملخضاءمنداحر،الحديث ٢١٣، ٣١٣، ج٨ بس٥٣)

ای طرف آید کریمداشاره فرماتی ہے:

وَيَهْدِيكَ مِرْطًا مُسْتَقِيًّا

بهیں بھی تھم ہوا کہ عرض کرو: (پ۲۲،الفّع:۲)

إهدنا الصِّهُ ظ الْمُستَقِيم

مىيىسىدىراه چلار (پاءالفاتحة:۵)

اور حضور کو بھی فر ما یا:

وَيَهْدِينَ صِرْطًا مُسْتَقِيًّا ۞

اے محبوب ہم نے تمہارے لیے فتح مبین اس لیے کی ہے کہ ہمیں سیدھی راہ بتا کیں۔ (پ۲۱،التج:۲) ،

صراطِ منتقیم دوطرح کی ہوتی ہے: ایک تو بیر کہ سیرھی چلی گئی ہے جس میں بیج وخم نہیں گرواسطے کی ضرورت ہے کہ بغیرو اسطہ بیں پہنچ سکتا اور دوسری ہیر کہ اُٹھااور سیدھامقصود تک پہنچا۔ پہلی اور (یعنی دیگر)انبیاء (عیبہم الصلوة والسلام)اور دوسری صرف مجدر سول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کے لیے ہے۔

مطلب یہ کہ اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بس اٹھو اور مجھ تک ہلے آؤ اسمبیں سی تو شل (یعنی وسیہ اختیار کرنے) کی حاجت نہیں، سب کے لیے دسیاہ تم ہو، تمبارے لیے کون دسیاہ ہو! فالبذا حضورِ اقدس (صلی اللہ تعدی علیہ فالم وسلم) کے آسائے طَبِیہ سے ہے صاحب الوسیلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واسطہ وگا کا اللہ تعالیٰ علیہ واسطہ وگا کا اللہ وگا ناقص شہو گا اور جب کا اللہ ہوگا تو کمال وجود پر متفرع ہے اور وجودِ عالم حضور کے وجودِ اقدس پر موتوف ترو خلاصہ اعتقاد، شانِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ فالم وسلم میں یہ ہے کہ مرتبہ وجود میں صرف منور قدر کے وجودِ اقدس پر موتوف ترو دور میں صرف اللہ تعالیٰ علیہ فالم وسلم میں باتی سب علی و برتو۔

توحیدی دو ہیں: ایک توحیدِ النی کہ اللہ ایک ہے ، ذات وصفات واساء وافعال واحکام وسنطنت کسی بات میں اس کا کوئی شریک نہیں:

لآوله إلاالله

ترجمه كنزالا يمەن: ملله (عَرَّ وَعَلَّ ) كے سواكس كى بندگى نېيں ـ (پ٣٣،القَفَّة: ٣٥)

<u>ئىس كىشلەشىء</u>ْ

ترجمه كنزالا بمان: اس جبيها كونى نبيس \_ (پ٢٥،انشوري:١١)

هَلُ تَعُلَّمُ لَهُ سَبِيًّا ۞

ترجمه كنزال يمان: كياس كنام كادومراجات و-(پ١١،مريم:١٥)

هَلُّ مِنْ خَالِقٌ غَيْرُاللهِ

ترجمه كنزال يمان: كياالله كيوااور بهي كوئي خالق بهد

وْلَا يُشْيِهِ كُنُ فِي حُكْمِيةٍ آحَدُا

ترجمه كنزال يمان: اوروه البيخ تلم مين كسي كوشر يك نبيل كرتا ــ (پ١٥ ١٠ الكعف:٢٦)

ڐٛڵمؙؾػؙڽ۫ڷڟۺٙ<sub>ۣٛ</sub>ؠ۫ڬٛڣۣٵڷؠؽڮ

ترجمه کنزالایمان: اور بادشایی میس کوئی اس کاشر یک نبیس - (پ۱۱، بن امرآئیل:۱۱۱)

اوردوسری توحیرِ رسول (صلی الله نعالی علیه وله وسلم) که حضورایخ جمیع صفات کمالیه مین تمام عالم سے متفرد ( ایعن میکا) ہیں۔

مُلَوَّةً عَنْ شَرِيْكٍ فِي مَعَاسِنِهِ ﴿ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ \* .

( نبی کریم صلی اللہ تعد کی علیہ والہ وسلم اینے محاس د کمالات میں شریک سے پاک ہیں اُن کی ذات پاک میں حسن وخو کی

کا جوجو ہر ہے وہ غیر منقسم ہے۔)

خلاصه ایمان بیا ہے جو حقق دہلوی قرماتے ہیں۔

مخُو ال أَوْ را خداا زبيرِ جِفنظِ شرعٌ و پاکِ د ي

( دین کی پاسداری اورشریعت کی حفاظت کے لئے حضور اقدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ کا لہوسلم کو خدانہ کہواس کے علاوہ ان

كردوسرك اوصباف جوجاجوان كى مدح وثنامي لكهو-)

اوران سے مہلے حضرت امام محمد ہو صیری قدَّ سَ اللهُ تعالیٰ مِرَّ وُالشّر بف فر ما گئے۔

والحكم يماشئت مناحأ فيبووا ختكم وَانْسَبْ عَلَى قُلُدِ لِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَأْطِقٌ بِفَمِ (تسيده برده شريف مترجُم بس٢٨٥٥)

وكر ہروصف كەمبخوابى! ندر پيدحش إملاكن

دَعُمَا ادَّعَتُهُ النَّصَارَى فِي تَبِيِّهِمُ فَانَسَبِ إِلَىٰ ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ فَإِنَّ فَضُلَ رَسُوْلِ اللهِ لَيْسَ لَهُ حَتَّ

اتی بات تو چیوڑ دے جونصار کی نے اپنے نبی کے بارے میں اِدّ عاکیا (لیمنی خدااور خدا کا بیٹا)اسے چیوڑ ، باتی حضور کی مدح میں جو پچھے تیرے جی میں آئے کہدا درمضبوطی ہے تھم لگا۔ تُوان کی ذات پاک کی طرف جتنا شرف جے ہے منسوب کر اوران کےمرتبہ کریمہ کی طرف جنتی عظمت چاہے ثابت کراس لیے کہ دسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل کی کوئی انتہ ہی ، نہیں کہ بیان کرنے وارا ،کیسا ہی گو یا ہو،اسسے بیان کرسکے۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۲۵۱۔ ۲۵۴)

حضرت عبدائلہ بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت ابراجيم عليدالسلام حضرت اساعيل عليدالسلام كي والده اوران کے بیٹے حضرت اساعیل علیہ انسلام کوجبکہ وہ دودھ پیتے تھے لے کر ہلے یہاں تک کہ انہیں بیت اللہ کے قریب مسجد حرام کے بالائی حصے میں زمزم کے او پر واقع ایک درخت کے پاس مظہرادیا۔اس زمانے ہیں کے میں کوئی انسان آ بادنبیں تھا' نہ وہاں پانی ہی تھا۔ پس ان مال بیٹے کو دہال رکھاا وران کے پاس ایک تھیلی رکھ دی جس میں پچھ تھجوریں تھیں اور یانی کا ایک مشکیز ہ تھ۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس جانے کھے توحصرت اساعیل کی والدہ ان کے پیچیے تنیں اور کہا' اے ابراہیم! ہمیں اس وادی میں چیوڑ کر جہان کوئی عمخوار ساتھی ہے اور نہ ضرورت کی کوئی چیز کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے بیہ بات ان سيحنى باركهي كيكن حضرت ابراجيم عليه السلام ان كي طرف توجہ ہی شفر ماتے۔ بال آخر حضرت ہاجرہ نے کہ کیا اللہ نے آپ کوالیہا کرنے کا حکم ویا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا' ہاں تو انہوں نے کہا تب وہ ہمیں ضا کع نہیں كرے گا بھروہ واپس آ تشكيں۔پيس حضرت ابراہيم عليه السلام ابن راه يرطي يهال تك كدجب مقام ثنيه يربيج جہال سے ان کے اہل وعمال انہیں نہیں دیکھ رہے ہے۔ ا پنا رخ بیت الله کی طرف کیا۔ پھران کلمات کے ساتھ دعا تیں کیں پس اینے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا اے میرے رب ایس نے اپنی اولاد کونے آب و گیاہ جگہ پر آباد کیا ہے ہے تا کہ وہ تیراشکر ادا کریں تک\_حضرت اساعيل كي والده حضرت اساعيل كودود هه پلاتي ربيس اورخود (1873) وَعَنِ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: جَأَ ۗ اِبْرَاهِيُمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّرِ اِسْمَاعِيْلَ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيْل وَهِيَ تُرْضِعُهُ، حَتَّى وَضَعَهَا عِنْكَ الْبَيْتِ، عِنْكَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ مِمَكَّلَةَ يَوْمَثِنِ آحَدُّ، وَلَيْسَ بِهَا مَا ۗ فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ. وَوَضَعَ عِنْكَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ ثَمَرٌ، وَسِقَاءً فِيْهِ مَامٌ ثُمَّ قُفَّى إِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتُهُ آثُر إِسْمَاعِيْلَ فَقَالَتْ: يَأ إِبْرَاهِيْمُ، أَيْنَ تَلُهَبُ وَتَثَرُكُنَا بِهِلَا الْوَادِي الَّانِي لَيْسَ فِيْهِ آئِينُسُ وَلَا شَيْعٌ؛ فَقَالَتُ لَهُ ذَٰلِكَ مِوَارًا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا. قَالَتُ لَهُ: اللهُ أَمْرَكَ مِهٰنَا: قَالَ: نَعَمُ، قَالَتُ: إِذًا لَّا يُضَيِّعُنَا ؛ ثُمَّ رَجَعَتْ. \* فَالْطَلَقَ إِبْرَاهِيُمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْكَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرُونَهُ. اسْتَقْبَلَ بِوَجُهِهِ الْبَيْتَ. ثُمَّدَ دَعَا بِهْؤُلاَءُ النَّعَوَاتِ. فَرَفَعَ يَلَيْهِ فَقَالَ: (رَبِّ إِنِّيُ اَسُكَنْتُ مِنْ ذُرِّ يَّتِيُ بِوَادٍ غَيْرٍ ذِيْ زَرْعٍ) حَتَّى بَلَغَ (يَشُكُرُونَ) (ابْرَاهِيُمَ: ( 37. وَجَعَلَتُ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيْلَ وَتَشْرَبُ مِنُ ذٰلِكَ الْمَآءِ، حَتَى إِذَا نَفِلَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَك، وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعْلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوْى - أَوْ قَالَ يَتَلَبُّكُ - فَانْطَلَقَتُ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَلَتِ الصَّفَا ٱقْرَبَ جَبَلِ فِي الْأَرْضِ يَلِيَهَا، فَقَامَتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِي تَنْظُرُ هَلَ تَرْى أَحَدُّا؛ فَلَمْ تَرَ آحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِئُ. رَفَعَت طَرِفَ دِرْعِهَا. ثُمَّ

بانی چین رہیں یہاں تک کہ مفتک کا بانی ختم ہو گی<sub>ہ</sub>۔وہ خود نهی بیا*س محسوس کر د*بی تقی*س اور بیایی د میدر* در تقیس که بینا بھی بیاس کی وجہ ہے بلبلار ہاہے یا زمین میں لوث رہا ہے۔وہ اس منظر کو ٹالپتد کرتے ہوئے چل دیں۔انہوں نے اس جگہ ہے سب سے زیادہ قریب صفاکے بہاڑ کو یا یا یں وہ اس پر کھٹری ہو تنئیں اور وادی کی طرف رخ کر کے د <u> میمن</u> آلیس که شاید کوئی انسان نظر آجائے کیان بے سود۔ دہ صفاے اتری اور دادی تک پہنچیں ۔ پھرا پن میض کا کنارہ اللها كرائيك مصيبت زده تحض كي ما نند دوژ كروا دى كوعبوركيا پهرمروه پرآئيس اوراس پر کھڻري جو ٽئيس اور ديکھا که کوئي انسان نظراً عے لیکن کسی کونہ یا یا۔اس طرح انہوں نے سے سات مرتبه کیا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس اللہ ہیں کہ رسول الله 🙆 نے قرمایا: اس کے لوگ صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں جب وہ مروہ پر چڑھ کئیں توانہوں نے ایک آ وازسیٰ تو اپنے آپ کو سہنے لگیس خاموش! پھر انہوں نے کان لگایا تو دوبارہ وہ آ دانسی۔ اس پرانہوں نے کہا کہ تو نے آ واز تو سنادی اگر تیرے باس کوئی معاونت كاسلسلهب(تومددكر) يس اى لحدفرشندزم زم ك جگہکے یاس تھا۔ ہیں اس نے اپنی ایری کیا پرسے زمین کو كريدا۔ زيبال تك كه ياني ظاہر ہو گيا۔ آپ (حضرت ہاجرہ)اں کے گرد حوض بنانے لگیس اور اینے ہاتھ ہے۔اس طرح کرنے لگیں اور یانی کو چلو میں لے کر مشک میں ڈالنے کیں۔وہ یانی جتنا جلو ہے لیتی اتنا ہی یانی نیجے ہے جوش مارتا اور ایک روایت میں ہے کہ جتنا وہ چلو میں کیتی ا تناوہ جوش مارتا۔حضرت عبداللہ ابن عباس 🍪 فرماتے

سَعَتُ سَعْىَ الْإِنْسَانِ الْهَجْهُؤدِ حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيْ، ثُمَّ آتَتِ الْمَرُوَّةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا. فَنَظَرَتْ هَلُ تَرْى آحَدًا؛ فَلَمْ تَرَ آحَدًا، فَفَعَلَتُ ذُلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ فَلَذَّ لِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُ أَبُنَا أَشُرَفَتُ عَلَى الْمَرُوقِةِ سَمِعَتْ صَوْتًا، فَقَالَتُ: صَهُ - تُرِيْدُ نَفُسَهَا - ثُمَّر تَسَبَّعَتُ، فَسَمِعَتُ اينضًا. فَقَالَتُ: قَلَ اسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاتٌ، فَإِذَا فِي بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِح زَمُزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِيهِ - أَوْ قَالَ يَجَنَاجِهِ - حَثَّى ظَهَرَ الْمَأْمُ، لَجَعَلَتُ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هُكَذَا، وَجَعَلَتُ تَغُرِفُ مِنَ الْهَآءَ فِي سِقَاءُهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْلَ مَا . تَغْرِفُ. وَفِيُ رِوَايَةٍ: بِقَلَدِ مَا تَغْرِفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ رَحْمَ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ لَوْ تَرَكَتُ ذَمُزُمَ -اَوْقَالَ لَوْلَمْ تَغْرِفُ مِنَ الْهَآءَ-لَكَانَتُ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ: فَشَرِبَتُ وَآرُضَعَتُ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْهَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هَاهُمَا بَيْتًا للهِ يَبُنِيْهِ هٰنَا الْعَلَامُ وَابُونُهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّحُ أَهْلَهُ. وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِّنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيْكِ السُّيُولُ، فَتَأْخُذُ عَنَ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَكَانَتُ كَلْلِكَ حَتَّى مَرَّتُ عِهِمْ رُفُقَةٌ مِّنَ جُرْهُمٍ، أَوْ اَهُلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرُهُمٍ مُّقْبِلَيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَلَامَ فَنَزلُوْا فِيْ ٱسْفَلِ مَكَّةً ، فَرَاوُ إِ طَأَئِرًا عَائِفًا، فَقَالُوا: إِنَّ هٰنَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ لَعَهٰنُنَا جِهْنَا الْوَادِي

وَمَا فِيْهِ مَا مَ فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّانٍ. فَإِذَا هُمْ بِالْهَاءُ. فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوْهُمْ ، فَأَقْبَلُوا وَأَمُّر اسْمَاعِيْلَ عِنْدَالْمَاءُ فَقَالُوْا: أَتَأَذَيْنَ لَنَا أَنُ ثَنْزِلَ عِنْدَكِ؛ قَالَتُ: نَعَمْ، وَلٰكِنُ لاَّ حَتَّى لَكُمْ فِي الْهَآءِ قَالُوْا: نَعَمْ لَ قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَلْفَى ذٰلِكَ أُمَّرِ إِسْمَاعِيْلَ. وهي تُعِبُ الْأَنْسَ فَأَزَلُوا، فَأَرْسَلُوا إِلَّى آهْلِهِمْ فَأَزَلُوا مَعَهُمْ. حَتَّى إِذَا كَأَنُوا بِهَا آهُلَ ٱبْيَاتِ وَّشَبَّ الْعَلَامُر وَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُمْ وَأَخْبَهُمْ حِنْنَ شَبّ، فَلَمَّا أَدُرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاكًا مِّنْهُمُ: وَمَاتَتُ أُمِّر اسْمَاعِيْلَ، فَجَاءً إِبْرَاهِيْمُ بَغْنَما تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيْلُ يُطَالِعُ لَرِ كُتَهُ، فَدَمْ يَجِدُ اسْمَاعِيْلَ ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتُ: حُرَجَ يَبُنَغِي لَنَا - وَفِي رِوَايَةٍ: يَصِيْلُ لَنَا - ثُمَّ سَأَلَهَا عَنَ عَيْشِهِمْ وَهَيْتَتِهِمْ، فَقَالَتُ: نَعْنُ بِشَيِّرٍ، نَعْنُ فِي ضِيْقٍ وَّشِنَّةٍ؛ وَشَكَتُ اِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذًا جَأَةً زَوْجُكِ اقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرُ عَتَبَةً بَابِهِ. فَلَبَّا جَأَ ۗ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ أَنْسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَاثَكُمُ مِنْ آحَدٍ؛ قَالَتْ: نَعَمَ، جَائِنَا شَيْخُ كَذَا وَكَذَا، فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخُبَرْتُهُ، فَسَأَلَئِيْ: كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرُتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَّشِنَّةٍ. قَالَ: فَهَلُ آوُصَاكِ بِشَيْئٍ؛ قَالَتُ: نَعَمُ، اَمَرَانِ أَنْ آقُرَا عَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَقُولُ: غَيِّرٌ عَتَبَةً بَابِك، قَالَ: ذَاكَ آبِي وَقَدُ آمَرَ فِي آنُ أَفَارِقَكِ! الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ. فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمُ أُخُرِي، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَأْهُمْ بَعْلُ فَلَمُ

ہیں کہ رسول اللہ 🕾 نے قرمایا: اللہ تعالی حصرت اساعیس کی والدہ پر رحم کرے۔ اگر وہ زم زم کر چھوڑ دینیں یا یاتی کے چلونہ بھرتیں تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔حضرت عبدالله بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت حاجرہ نے اس سے خود یانی بیاادرائے بیٹے کو پالایا۔ فرشتے نے آپ سے کہاتم اپنی جان کا کوئی خوف مت کھاؤ۔ ہے جنگ یہاں اللہ تعالیٰ کا تھرہے۔جس کی تعمیر سے بچہ اور اس کے والدكرين كے اور اللہ تعالیٰ يہاں كے رہنے والے لوگوں كو ضائع نہیں کرے گا۔ بیت اللہ کی جگہ شیعے کی طرح زمین سے کچھ اُتھی ہوئی تھی۔سیلاب آئے اور اس کے آس پاس سے گزرجاتے ۔حضرت اساعیل کی والدہ اس حالت میں تھیں کہ قبیلہ جرہم کا ایک قافلہ یا ایک خاندان وہاں سے گزرادہ لوگ كدا كراستے آرب متھ انہوں نے مكه كے زيريں حصه ميں پڑاؤ كيا۔ انہوں نے پرندے منڈلاتے ہوئے دیکھے تو کہنے لگے کہ بیر پرندے پانی پر مھوم رہے ہیں۔ میں تواس وادی سے آتے جاتے زمانہ ہو گیا۔ اس میں تو یانی نہ تھا تو انہوں نے ایک دو قاصد سے انہوں نے وہاں یانی یایا پس وریس جا کر باتی ساتھیوں کو بتلایا تو وہ سب اس مقام پر آئے۔حضرت ہاجرہ پانی کے پاس تشریف فرماتھیں۔ بیلوگ عرض کرنے لگے کیا آپ ہم کواپنے پاس پڑ و کرنے کی جازت دیں گى۔ آپ فرمانے لگیس ہاں کیکن یانی میں تمہارا کوئی حق ملکیت نہ ہوگا۔ کہتے لگے ٹھیک ہے۔حضرت ابن عہاس الله في كارشاد قل كرت بين كداس واقعد ام اساعیل کی مراد بوری کردی وہ بھی کوئی موٹس جے جتی

يَهِدُهُ، فَلَكُ عَلَى الْمُرَاتِهِ فَسَأَلُ عَنْهُ. قَالَتُ: خَرَجَ يَهُدُهُ فَلَكُ اللّهَ عَنْ يَعْدُمُ وَسَأَلُهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْعَتِهِمْ، فَقَالَتْ: أَخْنُ بِعَيْرٍ وَسَالَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْعَتِهِمْ، فَقَالَتْ: أَخْنُ بِعَيْرٍ وَسَعَةٍ، عَيْشِهِمْ وَهَيْعَتِهِمْ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمُ وَقَالَتْ: وَالْتَاءُ قَالَتْ: اللّهُ مَلَ اللهِ فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمُ وَقَالَ: الْمَاءُ قَالَتْ: اللّهُ مَلَ اللهِ فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمُ وَقَالَ: الْمَاءُ قَالَ: اللّهُ مَا اللّهُ عَلَيْهُمُ اللّهُ مَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ اللللللللّهُ الللّهُ اللللللللللّهُ اللللللللللللللللللللللللللله

تھیں۔ پس آئے ہوئے لوگ دہیں تھم سے اور پیغام بھیج كرايخ كفر والول كومجى بلاليا وه مجى ان كے ساتھ قيام كرنے لگے۔ يبال تك كدوبال كئ كمرجمع مو كتے اور حصرت اساعیل بھی جوان ہو گئے اور ان لوگول سے عربی زبان بھی سکھ لی اور جوانی کے دفت خضرت اساعیل ان کو نَفْيسِ اورخوش لَكُنے لَكے۔جب آپ بالغ ہو سُکئے تو قبیلہ جرہم والول نے اپنی ایک وختر نے آپ کی شادی کردی۔ حضرت ہاجرہ اللہ کو بیاری ہو تنکیں۔شادی کے ایک عرصہ بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لاسنے تا کہ اسپے چھوڑے ہوئے افراد کا پیتہ کریں۔ آپ نے حضربت اساعیل علیدالسلام کونہ یا یا توان کی بیوی سے ان کے متعلق وریافت فرمایا۔ تو وہ بولی ہمارے کئے رزق کی تلاش اور ایک روایت میں ہے شکار کی تلاش میں باہر گئے ہیں۔ پھر ور یافت کیا کہ گزراوقات کیسی جورہی ہے۔ بولی ہم برے حال میں ہیں۔ بڑی تنگی اور سختی میں ہیں۔ اور آ ب سے شکایت کرتی رہی۔آپ حضرت خلیل اللہ نے فرہ یا: جب تمهار بينجانا اور پيغام دينا كماميخ درواز \_\_ كى چوكھٹ بدل ۋاليں \_ پس جب حضرت اساعيل عليه السلام تشريف لائة تو بات سمجھ گئے۔ دریافت فرمایا: کیا آئ یہاں کوئی شخص آئے ہے۔ بیوی نے کہا ہال ایسے ایسے حلیہ اور شکل و شیابت کے بزرگ آئے تھے۔ آپ کے متعلق بوچھا تھا۔ میں نے بتایا تھا۔ پھر مجھے دریافت کیا کہ ہماری گزراوقات کیسی ہے۔ میں نے بتلایا تھا کہ ہم بڑی تنگی اور بخی میں ہیں۔ فرمایا: کیاانہوں نے تجھے سے کی معدملہ کی باریت، فرمایا تھا۔

يولى بال بمجيئ علم فرما يأ نفا كه آب كوان كاسلام كهول اور فرما رہے ستھے کہ اینے دروازے کی چوکھٹ کو بدل دو۔ حضرت اساعيل عليه السلام نے فرمايا: وه مير يے والد محتر م تقے۔ وہ مجھے علم فرما کئے ہیں کہ میں تجھ سے علیحدہ ہو جاؤل يتم اينے تھروالول كے ياس چلى جاؤ\_ پس انہول نے اس عورت کوطلاق دیدی اوراس قبیلے کی کسی اورعورت ے شادی کر لی۔ پس حضرت ابراہیم علیدانسلام جب تک الله نے جاہا کی عرصہ مفہر نے کے بعد پھران کے پاس تشريف لاع تو پيرحصرت اساعيل عديدانسلام كو كمريس موجودنہ یا یا۔ پس ان کی بیوی کے یاس آئے اوران سے ان كى بابت يوجها تواس في بتلايا كدوه مار سے ليے رزق ك تلاش مين بابر كئ بين -حضرت ابراجيم عليه السلام نے یو چھا ممہارا کیا حال ہے؟ اور اس سے ان کی گزراوقات اور عام حالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: ہم خیریت سے ہیں اور فراخی میں ہیں اور اس نے الله كى حمدو شاء كى \_حضرت ابراجيم عليدالسلام نے يو چھا: تمهاری خوراک کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: گوشت \_ بوجھا: يية كيا مو-اس في عرض كياياني حضرت ابراميم في دعا كى اے اللہ! ان كے كوشت اور يانى ميں بركت نازل فرما۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن ان کے پاس ایک دانہ بھی نہ تھا۔ اگر ہوتا تو آی اس کے لئے بھی وعا فرماتے۔آب فرماتے ہیں کہ مکہ کے علاوہ کوئی بھی شخص صرف ان چیزول پرگز رنبیس کرسکتا اور نه بیراس کوموافق ِ آڻيني-

وَفِي رِوَايَةٍ: فِجَاء فَقَالَ: آيْنَ اِسْمَاعِيلُ

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم عدیہ

فَقَالَتُ امُراتُهُ: ذَهَبَ يَصِينُهُ؛ فَقَالَتِ امْرَاتُهُ: آلا تَأْذِلُ، فَتَطْعَمَ وَلَشَرَبَ؛ قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمُ وَمَا شَرَابُكُمُ ۚ قَالَتُ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْيَأَءُ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكَ لَهُمُ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَاطِهُ. قَالَ: فَقَالَ آبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةُ دَعُوَةِ إِبْرَاهِيْمَ. قَالَ: فَإِذَا جَا ۚ رَوْجُكِ فَاقُرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ وَمُرِيهِ يُفَيِّتُ عَتَهَةً بَابِهِ. فَلَمَّا جَأَ ۗ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلَ آتَاكُمُ مِنْ آحَدٍ: قَالَتُ: لَعِمْ، آتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْثَةِ، وَآثُنَتُ عَلَيْهِ، فَسَأَلَئِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَئِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبُرُتُهُ آنًا بِغَيْرٍ. قَالَ: فَأَوْصَالِتِ بِشَيْءٍ قَالَتُ: نَعَمُ، يَقُرُأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُفَيِّتَ عَتَبَةً بَابِك. قَالَ: ذَاكَ آبِي، وَآنَتِ الْعَتَبَةُ، آمَرَنِيْ آنُ أُمُسِكَكِ. ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمَ مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ جَاءً بَعُلَ ذٰلِكَ وَإِسْمَاءِينُ يَبْرِي نَبْلًا لَّهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِنْ رَمْزَمَ، فَلَمَّا رَاهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنعَا كَمَا يَصْنَحُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ. قَالَ: يَأْ إِسْمَاعِيْلُ، إِنَّ اللَّهُ آمَرَنِيْ بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعُ مَا امَرَكَ رَبُّك؛ قالَ: وَتُعِينُنِيْ، قَالَ: وَأُعِينُك، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي آنُ آئِنِي بَيْتًا هَاهُنَا. وَأَشَارَ إِلَّى آكَمَةٍ مُّرُتَّفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا. فَعِنْلَ ذَٰلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ. فَجَعَلَ إِسْمَاعِيْلُ يَأَتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَّالْبُوَاهِيُمُ يَبُنِيُ حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَأَّ جِلْمَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٰ لَهٰ فَقَامَرَ عَلَيْهِۥ وَهُوَ يَبْنِي وَاسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةِ وَهُمَا يَقُوْلاَنِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلُ مِنَّا

السلام" عَيْرَانهول نِے قرما يا: اساعيل كهاں ہيں؟ ان كى بیوی نے کہا: وہ شکار کرنے سکتے ہیں۔ان کی بیوی نے کہا آب مارے پاستشریف مہیں رکھتے کہ کھائیں چئیں۔ آب فرما ما: المهارا كهانا بديا كياب تواس في كها بهرا كمانا كوشت اورمشروب يانى مية وآب في دعافر ماكى: اسے اللہ ان سے کھانے اورمشروب میں بركمت نازن فرما \_حضرمن عبدالله بن عباس على فرمات بير كما بوالقاسم 🖚 نے فرمایا: بیابراہیم علیالسلام کی دعا کی برکت ہے اور حضرت ابراہیم علیدالسلام نے فرمایا: جب تمہارا شوہرآ جائے تو ان کومیرا سلام کہنا اور ان کو کہد دینا کہ وہ اسپتے وروازے کی چوکھٹ قائم رکھے۔حضرت اساعیل عدیہ السلام والبس آئے تو کہا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ انہوں نے کہا جی ہال مارے پاس ایک خوبصورت شکل والي فين آئے تھے اور ان كى تعريف بيان كى۔ چنانچه انہوں نے مجھے تہارے بارے میں بوجھاتو میں نے ان کواس کی اطلاع دی ۔ پھرانہوں نے مجھ سے پوچھا جاری گزراوقات کیسی ہے؟ تومیس نے ان کو بتایا کہم خیریت سے بیں۔انہوں نے کہا کیا انہوں نے تہمیں کسی چیز کی نصیحت فرمائی؟ اس نے کہا جی ہاں وہ تہہیں سلام کہتے تھے اور تکم دیتے تھے کہ در وازے کی چوکھٹ قائم ركھو۔ حضرت اساعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والديني اور چوڪ توہے۔ انہوں نے مجھے تھم دياہے كه مهميں باتی رکھوں۔ پھرابراہیم علیہ السلام ان سے جتنااللہ نے چاہار کے دہے۔ پھراس کے بعد تشریف لائے۔اس حال میں کہ حضرت اساعیل زم زم کے قریب ایک در خت

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْحُ الْعَلِيُّمُ) (البقرة: 127).

کے بیچے تیر بٹاریسے ہتھے۔جب ان کودیکھا تو اٹھ کران کی خدمت میں پنیج تو ای طرح کیا جس طرح والد کا بینا احترام كرتا ہے اور انہوں نے اى طرح شفقت كى جس طرح والدبيني كساته كرتاب حفزت ابراجيم عليه السلام فرمايا: اساعيل! الله في ايك بات كا تحكم ديا ہے۔اساعيل نے كبا: آپ كدرب نے آپ كو جس بات کا تھم دیاہے وہ کریں۔انہوں نے پوچھا تومیری مدد كرے گا؟ انہوں نے كہا عيس آپ كى مدد كروں گا۔ حضرت ابرابيم عليه السلام نے فرمايا: الله نے مجھے تھم ويا ہے کہ میں بہال ایک گھر تعمیر کروں اور ایک شیلے کی طرف اشارہ فرمایا جو اردگرد کے حصوں سے بلند تھ۔ پس اس ونت اس خاص گھر کی دیواریں اٹھائیں۔اس عیل عدیہ السلام يتفرانها الفاكر لات اور ابراجيم عديد اسلام تتمير كرت يهال تك كدجب د بوارين او تجي بموسكين تو (مقام ابراجيم والا) پتھر لائے اور وہان رکھ دیا۔ پس حضرت ابرائيم عليدالسلام ال يركفر \_ بوكرتغير كرت اور حضرت اساعیل علیہ السلام ان کو پتھر پکڑاتے جاتے اور دونوں میہ وعا يرْ عِنْ : رَبَّنَا تَقَبَّلُ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْهُ- (الترد: ١٢٤) ألك بهاري رب! به رابيمل قبول فرما ميقيينا توبهت سننے والا اور جانے والا ہے"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حفرت براہیم حضرت استعمل اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے ن کے ساتھ یک مشک تھی جس میں یانی تھا۔ حضرت اسمعیل کی والدہ خود مشک کا یانی ٹی لیتی تھیں اور حضرت اسمعیل کو اپنا دودھ مشک کا یانی ٹی لیتی تھیں اور حضرت اسمعیل کو اپنا دودھ پاتی تھیں۔ یہاں تک کہ مکہ مکر مہ پہنچ تو حضرت ہاجرہ کو پاتی تھیں۔ یہاں تک کہ مکہ مکر مہ پہنچ تو حضرت ہاجرہ کو

وَفِي رِوَايَةٍ اِنَّ اِبْرَاهِ يَمَ خَرَجَ بِالْمُمَاعِيلُ وَأُمِّ الْمُمَاعِيلُ وَأُمِّ الْمُمَاعِيلُ وَأُمِّ الْمُمَاعِيلُ وَأُمِّ الْمُمَاعِيلُ مَعَهُمُ شَنَّةٌ فِيْهَا مَامٌ فَجَعَلَتُ أُمُّ الْمُمَاعِيلُ لَمُعَهُمُ شَنَّةٌ فِيْهَا مَامٌ فَجَعَلَتُ أُمُّ الْمُمَاعِيلُ لَمُعَمَّ مَكَةً فَوَضَعَهَا تَعْتَ دَوْحَةٍ مُثَمَّ صَبِيهًا حَلَى صَبِيهًا حَلَى قَبِمَ مَكَّةً فَوَضَعَهَا تَعْتَ دَوْحَةٍ مُثَمَّ صَبِيهًا حَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله فَوضَعَهَا تَعْتَ دُوحَةٍ مُثَمَّ الْمُمَاعِيلُ لَكَمَ الْمُولِهِ فَا تَبْعَتُهُ أُمُّ الْمُمَاعِيلُ لَكَمَ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُلِهِ فَا تَبْعَتُهُ أُمُّ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَهُ اللهُ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَمُ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِمُ اللهُ الْمُمَاعِيلُ لَمُ الْمُمَاعِيلُ لَلْمُ الْمُمَاعِيلُ لَكُونَ الْمُمَاعِيلُ لَمُ الْمُعَلِّيلُ الْمُمَاعِيلُ لَلْمُ الْمُمَاعِمُ اللهُ الْمُمَاعِمُ اللّهُ الْمُمَاعِمُ اللّهُ الْمُمَاعِمُ اللّهُ الْمُعَامِيلُ اللّهُ الْمُمَاعِمُ اللّهُ الْمُمَاعِمُ اللّهُ الْمُعَلِيلُ اللّهُ الْمُعْلِيلُ اللّهُ الْمُعْلِيلُ اللّهُ الْمُعْلِقِ الْمُعْلِقِ اللّهُ الْمُعْلِيلُ اللّهُ الْمُعْلِمُ اللّهُ الْمُعْلِيلُ اللّهُ الْمُعْلِقُ اللّهُ الْمُعْلِمُ اللّهُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللّهُ اللّهُ الْمُعْلِمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُعْلِمُ اللّهُ الْمُعْلِمُ اللّهُ الْمُعْلِمُ اللّهُ اللّهُ الْمُعْلِمُ اللّهُ الْمُعْلِمُ اللّهُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللّهُ اللّهُ الْمُ

حَتَّى لَبًّا بَلَغُوا كَلَا ۚ نَادَتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ: يَا إِبْرَاهِيْمُ إِلَى مَنْ تَتُرُكُنَا؛ قَالَ: إِلَى اللهِ، قَالَتْ: رَضِيْتُ بِاللهِ، فَرَجَعَتُ وَجَعَلَتُ تَشْرَبُ مِنَ الشِّنَّةِ وَيَدُرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى لَبًّا فَنِي الْهَآءُ قَالَتُ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرُتُ لَعَلِي أُحِسُ آحَدًا. قَالَ: فَلَهَبَتَ فَصَعِلَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتُ وَنَظَرَتُ هَلَ تُعِشُ أحلًّا، فَلَمْ تُحِسُّ أَحَلًّا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِي سَعَتْ، وَآتَتِ الْمَرُوَّةُ، وَفَعَلَتُ ذَٰلِكَ آشُوَاطًا، ثُمَّ قَالَتُ: لَوُ ذَهَبُتُ فَنَظُرُتُ مَا فَعَلَ الصَّبِئُ، فَلَهَبَتُ فَنَظَرُتُ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ، كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمَ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتُ: لَوُ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّى أُحِسُ آحَدًا، فَنَهَبَتُ فَصَعِلَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتُ ونظرتُ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَلَّا، حَتَّى أَثَمَّتُ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتُ: لَوُ ذَهَبُتُ فَنَظَرُتُ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هِي بِصَوْتٍ، فَقَالَتُ: آغِفُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذًا جِبْرِيْلُ فَقَالَ بِعَقِبُهِ لِمُكَلَّا، وَغُمَّزَ بِعَقِيهِ عَلَى الْأَرْضِ، فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتُ أُمُّر إِسْمَاعِيْلَ، فَجَعَلَتُ تَحْفِنُ وَذَكَرَ الْحَدِيْتَ بِطُؤْلِهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِئُ يَهْذِيهِ الرِّوَاتِاتِ كُلِّهَا.

ایک بڑے درخت کے نیچے اتار کرخودلوٹ کرچل دیے تو حصرت باجره نے بیچھے سے آ داز دے کر کہا۔اے ابراہیم ہم کوکس کے بھروے پر چھوڑے جاتے ہو حضرت ابراہیم علية السلام في ما يا: الله كي بحروت بر حضرت ماجره في فرمایا تو میں اللہ تعالی پر راضی ہوں ۔ بیہ کہ کر واپس چکی أتكين خوداى منتك كاياني بيتنظين ادرايي بيح كوا پنادوده بلاتي تحين بالآخر باني جب ختم هو حميا توحصرت باجره (اسيخ دل ميس) كمني لكيس أب جمع كهيس جاكر ويكها چاہے۔شاید کہ کوئی نظرا جائے لیکن کوئی نظر میں آیا۔ پھر میدان میں بہنچ کرکوه مروه پر دوڑ کر پہنچیں۔ چر چندمر شبه ای طرح چکرنگائے۔ پھر کہنے لگیں کہ جا کردیکھوں نیچے کی کیا حالت ہے۔ جب اوٹ كرأ مين تو ويك كه بحيدا بن حالت یرہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ (بچہ) مرنے کے لئے چلارہا ہے۔حضرت ہاجرہ اپنے نفس پر قابونہ رکھ عمیں تو پھر کہنے لگیں کہ جا کرتو دیکھوں کہ شاید کوئی آ وی نظر آ جائے تو دوڑ كركوه صفا پر چڑھیں اورادھرادھر دیکھالیکن کوئی صحف نظر نہیں آیا (اور ای طرح دوڑ کر پھر مروہ بہاڑی پر آئیں) یہاں تک کمای طریقہ ہے سات چکر پورے ہو گئے۔ پھر (اینے دل میں) کہنے لگیں کہاب مجھے جا کریجے کی حالت كود مكيمنا چاہيے۔اتنے ميں أيك آواز سنائي دي۔حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اگر تو بچھ بھلائی کرسکتا ہے تو فریادری کر فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام نظر آئے تو انہوں نے زبین پر این ایرای ماری پھر (وہال سے یانی پھوٹ یڑا) تو اُم المعیل (حضرت ہاجرہ) حیران ہو گئیں اور اس کے اردگرد . گڑھابناناشروع کردیا (تا کہ یانی ایک جگہ جمع رہے اور کسی

طرف کو بہدند نکلے )۔ بیرسب روایات امام بنی ری رحمة الله عليدني بيان كى بين\_

النَّوْحَةُ: برُاور حست قَلَى: والسِّ جاز \_ أَلْجَرِيُّ: يعام كنهاف والا ألفى: الكامعن بيايا يلقف: مسكيال ليزار ·اللَّوْحَةُ الشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ. قَوْلُهُ: "قَفْى": أَتَى: وَلَّى. "وَالْجَرِئُ": الرَّسُولُ. "وَالَّفِي": مَعْمَانُا وَجَلَ. قَوْلُهُ: "يَنْشَغُ": أَيْ: يَشْهَقُ.

شرح مديث: آبيزمزم كيفائل

خاص الخرسكين، رَحْمَةً للعلمين ملى الله تعالى عليه وآله وسلم كا فرمانِ عاليثان ٢٠ جس ونت جبراميلِ امين (عليه السلام) نے اپنی ایزی مارکرز مین سے چاو زمزم جاری کیا توحعنرت اسامیل (علیدالسلام) کی والدہ ، جدہ اسے واوی میں جع کرنے لیس ،انڈیز وجل ان پررتم فرمائے اگر وواسے ای طرح مچیوڑ دیتیں تو ساری دادی بھر جاتی ۔

(السنن النبري ا بَرُّ مُنة (يعني ہاتھ يا يا وَل سے زهن مل منے والاگڑھا) ہے، اور پھران دونوں (يعنی حضرت ہاجرہ رضی الله تعالیٰ عنها ادر جرامل عليدالسلام) في حضرت اساعيل عليدالسلام كوياني بالايا-

(منن الدارقطي مُما بالحج وباب المواتيت والحديث: ٢٤١٣ ، ج ٢ يس ٢٥٣ ٣)

شفع المذنبين، انيس الغريبين بمرائع السالكين مثى القد تعالى عليه وآله وسلم في ارشاد فرمايا: آب زمزم د نياوآ خرت كجس متصدك لتي بياجات كافى ب-

(سنن ابن البية والواب المناسك وباب الشرف كن زمزم والحديث: ١٢٠ ٣ من ١٦٢٢، بدون كن امرالد الأوالأ فرة) تحيوب ربُ العلمين ، جناب صادق وامين عزوجل وسلى الله تعالى عليه وآله وسلّم كا فرمانِ عاليشان ٢٠٠٠ برزمزم پیٹ بحر کر بیتانفاق سے چھٹکاراد بتاہے۔ (فردول الأخبار، باب النار، الحدیث: ۲۲۵۵، نااس ۲۰۹)

سركار مدينه، راحتِ تلب وسينه، باعثِ نزول سكينه ملى القد تعالى عليه وآله دسلم كافر مانِ عالينان ٢٠ آب زمزم ملم زمين پرموجود ہر یانی سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير، الحديث: ١١١٦٠، ١١١، ص٠٨)

(1874) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ حضرت سعيدين زيد خلف ستاروايت ہے كہ ميں نے رسول اللہ ﷺ کوفرمات ہوے سنا: هلنبی من کی قَالَ: سَمِعُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فسم سے ہاوراس کا یانی آئمھوں کے شے شفا اسے۔ يَقُوْلَ: الْكُنْأَةُ مِنَ الْمَنِ وَمَاؤُهَا شِغَا ۗ لِلْعَيْنِ

مُتَّفَقَ عَسَيْد تخريج حديث وحريح بداري باب تقدير سورة البقرة جلد 7.صفحه 126.رقم 5708 صيح مسلم باب فندل الكاة و

مداوة العين بها، جلد 6، صفحه 124، رقم 5463 أتماف الخيرة المهرة بأب ماجاء في الكبأة والعجوة والشنويز، جلد 4، ص 426، رقم 3878 الاداب للميهاني، بأب التداوى بالحجامة وغيرها، جلد 1. صفحه 426 رقم 698 سان ترمذي، بأب ماجاء في الكبأة والعجوة، جلد

مسلمت المرح مدیث بھی الاُمَّت حضرت مفتی احمہ بارخان علیہ دحمۃ الحیّان اس حدیث کے تحت کیسے ہیں:

برسات میں کلی کئری کے بھیگنے ہے چھٹری کی طرح ایک گھاس اگ جاتی ہے اسے عربی میں کہا تا جم الارض، فاری میں ساروق اور کلاہ و بوء اردو میں تھیں اور چر مار کہتے ہیں ۔ بعض لوگ اس کی جڑیں پکا کر کھاتے ہیں۔ برسائ میں عمومًا مل جاتی ہیں۔ میں بمعنی منت اور نعمت ہے یا مطلب رہ ہے کہ من کی شل بغیر قیمت ال جانے والی چیز ہے۔

جاتی ہیں۔ میں بمعنی منت اور نعمت ہے یا مطلب رہ ہے کہ من کی شل بغیر قیمت ال جانے والی چیز ہے۔

اس کی شخصی ان شاء اللہ کتاب الطب والرتی میں ہوگی۔ اس کے پانی کا آنکھ کے لیے شفا ہونا برحق ہے مگر کسی مرض

میں کیسے استعمال کیا جے اس کی تفصیل کتاب الطب میں ہے۔ یعنی یا تو بنی اسرائیل پر جومن اتر تا تھا وہ ہی تھا جو پچھ فرق کے ساتھ اب اس شکل میں ہے یا جیسے بنی اسرائیل پرمن اعلیٰ درجہ کی چیز اتری مگر بغیر محنت مشقت انہیں دی گئی ایسے ہی ہے ہی ہے۔(یزا ڈالسانی میں میں سے)

بِسْمِ اللهِ الرَّمْنِ الرَّحِيْمِ. 20-كِتَابُ الْإِسْتِغُفَارِ 228-بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِغُفَارِ وَفَضْلِهِ

قَالَ اللهُ تعالى: (وَاسْتَغُفِرُ لِلَّنْبِكَ) (محمد):

(19

وَقَالَ بَتَعَالَى: (وَاسْتَغَفِيرِ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا) (النساء: 106).

وقَالَ تَعَالَى: (فَسَيِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرُهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) (النصر: 3)

وَقَالَ تَعَالَى: (لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمُ جُنَّات) إلى قَوْلِهِ عَزَّوجَلَّ: (وَالْمُسْتَغُفِرِيْنَ بِالْاَسْعَانِ) (ال عمران: 15.15-).

وَقَالَ تَعَالَى: (وَمَنُ يَعْبَلُ سُوْثًا أَوْ يَظْلِمُ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغُفِرِ اللَّهَ يَجِلِ اللَّهَ غَفُورًا رَّجِيْهًا)(النسام:110)

وَقَالَ تَعَالَى: (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَلِّبَهُمُ وَآثَتَ فِيْهِمُ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَلِّبَهُمُ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) (الأنفال: 33)

وَقَالَ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ إِوِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوُ ظَلَمُوا الْفُسَهُمْ ذَكُرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِلْنُوْمِهِمُ وَمَنَ يَّغْفِرُ النَّانُوَتِ إِلا اللهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا

الشدكة نام من شروع جوبرا مهربان نها بيت رحم وارا ب استنفظار كابيان مغفرت و بخشش طلب كرنا الله تعالى كاارشاد ب بيمنا مون كي معانى ما عوب

اور الله تغالیٰ کا ارشاد ہے: اور الله ہے معانی جاہو بے حکمک اللہ بخشنے والامہر بان ہے۔

ادر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تو اپنے رب کی شاء کرتے ہوئے اس کی پا کی بولواور اس سے بخشش چ ہو ہے شک وہ بہت تو بے قبول کرنے والا ہے۔

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پر ہیزگار لوگوں کے لئے ان کے رب کے ہاں باغات ہیں۔ (اللہ عزوجل کے ان کے رب کے ہاں باغات ہیں۔ (اللہ عزوجل کے اس قول تک ) اور رات کے آخری جصے میں استغفار کرنے والے ہیں۔

الله تعالی کاارشاد ہے: اور جوکوئی برائی یاا پن جان پرظلم کرے پھر الله سے بخشش جائے تو الله کو بخشے والا مہر بان بائے گا۔

الله تعالی کا ارشاد ہے: اور الله کا کام نبیل کہ انبیل عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان بیس شریف عذاب کرنے والہ نبیل جب تک وہ فرما ہوا در الله انبیل عذاب کرنے والہ نبیل جب تک وہ سختش ما نگ دہے جیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ کہ جب کوئی ہے حیائی یا این جانوں پرظلم کریں اللہ کو یاد کر کے ، پنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے

فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ) (ال عمران: 135)

(1875) وَعَنْ الْاَغَرِ الْمُزَنِّى رَضِى اللَّهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْمِي، قَالِى لَاسْتَعْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِثَةً مُرَّةٍ". رُوَاهُ مُسْلِمٌ.

موجاتی میں اس لیے میں دن میں سو بار استغفار کرتا ہول۔(مسلم)

اورائيے کئے پرجان بوجھ کرا ڈنہ جائمیں۔

حضرت اغرمزنی کا است روایت ہے کہ رسول

الله على فرمايا: كمي ميرے دل ميں خواہشات پيدا

تخريج حذيث المعيح مسلم، بأب استعباب الاستغفار والاستكار منه جلد8، من 72. وقم 7033 الاداب للبربائي بأب ما تأجل كل ذنب بالتنوية منه وسأل فأنه البغفرة جلد 2 من 17. وقم 845 من ايوداؤد بأب في الاستغفار، جلد 1، صفحه 558 وقم ما تأجل كل ذنب بالتنوية منه وسأل فأنه البغفرة جلد 2 من 17. وقم 845 من ايوداؤد بأب في الاستغفار، جلد 1، صفحه 1517 من المنافر المنافر

مرح مديث عليم المأمَّة حضرت مفتى احديار خان عليه رحمة الحنان ال حديث كتحت لكهة إن

یفنان غین سے بتا بہمنی پردہ ای لیے سفید بادل کوئیں کہا جا تا ہے۔ اس پردے کے متعلق شار حین نے بہت فامہ فرسائی کی ہے بعض کے نزویک اس سے مراد حضور کی دنیا جس مشغولیت ہے ، بعض نے فرما یا کے اس سے سوتا مراد ہے ، بعض کے خیال جس اس سے مرادا جتھا دی خطا نمیں ہیں گرتن ہیہ کہ یہاں غین سے مرادا پن امت کے گنا ہوں کو دیکھ کے کم فرماتا ہیں استعفار سے مرادان گنبگاروں کے لیے استعفار کرنا ہے ، حضور انور صلی اللہ علیہ وہلم تا قیامت اپنی امت کے سارے حالات پر مطبع ہیں ، ان گنا ہوں کو دیکھتے ہیں ، دل کو صدمہ ہوتا ہے اس صدے کے جوش میں انہیں دعا میں دیتے ہیں۔ دلکو صدمہ ہوتا ہے اس صدے کے جوش میں انہیں دعا میں دیتے ہیں۔ رامعات ، مرقات ، اشعد وغیرہ ) اس کی تائید قرآن کی اس آیت سے ہوتی ہے غزید عکن یہ مُناغِینہ میں انہیں۔ شعر

روح پاک مصطفی آید بدر و رات مجر روؤ کرابو تم کبو ان کا مجل بو (براهٔ الناجی تام ۱۳۸۸)

حضرت ابو ہر يره فظ ي روايت ہے كديس نے رسول الله فظ كوفر ماتے ہوئ سن الله كي فتم إيس ايك رسول الله فظ كوفر ماتے ہوئ سن الله كي سنة الله كي فتم إيس ايك دن شي ست زياوہ بار الله سے استغفار اور توبه كرتا ہول ار نارق)

آنچہ تو کردی کے باخود نہ کرد برہنسیں ہم ان کی خاطر برہنسیں کریں مر دم برائی

(1876) وَعَنْ أَيْ هُرَيْرَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَاللهِ إِنِّى لاَسْتَغْفِرُ اللهَ وَآتُوبُ اللهِ فِي الْيَوْمِ آكَنَرَمِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِئُ.

اليوبر، فارس من المراق على بأب استغفار النهائية جلد 5 ص 232 رقم 15948 عند اعردة المهرة كدب النوبة تخريج حديث: صبح بحارى بأب استغفار النهائية جلد 5 ص 232 رقم 1594 عند المهرة كدب النوبة والاستغفار جلن 7. ص 408 رقم 1770 المعجم الاوسط للطيران من اعدم مطلب جدر 8 صفحه 329 رقم 8770 سس المسدى

پاپ كم يستغفر فاليوم و يتوپ جلن6، ص114. رقم 10267مستن امام احدين حديل مستن أبي هريرة رضي الله عنه. جلد 2 ص

رم من ... شرح حديث: حكيم الأمّت مفترت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس مديث كے تحت لكھتے ہيں : · شرح حديث : حكيم الأمّت مفترت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان اس مديث كے تحت لكھتے ہيں : ·

توبه واستغفار روزے نماز کی طرح عبادت بھی ہے ای لیے حضور انور صلی اللہ علیہ دسلم اس پر عامل ہتھے یا بیٹل ہم عنهگاروں کی تعلیم کے لیے ہے ورنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں گناہ آپ کے قریب بھی نہیں آتا۔صوفیاء فرماتے یں کہ ہم لوگ گناہ کر کے تو بہ کرتے ہیں اور وہ حضرات عبادت کر کے تو بہ کرتے ہیں۔ شعر

زابدال از گناه توبه کنند عار فال از عبادت استغفار

سیدناعلی مرتضی فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کے لیے دنیا میں دواما نیں ہیں:ایک نے پردہ فرمالیا اور دومری قیامت تک ہارے پاس ہے یعنی نبی کریم صلی الله علیہ وسلم اور استعفار۔ (برا ڈالسناجے، جسم ۲۳۵)

توبه واستغفاركي أبميت وفضيلت

سمناہ ایک سنگین ومہلک ترین روحانی مرض ہے،اللہ کی تا فر مانی اور گناہ وہ مصر شے ہےجس ہے انسان سے قلب میں زنگ لگ جاتا ہے اور قلب سیاہ ہوجاتا ہے، لیکن اس کا بہترین علاج اور تریات توبہ ہے۔ سیحقیقت ہے کہ انسان خطا ونسیان کا پتلا ہے، علطی اور گناہ کرنااس کی جبلت میں داخل ہے، تکر بہترین گناہ گاروہ ہے جواپیے گنا ہوں پر ندامت کے ساتھ آنسو بہائے اوراپنے کیے پراللہ تعالی ہے رجوع کرے،معافی مائے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کاعزم کرے۔ توبہ کیا ہے؟ دراصل تین چیزوں کے مجموعہ کا نام تو ہہ ہے، ایک میہ کہ جو گناہ سرز د ہوجائے اس پر دل سے ندامت وشرمندگی اور پٹیمانی ہو، دوسرے میرکہ جو گناہ ہواس کوفورا چیوڑ دے، تیسرے میرکہ آئندہ گناہ ندکرنے کاعزم مصم (پکاارادہ) ہو، ان ہی تین چیزوں کے ممل ہونے پرتو بہ تھیل تک پہنچی ہے۔

ورحقیقت گناہ انسان کے حق میں نہایت خطرناک ہیں۔اس سے دنیااورآ خرت وونوں بر باد ہوج تے ہیں اور گناہ کا ار جم میں زہر کی طرح سرایت کرجا تاہے۔

علم ورالهی ہاور گن ہوں کے ارتکاب کی وجہ سے انسان علم سے محروم ہوجا تا ہے۔ امام ش قعی مالیصلاۃ واسلاً فرماتے ہیں:

فأرشدني إلى ترك المعاصى

شكوت إلى وكيع سوء حفظي

ونور الله لايهدى لعاصى

وأخبرني بأن العلم نود

میں نے اپنے استاد وکیج سے کمزور حافظہ کی شکایت کی تو آپ نے مجھے ترک معاصی کی نفیحت فر ہائی اور آپ نے بیر بريا كعلم ايك نور ب اورا لله كانور گنهگا ركوبيس ويا جا تا-

## رزق میں تنگی

۔ گناہوں کا ایک اثریہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کی روزی اور رزق میں تنگی آجاتی ہے۔حصولِ رزق اور فراخی معاش کے لیے ترک گناہ سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

وحشت قلبى

تعمنا برگاروں اور اللہ کے درمیان دوری ہوجاتی ہے اور دل کاسکون ہیں ملتا:

أَلابِينِ كِي اللهِ تَطهَيِنُ القُلوبُ. سورة الرعا 28

لوگوں سے وحشت اور دوری ہوتی ہے، خاص طور پر اصلاح کرنے دالوں سے۔ان کے ساتھ أیسے بیٹھنے ادر میل ، ملاقات سے گناہ گارگریز کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بیوی بچوں اور اپنے اقرباسے دحشت ہوجاتی ہے۔

(1877) وَعَنْهُ رَضِى اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ: "وَالَّالِى نَفْسِى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ: "وَالَّالِى نَفْسِى بِيهِ لَوُ لَمْ تُنْدِبُوا، لَنَّهَ بَاللهُ تَعَالَى بِكُمْ، وَلَجَاءً بِيهِ لَوُ لَمْ تُنْدِبُوا، لَنَّهَ بَاللهُ تَعَالَى بِكُمْ، وَلَجَاءً بِيهِ لَوْ لَمْ تُنْدِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ الله تَعَالَى فَيَغْفِرُ لَهُ مُرْدَوَا كُمُسُلِمٌ. فَيَسْتَغْفِرُونَ الله تَعَالَى فَيَغْفِرُ لَهُمُ رَوَا كُمُسُلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ کے اسے بی روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے رہایا: اس ذات کی منم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگرتم مناہ نہ کروتو اللہ تعالی قدرت میں میری جان ہے۔ اگرتم مناہ نہ کروتو اللہ تعالی حمہیں ختم کر کے ایسے لوگوں کو نے آئے جو گناہ کریں۔ بھر اللہ کے حضور استغفار کریں تو وہ انہیں معاف فرما بھر اللہ کے حضور استغفار کریں تو وہ انہیں معاف فرما

دے۔(ملم)

تخريج حنايث: صبح مسلم، بأب سقوط اللنوب بالاستغفار توية. جلده، ص 94رقم 7141 مسند امام احدين حنبل مسلد أني هريرة رضى الله عنه. جلد 2. ص 309، رقم 8068 مصنف عبدالرزاق بأب الننوب جلد 11، صفحه 181، رقم مسلد أني هريرة رضى الله عنه. جلد 2. ص 309، رقم 8068 مصنف عبدالرزاق بأب الننوب جلد 11، صفحه 181، رقم 2027 مشكوة البصابيح، بأب الاستغفار و التوية، الفصل الاول جلد 2، ص 2328 جامع الاصول لابن اثير، الكتاب الثانى في العقو، جلد 8، ص 38، رقم 5875

شرح حدیث : علیم ال متحد مورت مفتی احمہ یار خان علیہ وحمۃ الحتان اس حدیث کے حت کصے ہیں:

اس حدیث کا مقصد لوگوں کو گناہ پر دلیر کرنانہیں بلکہ تو ہدی طرف مائل کرنا ہے یعنی اے انسانو! اگرتم بھی فرشتوں کی طرح سارے ہی معصوم ہے گناہ ہوتے تو کوئی تو م ایسی پیدا کی جاتی جفلطی وخطاء سے گناہ کرلیا کرتی بھر تو بہ کرتی اے رب تعالی معاف کرتا کیونکہ خلقت رب تعالی کی صفات کا مظہر ہے اور چھے رب کی صفت رزاق ہے ایسے ہی اس کی صفت تحفار بھی ہے ۔ رزاقیت کا ظہور رزق و مرزوق سے ہوتا ہے خفاریت کی جلوہ گری گناہ اور گئیگار سے ہوتی ہے۔ جو بیصدیث و کمچھ کرگ ناہ اور گئیگار سے ہوتی ہے۔ جو بیصدیث و کمچھ کرگ ناہ اور گئیگا رب کی رحمت کرگن ہیں بردلیر ہواور پھر گناہ کر مواور پھر گناہ کر جو اور بیال ذکر گناہ کا صدور تقاضائے حکمت الی ہے تم ہے کوئی گناہ ہذہویہ: ممکن سے مایوس نہ ہو بلکہ تو بہ کرلے وہ غفور رہیم ہے تھے سے گناہ کا صدور تقاضائے حکمت الی ہے تم ہے کوئی گناہ ہذہویہ: ممکن ہے۔ یہاں سے جانے سے مراد ہلاک کرنائیس ہے بلکہ آئیس آسانوں پر پہنچا دینا، فرشتوں کے سرتھ رکھنا اور زبین پر سے بیاں سے جانے سے مراد ہلاک کرنائیس ہے بلکہ آئیس آسانوں پر پہنچا دینا، فرشتوں کے سرتھ رکھنا اور زبین پر

روسری قوم قابل گناه کوبسا نامراد ہے۔ (براهٔ المناجِ من ۳۳ م ۵۵۲)

 (1878) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُما، قَالَ: كُنَّا نَعُلُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجُلِسِ الْوَاحِلِ مِئَةَ مَرَّةٍ: "رَبِّ اغْفِرُ لِى وَتُب عَلَى إِنَّكَ آنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ". رَوَالُا أَبُو دَاؤدَ وَالرِّرْمِنِينُ، وَقَالَ: "حَلِينَتْ حَسَنَ صَعِينَعُ غَرِيْنُ.

تخريج حليث: سنن ترملى باب مايقول اذاقام من البجلس، جلد 5. صفحه 494، رقم 3434سنن ابوداؤد، باب في الاستغفار، صفحه 559، رقم الحديث الاستغفار، صفحه 217، رقم 1518سنن ابن الستغفار، جلد 1. صفحه 217، رقم 1818سنن ابن ماجه بأب الاستغفار، جلد 206، رقم 1253 وقم 3814 معيح ابن حبان باب الادعية، جلد 3. صفحه 206، رقم 207

مرح حديث: حليم الأمّنة حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنّان ال حديث كر تحت لكهة بين:

یعنی حضور انور مسلی انتدعلیہ وسلم جب کسی جگہ کام کے لیے تشریف فرما ہوتے تو تھوڑ نے تھوڑ نے وقفہ سے بیکل ت پڑھتے تھے اور اس کنٹر ت سے پڑھتے تھے کہا تھنے سے پہلے سوبار تک فرما لیتے تھے، یہ تو عام مجالس پاک کا ذکر ہے خصوصی عبادات کی مجلسوں کا کمیا ہو چھنا۔ مغفرت و تو بہ کا فرق پہلے عرض کیا گیا، نیز بیجی کہ بیکلمات ہماری تعلیم کے لیے ہیں، نیز ان کا پڑھنا عباد ست اور حضور انور مسلی اللہ علیہ وسلم اعلی درجہ کے عابد ہیں لہذا سے حدیث عصمت انبیاء کے خلاف نہیں۔

کا پڑھنا عبادت اور حضور انور مسلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے عابد ہیں لہذا سے حدیث عصمت انبیاء کے خلاف نہیں۔

مدا مدید کے عابد ہیں لہذا سے حدیث عصمت انبیاء کے خلاف نہیں۔

مقبول توبه كابيان

نوربصیرت سے دیکھنے والے اور انوارِ قرآن سے فیض یاب ہونے والے لوگ جانتے ہیں کہ اللہ عَرَّ وَجَلُ کی ہارگاہ میں مقبول ہر قلب سیم کو ہروز قیامت قریب خدا وندی کا اعزاز حاصل ہوگا اور وہ اپنی ہاقی رہنے والی آئکھوں سے اللہ عُرُ وَجُلُ کا دیدار کر سکے گا۔ اور انہیں معلوم ہے کہ دل اپنی اصل کے اعتبار سے سلامتی والا بیدا کیا گی اور اس کی سلمتی گناہوں کا گردو غبار چھا جانے سے ذائل ہوتی ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ تدامت کی آگ اس غبار کو جلا کر را کھ کردیتی کا اور نیک کا نور دل کے چرے سے گناہوں کے اندھیر نہیں ہے اور نیک کا نور دل کے چرے سے گناہ کی تاریخی کو مٹادیتا ہے اور نیکیوں کے انوار کے سامنے گناہوں کے اندھیر نہیں کے شہرتے جیے دن کی روشنی کے سامنے رات کے اندھیر وں کا بس نہیں چلتا اور جس طرح صابین کی سفیدی سے میل ک

۔ کثرت اور بیشگی کی وجہ نے دل خراب ہو گیا ہو۔ہم اللّٰدُعُرُّ وَجَلَّ کی بناہ جا ہے ہیں۔

> (1879) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللهُ عَنَهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَرْمَ الْاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ قَغْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمِّ فَرَجًا، وَرَزَقهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَخْتَسِبُ". رُواكُ ابُوْ دَاوْدَ.

حفرت ابن عباس کے ہے روایت کے کہ رسوں اللہ کا نے فر مایا: جو تفس اپنے آپ پر استغفار کولازم کر اللہ کا سنے اللہ اللہ کا راستہ بنا لیتا ہے اللہ تعالی اس کے لئے ہر تنگی سے نگلنے کا راستہ بنا و بتا ہے اور ہر غم سے اسے نجات عطا کرتا ہے اور اسے اللہ اللہ کی جگہ سے اسے نجات عطا کرتا ہے اور اسے اللہ کی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان مجی

تخريج حليث: سان ابوداؤد بأب في الاستغفار، جلد 1. صفحه 560 رقم 1520 السان الكبرى للبيبق، بأب ما يستحب من كثرة الاستغفار، جند 3. صفحه 351، رقم 6651 سان ابن ما جه بأب الاستغفار . جلد 2. ص125 رقم 3819 جامع الاصول لابن اثير الفرع لاول في الاستغفار، جلد 4، ص389، رقم 2446

شرح حدیث اس طرح کدروزانداستغفار کے کلے زبان سے اداکیا کرے گناہ کرے یا نہ کرے۔ بہتر بیہ کہ فہاد نجر کے دبان سے اداکیا کرے گناہ کرے یا نہ کرے۔ بہتر بیہ کہ فہاد نجر کے بعد فرض سے پہلے ستر بار پڑھا کرے کہ بیدونت استغفار کے لیے بہت ہی موزوں ہے، دب تعالٰی فرما تا ہے : وَبِالْاَسْحَادِهُمْ یَسْتَغْیِفِهُ وَیَ۔

مومن بندے کی توبہ

حضرت سید با عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وہلم کوفر ماتے ہوئے سنا بے شک اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھر یلی زمین پر پڑاؤ کر ب اسکے ساتھ اس کی سواری بھی ہوجس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو پھروہ ہمرد کھر کر سوجائے پھر جب بیدار ہوتوں س کی سواری ج بجکی ہوتو وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ گرمی اور شدت نیاس یا جس وجہ سے اللہ لچاہے پر بینان ہوئر کھے کہ میں اس جگہ ہوئے جاتا ہوں جہاں سور ہاتھا پھر سوجا تا ہوں یہاں تک کہ مرجاؤں پھروہ اپنی کل کی پر سرر کھر مرنے کے لئے سوجائے بھر جب بیدار ہوتو اسکے پاس اس کی سواری موجود ہواور اس پر اس کا تو شربھی موجود ہوتو استہ عزوجل مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے ابنی سواری کے لوٹے پر خوش ہوئے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب التوبیة ، باب فی الحض علی التوبیة داغرح بید ، زم ۲۲۸، ۲۸، ۲۸، ۱۲ م. ۲۸، ۲۸، ۱۰)

(1880) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ عَنْهُ وَاللهُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: اَسْتَغُفِرُ اللهَ النَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: اَسْتَغُفِرُ اللهَ الّذِي لَا إِلْهَ اللَّهَ الْكَثُو الْحَدُّ الْقَيُومُ وَالْحَدُونُ اللهَ النَّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ الللللللللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

تخريج حلىيث: سأن ابوداؤد باب في الاستغفار ، جلد 1. ص568 رقم 1517 سان ترمذي باب في دعاء الضيف جلد 5. ص 568 رقم 3577 البستندك للحاكم ، كتاب الجهاد جلد 2. صفحه 395 وقم 2550 جامع الاصول لابن اثور ، الفرع الاول في الاستغفار ، جلد 4. ص 389 وقم 2447 مصنف ابن ابي شيبة باب في كثرة الاستغفار والتوية ، جلد 7، ص 173 ، رقم 2447 مصنف ابن ابي شيبة باب في كثرة الاستغفار والتوية ، جلد 7، ص 173 ، رقم 35079

## شرح مدیث: مجھے سے مغفرت طلب کرومیں جنش دوں گا

حضرت سیدنا ابوذ رخفاری رضی اللہ تعالی عنبہ بے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، وانا نے عمیوب، منز وعن النہ و بسلی اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کہ دب عزوجل فرما تاہے، اے میر ہے بندو! میں نے ظلم کرنے کوا ہے آپ پر حرام کردیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کردیا ہے لہذا ایک دوسرے پرظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم سب محوکے ہو گراہ ہو گرجے میں نے بدایت دی تو مجھ سے بدایت چا ہوئیں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو گرجے میں نے بدایت دی تو مجھ سے کھا نا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بوگر جے میں نے کہڑے میں نے کہڑے بہنا ہے تو مجھ سے لباس ہوگر جے میں نے کہڑے بہنا نے تو مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گنہ کرتے میں ہوا در سی تہا ہوں کو بخش دینا ہوں تو مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں بخش دول گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گنہ کرتے ہو مول میں تمہیں بخش دول گا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسوں اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ فالم وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرما تا ہے، اے میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو مگر جسے بن نے بچایا ، لہذا مجھ سے مغفرت کا سوال کرو، میں تمہاری مغفرت فرما دوں گا اور تم میں سے جس نے یقین کرلیا کہ میں بخش دیئے پر قا در ہوں کچھ سے میری قدرت کے وسیلہ ہے ، ستغف رک تو میں اس ک مغفرت فرہ دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزحد باب ذکر التوبة ، رقم ۲۵۷ من میں میں معفرت فرہ دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزحد باب ذکر التوبة ، رقم ۳۵۷ من میں میں میں

(1881) وَعَنْ شَرَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت شداد بن اوس ﷺ رسوں اللہ ﷺ ہے

عَنْهُ، عَنِ النّبِيّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَيِّلُهُ الْاسْتِغْفَارِ اَنَ يَّقُولَ الْعَبْلُ: اللّهُمَّ اَنْتَ رَبِّ لَا اللهُ اللهُ عَلَيْكِ اللهُ مَّ اَنْتَ رَبِّ لَا اللهُ مَّ اَنْتَ رَبِّ لَا اللّهُ مَ اَنَا عَبْلُكَ، وَانَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعُدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. اَعُوْذُ بِك مِن شَرِّ مَا وَوَعُدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. اَعُوذُ بِك مِن شَرِّ مَا صَنَعْتُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى وَاللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللللللللللللللللللللللللللللللللل

روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سید الاستغفار میہ ہے کہ بندہ اس طرح کیے: اے اللہ تو ہی میرارب ہے۔ تیرے سواکوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بنده ہول اور میں تیرے عہذا در تیرے دعدے پر قائم ہوں جہاں تک کہ طافت رکھتا ہون میں تیری پناہ مأنكامون ايخ برساعال عاوريس اقراركرتامون تیرے انعام کا جومجھ پر ہے اور میں اپنے مناہ کا اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی محناہوں کونہیں بخشا۔جس نے بیرکلمات دن میں مکمل لقين كرساته براسفاوروه شام سے بہلے اس دن فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت ریکمات پڑھے اوراسے ان کے بارے میں کیٹین ہواور پھر سمج سے پہلے اسے موت آ جائے تو وہ بھی جنتی افراد میں سے ہے۔ ( بخاری ) اَبُون با پر پیش پھر واؤ اور ہمزہ محدودہ کے ساتھ اس کامعنی ہے جس اقر ارا دراعتر اف کرتا ہوں۔

تخريج حليت عبيح بخارى باب افضل الاستغفار . جله 8، ص 67، رقم 6306 اتحاف الخيرة المهرة للبوميرى باب في أى حين يستغفر وماجاء في سيد الاستغفار ، جله 7، ص 423. رقم 2399 المستدرك للماكم ، تفسير سورة محمد برقية ، جله 2، ص 496، رقم 3707 سنن ترمذى باب ماجاء في المحاد اذا اصبح واذا أمسى جله 5، ص 467 رقم 3393 صيح ابن حيان باب الادعية ، جله 5 من 3707 سنن ترمذى والمده و المده و الذا أمسى جله 5، ص 467 رقم 3393 صيح ابن حيان باب الادعية ، جله 6 من 3707 سند و عدو المده و المده و الذا أمسى جله 5 من 300 من و المده و الدعية ، جله 6 من 3707 سند و المده و المده و الذا أمسى جله 5 من 300 من و المده و المده و المده و الذا أمسى جله 5 من 300 من و المده و ا

صفحه الدارم مدیث بین الگیری منتی منتی احمد یارخان علیه رحمة الحتان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: مشرح حدیث بین میں الگیری الگیری المی حاجتوں ہیں رجوع کریں لیعنی استغفار کے الفاظ بہت ہیں گریہ استغفار عربی میں سیدوہ ہے جس کی طرف لوگ این حاجتوں ہیں رجوع کریں لیعنی استغفار کے الفاظ بہت ہیں گریہ استغفار ان تمام کی جامع ہے کیونکہ اس میں گزشتہ پرندامت آئندہ کے لیے عہدہ رب تعالٰی کے انعامات، اپنی احسان فراموش ، بے

معنوم ہوا کہ استغفار توبہ بلکہ تمام دعاؤں میں اللہ تعالٰی کی حمہ اپنی ہے کئی بیان کرنا بہتر ہے پھرجیسی دعا ہوو یک ہی حمہ چاہے۔ دیکھو یہاں توبہ کرنا ہے تو پہلے اللہ کی ربوبیت اور اپنی بندگی کا اقر ارکیا لیٹنی توپالنے والا ہم پلنے والے، پلنے والے والے بہتے والے والے بہتے والے بہتے والے والے بہتے والے والے بہتنا ہی کرتے ہیں مال انہیں پاک و قصور کیا ہی کرتے ہیں مال انہیں پاک و

صاف کیای کرتی ہے حالانکہ وہ رب نہیں بلکہ مربی ہے۔

یعنی جہاں تک مجھ سے بن پڑے گا میں وہ عہد پورا کروں گا جو بیٹاق کے دن تجھ سے کیا ہے یا اسلام لاتے وقت تیرے بیارے حبیب سے کیا یا بیعت ہوتے وقت تیرے کسی ولی سے کیا کیونکہ ریسارے عہد تجھ سے ہی ہیں۔ بقدر طاقت کی اس لیے تیدلگائی کہ طاقت سے زیادہ کی پروردگار بھی تکلیف نہیں دیتا۔

فیخ نے اشعہ میں فرما یا کہ کئے سے مراد گناہ بھی ہیں اور نیکیاں بھی۔ گناہ کی شرط بیہ ہے کہ اس سے تو ہد کی تو فیق نہ ملے اور نیکی کی شرط بیہ ہے کہ اس ہے تو ہد کی تو بہ نوسیب ہو اور نیکی کی شرط بیہ ہے کہ اس پر تکبر وغرور نہ ہو جائے۔ خیال رہے کہ وہ گناہ جس کے بعد گریہ وزاری ، عجز و نیاز وتو بہ نصیب ہو اس نیکی سے بہتر ہے جس کے بعد تکبر وغرور ہو۔ حضرت آوم علیہ انصلو ۃ والسلام کا خطاء گندم کھ لینا شیطان کے سجدوں سے افضل تھا۔

سیحان اللہ! کیسی بیاری عرض و معروض ہے بین میں اقراری ہوں کہ کانٹے میرے پاس ہیں پھول تیرے
پاس، خطا تھیں میری طرف سے ،عطا تھیں تیری طرف سے ،بھکم قرآن پاک ظلوم دجھول میں ہوں غفور رحیم توہے ،جس لائق میں تھاوہ میں نے کرلیا جو تیری شان کے لائق ہے وہ تو کر ، بدکاری میں نے کرلی ستاری توکر ، گنہگاری میں نے کرلی غفاری تو کر ، تیرے ایک چھینٹے سے ہمارا ہیڑا یار ہے۔ شعر

ماايم پر ممناه تو دريائے رحمتی آنجا که ضل تست چه باشد گناه ،

یقین کی قیدلگائی تا کہ معلوم ہو کہ بندہ دعا اور تو بہ کے وقت اس کے نصل کا یقین رکھے ہیے ہیے کہ بھے رب تعالی نے اپنے درواز سے پر بلایا تو آیا ہوں اپنے آپ نہیں آیا اور کریم بھکاری کو بلا کر دیا ہی کرتے ہیں خانی نہیں پھیرتے جے یہ یقین ہوگا ان شاء اللہ بخشا ہی جائے گا۔ (بڑا ڈالمناجح، جسام ۵۵۹)

(1882) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَلَّا الْمُعَرِفُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلُوتِهِ السُتَغْفَرُ اللهُ ثَلاَثًا وَقَالَ: اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمَ اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمَّ اللهُمُ وَمِنْكُ السَّلاكُم، تَبَارَكُت يَاذَا الْجَلالِ السَّلاكُم، وَمِنْكُ السَّلاكُم، تَبَارَكُت يَاذَا الْجَلالِ السَّلاكُم، وَمِنْكُ السَّلاكُم، تَبَارَكُت يَاذَا الْجَلالِ وَالْمُ لَلهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُمُ اللهُ اللهُ

حضرت ثوبان من سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ جب نماز کے بعد فارغ ہوتے تو تین باراستغفار براستغفار براستغفار براستغفار براستغفار براستغفار السلاکم، السلاکم والا ہے۔ تجھی سے والا کو اور سلائی ہے تو بہت برکت والا ہے۔ الے بزرگ اور عرت وار حضرت اور ای مدیث اللہ علیہ (جواس مدیث کے راویوں میں سے بیل) سے پوچھا گیا کہ آپ کن الفاظ سے استغفار فرماتے شے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ الفاظ سے استغفار فرماتے شے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ الفاظ سے استغفار فرماتے شے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ

### آپ اَسْتَغُفِرُ اللَّهُ اَسْتَغُفِرُ اللَّهُ لِمُ عَصَّمَهُ

(مسلم)

تخريج حليث: صيح مسلم، بأب استحياب الذكر بعن الصلاة جلد 2، ص 94، رقم 1362 اتحاف الخيرة المهرة باب مايقوله بعد السلام، جلد 2، ص 223، رقم 1388 سنن ترملن، بأب مايقول الناسلم من الصلاة جلد 2، ص 24، رقم 298 السنن الصغرى للبيبتي، بأب مايقول بعد السلام، جلد 1 ص 156، رقم 457 المعجم الاوسط للطيراني من اسمه عبدان، جلد 5 ص 35 رقم 4600

شرح حديث: عليم الأمَّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدر حمة الحنَّان ال عديث كي تحت لكي بين:

پہلے سلام سے سلامتی دینے والا مراد ہے اور دومرے سے سلامتی۔استغفار دعا کے آ داب میں سے ہے اس لیے دعا سے پہلے استغفار فرماتے۔ بیرحدیث گزشتہ حدیث عائشہ صدیقتہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں کہ وہاں بھی تقریبی مقدار مراد سے پہلے استغفار فرماتے۔ بیرحدیث گزشتہ حدیث عائشہ صدیقتہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں کہ دوالحلال سے معلوم ہوا کہ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہوں ان میں دعا مختفر ما نگے۔ خیال رہے کہ ذوالحلال سے مراد فاسقوں سے بدلہ لینے والا اوراکرام سے مراد نیک کاروں گوانعام دینے والا۔ (بزا ڈالمنا نیج ، ج ۲ ص ۱۸۱)

(1883) وَعَنَ عَأَيْشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكُرُرُ آن يَّقُولَ قَبُلَ مَوْتِهِ: "سُبُحَانَ اللهِ وَيَحَبُيهِ، اَسْتَغفِرُ الله، وَآثُوبُ إلَيْهِ مُتَّفَقًى عَبَيْهِ.

تخريج حليث: عيج بداري بأب سورة اذاجاء نصر الله جلده 6. صفحه 178. رقم 4967 صيح مسلم باب مايقال في الركوع والسجود جلد 2. صفحه 1116 مسلم المرام المرام المرام عنبل حديث السيدة عائشه رضى الله عنها ، جلد 6. ص 35 رقم 1111 مسلم المرام عندي عنبل حديث السيدة عائشه رضى الله عنها ، جلد 6. ص 35 رقم 4111 صيح الامام مسلم ، كتاب المرام عيدي الامام مسلم ، كتاب المرام عيدي الامام مسلم ، كتاب المرام عيدي عن صحيح الامام مسلم ، كتاب المرام عيدي عن صحيح الامام مسلم ، كتاب المرام عيدي عن صحيح الامام مسلم ، كتاب المرام عيدي عن عيدي عن عيدي الامام مسلم ، كتاب المرام عيدي عن عيدي عن عيدي عندي عيدي عندي عيدي الامام مسلم ، كتاب المرام عيدي عيدي عيدي عيدي الامام عيدي الومام عيدي المرام عيدي الامام عي

تشرح حدیث: حکیم الاُمنت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمة الحنان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: فارغ ہوکر بلکہ دہاں ہے اٹھتے ودت یکلمات کہتے ہتھے۔ (مرقات)

یا تو آن اف کے زبر ہے ہاور تکلم ت والے کے پیش ہے لینی ان کلمات کا بول لیما، پڑھ لیما یا ان اف کے کر ورزیر ) ہے اور تکلم ہ اور لئے کے زبر ہے ہے بعنی اے عائشا گرتم پیکلمات پڑھ لیما کرو، پہلے معنے زیادہ تو کی ہیں۔

مرہ (زیر) ہے اور تکلم ہ اور لئے کے زبر ہے ہیں ان کی تا ثیر ہے ہے کہ اگر کوئی شخص اچھی بائیں کر کے یا کوئی عبوت کر کے یہ کہات پڑھ لے تو ریک ہ ان باتوں یا عبادتوں کے لیمش مہر کے ہوں گے کہ تا قیامت محفوظ رہیں گے اور حساب کے کہات پڑھ لے تو ریک ہ تا قیامت محفوظ رہیں گے اور حساب کے کہات پڑھ لے تو ریک ہے ان باتوں یا عبادتوں کے لیمش مہر کے ہوں گے کہ تا قیامت محفوظ رہیں گے اور حساب کے کہات پڑھ لے تو ریک ہے۔

وت وہ مقبول ہوں کے خود وہ کلمات بھی اور وہ عمبادت یا دعا بھی جن پرید کلمات پڑھے گئے اورا گرکوئی بری ہا تیں بول کریہ کلمات آخر میں کہہ لے تو یہ کلمات ان بری ہاتوں کا کفارہ بن جائیں سے کہ ان کی برکت سے رب تعالی ان برائیوں پر پکڑ نافر مائے گااس لیے ہم برمکس کے آخر میں بیکلمات پڑھ لیتے ہیں۔

یدان کلمات کا بیان ہے جن کا فائدہ ابھی بیان ہوا۔ استغفار وتو بدکا فرق بیان ہو چکا ہے کہ مناہ سے معانی ما تکنے کا نام استغفار ہے اور عیوب سے معافی مائلنے کا نام تو بد، یا بڑے گنا ہوں سے معافی مانگنا استغفار ہے چھوٹے گنا ہوں سے معافی کا نام تو بہ، یا سیملے گنا ہوں سے معافی استغفار اور چھے گنا ہوں سے معافی تو بدو غیرہ ، یہ بہت جامع دعا ہے جس ہیں رب تعالی کی حمدو شنا مجمی ہے اور تو بدو استغفار ہی ۔ (برزا ڈالمناجی جسم مراح)

حضرت الس على عن روايت هے كه ميس نے رسول الله 🍇 کوفر ماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالی فر ماتا ہے: اے آ دم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امیدر کھے گاتو میں تیرے سب کن ہ معاف كر دول كا اور مجھے اس كى پرواہ نہيں ہوگى \_! \_ اين آ دم! اگر تیرے گناه آسان تک بھی پہنچ جائیں چرتو مجھ ہے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کوئی پرواه نہیں کروں گا۔اے ابن آ دم اگرتو زمین بھر كر گنا ہوں كے ساتھ ميرے ياس آئے۔ بھرتو مجھے اس حال میں ملے کہ تونے میرے ساتھ کسی کوشریک ناتھہرایا ہوتو میں بھی بچھے اپنی شخشش کے ساتھ ملوں گا جس سے ز مین بھر جائے گی۔اس جدیث کوتر مذی نے روایت کیا اور كما كربير عديث من ب-عُنّانَ السَّمَاءُ: عين ير زير إاس كامعنى بادل بتأيا عميا ب أوربعض كهت ہیں کہ اس کامعنی ہے جو چیز تیرے سامنے ظہر ہو جائے۔ قُرُابُ الْآرُضِ: جو زمین کے بھرنے کی

مقدارة و\_

تخريج حديث: سن ترمذي باب في فضل التوبة والاستغفار . جلدة ص548 رقم 3540 المعجم الاوسط بلطبراني من

اسمه عبدالله، جلد 4، ص 315, رقم 4305 جامع الأصول لاين اثير، الكتاب الثالى في العقو، جلد 8، صفحه 40، رقم 5877 خلاصة الاحكام في مهمات السان و قواعد الاسلام، بأب ثلب البريض ابن أن يحسن ظنه بالله، جلد 2، ص 900، رقم 3185، جامع الاحاديث للسيوطي، حرف القاف، جلد 15، صفحه 79, رقم 15025

شرح حديث: حضرت سيّدُ نا آ دم عليه الصلوة والسلام كاطريقه

حضرت سبید ناابو محد کی اور حضرت سید نا ابواللیت سمرقندی رحمها الله تعالی بیان فرمات بین جب حضرت سید نا آدم علیه العد تعالی الله تعا

(المستدرك، كاب آيات رسول الله، باب استغفارة دم عليدالسلام، الحديث ٢٨١م، جسيم ١٥١٥، جغير)

(1885) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللهُ عَلَيْهُ وَالْمُرْدُنَ الْإِسْتِغُفَادِ ، فَإِنِّى النِّسَاءِ تَصَلَّفُونَ الْمُلِ النَّادِ، قَالَتِ الْمُرَاثُةُ مِنْهُنَ: مَا لَكُنَ اللَّعُنَ اللَّهُ النَّادِ، قَالَ: "ثُكَرُدُنَ اللَّعُنَ اللَّهُ اللَّعُنَ اللَّعُنَاتِ اللَّعُلُونَ اللَّعُمِيرُةِ مَا رَايُتُ مِنْ كَاتِصَاتِ عَقْلِ وَاللَّهُ اللَّعُنَ الْمَعْلِيمُ اللَّعُنَ اللَّهُ الْمُرَاتِينَ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

# بعض دنول میں تم کئی دنوں تک نما زنبیں پڑھ سکتیں۔

(مىلم)

كفريج حليف: معيح بفارى بأب ترك المائض الصوم، جلد 1، ص 68، رقم 304 الاداب لنبوبالى بأب التغليظ في النعن. جلد 1، صفحه 196، رقم 331 المستدرك للعاكم، كتأب الدكاح، جلد 2، صفحه 2772 رقم 2772 سان اللسائي، بأب ماذكر في النساء، جلد 5. صفحه 397، رقم 9255 معيج ابن حبان، بأب صفقة التعلوع، جلد 8، ص 115، رقم 3323

شرح مدیث: میجی توبه کسے کہتے ہیں؟

یادر کھنے کہ ٹھنڈی آبیں بھرنے وہ یا وہ اپنے گالوں پر چپت مارنے وہ یا وہ اپنے ناک اور کا نوں کو ہاتھ لگانے وہ یا وہ اپنی زبان وائتوں تلے دبالیے وہ یا وہ ہم ہوتے تو بہ بتو بہ بتو بہ کی گردان کرنے کا نام تو بہیں ہے بلکہ بچی تو بہ ہم مراد سے کہ بندہ کی گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافر مانی جان کراس پر نادِم ہوتے ہوئے دب ل سے معافی طلب کرے اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے بیخے کا پختہ ادادہ کرتے ہوئے وال گناہ کے از الہ کے لئے کوشش کرے ، یعنی نماز قضا کی تی تو اب اس گناہ کے از الہ کے لئے کوشش کرے ، یعنی نماز قضا کی تی تو اب اور اپنی آمر اللہ کے لئے کوشش کرے ، یعنی نماز قضا کی تی تو اب اس کے ورثاء کو والیس کرے یا معاف کروالے اب ادان دونوں ( لیعنی اصل ما لک یا اس کے ورثاء کو والیس کرے یا معاف کردالے اور الن دونوں ( لیعنی اصل ما لک یا ورثاء ) کے نہ ملنے کی صورت میں اصل ما لک کی طرف سے داؤ ضدا میں صد تہ کرد ہے ۔ علی حدالا تقیاس ( ماخوذاز نزدی دشویہ بلد ۱۰ دھا وال بھی اور

حضرت سید نا ابن عماس رضی الله تعاعنه سے مردی ہے کہ قیامت کے دن کئی توبہ کرنے والے ایسے ہوں سے جن کو گمان ہوگا کہ وہ توبہ کرنے والے ایسے ہوں سے جن کو مان ہوگا کہ وہ توبہ کرنے والے بیس ، حالانکہ وہ توبہ کرنے والے نہیں ہیں ۔ یعنی توبہ کا طریقہ اختیا رہیں کیا ، ندامت نہیں ہوئی ، گنا ہول سے رک جانے کا عزم نہیں کیا ، جن پرظلم کیا ہے ان سے معاف نہیں کرایا اور ندان کوئی ویا بشرطیکہ ممکن تھا ، البتہ! جس نے کوشش کی اور ناکامی کی صورت میں اہل حقوق کے لیے استعفار کیا ، توامید ہے کہ اللہ عز وجل اہل حقوق کو راضی کرکے اسے چھڑ الے گا۔

توبه كي شرا ئط

اوراگرانڈ تعالی کے حقوق کی ادائیگی میں کی پرتوبہ کی ہے جیسے نماز ، روزے اور زکوۃ تو ، ن کی توبہ یہ ہے کہ اولاً ، ن میں کی پر نادم وشرمندہ ہو پھراس ہات کا پکاارادہ کرے کہ آئندہ انہیں فوت نہ کریگا اگر چہنم زکواس کے وقت سے مؤخر کرنے کے ساتھ ہو پھرتمام فوت شدہ کوقضا کرے۔ اوراگرتوبدان گن ہون پرتھی کہ جن کا تعلق بندول ہے ہے، پس اگر وہ تو بہ مظالم اموال سے تھی توبہ تو بہ ال چیزول کے ساتھ ساتھ کہ جن کو ہم خقوق اللہ میں پہلے بیان کر چکے ہیں ، مال کی ڈمہ داری سے نگلنے اور مظاوم کو راضی کرنے پر موتوف ہوگی ، اس صورت کے ساتھ کہ یا تو ان سے اس مال کو حلال کروالے ( بعنی معاف کروالے ) یا انہیں ہونا دے ، یو (اگر وہ نہ ہول تو) انہیں (دے کہ) جو ان کے قائم مقام ہول جیسے وکیل یا وارث وغیرہ ۔ (توبہ کروایات دیکایات میں ۱۸)

ایمان والول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں کیانہ متیں تیار کی ہیں؟

الله تعالی کا ارشاد ہے: بیشک ڈروائے باغوں اور چشموں میں ہیں ان میں داخل ہوسلامتی کے ساتھ امان میں داخل ہوسلامتی کے ساتھ امان میں اور ہم نے ان کے سینوں میں جو پچھے کیئے ہے سب سے بینے ان کے سینوں میں جو پچھے کیئے ایس میں بھائی ہیں شختوں پر روبرو بیٹھے نہ انہیں اس میں پچھ تکانے وہ اس میں سے نکالے اس میں سے نکالے رہے۔

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان سے فرمایا جائے گا
اے میرے بندوآئ نہم پرخوف نہم کوم ہودہ جوہاری
آیوں پر ایمان لائے اور مسلمان ہے داخل ہو جہت
میں تم اور تمہاری بیبیاں تمہاری خاطریں ہوتیں ان پر
دورہ ہوگا سونے کے بیالوں اور جاموں کا اور اس میں جو
جی چاہے اور جس سے آئے کو لڈ ت پہنچ اور تم اس میں
بیشہ رہو گے اور میہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کے
بیشہ رہو گے اور میہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کے
گئے اپنے اعمال سے تمہارے کے اس میں بہت
میوے بیل کہ ان میں سے کھاؤ۔

اوراللد تعالیٰ کا ارشادہے: بیشکہ ڈروالے اول کی جگہ میں ہیں باغول اور پیشموں میں پہنیں کے کریب ور جگہ میں این باغول اور پشموں میں پہنیں کے کریب ور قنادیز آئے سامنے ہوئی ہے اور ہم نے انہیں ہیوہ دیا

229-بَابُ بَيَانِ مَا اَعَدَّاللَّهُ تَعَالَىٰ لِلْهُ وَمِنِدُنَ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (إنَّ الْمُثَقِيْنَ فِي جَنَّاتٍ وَّعُيُونٍ ادْخُلُوهَا بِسلَامٍ أمِدِيْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِيُ صُنُورُهِمْ مِنْ غِلِّ إِخُواكًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِئَنَ لَا يَمُشُهُمْ فِيُهَا نَصَبُ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ) (الحجر:45-تأ48)

وَقَالَ تَعَالَى: (يَا عِبَادِ لَا خَوْفُ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلا آنْتُمُ تَحُزُنُونَ الَّنِيْنَ امْنُوا بِأَيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِيْنَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ آنْتُمْ وَآذُوَاجُكُمُ وَكَانُوا مُسْلِمِيْنَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ آنْتُمْ وَآذُوَاجُكُمُ تُحْبَرُونَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنُ ذَهَبٍ قَلْ يُعْبَرُونَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنُ ذَهَبٍ وَآنُتُمُ وَيَهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْآنُفُسُ وَتَلَلَّا الْآعُنُنَ وَآنُتُهُ وَيَهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْآنُفُسُ وَتَلَلَّا الْآعُنُنَ وَآنُتُم وَيَهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْآنُفُسُ وَتَلَلَّا الْآعُنُنَ الْآعُنُنَ وَآنُتُم وَيَهَا الْآنُهُ الْآنُهُ الْآعُنُنَ وَآنُونَ وَيَلُكَ الْجَنَّةُ الّذِي أُورِثُلُتُهُ وَالْكَانُونَ الْكَانُونَ الْكَانُونَ الْكَانُونَ الْكَانُونَ الْكَانُونَ الْكَانُونَ الْكَانُونَ الْكُمْ فِيهَا فَاكِهَةً كَثِيْرَةً مِنْهَا وَالْوَالِمُ اللّهُ لَا الْمُونَ وَيَلُكَ الْجَنَّةُ الْيَيْ أُورِثُلُونَا الْرَحْرِفُ وَيَهَا فَاكِهَةً كَثِيرَةً مِنْهَا فَاكُونَ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةً كَثِيرَةً مِنْهَا فَاكُونَ كُمُ وَيَهَا فَاكُونَ كُونَ الْمُؤْنَ اللّهُ الْمُعُونَ الْكُونَ لَكُمْ فِيهَا فَاكُولَهُ كُونُونَ الْكُونَ الْمُلُونَ الْرَحْرِفُ وَلَاكَ الْمَالَانَ الْوَالِمُونَ اللّهُ الْمُعُلُونَ اللّهُ وَلَا وَلَاكُ الْمُؤْنَ وَالْوَالِمُ لَا كُونَ اللّهُ وَلَالُونَ اللّهُ وَلَا لَكُونَ اللّهُ وَلَا لَا الْمُؤْنَ اللّهُ وَلَالُونَ اللّهُ وَلَالُونَ اللّهُ وَلَالُونَ اللّهُ وَلَيْهُ الْمُؤْنَ اللّهُ وَلَالُونَ الْكُونَ اللّهُ وَلَالُونَ اللّهُ وَلَالُونَ اللّهُ وَلَالُونَ اللّهُ وَلَالُونَا اللّهُ وَلَالُونَا اللّهُ وَلَالِهُ وَلَاللّهُ وَلَالُونَا اللّهُ وَلَالُونَا اللّهُ وَلَاللّهُ وَلَاللّهُ وَلَالِهُ اللّهُ وَلَالُونَا اللّهُ اللّهُ وَلَالُونَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّ

وَقَالَ تَعَالَى: (إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيُ مَقَامِ آمِنْنِ فِيُ جَنَّاتٍ وَّعُيُونٍ يَّلْبَسُونَ مِنْ سُنُنُسٍ وَّاسْتَبُرَتٍ مُتَقَابِلِيْنَ كُلْلِكَ وَزَوَّجُنَاهُمُ يَعُوْدٍ عِنْنٍ يَنَعُونَ مُّتَقَابِلِيْنَ كُلْلِكَ وَزَوَّجُنَاهُمُ يَعُوْدٍ عِنْنٍ يَنَعُونَ

فِيْهَا بِكُلِّ فَا كِهَةِ أَمِيدُ ، لاَ يَذُوْقُونَ فِيْهَ الْهَوْتَ إِيلا الْهَوْتَةَ الْأُولَى وَوَقَاهُمْ عَلَابَ الْجَحِيْمِ فَصْلًا إِيلا الْهَوْتَةَ الْأُولَى وَوَقَاهُمْ عَلَابَ الْجَحِيْمِ فَصْلًا مِن رَبِكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ) (الدَّانَ : 51 تَا 57)

وَقَالَ تَعَالَى: (اوِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيْمٍ عَلَى الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيْمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ لَطُرَةً الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ثَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ لَطُرَةً اللّهِيْمِ يُسْقُونَ مِن رَّحِيْقٍ عَنْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكُ النّعِيْمِ يُسْقُونَ وَمِزَاجُهُ مِنْ وَيُ فَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْهُتُنَافِسُونَ وَمِزَاجُهُ مِنْ وَيُؤَلِّ فَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْهُتُنَافِسُونَ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْلِيْمٍ عَيْنًا يَّشَرَبُ مِهَا الْهُقَرَّبُونَ) (المطففين: تَسُلِيْمٍ عَيْنًا يَّشَرَبُ مِهَا الْهُقَرَّبُونَ) (المطففين: 22 تَا 28)

(1886) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْكُلُ آهُلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا، وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِك مُشَاءً كُرَفِي الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ النَّسْبِيَّ وَالتَّكْبِيْرَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

نہایت سیاہ اور روشن بڑی آتھوں والیوں ہے اس میں پہل ہرت کا میوہ ماتھیں مے امن و امان ہے اس میں پہل موت کے سوا پھرموت نہ چھیں مے اور اللہ نے انہیں آ گ کے عذاب سے بچالیا تمہارے رب کے فضل ہے یمی بڑی کا میا بی ہے۔

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک کو کار صرور چین میں ہیں ہیں بیل تخول پرد کیسے ہیں توان کے چروں ہیں چین میں کی تازگی بہجانے نظری شراب پلائے جا کیں سے جومہر کی ہوئی رکھی ہے! س کی مہر مشک پر ہے اور اس پر چومہر کی ہوئی رکھی ہے! س کی مہر مشک پر ہے اور اس پر چاہئے کہ لاچا کیں لیچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے چاہئے کہ لاچا کیں لیچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقر بان بارگاہ پیتے ہیں۔

حفرت جابر کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: جنتی جنت میں کھا تمیں سے اور پئیں اللہ کی نے فرمایا: جنتی جنت میں کھا تمیں سے اور آئیں صوف کے اور آئیں تضائے حاجت اور تاک کا میل صوف کرنے کی حاجت نہیں ہوگی۔ نہوہ پیشاب کریں ہے۔
پیل ان کا بیکھانا ایک ڈکار کی صورت میں ہضم ہوجائے گا۔ جس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔ آئیں میٹھانی گا۔ جس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔ آئیں سرٹس ڈالا اللہ آئیہ آئیہ کہ کا الہام ہوگا جیسا کہ آئیس سرٹس ڈالا جا تا ہے۔ (سلم)

تخريج حليت عبد مسلم، بأب في صفات الجنة و اهلها، جلد 8، صفحه 147، رقم 7331 سان الدارمي باب في اهل الجنة و العيمها، جلد 2، صفحه 462، رقم 7435 مسند امام احد العيمها، جلد 2، صفحه 462، رقم 7435 مسند امام احد العيمها، جلد 2، صفحه 462، رقم 7435 مسند امام احد العدميل مسلد جابر بن عبد الله، جلد 3، ص 315 مسئد عبد الله، جلد 1، ص 315 رقم 1020

## شرح مدیث: جنت کے ہر پھل سے کھاؤ

مست المستوسنيدُ نااحمد بن فتح رحمة الله تعالى عليه فرماتے ہيں كہ بيں نے سيدنابشر بن حارث رحمة الله نقوالی عليه كوفواب ميں و يكھا كه وہ ايك باغيچه ميں بيٹھے ہيں۔ان كے سامنے ايك دسترخوان ہے اور وہ اس ميں سے كھارہے ہيں۔ ميں نے ان سے پوچھا:اے ابونھر!اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کہا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اس نے مجھ پردتم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور ساری جنت کومیرے لئے مہاح فرمادیا اور مجھے سے فرمایا کچنت کے ہر پھل سے کھا دَاوراس کی نہروں سے چیؤ اوراس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھا وَ کرتم ونیا میں اپنے نفس کوخواہشات سے بچایا کرتے تھے۔

یں نے پوچھا: آپ کے بھائی حضرت سیر نااتھ بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟ فرمایا کہ وہ جنت کے ورواز ہے پر کھڑے ہیں اوران سنتیوں کی شفاعت کررہے ہیں جو یہ کہتے ہے کہ قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے گلو تنہیں ہے۔ میں نے پوچھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت سیّد نامعروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ افسوس! ہائے ہیں۔ حضرت سیّد نامعروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنت کے شوق اور جہنم کے خوف سے اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ قرب الہی عزوجل کے شوق میں عبادت کرتے تھے بلکہ قرب الہی عزوجل کے شوق میں عبادت کرتے تھے بلکہ قرب الہی عزوجل کے شوق میں عبادت کرتے تھے بلکہ قرب الہی عزوجل کے دعفرت سیّد نا معروف کرخی رحمۃ اللہ عزوجل ہیں کوئی حاجت چیش کرنی ہوتوا سے چا ہے کہ حضرت سیّد نا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا بائے تو ان شائے تو ان شائے اللہ عزوجل اس کی دُعاء ضرور قبول مور قبول مور دف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا بائے تو ان شائے اللہ عزوجل اس کی دُعاء ضرور قبول مور گور دوئوں کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا بائے تو ان شائے اللہ عزوجل اس کی دُعاء ضرور قبول

(1887) وَعَنْ أَنِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللهُ تَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللهُ تَعَلَىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهِ عَنْى الطّالِحِيْنَ مَا لَا عَنْى لَعَالَىٰ اللهُ عَلَىٰ الطّالِحِيْنَ مَا لَا عَنْى وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ اللّهُ وَاللّهُ وَلَا خَطْرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاللّهُ وَلَا خَطْرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا خَطْرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَوُوْا إِنْ شِئْتُمُ: (فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مّا أُخْفِى وَاقْرَوُوْا إِنْ شِئْتُمُ: (فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مّا أُخْفِى وَاقْرَوُوْا إِنْ شِئْتُمُ: (فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مّا أُخْفِى لَلْهُ مَنْ مِنْ قُرَةٍ اعْدُنِ جَزَاءً مِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) لَهُمْ مِنْ قُرَةٍ اعْدُنِ جَزَاءً مِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (السجرة: 17) مُتَّفَقًى عَدَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعتیں تیار کررکھی ہیں جن کوکسی آگھ نے نیس میں اور نہ بھی کسی آگھ نے نہیں ویکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور نہ بھی کسی انسان کے ول میں ان کا خیال بیدا ہوا اور اگرتم چا ہوتو یہ آیت پڑھا و فلا تکھا کہ نکھیں میں اُنہ فی کھی کھی اُلھی میں اُنہ کوئی اُلھی میں اُنہ کوئی اُلھی کہ نہیں جو کہا تکھا کہ کانوا یہ تعملون (اسجہ ہند) ''کوئی فیصلی میں کہا تکھوں کی ٹھنڈک فیصلی کی ٹھنڈک کھی کے کہا آئے تھوں کی ٹھنڈک چھپا کردکھ دی گئی ہے' ۔ (منتق ملی)

تخريج حليث صبح بخارى تفسير سورة السجدة جلد 6، ص 116. رقم 4780 صبح مسلم، باب الجنة وصفة نعيبها واهدها، جلد 8، ص 143. رقم 3196 رقم 3196 سان المونة وصفة نعيبها واهدها، جلد 8، ص 143 رقم 3196 سان ابن ماجه باب صفة لجنة. جلد 2، ص 144 رقم 4328 سان الدار مى باب ما أعد الله لعبادة الصالحين جلد 2، ص 432 رقم 2828 من البان ما من المناد مى باب صفة المجنة من من عديث: جنت كا بيان

نے دیکھا، نہ کا توں نے سنا، نہ کسی آ دمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔ جوکوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے بے ، ورند دنیا کی اعلیٰ سے آبائی شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ وہاں کی کوئی عورت اگرز مین کی طرف جھائے تو زمین سے آسان تک روشن ہوجائے اور خوشہوں ہمر جائے اور چا ندسورج کی روشنی جاتی رہے اور اُس کا دو بٹا دنیا وہ اُلی ہوجائے اور خورا پڑی تھیلی زمین و آسان کے درمیان نکا لے تو اس کے حسن کی رہی فتہ ہیں پڑجا کیں اورا گرا پٹا دو پٹا ظاہر کر ہے تو اسکی خوبصورتی کے آگے آفناب ایسا ہوجائے جیسے آفناب کے سامنے چراغ اورا گر جنت کی کوئی ناخن ہمئر چیز و نیا ہیں ظاہر ہوتو تمنام آسان وزمین اُس سے آراستہ ہوجا کی اورا گرجنتی کا سی میں اورا گرجنتی کا در اُس کی روشنی مٹا در سی کی ورشنی مٹا در سی کر در کی کھیں اورا گرجنتی کی دوشنی مٹا در سی کر در اور کھی کھیں در اُس کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگہ جس میں کوڑار کھی میں در اورا کھی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگہ جس میں کوڑار کھی میں در اورا کھی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگہ جس میں کوڑار کھی میں در اورا کی میں در اورا کی دوشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگہ جس میں کوڑار کھی میں در اورا کی میں در اورا کی دوشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگہ جس میں کوڑار کھی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگہ جس میں کوڑار کھی میں در اورا کو میں در اورا کی دوشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگہ جس میں کوڑار کھی میں در اورا کھی میں در اورا کی دوشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگہ جس میں کوڑار کھی در این کھی در اورا کو میں در اورا کی دوشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اِنی جگھ جس میں کوڑار کھی در اورا کی دوشنی مٹا دیتا ہے۔

جنت کتنی وسیع ہے، اس کو اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) ہی جانیں، إجمالی بیان میہ ہے کہ اس میں اور اس ورجہ کی کیا ۔ اسو درج یوں۔ ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے، جو آسان و زمین کے درمیان ہے۔ رہا ہے کہ خود اُس درجہ کی کیا مسافت ہے، اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں، البتہ ایک حدیث ترفذی کی میہ ہے؛ کہ اگرتمام عالم ایک درجہ میں جع ہوتوسب کے لیے وسیع ہے۔

جنت ہیں ایک درخت ہے جس کے سامید ہیں ۱۰ سو برس تک تیز گھوڑ ہے پر سوار چاتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنت کے دروازے استے وسیع ہوں گے کہ ایک بازوے دومرے تک تیز گھوڑ ہے کہ ستر برس کی راہ ہوگی پھر بھی جانے والوں کی دوہ تر ہوگی کہ مونڈ ھاچھلتا ہوگا، بلکہ بھیڑ کی وجہ ہے درواز ہ بڑ بڑانے گے گا۔ اس میں ہم ہم کے جواہر وہ گئی ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر ہے اور باہر کا اندر سے دکھائی وے۔ جنت کی و نوار میں سونے اور پاہر کا اندر سے دکھائی وے۔ جنت کی و نوار میں سونے اور پاہر کا اندر سے دکھائی وے۔ جنت کی و نوار میں سونے اور پاہر کی این ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی ، زمین زعفران کی ، کتار بوں کی جگہ موتی اور یا تو سے اور باہر کا اندر سے دکھائی وے۔ جنت کی و نوار میں سونے اور کئی ہوں کی ایک چاندی کی ایک یا تو سے سرخ کی ، ایک چگہ موتی اور یا تو سے سرخ کی ، ایک بایک علی ہوئی کی تمریز کی ، اور مشک کا گارا ہے اور گھا اس کی جگہ تو تقران ہے ، موتی کی کتکریاں ، عمر کر گئی ، جنت میں ایک ایک موتی کا نومرا اور دھائی تبییں ، بلکہ زمین کے مکان میں جاری ہیں۔ وہاں کی نہر میں ذمین میں بلکہ زمین کی ایک کا ، دوسرا یا قوت کا اور نہروں کی زمین خالص مشک کی ، وہاں کی شراب و نیز کی کی نہیں جس میں بہتر میں اور نے جن اور پینے والے بے عقل ہوجاتے ہیں ، آ ہے ہے باہر ہو کر میہ وہ وہ ہیں گراب ان سب باتوں سے پاک ومنز ہ ہے جنتیوں کو جنت میں ہوتم کی لذید نیز کھانے ملیس گے ، جو چ ہیں گراب ان سب باتوں سے پاک ومنز ہ ہے جنتیوں کو جنت میں ہوتم کی لذید نیز کھانے ملیس گا ہو جائے کی میں ہوتم کی لذید نیز کھانے میں ہوتا ہو ان کے باتوں ہوئی ہوتو اس کے گوشت کھانے کو جی ہوتو اکی وقت نہما ہوا ان کے پار آب کی بیا کہ کوران کے باتوں کے بیا کہ کوران کے باتوں ہوئی ہوتو اس کی توتو اکور کی ہوتو اکی جنت کھی ہوتو اکور کے بیا کہ کوران کے کہ کوران کے بیا کور کی ہوتو اکی وقت کھی ہوتو اکی وقت کھی ہوتو اس کے بیا کہ کوران کی بیا کہ کور کی کوران کے بیا کہ کور کی کورن کی کور کی کور کی کور کی کور کی کور کی کور کی کی کی کور کی کور کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کیک کی کور کی کی کور کی کی کور کی

گا، آگر پانی وغیرہ کی خواہش ہوتو کوزے خودہ تھے میں آجا کیں گے، ان میں شیک اندازے کے موافق پانی ، دودھ ، شراب،
شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک تظرہ کم ندزیا دہ ، بعد پینے کے خود ، بخو جہاں سے آئے تھے چلے جا کیں گے۔ وہاں
نجاست ، گندگی ، پاخانہ ، پیشاب ، تھوک ، ریغش کان کا کمیل ، بدن کا کمیل اصلاً ندہوں گے ، ایک خوشبو دار فرحت بخش ڈکار
آئے گی ، خوشبودار فرحت بخش پسیند نظے گا ، سب کھانا ہضم ہوجائے گا اور ڈکا داور پسینے سے مشک کی خوشبو نگلے گ ۔ ہر خوض
کو • اسو آومیوں کے کھانے ، پینے ، جماع کی طافت دکی جائے گ ۔ ہر وقت زبان سے تبیح و تکبیر بہ قصد اور بلا تصدمثل
سانس کے جاری ہوگ ۔ (2) کم سے کم ہر خوص کے سریانے د • اس ہزار خادم کھڑے ہوئے ، خادموں میں ہرایک کے ایک
ہاتھ میں چاندی کا بیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نمت ہوگی ، جتنا کھا تا جائے گا
لذت میں کی ندہوگی بلکہ زیاد تی ہوگی ، ہر ٹوالے میں • ے ستر مزے ہوں گے ، ہر مزہ دوسرے سے متاز ، وہ معا محسوس ہول
گے ، ایک کا احساس دوسرے سے مانع شہوگی ، جر ٹوالے میں • ے ستر مزے ہوں گے ، ہر مزہ دوسرے سے متاز ، وہ معا محسوس ہول

کھلا گروہ جوجنت میں جائے گا، اُن کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چود ہویں رات کا جا نداور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ ،جنتی سب ایک دل ہوں گے،ان کے آپس میں کوئی اختلاف دبغض شہردگا ،ان میں ہرایک کوحور عین میں کم سے کم وو پیبیاں انٹی ملیں گی کہ سترستر جوڑے بہنے ہوں گی، پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان ک پنڈلیوں کا مغز دکھائی دے گا، جیسے سفید شیشے میں شراب شرخ دکھاً کی دیت ہے۔ اور بیاس وجہ سے کہ اللہ عز وجل نے انہیں یا قوت سے تشبید دی اور یا قوت میں سوراخ کر کے اگر ڈورا ڈالا جائے توضرور باہر سے دکھائی دے گا۔ آ دمی اپنے چہرے کواس کے رُخسار میں آئینہ ہے بھی زیادہ صاف دیکھے گااوراس پرادنی درجہ کا جوموتی ہوگا،وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سیند کی طرف سے کپڑے اور جلداور گوشت کے باہرے دکھائی دے گا۔اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے توجو دیکھیے ہے ہوش ہوجائے ، اورلوگوں کی نگا ہیں اس کا تخل نہ کر سکیس مرد جب اس کے بیاس جائے گا اسے ہر بارکوآ ری بائے گا ،مگر اس کی وجہ سے مردو عورت کسی کوکوئی تکلیف نه ہوگی ،اگر کوئی حورسمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شیرینی کی وجہ سے سمندرشیریں ہوجائے۔ اورایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہدسے زیادہ شیری ہوجا کیں۔ جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تواس کے سر ہانے اور پائنتی دوخورین نہایت اچھی آوازے گا کیں گی ،مگراُن کا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عز دجل کی حمد و پاکی ہوگا ، وہ ایسی خوش گلوہوں گی کہ مخلوق نے ولیسی آ واز بھی نہ تن ہو گی اور بیر بھی گائیں گی: کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، بھی ندمریں گے، ہم چین والیاں ہیں، بھی تکلیف میں نہ پڑیں گے، ہم راضی ہیں گائیں گی: کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، بھی ندمریں گے، ہم چین والیاں ہیں، بھی تکلیف میں نہ پڑیں گے، ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے،مبارک باداس کے لیے جو حمار ااور ہم اس کے ہوں۔ سرکے بال اور پلکوں اور ہھُو وں کے سواجنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے ،مب بے ریش ہول گے ،ٹر گیں آ تکھیں ،ٹیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے

سمبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں مے۔ ادنیٰ جنتی کے لیے آ• ۸ تی ہزار خادم اور ۷۲ بہتر بیبیاں ہوں گی اور اُن کو ا پسے تاج ملیں گے کہاس میں کا اونی موتی مشرق ومغرب کے درمیان روشن کردے اورا گرمسلمان اولا دکی خواہش کرے تواس کا حمل اور وضع اور پوری عمر ( لیعنی تیس سال کی ) ، خوا ہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہوجائے گی۔ جنت میں نیند نہیں، کہ نیندا یک متنم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں۔ جنتی جب جنت میں جا بیں گے ہرایک اپنے اعمال کی مقدار ہے مرتبہ پائے گا اور اس کے نفتل کی حدثبیں۔ پھرائھیں دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعدا جازت دی جائے گی کہ اپنے یروردگارعزوجل کی زیارت کریں اور عرشِ اللی ظاہر ہوگا اور رب عز دجل جنت کے باغوں میں ہے ایک باغ میں تحلّی فر مائے گا اوران جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے ،نور کے منبر ،موتی کے منبر ، یا توت کے منبر ، ذیرجد کے منبر ،سونے کے منبر، چاندی کے منبراوراُن میں کا اونیٰ مشک و کا فور کے ٹیلے پر بیٹھے گا ادراُن میں ادنیٰ کوئی نہیں ،اپنے کمان میں کرس والول کو پچھاسپے سے بڑھ کرنہ بھیں گے اور خدا کا دیداراییا صاف ہوگا جیسے آفتاب ادر چودھویں رات کے جاند کو ہرایک ا پٹی اپٹی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں اور اللہ عز وجل ہرایک پر کملی فر مائے گا ، ان میں ہے کسی کوفر مائے گا: اے فلان بن فلان! مجھے یاد ہے،جس دن تُونے ایسااییا کیا تھا...؟! دنیا کے بعض مُعاصی یا وولائے گا، بنده عرض کریگا: تواے رب! کمیا تونے بہجے بخش نددیا؟ فر مائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ ہے تو اِس مرتبہ کو پہنچا، وہ سب اس حالت میں ہو تکے کہ آبر جھائے گا اور اُن پرخوشبو برسائے گا، کہ اُس کی سی خوشبوان لوگوں نے بھی نه پائی تھی اور اللہ عزوجل فرمائے گا: کہ جاؤاس کی طرف جومیں نے تمہارے لیے عزت تیار کررتھی ہے، جو چاہوں، پھرلوگ ایک بازار میں جائیں سے جسے ملائکہ تھیرے ہوئے ہیں ،اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہان کی مثل نہآ تکھوں نے دیکھی ، نہ کانوب نے سنی، نہ قلوب پران کا خطرہ گزرا، اس میں سے جو جا ہیں گے، اُن کے ساتھ کردی جائے گی اور خرید وفروخت نہ ہوگی اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کو دیکھے گا ،اس کا لباس لیند کریگا، ہنوز گفتگوختم مجی نہ ہوگی کہ خیال کر بگا، میرالباس اُس سے اچھا ہے اور میراس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے ٹم نہیں ، پھر وہاں سے اسپناسپے مکانوں کو دالیں آئیں گے۔اُن کی بیبیاں اِستقبال کریں گی اور مبار کباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہو ہے اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ حمارے پاس ہے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پروروگار جنب رے حضور جیٹھنا هميں نصيب ہواتو ہميں ايبابي ہوجانا سزاوارتھا۔

جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے بیاس جلا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پس نہایت اعلیٰ درجہ کی سوار بیان اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہوکر جہاں چاہیں گے جائیں گے۔ سب سے کم درجہ کا جوجنتی ہے اس کے باغات اور بیبیاں اور نعیم وخذام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے اور اُن میں اللہ عزوجل کے نزد یک سب میں معزز وہ ہے جواللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدارسے ہر میج وشام مشر ف ہوگا۔ جب جنتی جنت

میں جالیں گےاںتدعز وجل اُن سے فرمائے گا: پھھاور چاہتے ہو جؤتم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے مونھ روش کیے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات وی ، اس وفت پر دہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر اُٹھیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ ارْبُرُقْنَا زِيَارَةَ وَجُهِكَ الْكَرِيْمِ بِجَاةِ حَبِينِيكَ الرَّدُوفِ الرَّحِبْمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتسليمُ، امين! (بهارثر يعت جلدادل ص١٥٢)

المي سےروايت ہے كدرسول اللہ فلے نے فرمايا: پہلا گروہ جو جنت میں جائیگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح جیکتے ہوں گے۔ پھران کے بعد داخل ہونے والوں کے چبرے آسان پرسب سے زیادہ روش ستارے کی طرح ہوں گے۔ وہ نہ پیشاب کریں کے اور نہ یا خاندا در نہ تھوکیں سے اور نہ ناک سنگیں سے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہون گی۔ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کی آنگ پیٹھی میں خوشبودار لکڑی ہوگی۔ان کی بیو یال موٹی موٹی آ تکھوں والی ہوں گی۔ به سب لوگ حضرت آدم علیدالسلام کی صورت پر پیدائش میں ایک جیسے ہول گے۔ان کا قدساٹھ ہاتھ ہوگا۔(منن علیہ) اور بخاری ومسلم کی آیک اور روایت میں ہے کہان کے برتن سونے کے ہول مے اور ان کا پسینہ جنت میں متنك كى طرح ہوگا۔ ہر مخص كے واسطے دو بيوياں موں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز خوبصورتی کی وجہ ہے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ اہل جنت میں آپس میں اختلاف ادر بغض نہ ہوگا۔سب کے دل ایک آ دمی کے · دل کی طرح ہول کے اور سب صبح وشام اللہ کی بیان كريس كيدعلى خَلْقِ دَجُلِ وَاحِدٍ: بَعض راويول نے اس لفظ کوخا پر زبراور لام پرجزم کے ساتھ پڑھا ہے

(1888) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ آوَّلُ زُمُوتِهِ يَّنَاخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدُرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْمَهُمْ عَلَى اَشَدِّ كُوْكِ دُرِّي فِي السَّبَآءِ إِضَائةً، لَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفُلُونَ، وَلَا يَمُتَخِطُونَ. أَمْشَاطُهُمُ اللَّهَبُ، وَرَشَّحُهُمُ الْبِسُكَ، وَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ - عُوْدُ الطِّيْبِ - أَزُوَّا جُهُمُ الْحُوْرُ الْعَيْنُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلِ وَّاجِدٍ، عَلَى صُوْرَةِ آبِيْهِمُ أَدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّبَآءُ مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيُ وَمُسَلِمٌ: "أَنِيَتُهُمُ فِيُهَا النَّهَبُ، وَرَشَّعُهُمُ الْبِسُكُ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ زَوْجَتَانِ يُزِى هَٰٓ سَاقِهِمَا مِنْ وَّرَاءُ النَّحْمِ مِنَ الْكُسُنِ، لَا اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمُ، وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ قَلُبُ وَاحِيِه يُسَبِّحُوْنَ اللَّهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًا".قَوْلُهُ: "عَلَى خَلْق رَجُلٍ وَّاحِدٍ". رَوَاتُهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَاءَ وَاسْكَان اللاَّمِ وَبَعْضُهُمۡ بِضَيْهِمَا وَكِلاَهُمَا َصَعِيْحُ۔

#### اور بعض نے ان دونوں پر پیش کے ساتھ روایت کیا ہے صحیح ہیں۔ اور میددنوں سیح ہیں۔

تخريج حليث: صبح بماري بأب على آدم صلوات الله عليه و ذرية بجل 4. ص132 رقم 3327 صبح مسنم، باب اول زمرة تساد القبر ليلة البند، جلى 8، ص 146، رقم 7328 البعجم الاوسط، من اسمه بكر، جلى 3 ص 317، رقم 3273 سبان ترمذي بأب في اول زمرة يدخنون الجنة، جلى 430 م 630 سبان ترمذي بأب في اول زمرة يدخنون الجنة، جلى 2 م 430 م 430 م 430 م 430 م

شرح حديث: عليم الأمّنة حفرت مفتى احمد يارخان عليد رحمة الحنّان ال مديث كي تحت لكهة بين:

پہلے گروہ سے مرادیا حضرات انبیاء کرام ہیں یا انبیاء کرام اور خاص ادلیاءاللہ۔ (مرقات) ظاہر رہے کہ صرف انبیاء کرام مراد ہیں کہ جنت میں پہلے وہ ہی تشریف لے جائیں گے۔

جنت میں سارے نبی جاند کی طرح حسین ہوں گے ہمارے حضور سورج کی طرح حسین ہوں ہے۔ (مرقات) کیوں نہوں کہ حضور نبوت کے آسان کے سورج ، رب فرما تا ہے: قریس اجّا مٹیزیر آ۔

لینی حضرات انبیاء کرام کے بعد والے حضرات اولیاء،علاء،شہداء،صالحین چک دار تاروں کی شکل میں ہوں سے خصوصًا صحابہ کرام کہ وہ تو دنیا میں بھی آسان ہدایت کے تارے دیں امحالی کالنجوم۔

یعنی جیسے اگر گھر میں اکیلا ایک آ دمی ہوتو وہاں لڑائی جھڑا ناممکن ہے ایسے ہی جنت میں بے ثمار مخلوق ہوگی محرلزانی مھڑا ناممکن ہوگا۔

حور جمع ہے حورا کی بمعنی صاف وسفید ،عین جمع ہے عیناء کی بمعنی بڑی آئکھ والی لیعنی خاص حسن کی بیویاں جنس حور ہے صرف و و ہوں گی اس کے علاوہ اور بہت می ہوں گی لہذا ہے حدیث اس کے خلاف نہیں کہ ان جنتیوں کی بیویاں ستر سے زیادہ ہوں گی کہ وہاں دوسر سے در ہے کی بیویاں مراد ہیں۔ (اشعہ)

یعنی ان کا گوشت پوست ہڑیاں سب نورانی اور شفاف ہول گی کہ ان میں کوئی چیز کسی کے لیے تجاب نہ ہوگی میہ نورانیت اور شفافی ان کے حسن کا باعث ہوگی۔ دنیا میں اگر گوشت مچھٹ جاوے اور مینگ نظر آجاوے تو برامعلوم ہوتا ہے کہ یمال میہ چیز نفرت انگیز ہے۔

لین ہرونت بلکہ ہرسانس میں رب کی حمداور قدوی ہوگی منے شام سے مراد ہے بیٹنگی۔

لیخی به فضلات جنت میں ندہوں گے کہ بیہ چیزیں گھن اور نفرت کا باعث ہیں ، وہاں نفرت کہاں۔ تفل تھوک کو کہتے اور می طارینٹ کو۔

خیال رہے کہ جنت میں کنگھی ہوگی جو بالوں میں کی جاوے گی مگرمیل دور کرنے کے لیے نہیں کہ دہال میں جوں، شمل نہیں بلکہ بال نکھار نے حسن بڑھانے کے لیے، یوں ہی دہال انگیٹھی بھی ہوگی اس میں یو بان بھی سکے گا مگر آگ کے بغیر کہ جنت میں آگ نہیں جیسے وہاں پرندوں کا بھنا ہوا گوشت ملے گا گریہ گوشت آگ پر نہ کچے گا،رب فرما تا ہے: وَ لَحْمِ طَیْرِمِّ بِنَّا یَشْتَهُوْنَ۔ نیز جنتیوں کو پسینہ آوے گا گرگرمی ہے نہیں کہ جنت میں نہورج کی گرمی نہ آگ کی تپش، یہ پسینہ بہت ہی آرام دہ ہوگا ان الفاظ ہے دھوکا نہیں کھانا جا ہے۔

اگرخلق خ کے بیش سے ہے تواس کی شرح ابھی ہو پیکی کہ وہاں لڑائی جھگڑا بغض وحسد نہ ہوگاا دراگرخ کے فتحہ سے ہے تومعنی میر بیں کہ سب جنتی ایک ہی قد کے ہوں گے ہم عمر ہوں گے ہیں یا تینیتیں سالہ جیسا کہ الے مضمون سے ظاہر ہے حبیبا کہ معلوم ہوگا۔

لیعنی سارے جنتی ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے ہٹر گی گز ایک ہاتھ لیعنی ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے وہ ہی یہاں مراد ہے آ دم عبیہ السلام کا قدا تناہی تھا۔ فی انساءفر ماکر بتایا گیا کہ اس سے لسائی مراد ہے نہ کہ چوڑ ائی۔ یہاں مرقات نے فر ما یہ کہ سارے نبی نہایت حسین اور بہت ہی خوش آ واز ہوں گے۔ (مزاۃ الناجج ہے ۲ ص ۵۳)

(1889) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةٌ رَضِيَ اللَّهُ حضرت مغیرہ بن شعبہ عظم سے روایت ہے کہ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: اسینے رب سے بوچھا۔ اہل جنت میں سے کم درہے وارا "سأَلَ مُوَسِّى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ: ما آدُنِي کون ہوگا۔فرمایا: وہ مخص ہوگا جواس وفت آ ہے گا جب آهُلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؛ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيْئُ بَعْدَ مَا جنت جنت میں بلے جائیں گے۔اس سے کہا جائے گا۔ أُدْخِلَ آمُلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. جنت میں چلا جا۔وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! فَيَقُولُ: آئُ رَبِّ، كَيْفَ وَقَدْ لَزَلَ النَّاسُ میں کیسے جاؤں جبکہ لوگ اپنی اپنی جگہ پہنچ ہیے ہیں اور مَنَازِلَهُمُ، وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمُ ؛ فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْطَى انہوں نے ابنی این جگرسنجال کی ہے تواس سے کہا جائے آنُ يَّكُونَ لَكَ مِثُلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِّلِكٍ مِنْ مُّلُوكِ النَّنْيَاء گا کیا تواس پرخوش ہے کہ بچھے اتنا کچھ دیا جائے جتنا دنیا فَيَقُوْلَ: رَضِيْتُ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: لَكَ ذَٰلِكَ وَمِثْلُهُ کے ایک بادشاہ کے پاس ہوتا تھا۔وہ عرض کرے گا:اے وَّمِثْنَهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَيَقُولُ فِي الْخَامِسَةِ. رَضِيْتُ مير مدرب! من اس يرخوش مول - يس الله فرما ع كا: رَبِّ، فَيَقُوْلُ: هٰنَا لَكَ وَعَشَرَةٌ أَمُثَالِهِ. وَلَكَ مَا تیرے لیے اتنا کچھ ہے اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اشْتَهَتْ نَفْسُكْ، وَلَلَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ: رَضِيْتُ اس کی مثل اوراس کی مثل اور یا نچویں باروہ عرض کرے گا: رَبِّ قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؛ قالَ: أُوْلَئِكَ اے میرے رب امیل خوش ہول۔ المدتعالی فرمائے گا: میر الَّنِيْنَ ارَدُتُ، غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْنُ، وَخَتَمْتُ اسے دی گنامزیر خمہیں دیا۔وہ بھی دیاجس کی تمہارے عَسَيْهَا، فَلَمْ تَرَعَيْنُ، وَلَمْ لَسْمَعُ أُذُنُّ وَلَمْ يَغْطُرُ عَلَى ول میں خواہش ہے اور تیری آئھیں جس سے لذت قَلْبِ بَشَرِ ٠ ـ رَوَالُامُسُلِمُ ـ

محسون کریں۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں خوش ہول اور حضرت مولی علیہ السلام نے بوجھا: اب میرے رب! جنت میں سب سے اعلیٰ مرتبہ والے اوگ میرے رب! جنت میں سب سے اعلیٰ مرتبہ والے اوگ کون ہول گے؟ آپ نے فرمایا: وہ نوگ جن کو بیری ت والے والے دیے کا میں نے ارادہ کیا۔ میں نے ان کی عزت کوا ہے باہر کت ہا تھ سے ثابت کیا اور اس پر مہر لگادی۔ بیدہ انعام ہے جونہ کی گئی نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کا میں آپار مسلم)

تخريج حليث: صبح مسلم، بأب أدنى اهل الجنة منزلة فيها. جلد 1، ص 121، رقم 485 مسند الحبيدي، احاديث، لبغيرة النشعبة رضى الله عنه، جلد 20، رقم 761 المعجم الكبير للطبراني من اسمه مغيرة بن شعبة الفقفي، جلد 20، صفحه 412، رقم 17745 منيح ابن حبأن، بأب بدء الخلق جلد 14، صفحه 99، رقم 6216 كاز العبال للمنتي، حرف القاف، جلد 24، ص 184، رقم 39423

# شرح مدیث: جنت کتنی برای ہے؟

۔ حضرت سیدناعبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عندروایت کرتے ہیں کہ رحمتِ کو بین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سومنزلیں ہیں اوران میں سے ہردومنزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتناز مین وآسان کے درمیان ہے۔ (ترفدی، کتاب صفة الجنة ، رقم الحدیث ۲۵۳۹، جسم ۴۸۸۸)

### جنت کے درواز ہے

حضرت سیرنا مہل بن سعدر هی الله عنه سے مروی ہے کہ مرکار مدینہ ملی الله تعالی علیہ وسلم نے رش وفر مایا: جنت کے آٹھ درواز ہے ہیں۔ (بخاری، کمّاب بداءاُنلق، رقم ۳۲۵ء، ۴۶م ۳۹۳)

### ایک دروازه کتنابر ابوگا؟

حضرت سیدناعُتبہ بن غُرُ وان رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کو نین صلی اللہ تعالی علیہ وسم نے ارش د فرمایا: جنت (کے درواز وں) کی چوکھٹوں میں سے ہر دوچوکھٹ کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔ (مسلم برقم الحدیث ۲۹۲، م ۵۸۱ )

(1890) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لاَعْلَمُ اخِرَ آهُلِ النَّارِ خُرُوجًا مِّنْهَا، وَأَخِرَ آهُلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ. رَجُلٌ يَخُرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اذْهَبُ فَأَدْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا ملَّاى، فَيَرْجِعْ، فَيَقُولُ: ﴿ يَا رَبِّ وَجَدُ اللَّهُ عَزَّوَجَلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلُّ له: اذْهَبُ فَادُخُلِ الْجَنَّةَ، فيأَتِهُا، فَيُخيَّلُ إليهِ آنها ملاًى، فيَرْجِعُ. فَيَقُولُ: يارَبِ وَجَلْتُهَا ملاًى. فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: إذهبُ فَأَدْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثُلَ النَّانْيَا وَعَثْرَةَ آمُقَالِهَا: أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَثْرَةِ آمُفَالِ النُّانْيَا، فَيَقُولُ: ٱلسَّخَرُ بِي أَوْ تَضْحَكَ إِنْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ: فَلَقَلُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِك حَثَّى بَنَتُ نَوَاجِلُهُ فَكَانَ يَقُولُ: ﴿ وَلِكَ آدُنَّى آهُلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقَ عَلَيْهِ.

حضرت عبدالله بن مسعود وللهاست روايت بك رسول الله 🏙 نے قرمایا: میں اس مخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نظے گا اور جنتیوں میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔ میتخص مرین کے بل محسثنا ہواجہنم سے نکلے گاتو الندعز وجل اس سے فرمائے گا: جا 'جنت میں داخل ہوجا۔ بس وہ جنت میں آ ئے گا تو اس کے دل میں بیات آئیکی کہ وہ آد بھری ہوئی ہے۔ يس وه لوث كروايس آجائے گا اور كے كا: اے ميرے سے قرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا۔ پس وہ جنت میں آئے گا تو اس کے دل میں بیہ بات آئیکی کہ وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پھروہ لؤٹ کرواپس آ جائے گا اور عرض کرے گا کہ اے زب! مین نے تواسے بھرا ہوا پایا ہے۔اللہ تعالی اس سے فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہوجا۔ کجھے دنیا اور اس کے دس ممناہ برابر دے دیا یا فرمایا بے شک تھے دس گنا دنیا کے برابر دیا۔ پس وہ کہے گا: اے اللہ! کیا تو مجھ سے خوش طبعی کررہا ہے یا میرے ساتھ بنسی کررہا ہے حالا تکہ تو ما لک الملک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے ویکھا کہرسول اللہ اللہ است مسكرات يهال تك كدآب كي ترى دندان مبارك نظراً نے گئے۔ آپ فرمایا کرتے ہتھے میشخص ادنیٰ در ہے کاجنتی ہوگا۔ (منت علیہ)

تخريج حليث: صيح بخارى بأب صفة الجدة والنار، جلن 5. صفعه 2402، رقم 6202 صيح مسلم، بأب آخر أهل النار خروجا جلد 1. صفحه 118، رقم 479 صيح ابن حيان بأب صفة النار و اهلها. جلن 16. صفحه 517، رقم 7415 مسند امام احمد مسند عبدالله بن مسعود رجلن 1. ص 460، رقم 4391 مسند أبي يعلى مسند عبدالله بن مسعود جلد 9 ص 72، رقم 5139 مسند عبدالله بن مسعود رجلن 1. ص 460، رقم 4391 مسند أبي يعلى مسند عبدالله بن مسعود جلد 9 ص 72، رقم 5139 مشر 7 حديث عليم المراح من عشرت مفتى احمد يار فان عليد رحمة الحناك اكن عديث كتحت لكه بين: فھو پمشی میں ف تفصیلیہ ہے جس سے اس شخص کے جنت میں داخلہ کی تفصیل بیان فرمائی گئی، تعقیبیہ نہیں ہے۔ جنت میں داخل ہوجانے کے بعد چلنا اور گرنا کیسالیعٹی جب جنت میں آتا ہوگا تو راستداس طرح طے کرے گا۔

تسفع کے لفظی معنی ہیں جلا کرنشان لگادینا، ہالکل جلادینے کوخرق کہتے ہیں اور معمولی جلا کر چہرہ وغیرہ سیاہ کردینے کو سفع \_ (مرقات) لہذااس کے معنی جملسانا بہت موزوں ہیں مؤمن کو دوز خ کی آگ بالکل جلاڈ النے پر قادر نہ ہوگ ہال حملسادے گی۔

اس کا آگ سے بیکلام نہایت ہی فرحت وخوشی کی حالت میں ہوگا اس وقت اسے الیبی خوشی ہوگی کہ اگر موت ہوتی تو آج اسے شادی مرگ ہوجاتی۔

اس کا بیکلام بھی انتہائی خوشی کا ہوگا۔ خیال رہے کہ ادنی جنتی کو بھی بیخیال نہ آوے گا کہ بیں ادنی ہوں اگر بیخیال ہوجائے تواسے رنج ہواور جنت میں رنج کیسا۔

یدرخت جنت سے باہر ہوگا اس کے پاس پانی کا چشمہ ہوگا جیما کدا مخلے مضمون سے ظاہر ہے اس درخت کی مرسزی شادا بی حسن وخوبصور تی بیان سے باہر ہے۔

. بینی میرے لیے اتنائی کافی ہے کہ میں اس ورخت تک پہنچ جاؤں ابھی اے جنت کی خبر نہ ہوگی کہ وہاں کیا کیا ہے۔ رب تعالٰی کا تعلٰی فرمانا اپنے شک کی بنا پرنہیں ہوتا بلکہ یا تو سامنے والے کے شک کی وجہ سے ہوتا ہے یا یقین کے لیے ۔مطلب یہ ہے کہ تو یقینا آ گے اور بھی سوال کرے گا یا توسوال نہ کرنے پریقین نہ کر، تیری حالت اس مقام کی فرحت ایسی ہے کہ تو اپنے اس یقین پرقائم نہ رہے گا۔

اس وقت بند ہے کواپنے پر پورااعتاد ہوگا کہ جھے دہاں پہنچ جانا ہی کا ٹی ہے میں اس کے سواء اور پکھے نہ ماتگوں گا، نعوذ ،
باللہ جمو ٹا وعدہ کرنے کی نیت نہ کرے گالہذااس فر مان پر کوئی اعتراش نہیں وہ جگہ جھوٹ بولنے کی ہوگی ہی نہیں۔
یشخص بہاں وہ عیش و بہار دیکھے گا جواس کے خیال وگمان وہم ہے ورا ہوں گے وہ چیزیں بیان میں نہیں آسکتیں۔
یہل درخت بھی جنت کے داستہ ہی ہیں تھا اور میہ بھی وہاں ہی ہوگا تگر میدورخت پہلے نظر نہ آوے گا اس درخت پر بینج کر
نظر آوے گا، بیسب پچھ رب تعالٰی کی طرف ہے ہوگا، وہ ہی دکھائے گا، وہ ہی دل میں سوال پیدا کرے گا، وہ ہی عطا
فر مائے گا۔

وہ تخص بیدعا فورُ اندکرے گا اولاً عرصہ تک خاموش رہے گا ،صبر کرنے کی کوشش کرے گا ، پھر جب صبر کا ج م چھلک جائے گا تب میرض کرے گا جیسا کہ دوسری روایات میں ہے۔

سجان الله! بیار شادعالی اسے ماتکنے پرا بھارنے کے لیے ہے کہ تو مجھے اور مانگ بیسارے کلام محبت وکرم پر ہیں۔ بعض علاء کو میں نے فرماتے سنا کہ بیدوہ شخص ہوگا جو تھا تو مؤمن گراپنے والدین کی خدمت میں کوتا ہی کرتا تھ ، وہ جوان تھا کماؤتھا،اس کے ماں باپ بوڑھےاورمعذور تھے بیانہیں خرچہ دیتا تو تھا مگرتر ساتر ساکر بہت انتظار دکھا کر،اس کی سزا کا ظہوراس طرح ہوگا کہ اسے جنٹ ملے گی تو مگر دکھا دکھا کرتر ساتر ساکر۔والٹداعلم!غرضکہ ہوگا ای طرح کا مجرم اسے بہت انتظار کے بعد جنت دی جاوے ورنداورلوگ تو جنت میں بغیرا نتظار داخل کیے جانمیں گے۔

وہ دونوں درخت تو راستہ جنت میں تھے اب بیدرخت دروازہ جنت سے متصل ہوگا جوان دونوں ہے بہتر ہوگا اور یہاں سے جنت کا اندرونی حصہ دیکھنے میں آ وے گا یہاں بہار ہی کچھا در ہوگی جو بیان نہیں کی جاسکتی۔

وه سیجھے گا کہ ان دونوں درختوں کی طرح وہاں بھی صرف سامیا در پانی ہے اسے کیا خبر کہ دہاں جنت کے نظار ہے بھی ہیں اس کیے صرف سامیہ لینے یانی پینے ہی کا ذکر کر ہے گا۔

یہاں ہذہ یا تومبتداء ہے جس کی خبر پوشیرہ ہے یامفعول ہے جس کانعل پوشیرہ ہے یعنی آخری سوال میرا ہے ہی ہے اس کے بعد اور سوال نہ کروں گایا تجھ سے آخری ہے ہی چیز مانگتا ہوں اب نہ مانگوں گا، وہ سجھتا ہوگا کہ اس سے اعلی تو کوئی چیز ہوسکتی ہی نہیں پھر سوال کیا۔ '

لہذار یوعدہ خلافیاں بے صبری کی وجہ سے ہوں گی۔

یا توجنتی لوگوں کی آپس کی بات چیت سے گا یا ان کی تہیج تہلیل، تلاوت قرآن مجید کی آواز جنت میں ذکر اللہ اور تلاوت وغیرہ ہوں گے۔ خیال رہے کہ قیامت میں کوئی اندھا ہرانہ ہوگا سب کی بیقو تیں بہت ہی تیز ہوں گی اس لیے یہ صحف جنت کے اندر کی آوازیں دروازے سے من لے گا، دب فرما تا ہے: فکش فئنا عند کی فیئنا آئے نے فبئن کی اگیاؤتر تحدیدی ۔ معنی بیاب ضرب کا مضارع ہے، یہ بناہے صری ہے بمعنی جتم ہونا، منقطع ہونا، چوئے را مغنا یعنی تیرا مجھے ما نگناختم بہونا ہوئے دائی دائی استقبام یہ ہے۔ معنی یہ ہیں کہ کون چیز جھے نہیں ہوتا تیری داووش سے فارغ نہیں ہوتا۔ بعض شارعین نے فرما یا کہ یہاں ما استقبام یہ ہوئی ہوئی ہوگی۔ مرقات نے فرما یا کہ یہاں عبارت المی ہے اصل میں یہ تھا تھے ہوئی کرے گر بان عالی نہایت ہی کرم و ما یہ ہوگی ہوئی ہوگی۔ مرقات نے فرما یا کہ یہاں عبارت المی ہے اصل میں یہ تھا یہ ہوئی ہوئی منٹ میری کون کی عطا پر تیری طلب فتم ہوگی تو کس عطا پر مانگنے سے فارغ ہوگا یہ فرمان عالی نہا ہیت ہی کرم و

لینی اگر تھے جنت کا اتنار قبردے دول جوساری دنیا کے رقبہ سے دوگنا ہے تو کیا توسوالات اور ما نگ فتم کردے گانے تو اتنا لیے لیے اوراین مانگ فتم کر۔

سیخص انہزنی خوشی میں در بارعالیہ کے آواب بھی اور عرض کرنے کا طریقہ بھی بھول جاوے گا وہ سمجھے گا کہ جنت میں اتی جگہ کہاں ہے آئی مجھے ہے ہوں ہی میرے دل لگانے کے لیے فرمایا جارہا ہے۔استہزاء کے لغوی معنی ہیں دل لگی جو مخاطب کے دل کولگ جاوے اللہ تعالٰی دل اور دل لگئے ہے یاک ہے اور دل لگی کے ظاہر معنی ہے بھی پاک ہے کہ بچودین تو نہ ہوصرف اس کا دل لبھانے کے لیے میفرماوے۔(اشعہ) مرقات نے فرمایا کہاس کی بیعرض ومعروض اسی بے خودی

می ہوگی میں اس مم شدہ اونٹ والے نے اونٹ ال جانے پر کہا الی انت عبدی دانا دہان خدایا تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب اے فبری ندری کدمیرے منہ سے نگل کیا رہا ہے ایسی جوش کی حالت کی ہے اولی معاف ہوتی ہے، یہ ہے اولی بیس مکہ بے موری کی بدھوا کی ہے۔

رب تعالی کے ہنئے سے مراد ہے اس کا خوش ہوجاتا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنستا ہے آپ کا تبسم فرمانا یہ تبسم ہمی اظہار خوش کی اللہ علیہ وسلم کی افتار سے ہوئے ہے۔ حضرات میں ہرام حضور کے افعال کریمہ کی دوایت بالعمل مجمی کرتے ہوئے ہے۔ حضرات میں ہرام حضور کے افعال کریمہ کی دوایت بالعمل بھی کرتے ہے جب خضب ہوتو بندہ کی عبادت پر تا راض ہوجائے اور جب کرم ہوتو اس کے ممناہ پر خوش ہوجائے اور جب کرم ہوتو اس کے ممناہ پر خوش ہوجا ہے۔ باتشبیہ شیخ سعدی کا وہ مقولہ دیکھو

مج بددشام خلعت ومنده

ہے برسلامے بربخند و اس کی مختین یہاں مرقات میں دیکھو۔اعلٰی حضرت نے فر مایا

ہوش میں جو ندہووہ کیا نہ کرے

اس میں رومنہ کاسجدہ ہو کہ طواف

رب ہم سے زیادہ ہم پرمیریان ہے۔

یعنی تونے میری قدرت جانی نبیس تیری طلب سے میری رحمتیں زیادہ ہیں میری عطا نمیں تیرے وہم ونگمان سے ورا ہیں۔ بعن مسلم کی روایت میں اتنی عبارت نبیس اور دوسری درازعبارت ہے جو دوسری روایت میں مذکور ہے۔

سبحان ابلّٰدا کیسا کریم رحیم ہے کہ خود ہی مانگناسکھائے اور خود ہی عطا نیس فرمائے جب حاکم فرمائے کہتم فلاں مضمون کی درخواست ہم کودے دومطلب بیہوتا ہے کہ توکرر کھالیا ہے قانونی کارروائی کے لیے درخواست مانگی ہے یہ ہی وہاں ہے محا بلکہ دنیا میں بھی ایساہی ہے وہ ہی دعاسکھا تا ہے وہ ہی عطا نمیں فرما تا ہے۔

اس کا مطلب پہلے بیان ہو چکا کہ ادلا ایک مثل کی عطا ہوگی پھردس گنا کی لہذاروا یات میں کوئی تعارض نہیں۔
اس کی بید بیبیاں اس کی منتظر تھیں۔ خیال رہے کہ اس جنتی کو دو بیوییاں تو حور بین ملیس گی اور اس کی دنیا کی وہ بیوی جو اس کے نکاح میں فوت ہوئیں اگر اس کا خاتمہ ایمان پر ہواہے وہ بھی ملے گی ان کے سواء اور وہ عورتیں جو کئوار کی فوت ہوئیں یا دہ جن کے نکاح میں فوت ہوئیں اگر اس کا خاتمہ ایمان پر ہواہے وہ بھی ملے گی ان کے سواء اور وہ عورتیں جو کئوار کی فوت ہوئیں یا دہ جن کے خاد مرکب کے خاد مرکب کے خاد مرکب کی ہر جنتی کا میہ بی حال ہوگا۔ چنا نچہ حضرت مریم اور حضرت بی بی آ سے حضور صلی اللہ علیہ دملم کے نکاح میں ہوں گی ، بیبال دو فر ما نا صرف حورول کے لیے ہے لیڈ امیر حدیث اس آیت کے خلاف نہیں کہ و کہ نم فیڈ نے نکاح میں ہوں گی ، بیبال دو فر ما نا صرف حوروں کے لیے ہے لیڈ امیر حدیث اس آیت کے خلاف نہیں کہ و کہ نم فیڈ نے نکاح میں مول گی ، بیبال دو ور یں فر ما یا گیا دونوں درست ہیں۔

یعنی اس رب نے تم کو ہمارے لیے اور ہم کوتم ہارے لیے دائی زندگی بخشی کہ اب ندمر ناہے نہ یہاں ہے نکان نہ ہماری تمہاری جدائی تجھے ہم تک پہنچایا۔

یا تواس مخص کواعلی درجات والے جنتیوں کی عطاؤں کی خبر نہ ہوگی وہ سمجھے گاسب سے اعلیٰ نعمتیں مجھے ہی دی گئی ہیں یا

اسے ان حضرات کے عطیوں کی طرف دھیان نہ جاوے گا اپنی نعمتوں پر ہی دھیان رہے گا تا کہ اسے رنج نہ ہو کہ جنت میں رنج وغم نہیں ، مرقات نے پہلی تو جیدا ختیار کی غرضکہ اس کی خوشی کی انہانہ ہوگی۔ (مِزا ۃ المناجع ، ج ۴ ص ۴۳)

(1891) وَعَنُ آئِ مُوسَى رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ إِنَّ لِلْمُوْمِنِ فِي النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ إِنَّ لِلْمُوْمِنِ فِي النَّهِ عَلَيْهِ مِنْ لُوْلُوْمٍ وَاحِدَةٍ مُحْوَلَةٍ مُؤْلُهَا فِي الْجَنَّةِ لَمُحْوَلُهَا فِي السَّمَاءُ سِتُونَ مِيلًا. لِلْمُوْمِنِ فِيمَا الْمُلُونَ يَطُولُهُ وَاحِدَةٍ مُحْوَلُهُ الْمُلُونَ يَطُولُهُ فَي السَّمَاءُ سِتُونَ مِيلًا. لِلْمُوْمِنِ فِيمَا الْمُلُونَ يَطُولُهُ وَاحِدَةً عَلَيْهِ مَا الْمُؤْمِنُ مِيلًا يَرَى مَعْضُهُمْ مَعْضُا مُتَفَقَى عَلَيْهِ مَا الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى مَعْضُهُمْ مَعْضُا مُتَفَقَى عَلَيْهِ مِنْ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى مَعْضُهُمْ مَعْضُا مُتَفَقَى عَلَيْهِ وَالْمَا مُنْ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى مَعْضُهُمْ مَعْضُا مُتَفَقَى عَلَيْهِ مِنْ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى مَعْضُهُمْ مَعْمُ الْمُعْمَلُقُ اللَّهِ فِي الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى مَعْضُهُمْ مَعْضُا مُتَفَقَى عَلَيْهِ وَالْمَالِقُونَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ فَاللّهُ اللَّهُ فِي فِيرًا عَلَيْهِ وَالْمُونُ اللَّهُ اللَّهُ فَعَلَيْهِ وَالْمَامُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ فَيْ اللَّهُ اللّهُ الل

حضرت الوموئی فظائے ہے دوایت ہے کہ رسول اللہ اللہ فی نے جنت میں ایک اللہ فی نے جنت میں ایک خیرہ ہوگا جو کہ اندر سے فال خیرہ ہوگا جو کہ اندر سے فال ہوگا۔ اس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگ۔ اس میں موس کے موس اللہ میں ان کے باس میں موس کے موس ان کے باس میں باری باری آئے گا لیکن وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں باری باری آئے گا لیکن وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (متن علیہ) آئے بیٹی ؛ ایک میل چھ ہزار ہاتھ کے گئے۔ (متن علیہ) آئے بیٹی ؛ ایک میل چھ ہزار ہاتھ کے گئے۔

تخريج حليف: صبح بخارى باب ماجاء في صفة الجنة جلدة. ص118 رقم 3071 ميح مسلم باب في صفة خيام الجنة ومالليؤمنين فيها من الإهلين جلدة 8، ص 148 رقم 7337 سأن ترملى باب صفة الجنة جلد 4، صفعه 673 رقم 2528 سئن النازمي، بأب في خيام الجنة وجلد 2، صفعه 4، صفحه 3073 رقم 2528 سئن امام احد حديث أي مُوسى الاشعري وهي الله عنه جلد 4، ص

برابر ہوتا ہے۔

شرح حدیث بینیم الگیمت حضرت مفتی احمد یارخان علیه دحمته الحنان ال حدیث کیخت لکھتے ہیں: اندازہ نگاؤ کداگروہ موتی دنیا میں آ جاوے تواس کی قیمت کیا ہو، یہاں تو آ دھے ماشے کا ایک سچا موتی کئی ہزار روپید کا ہوتا ہے، وہاں تو ساٹھ میل چوڑا ساٹھ میل لسبا ایک موتی ہے بھراس کی صفائی اس کی چک د مک کیسی ہے وہ خیال میں بھی نہیں آسکتی ان شاءاللہ دیکھ کرئی ہے: چلے گا اللہ نصیب کرے۔

لین اس موتی کے مکان کے چاروں گوشوں میں اس کے خلف گھر والے آباد ہون کے کہیں ابنی دنیاوی ہوی ہے ،

کہیں وہ دنیاوی عورش جن کے خاوند کا فرمر ہے اور الے تکان میں دی گئیں، کیں وہ کنواری لڑکیاں جو دنیا میں بغیر شاوی

فوت ہوئی، کہیں حوری خوام ان کے علاوہ آئیں ایک دوسرے کو نہ دیکھنا فاصلہ کی وجہ سے نہ ہوگا کہ جنتی مومن کی نگاہ

بہت دور سے دیکھے گی بلکہ ان جگہوں میں محمارتی مختلف ہوں گی، کوٹھیاں بینگلے۔خیال رہے کہ جنت میں پروہ ہوگا، رب

فرما تا ہے: حُورٌ مَتْقُصُولُ فی الْحِیامِ اور فرما تا ہے: فیصاتُ الطُن فِ بردہ اس لیے نہیں ہوگا کہ وہاں لوگ فاس و فاجر

ہوں کے بلکہ اس لیے کہ شرم و حیاء اچھی چیز ہے، بے بردگ میں بے شری ہے ہاں دوز خ میں پروہ نہیں ہوگا، وہاں نگلے مردوعورت ایک بی توریعی جلیں گ

. کہمؤمن بھی اپنے اس گھر میں جاوے گا بھی اس گھر میں اس جانے میں نہ اسے سواری کی ضرورت پڑی گی نہ دیر يع ي ، آن كي آن مِن برمبكه بني جاوے كا بر ممر ميں كشت لگائے كا۔

میال رہے کہ جنت پوری جنت کوبھی کہتے ہیں اور وہال کے ہر باغ کوبھی ودمرے معنی ہے بیتنزیمی ہوتی ہے جمع ہی مر پہلے معنی ہے ہمیشہ واحد ہی آتی ہے جیسے زمین پورے روئے زمین کوبھی کہتے ہیں اور زمین کے حصوں کو بھی یعنی جنت کو چار باغ ملیں مے ، دوباغ وہ جن کے در وو لیوار برتن سامان درخت وغیرہ سب چاندی کے ہوں مے اور دووہ جن کی ہر چیز سونے کی ہوگی۔

نیال رہے کہ جیسے و نیا کے پھلوں کو جنت کے پھلوں سے کوئی نسبت ہی نہیں صرف نام بکسان ہیں یوں ہی د نیا کے سونے چاندی سے کوئی نسبت نہیں وہاں کا ایک ماشہ سونا د نیا کے منوں سونے سے زیادہ قیم سونے چاندی سے کوئی نسبت نہیں وہاں کا ایک ماشہ سونا د نیا کے منوں سونے سے زیادہ قیم ہوگا، یہ ہی حال وہاں کے موتیوں وغیرہ تمام چیزوں کا ہے۔ چنانچہ دہاں کا سونا چاندی شیشے کی طرح شفاف ہوگا، یہاں سے موتیوں وغیرہ تمام چیزوں کا ہے۔ چنانچہ دہاں کا سونا چاندی شیشے کی طرح شفاف ہوگا، یہاں سے سے کہاں۔

اس کی بحث ان شاءاللہ دیدارالی کی تحقیق میں آوے گی۔ یہاں اتناسجے لوکہ کبریائی کی چادر دیدار کرانے کے لیے ہوگی نہ کہ آڑ کے لیے جیسے سنورج پر بخارات کی چاور ہوتو بخو لی و کھے لیاجا تا ہے اگر یہ چادر نہ ہوتو کوئی اسے نہیں و کھے سکتا۔

ظاہر ہیہ ہے کہ یہال جنت عدن لغوی معنی میں ہے لیعنی پوری جنت کیونکہ ساری جنت وانکی قیام کی جگہ ہے لیعنی ویدار الٰہی جنت ہی میں نصیب ہوگا ، قیامت میں ہیرویدار نہ ہوگا وہاں دیدار کی دوسری نوعیت ہوگی۔ (مِزا ڈالمناجِح، جے مصادم می

حضرت ابوسعید خدری و این ہے دوایت ہے کہ رسول اللہ و نفر مایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ کہ نہایت ہیں ایک درخت ایسا ہے کہ نہایت ہیز رفآر گھوڑ ہے کا سوار سوس ل تک بھی چاتا دہ ہے تو اس درخت کے سائے کو طے نہیں کر سکے گا۔
د میں طیہ ) اور بخاری ومسلم نے اس حدیث کو حضرت ابو ہر یرہ و این کا دوایت کیا ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے کی دوایت کیا ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے کی روایت کیا ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے کی روایت کیا ہے کہ جنت میں ایک درخت ہیں کر بھی اس کے سایہ میں سورس تک سوار چل کر بھی اس کوختم نہیں کر سکتا ہے۔

(1892) وَعَنُّ آئِ سَعِيْنِ نِ الْخُدُرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّهِ عَنْهُ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ فِي الْجُنَّةِ شَجْرَةً يَسِيْدُ الرَّاكَ الْجَوَادَ الْمُضَبَّرُ السَّرِيعَ مِعَةَ سَنَةٍ مِنَا يَقْطَعُهَا مُثَنَّفَقُ عَلَيْهِ وَرَوَيَاهُ السَّرِيعَ مِعَةَ سَنَةٍ مِنَا يَقْطَعُهَا مُثَنَّفَقُ عَلَيْهِ وَرَوَيَاهُ فِي السَّحِيْحَيْنِ ايَضًا مِنْ رَوَايَةٍ آبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللهُ فِي السَّحِيْحَيْنِ ايَضًا مِنْ رَوَايَةٍ آبِي هُرَيْرَةً رَضِي الله عَنْهُ قَالَ: "يَسِيرُرُ الرَّاكِ فِي ظِيلِهَا مِعَةَ سَنَةٍ مَنَا يَقْطَعُها".

أنخريج حديث عبر بحارى باب صفة الجنة والنار، جلى 5، صفحه 239رقم 6186 صبح مسلم، باب ان الجنة شيرة يسيو الراكب في ظلها مائة عام لايقطعها، جلى 8، ص 144. رقم 7317 جامع الاحاديث للسيوطي ان المشددة مع الهمزة، جلى 9، ص 110 و م 8022 سان ترملن باب مأجاء في صفة شهر الجنة، جلى 4، ص 369، رقم 2523 صبح ابن حيان باب و صفا الجنة واهنها، جند 16، ص 426، رقم 7411

## شرح مدیث: جنت کے باغات

جنت کے باغوں کے بارے میں حضورا کرم ملی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مؤمن جب جنت میں داخل ہوگا ہوگا ہوتا ہوں کے اور ہر درخت پرستر ہزار ہے ہوں گے اور ہر درخت پرستر ہزار ہے ہوں گے اور ہر درخت پرستر ہزار ہے ہوں گے اور ہر سیت باغات و کیھے گا کہ ہر باغ میں ستر ہزار درخت ہوں گے اور ہر پے کی چوڑ انگی مشرق ہے مغرب تک ہے پر یہ کھا ہوگا: الآیا لیا الله مُحدَدً دُ دَسُولُ اللهِ اُمَّا ہُ مُعَدُّرِ بَا مُر ہم کے برابرہوگی۔ (تغیرر دے البیان ، البقرة ، تحت الآیہ: ۲۵ ، ج ا ، ملا)

جنتی نوگول کوالیے باغات عطاکے جائیں مے جن کے بیچ تدیاں بہدری ہوں گی، جیما کہ سورۃ الکہف میں ہے: یان الدین امنئوا وعیلوا الضلطیت اِنّا لائفینہ کہ مَنْ احْسَنَ عَمَلان اُدِیْكَ لَهُمْ جَذْتُ عَدُنِ تَجْرِیْ مِنْ تَحْیَتِهِمُ الْاَثُهُرُ

ترجمہ کنزالا کیان: بے فتک جوالیان لائے اور نیک کام کے ہم ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام ایجھے ہول ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام ایجھے ہول ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے بنچ تدیال بہیں۔(پ10،10 کہند: ۳۱،۳۰) ایٹے پروردگار کا خوف ایٹے دل ہیں بسانے والوں کو جنت کے باغات اور چشمے عطا کئے جا کیں گے ، جیسا کہ رب

تعالیٰ کا فرمان ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّتِ وَعُيُونٍ ٥

ترجمه كنزالا يمان: بينتك ڈروالے باغون اورچشموں ميں ہیں۔ (پ٥١٠ الجر٥٠)

(1893) وَعَنْهُ، عَنِ النّبِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ الْكُونَ اللهُ عَلَيْهِ الْكُونَ الْمُلَاثِينَ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهُ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ ال

تخريج حليث عميح بخارى بأب صفة الجنة والنار، جلى 5، ص 239 رقم 6188 صيح مسلم، بأب ترالى اهل الجنة اهل الخوف كمايرى الكوكب، جلد 8، ص 144، رقم 7319 سان ترملاى بأب ما جاء فى ترألى اهل الجنة فى الغرف، جلد 4، ص 690، رقم 2556 ميح ابن حبان بأب وصف الجنة و اهلها، جلد 16، ص 404، رقم 7393 مستد، امام اجند حديث أبي مانك سهر بن سعد، جلد 8 مل 340، رقم 22927

شرح مدیث: انبیاء کیهم السلام کے دینے شرح مدیث: انبیاء کیهم السلام کے دینے

انبیا علیم السلام سے مراتب میں فرق ہے۔ بعضوں کے دیتے بعضوں سے اعلیٰ ہیں۔ سب سے بڑا اڑتبہ ہمارے آقا وہولی سیّدان نبیا محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیّین ہیں۔ استہ تعالی نے نبوت کا سلسلہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نبیں مل سکتی۔ جو محض حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نبیں ملام کو جو سکتی۔ جو محض حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے وہ کا فر ہوجا تا ہے۔ تمام انبیاء سیم، سلام کو جو سکتی۔ جو محضور سلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی ہیں جمع فرما دیے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی ہیں جمع فرما دیے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی ہیں جمع فرما دیے اور حضور ملی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی فرمانہ تعالی سے جبوب ہیں۔ خدا کی داور دیدار آنہیں کی فرمانہ دائر داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے اور انسان کی نجات کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے اور انسان کی نجات کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے اندیتا کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے دائی اندیتا کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے دائی اندیتا کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے دائی سے دائی ہیں جو دور سے ملک کے در سے ملک کی دائی سے دائی ہیں۔ دور سے ملک کے در سے ملک کے در سے ملک کی دائی ہیں۔ دور سے ملک کی دائی ہیں۔ دور سے ملک کی دائی ہیں۔ دور سے ملک کی دور سے ملک کے در سے ملک کی دور سے ملک کی دور سے ملک کا در دور سے ملک کی دور سے مل

(1894) وَعَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: القَابُ الله ﴿ فَرَايا: جنت مِن ايك كمان كى مقدار كے وَيُسِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ فِي اللهُ عَلَيْهِ الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُل

تخريج حليب إصبح بخارى باب الغنوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس، جلد 3. ص 102. رقم 2640 مسند البزار، مسلد أني مريرة رضى الله عنه، جلد 2. ص 410. رقم 8102 صبح ابن حبان بأب وصف الجنة واعلها. جدد 16. صفحه 435 رقم 7418 مسند امام احدين حنبل مسند أني هريرة رضى الله عنه، جلد 2. صفحه 482. وقم 10265

مرح حديث: حَلِيم الْأَمُّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كَيْ تَحت لَكُيَّة إلى:

یدر خت شجرہ طوئی ہے جس کے ہر پتہ پر آگھا ہے لا الدالا اللہ محمد رسول اللہ۔ سایہ سے مراداس کے بینچ کا ایر یاوہال کا علیہ تہ ہے۔ یا تجلی البی اور وہال کی نورانیت، اس کا سامیہ ہوگا، یا خود اس ور خت کا نور بطل دھوپ اور روشنی کو بھی کہتے ہیں۔ غرضکہ یہ سورج والا سامیم ادبیس کہ وہاں سورج نہیں ہوگا۔ سواس سے مرادا تنا عرصہ ہے کہ اگر وہال ون رات مہینے و سمل ہوتے توسوسال کگتے۔

اس کی شرح ابھی کچھ پہلے گزر بھی ہے۔قاب کے معنی ہیں برابر یا اندازہ ،رب فرما تا ہے: فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوُ اَفْنُ کنارہ کمان کوبھی قاب کہتے ہیں۔(اشعہ)اس ہے مراد ہے کم سے کم جگہ درنہ دہاں کسی جنتی کو اتن جھوٹی جگہ نہ سعے گ وہاں توادنی جنتی کا علاقہ دنیا بھرسے زیادہ ہوگا۔(مزاۃ المناجج ،ج۳۳ س۴۵۰)

(1895) وَعَنَ آنَسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّ وَسُولَ اللهُ عَنْهُ: آنَ فِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهُ الل

حفرت انس میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جہاں جنت میں ایک جانب سے ہوا ہے گ جو ان کے چہروں اور کیڑوں پر پڑے گ تو ان کی خوبصورتی میں اضافہ کر دے گی۔ پس جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں ہے جبکہ ان کے حسن اور محال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان سے ان کے گھروالے محال میں اللہ کی متم تم تو پہلے سے زیادہ حسن و جمال میں بڑھ گئے ہوتو وہ کہیں کے اور تم بھی اللہ کی قشم ہمارے بعد پہلے سے زیادہ حسین وجمیل ہو گئے ہو۔ (مسلم) بعد پہلے سے زیادہ حسین وجمیل ہو گئے ہو۔ (مسلم)

تخريج حلايت : صيح مسلم، بأب في سوق الجنة وماينالون فيها من النعيم و الجمال جلد 8، ص 145، وهم 7324 مسئد المعام احدين حنيل مسئد السبن مالك رهى الله عند جلد 3، ص 284. وقم 14067 مسئد البزار، مسئد أن حزة انس بن مالك رهى الله عند جلد 3 مسئد البزار، مسئد أن حزة انس بن مالك رهى الله عند جلد 2، صفحه 3525، وقم 6973 مصنف ابن ان شيبة بأب ماذكر في صفة الجنة جلد 13، ص 150، وقم 35252 من الله عند جلد 2 من من الله عند جلد 2 من من المنت حفر سين مفتى احمد يا رخان عليه رحمة المحتال الساحديث كتحت الكيمة بين:

وہاں سے ہازار کاروبار یاخرید وفروخت کانہیں بلکہ آئیں کی طاقات کا ہے اور رب کے دیدار کا ، وہاں سر ہے جا ہوا کریں گے اور وہاں دیدار یار کے سود ہے لیس کے ، جبنور کا دیدار بہاں کی طاقات بلکہ رب العالمین کا دیدار یہاں ہوا کرے گا۔ جمعہ سے مراد پورا ہفتہ ہے اور ای سے ہفتہ بھر کی مقدار مراد ہے کہ جنت میں نہ دن رات ہے نہ ہفتہ بھینہ وغیرہ ۔ مرقات نے فرمایا کہ جنت کے بعض وقت دو مرے وقتوں سے افضل ہوں مے جمعے علاء دین ہی بہچا نیس گے اس افضل وقت کا نام جمعہ ہوگا ۔ جنتی لوگ علاء سے وہ وقت معلوم کر کے اس بازار میں جایا کریں سے وہاں ان سے رب تعالی فرمائے گا جو چاہو ماگو یہ لوگ علاء سے وہ وقت معلوم کر کے اس بازار میں جایا کریں سے وہاں ان سے رب تعالی فرمائے گا جو چاہو ماگو یہ لوگ علاء سے بوچھ کر مانگیں گے لہذا علاء کی ضرورت وہاں بھی ہوگی ۔ (مرقات) گویا جنت میں سے جمعہ کا دن ہے اس میں ایک نیکی کا تو اب ستر ۲۰ جمعہ کا دن رب کی نعمتوں کی زیادتی کا دن ہوگا جیسے دنیا میں جمعہ ذیادتی عطا کا دن ہے اس میں ایک نیکی کا تو اب ستر ۲۰ سے اس میں ایک نیکی کا تو اب ستر ۲۰

نعنی تم دنیا میں جس ہواکو شالی (اتر والی) ہوا کہتے ہوجو بارش لاتی ہے، وہاں ایسی ہوا چلے گی جو خوشہوعطر وغیرہ ان کے جسموں سے بھردے گی۔ خیال رہے کہ جب ہم مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں تو داہنے ہاتھ کا رخ شال ہے۔ وہاں چونکہ شرق ومغرب بنہ ہوگا لہذا شال وجنوب بھی نہ ہوگا۔اہل عرب بلکہ تمام دنیا والے شالی ہو، کو بہت مبرک سیجھتے ہیں اسے مون سون کہتے ہیں ، میہ بارش لاتی ہے اس کیے اسے شالی ہوافر مایا۔ (مرقات)

یعنی پینی جنتی جب اس بازارے اپنے محمروالیں ہوں گے توان کاحسن و ہمال آئی مہک خوشبو وغیرہ اور بھی زیادہ ہو پکی ہوگ جس پران کے محمروالے یہ کہیں گے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بازار میں صرف مرد جایا کریں مے ،عور تیں اپنے محمروں میں رہا کریں گی تا کہ عور تول مردول کا خلط نہ ہو۔ پردہ وہاں بھی ہوگا محرعور تول کو یہاں ہی وہ سب کچھ دے دیا مایا کرے گاجوم دول کو بازار میں بلاکر ویا جائے گاجیسا کہ اس کے مضمون سے ظاہر ہے۔

بین اے بیویوہم تواس بازار میں جاکر می<sup>س</sup>ن و جمال ، خوشیو، مہک ، بھڑک لائے تم کو یہاں گھر بیٹے ہی میرب کچھل میں۔ یہ بی اتو وہ ہواان بیویوں کو یہاں ہی بینے جایا کرے گی ، یاان مردول کے قرب سے آبیں سے بھی وہ حسن ومہک ملے گا یا نروں کو اپناحسن اپنے گھروالوں میں نظر آ وے گا ، اپنی خوشیوان سے بھی محسوں ہوگی۔ (مرقاب ) جس کا ہاتھ عطر سے مہدر ہاہووہ جس سے مصافحہ کرے اسے بھی مہکا دیتا ہے۔ (مڑا االناجی ، جسم ۲۰۵۳)

حضرت مبل بن سعد من سعد من مدوایت ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ علی نے فرمایا: جنتی بالا خانوں کو اس طرح دیکھیے ہو۔
دیکھیں کے جیسے تم آسان پرستاروں کودیکھتے ہو۔
دیکھیں کے جیسے تم آسان پرستاروں کودیکھتے ہو۔
(منت ملیہ)

(1896) وَعَنْ سَهُلِ بَنِ سَعُو رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهُلَ الْجُنَّةِ لَيَتُواثُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَرَاثُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَرَاثُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَرَاثُونَ الْكُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَرَاثُونَ الْكُونَ الْكُونَ الْمُتَاءَ مُتَقَفِّقُ عَلَيْهِ.

آخر يج حديث وصيح بخارى بأب صفة انجنة والنار، جلد 5. صفعه 239 رقم 6188 صيح مسلم، بأب ترال اهل انجنة اهل الغرف كبايرى الكوكب في السباء، جلد 8. ص 7319 مسند امام احدد حديث أبي مالك سهل بن سعد جلد 5. ص 340 رقم 22927 جامع الاحاديث للسيوطى ان المشتحة مع الهبزة جلد 8. صفعه 415 رقم 7600 مسند الروياني حديث يعقوب بن عبدالرحن الزهرى عن ابي حازم، جلد 3، ص 170، رقم 1011

مُثُرِنَ حدیث : ان لوگول کومبارک ہوجو خواہ شات نفسانی سے بیجے رہے اور تنہائی میں آیات تر آن کی تلاوت کر تے گئے رہے، اور ان سے جنتی محلات اور بالا خانوں کا وعدہ کیا گیا۔ ان کے تصور کے سے اجھے ای ل بھی قبول کر لئے گئے اور برے افعال سے درگز رکر دیا گیا۔ بائے افسول! غافلول کی محروی! افہول نے رب عَرَّ وَجَالَ کی ملاقات کوحرام کرلیا اور تطع تعلقی و دعدہ خلاقی کرنے والے ہوگئے:

تُوْبُوْا فَقَلُوْافَا كُمُو شَهُرُ الصَّفَا وَاللَّهُ فِيهِ عَنِ الْجَرَائِمِ قَلَى عَفَا وَعَلَا عَلَى كُلِّ الشَّهُوْرِ مُشَرَّفًا وَعَلَا عَلَى كُلِّ الشَّهُوْرِ مُشَرَّفًا وَآجُرُو الِفُرِ قَتِهِ اللَّهُ مُوعَ تَأْشُفَا فَهُوَ الذِّي يُهَالِ اللَّانُونِ تَلَقُلفاً فَهُوَ الذِّي يُهَالِ اللَّهُ وَتِهِ اللَّهُ وَتَلَقَلفاً يَانَاقِضِنَ الْعَهُنَ كَمْ هٰلَا الْجَهُا شَهُرُ الرِّضَا وَالْعَفْوِ عَنْ زَلَاتِكُمْ شَهُرُ عَلَى الْآيَامِ فَضُلَ قَدُرُهُ شَهُرٌ عَلَى الْآيَامِ فَضُلَ قَدُرُهُ فَاحْدُو الْيَالِيْهِ الْمُنِيْزَةِ كُلِّهَا فَعَسَى الْإِلَٰهُ يَجُودُ فِيْهِ بِفَضْلِهِ فَعَسَى الْإِلَٰهُ يَجُودُ فَيْهِ بِفَضْلِهِ

ترجمہ: (۱) ۔ ۔۔۔۔ اے عبد توڑنے والو! کب تک جفا کرتے رہو گے اب توبہ کرلو تحقیق تمہارے پاس پاک

كرنے والامهينة تشريف لا چڪاہے۔

(٢) \_\_\_\_\_\_ بيد صائے البي عزوجل اور تمهاري لغزشوں سے عفو و درگز رکام مہينہ ہے اور اللّٰدعرَّ وَحَلَّ اس مهينے ميں جرموں کومعانے فرما تاہے۔

(۳)\_\_\_\_\_\_ وومہینہ ہے جس کی قدر ومنزلت تمام مہینوں سے بڑھ کر ہے ادر جوعظمت کے اعتبار سے تمام مہینوں سے بکندہے۔

(س)\_\_\_\_\_اس کی تمام نورانی را تیل جاگ کرگز ارواوراس کی جدائی میں افسوس کرکے آنسو بہاؤ۔ (۵)\_\_\_\_\_قریب ہے کہ اللّٰدعرَّ وَجَلَّ اپنافضل وکرم فرمائے اور وہ ایسا مہر بان ہے جواپنی مہر بانی سے تمام

. مشخنا ہوں کومٹا دیتا ہے۔ محوریں یانے کامل

غیبتوں اور گناہوں مجمری باتوں ہے جان حیرائے اور خود کو جنت کا حقدار بنائے۔تھوڑی تی زبان چلاہے، اَسْتَغَفِيمُ اللهُ الْعَظِيمِ زَبَان پرلايئے اور جنَّت کی حوریں پائے۔ چُنانچہ ایک پُزرگ رحمۃ الله تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تك اللَّدْعَرُ وَجَلَّ كَي عبادت كى - أيك باردعاكى: يا اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ ! تيركى رَحمت سے مجھے جو يچھ جنت بيس ملنے واله ہے اس كى · کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھا دے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شن ہوئی اوراس میں سے ایک حسینہ وجیلہ خور برآ مد ہوئی ،اُس نے کہا کہ سجھے جنّت میں مجھ بسی سوحوریں عمنایت کی جائیں گی ،جن میں ہرایک کی سوسوخادِ ، نمیں اور ہرخادِ مسک سوسوکنیزیں ہوگی اور ہرکنیز پرسوسو ناظما تیں ( یعنی انتظام کرنے والیاں ) ہوگئی۔ بیٹن کروہ بُزُ رگ خوشی کے مارے جھوم ' ا مجھے اور مُوال کیا: کیاکسی کوجنّت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جبنتی کو ملے گا جو مجھ وشام

اَسْتَغْفِيْ اللهُ الْعَظِيم بِرُ صليا كرتاب- (رَوْض الزياصِين ص٥٥)

(1897) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِلُتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِسًا وَّصَفَ فِيُهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهٰى، ثُمَّ قَالَ فِي اخِرِ حَدِيثِهِ: فِيهَا مَا لَا عَانِينَ رَأَتُ، وَلَا أُذُنُّ سَمِعَتُ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرِ ثُمَّ قَرّاً: (تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْيَضَاجِج) إلى قَوْلِهِ تَعَالَى: (فلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةٍ اَعُيُنٍ) (السجدة: 16 -17) ـ رَوَاهُ الْبُخَارِ يُ

انہی ہے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں حاضر تھا جس میں آپ نے جنت کے بارے میں بیان فرمایا: بیہاں تک کرآ پ نے ارتی بات مکمیل فرما لی۔ حدیث کے آخر میں آپ نے فرمانیا؛ جنت میں ایس نعتنیں ہوں گی جوندسی آئھےنے دیکھی ہیں اور نہ سی کان نے ان کے بارے بیں سٹا ہے اور شکسی انسان کے دل میں ان کا بھی خیال ہیدا ہوا۔ پھر آ پ نے بیآ یت مبارکہ يِرْكَى:تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ

رَبِّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَ مِنَا رَزَقُنهُمْ يُنْفِقُونَ 0 فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِي لَهُمْ فِينَ قُرَّةِ آغَيُنِ عَلَمُ مَعْنَ فُرَةِ آغَيْنِ عَلَمُ الْخُفِي لَهُمْ فِينَ قُرَّةِ آغَيْنِ عَلَمَ الْمُعْنَى وَلَهُمْ فِينَ قُرَّةِ آغَيْنِ كَالَمُومِينَا كَانُوا يَعْمَلُونَ 0 (الهمة الالالالي الله كروثيل بهر ول في المرتبع بين اور وه البيد رب كوفوف اور اميد كما ته يا وكرت بين اور جورزق بم في أنبيل ديا اميد كما ته يا وكرت بين آوكوني فضي بين من أكمان عبد الله عن المرتبع بين آوكوني فضي بين من المراكبة وكرت بين آوكوني فضي المركبة وكرت المحمول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل الله عن المعنول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل الله عن المعنول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل الله عن المعنول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل الله عن المعنول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل المحمد المحمد

تخريج حلايث: معيح بخارى سورة تلايل السجانة. جلد 4، ص 179. رقم 4502 مسلم، بأب الجنة و صفة تعيبها واهلها جلد 8، ص 4502، رقم 3549 رقم 3549، رقم 3549، رقم 3549، رقم 3549، المعجم الكبير واهلها جلد 8، ص 275، رقم 3549، المعجم الكبير لمطيراني حديث سهل بن سعد الساعدي، جلد 6، صفحه 201، رقم 6013، حديث سهل بن سعد الساعدي، جلد 6، صفحه 457، رقم 6013، مسند أبي يعلى، حديث سهل بن سعد الساعدي، جلد 6، صفحه 457، رقم 457، رقم 457،

شرح مدیث: کروٹیس بستر وں سے جدا

حضرت سیرتنا اساء بنت پزیدرضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے تمز قدر، دو جہال کے تابخؤر، سلطانِ بُحر و بُرصلَّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم نے فرمایا، قیامت کے دان تمام لوگ ایک ہی جگہ اسم کے بھرایک منادی ندا کر یگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جمن کے پہلوبستر ول سے جدار ہے تھے؟ پھروہ لوگ کھٹر ہے ہوں سے اور وہ تعداد میں بہت کم ہو نگے اور بغیر حماب جنت میں داخل ہوجا کیں شے، پھر تمام لوگوں سے حساب شروع ہوگا۔

(الترغيب، والتربيب، كمّاب النوافل، رتم ٩ ، ج ١ بص ٠ ٣٧)

(الترغيب والتربيب، كمّاب النوافل، الترغيب في تيه م الليل، رقم ٨، ج اص ٢٣٠)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا۔ ہے تککی تم ہیشہ جنیا ہی جینا ہے تم پر بھی موت ندا ہے گی۔ تم ہمیشہ جنیا ہی جینا ہے تم پر بھی موت ندا ہے گی۔ تم ہمیشہ حت مندر ہو گے اور بھی بیار نہیں ہو گے۔ تم ہمیشہ جوان رہو گے اور تم پر بھی بڑھا یا ندا ہے گا۔ تم ہمیشہ جوان رہو گے اور تم پر بھی بڑھا یا ندا ہے گا۔ تم ہمیشہ نون میں رہو گے اور تم پر بھی بڑھا یا ندا ہے گا۔ تم ہمیشہ نون میں رہو گے اور بھی تم پر تنگی ندا ہے گا۔ تم ہمیشہ نون میں رہو گے اور بھی تم پر تنگی ندا ہے گا۔ منلی

(1898) وَعَنْ آئِنَ سَعِيْدٍ وَّآئِنَ هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ آهُلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُتَادِئُ مُعَادٍ: إِنَّ لَكُمْ اَنْ تَخْيُوا، فَلَا تَمُوتُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَخْيُوا فَلا تَصُحُوا، فَلاَ تَمُوتُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِيُّوا فَلا تَصِحُوا، فَلاَ تَشِينُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِينُوا فَلا تَصِحُوا، فَلاَ تَشِينُوا فَلا تَشِينُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاَسُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاسُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاسُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاسُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاسُوا

تخريج حليث صبح مسلم، بأب قيدوم نعيم اهل الجنة. جلى 4، ص 218, رقم 2836 سان ترمذي ومن تفسير سورة الزمر، جلد 5، ص 374 رقم 11350 مسند عبد بن جميد من الزمر، جلد 5، ص 374 رقم 11350 مسند عبد بن جميد من مسند أي سعيد الخدري، جلد 1، ص 393 رقم 293 رقم 136 رقم مسند أي سعيد الخدري، جلد 1، ص 293 رقم 293 رقم 136 و 138 رقم 8984

# شرح حدیث: موت وحیات کی شکل

موت ایک مینڈ سے کی شکل پر ہے عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کے قبضے میں ،جس کے پاس سے وہ ہو کرنگلتی ہے وہ مرجاتا ہے۔ اور حیات ایک گھوڑی کی شکل پر ہے جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی سواری میں ،جس بے جان کے پاس سے ہو کرنگلتی ہے وہ زندہ ہوجاتا ہے۔ (تغیر کبیر ،الملک ،تحت الایة ۲ سن ۱۹۰۹ ۵۷۹)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ ٥ وَيَبْغَى وَجُهُ وَبِكَ ذُوالْجَلْلِ وَ الْإِكْرَامِ ٥

جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں اور باتی رہے گا دجہ کریم رب العزة جل جلالہ کا۔

(پەيمالاش:۲۷،۱۲۹)

فرشة بولے بم بي كرہم زمين يرنبيں پر آيت نازل بوأى: كُلُّ نَفْسِ ذَآثِقَةُ الْمَوْتِ "

ہرجاندارموت کو چکھنے والا ہے۔ (پس،ال عمران:١٨٥)

ر شتوں نے کہا: اب ہم بھی گئے۔ جب آسمان وز مین سب فنا ہوجا کیں گے اور صرف ملائکہ مقربین میں جرئیل، میکا ئیل، اسرافیل، عزرائیل (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اور چار فرشتے تَمَلّہ عُرْش (لیعنی عُرش کے اٹھانے والے) رہ جائیں گے۔ ارشاد فر مائے گا اور وہ خوب جانے والا ہے عزرائیل! اب کون باتی ہے؟ عرض کریں گے کہ باتی ہیں تیرے بندے

جریل،میکائل،اسرافیل،عزرائیل اور چارفرشتے عرش کے افغانے والے ادر پیجی فنا ہوجا نمیں سے اور باقی ہے تیراوجہ كريم اور وہ ہميشه رہے گا۔ارشا دفر مائے گا: جبريل كى روح قبض كر۔جبريل عليه الصلوٰۃ د السلام كى روح قبض كريں گے، وہ اک عظیم پہاڑ کی طرح سجدہ میں رہ العزت کی تیج و تقذیب کرتے ہوئے گریزیں گے۔ پھر فرمائے گا: عزرائیل!اب كون باتى ہے؟ عرض كريں محے: باتى بيں تير ، بندے ميكائيل ، اسرافيل ، عزرائيل اور عرش كے اٹھانے والے اور بيجى فنابوں کے اور باقی ہے تیرا وجر کریم اور وہ بھی فتانہ ہوگا۔ فرمائے گا: میکائیل کی روح قبض کر۔میکائیل علیہ انصلو ہ واسلام بھی ایک عظیم پہاڑ کی مانند سجدہ میں تبیج کرتے ہوئے گر پڑیں گے۔ پھرار شاد فرمائے گا: عزرائیل! اب کون ہاتی ہے؟ عرض كريں مے: باتى بيں تيرے بندے اسرافيل عزرائيل اور تمله عرش اور ريجى فناموں كى اور باتى ہے تيرا وجير كريم اوروہ بمیشه رہے گا۔ارشا دفر مائے گا:اسرافیل کی روح قبض کر۔اسرافیل علیدالصلوٰۃ والسلام بھی ایک عظیم بہاڑی طرح سجدہ میں تہج وتقذیس کرتے ہوئے گر پڑیں گے۔ اور پھر فرمائے گا :عزرائیل!اب کون باتی ہے؟ عرض کریں گے : باتی ہیں تیرے بندے حملہ عرش اور باتی ہے تیرا بندہ عزرائیل اور بیجی فنا ہوں گے اور باتی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ ہمیشہ باتی رہے گا۔ فرمائے گا: حملہ عرش کی روح قبض کر۔ وہ سب بھی ای طرح مرجا کیں گے۔ پھرارشا دفر مائے گا: عزرائیل!اب کون باتی ہے؟ عرض کریں گے باتی ہے تیرا بندہ عزرائیل اور ریجی فنا ہوگا اور باتی ہے تیرا وجبہ کریم اور بھی فنا نہ ہوگا۔ارشاد فرمائے گامنت مرجا! عزرائین علیہ الصلوة والسلام بھی ایک عظیم بہاڑ کی مانندرب العزت (عُزَّ وَجَلَّ) کے حضور سجدہ میں تعبیج کرتے ہوئے گر پڑیں کے اور روح نکل جائے گی۔ اس ونت سوارٹ العزت جل جلالۂ کے کوئی نہ ہوگا اس وفت

لِيَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَرُ "

آج كس كے ليے بادشاہت ہے۔ (پ٣١، المؤمن:١١)

كونى بهوتوجواب دے،خودربُ العزت جل جلالۂ جواب قرمائے گا:

يله الواحد القَهَادِ ٥

الشدوا حدقهار کے لیے ہے۔ (پ۴۱،المؤمن:۱۱)

قيامت قائم ہنوگی

جب تک چاہے گا بھی حالت رہے گی ، پھر جب چاہے گا اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کوزندہ فر ، ہے گا ، وہ صور پھونکیں گے، قیامت قائم ہوگی ، حساب ہوگا ، جنتی جنت میں اور ابدی ووزخی دوزخ میں داخل ہوجا نمیں گے اور گنہگار مسمہ ن جہنم سے نجات پا جائیں گے کہ منادی جنت وووزخ کے درمیان جنت ودوزخ والول کوندا کریگا۔ جہنمی نہایت خوشی ہے جو کئنے گئیں گے کہ شاید نجات کے دلیے ہم کوندا وی گئی اور جنت والے نہایت خوف کے ساتھ جھکتے ڈرتے نُر فاتِ جنت (یعنی جنتی بالا خانوں ) سے جھانگیں سے کہ کہیں پھر ہم سے کوئی خطا ہوئی ہے جس سے دوز خ بیل ہمیج وسیتے جا تیں۔ موت کا مینڈ ھا

پھر موت کا مینڈ ھالا یا جائے گا، جنتیوں سے پوچھا جائے گاتم اس کو پہچا نے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! بیموت ہے۔
پھر جہنیوں کی طرف منہ کر کے پوچھا جائے گاتم اس کو پہچا نے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! ہم پہچا نے ہیں، بیموت ہے۔ پھر
جنت ودوز خ کے ورمیان بچی علیہ الصلوٰ قا والسلام اپنے ہاتھ سے اس کو ذرح فر ہا تھی گے۔ پھر جہنمیوں سے کہا ج نے گا: اب
تم ہمیشہ جہنم میں رہو، کبھی مرنانہیں ۔ بالکل مایوس ہو کر پلٹیں گے، ایسا رہنے ان کو کبھی نہ ہوا ہوگا۔ پھر جنتیوں سے کہا جائے
گا: اب تم جنت میں ہمیشہ رہوا ہو ہو مرنانہیں ۔ وہ نہایت خوش ہو کر پلٹیں گے۔ ایسی خوشی ان کو کبھی نہ ہوئی ہوگی۔
گا: اب تم جنت میں ہمیشہ رہوا ہو گا۔ کبھی مرنانہیں ۔ وہ نہایت خوش ہو کر پلٹیں گے۔ ایسی خوشی ان کو کبھی نہ ہوئی ہوگا۔
(مانو کا ہے املی میں مردور ان اللہ میں مرنانہیں ۔ وہ نہایت خوش ہو کر پلٹیں گے۔ ایسی خوشی ان کو کبھی نہ ہوئی ہوگا۔

حضرت ابو ہر یرہ کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے راید ہوں ہوگا کہ اللہ کے نے راید جنت میں اونی جنتی کا مرتبہ وہ ہوگا کہ اللہ تعالی اس سے فرمائے گا کہ آرز و کر۔ ہیں وہ آرز و کرے گا۔ بی اللہ تعالی اس کو فرمائی گیر آرز و کرے گا۔ بی اللہ تعالی اس کو فرمائیں گئے تو نے آرز و کرلی؟ وہ کے گا: جی بال۔ پھر اللہ تعالی فرمائیں گئے ہیں سے بیل سے بھر اللہ تعالی فرمائیں گئے ہیں ایک کو وسب اللہ تعالی فرمائیں گئے ہیں ہے جن وہ سب اللہ تعالی فرمائیں گئے ہیں اللہ تعالی اور کھی اورا تناہی اور بھی۔ (مسلم)

(1899) وَعَنَ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ آدُنَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ آدُنَى مَقْعَدِ آخِدِ كُمْ مِن الْجَنَّةِ آنَ يَّقُولُ لَهُ: مَّنَ الْجَنَّةِ آنَ يَّقُولُ لَهُ: مَّنَ الْجَنَّةِ آنَ يَقُولُ لَهُ: مَّلُ أَمَنَّيْتَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ". فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ". تَعَمُّ، فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ". رَوَالْا مُسْلِمٌ.

تخريج حن يث: صبح مسلم بأب معرفة طريق الرؤية جلد 1، ص 114، رقم 471 مسئد أبي موانة بأب في صفة الشفاعة وان نبينا سيد الناس جلد 1، ص 147، رقم 437 مسئد الشاميان حديث شعيب عن أبي الزناد عبدالله جلد 4 ص 291، رقم 3332 مشكوة البصابيح بأب صفة الجنة واهلها، الفصل الأول جلد 3، ص 222، رقم 5627

مشرح حدیث جیلیم الاُ مَّت حضرتِ مفتی احمد یار فان علید رحمۃ الحتّان اس عدیث کے تحت کھتے ہیں:
اس کرم کی ترتیب بیہ ہوگی کہ پہلے اسے جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گئی چرجب وہ داخل ہوجائے گا تب
اس کرم کی ترتیب بیہ ہوگی کہ پہلے اسے جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گئی کھر جب وہ داخل ہوجائے گا تب
اسے آرز و نمیں کرنے کا تھم ہوگا، جب اس کی آرز و نمیں ختم ہوجا تیں گی تب رب تعالٰی اس سے خود فر مائے گا کہ بندے بیہ
مجمی ما نگ لے نے خیال رہے کہ مانگئے میں ہماری اپنی بندگی کا اظہار ہے دب چاہتا ہے کہ بندہ مجھ سے مانگنا رہے میں ویتا
ر ہوں اور مانگنا سکھا تا ہے پھر دیتا ہے، ہمارا مانگنا تبھی اس کی رحمت سے ہے۔ شعر

قدم بیا تھے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں مری طب بھی تنہارے کرم کاصدقہ ہے وہ تیری طلب پرتھیں مثل میری عطاوضل ہے اپنی منہ ما تکی مرادیں بھی لے اور میرافضل وکرم بھی لے۔ سجان اللہ ا وہ تیری طلب پرتھیں مثل میری عطاوضل ہے اپنی منہ ما تکی مرادیں بھی الے اور میرافضل وکرم بھی لے۔ سجان اللہ ا (1900) وَعَنُ آئِ سَعِيْدِ نِ الْخُلُدِ ثِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ وَ اللهُ عَزَّوجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجُنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَيْكَ رَبَّنَا وَسَعُلَيْكَ، وَالْحَيْدُ فَيُ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا يَسِيْكَ، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا يَسِيْكَ، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا يَسِيْكَ، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لِا نَوْطِي يَا رَبَّنَا وَقَلُ اعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ احلًا لِا نُوطِي يَا رَبَّنَا وَقَلُ اعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ احلًا فِن خَلُوكَ، وَمَا لَنَا فَيَقُولُ: الله أَعْطِيْكُمُ الْفَضَلُ مِن ذَلِكَ، وَلَكَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْفَضَلُ مِن ذَلِكَ وَلَكَ الْفَضَلُ مِن ذَلِكَ الْفَعَلُ عَلَيْكُمُ وَشُوالِي فَلَا اللهُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ لِعُولُ اللهُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُلُ عَلَيْكُمُ الْفَكُلُ عَلَيْكُمُ الْفَكَا عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُلُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْمُعْطَعُ عَلَيْكُمُ الْفَكَ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْفَلَا اللهُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْفَكُونَ وَا اللهُ الْعُلُولُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمْ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُلِكَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعُلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلُعُ عَلَيْكُمُ الْمُع

تخريج حلىف: صبح بغارى باب صفة الجنة والنار، جلد 8، ص 114, رقم 8549 سان ترمزى باب ماجاء فى رؤية الرب بارك و تعالى جلد 4، ص 381، رقم 2555 صبح ابن حبان، باب وصف الجنة واعلها، جلد 16، صفحه 470، رقم 7440 صبح مسلم، باب علال الرضوان على اعل الجنة فلا يسخط أبدا. جلد 8، م 7318 مسنده امام احدد مسلدا أي سعيد الخدرى جلد 3 م 38، رقم 11853 مسنده امام احدد مسلدا أي سعيد الخدرى جلد 3 م 88، رقم 11853 مسنده المداهمة مسلداً المداهمة على المداهمة عل

مرح مديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال مديث كتحت لكهة إن : مرح مديث عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال مديث كتحت لكهة إن

عربی میں جب آقادمولی کی پکار کا جواب دیتے ہیں تو ایسے الفاظ بولتے ہیں حضور حاضر ہوں ، خدمت گار ہوں ، ہر چیز آپ کے ہاتھ میں ہے۔ چونکہ جنت ہیں ہر کلام عربی زبان میں ہوگا آپس میں بھی اور رب تعربی سے بھی اس لیے عربی کے محاورہ دہاں استعمال ہوں کے بعض روایات میں ہے کہ اٹل جنت کی عربی زبان ہور ووز خیوں کی زبان فاری ہوگی کہ بید رب تعالٰی کے قبر کے اظہار کی زبان اس ہے۔

سجان الله! کیبا دل نوازسوال ہے۔ دوستوں یہاں ہم رب کوراضی کرلیں وہاں ہم کورب خوش کرے گا ،یہ چندروز ہ زندگی اس کی رضامیں گزاریں اللہ توقیق دے۔

یعنی مولٰی تو نے ہم کو بیہاں وہ تعتیں بخشیں جوفرشتوں جنات وغیرہ کسی مخلوق کونہ بخشیں۔ خیال رہے کہ جنات تو جنت میں جائیں گے ہی نہیں فرشتے اگر چہوہاں ہوں گے گراہل جنت کی خدمت کے لیے نہ کہ وہاں کی نعتیں استعال کرنے کے لیے، وہ کھانے پینے شہوت سے پاک ہیں لہذا رپیم ض بالکل درست ہے۔ یعنی ہماری عقل میں ریہ بات نہیں آتی کہان نعمتوں سے بہتر اور کون ی نعمت ہوسکتی ہے اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں تو تونے ہم کوعطا فر ، دی ہیں۔

اس فرمان عالی سے چند مسئے معلوم ہوئے: ایک سے کہ اللہ تعالٰی کی رضا تمام نعتوں ہے اعلٰی ہے کہ بید رضا ہی بقاء کا
دیدار کا فر ریعہ ہے، جس سے مالک خوش ہوگیا تو ہر چیزاس کی ہوگئی۔ دوسرے بیکہ اللہ تعالٰی کے داخسی ہونے کی علامت بیہ
ہے کہ بندہ اس سے راضی ہوجا تا ہے، بندہ کے راضی ہوجانے کی علامت بیہ ہے کہ دہ رب کے احکام اس کی ہیجی ہوئی
تکالیف سے راضی رہتا ہے بھی اس کی شکایت نہیں کر تادیکھو یہاں رب تعالٰی نے پہلے بندوں ہے ان کی رضا پوچھی مجرا پی
رضا کی خبر دی۔ اس صدیث کی تا ئیدوہ آیات کرتی ہیں وَ دِهٰونی مِن اللهِ آگنہُونُونِ وَاد دَوْنُونِونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مِن مُوا وَ مُونِونَ وَاد دَوْنُونَ وَاد دَوْنُونَونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مِن مُن اللهِ آگنہُونُونِ وَاد دَوْنُونِونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مَن مُن اللهِ آگنہُونُونَ وَاد دَوْنُونَ وَاد دَوْنُونَ وَاد دَوْنُونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مُن مُن اللهِ ہُی مُن اللهِ آگنہُونُونَ وَاد دَوْنُونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مَن مُن اللهِ اللهُ عَنْهُمْ وَ مَن اللهِ اللهُ عَنْهُمْ وَ مَن اللهِ عَنْهُمْ مُن اللهِ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَمُنوا وَ مُن اللهِ اللهِ اللهُ مُنْهُمُ وَ مَنْ اللهِ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَمُونِ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ اللهُ مُن اللهِ اللهُ مُن اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ اللهُ مُن اللهِ اللهُ مُنْ اللهِ اللهُ الله

این گذاز وسوز و دراز بیک ماست (برزاهٔ المناجع، ج۲ص ۳۲۰)

حفرت جریر بن عبداللہ بھی ہے روایت ہے کہ

ہم رسول اللہ لی کی خدمت اقدی میں حاضر ہے کہ

اب نے چودھویں برات کے چاند کو دیکھا اور فر مایا: تم

اب خورب کوائی طرح واضح طور پر دیکھو گے جس طرح تم

اس چاند کو دیکھ رہے ہواور اس کے دیدار سے تمہیں کوئی

تکلیف نہیں ہوگی۔ (منٹ ملیہ)

(1901) وَعَنْ جَرِيْرٍ بْنِ عَبْلَ اللهُ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُ، قَالَ: كُنّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَبَرِ لَيْلَةَ الْبَنْدِ، وَقَالَ: "إِنَّكُمُ سَتَرَوْنَ هٰنَا الْقَبَرَ لَيْلَةَ الْبَنْدِ، وَقَالَ: "إِنَّكُمُ سَتَرَوْنَ هٰنَا الْقَبَرَ، لَا شَتَرُونَ هٰنَا الْقَبَرَ، لَا تُصَامُونَ فِي رُونِيتِهِ مُتَّفَعًى عَلَيْهِ.

كفت اللد كفتنت لبيك ماست

تخريج حديث عبد 12. رقم 1435 عليهما ، جلد 2. سائناه وجوة يومنا ناطرة الى ربها ناظرة ، جلد 9. ص 127. رقم 7435 عمد مسلم ، ماب فضل صلاتي انصبح والعصر والمحافظة عليهما ، جلد 2. م 1466 جامع الاصول لاين اثير ، الباب الرابع في رؤية الله عز وجل جلد 10 ، ص 557 ، رقم 8125 مشكوة المصابيح ، باب رؤية الله تعالى الفصل الاول جلد 3. ص 557 ، رقم 8125 مشكوة المصابيح ، باب رؤية الله تعالى الفصل الاول جلد 3. ص 557 ، رقم 8125 مشكوة المصابيح ، باب رؤية الله تعالى الفصل الاول جلد 3. ص 557 ، رقم 8125 اطراف المسئد المعتلى ومن مسئل جرير بن عبد الله ، جلد 2. ص 202 ، رقم 2103 سنان ابوداؤد بأب في الرؤية ، جلد 4731 ، م 374 من المسئلة عن عفر بي عبد الله من عمر من المان عليه وحمد يش كت المحت المسئلة عن المسئلة عنه المسئلة عن ا

بیصدیث عامۃ السلمین کی دلیل ہے کہ مؤمن رب تعالٰی کو حشر میں بھی آنکھوں سے دیکھیں گے اور جنت میں بھی دیکھا کریں گے ،خوارج اور معتزلہ اس کے منکر ہیں ، میصدیث ان کی سخت تر دید کر دہی ہے اس پر سوالات وجوابات علم کلام کی کتب میں تفصیل وار ذکور ہیں۔خیال رہے کہ بید یدار بغیر کی جہت وہمت کے ہوگا کیونکہ اللہ تعالٰی جہت وسمت سے پاک تخريج حليث عميح بخارى بأب صفة الجنة والنار، جلى 5، ص 239 رقم 6188 صيح مسلم، بأب ترالى اهل الجنة اهل الخوف كمايرى الكوكب، جلد 8، ص 144، رقم 7319 سان ترملاى بأب ما جاء فى ترألى اهل الجنة فى الغرف، جلد 4، ص 690، رقم 2556 ميح ابن حبان بأب وصف الجنة و اهلها، جلد 16، ص 404، رقم 7393 مستد، امام اجند حديث أبي مانك سهر بن سعد، جلد 8 مل 340، رقم 22927

شرح مدیث: انبیاء کیهم السلام کے دینے شرح مدیث: انبیاء کیهم السلام کے دینے

انبیا علیم السلام سے مراتب میں فرق ہے۔ بعضوں کے دیتے بعضوں سے اعلیٰ ہیں۔ سب سے بڑا اڑتبہ ہمارے آقا وہولی سیّدان نبیا محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیّین ہیں۔ استہ تعالی نے نبوت کا سلسلہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نبیں مل سکتی۔ جو محض حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نبیں ملام کو جو سکتی۔ جو محض حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے وہ کا فر ہوجا تا ہے۔ تمام انبیاء سیم، سلام کو جو سکتی۔ جو محضور سلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی ہیں جمع فرما دیے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی ہیں جمع فرما دیے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی ہیں جمع فرما دیے اور حضور ملی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی فرمانہ تعالی سے جبوب ہیں۔ خدا کی داور دیدار آنہیں کی فرمانہ دائر داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے اور انسان کی نجات کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے اور انسان کی نجات کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے اندیتا کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے دائی اندیتا کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے دائی اندیتا کا دار دیدار آنہیں کی فرمانہ داری پر ہے۔ (سماب انعقائی سے دائی سے دائی ہیں جو دور سے ملک کے در سے ملک کی دائی سے دائی ہیں۔ دور سے ملک کے در سے ملک کے در سے ملک کی دائی ہیں۔ دور سے ملک کی دائی ہیں۔ دور سے ملک کی دائی ہیں۔ دور سے ملک کی دور سے ملک کے در سے ملک کی دور سے ملک کی دور سے ملک کا در دور سے ملک کی دور سے مل

(1894) وَعَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: القَابُ الله ﴿ فَرَايا: جنت مِن ايك كمان كى مقدار كے وَيُسِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ فِي اللهُ عَلَيْهِ الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ الشَّهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُل

تخريج حليب إصبح بخارى باب الغنوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس، جلد 3. ص 102. رقم 2640 مسند البزار، مسلد أني مريرة رضى الله عنه، جلد 2. ص 410. رقم 8102 صبح ابن حبان بأب وصف الجنة واعلها. جدد 16. صفحه 435 رقم 7418 مسند امام احدين حنبل مسند أني هريرة رضى الله عنه، جلد 2. صفحه 482. وقم 10265

مرح حديث: حَلِيم الْأَمُّت حضرت مفتى احمد يارخان عليه دحمة الحنّان ال حديث كَيْ تَحت لَكُيَّة إلى:

یدر خت شجرہ طوئی ہے جس کے ہر پتہ پر آگھا ہے لا الدالا اللہ محمد رسول اللہ۔ سایہ سے مراداس کے بینچ کا ایر یاوہال کا علیہ تہ ہے۔ یا تجلی البی اور وہال کی نورانیت، اس کا سامیہ ہوگا، یا خود اس ور خت کا نور بطل دھوپ اور روشنی کو بھی کہتے ہیں۔ غرضکہ یہ سورج والا سامیم ادبیس کہ وہاں سورج نہیں ہوگا۔ سواس سے مرادا تنا عرصہ ہے کہ اگر وہال ون رات مہینے و سمل ہوتے توسوسال کگتے۔

اس کی شرح ابھی کچھ پہلے گزر بھی ہے۔قاب کے معنی ہیں برابر یا اندازہ ،رب فرما تا ہے: فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوُ اَفْنُ کنارہ کمان کوبھی قاب کہتے ہیں۔(اشعہ)اس ہے مراد ہے کم سے کم جگہ درنہ دہاں کسی جنتی کو اتن جھوٹی جگہ نہ سعے گ وہاں توادنی جنتی کا علاقہ دنیا بھرسے زیادہ ہوگا۔(مزاۃ المناجج ،ج۳۳ س۴۵۰)

(1895) وَعَنَ آنَسٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: آنَّ وَسُولَ اللهُ عَنْهُ: آنَ فِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ اللهُ الل

حفرت انس میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جہاں جنت میں ایک جانب سے ہوا ہے گ جو ان کے چہروں اور کیڑوں پر پڑے گ تو ان کی خوبصورتی میں اضافہ کر دے گی۔ پس جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں ہے جبکہ ان کے حسن اور محال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان سے ان کے گھروالے محال میں اللہ کی متم تم تو پہلے سے زیادہ حسن و جمال میں بڑھ گئے ہوتو وہ کہیں کے اور تم بھی اللہ کی قشم ہمارے بعد پہلے سے زیادہ حسین وجمیل ہو گئے ہو۔ (مسلم) بعد پہلے سے زیادہ حسین وجمیل ہو گئے ہو۔ (مسلم)

تخريج حلايت : صيح مسلم، بأب في سوق الجنة وماينالون فيها من النعيم و الجمال جلد 8، ص 145، وهم 7324 مسئد المعام احدين حنيل مسئد السبن مالك رهى الله عند جلد 3، ص 284. وقم 14067 مسئد البزار، مسئد أن حزة انس بن مالك رهى الله عند جلد 3 مسئد البزار، مسئد أن حزة انس بن مالك رهى الله عند جلد 2، صفحه 3525، وقم 6973 مصنف ابن ان شيبة بأب ماذكر في صفة الجنة جلد 13، ص 150، وقم 35252 من الله عند جلد 2 من من الله عند جلد 2 من من المنت حفر سين مفتى احمد يا رخان عليه رحمة المحتال الساحديث كتحت الكيمة بين:

وہاں سے ہازار کاروبار یاخرید وفروخت کانہیں بلکہ آئیں کی طاقات کا ہے اور رب کے دیدار کا ، وہاں سر ہے جا ہوا کریں گے اور وہاں دیدار یار کے سود ہے لیس کے ، جبنور کا دیدار بہاں کی طاقات بلکہ رب العالمین کا دیدار یہاں ہوا کرے گا۔ جمعہ سے مراد پورا ہفتہ ہے اور ای سے ہفتہ بھر کی مقدار مراد ہے کہ جنت میں نہ دن رات ہے نہ ہفتہ بھینہ وغیرہ ۔ مرقات نے فرمایا کہ جنت کے بعض وقت دو مرے وقتوں سے افضل ہوں مے جمعے علاء دین ہی بہچا نیس گے اس افضل وقت کا نام جمعہ ہوگا ۔ جنتی لوگ علاء سے وہ وقت معلوم کر کے اس بازار میں جایا کریں سے وہاں ان سے رب تعالی فرمائے گا جو چاہو ماگو یہ لوگ علاء سے وہ وقت معلوم کر کے اس بازار میں جایا کریں سے وہاں ان سے رب تعالی فرمائے گا جو چاہو ماگو یہ لوگ علاء سے بوچھ کر مانگیں گے لہذا علاء کی ضرورت وہاں بھی ہوگی ۔ (مرقات) گویا جنت میں سے جمعہ کا دن ہے اس میں ایک نیکی کا تو اب ستر ۲۰ جمعہ کا دن رب کی نعمتوں کی زیادتی کا دن ہوگا جیسے دنیا میں جمعہ ذیادتی عطا کا دن ہے اس میں ایک نیکی کا تو اب ستر ۲۰ سے اس میں ایک نیکی کا تو اب ستر ۲۰

نعنی تم دنیا میں جس ہواکو شالی (اتر والی) ہوا کہتے ہوجو بارش لاتی ہے، وہاں ایسی ہوا چلے گی جو خوشہوعطر وغیرہ ان کے جسموں سے بھردے گی۔ خیال رہے کہ جب ہم مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں تو داہنے ہاتھ کا رخ شال ہے۔ وہاں چونکہ شرق ومغرب بنہ ہوگا لہذا شال وجنوب بھی نہ ہوگا۔اہل عرب بلکہ تمام دنیا والے شالی ہو، کو بہت مبرک سیجھتے ہیں اسے مون سون کہتے ہیں ، میہ بارش لاتی ہے اس کیے اسے شالی ہوافر مایا۔ (مرقات)

یعنی پینی جنتی جب اس بازارے اپنے محمروالیں ہوں گے توان کاحسن و ہمال آئی مہک خوشبو وغیرہ اور بھی زیادہ ہو پکی ہوگ جس پران کے محمروالے یہ کہیں گے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بازار میں صرف مرد جایا کریں مے ،عور تیں اپنے محمروں میں رہا کریں گی تا کہ عور تول مردول کا خلط نہ ہو۔ پردہ وہاں بھی ہوگا محرعور تول کو یہاں ہی وہ سب کچھ دے دیا مایا کرے گاجوم دول کو بازار میں بلاکر ویا جائے گاجیسا کہ اس کے مضمون سے ظاہر ہے۔

بین اے بیویوہم تواس بازار میں جاکر می<sup>س</sup>ن و جمال ، خوشیو، مہک ، بھڑک لائے تم کو یہاں گھر بیٹے ہی میرب کچھل میں۔ یہ بی اتو وہ ہواان بیویوں کو یہاں ہی بینے جایا کرے گی ، یاان مردول کے قرب سے آبیں سے بھی وہ حسن ومہک ملے گا یا نروں کو اپناحسن اپنے گھروالوں میں نظر آ وے گا ، اپنی خوشیوان سے بھی محسوں ہوگی۔ (مرقاب ) جس کا ہاتھ عطر سے مہدر ہاہووہ جس سے مصافحہ کرے اسے بھی مہکا دیتا ہے۔ (مڑا االناجی ، جسم ۲۰۵۳)

حضرت مبل بن سعد من سعد من مدوایت ہے کہ رسول اللہ اللہ اللہ علی نے فرمایا: جنتی بالا خانوں کو اس طرح دیکھیے ہو۔
دیکھیں کے جیسے تم آسان پرستاروں کودیکھتے ہو۔
دیکھیں کے جیسے تم آسان پرستاروں کودیکھتے ہو۔
(منت ملیہ)

(1896) وَعَنْ سَهُلِ بَنِ سَعُو رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهُلَ الْجُنَّةِ لَيَتُواثُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَرَاثُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَرَاثُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَرَاثُونَ الْكُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَرَاثُونَ الْكُونَ الْكُونَ الْمُتَاءَ مُتَقَفِّقُ عَلَيْهِ.

آخر يج حديث وصيح بخارى بأب صفة انجنة والنار، جلد 5. صفعه 239 رقم 6188 صيح مسلم، بأب ترال اهل انجنة اهل الغرف كبايرى الكوكب في السباء، جلد 8. ص 7319 مسند امام احدد حديث أبي مالك سهل بن سعد جلد 5. ص 340 رقم 22927 جامع الاحاديث للسيوطى ان المشتحة مع الهبزة جلد 8. صفعه 415 رقم 7600 مسند الروياني حديث يعقوب بن عبدالرحن الزهرى عن ابي حازم، جلد 3، ص 170، رقم 1011

مُثُرِنَ حدیث : ان لوگول کومبارک ہوجو خواہ شات نفسانی سے بیجے رہے اور تنہائی میں آیات تر آن کی تلاوت کر تے گئے رہے، اور ان سے جنتی محلات اور بالا خانوں کا وعدہ کیا گیا۔ ان کے تصور کے سے اجھے ای ل بھی قبول کر لئے گئے اور برے افعال سے درگز رکر دیا گیا۔ بائے افسول! غافلول کی محروی! افہول نے رب عَرَّ وَجَالَ کی ملاقات کوحرام کرلیا اور تطع تعلقی و دعدہ خلاقی کرنے والے ہوگئے:

تُوْبُوْا فَقَلُوْافَا كُمُو شَهُرُ الصَّفَا وَاللَّهُ فِيهِ عَنِ الْجَرَائِمِ قَلَى عَفَا وَعَلَا عَلَى كُلِّ الشَّهُوْرِ مُشَرَّفًا وَعَلَا عَلَى كُلِّ الشَّهُوْرِ مُشَرَّفًا وَآجُرُو الِفُرِ قَتِهِ اللَّهُ مُوعَ تَأْشُفَا فَهُوَ الذِّي تَهَابُ الذَّنُوْبَ تَلَقُلفاً فَهُوَ الذِّي تَهَابُ الذَّنُونِ تَلَقُلفاً يَانَاقِضِنَ الْعَهُنَ كَمْ هٰلَا الْجَهُا شَهُرُ الرِّضَا وَالْعَفْوِ عَنْ زَلَاتِكُمْ شَهُرُ عَلَى الْآيَامِ فَضُلَ قَدُرُهُ شَهُرٌ عَلَى الْآيَامِ فَضُلَ قَدُرُهُ فَاحْدُو الْيَالِيْهِ الْمُنِيْزَةِ كُلِّهَا فَعَسَى الْإِلَٰهُ يَجُودُ فِيْهِ بِفَضْلِهِ فَعَسَى الْإِلَٰهُ يَجُودُ فَيْهِ بِفَضْلِهِ

ترجمہ: (۱) ۔ ۔۔۔۔ اے عبد توڑنے والو! کب تک جفا کرتے رہو گے اب توبہ کرلو تحقیق تمہارے پاس پاک

كرنے والامهينة تشريف لا چڪاہے۔

(٢) \_\_\_\_\_\_ بيد صائے البي عزوجل اور تمهاري لغزشوں سے عفو و درگز رکام مہينہ ہے اور اللّٰدعرَّ وَحَلَّ اس مهينے ميں جرموں کومعانے فرما تاہے۔

(۳)\_\_\_\_\_\_ وومہینہ ہے جس کی قدر ومنزلت تمام مہینوں سے بڑھ کر ہے ادر جوعظمت کے اعتبار سے تمام مہینوں سے بکندہے۔

(س)\_\_\_\_\_اس کی تمام نورانی را تیل جاگ کرگز ارواوراس کی جدائی میں افسوس کرکے آنسو بہاؤ۔ (۵)\_\_\_\_\_قریب ہے کہ اللّٰدعرَّ وَجَلَّ اپنافضل وکرم فرمائے اور وہ ایسا مہر بان ہے جواپنی مہر بانی سے تمام

. مشخنا ہوں کومٹا دیتا ہے۔ محوریں یانے کامل

غیبتوں اور گناہوں مجمری باتوں ہے جان حیرائے اور خود کو جنت کا حقدار بنائے۔تھوڑی تی زبان چلاہے، اَسْتَغَفِيمُ اللهُ الْعَظِيمِ زَبَان پرلايئے اور جنَّت کی حوریں پائے۔ چُنانچہ ایک پُزرگ رحمۃ الله تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تك اللَّدْعَرُ وَجَلَّ كَي عبادت كى - أيك باردعاكى: يا اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ ! تيركى رَحمت سے مجھے جو يچھ جنت بيس ملنے واله ہے اس كى · کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھا دے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شن ہوئی اوراس میں سے ایک حسینہ وجیلہ خور برآ مد ہوئی ،اُس نے کہا کہ سجھے جنّت میں مجھ بسی سوحوریں عمنایت کی جائیں گی ،جن میں ہرایک کی سوسوخادِ ، نمیں اور ہرخادِ مسک سوسوکنیزیں ہوگی اور ہرکنیز پرسوسو ناظما تیں ( یعنی انتظام کرنے والیاں ) ہوگئی۔ بیٹن کروہ بُزُ رگ خوشی کے مارے جھوم ' ا مجھے اور مُوال کیا: کیاکسی کوجنّت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جبنتی کو ملے گا جو مجھ وشام

اَسْتَغْفِيْ اللهُ الْعَظِيم بِرُ صليا كرتاب- (رَوْض الزياصِين ص٥٥)

(1897) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِلُتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِسًا وَّصَفَ فِيُهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهٰى، ثُمَّ قَالَ فِي اخِرِ حَدِيثِهِ: فِيهَا مَا لَا عَانِينَ رَأَتُ، وَلَا أُذُنُّ سَمِعَتُ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرِ ثُمَّ قَرّاً: (تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْيَضَاجِج) إلى قَوْلِهِ تَعَالَى: (فلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةٍ اَعُيُنٍ) (السجدة: 16 -17) ـ رَوَاهُ الْبُخَارِ يُ

انہی ہے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں حاضر تھا جس میں آپ نے جنت کے بارے میں بیان فرمایا: بیہاں تک کرآ پ نے ارتی بات مکمیل فرما لی۔ حدیث کے آخر میں آپ نے فرمانیا؛ جنت میں ایس نعتنیں ہوں گی جوندسی آئھےنے دیکھی ہیں اور نہ سی کان نے ان کے بارے بیں سٹا ہے اور شکسی انسان کے دل میں ان کا بھی خیال ہیدا ہوا۔ پھر آ پ نے بیآ یت مبارکہ يِرْكَى:تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ

رَبِّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَ مِنَا رَزَقُنهُمْ يُنْفِقُونَ 0 فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِي لَهُمْ فِينَ قُرَّةِ آغَيُنِ عَلَمُ مَعْنَ فُرَةِ آغَيْنِ عَلَمُ الْخُفِي لَهُمْ فِينَ قُرَّةِ آغَيْنِ عَلَمَ الْمُعْنَى وَلَهُمْ فِينَ قُرَّةِ آغَيْنِ كَالَمُومِينَا كَانُوا يَعْمَلُونَ 0 (الهمة الالالالي الله كروثيل بهر ول في المرتبع بين اور وه البيد رب كوفوف اور اميد كما ته يا وكرت بين اور جورزق بم في أنبيل ديا اميد كما ته يا وكرت بين آوكوني فضي بين من أكمان عبد الله عن المرتبع بين آوكوني فضي بين من المراكبة وكرت بين آوكوني فضي المركبة وكرت المحمول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل الله عن المعنول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل الله عن المعنول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل الله عن المعنول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل الله عن المعنول كي شمندك جيميا كرركه دي محمل المحمد المحمد

تخريج حلايث: معيح بخارى سورة تلايل السجانة. جلد 4، ص 179. رقم 4502 مسلم، بأب الجنة و صفة تعيبها واهلها جلد 8، ص 4502، رقم 3549 رقم 3549، رقم 3549، رقم 3549، رقم 3549، المعجم الكبير واهلها جلد 8، ص 275، رقم 3549، المعجم الكبير لمطيراني حديث سهل بن سعد الساعدي، جلد 6، صفحه 201، رقم 6013، حديث سهل بن سعد الساعدي، جلد 6، صفحه 457، رقم 6013، مسند أبي يعلى، حديث سهل بن سعد الساعدي، جلد 6، صفحه 457، رقم 457، رقم 457،

شرح مدیث: کروٹیس بستر وں سے جدا

حضرت سیرتنا اساء بنت پزیدرضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے تمز قدر، دو جہال کے تابخؤر، سلطانِ بُحر و بُرصلَّی اللہ تعالی علیہ فالہ وسلّم نے فرمایا، قیامت کے دان تمام لوگ ایک ہی جگہ اسم کے بھرایک منادی ندا کر یگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جمن کے پہلوبستر ول سے جدار ہے تھے؟ پھروہ لوگ کھٹر ہے ہوں سے اور وہ تعداد میں بہت کم ہو نگے اور بغیر حماب جنت میں داخل ہوجا کیں شے، پھر تمام لوگوں سے حساب شروع ہوگا۔

(الترغيب، والتربيب، كمّاب النوافل، رتم ٩ ، ج ١ بص ٠ ٣٧)

(الترغيب والتربيب، كمّاب النوافل، الترغيب في تيه م الليل، رقم ٨، ج اص ٢٣٠)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے فرمایا: جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا۔ ہے تککی تم ہیشہ جنیا ہی جینا ہے تم پر بھی موت ندا ہے گی۔ تم ہمیشہ جنیا ہی جینا ہے تم پر بھی موت ندا ہے گی۔ تم ہمیشہ حت مندر ہو گے اور بھی بیار نہیں ہو گے۔ تم ہمیشہ جوان رہو گے اور تم پر بھی بڑھا یا ندا ہے گا۔ تم ہمیشہ جوان رہو گے اور تم پر بھی بڑھا یا ندا ہے گا۔ تم ہمیشہ نون میں رہو گے اور تم پر بھی بڑھا یا ندا ہے گا۔ تم ہمیشہ نون میں رہو گے اور بھی تم پر تنگی ندا ہے گا۔ تم ہمیشہ نون میں رہو گے اور بھی تم پر تنگی ندا ہے گا۔ منلی

(1898) وَعَنْ آئِنَ سَعِيْدٍ وَّآئِنَ هُرَيْرَةً رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ آهُلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُتَادِئُ مُعَادٍ: إِنَّ لَكُمْ اَنْ تَخْيُوا، فَلَا تَمُوتُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَخْيُوا فَلا تَصُحُوا، فَلاَ تَمُوتُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِيُّوا فَلا تَصِحُوا، فَلاَ تَشِينُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِينُوا فَلا تَصِحُوا، فَلاَ تَشِينُوا فَلا تَشِينُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاَسُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاسُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاسُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاسُوا ابْدًا، وَإِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا، فَلاَ تَبْاسُوا

تخريج حليث صبح مسلم، بأب قيدوم نعيم اهل الجنة. جلى 4، ص 218, رقم 2836 سان ترمذي ومن تفسير سورة الزمر، جلد 5، ص 374 رقم 11350 مسند عبد بن جميد من الزمر، جلد 5، ص 374 رقم 11350 مسند عبد بن جميد من مسند أي سعيد الخدري، جلد 1، ص 393 رقم 293 رقم 136 رقم مسند أي سعيد الخدري، جلد 1، ص 293 رقم 293 رقم 136 و 138 رقم 8984

# شرح حدیث: موت وحیات کی شکل

موت ایک مینڈ سے کی شکل پر ہے عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کے قبضے میں ،جس کے پاس سے وہ ہوکرنگلتی ہے وہ مرجاتا ہے۔ اور حیات ایک گھوڑی کی شکل پر ہے جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی سواری میں ،جس بے جان کے پاس سے ہو کرنگلتی ہے وہ زندہ ہوجاتا ہے۔ (تغیر کبیر ،الملک ،تحت الایة ۲ سن ۱۹۰۹ ۵۷۹)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ ٥ وَيَبْغَى وَجُهُ وَبِكَ ذُوالْجَلْلِ وَ الْإِكْرَامِ ٥

جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں اور باتی رہے گا دجہ کریم رب العزة جل جلالہ کا۔

(پەيمالاش:۲۷،۱۲۹)

فرشة بولے بم بي كرہم زمين يرنبيں پر آيت نازل بوأى: كُلُّ نَفْسِ ذَآثِقَةُ الْمَوْتِ "

ہرجاندارموت کو چکھنے والا ہے۔ (پس،ال عمران:١٨٥)

ر شتوں نے کہا: اب ہم بھی گئے۔ جب آسمان وز مین سب فنا ہوجا کیں گے اور صرف ملائکہ مقربین میں جرئیل، میکا ئیل، اسرافیل، عزرائیل (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اور چار فرشتے تَمَلّہ عُرْش (لیعنی عُرش کے اٹھانے والے) رہ جائیں گے۔ ارشاد فر مائے گا اور وہ خوب جانے والا ہے عزرائیل! اب کون باتی ہے؟ عرض کریں گے کہ باتی ہیں تیرے بندے

جریل،میکائل،اسرافیل،عزرائیل اور چارفرشتے عرش کے افغانے والے ادر پیجی فنا ہوجا نمیں سے اور باقی ہے تیراوجہ كريم اور وہ ہميشه رہے گا۔ارشا دفر مائے گا: جبريل كى روح قبض كر۔جبريل عليه الصلوٰۃ د السلام كى روح قبض كريں گے، وہ اک عظیم پہاڑ کی طرح سجدہ میں رہ العزت کی تیج و تقذیب کرتے ہوئے گریزیں گے۔ پھر فرمائے گا: عزرائیل!اب كون باتى ہے؟ عرض كريں محے: باتى بيں تير ، بندے ميكائيل ، اسرافيل ، عزرائيل اور عرش كے اٹھانے والے اور بيجى فنابوں کے اور باقی ہے تیرا وجر کریم اور وہ بھی فتانہ ہوگا۔ فرمائے گا: میکائیل کی روح قبض کر۔میکائیل علیہ انصلو ہ واسلام بھی ایک عظیم پہاڑ کی مانند سجدہ میں تبیج کرتے ہوئے گر پڑیں گے۔ پھرار شاد فرمائے گا: عزرائیل! اب کون ہاتی ہے؟ عرض كريں مے: باتى بيں تيرے بندے اسرافيل عزرائيل اور تمله عرش اور ريجى فناموں كى اور باتى ہے تيرا وجير كريم اوروہ بمیشه رہے گا۔ارشا دفر مائے گا:اسرافیل کی روح قبض کر۔اسرافیل علیدالصلوٰۃ والسلام بھی ایک عظیم بہاڑی طرح سجدہ میں تہج وتقذیس کرتے ہوئے گر پڑیں گے۔ اور پھر فرمائے گا :عزرائیل!اب کون باتی ہے؟ عرض کریں گے : باتی ہیں تیرے بندے حملہ عرش اور باتی ہے تیرا بندہ عزرائیل اور بیجی فنا ہوں گے اور باتی ہے تیرا وجہ کریم اور وہ ہمیشہ باتی رہے گا۔ فرمائے گا: حملہ عرش کی روح قبض کر۔ وہ سب بھی ای طرح مرجا کیں گے۔ پھرارشا دفر مائے گا: عزرائیل!اب کون باتی ہے؟ عرض کریں گے باتی ہے تیرا بندہ عزرائیل اور ریجی فنا ہوگا اور باتی ہے تیرا وجبہ کریم اور بھی فنا نہ ہوگا۔ارشاد فرمائے گامنت مرجا! عزرائین علیہ الصلوة والسلام بھی ایک عظیم بہاڑ کی مانندرب العزت (عُزَّ وَجَلَّ) کے حضور سجدہ میں تعبیج کرتے ہوئے گر پڑیں کے اور روح نکل جائے گی۔ اس ونت سوارٹ العزت جل جلالۂ کے کوئی نہ ہوگا اس وفت

لِيَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَرُ "

آج كس كے ليے بادشاہت ہے۔ (پ٣١، المؤمن:١١)

كونى بهوتوجواب دے،خودربُ العزت جل جلالۂ جواب قرمائے گا:

يله الواحد القَهَادِ ٥

الشدوا حدقهار کے لیے ہے۔ (پ۴۱،المؤمن:۱۱)

قيامت قائم ہنوگی

جب تک چاہے گا بھی حالت رہے گی ، پھر جب چاہے گا اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کوزندہ فر ، ہے گا ، وہ صور پھونکیں گے، قیامت قائم ہوگی ، حساب ہوگا ، جنتی جنت میں اور ابدی ووزخی دوزخ میں داخل ہوجا نمیں گے اور گنہگار مسمہ ن جہنم سے نجات پا جائیں گے کہ منادی جنت وووزخ کے درمیان جنت ودوزخ والول کوندا کریگا۔ جہنمی نہایت خوشی ہے جو کئنے گئیں گے کہ شاید نجات کے دلیے ہم کوندا وی گئی اور جنت والے نہایت خوف کے ساتھ جھکتے ڈرتے نُر فاتِ جنت (یعنی جنتی بالا خانوں ) سے جھانگیں سے کہ کہیں پھر ہم سے کوئی خطا ہوئی ہے جس سے دوز خ بیل ہمیج وسیتے جا تیں۔ موت کا مینڈ ھا

پھر موت کا مینڈ ھالا یا جائے گا، جنتیوں سے پوچھا جائے گاتم اس کو پہچا نے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! بیموت ہے۔
پھر جہنیوں کی طرف منہ کر کے پوچھا جائے گاتم اس کو پہچا نے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! ہم پہچا نے ہیں، بیموت ہے۔ پھر
جنت ودوز خ کے ورمیان بچی علیہ الصلوٰ قا والسلام اپنے ہاتھ سے اس کو ذرح فر ہا تھی گے۔ پھر جہنمیوں سے کہا ج نے گا: اب
تم ہمیشہ جہنم میں رہو، کبھی مرنانہیں ۔ بالکل مایوس ہو کر پلٹیں گے، ایسا رہنے ان کو کبھی نہ ہوا ہوگا۔ پھر جنتیوں سے کہا جائے
گا: اب تم جنت میں ہمیشہ رہوا ہو ہو مرنانہیں ۔ وہ نہایت خوش ہو کر پلٹیں گے۔ ایسی خوشی ان کو کبھی نہ ہوئی ہوگی۔
گا: اب تم جنت میں ہمیشہ رہوا ہو گا۔ کبھی مرنانہیں ۔ وہ نہایت خوش ہو کر پلٹیں گے۔ ایسی خوشی ان کو کبھی نہ ہوئی ہوگا۔
(مانو کا ہے املی میں مردور ان اللہ میں مرنانہیں ۔ وہ نہایت خوش ہو کر پلٹیں گے۔ ایسی خوشی ان کو کبھی نہ ہوئی ہوگا۔

حضرت ابو ہر یرہ کے سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے نے راید ہوں ہوگا کہ اللہ کے نے راید جنت میں اونی جنتی کا مرتبہ وہ ہوگا کہ اللہ تعالی اس سے فرمائے گا کہ آرز و کر۔ ہیں وہ آرز و کرے گا۔ بی اللہ تعالی اس کو فرمائی گیر آرز و کرے گا۔ بی اللہ تعالی اس کو فرمائیں گئے تو نے آرز و کرلی؟ وہ کے گا: جی بال۔ پھر اللہ تعالی فرمائیں گئے ہیں سے بیل سے بھر اللہ تعالی فرمائیں گئے ہیں ایک کو وسب اللہ تعالی فرمائیں گئے ہیں ہے جن وہ سب اللہ تعالی فرمائیں گئے ہیں اللہ تعالی اور کھی اورا تناہی اور بھی۔ (مسلم)

(1899) وَعَنَ آئِ هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ آدُنَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ آدُنَى مَقْعَدِ آخِدِ كُمْ مِن الْجَنَّةِ آنَ يَّقُولُ لَهُ: مَّنَ الْجَنَّةِ آنَ يَّقُولُ لَهُ: مَّنَ الْجَنَّةِ آنَ يَقُولُ لَهُ: مَّلُ أَمَنَّيْتَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ". فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ". تَعَمُّ، فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ". رَوَالْا مُسْلِمٌ.

تخريج حن يث: صبح مسلم بأب معرفة طريق الرؤية جلد 1، ص 114، رقم 471 مسئد أبي موانة بأب في صفة الشفاعة وان نبينا سيد الناس جلد 1، ص 147، رقم 437 مسئد الشاميان حديث شعيب عن أبي الزناد عبدالله جلد 4 ص 291، رقم 3332 مشكوة البصابيح بأب صفة الجنة واهلها، الفصل الأول جلد 3، ص 222، رقم 5627

مشرح حدیث جیلیم الاُ مَّت حضرتِ مفتی احمد یار فان علید رحمۃ الحتّان اس عدیث کے تحت کھتے ہیں:
اس کرم کی ترتیب بیہ ہوگی کہ پہلے اسے جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گئی چرجب وہ داخل ہوجائے گا تب
اس کرم کی ترتیب بیہ ہوگی کہ پہلے اسے جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گئی کھر جب وہ داخل ہوجائے گا تب
اسے آرز و نمیں کرنے کا تھم ہوگا، جب اس کی آرز و نمیں ختم ہوجا تیں گی تب رب تعالٰی اس سے خود فر مائے گا کہ بندے بیہ
مجمی ما نگ لے نے خیال رہے کہ مانگئے میں ہماری اپنی بندگی کا اظہار ہے دب چاہتا ہے کہ بندہ مجھ سے مانگنا رہے میں ویتا
ر ہوں اور مانگنا سکھا تا ہے پھر دیتا ہے، ہمارا مانگنا تبھی اس کی رحمت سے ہے۔ شعر

قدم بیا تھے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں مری طب بھی تنہارے کرم کاصدقہ ہے وہ تیری طلب پرتھیں مثل میری عطاوضل ہے اپنی منہ ما تکی مرادیں بھی لے اور میرافضل وکرم بھی لے۔ سجان اللہ ا وہ تیری طلب پرتھیں مثل میری عطاوضل ہے اپنی منہ ما تکی مرادیں بھی الے اور میرافضل وکرم بھی لے۔ سجان اللہ ا (1900) وَعَنُ آئِ سَعِيْدِ نِ الْخُلُدِ ثِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَنْهُ وَ اللهُ عَزَّوجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجُنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَيْكَ رَبَّنَا وَسَعُلَيْكَ، وَالْحَيْدُ فَيُ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا يَسِيْكَ، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا يَسِيْكَ، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا يَسِيْكَ، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لِا نَوْطِي يَا رَبَّنَا وَقَلُ اعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ احلًا لِا نُوطِي يَا رَبَّنَا وَقَلُ اعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ احلًا فِن خَلُوكَ، وَمَا لَنَا فَيَقُولُ: الله أَعْطِيْكُمُ الْفَضَلُ مِن ذَلِكَ، وَلَكَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْفَضَلُ مِن ذَلِكَ وَلَكَ الْفَضَلُ مِن ذَلِكَ الْفَعَلُ عَلَيْكُمُ وَشُوالِي فَلَا اللهُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ لِعُولُ اللهُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُلُ عَلَيْكُمُ الْفَكُلُ عَلَيْكُمُ الْفَكَا عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُلُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْفَكُمُ عَلَيْكُمُ الْمُعْطَعُ عَلَيْكُمُ الْفَكَ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْفَلَا اللهُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْفَكُونَ وَا اللهُ الْعُلُولُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمْ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلَعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُلِكَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعُلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلِعُ الْمُعْلِعُ عَلَيْكُمُ الْمُعْلُعُ عَلَيْكُمُ الْمُع

تخريج حلىف: صبح بغارى باب صفة الجنة والنار، جلد 8، ص 114, رقم 8549 سان ترمزى باب ماجاء فى رؤية الرب بارك و تعالى جلد 4، ص 381، رقم 2555 صبح ابن حبان، باب وصف الجنة واعلها، جلد 16، صفحه 470، رقم 7440 صبح مسلم، باب علال الرضوان على اعل الجنة فلا يسخط أبدا. جلد 8، م 7318 مسنده امام احدد مسلدا أي سعيد الخدرى جلد 3 م 38، رقم 11853 مسنده امام احدد مسلدا أي سعيد الخدرى جلد 3 م 88، رقم 11853 مسنده المداهمة مسلداً المداهمة على المداهمة عل

مرح مديث: عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال مديث كتحت لكهة إن : مرح مديث عليم الأمّت حضرت مفتى احمد يارخان عليدرهمة الحنّان ال مديث كتحت لكهة إن

عربی میں جب آقادمولی کی پکار کا جواب دیتے ہیں تو ایسے الفاظ بولتے ہیں حضور حاضر ہوں ، خدمت گار ہوں ، ہر چیز آپ کے ہاتھ میں ہے۔ چونکہ جنت ہیں ہر کلام عربی زبان میں ہوگا آپس میں بھی اور رب تعربی سے بھی اس لیے عربی کے محاورہ دہاں استعمال ہوں کے بعض روایات میں ہے کہ اٹل جنت کی عربی زبان ہور ووز خیوں کی زبان فاری ہوگی کہ بید رب تعالٰی کے قبر کے اظہار کی زبان اس ہے۔

سجان الله! کیبا دل نوازسوال ہے۔ دوستوں یہاں ہم رب کوراضی کرلیں وہاں ہم کورب خوش کرے گا ،یہ چندروز ہ زندگی اس کی رضامیں گزاریں اللہ توقیق دے۔

یعنی مولٰی تو نے ہم کو بیہاں وہ تعتیں بخشیں جوفرشتوں جنات وغیرہ کسی مخلوق کونہ بخشیں۔ خیال رہے کہ جنات تو جنت میں جائیں گے ہی نہیں فرشتے اگر چہوہاں ہوں گے گراہل جنت کی خدمت کے لیے نہ کہ وہاں کی نعتیں استعال کرنے کے لیے، وہ کھانے پینے شہوت سے پاک ہیں لہذا رپیم ض بالکل درست ہے۔ یعنی ہماری عقل میں ریہ بات نہیں آتی کہان نعمتوں سے بہتر اور کون ی نعمت ہوسکتی ہے اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں تو تونے ہم کوعطا فر ، دی ہیں۔

اس فرمان عالی سے چند مسئے معلوم ہوئے: ایک سے کہ اللہ تعالٰی کی رضا تمام نعتوں ہے اعلٰی ہے کہ بید رضا ہی بقاء کا
دیدار کا فر ریعہ ہے، جس سے مالک خوش ہوگیا تو ہر چیزاس کی ہوگئی۔ دوسرے بیکہ اللہ تعالٰی کے داخسی ہونے کی علامت بیہ
ہے کہ بندہ اس سے راضی ہوجا تا ہے، بندہ کے راضی ہوجانے کی علامت بیہ ہے کہ دہ رب کے احکام اس کی ہیجی ہوئی
تکالیف سے راضی رہتا ہے بھی اس کی شکایت نہیں کر تادیکھو یہاں رب تعالٰی نے پہلے بندوں ہے ان کی رضا پوچھی مجرا پی
رضا کی خبر دی۔ اس صدیث کی تا ئیدوہ آیات کرتی ہیں وَ دِهٰونی مِن اللهِ آگنہُونُونِ وَاد دَوْنُونِونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مِن مُوا وَ مُونِونَ وَاد دَوْنُونَ وَاد دَوْنُونَونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مِن مُن اللهِ آگنہُونُونِ وَاد دَوْنُونِونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مَن مُن اللهِ آگنہُونُونَ وَاد دَوْنُونَ وَاد دَوْنُونَ وَاد دَوْنُونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مُن مُن اللهِ ہُی مُن اللهِ آگنہُونُونَ وَاد دَوْنُونَ اللهُ عَنْهُمْ وَ دَهٰوا مَن مُن اللهِ اللهُ عَنْهُمْ وَ مَن اللهِ اللهُ عَنْهُمْ وَ مَن اللهِ عَنْهُمْ مُن اللهِ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَمُنوا وَ مُن اللهِ اللهِ اللهُ مُنْهُمُ وَ مَنْ اللهِ اللهُ عَنْهُمْ وَ وَمُونِ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ اللهُ مُن اللهِ اللهُ مُن اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْهُمْ وَ اللهُ عَنْهُمْ وَ اللهُ مُن اللهِ اللهُ مُنْ اللهِ اللهُ الله

این گذاز وسوز و دراز بیک ماست (برزاهٔ المناجع، ج۲ص ۳۲۰)

حفرت جریر بن عبداللہ بھی ہے روایت ہے کہ

ہم رسول اللہ لی کی خدمت اقدی میں حاضر ہے کہ

اب نے چودھویں برات کے چاند کو دیکھا اور فر مایا: تم

اب خورب کوائی طرح واضح طور پر دیکھو گے جس طرح تم

اس چاند کو دیکھ رہے ہواور اس کے دیدار سے تمہیں کوئی

تکلیف نہیں ہوگی۔ (منٹ ملیہ)

(1901) وَعَنْ جَرِيْرٍ بْنِ عَبْلَ اللهُ رَضِى اللهُ عَلَيْهِ عَنْهُ، قَالَ: كُنّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَبَرِ لَيْلَةَ الْبَنْدِ، وَقَالَ: "إِنَّكُمُ سَتَرَوْنَ هٰنَا الْقَبَرَ لَيْلَةَ الْبَنْدِ، وَقَالَ: "إِنَّكُمُ سَتَرَوْنَ هٰنَا الْقَبَرَ، لَا شَتَرُونَ هٰنَا الْقَبَرَ، لَا تُصَامُونَ فِي رُونِيتِهِ مُتَّفَعًى عَلَيْهِ.

كفت اللد كفتنت لبيك ماست

تخريج حديث عبد 12. رقم 1435 عليهما ، جلد 2. سائناه وجوة يومنا ناطرة الى ربها ناظرة ، جلد 9. ص 127. رقم 7435 عمد مسلم ، ماب فضل صلاتي انصبح والعصر والمحافظة عليهما ، جلد 2. م 1466 جامع الاصول لاين اثير ، الباب الرابع في رؤية الله عز وجل جلد 10 ، ص 557 ، رقم 8125 مشكوة المصابيح ، باب رؤية الله تعالى الفصل الاول جلد 3. ص 557 ، رقم 8125 مشكوة المصابيح ، باب رؤية الله تعالى الفصل الاول جلد 3. ص 557 ، رقم 8125 مشكوة المصابيح ، باب رؤية الله تعالى الفصل الاول جلد 3. ص 557 ، رقم 8125 اطراف المسئد المعتلى ومن مسئل جرير بن عبد الله ، جلد 2. ص 202 ، رقم 2103 سنان ابوداؤد بأب في الرؤية ، جلد 4731 ، م 374 من المسئلة عن عفر بي عبد الله من عمر من المان عليه وحمد يش كت المحت المسئلة عن المسئلة عنه المسئلة عن ا

بیصدیث عامۃ السلمین کی دلیل ہے کہ مؤمن رب تعالٰی کو حشر میں بھی آنکھوں سے دیکھیں گے اور جنت میں بھی دیکھا کریں گے ،خوارج اور معتزلہ اس کے منکر ہیں ، میصدیث ان کی سخت تر دید کر دہی ہے اس پر سوالات وجوابات علم کلام کی کتب میں تفصیل وار ذکور ہیں۔خیال رہے کہ بید یدار بغیر کی جہت وہمت کے ہوگا کیونکہ اللہ تعالٰی جہت وسمت سے پاک ینی رہان کے چاند نے آسان کے چاند کودیکھا ڈوسنے والے گہنے چاندکواس چاند نے دیکھا جونہ غروب ہونہ عہنی رہان کے چاندکواس چاند کور کے جاند کو ایمان کو چرکا تا ہے، رات میں چیکنے والے چاند کواس چاند نظاہر کے چرکانے والے چاند کو ایمان کو چرکا تا ہے، رات میں چیکنے والے چاند کواس چاند نے دیکھا جو ابدالآباد تک ہروقت وان رات چیکٹا ہے اور چیکے گا میں کیا کہوں جھے الفاظ بھی نہیں ملتے اللہ میں وسلم وہارک علی بداد النبوة وشمس الوسالة صلی الله علیه وسلم یوں کہداو کہاس چاند کو جوسورج میں وسلم الدین جان کے چکٹا ہے اس چاند کو جوسورج کے چکٹا ہے اس چاند کو جوسورج کے چکٹا ہے اس چاند کے دیکھا جوسورج کو چکا تا ہے جوداول پروان اکال دیتا ہے۔شعر

پائٹس نظرت الی لیلی چوبہ طیبہ رسی عرضے کبی توری جوت کی جمل جمل جگ بیس رچی موری شب نے نددن ہونا جانا

چاند بھی خوش نصیب ہے جے محبوب نے دیکھا یہ چاندوہ ہی ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگا ہیں پڑی ہیں۔
لا تصامون یا تو بنا ہے ہے ہم سے بمعنی ظلم ونقصان تو میم پر پیش ہے شدنیس یا بنا ہے ہم سے بمعنی ملنا بھیڑ کرنا تب میم پر شداور پیش ہے بشدنیس کے بیائے ہم سے بمعنی ملنا بھیڑ کرنا تب میم پر شداور پیش ہے بینی تم دیدا یا آئی ہیں نقصان میں ندر ہوگے کہ کسی کود یدار ہو کسی کونہ ہو، کسی کو یقین سے ہوکسی کومشکوک طریقہ سے ایم رب تعالٰی کو بھیڑ کر کے دشواری سے نددیکھو کے بلکہ آزام سے دیکھو کے اظمینان کے ساتھ۔ (اشعہ، مرقات) ہیں دیدار قیامت میں تو ہوگا ہی جنت میں جمیشہ ہوا کر سے گاکسی کوجلد جلد کسی کود پر سے۔

نیال رہے کہ جنت کی ساری نہتیں نیک اعمال کاعوض ہوں گی خواہ اپنے اعمال کا خواہ اس کے اعمال کا جس کی طفیل جنت میں گیا گردیدار الہی سی عمل کاعوض نہ ہوگا خالص عطاء ذوا نجلال ہوگی ،ان دونماز دن پر پابندی اس دیدار کی لیافت و قابنیت پیدا کرے گی یعنی نجر وعصر کی پابندی دنیا میں نماز ایسے پڑھو کہ گو یاتم خدا کود کھے رہے ہو کیونکہ یہاں تجاب ہے وہاں تجاب المحد جا اللہ علی المحد ہوجائے گا اسے دیکھ کراس سے کلام کرو۔ (اشعہ)

ال فرمان عالیا سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں تہتیج وتھ پیدستے مراد نماز ہے، چونکہ فجر وعصر کی نماز میں رات وون کے می نظافر شتے جمع ہوجاتے ہیں، نیز فجر کی نماز سونے کی غفلت کا وقت ہے اور نماز عصر کاروبار سیر وتفریح کی غفلت کا وقت، ان وجوہ سے اِن نماز ول کی تاکید زیادہ کی ہے، رب فرما تا ہے: اِنَّ قُنْ اِنَ الْفَحْجِرِکَانَ مَشَهُو وَدَا، نماز عصر کے متعلق فرما تا ہے: خفظؤا عَلَى الصَّمَوٰتِ وَالصَّلُوةِ الْوُسْطَى۔ (مِرًا قَالمَناجِح، جے ص ۲۸۸)

حضرت صہیب ہے۔ روایت ہے کہ دلسولی اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں اللہ ﷺ کے اور ایک کے اللہ کا اللہ کی کا اللہ کا کہ کا اللہ ک

(1902) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ اللهُ الْهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَ: أَفُلُ الْهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَ: ثُرِيْدُونَ شَيْفًا آذِيْدُ كُمْ وَيَقُولُونَ: اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَ: ثُرِيْدُونَ شَيْفًا آذِيْدُ كُمْ وَيَقُولُونَ: اللهُ تُبَيِّضُ ثَبَيِّضُ

وُجُوْهَنَا؛ اللهُ تُسُخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّادِ؛ فَيَكُشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا الْعُطُوْا شَيْئًا آحَبَ النَّامِمُ مِنَ النَّظَرِ إلى رَبِّهِمُ".

ہمارے چیروں کوروش نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے چھٹکار انہیں دیا؟ پس اللہ تعالی حاج بہنا دے گا (اور جنتی اینے پر در دگار کا دیدار کریں گے اب ہٹا دے گا (اور جنتی اینے پر در دگار کا دیدار کریں گے کی کے بیس انہیں اللہ کے دیدار سے بڑھ کرکوئی چیز مجبوب نہیں گے گی۔ (مسلم)

تخريج حدايث: صيح مسلم، بأب اتبات رؤية المومنين جلد 1، ص112، رقم 467 سنن ترمذي، بأب ومن سورة يولس، جلد 5، ص175، رقم 3105 المعجم الكبير للطنواني من اسمه صغر بن القعقاع الباهلي. جلد 8، ص39، رقم 7330 سنن ابن ماجه، بأب

> فيها الكرت الجههية، جلد 1. ص 67. دقم 187 صوبح ابن حبان باب وصف الجنة و اهلها، جلد 16، ص 471، دقم 7441 شرح حديث: حكيم الما منت حضرت مفتى احمد يارخان عليه رحمة الحنّان ال عديث كيّحت المحتة إين:

لینی ان نعمتوں کے علاوہ اور نعمت دوں یا تمہارے اعمال کی جزاسے زیادہ عطا کروں جوتمہارے سے ممل کا بدلہ نہ ہو

خاص میری عط مو باتم کووه نعمت دون جوان سب سے زیادہ موسب سے افضل داعلی مو-ازید کی تمین شرصی ہیں-

لیعنی اے مولی ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان نعبتوں سے زیادہ ان سے بڑھ کراورکون کی نعبت ہوگی تو نے ہمارا منہ اجیالا کیا ہتو نے ہم کونعمتوں کے مرکز جنت میں داخل جہاں ہرتئم کی راحتیں ہیں ہتوئے جمیں دوز رخ سے بچایا ، تیرے نام پر ہماری جانبیں فداء اعلٰی حضرت نے فرمایا۔ شعر

جمله عالم بندة أكرام تو

وہ حجاب اٹھاوے گا جو طانب ومطلوب کے درمیان آٹر تھا اور وہ تجاب باقی رکھا جاوے گا جو دیدار کا ذریعہ ہے جسے رداء کبریائی سہتے ہیں جیسے سورج پر ملکے پتلے بادل کا حجاب جو سورج کو دکھا دیتا ہے اگریہ حجاب نہ ہوتو سورج پر نظر نہیں تھہرتی۔

ویداریاری بہاریا تومصری عورتوں سے پوچھوجنہوں نے جمال یوسٹی کی ایک جھلک سے مست ہوکرا پنے ہاتھ کا ٹ ڈالے یا جذب ابو بکرصدیق سے پوچھوجو جمال محمدی سے مست ہوکرا پنامب کچھ ندا کر بیٹھے، آج مخلوق کے حسن پرگر دنیں کرنے جاتی ہیں تو خالق کاحسن کیسا ہوگا۔

معنوم ہوا کہزیادہ ہے مراد دیدارالی ہے، زیادہ کی تین شرطی ابھی پچھلی حدیث میں عرض کی گئیں۔ یہ نعت سب معنوم ہوا کہزیادہ سے مراد دیدارالی ہے، زیادہ کی جلوہ گری۔ اس پوری حدیث کی شرح میں صوفیا، فرماتے سے زیادہ ہے بقیہ نعتوں میں عدل کا ظہور ہے، اس میں فضل کی جلوہ گری۔ اس پوری حدیث کی شرح میں صوفیا، فرماتے ہیں کہ صفات ذات کا پر دہ بھی ہیں اور ذات کو دکھانے والی بھی یہاں جسم کورنگت کے پر دہ میں دیکھا جاتا ہے، اگر دنگ نہ ہو توجسم نظر ندا ہے، اند تعافٰی ذات کا دیدار کرائے گا۔ (اشعہ) دنیا میں توجسم نظر ندا ہے، اند تعافٰی ذات کا حجاب تو اٹھاوے گا مگر صفات کی چلمن میں ذات کا دیدار کرائے گا۔ (اشعہ) دنیا میں

رب نے ہم کواپنا دیدار کرایا تکر رخسار یار میں بعنی جمال محمدی میں وہ بےصورت ای صورت میں نظر آتا ہے، حضرت اعلٰی فامنل کولڑوی نے فرمایا۔ شعر

> ایبہ صورت ہے ہے صورت دی پر کام تبیں ہے سوچھت دا

قَالَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِيْنَ امَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ لِلْمُتَانِهِمْ تَهْرِيْ مِنْ تَعْيِهُمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيْمِ دَعُواهُمْ فِيْهَا تَعْيَهُمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيْمِ دَعُواهُمْ فِيْهَا بُعَانَك اللَّهُمَّ وَتَعِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ وَالْحِرُ دَعُواهُمُ آنِ الْمُهُمَّ وَتَعِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَالْحِرُ دَعُواهُمُ آنِ الْمُهُمَّ وَتَعِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَالْحِرُ دَعُواهُمُ آنِ الْمُهُمَّ وَتَعِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَالْحِرْبُ الْعَالَمِيْنَ) (يونس: 9-

اَلْجَهُلُ للْهِ الَّذِي هَدَانَا لِهُنَّا وَمَا كُنَّا لِمُهُتَّدِينَى لَوُلَا اَنْ هَلَا اللهُ اللهُ اللهُ مَلَى عَلَى عُمَيْدٍ عَبُدِك وَرَسُولِك النَّبِي الْأَيِّيِ، وَعَلَى اللهِ مُحَمَّدٍ وَالْوَاجِهِ وَرُسُولِك النَّبِي الْأَيِّيِ، وَعَلَى اللهِ مُحَمَّدٍ وَالْوَاجِهِ وَكُرِّيْتِهِ مَنَا صَلَّيْت عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اللهِ وَكُرِّيْتِهِ مَنَا النَّبِي الْأَيْمِ وَعَلَى اللهِ وَكُرِّيْتِهِ مَنَا بَاللَّهِ النَّبِي الْأَيْمِ وَعَلَى اللهِ وَعَلَى اللهِ وَكُرِّيْتِهِ مَنَا بَاللَّهِ النَّبِي الْأَيْمِ وَعَلَى اللهِ وَعَلَى اللهِ وَعَلَى اللهِ وَكُرِّيْتِهِ مَنَا بَاللَّهِ النَّيْمِ الْأَيْمِ وَعَلَى اللهِ وَعَلَى اللهِ وَكُرِّيْتِهِ مَنْ النَّالِي النَّيِي الْأَيْمِ وَعَلَى اللهِ وَكُرِّيْتِهِ مَنْ الْمَالِيهُ وَعَلَى اللهِ وَعَلَى اللهِ وَكُرِيْتِهِ مَنْ الْمُعَلِّي النَّيْقِ الْمُوالِي الْمُوالِي اللهِ اللهِ وَكُرِيْتِيْهِ مَنْ الْعَالَمِينَ النَّا كُومِينَ النَّا اللهُ وَعَلَى اللهِ وَعَلَى اللهِ وَكُرِيْتِيْهِ مَنْ الْعَالَمِينَ النَّهِ عَلَى الْمُوالِي وَعَلَى اللهِ الْمُنْ اللهُ اللهِ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُلُولُ وَعَلَى اللهِ الْمُنْ اللهِ اللهِ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْعَالَمِينَ النَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهُ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهِ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهِ الْمُنْ اللهِ الْمُنْ اللهِ اللهِ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهِ الْمُنْ اللهِ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهُ اللهِ اللهِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهُ الْمُنْ الْمُنْ

قَالَ مُؤَلِّفُهُ رَحِمَ اللهُ عَلَيْهِ فَرَغْتُ مِنْهُ يَوْمَر الْإِثْنَايُنِ رَابِعَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَسِتِ

بیصورت ظاہر صورت تھیں کوئی درلیاں موتی لیے تریں

(かりははらいないのとのの

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک جوایمان لائے اور ایجھےکام کے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انھیں راہ دے گا ان کے بیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں ان کی دعا اس میں بیہوگی کہ اللہ تجھے پاک ہاور ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ بیہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جوزب ہے سارے جہان کا۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یا نے والے نہ ہوئے۔ اے اللہ! اپ بندے اور اللہ اور نی اُمی حضرت مجمد اللہ آپ کی حضرت اور اولا دیر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے فرمائی۔ اے اللہ! نی اُمی حضرت اور اولا دیر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے فرمائی۔ اے اللہ! نی اُمی حضرت محمد اللہ! آپ کی حضرت اور اولا دیر برکت نازل فرما جس طرح تو نے فرمائی۔ اے اللہ! نی اُمی حضرت محمد اللہ آپ کی حضرت اور اولا دیر برکت نازل فرما جس طرح تو نے محمد سے اور اولا دیر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر سب جہانوں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر سب جہانوں عمل برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ

حضرت مؤلف (امام نووی) رحمة الله علیه فرمات بیں: میں اس کماب کی تالیف سے بروز پیر ہم ررمضان مِأْتُةٍ بِدِمَثُقَ. تَقَدَ الْكِتَابِ بِعَوْنِ اللهِ تَعَالَىٰ وَجَوِيْلِ تَوْفِيُقِهِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِينَا مُحَتَّدٍ النَّبِيِّ الأَدِيِّ وَعَلَى اللهِ وَصَغِيهِ وَسَلَّمَ.

المبارک ۱۷۰ هیں دمش میں فارغ ہوا۔اللہ تعالیٰ کی مدداوراس کی عمدہ تو ثیق کے باعث یہ کتاب پایہ تھیل کو کیدوراس کی عمدہ تو ثیق کے باعث یہ کتاب پایہ تھیل کو کینے اور اللہ تعالیٰ ہارے سید نبی آئی حضرت محمد اور آپ کے صحابہ کرام پر درود بھیجے اور سائمتی نازل فرمائے۔



المستملى المستقل المستقل المستقل المنتقب عن التي المنتقب المنتقب عن التي المنتقب المنتقب عن التي التي المنتقب المنتقب



إمام لأئمة أبي بكرمخ ين إشعاق برخ زمّية المشلميّ النّيسَا بُوريّ ولدست نَدَ ٢٢٦ م وتوفي سَدَنَة ٢١١ م رمه الذنبال



الوممزه مفتى خطف خبار خيشي

Commended (S)

طلاء اللسنت كى كتب Pdf قائل يين حاصل ر کے کے لکے "PDF BOOK "نقر خنی " چین کو جوائل کریں http://T.me/FigaHanfiBooks عقائد پر مشتل ہوسٹ حاصل کرنے کے لیے تحقیقات چینل طیگرام جمائن کریں https://t.me/tehqiqat طاء المسنت كى ناياب كتب كوكل سے اس لك المرى قاتان لوا كالي https://archive.org/details/ @zohaibhasanattari طالب دفا۔ کے عرفان مطاری الاسب حسى مطاري